نور علیٰ نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء

الحمد للہ کہ کتاب جامع اصول و فروع دین حاوی اقوال متقدمین و متاخرین معدن احادیث نبوی مخزن آثار مصطفوی

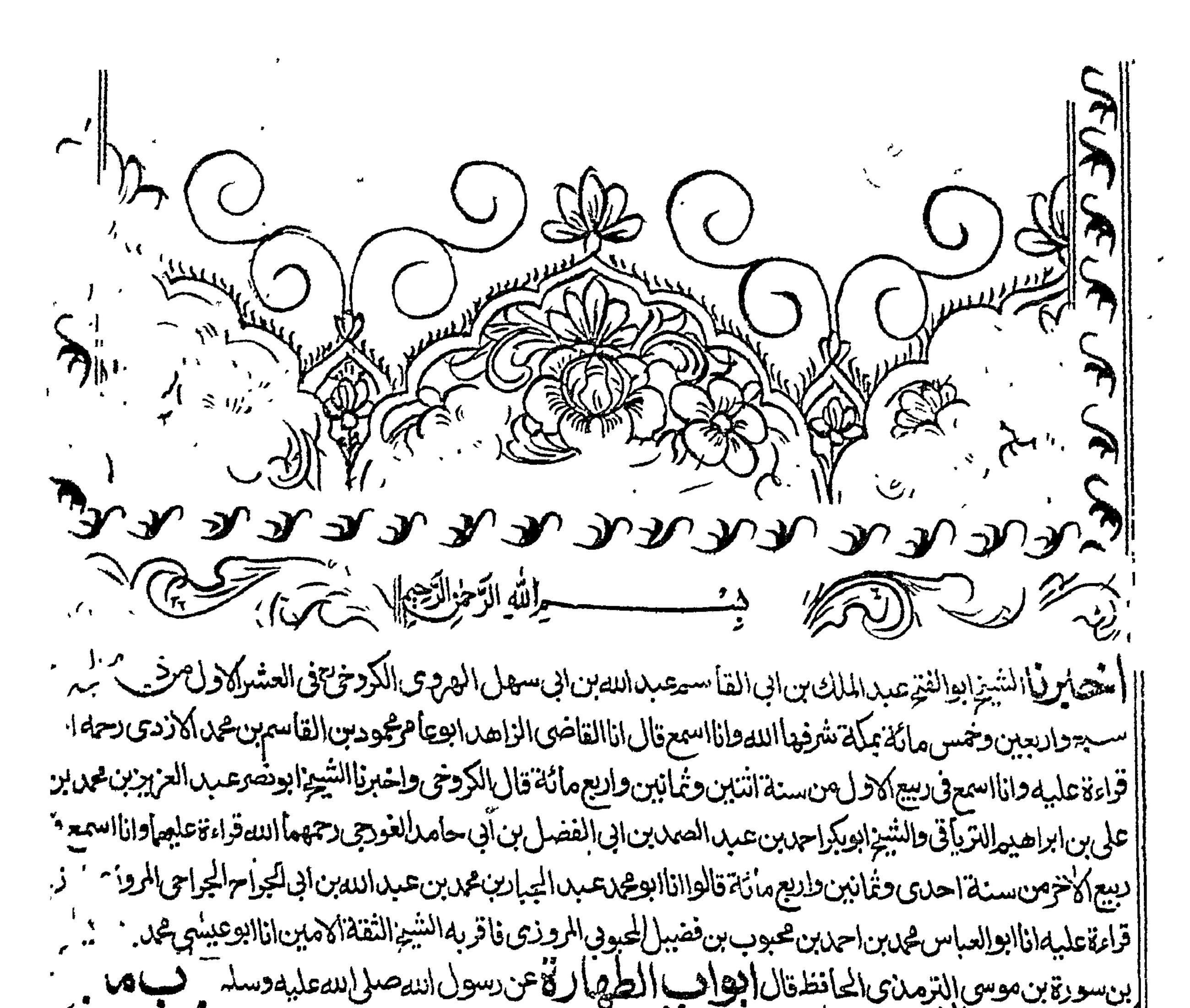
جلد اول

ترجمہ جامع ترمذی

حامل المتن

محدث و فقیہ مولوی فضل احمد انصاری لاہوری مصحح مطبع نولکشور شاخ لاہور حسب الایمائے منشی نولکشور سی آئی ای بغرض فائدہ عام ترجمہ کیا

مطبع فیض منبع منشی نولکشور میں لکھنؤ حلیہ طبع سے آراستہ ہوا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبرنا الشیخ ابو الفتح عبد الملک بن ابی القاسم عبد اللہ بن ابی سہل الهروی الکروخی فی العشر الاول من ذی الحجہ سنہ سبع واربعین وخمس مائۃ بمکۃ شرفہا اللہ وانا اسمع قال انا القاضی الزاهد ابو عامر محمود بن القاسم بن محمد الازدی رحمہ اللہ قراءۃ علیہ وانا اسمع فی ربیع الاول من سنۃ اثنین وثمانین واربع مائۃ قال الکروخی واخبرنا الشیخ ابو نصر عبد العزیز بن محمد بن علی بن ابراهیم التریاقی والشیخ ابو بکر احمد بن عبد الصمد بن ابی الفضل بن ابی حامد الغورجی رحمہما اللہ قراءۃ علیہما وانا اسمع فی ربیع الاخر من سنۃ احدی وثمانین واربع مائۃ قالوا انا ابو محمد عبد الجبار بن محمد بن عبد اللہ بن ابی الجراح الجراحی المروزی قراءۃ علیہ انا ابو العباس محمد بن احمد بن محبوب بن فضیل المحبوبی المروزی فاقر بہ الشیخ الثقۃ الامین انا ابو عیسی محمد بن سورۃ بن موسی الترمذی الحافظ قال **ابواب الطهارۃ** عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **باب ما** **لا تقبل صلوۃ بغیر طهور** حدثنا قتیبۃ بن سعید انا ابو عوانۃ عن سماک بن حرب ح قال ونا هناد نا وکیع عن اسرائیل عن سماک عن مصعب بن سعد عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقبل صلوۃ بغیر طهور ولا صدقۃ من غلول قال هناد فی حدیثہ الا بطهور **قال** ابو عیسی هذا الحدیث اصح شیٔ فی هذا الباب واحسن وفی الباب عن ابی الملیح عن ابیہ وابی هریرۃ وانس وابو الملیح بن اسامۃ اسمہ عامر ویقال زید بن اسامۃ بن عمیر الهذلی

ابواب الطہارۃ جو رسول اللہ صلعم سے منقول ہیں۔ **باب** اس بیان میں کہ نماز بغیر وضو کے قبول نہیں ہوتی **حدیث** کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا خبر دی ہمکو ابو عوانہ نے سماک بن حرب سے ح کہا ترمذی نے اور حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اسرائیل سے اُسنے سماک سے اُسنے مصعب بن سعد سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے نماز بغیر وضو کے قبول نہیں ہوتی اور نہ صدقہ چوری سے کہا ہناد نے اپنی حدیث میں مگر ساتھ پاکی کے کہا ابو عیسی یعنی ترمذی نے اس باب میں یہ حدیث نہایت صحیح اور حسن ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی الملیح سے اُس کے باپ سے اور روایت ہے ابی ہریرہ اور انس سے۔ اور ابو الملیح بن اسامہ کا نام عامر ہے اور یہ شخص زید بن اسامہ بن عمیر ہذلی کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

ؔ یہ علامت ہے تحویل السند کی یعنے جب سند کا اعادہ کرتے ہیں خواہ ابتدا سے شروع کریں یا درمیان سے تو یہ علامت ملحدیتے ہیں ؔ ہناد اپنی روایت میں بغیر طہور کی جگہ الا بطہور کا روایت کرتا ہے یعنے قتیبہ کی روایت میں بغیر طہور ہے اور اسکی روایت میں الا بطہور ہے مولف کی عادت ہے کہ باب میں ایک دو حدیثیں بیان کر دیتا ہے اور باقی جسقدر روایات اس باب میں اس مضمون کے بارہ ہوے ہوں انکے راویوں کے نام ذکر کر دیتا ہے کہ یہ حدیث فلاں فلاں شخص سے مروی ہے اور یہ بھی مولف کی عادت ہے کہ بیان کر دیتا ہے کہ یہ روایت صحیح ضعیف یا حسن یا منکر یا مضطرب ہے علے ہذا القیاس جس قسم کی حدیث ہو بیان کر دیتا ہے کہ یہ روایت فلاں قسم سے ہے جیسا کہ اس جگہ مولف نے کہا ہے کہ یہ روایت نہایت حسن ہے اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ روایت تین شخصوں سے مروی ہے ایک ابو الملیح سے اُسنے اپنے باپ سے روایت کی ہے دوسرے ابی ہریرہ سے تیسرے انس

باب ماجاء فی فضل الطهور **حدثنا** اسحٰق بن موسیٰ الانصاری نا معن بن عیسیٰ نا مالك بن انس **ح وثنا** قتیبة عن مالك عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة رضی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا توضأ العبد المسلم او المؤمن فغسل وجهه خرجت من وجهه کل خطیئة نظر الیها بعینیه مع الماء او مع اٰخر قطر الماء او نحو هذا واذا غسل یدیه خرجت من یدیه کل خطیئة بطشتها یداه مع الماء او مع اٰخر قطر الماء حتی یخرج نقیا من الذنوب **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح وهو حدیث مالك عن سهیل عن ابیه عن ابی هریرة وابو صالح والد سهیل هو ابو صالح السمان واسمه ذکوان وابو هریرة اختلفوا فی اسمه فقالوا عبد شمس وقالوا عبد الله بن عمرو وهکذا قال محمد بن اسمٰعیل وهذا اصح وفی الباب عن عثمان وثوبان والصنابحی وعمرو بن عبسة وسلمان وعبد الله بن عمرو والصنابحی الذی روی عن ابی بکر الصدیق رض لیس له سماع من النبی صلی الله علیه وسلم واسمه عبد الرحمٰن بن عسیلة ویکنی ابا عبد الله رحل الی النبی صلی الله علیه وسلم فقبض النبی صلی الله علیه وسلم وهو فی الطریق وقد روی عن النبی صلی الله علیه وسلم احادیث والصنابح بن الاعسر الاحمسی صاحب النبی صلی الله علیه وسلم یقال له الصنابحی ایضا وانما حدیثه قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول انی مکاثر بکم الامم فلا تقتتلن بعدی **باب** ماجاء مفتاح الصلوٰة الطهور **حدثنا** هناد وقتیبة ومحمود بن غیلان قالوا نا وکیع عن سفیان وثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن نا سفیان عن عبد الله بن محمد بن عقیل عن محمد بن الحنفیة عن علی عن النبی صلی الله علیه وسلم قال مفتاح الصلوٰة الطهور وتحریمها التکبیر وتحلیلها التسلیم **قال** ابو عیسیٰ هذا الحدیث اصح شیٔ فی هذا الباب واحسن وعبد الله بن محمد بن عقیل هو صدوق وقد تکلم فیه بعض اهل العلم من قبل حفظه

باب اس بیان میں کہ وضو کی فضیلت کیا ہی **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن بن عیسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے ح اور حدیث کی ہمسے قتیبہ نے مالک سے اُسنے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب آدمی مسلمان (یا فرمایا آپ نے مؤمن) وضو کرتا ہی اور اپنا منھ دھوتا ہی تو اُسکے منھ سے تمام ایسے گناہ جنکی طرف اُسنے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہی پانی کے ساتھ یا فرمایا آپ نے آخر قطرے پانی کے ساتھ یا مثل اسکے کوئی اور لفظ آپ نے ذکر کیا ہی (شک راوی) خارج ہو جاتے ہیں۔ اور جب دونوں ہاتھ دھوتا ہی تو اُسکے ہاتھوں سے تمام ایسے گناہ جو اُسکے ہاتھوں کے پکڑنے سے سرزد ہوے ہیں پانی کے ساتھ یا فرمایا آپ نے آخر قطرے پانی کے ساتھ (شک راوی) خارج ہو جاتے ہیں تاکہ وہ گناہوں سے صاف ہوکر نکلتا ہی۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور یہ حدیث روایت کی ہی مالک نے سہیل سے اُسنے ابی ہریرہ سے۔ اور ابو صالح جو سہیل کا والد ہی ابو صالح سمان ہی نام اسکا ذکوان ہی۔ اور ابو ہریرہ کے نام میں لوگونکا اختلاف ہی کہا بعض نے عبد شمس ہی اور کہا بعض نے عبد اللہ بن عمرو ہی۔ اور اسیطرح کہا ہی محمد بن اسماعیل یعنے بخاری نے اور یہی صحیح ہی۔ اور اس باب میں روایت ہی عثمان اور ثوبان اور صنابحی اور عمرو بن عبسہ اور سلمان اور عبد اللہ بن عمرو سے اور صنابحی جو ابی بکر صدیق سے روایت کرتا ہی اسکا سماع نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہی اور نام اُسکا عبد الرحمن بن عسیلہ ہی اور کنیت اُسکی ابو عبد اللہ۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف اُسنے رحلت کی تھی سو نبی صلعم فوت ہوگئے اور یہ ابھی راستہ ہی میں تھا اور اسنے کئی حدیثیں نبی صلعم سے روایت کی ہیں۔ اور صنابح بن اعسر احمسی نبی صلعم کا صحابی ہی اسکو صنابحی بھی کہتے ہیں۔ اور حدیث اسکی یہی ہی کہ کہا اُسنے سنا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے ہیں بسبب تمھارے تمام امتوں پر فخر کرنے والا ہوں پس تم میرے پیچھے لڑنا نہیں **باب** اس بیان میں کہ نماز کی کنجی وضو ہی **حدیث** کی ہمسے ہناد اور قتیبہ اور محمود بن غیلان نے کہا انھوں نے حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے۔ کہا ترمذی نے اور حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے اُسنے محمد بن حنفیہ سے اُسنے علی رضی اللہ عنہ سے آپ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے نماز کی کنجی وضو ہی اور حرام کرنے والی اُسکی تکبیر ہی اور حلال کرنے والی اُسکی تسلیم ہی۔ کہا ابو عیسیٰ نے اس باب میں یہ حدیث تمام حدیثوں سے صحیح اور حسن ہی۔ اور عبد اللہ بن محمد بن عقیل صادق ہی (مگر) بعض اہل علم نے اُسکے حق میں اُسکے حافظہ کی بابت کلام کیا ہی

ف متقدمین کو اس امر کا زیادہ خیال رہتا تھا کہ مبادا کوئی ایسا لفظ منھ سے نکل جائے جو نبی صلعم نے نہ فرمایا ہو کیونکہ نبی صلعم نے فرمایا ہی من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار یعنے جو شخص مجھپر جھوٹ بولے وہ اپنی جگہہ آگ میں بنالے اس سبب سے بعض جگہہ راوی کہدیتے ہیں کہ آپ نے یوں فرمایا ہی یا اسطرح۔ اگر کوئی کہے کہ جب وضو کرنے سے تمام گناہ دور ہوگئے تو پھر نماز کا یا مسجد کی طرف جانیکا کیا فائدہ ہوگا جواب اسکا یہ ہی کہ بیشک گناہ تو وضو سے دور ہو جاتے ہیں مگر نماز کا پڑھنا اور مسجد کی طرف جانیکا زیادتی درجات کے واسطے ہی۔ اور وضو سے یا مسجد کی طرف

وسمعت محمد بن اسمٰعیل یقول کان احمد بن حنبل واسحٰق بن ابراھیم والحمیدی یحتجون بحدیث عبد اللہ بن محمد بن عقیل قال محمد بن اسمٰعیل وھو مقارب الحدیث وفی الباب عن جابر وابی سعید **باب** ما یقول اذا دخل الخلاء **حدثنا** قتیبة وھناد قالا نا وکیع عن شعبة عن عبد العزیز بن صھیب عن انس بن مالکؓ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء قال اللھم انی اعوذ بک قال شعبة وقد قال مرة اخری اعوذ باللہ من الخبث والخبیث والخبث والخبائث وفی الباب عن علی وزید بن ارقم وجابر وابن مسعودؓ **قال** ابو عیسٰی حدیث انس اصح شیٔ فی ھذا الباب واحسن و حدیث زید بن ارقم فی اسنادہ اضطراب روی ھشام الدستوائی وسعید بن ابی عروبة عن قتادة وقال سعید عن القاسم بن عوف الشیبانی عن زید بن ارقم وقال ھشام عن قتادة عن زید بن ارقم ورواہ شعبة ومعمر عن قتادة عن النضر بن انس وقال شعبة عن زید بن ارقم وقال معمر عن النضر بن انس عن ابیہ **قال** ابو عیسٰی سألت محمدا عن ھذا فقال یحتمل ان یکون قتادة روی عنھما جمیعا **حدثنا** احمد بن عبدة الضبی نا حماد بن زید عن عبد العزیز بن صھیب عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا دخل الخلاء قال اللھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ما یقول اذا خرج من الخلاء **حدثنا** محمد بن حمید بن اسمٰعیل نا مالک بن اسمٰعیل عن اسرائیل عن یوسف بن ابی بردة عن ابیہ عن عائشةؓ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج من الخلاء قال غفرانک **قال** ابو عیسٰی ھذا حدیث غریب حسن لا نعرفہ الا من حدیث اسرائیل عن یوسف بن ابی بردة وابو بردة بن ابی موسٰی اسمہ عامر بن عبد اللہ بن قیس الاشعری ولا یعرف فی ھذا الباب الا حدیث عائشة

اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہ کہتا احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم اور حمیدی عبد اللہ بن محمد بن عقیل کی حدیث سے حجت پکڑتے تھے۔ اور کہا محمد بن اسماعیل نے۔ اور یہ مقارب الحدیث ہے۔ اور اس باب میں جابر اور ابی سعید سے بھی روایت ہے۔ **باب** جب کوئی شخص پاخانہ میں جائے تو کیا کہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور ہناد نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے وکیع نے شعبہ سے اُسنے عبد العزیز بن صہیب سے اُسنے انس بن مالک سے کہ کہا اُسنے جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاخانہ میں جاتے تھے تو یہ کہتے تھے اللھم انی الخ یعنے الٰہی میں تیرے ساتھ پناہ مانگتا ہوں۔ کہا شعبہ نے دوسری مرتبہ میرے اُستاد عبد العزیز نے یہ دعا بیان کی ہے اعوذ باللہ من الخبث والخبیث اوالخبث والخبائث۔ اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور زید بن ارقم اور جابر اور ابن مسعود سے کہا ابو عیسٰی یعنے ترمذی نے انس کی حدیث اس باب میں تمام حدیثوں سے زیادہ صحیح اور حسن ہے۔ اور زید بن ارقم کی حدیث کی سند میں اضطراب ہے روایت کی ہشام دستوائی اور سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے۔ اور روایت کی سعید نے قاسم بن عوف شیبانی سے اُسنے زید بن ارقم سے۔ اور روایت کی ہشام نے قتادہ سے اُسنے زید بن ارقم سے۔ اور روایت کیا اسکو شعبہ اور معمر نے قتادہ سے اُسنے نضر بن انس سے۔ اور روایت کی شعبہ نے زید بن ارقم سے اور روایت کی معمر نے نضر بن انس سے اُسنے اپنے باپ سے۔ کہا ابو عیسٰی نے میں نے اسکی بابت محمد بن اسماعیل سے سوال کیا اُسنے کہا ممکن ہے کہ قتادہ نے ان دونوں سے یعنے زید بن ارقم اور نضر سے روایت کی ہو **حدیث** کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے عبد العزیز بن صہیب سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ میں داخل ہوتے تو کہتے الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں جنوں اور جنیوں سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** جب پاخانہ سے نکلے تو کیا کہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن حمید بن اسماعیل نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن اسماعیل نے اسرائیل سے اُسنے یوسف بن ابی بردہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا اُسنے جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاخانہ سے نکلتے تھے تو کہتے تھے غفرانک یعنے الٰہی میں تیری بخشش طلب کرتا ہوں کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث غریب حسن ہے۔ ہم اسکو نہیں پہچانتے مگر حدیث اسرائیل سے اُسنے یوسف بن ابی بردہ سے۔ اور ابو بردہ بن ابی موسے کا نام عامر بن عبد اللہ بن قیس اشعری ہے۔ اور اس باب میں سوائے حدیث حضرت عائشہ کے کوئی اور حدیث مشہور نہیں ہے

سلہ کہا ترمذی نے اس روایت میں اضطراب ہے بعد اسکے اضطراب کی وجہ بیان کی ہے کہ اول اس روایت کو ہشام دستوائی اور سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے روایت کیا ہے پھر ان دونوں کا آپس میں اختلاف ہے یعنے سعید تو قتادہ کا استاد قاسم بن عوف شیبانی اور اسکا استاد زید بن ارقم بیان کرتا ہے اور ہشام قتادہ کا استاد زید بن ارقم کہتا ہے حاصل یہ کہ سعید اور قتادہ اور زید بن ارقم کے درمیان واسطہ قاسم شیبانی کا بیان کرتا ہے اور ہشام ان دونوں میں کوئی واسطہ بیان نہیں کرتا ہے اور کہا ترمذی نے نیز اس روایت کو شعبہ اور معمر نے قتادہ سے اُسنے نضر بن انس سے روایت کیا ہے

باب في النهي عن استقبال القبلة بغائط او بول **حدثنا** سعيد بن عبد الرحمن المخزومي نا سفيان بن عيينة عن الزهري عن عطاء بن يزيد الليثي عن ابي ايوب الانصاري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اتيتم الغائط فلا تستقبلوا القبلة بغائط ولا بول ولا تستدبروها ولكن شرقوا او غربوا قال ابو ايوب فقدمنا الشام فوجدنا مراحيض قد بنيت مستقبل القبلة فننحرف عنها ونستغفر الله وفي الباب عن عبد الله بن الحارث ومعقل بن ابي الهيثم ويقال معقل بن ابي معقل وابي امامة وابي هريرة وسهل بن حنيف **قال** ابو عيسى حديث ابي ايوب احسن شيء في هذا الباب واصح وابو ايوب اسمه خالد بن زيد والزهري اسمه محمد بن مسلم بن عبيد الله بن شهاب الزهري وكنيته ابو بكر قال ابو الوليد المكي قال ابو عبد الله الشافعي انما معنى قول النبي صلى الله عليه وسلم لا تستقبلوا القبلة بغائط ولا ببول ولا تستدبروها انما هذا في الفيافي واما في الكنف المبنية له رخصة في ان يستقبلها وهكذا قال اسحاق وقال احمد بن حنبل انما الرخصة من النبي صلى الله عليه وسلم في استدبار القبلة بغائط او بول فاما استقبال القبلة فلا يستقبلها كانه لم ير في الصحراء ولا في الكنيف ان يستقبل القبلة **باب** ما جاء من الرخصة في ذلك **حدثنا** محمد بن بشار ومحمد بن المثنى قالا نا وهب بن جرير نا ابي عن محمد بن اسحاق عن ابان بن صالح عن مجاهد عن جابر بن عبد الله قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم ان نستقبل القبلة ببول فرايته قبل ان يقبض بعام يستقبلها وفي الباب عن ابي قتادة وعائشة وعمار **قال** ابو عيسى حديث جابر في هذا الباب حديث حسن غريب وقد روى هذا الحديث ابن لهيعة عن ابي الزبير عن جابر عن ابي قتادة انه راى النبي صلى الله عليه وسلم يبول مستقبل القبلة اخبرنا بذلك قتيبة قال انا ابن لهيعة

باب پیشاب اور پاخانے کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا منع ہے **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے عطاء بن یزید لیثی سے اُسنے ابو ایوب انصاری سے کہ کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم جائے ضرور کو جایا کرو تو قبلہ[1] کے سامنے نہ بیٹھا کرو نہ جائے ضرور کے وقت اور نہ پیشاب کے وقت بلکہ پورب یا پچھم بیٹھا کرو۔ کہا ابو ایوب نے ہم شام میں آئے تو دیکھا کہ پاخانے قبلہ کیطرف بنائے گئے ہیں سو ہم پاخانہ بیٹھنے کے وقت اُس طرف سے منہ پھیرا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتے تھے اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن حارث اور معقل بن ابی الہیثم اور اُسکو معقل بن ابی معقل بھی کہتے ہیں اور ابی امامہ اور ابی ہریرہ اور سہل بن حنیف سے۔ کہا ابو عیسیٰ نے ابو ایوب کی حدیث اس باب میں سب سے زیادہ حسن اور صحیح ہے اور ابو ایوب کا نام خالد بن زید ہے اور زہری کا نام محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن شہاب زہری ہے اور کنیت اسکی ابو بکر ہے کہا ابو الولید مکی نے کہ کہا عبد اللہ شافعی نے مراد آنحضرت کے قول سے یہ ہے کہ قبلہ کی طرف منہ نہ کیا کرو نہ جائے ضرور کے وقت اور نہ پیشاب کے وقت اور نہ اسکی طرف پیٹھ کیا کرو معنی اسکے یہ ہیں کہ یہ حکم جنگل میں ہے۔ لیکن وہ پاخانے جو آبادی میں بنائے گئے ہیں انمیں رخصت ہے کہ قبلہ کیطرف منہ کر لیا جاوے اور اسی طرح کہا ہے اسحاق نے۔ اور کہا امام احمد بن حنبل نے رخصت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جائے ضرور یا پیشاب کرنے کے وقت قبلہ کیطرف پیٹھ کرنے میں ہے۔ اور منہ تو ہر حالت میں قبلہ کی طرف نہیں کرنا چاہیئے گویا امام احمد جنگل اور پاخانوں میں قبلہ کیطرف منہ کرنے کو جائز نہیں رکھتا **باب** اس بیان میں جو مسئلہ مذکورہ میں رخصت وارد ہوئی ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار اور محمد بن مثنی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے وہب بن جریر نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے محمد بن اسحاق سے اُسنے ابان بن صالح سے اسنے مجاہد سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہ کہا اُسنے ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کہ قبلہ کیطرف پیشاب کرنے کے وقت منہ کریں۔ پھر میں نے آپکو ایک سال وفات ہونے سے پہلے دیکھا کہ قبلہ کی طرف منہ کر رہے تھے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی قتادہ اور عائشہ اور عمار سے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی اس باب میں حسن غریب ہے۔ اور روایت کیا ہے اس حدیث کو ابن لہیعہ نے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے اُسنے ابی قتادہ سے یہ کہ دیکھا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قبلہ کی طرف منہ کرکے بول کرتے تھے خبر دی ہمکو اسکی قتیبہ نے کہا خبر دی ہمکو ابن لہیعہ نے

[1] جائے ضرور اور پیشاب کے وقت قبلہ کے سامنے بیٹھنا اور پیٹھ دیکر بیٹھنا امام اعظم کے نزدیک درست نہیں نہ جنگل میں نہ آبادی میں اور امام شافعی کے نزدیک جنگل میں منع ہے اور آبادی میں درست چنانچہ عبد اللہ بن عمر کی اسمیں روایت ہے لیکن زیادہ احتیاط امام اعظم کے مذہب میں ہے اور یہ جو فرمایا پورب یا پچھم بیٹھا کرو یہ حکم مدینہ والوں کو فرمایا کیونکہ انکا قبلہ دکھن کیطرف ہے ہندوستان کا قبلہ پچھم کیطرف ہے تو یہاں اتر دکھن بیٹھنا چاہیے نیز حدیث کے عموم سے معلوم ہوتا ہے کہ نہی جنگل اور آبادی دونوں میں ہے جیسا کہ مذہب امام ابو حنیفہ اور مجاہد اور ابراہیم نخعی اور سفیان ثوری کا ہے اور امام احمد سے بھی ایک روایت ایسی مروی ہے اور امام شافعی اور مالک اور اسحاق اور احمد نے ایک روایت میں تخصیص اس حدیث کی ابن عمر کی روایت سے جو دلالت کرتی ہے کہ آبادی میں قبلہ کیطرف پیٹھ کرنی جائز ہے اور جابر کی روایت سے جو کہ مسند امام احمد اور ابو داؤد اور ابن خزیمہ میں مذکور ہے جو دلالت کرتی ہے کہ آبادی میں قبلہ کیطرف پاخانہ کے وقت منہ کرنا جائز ہے۔ یعنی یہ دونوں حدیثیں ابن عمر اور جابر کی ملکر اسکی تخصیص کرتی ہیں ورنہ ابن عمر کی حدیث سے تو فقط پیٹھ کرنا ہی جائز معلوم ہوتا ہے اور دوسرے حکم کو اسپر قیاس کرکے انکے ساتھ ملحق کرنا ٹھیک نہیں کیونکہ یہ قیاس صحیح ہی نہیں ۱۲

وحدیث جابر عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم اصح من حدیث ابن لھیعۃ وابن لھیعۃ ضعیف عند اھل الحدیث ضعفہ یحیی بن سعید القطان وغیرہ **حدثنا** ھناد نا عبدۃ عن عبید اللہ بن عمر عن محمد بن یحیی بن حبان عن عمہ واسع ابن حبان عن ابن عمر قال رقیت یوما علے بیت حفصۃ فرایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی حاجتہ مستقبل الشام مستدبر الکعبۃ ھذا حدیث حسن صحیح **باب** النھی عن البول قائما **حدثنا** علی بن حجر انا شریک عن المقدام بن شریح عن ابیہ عن عائشۃ قالت من حدثکم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یبول قائما فلا تصدقوہ ماکان یبول الا قاعدا وفی الباب عن عمر وبریدۃ **قال** ابو عیسی حدیث عائشۃ احسن شیء فی ھذا الباب واصح وحدیث عمر انما روی من حدیث عبد الکریم بن ابی المخارق عن نافع عن ابن عمر عن عمر قال رأنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابول قائما فقال یا عمر لا تبل قائما فما بلت قائما بعد وانما رفع ھذا الحدیث عبد الکریم بن ابی المخارق وھو ضعیف عند اھل الحدیث ضعفہ ایوب السختیانی وتکلم فیہ وروی عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر قال قال عمر ما بلت قائما منذ اسلمت وھذا اصح من حدیث عبد الکریم وحدیث بریدۃ فی ھذا غیر محفوظ ومعنی النھی عن البول قائما علی التادیب لا علی التحریم وقد روی عن عبد اللہ بن مسعود قال ان من الجفاء ان تبول وانت قائم **باب** ما جاء من الرخصۃ فی ذلک **حدثنا** ھناد نا وکیع عن الاعمش عن ابی وائل عن حذیفۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی سباطۃ قوم فبال علیھا قائما فاتیتہ بوضوء فذھبت لاتاخر عنہ فدعانی حتی کنت عقیبہ فتوضاء ومسح علی خفیہ **قال**

اور حدیث جابر کی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ صحیح ہے ابن لہیعہ کی حدیث سے۔ اور ابن لہیعہ اہل حدیث کے نزدیک ضعیف ہے ضعیف کیا اسکو یحیے بن سعید القطان وغیرہ نے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے محمد بن یحیی بن حبان سے اُسنے اپنے چچا واسع بن حبان سے اُسنے ابن عمر سے کہ کہا اُسنے مین ایک دن حفصہ کے گھر پر چڑھا پس دیکھا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جاے ضرور پر شام کی طرف منہ کرنے والے تھے اس حالت مین پیٹھ قبلہ کیطرف تھی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت مین **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو شریک نے مقدام بن شریح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا اُسنے جو شخص تمکو حدیث کرے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے تو اُسکی تصدیق نکرو آنحضرت پیشاب نہین کرتے تھے مگر بیٹھ کر۔ اور اس باب مین روایت ہے عمر اور بریدہ سے۔ کہا ابو عیسی نے حدیث عائشہ کی اس باب مین سب سے زیادہ صحیح اور حسن ہے اور حدیث عمر کی بالتحقیق روایت کی گئی ہے طریق عبد الکریم بن ابی المخارق سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا اُسنے مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا پس فرمایا اے عمر کھڑا ہو کر پیشاب مت کیا کر پھر بعد اسکے مین نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہین کیا۔ اور مرفوع تو اس حدیث کو عبد الکریم بن ابی المخارق نے ہی کیا ہے حالانکہ وہ اہل حدیث کے نزدیک ضعیف ہے ضعیف کیا ہے اسکو ایوب سختیانی نے اور اسنے اسکے حق مین کلام کیا ہے اور روایت کی ہے عبید اللہ نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے کہا عمر نے جب سے کہ مین مسلمان ہوا ہون کھڑے ہو کر پیشاب نہین کیا اور یہ حدیث عبد الکریم کی حدیث سے صحیح ہے۔ اور حدیث بریدہ کی اس باب مین محفوظ نہین ہے اور کھڑا ہو کر پیشاب کرنے سے ممانعت جو ہے بطور تادیب کے ہے نہ بطور تحریم کے۔ اور عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ کہا اُسنے ظلم سے ہے یہ کہ تو پیشاب کرے اس حالت مین کہ کھڑا ہو **باب** اس بیان مین جو اسمین رخصت وارد ہوئی ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اعمش سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے حذیفہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے گھورے[1] پر آئے پس اسپر کھڑے ہو کر پیشاب کیا پھر مین آپ کے پاس پانی لایا پھر پیچھے ہٹ گیا پس آپ نے مجھے بلایا حتے کہ مین آپ کے پیچھے ہو گیا۔ پس آپ نے وضو کیا اور موزون پر مسح کیا کہا

---

[1] گھورا وہ جگہ ہے جہان خس و خاشاک ڈالتے ہین سو یہ جگہ نرم ہوتی ہے اسلیے پیشاب کی چھینٹین اُڑتی نہین بعض نے اسپر اعتراض کیا ہے کہ غیر کی جگہ پر بلا اذن پیشاب کرنے مین تو ضرر ہے جواب اسکا یہ ہے جائز ہے کہ یہ جگہ ایسی ہوئی ہو جسمین اذن لینے کی کچھ ضرورت نہین کیونکہ ایسی جگہ علی العموم ایسے ہی کامون کے واسطے ہوتی ہے اور عموماً ہر ایک کے لیے اذن ہی ہوتا ہے اور چونکہ وہ یہ جگہ ناپاک اور بدبودار ہوتی ہے اسلیے پیشاب کرنے سے کچھ زیادہ ضرر لوگون کو نہین پہنچ سکتا اور دوسرا یہ کہ جائز ہے کہ اگر اذن صراحتاً یا کنایتاً حاصل ہو گیا ہو۔ یا جائز ہے کہ آپ کو اپنی امت کے مال مین تصرف کرنا جائز ہو کیونکہ آپ مومنون کے حق مین اُنکی جانون اور مالون سے زیادہ حقدار ہین اگرچہ یہ معنی صحیح ہین مگر آپ کی نسبت اخلاق حمیدہ کے کوئی ایسا فعل صراحتاً آپ سے سرزد نہین ہوا قولہ اور حدیث ابی وائل کی جو حذیفہ سے مروی ہے زیادہ صحیح ہے۔ اس روایت سی جو ابی وائل نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی ہے کذا فی الفتح ۱۲

ابو عیسی وهکذا روی منصور وعُبَیدَة الضبی عن ابی وائل عن حذیفة مثل روایة الاعمش وروی حماد بن ابی سلیمان وعاصم بن بهدلة عن ابی وائل عن المغیرة بن شعبة عن النبی صلی الله علیه وسلم وحدیث ابی وائل عن حذیفة اصح وقد رخص قوم من اهل العلم فی البول قائماً

باب فی الاستتار عند الحاجة **حدثنا** قتیبة نا عبد السلام بن حرب عن الاعمش عن انس قال کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا اراد الحاجة لم یرفع ثوبه حتی یدنو من الارض **قال** ابو عیسی هکذا روی محمد بن ربیعة عن الاعمش عن انس هذا الحدیث وروی وکیع والحمانی عن الاعمش قال قال ابن عمر کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا اراد الحاجة لم یرفع ثوبه حتی یدنو من الارض وکلا الحدیثین مرسل ویقال لم یسمع الاعمش من انس بن مالک ولا من احد من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وقد نظر الی انس بن مالک قال رأیته یصلی فذکر عنه حکایة فی الصلوٰة والاعمش اسمه سلیمان ابن مهران ابو محمد الکاهلی وهو مولی لهم قال الاعمش کان ابی حمیلا فورثه مسروق

باب کراهیة الاستنجاء بالیمین **حدثنا** محمد بن ابی عمر المکی نا سفیان بن عیینة عن معمر عن یحیی بن ابی کثیر عن عبد الله بن ابی قتادة عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی ان یمس الرجل ذکره بیمینه وفی الباب عن عائشة وسلمان وابی هریرة وسهل بن حنیف **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وابو قتادة اسمه الحارث بن ربعی والعمل علی هذا عند اهل العلم کرهوا الاستنجاء بالیمین

باب الاستنجاء بالحجارة **حدثنا** هناد نا ابو معاویة عن الاعمش عن ابراهیم عن عبد الرحمن بن یزید قال قیل لسلمان قد علمکم نبیکم کل شیء حتی الخراءة قال سلمان اجل نهانا ان نستقبل القبلة بغائط او ببول وان نستنجی بالیمین او ان یستنجی احدنا باقل من ثلثة احجار او ان نستنجی برجیع او بعظم

ابو عیسی نے اور اسی طرح روایت کی ہے منصور اور عبیدہ ضبی نے ابی وائل سے اُسنے حذیفہ سے مثل روایت اعمش کے اور روایت کی حماد بن ابی سلیمان اور عاصم بن بہدلہ نے ابی وائل سے اُسنے مغیرہ بن شعبہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث ابی وائل کی جو حذیفہ سے مروی ہے زیادہ صحیح ہے اور ایک قوم نے اہل علم سے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے میں رخصت دی ہے **باب** جائے ضرورت کے وقت پردے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد السلام بن حرب نے اعمش سے اُسنے انس سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پائخانہ کا ارادہ کرتے تو اپنا کپڑا نہ اُٹھاتے حتی کہ زمین سے قریب ہوتے کہا ابو عیسی نے اسی طرح روایت کیا ہے محمد بن ربیعہ نے اعمش سے اُسنے انس سے اس حدیث کو۔ اور روایت کی ہے وکیع اور حمانی نے اعمش سے کہا اُسنے کہا ابن عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پائخانہ کا ارادہ کرتے تو کپڑا نہ اُٹھاتے تاکہ زمین سے قریب ہوتے اور یہ دونوں حدیثیں مرسل ہیں۔ اور کہا گیا ہے کہ اعمش نے انس بن مالک سے سُنا نہیں اور نہ کسی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے۔ ہاں اُسنے انس بن مالک کو دیکھا ہے کہا اُسنے میں نے اسکو نماز پڑھتے دیکھا ہے اور اُسنے اس سے نماز کی حکایت کی ہے اور اعمش کا نام سلیمان بن مہران ابو محمد کاہلی ہے۔ اور وہ انکا مولی ہے[1] کہا اعمش نے میرا باپ حمیل تھا۔ مسروق اسکا وارث ہوا تھا **باب** داہنے ہاتھ سے استنجا کی کراہت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن ابی عمر مکی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے معمر سے اُسنے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے عبد اللہ بن ابی قتادہ سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کہ مرد داہنے ہاتھ سے اپنے ذکر کو مس[2] کرے اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور سلمان اور ابی ہریرہ اور سہل بن حنیف سے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو قتادہ کا نام حارث بن ربعی ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے یعنی انھوں نے داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے کو مکروہ جانا ہے۔ **باب** ڈھیلوں کے ساتھ استنجا کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے عبد الرحمن بن یزید سے کہ کہا اُسنے کسی[3] نے سلمان سے کہا کہ تمکو تمہارے نبی نے تمام چیزیں سکھلا دی ہیں حتی کہ پائخانہ بیٹھنا بھی۔ کہا سلمان نے ہاں ہمکو آپ نے منع کیا ہے کہ پائخانہ یا پیشاب کرنے کے وقت قبلہ کی طرف منھ کریں۔ یا داہنے ہاتھ سے استنجا کریں۔ یا کوئی شخص ہم میں سے تین ڈھیلوں سے کم میں استنجا کرے یا لید یا ہڈیوں سے استنجا کریں

---

[1] اعمش کا نام سلیمان بن مہران ہے۔ ابو محمد اسکی کنیت ہے۔ اور کاہل کیطرف اسلیے منسوب ہے کہ یہ شخص کسی وقت انکا غلام رہا جیسا مؤلف نے کہا یہ انکا یعنی کاہل کا مولی ہے یعنی غلام آزاد کردہ شدہ حمیل اس کو بولتے ہیں جو لڑکپن میں اپنے شہر سے اٹھا یا جاوے۔ اور اسلام میں پیدا ہوا ہو حاصل یہ کہ اعمش کہتا ہے کہ میرے باپ کو لڑکپن میں لوگ اٹھا لائے تھے اور مسروق نے اسکی پرورش کی تھی

[2] مطابقت اسکی باب سے اسطرح ہے کہ جب ذکر کو داہنے ہاتھ سے چھونا منع ہے۔ اور استنجا سوائے مس کرنے کے ممکن نہیں لہذا داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا منع ہوگا۔ [3] سلمان سے سوال تو کسی نے اگرچہ بطور استہزا کے کیا تھا لیکن جواب اُسنے حکیمانہ دیا ہے اسکے استہزا کی طرف کچھ خیال نہ کیا۔ ۱۲

وفی الباب عن عائشة وخزيمة بن ثابت وجابر وخلاد بن السائب عن ابيه **قال** ابو عيسى حديث سلمان حديث حسن صحيح وهو قول اكثر اهل
العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم رأوا ان الاستنجاء بالحجارة يجزئ وان لم يستنج بالماء اذا انقى اثر الغائط والبول وبه يقول الثوري وابن المبارك
والشافعي واحمد واسحاق **باب** فی الاستنجاء بالحجرين **حدثنا** هناد وقتيبة قالا ثنا وكيع عن اسرائيل عن ابي اسحاق عن ابي عبيدة عن عبد الله قال
خرج النبي صلى الله عليه وسلم لحاجته فقال التمس لي ثلثة احجار قال فاتيته بحجرين وروثة فاخذ الحجرين والقى الروثة وقال انها ركس **قال** ابو عيسى
هكذا روى قيس بن الربيع هذا الحديث عن ابي اسحاق عن ابي عبيدة عن عبد الله نحو حديث اسرائيل وروى معمر وعمار بن زريق عن ابي اسحاق عن علقمة
عن عبد الله وروى زهير عن ابي اسحاق عن عبد الرحمن بن الاسود عن ابيه الاسود بن يزيد عن عبد الله وروى زكريا بن ابي زائدة عن ابي اسحاق عن
عبد الرحمن بن يزيد عن عبد الله وهذا حديث فيه اضطراب **قال** ابو عيسى سألت عبد الله بن عبد الرحمن اى الروايات في هذا عن ابي اسحاق اصح
فلم يقض فيه بشيء وسألت محمدا عن هذا فلم يقض فيه بشيء وكانه رأى حديث زهير عن ابي اسحاق عن عبد الرحمن بن الاسود عن ابيه عن عبد الله اشبه
ووضعه في كتابه الجامع واصح شيء في هذا عندي حديث اسرائيل وقيس عن ابي اسحاق عن ابي عبيدة عن عبد الله لان اسرائيل اثبت واحفظ لحديث
ابي اسحاق من هؤلاء وتابعه على ذلك قيس بن الربيع وسمعت ابا موسى محمد بن المثنى يقول سمعت عبد الرحمن بن مهدي يقول ما فاتني الذي فاتني
من حديث سفيان الثوري عن ابي اسحاق الا لما اتكلت به على اسرائيل لانه كان ياتي به اتم **قال** ابو عيسى وزهير في ابي اسحاق ليس
بذلك لان سماعه منه باخرة سمعت احمد بن الحسن يقول سمعت احمد بن حنبل يقول اذا سمعت الحديث عن زائدة وزهير
فلا تبالي ان لا تسمعه من غيرهما الا حديث ابي اسحاق

اور اس باب میں روایت ہی عائشہ اور خزیمہ بن ثابت اور جابر اور خلاد بن سائب سے اُسنے اپنے باپ سے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سلمان کی حدیث حسن صحیح
ہے۔ اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ سے اور جو لوگ کہ اُنکے پیچھے ہیں انکا مذہب ہی کہ دو ڈھیلوں کے
ساتھ استنجا کرنا کافی ہو جاتا ہی اگرچہ پانی سے استنجا نکیا جاوے بشرطیکہ پائخانے اور پیشاب کا اثر دور ہو جاوے۔ اور ساتھ اسی کے
کہتا ہے ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** دو ڈھیلوں کے ساتھ استنجا کرنے کے بیان میں حدیث
کی ہمسے ہناد اور قتیبہ نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے وکیع نے اسرائیل سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے ابی عبیدہ سے اُسنے عبد اللہ
سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جاسے ضرورت کے واسطے نکلے سو مجھے فرمایا کہ میرے واسطے تین ڈھیلے تلاش کر کہا عبد اللہ نے
سو میں آپ کے پاس دو پتھر اور لید لایا۔ پس آپ نے دو پتھر لے لیے اور لید کو ڈال دیا اور فرمایا کہ یہ پلید ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور اسیطرح
روایت کیا ہے اس حدیث کو قیس بن ربیع نے ابی اسحاق سے اُسنے ابی عبیدہ سے اُسنے عبد اللہ سے مثل حدیث اسرائیل کے اور روایت
کیا ہے معمر اور عمار بن رزیق نے ابی اسحاق سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہ سے۔ اور روایت کی ہے زہیر نے ابی اسحاق سے اُسنے عبد الرحمن
بن اسود سے اُسنے اپنے باپ اسود بن یزید سے اُسنے عبد اللہ سے۔ اور روایت کی ہی زکریا بن ابی زائدہ نے ابی اسحاق سے اُسنے عبد الرحمن بن یزید
سے اُسنے عبد اللہ سے اور اس حدیث میں اضطراب ہی کہا ابو عیسیٰ نے سوال کیا میں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے کہ کون سی روایت اس باب
میں ابو اسحاق سے صحیح ہے۔ پس اُسنے اسمیں کچھ فیصلہ نکیا۔ اور سوال کیا میں نے محمد سے اسکی بابت تو اُسنے بھی اسمیں کچھ فیصلہ نہ کیا اور
گویا وہ اعتقاد رکھتا تھا کہ حدیث زہیر کی ابی اسحاق سے جو اُسنے روایت کی ہی عبد الرحمن بن اسود سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ سے اور طریقوں سے
بہتر ہی۔ اور اُسنے اپنی کتاب جامع یعنی بخاری میں اسکو رکھا ہی اور اس باب میں میرے نزدیک زیادہ صحیح حدیث اسرائیل اور قیس کی ہی جو روایت
کی ہی ابی اسحاق نے ابی عبیدہ سے اُسنے عبد اللہ سے کیونکہ اسرائیل ان سب سے ابی اسحاق کی حدیث کو زیادہ یاد رکھنے والا ہی اور علاوہ اسکے تابع
ہوا ہی اسکا قیس بن ربیع۔ اور سُنا میں نے ابا موسیٰ یعنی محمد بن مثنے سے کہ کہتا سُنا میں نے عبد الرحمن بن مہدی سے کہ کہتا جو روایت کہ سفیان ثوری نے ابی اسحاق
سے کی ہی مجھے بھول گئی نہیں مگر کہ میں اسرائیل کی حدیث پر اعتماد کرتا ہوں کیونکہ وہ اسکی روایت کو پوری طرح سے بیان کرتا ہی کہا ابو عیسیٰ نے اور
زہیر جو ابی اسحاق کی روایت میں ہی اچھا نہیں کیونکہ سماع اُسکا اُس سے آخر عمر میں ہی۔ سُنا میں نے احمد بن حسن سے کہ کہتا سنا میں نے احمد بن حنبل
سے کہ کہتا کہ جب تو کوئی حدیث زائدہ اور زہیر سے سنے تو پھر اس بات کی پرواہ نکر کہ تو نے سوا اُن دونوں سے نہیں سنی مگر حدیث ابی اسحاق کی

؎ یعنی یہ دونوں آدمی ثقہ ہیں یہ کچھ ضرورت نہیں کہ انکے ساتھ کوئی شخص متابع ہو تو تب ہی انکی روایت مقبول ہوگی ہاں اگر زہیر ابی اسحاق سے روایت کرے تو بسبب اسکے ساتھ متابعت کی ضرورت ہے

وابو اسحاق اسمه عمرو بن عبد الله السبيعي الهمداني وابو عبيدة بن عبد الله بن مسعود لم يسمع من ابيه ولا يعرف اسمه **حدثنا** محمد بن بشار حدثنا محمد بن جعفر عن شعبة عن عمرو بن مرة قال سالت ابا عبيدة بن عبد الله هل تذكر من عبد الله شيئا قال لا **باب** كراهية ما يستنجى به **حدثنا** هناد نا حفص بن غياث عن داود بن ابي هند عن الشعبي عن علقمة عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تستنجوا بالروث ولا بالعظام فانه زاد اخوانكم من الجن وفي الباب عن ابي هريرة وسلمان وجابر وابن عمر **قال** ابو عيسى وقد روى هذا الحديث اسماعيل بن ابراهيم وغيره عن داود بن ابي هند عن الشعبي عن علقمة عن عبد الله انه كان مع النبي صلى الله عليه وسلم ليلة الجن الحديث بطوله فقال الشعبي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تستنجوا بالروث ولا بالعظام فانه زاد اخوانكم من الجن وكان رواية اسماعيل اصح من رواية حفص بن غياث والعمل على هذا الحديث عند اهل العلم وفي الباب عن جابر وابن عمر **باب** الاستنجاء بالماء **حدثنا** قتيبة ومحمد بن عبد الملك ابن ابي الشوارب قالا نا ابو عوانة عن قتادة عن معاذة عن عائشة قالت مرن ازواجكن ان يستطيبوا بالماء فاني استحييهم فان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يفعله وفي الباب عن جرير بن عبد الله البجلي وانس وابي هريرة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وعليه العمل عند اهل العلم يختارون الاستنجاء بالماء وان كان الاستنجاء بالحجارة يجزئ عندهم فانهم استحبوا الاستنجاء بالماء وراوه افضل وبه يقول سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي واحمد واسحاق **باب** ما جاء ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا اراد الحاجة ابعد في المذهب **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الوهاب الثقفي عن محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن المغيرة بن شعبة **قال** كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فاتى النبي صلى الله عليه وسلم حاجته فابعد في المذهب

اور ابو اسحاق کا نام عمرو بن عبد اللہ سبیعی ہمدانی ہے اور ابو عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود نے اپنے باپ سے سنا نہین اور نہ اُسکا نام معلوم ہوا ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے شعبہ سے اُسنے عمرو بن مرہ سے کہا اُسنے سوال کیا مینے ابا عبیدہ بن عبد اللہ سے کہ کیا تو کوئی چیز عبد اللہ سے یاد رکھتا ہے کہا اُسنے کہ نہین **باب** اس بیان مین کہ جسکے ساتھ استنجا کرنا مکروہ ہے حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے داؤد بن ابی ہند سے اُسنے شعبی سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لید اور ہڈیون سے استنجا نہ کرو کیونکہ یہ تمہارے بھائیون جنون کا کھانا ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور سلمان اور جابر اور ابن عمر سے۔ کہا ابو عیسٰی نے اور روایت کیا اس حدیث کو اسمعیل بن ابراہیم وغیرہ نے داؤد بن ابی ہند سے اُسنے شعبی سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہ سے یہ کہ مین جنون کی رات مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا الخ پس کہا شعبی نے رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ لید اور ہڈیونسے استنجا نکیا کرو کیونکہ یہ تمہارے بھائیون جنون کا کھانا ہے۔ اور گویا روایت اسمعیل کی زیادہ صحیح ہے حفص بن غیاث کی روایت سے۔ اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی حدیث پر ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے جابر اور ابن عمر سے **باب** پانی کے ساتھ استنجا کرنے کے بیان مین حدیث کی ہمسے قتیبہ اور محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُسنے معاذہ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ اُسنے عورتون سے کہا اپنے خاوندونکو حکم کرو کہ پانی کے ساتھ (جاے استنجا) صاف کیا کرین اور مین اُنسے حیا کرتی ہون اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسطرح کیا کرتے تھے۔ اور اس باب مین روایت ہے جریر بن عبد اللہ بجلی اور انس اور ابی ہریرہ سے کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے کہ پانی کے ساتھ استنجا کرنے کو پسند کرتے ہین اگرچہ ڈھیلون کے ساتھ استنجا کرنا اُنکے نزدیک بھی کافی ہو جاتا ہے۔ (لیکن) اُنہون نے پانی کے ساتھ استنجا کرنے کو مستحب جانا ہے اور گمان کیا ہے کہ افضل ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔ **باب** اس بیان مین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب قضاء حاجت کا ارادہ کرتے تو بہت دور جاتے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب ثقفی نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے مغیرہ بن شعبہ سے کہ کہا اُسنے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر مین تھا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کو گئے اور بہت دور گئے

[1] مولف نے یہ روایت اپنے اس مدعا کے ثبوت کے لیے ذکر کی ہے کہ ابو عبیدہ کا سماع اپنے باپ سے نہیں ہے ۱۲ [2] اس سے معلوم ہوا کہ جائے ضرور کے واسطے آبادی سے (اتنا) دور جانا چاہیے کہ جس سے لوگون کی نظر سے پردہ ہو جائے۔ اور پیشاب کرنے کے واسطے نرم مکان اسلیے طلب کرتے تھے کہ پیشاب کی چھینٹین اُڑ کر بدن پر

وفی الباب عن عبدالرحمن ابن ابی قراد وابی قتادة وجابر ویحیی بن عبید عن ابیه وابی موسی وابن عباس وبلال بن الحارث **قال**
ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وروی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه کان یرتاد لبوله مکانا کما یرتاد منزلا وابوسلمة اسمه عبدالله
ابن عبدالرحمن بن عوف الزهری **باب** ماجاء فی کراهیة البول فی المغتسل **حدثنا** علی بن حجر واحمد بن محمد بن موسی قالا انا عبدالله
بن المبارک عن معمر عن اشعث عن الحسن عن عبدالله بن مغفل ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی ان یبول الرجل فی مستحمه وقال ان عامة
الوسواس منه وفی الباب عن رجل من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم **قال** ابو عیسی هذا حدیث غریب لا نعرفه مرفوعا الا من حدیث
اشعث بن عبدالله ویقال له الاشعث الاعمی وقد کره قوم من اهل العلم البول فی المغتسل وقالوا عامة الوسواس منه ورخص فیه بعض اهل العلم
منهم ابن سیرین وقیل له انه یقال ان عامة الوسواس منه فقال ربنا الله لا شریک له وقال ابن المبارک قد وسع فی البول فی المغتسل
اذا جری فیه الماء **قال** ابو عیسی ثنا بذلک احمد بن عبدة الاملی عن حبان عن عبدالله بن المبارک **باب** ماجاء فی السواک **حدثنا**
ابو کریب ثنا عبدة بن سلیمان عن محمد بن عمرو عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لولا ان اشق علی امتی لامرتهم
بالسواک عند کل صلوٰة **قال** ابو عیسی وقد روی هذا الحدیث محمد بن اسحاق عن محمد بن ابراهیم عن ابی سلمة عن زید بن خالد عن النبی
صلی الله علیه وسلم وحدیث ابی سلمة عن ابی هریرة وزید بن خالد عن النبی صلی الله علیه وسلم کلاهما عندی صحیح لانه قد روی من غیر وجه
عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم هذا الحدیث وحدیث ابی هریرة انما صح لانه قد روی من غیر وجه واما محمد فزعم ان حدیث ابی سلمة
عن زید بن خالد اصح وفی الباب عن ابی بکر الصدیق وعلی وعائشة وابن عباس وحذیفة وزید بن خالد وانس وعبدالله بن عمرو وام حبیبة
وابن عمر وابی امامة وابی ایوب وتمام بن عباس وعبدالله بن حنظلة وام سلمة وواثلة وابی موسی **حدثنا** هناد ثنا عبدة عن محمد
بن اسحاق عن محمد بن ابراهیم عن ابی سلمة عن زید بن خالد الجهنی قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول

اور اس باب میں روایت ہے عبدالرحمن بن ابی قراد اور ابی قتادہ اور جابر اور یحیی بن عبید سے جو راوی ہیں اپنے باپ سے اور ابی موسی اور ابن عباس اور بلال بن حارث سے
کہا ابو عیسی نے یہ حدیث صحیح حسن ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پیشاب کرنے کے واسطے جائے نرم طلب کرتے تھے جیسا کہ اترنے کے واسطے مکان نرم طلب کرتے تھے
اور ابو سلمہ کا نام عبداللہ بن عبدالرحمن بن عوف زہری ہے **باب** اس بیان میں کہ غسل کرنے کی جگہہ پیشاب کرنا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر اور احمد بن محمد بن
موسی نے کہا دونوں نے خبر دی ہمکو عبداللہ بن مبارک نے معمر سے انہوں نے اشعث سے انہوں نے حسن سے انہوں نے عبداللہ بن مغفل سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کہ آدمی غسلخانے
میں پیشاب کرے اور فرمایا آپ نے کہ بہت وسوسے اسی سے ہوتے ہیں۔ اور اس باب میں روایت ہے ایک مرد سے جو آنحضرت کے اصحاب سے ہے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث غریب ہے
ہم اسکا مرفوع ہونا نہیں پہچانتے مگر حدیث اشعث بن عبداللہ سے اور اسکو اشعث اعمی بھی کہتے ہیں اور ایک قوم نے اہل علم سے غسلخانہ میں پیشاب کرنیکو مکروہ جانا ہے اور
کہا انہوں نے عام وسوسے اسی سے ہوتے ہیں۔ اور بعض اہل علم نے اسمیں رخصت دی ہے۔ منجملہ انکے ابن سیرین ہے۔ اس سے کسی نے کہا کہ کہا گیا ہے کہ عام وسوسے
اسی سے ہوتے ہیں تو اُنے جواب دیا کہ رب ہمارا اللہ ہے اسکا کوئی شریک نہیں ہے اور کہا ابن مبارک نے غسلخانہ میں پیشاب کرنے کی وسعت دیگئی ہے۔
بشرطیکہ اسمیں پانی جاری ہو جائے کہا ابو عیسی نے حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے احمد بن عبدہ آملی نے حبان سے انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے **باب** اس
بیان میں جو مسواک میں وارد ہوا ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان نے محمد بن عمرو سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر میں اپنی امت پر مشقت نہ جانتا تو انکو ہر ایک نماز کے ساتھ مسواک کرنیکا حکم دیتا کہا ابو عیسی نے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو محمد
بن اسحاق نے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے زید بن خالد سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث ابی سلمہ کی جو ابی ہریرہ سے ہے اور زید بن خالد کی جو آنحضرت
سے ہے میرے نزدیک یہ دونوں صحیح ہیں کیونکہ یہ حدیث کئی طرق پر ابی ہریرہ سے مروی ہے جو انہوں نے آنحضرت سے روایت کی ہے۔ اور حدیث ابی ہریرہ کی تو بیشک صحیح ہے کیونکہ کئی
وجہ سے مروی ہے۔ مگر محمد نے کہا ہے کہ حدیث ابی سلمہ کی جو زید بن خالد سے ہے زیادہ صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے ابی بکر صدیق اور علی اور عائشہ سے اور ابن عباس اور حذیفہ
اور زید بن خالد اور انس اور عبداللہ بن عمرو اور ام حبیبہ اور ابن عمر اور ابی امامہ اور ایوب اور تمام بن عباس اور عبداللہ بن حنظلہ اور ام سلمہ اور واثلہ اور ابی موسی سے رضی اللہ عنہم
اجمعین **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے محمد بن اسحق سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے

ف۱ ابن سیرین سے کسی نے کہا کہ آپ نے غسلخانہ میں پیشاب کرنیکی رخصت دی ہے حالانکہ بہت وسوسے تو غسلخانہ میں پیشاب کرنے ہی سے ہوتے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ رب ہمارا اللہ ہے اسکا کوئی شریک نہیں
یعنی رب ہمارا بہت تو نہیں کہ ہمکو وسوسے ڈالیں بلکہ جب ہمارا ایک ہے ہمکو زیادہ وسوسے ہی پیدا نہیں ہوتے

لولا ان اشق على امتي لامرتهم بالسواك عند كل صلوة ولاخرت صلوة العشاء الى ثلث الليل قال فكان زيد بن خالد يشهد الصلوات في المسجد
وسواكه على اذنه موضع القلم من اذن الكاتب لا يقوم الى الصلوة الا استن ثم رده الى موضعه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن
صحيح **باب** ما جاء اذا استيقظ احدكم من منامه فلا يغمس يده في الاناء حتى يغسلها **حدثنا** ابو الوليد احمد بن بكار الدمشقي
من ولد بسر بن ارطاة صاحب النبي صلى الله عليه وسلم قال نا الوليد بن مسلم عن الاوزاعي عن الزهري عن سعيد بن المسيب وابي سلمة
عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا استيقظ احدكم من الليل فلا يدخل يده في الاناء حتى يفرغ عليها مرتين او ثلثا فانه
لا يدري اين باتت يده وفي الباب عن ابن عمر وجابر وعائشة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح قال الشافعي احب لكل من استيقظ
من النوم قائلة كانت او غيرها ان لا يدخل يده في وضوءه حتى يغسلها فان ادخل يده قبل ان يغسلها كرهت ذلك له ولم يفسد ذلك
الماء اذا لم يكن على يده نجاسة وقال احمد بن حنبل اذا استيقظ من الليل فادخل يده في وضوءه قبل ان يغسلها فاعجب الى ان يهريق الماء
وقال اسحاق اذا استيقظ من النوم بالليل او بالنهار فلا يدخل يده في وضوءه حتى يغسلها **باب** في التسمية عند الوضوء **حدثنا**
نصر بن علي وبشر بن معاذ العقدي قالا نا بشر بن المفضل عن عبد الرحمن بن حرملة عن ابي ثفال المري عن رباح بن عبد الرحمن بن ابي
سفيان بن حويطب عن جدته عن ابيها قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه[1] وفي الباب
عن عائشة وابي هريرة وابي سعيد الخدري وسهل بن سعد وانس **قال** ابو عيسى قال احمد لا اعلم في هذا الباب حديثا له اسناد
جيد وقال اسحاق ان ترك التسمية عامدا اعاد الوضوء وان كان ناسيا او متأولا اجزأه قال محمد بن اسماعيل احسن شيء في هذا الباب
حديث رباح بن عبد الرحمن **قال** ابو عيسى ورباح بن عبد الرحمن عن جدته عن ابيها وابوها سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل

اگر میں اپنی امت پر مشقت نہ جانتا تو ہر ایک نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ اور عشا کی نماز کو تہائی رات تک موخر کرتا۔ کہا ابی سلمہ نے
زید بن خالد مسجد میں نمازوں کے واسطے حاضر ہوتا تھا۔ اس حالت میں کہ مسواک اُسکے کانوں میں ہوتی جہاں کاتب قلم رکھتا ہے۔
نماز کی طرف نہیں کھڑا ہوتا تھا مگر کہ مسواک کر لیتا پھر اُسی جگہہ میں اُسکو رکھدیتا۔ کہا ابو عیسٰے نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب**
جب کوئی شخص تم میں سے نیند سے جاگے تو اپنے ہاتھ کو برتن میں نہ ڈالے تاکہ اُسکو دہولے۔ **حدیث** کی ہمسے ابو الولید یعنے احمد بن
بکار دمشقی نے جو بسر بن ارطاۃ کی اولاد سے ہے۔ وہ بسر جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہے۔ کہا اُسنے حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے
اوزاعی سے اُسنے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب اور ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ
نے جب کوئی شخص تم میں سے رات کو جاگے تو چاہیے کہ ہاتھ اپنا برتن میں نہ ڈالے تاکہ اُسپر دو یا تین چلو پانی کے ڈال لے کیونکہ وہ نہیں
جانتا کہ اُسکے ہاتھ نے کہاں رات گذاری ہے۔ اور اِس باب میں روایت ہے ابن عمر اور جابر اور عائشہ سے رضی اللہ عنہم اجمعین
کہا ابو عیسٰے نے یہہ حدیث حسن صحیح ہے۔ کہا شافعی نے میں ہر ایک شخص کے لیے پسند کرتا ہوں جو نیند سے جاگے خواہ اُسکا جاگنا
دوپہر کا ہو یا غیر اُسکا۔ یہ کہ ہاتھ کو برتن میں نہ ڈالے۔ تاکہ اُسکو دہولے۔ پس اگر دہونے سے پہلے ڈالے تو اُسکے لیے مکروہ ہے اور وہ پانی خراب
نہیں ہوتا بشرطیکہ اُسکے ہاتھ پر نجاست نہو۔ اور کہا احمد بن حنبل نے جب کوئی شخص رات کو اُٹھا اور اُسنے دہونے سے پہلے ہاتھ کو برتن میں ڈالدیا تو میرے
نزدیک اُس پانی کا گرا دینا پسند ہے۔ اور کہا اسحاق نے جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہوا رات میں یا دن میں تو چاہیے کہ ہاتھ برتن میں نہ ڈالے تاکہ
اُسکو دہولے۔ **باب** وضو کیوقت بسم اللہ پڑہنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی اور بشر بن معاذ عقدی نے کہا دونوں نے حدیث کی
ہمسے بشر بن مفضل نے عبد الرحمن بن حرملہ سے اُسنے ابی ثفال مری سے اُسنے رباح بن عبد الرحمن بن ابی سفیان بن حویطب سے اُسنے اپنی دادی سے
اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں وضو اُس شخص کا جو اُسپر اللہ کا نام ذکر نہ کرے۔ اور اِس باب میں روایت ہے عائشہ اور
ابی ہریرہ اور ابی سعید خدری اور سہل بن سعد اور انس سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسٰی نے کہا امام احمد نے میں اِس باب میں کوئی ایسی حدیث نہیں جانتا جسکی سند جید ہو اور
کہا اسحٰق نے اگر کسی نے بسم اللہ جان بوجھکر ترک کی تو وضو کا اعادہ کرے اور اگر بھول کر یا تاویل کر کے تو اُسکو وہی وضو کافی ہوجاتا ہے کہا محمد بن اسمٰعیل نے اچھی حدیث اِس
باب میں رباح بن عبد الرحمن کی ہے کہا ابو عیسٰی نے اور رباح بن عبد الرحمن جو اپنی دادی سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتی ہے اُسکے دادا یعنے باپ کا نام سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہے

[1] یعنی جو شخص تاویل کرتا ہو کہ نفی اس حدیث میں کمال کے لیے ہے یعنی جو شخص وضو میں بسم اللہ نہ پڑہے اُسکا وضو کامل نہیں ہوتا ۱۲ ؁

وابو تقال المري اسمه ثمامة بن حصين ورباح بن عبد الرحمن هو ابو بكر بن حويطب منهم من روى هذا الحديث فقال عن ابي بكر بن حويطب
نسبه الى جده **باب** ما جاء في المضمضة والاستنشاق **حدثنا** قتيبة نا حماد بن زيد وجرير عن منصور عن هلال بن يساف عن
سلمة ابن قيس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضأت فانتثر واذا استجمرت فاوتر وفي الباب عن عثمان ولقيط بن صبرة وابن عباس
والمقدام ابن معد يكرب ووائل بن حجر وابي هريرة **قال** ابو عيسى حديث سلمة بن قيس حديث حسن صحيح واختلف اهل العلم فيمن ترك
المضمضة والاستنشاق فقال طائفة منهم اذا تركهما في الوضوء حتى صلى اعاد ورأوا ذلك في الوضوء والجنابة سواء وبه يقول ابن ابي ليلى وعبد الله
بن المبارك واحمد واسحاق وقال احمد الاستنشاق اوكد من المضمضة **قال** ابو عيسى وقالت طائفة من اهل العلم يعيد في الجنابة ولا يعيد
في الوضوء وهو قول سفيان الثوري وبعض اهل الكوفة وقالت طائفة لا يعيد في الوضوء ولا في الجنابة لانهما سنة من النبي صلى الله عليه وسلم
فلا تجب الاعادة على من تركهما في الوضوء ولا في الجنابة وهو قول مالك والشافعي **باب** المضمضة والاستنشاق من كف واحد **حدثنا**
يحيى بن موسى نا ابرهيم بن موسى نا خالد عن عمرو بن يحيى عن ابيه عن عبد الله بن زيد قال رايت النبي صلى الله عليه وسلم مضمض واستنشق
من كف واحد فعل ذلك ثلثا وفي الباب عن عبد الله بن عباس **قال** ابو عيسى حديث عبد الله بن زيد حديث حسن غريب وقد روى مالك
وابن عيينة وغير واحد هذا الحديث عن عمرو بن يحيى ولم يذكروا هذا الحرف ان النبي صلى الله عليه وسلم مضمض واستنشق من
كف واحد وانما ذكره خالد بن عبد الله وخالد ثقة حافظ عند اهل الحديث وقال بعض اهل العلم المضمضة والاستنشاق من كف
واحد يجزئ وقال بعضهم يفرقهما احب الينا وقال الشافعي ان جمعهما في كف واحد فهو جائز وان فرقهما فهو احب الينا **باب** في تخليل اللحية

اور ابو تقال مری کا نام ثمامہ بن حصین ہے اور رباح بن عبد الرحمن کی کنیت ابو بکر بن حویطب ہے بعض نے محدثین میں سے اس حدیث کو روایت کیا
اور کہا یہہ روایت ہے ابی بکر بن حویطب سے یعنی اُسنے اسکو دادا کی طرف منسوب کیا ہے۔ **باب** اس بیان میں جو کلی اور ناک میں پانی ڈالنے
میں آیا ہے۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید اور جریر نے منصور سے اُسنے ہلال بن یساف سے اُسنے سلمہ بن قیس سے کہ
کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تو وضو کرے تو ناک میں پانی ڈال اور جب تو ڈھیلے لے تو طاق لے اور اس باب میں روایت ہے عثمان
اور لقیط بن صبرہ اور ابن عباس اور مقدام بن معد یکرب اور وائل بن حجر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سلمہ بن قیس کی حسن صحیح ہے اور اختلاف کیا ہے
اہل علم نے اُس شخص کے حق میں جو کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کو ترک کیا ایک جماعت نے انہیں سے کہا ہے کہ جب کسی نے ان دونو کو وضو میں ترک کر دیا حتی کہ اُسنے نماز
پڑھ لی تو نماز کا اعادہ کرے اور کہا انہوں نے کہ یہ حکم وضو اور جنابت میں برابر ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہا ہے ابن ابی لیلے اور عبد اللہ بن مبارک اور احمد اور اسحٰق
نے۔ اور کہا امام احمد نے ناک میں پانی ڈالنا کلی کر نیسے زیادہ مؤکد ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور ایک جماعت نے اہل علم سے کہا ہے کہ جنابت میں اعادہ کرے اور وضو میں اعادہ نہ کرے۔ اور یہ
قول سفیان ثوری اور بعض اہل کوفہ کا ہے۔ اور کہا ایک جماعت نے وضو اور جنابت دونوں میں اعادہ نہ کرے۔
کیونکہ یہ دونو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بطور سنت کے وارد ہیں پس اُسکا اعادہ واجب نہیں اُس شخص پر جو ان دونوں کو وضو اور جنابت میں
ترک کرے۔ اور یہہ قول ہے امام مالک اور شافعی کا **باب** کلی اور ناک میں پانی ڈالنا ایک چلو سے **حدیث** کی ہمسے یحیی بن موسٰے
نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن موسٰے نے کہا حدیث کی ہمسے خالد نے عمرو بن یحیےٰ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ بن زید سے کہ کہا
اُسنے میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک چلو سے کلی اور ناک میں پانی ڈالتے دیکھا آپ نے اسطرح تین مرتبہ کیا۔ اور اس باب میں
روایت ہے عبد اللہ بن عباس سے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث عبد اللہ بن زید کی حسن غریب ہے۔ اور روایت کیا ہے اس حدیث کو مالک اور
ابن عیینہ اور اور کئی لوگوں نے عمرو بن یحیےٰ سے (مگر) اُنہوں نے اس حرف کو ذکر نہیں کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک چلو سے
کلی اور ناک میں پانی ڈالا ہے۔ ذکر تو اسکا فقط خالد بن عبد اللہ نے کیا ہے۔ اور خالد اہل حدیث کے نزدیک ثقہ[1] اور حافظ ہے۔ اور کہا
بعض اہل علم نے کلی اور ناک میں پانی ڈالنا ایک چلو سے کافی ہو جاتا ہے۔ اور کہا بعض نے ان دونو میں تفریق کرنی ہمارے نزدیک
پسند ہے (یعنی ہر ایک کے لیے علیحدہ پانی استعمال کرے) اور کہا ہے امام شافعی نے اگر ان دونو کو ایک چلو میں جمع کرے تو جائز ہے۔ اور اگر ان دونو
میں تفریق کرے تو وہ ہمارے نزدیک مستحب ہے **باب** ڈاڑھی کے خلال کے بیان میں

[1] یعنی اگرچہ اور راویوں نے اس لفظ کو ذکر نہیں کیا مگر چونکہ یہ ثقہ ہے۔ اور ثقہ کی زیادتی مقبول ہوتی ہے۔ اسلیے اسکی زیادتی بھی مقبول ہوگی ۱۲

حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان ابن عیینة عن عبد الكريم ابن ابی المخارق ابی امیة عن حسان ابن بلال قال رايت عمار ابن ياسر توضأ فخلل لحيته فقيل له او قال فقلت له اتخلل لحيتك قال وما يمنعني ولقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يخلل لحيته **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن سعيد بن ابی عروبة عن قتادة عن حسان بن بلال عن عمار عن النبی صلى الله عليه وسلم مثله وفی الباب عن عائشة وام سلمة وانس وابن ابی اوفی وابی ايوب **قال** ابو عيسى سمعت اسحاق بن منصور يقول سمعت احمد بن حنبل قال قال ابن عيينة لم يسمع عبد الكريم من حسان بن بلال حديث التخليل **حدثنا** يحيى بن موسى نا عبد الرزاق عن اسرائيل عن عامر بن شقيق عن ابی وائل عن عثمان بن عفان ان النبی صلى الله عليه وسلم كان يخلل لحيته **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقال محمد بن اسماعيل اصح شیٔ فی هذا الباب حديث عامر بن شقيق عن ابی وائل عن عثمان وقال بهذا اكثر اهل العلم من اصحاب النبی صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم راوا تخليل اللحية وبه يقول الشافعی وقال احمد ان سهى عن التخليل فهو جائز وقال اسحق ان تركه ناسيا او متأولا اجزأه وان تركه عامدا اعاد **باب** ما جاء فی مسح الراس انه يبدأ بمقدم الراس الى مؤخره **حدثنا** اسحاق بن موسى الانصاری نا معن نا مالك بن انس عن عمرو بن يحيى عن ابيه عن عبد الله بن زيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مسح راسه بيديه فاقبل بهما وادبر بدأ بمقدم راسه ثم ذهب بهما الى قفاه ثم ردهما حتى رجع الى المكان الذی بدأ منه ثم غسل رجليه وفی الباب عن معاوية ومقدام بن معد يكرب وعائشة **قال** ابو عيسى حديث عبد الله بن زيد اصح شیٔ فی هذا الباب واحسن وبه يقول الشافعی واحمد واسحاق **باب** ما جاء انه يبدأ بمؤخر الراس **حدثنا** قتيبة نا بشر بن المفضل عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن الربيع

حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عبد الکریم بن ابی المخارق یعنی ابی امیہ سے اُسنے حسان بن بلال سے کہا اُسنے دیکھے عمار بن یاسر کو وضو کرتے دیکھا پس اُسنے داڑھی کا خلال کیا پس اُس سے کسی نے کہا یا کہا حسان نے میں نے اُس سے کہا (شک راوی) کیا تو داڑھی کا خلال کرتا ہے کہا اُسنے اور کیا چیز مجھے منع کرتی ہے۔ حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو داڑھی کا خلال کرتے دیکھا ہے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے سعید بن ابی عروبہ سے اُسنے قتادہ سے حسان بن بلال سے اُسنے عمار سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور ام سلمہ اور انس اور ابن ابی اوفی اور ابی ایوب سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسےٰ نے سُنا میں نے اسحاق بن منصور سے کہ کہتا سُنا میں نے احمد بن حنبل سے کہ کہا اُسنے کہا ابن عیینہ نے کہ عبد الکریم نے حسان بن بلال سے حدیث خلال کی سُنی نہیں ہے **حدیث** کی ہمسے یحییٰ بن موسےٰ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے اسرائیل سے اُسنے عامر بن شقیق سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داڑھی کا خلال کرتے تھے۔ کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور کہا محمد بن اسمٰعیل نے صحیح حدیث اس باب میں حدیث عامر بن شقیق کی ہے جو روایت کی ہے اُسنے ابی وائل سے اُسنے عثمان سے۔ اور ساتھ اسی کے کہا ہے اکثر اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے اور اُنہوں نے جو اُنکے پیچھے ہوئے ہیں کہ داڑھی کا خلال کرنا چاہیے۔ اور ساتھ اسی کے کہا ہے شافعی نے اور کہا امام احمد نے اگر کوئی خلال کرنے سے بھول گیا تو وہ جائز ہے۔ اور کہا اسحٰق نے اگر کسی نے اسکو بھول کر یا تاویل کرکے ترک کر دیا تو وہ وضو کافی ہو جاتا ہے۔ اور اگر جان بوجھ کر ترک کرے تو اعادہ کرے۔ **باب** اس بیان میں جو سر کے مسح میں آیا ہے کہ مقدم سر سے شروع کر کے پیچھے کی طرف جائے **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسےٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے عمرو بن یحییٰ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ بن زید سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک کو دونوں ہاتھ سے مسح کیا[1] سو اُن دونوں کو آگے لائے اور پیچھے لے گئے سر کی مقدم طرف سے شروع کیا پھر پیچھے کی طرف اُنکو لے گئے پھر اُن دونوں ہاتھوں کو لوٹایا تاکہ اس مکان کی طرف رجوع کیا جہاں سے شروع کیا تھا۔ پھر دونوں پاؤں کو دھویا اور اس باب میں روایت ہے معاویہ اور مقدام بن معدیکرب اور عائشہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسےٰ نے حدیث عبد اللہ بن زید کی اس باب میں اوروں سے زیادہ صحیح اور حسن ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے امام شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** اس بیان میں جو وارد ہوا ہے کہ مؤخر سر سے مسح شروع کیا جاوے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن مفضل نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے اُسنے ربیع

---

[1] تمام سر کا مسح کرنے پر آیت صراحتاً دلالت نہیں کرتی کیونکہ مجمل ہے۔ اگر واسحوا برؤسکم کی با کو زائدہ قرار دیا جاوے تو تمام سر کے مسح کا احتمال رکھتی ہے۔ اور اگر اسکو تبعیضیہ ٹھہرا لیا جاوے تو بعض سر کا۔ پس اسکی تعیین تو فعل آنحضرت سے ہوگی سو اور بعض سر کا مسح کرنا آنحضرت سے منقول نہیں مگر حدیث مغیرہ میں کہ آنحضرت نے پیشانی اور دستار مبارک پر مسح کیا۔ پس یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ تمام سر کا مسح کرنا فرض نہیں ۱۲ کذا فی الفتح

بنت معوذ بن عفراء ان النبي صلى الله عليه وسلم مسح براسه مرتين بدأ بمؤخر راسه ثم بمقدمه وباذنيه كلتيهما ظهورهما وبطونهما **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن وحديث عبد الله بن زيد اصح من هذا واجود وقد ذهب بعض اهل الكوفة الى هذا الحديث منهم وكيع بن الجراح

باب ما جاء ان مسح الراس مرة

حدثنا قتيبة نا بكر بن مضر عن ابن عجلان عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن الربيع بنت معوذ بن عفراء انها رأت النبي صلى الله عليه وسلم يتوضأ قالت مسح راسه ومسح ما اقبل منه وما ادبر وصدغيه واذنيه مرة واحدة وفي الباب عن علي وجد طلحة بن مصرف بن عمرو **قال** ابو عيسى حديث الربيع حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه مسح براسه مرة والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم وبه يقول جعفر بن محمد وسفيان الثوري وابن المبارك والشافعي واحمد واسحاق راوا مسح الراس مرة واحدة **حدثنا** محمد بن منصور قال سمعت سفيان بن عيينة يقول سألت جعفر بن محمد عن مسح الراس أيجزئ مرة فقال اي والله

حرف ایجاب ١٢

باب ما جاء انه ياخذ لراسه ماء جديدا

حدثنا علي بن خشرم نا عبد الله بن وهب نا عمرو بن الحارث عن حبان بن واسع عن ابيه عن عبد الله بن زيد انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم توضأ وانه مسح راسه بماء غير فضل يديه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وروى ابن لهيعة هذا الحديث عن حبان بن واسع عن ابيه عن عبد الله بن زيد ان النبي صلى الله عليه وسلم توضأ وانه مسح راسه بماء غير فضل يديه ورواية عمرو بن الحارث عن حبان اصح لانه قد روي من غير وجه هذا الحديث عن عبد الله بن زيد وغيره ان النبي صلى الله عليه وسلم اخذ لراسه ماء جديدا والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم راوا ان ياخذ لراسه ماء جديدا

باب مسح الاذنين ظاهرهما وباطنهما

حدثنا هناد نا ابن ادريس عن ابن عجلان عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم مسح براسه واذنيه ظاهرهما وباطنهما وفي الباب عن الربيع **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم يرون مسح الاذنين ظهورهما وبطونهما

باب ما جاء ان الاذنين من الراس

حدثنا قتيبة نا حماد بن زيد عن سنان بن ربيعة عن شهر بن حوشب عن ابي امامة

بنت معوذ بن عفراء سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک کا دوبارہ مسح کیا سر مبارک کی پچھلی طرف سے شروع ہوئے پھر مقدم سر سے اور دونوں کانوں کے ظاہر اور باطن میں مسح کیا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔ اور حدیث عبد اللہ بن زید کی (جو اول باب میں مذکور ہے) اس سے زیادہ صحیح اور جید ہے اور بعض اہل کوفہ اسی حدیث کی طرف گئے ہیں انہیں سے وکیع بن جراح ہیں۔ **باب** اس بیان میں جو وارد ہوا ہے کہ مسح سر کا ایک بار ہے۔ حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے بکر بن مضر نے ابن عجلان سے اُنہوں نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے اُنہوں نے ربیع بنت معوذ بن عفراء سے یہ کہ اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا کہا اُنہوں نے آپ نے سر مبارک پر مسح کیا اور مسح کیا سر کی مقدم طرف کو اور پچھلی جانب کو اور دونوں کنپٹیوں پر اور دونوں کانوں پر ایک بار۔ اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور طلحہ بن مصرف بن عمرو کے دادا سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ربیع کی حسن صحیح ہے۔ اور کئی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے سر مبارک پر ایک بار مسح کیا ہے اور اکثر اہل علم کے نزدیک آنحضرت کے صحابہ سے اور اُن لوگوں سے جو اُنکے پیچھے ہیں عمل اسی پر ہے۔ اور یہی کہا ہے جعفر بن محمد اور سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق نے کہا انہوں نے مسح سر کا ایک بار ہے۔ حدیث کی ہم سے محمد بن منصور نے کہا سنا میں نے سفیان بن عیینہ سے کہ کہتے تھے جعفر بن محمد سے مسح سر کی بابت سوال کیا کہ کیا ایک مرتبہ ہی کافی ہوتا ہے سو کہا اُنہوں نے ہاں قسم ہے اللہ کی۔ **باب** اس بیان میں جو وارد ہوا ہے کہ سر کے واسطے نیا پانی پکڑے۔ حدیث کی ہم سے علی بن خشرم نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن وہب نے کہا حدیث کی ہم سے عمرو بن حارث نے حبان بن واسع سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے عبد اللہ بن زید سے یہ کہ اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا اور مسح کیا ساتھ ایسے پانی کے جو ہاتھوں کا بچا ہوا نہ تھا۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا اس حدیث کو ابن لہیعہ نے حبان بن واسع سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے عبد اللہ بن زید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور سر مبارک پر مسح کیا ساتھ ایسے پانی کے جو ہاتھوں کا بچا ہوا نہ تھا۔ اور روایت عمرو بن حارث کی جو حبان سے ہے زیادہ صحیح ہے۔ کیونکہ یہ حدیث کئی وجہ سے عبد اللہ بن زید وغیرہ سے روایت کی گئی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک کے واسطے نیا پانی پکڑا۔ اور اکثر اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے کہ سر کے واسطے نیا پانی استعمال کیا جاوے۔ **باب** مسح دونوں کانوں کا انکے ظاہر اور باطن دونوں پر۔ حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابن ادریس نے ابن عجلان سے اُنہوں نے زید بن اسلم سے اُنہوں نے عطا بن یسار سے اُنہوں نے ابن عباس سے کہ مسح کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ سر کے اور ساتھ دونوں کانوں کے انکے ظاہر اور باطن دونوں پر اور اس باب میں روایت ہے ربیع سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے کہ مسح دونوں کانوں کا انکے ظاہر اور باطن دونوں پر چاہیے۔ **باب** اس بیان میں کہ دونوں کان سر سے ہیں۔ حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن زید نے سنان بن ربیعہ سے اُنہوں نے شہر بن حوشب سے اُنہوں نے ابی امامہ سے

لہ یعنی جو حکم سر کا ہے وہی حکم انکا ہے یعنی انپر بھی مسح ہی کرنا چاہیے جیسا کہ سر پر مسح کیا جاتا ہے اور اختلاف جو اسمیں مروی ہے وہ مؤلف نے ذکر کردیا ہے ١٢

قال توضأ النبي صلى الله عليه وسلم فغسل وجهه ثلاثا ويديه ثلاثا ومسح برأسه وقال الاذنان من الرأس **قال** ابو عيسى قال قتيبة قال حماد لا ادري هذا من قول النبي صلى الله عليه وسلم او من قول ابي امامة وفي الباب عن انس **قال** ابو عيسى هذا حديث ليس اسناده بذاك القائم والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم ان الاذنين من الرأس وبه يقول سفيان الثوري وابن المبارك و احمد واسحاق وقال بعض اهل العلم ما اقبل من الاذنين فمن الوجه وما ادبر فمن الرأس قال اسحاق واختار ان يمسح مقدمهما مع وجهه ومؤخرهما مع رأسه **باب** في تخليل الاصابع **حدثنا** قتيبة وهناد قالا انا وكيع عن سفيان عن ابي هاشم عن عاصم بن لقيط بن صبرة عن ابيه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم اذا توضأت فخلل الاصابع وفي الباب عن ابن عباس والمستورد وابي ايوب **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم انه يخلل اصابع رجليه في الوضوء وبه يقول احمد و اسحاق وقال اسحاق يخلل اصابع يديه ورجليه وابو هاشم اسمه اسماعيل بن كثير **حدثنا** ابراهيم بن سعيد قال ثنا سعد بن عبد الحميد بن جعفر قال ثنا عبد الرحمن بن ابي الزناد عن موسى بن عقبة عن صالح مولى التوأمة عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا توضأت فخلل اصابع يديك ورجليك **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن غريب **حدثنا** قتيبة قال ثنا ابن لهيعة عن يزيد بن عمرو عن ابي عبد الرحمن الحبلي عن المستورد بن شداد الفهري قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم اذا توضأ دلك اصابع رجليه بخنصره **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث ابن لهيعة **باب** ما جاء ويل للاعقاب من النار **حدثنا** قتيبة قال ثنا عبد العزيز بن محمد عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ويل للاعقاب من النار وفي الباب عن عبد الله بن عمرو وعائشة وجابر بن عبد الله وعبد الله بن الحارث ومعيقيب وخالد بن الوليد وشرحبيل بن حسنة وعمرو بن العاص ويزيد بن ابي سفيان

کہ کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا سو منھ مبارک کو تین بار دھویا اور ہاتھوں کو بھی تین بار اور سر پر مسح کیا اور فرمایا کہ دونوں کان سر سے ہیں کہا ابو عیسیٰ نے کہا قتیبہ نے کہا حماد نے میں نہیں جانتا کہ یہ (دونوں کان سر سے ہیں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے یا قول ابی امامہ کا اور اس باب میں انس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث ایسی ہے کہ سند اسکی اچھی نہیں ہے اور اکثر اہل علم کے نزدیک صحابہ اور من بعدہم سے عمل اسی پر ہے کہ دونوں کان سر سے ہیں اور ساتھ اسکے کہا ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق نے اور کہا بعض اہل علم نے جو کانونکی مقدم طرف ہے منھ کا حکم رکھتا ہے اور جو پچھلی طرف ہے وہ سر کا حکم رکھتا ہے کہا اسحاق نے میں بھی پسند کرتا ہوں کہ اُن دونونکی مقدم طرف کو منھ کے ساتھ مسح کیا جاوے اور مؤخر کو سر کے ساتھ **باب** انگلیوں کے خلال کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور ہناد نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے ابی ہاشم سے اُسنے عاصم بن لقیط بن صبرہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تو وضو کرے تو انگلیوں کا خلال کر اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور مستورد اور ابی ایوب سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے کہ وضو میں پیر کی انگلیوں کا خلال کرے۔ اور ساتھ اسکے کہا امام احمد اور اسحاق نے اور کہا اسحاق نے پانوں اور ہاتھونکی انگلیوں کا خلال کرے اور ابو ہاشم کا نام اسماعیل بن کثیر ہے **حدیث** کی ہمسے ابراہیم بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے سعد بن عبد الحمید بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن ابی الزناد نے موسیٰ بن عقبہ سے اُسنے صالح سے جو توامہ کا غلام ہے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تو وضو کرے تو ہاتھ اور پانوں کی انگلیوں کا خلال کر کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے یزید بن عمرو سے اُسنے ابی عبد الرحمن حبلی سے اُسنے مستورد بن شداد فہری سے کہ کہا انھوں نے دیکھا میں نے نبی صلعم کو جب وضو کرتے اپنے پیر کی انگلیوں کا خنصر سے خلال کرتے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے ہم اُسکو نہیں پہچانتے مگر طریق ابن لہیعہ سے **باب** اس بیان میں کہ وارد ہوا ہے ہلاکت ہے واسطے ایڑیوں کے آگ سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلاکت[1] ہے واسطے ایڑیوں کے عذاب سے اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن عمرو اور عائشہ اور جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن حارث اور معیقیب اور خالد بن ولید اور شرحبیل بن حسنہ اور عمرو بن العاص اور یزید بن ابی سفیان سے رضی اللہ عنہم

---

[1] یہ حدیث مختصر ہے۔ تمام قصہ یوں ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت نے مکہ سے مدینہ کیطرف سفر کیا۔ اور کئی اصحاب آنحضرت سے آگے چلے آئے۔ پھر ایک جگہ پہونچکر آپ کی انتظاری کرتے رہے کہ تشریف لاویں تو آپکے ساتھ ملکر نماز ادا کریں۔ جب بہت دیر ہو گئی اور نماز عصر کا اول وقت بھی فوت ہو گیا۔ تو جلدی سے کھڑے ہوئے۔ اور وضو کی طرف متوجہ ہوئے۔ چونکہ وقت تنگ تھا اسلیے انھوں نے جلدی کی اور پانوں کو اچھی طرح سے تر نہ کیا۔ کہیں سے خشک۔ اور کہیں سے تر ہو گئے۔ اتنے میں آپ بھی تشریف فرما ہوئے۔ آپ نے انکا یہ حال دیکھتے ہی فرمایا۔ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ۔ یعنی ہلاکت ہے واسطے ایڑیوں کے آگ سے اور ابن حبان کی ایک روایت میں ابی سعید سے مرفوعا وارد ہوا ہے کہ ویل دوزخ میں ایک وادی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ پانوں کا دھونا فرض ہے برخلاف شیعہ کے۔ اور کہا صاحب فتح نے پانوں کے دھونے کے باب میں حدیثیں متواتر ہیں اور کسی صحابی سے خلاف اسکا ثابت نہیں ہوا مگر حضرت علی اور ابن عباس اور انس سے سو انسے رجوع کرنا انکا اس مسئلہ سے بھی ثابت ہے

قال ابو عيسى حديث ابى هريرة حديث حسن صحيح وروى عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال ويل للاعقاب وبطون الاقدام من النار
وفقه هذا الحديث انه لا يجوز المسح على القدمين اذا لم يكن عليهما خفان او جوربان **باب** ما جاء فى الوضوء مرة مرة **حدثنا** ابو كريب
وهناد وقتيبة قالوا ثنا وكيع عن سفيان ح وثنا محمد بن بشار قال ثنا يحيى بن سعيد قال ثنا سفيان عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابن
عباس ان النبى صلى الله عليه وسلم توضأ مرة مرة وفى الباب عن عمر وجابر وبريدة وابى رافع وابن الفاكه **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس احسن
شئ فى هذا الباب واصح وروى رشدين بن سعد وغيره هذا الحديث عن الضحاك بن شرحبيل عن زيد بن اسلم عن ابيه عن عمر بن الخطاب
ان النبى صلى الله عليه وسلم توضأ مرة مرة وليس هذا بشئ والصحيح ما روى ابن عجلان وهشام بن سعد وسفيان الثورى وعبد العزيز بن محمد
عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابن عباس عن النبى صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء فى الوضوء مرتين مرتين **حدثنا** ابو كريب و
محمد بن رافع قالا ثنا زيد بن حباب عن عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان قال حدثنى عبد الله بن الفضل عن عبد الرحمن بن هرمز الاعرج عن ابى هريرة ان
النبى صلى الله عليه وسلم توضأ مرتين مرتين **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث ابن ثوبان عن عبد الله بن
الفضل وهذا اسناد حسن صحيح وفى الباب عن جابر وقد روى عن ابى هريرة ان النبى صلى الله عليه وسلم توضأ ثلثا ثلثا **باب** ما جاء فى الوضوء
ثلثا ثلثا **حدثنا** محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن بن مهدى عن سفيان عن ابى اسحاق عن ابى حية عن على ان النبى صلى الله عليه وسلم توضأ
ثلثا ثلثا وفى الباب عن عثمان والربيع وابن عمر وعائشة وابى امامة وابى رافع وعبد الله بن عمرو ومعاوية وابى هريرة وجابر وعبد الله بن زيد
وابى ذر **قال** ابو عيسى حديث على احسن شئ فى هذا الباب واصح والعمل على هذا عند عامة اهل العلم ان الوضوء يجزئ مرة مرة ومرتين
افضل وافضله ثلث وليس بعده شئ وقال ابن المبارك لا آمن اذا زاد فى الوضوء على الثلث ان يأثم وقال احمد واسحاق لا يزيد على الثلث
الا رجل مبتلى **باب** ما جاء فى الوضوء مرة ومرتين وثلثا **حدثنا**

کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن صحیح ہے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسطرح بھی روایت کیگئی ہے کہ فرمایا آپ نے ہلاکت ہے واسطے ایڑیوں کے
اور تلوے پاؤں کے آگ سے۔ اور فقاہت اس حدیث کی یہ ہے کہ پاؤں پر مسح جائز نہیں جبکہ پاؤں پر موزے یا جرابیں نہوں **باب** اس بیان
مین کہ وضو مین ایک ایک دفعہ پانی بہانے کی بابت آیا ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب اور ہناد اور قتیبہ نے کہا انہوں نے حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان
سے ح اور حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا اسنے حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زید بن اسلم سے اسنے عطا بن یسار سے
اسنے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو مین ایک ایک دفعہ پانی بہایا۔ اور اس باب مین روایت کیگئی ہے عمر اور جابر اور بریدہ اور ابی رافع
اور ابن الفاکہ سے اور کہا ابو عیسیٰ نے اس باب مین حدیث ابن عباس کی سب سے حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا ہے اس حدیث کو رشدین بن سعد
وغیرہ نے ضحاک بن شرحبیل سے اسنے زید بن اسلم سے اسنے اپنے باپ سے اسنے عمر بن الخطاب رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو مین ایک ایک دفعہ پانی
بہایا۔ اور یہ حدیث کوئی شے نہیں ہے۔ اور صحیح وہی ہے جو روایت کی ہے ابن عجلان اور ہشام بن سعد اور سفیان ثوری اور عبد العزیز بن محمد نے زید بن اسلم
سے اسنے عطا بن یسار سے اسنے ابن عباس سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** اس بیان مین کہ وضو مین دو دو دفعہ پانی بہانے کی بابت آیا ہے **حدیث**
کی ہمسے ابو کریب اور محمد بن رافع نے کہا انہوں نے حدیث کی ہمکو زید بن حباب نے عبد الرحمن بن ثابت ابن ثوبان سے کہا اسنے حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن فضل نے
عبد الرحمن بن ہرمز الاعرج سے اسنے ابو ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو مین دو دو دفعہ پانی بہایا۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ نہیں پہچانتے
ہم اسکو مگر حدیث ابن ثوبان سے جو راوی ہے عبد اللہ بن فضل سے اور یہی اسناد حسن صحیح ہے۔ اور اس باب مین جابر سے روایت ہے اور تحقیق روایت کیگئی ہے ابو ہریرہ
سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تین تین دفعہ **باب** اس بیان مین کہ وضو مین تین تین دفعہ پانی بہانے کی بابت آیا ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث
کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے سفیان سے اسنے ابی اسحاق سے اسنے ابی حیہ سے اسنے علی رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو مین تین تین دفعہ پانی بہایا۔ اور اس باب
مین عثمان اور ربیع اور ابن عمر اور عائشہ اور ابی امامہ اور ابی رافع اور عبد اللہ بن عمرو اور معاویہ اور ابو ہریرہ اور جابر اور عبد اللہ بن زید اور ابی ذر سے روایت ہے کہا
ابو عیسیٰ نے اس باب مین حدیث علی کی سب سے حسن صحیح ہے۔ اور عام اہل علم کا عمل اسی پر ہے کہ وضو مین ایک ایک دفعہ پانی بہانا کافی ہے اور دو دو دفعہ افضل ہے اور سب سے افضل
تین دفعہ اور نہیں ہے پیچھے اسکے کوئی شے اور کہا ابن المبارک نے اگر کوئی وضو مین تین دفعہ سے زیادتی کرے تو مین اسکے گنہگار ہونیسے بے غم نہیں ہون اور کہا احمد اور اسحاق نے
تین مرتبہ سے کوئی زیادتی نہیں کرتا مگر خبطی۔ **باب** اس بیان مین کہ وضو مین ایک دفعہ اور دو دو اور تین تین دفعہ پانی بہانے کی بابت آیا ہے۔ **حدیث**

اسماعیل بن موسی الفزاری نا شریک عن ثابت بن ابی صفیۃ قال قلت لابی جعفر حدثک جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ مرۃ مرۃ و مرتین مرتین وثلثا ثلثا قال نعم **قال** ابوعیسی وروی وکیع ھذا الحدیث عن ثابت بن ابی صفیۃ قال قلت لابی جعفر حدثک جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ مرۃ مرۃ قال نعم حدثنا بذلک ھناد وقتیبۃ قالا ثنا وکیع عن ثابت وھذا اصح من حدیث شریک لانہ قد روی من غیر وجہ ھذا عن ثابت نحو روایۃ وکیع وشریک کثیر الغلط وثابت بن ابی صفیۃ ھو ابوحمزۃ الثمالی **باب** فیمن توضأ بعض وضوئہ مرتین وبعضہ ثلاثا **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینۃ عن عمرو بن یحیی عن ابیہ عن عبد اللہ بن زید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ فغسل وجہہ ثلاثا وغسل یدیہ مرتین مرتین ومسح براسہ وغسل رجلیہ **قال** ابوعیسی ھذا حدیث حسن صحیح وقد ذکر فی غیر حدیث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ بعض وضوئہ مرۃ وبعضہ ثلاثا وقد رخص بعض اھل العلم فی ذلک لم یروا باسا ان یتوضأ الرجل بعض وضوئہ ثلثا وبعضہ مرتین او مرۃ **باب** فی وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیف کان **حدثنا** قتیبۃ وھناد قالا نا ابوالاحوص عن ابی اسحاق عن ابی حیۃ قال رایت علیا توضأ فغسل کفیہ حتی انقاھما ثم مضمض ثلاثا واستنشق ثلاثا وغسل وجہہ ثلاثا وذراعیہ ثلاثا ومسح براسہ مرۃ ثم غسل قدمیہ الی الکعبین ثم قام فاخذ فضل طھورہ فشربہ وھو قائم ثم قال احببت ان اریکم کیف کان طھور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی الباب عن عثمان وعبد اللہ بن زید وابن عباس وعبد اللہ بن عمرو وعائشۃ والربیع وعبد اللہ بن انیس **حدثنا** قتیبۃ وھناد قالا نا ابوالاحوص عن ابی اسحاق عن عبد خیر ذکر عن علی مثل حدیث ابی حیۃ الا ان عبد خیر قال کان اذا فرغ من طھورہ اخذ من فضل طھورہ بکفہ فشربہ **قال** ابوعیسی حدیث علی رواہ ابو اسحاق الھمدانی عن ابی حیۃ وعبد خیر والحارث عن علی وقد رواہ زائدۃ بن قدامۃ وغیر واحد عن خالد بن علقمۃ عن عبد خیر عن علی حدیث الوضوء بطولہ وھذا حدیث حسن صحیح

کی ہمسے اسماعیل بن موسیٰ فزاری نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے ثابت بن ابی صفیہ سے کہا اُسنے کہا مینے جعفر سے کیا حدیث کی ہی تجھے جابر نے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو مین ایک ایک اور دو دو اور تین تین دفعہ پانی بہایا۔ کہا اُسنے ہان کہا ابوعیسیٰ نے اور روایت کیا ہی اس حدیث کو وکیع نے ثابت بن ابی صفیہ سے کہا ثابت نے کہا مینے واسطے ابی جعفر کے کیا حدیث کی ہی تجھے جابر نے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو مین ایک ایک دفعہ پانی بہایا کہا اُسنے ہان حدیث کی ہمسے ساتھ اِسکے ہناد اور قتیبہ نے۔ کہا انہون نے حدیث کی ہمسے وکیع نے ثابت سے اور شریک کی حدیث سے صحیح ہی۔ اسلیئے کہ روایت کیگئی ہی یہ حدیث کئی وجہ سے ثابت سے مثل روایت وکیع کے۔ اور شریک کثیر الغلط آدمی ہی۔ اور ثابت بن ابی صفیہ وہ ابوحمزہ ثمالی ہی۔ **باب** اس بیان مین کہ جسنے بعض اعضا کو دو دو مرتبہ دہویا اور بعض کو تین تین مرتبہ۔ **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن یحییٰ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ بن زید سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پس مُنہہ اپنے کو تین دفعہ دہویا اور ہاتھ اپنے کو دو دو دفعہ دہویا۔ اور سر کو مسح کیا۔ اور پانون کو دہویا۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور اِس حدیث کے سوا اور جگہہ مذکور ہوا ہی۔ یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض اعضا کو دو مرتبہ دہویا اور بعض کو تین مرتبہ اور تحقیق رخصت دی ہی بعض اہل علم نے بیچ اِسکے۔ اور انہون نے اسمین کچھ خوف نہین سمجھا کہ آدمی بعض اعضاء وضو کو تین مرتبہ دہوئے اور بعض کو دو یا ایک بار۔ **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو مین کہ کسطرح تھا **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور ہناد نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے ابوالاحوص نے ابی اسحاق سے اُسنے ابی حیہ سے کہا اُسنے مینے حضرت علی رض کو وضو کرتے دیکھا سو اُسنے دونون ہاتھون کو دہویا۔ تاکہ اُنکو صاف کیا۔ پہر تین بار کُلی کی اور تین بار ناک مین پانی ڈالا۔ اور تین بار مُنہہ کو دہویا۔ اور تین بار کہنیون تک اور سر پر ایک بار مسح کیا پہر دونون پانون کو ٹخنون تک دہویا۔ پہر کھڑا ہوا اور وضو کا بچا ہوا پانی پکڑا اور اُسکو کھڑے ہو کر پیا پہر کہا مینے دوست رکھا تھا کہ تمکو دکھلاؤن کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کسطرح تھا۔ اور اِس باب مین روایت ہی عثمان اور عبد اللہ بن زید اور ابن عباس اور عبد اللہ بن عمرو اور عائشہ اور ربیع اور عبد اللہ بن انیس سے رضی اللہ عنہم **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور ہناد نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے ابوالاحوص نے ابی اسحاق سے اُسنے عبد خیر سے ذکر کیا اُسنے علی سے مثل حدیث ابی حیہ کے مگر عبد خیر نے کہا ہی کہ جب حضرت علی رض وضو سے فارغ ہوتے تو لیتے وضو کا بچا پانی اپنے ہاتھ سے پکڑتے پہر اُسکو پی لیتے۔ کہا ابوعیسیٰ نے علی کی حدیث کو ابو اسحاق ہمدانی نے ابی حیہ اور عبد خیر سے روایت کیا ہی۔ اور حارث نے علی رض سے۔ اور روایت کیا زائدہ بن قدامہ نے اور کئی اور لوگون نے خالد بن علقمہ سے اُسنے عبد خیر سے اُسنے علی رض سے وضو کی حدیث کو بطولہ۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہی

وروى شعبة هذا الحديث عن خالد بن علقمة فاخطأ في اسمه واسم ابيه فقال مالك بن عرفطة وروى عن ابي عوانة عن خالد بن
علقمة عن عبد خير عن علي وروى عنه عن مالك بن عرفطة مثل رواية شعبة والصحيح خالد بن علقمة **باب** في النضح بعد الوضوء
حدثنا نصر بن علي واحمد بن ابي عبيد الله السلمي البصري قالا نا ابو قتيبة سلم بن قتيبة عن الحسن بن علي الهاشمي عن عبد الرحمن عن ابي هريرة
ان النبي صلى الله عليه وسلم قال جاءني جبريل فقال يا محمد اذا توضأت فانتضح **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب وسمعت محمدا يقول الحسن
بن علي الهاشمي منكر الحديث وفي الباب عن ابي الحكم بن سفيان وابن عباس وزيد بن حارثة وابي سعيد وقال بعضهم سفيان بن الحكم او الحكم
بن سفيان واضطربوا في هذا الحديث **باب** في اسباغ الوضوء **حدثنا** علي بن حجر نا اسماعيل بن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن
ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الا ادلكم على ما يمحو الله به الخطايا ويرفع به الدرجات قالوا بلى يا رسول الله **قال** اسباغ الوضوء
على المكاره وكثرة الخطا الى المساجد وانتظار الصلوة بعد الصلوة فذلكم الرباط **حدثنا** قتيبة قال حدثنا عبد العزيز بن محمد عن العلاء نحوه و
قال قتيبة في حديثه فذلكم الرباط فذلكم الرباط فذلكم الرباط ثلثا وفي الباب عن علي وعبد الله بن عمرو وابن عباس وعُبيدة ويقال عبيدة
بن عمرو وعائشة وعبد الرحمن بن عائش وانس **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح والعلاء بن عبد الرحمن هو ابن يعقوب الجهني
وهو ثقة عند اهل الحديث **باب** المنديل بعد الوضوء **حدثنا** سفيان بن وكيع نا عبد الله بن وهب عن زيد بن حباب عن ابي معاذ
عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت كانت لرسول الله صلى الله عليه وسلم خرقة يُنشّف بها بعد الوضوء وفي الباب عن معاذ بن جبل

اور شعبہ نے اس حدیث کو خالد بن علقمہ سے روایت کیا ہے سو اُسنے اُسکے نام اور اُسکے باپ کے نام میں غلطی کی ہے اور کہا اُسنے مالک بن عرفطہ اور
روایت[1] کی گئی ہے ابی عوانہ سے اُسنے خالد بن علقمہ سے اُسنے عبد خیر سے اُسنے علی رضہ سے۔ اور روایت کی گئی ہے ابی عوانہ سے اُسنے مالک بن عرفطہ سے مثل
روایت شعبہ کے۔ اور صحیح خالد بن علقمہ ہی ہے[2] **باب** بعد وضو کے ازار پر پانی چھڑکنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی اور احمد بن ابی عبید اللہ
سلمی بصری نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے ابو قتیبہ یعنی سلم بن قتیبہ نے حسن بن علی ہاشمی سے اُسنے عبد الرحمن سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آیا اور کہنے لگا اے محمد جب تو وضو کرے تو ازار پر پانی چھڑک[3] کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث غریب ہے
اور سُنا میں نے محمد سے کہ کہتا ہے حسن بن علی ہاشمی منکر الحدیث ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابے الحکم بن سفیان اور ابن عباس اور زید بن حارثہ اور ابی سعید
سے رضی اللہ عنہم۔ اور کہا بعض نے سفیان بن حکم یا حکم بن سفیان۔ اور انہوں نے اس حدیث میں (یعنی طریق سفیان سے) اضطراب جانا ہے۔ **حدیث**
کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن جعفر نے علا ابن عبد الرحمن سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمکو
اس بات پر دلالت نہ کروں جس سے اللہ تعالیٰ گناہ محو کر دیتا ہے اور درجے بلند کرتا ہے کہا انہوں نے کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ فرمایا آپنے تکلیف میں کامل
کرنا[4] وضو کا۔ اور مسجدوں کی طرف بہت قدم چلنے۔ اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ پس یہ رباط[5] ہے۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا
حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے علاء سے مثل اُسکی۔ اور کہا قتیبہ نے اپنی حدیث میں یہ رباط ہے یہ رباط ہے یہ رباط ہے تین بار۔ اور اس باب میں روایت
ہے علی اور عبد اللہ بن عمرو اور ابن عباس اور عبیدہ (اور کہا گیا ہے عبیدہ بن عمرو) اور عائشہ اور عبد الرحمن بن عائش اور انس سے رضی اللہ عنہم۔ کہا
ابو عیسےٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن صحیح ہے۔ اور علاء ابن عبد الرحمن یہ بیٹا یعقوب جہنی کا ہے۔ اور یہ اہل حدیث کے نزدیک ثقہ ہے۔ **باب** وضو کے
بعد رومال کے استعمال کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن وہب نے زید بن حباب سے اُسنے ابی معاذ سے اُسنے
زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے کہ کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کپڑا تھا جس سے بعد وضو کے صفائی کیا کرتے تھے
اور اس باب میں روایت ہے معاذ بن جبل سے

[1] یعنی ابی عوانہ سے یہ روایت دو طریق سے مروی ہے ایک طریق خالد بن علقمہ سے دوسرے طریق مالک بن عرفطہ سے مثل روایت شعبہ کی مگر صحیح خالد بن علقمہ ہے ۱۲ [3] یعنی تھوڑا سا پانی لیکر بعد وضو کے ذکر پر چھڑکا جاوے تاکہ وسواس جو پیدا ہوتے ہیں دور ہو جاویں ۱۲ [4] اسباغ تین قسم ہے ایک فرض وہ یہ ہے کہ ایک بار طور سے ان اعضا پر پانی بہانا جنپر پانی ڈالنا فرض ہے دوسرا سنت کہ ہر ایک عضو کا تین تین بار دھونا تیسرا مستحب کہ جسقدر دھونے کی ہے اس سے آگے بڑھا کر دھونا مثلاً ہاتھوں کو کہنیوں تک دھونا۔ [5] رباط کے معنی ملک کی سرحد پر حفاظت ملک کے لیے ٹھہرنے کے ہیں اسجگہ ملک کی حفاظت کرنے میں اسقدر درجہ ملتا ہے کہ مثلاً چوری معاف ہو جاتی ہے یعنی حق العباد سوا اس نوکری کے اور کسی نوکری الٰہی میں معاف نہیں ہوتے حتی کہ توبہ سے بھی حق العباد معاف نہیں ہوتے۔ اسجگہ ایک اشارت حفاظت کرنے سے حق العباد معاف ہو جاتے ہیں آپنے فرمایا ہے کہ تکلیف میں وضو کرنا خواہ تکلیف سردی کی ہو یا کسی اور قسم کی اور مسجد کی طرف دور سے چلکر آنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کی انتظاری کرنی گویا رباط ہے

حدثنا قتيبة قال حدثنا رشدين بن سعد عن عبد الرحمن بن زياد بن انعم عن عتبة بن حميد عن عبادة بن نسي عن عبد الرحمن بن
غنم عن معاذ بن جبل قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضأ مسح وجهه بطرف ثوبه قال ابو عيسى هذا حديث غريب و
اسناده ضعيف ورشدين بن سعد وعبد الرحمن بن زياد بن انعم الافريقي يضعفان في الحديث قال ابو عيسى حديث عائشة ليس بالقائم
ولا يصح عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا الباب شيء وابو معاذ يقولون هو سليمان بن ارقم وهو ضعيف عند اهل الحديث وقد رخص
قوم من اهل العلم من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم في المنديل بعد الوضوء ومن كرهه انما كرهه من قبل انه قيل ان الوضوء يوزن
وروي ذلك عن سعيد بن المسيب والزهري حدثنا محمد بن حميد قال حدثنا جرير قال حدثنيه علي بن مجاهد عني وهو عندي ثقة عن ثعلبة
عن الزهري قال انما اكره المنديل بعد الوضوء لان الوضوء يوزن باب ما يقال بعد الوضوء حدثنا جعفر بن محمد بن عمران الثعلبي الكوفي نا
زيد بن حباب عن معاوية بن صالح عن ربيعة بن يزيد الدمشقي عن ابي ادريس الخولاني وابي عثمان عن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من توضأ فاحسن الوضوء ثم قال اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله اللهم اجعلني من التوابين
واجعلني من المتطهرين فتحت له ثمانية ابواب من الجنة يدخل من ايها شاء وفي الباب عن انس وعقبة بن عامر قال ابو عيسى حديث عمر
قد خولف زيد بن حباب في هذا الحديث روى عبد الله بن صالح وغيره عن معاوية بن صالح عن ربيعة بن يزيد عن ابي ادريس عن عقبة بن
عامر عن عمر وعن ابي عثمان عن جبير بن نفير عن عمر وهذا حديث في اسناده اضطراب ولا يصح عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا الباب كثير شيء
قال محمد ابو ادريس لم يسمع من عمر شيئا باب الوضوء بالمد حدثنا احمد بن منيع وعلي بن حجر قالا انا اسماعيل بن علية عن ابي ريحانة عن
سفينة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يتوضأ بالمد ويغتسل بالصاع وفي الباب عن عائشة وجابر وانس بن مالك قال ابو عيسى حديث

حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے رشدین بن سعد نے عبد الرحمن بن زیاد بن انعم سے اُنے عتبہ بن حمید سے اُنے عبادہ بن نسی سے اُنے عبد الرحمن بن
غنم سے اُسنے معاذ بن جبل سے کہا اُسنے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب وضو کرتے تو منہ مبارک کو کپڑے کی ایک طرف سے صاف کرتے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث
غریب ہے اور سند اسکی ضعیف ہے اور رشدین بن سعد اور عبد الرحمن بن زیاد بن انعم افریقی دونو حدیث میں ضعیف ہیں کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی مستحکم نہیں ہے
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں کوئی روایت صحیح نہیں ہوئی۔ اور ابو معاذ کو لوگ کہتے ہیں کہ یہ سلیمان بن ارقم ہے اور وہ اہل حدیث کے نزدیک ضعیف ہے اور ایک قوم
نے اہل علم سے جو آنحضرت کے صحابہ اور من بعدہم سے ہے رومال میں بعد وضو کے رخصت دی ہے اور جسنے مکروہ جانا ہے اُسنے اسلیے مکروہ جانا ہے کہ کہا گیا ہے کہ
وضو (قیامت کے روز) وزن کیا جائیگا۔ اور مروی ہے یہ سعید بن مسیب اور زہری سے حدیث کی ہمسے محمد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے جریر نے کہا حدیث کی
مجھے علی بن مجاہد نے اپنے پاس سے اور یہ شخص میرے نزدیک ثقہ ہے اُسنے ثعلبہ سے اُسنے زہری سے کہ کہا اُسنے میں رومال کو بعد وضو کے اسلیے مکروہ جانتا ہوں کہ
وضو (قیامت کے روز) وزن کیا جائیگا باب بعد وضو کے کیا دعا پڑھی جائے حدیث کی ہمسے جعفر بن محمد بن عمران ثعلبی کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے
معاویہ بن صالح سے اُسنے ربیعہ بن یزید دمشقی سے اُسنے ابی ادریس خولانی اور ابی عثمان سے اُنہوں نے عمر بن الخطاب سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے
وضو کیا اور اچھی طرح سے وضو کیا پھر کہا اُسنے میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی لائق عبادت کی سوائے اللہ کے جو اکیلا ہے اُسکا شریک کوئی نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد بندہ
اُسکا ہے اور رسول اُسکا۔ الٰہی کر مجھے رجوع ہونیوالوں سے اور کر مجھے پاک ہونیوالوں سے تو اُسکے واسطے آٹھوں دروازے جنت کے کھلجاتے ہیں جس سے چاہے داخل ہووے اور اس
باب میں روایت ہے انس اور عقبہ بن عامر سے رضی اللہ عنہما کہا ابو عیسیٰ نے عمر کی حدیث میں زید بن حباب کیوجہ سے اس حدیث میں اختلاف کیا گیا ہے۔ روایت کی ہے عبد اللہ
بن صالح وغیرہ نے معاویہ بن صالح سے اُسنے ربیعہ بن یزید سے اُسنے ابی ادریس سے اُسنے عقبہ بن عامر سے اُسنے عمر سے۔ اور روایت ہے ابی عثمان سے اُسنے جبیر بن نفیر سے اُسنے عمر
سے۔ اور اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ زیادہ چیز اس باب میں صحیح نہیں ہوئی اور کہا محمد نے ابو ادریس نے حضرت عمر
سے کچھ نہیں سنا۔ باب ایک مد سے وضو کرنیکے بیان میں حدیث کی ہمسے احمد بن منیع اور علی بن حجر نے کہا انہوں نے حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن علیہ نے ابی ریحانہ سے اُسنے
سفینہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد کے ساتھ وضو کیا کرتے تھے اور ایک صاع سے غسل کرتے تھے اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور جابر اور انس بن مالک
رضی اللہ عنہم سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث

لہ جب اسکا وزن ہوتا ہے تو پھر اسکو خود خشک کرنا نہیں چاہیے۔ یہ رائے فقط سعید بن المسیب اور زہری کی ہی ہے اکثر اہل علم اسطرف گئے ہیں کہ رومال سے اعضا کا
صاف کرنا درست ہے بخاری میں روایت ہے کہ آپ کے پاس بعد غسل کرنے کے رومال لایا گیا آپ نے نہ لیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عموما عادت آنحضرت اور صحابہ کی یہی
تھی کہ بعد نہانے کے بدن کو صاف کیا کرتے تھے اسی واسطے آپکے پیش کیا گیا تھا اور اس بار نہ لینے کی کوئی خاص وجہ ہوگی

سفينة حديث حسن صحيح وابو ريحانة اسمه عبد الله بن مطر وهكذا رأى بعض اهل العلم الوضوء بالمد والغسل بالصاع وقال الشافعي واحمد واسحاق ليس معنى هذا الحديث على التوقيت انه لا يجوز اكثر منه ولا اقل منه وهو قدر ما يكفي **باب** كراهية الاسراف في الوضوء **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو داؤد نا خارجة بن مصعب عن يونس بن عبيد عن الحسن عن عتي بن ضمرة السعدي عن ابي بن كعب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان للوضوء شيطانا يقال له الولهان فاتقوا وسواس الماء وفي الباب عن عبد الله بن عمرو وعبد الله بن مغفل **قال ابو عيسى** حديث ابي بن كعب حديث غريب وليس اسناده بالقوي عند اهل الحديث لانا لا نعلم احدا اسنده غير خارجة وقد روي هذا الحديث من غير وجه عن الحسن قوله ولا يصح في هذا الباب عن النبي صلى الله عليه وسلم شيء وخارجة ليس بالقوي عند اصحابنا وضعفه ابن المبارك **باب** الوضوء لكل صلوة **حدثنا** محمد بن حميد الرازي نا سلمة بن الفضل عن محمد بن اسحاق عن حميد عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يتوضأ لكل صلوة طاهرا او غير طاهر قال قلت لانس فكيف كنتم تصنعون انتم قال كنا نتوضأ وضوءا واحدا قال ابو عيسى حديث انس حديث حسن غريب والمشهور عند اهل الحديث حديث عمرو بن عامر عن انس وقد كان بعض اهل العلم يرى الوضوء لكل صلوة استحبابا لا على الوجوب **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد وعبد الرحمن بن مهدي قالا نا سفيان بن سعيد عن عمرو بن عامر الانصاري قال سمعت انس بن مالك يقول كان النبي صلى الله عليه وسلم يتوضأ عند كل صلوة قلت فانتم ما كنتم تصنعون قال كنا نصلي الصلوات كلها بوضوء واحد ما لم نحدث **قال ابو عيسى** هذا حديث حسن صحيح وقد روي في حديث عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من توضأ على طهر كتب الله له عشر حسنات وروى هذا الحديث الافريقي عن ابي غطيف عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا بذلك الحسين بن حريث المروزي قال نا محمد بن يزيد الواسطي عن الافريقي وهو اسناد ضعيف قال علي قال يحيى بن سعيد القطان ذكر لهشام بن عروة هذا الحديث فقال هذا اسناد مشرقي **باب** ما جاء انه يصلي الصلوات بوضوء واحد **حدثنا**

سفینہ کی حسن صحیح ہے اور ابوریحانہ کا نام عبد اللہ بن مطر ہے اور اسیطرح بعض اہل علم کا مذہب ہے کہ وضو ساتھ مد کے ہے اور غسل ساتھ صاع کے اور کہا شافعی اور احمد اور اسحق نے مراد اس حدیث سے تعیین نہیں کہ اس سے زیادہ اور کم جائز نہ ہو اور وہ پانی اسقدر چاہیے کہ کافی ہو جائے **باب** وضو میں اسراف کی کراہت کا بیان **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہم سے خارجہ بن مصعب نے یونس بن عبید سے انہوں نے حسن سے انہوں نے عتی بن ضمرہ سعدی سے انہوں نے ابی بن کعب سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے بیشک وضو کے لیے ایک شیطان ہے[1] جو نام اسکا ولہان ہے سو تم پانی کے وسواس سے بچو۔ اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن عمرو اور عبد اللہ بن مغفل سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی بن کعب کی غریب ہے اور اہل حدیث کے نزدیک سند اسکی قوی نہیں کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ سوائے خارجہ کے کسی اور نے اسکو مسند کیا ہو۔ اور کئی وجہ سے یہ حدیث حسن سے قول اسکا روایت کیا گیا ہے اور اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی روایت صحیح نہیں ہوئی اور خارجہ نزدیک ہمارے اصحاب کے قوی نہیں ہے اور ضعیف کیا ہے اسکو ابن مبارک نے **باب** ہر ایک نماز کے لیے وضو کرنیکے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمد بن حمید رازی نے کہا حدیث کی ہم سے سلمہ بن فضل نے محمد بن اسحق سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک نماز کے لیے وضو کرتے تھے خواہ طاہر ہوں یا غیر طاہر۔ کہا حمید نے میں نے انس سے کہا تم کسطرح کیا کرتے تھے کہا انہوں نے ہم ایک ہی[2] وضو کیا کرتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن غریب ہے اور مشہور اہل حدیث کے نزدیک حدیث عمرو بن عامر کی ہے جو انس سے مروی ہے۔ اور بعض اہل علم ہر نماز کے لیے بطور استحباب کے نیا وضو کرنا کہتے ہیں نہ بطور وجوب کے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن سعید اور عبد الرحمن بن مہدی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے سفیان بن سعید نے عمرو بن عامر انصاری سے کہا سنا میں نے انس بن مالک سے کہ کہتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک نماز کے واسطے نیا وضو کرتے تھے میں نے انس سے کہا تم لوگ کسطرح کیا کرتے تھے کہا انہوں نے ہم تمام نمازیں ایک وضو سے پڑھا کرتے تھے جبتک بے وضو نہوں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ایک حدیث میں ابن عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ فرمایا آپ نے جو شخص طہارت پر وضو کرے تو اللہ تعالیٰ اسکے لیے دس نیکیاں لکھتا ہے روایت کیا اس حدیث کو افریقی نے ابی غطیف سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** کی ہم سے ساتھ اسکے حسین بن حریث مروزی نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن یزید واسطی نے افریقی سے اور یہ سند ضعیف ہے کہا علی نے کہا یحییٰ بن سعید قطان نے ہشام بن عروہ کے پاس یہ حدیث ذکر کیگئی تو انہوں نے کہا یہ سند[3] مشرقی ہے **باب** اس بیان میں کہ آنحضرت تمام نمازیں ایک وضو سے پڑھا کرتے تھے **حدیث** کی ہم سے

---

[1] ولہان مصدر ولہ سے معنے اسکے حیرانگی کے ہیں چونکہ اس شیطان کو وسواس کی بہت حرص ہوتی ہے اور بسبب شدت محبت اس حرص کے حیران ہوتا ہے اسلیے اسکو ولہان بولتے ہیں یا اسلیے کہ آدمیوں کو وسواس ڈالکر حیران کر دیتا ہے حتی کہ وہ نہیں سمجھتا کہ اعضاء کو پانی پہونچا ہے یا نہیں اور گیا ایک ہی بار یعنی پانی بہایا ہے یا زیادہ اور کیا ابھی پورے طور سے طہارت ہوئی ہے یا نہیں۔ اسیطرح کئی وسواس ڈالتا ہے ۱۲ [2] یعنے اگر ہمارا وضو ہوتا تو پھر ہم دوبارہ وضو نہ کرتے تھے اسی پر کفایت کرتے تھے برخلاف آنحضرت ﷺ کے کہ وہ ہر حالت میں خواہ وضو ہو یا نہو ہر ایک نماز کے واسطے نیا وضو کرتے تھے مگر ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت کا یہ حال ابتدا میں تھا بعد اسکے ایک ہی وضو سے آپ نے تمام نمازیں ادا کیں ۱۲ [3] یعنی اہل مدینہ نے اسکو روایت نہیں کیا بلکہ اہل مشرق نے یعنی کوفیوں اور بصریوں نے اور جب فقط یہی لوگ راوی ہوئے اور اہل مدینہ سے کوئی اسکا راوی نہیں ہوا جو کہ معدن علم کے سمجھے جاتے ہیں تو کیونکر مقبول ہوگی ۱۲

محمد بن بشار نا عبد الرحمن ابن مهدي عن سفيان عن علقمة بن مرثد عن سليمان بن بريدة عن ابيه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يتوضأ لكل صلوة فلما كان عام الفتح صلى الصلوات كلها بوضوء واحد ومسح على خفيه فقال عمر انك فعلت شيئا لم تكن فعلته قال عمدا فعلته قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وروى هذا الحديث علي بن قادم عن سفيان الثوري وزاد فيه توضأ مرة مرة وروى سفيان الثوري هذا الحديث ايضا عن محارب بن دثار عن سليمان بن بريدة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يتوضأ لكل صلوة ورواه وكيع عن سفيان عن محارب عن سليمان بن بريدة عن ابيه وروى عبد الرحمن ابن مهدي وغيره عن سفيان عن محارب بن دثار عن سليمان بن بريدة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسل وهذا اصح من حديث وكيع والعمل على هذا عند اهل العلم انه يصلي الصلوات بوضوء واحد ما لم يحدث وكان بعضهم يتوضأ لكل صلوة استحبابا وارادة الفضل ويروى عن الافريقي عن ابي غطيف عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من توضأ على طهر كتب الله له به عشر حسنات وهذا اسناد ضعيف وفي الباب عن جابر بن عبد الله ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى الظهر والعصر بوضوء واحد باب في وضوء الرجل والمرأة من اناء واحد حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان ابن عيينة عن عمرو بن دينار عن ابي الشعثاء عن ابن عباس قال حدثتني ميمونة قالت كنت اغتسل انا ورسول الله صلى الله عليه وسلم من اناء واحد من الجنابة قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وهو قول عامة الفقهاء ان لا باس ان يغتسل الرجل والمرأة من اناء واحد وفي الباب عن علي وعائشة وانس وام هانئ وام صبية وام سلمة وابن عمر وابو الشعثاء اسمه جابر بن زيد باب كراهية فضل طهور المرأة حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع عن سفيان عن سليمان التيمي عن ابي حاجب عن رجل من بني غفار قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن فضل طهور المرأة وفي الباب عن عبد الله بن سرجس قال ابو عيسى وكره بعض الفقهاء الوضوء بفضل طهور المرأة وهو قول احمد واسحق كرها فضل طهورها ولم يريا بفضل سؤرها باسا حدثنا محمد بن بشار ومحمود بن غيلان قالا نا ابو داود عن شعبة عن عاصم قال سمعت ابا حاجب يحدث عن الحكم بن عمرو الغفاري

محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمان بن مہدی نے سفیان سے اسنے علقمہ بن مرثد سے اسنے سلیمان بن بریدہ سے اسنے اپنے باپ سے کہ کہا اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک نماز کے لیے نیا وضو کرتے تھے پھر جب فتح مکہ کا برس پہونچا تو آپنے نمازیں ایک وضو سے پڑھیں اور موزوں پر مسح کیا سو حضرت عمرؓ نے کہا آپنے ایسا کام کیا ہے جو آگے کبھی آپ نے نہیں کیا تھا فرمایا آپ نے میں نے یہ کام جان بوجھکر کیا ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا اس حدیث کو علی بن قادم نے سفیان ثوری سے اور زیادہ کیا اسنے اس حدیث میں کہ آپ نے ایک ایک بار وضو کیا۔ اور نیز سفیان ثوری نے یہ حدیث محارب بن دثار سے روایت کی ہے اسنے سلیمان بن بریدہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک نماز کے لیے نیا وضو کرتے تھے اور روایت کیا اسکو وکیع نے سفیان سے اسنے محارب سے اسنے سلیمان بن بریدہ سے اسنے اپنے باپ سے۔ اور روایت کیا عبد الرحمن بن مہدی وغیرہ نے سفیان سے اسنے محارب بن دثار سے اسنے سلیمان بن بریدہ سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (مگر یہ) مرسل ہے اور یہ مرسل صحیح ہے حدیث وکیع سے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے کہ آنحضرت تمام نمازیں ایک وضو سے پڑھا کرتے تھے جبتک کہ بے وضو نہوتے اور بعضے انمیں سے ہر ایک نماز کے واسطے بطور استحباب کے اور واسطے حاصل کرنے فضیلت کے نیا وضو کرتے تھے اور روایت کیگئی ہے افریقی سے اسنے روایت کی ابی غطیف سے اسنے ابن عمر سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جو شخص طہارت پر وضو کرے تو اللہ تعالیٰ اسکے واسطے دس نیکیاں لکھتا ہے اور یہ اسناد ضعیف ہے اور اس باب میں روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کی نماز ایک وضو سے پڑھی باب عورت اور مرد کے ایک برتن سے وضو کرنیکے بیان میں حدیث کی ہمسے ابن عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اسنے ابی الشعثاء سے اسنے ابن عباس سے کہا اسنے حدیث کی مجھسے میمونہ نے کہ کہا اُنہوں نے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے جنابت کا غسل کرتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر فقیہوں کا یہ قول ہے کہ عورت اور مرد کا ایک برتن سے غسل کرنے میں کچھ خوف نہیں ہے اور اس باب میں روایت ہے علی اور عائشہ اور انس اور ام ہانی اور ام حبیبہ اور ام سلمہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے اور ابو الشعثاء کا نام جابر بن زید ہے باب عورت کے بچے ہوئے پانی کی کراہت کے بیان میں حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اسنے سلیمان تیمی سے اسنے ابی حاجب سے اسنے ایک مرد سے جو بنی غفار سے ہے کہ کہا اسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے بچے ہوئے پانی سے منع کیا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن سرجس سے کہا ابو عیسیٰ نے بعض فقیہوں نے عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا مکروہ جانا ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا کہ انہوں نے عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا مکروہ جانا ہے اور اسکے جوٹھے میں کچھ خوف نہیں سمجھا حدیث کی ہمسے محمد بن بشار اور محمود بن غیلان نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے شعبہ سے اسنے عاصم سے کہا سنا میں نے ابا حاجب سے کہ حدیث کرتا تھا حکم بن عمرو غفاری سے

لہ ظاہرا یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ ضمیر دونوں امر ان کی طرف راجع ہے یعنی پانچوں کو ایک وضو سے پڑھنا اور موزوں پر مسح کرنا۔ اور یہ درست نہیں کیونکہ اس سے توہم ہوتا ہے کہ موزوں پر مسح کرنا قبل فتح مکہ کے مروج نہ تھا حالانکہ یوں نہیں ہے کیونکہ موزوں پر مسح کرنا قبل فتح مکہ کے ثابت تھا۔ پس ضمیر کو پانچ نمازوں مجموعہ کی طرف جو ایک وضو سے پڑھی جائیں راجع کرنا چاہیے ۱۲ کذا ذکرہ القاری ۱۲ ع لہ مرسل وہ ہے جو تابعی کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا ہے یا اسطرح کرتے تھے یعنے صحابی کا نام ذکر نہ کرے اور مرسل ہونا اس حدیث کا صحیح ہے حدیث وکیع سے جو مسند ہے اور مسند وہ ہوتی ہے جسکی سند آنحضرت تک پہونچ جاسے ۱۲

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان یتوضأ الرجل بفضل طہور المرأۃ او قال بسورہا **قال** ابو عیسی ہذا حدیث حسن وابو حاجب اسمہ سوادۃ بن عاصم قال محمد بن بشار فی حدیثہ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یتوضأ الرجل بفضل طہور المرأۃ ولم یشک فیہ محمد بن بشار **باب** الرخصۃ فی ذلک **حدثنا** قتیبۃ نا ابو الاحوص عن سماک بن حرب عن عکرمۃ عن ابن عباس قال اغتسل بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جفنۃ فاراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یتوضأ منہ فقالت یا رسول اللہ انی کنت جنبا فقال ان الماء لا یجنب **قال** ابو عیسی ہذا حدیث حسن صحیح وہو قول سفیان الثوری ومالک والشافعی **باب** ما جاء ان الماء لا ینجسہ شیء **حدثنا** ہناد والحسن بن علی الخلال وغیر واحد قالوا نا ابو اسامۃ عن الولید بن کثیر عن محمد بن کعب عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن رافع بن خدیج عن ابی سعید الخدری قال قیل یا رسول اللہ انتوضأ من بئر بضاعۃ وہی بئر یلقی فیہا الحیض ولحوم الکلاب والنتن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الماء طہور لا ینجسہ شیء **قال** ابو عیسی ہذا حدیث حسن وقد جود ابو اسامۃ ہذا الحدیث لم یرو حدیث ابی سعید فی بئر بضاعۃ احسن مما روی ابو اسامۃ وقد روی ہذا الحدیث من غیر وجہ عن ابی سعید وفی الباب عن ابن عباس وعائشۃ **باب** منہ آخر **حدثنا** ہناد نا عبدۃ عن محمد بن اسحاق عن محمد بن جعفر بن الزبیر عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر عن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو یسأل عن الماء یکون فی الفلاۃ من الارض وما ینوبہ من السباع والدواب قال اذا کان الماء قلتین لم یحمل الخبث قال محمد بن اسحاق القلۃ ہی الجرار والقلۃ التی یستقی فیہا **قال** ابو عیسی وہو قول الشافعی واحمد واسحاق قالوا اذا کان الماء قلتین لم ینجسہ شیء ما لم یتغیر ریحہ او طعمہ وقالوا یکون نحوا من خمس قرب

یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کہ مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے یا فرمایا آپ نے اُسکے جھوٹے سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور ابو حاجب کا نام سوادہ بن عاصم ہے۔ اور کہا محمد بن بشار نے اپنی حدیث میں یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کہ مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے اور نہیں شک کیا اس میں محمد بن بشار نے **باب** اسکی رخصت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو الاحوص نے سماک بن حرب سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیوی نے تغار میں غسل کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے وضو کرنے کا ارادہ کیا سو کہا اُس بیوی نے یا رسول اللہ میں تو جنبی تھی پس فرمایا آپ نے پانی جنبی نہیں ہوتا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور شافعی کا **باب** اس بیان میں کہ پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی **حدیث** کی ہم سے ہناد اور حسن بن علی خلال اور کئی اور لوگوں نے کہا انہوں نے حدیث کی ہم سے ابو اسامہ نے ولید بن کثیر سے اُسنے محمد بن کعب سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ بن رافع بن خدیج سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے کسی نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم بیر بضاعہ سے وضو کیا کریں اور یہ ایسا کنواں ہے کہ اس میں حیض کے کپڑے اور کتوں کا گوشت اور بدبودار چیزیں ڈالی جاتی ہیں پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی پاک ہے اُسکو کوئی چیز نجس نہیں کرتی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور ابو اسامہ نے اس حدیث کو جید کہا ہے اور کوئی حدیث ابو سعید سے بیر بضاعہ کے باب میں ابو اسامہ کی روایت سے عمدہ روایت نہیں کی گئی ہے۔ اور یہ حدیث کئی وجہ سے بواسطہ ابو سعید کے مروی ہے اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہما **باب** دوسرا اُسی قسم کا **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے عبدہ نے محمد بن اسحٰق سے اُسنے محمد بن جعفر بن زبیر سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس حالت میں کہ آپ کو اُس پانی کی بابت سوال کیا جاتا تھا جو جنگل میدانوں میں ہوتا ہے اور اُسپر درندے اور چارپائے حاضر ہوتے ہیں فرمایا آپ نے جب پانی دو قلے ہو تو نجاست کو نہیں اوٹھاتا۔ کہا محمد بن اسحٰق نے قلہ ٹھلیا ہے اور قلہ وہ ہے جسمیں پانی پیا جاتا ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور یہ قول شافعی اور احمد اور اسحٰق کا ہے کہا انہوں نے جب پانی دو قلے ہو تو اُسکو کوئی چیز نجس نہیں کرتی جبتک کہ اُسکی بو اور مزہ متغیر نہو اور کہا انہوں نے دو قلے تقریباً پانچ مشکوں کے برابر ہوتے ہیں۔

ف۱ یعنی محمود بن غیلان نے شک سے بیان کیا ہے کہ آپنے ان دونوں امروں سے کونسا حکم فرمایا ہے یعنے عورت کے بچے ہوئے پانی سے منع کیا ہے یا جھوٹے سے اور محمد بن بشار نے بلاشک روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے بچے ہوئے پانی کے استعمال کرنے سے منع کیا ہے اور یہ نہی تنزیہی ہے جیسا کہ دوسرا باب اسپر دال ہے ۱۲ ف۲ اُس ام المومنین کا نام میمونہ ہے جو ابن عباس کی خالہ ہے اُسنے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مینے تو اس پانی سے غسل کیا تھا یعنی اس سے چلو بھر بھر کر بدن پر ڈالے تھی اُس سے بچا ہوا ہے فرمایا آپ نے پانی تو جنبی نہیں ہوتا یعنے تیرا جنب اسمیں کچھ اثر نہیں کرتا ۱۲ ف۳ امام مالک رحمہ اللہ نے اس حدیث کے اطلاق پر نظر کر کے فرمایا ہے کہ پانی خواہ تھوڑا ہو یا بہت نجس نہیں ہوتا اور امام شافعی وغیرہ نے اس حدیث کو حدیث قلتین سے مقید کیا ہے یعنے جب پانی دو قلے ہو یعنے پانچ مشکیں تو پھر نجس نہیں ہوتا۔ بیر کنوئیں کو بولتے ہیں۔ اور بضاعہ نام ہے ایک کنوئیں کا جو مدینہ میں تھا ۱۲

باب كراهية البول في الماء الراكد **حدثنا** محمود بن غيلان نا عبد الرزاق عن معمر عن همام ابن منبه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يبولن احدكم في الماء الدائم ثم يتوضأ منه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن جابر **باب** في ماء البحر انه طهور **حدثنا** قتيبة عن مالك ح وحدثنا الانصاري قال حدثنا معن قال حدثنا مالك عن صفوان بن سليم عن سعيد بن سلمة من آل ابن الازرق ان المغيرة بن ابي بردة وهو من بني عبد الدار اخبره انه سمع ابا هريرة يقول سال رجل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله انا نركب البحر ونحمل معنا القليل من الماء فان توضأنا به عطشنا افنتوضأ من البحر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هو الطهور ماءه الحل ميتته وفي الباب عن جابر والفراسي **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وهو قول اكثر الفقهاء من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم ابو بكر وعمر وابن عباس لم يروا باسا بماء البحر وقد كره بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم الوضوء بماء البحر منهم ابن عمر وعبد الله بن عمرو وقال عبد الله بن عمرو هو نار **باب** التشديد في البول **حدثنا** هناد وقتيبة وابو كريب قالوا نا وكيع عن الاعمش قال سمعت مجاهدا يحدث عن طاؤس عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم مر على قبرين فقال انهما يعذبان وما يعذبان في كبير اما هذا فكان لا يستتر من بوله واما هذا فكان يمشي بالنميمة وفي الباب عن زيد بن ثابت وابي بكرة وابي هريرة وابي موسى وعبد الرحمن بن حسنة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وروى منصور هذا الحديث عن مجاهد عن ابن عباس ولم يذكر فيه عن طاؤس ورواية الاعمش اصح وسمعت ابا بكر محمد بن ابان يقول سمعت وكيعا يقول الاعمش احفظ لاسناد ابراهيم من منصور **باب** ما جاء في نضح بول الغلام قبل ان يطعم

باب کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی کراہت کے بیان میں حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے معمر سے انہوں نے ہمام بن منبہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کوئی شخص تم میں سے کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے[1] پھر اُسی سے وضو کرے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں جابر سے روایت ہے باب دریا کے پانی کو وہ پاک ہے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے مالک سے ح اور حدیث کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے صفوان بن سلیم سے اُسنے سعید بن سلمہ سے اُسنے ابن ازرق کی اولاد سے یہ کہ مغیرہ بن ابی بردہ نے (اور وہ عبد اللہ کی اولاد سے ہے) انکو خبر دی ہے کہ سنا انہوں نے ابا ہریرہ سے کہ کہتا ایک مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اور کہا یا رسول اللہ ہم دریاؤں میں سوار ہوتے ہیں اور تھوڑا سا پانی اپنے ساتھ اُٹھاتے ہیں پس اگر اُس سے وضو کریں تو پیاس سے مرتے ہیں۔ کیا دریا کے پانی سے وضو کریں پس فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے پاک ہے پانی اُسکا حلال ہے مردہ اُسکا۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر اور فراسی سے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی قول ہے اکثر فقیہوں کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب انہیں سے ابو بکر اور عمر اور ابن عباس ہیں۔ یہ لوگ دریا کے پانی سے (وضو کرنے میں) کچھ خوف نہیں دیکھتے۔ اور بعض صحابہ نے دریا کے پانی سے وضو کرنا مکروہ جانا ہے انہیں سے ابن عمر اور عبد اللہ بن عمرو ہیں اور کہا عبد اللہ بن عمرو نے یہ آگ ہے[2] باب پیشاب میں شدت کا بیان حدیث کی ہمسے ہناد اور قتیبہ اور ابو کریب نے کہا انہوں نے حدیث کی ہمسے وکیع نے اعمش سے کہا سنا میں نے مجاہد سے کہ حدیث کرتا تھا طاؤس سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر گذرے پس فرمایا آپ نے ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے کام[3] میں انکو عذاب نہیں ہوتا۔ بہر حال یہ تو اپنے پیشاب میں ستر نہیں کرتا تھا۔ اور یہ غیبت کرتا تھا۔ اور اس باب میں روایت ہے زید بن ثابت اور ابی بکرہ اور ابی ہریرہ اور ابی موسیٰ اور عبد الرحمن بن حسنہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا اس حدیث کو منصور نے مجاہد سے اُسنے ابن عباس سے۔ اور اُسنے طاؤس کو اسمیں ذکر نہیں کیا۔ اور روایت اعمش کی زیادہ صحیح ہے۔ اور سنا میں نے ابا بکر یعنی محمد بن ابان سے کہ کہتا سنا میں نے وکیع سے کہ کہتا اعمش ابراہیم کی سند کو منصور سے زیادہ یاد رکھنے والا ہے۔ باب اس بیان میں کہ لڑکے کے پیشاب پر جو کھانا نہیں کھاتا پانی چھڑکا جاوے

---

[1] اگر پانی بہت ہو مثلاً تالاب تو پیشاب کرنے سے نجس تو نہیں ہوتا جیسا کہ ثابت ہو چکا ہے کہ جب پانی دو قلے ہو تو پھر نجس نہیں ہوتا مگر تاہم بھی پیشاب کرنا اسمیں نہیں چاہیے کیونکہ اگر اسکی رخصت دی جائے تو آہستہ آہستہ بو چھوڑ جاتا ہے جس سے نجاست کو پہنچ جاتا ہے ۱۲ [2] یعنی برص پیدا کرتا ہے جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا ہے کہ جو پانی دھوپ سے گرم کیا جاوے وہ برص پیدا کرتا ہے۔ اور چونکہ اس پانی پر بھی دھوپ رہتی ہے اسلیے عبد اللہ نے کہا کہ یہ آگ ہے [3] بخاری کی ایک روایت میں آیا ہے کہ اولاً آپ نے فرمایا کہ انکو کسی بڑے گناہ میں عذاب نہیں ہو رہا بعد اسکے آپنے فرمایا کیوں نہیں بلکہ بڑے گناہ میں انکو عذاب ہو رہا ہے اولاً آپنے اپنی رائے سے فرمایا تھا کہ انکو کبیرہ گناہ میں عذاب نہیں ہو رہا بعد اسکے آپ کی طرف وحی ہوئی کہ یہ دونوں کبیرہ گناہ ہیں۔ یا اسکے معنی ہوں کہ انکو کسی بڑے کام میں عذاب نہیں ہو رہا کہ اُس سے بچنا ممکن نہ ہو تحقیق اس مسئلہ کی فضل الباری ترجمہ صحیح البخاری میں بہت جگہ ذکر کی گئی ہے

حدثنا قتيبة واحمد بن منيع قالا نا سفيان بن عيينة عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ام قيس بنت محصن قالت دخلت بابن لي على النبي صلى الله عليه وسلم لم ياكل الطعام فبال عليه فدعا بماء فرشه عليه وفي الباب عن علي وعائشة وزينب ولبابة بنت الحارث وهي ام الفضل بن عباس بن عبد المطلب وابي السمح وعبد الله بن عمرو وابي ليلى وابن عباس قال ابو عيسى وهو قول غير واحد من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين ومن بعدهم مثل احمد واسحاق قالوا ينضح بول الغلام ويغسل بول الجارية هذا ما لم يطعما فاذا طعما غسلا جميعا **باب** ما جاء في بول ما يوكل لحمه **حدثنا** الحسن بن محمد الزعفراني نا عفان بن مسلم نا حماد بن سلمة انا حميد وقتادة وثابت عن انس ان ناسا من عرينة قدموا المدينة فاجتووها فبعثهم رسول الله صلى الله عليه وسلم في ابل الصدقة وقال اشربوا من البانها وابوالها فقتلوا راعي رسول الله صلى الله عليه وسلم واستاقوا الابل وارتدوا عن الاسلام فاتي بهم النبي صلى الله عليه وسلم فقطع ايديهم وارجلهم من خلاف وسمر اعينهم والقاهم بالحرة قال انس فكنت ارى احدهم يكد الارض بفيه حتى ماتوا وربما قال حماد يكدم الارض بفيه حتى ماتوا **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن انس وهو قول اكثر اهل العلم قالوا لا باس ببول ما يوكل لحمه **حدثنا** الفضل بن سهل الاعرج نا يحيى بن غيلان نا يزيد بن زريع نا سليمان التيمي عن انس بن مالك قال انما سمل النبي صلى الله عليه وسلم اعينهم لانهم سملوا اعين الرعاة **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب لا نعلم احدا ذكره غير هذا الشيخ عن يزيد بن زريع وهو معنى قوله والجروح قصاص وقد روي عن محمد بن سيرين انه قال انما فعل النبي صلى الله عليه وسلم هذا قبل ان تنزل الحدود **باب** ما جاء في الوضوء من الريح **حدثنا** قتيبة وهناد نا وكيع عن شعبة عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة

حدیث کی ہمسے قتیبہ اور احمد بن منیع نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے اُسنے ام قیس بنت محصن سے کہا اُسنے میں لیکر اپنے بیٹے کو جو کھانا نہیں کھاتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی تو اُسنے آپ پر پیشاب کیا تب حضرت نے پانی منگوایا اور اُسپر چھڑکا اور اس باب میں روایت ہے علی اور عائشہ اور زینب اور لبابہ بنت حارث سے یہ فضل کی والدہ ہیں جو عباس بن عبد المطلب کا بیٹا ہے اور ابی السمح اور عبد اللہ بن عمرو اور ابی لیلے اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسےٰ نے اور یہی قول ہے بہت صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کا مثل امام احمد اور اسحاق کے کہا انہوں نے لڑکے کے پیشاب پر چھڑکا جاوے۔ اور لڑکی کے پیشاب کو دھویا جاوے۔ اور یہ حکم اسوقت تک ہے کہ جبتک کھانا نہ کھاویں اور جب وہ کھانا کھالیں تو دونوں کو دھویا جاوے **باب** بیان میں حکم پیشاب اُس جانور کے کہ جسکا گوشت کھایا جاتا ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن محمد زعفرانی نے کہا حدیث کی ہمسے عفان بن مسلم نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے کہا خبر دی ہمکو حمید اور قتادہ اور ثابت نے انس سے یہ کہ چند آدمی قبیلہ عرینہ سے مدینہ میں آئے سو اُنہوں نے اُسکے آب وہوا کو ناموافق جانا پس اُنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقے کے اونٹوں میں بھیجدیا اور فرمایا کہ انکا دودہ اور پیشاب پیو پس انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کیا اور اونٹوں کو ہانک لیگئے اور اسلام سے مرتد ہوگئے سو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے گئے پس آپ نے اُنکے ہاتھ اور پانوں خلاف سے قطع کیے اور اُنکی آنکھوں میں گرم سلائی پھرائی اور اُنکو زمین گرم میں ڈالدیا۔ کہا انس نے میں اُنمیں سے بعض کو دیکھتا تھا کہ اپنے منہہ سے زمین کو کاٹتا تھا تاکہ وہ مرگئے اور کسی وقت کہا حماد نے یکد کی جگہ یکدم معنی ایک ہی ہیں کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ کئی وجہ سے انس سے روایت کیگئی ہے۔ اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا کہ کہا انہوں نے نہیں خوف اُسکے پیشاب میں کہ جسکا گوشت کھایا جاتا ہو **حدیث** کی ہمسے فضل بن سہل اعرج نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن زریع نے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان تیمی نے انس بن مالک سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکی آنکھوں میں گرم سلائی اسلیے پھرائی تھی کہ انہوں نے بھی چرواہوں کی آنکھوں میں گرم سلائی پھیری تھی۔ کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث غریب ہے ہم نہیں جانتے کہ کسی نے سواے اس شیخ کے یزید بن زریع سے اس حدیث کو ذکر کیا ہو۔ اور یہ فعل آپ کا معنی میں آیت والجروح قصاص کے ہے اور روایت کیگئی ہے محمد بن سیرین سے کہ کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کام قبل نازل ہونے حدود کے کیا تھا **باب** ہوا کے نکلنے سے وضو کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے شعبہ سے اُسنے سہل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے

ف۱ اس مسئلہ میں تین مذہب ہیں ایک یہ اور یہی صحیح ہے کہ لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جاوے اور لڑکی کے پیشاب کو دھویا جاوے۔ اور یہ قول ہے حضرت علی اور عطا اور حسن اور زہری اور احمد اور اسحق اور ابن وہب وغیرہ کا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ دونو کے پیشاب پر چھڑکا کیا جاوے تیسرا یہ کہ دونوں کے پیشاب کا دھونا واجب ہے اور یہ قول ہے حنفیہ اور مالکیہ کا۔ کذا فی الفتح ف۲ یعنی آنحضرت نے جو انکو یہ سزا دی تھی حدود کے نازل ہونے سے پہلے دی تھی

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا وضوء الا من صوت او ريح قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح حدثنا قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا كان احدكم في المسجد فوجد ريحا بين اليتيه فلا يخرج حتى يسمع صوتا او يجد ريحا حدثنا محمود بن غيلان نا عبد الرزاق انا معمر عن همام بن منبه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الله لا يقبل صلوة احدكم اذا احدث حتى يتوضأ قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن عبد الله ابن زيد وعلي بن طلق وعائشة وابن عباس وابي سعيد قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وهو قول العلماء ان لا يجب عليه الوضوء الا من حدث يسمع صوتا او يجد ريحا وقال ابن المبارك اذا شك في الحدث فانه لا يجب عليه الوضوء حتى يستيقن استيقانا يقدر ان يحلف عليه وقال اذا خرج من قبل المرأة الريح وجب عليها الوضوء وهو قول الشافعي واسحاق باب الوضوء من النوم حدثنا اسمعيل ابن موسى وهناد ومحمد بن عبيد المحاربي المعنى واحد قالوا انا عبد السلام بن حرب عن ابي خالد الدالاني عن قتادة عن ابي العالية عن ابن عباس انه راى النبي صلى الله عليه وسلم نام وهو ساجد حتى غط او نفخ ثم قام يصلي فقلت يا رسول الله انك قد نمت قال ان الوضوء لا يجب الا على من نام مضطجعا فانه اذا اضطجع استرخت مفاصله قال ابو عيسى وابو خالد اسمه يزيد بن عبد الرحمن وفي الباب عن عائشة وابن مسعود وابي هريرة حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن شعبة عن قتادة عن انس بن مالك قال كان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ينامون ثم يقومون فيصلون ولا يتوضؤن قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح سمعت صالح بن عبد الله يقول سالت ابن المبارك عمن نام قاعدا معتمدا فقال لا وضوء عليه

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی نہیں لازم آتا وضو مگر آواز یا ہوا سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرۂ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے مسجد مین ہو اور چوتڑون مین ہوا معلوم کرے تو مسجد سے نہ نکلے تا کہ آواز سُنے یا بو معلوم کرے[۱] حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا خبر دی ہمکو معمر نے ہمام بن منبہ سے اُسنے ابی ہریرۂ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ تم مین سے کسی کی نماز قبول نہین کرتا جب کہ وہ بے وضو ہو تا کہ وضو کرے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور اِس باب مین روایت ہی عبد اللہ بن زید اور علی بن طلق اور عائشہ اور ابن عباس اور ابی سعید سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور یہی ہی قول علماء کا کہ اُسپر وضو نہین مگر اُس حدث سے کہ آواز سُنے یا بو معلوم کرے۔ کہا ابن مبارک نے جب کسی کو حدث مین شک ہو تو اُسپر وضو واجب نہین تا کہ اُسکو ایسا یقین ہو کہ اگر اُسپر قسم کرنی پڑے تو کر لے۔ اور کہا ابن مبارک نے جب عورت کے قُبل سے ہوا نکلے تو اُسپر وضو واجب ہی۔ اور یہی قول ہی شافعی اور اسحاق کا

باب نیند سے وضو کرنے کے بیان مین

حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن موسیٰ اور ہناد اور محمد بن عبید محاربی نے (معنی واحد) ہین کہا انہون نے حدیث کی ہمسے عبد السلام بن حرب نے ابی خالد دالانی سے اُسنے قتادہ سے اُسنے ابی العالیہ سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ سجدہ کی حالت مین سو گئے ہین حتیٰ کہ آپ نے خراٹے مارے پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے سو مینے کہا یا رسول اللہ آپ تو سو گئے تھے۔ فرمایا آپ نے وضو واجب نہین ہوتا مگر اُس شخص پر جو لیٹ کر سو لے کیونکہ جب کوئی اِسطرح سوتا ہی تو اُسکے اعضاء سُست ہو جاتے ہین[۳] کہا ابو عیسیٰ نے اور ابو خالد کا نام یزید بن عبد الرحمن ہی۔ اور اِس باب مین روایت ہی عائشہ اور ابن مسعود اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید نے شعبہ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سو جاتے تھے پھر کھڑے ہوتے اور نماز پڑھتے اور وضو نہ کرتے اور کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ سنا مینے صالح بن عبد اللہ سے کہ کہتا سوال کیا مینے ابن مبارک سے اُس شخص کی بابت جو جان بوجھکر بیٹھکر سو لے پس فرمایا اُسنے اُسپر وضو نہین ہے

---

[۱] چونکہ یہ دونون چیزین وضو کی شکستگی کے یقین کرنے کے لیے آلہ ہین اسواسطے آپ نے انکو ذکر کیا غرضکہ جبتک یقین نہ ہو لے مسجد سے نہ نکلے یعنی نماز نہ توڑے ۱۲

[۲] یعنی اُن لوگون کی روایت مین بعض بعض الفاظ کا فرق ہے مگر معنے مین واحد ہین ۱۲ [۳] غرض یہ کہ نیند سے وضو نہین ٹوٹتا۔ اور نیند سے تو اسلیے ٹوٹتا ہی کہ اسمین تمام اعضاء نرم اور سُست ہو جاتے ہین۔ اور جب اعضاء سُست اور نرم ہوتے ہین تو اس سے ہوا کے نکلنے کا زیادہ احتمال ہوتا ہی۔ اور یہ صورت اضطجاع کی ہی برخلاف اور صورتون کے کہ انمین اعضاء سُست نہین ہوتے جس سے وہم ہوا کے نکلنے کا ہو ۱۲

قال وقد روى حديث ابن عباس سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن ابن عباس قوله ولم يذكر ابا العالية ولم يرفعه واختلف العلماء في
الوضوء من النوم فرأى اكثرهم انه لا يجب عليه الوضوء اذا نام قاعدا او قائما حتى ينام مضطجعا وبه يقول الثوري وابن المبارك واحمد وقال
بعضهم اذا نام حتى غُلب على عقله وجب عليه الوضوء وبه يقول اسحاق وقال الشافعي من نام قاعدا فرأى رؤيا او زالت مقعدته لوسن
النوم فعليه الوضوء **باب** الوضوء مما غيرت النار **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان بن عيينة عن محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن ابي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الوضوء مما مست النار ولو من ثور اقط قال فقال له ابن عباس انتوضأ من الدهن انتوضأ من الحميم
فقال ابو هريرة يا ابن اخي اذا سمعت حديثا عن النبي صلى الله عليه وسلم فلا تضرب له مثلا وفي الباب عن ام حبيبة وام سلمة وزيد بن ثابت
وابي طلحة وابي ايوب وابي موسى **قال** ابو عيسى وقد رأى بعض اهل العلم الوضوء مما غيرت النار واكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى
الله عليه وسلم والتابعين ومن بعدهم على ترك الوضوء مما غيرت النار **باب** في ترك الوضوء مما غيرت النار **حدثنا** ابن ابي عمر نا
سفيان بن عيينة نا عبد الله بن محمد بن عقيل سمع جابرا قال سفيان وحدثنا محمد بن المنكدر عن جابر قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم
وانا معه فدخل على امرأة من الانصار فذبحت له شاة فاكل واتته بقناع من رُطب فاكل منه ثم توضأ للظهر وصلى ثم انصرف فاتته بعُلالة
من عُلالة الشاة فاكل ثم صلى العصر ولم يتوضأ وفي الباب عن ابي بكر الصديق ولا يصح حديث ابي بكر في هذا من قبل اسناده انما رواه حسام
بن مِصَكّ عن ابن سيرين عن ابن عباس عن ابي بكر الصديق عن النبي صلى الله عليه وسلم والصحيح انما هو عن ابن عباس عن النبي صلى
الله عليه وسلم هكذا رواه الحفاظ وروي من غير وجه عن ابن سيرين عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم

کہا اور روایت کیا حدیث ابن عباس کو سعید بن ابی عروبہ نے اُسنے قتادہ سے اُسنے ابن عباس سے قول اسکا اور اُسنے اُسمین ابا لعالیہ کو ذکر نہین کیا۔ اور اُسنے اسکو مرفوع کیا ہی۔ اور علماء نے سونے سے وضو کرنے مین اختلاف کیا ہی پس اکثر نے یہ کہا ہی کہ اسپر وضو نہین ہی بشرطیکہ بیٹھکر یا کھڑے ہوکر سوئے۔ تا کہ سوئے لیٹ کر۔ اور ساتھ اسی کے کہا ہی ثوری اور ابن مبارک اور احمد نے اور کہا بعض نے جب کوئی اسقدر سویا کہ نیند اُسکے عقل پر غلبہ کر گئی تو اُسپر وضو واجب ہی اور ساتھ اسی کے کہا ہی اسحاق نے۔ اور کہا امام شافعی نے جو شخص بیٹھ کر سویا پس اُسنے خواب دیکھا یا مقعد اول سونے مین ہی پھسل گئی تو اُسپر وضو ہی[۵۱] **باب** وضو اُس چیز سے جسکو آگ نے متغیر کر دیا ہو **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو اُس چیز سے ہی جسکو آگ پہونچ جائے اگرچہ ٹکڑا پنیر کا ہو[۵۲] کہا ابی سلمہ نے پس ابو ہریرہ کو ابن عباس نے کہا کیا ہم گھی سے وضو کرین کیا ہم گرم پانی سے وضو کرین۔ کہا ابو ہریرہ نے اے میرے بھتیجے جب تو کوئی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کرے تو اُسکے لیے کہاوتین بیان نہ کیا کر۔ اور اس باب مین روایت ہی ام حبیبہ اور ام سلمہ اور زید بن ثابت اور ابی طلحہ اور ابی ایوب اور ابی موسیٰ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے بعض اہل علم کا مذہب ہی کہ وضو اُس چیز سے لازم ہی جسکو آگ متغیر کر دے اور اکثر اہل علم صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین وغیرہ اسپر ہین کہ وضو اُس چیز سے ہی جسکو آگ متغیر کر دے لازم نہین آتا **باب** بیان مین ترک وضو کے اُس سے کہ جسکو آگ نے متغیر کر دیا ہو **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن محمد بن عقیل نے سُنا اُسنے جابر سے کہا سفیان نے اور حدیث کی ہمسے محمد بن منکدر نے جابر سے کہ کہا اُسنے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور مین بھی آپ کے ساتھ تھا سو ایک عورت پر جو انصار سے تھی داخل ہوئے پس اُسنے آپ کے واسطے بکری ذبح کی سو آپ نے اُس سے کھایا پھر وہ ایک ٹوکری کھجور رون کی لائی پس اُس سے بھی آپ نے کھایا پھر آپ نے ظہر کے لیے وضو کیا اور نماز پڑھی پھر آپ اُس عورت کے گھر مین واپس آئے پھر وہ گوشت بچا ہوا بکری کے گوشت بچے ہوئے سے لائے سو آپ نے کھایا پھر عصر کی نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔ اور اس باب مین روایت ہی ابی بکر صدیق رضہ سے۔ اور اس باب مین حدیث ابی بکر صدیق کی اسناد کی جہت سے صحیح نہین ہی صحیح وہ ہی جو ابن عباس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی ایسی ہی حفاظ نے روایت کی ہی اور روایت کیگئی ہی کئی وجہ ہی ابن سیرین سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

---

[۵۱] امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص بیٹھکر ایسا سوئے کہ اُسکو کوئی خواب نظر آئے یا اُسکی مقعد سوتے ہی زمین سے پھسل جائے تو تب اُسپر وضو لازم آتا ہی ۱۲

[۵۲] یعنے جو چیز آگ کی پکی ہوئی ہو اُسکے کھانے سے وضو لازم ہو جاتا ہے اگرچہ پنیر ہی ہو۔ مگر یہ حکم ابتدا زمانہ مین تھا۔ بعد اُسکے منسوخ ہو گیا۔ جیسا کہ خود اسکے واسطے دوسرا باب منعقد کریگا ۱۲

ورواه عطاء بن يسار وعكرمة ومحمد بن عمرو بن عطاء وعلي بن عبد الله بن عباس وغير واحد عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم ولم يذكروا فيه عن أبي بكر الصديق وهذا أصح وفي الباب عن أبي هريرة وابن مسعود وأبي رافع وأم الحكم وعمرو بن أمية وأم عامر وسويد بن النعمان وأم سلمة **قال** أبو عيسى والعمل على هذا عند أكثر أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين ومن بعدهم مثل سفيان وابن المبارك والشافعي وأحمد وإسحاق رأوا ترك الوضوء مما مست النار وهذا آخر الأمرين من رسول الله صلى الله عليه وسلم وكأن هذا الحديث ناسخ للحديث الأول حديث الوضوء مما مست النار **باب** الوضوء من لحوم الإبل حدثنا هناد نا أبو معاوية عن الأعمش عن عبد الله بن عبد الله عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن البراء بن عازب قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الوضوء من لحوم الإبل فقال توضؤوا منها وسئل عن الوضوء من لحوم الغنم فقال لا تتوضؤوا منها وفي الباب عن جابر بن سمرة وأسيد بن حُضير **قال** أبو عيسى وقد روى الحجاج بن أرطاة هذا الحديث عن عبد الله بن عبد الله عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن أُسيد بن حضير والصحيح حديث عبد الرحمن بن أبي ليلى عن البراء بن عازب وهو قول أحمد وإسحاق وروى عبيدة الضبي عن عبد الله بن عبد الله الرازي عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن ذي الغُرة وروى حماد بن سلمة هذا الحديث عن الحجاج بن أرطاة فأخطأ فيه وقال عن عبد الله بن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن أبيه عن أُسيد بن حضير والصحيح عن عبد الله بن عبد الله الرازي عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن البراء بن عازب قال إسحاق أصح ما في هذا الباب حديثان عن رسول الله صلى الله عليه وسلم حديث البراء وحديث جابر بن سمرة **باب** الوضوء من مس الذكر حدثنا إسحاق بن منصور نا يحيى بن سعيد القطان عن هشام بن عروة قال أخبرني أبي عن بُسرة بنت صفوان أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من مس ذكره فلا يصل حتى يتوضأ وفي الباب عن أم حبيبة وأبي أيوب وأبي هريرة وأروى ابنة أنيس وعائشة وجابر وزيد بن خالد وعبد الله بن عمرو **قال** أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح هكذا رواه غير واحد مثل هذا عن هشام بن عروة عن أبيه عن بسرة

اور روایت کیا اسکو عطاء بن یسار اور عکرمہ اور محمد بن عمرو بن عطا اور علی بن عبداللہ بن عباس اور کئی لوگوں نے ابن عباس سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا انہوں نے اسمیں ابی بکر صدیق سے اور یہی صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور ابن مسعود اور ابی رافع اور ام الحکم اور عمرو بن امیہ اور ام عامر اور سوید بن نعمان اور ام سلمہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے اکثر صحابہ اہل علم اور تابعین اور تبع تابعین کا عمل اسی پر ہے مثل سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کی کہا انہوں نے جس چیز کو آگ پہنچی اُس سے وضو نہیں ہے۔ اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نو حکموں سے آخر کا حکم ہے گویا یہ حدیث پہلی حدیث کی جسمیں حکم ہے کہ جس چیز کو آگ پہونچے اُس سے وضو آتا ہے ناسخ ہے۔ **باب** اونٹ کے گوشت سے وضو کرنیکا بیان **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے عبداللہ بن عبداللہ سے اُسنے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے اُسنے براء بن عازب سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ کے گوشت سے وضو کی بابت سوال کیے گئے سو فرمایا آپ نے اُس سے وضو کر لو۔ اور آنحضرت بکریوں کے گوشت سے وضو کی بابت سوال کیے گئے فرمایا آپ نے اس سے وضو نہ کرو۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر بن سمرہ اور اسید بن حضیر سے کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کیا حجاج بن ارطاۃ نے اس حدیث کو عبداللہ بن عبداللہ سے اُسنے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے اُسنے اسید بن حضیر سے۔ اور صحیح حدیث عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی ہے جو براء بن عازب سے ہے۔ اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا۔ اور روایت کی عبیدہ ضبی نے عبداللہ بن عبداللہ رازی سے اُسنے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے اُسنے ذی الغرہ سے۔ اور روایت کیا حماد بن سلمہ نے اس حدیث کو حجاج بن ارطاۃ سے اور اُسنے اسمیں خطا کیا اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اسید بن حضیر سے اور صحیح عبداللہ بن عبداللہ رازی سے ہے جو راوی ہے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے وہ براء بن عازب سے۔ کہا اسحٰق نے صحیح تر روایت اس باب میں دو حدیثیں ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں ایک حدیث براء کی دوسری جابر بن سمرہ کی۔ **باب** ذکر کے چھونے سے وضو کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے اسحٰق بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید قطان نے ہشام بن عروہ سے کہا خبر دی مجھ میرے باپ نے بسرہ بنت صفوان سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے ذکر کو ہاتھ لگا لے تو چاہیے کہ نماز نہ پڑھے تاکہ وضو کر لے۔ اور اس باب میں روایت ہے ام حبیبہ اور ابی ایوب اور ابی ہریرہ اور اروی بنت انیس اور عائشہ اور جابر اور زید بن خالد اور عبداللہ بن عمرو سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسیطرح روایت کی کئی لوگوں نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے بسرہ سے۔

ل حاصل اس تمام بحث کا یہ ہے کہ جسقدر لوگوں نے روایت کی ہے ابن عباس سے ہی کی ہے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے یہ روایت ابی بکر صدیق سے نہیں کی یعنی کسی نے یہ نہیں کہا کہ ابن عباس نے ابی بکر صدیق سے اُسنے آنحضرت سے اور صحیح بھی یہی ہے کہ ابی بکر صدیق سے اس باب میں کوئی روایت مروی نہیں ١٢ ع کہا امام نووی نے اول صحابہ اور تابعین میں اس مسئلہ میں بہت اختلاف تھا بعد اُسکے اجماع ہو چکا ہے کہ جو چیز آگ سے پکائی جائے اُسکے کھانے سے وضو لازم نہیں آتا مگر اونٹ کے گوشت سے اور خطابی ان حدیثوں میں تطبیق اسطرح بیان کی ہے کہ حدیثیں اہلکا یعنی جن حدیثوں میں وضو کرنیکا حکم

وروی ابو اسامة وغیر واحد هذا الحدیث عن هشام بن عروة عن ابیه عن مروان عن بسرة عن النبی صلی الله علیه وسلم حدثنا بذلك اسحاق بن منصور نا ابو اسامة بهذا وروی هذا الحدیث ابو الزناد عن عروة عن بسرة عن النبی صلی الله علیه وسلم حدثنا بذلك علی بن حجر حدثنا عبد الرحمن بن ابی الزناد عن ابیه عن عروة عن بسرة عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه وهو قول غیر واحد من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم والتابعین وبه یقول الاوزاعی والشافعی واحمد واسحاق قال محمد اصح شیء فی هذا الباب حدیث بسرة وقال ابو زرعة حدیث ام حبیبة فی هذا الباب اصح وهو حدیث العلاء بن الحارث عن مکحول عن عنبسة بن ابی سفیان عن ام حبیبة وقال محمد لم یسمع مکحول من عنبسة بن ابی سفیان وروی مکحول عن رجل عن عنبسة غیر هذا الحدیث وکانه لم یر هذا الحدیث صحیحا

باب ترك الوضوء من مس الذکر حدثنا هناد نا ملازم بن عمرو عن عبد الله بن بدر عن قیس بن طلق بن علی الحنفی عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال وهل هو الا مضغة منه او بضعة منه. وفی الباب عن ابی امامة **قال** ابو عیسی وقد روی عن غیر واحد من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وبعض التابعین انهم لم یروا الوضوء من مس الذکر وهو قول اهل الکوفة وابن المبارك وهذا الحدیث احسن شیء روی فی هذا الباب وقد روی هذا الحدیث ایوب بن عتبة ومحمد بن جابر عن قیس بن طلق عن ابیه وقد تکلم بعض اهل الحدیث فی محمد بن جابر وایوب بن عتبة وحدیث ملازم بن عمرو عن عبد الله بن بدر اصح واحسن

باب ترك الوضوء من القبلة **حدثنا** قتیبة وهناد وابو کریب واحمد بن منیع ومحمود بن غیلان وابو عمار قالوا نا وکیع عن الاعمش عن حبیب بن ابی ثابت عن عروة عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم قبّل بعض نسائه ثم خرج الی الصلوة ولم یتوضأ قال قلت من هی الا انت فضحکت **قال** ابو عیسی وقد روی نحو هذا عن غیر واحد من اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم والتابعین وهو قول سفیان الثوری واهل الکوفة قالوا لیس فی القبلة وضوء

اور روایت کیا ابو اسامہ اور اور کئی لوگون نے اِس حدیث کو ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے مروان سے اُسنے بسرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ حدیث کی ہمسے ساتھ اِسکے اسحاق بن منصور نے کہا خبر دی ہمکو ابو اسامہ نے ساتھ اسکے۔ اور روایت کیا اِس حدیث کو ابو الزناد نے اُسنے عروہ سے اُسنے بسرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن ابی الزناد نے اپنے باپ سے اُسنے عروہ سے اُسنے بسرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکی اور یہ قول ہے کئی لوگون کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین سے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔ کہا محمد نے صحیح تر روایت اِس باب مین حدیث بسرہ کی ہے۔ اور کہا ابو زرعہ نے حدیث ام حبیبہ کی اِس باب مین صحیح ہے۔ اور وہ حدیث علاء بن حارث کی ہے جو روایت کی اُسنے مکحول سے اُسنے عنبسہ بن ابی سفیان سے اُسنے ام حبیبہ سے۔ اور کہا محمد نے مکحول نے عنبسہ بن ابی سفیان سے سُنا نہین ہے۔ اور اِس حدیث کے سوا ایک اور حدیث مکحول نے ایک مرد سے اُسنے عنبسہ سے روایت کی ہے گویا محمد بن اسمٰعیل نے اِس حدیث کو صحیح نہین جانا۔ **باب** ذکر کے مس کرنے سے وضو کے نہ کرنے کا بیان حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ملازم بن عمرو نے عبد اللہ بن بدر سے اُسنے قیس بن طلق بن علی الحنفی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے اور نہین ہے یہ مگر ایک ٹکڑا ہے بدن سے یا آپنے مضغہ کی جگہہ بضعہ کا لفظ بولا ہے (معنی دونو کے ایک ہی ہین) اور اِس باب مین روایت ہے ابی امامہ سے کہا ابو عیسیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی اصحاب اور بعض تابعین سے روایت کیا گیا ہے کہ وہ لوگ ذکر کے مس کرنے سے وضو نہین جانتے تھے اور یہی قول ہے اہل کوفہ اور ابن مبارک کا۔ اور اِس باب مین جو حدیثین مروی ہین سب سے اچھی یہ حدیث ہے۔ اور روایت کیا ہے اِس حدیث کو ایوب بن عتبہ اور محمد بن جابر نے قیس بن طلق سے اُسنے اپنے باپ سے۔ اور بعض اہل حدیث نے محمد بن جابر اور ایوب بن عتبہ کے حق مین کلام کیا ہے۔ اور حدیث ملازم بن عمرو کی جو عبد اللہ بن بدر سے ہے سب سے صحیح اور حسن ہے۔ **باب** بوسہ سے وضو نہ کرنے کا بیان حدیث کی ہمسے قتیبہ اور ہناد اور ابو کریب اور احمد بن منیع اور محمود بن غیلان اور ابو عمار نے کہا انہون نے حدیث کی ہمسے وکیع نے اعمش سے اُسنے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیویون سے ایک بیوی کا بوسہ لیا پھر نماز کی طرف نکلے اور وضو نہ کیا کہا عروہ نے مین نے عائشہ سے کہا یہ بیوی تو تو ہی ہوگی پس وہ ہنس پڑی کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کیا گیا ہے مثل اسکے کئی اہل علم صحابہ اور تابعین سے۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا کہا انہون نے بوسہ مین وضو نہین ہے۔

؎ یعنی محمد بن اسماعیل بخاری نے کہا ہے کہ مکحول کا عنبسہ سے سماع نہین۔ دلیل اسکی یہ ہے کہ مکحول نے ایک اور روایت عنبسہ سے واسطہ ایک مرد سے بیان کی ہے پس معلوم ہوا کہ خود مکحول کی ملاقات عنبسہ سے نہین ہے ۱۲

وقال مالك بن انس والاوزاعي والشافعي واحمد واسحاق في القبلة وضوء وهو قول غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين وانما ترك اصحابنا حديث عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا لانه لا يصح عندهم لحال الاسناد قال وسمعت ابا بكر العطار البصري يذكر عن علي بن المديني قال ضعف يحيى بن سعيد القطان هذا الحديث وقال هو شبه لا شئ قال وسمعت محمد بن اسماعيل يضعف هذا الحديث وقال حبيب بن ابي ثابت لم يسمع من عروة وقد روي عن ابراهيم التيمي عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم قبلها ولم يتوضأ وهذا لا يصح ايضا ولا نعرف لابراهيم التيمي سماعا من عائشة وليس يصح عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا الباب شئ **باب** الوضوء من القئ والرعاف **حدثنا** ابو عبيدة بن ابي السفر واسحاق بن منصور قال ابو عبيدة ثنا وقال اسحاق انا عبد الصمد بن عبد الوارث قال حدثني ابي عن حسين المعلم عن يحيى بن ابي كثير قال حدثني عبد الرحمن بن عمرو الاوزاعي عن يعيش بن الوليد المخزومي عن ابيه عن معدان ابن ابي طلحة عن ابي الدرداء ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قاء فتوضأ فلقيت ثوبان في مسجد دمشق فذكرت ذلك له فقال صدق انا صببت له وضوءه وقال اسحاق بن منصور معدان بن طلحة **قال** ابو عيسى وابن ابي طلحة اصح **قال** ابو عيسى وقد رای غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم من التابعين الوضوء من القئ والرعاف وهو قول سفيان الثوري وابن المبارك واحمد واسحاق وقال بعض اهل العلم ليس في القئ والرعاف وضوء وهو قول مالك والشافعي وقد جوّد حسين المعلم هذا الحديث وحديث حسين اصح شئ في هذا الباب وروى معمر هذا الحديث عن يحيى بن ابي كثير فاخطأ فيه فقال عن يعيش بن الوليد عن خالد بن معدان عن ابي الدرداء ولم يذكر فيه الاوزاعي وقال عن خالد بن معدان وانما هو معدان بن ابي طلحة **باب** الوضوء بالنبيذ

اور کہا مالک بن انس اور اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحاق نے بوسہ میں وضو ہے۔ اور یہی قول ہے کئی اہل علم صحابہ اور تابعین کا۔ اور ہمارے اصحاب نے حدیث عائشہ کو جو اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے چھوڑ دیا ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ وہ روایت انکے نزدیک سند کی جہت سے صحیح نہیں ہے۔ کہا ترمذی نے اور سنا میں نے ابا بکر عطار بصری سے کہ ذکر کرتا تھا علی بن مدینی سے کہ کہا اسنے یحیی بن سعید قطان نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے اور کہا ہے کہ یہ وہم کے مشابہ ہے کچھ شے نہیں ہے۔ کہا ترمذی نے اور سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے کہ وہ اس حدیث کو ضعیف کرتا تھا اور کہتا کہ حبیب بن ابی ثابت نے عروہ سے سنا نہیں ہے۔ اور روایت کی گئی ہے ابراہیم تیمی سے اسنے عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا بوسہ لیا اور وضو نہ کیا۔ اور یہ بھی صحیح نہیں۔ اور نہیں پہچانتے ہم سماع ابراہیم تیمی کا عائشہ سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں کوئی روایت صحیح نہیں ہوئی **باب** قے اور نکسیر سے وضو کے بیان میں حدیث کی ہم سے ابو عبیدہ بن ابی السفر اور اسحاق بن منصور نے کہا ابو عبیدہ نے حدیث کی ہم سے اور کہا اسحق نے خبر دی ہمکو عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا حدیث کی مجھسے میرے باپ نے حسین معلم سے اسنے یحیی بن ابی کثیر سے کہا حدیث کی مجھسے عبد الرحمن بن عمرو اوزاعی نے یعیش بن ولید مخزومی سے اسنے اپنے باپ سے اسنے معدان بن ابی طلحہ سے اسنے ابی الدرداء سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور وضو کیا پھر میں ثوبان کو دمشق کی مسجد میں ملا اور اُنسے یہ ذکر کیا پس اُسنے کہا سچ کہا اُسنے میں آپکے لیے پانی گراتا تھا۔ اور اسحق بن منصور نے معدان بن طلحہ کہا ہے۔ کہا ابو عیسی نے صحیح معدان بن ابی طلحہ ہے۔ کہا ابو عیسی نے اور کئی اہل علم صحابہ وغیرہ تابعین نے کہا ہے کہ قے اور نکسیر سے وضو ہے۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا۔ اور کہا بعض اہل علم نے قے اور نکسیر میں وضو نہیں ہے۔ اور یہ قول ہے امام مالک اور شافعی کا۔ اور حسین معلم نے اس حدیث کو جید کہا ہے۔ اور حدیث حسین کی اس باب میں سب سے زیادہ صحیح ہے۔ اور روایت کیا ہے معمر نے اس حدیث کو یحیی بن ابی کثیر سے سو اُسنے اسمیں خطا کیا ہے۔ کہ کہا اُسنے روایت کی یعیش بن ولید نے خالد بن معدان سے اسنے ابی الدرداء سے اور اُسنے اسمیں اوزاعی کا ذکر نہیں کیا اور نیز کہا اوسنے خالد بن معدان حالانکہ وہ معدان ابی طلحہ ہے **باب** نبیذ[1] کے ساتھ وضو کرنے کا بیان

[1] نبیذ کھجوروں کے شربت کو بولتے ہیں جو حد سکر کو نہ پہنچا ہو جمہور اور امام ابو یوسف کا یہ مذہب ہے کہ اس سے کسی صورت میں وضو کرنا جائز نہیں اور اسی کو طحاوی نے اختیار کیا ہے اور قاضی خان نے ذکر کیا ہے کہ امام ابو حنیفہ رح نے بھی اسی قول کی طرف رجوع کیا ہے۔ لیکن مشہور کتب فقہ میں یہ ہے کہ جب پانی میں کچھ کھجوریں ڈالی جاویں اور وہ پانی میٹھا ہو جاوے۔ اور اس سے اسم پانی بھی زائل نہو تو اس سے وضو کرنا جائز ہے۔ دلیل انکی یہی حدیث ہے جو متن میں مذکور ہے۔ لیکن تمام اہل سلف نے کہا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے بر تقدیر اسکی صحت کے منسوخ ہے کیونکہ یہ قصہ مکہ میں واقع ہوا ہے اور آیت فلم تجدوا ماءً فتیمموا صعیداً طیباً بالاتفاق مدنی ہے یا یہ حدیث محمول ہے اس پانی پر کہ جسمیں کچھ خشک کھجوریں ڈالی جاویں اور اسکی وصف متغیر نہو اور عموماً صحابہ اسطرح کیا کرتے تھے کیونکہ اکثر کنوئیں میٹھے نہ ہوتے تھے ۱۲

حدثنا هناد نا شريك عن أبي فزارة عن أبي زيد عن عبد الله بن مسعود قال سألني النبي صلى الله عليه وسلم ما في اداوتك فقلت نبيذ فقال تمرة طيبة وماء طهور قال فتوضأ منه قال ابو عيسى وانما روي هذا الحديث عن أبي زيد عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم وابو زيد رجل مجهول عند اهل الحديث لا نعرف له رواية غير هذا الحديث وقد رأى بعض اهل العلم الوضوء بالنبيذ منهم سفيان وغيره وقال بعض اهل العلم لا يتوضأ بالنبيذ وهو قول الشافعي واحمد واسحاق وقال اسحاق ان ابتلى رجل بهذا فتوضأ بالنبيذ وتيمم احب الي قال ابو عيسى وقول من يقول لا يتوضأ بالنبيذ اقرب الى الكتاب واشبه لان الله تعالى قال فلم تجدوا ماء فتيمموا صعيدا طيبا باب المضمضة من اللبن حدثنا قتيبة نا الليث عن عقيل عن الزهري عن عبيد الله عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم شرب لبنا فدعا بماء فمضمض وقال ان له دسما وفي الباب عن سهل بن سعد وام سلمة قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد رأى بعض اهل العلم المضمضة من اللبن وهذا عندنا على الاستحباب ولم ير بعضهم المضمضة من اللبن باب في كراهية رد السلام غير متوضئ حدثنا نصر بن علي ومحمد بن بشار قالا نا ابو احمد عن سفيان عن الضحاك بن عثمان عن نافع عن ابن عمر ان رجلا سلم على النبي صلى الله عليه وسلم وهو يبول فلم يرد عليه قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وانما يكره هذا عندنا اذا كان على الغائط والبول وقد فسر بعض اهل العلم ذلك وهذا احسن شيء روي في هذا الباب وفي الباب عن المهاجر بن قنفذ وعبد الله بن حنظلة وعلقمة بن الشفواء وجابر والبراء باب ما جاء في سؤر الكلب حدثنا سوار بن عبد الله العنبري نا المعتمر بن سليمان قال سمعت ايوب عن محمد بن سيرين عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم

حدیث کی ہے ہناد نے کہا حدیث کی ہے شریک نے ابی فزارہ سے اُسنے ابی زید سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُسنے مجھسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تیرے برتن میں کیا ہی میں نے کہا نبیذ ہی پس فرمایا آپنے کھجوریں طیب ہیں اور پانی پاک ہی۔ کہا راوی نے پس آپ نے اُس سے وضو کیا کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث روایت کیگئی ہی ابی زید سے اُسنے عبد اللہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور ابو زید اہل حدیث کے نزدیک ضعیف آدمی ہی۔ ہم اسکے واسطے سوائے اس حدیث کے کوئی اور حدیث نہیں پہچانتے اور بعض اہل علم نے نبیذ سے وضو کرنا جائز رکھا ہی انہیں میں سفیان ثوری وغیرہ ہیں۔ اور کہا بعض اہل علم نے نبیذ سے وضو نہ کیا جاوے اور یہ قول ہی امام شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور کہا اسحاق نے اگر کوئی شخص اسکے ساتھ مبتلا ہو اپس اُسنے نبیذ سے وضو کیا اور تیمم کیا تو میرے نزدیک زیادہ پسند ہی کہا ابو عیسےٰ نے اور قول اُس شخص کا کہ جسنے کہا ہی کہ نبیذ سے وضو نہ کیا جاوے کتاب اللہ سے زیادہ قریب اور مشابہت رکھتا ہی کیونکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہی سو تم پانی نہ پاؤ تو تیمم کرو مٹی پاک سے باب دودھ سے کلی کرنے کے بیان میں حدیث کی ہے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہے لیث نے عقیل سے اُسنے زہری سے اُسنے عبید اللہ سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا پس پانی منگوایا اور اُس سے کلی کی اور فرمایا کہ اسکے واسطے چکناہٹ ہی۔ اور اس باب میں روایت ہی سہل بن سعد اور ام سلمہ سے کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور بعض اہل علم کا مذہب ہی کہ دودھ سے کلی کرنی چاہیے اور ہمارے نزدیک یہ حکم استحباب پر محمول ہی اور بعض نے دودھ سے کلی کرنے کو ضروری نہیں جانا باب حالت بے وضوگی میں سلام کے جواب دینے کی کراہت کے بیان میں حدیث کی ہے نصر بن علی اور محمد بن بشار نے کہا دونو نے حدیث کی ہے ابو احمد نے سفیان سے اُسنے ضحاک بن عثمان سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ ایک مرد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس حالت میں کہ آپ پیشاب کر رہے تھے سلام دیا سو آپ نے اُسکو جواب نہ دیا۔ کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور یہ ہمارے نزدیک اُسی وقت ہی مکروہ ہی جبکہ آدمی پاخانہ اور پیشاب کی حالت میں ہو اور بعض اہل علم نے اسکی یہی تفسیر کی ہی اور یہ تمام حدیثوں سے عمدہ ہی جو اس باب میں مروی ہیں۔ اور اس باب میں روایت ہی مہاجر بن قنفذ اور عبد اللہ بن حنظلہ اور علقمہ بن شفواء اور جابر اور براء سے رضی اللہ عنہم باب کتے کے جوٹھے کے بیان میں۔ حدیث کی ہے سوار بن عبد اللہ عنبری نے کہا حدیث کی ہے معتمر بن سلیمان نے کہا سنا میں نے ایوب سے اُسنے روایت کی محمد بن سیرین سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے

ف۱ اور چونکہ یہ پانی نہیں ہے پس اس سے وضو نہ کیا جاوے ۱۲ ف۲ اس علت سے معلوم ہوتا ہے کہ جس میں دُہنیت ہوگی اُس سے کلی کرنی مستحب ہے ۱۲

قال یغسل الاناء اذا ولغ فیه الکلب سبع مرات اُولاهن او اخراهن بالتراب واذا ولغت فیه الهرة غسل مرة **قال** ابوعیسی هذا حدیث حسن صحیح وهو قول الشافعی واحمد واسحاق وقد روی هذا الحدیث من غیر وجه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو هذا ولم یذکر فیه اذا ولغت فیه الهرة غسل مرة وفی الباب عن عبد الله بن مغفل **باب** ماجاء فی سؤر الهرة **حدثنا** اسحاق بن موسی الانصاری نا معن نا مالک بن انس عن اسحاق ابن عبد الله بن ابی طلحة عن حُمَیْدَةَ ابْنَةِ عُبَیْد بن رفاعة عن کبشة ابنة کعب بن مالک وکانت عند ابن ابی قتادة ان ابا قتادة دخل علیها قالت فسکبتُ له وضوء قالت فجاءت هرة تشرب فاَصغی لها الاناء حتی شربت قالت کبشة فرآنی انظر الیه فقال اتعجبین یا ابنة اخی فقلت نعم فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال انها لیست بنجس انما هی من الطوافین علیکم او الطوافات وفی الباب عن عائشة وابی هریرة **قال** ابوعیسی هذا حدیث حسن صحیح وهو قول اکثر العلماء من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم والتابعین ومن بعدهم مثل الشافعی واحمد واسحاق لم یروا بسؤر الهرة باسًا وهذا احسن شیء فی هذا الباب وقد جود مالک هذا الحدیث عن اسحاق بن عبد الله بن ابی طلحة ولم یات به احد اتم من مالک **باب** المسح علی الخفین

جس برتن میں کہ کتا پیے اوسکو سات مرتبہ دہو یا جاوے پہلی مرتبہ یا آخر ساتھ مٹی کے اور جب بلی اسمین پیے تو اوسکو ایک بار دہویا جاوے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہی قول ہے امام شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور یہ حدیث کئی اور طریق سے بہی ابی ہریرہ کے واسطہ سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اوسکی روایت کی گئی ہے۔ اور اسمین یہ ذکر نہین کہ جب بلی اسمین پیے تو اسکو ایک بار دہو یا جاوے۔ اور اس باب مین روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سے بہی **باب** بلی کے جوٹھے کے بیان مین۔ حدیث کی ہے اسحاق بن موسےٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہے معن نے مالک بن انس سے اُنہون نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے اُسنے حمیدہ بنت عبید بن رفاعہ سے اُسنے کبشہ بنت کعب بن مالک سے (اور یہ ابی قتادہ کے بیٹے کے نکاح مین تہی) یہ کہ ابا قتادہ مجہہ پر آنکلا۔ کہا کبشہ نے پس مینے اُسکے واسطے ایک برتن مین پانی ڈالا پس ایک بلی آکر پینے لگی تو اُسنے اُسکے واسطے اُس برتن کو جہکا دیا تاکہ اُسنے اُس سے پیا۔ کہا کبشہ نے مجہے ابو قتادہ نے دیکہا کہ میری طرف دیکہ رہی ہے سو کہا اُسنے اے میری بہتیجی کیا تو تعجب کرتی ہے مینے کہا ہان پس کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ نجس نہین ہے۔ یہ تو اُن جانورون سے ہے جو تمہارے آمد و رفت کرتے ہین۔ یا فرمایا آپ نے الطوافات۔ اور اس باب مین روایت ہے عائشہؓ اور ابی ہریرہ رضی سے کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہی قول ہے اکثر اہل علم صحابہ اور تابعین اور من بعد ہم کا مثل شافعی اور احمد اور ابو اسحاق کی۔ کہ انہون نے بلی کے جوٹھے سے کچہ خوف نہین دیکہا اور یہ اس باب مین تمام حدیثون سے اچہی ہے۔ اور جید کہا ہے امام مالک نے اس حدیث کو اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے اور کوئی شخص سوائے امام مالک کے اس حدیث کو پورے طور سے نہین لایا۔ **باب** موزون پر مسح کے بیان مین

ف۱ مالکی اور حنفی ظاہر اس حدیث کے مخالف ہین کہا مالکیہ نے سات مرتبہ دہونا واجب ہے مگر مٹی کے ساتھ صاف کرنے کی کچہ حاجت نہین کیونکہ مٹی سے صاف کرنے کی بابت امام مالک نے کوئی روایت نقل نہین کی قرانی انہین سے کہتا ہے کہ جب صحیح روایتون مین یہ حکم ثابت ہو چکا ہے تو بڑا تعجب ہے کہ وہ اس بات کے قائل نہین ہوتے۔ امام مالک سے روایت ہے کہ برتن کا سات بار دہونا مستحب ہے اور اُنکے مقلدین کے نزدیک مشہور یہ ہے کہ واجب ہے مگر یہ وجوب صرف زجر کے واسطے ہے کیونکہ کتا اُنکے نزدیک پاک ہے جواب اسکا یہ ہے کہ جب الفاظ حقیقت لغوی اور شرعی مین دائر ہون تو شرعی پر محمول ہوتے ہین مگر جبکہ کوئی قرینہ یا دلیل اُسکے خلاف پر قائم ہو۔ اور کہا حنفیہ نے نہ سات مرتبہ دہونا واجب ہے اور نہ مٹی کے ساتھ صاف کرنا واجب ہے۔ امام طحاوی وغیرہ نے انکی طرف سے اس حدیث کا یہ جواب دیا ہے کہ ابو ہریرہ کا فتویٰ جو راوی اس حدیث کا ہے اسکے برخلاف ہے یعنی اُسنے حکم دیا ہے کہ تین بار دہو یا جاوے پس اُسکے اس فتویٰ دینے سے ثابت ہوا کہ حکم سات مرتبہ دہونے کا منسوخ ہے جواب اسکا یہ ہے کہ احتمال ہے کہ یہ حکم اُسکے نزدیک استحبابی ہو نہ وجوبی یا اُسکو یہ حدیث بہول گئی ہو پس احتمال سے نسخ ثابت نہین ہو سکتا اور نیز ثابت ہو چکا ہے کہ ابو ہریرہ نے سات مرتبہ دہونے کا بہی فتویٰ دیا ہے اور یہ روایت جو ابو ہریرہ سے مروی ہے دوسری روایت سے جسمین تین بار دہونے کا اُسنے فتویٰ دیا ہے قوی ہے دوسرا جواب حنفیہ نے اس حدیث کا یہ دیا ہے کہ پاخانہ نجاست مین کتے کے جوٹھے سے زیادہ نجس ہے جب اُسکو سات مرتبہ دہونے کی قید نہین تو کتے کے جوٹھے کو بطریق اولیٰ نہوگی۔ جواب اسکا یہ ہے کہ پلیدی مین زیادہ نجس ہونے سے یہ لازم نہین آتا کہ غلاظت حکم مین بہی اُس سے زیادہ ہو۔ اور دوسرے یہ کہ یہ قیاس نص کے مقابلہ مین ہے اور ایسے قیاس کا کچہ اعتبار نہین ہوتا ۱۲ کذا فی المسوی شرح مؤطا۔ ف۲ یا تو آپ نے طوافین کا لفظ فرمایا ہے یا طوافات کا معنی دونون کے پہرنے والون کے ہین فقط مذکر و مونث کا فرق ہے یعنے یہ بلی تو اُن جانورون سے ہے کہ ہر وقت تمہارے پاس آمد و رفت رکہتے ہین جیسے بچا و مشکل ہے۔

حدثنا هناد نا وكيع عن الاعمش عن ابراهيم عن همام بن الحارث قال بال جرير بن عبد الله ثم توضأ ومسح على خفيه فقيل له اتفعل هذا قال وما يمنعني وقد رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعله قال وكان يعجبهم حديث جرير لان اسلامه كان بعد نزول المائدة وفي الباب عن عمر وعلي وحذيفة والمغيرة وبلال وسعد وابي ايوب وسلمان وبريدة وعمرو بن امية وانس وسهل بن سعد ويعلى بن مرة وعبادة بن الصامت واسامة بن شريك وابي امامة وجابر واسامة بن زيد قال ابو عيسى حديث جرير حديث حسن صحيح ويروى عن شهر بن حوشب قال رايت جرير بن عبد الله توضأ ومسح على خفيه فقلت له في ذلك فقال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ ومسح على خفيه فقلت له اقبل المائدة او بعد المائدة فقال ما اسلمت الا بعد المائدة حدثنا بذلك قتيبة نا خالد بن زياد الترمذي عن مقاتل بن حيان عن شهر بن حوشب عن جرير وقال وروى بقية عن ابراهيم بن ادهم عن مقاتل بن حيان عن شهر بن حوشب عن جرير وهذا حديث مفسر لان بعض من انكر المسح على الخفين تأول ان مسح النبي صلى الله عليه وسلم على الخفين كان قبل نزول المائدة وذكر جرير في حديثه انه رای النبي صلى الله عليه وسلم مسح على الخفين بعد نزول المائدة

باب المسح على الخفين للمسافر والمقيم حدثنا قتيبة نا ابو عوانة عن سعيد بن مسروق عن ابراهيم التيمي عن عمرو بن ميمون عن ابي عبد الله الجدلي عن خزيمة بن ثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم انه سئل عن المسح على الخفين فقال للمسافر ثلث وللمقيم يوم وابو عبد الله الجدلي اسمه عبد بن عبد قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن علي وابي بكرة و ابي هريرة وصفوان بن عسال وعوف بن مالك وابن عمر وجرير

حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے ہمام بن حارث سے کہا اُسنے جریر بن عبد اللہ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا پس اُس سے کسی نے کہا کیا آپ اسطرح کرتے ہو کہا اُسنے مجھے کیا چیز مانع ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مینے اسطرح کرتے دیکھا ہے۔ کہا راوی نے لوگون کو حدیث جریر کی بہت پسند آتی تھی کیونکہ اسلام لانا اسکا بعد نازل ہونے سورۂ مائدہ[1] کے ہوا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے عمر اور علی اور حذیفہ اور مغیرہ اور بلال اور سعد اور ابی ایوب اور سلمان اور بریدہ اور عمرو بن امیہ اور انس اور سہل بن سعد اور یعلی بن مرہ اور عبادہ بن صامت اور اسامہ بن شریک اور ابی امامہ اور جابر اور اسامہ بن زید سے رضی اللہ عنہم۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جریر کی حسن صحیح ہے۔ اور مروی ہے شہر بن حوشب سے کہ کہا اُسنے دیکھا مینے جریر بن عبد اللہ کو کہ اُسنے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا پس مینے اُسکو اسکی بابت کہا تو اُسنے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا پھر مینے اُس سے کہا کہ کیا قبل سورۂ مائدہ کے یا بعد سورہ مائدہ کے اُسنے کہا مین تو مسلمان ہی نہین ہوا مگر بعد سورۂ مائدہ کے حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن زیاد ترمذی نے مقاتل بن حیان سے اُسنے شہر بن حوشب سے اُسنے جریر سے اور کہا اُسنے روایت کی بقیہ نے ابراہیم بن ادہم سے اُسنے مقاتل بن حیان سے اُسنے شہر بن حوشب سے اُسنے جریر سے۔ اور یہ حدیث تفسیر کیگئی ہے کہ جس شخص نے موزوں پر مسح کرنے کا انکار کیا ہے اُسنے اسکی یہ تاویل کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل نزول سورۂ مائدہ کے موزوں پر مسح کیا ہے اور جریر نے حدیث میں یہ ذکر کیا ہے کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد نزول سورۂ مائدہ کے موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے[2]۔ **باب** مسافر اور مقیم کے واسطے موزوں پر مسح کرنے کا بیان۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے سعید بن مسروق سے اُسنے ابراہیم تیمی سے اُسنے عمرو بن میمون سے اُسنے ابی عبد اللہ جدلی سے اُسنے خزیمہ بن ثابت سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موزوں پر مسح کرنے کی بابت سوال کیے گئے سو فرمایا آپ نے واسطے مسافر کے تین دن اور واسطے مقیم کے ایک دن۔ اور ابو عبد اللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے علی اور ابی بکرہ اور ابی ہریرہ اور صفوان بن عسال اور عوف بن مالک اور ابن عمر اور جریر سے رضی اللہ عنہم

[1] لوگون کو جریر کی حدیث پسند آنی کی وجہ یہ تھی کہ جریر بعد نزول سورۂ مائدہ کے مسلمان ہوا ہے اور وضو کا ذکر سورۂ مائدہ مین ہے اور جب اُسنے یہ روایت کی کہ آنحضرت نے موزوں پر مسح کیا ہے تو ثابت ہوا کہ حالت موزہ میں دہونا فرض نہین۔ امام ابو حنیفہ رح نے فرمایا ہے کہ مینے موزوں پر مسح کرنیکا حکم نہین دیا مگر اُسوقت کہ میرے پاس صبح کی طرح دلیل واضح ہو گئی ۱۲ [2] اگر غور سے دیکھا جائے تو اس تاویل کو اُسکا یہ بیان کرنا رسائل کے اُس سوال کے جواب مین کہ آنحضرت نے قبل نزول سورۂ مائدہ کے یا بعد نزول سورۂ مائدہ کے مسح کیا ہے اکہ مین مسلمان بعد نزول سورۂ مائدہ کے ہوا ہون اس تاویل کو رد کرتا ہے ۱۲

حدثنا هناد نا ابو الاحوص عن عاصم بن ابی النجود عن زر بن حبيش عن صفوان بن عسال قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يامرنا اذا كنا سفرا ان لا ننزع خفافنا ثلثة ايام ولياليهن الا من جنابة ولكن من غائط وبول ونوم **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد روى الحكم بن عتيبة وحماد عن ابراهيم النخعي عن ابي عبد الله الجدلي عن خزيمة بن ثابت ولا يصح قال علي بن المديني قال يحيى قال شعبة لم يسمع ابراهيم النخعي عن ابي عبد الله الجدلي حديث المسح وقال زائدة عن منصور كنا في حجرة ابراهيم التيمي ومعنا ابراهيم النخعي فحدثنا ابراهيم التيمي عن عمرو بن ميمون عن ابي عبد الله الجدلي عن خزيمة بن ثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم في المسح على الخفين قال محمد احسن شئ في هذا الباب حديث صفوان بن عسال **قال** ابو عيسى وهو قول العلماء من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين ومن بعدهم من الفقهاء مثل سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي واحمد واسحاق قالوا يمسح المقيم يوما وليلة والمسافر ثلاثة ايام ولياليهن وقد روى بعض اهل العلم انهم لم يوقتوا في المسح على الخفين وهو قول مالك ابن انس والتوقيت اصح **باب** في المسح على الخفين اعلاه واسفله **حدثنا** ابو الوليد الدمشقي نا الوليد بن مسلم اخبرني ثور بن يزيد عن رجاء بن حيوة عن كاتب المغيرة عن المغيرة بن شعبة ان النبي صلى الله عليه وسلم مسح اعلى الخف واسفله **قال** ابو عيسى وهذا قول غير واحد من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين وبه يقول مالك والشافعي واسحاق وهذا حديث معلول لم يسنده عن ثور بن يزيد غير الوليد بن مسلم وسالت ابا زرعة ومحمدا عن هذا الحديث فقالا ليس بصحيح لان ابن المبارك روى هذا عن ثور عن رجاء قال حدثت عن كاتب المغيرة مرسل عن النبي صلى الله عليه وسلم ولم يذكر فيه المغيرة **باب** في المسح على الخفين على ظاهرهما **حدثنا** علي بن حجر نا عبد الرحمن بن ابي الزناد عن ابيه عن عروة بن الزبير عن المغيرة بن شعبة قال رايت النبي صلى الله عليه وسلم يمسح على الخفين على ظاهرهما **قال** ابو عيسى حديث المغيرة حديث حسن وهو حديث عبد الرحمن بن ابي الزناد عن ابيه عن عروة عن المغيرة ولا نعلم احدا يذكر عن عروة عن المغيرة على ظاهرهما غيره وهو قول غير واحد من اهل العلم وبه يقول سفيان الثوري واحمد قال محمد وكان مالك يشير بعبد الرحمن ابن ابي الزناد

حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے عاصم بن ابی النجود سے اُسنے زر بن حبیش سے اُسنے صفوان بن عسال سے کہ کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو حکم کرتے تھے جبکہ ہم مسافر ہوتے تھے یہ کہ ہم تین دن اور راتین موزون کو نہ اُتارین مگر جنابت سے نہ پاخانہ اور پیشاب اور نیند سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کی ہے حکم بن عتیبہ اور حماد نے ابراہیم نخعی سے اُسنے ابی عبد اللہ جدلی سے اُسنے خزیمہ بن ثابت سے اور صحیح نہین کہا علی بن مدینی نے کہا یحیی نے کہا شعبہ نے ابراہیم نخعی نے ابی عبد اللہ جدلی سے حدیث مسح کی سنی نہین ہے اور کہا زائدہ نے منصور سے کہ ہم ابراہیم تیمی کے حجرہ مین تھے اور ہمارے پاس ابراہیم نخعی تھا سو حدیث کی ہمسے ابراہیم تیمی نے عمرو بن میمون سے اُسنے ابی عبد اللہ جدلی سے اُسنے خزیمہ بن ثابت سے اُسنے نبی صلعم سے موزون پر مسح کرنے کے باب مین کہا محمد نے عمدہ حدیث صفوان بن عسال کی ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور یہی قول اہل علم صحابہ اور تابعین اور بعد انکے فقیہون کا ہے مثل سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحق کے کہا انھون نے مقیم ایک دن رات مسح کرے اور مسافر تین دن اور تین راتین اور بعض اہل علم نے روایت کی ہے کہ موزون پر مسح کرنے مین وقت کی تعیین نہین ہے اور یہ قول ہے مالک بن انس کا اور وقت معین کرنا صحیح ہے **باب** موزون کے اوپر اور نیچے کیطرف مسح کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابو الولید دمشقی نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے کہا خبر دی مجھے ثور بن یزید نے رجاء بن حیوہ سے اُسنے مغیرہ کے کاتب سے اُسنے مغیرہ بن شعبہ سے یہ کہ نبی صلعم نے موزہ کے اوپر اور نیچے کیطرف مسح کیا کہا ابو عیسیٰ نے اور یہ قول ہے کئی ایک صحابہ اور تابعین کا اور ساتھ اسی کے کہا ہے مالک اور شافعی اور اسحق نے اور یہ حدیث معلول ہے سوائے ولید بن مسلم کے کسی نے ثور بن یزید سے سند نہین کیا اور مینے ابو زرعہ اور محمد سے اس حدیث کی نسبت پوچھا تو اُنھون نے کہا کہ یہ حدیث صحیح نہین اسلیے کہ ابن مبارک نے اس حدیث کو ثور سے اُسنے رجاء سے روایت کیا ہے اور کہا اُسنے مجھے مغیرہ کے کاتب سے مرسل حدیث نبی صلعم سے پہونچی ہے اور اُسنے اسمین مغیرہ کا ذکر نہین کیا **باب** موزون کے ظاہر پر مسح کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن ابی الزناد نے اپنے باپ سے اُسنے عروہ بن زبیر سے اُسنے مغیرہ بن شعبہ سے کہا مینے نبی صلعم کو ظاہر موزون پر مسح کرتے دیکھا ہے کہا ابو عیسیٰ نے مغیرہ کی حدیث حسن ہے اور حدیث عبد الرحمن بن ابی الزناد کی اپنے باپ سے اُسنے عروہ سے اُسنے مغیرہ سے اور ہم نہین جانتے کہ کسی نے سوائے اسکے واسطہ عروہ کے مغیرہ سے موزون کے ظاہر پر مسح کرنے کا ذکر کیا ہو اور یہی قول ہے کئی ایک اہل علم کا اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور احمد کہا محمد نے امام مالک عبد الرحمن بن ابی الزناد کی طرف اشارت کرتا تھا۔ یعنی ضعیف کہتا تھا۔

باب فی المسح علی الجوربین والنعلین **حدثنا** هناد ومحمود بن غیلان قالا نا وکیع عن سفیان عن ابی قیس عن هزیل بن شرحبیل عن المغیرة بن شعبة قال توضأ النبی صلی الله علیه وسلم ومسح علی الجوربین والنعلین **قال** ابوعیسی هذا حدیث حسن صحیح وهو قول غیر واحد من اهل العلم وبه یقول سفیان الثوری وابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق قالوا یمسح علی الجوربین وان لم یکن نعلین اذا کانا ثخینین وفی الباب عن ابی موسی **باب** ماجاء فی المسح علی الجوربین والعمامة **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید القطان عن سلیمان التیمی عن بکر بن عبد الله المزنی عن الحسن عن ابن المغیرة بن شعبة عن ابیه قال توضأ النبی صلی الله علیه وسلم ومسح علی الخفین والعمامة قال بکر وقد سمعته من ابن المغیرة وذکر محمد بن بشار فی هذا الحدیث فی موضع اخر انه مسح علی ناصیته وعمامته وقد روی هذا الحدیث من غیر وجه عن المغیرة بن شعبة وذکر بعضهم المسح علی الناصیة والعمامة ولم یذکر بعضهم الناصیة سمعت احمد بن الحسن یقول سمعت احمد بن حنبل یقول ما رایت بعینی مثل یحیی بن سعید القطان وفی الباب عن عمرو بن امیة وسلمان وثوبان وابی امامة **قال** ابوعیسی حدیث المغیرة بن شعبة حدیث حسن صحیح وهو قول غیر واحد من اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم منهم ابوبکر وعمر وانس وبه یقول الاوزاعی واحمد واسحاق قالوا یمسح علی العمامة قال سمعت الجارود بن معاذ یقول سمعت وکیع بن الجراح یقول ان مسح علی العمامة یجزئه للاثر **حدثنا** قتیبة بن سعید نا بشر بن المفضل عن عبد الرحمن بن اسحاق عن ابی عبیدة بن محمد بن عمار بن یاسر قال سالت جابر بن عبد الله عن المسح علی الخفین فقال السنة یا ابن اخی وسالته عن المسح علی العمامة فقال مس الشعر وقال غیر واحد من اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم والتابعین لا یمسح علی العمامة الا ان یمسح براسه مع العمامة وهو قول سفیان الثوری ومالک ابن انس وابن المبارک والشافعی

باب جرابوں اور جوتوں پر مسح کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ہناد اور محمود بن غیلان نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے ابی قیس سے اُسنے ہزیل بن شرحبیل سے اُسنے مغیرہ بن شعبہ سے کہ کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ قول ہے کئی ایک اہل علم کا۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کہا انہوں نے جرابوں پر مسح کیا جاوے اگرچہ منعل نہوں بشرطیکہ سخت ہوں اور اس باب میں روایت ہے ابی موسےٰ سے بھی **باب** جرابوں اور پگڑی پر مسح کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید قطان نے سلیمان تیمی سے اُسنے بکر بن عبد اللہ مزنی سے اُسنے حسن سے اُسنے ابن مغیرہ بن شعبہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور موزوں اور دستار مبارک پر مسح کیا کہا بکر نے مینے ابن مغیرہ سے واسطہ حسن کے سُنا ہے اور محمد بن بشار نے اس حدیث کے دوسری جگہہ میں یہ ذکر کیا ہے کہ آپ نے پیشانی اور دستار مبارک پر مسح کیا اور یہ حدیث کئی اور وجہ سے بھی مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے۔ اور اُنمیں سے بعض نے پیشانی اور دستار پر مسح کرنے کا ذکر کیا ہے اور بعض نے پیشانی کا ذکر نہیں کیا۔ سنا مینے احمد بن حسن سے کہ کہتا سُنا مینے احمد بن حنبل سے کہ کہتا مینے اپنی آنکھوں سے یحییٰ بن سعید قطان کے مثل کوئی نہیں دیکھا۔ اور اس باب میں روایت ہے عمرو بن امیہ اور سلمان اور ثوبان اور ابی امامہ رضی اللہ عنہم سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث مغیرہ بن شعبہ کی حسن صحیح ہے اور یہ قول ہے کئی ایک اہل علم کا[1] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے انمیں سے حضرت ابوبکر اور عمر اور انس ہیں اور ساتھ اسی کے کہتا ہے اوزاعی اور احمد اور اسحاق کہ کہا انہوں نے پگڑی پر مسح کیا جاوے کہا اور سُنا مینے جارود بن معاذ سے کہ کہتا سُنا مینے وکیع بن جراح سے کہ کہتا اگر کوئی شخص پگڑی پہ مسح کرے تو اسکو کافی ہوجاتا ہے کیونکہ حدیث میں ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن مفضل نے عبد الرحمٰن بن اسحاق سے اسنے ابی عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر سے کہا اُسنے مینے جابر بن عبد اللہ سے موزوں پر مسح کرنے کی بابت سوال کیا کہا اُسنے اے میرے بھتیجے یہ سنت ہے اور سوال کیا مینے اس سے پگڑی پر مسح کرنے کی بابت تو اُسنے کہا بالوں کو مس کر۔ اور کہا کئی ایک اہل علم صحابہ اور تابعین سے کہ پگڑی پر مسح نہ کیا جاوے مگر یہ پگڑی پر مع سر کے مسح کرے اور یہ قول سفیان ثوری اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی کا

[1] کہا قاضی نے امام مالک اور ابو حنیفہ نے مطلقاً پگڑی پر مسح کرنے سے منع کیا ہے۔ اور سفیان ثوری اور داؤد اور احمد نے فقط پگڑی پر مسح کرنا کافی سمجھا ہے مگر امام احمد نے طہارت پر پگڑی باندھنے کا اعتبار کیا مثل موزوں کے صاحب فتح نے کہا ہے جمہور کا مذہب یہ ہے کہ پیشانی پر مسح کر کے پگڑی پر کامل کرنا چاہیے یعنے پیشانی پر مسح کرکے بعد اُسکے جسقدر تمام حصہ سر سے باقی رہتا ہے وہ پگڑی پر کیا جاوے ایسا ہی مسلم کی روایت دلالت کرتی ہے فقط پگڑی پر مسح کرنا جمہور کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ تمامہ الحق الحقیق بالتعلیق۔ اور پیشانی پر مسح کرنے سے پہلے حصہ سر کی چوتھائی مراد ہے

حدثنا هناد نا علي بن مسهر عن الاعمش عن الحكم عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن كعب بن عجرة عن بلال ان النبي صلى الله عليه وسلم مسح على الخفين والخمار **باب** ما جاء في الغسل من الجنابة **حدثنا** هناد ثنا وكيع عن الاعمش عن سالم بن ابي الجعد عن كريب عن ابن عباس عن خالته ميمونة قالت وضعت للنبي صلى الله عليه وسلم غسلاً فاغتسل من الجنابة فاكفأ الاناء بشماله على يمينه فغسل كفيه ثم ادخل يده في الاناء فافاض على فرجه ثم دلك بيده الحائط او الارض ثم مضمض واستنشق وغسل وجهه وذراعيه فافاض على راسه ثلثا ثم افاض على سائر جسده ثم تنحى فغسل رجليه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن ام سلمة وجابر وابي سعيد وجبير بن مطعم وابي هريرة **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان يغتسل من الجنابة بدأ فغسل يديه قبل ان يدخلهما الاناء ثم يغسل فرجه ويتوضأ وضوءه للصلوة ثم يشرب شعره الماء ثم يحثي على راسه ثلث حثيات **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وهذا الذي اختاره اهل العلم في الغسل من الجنابة انه يتوضأ وضوءه للصلوة ثم يفرغ على راسه ثلث مرات ثم يفيض الماء على سائر جسده ثم يغسل قدميه والعمل على هذا عند اهل العلم وقالوا ان انغمس الجنب في الماء ولم يتوضأ اجزأه وهو قول الشافعي واحمد واسحاق **باب** هل تنقض المرأة شعرها عند الغسل **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان عن ايوب بن موسى عن المقبري عن عبد الله بن رافع عن ام سلمة قالت قلت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم اني امرأة اشد ضفر راسي افانقضه لغسل الجنابة قال لا انما يكفيك ان تحثي على راسك ثلاث حثيات من ماء ثم تفيضي على سائر جسدك الماء فتطهرين او قال فاذا انت قد تطهرت **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم ان المرأة اذا اغتسلت من الجنابة فلم تنقض شعرها ان ذلك يجزئها بعد ان تفيض الماء على راسها **باب** ما جاء ان تحت كل شعرة جنابة **حدثنا** نصر بن علي نا الحارث بن وجيه نا مالك ابن دينار عن محمد بن سيرين عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم

حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مسہر نے اعمش سے اُنہوں نے حکم سے اُنہوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلے سے اُنہوں نے کعب بن عجرہ سے اُنہوں نے بلال سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں اور خمار[ل] پر مسح کیا۔ **باب** جنابت کے غسل کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اعمش سے اُنہوں نے سالم بن ابی الجعد سے اُنہوں نے کریب سے اُنہوں نے ابن عباس سے اُنہوں نے اپنی خالہ میمونہ سے کہا اُنہوں نے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پانی رکھا پس آپ نے جنابت کا غسل کیا سو آپ نے بائیں ہاتھ سے داہنے پر برتن کو ٹیڑھا کیا اور ہاتھوں کو دھویا پھر ہاتھ مبارک کو برتن میں داخل کیا اور آپ نے ذکر پر پانی بہایا۔ پھر ہاتھ مبارک کو دیوار یا زمین پر ملا۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ اور منہ اور بازوؤں کو دھویا۔ پھر سر پر تین بار پانی بہایا۔ بعد اسکے تمام جسم پر پانی بہایا۔ پھر ایک طرف ہوئے اور پاؤں کو دھویا۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ام سلمہ اور جابر اور ابی سعید اور جبیر بن مطعم اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے۔ **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُنہوں نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت سے غسل کرنے کا ارادہ کرتے تو ہاتھوں کو برتن میں داخل کرنے سے پہلے دھوتے پھر ذکر کو دھوتے اور نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے پھر بالوں کو پانی پلاتے پھر سر پر تین چلو ڈالتے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اسی طریق کو اہل علم نے جنابت کے غسل میں اختیار کیا ہے کہ (اولاً) نماز کی طرح وضو کیا جاوے۔ پھر سر پر تین مرتبہ پانی ڈالا جاوے پھر تمام جسم پر پانی بہایا جاوے۔ پھر پاؤں دھوئے جاویں اور اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے اور کہا انہوں نے اگر جنبی پانی میں غوطہ مارے اور وضو نہ کرے تو اُسکو وہ غسل کافی ہو جاتا ہے۔ اور یہی قول ہے امام شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** کیا عورت نہانے کے وقت اپنے بالوں کو کھولے۔ **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ایوب بن موسیٰ سے اُنہوں نے مقبری سے اُنہوں نے عبد اللہ بن رافع سے اُنہوں نے ام سلمہ سے کہا اُنہوں نے میں نے کہا یا رسول اللہ میں عورت ہوں اپنے سر کے بالوں کو سخت گوندھتی ہوں کیا میں اسکو غسل جنابت کے وقت کھول لیا کروں فرمایا آپ نے نہیں تجھے یہی کافی ہے کہ اپنے سر پر تین چلو پانی کے ڈالے پھر تمام جسم پر پانی بہائے تو پاک ہو جائیگی یا فرمایا آپ نے اس وقت تو پاک ہو جائیگی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے کہ عورت جب جنابت کا غسل کرے تو اپنے بالوں کو نہ کھولے تو یہ اسکو کافی ہو جاتا ہے بعد اسکے کہ سر پر پانی بہالے۔ **باب** اس بیان میں کہ ہر ایک بال کے نیچے جنابت ہے۔ **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے حارث بن وجیہ نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن دینار نے محمد بن سیرین سے اُنہوں نے ابوہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

[ل] خمار کے معنے اوڑھنی کے ہیں مگر مراد اس سے عمامہ ہے کیونکہ جیسا مرد اس سے سر ڈھانپتا ہے ایسا ہی عورت اوڑھنی سے

قال تحت کل شعرۃ جنابۃ فاغسلوا الشعر وانقوا البشرۃ وفی الباب عن علی وانس **قال** ابو عیسیٰ حدیث الحارث بن وجیہ حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیثہ وھو شیخ لیس بذلک وقد روی عنہ غیر واحد من الائمۃ وقد تفرد بھذا الحدیث عن مالک بن دینار ویقال الحارث بن وجیہ ویقال ابن وجبۃ **باب** الوضوء بعد الغسل **حدثنا** اسماعیل بن موسی نا شریک عن ابی اسحاق عن الاسود عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یتوضأ بعد الغسل **قال** ابو عیسیٰ ھذا قول غیر واحد من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین ان لا یتوضأ بعد الغسل **باب** ما جاء اذا التقی الختانان وجب الغسل **حدثنا** ابو موسی محمد بن المثنی نا الولید بن مسلم عن الاوزاعی عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابیہ عن عائشۃ قالت اذا جاوز الختانُ الختانَ وجب الغسل فعلتُہ انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاغتسلنا وفی الباب عن ابی ھریرۃ وعبد اللہ بن عمرو ورافع بن خدیج **حدثنا** ھناد نا وکیع عن سفیان عن علی بن زید عن سعید بن المسیب عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاوز الختانُ الختانَ وجب الغسل **قال** ابو عیسیٰ حدیث عائشۃ حدیث حسن صحیح قال وقد روی ھذا الحدیث عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غیر وجہ اذا جاوز الختانُ الختانَ وجب الغسل وھو قول اکثر اھل العلم من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منھم ابو بکر وعمر وعثمان وعلی وعائشۃ والفقہاء من التابعین ومن بعدھم مثل سفیان الثوری والشافعی واحمد واسحاق قالوا اذا التقی الختانان وجب الغسل **باب** ما جاء ان الماء من الماء

کو فرمایا آپ نے ہر ایک بال کے نیچے جنابت ہے۔ پس بالوں کو دھوا اور بدن کو صاف کرو۔ اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور انس رضی اللہ عنہما سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث حارث بن وجیہ کی غریب ہے۔ ہم نہیں پہچانتے اسکو مگر اسی کی حدیث سے۔ اور یہ ایسا شیخ ہے کہ اعتبار کے لائق نہیں۔ اور اس سے کئی اماموں نے بھی روایت کی ہے۔ اور مالک بن دینار سے منفرد ہوا ہے۔ اور کہا جاتا ہے اسکو حارث بن وجیہ اور ابن وجبہ **باب** بعد غسل کے وضو کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے اسمٰعیل بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے ابی اسحاق سے اُسنے اسود سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد غسل کے وضو نہ کرتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے اور یہ قول ہے کئی ایک صحابہ اور تابعین کا کہ بعد غسل کے وضو نہ کیا جاوے **باب** اس بیان میں کہ جب دونوں ختنے ملجائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ابو موسیٰ محمد بن مثنیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے اوزاعی سے اُسنے عبد الرحمٰن بن قاسم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُسنے جب ایک ختنہ دوسرے ختنہ سے تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے (کہا حضرت عائشہ رضہ نے) میں نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسطرح کیا اور نہا لئے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہم سے۔ **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے علی بن زید سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ایک ختنہ دوسرے ختنہ سے تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہوتا ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ صدیقہ کی حسن صحیح ہے کہا ترمذی نے یہ حدیث واسطہ عائشہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی اور وجہ سے بھی روایت کی گئی ہے کہ جب ایک ختنہ دوسرے ختنہ سے تجاوز کرے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ اور یہی قول ہے اکثر اہل علم صحابہ کا انمیں سے ابی بکر صدیق اور عمر اور عثمان اور علی اور عائشہ اور اور کئی فقہائے تابعین اور من بعدہم سے ہیں مثل سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کے۔ کہا انہوں نے جب دونوں ختنے ملجائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے **باب** اس بیان میں کہ پانی پانی سے ہے

سلہ امام شافعی نے کتاب اُم میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مطلق غسل فرض کیا ہے کوئی ایسی چیز بیان نہیں کی جس سے غسل شروع کیا جاوے پس اب جسطرح نہانے والا نہائیگا غسل اسکا کافی ہو جائیگا۔ بشرطیکہ تمام بدن پر پانی ڈال لے لیکن مختار یہی ہے کہ استحباباً پہلے پہل وضو کیا جاوے جیسا کہ نماز کے واسطے کیا جاتا ہے بعد اسکے غسل کرے اور یہ بھی احتمال ہے کہ آنحضرت کا غسل کرنا اس طور سے دلالت کرتا ہے کہ وضو کرنا غسل سے پہلے سنت مؤکدہ ہو ۱۲ سلہ کہا امام نووی نے معنی حدیث کے یہ ہیں کہ غسل کا واجب ہونا انزال پر موقوف نہیں انزال ہو یا نہو غسل واجب ہو جاتا ہے بشرطیکہ دونوں ختنے یعنے مرد اور عورت کے آپس میں ملجائیں یہی مذہب ہے جمہور علماء کا ۱۲ سلہ یعنے نہانا انزال سے واجب ہوتا ہے جمہور کا مذہب تو یہی ہے کہ حشفہ غائب ہونے سے غسل واجب ہو جاتا ہے انزال ہو یا نہو جیسا کہ حدیث دارقطنی وغیرہ میں آیا ہے اذا جلس بین شعبہا الاربع ثم جہدہا فقد وجب الغسل وان لم ینزل۔ اور بعض کا یہ مذہب ہے کہ نہانا انزال سے واجب ہوتا ہے دلیل انکی یہ حدیث ہے جو باب میں مذکور ہے کہ الماء من الماء یعنے نہانا انزال سے واجب ہو جاتا ہے جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حکم ابتداء اسلام میں تھا بعد اسکے منسوخ ہو گیا۔ یا یہ حکم احتلام کا ہے کہ حالت احتلام میں غسل تب واجب ہوتا ہے اگر انزال ہو ورنہ نہیں ۱۲

حدثنا احمد بن منیع نا عبد اللہ بن المبارک نا یونس بن یزید عن الزہری عن سہل بن سعد عن ابی بن کعب قال انما
کان الماء من الماء رخصۃ فی اول الاسلام ثم نہی عنہا حدثنا احمد بن منیع نا ابن المبارک نا معمر عن الزہری بہذا الاسناد
مثلہ قال ابو عیسی ہذا حدیث حسن صحیح وانما کان الماء من الماء فی اول الاسلام ثم نسخ بعد ذلک وہکذا روی غیر واحد
من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منہم ابی بن کعب ورافع بن خدیج والعمل علی ہذا عند اکثر اہل العلم علی انہ اذا
جامع الرجل امرأتہ فی الفرج وجب علیہما الغسل وان لم ینزلا حدثنا علی بن حجر نا شریک عن ابی الجحاف عن عکرمۃ عن ابن
عباس قال انما الماء من الماء فی الاحتلام قال ابو عیسی سمعت الجارود یقول سمعت وکیعا یقول لم نجد ہذا الحدیث الا عند
شریک وفی الباب عن عثمان بن عفان وعلی بن ابی طالب والزبیر وطلحۃ وابی ایوب وابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
الماء من الماء وابو الجحاف اسمہ داود بن ابی عوف وروی عن سفیان الثوری قال نا ابو الجحاف وکان مرضیا باب فیمن یستیقظ و
یری بللا ولا یذکر احتلاما حدثنا احمد بن منیع نا حماد بن خالد الخیاط عن عبد اللہ بن عمر عن عبید اللہ بن عمر عن القاسم بن محمد عن
عائشۃ قالت سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الرجل یجد البلل ولا یذکر احتلاما قال یغتسل وعن الرجل یری انہ قد احتلم ولم یجد بللا
قال لا غسل علیہ قالت ام سلمۃ یا رسول اللہ ہل علی المرأۃ تری ذلک غسل قال نعم ان النساء شقائق الرجال قال ابو عیسی وانما روی
ہذا الحدیث عبد اللہ بن عمر عن عبید اللہ بن عمر حدیث عائشۃ فی الرجل یجد البلل ولا یذکر احتلاما وعبد اللہ ضعفہ یحیی بن
سعید من قبل حفظہ فی الحدیث وہو قول غیر واحد من اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین اذا استیقظ الرجل فرأی
بلۃ انہ یغتسل وہو قول سفیان واحمد وقال بعض اہل العلم من التابعین انما یجب علیہ الغسل اذا کانت البلۃ بلۃ نطفۃ وہو قول الشافعی و
اسحاق واذا رأی احتلاما ولم یر بلۃ فلا غسل علیہ عند عامۃ اہل العلم باب ما جاء فی المنی والمذی حدثنا محمد بن عمرو السواق البلخی نا ہشیم عن یزید عن ابی زیاد ح

حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن یزید نے زہری سے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے
ابی بن کعب سے کہا انہوں نے یہ جو حکم ہے کہ پانی پانی سے ہے اسکی رخصت ابتداء اسلام میں تھی پھر اس سے منع کیا گیا حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے
ابن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے ساتھ اسی اسناد کے مثل حدیث مذکور کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حکم جو ہے کہ پانی پانی
سے ہے ابتداء اسلام میں تھا پھر بعد اسکے منسوخ ہوگیا۔ اور اسیطرح کئی اور لوگوں نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے روایت کی ہے مانند
ابی بن کعب اور رافع بن خدیج ہیں اور اکثر اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے کہ جب مرد عورت سے فرج میں جماع کرے تو ان دونوں پر غسل واجب ہوتا ہے
اگرچہ دونوں کو انزال نہو حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو شریک نے ابی الجحاف سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہا انہوں نے یہ حکم جو ہے کہ پانی
پانی سے ہے احتلام کے باب میں ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے سنا میں نے جارود سے کہ کہتا سنا میں نے وکیع سے کہ کہتا ہمنے یہ حدیث شریک کے سوا اور کسی سے نہیں پائی اور
اس باب میں روایت ہے عثمان بن عفان اور علی بن ابی طالب اور زبیر اور طلحہ اور ابی ایوب اور ابی سعید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے پانی پانی سے ہے
اور ابو الجحاف کا نام داؤد بن ابی عوف ہے۔ اور مروی ہے سفیان ثوری سے کہ حدیث کی ہمسے ابو الجحاف نے اور یہ اچھا آدمی ہے۔ باب بیچ حکم اس شخص کے جو نیند سے بیدار
ہوا اور تری کو دیکھتا ہے اور احتلام کو یاد نہیں رکھتا حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن خالد خیاط نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے
انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس مرد کی بابت سوال کیے گئے جو تری کو پاتا ہے اور احتلام کو یاد نہیں رکھتا فرمایا آپ نے غسل
کرے اور اس مرد کی بابت سوال کیے گئے کہ وہ خواب میں دیکھتا ہے کہ مجھے احتلام ہوگیا ہے اور تری کو نہیں پاتا فرمایا آپ نے اسپر غسل نہیں ہے کہا ام سلمہ نے یا رسول اللہ کیا عورت
پر جب یہ خواب دیکھے غسل ہے فرمایا آپ نے ہاں اسلیے کہ عورتیں مردوں کی بہنیں ہیں کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو عبداللہ بن عمر نے عبیداللہ بن عمر سے بطریق
عائشہ سے روایت کیا ہے اس مرد کے حق میں جو تری کو پاتا ہے اور احتلام کو یاد نہیں رکھتا اور عبداللہ کو یحییٰ بن سعید نے ضعیف کیا ہے حدیث میں حافظہ کی جہت سے۔ اور یہ
قول کئی اہل علم کا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین سے کہ جب آدمی بیدار ہو اور تری کو دیکھے تو غسل کرے اور یہی قول سفیان ثوری اور امام احمد کا۔ اور بعض اہل
علم نے تابعین سے کہا ہے کہ غسل اسپر اسوقت واجب ہوتا ہے کہ جب تری تری نطفہ کی ہو اور یہ قول ہے امام شافعی اور اسحٰق کا اور جب کسی نے خواب میں احتلام دیکھا اور تری کو
نہیں دیکھا تو اسپر عام اہل علم کے نزدیک غسل نہیں ہے باب منی اور مذی کے بیان میں حدیث کی ہمسے محمد بن عمرو سواق بلخی نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے یزید بن ابی زیاد

ف۱ آپ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص اپنے فرش پر بعد جاگنے کے تری یعنی منی دیکھے اور اسکو احتلام کا خیال نہو تو غسل واجب ہے یا نہیں فرمایا آپ نے غسل واجب ہے دوسرا سوال یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے خواب میں دیکھا کہ مجھے احتلام ہوگیا ہے اور تری یعنی منی فرش پر نہیں ہے کیا اسپر غسل واجب ہے فرمایا آپ نے نہیں اور یہ جواب ... کہ عورتیں مردوں کی بہنیں ہیں یعنی پیدائش میں مانند ہیں۔ پس انکے احکام اپنے بھی جاری ہونگے

وثنا محمود بن غیلان نا حسین الجعفی عن زائدة عن یزید بن ابی زیاد عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن علی قال سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن المذی فقال من المذی الوضوء
ومن المنی الغسل وفی الباب عن المقداد بن الاسود وابی بن کعب **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وقد روی عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غیر وجه من المذی الوضوء ومن المنی
الغسل وهو قول عامة اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین وبه یقول الشافعی واحمد واسحاق **باب** فی المذی
یصیب الثوب **حدثنا** هناد نا عبدة عن محمد بن اسحاق عن سعید بن عبید هو ابن السباق عن ابیه عن سهل بن حنیف قال کنت
القی من المذی شدة وعناء فکنت اکثر منه الغسل فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسألته عنه فقال انما یجزئک من ذلک
الوضوء قلت یا رسول اللہ کیف بما یصیب ثوبی منه قال یکفیک ان تأخذ کفا من ماء فتنضح به ثوبک حیث تری انه اصاب منه
قال ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح ولا نعرف مثل هذا وقد اختلف اهل العلم فی المذی یصیب الثوب فقال بعضهم لا یجزی الا الغسل وهو
قول الشافعی واسحاق وقال بعضهم یجزئه النضح وقال احمد ارجو ان یجزئه النضح بالماء **باب** فی المنی یصیب الثوب **حدثنا** هناد
نا ابو معاویة عن الاعمش عن ابرهیم عن همام بن الحارث قال ضاف عائشة ضیف فامرت له بملحفة صفراء فنام فیها فاحتلم فاستحیی ان یرسل الیها
وبها اثر الاحتلام فغمسها فی الماء ثم ارسل بها فقالت عائشة لم افسد علینا ثوبنا انما کان یکفیه ان یفرکه باصابعه وربما فرکته من ثوب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم باصابعی **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وهو قول غیر واحد من الفقهاء مثل سفیان واحمد واسحاق قالوا فی المنی یصیب الثوب یجزئه
الفرک وان لم یغسله وهکذا روی عن منصور عن ابرهیم عن همام بن الحارث عن عائشة مثل روایة الاعمش وروی ابو معشر هذا الحدیث عن
ابرهیم عن الاسود عن عائشة وحدیث الاعمش اصح **حدثنا** احمد بن منیع نا ابو معاویة عن عمرو بن میمون بن مهران عن سلیمان بن یسار عن عائشة انها غسلت منیا من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے ح اور حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے حسین جعفی نے زائدہ سے اُسنے یزید بن ابی زیاد سے اُسنے عبد الرحمن بن ابی لیلے سے اُسنے علی سے
کہا اُسنے مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کی بابت سوال کیا سو فرمایا آپ نے مذی سے وضو ہے اور منی سے غسل ہے۔ اور اس باب مین روایت
ہے مقداد بن اسود اور ابی بن کعب سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کی گئی ہے بواسطہ حضرت علی رضہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کئی وجہ سے کہ مذی سے وضو ہے اور منی سے غسل ہے اور یہ قول ہے عام اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین سے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے
امام شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** مذی کے بیان میں جو کپڑے کو لگجائے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے محمد بن اسحق سے اُسنے
سعید بن عبید سے جو بیٹا سباق کا ہے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے سہل بن حنیف سے کہ کہا اُسنے مین مذی سے شدت اور رنج بہت دیکھتا تھا اور اُس سے
بہت غسل کرتا تھا پس مینے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر کی اور آپ سے اُسکی بابت سوال کیا سو فرمایا آپ نے تجھو اُس سے
تو وضو ہی کافی ہے مینے کہا یا رسول اللہ کس طرح ہے حال اُسکا جو اُس سے میرے کپڑے کو لگجائے فرمایا آپ نے تجھے یہ کافی ہے کہ پانی کا ایک چلو بھر کے
اور کپڑے پر چھڑکے جہان تو دیکھے کہ وہ لگی ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نہین پہچانتے ہم مثل اس حدیث کو مگر حدیث محمد بن اسحق سے جو
مذی میں ہے مثل اسکی۔ اور اہل علم کا مذی میں اختلاف ہے جو کپڑے میں لگجائے سو بعض نے کہا ہے سوائے غسل کے کفایت نہین ہو سکتی اور یہ قول ہے امام
شافعی اور اسحاق کا۔ اور کہا بعض نے اسکو چھڑکنا ہی کافی ہو جاتا ہے۔ اور کہا امام احمد نے مین امید رکھتا ہون کہ اُسکو پانی کے ساتھ چھڑکنا کافی ہو جاتا
ہے **باب** حکم منی مین جو کپڑے کو پہونچ جاوے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے ہمام
بن حارث سے کہا اُسنے حضرت عائشہ رض کے پاس ایک مہمان آیا سو حضرت عائشہ رض نے اُسکے واسطے ایک چادر زرد کا حکم دیا سو وہ شخص اُسمین سو رہا
اور محتلم ہو گیا اور اُسنے وہ (کپڑا) حضرت عائشہ کی طرف بھیجنے سے اُس حالت مین کہ اُسمین اثر احتلام کا ہو شرم کی پس اُسنے وہ کپڑا پانی مین ڈبو دیا پھر
اُسکو بھیجدیا۔ سو حضرت عائشہ رض نے کہا کیون اُسنے ہمارے کپڑے کو خراب کیا اُسکو تو انگلیون کے ساتھ چھیلنا ہی کافی تھا اور بسا اوقات مینے
اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے چھیلا ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ قول ہے کئی ایک فقہا کا مثل سفیان ثوری
اور احمد اور اسحاق کا کہ کہا اونہون نے منی جو کپڑے کو لگجائے اُسکو چھیلنا کافی ہے۔ اگرچہ اُسکو نہ دھووے۔ اور ایسا ہی روایت کی گئی ہے منصور
سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے ہمام بن حارث سے اُسنے عائشہ سے مثل روایت اعمش کی۔ اور روایت کی ہے ابو معشر نے اس حدیث کو ابراہیم سے اُسنے
اسود سے اُسنے عائشہ سے۔ اور حدیث اعمش کی زیادہ صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے عمرو بن میمون بن
مہران سے اُسنے سلیمان بن یسار سے اُسنے عائشہ رض سے کہ اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھو یا۔

قال ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وحدیث عائشة انها غسلت منیا من ثوب رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس بمخالف لحدیث الفرك وان كان الفرك یجزیٔ فقد یستحب للرجل ان لایری علی ثوبه اثره قال ابن عباس المنی بمنزلة المخاط فامطه عنك ولو باذخرة **باب** فی الجنب ینام قبل ان یغتسل **حدثنا** هناد نا ابوبكر بن عیاش عن الاعمش عن ابی اسحاق عن الاسود عن عائشة قالت كان النبی صلی الله علیه وسلم ینام وهو جنب ولا یمس ماء **حدثنا** هناد نا وكیع عن سفیان عن ابی اسحاق نحوه **قال** ابو عیسی وهذا قول سعید بن المسیب وغیره وقد روی غیر واحد عن الاسود عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم انه كان یتوضأ قبل ان ینام وهذا اصح من حدیث ابی اسحاق عن الاسود وقد روی عن ابی اسحاق هذا الحدیث شعبة والثوری وغیر واحد ویرون ان هذا غلط من ابی اسحاق **باب** فی الوضوء للجنب اذا اراد ان ینام **حدثنا** محمد بن المثنی نا یحیی بن سعید عن عبید الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر عن عمر انه سأل النبی صلی الله علیه وسلم اینام احدنا وهو جنب قال نعم اذا توضأ وفی الباب عن عمار وعائشة وجابر وابی سعید وام سلمة **قال** ابو عیسی حدیث عمر احسن شیٔ فی هذا الباب واصح وهو قول غیر واحد من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم والتابعین وبه یقول سفیان الثوری وابن المبارك والشافعی واحمد واسحاق قالوا اذا اراد الجنب ان ینام توضأ قبل ان ینام **باب** ما جاء فی مصافحة الجنب **حدثنا** اسحاق بن منصور نا یحیی بن سعید القطان نا حمید الطویل عن بكر بن عبد الله المزنی عن ابی رافع عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم لقیه وهو جنب قال فانخنست فاغتسلت ثم جئت فقال این كنت او این ذهبت قلت انی كنت جنبا قال ان المؤمن لا ینجس

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حدیث عائشہ کی یہ کہ اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھویا منی کے چھیلنے کی حدیث کے مخالف نہیں ہے اگرچہ چھیلنا منی کا کافی ہو جاتا ہے سو مرد کے لیے مستحب یہ ہے کہ اُسکا اثر کپڑے پر نہ دیکھے کہا ابن عباس نے منی تھوک کی مثل ہے سو اُسکو اپنے بدن سے دور کر اگرچہ ساتھ اذخر کے ہو **باب** اس بیان میں کہ جنبی نہانے سے پہلے سو رہے[1] **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو بکر بن عیاش نے اعمش سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے اسود سے اُسنے عائشہ رضہ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سو رہتے تھے اُس حالت میں کہ جنبی ہوتے اور پانی کو نہ چھوتے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے ابی اسحاق سے مثل اُسکی کہا ابو عیسےٰ نے اور یہ قول ہے سعید بن مسیب وغیرہ کا اور روایت کی ہے کئی اور لوگون نے بھی اسود سے اُسنے عائشہ رضہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ آنحضرت سو نے سے پہلے وضو کر لیتے تھے۔ اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہے ابی اسحاق کی حدیث سے جو اسود سے مروی ہے اور یہ حدیث شعبہ اور ثوری اور کئی اور لوگون نے ابی اسحاق سے روایت کی ہے۔ اور کہا کہ یہ حدیث ابی اسحاق سے غلط ہے۔ **باب** جنبی کے وضو کے بیان میں کہ جب وہ سونیکا ارادہ کرے **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے عمر رضہ سے کہ اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کیا کوئی ہم میں سے حالت جنب میں سو رہے فرمایا آپ نے ہان جبکہ وضو کر لے۔ اور اس باب میں روایت ہے عمار اور عائشہ اور جابر اور ابی سعید اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عمر کی اس باب میں سب سے حسن اور صحیح ہے۔ اور یہ قول ہے کئی ایک صحابہ اور تابعین کا۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہ کہا انہون نے جب جنبی سونے کا ارادہ کرے تو سونے سے پہلے وضو کر لے۔ **باب** جنبی سے مصافحہ کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا حدیث کی ہمسے حمید طویل نے بکر بن عبد اللہ مزنی سے اُسنے ابی رافع سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھسے ملے اُس حالت میں کہ مین جنبی تھا کہا ابو ہریرہ نے پس مین پیچھے ہٹ گیا اور نہایا پھر آیا سو فرمایا آپ نے تو کہان تھا یا فرمایا آپ نے تو کہان گیا تھا میں نے کہا میں جنبی تھا۔ فرمایا آپ نے مومن نجس نہیں ہوتا۔

[1] یعنی فی ذاتہ حالت حیات اور ممات مین نجس نہیں ہوتا مگر اُس نجاست سے جو عارضی ہو مثل پاخانہ اور پیشاب کے بظاہر اس کلام سے یہ معلوم ہوتا کہ مومن نجس نہیں ہوتا اور کافر نجس ہو جاتا ہے جیسا کہ اہل ظاہر کا مذہب ہے دلیل انکی یہ آیت ہے انما المشرکون نجس جمہور نے اس حدیث کا یہ جواب دیا ہے کہ یہ جو آپنے فرمایا ہے کہ مومن نجس نہیں ہوتا مراد اس سے ظاہری اعضا مین کیونکہ عادتاً نجاست سے پرہیز کرتا ہے بخلاف مشرک کے کہ وہ نجاست سے محافظت نہیں کرتا اور آیت کا جواب یہ ہے کہ مراد یہ ہے کہ وہ اعتقاد مین نجس ہین دلیل انکی یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اہل کتاب سے نکاح کرنا جائز رکھا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اُنکے پسینے سے بچاؤ اُس شخص کا جو اُنکے ساتھ مجامعت کرتا ہو ممکن نہیں۔ پس ایسے امور سے شرع نے ان پر نہانا واجب نہیں کیا۔ پس معلوم ہوا کہ آدمی زندہ نجس العین نہیں ہے۔ کیونکہ عورتون اور مردون مین کچھ فرق نہیں ہے ۱۲ فتح الباری۔

وفی الباب عن حذیفة قال ابو عیسی حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح وقد رخص غیر واحد من اهل العلم فی مصافحة الجنب ولم یروا بعرق الجنب والحائض باسًا **باب ما جاء فی المراة تری فی المنام مثل ما یری الرجل** حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینة عن هشام بن عروة عن ابیه عن زینب بنت ابی سلمة عن ام سلمة قالت جاءت ام سلیم ابنة ملحان الی النبی صلی الله علیه وسلم فقالت یا رسول الله ان الله لا یستحیی من الحق فهل علی المراة تعنی غسلًا اذا هی رات فی المنام مثل ما یری الرجل قال نعم اذا هی رات الماء فلتغتسل قالت ام سلمة قلت لها فضحت النساء یا ام سلیم قال ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وهو قول عامة الفقهاء ان المراة اذا رات فی المنام مثل ما یری الرجل فانزلت ان علیها الغسل وبه یقول سفیان الثوری والشافعی وفی الباب عن ام سلیم وخولة وعائشة وانس **باب فی الرجل یستدفئ بالمراة بعد الغسل** حدثنا هناد نا وکیع عن حریث عن الشعبی عن مسروق عن عائشة قالت ربما اغتسل النبی صلی الله علیه وسلم من الجنابة ثم جاء فاستدفا بی فضممته الی ولم اغتسل قال ابو عیسی هذا حدیث لیس باسناده باس وهو قول غیر واحد من اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم والتابعین ان الرجل اذا اغتسل فلا باس بان یستدفئ بامراته وینام معها قبل ان تغتسل المراة وبه یقول سفیان الثوری والشافعی واحمد واسحاق **باب التیمم للجنب اذا لم یجد الماء** حدثنا محمد بن بشار ومحمود بن غیلان قالا نا ابو احمد الزبیری نا سفیان عن خالد الحذاء عن ابی قلابة عن عمرو بن بجدان عن ابی ذر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الصعید الطیب طهور المسلم وان لم یجد الماء عشر سنین فاذا وجد الماء فلیمسه بشرته فان ذلک خیر وقال محمود فی حدیثه ان الصعید الطیب وضوء المسلم وفی الباب عن ابی هریرة وعبد الله بن عمرو وعمران بن حصین قال ابو عیسی وهکذا روی غیر واحد عن خالد الحذاء عن ابی قلابة عن عمرو بن بجدان عن ابی ذر وقد روی هذا الحدیث ایوب عن ابی قلابة عن رجل من بنی عامر عن ابی ذر ولم یسمه وهذا حدیث حسن وهو قول عامة الفقهاء ان الجنب والحائض اذا لم یجدا الماء تیمما وصلیا

اور اس باب میں حذیفہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے۔ اور کئی ایک اہل علم نے جنبی کے مصافحہ کرنے میں رخصت دی ہے اور انہوں نے جنبی اور حائض کے پسینے سے کچھ خوف دیکھا ہے **باب** اس بیان میں کہ عورت خواب دیکھے جیسا کہ مرد خواب میں دیکھتا ہے حدیث کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے اُنہوں نے ام سلمہ سے کہ کہا اُنہوں نے ام سلیم ملحان کی بیٹی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ بیشک اللہ تعالیٰ حق بات سے شرم نہیں کرتا سو آپ فرمائیے کہ کیا عورت پر ہے یعنی نہانا جب وہ خواب میں دیکھے مثل اسکے کہ مرد لوگ دیکھتا ہے فرمایا آپ نے ہاں جب وہ پانی دیکھ لے تو غسل کرلے۔ کہا ام سلمہ نے میں نے اُس عورت سے کہا اے ام سلیم تو نے عورتوں کو شرمندہ کردیا ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہی قول ہے عامہ فقہا کا کہ جب عورت خواب میں دیکھے مثل اسکے کہ مرد دیکھتا ہے پس اسکو انزال ہوجائے تو اُس پر غسل ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور شافعی اور اس باب میں روایت ہے ام سلیم اور خولہ اور عائشہ اور انس سے رضی اللہ عنہم **باب** اُس مرد کے بیان میں جو بعد غسل کے عورت کے ساتھ گرمی لیتا ہے۔ حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے حریث سے اُنہوں نے شعبی سے اُنہوں نے مسروق سے اُنہوں نے عائشہ رضی سے کہا اُنہوں نے کئی مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنابت کا غسل کیا پھر آئے اور میرے ساتھ گرمی لی میں نے آپ کو اپنے ساتھ ملا لیا اور میں غسل نہیں کیا ہوتا تھا کہا ابو عیسیٰ نے یہ ایسی حدیث ہے کہ اسکی اسناد میں کچھ خوف نہیں ہے۔ اور یہ قول ہے کئی ایک اہل علم صحابہ اور تابعین کا کہ مرد جب غسل کرلے تو اسکو خوف نہیں کہ اپنی عورت کے ساتھ گرمی حاصل کرے اور عورت کے نہانے سے پہلے اسکے ساتھ سو رہے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** جنبی کے تیمم کے بیان میں جب کہ وہ پانی کو نہ پائے حدیث کی ہم سے محمد بن بشار اور محمود بن غیلان نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے ابو احمد زبیری نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے خالد الحذاء سے اُنہوں نے ابی قلابہ سے اُنہوں نے عمرو بن بجدان سے اُنہوں نے ابی ذر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مٹی پاک مسلمان کے لیے طہارت ہے اگرچہ دس برس پانی نہ پائے سو جب پانی پائے تو اپنے بدن کو پہونچائے کیونکہ یہ بہتر ہے[1] اور کہا محمود نے اپنی حدیث میں مٹی پاک وضو مسلمان کا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو اور عمران بن حصین سے رضی اللہ عنہم۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور اسی طرح ہی روایت کی ہے کئی ایک اور لوگوں نے بھی خالد بن حذاء سے اُنہوں نے ابی قلابہ سے اُنہوں نے عمرو بن بجدان سے اُنہوں نے ابی ذر سے۔ اور نیز روایت کیا اس حدیث کو ایوب نے ابی قلابہ سے اُنہوں نے ایک مرد سے جو قبیلہ بنی عامر سے تھا۔ اُنہوں نے ابی ذر سے اور ابی قلابہ نے اُس مرد کا نام نہیں لیا۔ اور یہ حدیث حسن ہے۔ اور یہ قول ہے عامہ فقہاء کا۔ کہ جنبی اور حائض جب پانی نہ پائیں تو تیمم کریں اور نماز پڑھیں

[1] بہتر مقابلے وجوب کے نہیں ہے کہ توہم ہو کہ وضو کرنا وقت دیکھنے پانی کے واجب نہیں نظیر اسکی یہ آیت ہے اصحاب الجنۃ یومئذ خیر مستقرا ۱۲

عن ابن مسعود انه كان لا يرى التيمم للجنب وان لم يجد الماء ويروى عنه انه رجع عن قوله فقال يتيمم اذا لم يجد الماء وبه يقول سفيان الثوري ومالك والشافعي
واحمد واسحاق **باب** في المستحاضة **حدثنا** هناد نا وكيع وعبدة وابو معاوية عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت جاءت فاطمة
ابنة ابي حبيش الى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله اني امرأة استحاض فلا اطهر افادع الصلوة قال لا انما ذلك عرق وليست
بالحيضة فاذا اقبلت الحيضة فدعي الصلوة واذا ادبرت فاغسلي عنك الدم وصلي قال ابو معاوية في حديثه وقال توضئي لكل صلوة حتى يجيء
ذلك الوقت وفي الباب عن ام سلمة **قال** ابو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح وهو قول غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبي صلى
الله عليه وسلم والتابعين وبه يقول سفيان الثوري ومالك وابن المبارك والشافعي ان المستحاضة اذا جاوزت ايام اقرائها اغتسلت
وتوضأت لكل صلوة **باب** ما جاء ان المستحاضة تتوضأ لكل صلوة **حدثنا** قتيبة نا شريك عن ابي اليقظان عن عدي بن ثابت عن ابيه عن جده
عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال في المستحاضة تدع الصلوة ايام اقرائها التي كانت تحيض فيها ثم تغتسل وتتوضأ عند كل صلوة وتصوم وتصلي
حدثنا علي بن حجر انا شريك نحوه بمعناه **قال** ابو عيسى هذا حديث قد تفرد به شريك عن ابي اليقظان وسالت محمدا عن هذا الحديث وقلت عدي
بن ثابت عن ابيه عن جده جد عدي ما اسمه فلم يعرف محمد اسمه وذكرت لمحمد قول يحيى بن معين ان اسمه دينار فلم يعبأ به وقال احمد واسحاق في المستحاضة
ان اغتسلت لكل صلوة هو احوط لها وان توضأت لكل صلوة اجزاها وان جمعت بين الصلوتين بغسل اجزاها **باب** في المستحاضة انها تجمع بين الصلوتين
بغسل واحد **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو عامر العقدي نا زهير بن محمد عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن ابراهيم بن محمد بن طلحة عن عمه عمران
بن طلحة عن امه حمنة ابنة جحش قالت كنت استحاض حيضة كبيرة شديدة فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم استفتيه واخبره فوجدته في بيت اختي زينب
بنت جحش فقلت يا رسول الله اني استحاض حيضة كبيرة شديدة فما تامرني فيها فقد منعتني الصيام والصلوة قال انعت لك الكرسف

اور ابن مسعود سے مروی ہے کہ وہ جنبی کے لیے تیمم جائز نہیں رکھتا تھا۔ اگرچہ پانی نہ پائے۔ اور اسکا رجوع کرنا بھی اپنے قول سے مروی ہے۔ سو کہا
کہ جب پانی نہ پائے تو تیمم کرے۔ اور ساتھ اسکے کہتا ہے سفیان ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق رحمہم اللہ **باب** استحاضہ
کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع اور عبدہ اور ابو معاویہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے اباپ سے اُسنے
عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُسنے فاطمہ بنت ابی حبیش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ میں عورت ہوں مجھے اسقدر استحاضہ
آتا ہے کہ میں پاک نہیں ہوتی کیا میں نماز کو چھوڑ دوں فرمایا آپ نے کہ نہیں یہ تو ایک رگ ہے اور حیض نہیں سو جب حیض کا وقت آوے تو نماز کو چھوڑ دے
اور جب جاتا رہے تو اپنے بدن سے خون کو دھو اور نماز پڑھ کہا ابو معاویہ نے اپنی حدیث میں اور فرمایا آپ نے ہر نماز کے لیے جو وقت اسکا آوے
تو وضو کر۔ اور اس باب میں روایت ہے ام سلمہ سے کہا ابو عیسی نے حدیث عائشہ کی حسن صحیح ہے۔ اور یہ قول ہے کئی ایک اہل علم کا صحابہ اور تابعین سے اور ساتھ
اسکے کہتا ہے سفیان ثوری اور مالک اور ابن مبارک اور شافعی کہ جب عورت مستحاضہ کے دن حیض کے گذر جائیں تو نہالے اور ہر ایک نماز کے لیے وضو کرے
باب اس بیان میں کہ مستحاضہ ہر ایک نماز کے لیے وضو کرے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے شریک نے ابی الیقظان سے اُسنے عدی
بن ثابت سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے مستحاضہ کے حق میں کہ اپنے حیض کے دنوں
میں جنمیں وہ حائض ہوتی ہے وہ نماز کو چھوڑ دے پھر غسل کرے اور ہر ایک نماز کے واسطے وضو کرے اور روزے رکھے اور نماز پڑھے **حدیث** کی ہم سے
علی بن حجر نے کہا خبر دی ہم کو شریک نے مثل اسکے ساتھ اسی معنی کے کہا ابو عیسی نے اس حدیث کو فقط شریک ہی نے ابی الیقظان سے روایت کیا ہے
اور میں نے محمد سے اس حدیث کی بابت سوال کیا اور کہا کہ عدی بن ثابت جو بواسطے باپ کے اپنے دادا سے راوی ہے اسکے دادا کا نام کیا ہے پس محمد نے اُسکے
نام کو نہ پہچانا اور میں نے محمد سے یحیی بن معین کا قول ذکر کیا کہ نام اسکا دینار ہے سو اُسنے اسکا اعتبار بھی نہ کیا۔ اور کہا امام احمد اور اسحاق نے مستحاضہ کے حق میں
اگر ہر ایک نماز کے واسطے غسل کرے تو اُسکے لیے احتیاط ہے اور اگر ہر ایک نماز کے واسطے وضو کرے تو اسکو کافی ہو جاتا ہے۔ اور دو نمازوں کو ایک غسل سے جمع کرے تو بھی اسکو
کافی ہو جاتا ہے **باب** اس بیان میں کہ مستحاضہ ایک غسل سے دو نمازوں کو جمع کرے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث
کی ہم سے زہیر بن محمد نے عبد اللہ بن عقیل سے اُسنے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے اُسنے اپنے چچا عمران بن طلحہ سے اُسنے اپنی والدہ حمنہ بنت جحش سے کہ کہا اُسنے مجھے استحاضہ بہت سخت
آیا کرتا تھا سو میں نبی صلعم کے پاس فتوی طلب کرنے اور آپکو خبر دینے کے واسطے آئی۔ پس میں نے آپکو اپنی بہن زینب جحش کے گھر میں پایا سو میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے استحاضہ
بہت سخت آتا ہے۔ سو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں سمجھے تو اُسنے نماز اور روزے سے منع کر دیا ہے فرمایا آپ نے میں نے تیرے لیے کرسف پسند کیا ہے

فانه يذهب الدم قالت هو اكثر من ذلك قال فتلجمي قالت هو اكثر من ذلك قال فاتخذي ثوبا قالت هو اكثر من ذلك
انما اثج ثجا فقال النبي صلى الله عليه وسلم سآمرك بامرين ايهما صنعت اجزأ عنك فان قويت عليهما فانت اعلم فقال انما هي
ركضة من الشيطان فتحيضي ستة ايام او سبعة ايام في علم الله ثم اغتسلي فاذا رأيت انك قد طهرت واستنقأت فصلي اربعة وعشرين
ليلة او ثلاثة وعشرين ليلة وايامها وصومي وصلي فان ذلك يجزئك وكذلك فافعلي كما تحيض النساء وكما يطهرن لميقات
حيضهن وطهرهن فان قويت على ان تؤخري الظهر وتعجلي العصر ثم تغتسلين حين تطهرين تصلين الظهر والعصر جميعا ثم
تؤخرين المغرب وتعجلين العشاء ثم تغتسلين وتجمعين بين الصلوتين فافعلي وتغتسلين مع الصبح وتصلين وكذلك فافعلي
وصومي ان قويت على ذلك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو اعجب الامرين الي **قال** ابو عيسى هذا
حديث حسن صحيح ورواه عبيد الله بن عمرو الرقي وابن جريج وشريك عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن ابراهيم بن محمد
بن طلحة عن عمه عمران عن امه حمنة الا ان ابن جريج يقول عمر بن طلحة والصحيح عمران بن طلحة وسألت محمدا عن هذا الحديث
فقال هو حديث حسن وهكذا قال احمد بن حنبل هو حديث حسن صحيح وقال احمد واسحاق في المستحاضة اذا كانت تعرف حيضها
باقبال الدم وادباره فاقباله ان يكون اسود وادباره ان يتغير الى الصفرة فالحكم فيها على حديث فاطمة بنت ابي حبيش وان
كانت المستحاضة لها ايام معروفة قبل ان تستحاض فانها تدع الصلوة ايام اقرائها ثم تغتسل وتتوضأ لكل صلوة وتصلي
واذا استمر بها الدم ولم يكن لها ايام معروفة ولم تعرف الحيض باقبال الدم وادباره فالحكم لها على حديث حمنة بنت جحش
وقال الشافعي المستحاضة اذا استمر بها الدم في اول ما رأت فدامت على ذلك فانها تدع الصلوة ما بينها وبين خمسة عشر
يوما فاذا طهرت في خمسة عشر يوما او قبل ذلك فانها ايام حيض فاذا رأت الدم اكثر من خمسة عشر يوما فانها تقضي
صلوة اربعة عشر يوما ثم تدع الصلوة بعد ذلك اقل ما تحيض النساء وهو يوم وليلة

کیونکہ وہ خون کو دور کر دیتا ہے۔ کہا اُسنے وہ اُس سے زیادہ ہے۔ فرمایا آپ نے پس لجام باندھ لے۔ کہا اُسنے وہ اُس سے بھی زیادہ ہے فرمایا آپ نے
اُسکے نیچے کپڑا رکھ کہا اُسنے وہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ میں تو کثرت سے خون بہاتی ہوں۔ پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میں تجھے دو امر بتلاتا ہوں کہ
اُنمیں سے جونسا تو کریگی وہ تجھے کافی ہو جائیگا۔ پس اگر تو دونوں پر قادر ہے تو تو اچھا جانتی ہے۔ فرمایا آپ نے تحقیق یہ تو شیطان کی چھیڑ ہے تو اللہ
کے علم میں چھ دن یا سات دن حیض مان پھر غسل کر پس جب تو معلوم کر لے کہ میں پاک اور صاف ہو گئی ہوں تو چوبیس راتیں یا تئیس رات
اور دن نماز پڑھ اور روزے رکھ اور نماز پڑھ سو یہ تجھے کافی ہو جائیگا۔ اور ایسا ہی جیسا کہ عورتیں حائض ہوتی ہیں اور جیسا کہ حیض اور طہر کے
وقت پر پاک ہوتی ہیں۔ اور اگر تو اس بات پر قادر ہو کہ ظہر کو مؤخر کرے اور عصر کو جلدی کرے پھر تو غسل کرے جب تو پاک ہووے اور جمع کرکے
ظہر اور عصر کی نماز پڑھے پھر مؤخر کرے تو مغرب کو اور جلدی کرے عشا کو پھر تو غسل کر اور جمع کر درمیان دونوں نمازوں کے اور غسل کر وقت صبح کے اور نماز پڑھ
اور ایسا ہی کر اور روزے رکھ اگر تو اسپر قادر ہو سکے۔ پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دوسرا کام میرے نزدیک بہتر ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے
اور روایت کیا اسکو عبید اللہ بن عمرو رقی اور ابن جریج اور شریک نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے اُسنے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے اُسنے اپنے چچا عمران سے اُسنے اپنی والدہ
حمنہ سے (اسیطرح) مگر ابن جریج کہتا ہے عمر بن طلحہ اور صحیح عمران بن طلحہ ہے اور اس حدیث کی بابت مینے محمد سے سوال کیا اُسنے کہا یہ حدیث حسن ہے اور ایسا ہی کہا
احمد بن حنبل نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور کہا امام احمد اور اسحاق نے مستحاضہ کے حق میں جبکہ وہ اپنے حیض کو پہچانے ساتھ آنے خون کے اور جانے
اُسکے کے۔ اور آنا اُسکا یہ ہے کہ وہ سیاہ ہوتا ہے اور جانا اُسکا یہ ہے کہ وہ زردی کی طرف متغیر ہو جاتا ہے پس حکم اسمیں حدیث فاطمہ بنت ابی حبیش کا ہے اور اگر مستحاضہ
کے واسطے مستحاضہ ہونے سے پہلے ایام حیض کے معروف ہوں تو وہ حیض کے دنوں میں نماز کو چھوڑ دے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے اور نماز پڑھے
اور جب اُسکو خون مسلسل جاری رہے اور اُسکے ایام حیض کے معروف نہوں اور حیض کو ساتھ آنے خون کے اور جانے کے پہچانتی نہو۔ پس حکم اُسکے واسطے
اوپر حدیث حمنہ بنت جحش کے ہے۔ اور کہا امام شافعی نے مستحاضہ کے حق میں کہ جب وہ خون پہلی مرتبہ دیکھے کہ ہمیشہ جاری ہو گیا اور اسی حالت پر ہمیشہ رہا
تو وہ پہلے دن سے لیکر پندرہ دن تک نماز چھوڑ دے پس اگر پندرہ دن یا قبل اسکے پاک ہو گئی تو وہ اُسکے ایام حیض کے ہونگے اور اگر اُسنے پندرہ دن سے
زیادہ خون دیکھا تو وہ چودہ دن کی نماز قضا کرے پھر بعد اسکے بہت تھوڑے دن جنمیں عورتوں کو حیض آتا ہے نماز کو چھوڑ دے یعنی ایک دن رات

قال ابو عیسی واختلف اھل العلم فی اقل الحیض واکثرہ فقال بعض اھل العلم اقل الحیض ثلث واکثرہ عشرۃ وھو قول سفیان الثوری واھل الکوفۃ وبہ یاخذ ابن المبارک وروی عنہ خلاف ھذا وقال بعض اھل العلم منھم عطاء بن ابی رباح اقل الحیض یوم ولیلۃ واکثرہ خمسۃ عشر وھو قول الاوزاعی ومالک والشافعی واحمد واسحاق وابی عبیدۃ **باب** ما جاء فی المستحاضۃ انھا تغتسل عند کل صلوۃ **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن ابن شھاب عن عروۃ عن عائشۃ انھا قالت استفتت ام حبیبۃ ابنۃ جحش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انی استحاض فلا اطھر افادع الصلوۃ فقال لا انما ذلک عرق فاغتسلی ثم صلی فکانت تغتسل لکل صلوۃ قال قتیبۃ قال اللیث لم یذکر ابن شھاب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر ام حبیبۃ ان تغتسل عند کل صلوۃ ولکنہ شیء فعلتہ ھی **قال** ابو عیسی ویروی ھذا الحدیث عن الزھری عن عمرۃ عن عائشۃ قالت استفتت ام حبیبۃ بنت جحش وقد قال بعض اھل العلم المستحاضۃ تغتسل عند کل صلوۃ وروی الاوزاعی عن الزھری عن عروۃ وعمرۃ عن عائشۃ **باب** ما جاء فی الحائض انھا لا تقضی الصلوۃ **حدثنا** قتیبۃ نا حماد بن زید عن ایوب عن ابی قلابۃ عن معاذۃ ان امرأۃ سألت عائشۃ قالت اتقضی احدانا صلوتھا ایام محیضھا فقالت احروریۃ انت قد کانت احدانا تحیض فلا تؤمر بقضاء **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح وقد روی عن عائشۃ من غیر وجہ ان الحائض لا تقضی الصلوۃ وھو قول عامۃ الفقھاء لا اختلاف بینھم فی ان الحائض تقضی الصوم ولا تقضی الصلوۃ **باب** ما جاء فی الجنب والحائض انھما لا یقرآن القرآن **حدثنا** علی بن حجر والحسن بن عرفۃ قالا نا اسماعیل بن عیاش عن موسی بن عقبۃ عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقرأ الحائض ولا الجنب شیئا من القرآن وفی الباب عن علی **قال** ابو عیسی حدیث ابن عمر لا نعرفہ الا من حدیث اسمعیل ابن عیاش عن موسی بن عقبۃ عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقرأ الجنب ولا الحائض وھو قول اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین ومن بعدھم مثل سفیان الثوری وابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق

کہا ابو عیسی نے اہل علم کا اقل مدت حیض اور اکثر میں آپس میں اختلاف ہے۔ بعض اہل علم نے کہا ہے اقل مدت حیض کی تین دن ہے اور اکثر اسکی دس دن اور یہ قول ہے سفیان ثوری اور اہل علم کوفہ کا اور ساتھ اسی کے ابن مبارک تمسک کرتا ہے اور اس سے خلاف اسکا بھی مروی ہے۔ اور بعض اہل علم نے کہا ہے انہیں عطاء بن ابی رباح ہیں کہ اقل مدت حیض کی ایک دن رات ہے اور اکثر مدت اسکی پندرہ دن۔ اور یہ قول ہے اوزاعی اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور ابو عبیدہ کا **باب** اس بیان میں کہ مستحاضہ ہر نماز کے وقت غسل کر لیا کرے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے اسنے عروہ سے اسنے عائشہ سے کہ کہا اسنے ام حبیبہ بنت جحش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتوی پوچھا سو کہا مجھے استحاضہ آتا ہے اور میں پاک نہیں ہوتی کیا میں نماز کو چھوڑ دوں فرمایا آپ نے نہیں تو ایک رگ ہے سو تو غسل کر پھر نماز پڑھ۔ پس وہ ہر نماز کے واسطے غسل کرتی تھی۔ کہا قتیبہ نے کہا لیث نے ابن شہاب نے یہ ذکر نہیں کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حبیبہ کو ہر نماز کے واسطے نہانے کا امر کیا ہو لیکن اسنے خود یہ فعل اختیار کیا ہے۔ کہا ابو عیسی نے روایت کی گئی ہے یہ حدیث زہری سے اسنے روایت کی ہے عمرہ سے اسنے عائشہ سے کہ کہا اسنے ام حبیبہ بنت جحش نے فتوی پوچھا الخ۔ اور کہا بعض اہل علم نے مستحاضہ ہر نماز کے وقت غسل کیا کرے۔ اور روایت کیا اسکو اوزاعی نے زہری سے اسنے عروہ اور عمرہ سے اسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے **باب** اس بیان میں کہ حائض نماز کو قضا نہ کرے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اسنے ابی قلابہ سے اسنے معاذہ سے یہ کہ ایک عورت نے حضرت عائشہؓ سے سوال کیا کہا اسنے کیا ہم حیض کے دنوں کی نمازیں قضا کر لیا کریں سو کہا حضرت عائشہؓ نے کیا تو حروریہ[1] ہے ہم میں سے جس کسیکو حیض آتا تھا اسکو نماز قضا کرنے کا حکم نہیں دیا جاتا تھا کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی اور وجہ سے بھی حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حائض نماز کو قضا نہ کرے اور یہ قول ہے عامہ فقہا کا کہ کسیکو اس باب میں اختلاف نہیں کہ حائض روزہ کو قضا کرے اور نماز کو قضا نہ کرے **باب** اس بیان میں کہ جنبی اور حائض قرآن کو نہ پڑھیں **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر اور حسن بن عرفہ نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے اسمعیل بن عیاش نے موسی بن عقبہ سے اسنے نافع سے اسنے ابن عمر سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے حائض اور جنبی کچھ بھی قرآن سے نہ پڑھیں اور اس باب میں حضرت علیؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے نہیں پہچانتے ہم حدیث ابن عمر کو مگر حدیث اسماعیل بن عیاش سے اسنے موسی بن عقبہ سے اسنے نافع سے اسنے ابن عمر سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جنبی اور حائض قرآن نہ پڑھیں اور یہ قول ہے اکثر اہل علم صحابہ اور تابعین اور انکے پیچھے والوں کا مثل سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحق کے

---

[1] حروریہ کوفہ کے قریب ایک گانوں ہے وہاں خارجی لوگ حضرت علیؓ کے مقابلہ میں جمع ہوئے تھے حضرت علیؓ نے انکو قتل کیا تھا انکا مذہب تھا کہ حائض پر نماز کا قضا کرنا واجب ہے ۱۲

قالوا لا تقرأ الحائض ولا الجنب من القرآن شيئا الا طرف الاية والحرف ونحو ذلك ورخصوا للجنب والحائض فی التسبيح والتهليل قال وسمعت محمد بن اسماعيل يقول ان اسماعيل بن عياش يروی عن اهل الحجاز واهل العراق احاديث مناكير كانه ضعف روايته عنهم فيما ينفرد به وقال انما حديث اسماعيل بن عياش عن اهل الشام وقال احمد بن حنبل اسماعيل بن عياش اصلح من بقية ولبقية احاديث مناكير من الثقات قال ابو عيسى حدثنی بذلك احمد بن الحسن قال سمعت احمد بن حنبل يقول بذلك **باب** ما جاء فی مباشرة الحائض **حدثنا** بندار ثنا عبد الرحمن بن مهدی عن سفيان عن منصور عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا حضت يأمرنی ان اتزر ثم يباشرنی وفی الباب عن ام سلمة وميمونة **قال** ابو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح وهو قول غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبی صلى الله عليه وسلم والتابعين وبه يقول الشافعی واحمد واسحاق **باب** ما جاء فی مواكلة الجنب والحائض وسؤرهما **حدثنا** عباس العنبری ومحمد بن عبد الاعلی قالا نا عبد الرحمن بن مهدی نا معاوية بن صالح عن العلاء بن الحارث عن حرام بن معاوية عن عمه عبد الله بن سعد قال سالت النبی صلى الله عليه وسلم عن مواكلة الحائض فقال واكلها وفی الباب عن عائشة وانس **قال** ابو عيسى حديث عبد الله بن سعد حديث حسن غريب وهو قول عامة اهل العلم لم يروا بمواكلة الحائض باسا واختلفوا فی فضل وضوءها فرخص فی ذلك بعضهم وكره بعضهم فضل طهورها **باب** ما جاء فی الحائض تتناول الشیء من المسجد **حدثنا** قتيبة نا عبيدة بن حميد عن الاعمش عن ثابت بن عبيد عن القاسم بن محمد قال قالت عائشة قال لی رسول الله صلى الله عليه وسلم ناولينی الخمرة من المسجد قالت قلت انی حائض قال ان حيضتك ليست فی يدك وفی الباب عن ابن عمر وابی هريرة

کہ کہا انھون نے حائض اور جنبی قرآن مین سے کچھ نہ پڑھین مگر ایک ٹکڑا ایک آیت کا اور ایک حرف اور مثل اسکے۔ اور رخصت دی انھون نے جنبی اور حائض کو تسبیح اور تہلیل مین کہا ترمذی نے سنا مینے محمد بن اسمٰعیل سے کہ کہا اُسنے اسماعیل بن عیاش اہل حجاز اور اہل عراق سے منکر حدیثین روایت کرتا ہے گویا محمد بن اسمٰعیل نے اسکی روایت کو جس حالت مین کہ اکیلا حجازیون اور عراقیون سے روایت کرے ضعیف کیا ہے اور کہا حدیث اسماعیل بن عیاش کی اہل شام سے قوی ہے اور کہا احمد بن حنبل نے اسماعیل بن عیاش بقیہ سے بہت بہتر ہے اور بقیہ بہت ثقون سے منکر حدیثین بیان کرتا ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث کی مجھسے ساتھ اسکے احمد بن حسن نے کہا سنا مینے احمد بن حنبل سے کہتا ساتھ اسکے **باب** حائض سے مباشرت کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے سفیان سے اُسنے منصور سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے اسود سے اُسنے عائشہ سے کہ کہا اُسنے جب مین حائض ہوتی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھے ازار پہننے کا حکم کرتے پھر میرے ساتھ مباشرت کرتے۔ اور اس باب مین روایت ہے ام سلمہ اور میمونہ سے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن صحیح ہے اور یہ قول ہے کئی ایک اہل علم صحابہ اور تابعین کا۔ اور ساتھ اسکے کہتا ہے امام شافعی اور احمد اور اسحاق۔ **باب** جنبی اور حائض کے ساتھ کھانے اور ان دونون کے جھوٹے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عباس عنبری اور محمد بن عبد الاعلیٰ نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے۔ کہا حدیث کی ہمسے معاویہ بن صالح نے علاء بن حارث سے اُسنے حرام بن معاویہ سے اُسنے اپنے چچا عبد اللہ بن سعد سے کہا اُسنے مین نے حائض کے ساتھ کھانے کی بابت نبی صلعم سے پوچھا تو فرمایا کہ اُسکے ساتھ کھالے۔ اور اس باب مین روایت ہے عائشہ اور انس سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ بن سعد کی حسن غریب ہے۔ اور یہ قول ہے عامہ اہل علم کا کہ وہ لوگ حائض کے ساتھ کھانے مین کچھ مضائقہ نہین جانتے اور اختلاف کیا انھون نے اُسکے وضو کے بچے ہوئے پانی مین۔ سو بعض نے تو اسباب مین رخصت دی ہے اور بعض نے اُسکے وضو کے بچے ہوئے پانی کو مکروہ جانا ہے **باب** بیان مین حائض کے کہ مسجد سے کوئی چیز اُٹھا دے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبیدہ بن حمید نے اُسنے اعمش سے اُسنے ثابت بن عبید سے اُسنے قاسم بن محمد سے کہا اُسنے کہا عائشہؓ نے مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے مسجد سے چٹائی لا دے۔ کہا عائشہ نے۔ مین نے کہا کہ مین حائض ہون۔ فرمایا آپ نے حیض تیرا تیرے ہاتھ مین تو نہین ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابن عمر اور ابی ہریرہؓ سے

سلہ مباشرت کے معنے بوس و کنار کے ہین نہ جماع کے یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ اور شافعی اور مالک کا۔ اور جو شخص اپنے نفس پر قادر نہو اسکے لیے بچنا افضل ہے ۱۲

سلہ یعنے تیرا ہاتھ نجس نہین اسلیے کہ حیض کا اثر ہاتھ مین نہین آجاتا ہے ۱۲

قال ابو عیسی حدیث عائشة حدیث حسن صحیح وهو قول عامة اهل العلم لا نعلم بینهم اختلافا فی ذلک بان لا باس ان تتناول الحائض شیئا من المسجد **باب** ما جاء فی کراهیة اتیان الحائض **حدثنا** بندار نا یحیی بن سعید وعبد الرحمن بن مهدی وبهز بن اسد قالوا نا حماد بن سلمة عن حکیم الاثرم عن ابی تمیمة الهجیمی عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من اتی حائضا او امرأة فی دبرها او کاهنا فقد کفر بما انزل علی محمد **قال** ابو عیسی لا نعرف هذا الحدیث الا من حدیث حکیم الاثرم عن ابی تمیمة الهجیمی عن ابی هریرة وانما معنی هذا عند اهل العلم علی التغلیظ وقد روی عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من اتی حائضا فلیتصدق بدینار فلو کان اتیان الحائض کفرا لم یؤمر فیه بالکفارة وضعف محمد هذا الحدیث من قبل اسناده وابو تمیمة الهجیمی اسمه طریف بن مجالد **باب** ما جاء فی الکفارة فی ذلک **حدثنا** علی بن حجر نا شریک عن خصیف عن مقسم عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم فی الرجل یقع علی امرأته وهی حائض قال یتصدق بنصف دینار **حدثنا** الحسین بن حریث نا الفضل بن موسی عن ابی حمزة السکری عن عبد الکریم عن مقسم عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا کان دما احمر فدینار وان کان دما اصفر فنصف دینار **قال** ابو عیسی حدیث الکفارة فی اتیان الحائض قد روی عن ابن عباس موقوفا ومرفوعا وهو قول بعض اهل العلم وبه یقول احمد واسحاق وقال ابن المبارک یستغفر ربه ولا کفارة علیه وقد روی مثل قول ابن المبارک عن بعض التابعین منهم سعید بن جبیر وابراهیم **باب** ما جاء فی غسل دم الحیض من الثوب **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن هشام بن عروة عن فاطمة بنت المنذر عن اسماء ابنة ابی بکر الصدیق ان امرأة سالت النبی صلی الله علیه وسلم عن الثوب یصیبه الدم من الحیضة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم حتیه

کہا ابو عیسی نے حدیث عائشہ کی حسن صحیح ہے اور یہی قول ہے عامہ اہل علم کا ہمکو کسیکا اختلاف انہیں سے اس مسئلہ میں معلوم نہیں کہ حائض کا کسی چیز کے پکڑنے میں مسجد سے کچھ خوف نہیں **باب** حائض کے پاس آنے کی کراہت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید اور عبد الرحمن بن مہدی اور بہز بن اسد نے کہا انھوں نے حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے حکیم اثرم سے اُسنے ابی تمیمہ ہجیمی سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو شخص حائض کے پاس آیا یا عورت کے پاس اُسکی دُبر میں یا کاہن کے پاس تو اُسنے انکار کیا اس چیز کا جو اُتاری گئی ہے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر کہا ابو عیسی نے نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر حدیث حکیم اثرم سے جو راوی ہے ابی تمیمہ الہجیمی سے اُسنے ابی ہریرہ سے اور معنی اس حدیث کے اہل علم کے نزدیک زجر کے ہیں۔ اور مروی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو شخص حائض کے پاس آیا تو چاہیے کہ ایک دینار صدقہ کرے۔ پس اگر حائض کے پاس آنا کفر ہوتا تو کفارے کا اُسکو حکم نہ دیا جاتا۔ اور محمد بن اسمٰعیل نے اس حدیث کو اسناد کی جہت سے ضعیف کیا ہے۔ اور ابو تمیمہ ہجیمی کا نام طریف بن مجالد ہے **باب** اسکے کفارے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے خصیف سے اُسنے مقسم سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس مرد کے حق میں جو عورت پر حیض کی حالت میں واقع ہو۔ فرمایا آپنے آدھا دینار صدقہ کرے **حدیث** کی ہمسے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسی نے ابی حمزہ سکری سے اُسنے عبد الکریم سے اُسنے مقسم سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اگر خون سرخ ہو تو ایک دینار اور اگر خون زرد ہو تو نصف دینار۔ کہا ابو عیسی نے حدیث کفارے کی جو حائض کے پاس آنے کے باب میں ہے ابن عباس سے مرفوع اور موقوف دونوں طرح سے مروی ہے۔ اور یہ قول ہے بعض اہل علم کا اور ساتھ اسی کے کہتا ہے احمد اور اسحاق اور کہا ابن مبارک نے اپنے رب سے بخشش مانگے اور اسپر کفارہ نہیں ہے۔ اور بعض تابعین سے ابن مبارک کے قول کے مثل بھی مروی ہے انہیں سے سعید بن جبیر اور ابراہیم ہیں **باب** کپڑے سے حیض کا خون دھونے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ہشام بن عروہ سے اُسنے فاطمہ بنت منذر سے اُسنے اسماء بنت ابی بکر صدیق سے کہ ایک عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس کپڑے کی بابت سوال کیا جسکو حیض کا خون لگجاوے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو چھیل

سلا حائض کے پاس آنے کے معنی جماع کرنے کے ہیں یعنی جسنے حائض کے ساتھ جماع کیا یا عورت کے ساتھ دبر میں جماع کیا خواہ وہ حائض ہو یا نہ یا کاہن کے پاس خبر دریافت کرنے کے آیا تو گویا اُسنے احکام الٰہی کا انکار کیا۔ کاہن وہ جو آیندہ کی خبریں بتلاوے۔ کہا شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے اگر عورت کے پاس حالت حیض میں یا اُسکی دبر میں حلال جانکر آیا یا کاہن کے پاس آیا۔ یا یہ جانکر کہ یہ سچا ہے تو وہ حقیقۃً کافر ہوا۔ اور اگر وہ حلال نہیں جانتا اور نہ کاہن کو سچا جانتا ہے تو وہ کافر حقیقی نہیں بلکہ کفر کے معنی کفران نعمت کے ہیں۔ سلا چھیلنے کے یہ معنی ہیں کہ اس خون کو پہلے ناخنوں یا انگلیوں کے پوروں سے ملے اس سے کہ اسوجہ سے خون اچھی طرح سے دور ہوجاتا ہے پھر اسپر پانی کے چھینٹے مارنے سے خوب طرح سے صاف ہوجاتا ہے ۱۲

ثم اقرصیه بالماء ثم رشیه وصلی فیه وفی الباب عن ابی هریرة وام قیس بنت محصن **قال** ابو عیسی حدیث اسماء فی غسل الدم حدیث
حسن صحیح وقد اختلف اهل العلم فی الدم یکون علی الثوب فیصلی فیه قبل ان یغسله فقال بعض اهل العلم من التابعین اذا کان الدم
مقدار الدرهم فلم یغسله وصلی فیه اعاد الصلوة وقال بعضهم اذا کان الدم اکثر من قدر الدرهم اعاد الصلوة وهو قول
سفیان الثوری وابن المبارک ولم یوجب بعض اهل العلم من التابعین وغیرهم علیه الاعادة وان کان اکثر من قدر الدرهم
وبه یقول احمد واسحاق وقال الشافعی یجب علیه الغسل وان کان اقل من قدر الدرهم وشدد فی ذلک **باب** ماجاء فی کم تمکث
النفساء **حدثنا** نصر بن علی نا شجاع بن الولید ابو بدر عن علی بن عبد الاعلی عن ابی سهل عن مسة الازدیة عن ام سلمة قالت کانت
النفساء تجلس علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم اربعین یوما وکنا نطلی وجوهنا بالورس من الکلف **قال** ابو عیسی هذا حدیث
لا نعرفه الا من حدیث ابی سهل عن مسة الازدیة عن ام سلمة واسم ابی سهل کثیر بن زیاد قال محمد بن اسماعیل علی بن عبد الاعلی
ثقة وابو سهل ثقة ولم یعرف محمد هذا الحدیث الا من حدیث ابی سهل وقد اجمع اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم
والتابعین ومن بعدهم علی ان النفساء تدع الصلوة اربعین یوما الا ان تری الطهر قبل ذلک فانها تغتسل وتصلی فاذا رأت الدم
بعد الاربعین فان اکثر اهل العلم قالوا لا تدع الصلوة بعد الاربعین وهو قول اکثر الفقهاء وبه یقول سفیان الثوری وابن المبارک
والشافعی واحمد واسحاق ویروی عن الحسن البصری انه قال انها تدع الصلوة خمسین یوما اذا لم تر الطهر ویروی عن عطاء ابن ابی
رباح والشعبی ستین یوما **باب** ماجاء فی الرجل یطوف علی نسائه بغسل واحد

پھر اُسکو پانی سے مل پھر اُسپر چھینٹے مار اور اسمیں نماز پڑھ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور ام قیس بنت محصن سے کہا ابو عیسےٰ نے
حدیث اسماء کی خون کے دھونے میں حسن صحیح ہے اور اہل علم نے اختلاف کیا ہے اُس خون میں جو کپڑے پر ہو اور دھونے سے پہلے اسمیں نماز
پڑھ لے۔ بعض اہل علم نے تابعین سے کہا ہے کہ جب خون مقدار درہم کے ہو اور اُسنے پہننے والے نے دھویا نہیں اور اسمیں
نماز پڑھ لی تو وہ نماز کا اعادہ کرے۔ اور کہا بعض نے اور جب خون مقدار درہم سے زائد ہو تو نماز کا اعادہ کرے۔ اور یہ قول ہے
سفیان ثوری اور ابن مبارک کا۔ اور بعض اہل علم نے تابعین وغیرہ سے اُسپر نماز کا اعادہ واجب نہیں جانا اگرچہ مقدار درہم سے زائد ہو اور
ساتھ اسی کے کہتا ہے امام احمد اور اسحاق۔ اور کہا امام شافعی نے اُسپر دھونا واجب ہے اگرچہ مقدار درہم سے کم ہو اور تشدید کی ہے امام شافعی نے
اسمیں **باب** نفاس والی عورت کتنے روز توقف کرے **حدیث** کی ہے نصر بن علی نے کہا حدیث کی ہے شجاع بن ولید ابو بدر نے
علی بن عبد الاعلی سے اُسنے ابی سہل سے اُسنے مسہ ازدیہ سے اُسنے ام سلمہ سے کہ کہا اُسنے نفاس والی عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے زمانہ میں چالیس روز بیٹھتی تھیں۔ اور ہم اپنے مونھوں پر ساتھ ورس[1] کے چھائیوں کے لیئے طلا کرتے تھے کہا ابو عیسےٰ نے اس حدیث کو
ہم نہیں پہچانتے مگر حدیث ابی سہل سے جو راوی ہے مسہ ازدیہ سے وہ ام سلمہ سے اور نام ابی سہل کا کثیر بن زیاد ہے کہا محمد بن اسمٰعیل نے
علی بن عبد الاعلی ثقہ ہے۔ اور ابو سہل بھی ثقہ ہے۔ اور نہیں پہچانتا تھا محمد اس حدیث کو مگر حدیث ابی سہل سے اور اجماع کیا ہے اہل علم نے
صحابہ اور تابعین اور اُنسے پچھلوں نے اس بات پر کہ نفاس والی عورت نماز کو چالیس دن تک چھوڑ دے مگر یہ کہ قبل اسکے طہارت کو دیکھے
سو وہ غسل کرے اور نماز پڑھے۔ اور اگر بعد چالیس روز کے بھی خون کو دیکھے تو اکثر اہل علم نے کہا ہے کہ بعد چالیس روز کے نماز کو ترک
نہ کرے۔ اور یہ قول ہے اکثر فقہا کا۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور حسن بصری سے
مروی ہے کہ کہا اُسنے کہ وہ پچاس روز تک نماز کو ترک کرے جب کہ وہ پاک نہو۔ اور عطاء بن ابی رباح اور شعبی سے ساٹھ روز مروی ہیں

باب اس بیان کہ مرد اپنی تمام عورتوں پر ایک غسل میں طواف[2] کرے

[1] ورس ایک قسم کی گھاس ہے چھائیوں کو بہت نافع ہے۔ چونکہ نفاس کے وقت میں عورت کے چہرے پر چھائیاں بہت ہوتی ہیں اسلیئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا نے اس جگہ کو ذکر کیا ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چھائیوں کی دوا ورس سے کیا کرتے تھے نفاس والی عورت چالیس روز تک نماز اور روزہ
اور جماع سے بند رہے۔ بشرطیکہ اُسکو چالیس روز تک باز اندازہ سے خون آوے۔ اور اگر اُن ایام سے قبل ہی پاک ہو جاوے تو جتنے روز اُسکو خون آوے اُتنے
روز نماز وغیرہ سے بند رہے [2] طواف کے معنے جماع کے ہیں ۱۲

حدثنا بندار نا ابو احمد نا سفیان عن معمر عن قتادة عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يطوف على نسائه في غسل واحد وفي الباب عن ابي رافع **قال** ابو عيسى حديث انس حديث صحيح وهو قول غير واحد من اهل العلم منهم الحسن البصري ان لا باس ان يعود قبل ان يتوضأ وقد روى محمد بن يوسف هذا عن سفيان فقال عن ابي عروة عن ابي الخطاب عن انس وابو عروة هو معمر بن راشد وابو الخطاب قتادة بن دعامة **باب** ما جاء اذا اراد ان يعود توضأ **حدثنا** هناد نا حفص بن غياث عن عاصم الاحول عن ابي المتوكل عن ابي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا اتى احدكم اهله ثم اراد ان يعود فليتوضأ بينهما وضوءا وفي الباب عن عمر **قال** ابو عيسى حديث ابي سعيد حديث حسن صحيح وهو قول عمر بن الخطاب وقال به غير واحد من اهل العلم قالوا اذا جامع الرجل امرأته ثم اراد ان يعود فليتوضأ قبل ان يعود وابو المتوكل اسمه علي بن داؤد وابو سعيد الخدري اسمه سعد بن مالك بن سنان **باب** ما جاء اذا اقيمت الصلوة ووجد احدكم الخلاء فليبدأ بالخلاء **حدثنا** هناد نا ابو معاوية عن هشام بن عروة عن ابيه عن عبد الله بن ارقم قال اقيمت الصلوة فاخذ بيد رجل فقدمه وكان امام القوم وقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا اقيمت الصلوة ووجد احدكم الخلاء فليبدأ بالخلاء وفي الباب عن عائشة وابي هريرة وثوبان وابي امامة **قال** ابو عيسى حديث عبد الله بن ارقم حديث حسن صحيح هكذا روى مالك بن انس ويحيى بن سعيد القطان وغير واحد من الحفاظ عن هشام بن عروة عن ابيه عن عبد الله بن الارقم وروى وهيب وغيره عن هشام بن عروة عن ابيه عن رجل عن عبد الله بن الارقم وهو قول غير واحد من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين

حدیث کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے معمر سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی تمام عورتوں پر ایک غسل میں طواف کرتے تھے۔ اور اس باب میں روایت ہی ابی رافع سے بھی کہا ابو عیسےٰ نے حدیث انس کی صحیح ہی۔ اور یہ قول ہی کئی ایک اہل علم کا۔ انہیں سے حسن بصری ہی کہ وضو کرنے سے پہلے دوسری بار اعادہ کرنے میں کچھ خوف نہیں ہی اور روایت کی ہی یہ حدیث محمد بن یوسف نے سفیان سے پس کہا اُسنے یہ روایت ہی ابی عروہ سے وہ راوی ہی ابی الخطاب سے وہ انس سے اور ابو عروہ وہ معمر بن راشد ہی اور ابو الخطاب قتادہ بن دعامہ ہی **باب** اس بیان میں کہ جب دوبارہ جماع کرنے کا ارادہ کرے تو وضو کرے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے عاصم الاحول سے اُسنے ابی المتوکل سے اُسنے ابی سعید خدری سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جب کوئی شخص تم میں سے اپنی اہل کے پاس آوے پھر دوسری مرتبہ بھی آنے کا ارادہ کرتا ہو تو چاہیے کہ درمیان ان دونوں کے وضو کرے۔ اور اس باب میں روایت ہی حضرت عمر سے بھی کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابی سعید کی حسن صحیح ہی اور یہی قول ہی عمر بن الخطاب رض کا۔ اور کہا ہی ساتھ اسکے کئی ایک اہل علم نے کہ کہا انھوں نے جب کوئی مرد اپنی عورت سے جماع کرے پھر دوبارہ عود کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو چاہیے کہ عود کرنے سے پہلے وضو کر لے۔ اور ابو المتوکل کا نام علی بن داؤد ہی اور ابی سعید خدری کا نام سعد بن مالک بن سنان ہی **باب** جب نماز کے لیے تکبیر ہو جائے اور کسیکو تم میں سے پائخانہ کی حاجت ہو تو چاہیے کہ پہلے پائخانہ بیٹھے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ بن ارقم سے کہ کہا اُسنے نماز کے لیے تکبیر ہو گئی پس عبد اللہ نے ایک مرد کا ہاتھ پکڑ کر اُسکو آگے کیا یعنی امام بنایا حالانکہ خود اُس قوم کا امام تھا اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہی کہ فرماتے جب نماز کے لیے تکبیر ہو جائے اور کسی کو تم میں سے پائخانہ کی حاجت ہو تو چاہیے کہ پہلے پائخانہ بیٹھے اور اس باب میں روایت ہی عائشہ اور ابی ہریرہ اور ثوبان اور ابی امامہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسی نے حدیث عبد اللہ بن ارقم کی حسن صحیح ہی اور ایسا ہی روایت کیا ہی مالک بن انس اور یحیی بن سعید القطان اور کئی ایک و حفاظ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اسنے عبد اللہ بن ارقم سے۔ اور روایت کی ہی وہیب وغیرہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ایک مرد سے اُسنے عبد اللہ بن ارقم سے اور یہ قول ہی کئی ایک صحابہ اور تابعین کا۔

سلہ کہا صاحب فتح نے اجماع ہی اس بات پر کہ غسل کرنا درمیان میں واجب نہیں مستحب ہے دلیل اسپر حدیث ابو داؤد اور نسائی کی ہی جو ابو رافع سے مروی ہی عن ابی رافع انہ صلی اللہ علیہ وسلم طاف ذات یوم علی نسائہ یغتسل عند ہذہ و عند ہذہ قال قلت یا رسول اللہ الا تجعلہ غسلا واحدا قال ہذا ازکی و اطیب و اطہر۔ اور درمیان وضو کرنے میں اختلاف ہی کہا امام ابو یوسف نے مستحب نہیں ہی اور کہا جمہور نے مستحب ہی اور کہا ابن حبیب مالکی اور اہل ظاہر نے واجب ہی دلیل ان کی حدیث ابی سعید کی جو مروی ہی صحیح مسلم میں کو ہی اور ابن خزیمہ نے کہا ہی کہ کہا بعض اہل علم نے کہ مراد وضو سے وضو لغوی ہے یعنی استنجا وغیرہ کرنا پھر ابن خزیمہ نے اس بات کو رد کر کے کہا ہی کہ یہاں مراد وضو شرعی ہی اور استحباب کی یہ دلیل ہی اور وجوب کے دلیل اسکی حدیث ابی سعید کی ہی کہ اسکی بعض روایت میں آیا ہی فانہ انشط للعود اور نیز طحاوی نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہی قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یجامع ثم یعود ولا یتوضأ یعنی آنحضرت جماع کرتے تھے پھر دوبارہ جماع کرتے اور درمیان میں وضو نہ کرتے ۔۔ ۱۲

وبہ یقول احمد واسحاق قالا لا یقوم الی الصلوٰۃ وھو یجد شیئا من الغائط والبول قالا ان دخل فی الصلوٰۃ فوجد شیئا من ذلک فلا ینصرف ما لم یشتغل وقال بعض اھل العلم لا باس ان یصلی وبہ غائط وبول ما لم یشغلہ ذلک عن الصلوٰۃ **باب** ماجاء فی الوضوء من الموطی حدثنا قتیبۃ نا مالک بن انس عن محمد بن عمارۃ عن محمد بن ابراھیم عن ام ولد لعبد الرحمن بن عوف قالت قلت لام سلمۃ انی امرأۃ اطیل ذیلی وامشی فی المکان القذر فقالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یطھرہ ما بعدہ ؕ وروی عبد اللہ بن المبارک ھذا الحدیث عن مالک بن انس عن محمد بن عمارۃ عن محمد بن ابراھیم عن ام ولد لھود بن عبد الرحمن بن عوف عن ام سلمۃ وھو وانما ھو عن ام ولد لابراھیم بن عبد الرحمن بن عوف عن ام سلمۃ وھذا الصحیح وفی الباب عن عبد اللہ بن مسعود قال کنا نصلی مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ولا نتوضأ من الموطی **قال** ابو عیسیٰ وھو قول غیر واحد من اھل العلم قالوا اذا وطی الرجل علی المکان القذر انہ لا یجب علیہ غسل القدم الا ان یکون رطبا فیغسل ما اصابہ **باب** ماجاء فی التیمم حدثنا ابو حفص عمرو بن علی الفلاس نا یزید بن زریع نا سعید عن قتادۃ عن عزرۃ عن سعید بن عبد الرحمن بن ابزیٰ عن ابیہ عن عمار بن یاسر ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم امرہ بالتیمم للوجہ والکفین وفی الباب عن عائشۃ وابن عباس **قال** ابو عیسیٰ حدیث عمار حدیث حسن صحیح وقد روی عن عمار من غیر وجہ وھو قول غیر واحد من اھل العلم من اصحاب النبی صلے اللہ علیہ وسلم منھم علی وعمار وابن عباس وغیر واحد من التابعین منھم الشعبی وعطاء ومکحول قالوا التیمم ضربۃ للوجہ والکفین وبہ یقول احمد واسحاق وقال بعض اھل العلم منھم ابن عمر وجابر وابراھیم والحسن التیمم ضربۃ للوجہ وضربۃ للیدین الی المرفقین وبہ یقول سفیان الثوری ومالک وابن المبارک والشافعی وقد روی ھذا الوجہ عن عمار فی التیمم انہ

اور ساتھ اسی کے کہتا ہی احمد اور اسحاق کہا ان دونوں نے نماز کی طرف نہ کھڑا ہو اُس حالت میں کہ اُسکو پاخانہ یا پیشاب کی حاجت ہو کہا ان دونوں نے اگر کوئی شخص نماز میں داخل ہو پھر اُسکو پاخانہ وغیرہ کی حاجت ہو تو چاہیے کہ نماز سے منھ نہ پھیرے جب تک کہ وہ نہ مشغول کرے اُسکو اور کہا بعض اہل علم نے حالت پاخانہ اور پیشاب میں نماز پڑھنے میں کچھ خوف نہیں جب تک کہ اُسکو نماز سے بند نکرے **باب** نجاست روندنے سے وضو کرنے کے بیان میں حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انسؓ نے محمد بن عمارہ سے اُسنے محمد بن ابراہیم سے اُسنے عبد الرحمن بن عوف کی ام ولد سے کہ کہا اُسنے میں نے ام سلمہ سے کہا کہ میں ایک عورت ہوں کہ میرا دامن لٹکتا ہی اور نجس مکان میں چلتی ہوں سو کہا ام سلمہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو مابعد اُسکا پاک کرتا ہی - اور روایت کی ہی اس حدیث کو عبد اللہ بن مبارک نے مالک بن انس سے اُسنے محمد بن عمارہ سے اُسنے محمد بن ابراہیم سے اُسنے ہود بن عبد الرحمن بن عوف کی ام ولد سے اُسنے ام سلمہ سے - اور یہ وہم ہی کہ وہ ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف کی ام ولد ہی جو راوی ہی ام سلمہ سے اور یہ صحیح ہی اور اس باب میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے - اور ناپاکی کے روندنے سے وضو نہ کرتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے اور یہ قول ہی کئی ایک اہل علم کا - کہا انھوں نے کہ جب آدمی نجس مکان کو روندے تو اُسپر پانوں کا دھونا واجب نہیں مگر یہ کہ تر ہو پس وہ جگہ دھولی جاوے جسکو نجاست لگی ہو **باب** تیمم کے بیان میں حدیث کی ہمسے ابو حفص عمرو بن علی فلاس نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن زریع نے کہا حدیث کی ہمسے سعید نے قتادہ سے اُسنے عزرہ سے اُسنے سعید بن عبد الرحمن بن ابزیٰ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عمار بن یاسر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو منھ اور ہاتھوں کے لیے تیمم کرنے کا حکم دیا اور اس باب میں روایت ہی عائشہ اور ابن عباس سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عمار کی حدیث حسن صحیح ہی - اور یہ حدیث عمار سے کئی اور وجہ سے بھی مروی ہی اور یہ قول ہے کئی ایک اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے انمیں علی اور عمار اور ابن عباس ہیں اور کئی تابعین بھی ہیں انمیں شعبی اور عطا اور مکحول ہیں کہا انھوں نے تیمم ایک ضرب ہی منھ اور ہاتھوں کے لیے - اور ساتھ اسی کے کہتا ہی احمد اور اسحاق - اور کہا بعض اہل علم نے انمیں سے ابن عمر اور جابر اور ابراہیم اور حسن ہیں کہ تیمم ایک ضرب ہی واسطے منھ کے اور ایک ضرب ہی واسطے ہاتھوں کے کہنیوں تک اور ساتھ اسی کے کہتا ہی سفیان ثوری اور مالک اور ابن مبارک اور شافعی - اور یہ وجہ تیمم کی عمار سے بھی کئی وجہ سے مروی ہے -

۱۱ یعنی اگر کوئی شخص نماز پڑھنے کے واسطے کھڑا ہو گیا اور نماز میں اسکو پاخانہ یا پیشاب معلوم ہوا تو نماز میں مشغول رہے جب تک کہ پاخانہ اُسپر غلبہ نکرے ۱۲ ۱۲ فرمایا یعنی جب تو نجس مکان سے گذر کر پاک جگہ پر پہونچیگی تو پاک مکان پر دامن رگڑنے سے وہ نجاست دور ہو جاویگی - یہ اُس صورت میں ہی کہ جب نجاست خشک ہو کیونکہ تر نجاست بے سوائے دھونے کے کپڑا پاک نہیں ہوتا جیسا کہ خود ترمذی نے آخر باب میں بیان کیا ہی ۱۲

قال الوجه والكفين من غير وجه وقد روي عن عمار انه قال تيممنا مع النبي صلى الله عليه وسلم الى المناكب والآباط فضعف بعض اهل العلم حديث عمار عن النبي صلى الله عليه وسلم في التيمم للوجه والكفين لما روي عنه حديث المناكب والآباط قال اسحاق بن ابراهيم حديث عمار في التيمم للوجه والكفين هو حديث صحيح وحديث عمار تيممنا مع النبي صلى الله عليه وسلم الى المناكب والآباط ليس هو بمخالف لحديث الوجه والكفين لان عمارا لم يذكر ان النبي صلى الله عليه وسلم امرهم بذلك وانما قال فعلنا كذا وكذا فلما سال النبي صلى الله عليه وسلم امره بالوجه والكفين والدليل على ذلك ما افتى به عمار بعد النبي صلى الله عليه وسلم في التيمم انه قال الوجه والكفين ففي هذا دلالة على انه انتهى الى ما علمه النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا يحيى بن موسى نا سعيد بن سليمان نا هشيم عن محمد بن خالد القرشي عن داود بن حصين عن عكرمة عن ابن عباس انه سئل عن التيمم فقال ان الله قال في كتابه حين ذكر الوضوء فاغسلوا وجوهكم وايديكم الى المرافق وقال في التيمم فامسحوا بوجوهكم وايديكم منه وقال والسارق والسارقة فاقطعوا ايديهما فكانت السنة في القطع الكفين انما هو الوجه والكفين يعني التيمم **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح غريب **باب** حدثنا ابو سعيد الاشج نا حفص بن غياث و عقبة بن خالد قالا نا الاعمش وابن ابي ليلى عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن سلمة عن علي قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرئنا القرآن على كل حال ما لم يكن جنبا **قال** ابو عيسى حديث علي حديث حسن صحيح

کہ کہا اُسنے منہہ اور ہاتھ ہیں۔ اور نیز عمار سے مروی ہے کہ کہا اُسنے ہمنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کاندھوں اور بغلوں تک تیمم کیا۔ اور بعض[1] اہل علم نے عمار کی حدیث کو جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تیمم کے باب میں منہہ اور ہاتھوں کے لیے ہے ضعیف کہا ہے اسلیے کہ اُس سے حدیث کاندھوں اور بغلوں کی بھی مروی ہے۔ کہا اسحاق بن ابراہیم نے حدیث عمار کی جو تیمم کے باب میں منہہ اور ہاتھوں کے لیے ہے وہ حدیث صحیح ہے۔ اور حدیث عمار کی جسمیں ذکر ہے کہ ہمنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کاندھوں اور بغلوں تک تیمم کیا منہہ اور ہاتھوں والی حدیث کے مخالف نہیں ہے۔ اسلیے کہ عمار نے یہ ذکر نہیں کیا کہ انکو یہ حکم نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے اُسنے تو کہا ہے کہ ہم نے اس طرح کیا سو جب اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے منہہ اور ہاتھوں کا حکم دیا۔ اور دلیل اسپر یہہ ہے کہ عمار نے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تیمم میں فتوے دیا ہے کہ کہا اُسنے تیمم منہہ اور ہاتھوں کے لیے ہے۔ سو اسمیں اس بات پر دلالت ہے کہ آخر میں اُسنے وہی کہا ہے جو کچھ آنحضرت نے اسکو سکھلایا ہے۔ حدیث کی ہمسے یحیی بن موسے نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن سلیمان نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے محمد بن خالد قرشی سے اُسنے داؤد بن حصین سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس[2] سے یہ کہ وہ تیمم کی بابت سوال کیا گیا سو کہا اُسنے اللہ تعالے نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے جہاں اُسنے وضو کا ذکر کیا ہے پس دہوؤ تم منہوں اپنوں کو اور ہاتھوں اپنوں کو کہنیوں تک۔ اور تیمم میں فرمایا ہے پس مسح کرو منہوں اپنوں کو اور ہاتھوں اپنوں کو اُس سے اور فرمایا اللہ نے اور چور اور چورنی پس کاٹو ہاتھ اُن دونوں کے۔ پس سنت قطع کرنے میں تو دونوں ہاتھ ہیں تو تیمم میں بھی منہہ اور دونوں ہاتھ ہیں کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ **باب** حدیث کی ہمسے ابو سعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث اور عقبہ بن خالد نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے اعمش اور ابن ابی لیلے نے عمرو بن مرہ سے اُسنے عبد اللہ بن سلمہ سے اُسنے علی سے کہ کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو ہر حالت میں قرآن پڑہاتے تھے جبتک کہ جنبی نہ ہوتے کہا ابو عیسی نے حدیث علی کی حسن صحیح ہے

[1] بعض اہل علم نے حدیث عمار میں وجہ ضعف کی یہ بیان کی ہے کہ عمار کی حدیث دو وجہ سے مروی ہے۔ ایک میں ذکر ہے ایک ضرب کا دوسری میں دو ضرب کا اور نیز دوسری میں ہے کہ ہمنے بغلوں اور کاندھوں تک تیمم کیا صاحب ترمذی اور اسحاق نے اسکا یہ جواب دیا ہے کہ یہ دونوں حدیثیں جو عمار سے مروی ہیں آپس میں مخالف نہیں ہیں کیونکہ عمار نے یہ ذکر نہیں کیا کہ ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بغلوں اور کاندھوں تک تیمم کرنے کا حکم دیا ہے بلکہ یہ اسکا اپنا فعل ہے اور جسمیں ذکر ہے ایک ضرب کا وہ آنحضرت کا فرمان ہے پس اسکا فعل آنحضرت کے فرمان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور یہ حکم آپنے اُس وقت دیا کہ جب عمار نے آنحضرت سے پوچھا اور دلیل اسکی یہ ہے کہ حکم آپ نے اُس وقت دیا ہے جب اُسنے آنحضرت سے سوال کیا یہ ہے کہ عمار نے بعد وفات ہونے آنحضرت کے یہی فتوی دیا ہے کہ تیمم منہہ اور ہاتھوں کے لیے ایک ضرب ہی ہے [2] ابن عباس سے کسی نے سوال کیا کہ تیمم میں فقط منہہ اور دونوں ہاتھوں پر مسح کرنا چاہیے یا بغلوں اور کاندھوں تک مسح کرنا چاہیے اُسنے جواب دیا کہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں جہاں وضو کا ذکر کیا ہے وہ جو کہا اللہ تعالی نے فاغسلوا تو وہ منہہ کے دھونے کا حکم فرمایا اُسکے ساتھ دونوں کہنیوں کی لگائی ہے کہ ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوؤ۔ اور جہاں اللہ تعالی نے تیمم کا ذکر فرمایا ہے وہاں اللہ تعالی نے فقط منہہ اور ہاتھوں پر مسح کرنے کا حکم دیا ہے۔ ہاتھوں کے ساتھ کہنیوں وغیرہ کی کوئی قید زیادہ نہیں کی جیسا کہ وضو میں تھی اور یہاں اللہ تعالی نے چور کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا ہے وہاں بھی اللہ تعالے نے کوئی قید زیادہ نہیں فرمائی پس سنت اسطرح جاری ہوئی ہے کہ چور کے فقط ہاتھ ہی کاٹے جاویں۔ پس اسی طرح تیمم میں بھی فقط منہہ اور ہاتھوں پر مسح کرنا چاہیے۔ کیونکہ اللہ تعالے نے مسح کے ساتھ کوئی قید زیادہ نہیں کی جیسا کہ قطع کے باب میں نہیں کی۔ اگر اللہ تعالے کی مرضی کہنیوں تک ہوتی تو کہنیوں وغیرہ کی قید ضرور بیان کی جاتی جیسا کہ وضو میں کی گئی ہے ۱۲

به قال غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين قالوا يقرأ الرجل القرآن على غير وضوء ولا يقرأ
في المصحف الا وهو طاهر وبه يقول سفيان الثوري والشافعي واحمد واسحاق **باب** ما جاء في البول يصيب الارض **حدثنا**
ابن ابي عمر وسعيد بن عبد الرحمن المخزومي قالا نا سفيان بن عيينة عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة قال دخل اعرابي
المسجد والنبي صلى الله عليه وسلم جالس فصلى فلما فرغ قال اللهم ارحمني ومحمدا ولا ترحم معنا احدا فالتفت اليه النبي صلى الله عليه
وسلم فقال لقد تحجرت واسعا فلم يلبث ان بال في المسجد فاسرع اليه الناس فقال النبي صلى الله عليه وسلم اهريقوا عليه سجلا من ماء او دلوا
من ماء ثم قال انما بعثتم ميسرين ولم تبعثوا معسرين قال سعيد قال سفيان وحدثني يحيى بن سعيد عن انس بن مالك نحو هذا وفي
الباب عن عبد الله بن مسعود وابن عباس وواثلة بن الاسقع **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض
اهل العلم وهو قول احمد واسحاق وقد روى يونس هذا الحديث عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن ابي هريرة **ابواب الصلوة**
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بسم الله الرحمن الرحيم **باب** ما جاء في مواقيت الصلوة عن النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا**
هناد بن السري نا عبد الرحمن بن ابي الزناد عن عبد الرحمن بن الحارث بن عياش بن ابي ربيعة عن حكيم بن حكيم وهو ابن عباد قال
اخبرني نافع بن جبير بن مطعم قال اخبرني ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال امني جبريل عند البيت مرتين فصلى الظهر
في الاولى منهما حين كان الفيء مثل الشراك ثم صلى العصر حين كان كل شيء مثل ظله ثم صلى المغرب حين وجبت الشمس وافطر الصائم
ثم صلى العشاء حين غاب الشفق ثم صلى الفجر حين برق الفجر وحرم الطعام على الصائم وصلى المرة الثانية الظهر حين كان ظل كل شيء مثله
لوقت العصر بالامس ثم صلى العصر حين كان ظل كل شيء مثليه ثم صلى المغرب لوقته الاول ثم صلى العشاء الاخرة حين ذهب ثلث
الليل ثم صلى الصبح حين اسفرت الارض ثم التفت الي جبريل فقال يا محمد هذا وقت الانبياء من قبلك والوقت فيما بين هذين الوقتين

اور ساتھ اسی کے کہا ہے کئی ایک اہل علم صحابہ اور تابعین میں سے کہا انہوں نے آدمی بلا وضو قرآن پڑھ لے اور قرآن مجید پر (دیکھکر) سوائے طہارت
کے نہ پڑھے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** اس بیان میں کہ پیشاب زمین کو پہونچ جائے **حدیث** کی ہم سے
ابن ابی عمر اور سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے کہا انہوں نے حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ
سے کہا اُسنے ایک اعرابی مسجد میں داخل ہوا اُس حالت میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے سو اُسنے نماز پڑہی اور جب فارغ ہوا تو کہنے لگا اے
اللہ مجھپر اور محمد پر رحم کر اور کسی کو ہمارے ساتھ رحم مت کر سو اسکی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توجہ کی اور فرمایا یا البتہ تو نے تو بڑی فراخ رحمت
کو بند کر دیا ہے پہر اُسنے کچھ دیر نہ کی کہ اُسنے مسجد میں پیشاب کر دیا پس اُسکی طرف لوگوں نے جلدی کی سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسپر ایک بڑا ڈول
پانی کا ڈالدو یا ڈول پانی کا (شک راوی) پھر فرمایا آپ نے تم تو آسانی کے واسطے بھیجے گئے ہو تنگی کرنے کے واسطے نہیں بھیجے گئے۔ کہا سعید نے کہا
سفیان نے اور حدیث کی مجھے یحییٰ بن سعید نے انس بن مالک سے مثل اسکے۔ اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن مسعود اور ابن عباس اور واثلہ
بن اسقع سے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے۔ اور یہ قول ہے امام احمد اور اسحاق کا۔ اور روایت کی
ہے یہ حدیث یونس نے زہری سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے۔ **ابواب** نماز کے اُن احادیث کے بیان میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے مروی ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم **باب** نماز کے وقتوں کے بیان میں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں **حدیث** کی ہمسے ہناد بن سری نے کہا حدیث
کی ہمسے عبد الرحمن بن ابی الزناد نے عبد الرحمن بن حارث بن عیاش بن ابی ربیعہ سے اُسنے حکیم بن حکیم سے اور وہ بیٹا عباد کا ہے کہا اُسنے خبر دی مجھے نافع بن جبیر بن
مطعم نے کہا خبر دی مجھے ابن عباس نے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جبرئیل علیہ السلام نے خانہ کعبہ کے پاس دو مرتبہ امامت کرائی ہے پس آنحضرت نے اُن
دونوں میں سے پہلے مرتبہ نماز ظہر کی اُسوقت میں پڑہی کہ سایہ مثل تسمہ جوتی کے ہو گیا پہر عصر کی نماز اُسوقت میں پڑہی کہ ہر ایک چیز مثل اپنے سایہ کی ہو گئی پہر مغرب کی
اُسوقت میں پڑہی کہ جب آفتاب غروب ہو گیا اور روزہ دار نے روزہ افطار کیا پہر عشا کی نماز اُسوقت میں پڑہی جبکہ سُرخی غائب ہو گئی پہر صبح کی نماز اُسوقت میں پڑہی جبکہ
پہٹی اور روزہ دار پر کھانا حرام ہوا اور دوسری مرتبہ ظہر کی نماز اُسوقت میں پڑہی جب کہ ہر ایک چیز کا سایہ مثل قد اُسکے کے ہو گیا یعنی کل کی عصر کے وقت میں۔ پہر عصر
کی نماز اُسوقت میں پڑہی جبکہ ہر ایک چیز کا سایہ اُسکی دو مثل کے برابر ہو گیا۔ پہر مغرب کی نماز پہلے ہی وقت میں پڑہ لی پہر عشا کی نماز اُسوقت میں پڑہی جب کہ تیسرا حصہ
رات کا گذر گیا پہر فجر کی نماز اُسوقت میں پڑہی جب کہ زمین روشن ہو گئی پہر میری طرف جبرئیل ع نے توجہ فرمائی اور کہا یہی وقت ہے اُن نبیوں کا جو آپ سے پہلے گذرے ہیں

فی الباب عن ابی هريرة و بريدة و ابی موسى و ابی مسعود و ابی سعيد و جابر و عمرو بن حزم و البراء و انس حدثنا احمد بن محمد بن موسى نا عبد الله بن المبارك اخبرنی حسين بن علی بن الحسين اخبرنی وهب بن كيسان عن جابر بن عبد الله عن رسول الله صلى الله عليه قال امنی جبريل فذكر نحو حديث ابن عباس بمعناه ولم يذكر فيه لوقت العصر بالامس وحديث جابر فی المواقيت قد رواه عطاء بن ابی رباح و عمرو بن دينار و ابو الزبير عن جابر بن عبد الله عن النبی صلى الله عليه وسلم نحو حديث وهب بن كيسان عن جابر عن النبی صلى الله عليه وسلم قال ابو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن وقال محمد اصح شیء فی المواقيت حديث جابر عن النبی صلى الله عليه وسلم باب منه حدثنا هناد نا محمد بن فضيل عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان للصلوٰة اولا و اٰخرا وان اول وقت صلوٰة الظهر حين تزول الشمس واٰخر وقتها حين يدخل وقت العصر وان اول وقت العصر حين يدخل وقتها وان اٰخر وقتها حين تصفر الشمس وان اول وقت المغرب حين تغرب الشمس وان اٰخر وقتها حين يغيب الشفق وان اول وقت العشاء الاٰخرة حين يغيب الافق وان اٰخر وقتها حين ينتصف الليل وان اول وقت الفجر حين يطلع الفجر وان اٰخر وقتها حين تطلع الشمس وفی الباب عن عبد الله بن عمرو قال ابو عيسى سمعت محمدا يقول حديث الاعمش عن مجاهد فی المواقيت اصح من حديث محمد بن فضيل عن الاعمش وحديث محمد بن فضيل خطاء اخطاء فيه محمد بن الفضيل حدثنا هناد نا ابو اسامة عن ابی اسحاق الفزاری عن الاعمش عن مجاهد قال كان يقال ان للصلوٰة اولا و اٰخرا فذكر نحو حديث محمد بن فضيل عن الاعمش نحوه بمعناه حدثنا احمد بن منيع والحسن بن صباح البزار واحمد بن محمد بن موسى المعنى واحد قالوا نا اسحاق بن يوسف الازرق عن سفيان عن علقمة بن مرثد عن سليمان بن بريدة عن ابيه قال اتى النبی صلى الله عليه وسلم رجل فساله عن مواقيت الصلوٰة فقال اقم معنا ان شاء الله فامر بلالا فاقام

اور آپ کی نماز کا وقت بھی انہیں دو وقتوں کے درمیان ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ اور بریدہ اور ابی موسیٰ اور ابی مسعود اور ابی سعید اور جابر اور عمرو بن حزم اور براء اور انس سے رضی اللہ عنہم حدیث کی ہم سے احمد بن محمد بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے کہا خبر دی مجھے حسین بن علی بن حسین نے کہا خبر دی مجھے وہب بن کیسان نے جابر بن عبد اللہ سے اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے مجھے جبرئیل علیہ السلام نے نماز پڑھائی پھر اُسنے مثل حدیث ابن عباس کے ذکر کیا۔ اور اُسنے اس روایت میں یہ الفاظ (یعنی کل کے وقت عصر میں) ذکر نہیں کیے۔ اور جابر کی حدیث کو جو وقتوں کے باب میں ہے روایت کیا ہے اُسکو عطا بن ابی رباح اور عمرو بن دینار اور ابو الزبیر رضی اللہ عنہم نے جابر بن عبد اللہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث وہب بن کیسان کے جو اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے۔ اور کہا محمد نے بہت صحیح حدیث جو نماز کے وقتوں میں ہے وہ حدیث جابر کی ہے جو اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے باب اُسی قسم سے حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن فضیل نے اُسنے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک نماز کا اول اور آخر ہے۔ اور اول وقت نماز ظہر کا یہ ہے کہ جب آفتاب ڈھلجائے۔ اور آخر وقت اُسکا جبکہ وقت عصر کا داخل ہوجائے۔ اور اول وقت عصر کا یہ ہے کہ جب وقت اُسکا داخل ہو۔ اور آخر وقت اُسکا یہ ہے کہ جب آفتاب زرد ہوجائے۔ اور اول وقت مغرب کا یہ ہے کہ جب آفتاب غروب ہوجائے اور آخر وقت اُسکا یہ ہے کہ جب سرخی غائب ہوجائے اور اول وقت عشا کا یہ ہے کہ جب کنارے یعنی سرخی غائب ہوجائے اور آخر وقت اُسکا جب کہ آدھی رات گذر جائے۔ اور اول وقت فجر کا یہ ہے جبکہ فجر پھٹے اور آخر وقت اُسکا جبکہ آفتاب طلوع کرے۔ اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے بھی کہا ابو عیسیٰ نے میں نے محمد سے سُنا ہے کہ کہتا حدیث احمد کی جو مجاہد سے وقتوں کے باب میں مروی ہے زیادہ صحیح ہے حدیث محمد بن فضیل سے جو اعمش سے ہے اور حدیث محمد بن فضیل کی خطا ہے خطا میں محمد بن فضیل نے کیا ہے حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو اسامہ نے ابو اسحاق فزاری سے اُسنے اعمش سے اُسنے مجاہد سے کہا اُسنے کہا جاتا ہے کہ نماز کا اول و آخر ہے پس ذکر کیا اُسنے مثل حدیث محمد بن فضیل کے جو اعمش سے ہے مثل اُسکے ساتھ اُسکے معنے کی حدیث کی ہم سے احمد بن منیع اور حسن بن صباح بزار اور احمد بن محمد بن موسیٰ نے (معنی واحد ہیں) کہا انہوں نے حدیث کی ہم سے اسحاق بن یوسف ازرق نے سفیان سے اُسنے علقمہ بن مرثد سے اُسنے سلیمان بن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پس اُسنے نماز کے وقتوں کی بابت سوال کیا سو فرمایا آپ نے ان شاء اللہ ہمارے پاس ٹھہر سو آنحضرت نے بلال کو حکم دیا سو اُسنے تکبیر کہی

حين طلع الفجر ثم امره فاقام حين زالت الشمس فصلى الظهر ثم امره فاقام فصلى العصر والشمس بيضاء مرتفعة ثم امره بالمغرب حين وقع حاجب الشمس ثم امره بالعشاء فاقام حين غاب الشفق ثم امره من الغد فنوّر بالفجر ثم امره بالظهر فابرد وانعم ان يبرد ثم امره بالعصر فاقام والشمس آخر وقتها فوق ما كانت ثم امره فاخر المغرب الى قبيل ان يغيب الشفق ثم امره بالعشاء فاقام حين ذهب ثلث الليل ثم قال اين السائل عن مواقيت الصلوٰة فقال الرجل انا فقال مواقيت الصلوٰة كما بين هذين قال ابو عيسى هذا حديث حسن غريب صحيح وقد رواه شعبة عن علقمة بن مرثد ايضاً **باب ماجاء في التغليس بالفجر حدثنا** قتيبة عن مالك بن انس ح قال ونا الانصاري نا معن نا مالك عن يحيى بن سعيد عن عمرة عن عائشة قالت ان كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليصلي الصبح فينصرف النساء قال الانصاري فتمر النساء متلففات بمروطهن ما يعرفن من الغلس وقال قتيبة متلفعات وفي الباب عن ابن عمر وانس وقيلة ابنة مخرمة **قال** ابو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح وهو الذي اختاره غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم ابو بكر وعمر ومن بعدهم من التابعين وبه يقول الشافعي واحمد واسحاق يستحبون التغليس بصلوٰة الفجر **باب ماجاء في الاسفار بالفجر حدثنا** هناد نا عبدة عن محمد بن اسحاق عن عاصم بن عمر بن قتادة عن محمود بن لبيد عن رافع بن خديج قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اسفروا بالفجر فانه اعظم للاجر وفي الباب عن ابي برزة وجابر وبلال وقد روى شعبة والثوري هذا الحديث عن محمد بن اسحاق ورواه محمد بن عجلان ايضاً عن عاصم بن عمر بن قتادة **قال** ابو عيسى حديث رافع بن خديج حديث حسن صحيح وقد رأى غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين الاسفار بصلوٰة الفجر وبه يقول سفيان الثوري وقال الشافعي واحمد واسحاق معنى الاسفار ان يضح الفجر فلا يشك فيه ولم يروا ان معنى الاسفار تاخير الصلوٰة

جب فجر چھٹی پھر حکم دیا اُسکو پس اُسنے تکبیر کہی جب آفتاب ڈھل پڑا اور آپ نے ظہر کی نماز پڑھی پھر اُسکو حکم دیا تو اُسنے تکبیر کہی پس آپ نے عصر کی نماز پڑھی اُس حالت میں کہ آفتاب روشن اور بلند تھا پھر آپ نے اُسکو مغرب کا حکم اُس وقت میں دیا کہ اوپر کے کنارے آفتاب کے گر پڑے۔ پھر اُسکو عشا کا حکم دیا تو اُسنے تکبیر کہی جبکہ سرخی غائب ہو گئی۔ پھر اُسکو کل کے دن حکم دیا تو اُس نے فجر کو روشن کیا۔ پھر اُسکو ظہر کی نماز کا حکم دیا تو اُسنے اُسکو سرد کیا اور اچھی طرح سے سرد کیا پھر عصر کی نماز کا حکم دیا تو اُسنے تکبیر کہی اُس حالت میں کہ آفتاب آخر وقت میں تھا اکثر اُس سے جو پہلے تھا پھر اُسکو حکم دیا تو اُسنے مغرب کو سرخی کے غائب ہونے کے ابتدا تک موخر کیا۔ پھر اُسکو عشا کا حکم دیا تو اُسنے تکبیر کہی جبکہ تہائی رات کی گذر گئی پھر فرمایا آپ نے کہاں ہے وہ شخص جو نماز کے وقتوں سے سوال کرتا تھا پس کہا اُس مرد نے میں یہ ہوں۔ پس فرمایا آپ نے وقت نماز دونکا درمیان انکے ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے اور روایت کیا اسکو شعبہ نے علقمہ بن مرثد سے بھی **باب** صبح کی نماز کو اندھیرے میں پڑھنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے مالک بن انس سے ح کہا ترمذی نے اور حدیث کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے یحییٰ بن سعید سے اُسنے عمرہ سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے سو عورتیں پھرتیں (کہا انصاری نے پس عورتیں گذرتیں) اُس حالت میں کہ اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی ہوتیں اندھیرے سے پہچانی نہ جا سکتی تھیں اور کہا قتیبہ نے ڈھکی ہوئی ہوتی تھیں اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور انس اور قیلہ بنت مخرمہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے کئی ایک اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے انمیں سے ابو بکر صدیق اور حضرت عمر ہیں اور جو انکے تابعین میں سے ہیں اور ساتھ اسی کے کہتا ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کہ یہ لوگ فجر کی نماز کو اندھیرے میں پڑھنا مستحب جانتے ہیں **باب** صبح کے روشن کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے محمد بن اسحٰق سے اُسنے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اُسنے محمود بن لبید سے اُسنے رافع بن خدیج سے کہا اُسنے سُنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے صبح کو روشن کر دکیونکہ یہ ثواب زائد ہے اور اس باب میں روایت ہے ابی برزہ اور جابر اور بلال سے رضی اللہ عنہم اور روایت کی ہے یہ حدیث شعبہ اور ثوری نے محمد بن اسحٰق سے اور روایت کیا ہے اسکو محمد بن عجلان نے بھی عاصم بن عمر بن قتادہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث رافع بن خدیج کی حسن صحیح ہے۔ اور کہا ہے کئی ایک اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین سے کہ فجر کی نماز میں اسفار چاہیے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور کہا امام شافعی اور احمد اور اسحاق نے معنی اسفار کے یہ ہیں کہ صبح ایسی ظاہر ہو جائے کہ اسمیں شک نرہے اور نہیں گمان انکا کہ معنی اسفار کے تاخیر نماز کے ہیں

۱؎ پہچانی نہ جا سکتی تھیں کہ یہ مرد ہیں یا عورتیں یعنی دیکھنے والے کو سوای وجود انسان کے کچھ تمیز نہ ہو سکتا تھا کہ یہ عورتیں یا مرد ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ وہ خاص خاص معلوم نہ ہو سکتی تھیں کہ یہ فلانی عورت ہے ۲؎ امام طحاوی نے کہا ہے کہ مراد اس سے قرارت کا لمبا کرنا ہے یعنی قرارت کو اسقدر لمبا کرو کہ اچھی طرح سے صبح ہو جائے اور یہ بہت غلطی کی ہے اُس شخص نے جسنے اس حدیث کو غلس کی حدیث کا ناسخ ٹھہرایا [illegible]

باب ماجاء فی التعجیل بالظہر **حدثنا** ہناد نا وکیع عن سفیان عن حکیم بن جبیر عن ابراہیم عن الاسود عن عائشۃ قالت ما رایت احدا کان اشد تعجیلا للظہر من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا من ابی بکر ولا من عمر وفی الباب عن جابر بن عبد اللہ وخبّاب وابی برزۃ وابن مسعود وزید بن ثابت وانس وجابر بن سمرۃ **قال** ابو عیسی حدیث عائشۃ حدیث حسن وھو الذی اختارہ اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدھم قال علی قال یحیی بن سعید وقد تکلم شعبۃ فی حکیم بن جبیر من اجل حدیثہ الذی روی عن ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سال الناس ولہ ما یغنیہ قال یحیی وروی لہ سفیان وزائدۃ ولم یر یحیی بحدیثہ باسا قال محمد وقد روی عن حکیم بن جبیر عن سعید بن جبیر عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی تعجیل الظہر **حدثنا** الحسن بن علی الحلوانی انا عبد الرزاق انا معمر عن الزہری قال اخبرنی انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظہر حین زالت الشمس ہذا حدیث صحیح **باب** ماجاء فی تاخیر الظہر فی شدۃ الحر **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن ابن شہاب عن سعید بن المسیب وابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتد الحر فابردوا عن الصلوۃ فان شدۃ الحر من فیح جہنم وفی الباب عن ابی سعید وابی ذر وابن عمر والمغیرۃ والقاسم بن صفوان عن ابیہ وابی موسی وابن عباس وانس وروی عن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ہذا ولا یصح **قال** ابو عیسی حدیث ابی ہریرۃ حدیث حسن صحیح وقد اختار قوم من اہل العلم تاخیر صلوۃ الظہر فی شدۃ الحر وھو قول ابن المبارک واحمد واسحاق وقال الشافعی انما الابراد بصلوۃ الظہر اذا کان مسجدا ینتاب اہلہ من البعد فاما المصلی وحدہ والذی یصلی فی مسجد قومہ فالذی احب لہ ان لا یوخر الصلوۃ فی شدۃ الحر **قال** ابو عیسی ومعنی من ذہب الی تاخیر الظہر فی شدۃ الحر ھو اولی واشبہ بالاتباع واما ما ذہب الیہ الشافعی ان الرخصۃ لمن ینتاب من البعد وللمشقۃ علی الناس فان فی حدیث ابی ذر ما یدل علی خلاف ما قال الشافعی

باب ظہر کے جلدی پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے سفیان سے اُسنے حکیم بن جبیر سے اُسنے ابراہیم کر اُسنے اسود سے اُسنے عائشہ سے کہ کہا اُسنے مینے کسیکو تم مین سے نہین دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر سے ظہر کی نماز مین جلدی کرتا ہو اور اس باب مین روایت ہی جابر بن عبد اللہ اور خبّاب اور ابی برزہ اور ابن مسعود اور زید بن ثابت اور انس اور جابر بن سمرہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسی نے حدیث عائشہ کی حسن ہی اور یہ ایسی ہی کہ اسی کو اہل علم صحابہ اور انکے پچھلون سے اختیار کیا ہی علی بن مدینی نے کہا یحیی بن سعید نے کہ کلام کیا ہی شعبہ نے حکیم ابن جبیر مین باعث اسکی اس حدیث کے جو اُسنے ابن مسعود سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ جو شخص لوگون سے سوال کرے حالانکہ اُسکے پاس اسقدر موجود ہو جو اسکو کافی ہو الخ کہا یحیی نے اور روایت کی اس سے سفیان اور زائدہ نے بھی گویا یحیی اُسکی حدیث مین کچھ خوف نہین دیکھتا کہا محمد نے مروی ہی حکیم بن جبیر سے اُسنے روایت کی سعید بن جبیر سے اُسنے عائشہ رض سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہر کے جلدی پڑھنے کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے حسن بن علی حلوانی نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے کہا خبر دی مجھے انس بن مالک نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی اسوقت مین کہ آفتاب ڈھلگیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** سخت گرمی مین ظہر کی تاخیر کرنے کے بیان **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے ابن شہاب سے اُسنے سعید بن مسیب اور ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ رض سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب گرمی سخت ہو تو نماز ٹھنڈے وقت مین پڑھو کیونکہ شدت گرمی کی دوزخ کے جوش سے ہی اور اس باب مین روایت ہی ابی سعید اور ابی ذر اور ابن عمر اور مغیرہ اور قاسم بن صفوان سے اُسنے اپنے باپ سے اور ابی موسی اور ابن عباس اور انس سے رضی اللہ عنہم اور روایت کی ہی عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین لیکن وہ صحیح نہین کہا ابو عیسی نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہی اور ایک قوم نے اہل علم سے ظہر کی نماز سخت گرمی مین موخر کرنا پسند کیا ہی اور یہ قول ہی ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا اور کہا شافعی نے ظہر کی نماز کا موخر کرنا تو اسی مسجد مین ہی جہان لوگ دور سے آتے ہون۔ اور بہر حال اکیلا آدمی اور جسنے اپنی قوم کی مسجد مین ہی نماز پڑھنی ہو تو اسکے لیے مستحب ہی کہ سخت گرمی مین نماز کو موخر نہ کرے کہا ابو عیسی نے۔ اور قول اُس شخص کا جو سخت گرمی مین ظہر کے موخر کرنے کی طرف گیا ہی وہ اولی اور مناسب ہے ساتھ تابعداری کے اور جسکی طرف امام شافعی گیا ہی کہ رخصت اُس شخص کے واسطے ہی جو دور سے آوے اور لوگون کی مشقت کے واسطے ہی اسکے برخلاف حدیث ابو ذر کی دلالت کرتی ہی

سلہ غرض یحیی کی اس سے یہ ہی کہ شعبہ نے جو حکیم بن جبیر کے حق مین طعن کیا ہی وہ ٹھیک نہین ہی کیونکہ حکیم بن جبیر سے بڑے بڑے اماموں نے روایت کی ہی مثل سفیان ثوری اور زائدہ کے پس انکا روایت کرنا دلالت کرتا ہی کہ اس شخص مین کوئی طعن نہین اور نیز کہا امام بخاری نے کہ حکیم بن جبیر سے ظہر کے جلدی پڑھنے مین روایت ہی پس یہ حدیث امام بخاری کا اس سے نقل کرنا اور پھر اُس پر جرح نکرنا بھی دلالت کرتا ہی کہ شخص ثقہ ہے

قال ابو ذر کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فاذن بلال بصلوۃ الظہر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا بلال ابرد ثم ابرد فلو کان الامر علی ما ذہب الیہ الشافعی لم یکن للابراد فی ذلک الوقت معنی لاجتماعہم فی السفر وکانوا لا یحتاجون ان ینتابوا من البعد **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داود قال انبانا شعبۃ عن مہاجر ابی الحسن عن زید بن وہب عن ابی ذر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی سفر ومعہ بلال فاراد ان یقیم فقال ابرد ثم اراد ان یقیم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابرد فی الظہر قال حتی راینا فیئ التلول ثم اقام فصلی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان شدۃ الحر من فیح جہنم فابردوا عن الصلوۃ **قال** ابو عیسی ہذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی تعجیل العصر **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن ابن شہاب عن عروۃ عن عائشۃ انہا قالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العصر والشمس فی حجرتہا لم یظہر الفیئ من حجرتہا وفی الباب عن انس وابی اروی وجابر ورافع بن خدیج ویروی عن رافع ایضا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی تاخیر العصر ولا یصح **قال** ابو عیسی حدیث عائشۃ حدیث حسن صحیح وہو الذی اختارہ بعض اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منہم عمر وعبد اللہ بن مسعود وعائشۃ وانس وغیر واحد من التابعین تعجیل صلوۃ العصر وکرہوا تاخیرہا وبہ یقول عبد اللہ بن المبارک والشافعی واحمد واسحاق **حدثنا** علی بن حجر نا اسماعیل بن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمن انہ دخل علی انس بن مالک فی دارہ بالبصرۃ حین انصرف من الظہر ودارہ بجنب المسجد فقال قوموا فصلوا العصر قال فقمنا فصلینا فلما انصرفنا قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول تلک صلوۃ المنافق یجلس یرقب الشمس حتی اذا کانت بین قرنی الشیطان قام فنقر اربعا لا یذکر اللہ فیہا الا قلیلا **قال** ابو عیسی ہذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی تاخیر صلوۃ العصر

کہا ابو ذر نے ہم سفر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ بلال نے ظہر کی نماز کی اذان کہی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بلال سرد کر پھر سرد کریں اگر امر ایسا ہوتا جسکی طرف امام شافعی گیا ہی تو اسوقت سرد کرنے کے کچھ معنے نہ ہونگے کیونکہ وہ سب لوگ سفر مین جمع تھے اور دور سے آنے کی کسی کو حاجت نہ تھی **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے مہاجر ابی الحسن سے کہ زید بن وہب سے اسنے ابی ذر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر مین تھے اور بلال بھی آپ کے ساتھ تھا سو اسنے تکبیر کہنے کا ارادہ کیا پس فرمایا آپ نے سرد کر پھر اسنے تکبیر کہنے کا ارادہ کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظہر مین سردی کر کہا راوی نے یہانتک کہ ہمنے ٹیلون کا سایہ دیکھا پھر اسنے تکبیر کہی اور آپ نے نماز پڑہی پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک سخت گرمی دوزخ کے جوش سے ہی پس سرد کیا کرو نماز کو کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** عصر کے جلدی پڑہنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے اسنے عروہ سے اسنے عائشہ سے یہ کہ کہا اسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز اسوقت مین پڑہی کہ آفتاب اسکے حجرے مین تھا ابھی سایہ اسکے حجرے سے اونچا نہ ہوا تھا۔ اور اسباب مین روایت ہے انس اور ابی اروی اور جابر اور رافع بن خدیج سے رضی اللہ عنہم اور نیز رافع نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عصر کے موخر کرنے میں روایت کی ہی اور وہ صحیح نہین کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن صحیح ہی اور یہ ایسی ہی کہ اسکو بعض اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے اختیار کیا ہی انمین سے عمر اور عبد اللہ بن مسعود اور عائشہ اور انس ہین اور کئی ایک تابعین نے بھی نماز عصر کے جلدی پڑہنے کو۔ اور اسکی تاخیر کو مکروہ جانا ہی۔ اور ساتھ اسیکے کہتا ہی عبد اللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسماعیل بن جعفر نے علاء بن عبد الرحمان سے یہ کہ وہ انس بن مالک پر اسکے گھر مین جو بصرہ مین تھا داخل ہوا جب وہ ظہر کی نماز سے فارغ ہوا اور گھر اسکا مسجد کی ایک پہلو مین تھا سو کہا انس نے کھڑے ہو جاؤ اور عصر کی نماز پڑھ لو کہا اسنے پس ہم کھڑے ہوئے اور عصر کی نماز پڑہی پھر جب فارغ ہو چکے تو کہا اسنے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی کہ فرماتے یہ نماز منافقون کی ہی بیٹھتا ہی آفتاب کی انتظاری کرتا ہی تا کہ جب آفتاب شیطان کے دونون سینگون مین ہوتا ہے تو کھڑا ہوتا ہی تو چار چونچین لگاتا ہی اللہ تعالیٰ کی اسمین بہت تھوڑی یاد کرتا ہی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** نماز عصر کے موخر کرنے کے بیان مین

ملہ کرمانی نے اسپر یہ اعتراض کیا ہی کہ لشکر کی عادت سفر مین یہ ہوتی ہی کہ آرام کے واسطے اور چارپایون کے چرانے کے واسطے علیحدہ علیحدہ اُترتے ہین پس اب انکا اس حالت مین جمع ہونا ہم تسلیم نہین کرتے اور نیز ظاہر ہی کہ اُس وقت مین کوئی ایسا بڑا خیمہ نہ تھا جسمین وہ اکٹھے مست ہون۔ بلکہ درختون کے سایہ مین اُترتے تھے اور وہان کوئی ایسی بڑی آرام کی جگہ نہ تھی جسمین وہ تمام لوگ جمع ہو سکین۔ اور کہا بعض نے اسجگہ علت اور ہی ہی۔ وہ یہ ہی کہ گرمی کا سخت ہونا اور ہی۔ و کرنے کے وقت تکلیف پانا جیسا کہ حدیث ابو عوانہ کی جو انس سے ہی اسکی تائید کرتی ہی کنا اذا صلینا خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالظہائر سجدنا علی ثیابنا اتقاء الحر انتہی ملخصاً انتہی

حدثنا علی بن حجر نا اسمعیل بن علیة عن ایوب عن ابن ابی ملیکة عن ام سلمة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم
اشد تعجیلا للظهر منکم وانتم اشد تعجیلا للعصر منه **قال** ابو عیسی وقد روی هذا الحدیث عن ابن جریج عن ابن ابی ملیکة عن
ام سلمة نحوه **باب** ماجاء فی وقت المغرب **حدثنا** قتیبة نا حاتم بن اسمعیل عن یزید بن ابی عبید عن سلمة بن
الاکوع قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی المغرب اذا غربت الشمس وتوارت بالحجاب وفی الباب عن جابر وزید
بن خالد وانس ورافع بن خدیج وابی ایوب وام حبیبة وعباس بن عبد المطلب وحدیث العباس قد روی عنه موقوفا وهو
اصح **قال** ابو عیسی حدیث سلمة بن الاکوع حدیث حسن صحیح وهو قول اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم
ومن بعدهم من التابعین اختاروا تعجیل صلوة المغرب وکرهوا تاخیرها حتی قال بعض اهل العلم لیس لصلوة المغرب الا وقت واحد
وذهبوا الی حدیث النبی صلی الله علیه وسلم حیث صلی به جبرئیل وهو قول ابن المبارک والشافعی **باب** ماجاء فی وقت
صلوة العشاء الآخرة **حدثنا** محمد بن عبد الملک ابن ابی الشوارب نا ابو عوانة عن ابی بشر عن بشیر بن ثابت عن حبیب بن سالم
عن النعمان بن بشیر قال انا اعلم الناس بوقت هذه الصلوة کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلیها لسقوط القمر لثالثة **حدثنا**
ابو بکر محمد بن ابان نا عبد الرحمن بن مهدی عن ابی عوانة بهذا الاسناد نحوه **قال** ابو عیسی روی هذا الحدیث هشیم عن ابی بشر عن
حبیب بن سالم عن النعمان بن بشیر ولم یذکر فیه هشیم عن بشیر بن ثابت وحدیث ابی عوانة اصح عندنا لان یزید بن هارون روی عن
شعبة عن ابی بشر نحو روایة ابی عوانة **باب** ماجاء فی تاخیر العشاء الآخرة **اخبرنا** هناد نا عبدة عن عبید الله بن عمر عن سعید
المقبری عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لولا ان اشق علی امتی لامرتهم ان یؤخروا العشاء الی ثلث اللیل ونصفه وفی الباب عن جابر بن سمرة

حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبردی ہمکو اسمٰعیل بن علیہ نے ایوب سے اُسنے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے ام سلمہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر میں بہت جلدی کرتے تھے۔ اور تم لوگ آنحضرت سے نماز عصر میں بہت جلدی کرتے ہو۔ کہا ابو عیسٰے نے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث ابن جریج سے اُسنے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے ام سلمہ سے مثل اُسکی **باب** مغرب کے وقت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حاتم بن اسمٰعیل نے یزید بن ابی عبید سے اُسنے سلمہ بن اکوع سے کہ کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز اُس وقت میں پڑھتے تھے جب آفتاب غروب ہوجاتا اور کناروں میں چھپ جاتا۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر اور زید بن خالد اور انس اور رافع بن خدیج اور ابی ایوب اور ام حبیبہ اور عباس بن عبد المطلب سے رضی اللہ عنہم اور حدیث عباس کی اُس سے موقوف مروی ہے اور یہ صحیح ہے۔ کہا ابو عیسٰی نے حدیث سلمہ بن اکوع کی حسن صحیح ہے اور یہ قول ہے اکثر اہل علم صحابہ اور تابعین کا انہوں نے نماز مغرب کے جلدی پڑھنے کو اختیار کیا ہے اور اسکے موخر کرنے کو مکروہ جانا ہے حتی کہ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ نماز مغرب کا ایک ہی وقت ہے۔ اور گئے ہیں یہہ طرف حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ کو جبرئیل علیہ السلام نے نماز پڑھائی (ایک ہی وقت میں دو روز) اور یہ قول ہے ابن مبارک اور شافعی کا۔ **باب** نماز عشاء کے وقت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے ابی بشر سے اُسنے بشیر بن ثابت سے اُسنے حبیب بن سالم سے اُسنے نعمان بن بشیر سے کہ کہا اُسنے میں لوگوں سے اس نماز کا وقت اچھا جانتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ نماز تیسری رات کے چاند ڈوبنے کے وقت پڑھتے تھے **حدیث** کی ہمسے ابو بکر بن محمد بن ابان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مهدی نے ابی عوانہ سے ساتھ اسی اسناد کے مثل اُسکی۔ کہا ابو عیسٰے نے روایت کیا اس حدیث کو ہشیم نے ابی بشر سے اُسنے حبیب بن سالم سے اُسنے نعمان بن بشیر سے اور نہیں ذکر کیا اسمیں ہشیم کو جو راوی ہے بشیر بن ثابت سے۔ اور حدیث ابی عوانہ کی ہمارے نزدیک صحیح ہے اسلیے کہ یزید بن ہارون نے روایت کی ہے شعبہ سے اُسنے ابی بشر سے مثل روایت ابی عوانہ کی۔ **باب** نماز عشاء کے موخر کرنے کے بیان میں **خبر دی** ہمکو ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر میں اپنی امت پر تکلیف نہ جانتا تو اُنکو نماز عشاء کے تہائی رات یا نصف رات تک موخر کرنے کا حکم کرتا۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر بن سمرہ

ف۱ اور ظاہر ہے کہ جب ایک کو دوسرے سے تقویت ہوجائیگی تو وہ بھی قوی ہوگئی ۱۲

وجابر بن عبد اللہ وابی برزۃ وابن عباس وابی سعید الخدری وزید بن خالد وابن عمر **قال** ابو عیسے حدیث ابی ھریرۃ حدیث
حسن صحیح وھو الذی اختارہ اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین رأوا تاخیر صلوۃ العشاء الاٰخرۃ وبہ یقول
احمد واسحاق **باب** ماجاء فی کراھیۃ النوم قبل العشاء والسمر بعدھا **حدثنا** احمد بن منیع نا ھشیم انا عوف قال احمد
وثنا عباد بن عباد وھو المھلبی واسمٰعیل بن علیۃ جمیعا عن عوف عن سیار بن سلامۃ عن ابی برزۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یکرہ النوم قبل العشاء والحدیث بعدھا وفی الباب عن عائشۃ وعبد اللہ بن مسعود وانس **قال** ابو عیسے حدیث ابی برزۃ حدیث حسن صحیح
وقد کرہ اکثر اھل العلم النوم قبل صلوۃ العشاء ورخص فی ذلک بعضھم وقال عبد اللہ بن المبارک اکثر الاحادیث علی الکراھیۃ ورخص
بعضھم فی النوم قبل صلوۃ العشاء فی رمضان **باب** ماجاء فی الرخصۃ فی السمر بعد العشاء **حدثنا** احمد بن منیع نا
ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابراھیم عن علقمۃ عن عمر بن الخطاب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسمر مع ابی بکر فی الامر
من امر المسلمین وانا معھما وفی الباب عن عبد اللہ بن عمرو واوس بن حذیفۃ وعمران بن حصین **قال** ابو عیسی حدیث عمر
حسن وقد روی ھذا الحدیث الحسن بن عبید اللہ عن ابراھیم عن علقمۃ عن رجل من جعفی یقال لہ قیس او ابن قیس عن عمر عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ھذا الحدیث فی قصۃ طویلۃ وقد اختلف اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین ومن بعدھم فی السمر بعد العشاء
الاٰخرۃ فکرہ قوم منھم السمر بعد صلوۃ العشاء ورخص بعضھم اذا کان فی معنی العلم وما لابد منہ من الحوائج واکثر الحدیث علی الرخصۃ وقد
روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لاسمر الا لمصل او مسافر **باب** ماجاء فی الوقت الاول من الفضل

اور جابر بن عبد اللہ اور ابی برزہ اور ابن عباس اور ابی سعید خدری اور زید بن خالد اور ابن عمر سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسی نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن
صحیح ہے اور اختیار کیا ہے اسکو اکثر اہل علم نے صحابہ اور تابعین سے کہ انھوں نے نماز عشا کے موخر کرنے کو دوست رکھا ہے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے
امام احمد اور اسحاق **باب** قبل عشا کے سونے اور بعد اسکے باتین کرنے کی کراہت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا
خبر دی ہمکو عوف نے کہا احمد نے اور حدیث کی ہمسے عباد بن عباد نے جو مہلبی ہے اور اسماعیل بن علیہ نے سب نے عوف سے اسنے سیار بن سلامہ سے
اُسنے ابی برزہ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل عشا کے سونے اور بعد اُسکے باتین کرنے کو مکروہ جانتے تھے۔ اور اس باب مین روایت ہے عائشہ
اور عبد اللہ بن مسعود اور انس سے رضی اللہ عنہم۔ کہا ابو عیسی نے حدیث ابی برزہ کی حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم نے قبل نماز عشا کے سونے کو مکروہ جانا ہے
اور بعض نے اسمین رخصت دی ہے۔ اور کہا عبد اللہ بن مبارک نے اکثر حدیثین کراہت پر ہین۔ اور بعض نے قبل نماز عشا کے رمضان مین سونے کی
رخصت دی ہے **باب** بعد عشا کے باتین کرنے کی رخصت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ
نے اعمش سے اسنے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عمر بن الخطاب سے کہ کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق کے
ساتھ مسلمانون کے کسی کام کی بابت بعد عشا کے باتین کررہے تھے اور مین آپ اور ابو بکر کے ساتھ تھا۔ اور اس باب مین روایت ہے عبد اللہ بن عمرو
اور اوس بن حذیفہ اور عمران بن حصین سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسی نے حدیث عمر کی حسن ہے۔ اور روایت کیا ہے اس حدیث کو حسن بن عبید اللہ
نے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے اُسنے ایک مرد جعفی سے اُسکو قیس یا ابن قیس کہا جاتا تھا اُسنے عمر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے قصہ
طویل مین اور اہل علم اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین سے بعد عشا کے باتین کرنے مین اختلاف کیا ہے۔ پس ایک قوم نے انمین سے
بعد نماز عشا کے باتین کرنے کو مکروہ جانا ہے۔ اور بعض نے انمین سے رخصت دی ہے بشرطیکہ علم کی باتین ہون یا ضروری حاجات کی۔ اور
اکثر حدیثین رخصت پر ہین۔ اور مروی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے نہین جائز باتین بعد عشا کے مگر واسطے نمازی اور
مسافر کے **باب** اول وقت مین نماز کی فضیلت کا بیان

له پہلے باب مین مؤلف نے دو مسئلون کا ذکر کیا ہے۔ ایک یہ کہ قبل نماز عشا کے سونا مکروہ ہے۔ دوسرا یہ کہ بعد نماز عشا کے باتین کرنی مکروہ ہے اور چونکہ یہ مسئلہ مقید تھا اور حدیث
سے مطلق معلوم ہوتا تھا اسلیے مؤلف نے دوسرا باب اس مسئلہ کے بیان کرنے کے واسطے منعقد کیا ہے۔ کہ بعد عشا کے فلان فلان بات کرنی یا فلان فلان شخص کو بات کرنی جائز ہے
مگر مؤلف نے ترجمہ کے پہلے جزو کے مقید کرنے کے واسطے کوئی دلیل بیان نہین کی بخاری نے اسکے واسطے باب النوم قبل العشاء لمن غلب منعقد کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے
کہ کراہت اس شخص کے واسطے ہے جو اختیار سے سوئے اور جو بلا اختیار بسبب غلبہ نیند کے سوئے اسکے لیے مکروہ نہین ۱۲

حدثنا ابو عمار الحسين بن حريث نا الفضل بن موسى عن عبد الله بن عمر العمري عن القاسم بن غنام عن عمته ام فروة وكانت ممن بايع النبي صلى الله عليه وسلم قالت سئل النبي صلى الله عليه وسلم اي الاعمال افضل قال الصلوة لاول وقتها **حدثنا** احمد بن منيع نا يعقوب بن الوليد المدني عن عبد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الوقت الاول من الصلوة رضوان الله والوقت الاخر عفو الله وفي الباب عن علي وابن عمر وعائشة وابن مسعود **حدثنا** قتيبة نا عبد الله بن وهب عن سعيد بن عبد الله الجهني عن محمد بن عمر بن علي بن ابي طالب عن ابيه عن علي بن ابي طالب ان النبي صلى الله عليه وسلم قال له يا علي ثلث لا تؤخرها الصلوة اذا اتت والجنازة اذا حضرت والايم اذا وجدت لها كفوا **قال** ابو عيسى حديث ام فروة لا يروى الا من حديث عبد الله بن عمر العمري وليس هو بالقوي عند اهل الحديث واضطربوا في هذا الحديث **حدثنا** قتيبة نا مروان بن معاوية الفزاري عن ابي يعفور عن الوليد بن العيزار عن ابي عمرو الشيباني ان رجلا قال لابن مسعود اي العمل افضل قال سئلت عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الصلوة على مواقيتها قلت وماذا يا رسول الله قال وبر الوالدين قلت وماذا قال الجهاد في سبيل الله **قال** ابو عيسى وهذا حديث حسن صحيح وقد روى المسعودي وشعبة والشيباني وغير واحد عن الوليد بن العيزار هذا الحديث **حدثنا** قتيبة نا الليث عن خالد بن يزيد عن سعيد بن ابي هلال عن اسحاق بن عمر عن عائشة قالت ما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة لوقتها الاخر مرتين حتى قبضه الله **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب وليس اسناده بمتصل قال الشافعي والوقت الاول من الصلوة افضل ومما يدل على فضل اول الوقت على اخره اختيار النبي صلى الله عليه وسلم وابي بكر وعمر فلم يكونوا يختارون الا ما هو افضل ولم يكونوا يدعون الفضل وكانوا يصلون في اول الوقت حدثنا بذلك ابو الوليد المكي عن الشافعي

باب ما جاء في السهو عن وقت صلوة العصر

حدثنا قتيبة نا الليث عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الذي تفوته صلوة العصر فكانما وتر اهله وماله

حدیث کی ہمسے ابو عمار حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسےٰ نے عبد اللہ بن عمر عمری سے اُسنے قاسم بن غنام سے اُسنے پھوپھی ام فروہ سے اور یہ اُن شخصوں سے تھی، جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیعت کی ہوئی تھی کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے کہ کونسا عمل افضل ہی فرمایا آپ نے اول وقت مین نماز پڑھنی۔ **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یعقوب بن ولید مدنی نے عبد اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اول وقت نماز کا اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہی اور پچھلا وقت معافی اللہ کی اور اس باب مین روایت ہی علی اور ابن عمر اور عائشہ اور ابن مسعود سے رضی اللہ عنہم **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن وہب نے سعید بن عبد اللہ جہنی سے اُسنے محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے علی بن ابی طالب سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے کہا اے علی تین چیزون کو موخر نہ کرنا نماز جب پہونچ جاوے اور جنازہ جب حاضر ہو جائے۔ اور بیوہ جب اُسکے لیے تجھے کفو ملے۔ **کہا** ابو عیسیٰ نے ام فروہ کی حدیث کو سوائے عبد اللہ بن عمر عمری کے اور کسی نے روایت نہین کیا۔ اور یہ شخص اہل حدیث کے نزدیک قوی نہین اور محدث اس حدیث مین مضطرب ہوئے ہین۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے مروان بن معاویہ فزاری نے ابی یعفور سے اُسنے ولید بن عیزار سے اُسنے ابی عمرو شیبانی سے یہ کہ ایک مرد نے ابن مسعود سے کہا کہ کونسا عمل افضل ہی کہا اُسنے پوچھا مینے بھی اسکی بابت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا فرمایا آپ نے نماز اُسکے وقت مین پڑھنی مینے کہا اور کیا یارسول اللہ فرمایا آپ نے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنی مینے کہا اور کیا فرمایا آپنے اللہ تعالیٰ کے راہ مین جہاد کرنا **کہا** ابو عیسیٰ نے اور یہ حدیث حسن صحیح ہی اور روایت کیا ہی مسعودی اور شعبہ اور شیبانی اور کئی اور لوگون نے ولید بن عیزار سے اس حدیث کو **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے خالد بن یزید سے اُسنے سعید بن ابی ہلال سے اُسنے اسحٰق بن عمر سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز آخر وقت مین دو مرتبہ نہین پڑہی تا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قبض کر لیا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہی اور اسکی اسناد متصل نہین کہا امام شافعی نے اول وقت نماز کا افضل ہی اور وہ چیز کہ دلالت کرتی ہی کہ اول وقت کی آخر پر فضیلت ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابی بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کا اسوقت کو اختیار کرنا ہی یہ نہین پسند رکھتے تھے مگر جو کہ افضل ہو اور نہین چھوڑتے تھے فضیلت کو اور اول وقت مین نماز پڑھتے تھے حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے ابو الولید مکی نے شافعی سے **باب** بیان مین سہو کے نماز عصر کے وقت سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے وہ شخص کہ جسکی نماز عصر کی فوت ہو جائے تو گویا اُسکے اہل اور مال ہلاک ہو گئے۔

ف ١ اسلیے کہ عموماً اعتبار مزدوری کا کام کرنے کے ختم پر ہوتا ہی اور جب مزدور نے آخر کام کا بگاڑ دیا تو مالک خواہ مخواہ اُسپر رنجیدہ ہوتا ہی اور اسکی مزدوری کا کچھ خیال نہین کرتا اسیطرح سے نماز عصر کی بھی اس دن کے آخر کا کام ہی اگر اُسنے اس نماز کو ترک کر دیا تو گویا اُسنے اپنے تمام روز کی مزدوری ضائع کر دی ١٢

وفی الباب عن بریدۃ ونوفل بن معاویۃ **قال** ابوعیسی حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح وقد رواہ الزہری ایضا عن سالم عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ماجاء فی تعجیل الصلوۃ اذا اخرھا الامام **حدثنا** محمد بن موسی البصری نا جعفر بن سلیمان الضبعی عن ابی عمران الجونی عن عبداللہ بن الصامت عن ابی ذر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ذر امراء یکونون بعدی یمیتون الصلوۃ فصل الصلوۃ لوقتھا فان صلیت لوقتھا کانت لک نافلۃ والا کنت قد احرزت صلوتک وفی الباب عن عبداللہ بن مسعود وعبادۃ بن الصامت **قال** ابوعیسی حدیث ابی ذر حدیث حسن وھو قول غیر واحد من اھل العلم یستحبون ان یصلی الرجل الصلوۃ لمیقاتھا اذا اخرھا الامام ثم یصلی مع الامام والصلوۃ الاولی ھی المکتوبۃ عند اکثر اھل العلم وابوعمران الجونی اسمہ عبدالملک بن حبیب **باب** ماجاء فی النوم عن الصلوۃ **حدثنا** قتیبۃ نا حماد بن زید عن ثابت البنانی عن عبداللہ بن رباح الانصاری عن ابی قتادۃ قال ذکروا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم نومھم عن الصلوۃ فقال انہ لیس فی النوم تفریط انما التفریط فی الیقظۃ فاذا نسی احدکم صلوۃ او نام عنھا فلیصلھا اذا ذکرھا وفی الباب عن ابن مسعود وابی مریم وعمران بن حصین وجبیر بن مطعم وابی جحیفۃ وعمرو بن امیۃ ضمری وذی مخبر ویقال ذی مخمر وھو ابن اخ النجاشی **قال** ابوعیسی وحدیث ابی قتادۃ حدیث حسن صحیح وقد اختلف اھل العلم فی الرجل ینام عن الصلوۃ او ینساھا فیستیقظ او یذکر وھو فی غیر وقت صلوۃ عند طلوع الشمس او عند غروبھا فقال بعضھم یصلیھا اذا استیقظ وذکر وان کان عند طلوع الشمس او عند غروبھا وھو قول احمد واسحاق والشافعی ومالک وقال بعضھم لا یصلی حتی تطلع الشمس او تغرب **باب** ما جاء فی الرجل ینسی الصلوۃ **حدثنا** قتیبۃ وبشر بن معاذ قالا نا ابوعوانۃ عن قتادۃ عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نسی صلوۃ فلیصلھا اذا ذکرھا وفی الباب عن سمرۃ وابی قتادۃ **قال** ابوعیسی حدیث انس حدیث حسن صحیح ویروی عن علی بن ابی طالب انہ قال فی الرجل ینسی الصلوۃ قال یصلیھا متی ذکرھا فی وقت او فی غیر وقت وھو قول احمد واسحاق ویروی عن ابی بکرۃ انہ نام عن صلوۃ العصر فاستیقظ عند غروب الشمس فلم یصل حتی غربت الشمس

اور اس باب مین روایت ہے بریدہ اور نوفل بن معاویہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے۔ اور نیز روایت کیا اسکو زہری نے سالم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** نماز کے جلدی پڑہنے کے بیان مین جب اسکو امام موخر کرے **حدیث** کی ہمسے محمد بن موسیٰ بصری نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان ضبعی نے ابی عمران جونی سے اُسنے عبداللہ بن صامت سے اُسنے ابی ذر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابو ذر میرے پیچھے امیر ہونگے جو نماز مین تاخیر کرینگے۔ سو تو نماز کو اُسکے وقت مین پڑھ اگر نماز اپنے وقت مین پڑہی گئی تو تیرے لیے نفل ہوگی۔ ورنہ تو نے اپنی نماز کو جمع کر لیا۔ اور اس باب مین روایت ہے عبداللہ بن مسعود اور عبادہ بن صامت سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ذر کی حسن ہے اور یہ قول ہے کئی ایک اہل علم کا یہ لوگ مستحب جانتے ہین کہ مرد نماز کو اُسکے وقت مین پڑہے جب امام اُسکو موخر کر دے پہر امام کے ساتھ پڑہ لے اور پہلی نماز اکثر اہل علم کے نزدیک فرض ہوگی۔ اور ابو عمران جونی کا نام عبدالملک بن حبیب ہے **باب** نماز سے سو رہنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ثابت بنانی سے اُسنے عبداللہ بن رباح انصاری سے اُسنے ابی قتادہ سے کہا اُسنے لوگون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نماز سے سو رہنے کا ذکر کیا سو فرمایا آپ نے نیند مین نقصان نہین ہے نقصان تو جاگنے مین ہی ہے۔ سو جب کوئی شخص تم مین سے نماز کو بہول جائے یا اُس سے سو رہے تو چاہیے کہ نماز پڑہے جب اُسکو یاد کرے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابن مسعود اور ابی مریم اور عمران بن حصین اور جبیر بن مطعم اور ابی جحیفہ اور عمرو بن امیہ ضمری اور ذی مخبر سے اور یہ نجاشی کا بھتیجا ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور حدیث ابی قتادہ کی حسن صحیح ہے اور اختلاف کیا ہے لوگون نے اُس مرد سے جو نماز مین سو رہے یا اُسکو بہول جائے پس جاگے یا یاد کرے غیر وقت نماز مین آفتاب چڑہنے کے وقت یا اُسکے ڈوبنے کے وقت۔ سو بعض نے کہا ہے پڑہ لے جب جاگے اور ذکر کیا اُسنے اگرچہ آفتاب کے چڑہنے کا وقت ہو یا اُسکے ڈوبنے کا۔ اور یہ قول ہے امام احمد اور اسحاق اور شافعی اور مالک کا۔ اور کہا بعض نے نہ نماز پڑہے تاکہ آفتاب چڑہ لے یا غروب ہو لے **باب** اُس مرد کے بیان مین جو نماز کو بہول جائے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور بشر بن معاذ نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُسنے انس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نماز کو بہول گیا تو چاہیے کہ اُسکو پڑہے جب اُسکو یاد کرے اور اس باب مین روایت ہے سمرہ اور ابی قتادہ سے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن صحیح ہے اور مروی ہے علی بن ابی طالب سے کہ کہا اُسنے اُس مرد کے حق مین جو نماز کو بہول جائے چاہیے کہ پڑہے اُسکو جب اُسکو یاد کرے وقت مین یا غیر وقت مین۔ اور یہ قول ہے امام احمد اور اسحاق کا اور مروی ہے ابی بکرہ سے کہ وہ عصر کی نماز سے سو رہا اور آفتاب کے ڈوبنے کے وقت بیدار ہوا سو اُسنے نماز نہ پڑہی حتی کہ

وقد ذهب قوم من اهل الكوفة الى هذا واما اصحابنا فذهبوا الى قول على بن طالب **باب** ما جاء فى الرجل تفوته الصلوات بايتهن يبدأ

حدثنا هناد نا هشيم عن ابى الزبير عن نافع بن جبير بن مطعم عن ابى عبيدة بن عبد الله بن مسعود قال قال عبد الله ان المشركين شغلوا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اربع صلوات يوم الخندق حتى ذهب من الليل ما شاء الله فامر بلالا فاذن ثم اقام فصلى الظهر ثم اقام فصلى العصر ثم اقام فصلى المغرب ثم اقام فصلى العشاء وفى الباب عن ابى سعيد وجابر **قال** ابو عيسى حديث عبد الله ليس باسناده باس الا ان ابا عبيدة لم يسمع من عبد الله وهو الذى اختاره بعض اهل العلم فى الفوائت ان يقيم الرجل لكل صلوة اذا قضاها وان لم يقم اجزاءه وهو قول الشافعى **حدثنا** محمد بن بشار نا معاذ بن هشام قال حدثنى ابى عن يحيى بن ابى كثير نا ابو سلمة بن عبد الرحمن عن جابر بن عبد الله ان عمر بن الخطاب قال يوم الخندق وجعل يسب كفار قريش قال يا رسول الله ما كدت اصلى العصر حتى تغرب الشمس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والله ان صليتها قال فنزلنا بطحان فتوضأ رسول الله صلى الله عليه وسلم وتوضأنا فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم العصر بعد ما غربت الشمس ثم صلى بعدها المغرب هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فى الصلوة الوسطى انها العصر **حدثنا** هناد نا عبدة عن سعيد عن قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال فى الصلوة الوسطى صلوة العصر **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داود الطيالسى وابو النضر عن محمد بن طلحة بن مصرف عن زبيد بن مرة الهمدانى عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الوسطى صلوة العصر **قال** ابو عيسى هذا حديث صحيح وفى الباب عن على وعائشة وحفصة وابى هريرة وابى هاشم بن عتبة **قال** ابو عيسى قال محمد قال على بن عبد الله حديث الحسن عن سمرة حديث حسن وقد سمع عنه **وقال** ابو عيسى حديث سمرة فى صلوة الوسطى حديث حسن وهو قول اكثر العلماء من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم وغيرهم

آفتاب غروب ہوگیا۔ اور ایک قوم اہل کوفہ سے اسی طرف گئی ہے۔ اور ہمارے اصحاب تو قول علی بن ابیطالب کی طرف گئے ہیں **باب** اس شخص کے بیان میں کہ جسکی چند نمازیں فوت ہوجائیں تو کس سے شروع کرے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے ابی الزبیر سے اُسنے نافع بن جبیر بن مطعم سے اُسنے ابی عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُسنے کہا عبد اللہ نے مشرکوں نے خندق کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چار نمازوں سے شغل میں رکھا تاکہ رات کا کچھ حصہ جسقدر اللہ نے چاہا گذر گیا پھر آپنے بلال کو حکم دیا تو اُسنے اذان دی پھر تکبیر کہی سو آپنے ظہر کی نماز پڑھی پھر اُسنے تکبیر کہی تو آپنے عصر کی نماز پڑھی پھر اُسنے تکبیر کہی تو آپنے مغرب کی نماز پڑھی پھر اُسنے تکبیر کہی تو آپنے عشاء کی نماز پڑھی اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید اور جابر سے کہا ابو عیسیٰ نے عبد اللہ کی حدیث کی سند میں کچھ خوف نہیں مگر یہ کہ ابا عبیدہ نے عبد اللہ سے سُنا نہیں ہے۔ اور اسی کو بعض اہل علم نے نمازیں فوت شدہ کے حق میں اختیار کیا ہے کہ آدمی ہر ایک نماز کے لیے تکبیر کہے جب اُسکو قضا کرے۔ اور اگر تکبیر نہ کہی تو بھی کافی ہے اور یہ قول ہے امام شافعی کا **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا حدیث کی ہمسے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے جابر بن عبد اللہ سے کہ عمر بن الخطابؓ نے خندق کے دن کہا اور کفار قریش کو گالیاں بھی شروع کیں کہا اُسنے یا رسول اللہ میں نے تو عصر کی نماز نہیں پڑھی تاکہ آفتاب غروب ہوگیا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی میں نے بھی اسکو نہیں پڑھا کہا راوی نے پس اسم بطحان (نام مقام) میں اُترے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور ہمنے بھی وضو کیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد غروب ہونے آفتاب کے عصر کی نماز پڑھی پھر بعد اُسکے مغرب کی نماز پڑھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ صلوۃ وسطی عصر ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے سعید سے اُنکو قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ بن جندب سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا آپنے صلوۃ وسطی کے حق میں کہ وہ عصر کی نماز ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی اور ابو النضر نے محمد بن طلحہ بن مصرف سے اُسنے زبید بن مرہ ہمدانی سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوۃ وسطی نماز عصر کی ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے علی اور عائشہ اور حفصہ اور ابی ہریرہ اور ابی ہاشم بن عتبہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے کہا محمد نے کہ کہا علی بن عبد اللہ نے حدیث حسن کی جو سمرہ سے ہے حسن ہے اور حسن کا سمرہ سے سماع ہے اور کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سمرہ کی جو صلوۃ وسطی کے حق میں ہے حسن ہے اور یہ قول ہے اکثر علماء کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے

سلہ اس حدیث سے دلیل پکڑی کہ فوتی نمازوں میں ترتیب واجب ہے درست نہیں کیونکہ افعال آنحضرت کے وجوب پر دلالت نہیں کرتے ہاں اگر اس حدیث صلوا کما رأیتمونی اصلی کے عموم سے دلیل پکڑی جاوے تو ممکن ہے جیسا کہ شافعیہ نے بعض اشیاء میں سوائے اس مسئلہ کے اس حدیث کا اس طور سے اعتبار کیا ہے اور ایسا ہی حنفیہ نے بھی کیا ہے

وقال زيد بن ثابت وعائشة صلوة الوسطى صلوة الظهر وقال ابن عباس وابن عمر صلوة الوسطى صلوة الصبح **حدثنا** ابو موسى محمد بن المثنى نا قريش بن انس عن حبيب بن الشهيد قال قال لى محمد بن سيرين سل الحسن ممن سمع حديث العقيقة فسالته قال سمعت من سمرة بن جندب **قال** ابو عيسى واخبرنى محمد بن اسماعيل عن على بن عبد الله عن قريش بن انس هذا الحديث **قال** محمد قال على وسماع الحسن من سمرة صحيح واحتج بهذا الحديث **باب** ما جاء فى كراهية الصلوة بعد العصر وبعد الفجر **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم لخبرنا منصور وهو ابن زاذان عن قتادة انا ابو العالية عن ابن عباس قال سمعت غير واحد من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم منهم عمر بن الخطاب وكان من احبهم الىّ ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الصلوة بعد الفجر حتى تطلع الشمس وعن الصلوة بعد العصر حتى تغرب الشمس وفى الباب عن على وابن مسعود وابى سعيد وعقبة بن عامر وابى هريرة وابن عمر وسمرة بن جندب وسلمة بن الاكوع وزيد بن ثابت وعبد الله بن عمرو ومعاذ بن عفراء والصنابحى ولم يسمع من النبى صلى الله عليه وسلم وعائشة وكعب بن مرة وابى امامة وعمرو بن عبسة ويعلى بن امية ومعاوية **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس عن عمر حديث حسن صحيح وهو قول اكثر الفقهاء من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم انهم كرهوا الصلوة بعد صلوة الصبح حتى تطلع الشمس وبعد العصر حتى تغرب الشمس واما الصلوات الفوائت فلا باس ان تقضى بعد العصر وبعد الصبح قال على بن المدينى قال يحيى بن سعيد قال شعبة لم يسمع قتادة من ابى العالية الا ثلثة اشياء حديث عمر ان النبى صلى الله عليه وسلم نهى عن الصلوة بعد العصر حتى تغرب الشمس وبعد الصبح حتى تطلع الشمس وحديث ابن عباس عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لا ينبغى لاحد ان يقول انا خير من يونس بن متى وحديث على القضاة ثلثة **باب** ما جاء فى الصلوة بعد العصر **حدثنا** قتيبة نا جرير عن عطاء بن السائب عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال انما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الركعتين بعد العصر لانه اتاه مال فشغله عن الركعتين بعد الظهر فصلاهما بعد العصر ثم لم يعد لهما

کہا زید بن ثابت اور عائشہ نے صلوۃ وسطی ظہر کی نماز ہے اور کہا ابن عباس اور ابن عمر نے صلوۃ وسطی صبح کی نماز ہے **حدیث** کی ہمسے ابو موسی یعنی محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے قریش بن انس نے حبیب بن شہید سے کہا اُسنے کہا مجھے محمد بن سیرین نے کہ تو حسن سے سوال کر کہ کس سے اُسنے حدیث عقیقہ کی سُنی ہے سو پوچھا اُسسے سوال کیا کہا اُسنے سُنا مینے سمرہ بن جندب سے کہا ابو عیسیٰ نے اور خبر دی مجھے محمد بن اسمعیل نے علی بن عبد اللہ سے اُسنے قریش بن انس سے اس حدیث کی کہا محمد نے کہا علی نے اور سماع حسن کا سمرہ سے صحیح ہے اور اس حدیث سے اُسنے استدلال کیا ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ بعد عصر اور بعد فجر کے نماز پڑھنی مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا خبر دی ہمکو منصور نے اور وہ ابن زاذان ہیں اُسنے قتادہ سے کہا خبر دی ہمکو ابو العالیہ نے ابن عباس سے کہا اُسنے مینے کئی ایک صحابہ سے سُنا ہے ان میں سے عمر بن خطاب ہیں اور یہ میرے نزدیک اوروں سے زیادہ پسند ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد فجر کے نماز پڑھنے سے منع کیا ہے تا کہ آفتاب چڑھ لے اور بعد عصر کے نماز پڑھنے سے بھی تا کہ غروب ہو لے اور اس باب میں روایت ہے علی اور ابن مسعود اور ابی سعید اور عقبہ بن عامر اور ابی ہریرہ اور ابن عمر اور سمرہ بن جندب اور سلمہ بن اکوع اور زید بن ثابت اور عبد اللہ بن عمرو اور معاذ بن عفرا اور صنابحی سے اور اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا نہیں ہے اور عائشہ اور کعب بن مرہ اور ابی امامہ اور عمرو بن عبسہ اور یعلی بن امیہ اور معاویہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی جو عمر سے مروی ہے حسن صحیح ہے اور یہ قول ہے اکثر فقہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور من بعدہم سے کہ انہوں نے بعد نماز صبح کے نماز پڑھنے کو مکروہ جانا ہے تا کہ آفتاب چڑھ لے اور بعد عصر کے تا کہ آفتاب غروب ہو لے اور بہر حال فوتی نمازیں تو انکے قضا کرنے میں بعد عصر اور صبح کے کچھ خوف نہیں۔ کہا علی بن مدینی نے کہا یحیی بن سعید نے کہ کہا شعبہ نے قتادہ نے ابی العالیہ سے سُنا نہیں مگر تین چیزیں ایک حدیث عمر کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد نماز عصر کے نماز پڑھنے سے منع کیا ہے تا کہ آفتاب غروب ہو لے اور بعد صبح کے تا کہ آفتاب چڑھ لے دوسری حدیث ابن عباس کی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے فرمایا آپ نے کسی کو یہ کہنا لائق نہیں کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں۔ تیسری حدیث علی کی کہ قاضی تین قسم ہیں۔ **باب** بعد عصر کی نماز کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے جریر نے عطا ابن سائب سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد عصر کے دو رکعتیں اسلیے پڑھی ہیں کہ آپ کے پاس مال آیا پس اُسنے آپ کو دو رکعتوں سے جو بعد ظہر کے ہیں شغل میں رکھا سو آپنے انکو بعد عصر کے پڑھا۔ پھر آپنے اُن دونوں کا اعادہ نہیں کیا۔

ف۱ غرض ترمذی کی اس حدیث سے آخر باب تک یہ ہے کہ سماع حسن کا سمرہ بن جندب سے ثابت ہے۔

ف۲ یعنے بعد نماز صبح اور عصر کے نفل پڑھنی مکروہ ہے۔ ۱۲

وفی الباب عن عائشۃ وام سلمۃ ومیمونۃ وابی موسیٰ **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن عباس حدیث حسن وقد روی غیر واحد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلی بعد العصر رکعتین وھذا خلاف ما روی عنہ انہ نھی عن الصلوٰۃ بعد العصر حتی تغرب الشمس وحدیث ابن عباس اصح حیث قال لم یعد لھما وقد روی عن زید بن ثابت نحو حدیث ابن عباس وقد روی عن عائشۃ فی ھذا الباب روایات روی عنھا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما دخل علیھا بعد العصر الا صلی رکعتین وروی عنھا عن ام سلمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ نھی عن الصلوٰۃ بعد العصر حتی تغرب الشمس وبعد الصبح حتی تطلع الشمس والذی اجتمع علیہ اکثر اھل العلم علی کراھیۃ الصلوٰۃ بعد العصر حتی تغرب الشمس وبعد الصبح حتی تطلع الشمس الا ما استثنی من ذلک مثل الصلوٰۃ بمکۃ بعد العصر حتی تغرب الشمس وبعد الصبح حتی تطلع الشمس بعد الطواف فقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخصۃ فی ذلک وقد قال بہ قوم من اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدھم وبہ یقول الشافعی واحمد واسحاق وقد کرہ قوم من اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدھم الصلوٰۃ بمکۃ ایضا بعد العصر وبعد الصبح وبہ یقول سفیان الثوری ومالک بن انس وبعض اھل الکوفۃ **باب ما جاء فی الصلوٰۃ قبل المغرب** **حدثنا** ھناد نا وکیع عن کھمس بن الحسین عن عبد اللہ ابن بریدۃ عن عبد اللہ بن مغفل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بین کل اذانین صلوٰۃ لمن شاء وفی الباب عن عبد اللہ ابن الزبیر **قال** ابو عیسیٰ حدیث عبد اللہ بن مغفل حدیث حسن صحیح وقد اختلف اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوٰۃ قبل المغرب فلم یر بعضھم الصلوٰۃ قبل المغرب وقد روی عن غیر واحد من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھم کانوا یصلون قبل صلوٰۃ المغرب رکعتین بین الاذان والاقامۃ وقال احمد واسحاق ان صلاھما فحسن وھذا عندھما علی الاستحباب **باب** ما جاء فیمن ادرک رکعۃ من العصر قبل ان تغرب الشمس

اور اس باب میں روایت ہی عائشہ اور ام سلمہ اور میمونہ اور ابی موسیٰ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہی اور کئی لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپنے بعد عصر کے دو رکعتین پڑھی ہین اور یہ مخالف ہی اس روایت کے جو آپسے مروی ہی کہ آپنے بعد عصر کے نماز پڑھنے سے منع کیا ہی تا کہ آفتاب غروب ہوئے اور حدیث ابن عباس کی زیادہ صحیح ہی اسلیے کہ اُسنے کہا ہی کہ آپنے پھر ان دونون کا اعادہ نہین کیا اور نیز زید بن ثابت سے مثل حدیث ابن عباس کے مروی ہی اور حضرت عائشہ سے اس باب مین کئی روایتین مروی ہین۔ اُس سے مروی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بعد عصر کے میرے پاس نہین آئے مگر کہ دو رکعتین پڑھی ہین اور مروی ہی اُس سے اُسنے ام سلمہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے بعد عصر کے نماز پڑھنی سے منع کیا ہی تا کہ آفتاب غروب ہوئے اور بعد صبح کے تا کہ آفتاب چڑھ لے اور جسپر اکثر اہل علم جمع ہین وہ یہ ہی کہ بعد عصر کے نماز پڑھنی مکروہ ہی تا کہ آفتاب غروب ہولے اور بعد صبح کے تا کہ آفتاب چڑھ لے مگر وہ جو اس سے مستثنے ہی مثل نماز کے مکہ مین بعد عصر کے تا کہ آفتاب غروب ہو اور بعد صبح تا کہ آفتاب چڑھ لے بعد طواف کے[1] اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین رخصت مروی ہی۔ اور کہا ہی ساتھ اسکے ایک قوم نے اہل علم صحابہ اور من بعدہم سے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہی امام شافعی اور احمد اور اسحاق۔ اور ایک قوم نے اہل علم صحابہ اور من بعدہم سے مکہ مین بھی بعد عصر اور بعد صبح کے نماز پڑھنے کو مکروہ جانا ہی۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہی سفیان ثوری اور مالک بن انس اور بعض اہل کوفہ **باب** قبل مغرب کے نماز کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہمس بن حسین سے اُسنے عبد اللہ بن بریدہ سے اُسنے عبد اللہ بن مغفل سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے درمیان ہر دو اذانون[2] کے نماز ہی جسکی مرضی ہو اور اس باب مین عبد اللہ بن زبیر سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ بن مغفل کی حسن صحیح ہی۔ اور مختلف ہوئے ہین آپس مین اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اس نماز مین جو قبل مغرب کے ہی سو بعض نے انہین سے قبل مغرب کے نماز پڑھنے کو نہین جائز رکھتے اور کئی ایک صحابہ سے مروی ہی کہ وہ قبل نماز مغرب کے دو رکعتین درمیان اذان اور تکبیر کے پڑھتے تھے۔ اور کہا احمد اور اسحاق نے اگر کوئی انکو پڑھے تو بہتر ہی۔ اور یہ نماز انکے نزدیک استحباب پر محمول ہی **باب** اُس شخص کے بیان مین جسنے عصر کی نماز سے قبل غروب آفتاب کے ایک رکعت پائی۔

[1] کیونکہ آنحضرت سے مروی ہی کہ آپنے فرمایا کہ کسی کو اس گھر کے طواف کرنے سے منع نکرو اور اس سے بھی منع نکرو کہ دن اور رات مین سے جس گھڑی مین وہ چاہی نماز پڑھے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک حکم مکہ وغیرہ مین کسیطرح کا کچھ فرق نہین ہی ۱۲

[2] دو اذان سے مراد ایک اذان دوسری تکبیر ہی آنحضرت نے فرمایا ہی کہ ہر ایک اذان اور تکبیر کے درمیان دو رکعت نماز نفلی ہی جسکی مرضی چاہی پڑھے اور کہا امام ابو حنیفہ اور بعض مالکیہ نے قبل مغرب کے نفل پڑھنی مکروہ ہین دلیل انکی یہ ہی کہ چاروں خلیفے نہین پڑھتے تھے اس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ حکم منسوخ ہی جواب اسکا یہ ہی کہ راوی اس حدیث کا محمد بن نضر وغیرہ ابراہیم نخعی سے ہی۔ اور یہ روایت منقطع ہی۔ اگر صحت اسکی تسلیم بھی کر لیجاوے تو بھی اس سے نسخ یا کراہت ثابت نہین ہوتی کیونکہ بخاری مین ابواب التطوع مین لکھا ہی کہ عقبہ بن عامر سے کسی نے قبل نماز مغرب کے دو رکعتونکی بابت سوال کیا اُس نے جواب دیا کہ ہم آنحضرت کے زمانہ مین تو پڑھا کرتے تھے پھر سائل نے کہا اب تم کیون نہین پڑھتے کہا اُسنے اب شغل کا مونکا مانع ہی۔ اس سے معلوم ہوتا ہی کہ خلفاء اربعہ کو شغل ہی مانع ہوتا ہوگا اور محمد بن نضر وغیرہ سے مروی ہی کہ عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور ابی بن کعب اور ابی الدرداء اور ابی موسی وغیرہ ان دو رکعتون پر مواظبت کیا کرتے تھے ۱۲ کذا فی الفتح

حدثنا الانصاری نا معن نا مالك بن انس عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار وعن بسر بن سعيد وعن الاعرج يحدثونه عن ابی هريرة
عن النبی صلی الله عليه وسلم قال من ادرك من الصبح ركعة قبل ان تطلع الشمس فقد ادرك الصبح ومن ادرك من العصر ركعة قبل ان
تغرب الشمس فقد ادرك العصر وفی الباب عن عائشة قال ابو عيسى حديث ابی هريرة حديث حسن صحيح وبه يقول اصحابنا الشافعی
واحمد واسحاق ومعنی هذا الحديث عندهم لصاحب العذر مثل الرجل ينام عن الصلوة او ينساها فيستيقظ ويذكر عند طلوع الشمس وعند
غروبها باب ماجاء فی الجمع بين الصلوتين حدثنا هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن حبيب بن ابی ثابت عن سعيد بن جبير
عن ابن عباس قال جمع رسول الله صلی الله عليه وسلم بين الظهر والعصر وبين المغرب والعشاء بالمدينة من غير خوف ولا مطر قال
فقيل لابن عباس ما اراد بذلك قال اراد ان لا يحرج امته وفی الباب عن ابی هريرة قال ابو عيسى حديث ابن عباس قد روی عنه من غير
وجه رواه جابر بن زيد وسعيد بن جبير وعبد الله بن شقيق العقيلی وقد روی عن ابن عباس عن النبی صلی الله عليه وسلم غير هذا
حدثنا ابو سلمة يحيى بن خلف البصری نا المعتمر بن سليمان عن ابيه عن حنش عن عكرمة عن ابن عباس عن النبی صلی الله عليه وسلم قال
من جمع بين الصلوتين من غير عذر فقد اتی بابا من ابواب الكبائر قال ابو عيسى وحنش هذا هو ابو علی الرحبی وهو حنش بن قيس وهو
ضعيف عند اهل الحديث ضعفه احمد وغيره والعمل علی هذا عند اهل العلم ان لا يجمع بين الصلوتين الا فی السفر او بعرفة

حدیث کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے زید بن اسلم سے اُسنے عطا بن یسار اور بسر بن سعید اور
اعرج سے حدیث کرتے تھے سُنکو ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جسنے ایک رکعت نماز صبح سے قبل طلوع آفتاب کے پائی تو اُسنے صبح کی نماز پائی اور
جسنے ایک رکعت نماز عصر سے قبل غروب آفتاب کے پائی تو اُسنے عصر کی نماز پائی اور اس باب میں عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی
حسن صحیح ہے اور ساتھ اسی کے کہا ہے ہمارے اصحاب نے یعنی شافعی اور احمد اور اسحاق نے اور معنی حدیث کے اُنکے نزدیک یہ ہیں کہ یہ حدیث صاحب عذر
کے واسطے ہے مثل اُس مرد کے جو نماز سے سو رہے یا اُسکو بھول جائے پس جاگے یا یاد کرے وقت طلوع آفتاب کے اور وقت اُسکے غروب کے **باب** دو نمازوں کے
جمع کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن
عباس سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں سوائے خوف اور مینہ کے ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشا کو جمع کیا کہا راوی نے سو ابن عباسؓ سے
کہا گیا کہ آنحضرت کا اس سے کیا ارادہ تھا کہا اُسنے یہ کہ آپکی امت تنگی میں نہ پڑے اور اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث
ابن عباس کی اس سے اور وجہ سے بھی مروی ہے روایت کیا اسکو جابر بن زید اور سعید بن جبیر اور عبد اللہ بن شقیق عقیلی نے اور سوائے اس وجہ کے اور طرح سے
بھی بواسطہ ابن عباس کے آنحضرت سے مروی ہے **حدیث** کی ہمسے ابو سلمہ یحییٰ بن خلف بصری نے کہا حدیث کی ہمسے معتمر بن سلیمان نے اپنے باپ سے اُسنے
حنش سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جس شخص نے سوائے عذر کے دو نمازوں کو جمع کیا تو
اُسنے کبیرہ سے گناہوں کے دروازوں سے ایک دروازہ کھولا کہا ابو عیسیٰ نے اور یہ حنش ابو علی رحبی ہے - اور یہ حنش بن قیس ہے - اور یہ اہل حدیث
کے نزدیک ضعیف ہے امام احمد وغیرہ نے اسکو ضعیف کیا ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسپر ہے کہ درمیان دو نمازوں کے سوائے سفر یا عرفہ کے جمع نہ کیا جاوے

سلہ قولہ معنی حدیث کے الخ یعنی کہا امام شافعی اور احمد اور اسحاق نے کہ یہ حدیث صاحب عذر پر محمول ہے - یعنی جو شخص سو رہے یا بھول جائے تو جب جاگے یا یاد کرے تو پڑھ لے یہ نہیں کہ
بلا عذر بھی ایسے وقت کی انتظاری کرتا ہے - ایسی نماز تو منافقوں کی ہے جیسا کہ پیچھے گذر چکا ہے کہا امام ابو حنیفہ نے صبح کی نماز تو آفتاب چڑھنے سے باطل ہو جاتی ہے کیونکہ وہ وقت کراہت کا ہے اور عصر کی نماز
غروب آفتاب سے باطل نہیں ہوتی - اور جواب اس حدیث کا یہ ہے کہ صبح کی نماز جب اُسنے شروع کی تھی تو وقت کامل تھا چونکہ آفتاب کا طلوع ہو گیا تو وقت ناقص ہو گیا - پس کامل وقت میں شروع کرنی اور ناقص وقت
میں ختم کرنی درست نہیں ہے کیونکہ اسکے ذمے تو کامل لگی ہے اور ادا ناقص کرتا ہے - اور عصر کی نماز جب اسنے شروع کی تھی ناقص وقت ہی تھا اور ختم بھی اُسنے ناقص وقت میں کی اور اسمیں کوئی نقصان نہیں کیونکہ
اُسکے ذمہ ہی ناقص لگی تھی اور ناقص ہی ادا کی جواب اسکا یہ ہے کہ یہ قیاس ہے مقابلہ نص میں اور ایسا قیاس جمہور کے نزدیک مردود ہوتا ہے - اور یہ کہنا کہ راوی اسکا یعنی ابی ہریرہ فقیہ نہیں باطل ہے کیونکہ ہر حدیث
فقاہت اسکی پوشیدہ نہیں دوسرا حضرت عائشہ بھی اسکی راوی ہے - اور وہ سب کے نزدیک فقیہ ہیں - اور امام طحاوی نے کہا ہے کہ احتمال ہے کہ معنی ادراک کے بلوغت کے ہوں یا حیض سے پاک ہونے کے یا مسلمان ہونے
کا فر کے اور مثل اسکے جواب اسکا یہ ہے کہ عطا نے ابو ہریرہ سے اُن الفاظ سے روایت کی ہے کہ من صلی رکعۃ من العصر قبل ان تغرب الشمس ثم صلی ما بقی بعد غروب الشمس فلم یفتہ العصر وقال مثل ذلک فی الصبح
اور اسیطرح اور روایات بھی نسائی وغیرہ میں ہیں جو صراحتاً ان معنوں کا رد کرتی ہیں - اور بعض نے کہا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے - کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ دونوں وقتوں میں نماز نہ پڑھنا
چاہیے - جواب اسکا یہ ہے کہ بلا تعین تاریخ دعوی نسخ کا کرنا مسموع نہیں ہوتا - اور دوسرا جمع کرنا بھی دونوں حدیثوں میں ممکن ہے - اسطرح سے کہ حدیثیں نہی کی اُن نفل پر حمل کی جائینگی جو بلا سبب اُن وقتوں میں
پڑھی جائیں - پس ظاہر ہے کہ تخصیص اولیٰ ہے صریح دعوے نسخ سے -

ورخص بعض اهل العلم من التابعين في الجمع بين الصلوتين للمريض وبه يقول احمد واسحاق وقال بعض اهل العلم يجمع بين الصلوتين في المطر وبه يقول الشافعي واحمد واسحاق ولم ير الشافعي للمريض ان يجمع بين الصلوتين **باب ما جاء في بدء الاذان** حدثنا سعيد بن يحيى بن سعيد الاموي نا ابي نا محمد بن اسحاق عن محمد بن ابراهيم التيمي عن محمد بن عبد الله بن زيد عن ابيه قال لما اصبحنا اتينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبرته بالرؤيا فقال ان هذه لرؤيا حق فقم مع بلال فانه اندى وامد صوتا منك فالق عليه ما قيل لك ولينادِ بذلك قال فلما سمع عمر بن الخطاب نداء بلال بالصلوة خرج الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يجر ازاره وهو يقول يا رسول الله والذي بعثك بالحق لقد رأيت مثل الذي قال قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فلله الحمد فذلك اثبت وفي الباب عن ابن عمر **قال** ابو عيسى حديث عبد الله بن زيد حديث حسن صحيح وقد روى هذا الحديث ابراهيم بن سعد عن محمد بن اسحاق اتم من هذا الحديث واطول وذكر فيه قصة الاذان مثنى مثنى والاقامة مرة مرة وعبد الله بن زيد هو ابن عبد ربه ويقال ابن عبد رب ولا نعرف له عن النبي صلى الله عليه وسلم شيئا يصح الا هذا الحديث الواحد في الاذان وعبد الله بن زيد بن عاصم المازني له احاديث عن النبي صلى الله عليه وسلم وهو عم عباد بن تميم حدثنا ابو بكر بن ابي النضر نا الحجاج بن محمد قال قال ابن جريج انا نافع عن ابن عمر قال كان المسلمون حين قدموا المدينة يجتمعون فيتحينون للصلوات وليس ينادي بها احد فتكلموا يوما في ذلك فقال بعضهم اتخذوا ناقوسا مثل ناقوس النصارى وقال بعضهم اتخذوا قرنا مثل قرن اليهود قال فقال عمر اولا تبعثون رجلا ينادي بالصلوة قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا بلال قم فناد بالصلوة

اور بعض اہل علم نے تابعین میں سے بیمار کے واسطے بھی دو نمازوں کے جمع کرنے میں رخصت دی ہے اور ساتھ اسی کے کہا ہے امام احمد اور اسحاق نے۔ اور کہا بعض اہل علم نے بارش میں دو نمازوں کو جمع کیا جاوے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے شافعی اور احمد اور اسحاق اور امام شافعی رح مریض کے واسطے دو نمازوں کو جمع کرنا جائز نہیں رکھتا **باب** اذان کے شروع کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے سعید بن یحییٰ بن سعید اموی نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن اسحاق نے محمد بن ابراہیم تیمی سے اُسنے محمد بن عبد اللہ بن زید سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے جب ہمنے صبح کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو مینے خواب کی خبر دی سو فرمایا آپ نے بیشک یہ خواب ٹھیک ہے سو تو بلال کے پاس کھڑا ہو اسلیے کہ اُسکی آواز تجھ سے بلند اور لمبی ہے۔ سو تو اُسکو بتلا جو تجھے بتلایا گیا ہے اور تاکہ اُسکے ساتھ آواز دیجاوے۔ کہا راوی نے سو جب عمر ابن الخطاب نے آواز بلال کی نماز کے لیے سنی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تہبند کھینچتے ہوئے نکلے اور یہ کہتے تھے یا رسول اللہ قسم ہے اس ذات کی جسنے تجھے ساتھ حق کے بھیجا ہے البتہ مینے بھی دیکھا ہے مثل اُسکے جو اُسنے کہا ہے۔ کہا اُسنے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس واسطے اللہ کے ہے حمد۔ سو یہ حدیث بہت قوی ہے۔ اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ بن زید کی حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو ابراہیم بن سعد نے محمد بن اسحاق سے کامل اس سے اور لمبی اور اُسنے اُسمیں قصہ اذان کا ذکر کیا ہے کہ دو دو کلمے ہیں اور تکبیر ایک ایک کلمہ اور عبد اللہ بن زید وہ عبد ربہ کا بیٹا ہے اور اسکو ابن عبد رب بھی کہا جاتا ہے اور ہم اُسکے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث صحیح سوائے اس حدیث ایک کے جو اذان میں ہے نہیں پہچانتے۔ اور عبد اللہ بن زید بن عاصم مازنی کے واسطے کئی حدیثیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں اور وہ عباد بن تمیم کا چچا ہے **حدیث** کی ہمسے ابو بکر بن ابی النضر نے کہا حدیث کی ہمسے حجاج بن محمد نے کہا اُسنے کہا ابن جریج نے خبر دی ہمکو نافع نے ابن عمر سے کہا اُسنے جب مسلمان مدینہ میں آتے تو جمع ہوتے اور نماز کے لیے وقت مقرر کرتے اور اُسکے لیے کوئی آواز نہ دیتا تھا سو انھوں نے ایک دن اس باب میں کلام کیا پس بعضوں نے کہا کہ سنکھ مقرر کرو مثل سنکھ نصاریٰ کے اور بعضوں نے کہا بوق مقرر کرو مثل بوق یہود کے کہا راوی نے۔ پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا تم کسی ایسے مرد کو کھڑا نہیں کرتے جو نماز کے لیے اذان دے۔ کہا راوی نے۔ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بلال کھڑا ہو اور نماز کیلیے اذان دے

ف۱ یہ حدیث مختصر ہے جب لوگ نماز کے لیے جمع ہوتے تو انھوں نے مشورت کی کہ کوئی علامت جماعت کے لیے مقرر کرنی چاہیے تاکہ سب آدمی اس وقت پر حاضر ہو جایا کریں کسی نے کہا کہ آگ جلانی چاہیے۔ کسی نے کہا سنکھ بجانا چاہیے پھر اسمیں سے بعض نے کہا کہ آگ علامت یہود کی ہے اور سنکھ علامت نصاریٰ کی انہیں انسے مشابہت ہوئی پھر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو حکم دیا کہ اذان کے دو دو کلمے کہ اور تکبیر کا ایک ایک کلمہ اس امر کے صیغہ سے بعضوں نے دلیل پکڑی ہے کہ اذان کہنی فرض ہے اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ اذان سنت ہے زیادہ تحقیق اسکی قسطلانی میں مذکور ہے ۱۲
ف۲ ابن سعد نے کہا ہے کہ مراد آپ کی اس قول سے کہ اے بلال اذان دے الصلوۃ جامعۃ ہے۔ بعد اُسکے اذان شروع ہوئی ہے۔ پس اس وجہ سے عبد اللہ بن زید کی حدیث میں اور اس حدیث میں مطابقت ہو جاتی ہے

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث ابن عمر **باب** ما جاء فی الترجیع فی الاذان **حدثنا** بشر بن معاذ ثنا
ابراهیم بن عبد العزیز بن عبد الملک بن ابی محذورة قال اخبرنی ابی وجدی جمیعا عن ابی محذورة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
اقعده والقی علیه الاذان حرفا حرفا قال ابراهیم مثل اذاننا قال بشر فقلت له اَعِدْ علیّ فوصف الاذان بالترجیع **قال** ابو عیسیٰ
حدیث ابی محذورة فی الاذان حدیث صحیح وقد روی عنه من غیر وجه وعلیه العمل بمکة وهو قول الشافعی **حدثنا**
ابو موسیٰ محمد بن المثنی نا عفان نا همام عن عامر الاحول عن مکحول عن عبد الله بن مُحَیْرِیز عن ابی محذورة ان النبی صلی الله علیه
وسلم علّمه الاذان تسع عشرة کلمة والاقامة سبع عشرة کلمة **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح وابو محذورة اسمه سمرة
بن مِعْیَر وقد ذهب بعض اهل العلم الی هذا فی الاذان وقد روی عن ابی محذورة انه کان یفرد الاقامة **باب** ما جاء فی افراد
الاقامة **حدثنا** قتیبة نا عبد الوهاب الثقفی ویزید بن زریع عن خالد الحذاء عن ابی قلابة عن انس بن مالک قال امر بلال
ان یشفع الاذان ویوتر الاقامة وفی الباب عن ابن عمر **قال** ابو عیسیٰ حدیث انس حدیث حسن صحیح وهو قول بعض اهل العلم من
اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم والتابعین وبه یقول مالک والشافعی واحمد واسحاق **باب** ما جاء فی الاقامة مثنیٰ مثنیٰ **حدثنا**
ابو سعید الاشج نا عقبة بن خالد عن ابن ابی لیلی عن عمرو بن مرة عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن عبد الله بن زید قال کان اذان رسول الله
صلی الله علیه وسلم شفعا شفعا فی الاذان والاقامة **قال** ابو عیسیٰ حدیث عبد الله بن زید رواه وکیع عن الاعمش عن عمرو بن مرة
عن عبد الرحمن بن ابی لیلی ان عبد الله بن زید رای الاذان فی المنام وقال شعبة عن عمرو بن مرة عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال ثنا اصحاب
رسول الله صلی الله علیه وسلم ان عبد الله بن زید رای الاذان فی المنام وهذا اصح من حدیث ابن ابی لیلی وعبد الرحمن بن ابی لیلی
لم یسمع من عبد الله بن زید قال بعض اهل العلم الاذان مثنیٰ مثنیٰ والاقامة مثنیٰ مثنیٰ وبه یقول سفیان الثوری وابن المبارک واهل الکوفة

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث ابن عمر سے **باب** ترجیع[1] کرنے کا اذان میں **حدیث** کی ہمسے بشر بن معاذ نے کہا حدیث کی ہمسے
ابراہیم بن عبد العزیز بن عبد الملک بن ابی محذورہ نے کہا خبر دی مجھے میرے باپ اور دادا سب نے ابی محذورہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اسکو بٹھلایا۔ اور حرف حرف اسکو اذان سکھلائی کہا ابراہیم نے مثل ہماری اذان کے۔ کہا بشر نے سو مین نے ابراہیم سے کہا مجھپر بیان کر پس اُسنے
اذان کو ترجیع سے بیان کیا کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی محذورہ جو اذان میں ہے صحیح ہے۔ اور اُس سے یہ حدیث کئی وجہ سے مروی ہے۔ اور مکہ میں اسی پر
عمل ہے اور یہی قول ہے امام شافعیؒ کا **حدیث** کی ہمسے ابو موسیٰ یعنی محمد بن مثنیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے عفان نے کہا حدیث کی ہمسے ہمام نے
عامر احول سے اُسنے مکحول سے اُسنے عبد اللہ بن محیریز سے اُسنے ابی محذورہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اذان کے اُنیس ۱۹ کلمے سکھلائے اور
تکبیر کے سترہ ۱۷ کلمے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابی محذورہ کا نام سمرہ بن معیر ہے۔ اور بعض اہل علم اذان میں اسی طرف گئے ہیں اور ابی محذورہ
سے مروی ہے کہ وہ تکبیر کا ایک ایک کلمہ کہتا تھا **باب** تکبیر کے ایک ایک کلمہ کہنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب
ثقفی اور یزید بن زریع نے خالد الحذاء سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے بلال کو حکم ہوا ہے کہ اذان کے دو دو کلمے کہے اور تکبیر کا
ایک ایک کلمہ۔ اور اس باب میں روایت ابن عمر سے بھی ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن صحیح ہے۔ اور یہ قول ہے بعض اہل علم کا صحابہ اور تابعین سے
اور ساتھ اسی کے کہتا ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** اس بیان میں کہ تکبیر کے دو دو کلمے ہیں **حدیث** کی ہمسے ابو سعید اشج نے
کہا حدیث کی ہمسے عقبہ بن خالد نے ابن ابی لیلی سے اُسنے عمرو بن مرہ سے اُسنے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے اُسنے عبد اللہ بن زید سے کہا اُسنے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی اذان اور تکبیر کے دو دو کلمے تھے کہا ابو عیسیٰ نے عبد اللہ بن زید کی حدیث کو روایت کیا ہے وکیع نے اعمش سے اُسنے عمرو بن مرہ سے اُسنے عبد الرحمن
بن ابی لیلی سے یہ کہ عبد اللہ بن زید نے خواب میں اذان کو سُنا اور کہا شعبہ نے عمرو بن مرہ سے اُسنے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے کہا اُسنے حدیث کی ہمسے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے یہ کہ عبد اللہ بن زید نے اذان کو خواب میں سُنا اور یہ روایت زیادہ صحیح ہے ابن ابی لیلی کی حدیث سے اور عبد الرحمن
بن ابی لیلی نے عبد اللہ بن زید سے سُنا نہیں ہے۔ کہا بعض اہل علم نے اذان کے دو دو کلمے ہیں اور تکبیر کے دو دو کلمے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے
سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اہل کوفہ

---

[1] ترجیع کے معنی یہ ہیں کہ شہادت کے دونوں کلمے پہلی مرتبہ آہستہ آواز سے کہنے۔ پھر دوسری مرتبہ انھیں کلموں کو بلند آواز سے کہنا۔ یعنے شہادت کے کلموں کو چار مرتبہ کہنا۔

باب ما جاء في الترسل في الاذان حدثنا احمد بن الحسن نا المعلى بن اسد نا عبد المنعم وهو صاحب السقاء نا يحيى بن مسلم عن الحسن وعطاء عن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لبلال يا بلال اذا اذنت فترسل في اذانك واذا اقمت فاحدر واجعل بين اذانك واقامتك قدر ما يفرغ الآكل من اكله والشارب من شربه والمعتصر اذا دخل لقضاء حاجته ولا تقوموا حتى تروني حدثنا عبد بن حميد نا يونس بن محمد عن عبد المنعم نحوه قال ابو عيسى حديث جابر هذا حديث لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث عبد المنعم وهو اسناد مجهول باب ما جاء في ادخال الاصبع الاذن عند الاذان حدثنا محمود بن غيلان نا عبد الرزاق نا سفيان الثوري عن عون بن ابي جحيفة عن ابيه قال رايت بلالا يؤذن ويدور ويتبع فاه ههنا وههنا واصبعاه في اذنيه ورسول الله صلى الله عليه وسلم في قبة له حمراء اراه قال من ادم فخرج بلال بين يديه بالعنزة فركزها بالبطحاء فصلى اليها رسول الله صلى الله عليه وسلم يمر بين يديه الكلب والحمار وعليه حلة حمراء كاني انظر الى بريق ساقيه قال سفيان نراه حبرة قال ابو عيسى حديث ابي جحيفة حديث حسن صحيح وعليه العمل عند اهل العلم يستحبون ان يدخل المؤذن اصبعيه في اذنيه في الاذان قال بعض اهل العلم وفي الاقامة ايضا يدخل اصبعيه في اذنيه وهو قول الاوزاعي وابو جحيفة اسمه وهب السوائي باب ما جاء في التثويب في الفجر حدثنا احمد بن منيع نا ابو احمد الزبيري نا ابو اسرائيل عن الحكم عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن بلال قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تثوبن في شيء من الصلوات الا في صلوة الفجر وفي الباب عن ابي محذورة قال ابو عيسى حديث بلال لا نعرفه الا من حديث ابي اسرائيل الملائي وابو اسرائيل لم يسمع هذا الحديث من الحكم بن عتيبة

باب بیان میں ترسل کے اذان میں حدیث کی ہم سے احمد بن حسن نے کہا حدیث کی ہم سے معلی بن اسد نے کہا حدیث کی ہم سے عبد المنعم نے جو صاحب[1] ہیں مشک کا کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن مسلم نے حسن اور عطا سے انہوں نے جابر سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بلال سے کہا اے بلال جب تو اذان دے تو اپنی اذان میں ترسل کر اور جب تو تکبیر کہے تو جلدی کر۔ اور اپنی اذان اور تکبیر میں اسقدر فاصلہ کر کہ کھانے والا کھانے سے اور پینے والا پینے سے اور قضائے حاجت والا جبکہ پاخانہ میں قضائے حاجت کے لیے داخل ہو اپنی قضائے حاجت سے فارغ ہو جائے اور تم کھڑے نہ ہوا کرو تا کہ مجھے دیکھ لو۔ حدیث کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے یونس بن محمد نے عبد المنعم سے مثل اسکے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی یہ ایسی حدیث ہے کہ ہم اسکو نہیں پہچانتے مگر اسی وجہ سے یعنی حدیث عبد المنعم سے اور یہ اسناد مجہول ہے باب بیان میں داخل کرنے انگلیوں کے کانوں میں اذان کے وقت حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان ثوری نے عون بن ابی جحیفہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے بلال کو اذان کہتے ہوئے اور پھرتے ہوئے اور ادھر ادھر منہ کو کرتے ہوئے اس حالت میں کہ وہ انگلیاں انکی انکے کانوں میں تھیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک خیمہ سرخ میں تھے۔ میں گمان کرتا ہوں کہ کہا انہوں نے چمڑے سے تھا سو بلال آپ کے آگے نیزہ لیکر نکلا۔ پس اسکو بطحا میں گاڑا۔ سو اسکی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اس حالت میں کہ آپ کے آگے کتے اور گدھے گذرتے تھے۔ اور آپ پر سرخ چادر تھی۔ گویا میں آپ کے پنڈلیوں کی چمک کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ کہا سفیان نے ہم گمان کرتے ہیں کہ وہ چادر یمنی تھی کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی جحیفہ کی حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے کہ مستحب یہ ہے کہ مؤذن اذان کے وقت انگلیوں کو کانوں میں داخل کرے۔ اور کہا بعض اہل علم نے اور تکبیر کے وقت بھی انگلیوں کو کانوں میں داخل کرے۔ اور یہ قول ہے اوزاعی کا۔ اور ابو جحیفہ کا نام وہب سوائی ہے باب بیان میں تثویب کے فجر میں حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے ابو احمد زبیری نے کہا حدیث کی ہم سے ابو اسرائیل نے حکم سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے بلال سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازوں میں سے کسی نماز میں تثویب نہ کہو مگر فجر کی نماز میں۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی محذورہ سے بھی کہا ابو عیسیٰ نے بلال کی حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر حدیث ابی اسرائیل ملائی سے۔ اور ابو اسرائیل نے یہ حدیث حکم بن عتیبہ سے سنی نہیں ہے

[1] صاحب مشک کا اس نام سے اسلیے مشہور تھا کہ لوگوں کو پانی پلاتا تھا۔ اور ترسل کے معنے دیر کے ہیں یعنے اذان میں ہر ایک کلمہ ایک دوسرے سے قطع کر کے علیحدہ علیحدہ آہستگی سے کہنا چاہیے برخلاف تکبیر کے کہ وہ جلدی جلدی ختم کرنی چاہیے ۱۲ [2] یعنے حی علے الصلوۃ اور حی علے الفلاح کہنے کے وقت منہ دائیں بائیں کرتا تھا۔ اور چادر سرخ جو آپ کے اوپر تھی سفیان ثوری نے کہا ہے کہ وہ یمنی چادر تھی مخطط یعنے دھاریاں اسمیں سرخ تھیں۔ اور اسی کو ابن قیم اور صاحب قاموس وغیرہ نے ترجیح دی ہے۔ اور وہ چادر محض سرخ نہ تھی اور محمد بن اسمٰعیل صاحب بخاری نے کہا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اذان دینے کے وقت انگلیوں کو کانوں میں نہ کرتا تھا ۱۲ منہ

قال انما رواه عن الحسن بن عمارة عن الحكم بن عتيبة وابو اسرائيل اسمه اسماعيل بن ابي اسحاق وليس بذاك القوي عند اهل الحديث وقد اختلف اهل
العلم في تفسير التثويب فقال بعضهم التثويب ان يقول في اذان الفجر الصلوة خير من النوم وهو قول ابن المبارك واحمد وقال اسحق في التثويب غير
هذا قال هو شيء احدثه الناس بعد النبي صلى الله عليه وسلم اذا اذن المؤذن فاستبطأ القوم قال بين الاذان والاقامة قد قامت الصلوة حي على الصلوة
حي على الفلاح وهذا الذي قال اسحاق هو التثويب الذي كرهه اهل العلم والذي احدثوه بعد النبي صلى الله عليه وسلم والذي فسر ابن المبارك و
احمد ان التثويب ان يقول المؤذن في صلوة الفجر الصلوة خير من النوم فهو قول صحيح ويقال له التثويب ايضا وهو الذي اختاره اهل العلم ورأوه و
روي عن عبد الله بن عمر انه كان يقول في صلوة الفجر الصلوة خير من النوم وروي عن مجاهد قال دخلت مع عبد الله بن عمر مسجدا وقد اذن فيه ونحن نريد
ان نصلي فيه فثوب المؤذن فخرج عبد الله بن عمر من المسجد وقال اخرج بنا من عند هذا المبتدع ولم يصل فيه وانما كره عبد الله بن عمر التثويب الذي
احدثه الناس بعد **باب** ما جاء ان من اذن فهو يقيم **حدثنا** هناد نا عبدة ويعلى عن عبد الرحمن بن زياد بن انعم عن زياد بن نعيم الحضرمي
عن زياد بن الحارث الصدائي قال امرني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اؤذن في صلوة الفجر فاذنت فاراد بلال ان يقيم فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان اخا صداء قد اذن ومن اذن فهو يقيم وفي الباب عن ابن عمر **قال** ابو عيسى حديث زياد انما نعرفه من حديث الافريقي
والافريقي هو ضعيف عند اهل الحديث ضعفه يحيى بن سعيد القطان وغيره قال احمد لا اكتب حديث الافريقي قال ورأيت محمد بن اسماعيل يقوي
امره ويقول هو مقارب الحديث والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم من اذن فهو يقيم **باب** ما جاء في كراهة الاذان بغير وضوء **حدثنا** علي بن
حجر نا الوليد بن مسلم عن معاوية بن يحيى عن الزهري عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يؤذن الا متوضئ **حدثنا** يحيى بن موسى نا عبد الله بن وهب عن يونس عن ابن شهاب

کہا ترمذی نے اسنے تو یہ حدیث بواسطہ حسن بن عمارہ کے حکم بن عتیبہ سے روایت کی ہے۔ اور ابو اسرائیل کا نام اسماعیل بن ابی اسحاق ہے
اور یہ شخص اہل حدیث کے نزدیک قوی نہیں۔ اور اہل علم نے تثویب کی تفسیر میں اختلاف کیا ہے سو بعض نے کہا ہے کہ تثویب فجر کی اذان
میں الصلوۃ خیر من النوم کے کہنے کو بولتے ہیں۔ اور یہ قول ہے ابن مبارک اور احمد کا اور اسحاق نے تثویب کی تفسیر میں سوائے اسکے کچھ اور کہا ہے
کہا اسحاق نے تثویب ایسی چیز ہے کہ اسکو لوگوں نے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایجاد کیا ہے وہ یہ کہ جب موذن اذان دے اور قوم دیر لگائے
تو اذان اور تکبیر کے درمیان یہ کہے قد قامت الصلوۃ حي علی الصلوۃ۔ حي علی الفلاح۔ اور یہ جو اسحاق نے کہا ہے کہ تثویب یہ ہے اسکو اہل علم
نے مکروہ جانا ہے۔ اور اسکو لوگوں نے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایجاد کیا ہے۔ اور جو ابن مبارک اور احمد نے تثویب کی تفسیر کی ہے کہ موذن
نماز صبح میں الصلوۃ خیر من النوم کہے۔ سو یہ قول صحیح ہے۔ اور اسکو تثوب بھی کہا جاتا ہے۔ اور اسی کو اہل علم نے اختیار اور پسند کیا ہے اور
عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے کہ وہ فجر کی نماز میں الصلوۃ خیر من النوم کہا کرتا تھا۔ اور مروی ہے مجاہد سے کہ کہا اسنے میں عبد اللہ بن عمر کے ساتھ
ایک مسجد میں داخل ہوا اور اسمیں اذان ہو چکی تھی اور ہم بھی اسمیں نماز پڑھنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ سو موذن نے تثویب کہی پس عبد اللہ
بن عمر مسجد سے نکلا۔ اور کہنے لگا ہمکو اس بدعتی سے خارج کر اور اسنے اس میں نماز نہ پڑھی۔ اور سوائے اسکے نہیں کہ عبد اللہ بن عمر نے
تو اسی تثویب کو مکروہ جانا ہے جسکو لوگوں نے پیچھے ایجاد کیا ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ جو اذان دے وہی تکبیر کہے حدیث کی
ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ اور یعلی نے عبد الرحمان بن زیاد بن انعم سے اسنے زیاد بن نعیم حضرمی سے اسنے زیاد بن حارث صدائی سے کہا اسنے
مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں اذان دینے کا حکم دیا سو میں نے اذان دی پھر بلال نے تکبیر کہنے کا ارادہ کیا سو
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ صداء کے بھائی نے اذان دی ہے اور جو شخص اذان دے وہی تکبیر کہے۔ اور اس باب
میں ابن عمر سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسے نے زیاد کی حدیث کو تو ہم افریقی کی حدیث سے ہی پہچانتے ہیں۔ اور افریقی محدثین کے
نزدیک ضعیف ہے اسکو یحیے بن سعید وغیرہ نے تضعیف کیا ہے۔ کہا امام احمد نے میں افریقی کی حدیث کو نہیں لکھتا۔ کہا ترمذی نے اور
میں نے محمد بن اسماعیل کو دیکھا کہ وہ اسکے حال کی تقویت کرتا تھا۔ اور کہتا کہ یہ مقارب الحدیث ہے۔ اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے
کہ جو شخص اذان دے وہی تکبیر کہے **باب** اس بیان میں کہ اذان بغیر وضو کے مکروہ ہے۔ حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم
ولید بن مسلم نے معاویہ بن یحیے سے اسنے زہری سے اسنے ابی ہریرہ سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے نہ اذان دے مگر وضو والا۔
حدیث کی ہمسے یحیے بن موسے نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن وہب نے یونس سے اسنے ابن شہاب سے

نا قال ابو هريرة لا ينادي بالصلوة الا متوضئ قال ابو عيسى وهذا اصح من الحديث الاول وحديث ابي هريرة لم يرفعه ابن وهب وهو اصح من حديث الوليد بن مسلم والزهري لم يسمع من ابي هريرة واختلف اهل العلم في الاذان على غير وضوء فكرهه بعض اهل العلم وبه يقول الشافعي واسحاق ورخص في ذلك بعض اهل العلم وبه يقول سفيان وابن المبارك واحمد **باب** ما جاء ان الامام احق بالاقامة **حدثنا** يحيى بن موسى نا عبد الرزاق نا اسرائيل اخبرني سماك بن حرب سمع جابر بن سمرة يقول كان مؤذن رسول الله صلى الله عليه وسلم يمهل فلا يقيم حتى اذا رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم قد خرج اقام الصلوة حين يراه **قال** ابو عيسى حديث جابر بن سمرة حديث حسن وحديث سماك لا نعرفه الا من هذا الوجه وهكذا قال بعض اهل العلم ان المؤذن املك بالاذان والامام املك بالاقامة **باب** ما جاء في الاذان بالليل **حدثنا** قتيبة نا الليث عن ابن شهاب عن سالم عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان بلالا يؤذن بليل فكلوا واشربوا حتى تسمعوا تاذين ابن ام مكتوم **قال** ابو عيسى وفي الباب عن ابن مسعود وعائشة وانيسة وانس وابي ذر وسمرة **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح وقد اختلف اهل العلم في الاذان بالليل فقال بعض اهل العلم اذا اذن المؤذن بالليل اجزاه ولا يعيد وهو قول مالك وابن المبارك والشافعي واحمد واسحاق **وقال** بعض اهل العلم اذا اذن بالليل اعاد وبه يقول سفيان الثوري وروى حماد بن سلمة عن ايوب عن نافع عن ابن عمر ان بلالا اذن بليل فامره النبي صلى الله عليه وسلم ان ينادي ان العبد نام **قال** ابو عيسى هذا حديث غير محفوظ والصحيح ما روى عبيد الله بن عمر وغيره عن نافع عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان بلالا يؤذن بليل فكلوا واشربوا حتى يؤذن ابن ام مكتوم وروى عبد العزيز بن ابي رواد عن نافع ان مؤذنا لعمر اذن بليل فامره عمر ان يعيد الاذان وهذا لا يصح لانه عن نافع عن عمر منقطع ولعل حماد بن سلمة اراد هذا الحديث والصحيح رواية عبيد الله وغير واحد عن نافع عن ابن عمر والزهري عن سالم عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان بلالا يؤذن بليل **قال** ابو عيسى ولو كان حديث حماد صحيحا لم يكن لهذا الحديث معنى اذ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان بلالا

کہا اُسنے کہا ابوہریرہ نے نہ اذان دے واسطے نماز کے مگر وضو والا کہا ابوعیسیٰ نے یہ پہلی حدیث سے صحیح ہے اور ابیہریرہ کی حدیث کو ابن وہب نے مرفوع نہیں کیا۔ اور یہ حدیث ولید بن مسلم کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور زہری نے ابی ہریرہ سے سُنا نہیں ہے اور اہل علم نے بلا وضو اذان دینے میں اختلاف کیا ہے پس بعض اہل علم نے تو اسکو مکروہ جانا ہے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے امام شافعی اور اسحاق اور بعض اہل علم نے اسمیں رخصت دی ہے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان اور ابن مبارک اور احمد **باب** اس بیان میں کہ امام تکبیر کے ساتھ زیادہ حقدار ہے **حدیث** کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے اسرائیل نے کہا خبر دی مجھے سماک بن حرب نے سنا اُسنے جابر بن سمرہ سے کہ کہتا موذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظاری کرتا اور تکبیر کہتا تا کہ جب دیکھتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ہیں تو نماز کے لیے تکبیر کہتا وقتیکہ آپ کو دیکھ لیتا اور کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جابر بن سمرہ کی حسن ہے اور سماک کی حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر اسی وجہ سے اور اسی طرح کہا ہے بعض اہل علم نے کہ موذن زیادہ مالک ہے اذان کا اور امام زیادہ مالک ہے تکبیر کا **باب** رات کو اذان دینے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے اُسنے سالم سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک بلال رات کو اذان دیتا ہے سو کھاؤ اور پیو تا کہ سنو تم اذان ابن ام مکتوم کی کہا ابوعیسیٰ نے اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور عائشہ اور انیسہ اور انس اور ابی ذر اور سمرہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے اور اہل علم نے رات کو اذان دینے میں اختلاف کیا ہے سو کہا بعض اہل علم نے جب موذن رات کو اذان دے تو اُسکو وہی کافی ہو جاتی ہے اور اعادہ نہ کرے اور یہ قول ہے امام مالک اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور کہا بعض اہل علم نے جب موذن رات کو اذان دے تو اعادہ کرے اور ساتھ اسکے کہتا ہے سفیان ثوری اور روایت کی ہے حماد بن سلمہ نے ایوب سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ بلال نے رات کو اذان دی سو اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اذان دے کہ بندہ سو گیا ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح وہ ہے جو عبیداللہ بن عمر وغیرہ نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رات کو اذان دیتا ہے سو کھاؤ اور پیو یہانتک کہ ابن ام مکتوم اذان دے اور روایت کی عبدالعزیز بن ابی رواد نے نافع سے یہ کہ حضرت عمر کے موذن نے رات کو اذان دی سو اسکو حضرت عمر رضہ نے اذان کے اعادہ کرنے کا حکم دیا اور یہ صحیح نہیں کیونکہ روایت نافع کی عمر سے منقطع ہے اور شاید حماد بن سلمہ نے اسی حدیث کا ارادہ کیا ہو اور صحیح روایت عبیداللہ بن عمر وغیرہ کی ہے جو بواسطہ نافع کے ابن عمر سے مروی ہے اور زہری نے بواسطہ سالم کے ابن عمر سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رات کو اذان دیتا ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے اگر حدیث حماد کی صحیح ہے تو اس حدیث کے کچھ معنے نہونگے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بلال رات کو

سلہ غرض اس سے یہ ہے کہ امام کے حاضر ہونے سے پہلے تکبیر نہ کہی جاوے اور اذان بغیر وضو امام کے جائز ہے ۱۲

یؤذن بلیل فانما امرہم فیما یستقبل فقال ان بلالا یؤذن بلیل ولو انہ امر باعادۃ الاذان حین اذن قبل طلوع الفجر لم یقل ان بلالا یؤذن بلیل قال علی بن المدینی حدیث حماد بن سلمۃ
عن ایوب عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہو غیر محفوظ واخطأ فیہ حماد بن سلمۃ **باب** ما جاء فی کراہیۃ الخروج من المسجد
بعد الاذان **حدثنا** ہناد نا وکیع عن سفیان عن ابراہیم بن مہاجر عن ابی الشعثاء قال خرج رجل من المسجد بعد ما اذن فیہ بالعصر فقال
ابو ہریرۃ اما ہذا فقد عصی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم **قال** ابو عیسی وفی الباب عن عثمان حدیث ابی ہریرۃ حدیث حسن صحیح وعلی ہذا العمل
عند اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدہم ان لا یخرج احد من المسجد بعد الاذان الا من عذر ان یکون علی غیر وضوء او امر
لا بد منہ ویروی عن ابراہیم النخعی انہ قال یخرج ما لم یاخذ المؤذن فی الاقامۃ **قال** ابو عیسی وہذا عندنا لمن لہ عذر فی الخروج منہ وابو الشعثاء اسمہ
سلیم بن الاسود وہو والد اشعث بن ابی الشعثاء وقد روی اشعث بن ابی الشعثاء ہذا الحدیث عن ابیہ **باب** ما جاء فی الاذان فی السفر **حدثنا**
محمود بن غیلان نا وکیع عن سفیان عن خالد الحذاء عن ابی قلابۃ عن مالک بن الحویرث قال قدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا وابن عم لی فقال لنا
اذا سافرتما فاذنا واقیما ولیؤمکما اکبرکما **قال** ابو عیسی ہذا حدیث حسن صحیح والعمل علیہ عند اکثر اہل العلم اختاروا الاذان فی السفر وقال بعضہم تجزئ
الاقامۃ انما الاذان علی من یرید ان یجمع الناس والقول الاول اصح وبہ یقول احمد واسحاق **باب** ما جاء فی فضل الاذان **حدثنا** محمد بن حمید
الرازی نا ابو تمیلۃ نا ابو حمزۃ عن جابر عن مجاہد عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اذن سبع سنین محتسبا کتبت لہ براءۃ من النار
قال ابو عیسی وفی الباب عن ابن مسعود وثوبان ومعاویۃ وانس وابی ہریرۃ وابی سعید حدیث ابن عباس حدیث غریب وابو تمیلۃ اسمہ یحیی بن واضح
وابو حمزۃ السکری اسمہ محمد بن میمون وجابر بن یزید الجعفی ضعفوہ ترکہ یحیی بن سعید وعبد الرحمن بن مہدی

اذان دیتا ہے سو آنحضرت نے یہ حکم لوگوں کو استقبال کے واسطے کیا ہے کیونکہ آپ نے فرمایا ہے کہ بلال رات کو اذان دیتا ہے اگر آپ اسکو اعادہ کا حکم دیتے
جبکہ اسنے قبل طلوع فجر کے اذان دیدی تو آپ یہ نہ فرماتے کہ بلال رات کو اذان دیتا ہے کہا علی بن مدینی نے حدیث حماد بن سلمہ کی جو ایوب سے اسنے نافع سے
اسنے ابن عمر سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے وہ غیر محفوظ ہے اور اسمیں حماد بن سلمہ نے خطا کیا ہے **باب** اس بیان میں کہ بعد اذان کے مسجد سے نکلنا
مکروہ ہے۔ حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اسنے ابراہیم بن مہاجر سے اسنے ابی الشعثاء سے کہا اسنے ایک
مرد مسجد سے بعد اسکے کہ اسمیں عصر کی اذان ہوچکی تھی نکلا۔ تو ابو ہریرہ نے کہا بہرحال اسنے تو ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔
کہا ابو عیسے نے اور اس باب میں عثمان سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ کی حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم صحابہ اور من بعدہم کے نزدیک
عمل اسی پر ہے۔ کہ کوئی شخص مسجد سے بعد اذان کے نہ نکلے۔ مگر اس عذر سے کہ بے وضو ہو یا اور کوئی ضروری امر ہو۔ اور ابراہیم نخعی سے مروی ہے
کہ کہا اسنے نکلنا مسجد سے جائز ہے جبتک کہ موذن تکبیر کو شروع نکرے۔ کہا ابو عیسے نے اور یہ (یعنے مسجد سے نکلنا) ہمارے نزدیک اسی شخص
کے لیے جائز ہے جسکو نکلنے میں کوئی عذر ہو۔ اور ابو الشعثا کا نام سلیم بن اسود ہے۔ اور یہ والد اشعث بن ابی الشعثا کا ہے۔ اور روایت کی ہے
اشعث بن ابی الشعثا نے یہ حدیث اپنے باپ سے **باب** سفر میں اذان کا بیان حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع
نے سفیان سے اسنے خالد الحذاء سے اسنے ابی قلابہ سے اسنے مالک بن حویرث سے کہا اسنے میں اور میرے چچا کا بیٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس آئے سو ہمکو آپ نے فرمایا کہ جب تم سفر کیا کرو تو اذان دو اور تکبیر کہو اور بڑا تم میں سے امامت کرائے کہا ابو عیسے نے یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔ اور اکثر اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے کہ انہوں نے سفر میں اذان کو پسند کیا ہے۔ اور کہا بعض نے تکبیر ہی کافی ہے۔ اذان تو اس شخص
پر ہے جو لوگوں کو جمع کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ اور پہلا قول صحیح ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے امام احمد اور اسحاق **باب** اذان کی فضیلت کے
بیان میں حدیث کی ہمسے محمد بن حمید رازی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو تمیلہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو حمزہ نے جابر سے اسنے مجاہد سے اسنے
ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ثواب کے واسطے سات برس اذان دے تو اسکے لیے آگ سے خلاصی لکھی
جاتی ہے کہا ابو عیسے نے اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور ثوبان اور معاویہ اور انس اور ابو ہریرہ اور ابی سعید سے رضی اللہ عنہم۔ حدیث ابن عباس کی غریب ہے اور
ابو تمیلہ کا نام یحیی بن واضح ہے اور ابو حمزہ سکری کا نام محمد بن میمون ہے اور جابر بن یزید جعفی کو لوگوں نے ضعیف کیا ہے۔ ترک کیا اسکو یحیی بن سعید اور عبد الرحمن بن مہدی نے

۱؎ یعنے ایک شخص تم میں سے اذان دے اور ایک ہی تکبیر کہے یعنے اذان اور تکبیر تمہارے اختیار میں ہے جسکی مرضی ہو کہے مگر امامت وہ کرائے
جو تم میں سے بڑا ہے یہ حکم اسی صورت میں ہے کہ اگر دونوں قرات اور ورع میں یکساں ہوں ۱۲

قال ابوعيسى سمعت الجارود يقول سمعت وكيعا يقول لولا جابر الجعفي لكان اهل الكوفة بغير حديث ولولا حماد لكان اهل الكوفة بغير فقه

باب ماجاء ان الامام ضامن والمؤذن مؤتمن **حدثنا** هناد نا ابوالاحوص وابو معاوية عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الامام ضامن والمؤذن موتمن اللهم ارشد الائمة واغفر للمؤذنين **قال** ابوعيسى وفي الباب عن عائشة وسهل بن سعد وعقبة بن عامر حديث ابي هريرة رواه سفيان الثوري وحفص بن غياث وغير واحد عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم وروى اسباط بن محمد عن الاعمش قال حُدثت عن ابي صالح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم وروى نافع بن سليمن عن محمد بن ابي صالح عن ابيه عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم هذا الحديث **قال** ابوعيسى سمعت ابازرعة يقول حديث ابي صالح عن ابي هريرة اصح من حديث ابي صالح عن عائشة **قال** ابوعيسى سمعت محمدا يقول حديث ابي صالح عن عائشة اصح وذكر عن علي بن المديني انه لم يثبت حديث ابي صالح عن ابي هريرة ولا حديث ابي صالح عن عائشة في هذا **باب** مايقول اذا اذن المؤذن **حدثنا** اسحاق بن موسى الانصاري نا معن نا مالك ح ونا قتيبة عن مالك عن الزهري عن عطاء بن يزيد الليثي عن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سمعتم النداء فقولوا مثل ما يقول المؤذن وفي الباب عن ابي رافع وابي هريرة وام حبيبة وعبدالله ابن عمرو وعبدالله بن ربيعة وعائشة ومعاوية ومعاذ بن انس **قال** ابوعيسى حديث ابي سعيد حديث حسن صحيح وهكذا روى معمر وغير واحد عن الزهري مثل حديث مالك وروى عبدالرحمن بن اسحاق عن الزهري هذا الحديث عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم ورواية مالك اصح

کہا ابوعیسیٰ نے سُنا میں نے جارود سے کہ کہتا سُنا میں نے وکیع سے کہ کہتا اگر جابر جعفی نہوتا تو اہل کوفہ بغیر حدیث کے رہتے اور اگر حماد نہوتا تو اہل کوفہ بغیر فقہ کے رہتے **باب** اس بیان میں کہ امام ضامن[1] اور موذن امانت دار ہی **حدیث** کی ہمسے ہناد نے ابوالاحوص اور ابو معاویہ سے انہوں نے اعمش سے اُسنے صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام ضامن ہی اور موذن امانت دار ہی اے اللہ ہدایت کر اماموں کو اور موذنوں پر بخشش کر کہا ابوعیسیٰ نے اور اس باب میں عائشہ اور سہل بن سعد اور عقبہ بن عامر سے روایت ہی ابو ہریرہ کی حدیث کو روایت کیا ہے سفیان ثوری اور حفص بن غیاث اور سوا انکے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اسباط بن محمد نے اعمش سے کہا مجھے حدیث کی گئی ہی ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا ہی نافع بن سلیمان نے محمد سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رض سے اُسنے نبی صلی اللہ سے اس حدیث کو۔ اور کہا ابوعیسیٰ نے اور سُنا میں ابازرعہ کو کہتا تھا حدیث ابی صالح کی عائشہ سے زیادہ صحیح ہی۔ اور ذکر کیا گیا ہی علی بن مدینی سے یہ کہ نہیں ثابت ہوئی حدیث ابی صالح کی ابی ہریرہ سے اور نہیں ثابت ہوئی حدیث ابی صالح کی عائشہ سے اس باب میں **باب** جسوقت موذن اذان دیوے تو کیا کہا جاوے **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ح اور حدیث کی ہمسے قتیبہ نے مالک سے اُسنے زہری سے اُسنے عطاء بن یزید لیثی سے اُسنے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ تم اذان کو سنو پس کہو تم جیسا کہ موذن کہتا ہی[2]۔ اور اس باب میں ابی رافع اور ابی ہریرہ اور ام حبیبہ اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن ربیعہ اور عائشہ اور معاذ بن انس اور معاویہ سے روایت ہی کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی حدیث حسن صحیح ہی اور ایسا ہی روایت کیا ہی معمر اور کئی ایک نے زہری سے مثل حدیث مالک کے اور روایت کیا ہی عبدالرحمن بن اسحاق نے زہری سے اس حدیث کو سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت مالک کی بہت صحیح ہی

[1] معنی اسکے یہ ہین کہ امام مقتدیون کی نماز کا صحت کے بابت ضامن ہی اور مقتدی بری الذمہ ہین اور یہ معنی نہین کہ جوکہ صاحب قسطلانی نے بیان کیے ہین کہ الامام ضامن صلوتہم صحتا وفسادا یعنی امام انکی نماز کا صحت اور فساد مین ضامن ہی پس اگر امام کی نماز صحیح ہوگی تو مقتدیون کی نماز بہی ورنہ نہین کیونکہ ضمانت کے دو متعلق نکالنے نہ تو قرین قیاس ہین اور نہ مطابق محاورہ کے اسلیے کہ ضمانت ہمیشہ ایک طرف کی بابت ہوا کرتی ہی مثلاً ادائے قرضہ کا ضامن محض ادائے کا ضامن ہوتا ہی نہ ادائے اور عدم ادائے دونوکا۔ اور یہ معنے بیان کرتے جیسا کہ صاحب لمعات نے بیان کیے ہین کہ الامام ضامن متکفل وتحمل صلوۃ المقتدین فیحمل القراءۃ عنہم ویحمل القیام اذا ادرکوا فی الرکوع یعنے امام مقتدیون کی نماز کا متکفل ہی پس انکی قرارت کو اُسنے اُٹھا لیا ہی یہ بہی ٹھیک نہین کیونکہ اگر یہ معنے ہوتے تو چاہیے کہ تمام افعال نماز اسکے ذمہ ہو جاتے اور مقتدیون کو پرسش بہی نہ ہوتی جیسا کہ قرض مین ہوا کرتا ہے کہ ضامن کو ہی پرسش ہوتی ہے اور ضمانت کرانے والے کو کچھ بہی پوچھتا ہی نہین۔ اور ان معنون مین بعض افعال کو بعض پر ترجیح بلا مرجح ہی مثلاً اگر قرارت مین ضامن تھا تو تمام قرارت مین ہوتا۔ التحیات اور رکوع وسجود کیون خارج ہوتے۔ اور قرارت کی لفظ فقط کلام اللہ پر اطلاق کرنا سوائے دلیل کے مسلم نہین اور زیادہ تحقیق اس مسئلہ کی فضل البادی ترجمہ صحیح البخاری مین ہمنے لکھی ہی من شاء فلیرجع الیہ ۱۲ ثر

[2] سوائے حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کے کیونکہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ ان دونون کلمون کے وقت لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہنا چاہیے ۱۲ ثر

باب ما جاء فی کراھیۃ ان یاخذ المؤذن علی الاذان اجرا حدثنا ھناد نا ابو زبید عن اشعث عن الحسن عن عثمان بن ابی العاص قال ان من اخر ما عھد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اتخذ مؤذنا لا یاخذ علی اذانہ اجرا قال ابو عیسی حدیث عثمان حدیث حسن والعمل علی ھذا عند اھل العلم کرھوا ان یاخذ علی الاذان اجرا واستحبوا للمؤذن ان یحتسب فی اذانہ باب ما یقول اذا اذن المؤذن من الدعاء حدثنا قتیبۃ نا اللیث عن الحکیم بن عبد اللہ بن قیس عن عامر بن سعد عن سعد بن ابی وقاص عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال حین یسمع المؤذن حین یؤذن وانا اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا غفر اللہ لہ ذنوبہ قال ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح غریب لا نعرفہ الا من حدیث اللیث بن سعد عن حکیم بن عبد اللہ بن قیس باب منہ ایضا حدثنا محمد بن سھل بن عسکر البغدادی وابراھیم بن یعقوب قالا نا علی بن عیاش نا شعیب بن ابی حمزۃ نا محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یسمع النداء اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلوۃ القائمۃ ات محمدا الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمودا الذی وعدتہ الا حلت لہ الشفاعۃ یوم القیمۃ قال ابو عیسی حدیث جابر حدیث حسن غریب من حدیث محمد بن المنکدر لا نعلم احدا رواہ غیر شعیب بن ابی حمزۃ باب ما جاء فی ان الدعاء لا یرد بین الاذان والاقامۃ

باب کراہیت اسکی کہ موذن اذان کہنے پر اجرت لیوے حدیث کی ہمسے ہناد نے اسنے ابو زبید سے اسنے اشعث سے اسنے حسن سے اسنے عثمان بن ابی العاص سے کہا اُسنے تحقیق آخری عہد جو میرے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے یہ تہا کہ مین ایک ایسا موذن مقرر کرون جو اذان کہنے کی اجرت نہ لیوے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث عثمان کی حدیث حسن ہے اور اہل علم کا عمل اسی پر ہے کہ اذان کہنے پر اجرت مکروہ ہے اور مستحب ہے واسطے موذن کے یہ کہ صواب سمجھے بیچ اذان اپنی کے باب کیا دعا مانگی جائے جب موذن اذان دے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے حکیم بن عبد اللہ بن قیس سے اُسنے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جس شخص نے کہا جبکہ اُسنے موذن کو اذان دیتے ہوئے سُنا وانا اشھد الخ اور مین گواہی دیتا ہون کہ نہین کوئی لایق عبادت کے سواے اللہ کے جو اکیلا ہے اُسکا کوئی شریک نہین۔ اور محمد اُسکا بندہ ہے اور رسول اُسکا۔ مین اللہ کے رب ہونے پر راضی ہون اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد کے رسول ہونے پر تو اللہ تعالیٰ اُسکے گناہ بخشدیتا ہے کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث لیث بن سعد سے جو راوی ہے حکیم بن عبد اللہ بن قیس سے باب اُسی قسم سے حدیث کی ہمسے محمد بن سہل بن عسکر بغدادی اور ابراہیم بن یعقوب نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے علی بن عیاش نے کہا حدیث کی ہمسے شعیب بن ابی حمزہ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن منکدر نے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص جب اذان سُنے اور یہ دعا پڑہے اے اللہ پوری پکار اور سدا رہنے والی نماز کے صاحب۔ دے تو محمد کو وسیلہ اور بڑائی۔ اور اُسکو سراہے مکان پر جسکا تو نے اُس سے وعدہ کیا ہے کہڑا کر۔ مگر کہ اُسکے واسطے قیامت کے روز میری شفاعت حلال ہوگئی۔ کہا ابو عیسےٰ نے حدیث جابر کی حسن غریب ہے حدیث محمد بن منکدر سے۔ ہم نہین جانتے کہ کسی نے سوائے شعیب بن ابی حمزہ کے اسکو روایت کیا ہو۔ باب اس بیان مین کہ دعا اذان اور تکبیر کے درمیان رد نہین ہوتی۔

[1] حضرت نے فرمایا کہ جو شخص جب اذان سنے تو یہ دعا یعنے اللھم سے وعدتہ تک پڑہے تو اُسکو قیامت مین میری شفاعت پہونچیگی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسکو بخشا دینگے۔ پوری پکار یعنے تاثیر قبولیت مین پوری ہے سدا رہنی والی نماز یعنے قیامت تک اُسکا حکم منسوخ نہ ہوگا۔ وسیلہ بہشت مین ایک عمدہ مقام ہے کہ وہ خاص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہے۔ مقام محمود یعنے سفارش کا رتبہ جب قیامت کی مصیبتون مین لوگ گرفتار ہونگے اور سب پیغمبر علیہم الصلوٰۃ والسلام دربار آلہی مین حاضر ہونے سے لوگون کو جواب دینگے کسی کی سفارش نہ کرسکینگے۔ اُسوقت ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت دیر تک خدائے تعالےٰ کے سامنے سجدے مین جائینگے۔ پہر لوگون کو بخشائینگے۔ اُسکا نام مقام محمود ہے۔ اور مسلم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد اذان کے اول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑہے پہر یہ دعا پڑہے جسمین وسیلے کا ذکر ہے تاکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سفارش اُسکے گناہ بخشا دے۔ اور نیز اسمین حدیث سے معلوم ہوا کہ سب پیغمبران علیھم الصلوٰۃ والسلام سے ہمارے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم افضل ہین۔ اسواسطے کہ وہ عالی مقام یعنے وسیلہ سواے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کسی پیغمبر کو نہ ملیگا۔ ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ یہ لفظ جو لوگون مین مشہور ہو رہا ہے۔ الدرجۃ الرفیعۃ اسکی کوئی اصل نہین ہے

حدثنا محمود نا وكيع وعبد الرزاق وابو احمد وابو نعيم قالوا نا سفيان عن زيد العمي عن ابي اياس معاوية بن قرة عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الدعاء لا يرد بين الاذان والاقامة قال ابو عيسى حديث انس حديث حسن وقد رواه ابو اسحاق الهمداني عن بريد بن ابي مريم عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم مثل هذا باب ما جاء كم فرض الله على عباده من الصلوت حدثنا محمد بن يحيى نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهري عن انس بن مالك قال فرضت على النبي صلى الله عليه وسلم ليلة اسري به الصلوة خمسين ثم نقصت حتى جعلت خمسا ثم نودي يا محمد انه لا يبدل القول لدي وان لك بهذه الخمس خمسين وفي الباب عن عبادة بن الصامت وطلحة بن عبيد الله وابي قتادة وابي ذر ومالك بن صعصعة وابي سعيد الخدري قال ابو عيسى حديث انس حديث حسن صحيح غريب باب في فضل الصلوات الخمس حدثنا علي بن حجر نا اسماعيل بن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الصلوات الخمس والجمعة الى الجمعة كفارات لما بينهن ما لم يغش الكبائر وفي الباب عن جابر وانس وحنظلة الاسيدي قال ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح باب ما جاء في فضل الجماعة حدثنا هناد نا عبدة عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الجماعة تفضل على صلوة الرجل وحده بسبع وعشرين درجة وفي الباب عن عبد الله بن مسعود وابي بن كعب ومعاذ بن جبل وابي سعيد وابي هريرة وانس بن مالك قال ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح وهكذا روى نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال تفضل صلوة الجمع على صلوة الرجل وحده بسبع وعشرين درجة وعامة من روى عن النبي صلى الله عليه وسلم انما قالوا خمس وعشرين الا ابن عمر فانه قال بسبع وعشرين حدثنا اسحاق بن موسى الانصاري نا معن نا مالك عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان صلوة الرجل في الجماعة تزيد على صلوته وحده بخمس وعشرين جزءا قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح باب ما جاء فيمن سمع النداء فلا يجيب

حدیث کی ہمسے محمود نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اور عبد الرزاق اور ابو احمد اور ابو نعیم نے کہا انہوں نے حدیث کی ہم سے سفیان نے اُسنے زید عمی سے اُسنے ابی ایاس سے یعنے معاویہ بن قرہ سے اُسنے انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دعا اذان اور تکبیر کے درمیان رد نہین ہوتی کہا ابو عیسےٰ نے انس کی حدیث حسن ہے۔ اور روایت کیا ہے اس کو ابو اسحاق ہمدانی نے برید بن ابی مریم سے اُسنے انس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے باب اس بیان مین کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندون پر کتنی نمازین فرض کی ہین حدیث کی ہمسے محمد بن یحییٰ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے اُسنے انس بن مالک سے کہا فرض کی گئین اُس رات مین کہ جس رات آنحضرت کو معراج ہوئی تھی پچاس نمازین پھر گھٹائی گئین یہان تک کہ پانچ رہ گئین۔ پھر آواز دیا گیا یہ کہ اے محمد میرے پاس قول نہین بدلتا۔ اور یہ واسطے تیرے بدلے ان پانچ کے پچاس نیکیان ہین۔ اور اس باب مین عبادہ بن صامت اور طلحہ بن عبید اللہ اور ابی قتادہ اور ابی ذر اور مالک بن صعصعہ اور ابی سعید خدری سے روایت ہے۔ کہا ابو عیسےٰ نے حدیث انس کی صحیح غریب ہے باب بیچ فضیلت پانچ نمازون کے حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسماعیل بن جعفر نے اُسنے علا ابن عبد الرحمان سے اُسنے اپنے باپ سے اُس نے ابی ہریرہ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ نمازین اور جمعہ جمعہ تک کفارہ ہے واسطے اُن گناہون کے جو درمیان اُنکے ہین جب تک کہ نہ دلیری کرے کبیرے گناہون کی۔ اور اس باب مین جابر اور انس اور حنظلہ اسیدی سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے باب جماعت کی فضیلت مین حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن عمر نے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت سے نماز پڑھنی اکیلے مرد کے نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ فضیلت رکھتی ہے اور عام لوگون نے روایت کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ کہا اُنہون نے پچیس ۲۵ درجہ مگر ابن عمر کہ وہ ستائیس درجہ کہتے ہین حدیث کی ہمسے اسحٰق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے اُسنے ابن شہاب سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنی اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس ۲۵ درجہ فضیلت رکھتی ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ باب اس بیان مین کہ جس نے اذان کو سنا اور قبول نہین کیا

حدثنا هناد نا وكيع عن جعفر بن برقان عن يزيد بن الاصم عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لقد هممت ان آمر فتيتى ان يجمعوا حزم الحطب ثم آمر بالصلوة فتقام ثم احرق على اقوام لا يشهدون الصلوة وفى الباب عن ابن مسعود وابى الدرداء وابن عباس ومعاذ بن انس وجابر **قال** ابو عيسى حديث ابى هريرة حديث حسن صحيح وقد روى عن غير واحد من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم انهم قالوا من سمع النداء فلم يجب فلا صلوة له وقال بعض اهل العلم هذا على التغليظ والتشديد ولا رخصة لاحد فى ترك الجماعة الا من عذر قال مجاهد وسئل ابن عباس عن رجل يصوم النهار ويقوم الليل لا يشهد جمعة ولا جماعة فقال هو فى النار **حدثنا** بذلك هناد نا المحاربى عن ليث عن مجاهد ومعنى الحديث ان لا يشهد الجماعة والجمعة رغبة عنها واستخفافا بحقها وتهاونا بها **باب** ماجاء فى الرجل يصلى وحده ثم يدرك الجماعة **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم نا يعلى بن عطاء نا جابر بن يزيد بن الاسود عن ابيه قال شهدت مع النبى صلى الله عليه وسلم حجته فصليت معه صلوة الصبح فى مسجد الخيف فلما قضى صلوته انحرف فاذا هو برجلين فى اخرى القوم لم يصليا معه فقال على بهما فجئ بهما ترعد فرائصهما فقال ما منعكما ان تصليا معنا فقالا يا رسول الله انا كنا قد صلينا فى رحالنا قال فلا تفعلا اذا صليتما فى رحالكما ثم اتيتما مسجد جماعة فصليا معهم فانها لكما نافلة وفى الباب عن محجن ويزيد بن عامر **قال** ابو عيسى حديث يزيد بن الاسود حديث حسن صحيح وهو قول غير واحد من اهل العلم وبه يقول سفيان الثورى والشافعى واحمد واسحاق قالوا اذا صلى الرجل وحده ثم ادرك الجماعة فانه يعيد الصلوات كلها فى الجماعة واذا صلى الرجل المغرب وحده ثم ادرك الجماعة قالوا فانه يصليها معهم ويشفع بركعة والتى صلى وحده هى المكتوبة عندهم

حدیث کی ہمسے ہنادنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اُسنے جعفر بن برقان سے اُسنے یزید بن اصم سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا انہون نے تحقیق ارادہ کیا مینے اِس بات کا کہ چند جوانون کو حکم دیا جاوے کہ وہ لکڑیون کا ایک انبار جمع کرین اور پہر حکم کیا جاوے ساتھ نماز کے اور تکبیر کہی جاوے پہر جلا دیے جاوین گہر اُن لوگون کے جو نماز مین حاضر نہین ہوتے - اور اِس باب مین ابن مسعود اور ابی درداء اور ابن عباس اور معاذ بن انس اور جابر سے روایت ہے - کہا ابو عیسے نے ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور کئی ایک نے روایت کیا ہے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا انہون نے جو شخص اذان کو سُنے اور قبول نہ کرے پس نہین نماز ہوتی اُسکی اور کہا بعض اہل علم نے کہ یہ قول تغلیظ اور تشدید کے لیے ہے - اور بغیر عذر کے کسی کو جماعت کے ترک کرنے کی رخصت نہین اور کہا مجاہد نے سوال کیے گئے ابن عباس ایسے مرد سے کہ دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے اور نہین حاضر ہوتا جمعہ مین اور نہ جماعت مین پس فرمایا آپ نے وہ آگ مین ہے **حدیث** کی ہمسے ساتھ اِسکے ہنادنے کہا حدیث کی ہمسے محاربی نے اُسنے لیث سے اُسنے مجاہد سے یہ کہ معنی حدیث کے یہ ہین کہ نہین حاضر ہوتا جماعت اور جمعہ مین روگردان اُس سے اور خفیف جانتا ہے اُسکے حق کو اور سُستی کرتا ہے ساتھ اُسکے **باب** بیان مین کہ ایک آدمی تنہا نماز پڑہ بیٹھا پہر اُسنے جماعت کو پالیا - **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا حدیث کی ہمسے یعلی بن عطاء نے کہا حدیث کی ہمسے جابر بن یزید بن اسود نے اپنے باپ سے کہا اُسنے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج مین حاضر ہوا سو مینے آپ کے ساتھ صبح کی نماز مسجد خیف مین پڑہی - پس جب نماز پڑہ چکے تو منہہ پہیر بیٹھے اور دو مردون کی طرف جو آخر قوم مین تھے متوجہ ہوئے اُنہون نے آپ کے ساتھ نماز نہ پڑہی تھی سو فرمایا آپ نے میرے پاس اِن دونون کو لاؤ - سو آپ کے پاس حاضر کیے گئے اُس حالت مین کہ اُنکے کاندہے کانپتے تھے پس فرمایا آپ نے کس چیز نے تمکو ہمارے ساتھ نماز پڑہنے سے منع کیا ہے سو کہا اِن دونون نے یا رسول اللہ ہم اپنے اپنے گہرون مین نماز پڑہ چکے تھے فرمایا آپ نے اِسطرح نہ کیا کرو جب تم اپنے گہرون مین نماز پڑہ لو پہر مسجد جماعت مین آؤ تو اُنکے ساتھ نماز پڑہو - پس یہ نماز تمہارے واسطے نفل ہوگی - اور اِس باب مین روایت ہے محجن اور یزید بن عامر سے کہا ابو عیسے نے حدیث یزید بن اسود کی حسن صحیح ہے - اور یہ قول ہے کئی ایک اہل علم کا - اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق - کہا انہون نے اگر مرد تنہا نماز پڑہ بیٹھا پہر اُسنے جماعت کو پایا تو وہ تمام نمازون کا جماعت مین اعادہ کرے - اور اگر کسی مرد نے فقط مغرب کی نماز پڑہ لی پہر اُسنے جماعت کو پایا تو کہا انہون نے اُنکے ساتھ یہ نماز پڑہے اور ایک رکعت کا شفع کرے - اور جونسی نماز تنہا پڑہ چکا ہے وہ اُنکے نزدیک فرضی ہو گی

ف یعنے جس قدر نمازین اُسنے تنہا پڑہی ہین اور پہر اُن مین سے جسکی جماعت ملے چاہیے کہ اُسکو جماعت سے پڑہے اور مغرب کو بہی جماعت سے پڑہے مگر اُسکے ساتھ ایک رکعت اور ملالے تاکہ چار رکعت نفل ہو جائین ۱۲

باب ما جاء في الجماعة في مسجد قد صلّي فيه مرة **حدثنا** هناد نا عبدة عن سعيد بن ابي عروبة عن سليمان الناجي عن ابي المتوكل عن ابي سعيد قال جاء رجل وقد صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ايكم يتجر[1] على هذا فقام الرجل وصلى معه وفي الباب عن ابي امامة وابي موسى والحكم بن عمير **قال** ابو عيسى وحديث ابي سعيد حديث حسن وهو قول غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم من التابعين قالوا لا باس ان يصلي القوم جماعة في مسجد قد صُلّي فيه وبه يقول احمد واسحاق وقال آخرون من اهل العلم يصلون فرادى وبه يقول سفيان وابن المبارك ومالك والشافعي يختارون الصلوٰة فرادى **باب** ما جاء في فضل العشاء والفجر في جماعة **حدثنا** محمود بن غيلان نا بشر بن السري نا سفيان عن عثمان بن حكيم عن عبد الرحمن ابن ابي عمرة عن عثمان ابن عفان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شهد العشاء في جماعة كان له قيام نصف ليلة ومن صلى العشاء والفجر في جماعة كان له كقيام ليلة وفي الباب عن ابن عمر وابي هريرة وانس وعمارة ابن ابي رُوَيبة وجُندَب وابي بن كعب وابي موسى وبُرَيدة **حدثنا** محمد بن بشار نا يزيد بن هارون نا داود بن ابي هند عن الحسن عن جندب بن سفيان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من صلى الصبح فهو في ذمة الله فلا تُخفِروا الله في ذمّته **قال** ابو عيسى حديث عثمان حديث حسن صحيح وقد روي هذا الحديث عن عبد الرحمن بن ابي عمرة عن عثمان موقوفا وروي من غير وجه عن عثمان مرفوعا **حدثنا** عباس العنبري نا يحيى بن كثير ابو غسان العنبري عن اسماعيل الكحال عن عبد الله ابن اوس الخزاعي عن بريدة الاسلمي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بشر المشائين في الظلم الى المساجد بالنور التام يوم القيامة هذا حديث غريب **باب** ما جاء في فضل الصف الاول **حدثنا** قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير صفوف الرجال اولها وشرها آخرها

باب اس مسجد میں جماعت کرنے کے بیان میں جسمیں ایک مرتبہ نماز پڑھی گئی ہو حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے سعید بن ابی عروبہ سے انھوں نے سلیمان ناجی سے انھوں نے ابی المتوکل سے انھوں نے ابی سعید سے کہا انھوں نے ایک مرد آیا اسحالت میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تھے سو فرمایا آپنے کون شخص تم میں سے اسپر تجارت کرتا ہے۔ پھر ایک مرد کھڑا ہوا اور اسکے ساتھ نماز پڑھی۔ اور اسباب میں روایت ہے ابی امامہ اور ابی موسیٰ اور حکم بن عمیر سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے اور حدیث ابی سعید کی حسن ہے اور یہ قول ہے کئی ایک اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ تابعین سے کہا انہوں نے کچھ خوف نہیں کہ ایک قوم جماعت کے ساتھ اس مسجد میں نماز پڑھے جسمیں نماز ہو چکی ہو۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے امام احمد اور اسحاق۔ اور کہا باقی اہل علم نے اکیلے اکیلے نماز پڑھیں۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان اور ابن مبارک اور مالک اور شافعی یہ لوگ اکیلے اکیلے نماز پڑھنے کو پسند کرتے ہیں۔ **باب** عشا اور فجر کو جماعت میں پڑھنے کی فضیلت کے بیان میں حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن سری نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عثمان بن حکیم سے انھوں نے عبد الرحمن بن ابی عمرہ سے انھوں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہا انھوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص عشا کو جماعت میں حاضر ہوا تو اسکے واسطے ثواب آدھی رات کے قیام کا ہوگا۔ اور جس شخص نے عشا اور فجر کو جماعت میں پڑھا تو اسکے واسطے ثواب مثل قیام ایک رات کے ہوگا۔ اور اسباب میں روایت ہے ابن عمر اور ابو ہریرہ اور انس اور عمارہ بن ابی رویبہ اور جندب اور ابی بن کعب اور ابی موسیٰ اور بریدہ سے رضی اللہ عنہم حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے داؤد بن ابی ہند نے انھوں نے حسن سے انھوں نے جندب بن سفیان سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جس شخص نے صبح کی نماز پڑھی تو وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہے تو نہ حقیر جانو اللہ کو اسکی پناہ میں[1] کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عثمان کی حسن صحیح ہے اور یہ حدیث بواسطہ عبد الرحمن بن ابی عمرہ کے عثمان سے موقوف روایت کیگئی ہے۔ اور کئی وجہ سے عثمان سے مرفوع بھی روایت کیگئی ہے حدیث کی ہمسے عباس عنبری نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن کثیر ابو غسان عنبری نے اسمٰعیل کحال سے انھوں نے عبد اللہ بن اوس خزاعی سے انھوں نے بریدہ اسلمی سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے اندھیرے میں مسجدوں کی طرف چلنے والوں کو بشارت[2] دے ساتھ نور پورے کے دن قیامت کے یہ حدیث غریب ہے **باب** صف اول کی فضیلت کے بیان میں حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے ابو ہریرہ سے کہا انھوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر صف[3] مردوں کی پہلی انکی ہے اور بری پچھلی انکی ہے

[1] یعنی وہ شخص اللہ کی پناہ میں ہے تو تم اللہ تعالیٰ کو اسکے پناہ دینے میں حقیر نہ جانو یعنی تم یہ نہ جانو کہ اللہ اسکی مدد سے اعراض کریگا ۱۲ [2] یہ خطاب عام ہے ہر ایک کو گویا اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنحضرت ﷺ کو ہے۔ اور فضیلت عشا کی نماز کی اس حدیث سے ظاہر ہے ۱۲ [3] وجہ اسکی یہ ہے کہ آخری صف مردوں کی اور پہلی صف عورتوں کی ایک دوسرے کے متصل ہوتی ہیں اور ظاہر ہے کہ مردوں کی عورتوں پر اور عورتوں کی مردوں پر نظر پڑتی ہے جیسا کہ کلام اللہ میں ہے ولقد علمنا المستقدمین منکم ولقد علمنا المستاخرین۔ اور نیز مردوں کو حکم ہے کہ آگے کھڑے ہوں اگر ان میں سے جس قدر کوئی آگے ہوگا اسیقدر اسکو

وشرها مقدمها وخير صفوف النساء آخرها وشرها اولها وفي الباب عن جابر وابن عباس وابي سعيد وابي وعائشة والعرباض بن سارية وانس **قال ابو عيسى** حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح وقد روى عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يستغفر للصف الاول ثلثا وللثاني مرة وقال النبي صلى الله عليه وسلم لو ان الناس يعلمون ما في النداء والصف الاول ثم لم يجدوا الا ان يستهموا عليه لاستهموا عليه **حدثنا** بذلك اسحاق بن موسى الانصاري نا معن نا مالك **ح** وثنا قتيبة عن مالك عن سمي عن ابي صالح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله **باب ما جاء في اقامة الصفوف**

حدثنا قتيبة نا ابو عوانة عن سماك بن حرب عن النعمان بن بشير قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسوي صفوفنا فخرج يوما فرأى رجلا خارجا صدره عن القوم فقال لتسون صفوفكم او ليخالفن الله بين وجوهكم وفي الباب عن جابر بن سمرة والبراء وجابر بن عبد الله وانس وابي هريرة وعائشة **قال** ابو عيسى حديث النعمان بن بشير حديث حسن صحيح وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من تمام الصلوة اقامة الصف وروي عن عمر انه كان يوكل رجالا باقامة الصفوف ولا يكبر حتى يخبر ان الصفوف قد استوت وروي عن علي وعثمان انهما كانا يتعاهدان ذلك ويقولان استووا وكان علي يقول تقدم يا فلان تأخر يا فلان **باب ما جاء ليليني منكم اولو الاحلام والنهى** **حدثنا** نصر بن علي الجهضمي نا يزيد بن زريع نا خالد الحذاء عن ابي معشر عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليليني منكم اولو الاحلام والنهى ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ولا تختلفوا فتختلف قلوبكم واياكم وهيشات الاسواق وفي الباب عن ابي بن كعب وابي مسعود وابي سعيد والبراء وانس **قال ابو عيسى** حديث ابن مسعود حديث حسن غريب وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يعجبه ان يليه المهاجرون والانصار ليحفظوا عنه

اور بہتر صف عورتوں کی آخر آنکی ہے اور بری پہلی انکی۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابی اور عائشہ اور عرباض بن ساریہ اور انس سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے اور نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ پہلی صف والوں کے واسطے تین مرتبہ بخشش مانگتے تھے اور دوسرے کے واسطے ایک مرتبہ۔ اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر لوگ جانتے کہ جتنا ثواب اذان دینے اور صف اول میں ہے تو جھگڑا فیصل ہونے کا کوئی طریق سوائے قرعہ ڈالنے کے نہ پاتے تو البتہ قرعہ ڈالتے۔ حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے اسحٰق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے مالک سے ح اور حدیث کی ہمسے قتیبہ نے مالک سے اُسنے سمی سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **باب** صفوں کے سیدھا کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے سماک بن حرب سے اُسنے نعمان بن بشیر سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو سیدھا کرتے تھے سو ایک روز نکلے اور قوم میں سے ایک مرد کا سینہ آگے نکلا ہوا دیکھا تو فرمایا آپ نے اپنی صفوں کو سیدھا کرو یا اللہ تعالیٰ تمہارے منھوں میں مخالفت ڈالیگا[1]۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر بن سمرہ اور براء اور جابر بن عبد اللہ اور انس اور ابو ہریرہ اور عائشہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث نعمان بن بشیر کی حسن صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کمال نماز سے ہے سیدھا کرنا صف کا۔ اور مروی ہے حضرت عمرؓ سے کہ انہوں نے ایک مرد کو صفوں کے سیدھا کرنے کے واسطے وکیل کرتے تھے اور نہ تکبیر کہتے تاکہ خبر دیے جاتے کہ صفیں سیدھی ہو گئی ہیں۔ اور مروی ہے حضرت علی اور عثمان سے کہ وہ اس امر پر بہت تعہد کرتے تھے اور کہتے تھے کہ سیدھے ہو جاؤ۔ اور حضرت علیؓ کہتے تھے آگے ہو اے فلان۔ پیچھے ہو اے فلان۔ **باب** اس بیان میں کہ تم میں سے صاحب عقل اور دانائی کے میرے قریب ہوں۔ **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی جہضمی نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن زریع نے کہا حدیث کی ہمسے خالد الحذاء نے ابی معشر سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے چاہیے کہ صاحب عقل اور دانائی کے تم میں سے میرے قریب ہوں پھر وہ لوگ جو اُنکے قریب ہیں پھر وہ لوگ جو اُنکے قریب ہیں اور مختلف نہو جاؤ پس تمہارے دل مختلف ہو جاوینگے اور بچو تم بازاروں کی پراگندہ آوازوں سے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی بن کعب اور ابن مسعود اور ابی سعید اور براء اور انس سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن غریب ہے۔ اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ کو مہاجرین اور انصار کا قریب ہونا پسند آتا تھا۔ تاکہ آپ سے احکام یاد رکھیں

[1] یعنے یا تو صفیں درست کرو ورنہ پروردگار تمہارے منھوں میں مخالفت ڈال دیگا۔ یعنے ایک کا رخ دوسرے سے نہیں ملیگا کوئی کچھ کریگا کوئی کچھ چنانچہ ایسا ہی ہوا جبکہ لوگوں نے اس عمل کو ترک کر دیا یا یہ معنے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری صورتیں بدل دیگا مثلاً گدھے یا بندر وغیرہ کی ۱۲

وخالد الحذاء هو خالد بن مهران يكنى بابى المنازل سمعت محمد بن اسماعيل يقول ان خالد الحذاء ما حذا نعلا قط انما كان يجلس الى حذاء فنسب اليه وابو معشر اسمه زياد بن كليب **باب** ما جاء فى كراهية الصف بين السوارى **حدثنا** هناد نا وكيع عن سفيان عن يحيى بن هانى بن عروة المرادى عن عبد الحميد بن محمود قال صلينا خلف امير من الامراء فاضطرنا الناس فصلينا بين الساريتين فلما صلينا قال انس بن مالك كنا نتقى هذا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وفى الباب عن قرة بن اياس المزنى **قال** ابو عيسى حديث انس حديث حسن صحيح وقد كره قوم من اهل العلم ان يصف بين السوارى وبه يقول احمد واسحاق وقد رخص قوم من اهل العلم فى ذلك **باب** ما جاء فى الصلوة خلف الصف وحده **حدثنا** هناد نا ابو الاحوص عن حصين عن هلال بن يساف قال اخذ زياد بن ابى الجعد بيدى ونحن بالرقة فقام بى على شيخ يقال له وابصة بن معبد من بنى اسد فقال زياد حدثنى هذا الشيخ ان رجلا صلى خلف الصف وحده والشيخ يسمع فامره رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يعيد الصلوة وفى الباب عن على بن شيبان وابن عباس **قال** ابو عيسى حديث وابصة حديث حسن وقد كره قوم من اهل العلم ان يصلى الرجل خلف الصف وحده وقالوا يعيد اذا صلى خلف الصف وحده وبه يقول احمد واسحاق وقد قال قوم من اهل العلم يجزيه اذا صلى خلف الصف وحده وهو قول سفيان الثورى وابن المبارك والشافعى وقد ذهب قوم من اهل الكوفة الى حديث وابصة بن معبد ايضا قالوا من صلى خلف الصف وحده يعيد منهم حماد بن ابى سليمان وابن ابى ليلى ووكيع وروى حديث حصين عن هلال بن يساف غير واحد مثل رواية ابى الاحوص عن زياد بن ابى الجعد عن وابصة وفى حديث حصين ما يدل على ان هلالا قد ادرك وابصة واختلف اهل الحديث فى هذا فقال بعضهم حديث عمرو بن مرة عن هلال بن يساف عن عمرو بن راشد عن وابصة اصح وقال بعضهم حديث حصين عن هلال بن يساف عن زياد بن ابى الجعد عن وابصة بن معبد اصح **قال** ابو عيسى وهذا عندى اصح من حديث عمرو بن مرة

اور خالد حذاء وہ خالد بن مہران ہے کنیت اسکی ابو المنازل تھی سنا میں نے محمد بن اسمعیل سے کہ کہتا خالد حذا نے کبھی جوتا نہیں سیا مگر وہ ایک موچی کے پاس بیٹھتا تھا۔ پس اسکی طرف نسبت کیا گیا اور ابو معشر کا نام زیاد بن کلیب ہے **باب** اس بیان میں کہ ستونوں کے درمیان صفیں بنانا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے یحیٰی بن ہانی ابن عروہ مرادی سے اُسنے عبد الحمید بن محمود سے کہا اُسنے ہمنے امیروں میں سے ایک امیر کے پیچھے نماز پڑہنے کا ارادہ کیا سو لوگوں نے ہمکو بیقرار کیا۔ پس ہمنے درمیان دو ستونوں کے نماز پڑہی۔ سو جب ہم نماز پڑھ چکے تو انس بن مالک نے کہا ہم اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بچتے تھے۔ اور اس باب میں روایت ہے قرہ بن ایاس مزنی سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن صحیح ہے۔ اور ایک قوم نے اہل علم سے ستونوں کے درمیان صف باندھنے کو مکروہ جانا ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے امام احمد اور اسحٰق۔ اور ایک قوم نے اہل علم سے اس باب میں رخصت دی ہے **باب** صف کے پیچھے تنہا نماز پڑہنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے حصین سے اُسنے ہلال بن یساف سے کہا اُسنے زیاد بن ابی الجعد نے میرا ہاتھ پکڑا اُس حالت میں کہ ہم رقہ (گانون) میں تھے اور مجھے ایک شیخ کے پاس کھڑا کیا جسکو وابصہ بن معبد جو بنی اسد سے تھا کہا جاتا تھا۔ پس کہا زیاد نے حدیث کی مجھے اُس شیخ نے کہ ایک مرد نے صف کے پیچھے تنہا نماز پڑہی اور وہ شخص سُن رہا تھا۔ پس اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے اعادہ کرنے کا حکم دیا۔ اور اس باب میں روایت ہے علی بن شیبان اور ابن عباس سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث وابصہ کی حسن ہے۔ اور ایک قوم نے اہل علم سے مکروہ جانا ہے کہ مرد تنہا صف کے پیچھے نماز پڑہے۔ اور کہا انہوں نے اعادہ کرے جب اکیلا صف کے پیچھے نماز پڑھ بیٹھا۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے احمد اور اسحاق اور ایک قوم نے اہل علم سے کہا ہے کہ جب کوئی شخص اکیلا صف کے پیچھے نماز پڑھ چکا تو اُسکو کافی ہو جاویگی۔ اور یہ قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی کا۔ اور ایک قوم اہل کوفہ سے حدیث وابصہ بن معبد کی طرف بھی گئی ہے کہا انہوں نے جو شخص صف کے پیچھے تنہا نماز پڑہے اعادہ کرے۔ انہیں حماد بن ابی سلیمان اور ابن ابی لیلےٰ اور وکیع ہیں۔ اور کئی اور لوگوں نے روایت کی ہے حدیث حصین کی جو ہلال بن یساف سے ہے مثل روایت ابی الاحوص کے جو بواسطہ زیاد بن ابی الجعد کے وابصہ سے ہے۔ اور حدیث حصین میں وہ چیز ہے جو دلالت کرتی ہے کہ ہلال کی وابصہ سے ملاقات ہے۔ اور اختلاف کیا ہے اہل حدیث نے اسمیں۔ سو کہا بعض لوگوں نے حدیث عمرو بن مرہ کی جو ہلال بن یساف سے اُسنے عمرو بن راشد سے اُسنے وابصہ سے روایت کی ہے زیادہ صحیح ہے۔ اور کہا بعض نے حدیث حصین کی جو ہلال بن یساف سے اُسنے زیاد بن ابی الجعد سے اُسنے وابصہ بن معبد سے روایت کی ہے زیادہ صحیح ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور یہ میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے عمرو بن مرہ کی حدیث سے

حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عمرو بن مرة عن هلال بن يساف عن زياد بن ابي الجعد عن وابصة ابن معبد لانه قد روی من غير حديث هلال بن يساف عن زياد بن ابي الجعد عن وابصة قال وفي حديث حصين عن هلال بن يساف عن عمرو بن راشد عن وابصة ابن معبد ان رجلا صلى خلف الصف وحده فامره النبي صلى الله عليه وسلم ان يعيد الصلوة قال ابو عيسى سمعت الجارود يقول سمعت وكيعا يقول اذا صلى الرجل وحده خلف الصف فانه يعيد **باب** ما جاء في الرجل يصلي ومعه رجل **حدثنا** قتيبة نا داود بن عبد الرحمن العطار عن عمرو بن دينار عن كريب مولى ابن عباس عن ابن عباس قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فقمت عن يساره فاخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم براسي من ورائي فجعلني عن يمينه وفي الباب عن انس **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم قالوا اذا كان الرجل مع الامام يقوم عن يمين الامام **باب** ما جاء في الرجل يصلي مع الرجلين **حدثنا** بندار محمد بن بشار نا محمد بن ابي عدي قال انبانا اسمعيل بن مسلم عن الحسن عن سمرة ابن جندب قال امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كنا ثلاثة ان يتقدمنا احدنا وفي الباب عن ابن مسعود وجابر **قال** ابو عيسى وحديث سمرة حديث غريب والعمل على هذا عند اهل العلم قالوا اذا كانوا ثلاثة قام رجلان خلف الامام وروي عن ابن مسعود انه صلى بعلقمة والاسود فاقام احدهما عن يمينه والاخر عن يساره ورواه عن النبي صلى الله عليه وسلم وقد تكلم بعض الناس في اسمعيل بن مسلم من قبل حفظه **باب** ما جاء في الرجل يصلي ومعه رجال ونساء **حدثنا** اسحاق الانصاري نا معن نا مالك عن اسحاق بن عبد الله بن ابي طلحة عن انس بن مالك ان جدته مليكة دعت رسول الله صلى الله عليه وسلم لطعام صنعته فاكل منه ثم قال قوموا فلنصل بكم قال انس فقمت الى حصير لنا قد اسود من طول ما لبس فنضحته بالماء فقام عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم

کیونکہ روایت کی گئی ہے یہ حدیث سوائے حدیث ہلال بن یساف کے جو اُسنے روایت کی ہے زیاد بن ابی الجعد سے اُسنے وابصہ بن معبد سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے عمرو بن مرۃ سے اُسنے زیاد بن ابی الجعد سے اُسنے وابصہ سے کہا ترمذی نے اور حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے عمرو بن مرہ سے اُسنے ہلال بن یساف سے اُسنے عمرو بن راشد سے اُسنے وابصہ بن معبد سے کہ ایک مرد نے صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھی پس اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے اعادہ کرنے کا حکم دیا۔ کہا ابو عیسیٰ نے سُنا میں نے جارود سے کہتا سُنا میں نے وکیع سے کہتا جب کوئی مرد اکیلا صف کے پیچھے نماز پڑھے تو وہ اعادہ کرے **باب** اس بیان میں کہ ایک شخص نماز پڑھتا ہو اور اُسکے ساتھ دوسرا مرد بھی ہو **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے داؤد بن عبد الرحمن عطار نے عمرو بن دینار سے اُسنے کریب یعنے ابن عباس کے غلام سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے میں نے ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی سو میں آپکے بائیں طرف کھڑا ہوا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر کو پیچھے سے پکڑا اور اپنی دائیں طرف کیا۔ اور اس باب میں انس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن صحیح ہے۔ اور عمل نزدیک اہل علم کے صحابہ اور من بعدہم سے اسی پر ہے کہ کہا انھوں نے جب مرد امام کے ساتھ ہو تو امام کی دائیں طرف کھڑا ہو **باب** اس بیان میں کہ ایک مرد ساتھ دو مردوں کے نماز پڑھے۔ **حدیث** کی ہمسے بندار محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن ابی عدی نے کہا خبر دی ہمکو اسمٰعیل بن مسلم نے حسن سے اُسنے سمرہ بن جندب سے کہا اُسنے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ جب ہم تین ہوں تو ایک ہم میں سے آگے ہووے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور جابر سے کہا ابو عیسیٰ نے اور حدیث سمرہ کی غریب ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے کہ کہا انہوں نے کہ جب تین آدمی ہوں تو دو مرد پیچھے امام کے کھڑے ہوں۔ اور ابن مسعود سے مروی ہے کہ اُسنے علقمہ اور اسود کو نماز پڑھائی سو ایک اُن دونوں میں سے اُسکے دائیں طرف کھڑا ہوا۔ اور دوسرا اُسکے بائیں طرف۔ اور روایت کیا اُسنے اِس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور بعض لوگوں نے اسمٰعیل بن مسلم میں اُسکے حافظہ کی جہت سے کلام کیا ہے **باب** اس بیان میں کہ ایک مرد نماز پڑھتا ہو اور اُسکے ساتھ مرد اور عورتیں ہوں **حدیث** کی ہمسے اسحاق انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے اُسنے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے اُسنے انس بن مالک سے کہ اُسکی دادی مُلیکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کے واسطے جو اُسنے تیار کیا تھا بُلایا سو آپ نے اُس سے کھایا پھر فرمایا کھڑے ہو جاؤ تاکہ ہم تمکو نماز پڑھائیں۔ کہا اُسنے سو میں ایک بوریے کی طرف کھڑا ہوا جو بہت استعمال سے سیاہ ہو گیا تھا سو میں نے اُسکو پانی سے صاف کیا تھا پس اُسپر رسول صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے

وصففت عليه انا واليتيم وراءه والعجوز من ورائنا فصلى بنا ركعتين ثم انصرف **قال** ابو عيسى حديث انس حديث صحيح والعمل عليه عند اهل العلم قالوا اذا كان مع الامام رجل وامراة قام الرجل عن يمين الامام والمراة خلفهما وقد احتج بعض الناس بهذا الحديث فى اجازة الصلوة اذا كان الرجل خلف الصف وحده وقالوا ان الصبى لم تكن له صلوة وكان انس خلف النبى صلى الله عليه وسلم وحده وليس الامر على ما ذهبوا اليه لان النبى صلى الله عليه وسلم اقامه مع اليتيم خلفه فلولا ان النبى صلى الله عليه وسلم جعل لليتيم صلوة لما اقام اليتيم معه ولاقامه عن يمينه وقد روى عن موسى بن انس عن انس انه صلى مع النبى صلى الله عليه وسلم فاقامه عن يمينه وفى هذا الحديث دلالة انه انما صلى تطوعا اراد ادخال البركة عليهم **باب** من احق بالامامة **حدثنا** هناد نا ابو معاوية عن الاعمش **ح** وثنا محمود بن غيلان نا ابو معاوية وابن نمير عن الاعمش عن اسمعيل بن رجاء الزبيدى عن اوس بن ضمعج قال سمعت ابا مسعود الانصارى يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤم القوم اقرأهم لكتاب الله فان كانوا فى القراءة سواء فاعلمهم بالسنة فان كانوا فى السنة سواء فاقدمهم هجرة فان كانوا فى الهجرة سواء فاكبرهم سنا ولا يؤم الرجل فى سلطانه ولا يجلس على تكرمته فى بيته الا باذنه قال محمود قال ابن نمير فى حديثه اقدمهم سنا وفى الباب عن ابى سعيد وانس بن مالك ومالك بن الحويرث وعمرو بن سلمة **قال** ابو عيسى وحديث ابى مسعود حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم قالوا احق الناس بالامامة اقرأهم لكتاب الله واعلمهم بالسنة وقالوا صاحب المنزل احق بالامامة وقال بعضهم اذا اذن صاحب المنزل لغيره فلا باس ان يصلى بهم وكرهه بعضهم وقالوا السنة ان يصلى صاحب البيت قال احمد بن حنبل وقول النبى صلى الله عليه وسلم ولا يؤم الرجل فى سلطانه ولا يجلس على تكرمته فى بيته الا باذنه

اور اسیر میتے اور ایک یتیم نے آپ کے پیچھے صف باندھی اور بڑھیا نے ہمارے پیچھے پھر آپ نے ہمکو دو رکعتین پڑھائیں پھر فارغ ہوگئے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی صحیح ہے۔ اور اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے کہ کہا انھون نے کہ جب امام کے ساتھ ایک مرد اور ایک عورت ہو تو مرد امام کے داہنی طرف کھڑا ہو اور عورت پیچھے اُن دونون کے۔ اور بعض لوگون نے اس حدیث سے اُس نماز کے جواز پر دلیل پکڑی ہے کہ جب ایک مرد اکیلا صف کے پیچھے کھڑا ہو۔ اور کہا انھون نے کہ لڑکے کی نماز کا تو اعتبار ہی نہین گویا انس ہی اکیلا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہو (کہا ترمذی نے) اور اس طرح نہین ہے جس طرف کہ یہ گئے ہین۔ اسلیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو یتیم کے ساتھ اپنے پیچھے کھڑا کیا ہے۔ پس اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم یتیم کی نماز کا کچھ اعتبار نہ کرتے تو یتیم کو اسکے ساتھ نہ کھڑا کرتے البتہ اسکو اپنی داہنی طرف کھڑا کرتے۔ اور مروی ہے بواسطہ موسیٰ بن انس کے انس سے کہ اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ پس آپ نے اسکو اپنی داہنی طرف کھڑا کیا۔ اور اس حدیث مین دلالت ہے کہ آپنے یہ نماز نفل پڑھی ہے۔ آپ کا ارادہ اُنپر برکت داخل کرنے کا تھا۔ **باب** کون شخص امامت کے ساتھ زیادہ حقدار ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے ح اور حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ اور ابن نمیر نے اعمش سے اسنے اسماعیل بن رجاء زبیدی سے اسنے اوس بن ضمعج سے کہا اُسنے سُنا مینے ابا مسعود انصاری سے کہ کہتا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم کی وہ شخص امامت کرائے جو کتاب اللہ کو زیادہ جانتا ہے۔ پس اگر قرأت مین برابر ہون تو وہ شخص جو سُنت کو زیادہ جانتا ہے۔ پس اگر سُنت مین بھی برابر ہون تو وہ شخص جسنے پہلے ہجرت کی ہے۔ پس اگر ہجرت مین بھی برابر ہون تو وہ جسکی عمر بڑی ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی سعید اور انس بن مالک اور مالک بن حویرث اور عمرو بن سلمہ سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے اور حدیث ابی مسعود کی حسن صحیح ہے۔ اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے کہ کہا انھون نے زیادہ حقدار لوگون کا ساتھ امامت کے وہ ہے جو کتاب اللہ کو زیادہ جانتا ہو۔ اور اعلم بالسنت ہو۔ اور کہا انھون نے صاحب گھر کا زیادہ حقدار ہے ساتھ امامت کے اور کہا بعض نے انہین سے اگر صاحب گھر کا کسی غیر کو اذن دے تو کچھ خوف نہین کہ وہ انکو نماز پڑھائے۔ اور بعض نے انہین سے مکروہ جانا ہے اور کہا ہے سُنت یہ ہے کہ صاحب گھر کا نماز پڑھائے اور کہا امام احمد حنبل رحمہ اللہ نے اور قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ کوئی مرد اسکی بادشاہی مین امامت نہ کرایا جاوے۔ اور اُسکے گھر مین اسکی عزت کی جگہ پر نہ بٹھلایا جاوے مگر ساتھ اُسکے اذن کے۔

فاذا اذن فارجوان الاذن فی الکل ولم یر به باسا اذا اذن له ان یصلی به **باب** ماجاء اذا ام احدکم الناس فلیخفف **حدثنا** قتیبة نا المغیرة بن عبد الرحمن عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا ام احدکم الناس فلیخفف فان فیهم الصغیر والکبیر والضعیف والمریض فاذا صلی وحده فلیصل کیف شاء وفی الباب عن عدی بن حاتم وانس وجابر بن سمرة ومالك بن عبد الله وابی واقد وعثمان بن ابی العاص وابی مسعود وجابر بن عبد الله وابن عباس **قال** ابو عیسی حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح وهو قول اکثر اهل العلم اختاروا ان لا یطیل الامام الصلوة مخافة المشقة علی الضعیف والکبیر والمریض وابو الزناد اسمه عبد الله بن ذکوان والاعرج هو عبد الرحمن بن هرمز المدینی یکنی اباداود **حدثنا** قتیبة نا ابو عوانة عن قتادة عن انس قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم من اخف الناس صلوة فی تمام وهذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی تحریم الصلوة وتحلیلها **حدثنا** سفیان بن وکیع نا محمد بن فضیل عن ابی سفیان طریف السعدی عن ابی نضرة عن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مفتاح الصلوة الطهور وتحریمها التکبیر وتحلیلها التسلیم لاصلوة لمن لم یقرء بالحمد وسورة فی فریضة او غیرها وفی الباب عن علی وعائشة وحدیث علی بن ابی طالب اجود اسنادا واصح من حدیث ابی سعید وقد کتبناه اول فی کتاب الوضوء والعمل علیه عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم ومن بعدهم وبه یقول سفیان الثوری وابن المبارك والشافعی واحمد واسحاق ان تحریم الصلوة التکبیر ولا یکون الرجل داخلا فی الصلوة الا بالتکبیر **قال** ابو عیسی سمعت ابا بکر محمد بن ابان یقول سمعت عبد الرحمن بن مهدی یقول لو افتتح الرجل الصلوة بتسعین اسما من اسماء الله تعالی ولم یکبر لم یجزءه وان احدث قبل ان یسلم امرته ان یتوضأ ثم یرجع الی مکانه

پس جب وہ اذن دے تو میں گمان کرتا ہوں کہ اذن کل میں ہے۔ اور امام احمد اسمیں کچھ خوف نہیں دیکھتا کہ جب اسکو نماز پڑھانے کا اذن دیدے۔ **باب** اس بیان میں کہ جب کوئی تم میں سے لوگوں کی امامت کرائے تو چاہیے کہ تخفیف کرے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے مغیرہ بن عبد الرحمان نے ابی الزناد سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے آدمیوں کو نماز پڑھاتے تو چاہیے کہ تخفیف کرے اِسواسطے کہ آدمیوں میں چھوٹے اور بوڑھے اور ضعیف اور بیمار بھی ہوتے ہیں اور جب اکیلا نماز پڑھے تو جسطرح چاہے نماز پڑھے اور اس باب میں روایت ہے عدی بن حاتم اور انس اور جابر بن سمرہ اور مالک بن عبد اللہ اور ابی واقد اور عثمان بن ابی العاص اور ابی مسعود اور جابر بن عبد اللہ اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن صحیح ہے۔ اور یہ قول ہے اہل علم کا کہ اختیار کیا انہوں نے کہ امام لمبی نماز نہ کرے واسطے خوف تکلیف کے ضعیف اور بوڑھے اور بیمار پر۔ اور ابو الزناد کا نام عبد اللہ بن ذکوان ہے اور اعرج وہ عبد الرحمٰن بن ہرمز مدینی ہے جسکی کنیت ابا داؤد ہے۔ حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُسنے انس سے کہ کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے نماز میں اختصار اور اکمال کرنے میں زیادہ تھے۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** نماز کی تحریم اور تحلیل کے بیان میں حدیث کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے ابی سفیان طریف سعدی سے اُسنے ابی نضرہ سے اُسنے ابی سعید سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنجی نماز کی وضو ہے اور حرام کرنیوالی[۲] اُسکی تکبیر ہے اور حلال کرنیوالا اُسکا سلام ہے۔ اور نہیں نماز اُس شخص کی جو الحمد اور سورۃ فرض اور غیر فرض میں نہ پڑھے۔ اور اس باب میں روایت ہے علی اور عائشہ سے اور حدیث علی کی سند میں بہت جید اور صحیح ہے ابی سعید کی حدیث سے۔ اور ہمنے اسحدیث کو پہلے کتاب الوضوء میں لکھا ہے۔ اور عمل اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور من بعدہم سے اسی پر ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کہ حرام کرنیوالی نماز کی تکبیر ہے اور آدمی نماز میں داخل نہیں ہوتا مگر ساتھ تکبیر کے کہا ابو عیسیٰ نے سنا میں نے ابا بکر یعنی محمد بن ابان سے کہ کہتا سنا میں نے عبد الرحمٰن بن مہدی سے کہ کہتا اگر کوئی مرد (بالفرض) اللہ تعالیٰ کے ننانوے ناموں سے نماز کو شروع کرے اور تکبیر نہ کہے تو وہ اسکو کافی نہیں ہوتے۔ اور اگر سلام پھیرنے سے پہلے بے وضو ہوگیا ہو تو میں اُسکو امر کرتا ہوں کہ وضو کرے اور اپنے مکان کی طرف رجوع کرے

[۱] یعنی جب اکیلا آدمی نماز پڑھتا ہو تو جسقدر چاہے نماز میں قراءت لمبی کرے لیکن اگر جماعت کراتا ہو تو مقتدیوں کی ضرور رعایت کرنی چاہیے اسلیے کہ پیچھے ضعیف اور بوڑھے اور بیمار اور کام کاج والے ہر قسم کے لوگ ہوتے ہیں اور اسقدر بھی نماز میں تخفیف نہ کرے کہ سنت کے مخالف ہوجائے یعنے تخفیف اسقدر چاہیے کہ سنت ادا ہوتی رہے۔ یعنی جسقدر آنحضرت سے قراءت ہر ایک نماز میں اکثر اوقات ثابت ہے اُتنی قراءت پڑھے۔ اور جسقدر رکوع و سجود اکثر اوقات میں آنحضرت سے ثابت ہیں اُسقدر رکوع و سجود کرے، جیساکہ دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت اختصار اور اکمال میں اور لوگوں سے زیادہ تھے یعنے دونوں امروں کی پوری پوری رعایت کرتے تھے ۱۲ [۲] یعنی تکبیر سے تمام افعال جو نماز کے متعلق نہیں ہیں حرام ہوجاتے ہیں اور سلام پھیرنے سے تمام افعال غیر نماز کے حلال ہوجاتے ہیں یہی مذہب ہے جمہور علماء کا اور حنفیہ میں امام ابو یوسف کا اور کہا امام ابو حنیفہ رح نے جو لفظ تعظیم پر دلالت کرے اُس سے نماز شروع کرنی جائز ہے ۱۲

وبسلم انما الامر على وجهه وابونضرة اسمه منذر بن مالك بن قطعة **باب** فى نشر الاصابع عند التكبير **حدثنا** قتيبة وابوسعيد الاشج قالا نا يحيى بن يمان عن ابن ابى ذئب عن سعيد بن سمعان عن ابى هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كبر للصلوٰة نشر اصابعه **قال** ابوعيسى حديث ابى هريرة قد رواه غير واحد عن ابن ابى ذئب عن سعيد بن سمعان عن ابى هريرة ان النبى صلى الله عليه وسلم كان اذا دخل فى الصلوٰة رفع يديه مدا وهو اصح من رواية يحيى بن اليمان واخطأ ابن يمان فى هذا الحديث **حدثنا** عبدالله بن عبدالرحمن انا عبيد الله بن عبد المجيد الحنفى نا ابن ابى ذئب عن سعيد بن سمعان قال سمعت اباهريرة يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام الى الصلوٰة رفع يديه مدا **قال** ابوعيسى قال عبدالله وهذا اصح من حديث يحيى بن يمان وحديث يحيى بن يمان خطأ **باب** فى فضل التكبيرة الاولى **حدثنا** عقبة بن مكرم ونصر بن على قالا نا سلم بن قتيبة عن طعمة بن عمرو عن حبيب بن ابى ثابت عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى لله اربعين يوما فى جماعة يدرك التكبيرة الاولى كتب له براءتان براءة من النار وبراءة من النفاق **قال** ابوعيسى قد روى هذا الحديث عن انس موقوفا ولا اعلم احدا رفعه الا ما روى سلم بن قتيبة عن طعمة بن عمرو وانما يروى هذا عن حبيب بن ابى حبيب البجلى عن انس بن مالك قوله **حدثنا** بذلك هناد نا وكيع عن خالد بن طهمان عن حبيب بن ابى حبيب البجلى عن انس قوله ولم يرفعه وروى اسمعيل بن عياش هذا الحديث عن عمارة بن غزية عن انس بن مالك عن عمر بن الخطاب عن النبى صلى الله عليه وسلم نحو هذا وهذا حديث غير محفوظ وهو حديث مرسل عمارة بن غزية لم يدرك انس بن مالك **باب** ما يقول عند افتتاح الصلوٰة **حدثنا** محمد بن موسى البصرى نا جعفر بن سليمان الضبعى عن على بن على الرفاعى عن ابى المتوكل عن ابى سعيد الخدرى قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام الى الصلوٰة بالليل كبر

اور سلام پھیرے بیشک یہ حکم اپنی اصلی حالت پر ہے اور ابونضرہ کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے **باب** تکبیر کے وقت انگلیوں کے کھولنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور ابوسعید الشج نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے یحییٰ بن یمان نے ابن ابی ذئب سے اُسنے سعید بن سمعان سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے تو انگلیوں کو کھولتے تھے۔ کہا ابوعیسیٰ نے ابوہریرہ کی حدیث کو کئی اور لوگوں نے روایت کیا ہے ابن ابی ذئب سے اُسنے سعید بن سمعان سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں داخل ہوتے تو اُٹھاتے ہاتھوں کو بحالیکہ دراز کرنے والے ہوتے۔ اور یہ روایت صحیح ہے یحییٰ بن یمان کی روایت سے۔ اور ابن یمان نے اس حدیث میں خطا کی ہے **حدیث** کی ہمسے عبداللہ بن عبدالرحمن نے کہا خبر دی ہمکو عبیداللہ بن عبدالمجید حنفی نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی ذئب نے سعید بن سمعان سے کہا اُسنے سنا میں نے ابا ہریرہ سے کہ کہتا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی طرف کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو اُٹھاتے حالانکہ انکو دراز کرنے والے ہوتے کہا ابوعیسیٰ نے کہا عبداللہ نے اور یہ روایت صحیح ہے یحییٰ بن یمان کی حدیث سے اور حدیث یحییٰ بن یمان کی خطا ہے **باب** تکبیر اولےٰ کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عقبہ بن مکرم اور نصر بن علی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے مسلم بن قتیبہ نے طعمہ بن عمرو سے اُسنے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص چالیس روز اللہ کے واسطے جماعت میں تکبیر اولیٰ کو پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکے واسطے دو چیزوں سے خلاصی لکھتا ہے۔ ایک خلاصی آگ سے دوسرا خلاصی نفاق سے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث انس سے موقوف بھی روایت کیگئی ہے۔ اور میں کسی کو جانتا نہیں کہ اسکو مرفوع کیا ہو مگر وہ روایت جو بواسطہ مسلم بن قتیبہ کے طعمہ بن عمرو سے مروی ہے۔ اور سوائے اسکے نہیں کہ یہ حدیث بواسطہ حبیب بن ابی حبیب بجلی کے انس بن مالک سے قول اُسکا مروی ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے خالد بن طہمان سے اُسنے حبیب بن حبیب بجلی سے اُسنے انس سے قول اسکا اور اُسنے اسکو مرفوع نہیں کیا۔ اور روایت کیا اسمٰعیل بن عیاش نے اس حدیث کو عمارہ بن غزیہ سے اُسنے انس بن مالک سے اُسنے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکی۔ اور یہ حدیث محفوظ نہیں ہے۔ اور یہ حدیث عمارہ بن غزیہ کی مرسل ہے اُسنے انس بن مالک کو نہیں پایا **باب** نماز شروع کرنے کے وقت کیا کہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن موسیٰ بصری نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان ضبعی نے اُسنے علی بن علی رفاعی سے اُسنے ابی المتوکل سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز کی طرف کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے

ثم يقول سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك ثم يقول الله اكبر كبيرا ثم يقول اعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم من همزه ونفخه ونفثه وفي الباب عن علي وعبد الله بن مسعود وعائشة وجابر وجبير بن مطعم وابن عمر **قال** ابو عيسى وحديث ابي سعيد اشهر حديث في هذا الباب وقد اخذ قوم من اهل العلم بهذا الحديث واما اكثر اهل العلم فقالوا انما يروى عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يقول سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك وهكذا روى عن عمر بن الخطاب وعبد الله بن مسعود والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم من التابعين وغيرهم وقد تكلم في اسناد حديث ابي سعيد كان يحيى بن سعيد يتكلم في علي بن علي وقال احمد لا يصح هذا الحديث **حدثنا** الحسن بن عرفة ويحيى بن موسى قالا نا ابو معاوية عن حارثة بن ابي الرجال عن عمرة عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا افتتح الصلوة قال سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك **قال** ابو عيسى هذا حديث لا نعرفه الا من هذا الوجه وحارثة قد تكلم فيه من قبل حفظه وابو الرجال اسمه محمد بن عبد الرحمن **باب** ما جاء في ترك الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم **حدثنا** احمد بن منيع نا اسماعيل بن ابراهيم نا سعيد الجريري عن قيس بن عباية عن ابن عبد الله بن مغفل قال سمعني ابي وانا في الصلوة اقول بسم الله الرحمن الرحيم فقال لي اي بني محدث اياك والحدث قال ولم ار احدا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ابغض اليه الحدث في الاسلام يعني منه وقال وقد صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم ومع ابي بكر وعمر وعثمان فلم اسمع احدا منهم يقولها فلا تقلها اذا انت صليت فقل الحمد لله رب العالمين **قال** ابو عيسى حديث عبد الله بن مغفل حديث حسن والعمل عليه عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم ابو بكر وعمر وعثمان وعلي وغيرهم ومن بعدهم من التابعين

پھر یہ کہتے سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الٰہ غیرک پھر کہتے اللہ اکبر کبیرا پھر کہتے اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطٰن الرجیم من ہمزہ ونفخہ ونفثہ۔ اور اس باب میں روایت ہے علی اور عبد اللہ بن مسعود اور عائشہ اور جابر اور جبیر بن مطعم اور ابن عمر سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے اور حدیث ابی سعید کی اس باب میں تمام حدیثوں سے زیادہ مشہور ہے اور ایک قوم نے اہل علم سے ساتھ اسی حدیث کے تمسک کیا ہے اور اکثر اہل علم نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ یہ کہتے تھے سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الٰہ غیرک اور ایسا ہی عمر بن الخطاب اور عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک تابعین وغیرہ سے اسی پر ہے۔ اور ابی سعید کی حدیث کی سند میں کلام کیا گیا ہے یحییٰ بن سعید علی بن علی کے حق میں کلام کرتا تھا اور کہا امام احمد نے یہ حدیث صحیح نہیں حدیث کی ہم سے حسن بن عرفہ اور یحییٰ بن موسیٰ نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے حارثہ بن ابی الرجال سے اس نے عمرہ سے اس نے عائشہ سے کہا اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے تو یہ کہتے تھے سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اللہ وتعالیٰ جدک ولا الٰہ غیرک کہا ابو عیسیٰ نے یہ ایسی حدیث ہے کہ ہم اس کو سوائے اس وجہ کے اور کسی وجہ سے نہیں پہچانتے اور حارثہ کے حق میں اسکے حافظہ کی جہت سے کلام کیا گیا ہے۔ اور ابو الرجال کا نام محمد بن عبد الرحمن ہے **باب** بیان میں ترک جہر بسم اللہ الرحمن الرحیم کے حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم نے کہا حدیث کی ہم سے سعید جریری نے قیس بن عبایہ سے اس نے ابن عبد اللہ بن مغفل سے کہا اس نے مجھے میرے باپ نے سنا اس حالت میں کہ میں نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کہتا تھا۔ تو اس نے مجھے کہا اے میرے بیٹے بچ تو نئی باتوں سے اور میں نے کسی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے نہیں دیکھا کہ اسکے نزدیک اسلام میں نئی بات نکالنے سے کوئی چیز زیادہ بری ہو اور کہا اس نے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور حضرت ابی بکر صدیق اور عمر اور عثمان کے ساتھ نماز پڑھی ہے میں نے کسی کو یہ کہتے نہیں سنا سو تو بھی مت کہہ جب تو نماز پڑھے تو کہہ الحمد للہ رب العالمین کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ بن مغفل کی حسن ہے اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے اسی پر ہے۔ انہیں سے ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی وغیرہ ہیں اور پیچھے انکے تابعین میں سے بھی کئی ہیں

ف یعنی اے اللہ میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں اور تیری حمد کرتا ہوں اور برکت والا ہے نام تیرا اور بلند ہے عزت تیری اور نہیں کوئی معبود سوائے تیرے۔ یہ دعا پڑھکر بعد اسکے یہ کلمہ کہتے۔ اللہ اکبر کبیرا یعنے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے بعد اسکے یہ کہتے میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ کے جو سننے والا ہے جاننے والا شیطان مردود سے اسکے وسواس اور کبر اور سحر سے اور صحیحین میں اس دعا کی جگہہ یہ دعا آئی ہے اللھم باعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب اللھم نقنی من الخطایا کما ینقی الثوب الابیض من الدنس۔ اللھم اغسل خطایای بالماء والثلج والبرد۔ اس روایت کی سند سنن کی روایت سے زیادہ قوی ہے۔ اور سنن کی روایت مسلم میں بھی آئی ہے مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول سے۔

وبہ یقول سفیان الثوری وابن المبارک واحمد واسحاق لا یرون ان یجہر ببسم اللہ الرحمن الرحیم قالوا ویقولہا فی نفسہ **باب** من رای الجہر ببسم اللہ الرحمن الرحیم **حدثنا** احمد بن عبدۃ نا المعتمر بن سلیمان قال حدثنی اسمٰعیل بن حماد عن ابی خالد عن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفتتح صلوتہ ببسم اللہ الرحمن الرحیم **قال** ابو عیسیٰ ولیس اسنادہ بذاک وقد قال بہذا عدۃ من اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منہم ابو ہریرۃ وابن عمر وابن عباس وابن الزبیر ومن بعدہم من التابعین رأوا الجہر ببسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ یقول الشافعی واسمٰعیل بن حماد وہو ابن ابی سلیمان وابو خالد ہو ابو خالد الوالبی واسمہ ہرمز وہو کوفی **باب** فی افتتاح القراءۃ بالحمد للہ رب العلمین **حدثنا** قتیبۃ نا ابو عوانۃ عن قتادۃ عن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر وعمر وعثمان یفتتحون القراءۃ بالحمد للہ رب العلمین **قال** ابو عیسیٰ ہذا حدیث حسن صحیح والعمل علی ہذا عند اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین ومن بعدہم کانوا یستفتحون القراءۃ بالحمد للہ رب العلمین قال الشافعی انما معنی ہذا الحدیث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابا بکر وعمر وعثمان کانوا یفتتحون القراءۃ بالحمد للہ رب العلمین معناہ انہم کانوا یبدؤن بقراءۃ فاتحۃ الکتاب قبل السورۃ ولیس معناہ انہم کانوا لا یقرؤن بسم اللہ الرحمن الرحیم وکان الشافعی یری ان یبدأ ببسم اللہ الرحمن الرحیم وان یجہر بہا اذا جہر بالقراءۃ **باب** ماجاء انہ لا صلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب **حدثنا** ابن ابی عمر وعلی بن حجر قالا نا سفیان عن الزہری عن محمود بن الربیع عن عبادۃ ابن الصامت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا صلوۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب وفی الباب عن ابی ہریرۃ وعائشۃ وانس وابی قتادۃ وعبد اللہ ابن عمرو **قال** ابو عیسیٰ حدیث عبادۃ حدیث حسن صحیح والعمل علیہ عند اکثر اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منہم عمر بن الخطاب وجابر بن عبد اللہ وعمران بن حصین وغیرہم قالوا لا تجزی صلوۃ الا بقراءۃ فاتحۃ الکتاب۔

اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق یہ لوگ بسم اللہ الرحمن الرحیم کو پکار کر پڑھنا جائز نہیں رکھتے یہ لوگ کہتے ہیں کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کو دل میں پڑھے۔ **باب** جس شخص نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو پڑھنا جائز رکھا ہے **حدیث** کی ہم سے احمد بن عبدہ نے کہا حدیث کی ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا حدیث کی مجھ سے اسمٰعیل بن حماد نے ابی خالد سے اُس نے ابن عباس سے کہا اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو ساتھ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے شروع کرتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے اسکی سند قوی نہیں۔ اور کہا ہے ساتھ اسکے چند اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے۔ انمیں سے ابو ہریرہ اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابن زبیر ہیں۔ اور پیچھے ان کے تابعین نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پکار کر پڑھنا جائز رکھا ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے شافعی۔ اور اسمٰعیل بن حماد اور وہ بیٹا ابی سلیمان کا ہے۔ اور ابو خالد اور وہ ابو خالد والبی ہے۔ اور نام اُسکا ہرمز ہے اور یہ کوفی ہے۔ **باب** بیان میں شروع کرنے قراءت کے ساتھ الحمد للہ رب العلمین کے۔ **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عوانہ نے قتادہ سے اسنے انس سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان قراءت کو ساتھ الحمد للہ رب العالمین کے شروع کرتے تھے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور عمل اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین اور من بعدہم سے اسی پر ہے یہ لوگ قراءت کو ساتھ الحمد للہ رب العلمین کے شروع کرتے تھے کہا امام شافعی نے معنے اس حدیث کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان قراءت کو ساتھ الحمد للہ رب العالمین کے شروع کرتے تھے یہ ہیں کہ سورت کے پہلے ساتھ قراءت فاتحۃ الکتاب کے شروع کرتے تھے۔ اور اسکے یہ معنی نہیں کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے ہی نہ تھے۔ اور امام شافعی کا مذہب تھا کہ ساتھ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے شروع کیا جاوے۔ اور بسم اللہ کو پکار کر پڑھا جائے جب قراءت پکار کر پڑھی جائے **باب** اس بیان میں کہ نہیں نماز ہوتی مگر ساتھ فاتحۃ الکتاب کے **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر اور علی بن حجر نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے سفیان نے زہری سے اُسنے محمود بن ربیع سے اُسنے عبادہ بن صامت سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے نہیں نماز ہوتی اُس شخص کی جو فاتحۃ الکتاب نہ پڑھے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور عائشہ اور انس اور ابی قتادہ اور عبد اللہ بن عمرو سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبادہ کی حسن صحیح ہے۔ اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے اسی پر ہے۔ ان میں سے عمر ابن الخطاب اور جابر بن عبد اللہ اور عمران بن حصین وغیرہ ہیں۔ کہ کہا انہوں نے نہیں کافی ہوتی نماز مگر ساتھ پڑھنے فاتحۃ الکتاب کے

---

[1] اکثر روایات اسی پر دال ہیں کہ بسم اللہ کو پکار کر نہ پڑھنا چاہیے اور بعض سے اسکے عکس ثابت ہوتا ہے۔ غرضکہ دونوں امر جائز ہیں مگر اولیٰ یہی ہے کہ بسم اللہ کو پکار کر نہ پڑھا جاوے چنانچہ امام بخاری کا مذہب بھی یہی ہے۔

وبه يقول ابن المبارك والشافعي واحمد واسحاق **باب ما جاء في التامين** حدثنا بندار نا يحيى بن سعيد وعبد الرحمن بن مهدي قالا نا سفيان عن سلمة بن كهيل عن حجر بن عنبس عن وائل بن حجر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم قرأ غير المغضوب عليهم ولا الضالين وقال آمين ومد بها صوته وفي الباب عن علي وابي هريرة **قال** ابو عيسى حديث وائل بن حجر حديث حسن وبه يقول غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين ومن بعدهم يرون ان يرفع الرجل صوته بالتامين ولا يخفيها وبه يقول الشافعي واحمد واسحاق وروى شعبة هذا الحديث عن سلمة بن كهيل عن حجر ابي العنبس عن علقمة بن وائل عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم قرأ غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقال آمين وخفض بها صوته **قال** ابو عيسى سمعت محمدا يقول حديث سفيان اصح من حديث شعبة في هذا واخطأ شعبة في مواضع من هذا الحديث فقال عن حجر ابي العنبس وانما هو حجر بن العنبس ويكنى ابا السكن وزاد فيه عن علقمة بن وائل وليس فيه عن علقمة وانما هو حجر بن عنبس عن وائل بن حجر وقال وخفض بها صوته وانما هو ومد بها صوته **قال** ابو عيسى وسالت ابا زرعة عن هذا الحديث فقال حديث سفيان في هذا اصح قال وروى العلاء بن صالح الاسدي عن سلمة بن كهيل نحو رواية سفيان **قال** ابو عيسى ثنا ابو بكر محمد بن ابان نا عبد الله بن نمير عن العلاء بن صالح الاسدي عن سلمة بن كهيل عن حجر بن عنبس عن وائل بن حجر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو حديث سفيان عن سلمة بن كهيل **باب ما جاء في فضل التامين** حدثنا ابو كريب محمد بن العلاء نا زيد بن حباب قال حدثني مالك بن انس نا الزهري عن سعيد بن المسيب وابي سلمة عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا امن الامام فامنوا فانه من وافق تامينه تامين الملائكة غفر له ما تقدم من ذنبه

اور ساتھ اسکے کہتا ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق **باب آمین کے بیان میں۔** حدیث کی ہے بندار نے کہا حدیث کی ہے یحییٰ بن سعید اور عبد الرحمان بن مہدی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہے سفیان نے سلمہ بن کہیل سے اُسنے حجر بن عنبس سے اُسنے وائل بن حجر سے کہا اُسنے سُنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھا آپنے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔ اور کہا آمین اور دراز کیا آپ نے ساتھ اسکے آواز اپنی کو۔ اور اس باب میں روایت ہے علی اور ابی ہریرہ سے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث وائل بن حجر کی حسن ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہتے ہیں کئی ایک اہل علم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین اور من بعد ہم سے انکا مذہب ہے کہ آدمی آمین کے ساتھ اپنی آواز کو بلند کرے اور پوشیدہ نہ کرے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے شافعی اور احمد اور اسحاق۔ اور روایت کیا ہے شعبہ نے اس حدیث کو سلمہ بن کہیل سے اُسنے حجر ابی العنبس سے اُسنے علقمہ بن وائل سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین اور کہا آمین اور پوشیدہ کیا ساتھ اسکے آواز اپنی کو کہا ابو عیسےٰ نے کہ سُنا میں نے محمد سے کہ کہتا حدیث سفیان کی صحیح ہے جو شعبہ کی حدیث سے جو اس باب میں مروی ہے اور شعبہ نے اس حدیث کے کئی جگہہ میں خطا کیا ہے۔ سو کہا اُسنے روایت ہے حجر ابی العنبس سے حالانکہ وہ حجر بن عنبس ہے۔ اور کنیت اُسکی ابا السکن ہے اور زیادہ کیا اُسنے یہ کہ روایت ہے علقمہ بن وائل سے حالانکہ اسمیں علقمہ نہیں ہے۔ یہ روایت تو بواسطہ حجر بن عنبس کے وائل بن حجر سے ہے۔ اور کہا اُسنے پوشیدہ کیا آپنے ساتھ اُسکے آواز اپنی کو حالانکہ اسمیں یہ ہے کہ دراز کیا آپ نے ساتھ اسکے آواز اپنی کو کہا ابو عیسےٰ نے اور سوال کیا میں نے ابا ذرعہ کو اس حدیث سے سو کہا اُسنے حدیث سفیان کی اس باب میں صحیح ہے کہا اُسنے روایت کی علاء بن صالح اسدی نے سلمہ بن کہیل سے مثل روایت سفیان کے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث کی ہے ابو بکر محمد بن ابان نے کہا حدیث کی ہے عبد اللہ بن نمیر نے علاء بن صالح اسدی سے اُسنے سلمہ بن کہیل سے اُسنے حجر بن عنبس سے اُسنے وائل بن حجر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل روایت سفیان سے جو سلمہ بن کہیل سے ہے **باب آمین کی فضیلت کے بیان میں** حدیث کی ہے ابو کریب یعنی محمد بن علاء نے کہا حدیث کی ہے زید بن حباب نے کہا حدیث کی مجھے مالک بن انس نے کہا حدیث کی ہے زہری نے سعید بن مسیب اور ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپنے جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو جیسے فرشتے آمین کہتے ہیں اسواسطے کہ جسکا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے موافق پڑیگا تو اُسکے گزشتہ گناہ بخشے جاوینگے

ف آمین کے معنے یہ ہیں کہ الٰہی ہماری دعا قبول ہو یعنے جسطرح فرشتے خدا کی رحمت پر بھروسا کر کے حضور دل سے آمین کہتے ہیں ویسے ہی تم بھی آمین کہو کہ جب تمہارا اور اُنکا آمین کہنا موافق پڑیگا تو گناہوں کی مغفرت ہوگی بظاہر اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ گناہ صغیرے اور کبیرے سب بخشے جاوینگے اور اس حدیث (ایک نماز سے دوسری نماز تک بیچ کے گناہوں کی کفارت ہے جبتک کہ کبیرے گناہ ہوتے بچے) سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز سے گناہ کبیرے معاف نہیں ہوتے اسلیے کہ جب فرضوں سے تمام گناہ معاف نہیں ہوئے تو سنتوں سے کب معاف ہونگے لیکن گناہوں کا معاف ہونا کچھہ آمین کی سنت پر موقوف نہیں بلکہ فرشتوں کی آمین کے موافق ہونے پر موقوف ہے یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ ایک امر میں یہ خاصہ رکھدیا اور دوسرے میں اور یہ کچھہ ضروری نہیں کہ مثلاً جو شخص اعلیٰ رتبہ کا ہو اُسمیں جمیع اوصاف پائے جاویں بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک صفت ادنے مرتبہ والے میں موجود ہوتی ہے اور جو اُس سے بڑا ہو اُسمیں نہیں ہوتی مثلاً صحابہ کبار کے مناقب ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء ان حق الناس تو دلیل خارجی سے معلوم ہوتے ہیں کہ یہ منافی نہونگے

قال ابو عیسی حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی السکتتین **حدثنا** محمد بن المثنی نا عبد الاعلی عن سعید عن قتادة عن الحسن عن سمرة قال سکتتان حفظتهما عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فانکر ذلک عمران بن حصین قال حفظنا سکتة فکتبنا الی ابی بن کعب بالمدینة فکتب ابی ان حفظ سمرة قال سعید فقلنا لقتادة ما هاتان السکتتان قال اذا دخل فی صلوته واذا فرغ من القراءة ثم قال بعد ذلک واذا قرأ ولا الضالین قال وکان یعجبه اذا فرغ من القراءة ان یسکت حتی یتراد الیه نفسه قال وفی الباب عن ابی هریرة **قال** ابو عیسی حدیث سمرة حدیث حسن وهو قول غیر واحد من اهل العلم یستحبون للامام ان یسکت بعد ما یفتتح الصلوة وبعد الفراغ من القراءة وبه یقول احمد واسحاق واصحابنا **باب** ماجاء فی وضع الیمین علی الشمال فی الصلوة **حدثنا** قتیبة نا ابو الاحوص عن سماک بن حرب عن قبیصة بن هلب عن ابیه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یؤمنا فیاخذ شماله بیمینه قال وفی الباب عن وائل بن حجر وغطیف بن الحارث وابن عباس وابن مسعود وسهل بن سعد **قال** ابو عیسی حدیث هلب حدیث حسن والعمل علی هذا عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم والتابعین ومن بعدهم یرون ان یضع الرجل یمینه علی شماله فی الصلوة ورای بعضهم ان یضعهما فوق السرة ورای بعضهم ان یضعهما تحت السرة وکل ذلک واسع عندهم واسم هلب یزید بن قنافة الطائی **باب** ماجاء فی التکبیر عند الرکوع والسجود **حدثنا** قتیبة نا ابو الاحوص عن ابی اسحاق عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمة والاسود عن عبد الله بن مسعود قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یکبر فی کل خفض ورفع وقیام وقعود وابوبکر وعمر وفی الباب عن ابی هریرة وانس وابن عمر وابی مالک الاشعری وابی موسی وعمران بن حصین ووائل بن حجر وابن عباس **قال** ابو عیسی حدیث عبد الله بن مسعود حدیث حسن صحیح والعمل علیه عند اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم منهم ابوبکر وعمر وعثمان وعلی وغیرهم ومن بعدهم من التابعین وعلیه عامة الفقهاء والعلماء **حدثنا** عبد الله بن منیر قال سمعت علی بن الحسن

قال نا عبد الله بن المبارک عن ابن جریج عن الزهری عن ابی بکر بن عبد الرحمن عن ابی هریرة

کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ کی حسن صحیح ہے **باب** دونوں سکتوں کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الاعلیٰ نے سعید سے اُسنے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ سے کہا اُسنے دو سکتے ہیں میں اُنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد رکھتا ہوں پس عمران بن حصین نے انکا انکار کیا کہا کہ میں ایک سکتہ یاد رکھتا ہوں۔ پھر ہمنے ابی بن کعب کی طرف مدینہ میں لکھا پس اُسنے میری طرف لکھا کہ سمرہ یاد رکھتا ہے۔ کہا سعید نے سو ہمنے قتادہ سے کہا کہ وہ دو سکتے کونسے ہیں کہا اُسنے ایک یہ کہ جب آدمی نماز میں داخل ہوا اور دوسرا جب قرأت سے فارغ ہو پھر اُسنے بعد اسکے کہا کہ جب ولا الضالین کہے کہا اُسنے اور آپ کو پسند تھا کہ جب قرأت سے فارغ ہوں تو چپ کریں تاکہ آپ کی سانس آرام پکڑ جاوے۔ کہا اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا ابو عیسٰے نے حدیث سمرہ کی حسن ہے اور یہ قول ہے کئی ایک اہل علم کا کہ امام کے واسطے مستحب جانتے ہیں کہ بعد شروع کرنے نماز کے اور بعد فارغ ہونے کے قرأت سے چپ کرے۔ اور ساتھ اسی کے کہتے ہیں امام احمد اور اسحاق اور ہمارے اصحاب **باب** بیان میں داہنے ہاتھ رکھنے کے بائیں پر نماز میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو الاحوص نے سماک بن حرب سے اُسنے قبیصہ بن ہلب سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت کرتے پر بائیں ہاتھ کو پکڑ کر داہنے پر رکھتے۔ کہا ترمذی نے اور اس باب میں روایت ہے وائل بن حجر اور غطیف بن حارث اور ابن عباس اور ابن مسعود اور سہل بن سعد سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسٰے نے ہلب کی حدیث حسن ہے۔ اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین اور من بعدہم سے جائز رکھتے ہیں یہ کہ رکھے آدمی نماز میں داہنا ہاتھ بائیں پر۔ اور بعض کا یہ مذہب ہے کہ ہاتھوں کو ناف کے اوپر باندھے۔ اور بعضے نیچے باندھنا جائز رکھتے ہیں سا اور یہ سب اُنکے نزدیک جائز ہے۔ اور ہلب کا نام یزید بن قنافۃ الطائی ہے۔

باب رکوع اور سجود کے وقت تکبیر کہنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے ابی اسحاق سے اُسنے عبد الرحمن بن اسود سے اُسنے علقمہ اور اسود سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نیچے جانے اور اُٹھنے کے وقت تکبیر پڑھتے تھے اور قیام اور قعود کے وقت بھی اور ابوبکر اور عمر بھی اور اس باب میں ابوہریرہ اور انس اور ابن عمر اور ابی مالک اشعری اور ابی موسیٰ اور عمران بن حصین اور وائل بن حجر اور ابن عباس سے روایت ہے کہا ابو عیسٰے نے عبد اللہ بن مسعود کی حدیث حسن صحیح ہے اور نبی صلعم کے اصحاب کے نزدیک عمل اسی پر ہے جنمیں ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور سوا انکے اور بعد انکے تابعین اور عام فقہا اور علما بھی اسی پر ہیں **حدیث** کی ہم سے عبد اللہ بن منیر نے کہا سنا میں نے علی بن حسن سے کہا اُسنے خبر دی مجھے عبد اللہ بن مبارک نے اُسنے ابن جریج سے اُسنے زہری سے اُسنے ابی بکر بن عبد الرحمن سے اُسنے ابی ہریرہ سے

ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یکبر وهو یهوی **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وهو قول اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم ومن بعدهم قالوا یکبر الرجل وهو یهوی للرکوع والسجود **باب** رفع الیدین عند الرکوع **حدثنا** قتیبة وابن ابی عمر قالا ثنا سفیان بن عیینة عن الزهری عن سالم عن ابیه قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا افتتح الصلوة یرفع یدیه حتی یحاذی منکبیه واذا رکع واذا رفع راسه من الرکوع وزاد ابن ابی عمر فی حدیثه وکان لا یرفع بین السجدتین **قال** ابو عیسی ثنا الفضل بن الصباح البغدادی ثنا سفیان بن عیینة ثنا الزهری بهذا الاسناد نحو حدیث ابن ابی عمر قال وفی الباب عن عمر وعلی ووائل بن حجر ومالك بن الحویرث وانس وابی هریرة وابی حمید وابی اسید وسهل بن سعد ومحمد بن مسلمة وابی قتادة وابی موسی الاشعری وجابر وعمیر اللیثی **قال** ابو عیسی حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح وبهذا یقول بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم منهم ابن عمر وجابر بن عبد الله وابو هریرة وانس وابن عباس وعبد الله بن الزبیر وغیرهم ومن التابعین الحسن البصری وعطاء وطاؤس ومجاهد ونافع وسالم بن عبد الله وسعید ابن جبیر وغیرهم وبه یقول عبد الله بن المبارك والشافعی واحمد واسحاق وقال عبد الله بن المبارك قد ثبت حدیث من یرفع وذکر حدیث الزهری عن سالم عن ابیه ولم یثبت حدیث ابن مسعود ان النبی صلی الله علیه وسلم لم یرفع الا فی اول مرة **حدثنا** بذلك احمد بن عبدة الآملی ثنا وهب بن زمعة عن سفیان بن عبد الملك عن عبد الله بن المبارك **حدثنا** هناد نا وکیع عن سفیان عن عاصم بن کلیب عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمة قال قال عبد الله بن مسعود الا اصلی بکم صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم فصلی فلم یرفع یدیه الا فی اول مرة **قال** وفی الباب عن البراء بن عازب **قال** ابو عیسی حدیث ابن مسعود حدیث حسن وبه یقول غیر واحد من اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم والتابعین وهو قول سفیان واهل الکوفة **باب** ما جاء فی وضع الیدین علی الرکبتین فی الرکوع **حدثنا** احمد بن منیع نا ابو بکر بن عیاش نا ابو حصین عن ابی عبد الرحمن السلمی قال قال لنا عمر بن الخطاب ان الرکب سنت لکم فخذوا بالرکب

یہ کہ رسول اللہ علیہ وسلم جس وقت نیچے جاتے تھے تکبیر پڑھتے تھے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی قول ہے اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور ان بعد ہم سے کہا انہوں نے تکبیر پڑھے مرد جس وقت کہ رکوع اور سجود میں جاوے **باب** رکوع کے وقت رفع یدین کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ اور ابن عمر نے کہا انہوں نے حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے اُنہوں نے زہری سے اُسنے سالم سے اسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑھنے کے وقت دونوں ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اُٹھاتے تھے۔ اور نیز وقت رکوع کے۔ اور جب رکوع سے سر کو اُٹھاتے۔ اور اپنی حدیث میں ابن عمر نے کہا ہے کہ سجدتین کے وقت نہیں اوٹھاتے تھے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث کی ہمسے فضل بن الصباح بغدادی نے کہا اُسنے حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے کہا اُسنے حدیث کی ہمسے زہری نے اسی اسناد سے مثل حدیث ابن عمر کے کہا ابو عیسیٰ نے اور اس باب میں عمر اور علی اور وائل بن حجر اور مالک ابن الحویرث اور انس اور ابو ہریرہ اور ابی حمید اور ابی اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور ابی قتادہ اور ابی موسیٰ اشعری اور جابر اور عمیر اللیثی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض اہل علم کا بھی یہی قول ہے جنمیں ابن عمر اور جابر بن عبد اللہ اور ابی ہریرہ اور انس اور ابن عباس اور عبد اللہ بن زبیر وغیرہ اور تابعین سے حسن بصری اور عطاء اور طاؤس اور مجاہد اور نافع اور سالم بن عبد اللہ اور سعید بن جبیر وغیرہ میں اور یہی قول ہے عبد اللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا عبد اللہ بن مبارک نے من یرفع کی حدیث سے ثابت ہے اور ذکر کی ہے اُسنے حدیث زہری کی سالم سے اُسنے اپنے باپ سے۔ اور ابن مسعود کی حدیث یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں اُٹھایا ہاتھوں کو مگر اول مرتبہ ثابت نہیں حدیث کی ہمسے اسی کے ساتھ احمد بن عبدہ آملی نے کہا اسنے حدیث کی ہمسے وہب بن زمعہ نے اُسنے سفیان بن عبد الملک سے اُسنے عبد اللہ بن مبارک سے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اُسنے سفیان بن عاصم بن کلیب سے اُسنے عبد الرحمن بن اسود سے اُسنے علقمہ سے کہا اُسنے کہا عبد اللہ بن مسعود نے کہ کیا تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ پڑھاؤں پس اسنے نماز پڑھی اول مرتبہ کے سوا اُسنے اپنے ہاتھوں کو نہیں اوٹھایا۔ کہا اُسنے اور اس باب میں براء بن عازب سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن مسعود کی حدیث حسن ہے۔ اور اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی ایک اہل علم کا یہی قول ہے۔ اور نیز کئی ایک تابعین کا۔ اور وہی قول ہے سفیان اور اہل کوفہ کا **باب** رکوع کے وقت گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو بکر بن عیاش نے کہا حدیث کی ہمسے ابو حصین نے اُسنے ابی عبد الرحمن سلمی سے کہا اُسنے کہا ہمکو عمر بن خطاب نے کہا کہ گو پکڑنا تمہارے لیے سنت نہیں پس تم گھٹنوں کو پکڑو

قال وفي الباب عن سعيد وانس وابي حميد وابي اسيد وسهل بن سعد ومحمد بن مسلمة وابي مسعود **قال** ابو عيسى حديث
عمر حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين ومن بعدهم لا اختلاف بينهم
في ذلك الا ما روي عن ابن مسعود وبعض اصحابه انهم كانوا يطبقون والتطبيق منسوخ عند اهل العلم قال سعد بن ابي وقاص كنا
نفعل ذلك فنهينا عنه وامرنا ان نضع الاكف على الركب **حدثنا** قتيبة نا ابو عوانة عن ابي يعفور عن مصعب بن سعد عن ابيه سعد
بهذا **باب** ما جاء انه يجافي يديه عن جنبيه في الركوع **حدثنا** بندار نا ابو عامر العقدي نا فليح بن سليمان نا عباس بن سهل
قال اجتمع ابو حميد وابو اسيد وسهل بن سعد ومحمد بن مسلمة فذكروا صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابو حميد انا اعلمكم
بصلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ركع فوضع يديه على ركبتيه كانه قابض عليهما ووتر يديه فنحاهما
عن جنبيه قال وفي الباب عن انس **قال** ابو عيسى حديث ابي حميد حديث حسن صحيح وهو الذي اختاره اهل العلم ان يجافي الرجل يديه
عن جنبيه في الركوع والسجود **باب** ما جاء في التسبيح في الركوع والسجود **حدثنا** علي بن حجر نا عيسى بن يونس عن ابن ابي ذئب عن اسحاق بن
يزيد الهذلي عن عون بن عبد الله بن عتبة عن ابن مسعود ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا ركع احدكم فقال في ركوعه سبحان
ربي العظيم ثلث مرات فقد تم ركوعه وذلك ادناه واذا سجد فقال في سجوده سبحان ربي الاعلى ثلث مرات فقد تم سجوده وذلك
ادناه قال وفي الباب عن حذيفة وعقبة بن عامر **قال** ابو عيسى حديث ابن مسعود ليس اسناده بمتصل عون بن عبد الله بن عتبة لم يلق
ابن مسعود والعمل على هذا عند اهل العلم يستحبون ان لا ينقص الرجل في الركوع والسجود من ثلث تسبيحات وروي عن ابن المبارك انه
قال استحب للامام ان يسبح خمس تسبيحات لكي يدرك من خلفه ثلث تسبيحات وهكذا قال اسحاق بن ابراهيم **حدثنا** محمود بن غيلان نا
ابو داود قال انبانا شعبة عن الاعمش قال سمعت سعد بن عبيدة يحدث عن المستورد عن صلة بن زفر عن حذيفة انه صلى مع النبي
صلى الله عليه وسلم فكان يقول في ركوعه سبحان ربي العظيم وفي سجوده سبحان ربي الاعلى

کہا اسنے اور اس باب میں سعید اور انس اور ابی حمید اور ابی اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور ابی مسعود سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ
نے عمر کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور عمل اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین اور من بعدہم سے یہی ہے۔ اور اسمیں اُنکے درمیان کوئی اختلاف
نہیں ہے مگر اسمیں کہ جو روایت کیا ہے ابن مسعود اور بعض اصحاب نے کہ وہ تطبیق کرتے تھے۔ اور اہل علم کے نزدیک تطبیق منسوخ ہے کہا سعد بن ابی وقاص
نے ہم یہ کیا کرتے تھے پس ہم اس سے منع کیے گئے۔ اور اسبات کا حکم ہمیں ملا کہ اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھیں حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا خبر دی ہمکو ابو عوانہ
نے اسنے ابی یعفور سے اسنے مصعب بن سعد سے اسنے باپ اپنے سعد سے ساتھ اسکے باب رکوع میں ہاتھوں کو پسلیوں سے جدا رکھنے کے بیان میں
حدیث کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث کی ہمسے فلیح بن سلیمان نے کہا حدیث کی ہمسے عباس بن سہل نے
کہا اسنے جمع ہوئے ابو حمید اور ابو اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ پس انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر کیا پس کہا ابو حمید نے میں تمسے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو اچھا جانتا ہوں یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا پس انہوں نے دونو ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا گویا کہ آپ انپر آنحضرتؐ
قابض ہیں۔ اور جدا مارا اپنے ہاتھوں کو اور دور کیا اپنی پسلیوں سے کہا اسنے اسباب میں انس سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابو حمید کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم
نے یہی بات اختیار کی ہے کہ رکوع اور سجود میں آدمی اپنے ہاتھوں کو پسلیوں سے جدا رکھے باب رکوع اور سجود میں تسبیح پڑھنے کے بیان میں حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے
کہا خبر دی ہمکو عیسیٰ بن یونس نے اسنے ابن ابی ذئب سے اسنے اسحق بن یزید ہذلی سے اسنے عون بن عبد اللہ بن عتبہ سے اسنے ابن مسعود سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا
کہ جب کوئی تم میں سے رکوع کرے پس تین مرتبہ اپنے رکوع میں سبحان ربی العظیم کہے پس تمام ہوچکا رکوع اسکا اور یہ ادنی رکوع ہے اور جب سجدہ کرے پس تین مرتبہ اپنے سجدہ
میں سبحان ربی الاعلی کہے پس تمام ہوچکا سجدہ اسکا اور یہ ادنی سجدہ ہے اور کہا اسنے اسباب میں حذیفہ اور عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن مسعود کی حدیث
کی اسناد متصل نہیں ہے اور عون بن عبد اللہ بن عتبہ نے ابن مسعود سے ملاقات نہیں کی اور عمل اہل علم کا اسی پر ہے۔ اور مستحب سمجھتے ہیں کہ آدمی رکوع اور سجود میں تین مرتبہ سے
کم تسبیح نہ کہے اور ابن مبارک سے روایت ہے یہ کہ مستحب ہے امام کے لیے کہ پانچ تسبیحیں کہے تاکہ مقتدی تین تسبیح کو پالیویں اور اسی طرح اسحق بن ابراہیم نے کہا ہے حدیث
کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داود نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے اعمش سے کہا اُسنے سنا میں نے سعد بن عبیدہ کو کہ حدیث کرتا تھا مستورد سے وہ صلہ بن
زفر سے وہ حذیفہ سے یہ کہ اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی پس آپ رکوع میں پڑھتے تھے سبحان ربی العظیم اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلی

وما اتی علی آیة الرحمة الا وقف وسأل وما اتی علی آیة عذاب الا وقف وتعوذ قال ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح ثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدی عن شعبة نحوه
باب ما جاء فی النهی عن القراءة فی الرکوع والسجود **حدثنا** اسحاق بن موسی الانصاری نا معن نا مالک ح وثنا قتیبة عن مالک عن
نافع عن ابراهیم بن عبد الله بن حنین عن ابیه عن علی بن ابی طالب ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن لبس القسی والمعصفر
وعن تختم الذهب وعن قراءة القرآن فی الرکوع وفی الباب عن ابن عباس **قال** ابو عیسی حدیث علی حدیث حسن صحیح وهو قول
اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم ومن بعدهم کرهوا القراءة فی الرکوع والسجود **باب** ما جاء فی من لا یقیم صلبه فی الرکوع والسجود
حدثنا احمد بن منیع نا ابو معاویة عن الاعمش عن عمارة بن عمیر عن ابی معمر عن ابی مسعود الانصاری قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم لا تجزئ صلوة لا یقیم الرجل فیها یعنی صلبه فی الرکوع وفی السجود قال وفی الباب عن علی بن شیبان وانس وابی هریرة ورفاعة
الزرقی **قال** ابو عیسی حدیث ابی مسعود حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم ومن
بعدهم یرون ان یقیم الرجل صلبه فی الرکوع والسجود وقال الشافعی واحمد واسحاق من لا یقیم صلبه فی الرکوع والسجود فصلوته فاسدة لحدیث
النبی صلی الله علیه وسلم لا تجزئ صلوة لا یقیم الرجل فیها صلبه فی الرکوع والسجود وابو معمر اسمه عبد الله بن سخبرة وابو مسعود الانصاری
البدری اسمه عقبة بن عمرو **باب** ما یقول الرجل اذا رفع راسه من الرکوع **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داود الطیالسی نا عبد العزیز
بن عبد الله بن ابی سلمة الماجشون نا عمی عن عبد الرحمن الاعرج عن عبید الله بن ابی رافع عن علی بن ابی طالب قال کان رسول الله صلی الله
علیه وسلم اذا رفع راسه من الرکوع قال سمع الله لمن حمده ربنا ولک الحمد ملأ السموت والارض وملأ ما بینهما وملأ ما شئت من شیء بعد
قال وفی الباب عن ابن عمر وابن عباس وابن ابی اوفی وابی جحیفة وابی سعید **قال** ابو عیسی حدیث علی حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند
بعض اهل العلم وبه یقول الشافعی قال یقول هذا فی المکتوبة والتطوع وقال بعض اهل الکوفة یقول هذا فی صلوة التطوع ولا یقوله فی صلوة المکتوبة **باب** منه آخر

اور رحمت کے کسی ایسی آیت پر نہیں جو نہ ٹھہرے ہون اور سوال نہ کیا ہو اور عذاب کے کسی ایسی آیت پر جو نہ ٹھہرے ہون اور پناہ نہ مانگی ہو کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح
ہے اور حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے شعبہ سے مثل اُسکی **باب** رکوع اور سجود مین قرات پڑہنے کی ممانعت مین
حدیث کی ہمسے اسحٰق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ح اور حدیث کی ہمسے قتیبہ نے مالک سے اُسنے نافع سے
اُسنے ابراہیم بن عبد اللہ بن حنین سے اُسنے باپ اپنے سے اُسنے علی بن ابی طالب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے لباس قسی اور معصفر سے اور سونے کی انگوٹھی
سے اور رکوع مین قرآن کی قراءت پڑہنے سے۔ اور اِس باب مین ابن عباس سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے علی کی حدیث حسن صحیح ہے اور یہی قول ہے اہل علم
کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور من بعدہم سے مکروہ جانتے ہین قراءت پڑہنا رکوع اور سجود مین **باب** جو کہ رکوع اور سجود مین اپنی پیٹھ کو کھڑا نہین
کرتا **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے عمارہ بن عمیر سے اُسنے ابی معمر سے اُسنے ابی مسعود انصاری سے
کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کافی ہوتی نماز اُس شخص کی جو اپنی پیٹھ کو رکوع اور سجود مین کھڑا نہین کرتا۔ کہا اِس باب مین علی بن شیبان
اور انس اور ابی ہریرہ اور رفاعہ زرقی سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی مسعود کی حسن صحیح ہے۔ اور عمل اسپر ہے اہل علم کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ
وسلم اور من بعدہم سے ضروری سمجھتے ہین یہ کہ آدمی رکوع اور سجود مین اپنی پیٹھ کو کھڑا کرے اور کہا شافعی اور احمد اور اسحاق نے جو کوئی رکوع اور سجود مین
اپنی پیٹھ کو کھڑا نہین کرتا پس نماز اُسکی فاسد ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ جو کوئی رکوع اور سجود مین اپنی پیٹھ کو سیدھا نہین کرتا پس نماز اُسکی نہین
درست ہوتی۔ اور ابو معمر کا نام عبد اللہ بن سخبرہ ہے اور ابو مسعود انصاری البدری کا نام عقبہ بن عمرو ہے **باب** آدمی رکوع سے سر اوٹھانے کے وقت
کیا کہے۔ **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمہ ماجشون نے
کہا حدیث کی ہمسے عمی نے عبد الرحمن اعرج سے اُسنے عبید اللہ بن ابی رافع سے اُسنے علی بن ابی طالب سے کہا اُسنے تھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت اُٹھاتے سر کو رکوع سے فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ۔ ربنا ولک الحمد ملأ السموات والارض وملأ ما بینہما وملأ ما شئت
من شئ من بعد کہا اُسنے اور اِس باب مین ابن عمر اور ابن عباس اور ابن ابی اوفی اور ابی جحیفہ اور ابی سعید سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے علی کی حدیث
حسن صحیح ہے اور عمل بعض اہل علم کے نزدیک اسپر ہے اور یہی شافعی کہتا ہے۔ کہا اُسنے فرضی اور نفلی مین کیا جاوے۔ اور کہا بعض اہل کوفہ نے نفلوں کی نماز
مین کہے اور فرضی نمازین نہ کہے **باب** دوسرا اُسی قسم سے

حدثنا الانصاری نا معن نا مالك عن سمی عن ابی صالح عن ابی هريرة ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال اذا قال الامام سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا ولك الحمد فانه من وافق قوله قول الملئكة غفر له ما تقدم من ذنبه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل عليه عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم ومن بعدهم ان يقول الامام سمع الله لمن حمده ويقول من خلف الامام ربنا ولك الحمد وبه يقول احمد قال ابن سيرين وغيره يقول من خلف الامام سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد مثل ما يقول الامام وبه يقول الشافعی واسحاق **باب** ما جاء فی وضع الركبتين قبل اليدين فی السجود **حدثنا** سلمة بن شبيب وعبد الله بن منير واحمد بن ابراهيم الدورقی والحسن بن علی الحلوانی وغير واحد قالوا انا يزيد بن هارون نا شريك عن عاصم بن كليب عن ابيه عن وائل بن حجر قال رأيت رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا سجد يضع ركبتيه قبل يديه واذا نهض رفع يديه قبل ركبتيه وزاد الحسن بن علی فی حديثه قال يزيد بن هارون ولم يرو شريك عن عاصم بن كليب الا هذا الحديث قال هذا حديث غريب حسن لا نعرف احدا رواه غير شريك والعمل عليه عند اكثر اهل العلم يرون ان يضع الرجل ركبتيه قبل يديه واذا نهض رفع يديه قبل ركبتيه وروى همام عن عاصم هذا مرسلا ولم يذكر فيه وائل بن حجر **باب** اخر منه **حدثنا** قتيبة نا عبد الله بن نافع عن محمد بن عبد الله بن الحسن عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هريرة ان النبی صلی الله عليه وسلم قال يعمد احدكم فيبرك فی صلوته برك الجمل **قال** ابو عيسى حديث ابی هريرة حديث غريب لا نعرفه من حديث ابی الزناد الا من هذا الوجه وقد روی هذا الحديث عن عبد الله بن سعيد المقبری عن ابيه عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم وعبد الله بن سعيد المقبری ضعفه يحيى بن سعيد القطان وغيره **باب** ما جاء فی السجود علی الجبهة والانف **حدثنا** بندار نا ابو عامر نا فليح بن سليمان قال حدثنی عباس بن سهل عن ابی حميد الساعدی ان النبی صلی الله عليه وسلم كان اذا سجد امكن انفه وجبهته الارض ونحی يديه عن جنبيه ووضع كفيه حذو منكبيه قال وفی الباب عن ابن عباس ووائل بن حجر وابی سعيد **قال** ابو عيسى حديث ابی حميد حديث حسن صحيح والعمل عليه عند اهل العلم ان يسجد الرجل علی جبهته وانفه فان سجد علی جبهته دون انفه فقال قوم من اهل العلم يجزئه وقال غيرهم لا يجزئه حتی يسجد علی الجبهة والانف

حدیث کی ہم سے انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے اُنھوں نے سمی سے اُنھوں نے ابی صالح سے اُنھوں نے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے پس تم ربنا ولک الحمد کہو پس جس شخص کا قول فرشتوں کے قول سے موافق ہوا اسکے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسپر ہی بعض اہل علم کے نزدیک اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور من بعدہم سے کہ امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے جو شخص کہ پیچھے امام کے ہی ربنا ولک الحمد کہے اور یہی احمد کہتا ہی۔ کہا ابن سیرین وغیرہ نے کہے وہ شخص جو پیچھے امام کے ہی سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد مثل اسکی کہ امام کہتا ہی۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہی شافعی اور اسحاق **حدیث** کی ہم سے سلمہ بن شبیب اور عبد اللہ بن منیر اور احمد بن ابراہیم دورقی اور حسن بن علی حلوانی وغیرہ نے کہا انہوں نے حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہم سے شریک نے عاصم بن کلیب سے اُسنے باپ اپنے سے اُسنے وائل ابن حجر سے کہا اُسنے دیکھا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جب سجدہ کرتے رکھتے گھٹنوں کو پہلے ہاتھوں کے اور جب اُٹھتے اُٹھاتے ہاتھوں کو پہلے گھٹنوں کے اور کہا حسن بن علی نے اپنی حدیث میں کہا یزید بن ہارون نے نہین روایت کی شریک نے عاصم بن کلیب سے مگر یہی حدیث اور کہا اُسنے یہ حدیث غریب حسن ہے، نہین پہچانتے ہم کسی کو جو روایت کیا ہو اسکو سوا شریک کے اور اکثر اہل علم کے نزدیک عمل اسپر ہی کہ بہتر کہتے ہین اسکو کہ رکھے آدمی گھٹنوں اپنوں کو پہلے ہاتھوں کے۔ اور جب اُٹھے اُٹھاوے ہاتھوں اپنوں کو پہلے گھٹنوں کے اور اسکو ہمام نے عاصم سے مرسلاً روایت کیا ہی اور اسمین وائل بن حجر کا ذکر نہین کیا **باب** دوسرا اسی قسم سے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن نافع نے محمد بن عبد اللہ بن حسن سے اُسنے ابی الزناد سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کیا قصد کرتا ہی کوئی تمہارا یہ کہ بیٹھے نماز اپنی مین مثل بیٹھنے اونٹ کے کہا ابو عیسٰی نے ابو ہریرہ کی حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو ابی الزناد کی مگر اسی وجہ سے اور روایت کیا ہی اس حدیث کو عبد اللہ بن سعید مقبری نے اپنے باپ سے اُسنے ابو ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عبد اللہ بن سعید مقبری کو ضعیف کیا ہی یحیی بن سعید قطان وغیرہ نے **باب** ناک اور پیشانی پر سجدہ کرنیکے بیان مین **حدیث** کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عامر نے کہا حدیث کی ہم سے فلیح بن سلیمان نے کہا حدیث کی مجھے عباس بن سہل نے ابی حمید ساعدی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے ٹکاتے ناک اور پیشانی اپنی کو زمین پر اور دور رکھتے ہاتھوں اپنوں کو پسلیوں سے اور رکھتے ہتھیلیوں اپنی کو مقابلے کاندہوں کے کہا اور اس باب مین ابن عباس اور وائل بن حجر اور ابی سعید سے روایت ہی کہا ابو عیسٰی نے ابو حمید کی حدیث حسن صحیح ہی اور اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہی کہ سجدہ کرے آدمی اپنی پیشانی اور ناک پر پس اگر سجدہ کرے کوئی اپنی پیشانی پر سوائے ناک کے تو ایک جماعت اہل علم کے نزدیک جائز ہی اور ایک جماعت کے نزدیک جائز نہین جبتک کہ ناک اور پیشانی پر سجدہ نکرے

باب ما جاء اين يضع الرجل وجهه اذا سجد **حدثنا** قتيبة نا حفص بن غياث عن الحجاج عن ابی اسحاق قال قلت للبراء بن عازب اين كان النبی صلی الله عليه وسلم يضع وجهه اذا سجد فقال بين كفيه وفی الباب عن وائل بن حجر وابی حميد حديث البراء حديث حسن غريب وهو الذی اختاره بعض اهل العلم ان يكون يداه قريبا من اذنيه **باب** ما جاء فی السجود علی سبعة اعضاء **حدثنا** قتيبة نا بكر بن مضر عن ابن الهاد عن محمد بن ابراهيم عن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن العباس بن عبد المطلب انه سمع رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول اذا سجد العبد سجد معه سبعة آراب وجهه وكفاه وركبتاه وقدماه قال وفی الباب عن ابن عباس وابی هريرة وجابر وابی سعيد **قال** ابوعيسى حديث العباس حديث حسن صحيح وعليه العمل عند اهل العلم **حدثنا** قتيبة نا حماد بن زيد عن عمرو بن دينار عن طاؤس عن ابن عباس قال امر النبی صلی الله عليه وسلم ان يسجد علی سبعة اعضاء ولا يكف شعره ولا ثيابه **قال** ابوعيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فی التجافی فی السجود **حدثنا** ابوكريب نا ابو خالد الاحمر عن داود بن قيس عن عبيد الله بن عبد الله بن اقرم الخزاعی عن ابيه قال كنت مع ابی بالقاع من نمرة فمرت ركبة فاذا رسول الله صلی الله عليه وسلم قائم يصلی قال فكنت انظر الی عفرتی ابطيه اذا سجد واری بياضه قال وفی الباب عن ابن عباس وابن بحينة وجابر واحمر بن جزء وميمونة وابی حميد وابی اسيد وابی مسعود وسهل بن سعد ومحمد بن مسلمة والبراء بن عازب وعدی بن عميرة وعائشة **قال** ابوعيسى حديث عبد الله بن اقرم حديث حسن لا نعرفه الا من حديث داود بن قيس ولا يعرف لعبد الله بن اقرم عن النبی صلی الله عليه وسلم غير هذا الحديث والعمل عليه عند اهل العلم واحمر بن جزء هذا رجل من اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم له حديث واحد وعبد الله بن ارقم الزهری كاتب ابی بكر الصديق وعبد الله بن اقرم الخزاعی انما يعرف له هذا الحديث عن النبی صلی الله عليه وسلم **باب** ما جاء فی الاعتدال فی السجود **حدثنا** هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابی سفيان عن جابر ان النبی صلی الله عليه وسلم قال اذا سجد احدكم فليعتدل ولا يفترش ذراعيه افتراش الكلب

باب اس بیان میں کہ آدمی سجدہ کے وقت منہ کو کہاں رکھے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے حجاج سے اُسنے ابی اسحٰق سے کہا اُسنے میں نے براء بن عازب کو کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تھے تو اپنے مونہہ کو کہاں رکھتے تھے کہا اُسنے درمیان ہاتھوں اپنے کے۔ اور اس باب میں وائل بن حجر اور ابی حمید سے روایت ہے۔ اور حدیث براء کی حسن غریب ہے اور یہی بعض اہل علم نے پسند کیا ہے کہ ہوں ہاتھ اُسکے قریب کانوں اپنے کے **باب** سات اعضاء پر سجدہ کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے بکر بن مضر نے ابن الہاد سے اُسنے محمد بن ابراہیم سے اُسنے عامر بن سعید بن ابی وقاص سے اُسنے عباس بن عبدالمطلب سے یہ کہ سُنا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جب آدمی سجدہ کرتا ہے تو اُسکے ساتھ سات اعضا سجدہ کرتے ہیں مونہہ اُسکا اور دونو ہاتھ اُسکے اور دونو گھٹنے اُسکے اور دونو قدم اُسکے کہا اُسنے اور اس باب میں ابن عباس اور ابی ہریرہ اور جابر اور ابی سعید سے روایت ہے۔ کہا ابو عیسٰی نے ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے **حدیث** کی ہمسے حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے اُسنے طاؤس سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ سجدہ کیا جاوے سات اعضا پر اور کوئی شخص اپنے بالوں اور کپڑوں کو مت سمیٹے کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** سجدہ میں ہیئت کر دو رکھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو خالد احمر نے اُسنے داؤد بن قیس سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ بن اقرم خزاعی سے اُسنے باپ اپنے سے کہا اُسنے میں جنگل میں باپ کے ساتھ تھا نمرہ میں پس چند سوار گذرے پس دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ کہا اُسنے پس دیکھا میں نے سفیدی آنحضرت کی جب سجدہ کرتے اور دیکھی میں نے سفیدی اُنکی کہا اُسنے اس باب میں ابن عباس اور ابن بحینہ اور جابر اور احمر بن جزء اور میمونہ اور ابی حمید اور ابی اسید اور ابی مسعود اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور براء بن عازب اور عدی بن عمیرہ اور عائشہ سے روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے عبد اللہ بن اقرم کی حدیث حسن ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر داؤد بن قیس کی حدیث سے اور اس حدیث کے سوائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عبد اللہ بن اقرم کی حدیث کوئی نہیں پہچانی گئی اور اہل علم کا عمل اسی پر ہے۔ اور احمر بن جزء صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ اور اسکی ایک ہی حدیث ہے اور عبد اللہ بن ارقم زہری کاتب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے اور عبد اللہ بن اقرم خزاعی پہچانتے ہیں ہم واسطے اُسکے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** سجود میں اعتدال کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی سفیان سے اُسنے جابر سے یہ کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی شخص سجدہ کرے پس چاہیے کہ اعتدال پکڑے اور نہ بچھاوے بازو اپنے مثل بچھانے کتے کے

قال وفی الباب عن عبد الرحمن بن شبل والبراء وانس وابی حمید وعائشة قال ابوعیسی حدیث جابر حدیث حسن صحیح والعمل علیه عند اهل العلم یختارون الاعتدال فی السجود ویکرهون الافتراش کافتراش السبع حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداود نا شعبة عن قتادة قال سمعت انسا یقول ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اعتدلوا فی السجود ولا یبسطن احدکم ذراعیه فی الصلوة بسط الکلب قال ابوعیسی هذا حدیث حسن صحیح **باب ما جاء فی وضع الیدین ونصب القدمین فی السجود** حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن نا المعلی بن اسد نا وهیب عن محمد بن عجلان عن محمد بن ابراهیم عن عامر بن سعد عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم امر بوضع الیدین ونصب القدمین قال عبد الله وقال المعلی نا حماد بن مسعدة عن محمد بن عجلان عن محمد بن ابراهیم عن عامر بن سعد ان النبی صلی الله علیه وسلم امر بوضع الیدین فذکر نحوه ولم یذکر فیه عن ابیه قال ابوعیسی وروی یحیی بن سعید القطان وغیر واحد عن محمد بن عجلان عن محمد بن ابراهیم عن عامر بن سعد ان النبی صلی الله علیه وسلم امر بوضع الیدین ونصب القدمین مرسل وهذا اصح من حدیث وهیب وهو الذی اجمع علیه اهل العلم واختاروه **باب ما جاء فی اقامة الصلب اذا رفع راسه من السجود والرکوع** حدثنا احمد بن محمد بن موسی نا ابن المبارک نا شعبة عن الحکم عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن البراء بن عازب قال کانت صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رکع واذا رفع راسه من الرکوع واذا سجد واذا رفع راسه من السجود قریبا من السواء قال وفی الباب عن انس حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن الحکم نحوه قال ابوعیسی حدیث البراء حدیث حسن صحیح **باب ما جاء فی کراهیة ان یبادر الامام فی الرکوع والسجود** حدثنا بندار نا عبد الرحمن بن مهدی نا سفیان عن ابی اسحاق عن عبد الله بن یزید قال ثنا البراء وهو غیر کذوب قال کنا اذا صلینا خلف رسول الله صلی الله علیه وسلم فرفع راسه من الرکوع لم یحن رجل منا ظهره حتی یسجد رسول الله صلی الله علیه وسلم فیسجد قال وفی الباب عن انس ومعاویة وابن مسعدة صاحب الجیوش وابی هریرة

کہا اور اس باب مین عبد الرحمن بن شبل اور براء اور انس اور ابی حمید اور عائشہ سے روایت ہی کہا ابوعیسی نے جابر کی حدیث حسن صحیح ہی اور اہل علم کا عمل اسی پر ہی سجدہ مین اعتدال کو پسند رکھتے ہین۔ اور مکروہ جانتے ہین افتراش کو مثل افتراش کتے کے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداود نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے کہا کہ سنا مینے انس کو کہتا تہا یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ مین اعتدال کو لازم پکڑو۔ اور کوئی شخص اپنے بازون کو مت بچہائے مثل بچہانے کتے کے کہا ابوعیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ **باب سجود مین ہاتھون کے رکھنے اور قدمون کے کہڑا کرنے کے بیان مین** حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے معلی بن اسد نے کہا حدیث کی ہمسے وہیب نے محمد بن عجلان سے اسنے محمد بن ابراہیم سے اسنے عامر بن سعد سے اسنے باپ اپنے سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہاتھون کے رکھنے اور قدمون کے کہڑا کرنے کا کہا عبد اللہ نے اور کہا معلی نے کہا اسنے حدیث کی ہمسے حماد بن سعدہ نے اسنے محمد بن عجلان سے اسنے محمد بن ابراہیم سے اسنے عامر بن سعد سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ رکھنے ہاتھون کے اور مثل اسکے ذکر کیا اور اسنے اپنے باپ سے ذکر نہین کیا کہا ابوعیسی نے اور روایت کیا ہی یحیی بن سعید قطان اور کئی ایک نے محمد بن عجلان سے اسنے محمد بن ابراہیم سے اسنے عامر بن سعد سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا قدمون کے کہڑا کرنے اور ہاتھون کے رکھنے مین اور یہ حدیث مرسل ہی اور یہ حدیث وہیب کی حدیث سے صحیح ہی۔ اور یہ ایسی حدیث ہی کہ جسپر اہل علم کا اجماع ہی اور اسکو پسند کیا ہی **باب بیچ کہڑا کرنے پیٹھ کے جب اٹھانے سر کو رکوع اور سجود سے** حدیث کی ہمسے احمد بن محمد بن موسے نے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے حکم سے اسنے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے اسنے براء بن عازب سے کہا اسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ایسی تہی کہ جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر کو اٹھاتے اور جب سجدہ کرتے اور سجدہ سے سر کو اٹھاتے تقریبا سب برابر ہوتے۔ کہا اسنے اور اس باب مین روایت ہی انس سے کہا اسنے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے حکم سے مثل اسکے کہا ابوعیسی نے براء کی حدیث حسن صحیح ہی **باب بیچ کراہیت اسکے کہ جلدی کی جاوے امام سے رکوع اور سجود مین** حدیث کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے اسنے عبد اللہ بن یزید سے کہا اسنے حدیث کی ہمسے براء نے اور وہ کاذب نہین کہا اسنے کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچہے نماز پڑہتے پس جب آنحضرت اٹھاتے سر کو رکوع سے تو کوئی مرد ہم سے پیٹھ اپنی کو ٹیڑہا نہ کرتا تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ نہ کرتے پہر ہم سجدہ کرتے کہا اسنے اور اس باب مین انس اور معاویہ اور ابن مسعدہ صاحب الجیوش اور ابوہریرہ سے روایت ہی

قال ابو عیسی حدیث البراء حدیث حسن صحیح وبه یقول اهل العلم ان من خلف الامام انما یتبعون الامام فیما یصنع لا یرکعون الا بعد رکوعه ولا یرفعون الا بعد رفعه ولا نعلم بینهم فی ذلک اختلافا **باب** ما جاء فی کراهیة الاقعاء بین السجدتین **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن نا عبید الله بن موسی نا اسرائیل عن ابی اسحاق عن الحارث عن علی قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم یا علی احب لك ما احب لنفسی واکره لك ما اکره لنفسی لا تقع بین السجدتین **قال** ابو عیسی هذا حدیث لا نعرفه من حدیث علی الا من حدیث ابی اسحاق عن الحارث عن علی وقد ضعف بعض اهل العلم الحارث الاعور والعمل علی هذا الحدیث عند اکثر اهل العلم یکرهون الاقعاء وفی الباب عن عائشة وانس وابی هریرة **باب** فی الرخصة فی الاقعاء **حدثنا** یحیی بن موسی نا عبد الرزاق نا ابن جریج قال اخبرنی ابو الزبیر انه سمع طاؤسا یقول قلنا لابن عباس فی الاقعاء علی القدمین قال هی السنة فقلنا انا لنراه جفاء بالرجل قال بل هی سنة نبیکم **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن وقد ذهب بعض اهل العلم الی هذا الحدیث من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم لا یرون بالاقعاء باسا وهو قول بعض اهل مکة من اهل الفقه والعلم واکثر اهل العلم یکرهون الاقعاء بین السجدتین **باب** ما یقول بین السجدتین **حدثنا** سلمة بن شبیب نا زید بن حباب عن کامل ابی العلاء عن حبیب بن ابی ثابت عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یقول بین السجدتین اللهم اغفر لی وارحمنی واجبرنی واهدنی وارزقنی **حدثنا** الحسن بن علی الخلال نا یزید بن هارون عن زید بن حباب عن کامل ابی العلاء نحوه **قال** ابو عیسی هذا حدیث غریب وهکذا روی عن علی وبه یقول الشافعی واحمد واسحاق یرون هذا جائزا فی المکتوبة والتطوع وروی بعضهم هذا الحدیث عن کامل ابی العلاء مرسلا **باب** ما جاء فی الاعتماد فی السجود **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن ابن عجلان عن سمی عن ابی صالح عن ابی هریرة قال

کہا ابو عیسیٰ نے براء کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم بھی یہی کہتے ہیں کہ جو کوئی امام کے پیچھے ہو پس اطاعت کرے امام کی بیچ اسکے کہ وہ کرتا ہے۔ اور نہ رکوع کرے مگر اُسکے رکوع کے پیچھے اور نہ اُٹھے مگر اُسکے اُٹھنے کے پیچھے اور ہم کسی کا اختلاف اسمیں نہیں دیکھتے **باب** سجدوں میں اقعاء کے مکروہ ہونے کے بیان میں **حدیث** کی ہے عبد اللہ بن عبد الرحمان نے کہا حدیث کی ہے عبید اللہ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہے اسرائیل نے ابی اسحاق سے اُسنے حارث سے اُسنے علیؓ سے کہا اُسنے فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے علی دوست رکھتا ہوں تیرے لیے وہ چیز جو اپنے نفس کے لیے دوست رکھتا ہوں۔ اور بُرا سمجھتا ہوں تیرے لیے اُس چیز کو جو اپنے نفس کے لیے بُرا سمجھتا ہوں سجدوں میں اقعاء نہ کر کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم علی کی حدیث سے مگر ابی اسحاق کی حدیث سے اُسنے حارث سے اُسنے علی سے اور بعض اہل علم نے حارث اعور کو ضعیف کیا ہے اور اکثر اہل علم کے نزدیک عمل اسی حدیث پر ہے کہ اقعاء کو مکروہ جانتے ہیں اور اس باب میں عائشہ اور انس اور ابو ہریرہ سے روایت ہے **باب** اقعاء کی رخصت کے بیان میں **حدیث** کی ہے یحییٰ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہے ابن جریج نے کہا خبر دی مجھے ابو الزبیر نے یہ کہ سُنا اُسنے طاؤس سے جو کہتا تھا کہ کہا ہمنے ابن عباس کو بیچ اقعاء کے اوپر قدموں کے کہا اُسنے یہ سنت ہے پس کہا ہمنے دیکھتے ہیں ہم اس سے تکلیف آدمیوں پر کہا اُسنے بلکہ یہ سنت نبوی ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے اس حدیث کی طرف گئے ہیں کہ وہ اقعاء میں کچھ خطرہ نہیں جانتے اور یہی قول ہے اہل فقہ اور علم کا مکہ شریف سے۔ اور اکثر اہل علم سجدوں میں اقعاء کو مکروہ سمجھتے ہیں **باب** درمیان دونوں سجدوں میں کیا کہے۔ **حدیث** کی ہے سلمہ بن شبیب نے کہا حدیث کی ہے زید بن حباب نے کامل ابو العلاء سے اُسنے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان دونوں سجدوں کے کہتے تھے۔ اللھم اغفرلی وارحمنی واجبرنی واہدنی وارزقنی حدیث کی ہے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہے یزید بن ہارون نے زید بن حباب سے اُسنے کامل ابی العلاء سے مثل اُسکے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اسیطرح روایت کی گئی ہے علی سے اور شافعی اور احمد اور اسحاق بھی یہی کہتے ہیں۔ وہ اسکو فرضی اور نفلی نماز میں جائز رکھتے ہیں۔ اور روایت کیا ہے بعض نے انہیں سے اس حدیث کو کامل ابی العلاء سے مرسل **باب** سجود میں تکیہ لگانے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے ابن عجلان سے اُسنے سُمی سے اُس نے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے

اشتکی اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مشقۃ السجود علیھم اذا تفرجوا فقال استعینوا بالرکب **قال** ابو عیسی وھذا حدیث لانعرفہ من حدیث ابی صالح عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا من ھذا الوجہ من حدیث اللیث عن ابن عجلان وقد روی ھذا الحدیث سفیان بن عیینۃ وغیر واحد عن سمی عن النعمان بن ابی عیاش عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو ھذا وکان روایۃ ھؤلاء اصح من روایۃ اللیث **باب** کیف النھوض من السجود **حدثنا** علی بن حجر نا ھشیم عن خالد الحذاء عن ابی قلابۃ عن مالک بن الحویرث اللیثی انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فکان اذا کان فی وتر من صلوتہ لم ینھض حتی یستوی جالسا **قال** ابو عیسی حدیث مالک بن الحویرث حدیث حسن صحیح والعمل علیہ عند بعض اھل العلم وبہ یقول اصحابنا **باب** منہ ایضا **حدثنا** یحیی بن موسی نا ابو معاویۃ نا خالد بن ایاس ویقال خالد بن الیاس عن صالح مولی التوأمۃ عن ابی ھریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینھض فی الصلوۃ علی صدور قدمیہ **قال** ابو عیسی حدیث ابی ھریرۃ علیہ العمل عند اھل العلم یختارون ان ینھض الرجل فی الصلوۃ علی صدور قدمیہ وخالد بن ایاس ضعیف عند اھل الحدیث ویقال خالد بن الیاس وصالح مولی التوأمۃ ھو صالح بن ابی صالح وابو صالح اسمہ نبھان مدنی **باب** ما جاء فی التشھد **حدثنا** یعقوب بن ابراھیم الدورقی نا حمید بن عبد الرحمن الرؤاسی نا عبید اللہ الاشجعی عن سفیان الثوری عن ابی اسحق عن الاسود بن یزید عن عبد اللہ بن مسعود قال علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قعدنا فی الرکعتین ان نقول التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد

کہا اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکوہ کیا سجدہ کرنے کے وقت انپر تکلیف ہوتی ہے جب کشادہ کرتے ہیں فرمایا آپ نے مدد لو تم گھٹنوں سے کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو ابی صالح کی حدیث سے ہم نہیں پہچانتے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر اسوجہ سے یعنی حدیث لیث سے جو راوی ہے ابن عجلان سے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو سفیان بن عیینہ اور کئی ایک نے سمی سے اُنہوں نے نعمان بن ابی عیاش سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور بیشک انکی روایت لیث کی روایت سے بہت صحیح ہے **باب** سجدہ سے کس طرح کھڑا ہو وے **حدیث** کی ہے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہے ہشیم نے خالد الحذاء سے اُنہوں نے ابی قلابہ سے اُنہوں نے مالک بن حویرث لیثی سے یہ کہ اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا پس جب آنحضرت اپنی نماز سے طاق رکعت (یعنی پہلی یا تیسری) میں ہوتے تو نہ کھڑے ہوتے تاکہ برابر بیٹھ لیتے[1] کہا ابو عیسیٰ نے حدیث مالک بن حویرث کی حسن صحیح ہے اور عمل بعض اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے اور ساتھ اسی کے کہتے ہیں ہمارے اصحاب **باب** دوسرا اسی قسم سے **حدیث** کی ہے یحییٰ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہے ابو معاویہ نے کہا حدیث کی ہے خالد بن ایاس نے اور اسکو خالد بن الیاس بھی کہا جاتا تھا صالح سے جو توءمہ کا غلام ہے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اپنے پاؤں کے تلوں پر کھڑے ہوتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے ابی ہریرہ ہی کی حدیث پر اہل علم کے نزدیک عمل ہے کہ پسند کرتے ہیں کہ آدمی نماز میں پاؤں کے تلووں پر کھڑا ہو۔ اور خالد بن ایاس محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔ اور اسکو خالد بن الیاس بھی کہا جاتا ہے۔ اور صالح جو توءمہ کا غلام ہے وہ صالح بن ابی صالح ہے اور ابو صالح کا نام نبہان ہے جو مدنی ہے **باب** تشہد کے بیان میں **حدیث** کی ہے یعقوب بن ابراہیم دورقی نے کہا حدیث کی ہے عبید اللہ اشجعی نے سفیان ثوری سے اُنہوں نے ابی اسحاق سے اُنہوں نے اسود بن یزید سے اُنہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُنہوں نے سکھلایا ہے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ ہم دو رکعتوں میں بیٹھیں یہ کہ کہیں التحیات للہ الخ یعنے سب زبان کی عبادتیں اور بدن کی عبادتیں اور مال کی عبادتیں صرف خدا ہی کے واسطے ہیں سلام ہو تجھپر اے پیغمبر اور خدا کی رحمت اور برکت۔ سلام ہو ہمپر اور خدا تعالیٰ کے نیک بندوں پر۔ گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ سوائے خدائے تعالیٰ کے کوئی لائق پرستش کے نہیں اور گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ

---

[1] صاحب زاد المعاد نے اسی کو ترجیح دی ہے کہ پہلی اور تیسری رکعت میں بیٹھکر نہ اٹھنا چاہیے یعنے جلسہ استراحت نہ کرنا چاہیے کیونکہ اکثر صحابہ کے حال سے یہی معلوم ہوتا ہے اور مالک بن حویرث کے روایت میں جو اس جلسہ کا بیان ہے وہ حالت بڑھاپے پر محمول ہے اور توضیح اس مسئلہ کی فضل الباری ترجمہ صحیح بخاری میں بسط سے موجود ہے ۱۲

ان محمدا عبده ورسوله قال وفی الباب عن ابن عمر وجابر وابی موسی وعائشة **قال** ابو عیسی حدیث ابن مسعود وقد روی عنه من غیر وجه وهو اصح حدیث عن النبی صلی الله علیه وسلم فی التشهد والعمل علیه عند اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم ومن بعدهم من التابعین وهو قول سفیان الثوری وابن المبارك واحمد واسحاق **باب** منه ایضا **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن ابی الزبیر عن سعید بن جبیر وطاؤس عن ابن عباس قال كان رسول الله صلی الله علیه وسلم یعلمنا التشهد كما یعلمنا القرآن فكان یقول التحیات المباركات الصلوات الطیبات لله سلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبركاته سلام علینا وعلی عباد الله الصالحین اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله **قال** ابو عیسی حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح غریب وقد روی عبد الرحمن بن حمید الرواسی هذا الحدیث عن ابی الزبیر نحو حدیث اللیث بن سعد وروی ایمن بن نابل المكی هذا الحدیث عن ابی الزبیر عن جابر وهو غیر محفوظ وذهب الشافعی الی حدیث ابن عباس فی التشهد **باب** ماجاء انه یخفی التشهد **حدثنا** ابو سعید الاشج نا یونس بن بكیر عن محمد بن اسحاق عن عبد الرحمن بن الاسود عن ابیه عن ابن مسعود قال من السنة ان یخفی التشهد **قال** ابو عیسی حدیث ابن مسعود حدیث حسن غریب والعمل علیه عند اهل العلم **باب** كیف الجلوس فی التشهد **حدثنا** ابو كریب نا عبد الله بن ادریس عن عاصم بن كلیب عن ابیه عن وائل بن حجر قال قدمت المدینة قلت لانظرن الی صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما جلس یعنی للتشهد افترش رجله الیسری ووضع یده الیسری یعنی علی فخذه الیسری ونصب رجله الیمنی

محمد بندہ خدا کا ہی اور رسول اُسکا کہا ترمذی نے اور اس باب مین روایت ہی ابن عمر اور جابر اور ابی موسیٰ اور عائشہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی اُس سے کئی وجہ سے مروی ہی۔ اور یہ تمام حدیثون سے صحیح ہی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تشہد مین مروی ہین۔ اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک صحابہ اور بعد اُنکے تابعین سے اسی پر ہی۔ اور یہ قول ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا **باب** دوسرا اُسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابی الزبیر سے اُسنے سعید بن جبیر اور طاؤس سے اُنہون نے ابن عباس سے کہا اُنسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو تشہد سکھاتے تھے جیسا کہ ہمکو قرآن سکھاتے تھے پس آپ یہ کہا کرتے تھے التحیات المبارکات یعنے سب تحفے برکتون والے عبادتین پاکیزہ واسطے اللہ کے ہین سلام ہو تجھپر اے پیغمبر اور رحمت اللہ کی اور برکت اُسکی سلام ہو ہمپر اور اللہ کے نیک بندون پر گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی لائق پرستش کی سواے اللہ کے اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ محمد رسول اللہ کا ہی۔ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن صحیح غریب ہی۔ اور عبد الرحمان بن حمید رواسی نے یہ حدیث ابی الزبیر سے مثل حدیث لیث بن سعد کے روایت کی ہی۔ اور ایمن بن نائل مکی نے بھی یہ حدیث ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے روایت کی ہی۔ اور یہ محفوظ نہین ہی۔ اور امام شافعی تشہد مین حدیث ابن عباس کی طرف گیا ہی **باب** اس بیان مین کہ تشہد آہستہ پڑہا جاوے **حدیث** کی ہمسے ابوسعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن بکیر نے محمد بن اسحق سے اُسنے عبد الرحمان بن اسود سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن مسعود سے کہا اُسنے سنت ہی یہ کہ تشہد آہستہ پڑہا جاوے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن غریب ہی اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہی **باب** تشہد مین کیونکر بیٹھنا چاہیے۔ **حدیث** کی ہمسے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن ادریس نے عاصم بن کلیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے وائل بن حجر سے کہا اُسنے مین مدینہ مین آیا میری مرضی یہ تہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھون۔ پس جب آپ تشہد کے لیے بیٹھے تو آپ نے اپنے بائین پاؤن کو بچھایا اور بائین ہاتھ کو بائین جانگ پر رکھا اور دائین پاؤن کو کھڑا کیا

سلہ زبان کی عبادتین تعریف الٰہی اور ذکر ہی۔ اور بدن کی عبادتین نماز حج۔ روزہ وغیرہ اور مال کی عبادتین زکوٰۃ اور خمس اور خیرات وغیرہ۔ اور چونکہ تمام بادشاہون کے لیے کوئی نہ کوئی تحفہ مقرر ہوتا ہی اسواسطے آپ نے فرمایا تمام تحفون کے لائق وہی جناب باری ہی اسی واسطے لفظ التحیات کا جمع سے تعبیر کیا گیا۔ مشہور ہی کہ معراج کی رات مین جناب باری نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ میرے واسطے کونسا تحفہ تم لائے ہو آپ نے جواب دیا التحیات للہ الخ پہر پروردگار نے بطور انعام فرمایا السلام علیک الخ پہر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس انعام مین تمام لوگون کو شامل کرکے فرمایا السلام علینا پہر جب فرشتون نے یہ کلام سُنا تو کہا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ الخ یہ قصہ بباعث شہرت اور بسبب اصل کے تطویل سے نہین لکہا گیا اور مولانا و بالفضل اولانا مولوی نذیر حسین صاحب محدث دہلوی نے فرمایا ہی کہ لفظ الطیبات پر یا تو وقف کرنا چاہیے یا تاکے ضمہ کو السلام سے ملاکر پڑہنا چاہیے انتہی۔ بہوت سے سوا تیسری وجہ جو عوام مین مشہور ہی کہ تا پر ضمہ پڑہنا اور پہر السلام کو علیحدہ پڑہنا محدثین سے ثابت نہین ہی تشہد مختلف الفاظ سے آنحضرت سے مروی ہین لیکن سب سے صحیح یہی تشہد ہی اسی کو امام ابوحنیفہ اور جمہور علماء نے اختیار کیا ہی۔

قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل عليه عند اكثر اهل العلم وهو قول سفيان الثوري وابن المبارك واهل الكوفة **باب منه** ايضا حدثنا بندار نا ابو عامر العقدي نا فليح بن سليمان المدني نا عباس بن سهل الساعدي قال اجتمع ابو حميد وابو اسيد وسهل بن سعد ومحمد بن مسلمة فذكروا صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابو حميد انا اعلمكم بصلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جلس يعني للتشهد فافترش رجله اليسرى واقبل بصدر اليمنى على قبلته ووضع كفه اليمنى على ركبته اليمنى وكفه اليسرى على ركبته اليسرى واشار باصبعه يعني السبابة **قال** ابو عيسى وهذا حديث حسن صحيح وبه يقول بعض اهل العلم وهو قول الشافعي واحمد واسحاق قالوا يقعد في التشهد الآخر على وركه واحتجوا بحديث ابي حميد وقالوا يقعد في التشهد الاول على رجله اليسرى وينصب اليمنى **باب** ما جاء في الاشارة حدثنا محمود بن غيلان ويحيى بن موسى قالا نا عبد الرزاق عن معمر عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا جلس في الصلوة وضع يده اليمنى على ركبته ورفع اصبعه التي تلي الابهام يدعو بها ويده اليسرى على ركبته باسطها عليه قال وفي الباب عن عبد الله بن الزبير ونمير الخزاعي وابي هريرة وابي حميد ووائل بن حجر **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن غريب لا نعرفه من حديث عبيد الله بن عمر الا من هذا الوجه والعمل عليه عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين يختارون الاشارة في التشهد وهو قول اصحابنا **باب** ما جاء في التسليم في الصلوة حدثنا بندار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن ابي اسحاق عن ابي الاحوص عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يسلم عن يمينه وعن يساره السلام عليكم ورحمة الله

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اہل کوفہ کا۔ **باب** دوسرا اسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث کی ہمسے فلیح بن سلیمان مدنی نے۔ کہا حدیث کی ہمسے عباس بن سہل ساعدی نے کہا اُسنے ابو حمید اور ابو اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ جمع ہوئے اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر کیا۔ سو کہا ابو حمید نے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا حال تم سے زیادہ جانتا ہون یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشہد کے لیے بیٹھے اور اپنے بائین پانون کو بچھایا۔ اور داہنے پانون کو قبلہ کی طرف متوجہ کیا اور داہنے ہاتھ کو داہنے زانو پر رکھا اور بائین ہاتھ کو بائین زانو پر۔ اور اپنی اُنگلی یعنی سبابہ سے اشارہ کیا کہا ابو عیسیٰ نے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہتے ہین بعض اہل علم۔ اور یہی قول ہے امام شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہا انھون نے آخر تشہد مین چوتڑون پر بیٹھے۔ اور انھون نے ساتھ حدیث ابو حمید کے حجت پکڑی ہے۔ اور کہا انھون نے تشہد اول مین بائین پانون پر بیٹھے اور داہنے کو کھڑا کرے **باب** اشارہ کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان اور یحییٰ بن موسیٰ نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے عبید اللہ بن عمر سے اسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز مین بیٹھتے تو داہنے ہاتھ کو زانو پر رکھتے۔ اور اس اُنگلی کو جو انگوٹھے کے متصل ہے اُٹھا کر اُس سے اشارہ کرتے۔ اور بایان ہاتھ اپنا زانو پر بچھا یا ہوا ہوتا۔ کہا ترمذی نے اور اس باب مین روایت ہے عبد اللہ بن زبیر اور نمیر خزاعی اور ابی ہریرہ اور ابی حمید اور وائل بن حجر سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن غریب ہے۔ ہم اس روایت کو سوا روایت عبید اللہ بن عمر کے اور کسی وجہ سے نہین پہچانتے۔ اور عمل بعض اہل علم کے نزدیک صحابہ اور تابعین سے اسی پر ہے۔ یہ لوگ تشہد مین اشارے[1] کو اختیار کرتے ہین۔ اور یہ قول ہے ہمارے اصحاب کا۔ **باب** نماز سے سلام پھیرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے بندار نے۔ کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے اُسنے ابی الاحوص سے اُسنے عبد اللہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم داہنے اور بائین طرف اس کلمے سے سلام پھیرتے تھے

السّلام علیکم ورحمة اللّٰہ

---

[1] طریق اشارے کا یہ ہے کہ خنصر اور بنصر کو اکٹھا کرے اور وسطے اور ابہام سے حلقہ کرے۔ اور سبابہ سے اشارہ کرے۔ اور اسیکو امام محمد رحمہ اللہ نے موطا مین اختیار کیا ہے اور کہا ہے یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا اور تمام محدثین رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے اور اسی کو صاحب درمختار نے اختیار کیا ہے

السلام علیکم ورحمة الله وفی الباب عن سعد بن ابی وقاص وابن عمر وجابر بن سمرة والبراء وعمار ووائل بن حجر وعدی بن عمیرة وجابر بن عبد الله **قال** ابو عیسی حدیث ابن مسعود حدیث حسن صحیح والعمل علیه عند اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم ومن بعدهم وهو قول سفیان الثوری وابن المبارک واحمد واسحاق **باب** منه ایضا **حدثنا** محمد بن یحیی النیسابوری نا عمرو بن ابی سلمة عن زهیر بن محمد عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یسلم فی الصلوٰة تسلیمة واحدة تلقاء وجهه ثم یمیل الی الشق الایمن شیئا قال وفی الباب عن سهل بن سعد **قال** ابو عیسی وحدیث عائشة لا نعرفه مرفوعا الا من هذا الوجه قال محمد بن اسمعیل زهیر بن محمد اهل الشام یروون عنه مناکیر وروایة اهل العراق اشبه قال محمد وقال احمد بن حنبل کان زهیر بن محمد الذی کان وقع عندهم لیس هو هذا الذی یروی عنه بالعراق کانه رجل اخر قلبوا اسمه وقد قال به بعض اهل العلم فی التسلیم فی الصلوٰة واصح الروایات عن النبی صلی الله علیه وسلم تسلیمتان وعلیه اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم والتابعین ومن بعدهم ورأی قوم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم والتابعین وغیرهم تسلیمة واحدة فی المکتوبة قال الشافعی ان شاء سلم تسلیمة واحدة وان شاء سلم تسلیمتین **باب** ماجاء ان حذف السلام سنة **حدثنا** علی بن حجر نا عبد الله بن المبارک والهقل بن زیاد عن الاوزاعی عن قرة بن عبد الرحمن عن الزهری عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال حذف السلام سنة قال علی بن حجر وقال ابن المبارک یعنی ان لا تمده مدا **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وهو الذی یستحبه اهل العلم وروی عن ابراهیم النخعی انه قال التکبیر جزم والسلام جزم وهقل یقال کان کاتب الاوزاعی **باب** مایقول اذا سلم

السلام علیکم ورحمة الله- اور اس باب مین روایت ہی سعد بن ابی وقاص اور ابن عمر اور جابر بن سمرہ اور براء اور عمار اور وائل بن حجر اور عدی بن عمیرہ اور جابر بن عبد اللہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن مسعودؓ کی حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور من بعدہم سے اسی پر ہی- اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا **باب** دوسرا اسی قسم کا **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیی نیشاپوری نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو ابن ابی سلمہ نے زہیر بن محمد سے اُسنے ہشام بن عروہ سے اسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رضی سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز مین ایک طرف ہی سامنے منھ کے سلام پھیرتے- پھر تھوڑا سا داہنی کروٹ کیطرف جھک جاتے کہا ترمذی نے اور اس باب مین روایت ہی سہل بن سعد سے کہا ابو عیسیٰ نے ہم عائشہ کی روایت کا مرفوع ہونا نہین پہچانتے- مگر اسی وجہ سے کہا محمد بن اسماعیل نے زہیر بن محمد سے اہل شام منکر روایتین نقل کرتے ہین اور روایت اہل عراق کی بہتر ہی کہا محمد نے کہ کہا احمد بن حنبل نے گویا زہیر بن محمد جس سے اہل شام روایت کرتے ہین وہ نہین جس سے عراق مین روایت کی جاتی ہو گویا یہ اور مرد ہی انہوں نے اسکا نام بدل دیا ہی- اور بعض اہل علم نے نماز مین سلام پھیرنا اسی طور سے کہا ہی اور صحیح تر روایتین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سلام کی ہین- اور اسی پر اکثر اہل علم ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین اور من بعدہم سے اور ایک قوم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین وغیرہ سے فرضی نمازون مین ایک طرف سلام پھیرنا ہی جائز رکھا ہے کہا امام شافعی رح نے اگر کوئی چاہے تو ایک سلام پھیرے اور اگر کوئی چاہے تو دو سلام پھیرے **باب** اس بیان مین کہ مختصر سلام پھیرنا سنت ہی **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک اور ہقل بن زیاد نے اوزاعی سے اُسنے قرہ بن عبد الرحمن سے اُسنے زہری سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ رضہ سے کہا اُسنے مختصر کرنا سلام کا سنت ہی کہا علی بن حجر نے اور کہا ابن مبارک نے یعنی اُسکو لمبا نکرے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور اسی کو اہل علم مستحب جانتے ہین- اور ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ کہا اُسنے تکبیر بھی جزم[1] ہے- اور سلام بھی جزم ہے- اور کہا گیا ہے کہ ہقل اوزاعی کا کاتب تھا **باب** جب سلام پھیرے تو کیا کہے-

---

[1] جزم کے معنے قطع کرنے کے ہین- مراد اس سے یہ ہے کہ تکبیر اور سلام کو لمبا نہ کرنا چاہیے یا اُنکے آخر مین اعراب کو لمبا نکرنا چاہیے بلکہ ساکن کرنا چاہیے-

حدثنا احمد بن منيع نا ابو معاوية عن عاصم الاحول عن عبد الله بن الحارث عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سلم لا يقعد الا مقدار ما يقول اللّٰهم انت السّلام ومنك السّلام تباركت ذا الجلال والاكرام **حدثنا** هناد نا مروان بن معاوية وابو معاوية عن عاصم الاحول بهذا الاسناد نحوه وقال تباركت يا ذا الجلال والاكرام قال وفي الباب عن ثوبان وابن عمر وابن عبّاس وابي سعيد وابي هريرة والمغيرة بن شعبة **قال** ابو عيسى حديث عائشة حسن صحيح وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يقول بعد التسليم لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيي ويميت وهو على كل شيء قدير اللّٰهم لا مانع لما اعطيت ولا معطي لما منعت ولا ينفع ذا الجد منك الجدّ وروي انه كان يقول سبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله ربّ العالمين **حدثنا** احمد بن محمد بن موسى قال اخبرني ابن المبارك نا الاوزاعي نا شدّاد ابو عمّار قال حدثني ابو اسماء الرحبيّ قال حدثني ثوبان مولى رسول صلى الله عليه وسلم قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان ينصرف من صلوته استغفر ثلث مرات ثم قال انت السّلام ومنك السلام تباركت يا ذا الجلال والاكرام قال هذا حديث صحيح وابو عمّار اسمه شدّاد بن عبد الله **باب ما جاء في الانصراف عن يمينه وعن يساره** **حدثنا** قتيبة نا ابو الاحوص عن سماك عن حرب عن قبيصة بن هلب عن ابيه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤمنا فينصرف على جانبيه جميعا على يمينه وعلى شماله ٢ وفي الباب عن عبد الله بن مسعود وانس وعبد الله بن عمرو وابي هريرة **قال** ابو عيسى حديث هلب حديث حسن والعمل عليه عند اهل العلم

حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے عاصم احول سے اُسنے عبد اللہ بن حارث سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو نہ بیٹھتے مگر مقدار اسکی کہ یہ کہتے اللّٰھم انت السّلام و منک السلام تبارکت ذا الجلال الاکرام **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے مروان بن معاویہ اور ابو معاویہ نے عاصم احول سے ساتھ اسی سند کے مثل اسکے اور کہا اُسنے تبارکت یا ذا الجلال والاکرام۔ کہا ترمذی نے۔ اور اس باب میں روایت ہی ثوبان اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابی ہریرہ اور مغیرہ بن شعبہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن صحیح ہی۔ اور مروی ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ بعد سلام کے یہ کہتے تھے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الخ یعنی نہیں کوئی لائق پرستش کے سوا سے اللہ کے جو اکیلا ہی اُسکا کوئی شریک نہیں واسطے اُسی کے بادشاہی ہی اور واسطے اسی کے حمد ہی۔ زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہی۔ الٰہی نہیں کوئی منع کرنے والا اُس چیز کو کہ تو دے۔ اور نہیں کوئی دینے والا اُس چیز کو کہ تو منع کرے اور نہیں نفع دیتی صاحب کوشش کو عذاب[1] تیرے سے کوشش۔ اور مروی ہی کہ یہ بھی کہتے تھے۔ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْن وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد بن موسیٰ نے۔ کہا خبر دی مجھے ابن مبارک نے۔ کہا حدیث کی ہمسے اوزاعی نے کہا حدیث کی ہمسے شداد ابو عمار نے کہا حدیث کی مجھے ابو اسماء رحبی نے کہا حدیث کی مجھے ثوبان یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام نے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہونے کا ارادہ کرتے تو تین مرتبہ استغفار پڑھتے پھر یہ کہتے۔ انت السّلام و منک السّلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام۔ کہا ترمذی نے یہ حدیث صحیح ہی۔ اور ابو عمار کا نام شداد بن عبد اللہ ہی **باب** داہین اور باہین طرف پھرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے سماک بن حرب سے اُسنے قبیصہ بن ہلب سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت کراتے تو دونون طرف یعنی داہین اور باہین[2] پھرتے تھے۔ اور اس باب مین روایت ہی عبد اللہ بن مسعود اور انس اور عبد اللہ بن عمرو اور ابی ہریرہ سے۔ رضی اللہ عنہم

کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ہلب کی حسن ہی اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے

[1] یعنے اگر کوئی چاہے کہ مین کوشش کرکے تیرے عذاب سے بچ جاؤن تو بچ نہین سکتا۔ یا یہ معنے ہون کہ نہین نفع دیتی صاحب دولت کو عذاب تیرے سے دولت۔ یعنے کوئی شخص مال سے عذاب تیرے کو ٹال نہین سکتا۔ ۱۲ [2] یعنے دونون طرف پھرنا جائز ہے۔ مگر اولے یہ ہی کہ داہین طرف منھ کرکے بیٹھین۔ کیونکہ آنحضرت ہر ایک کام مین داہین طرف کو بہت دوست رکھتے تھے۔ ہان اگر یہ اعتقاد رکھے کہ داہین طرف پھرنا ضروری ہے تو گناہ ہی جیسا کہ ابن مسعود کا قول اسپر دال ہی لا یجعل احدکم للشیطان شیئا من صلوتہ یری ان حقا علیہ ان لا ینصرف الا عن یمینہ ۱۲

انہ ینصرف علی ای جانبیہ شاء ان شاء عن یمینہ وان شاء عن یسارہ وقد صح الامران عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویروی عن علی ابن ابی طالب انہ قال ان کانت حاجتہ عن یمینہ اخذ عن یمینہ وان کانت حاجتہ عن یسارہ اخذ عن یسارہ **باب** ماجاء فی وصف الصلوۃ **حدثنا** علی بن حجر نا اسمٰعیل بن جعفر عن یحیی بن علی بن یحیی بن خلاد بن رافع الزرقی عن جدہ عن رفاعۃ بن رافع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینما ھو جالس فی المسجد یوما قال رفاعۃ ونحن معہ اذ جاءہ رجل کالبدوی فصلی فاخف صلوتہ ثم انصرف فسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیک فارجع فصل فانک لم تصل فرجع فصلی ثم جاء فسلم علیہ فقال وعلیک فارجع فصل فانک لم تصل مرتین او ثلاثا کل ذلک یاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیک فارجع فصل فانک لم تصل فعاف الناس وکبر علیھم ان یکون من اخف صلوتہ لم یصل فقال الرجل فی اخر ذلک فارنی وعلمنی فانما انا بشر اصیب واخطی فقال اجل اذا قمت الی الصلوۃ فتوضا کما امرک اللہ بہ ثم تشھد فاقم ایضا فان کان معک قرآن فاقرا والا فاحمد اللہ وکبرہ وھللہ ثم ارکع فاطمئن راکعا ثم اعتدل قائما ثم اسجد فاعتدل ساجدا ثم اجلس فاطمئن جالسا ثم قم فاذا فعلت ذلک فقد تمت صلوتک وان انتقصت منہ شیئا انتقصت من صلوتک قال وکان ھذا اھون علیھم من الاولی انہ من انتقص من ذلک شیئا انتقص من صلوتہ ولم تذھب کلھا قال وفی الباب عن ابی ھریرۃ وعمار بن یاسر **قال** ابو عیسٰی حدیث رفاعۃ بن رافع حدیث حسن وقد روی عن رفاعۃ ھذا الحدیث من غیر وجہ

کہ جس طرف کو چاہے پھرے اگر چاہے تو دائین طرف اور اگر چاہے تو بائین طرف اور یہ دونون امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ہین۔ اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہا اُنہون نے اگر اُسکو دائین طرف کوئی حاجت ہو تو دائین طرف کو اختیار کرے اور اگر اُسکو حاجت بائین طرف کی ہو تو بائین طرف کو اختیار کرے **باب** نماز کے طریق کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسماعیل بن جعفر نے یحیی بن علی بن یحیی بن خلاد بن رافع زرقی سے اُنہون نے اپنے دادا سے اُنہون نے رفاعہ بن رافع سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت مین کہ ایک دن مسجد مین بیٹھے ہوئے تھے کہا رفاعہ نے اور ہم بھی آپکے ساتھ تھے ناگاہ آپکے پاس ایک مرد بدوون کی طرح آیا۔ سو اُسنے نماز پڑھی اور بہت ہلکی پڑھی پھر سلام پھیرا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا پھر فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے وعلیک السلام سو تو پلٹ جا اور نماز پڑھ اسواسطے کہ تو نے نماز نہین پڑھی۔ پس وہ پلٹ گیا۔ اور نماز پڑھی اور پھر آیا۔ آپ پر سلام دیا۔ پھر آپ نے فرمایا۔ وعلیک السلام اور پلٹ جا اور نماز پڑھ اسواسطے کہ تو نے نماز نہین پڑھی۔ دو بار یا تین بار اُسنے نماز پڑھی۔ ہر ایک مرتبہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا اور آپ کو سلام دیتا۔ اور آپ اُسکو فرماتے وعلیک اور پلٹ جا اور نماز پڑھ اسلیے کہ تو نے نماز نہین پڑھی۔ پھر لوگون نے مکروہ سمجھا۔ اور اُنپر یہ بات گران گذری۔ کہ ایک شخص نے ہلکی نماز پڑھی ہو اور اُسکی نماز نہ ہوئی ہو۔ پس اُس مرد نے پچھلی مرتبہ کہا پس آپ مجھے سکھلائیے اور دکھلائیے کیونکہ مین آدمی ہون۔ کبھی صواب کرتا ہون کبھی خطا۔ سو فرمایا آپ نے ہان تو جب نماز کی طرف کھڑا ہو تو وضو کر جیسا کہ اللہ تعالی نے تجھے حکم دیا ہے۔ پھر اذان دے اور تکبیر بھی کہہ پس اگر تجھے قرآن یاد ہو تو قرآن پڑھ۔ ورنہ اللہ تعالی کی حمد کر اور اسکی تکبیر اور تہلیل بیان کر پھر رکوع کر اور اطمینان سے رکوع کر۔ پھر سیدھا ہو کر کھڑا ہو پھر سجدہ کر اور سجدہ مین اعتدال کر پھر بیٹھ اور اطمینان سے بیٹھ پھر کھڑا ہو۔ پھر جب تو نے یہ کر لیا تو تیری نماز تمام ہو گئی۔ اور اگر تو نے اس سے کسی چیز کا نقصان کیا تو تو نے اپنی نماز کا نقصان کیا۔ کہا راوی نے اور یہ کلام اُنپر پہلے کلام سے آسان تھا کہ جس شخص نے ان ارکان سے کچھ نقصان کیا تو اُسنے اپنی نماز سے نقصان کیا۔ اور کل نماز اُسکی نہین جاتی۔ کہا ترمذی نے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہؓ اور عمار بن یاسر سے رضی اللہ عنہما کہا ابو عیسی نے حدیث رفاعہ بن رافع کی حسن ہے۔ اور یہ حدیث رفاعہ سے غیر اسوجہ سے بھی مروی ہے

حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد القطان نا عبيد الله بن عمر قال اخبرني سعيد بن ابي سعيد عن ابيه عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل المسجد فدخل رجل فصلى ثم جاء فسلم على النبي صلى الله عليه وسلم فرد عليه السلام فقال ارجع فصل فانك لم تصل فرجع الرجل فصلى كما كان صلى ثم جاء الى النبي صلى الله عليه وسلم فسلم عليه فرد عليه فقال له ارجع فصل فانك لم تصل حتى فعل ذلك ثلث مرات فقال له الرجل والذي بعثك بالحق ما احسن غير هذا فعلمني فقال اذا قمت الى الصلوٰة فكبر ثم اقرأ بما تيسر معك من القرآن ثم اركع حتى تطمئن راكعا ثم ارفع حتى تعتدل قائما ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم ارفع حتى تطمئن جالسا وافعل ذلك في صلواتك كلها قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وروى ابن نمير هذا الحديث عن عبيد الله بن عمر عن سعيد المقبري عن ابي هريرة ولم يذكر فيه عن ابيه عن ابي هريرة ورواية يحيى بن سعيد عن عبيد الله بن عمر اصح وسعيد المقبري قد سمع من ابي هريرة وروى عن ابيه عن ابي هريرة وابو سعيد المقبري اسمه كيسان وسعيد المقبري يكنى ابا سعد حدثنا محمد بن بشار ومحمد بن المثنى قالا نا يحيى بن سعيد القطان نا عبد الحميد بن جعفر نا محمد بن عمرو بن عطاء عن ابي حميد الساعدي قال سمعته وهو في عشرة من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم احدهم ابو قتادة بن ربعي يقول انا اعلمكم بصلوٰة رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا ما كنت اقدمنا له صحبة ولا اكثرنا له اتيانا قال بلى قالوا فاعرض فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام الى الصلوٰة اعتدل قائما ورفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه فاذا اراد ان يركع رفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه ثم قال الله اكبر وركع ثم اعتدل فلم يصوب راسه ولم يقنع ووضع يديه على ركبتيه ثم قال سمع الله لمن حمده

حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید قطان نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن عمر نے کہا خبر دی مجھے سعید بن ابی سعید نے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے اور ایک مرد بھی داخل ہوا پس اُسنے نماز پڑھی پھر آیا اور اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام دیا سو آپ نے اُسکے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ پھر جا اور نماز پڑھ کہ تیری نماز نہیں ہوئی سو وہ لوٹ گیا اور نماز پڑھی جیسا کہ پہلی طرح سے پڑھی تھی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو سلام دیا پھر آپ نے اُسکے سلام کا جواب دیا اور فرمایا پھر جا اور نماز پڑھ کیونکہ تیری نماز نہیں ہوئی حتی کہ اُسنے تین دفعہ نماز پڑھی پھر اُسنے آنحضرت صلعم سے کہا قسم ہے اُس ذات کی جسنے آپ کو ساتھ حق کے بھیجا ہے میں اس سے اچھی نہیں جانتا سو آپ مجھے سکھلائیے۔ پس فرمایا آپ نے جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو تکبیر کہہ پھر قرآن پڑھ جو تجھے آسان معلوم ہوتا ہو پھر رکوع کر یہانتک کہ تجھے رکوع میں اطمینان ہو۔ پھر سر اُٹھا تاکہ تو قیام میں سیدھا ہو جاوے پھر سجدہ کر یہانتک کہ تجھے سجدہ میں اطمینان ہو پھر سر اُٹھا یہانتک کہ تو اطمینان سے بیٹھ جاوے۔ اور اسیطرح تمام نماز میں کر کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کی ہے اس حدیث کو ابن نمیر نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے لیکن نہیں ذکر کیا اُسنے اپنی روایت میں یہ کہ روایت کی اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اور روایت یحیی بن سعید کی جو عبید اللہ بن عمر سے ہے بہت صحیح ہے اور سعید مقبری کا ابی ہریرہ سے سماع ہے۔ اور روایت کی اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اور ابی سعید مقبری کا نام کیسان ہے اور سعید مقبری کی کنیت ابا سعد ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار اور محمد بن مثنی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید قطان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الحمید بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عمرو بن عطاء نے ابی حمید ساعدی سے کہا اُسنے سنا میں نے اِس حدیث کو اُس حالت میں کہ ابی حمید نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دس اصحاب میں تھا ایک اُنکا ابو قتادہ بن ربعی ہے کہ کہتا تھا میں تمسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا زیادہ واقف ہوں کہا انھوں نے تو نے ہمسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زیادہ صحبت نہیں کی اور نہ تو آپ کے پاس ہم سے زیادہ آیا ہے کہا اُسنے ہاں کیوں نہیں۔ کہا انھوں نے پس بیان کر کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو سیدھے کھڑے ہوتے۔ اور دونوں ہاتھوں کو اُٹھاتے یہانتک کہ اُن دونوں کو اپنے کاندھوں کے برابر کرتے پھر جب رکوع کرنے کا ارادہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کو بلند کرتے یہانتک کہ اُن دونوں کو کاندھوں کے برابر کرتے پھر کہتے اللہ اکبر اور رکوع کرتے پھر برابر ہو جاتے سو نہ سر کو نیچا کرتے اور نہ اونچا کرتے۔ اور دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے پھر کہتے سمع اللہ لمن حمدہ

ورفع يديه واعتدل حتى يرجع كل عظم في موضعه معتدلا ثم هوى الى الارض ساجدا ثم قال الله اكبر ثم جافى عضديه عن ابطيه وفتح اصابع رجليه ثم ثنى رجله اليسرى وقعد عليها ثم اعتدل حتى يرجع كل عظم في موضعه معتدلا ثم هوى ساجدا ثم قال الله اكبر ثم ثنى رجله وقعد واعتدل حتى يرجع كل عظم في موضعه ثم نهض ثم صنع في الركعة الثانية مثل ذلك حتى اذا قام من السجدتين كبر ورفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه كما صنع حين افتتح الصلوة ثم صنع كذلك حتى كانت الركعة التي تنقضي فيها صلوته اخر رجله اليسرى وقعد على شقه متوركا ثم سلم **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح قال ومعنى قوله اذا قام من السجدتين رفع يديه يعني اذا قام من الركعتين **حدثنا** محمد بن بشار والحسن بن علي الحلواني وغير واحد قالوا انا ابو عاصم نا عبد الحميد بن جعفر نا محمد بن عمرو بن عطاء قال سمعت ابا حميد الساعدي في عشرة من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فيهم ابو قتادة بن ربعي فذكر نحو حديث يحيى بن سعيد بمعناه وزاد فيه ابو عاصم عن عبد الحميد بن جعفر هذا الحرف قالوا صدقت هكذا صلى النبي صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء في القراءة في الصبح **حدثنا** هناد نا وكيع عن مسعر وسفيان عن زياد بن علاقة عن عمه قطبة بن مالك قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في الفجر والنخل باسقات في الركعة الاولى قال وفي الباب عن عمرو بن حريث وجابر بن سمرة وعبد الله بن السائب وابي برزة وام سلمة **قال** ابو عيسى حديث قطبة بن مالك حديث حسن صحيح وروي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قرأ في الصبح بالواقعة وروي عنه انه كان يقرأ في الفجر من ستين اية الى مائة وروي عنه انه قرأ اذا الشمس كورت وروي عن عمر انه كتب الى ابي موسى ان اقرأ في الصبح بطوال المفصل **قال** ابو عيسى وعلى هذا العمل عند اهل العلم وبه يقول سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي **باب** ما جاء في القراءة في الظهر والعصر

اور دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور برابر ہو جاتے حتیٰ کہ ہر ایک ہڈی اپنی جگہ پر حالت اعتدال میں لوٹ آتی پھر زمین کی طرف سجدہ کرنے کے لیے جاتے۔ پھر کہتے اللہ اکبر۔ پھر دونوں بازوؤں کو اپنی بغلوں مبارک سے دور رکھتے اور اپنے پاؤں کی انگلیوں کو کشادہ کرتے پھر اپنے بائیں پاؤں کو پیچ دیتے اور اس پر بیٹھتے پھر برابر ہو جاتے پھر ایک ہڈی حالت اعتدال میں اپنی جگہ پر ہو جاتی پھر سجدہ کرنے کے لیے نیچے جاتے۔ پھر کہتے اللہ اکبر پھر اپنے پاؤں کو پیچ دیتے اور اس پر بیٹھتے اور برابر ہو جاتے حتیٰ کہ ہر ایک ہڈی اپنی جگہ پر آجاتی پھر کھڑے ہو جاتے۔ پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے حتیٰ کہ جب دونوں سجدوں سے فارغ ہو کر کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے یہانتک کہ ان دونوں کو کاندھے کے برابر کرتے جسطرح کہ جب نماز شروع کرتے ہی کیا تھا پھر ایسا ہی کرتے رہے تا کہ جب وہ رکعت ہو جسمیں نماز تمام ہو جاتی ہے تو آپ نے بائیں پاؤں کو مؤخر کیا اور اپنی ایک طرف پر بطور تورک کے بیٹھے پھر سلام پھیرا کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ کہا ابو عیسےٰ نے اور معنی قول اسکے کہ جب دونوں سجدوں سے کھڑے ہوتے تو دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے۔ یہ ہیں کہ جب دونوں رکعتوں سے کھڑے ہوتے الخ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے۔ اور حسن بن علی حلوانی اور کئی لوگوں نے کہا انھوں خبر دی ہمکو ابو عاصم نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الحمید بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عمرو بن عطار نے کہا اسنے سنا میں نے ابا حمید ساعدی سے جو کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دس صحابیوں میں تھا۔ انمیں سے ابو قتادہ بن ربعی ہے پس ذکر کیا اسنے مثل حدیث یحیٰی بن سعید کے ساتھ اسکے معنے کے۔ اور زیادہ کیا اسمیں ابو عاصم نے عبد الحمید بن جعفر سے اس حرف کو کہ کہا انھوں نے سچ کہا تو نے ایسا ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہے **باب** فجر کی قراءت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے مسعر اور سفیان سے انھوں نے زیاد بن علاقہ سے اسنے اپنے چچا قطبہ بن مالک سے کہا اسنے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فجر کی نماز کی پہلی رکعت میں پڑھتے والنخل باسقات کہا ترمذی نے اور اس باب میں روایت ہے عمرو بن حریث اور جابر بن سمرہ اور عبد اللہ بن سائب اور ابی برزہ اور ام سلمہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسےٰ نے حدیث قطبہ بن مالک کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فجر کی نماز میں سورت واقعہ پڑھی۔ اور مروی ہے کہ آپ فجر کی نماز میں ساٹھ آیتوں سے سو تک پڑھتے تھے۔ اور مروی ہے آپ سے کہ پڑھا آپ نے اذا الشمس کورت۔ اور مروی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ اسنے ابی موسے کی طرف لکھا کہ فجر کی نماز میں طوال مفصل پڑھا کر کہا ابو عیسےٰ نے اور اسی پر اہل علم کے نزدیک عمل ہے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی

باب ظہر اور عصر کی قراءت کے بیان میں۔

حدثنا احمد بن منیع نا یزید بن ھارون نا حماد بن سلمۃ عن سماک بن حرب عن جابر بن سمرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ فی الظھر والعصر بالسماء ذات البروج والسماء والطارق وشبھھما قال وفی الباب عن خباب وابی سعید وابی قتادۃ وزید بن ثابت والبراء **قال** ابو عیسی حدیث جابر بن سمرۃ حدیث حسن صحیح وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قرأ فی الظھر قدر تنزیل السجدۃ وروی عنہ انہ کان یقرأ فی الرکعۃ الاولی من الظھر قدر ثلثین اٰیۃ وفی الرکعۃ الثانیۃ قدر خمسۃ عشر اٰیۃ وروی عن عمر انہ کتب الی ابی موسی ان اقرأ فی الظھر باوساط المفصل ورأی بعض اھل العلم ان قرأۃ صلوۃ العصر کنحو القرأۃ فی صلوۃ المغرب یقرأ بقصار المفصل وروی عن ابراھیم النخعی انہ قال تعدل صلوۃ العصر بصلوۃ المغرب فی القرأۃ وقال ابراھیم تضعف صلوۃ الظھر علی صلوۃ العصر فی القرأۃ اربع مرار **باب** فی القرأۃ فی المغرب **حدثنا** ھناد نا عبدۃ عن محمد بن اسحاق عن الزھری عن عبید اللہ بن عبد اللہ عن ابن عباس عن امہ ام الفضل قالت خرج الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو عاصب راسہ فی مرضہ فصلی المغرب فقرأ بالمرسلات فما صلیھا بعد حتی لقی اللہ عزوجل وفی الباب عن جبیر بن مطعم وابن عمر وابی ایوب وزید بن ثابت قال حدیث ام الفضل حدیث حسن صحیح وروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قرأ فی المغرب بالاعراف فی الرکعتین کلتیھما وروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قرأ فی المغرب بالطور وروی عن عمر انہ کتب الی ابی موسی ان اقرأ فی المغرب بقصار المفصل وروی عن ابی بکر انہ قرأ فی المغرب بقصار المفصل قال وعلی ھذا العمل عند اھل العلم وبہ یقول ابن المبارک واحمد واسحاق وقال الشافعی وذکر عن مالک انہ یکرہ ان یقرأ فی صلوۃ المغرب بالسور الطوال نحو الطور والمرسلات قال الشافعی لا اکرہ ذلک بل استحب ان یقرأ بھذہ السور فی الصلوۃ المغرب **باب** ماجاء فی القراءۃ فی صلوۃ العشاء

حدثنا عبدۃ بن عبد اللہ الخزاعی نا زید بن حباب نا ابن واقد عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ

حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے اُسنے سماک بن حرب سے اُسنے جابر بن سمرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز مین سورت والسماء ذات البروج اور والسماء والطارق اور جوان دونون کے ہم مثل ہون پڑھا کرتے تھے کہا ترمذی نے اور اس باب مین روایت ہی خباب اور ابی سعید اور ابی قتادہ اور زید بن ثابت اور براء سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسی نے حدیث جابر بن سمرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے ظہر کی نماز مین برابر تنزیل السجدہ کے پڑھا - اور مروی ہے آپ سے کہ آپ ظہر کی پہلی رکعت مین بقدر تیس آیتون کے پڑھا کرتے تھے - اور دوسری رکعت مین بقدر پندرہ آیتون کے اور مروی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ اُسنے ابی موسی کی طرف لکھا کہ ظہر کی نماز مین اوساط مفصل پڑھا کر اور بعض اہل علم نے کہا ہی کہ قرأت نماز عصر کی مثل قرأت نماز مغرب کے ہی کہ پڑھے اُسمین قصار مفصل - اور مروی ہی ابراہیم نخعی سے کہ کہا اُسنے نماز عصر کی قرأت مین نماز مغرب کے برابر ہے - اور کہا ابراہیم نے ظہر کی نماز عصر کی نماز پر چار حصہ زیادہ ہی **باب** مغرب میں قرأت کا بیان **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے محمد بن اسحاق سے اُسنے زہری سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ سے اُسنے ابن عباس سے اُنسے اپنی والدہ ام فضل سے کہ کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیماری مین اپنے سر مبارک پر پٹی باندھے ہوئے ہماری طرف نکلے - سو آپ نے مغرب کی نماز پڑھی اور اسمین سورت مرسلات پڑھی - پھر حضرت نے بعد اُسکے کوئی نماز نہین پڑھی تاکہ اللہ تعالی غالب او بزرگ سے ملاقات کی - اور اس باب مین روایت ہی جبیر بن مطعم اور ابن عمر اور ابی ایوب اور زید بن ثابت سے رضی اللہ عنہم - کہا ترمذی نے حدیث ام الفضل کی حدیث حسن صحیح ہی اور مروی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے مغرب کی دو رکعتون مین سورہ اعراف پڑھی اور مروی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے مغرب مین سورہ طور پڑھی - اور مروی ہی حضرت عمر رض سے کہ اُنسے ابی موسی کی طرف لکھا کہ مغرب کی نماز مین قصار مفصل پڑھا کر - اور مروی ہی ابی بکر رض سے کہ اُنسے مغرب کی نماز مین سورتین قصار مفصل پڑھی ہین - کہا ترمذی نے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہی - اور ساتھ اسی کے کہتا ہی ابن مبارک اور احمد اور اسحاق - اور کہا شافعی نے اور ذکر کیا گیا ہی امام مالک سے کہ وہ مغرب کی نماز مین لمبی سورتین مثل طور اور مرسلات پڑھنے کو مکروہ جانتا تھا - کہا شافعی نے مین اسکو مکروہ نہین جانتا بلکہ مین مستحب جانتا ہون کہ مغرب کی نماز مین یہ سورتین پڑھی جائین - **باب** عشاء کی نماز مین قرأت کا بیان **حدیث** کی ہمسے عبدہ بن عبد اللہ خزاعی نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن خباب نے کہا حدیث کی ہمسے ابن واقد نے عبد اللہ بن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے

قال ابن عازب عن البراء وفي الباب عن السور نحوها من والشمس وضحاها الاخرة بالشمس يقرأ في العشاء الآخرة بالشمس وضحاها ونحوها من السور وفي الباب عن البراء بن عازب قال ابو عيسى حديث بريدة حديث حسن وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قرأ في العشاء الآخرة بسورة والتين والزيتون وروي عن عثمان ابن عفان انه كان يقرأ في العشاء بسور من اوساط المفصل نحو سورة المنافقين واشباهها وروي عن اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين انهم قرؤا باكثر من هذا واقل كان الامر عندهم واسع في هذا واحسن شيء في ذلك ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قرأ بالشمس وضحاها والتين والزيتون حدثنا هناد نا ابو معاوية عن يحيى بن سعيد الانصاري عن عدي بن ثابت عن البراء بن عازب ان النبي صلى الله عليه وسلم قرأ في العشاء الآخرة بالتين والزيتون وهذا حديث حسن صحيح

باب ماجاء في القرأة خلف الامام حدثنا هناد نا عبدة بن سليمان عن محمد بن اسحاق عن مكحول عن محمود ابن الربيع عن عبادة بن الصامت قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الصبح فثقلت عليه القرأة فلما انصرف قال اني اراكم تقرؤن وراء امامكم قال قلنا يا رسول الله اي والله قال لا تفعلوا الا بام القرآن فانه لا صلوة لمن لم يقرأ بها قال وفي الباب عن ابي هريرة وعائشة وانس وابي قتادة وعبد الله بن عمرو قال ابو عيسى حديث عبادة حديث حسن وروى هذا الحديث الزهري عن محمود بن الربيع عن عبادة بن الصامت عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا صلوة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب هذا اصح والعمل على هذا الحديث في القرأة خلف الامام عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين وهو قول مالك بن انس وابن المبارك والشافعي واحمد واسحاق يرون القراءة خلف الامام

باب ماجاء في ترك القرأة خلف الامام اذا جهر الامام بالقراءة حدثنا الانصاري نا معن نا مالك عن ابن شهاب عن ابن اكيمة الليثي عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم انصرف من صلوة جهر فيها بالقرأة فقال هل قرأ معي احد منكم انفا فقال رجل نعم يا رسول الله قال اني اقول مالي انازع القرآن

کہ کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز مین والشمس وضحٰہا اور مثل اسکے سورتین پڑھا کرتے تھے اور اس باب مین روایت ہو براء بن عازب سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث بریدہ کی حسن ہو۔ اور مروی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے عشاء کی نماز مین سورت والتین والزیتون پڑھی۔ اور مروی ہی حضرت عثمان بن عفان رضی سے کہ وہ عشاء کی نماز مین سورتین اوساط مفصل مثل سورت منافقون کے اور مثل اسکے پڑھا کرتے تھے۔ اور مروی ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین سے کہ اُنھون نے اس نماز مین اس سے زیادہ اور کم بھی قرأت پڑھی ہو گویا یہ حکم اُنکے نزدیک اس نماز مین فراخ ہو۔ اور سب سے اچھی چیز اسمین جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہو یہ ہو کہ پڑھا آپ نے والشمس وضحٰہا والتین والزیتون حدیث کی ہمسے ہناد نے۔ کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے یحییٰ بن سعید انصاری سے اُسنے عدی بن ثابت سے اُسنے براء بن عازب سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز مین سورت والتین والزیتون پڑھی اور یہ حدیث حسن صحیح ہو

باب امام کے پیچھے قرأت پڑھنے کے بیان مین حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان نے محمد بن اسحاق سے اُسنے مکحول سے اُسنے محمود بن ربیع سے اُسنے عبادہ بن صامت سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھی سو آپ پر قرأت بوجھل ہو گئی پس جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا آپ نے مین گمان کرتا ہون کہ تم اپنے امام کے پیچھے قرأت پڑھتے ہو کہا راوی نے کہا ہمنے یا رسول اللہ ہان قسم ہو اللہ کی فرمایا آپ نے نہ پڑھا کرو مگر الحمد اسلیے کہ نہین ہوتی نماز اُس شخص کی جو اُسکو نہ پڑھے کہا ترمذی نے اور اس باب مین روایت ہو ابی ہریرہ اور عائشہ اور انس رضی اور ابی قتادہ اور عبد اللہ بن عمرو سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبادہ بن صامت کی حدیث حسن ہو اور روایت کیا ہو اس حدیث کو زہری نے محمود بن ربیع سے اُسنے عبادہ بن صامت سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے نہین نماز اُس شخص کی جو نہ پڑھے فاتحۃ الکتاب۔ اور یہ روایت بہت صحیح ہو۔ اور اکثر اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین سے امام کے پیچھے قرأت پڑھنے کے بارے مین عمل اسی پر ہو اور یہی قول ہو مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ یہ سب لوگ امام کے پیچھے قرأت ضروری جانتے ہین

باب امام کے پیچھے قرأت نہ پڑھنے کے بیان مین جبکہ امام قرأت پکار کر پڑھتا ہو حدیث کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ابن شہاب سے اُسنے ابن اکیمۃ اللیثی سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے اس نماز سے جسمین قرأت پکار کر پڑھی جاتی تھی سو فرمایا آپ نے کیا تم مین سے کسی نے اب میرے ساتھ قرأت پڑھی ہو پس کہا ایک مرد نے ہان یا رسول اللہ فرمایا آپ نے مین کہتا ہون کیا وجہ ہو کہ میرے ساتھ قرآن مین جھگڑا کیا جاتا ہو

قال فانتهى الناس عن القراءة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما يجهر فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم من الصلوات بالقراءة حين سمعوا ذلك من رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي الباب عن ابن مسعود وعمران ابن حصين وجابر بن عبد الله **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن وابن اكيمة الليثي اسمه عمارة ويقال عمرو بن اكيمة وروى بعض اصحاب الزهري هذا الحديث وذكروا هذا الحرف قال قال الزهري فانتهى الناس عن القراءة حين سمعوا ذلك من رسول الله صلى الله عليه وسلم وليس في هذا الحديث ما يدخل على من راى القراءة خلف الامام لان ابا هريرة هو الذي روى عن النبي صلى الله عليه وسلم هذا الحديث وروى ابو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من صلى صلوة لم يقرأ فيها بام القرآن فهي خداج غير تمام فقال له حامل الحديث اني اكون احيانا وراء الامام قال اقرأ بها في نفسك وروى ابو عثمان النهدي عن ابي هريرة قال امرني النبي صلى الله عليه وسلم ان انادي ان لا صلوة الا بقراءة فاتحة الكتاب واختار اصحاب الحديث ان لا يقرأ الرجل اذا جهر الامام بالقراءة وقالوا يتبع سكتات الامام وقد اختلف اهل العلم في القراءة خلف الامام فرأى اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين ومن بعدهم القراءة خلف الامام وبه يقول مالك وابن المبارك والشافعي واحمد واسحاق وروي عن عبد الله بن المبارك انه قال انا اقرأ خلف الامام والناس يقرأون الا قوم من الكوفيين واري ان من يقرأ صلوته جائزة وشدد قوم من اهل العلم في ترك قراءة فاتحة الكتاب ان كان خلف الامام فقالوا لا تجزي صلوة الا بقراءة فاتحة الكتاب وحده كان او خلف الامام وذهبوا الى ما روي عبادة بن الصامت عن النبي صلى الله عليه وسلم وقرأ عبادة بن الصامت بعد النبي صلى الله عليه وسلم خلف الامام وتأول قول النبي صلى الله عليه وسلم لا صلوة الا بقراءة فاتحة الكتاب.

کہا راوی نے پس لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرأت پڑھنے مین اُن نمازوں مین جنمین آنحضرتؐ پکار کر پڑھتے تھے ہٹ گئے جبکہ انھون نے یہ بات آنحضرت سے سُن لی۔ اور اس باب مین روایت ہی ابن مسعود اور عمران بن حصین اور جابر بن عبد اللہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہی اور ابن اکیمہ لیثی کا نام عمارہ ہی۔ اور اسکو عمرو بن اکیمہ کہا جاتا ہی اور بعض اصحاب زہری نے اس حدیث کو روایت کیا ہی۔ اور اس حرف کو ذکر کیا کہا بعض نے کہا زہری نے پس لوگ قرأت سے ہٹ گئے جبکہ انھون نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُن لی اور اس حدیث مین کوئی ایسی بات نہین جس سے اعتراض وارد ہو اُس شخص پر جسنے امام کے پیچھے قرأت کو جائز رکھا ہی کیونکہ یہی ابو ہریرہ ہی جسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو روایت کی ہی۔ اور نیز روایت کی ہی ابو ہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ کہا اُسنے جسنے نماز پڑھی اور اُسنے اسمین سورۂ فاتحہ نہ پڑھی تو وہ نماز ناقص ہی پوری نہین۔ پس ابو ہریرہ کو ایک حامل حدیث (یعنی شاگرد) نے کہا مین تو کبھی امام کے پیچھے ہوتا ہون تو کہا ابو ہریرہ نے اُسکو اپنے دل مین پڑھ۔ اور روایت کی ہی ابو عثمان نہدی نے ابی ہریرہ سے کہ کہا اُسنے مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا یہ کہ آواز دون کہ نہین نماز ہوتی مگر ساتھ پڑھنے سورۂ فاتحہ کے۔ اور اصحاب حدیث نے اختیار کیا ہی کہ آدمی قرأت نہ پڑھے جبکہ امام قرأت بلند آواز سے پڑھے اور کہا کہ امام کے سکتون کی متابعت کرے (یعنی جب امام سکوت کرتا ہی اُسوقت پڑھے) اور اہل علم نے امام کے پیچھے قرأت پڑھنے مین اختلاف کیا ہی پس اکثر اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین اور من بعدہم سے امام کے پیچھے قرأت پڑھنے کو جائز رکھا ہی۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہی امام مالک اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور عبد اللہ بن مبارک سے مروی ہی کہ کہا اُسنے مین امام کے پیچھے پڑھتا ہون۔ اور لوگ بھی۔ مگر ایک قوم کوفیون سے۔ اور مین یہ بھی گمان کرتا ہون کہ جو شخص نہ پڑھے اسکی نماز جائز ہو جاتی ہی۔ اور ایک قوم نے اہل علم سے سورۂ فاتحہ کے نہ پڑھنے مین بہت تشدد کی ہی۔ اگرچہ امام کے پیچھے ہو۔ سو کہا انھون نے نماز جائز ہی نہین ہوتی مگر ساتھ سورہ فاتحہ کے تنہا ہو یا امام کے پیچھے اور یہ لوگ عبادہ بن صامت کی روایت کی طرف گئے ہین جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی۔ اور عبادہ بن صامت نے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے امام کے پیچھے قرأت پڑھی ہی اور اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول پر عمل کیا ہی کہ نماز نہین ہوتی مگر ساتھ پڑھنے سورہ فاتحہ کے

[1] یعنی زہری کے بعض شاگردون نے اس روایت مین یہ لفظ ذکر کیا ہے کہ لوگ قرأت پڑھنے سے ہٹ گئے جب کہ انھون نے آنحضرتؐ سے یہ سُن لیا کہ تم میرے ساتھ جھگڑا کیون کرتے ہو **مؤلف** کہتا ہے کہ اس روایت سے اُس شخص پر اعتراض وارد نہین ہو سکتا جسنے امام کے پیچھے قرأت پڑھنے کو جائز رکھا ہی اسلیے کہ ابو ہریرہؓ نے دونون روایتون کو بیان کیا ہے اگر دونون مین تعارض ہوتا تو کیون بیان کرتا۔ اس سے ظاہری تعارض کے ارتفاع کے واسطے اُسنے اپنے شاگرد سے کہدیا کہ اپنے دل مین پڑھا کر جبکہ اُسنے اعتراض کیا کہ مین کبھی امام کے پیچھے ہوتا ہون۔

وبه يقول الشافعي واسحاق وغيرهما واما احمد بن حنبل فقال معنى قول النبي صلى الله عليه وسلم لا صلوة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب اذا كان وحده واحتج بحديث جابر بن عبد الله حيث قال من صلى ركعة لم يقرأ فيها بام القرآن فلم يصل الا ان يكون وراء الامام قال احمد فهذا رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم تاول قول النبي صلى الله عليه وسلم لا صلوة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب ان هذا اذا كان وحده واختار احمد مع هذا القراءة خلف الامام وان لا يترك الرجل فاتحة الكتاب وان كان خلف الامام **حدثنا** اسحاق بن موسى الانصاري نا معن نا مالك عن ابي نعيم وهب بن كيسان انه سمع جابر بن عبد الله يقول من صلى ركعة لم يقرأ فيها بام القرآن فلم يصل الا ان يكون وراء الامام هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء ما يقول عند دخول المسجد **حدثنا** علي بن حجر نا اسمعيل بن ابراهيم عن ليث عن عبد الله بن الحسن عن امه فاطمة بنت الحسين عن جدتها فاطمة الكبرى قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل المسجد صلى على محمد وسلم وقال رب اغفر لي ذنوبي وافتح لي ابواب رحمتك واذا خرج صلى على محمد وسلم وقال رب اغفر لي ذنوبي وافتح لي ابواب فضلك وقال علي بن حجر قال اسمعيل بن ابراهيم فلقيت عبد الله بن الحسن بمكة فسالته عن هذا الحديث فحدثني به قال كان اذا دخل قال رب افتح لي ابواب رحمتك واذا خرج قال رب افتح لي ابواب فضلك وفي الباب عن ابي حميد وابي اسيد وابي هريرة **قال** ابو عيسى حديث فاطمة حديث حسن وليس اسناده بمتصل وفاطمة ابنة الحسين لم تدرك فاطمة الكبرى انما عاشت فاطمة بعد النبي صلى الله عليه وسلم اشهرا **باب** ما جاء اذا دخل احدكم المسجد فليركع ركعتين **حدثنا** قتيبة بن سعيد نا مالك بن انس عن عامر بن عبد الله بن الزبير عن عمرو بن سليم الزرقي عن ابي قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جاء احدكم المسجد فليركع ركعتين قبل ان يجلس قال وفي الباب عن جابر وابي امامة وابي هريرة وابي ذر وكعب بن مالك

اور ساتھ اسی کے کہتا ہے امام شافعی اور اسحاق وغیرہ۔ اور امام احمد حنبل نے کہا ہے کہ معنی قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ نہیں نماز اس شخص کی جو سورت فاتحہ نہ پڑھے یہ ہیں کہ جب آدمی تنہا ہو یعنی اکیلے آدمی کے حق میں ہے۔ اور دلیل پکڑی امام احمد نے ساتھ حدیث جابر بن عبداللہ کے کہ کہا اُسنے جسنے ایک رکعت پڑھی اُسنے اُسمین سورت فاتحہ نہیں پڑھی تو اُسکی نماز نہیں ہوئی مگر یہ کہ امام کے پیچھے ہو کہا امام احمد نے اس مرد نے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے ہے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کو (کہ نہیں نماز اس شخص کی جو سورت فاتحہ نہ پڑھے) اسطرح تاویل کیا ہے کہ یہ اُسوقت ہے کہ آدمی تنہا نماز پڑھتا ہو۔ اور امام احمد نے باوجود اسکے امام کے پیچھے قرأت پڑھنے کو پسند کیا ہے اور یہ کہ آدمی سورت فاتحہ ترک نہ کرے اگرچہ امام کے پیچھے ہو۔ **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسی انصاری نے۔ کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ابی نعیم یعنی وہب بن کیسان سے کہ سُنا اُنسے جابر بن عبداللہ سے کہ کہتا جس شخص نے ایک رکعت پڑھی اُسمین اُسنے سورت فاتحہ نہیں پڑھی تو اُسکی نماز نہیں ہوئی مگر جب امام کے پیچھے ہو یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** مسجد میں داخل ہونے کے وقت کیا کہے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے لیث سے اُسنے عبداللہ بن حسن سے اُسنے اپنی والدہ فاطمہ بنت حسین سے اُسنے اپنی دادی فاطمہ کبریٰ سے کہ کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تھے تو محمد (یعنی اپنی ذات مبارک) پر درود اور سلام بھیجتے اور کہتے اے رب میرے گناہ بخش اور مجھپر دروازے اپنی رحمت کے کشادہ کر۔ اور جب نکلتے تو بھی محمد (یعنی اپنی ذات مبارک) پر درود و سلام بھیجتے اور کہتے اے رب میرے میرے گناہ بخش اور مجھپر دروازے اپنی رحمت کے کشادہ کر۔ اور کہا علی بن حجر نے کہا اسمعیل بن ابراہیم نے پس میں عبداللہ بن حسن کو مکے میں ملا پس اُس سے میں نے اِس حدیث کی بابت سوال کیا تو اُسنے مجھسے حدیث بیان کی کہا اُسنے جب آنحضرتؐ داخل ہوتے تھے تو کہتے تھے اے رب میرے دروازے رحمت کے کشادہ کر۔ اور جب نکلتے تو کہتے اے رب میرے مجھپر دروازے اپنے فضل کے کشادہ کر۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی حمید اور ابی اسید اور ابی ہریرہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث فاطمہؓ کی حسن ہے اور اسناد اسکی متصل نہیں کیونکہ فاطمہ بنت حسین نے فاطمہ کبریٰ کو نہیں پایا کیونکہ فاطمہ کبریٰ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چند مہینے جیتی رہی تھیں **باب** اس بیان میں کہ جب کوئی تم میں سے مسجد میں داخل ہو تو دو رکعتیں پڑھے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انسؓ نے عامر بن عبداللہ بن زبیر سے اُسنے عمرو بن سلیم زرقی سے اُسنے ابی قتادہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کوئی تم میں سے مسجد میں آئے تو چاہیے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھے کہا ترمذی نے اور اس باب میں روایت ہے جابر اور ابی امامہ اور ابی ہریرہ اور ابی ذر اور کعب بن مالک سے رضی اللہ عنہم

قال ابو عیسٰی وحدیث ابی قتادة حدیث حسن صحیح وقد روی هذا الحدیث محمد بن عجلان وغیر واحد عن عامر بن عبد الله بن الزبیر نحو روایة مالك بن انس وروی سهیل بن ابی صالح هذا الحدیث عن عامر بن عبد الله بن الزبیر عن عمرو بن سلیم عن جابر بن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم وهذا حدیث غیر محفوظ والصحیح حدیث ابی قتادة والعمل علی هذا الحدیث عند اصحابنا استحبوا اذا دخل الرجل المسجد ان لا یجلس حتی یصلی الرکعتین الا ان یکون له عذر قال علی بن المدینی وحدیث سهیل بن ابی صالح خطاء اخبرنی بذلك اسحٰق بن ابراهیم عن علی بن المدینی **باب** ما جاء ان الارض کلها مسجد الا المقبرة والحمام **حدثنا** ابن ابی عمر وابو عمار الحسین بن حریث قالا نا عبد العزیز بن محمد عن عمرو بن یحیٰی عن ابیه عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الارض کلها مسجد الا المقبرة والحمام وفی الباب عن علی وعبد الله بن عمرو وابی هریرة وجابر وابن عباس وحذیفة وانس وابی امامة وابی ذر قالوا ان النبی صلی الله علیه وسلم قال جعلت لی الارض کلها مسجدا وطهورا **قال** ابو عیسٰی حدیث ابی سعید قد روی عن عبد العزیز بن محمد روایتین منهم من ذکر عن ابی سعید ومنهم من لم یذکره وهذا حدیث فیه اضطراب روی سفیان الثوری عن عمرو بن یحیٰی عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم مرسلا ورواه حماد بن سلمة عن عمرو بن یحیٰی عن ابیه عن ابی سعید عن النبی صلی الله علیه وسلم ورواه محمد بن اسحٰق عن عمرو بن یحیٰی عن ابیه قال وکان عامة روایته عن ابی سعید عن النبی صلی الله علیه وسلم ولم یذکر فیه عن ابی سعید وکان روایة الثوری عن عمرو بن یحیٰی عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم اثبت واصح **باب** ما جاء فی فضل بنیان المسجد **حدثنا** بندار نا ابو بکر الحنفی نا عبد الحمید بن جعفر عن ابیه عن محمود بن لبید عن عثمان بن عفان قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من بنی لله مسجدا بنی الله له مثله فی الجنة وفی الباب عن ابی بکر وعمر وعلی وعبد الله بن عمرو وانس وابن عباس وعائشة وام حبیبة وابی ذر وعمرو بن عبسة وواثلة بن الاسقع وابی هریرة وجابر بن عبد الله

کہا ابو عیسیٰ نے اور حدیث ابو قتادہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اس حدیث کو محمد بن عجلان اور کئی اور لوگوں نے عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے مثل روایت مالک بن انس کے روایت کیا ہے۔ اور روایت کیا ہے سہیل بن ابی صالح نے اس حدیث کو عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے انہوں نے عمرو بن سلیم سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ حدیث محفوظ نہیں ہے اور صحیح حدیث ابی قتادہ کی ہے۔ اور عمل ہمارے اصحاب کا اسی پر ہے انہوں نے مستحب جانا ہے کہ جب کوئی مرد مسجد میں داخل ہو تو نہ بیٹھے تاکہ دو رکعتیں پڑھ لے مگر یہ کہ اسکو عذر ہو کہا علی بن مدینی نے اور حدیث سہیل بن ابی صالح کی خطا ہے خبر دی ہے مجھ کو ساتھ اسکے اسحٰق بن ابراہیم نے علی بن مدینی سے **باب** اس بیان میں کہ تمام زمین مسجد ہے مگر مقبرہ اور حمام **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر اور ابو عمار الحسین بن حریث نے کہا ان دونوں نے حدیث کی ہم سے عبد العزیز بن محمد نے عمرو بن یحیٰی سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی سعید خدری سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ تمام زمین[1] مسجد ہے مگر مقبرہ اور حمام اور اس باب میں علی اور عبد اللہ بن عمرو اور ابی ہریرہ اور جابر اور ابن عباس اور حذیفہ اور انس اور ابی امامہ اور ابی ذر سے روایت ہے۔ کہا انہوں نے یہ کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنائی گئی میرے واسطے تمام زمین مسجد اور جائے طہارت کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی روایت کی گئی ہے عبد العزیز بن محمد سے دو روایتیں بعض نے انمیں سے ذکر کیا ہے ابی سعید سے اور بعض نے انمیں سے نہیں ذکر کیا۔ اور اس حدیث میں اضطراب ہے۔ روایت کیا سفیان ثوری نے عمرو بن یحیٰی سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور روایت کیا اسکو حماد بن سلمہ نے عمرو بن یحیٰی سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی سعید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اسکو محمد بن اسحاق نے عمرو بن یحیٰی سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا انہوں نے اور عام روایت اسکی بواسطے ابی سعید کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اور نہیں ذکر کیا گیا انمیں ابی سعید سے اور گویا کہ روایت ثوری کی جو عمرو بن یحیٰی سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے بہت ثابت اور صحیح ہے **باب** بیچ فضیلت بنانے مسجد کے **حدیث** کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے ابو بکر حنفی نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الحمید بن جعفر نے اپنے باپ سے انہوں نے محمود بن لبید سے انہوں نے عثمان بن عفان سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص اللہ کے واسطے مسجد بنائے اللہ اسکے واسطے مثل اسکے بیچ جنت کے بناتا ہے۔ اور اس باب میں ابی بکر اور عمر اور علی اور عبد اللہ بن عمرو اور انس اور ابن عباس اور عائشہ اور ام حبیبہ اور ابی ذر اور عمرو بن عبسہ اور واثلہ بن اسقع اور ابی ہریرہ اور جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے۔

[1] یعنی تمام زمین پر نماز پڑھنی جائز ہے برخلاف اور امتوں کے کہ انکے لیے خاص مسجد کے سوا اور کسی جگہ نماز پڑھنی جائز نہ تھی۔ پھر آنحضرت نے تمام زمین میں سے مقبرہ اور حمام کو مستثنیٰ کیا ہے وجہ اسکے تخصیص کی ظاہر ہے اور حمام کے ساتھ وہ چیزیں بھی خارج ہو جاویں گی جو پلیدی میں مثل اسکے ہیں ۱۲

قال ابو عیسیٰ حدیث عثمان حدیث حسن صحیح وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من بنی للہ مسجدا صغیرا کان او کبیرا بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ **حدثنا** بذلک قتیبۃ بن سعید نا نوح بن قیس عن عبد الرحمن مولی قیس عن زیاد النمیری عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہذا ومحمود بن لبید قد ادرک النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومحمود بن الربیع قد رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہما غلامان صغیران مدنیان **باب** ماجاء فی کراہیۃ ان یتخذ علی القبر مسجدا **حدثنا** قتیبۃ نا عبد الوارث بن سعید عن محمد بن جحادۃ عن ابی صالح عن ابن عباس قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرات القبور والمتخذین علیہا المساجد والسرج قال وفی الباب عن ابی ہریرۃ وعائشۃ **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن عباس حدیث حسن **باب** ماجاء فی النوم فی المسجد **حدثنا** محمود بن غیلان نا عبد الرزاق نا معمر عن الزہری عن سالم عن ابن عمر قال کنا ننام علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد ونحن شباب **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح وقد رخص قوم من اہل العلم فی النوم فی المسجد قال ابن عباس لا یتخذ مبیتا ومقیلا وذہب قوم من اہل العلم الی قول ابن عباس **باب** ماجاء فی کراہیۃ البیع والشراء وانشاد الضالۃ والشعر فی المسجد **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن ابن عجلان عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ نہی عن تناشد الاشعار فی المسجد وعن البیع والشراء فیہ وان یتحلق الناس فیہ یوم الجمعۃ قبل الصلوۃ

کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عثمان کی حسن صحیح ہے۔ اور تحقیق روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بناوے واسطے اللہ کے مسجد چھوٹی ہو یا بڑی بناتا ہے اللہ واسطے اُسکے گھر بیچ جنت کے **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے نوح بن قیس نے عبد الرحمن مولی قیس سے اُسنے زیاد نمیری سے اُسنے انس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھ اسکے اور محمود بن لبید نے پایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور محمود بن ربیع نے دیکھا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور یہ دونوں لڑکے ہیں چھوٹے مدنی **باب** بیچ کراہیت مسجد کے جو قبر پر بنائی جاوے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوارث بن سعید نے محمد بن جحادہ سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے لعنت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنیوالی عورتوں کو اور اُنکو جو قبروں پر مسجد بناتے ہیں اور چراغ جلاکر بیٹھتے ہیں کہا اُسنے اور اس باب میں ابی ہریرہ اور عائشہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے **باب** بیچ سونے کے مسجد میں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے تھے ہم سوتے بیچ زمانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد میں اور ہم جوان تھے **کہا** ابو عیسیٰ نے ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم نے ایک قوم نے مسجد کے سونے میں رخصت دی ہے۔ اور کہا ابن عباس نے نہ بنایا جاوے اُسکو جگہہ سونے کی اور جگہہ قیلولہ کی۔ اور ایک قوم اہل علم سے ابن عباس کے قول کی تابع کرتے ہیں **باب** بیچ مکروہ ہونے خرید و فروخت کے اور تلاش گم شدہ شی اور شعر پڑھنے کے مسجد میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن عجلان سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ منع کیا آپ نے شعر پڑھنے سے بیچ مسجد کے اور خرید و فروخت کرنے سے بیچ مسجد کے اور جمعہ کے دن حلقہ بنانے سے آدمیوں کے مسجد میں قبل نماز جمعہ کے۔

سلہ ابتداے اسلام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں اور عورتوں کو قبروں کی زیارت کرنے سے منع کردیا تھا بعد اُسکے جب دین اسلام کی قدر لوگوں کے دلوں میں بیٹھ گئی تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کنت نہیتکم عن زیارات القبور الا فزوروہا یعنے میںنے تمہارے قبروں کی زیارت سے منع کردیا تھا سو اب بیشک زیارت کرو بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اس رخصت میں جیسے مرد داخل ہیں ویسے ہی عورتیں بھی داخل ہیں جیسا کہ اور احکام کا طریق ہے کہ لفظ مذکر کا بطور اصل ہونے کے ذکر کیا جاتا ہے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ عورتوں کو رخصت نہیں ملی کیونکہ یہ جزع اور فزع بہت کرتی ہیں اور قبروں میں نماز پڑھنی اسلیئے منع ہے کہ عموماً یہ مکان پلیدی وغیرہ سے مختلط ہوتا ہے اور بعض نے اس علت سے قطع نظر کرکے مطلقاً قبروں میں نماز پڑھنے سے منع کیا ہے۔ اور چراغوں کا قبروں پر جلانا اسراف میں داخل ہے یا لوگوں کی تعظیم کرنے کے واسطے منع کیا ہوگا ۱۲ سلہ مسجد میں مذموم شعر پڑھنے منع ہیں جیسا کہ اخرباب میں کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوائے اس حدیث کے اور حدیث سے مسجد میں شعر پڑھنے کے باب میں رخصت ہے۔ چنانچہ سب صحاح میں ہے کہ آنحضرت حسان رضی اللہ عنہ کو منبر پر بٹھاتے تھے اور کہتے تھے کہ شعر پڑھو تو یدک روح القدس ہے ۱۲ منہ عفی عنہ

وفی الباب عن بریدة وجابر وانس **قال** ابو عیسی حدیث عبد اللہ بن عمرو بن العاص حدیث حسن وعمرو بن شعیب ھو ابن
محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال محمد بن اسمعیل رایت احمد واسحاق وذکر غیرھما یحتجون بحدیث عمرو بن شعیب قال محمد
وقد سمع شعیب بن محمد من عبد اللہ بن عمرو **قال** ابو عیسی ومن تکلم فی حدیث عمرو بن شعیب انما ضعفه لانه یحدث
عن صحیفة جده کانهم راوا انه لم یسمع ھذه الاحادیث من جده قال علی بن عبد اللہ وذکر عن یحیی بن سعید انه قال حدیث عمرو
بن شعیب عندنا واہ وقد کرہ قوم من اهل العلم البیع والشراء فی المسجد وبه یقول احمد واسحاق وقد روی عن بعض اهل العلم من التابعین
رخصة فی البیع والشراء فی المسجد وقد روی عن النبی صلی اللہ علیه وسلم فی غیر حدیث رخصة فی انشاد الشعر فی المسجد **باب** ما جاء
فی المسجد الذی اُسس علی التقوی **حدثنا** قتیبة نا حاتم بن اسمعیل عن انیس بن ابی یحیی عن ابیه عن ابی سعید الخدری قال امتری
رجل من بنی خدرة ورجل من بنی عمرو بن عوف فی المسجد الذی اُسس علی التقوی فقال الخدری ھو مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
وقال الآخر ھو مسجد قباء فاتیا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی ذلک فقال ھو ھذا یعنی مسجده وفی ذلک خیر کثیر **قال** ابو عیسی ھذا حدیث
حسن صحیح **حدثنا** ابو بکر عن علی بن عبد اللہ قال سالت یحیی بن سعید عن محمد بن ابی یحیی الاسلمی فقال لم یکن به باس واخوه انیس بن
ابی یحیی اثبت منه **باب** ما جاء فی الصلوة فی مسجد قبا **حدثنا** محمد بن العلاء ابو کریب وسفیان بن وکیع قالا نا ابو اسامة عن عبد
الحمید بن جعفر نا ابو الابرد مولی بنی خطمة انه سمع اسید بن ظهیر الانصاری

اور اس باب میں بریدہ اور جابر اور انس سے روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص کی حدیث
حسن ہے۔ اور عمرو بن شعیب وہ ابن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عاص ہے۔ کہا محمد بن اسماعیل نے دیکھا میں نے احمد اور اسحاق
کو اور ذکر کیا سوا ان دونوں کے اوروں نے حجت پکڑتے تھے عمرو بن شعیب کی حدیث سے کہا محمد نے یہ کہ سنا ہے
شعیب بن محمد نے عبد اللہ بن عمرو سے۔ کہا ابو عیسےٰ نے اور جس شخص نے کلام کیا ہے بیچ حدیث عمرو بن شعیب کے وہ
سوائے اسکے نہیں کہ ضعیف سمجھتا ہے اسکو اسلیئے کہ وہ اپنے دادے کے صحیفے سے بیان کرتا تھا۔ گویا کہ انہوں نے
سمجھا ہے کہ اسنے اس حدیث کو اپنے دادے سے نہیں سنا ہے کہا علی بن عبد اللہ نے اور ذکر کیا گیا ہے یحییٰ بن سعید سے
یہ کہ کہا اسنے حدیث عمرو بن شعیب کی ہمارے نزدیک ضعیف ہے۔ اور مکروہ سمجھا ہے ایک قوم نے اہل علم سے خرید و
فروخت کرنے کو بیچ مسجد کے۔ اور یہی احمد اور اسحاق یہی کہتے ہیں۔ اور بعض اہل علم تابعین سے روایت کی گئی ہے
رخصت بیچ خرید و فروخت کرنے کے مسجد میں۔ اور روایت کیا گیا ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیچ غیر حدیث کے رخصت
بیچ پڑھنے شعروں کے مسجد میں۔ **باب** بیچ بیان اس مسجد کے جو تقوے پر بنائی گئی ہے۔ **حدیث** کی ہم سے
قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے حاتم بن اسماعیل نے انیس بن ابی یحیےٰ سے اسنے باپ اپنے سے اسنے ابی سعید
خدری سے کہا اسنے شک کیا ایک مرد نے بنی خدرہ سے اور ایک نے بنی عمرو بن عوف سے بیچ ایسی مسجد
کے کہ بنائی گئی تھی اوپر تقوے کے۔ پس کہا خدری نے وہ مسجد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے اور
کہا دوسرے نے وہ مسجد قبا ہے۔ اور اسی حالت میں وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ پس
فرمایا آپ نے وہ یہی ہے یعنے مسجد میری اور اسمیں بہت بھلائی ہے۔ کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن صحیح
ہے۔ **حدیث** کی ہم سے ابو بکر نے علی بن عبد اللہ سے کہا اسنے پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید سے اسنے
محمد بن یحییٰ اسلمی سے پس کہا اسنے نہیں ہے اسمیں کچھ خوف اور بھائی اسکا انیس بن ابی یحیےٰ بہت ثقہ
ہے اس سے۔ **باب** قبا کی مسجد میں نماز پڑھنے کے بیان میں۔ **حدیث** کی ہم سے محمد بن علاء
ابو کریب اور سفیان بن وکیع نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے ابو اسامہ نے عبد الحمید بن جعفر سے کہا حدیث
کی ہم سے ابو الابرد مولےٰ بنی خطمہ نے یہ کہ سنا اسنے اسید بن ظہیر انصاری سے

وکان من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الصلوٰۃ فی مسجد قبا کعمرۃ و فی الباب عن سہل بن حنیف قال حدیث اسید حدیث حسن غریب ولا نعرف لاسید بن ظہیر شیئا یصح غیر ھذا الحدیث ولا نعرفہ الا من حدیث ابی اسامۃ عن عبد الحمید بن جعفر وابو الابرد اسمہ زیاد مدینی **باب** ماجاء فی ای المساجد افضل **حدثنا** الانصاری نامعن نامالک **ح** وثنا قتیبۃ عن مالک عن زید بن رباح وعبید اللہ بن ابی عبد اللہ الاغر عن ابی عبد اللہ الاغر عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوٰۃ فی مسجدی ھذا خیر من الف صلوٰۃ فیما سواہ الا المسجد الحرام **قال** ابو عیسٰی ولم یذکر قتیبۃ فی حدیثہ عن عبید اللہ وانما ذکر عن زید بن رباح عن ابی عبد اللہ الاغر قال ھذا حدیث حسن صحیح وابو عبد اللہ الاغر اسمہ سلمان وقد روی عن ابی ھریرۃ من غیر وجہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم و فی الباب عن علی ومیمونۃ وابی سعید وجبیر بن مطعم وعبد اللہ بن الزبیر وابن عمر وابی ذر **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینۃ عن عبد الملک بن عمیر عن قزعۃ عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تشد الرحال الا الی ثلاثۃ مساجد مسجد الحرام[1] ومسجدی ھذا ومسجد الاقصی قال ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی المشی الی المسجد **حدثنا** محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نا یزید بن زریع نا معمر عن الزہری عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا تاتوھا وانتم تسعون ولکن ائتوھا وانتم تمشون وعلیکم السکینۃ فما ادرکتم فصلوا

اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھا کہ حدیث بیان کرتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے کہ نماز بیچ مسجد قبا کے مثل عمرہ کے ہے اور اس باب میں سہل بن حنیف سے روایت ہے کہا اُسنے اسید کی حدیث حسن غریب ہے۔ اور نہیں پہچانتے ہم اسید بن ظہیر سے کوئی شے صحیح سوائے اس حدیث کے اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث ابی اسامہ سے جو عبد الحمید بن جعفر سے ہے۔ اور ابو ابرد کا نام زیاد مدنی ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ کونسی مسجد افضل ہے۔ **حدیث** کی ہم سے انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے **ح** اور حدیث کی ہم سے قتیبہ نے مالک سے اُسنے زید بن رباح اور عبید اللہ بن ابی عبد اللہ اغر سے اُسنے ابی عبد اللہ اغر سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز بیچ میری اس مسجد کے بہتر ہے ہزار نماز سے سوا اس کے اور مسجدوں سے مگر مسجد حرام کہا ابو عیسیٰ نے اور نہیں ذکر کیا قتیبہ نے بیچ حدیث اپنی کے عبید اللہ سے اور ذکر کیا ہے اُسنے زید بن رباح سے اُسنے ابی عبد اللہ اغر سے کہا اُسنے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو عبد اللہ اغر کا نام سلمان ہے اور روایت کیا گیا ہے ابی ہریرہ سے کئی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس باب میں علی اور میمونہ اور ابی سعید اور جبیر بن مطعم اور عبد اللہ بن زبیر اور ابن عمر اور ابی ذر سے روایت ہے۔ **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے قزعہ سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کجاوے نہ باندھے جاویں یعنے سفر نہ کیا جاوے مگر تین مسجدوں کی طرف مسجد حرام اور مسجد میری اور مسجد اقصے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** مسجد کی طرف چلنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن زریع نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز کھڑی ہو جائے تو اُسکی طرف دوڑتے ہوئے نہ آؤ لیکن اس حالت میں آؤ کہ چلتے ہو اور لازم پکڑو آرام کو سو جتنی نماز تم (امام کے ساتھ پاؤ) پس اُسکو پڑھ ہو۔

---

[1] اکثر احتیاط والے عالم بموجب اس حدیث شریف کے اولیاء اللہ اور بزرگوں کی قبروں پر جانا درست نہیں جانتے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ اس حدیث میں لفظ مسجد کا ذکر ہے یعنے عبادت کے واسطے سب مسجدیں برابر ہیں سوائے ان تین مسجدوں کے پس کسی مسجد کی طرف سوائے ان تین مسجدوں کے خاص عبادت کے واسطے سفر کرنا نہیں چاہیے اور مکانات متبرک جانا مگر جانا اس سے منع نہیں معلوم ہوتا۔ اور زیادہ بحث اسکی فضل الباری ترجمہ صحیح بخاری میں ہمنے لکھی ہے ۱۲

فلیرجع الیہ من لشاء

وما فاتکم فاتموا وفی الباب عن ابی قتادۃ وابی بن کعب وابی سعید وزید بن ثابت وجابر وانس قال ابو عیسیٰ اختلف اھل العلم فی المشی الی المسجد فمنھم من رای الاسراع اذا خاف فوت تکبیرۃ الاولیٰ حتی ذکر عن بعضھم انہ کان یھرول الی الصلوٰۃ منھم ومن کرہ الاسراع واختار ان یمشی علی تؤدۃ ووقار وبہ یقول احمد واسحاق وقال العمل علی حدیث ابی ھریرۃ وقال اسحاق ان خاف فوت تکبیرۃ الاولیٰ فلا باس ان یسرع فی المشی حدثنا الحسن بن علی الخلال نا عبد الرزاق نا معمر عن الزھری عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو حدیث ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ بمعناہ ھکذا قال عبد الرزاق عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ وھذا اصح من حدیث یزید بن زریع حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن الزھری عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ **باب ماجاء فی القعود فی المسجد وانتظار الصلوٰۃ من الفضل** حدثنا محمود بن غیلان نا عبد الرزاق نا معمر عن ھمام بن منبہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال احدکم فی صلوٰۃ ما دام ینتظرھا ولا تزال الملئکۃ تصلی علی احدکم ما دام فی المسجد اللھم اغفر لہ اللھم ارحمہ ما لم یحدث فقال رجل من حضرموت وما الحدث یا ابا ھریرۃ فقال فساء او ضراط وفی الباب عن علی وابی سعید وانس وعبد اللہ بن مسعود وسھل بن سعد قال ابو عیسیٰ حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح **باب ماجاء فی الصلوٰۃ علی الخمرۃ** حدثنا قتیبۃ نا ابو الاحوص عن سماک بن حرب عن عکرمۃ عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی علی الخمرۃ وفی الباب عن ام حبیبۃ وابن عمر وام سلمۃ وعائشۃ ومیمونۃ وام کلثوم بنت ابی سلمۃ ابن عبد الاسد ولم تسمع من النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو عیسیٰ حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح وبہ یقول بعض اھل العلم وقال احمد واسحاق قد ثبت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصلوٰۃ علی الخمرۃ قال ابو عیسیٰ والخمرۃ ھو حصیر صغیرۃ

اور جو تم سے فوت ہو جائے پس اُسکو پورا کر لو۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی قتادہ اور ابی بن کعب اور ابی سعید اور زید بن ثابت اور جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے کہا ابو عیسےٰ نے اہل علم نے مسجد کی طرف چلنے میں اختلاف کیا ہے۔ پس بعض نے انہیں سے جلد چلنے کو اختیار کیا ہے جبکہ تکبیر اولےٰ کے فوت ہونے کا خوف ہو حتی کہ ایک عالم کا ذکر کیا گیا ہے کہ وہ نماز کی طرف دوڑتا تھا۔ اور بعض نے انہیں سے جلدی چلنے کو مکروہ جانا ہے اور مختار ہے کہ اپنی ہیئت اور آرام سے چلے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے امام احمد اور اسحاق۔ اور کہا کہ عمل حدیث ابو ہریرہ پر ہے۔ اور کہا اسحاق نے اگر تکبیر اولےٰ کے فوت ہونے کا خوف کرے تو جلدی دوڑنے میں کچھ خوف نہیں **حدیث** کی ہم سے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہم سے معمر نے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث ابی سلمہ کی جو ابو ہریرہ سے ہے اسیطرح کہا ہے عبد الرزاق نے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے اور یہ زیادہ صحیح ہے حدیث یزید بن زریع سے **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکی۔ **باب** مسجد میں بیٹھنے اور نماز کی انتظاری کرنے کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہم سے معمر نے ہمام بن منبہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ایک تمہارا نماز میں رہیگا جبتک اُسکی انتظاری کرتا رہیگا اور ہمیشہ فرشتے ہر ایک تمہارے پر رحمت بھیجتے رہتے ہیں جبتک وہ مسجد میں ہو۔ اے اللہ بخش اُسکو اے اللہ اُسپر رحمت کر جبتک اُسکو حادث نہو پس ایک مرد نے حضر موت (نام قبیلہ) سے کہا اے ابا ہریرہ حادث کیا چیز ہے کہا اُسنے گوز مارنا۔ اور اس باب میں روایت ہے علی اور ابی سعید اور انس اور عبد اللہ بن مسعود اور سہل بن سعد سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن صحیح ہے **باب** بوریے پر نماز پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو الاحوص نے سماک بن حرب سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوریے پر نماز پڑھا کرتے تھے اور اس باب میں روایت ہے ام حبیبہ اور ابن عمر اور ام سلمہ اور عائشہ اور میمونہ اور ام کلثوم بنت ابی سلمہ اور ابن عبد الاسد سے اور نہیں سنا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا نہیں ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن صحیح ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہا ہے بعض اہل علم نے اور کہا امام احمد اور اسحاق نے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بوریے پر پڑھنا ثابت ہوا ہے کہا ابو عیسےٰ نے اور خمرہ چھوٹا بوریا ہے

[1] معلوم ہوا کہ جماعت کے واسطے چھٹنا اسواسطے منع ہے کہ جلدی میں دم پھول جاتا ہے نماز چین سے نہیں ہوتی اور یہی مذہب ہے امام احمد کا اور بعض علماء کے نزدیک پہلے تکبیر کے واسطے جلدی کرنا درست ہے اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تکبیر اولیٰ کے واسطے بھی جلدی نکرنا چاہیے اگرچہ بالکلیہ جماعت فوت ہو جائے اسلیے کہ تم اُن نمازیوں کے حکم میں ہو جو خضوع اور خشوع کے ساتھ مخاطب ہیں سو جو نماز مقصود ہے وہ تمہارے لیے حاصل ہے اگرچہ کچھ حصہ نماز کا نہ پاؤ اعتبار عملوں کا ساتھ نیتوں کے ہے اور مسلم کی حدیث میں آیا ہے کہ جب کوئی زمین سے نماز کا قصد کرتا ہے تو وہ نماز ہی میں ہوتا ہے اسواسطے یہ حکم لازم ہے کہ جلدی نہ کیا کرو ۱۲

باب ما جاء فی الصلوۃ علی الحصیر **حدثنا** نصر بن علی نا عیسی بن یونس عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر عن ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی حصیر وفی الباب عن انس والمغیرۃ بن شعبۃ **قال** ابو عیسی وحدیث ابی سعید حدیث حسن والعمل علی ھذا عند اکثر اھل العلم الا ان قوما من اھل العلم اختاروا الصلوۃ علی الارض استحبابا **باب** ما جاء فی الصلوۃ علی البسط **حدثنا** ھناد نا وکیع عن شعبۃ عن ابی التیاح الضبعی قال سمعت انس بن مالک یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخالطنا حتی کان یقول لاخ لی صغیر یا ابا عمیر ما فعل النغیر قال ونضح بساط لنا فصلی علیہ وفی الباب عن ابن عباس **قال** ابو عیسی حدیث انس حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدھم لم یروا بالصلوۃ علی البساط والطنفسۃ باسا وبہ یقول احمد واسحاق واسم ابی التیاح یزید بن حمید **باب** ما جاء فی الصلوۃ فی الحیطان **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داود نا الحسن بن ابی جعفر عن ابی الزبیر عن ابی الطفیل عن معاذ بن جبل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یستحب الصلوۃ فی الحیطان قال ابو داود یعنی البساتین **قال** ابو عیسی حدیث معاذ حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث الحسن بن ابی جعفر والحسن بن ابی جعفر قد ضعفہ یحیی بن سعید وغیرہ وابو الزبیر اسمہ محمد بن مسلم بن تدرس وابو الطفیل اسمہ عامر بن واثلۃ **باب** ما جاء فی سترۃ المصلی **حدثنا** قتیبۃ وھناد قالا نا ابو الاحوص عن سماک بن حرب عن موسی بن طلحۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع احدکم بین یدیہ مثل مؤخرۃ الرحل فلیصل ولا یبالی من مر من وراء ذلک وفی الباب عن ابی ھریرۃ وسھل بن ابی حثمۃ وابن عمر وسبرۃ بن معبد وابی جحیفۃ وعائشۃ۔

باب ٹاٹ پر نماز پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے نصر بن علی نے کہا حدیث کی ہم سے عیسٰے بن یونس نے اعمش سے اُنہوں نے ابی سفیان سے اُنہوں نے جابر سے اُنہوں نے ابی سعید سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹاٹ پر نماز پڑھی ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے انس اور مغیرہ بن شعبہ سے کہا ابو عیسٰے نے اور حدیث ابی سعید کی حسن ہے اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے۔ مگر یہ کہ ایک قوم نے اہل علم سے زمین پر بطور استحباب کے نماز پڑھنے کو پسند کیا ہے **باب** بساط پر نماز پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے شعبہ سے اُنہوں نے ابی التیاح ضبعی سے کہا اُنہوں نے سُنا میں نے انس بن مالک سے کہتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ خلط وملت بہت رکھتے تھے حتے کہ میرے چھوٹے بھائی کو کہا کرتے تھے اے ابا عمیر تیرے لال نے کیا کیا ہے کہا انس نے اور ہمارے واسطے بساط تھا اُسکو چھڑکا گیا سو آپ نے اُسپر نماز پڑھی۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس سے کہا ابو عیسٰے نے حدیث انس کی حسن صحیح ہے اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور من بعدہم سے اسی پر ہے یہ لوگ بساط اور طنفسہ پر نماز پڑھنے کا کچھ خوف نہیں دیکھتے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے امام احمد اور اسحاق اور نام ابی التیاح کا یزید بن حمید ہے **باب** باغوں میں نماز پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہم سے حسن بن ابی جعفر نے ابی الزبیر سے اُنہوں نے ابی الطفیل سے اُنہوں نے معاذ بن جبل سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باغوں میں نماز پڑھنے کو پسند کرتے تھے کہا ابو داؤد نے حیطان کے معنے باغوں کے ہیں کہا ابو عیسٰے نے حدیث معاذ کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث حسن بن ابی جعفر سے اور حسن بن ابی جعفر کو یحیٰے بن سعید وغیرہ نے ضعیف کیا ہے اور ابو الزبیر کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے اور ابو الطفیل کا نام عامر بن واثلہ ہے **باب** نمازی کے سترہ کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ اور ہناد نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے ابو الاحوص نے سماک بن حرب سے اُنہوں نے موسیٰ بن ابی طلحہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کسی نے اپنے آگے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز رکھی تو چاہیے کہ نماز پڑھے اور کچھ خیال نہ کرے کہ اُسکی اسطرف سے کون گذر گیا۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور سہل بن ابی حثمہ اور ابن عمر اور سبرہ بن معبد اور ابی جحیفہ اور عائشہ سے رضی اللہ عنہم۔

[1] ابو عمیر انس کا چھوٹا بھائی تھا اُسنے چڑیا پال رکھی جسکو ہندی میں لال کہتے ہیں سو وہ لال مر گیا تھا لڑکا اُسکی اُداسی میں بیٹھا تھا تب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکے سے یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ حضرت میں کیا کیا اخلاق تھے چھوٹے چھوٹے بچوں کی خاطر داری فرماتے تھے یہ تمام حدیث نہیں بلکہ حدیث کا ایک حصہ ہے اور طنفسہ ایک لفظ عام ہے کپڑا ہو یا بوریا وغیرہ عرض اُسکا نصف گز ہوتا ہے ۱۲ [2] یعنے اگر میدان میں نماز پڑھے تو ہاتھ کے برابر ایک لکڑی اپنے آگے گاڑ لیوے پھر بے دغدغہ نماز پڑھے جو چاہے آمد و رفت کرے ۱۲

قال ابو عيسى حديث طلحة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم وقالوا سترة الامام سترة لمن خلفه باب ما جاء في كراهية المرور بين يدي المصلي حدثنا الانصاري نا معن نا مالك بن انس عن ابي النضر عن بسر بن سعيد ان زيد بن خالد الجهني ارسل الى ابي جهيم يسأله ماذا سمع من رسول الله صلى الله عليه وسلم في المار بين يدي المصلي فقال ابو جهيم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو يعلم المار بين يدي المصلي ماذا عليه لكان ان يقف اربعين خير له من ان يمر بين يديه قال ابو النضر لا ادري قال اربعين يوما او اربعين شهرا او اربعين سنة وفي الباب عن ابي سعيد الخدري وابي هريرة وابن عمر وعبد الله بن عمرو قال ابو عيسى حديث ابي جهيم حديث حسن صحيح وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال لان يقف احدكم مائة عام خير له من ان يمر بين يدي اخيه وهو يصلي والعمل عليه عند اهل العلم كرهوا المرور بين يدي المصلي ولم يروا ان ذلك يقطع صلوة الرجل باب ما جاء لا يقطع الصلوة شئ حدثنا محمد بن عبد الملك بن ابي الشوارب نا يزيد بن زريع نا معمر عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس قال كنت رديف الفضل على اتان فجئنا والنبي صلى الله عليه وسلم يصلي باصحابه بمنى قال فنزلنا عنها فوصلنا الصف فمرت بين ايديهم فلم يقطع صلوتهم وفي الباب عن عائشة والفضل بن عباس وابن عمر قال ابو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح والعمل عليه عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم من التابعين قالوا لا يقطع الصلوة شئ وبه يقول سفيان والشافعي باب ما جاء انه لا يقطع الصلوة الا الكلب والحمار والمرأة ۔

کہا ابو عیسیٰ نے حدیث طلحہ کی حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے۔ اور کہا انھوں نے امام کا سترہ اسکا بھی سترہ ہے جو اُسکے پیچھے ہو **باب** نمازی کے آگے گذرنے کی کراہت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے ابی النضر سے اُسنے بسر بن سعید سے یہ کہ زید بن خالد جہنی نے ابی جہیم کی طرف ایک آدمی بھیجا کہ اُس سے پوچھے کہ تو نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نمازی کے آگے گذرنے والے کے حق میں کیا سُنا ہے۔ پس کہا ابو جہیم نے فرمایا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر نمازی کے آگے کا گذرنے والا جانتا کہ اسپر کتنا گناہ[1] ہے تو ضرور اُسکو وہان کا کھڑا ہونا چالیس (برس یا مہینے یا گھڑی) اُسکے گذرنے سے بہتر معلوم ہوتا۔ کہا ابو النضر نے میں نہیں جانتا کہ فرمایا آپ نے چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس برس۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید خدری اور ابی ہریرہ اور ابن عمر اور عبد اللہ بن عمرو سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو جہیم کی حسن صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ البتہ کھڑا ہونا ایک تمھارے کا سو سال بہتر ہے واسطے اُسکے اُس سے کہ اپنے بھائی کے آگے سے گذرے اسحالت میں کہ وہ نماز پڑھتا ہو اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے انھوں نے نمازی کے آگے گذرنے کو مکروہ جانا ہے اور اُنکا یہ گمان نہیں کہ آدمی کی نماز اس سے ٹوٹ جاتی ہے **باب** اس بیان میں کہ نماز کو کوئی چیز قطع نہیں کرتی **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن زریع نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اسنے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے میں فضل کے پیچھے گدھی پر سوار تھا پس ہم اسوقت آئے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم منے میں اصحابوں کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہا اُسنے پس اُترے ہم اُس سے اور مل گئے صف سے پس گذری وہ گدھی اُنکے آگے سے گذرنے کو پس نہ قطع کیا نماز کو۔ اور اس باب میں عائشہ اور فضل بن عباس اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن صحیح ہے۔ اور عمل اکثر اہل علم کا نبی صلعم کے صحابہ اور جو بعد اُنکے ہیں تابعین سے اسی پر ہے کہ کہا اُنھوں نے کوئی چیز نماز کو نہیں توڑتی۔ اور اسی طرح سفیان اور شافعی فرماتے ہیں **باب** اس بیان میں کہ کوئی چیز نماز کو نہیں توڑتی سوا کتے اور گدھے اور عورت کے

[1] نمازی کے آگے سے گذرنا اسوقت گناہ ہے جب اُسکے آگے کوئی آڑ نہو اور جب کوئی آڑ ہو تو پھر گناہ نہیں ہے۔ مثلاً نمازی کے آگے کوئی آدمی بیٹھا ہو تو گذرنا منع نہیں ہے۔

حدثنا احمد بن منیع نا ھشیم نا یونس و منصور بن زاذان عن حمید بن ھلال عن عبد اللہ بن الصامت قال سمعت اباذر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلے الرجل ولیس بین یدیہ کاخرۃ الرحل اوکواسطۃ الرحل قطع صلوتہ الکلب الاسود والمرأۃ والحمار فقلت لابی ذر ما بال الاسود من الاحمر ومن الابیض فقال یا ابن اخی سالتنی کما سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الکلب الاسود شیطان وفی الباب عن ابی سعید والحکم الغفاری وابی ھریرۃ وانس **قال** ابوعیسیٰ حدیث ابی ذر حدیث حسن صحیح وقد ذھب بعض اھل العلم الیہ قالوا یقطع الصلوۃ الحمار والمرأۃ والکلب الاسود وقال احمد الذی لا اشک فیہ ان الکلب الاسود یقطع الصلوۃ وفی نفسی من الحمار والمرأۃ شیٔ قال اسحٰق لا یقطعھا شیٔ الا الکلب الاسود **باب** ماجاء فی الصلوۃ فی الثوب الواحد

حدثنا قتیبۃ نا اللیث عن ھشام ھو ابن عروۃ عن ابیہ عن عمر بن ابی سلمۃ انہ رای رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یصلے فی بیت ام سلمۃ مشتملا فی ثوب واحد وفی الباب عن ابی ھریرۃ وجابر وسلمۃ بن الاکوع وانس وعمرو بن ابی اسید وابی سعید وکیسان وابن عباس وعائشۃ وام ھانی وعمار بن یاسر وطلق بن علی وعبادۃ بن الصامت الانصاری **قال** ابوعیسیٰ حدیث عمر بن ابی سلمۃ حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدھم من التابعین وغیرھم قالوا لا باس بالصلوۃ فی الثوب الواحد وقد قال بعض اھل العلم یصلے الرجل فی ثوبین **باب** ماجاء فی ابتداء القبلۃ

حدثنا ھناد نا وکیع عن اسرائیل عن ابی اسحٰق عن البراء بن عازب قال لما قدم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم المدینۃ صلی نحو بیت المقدس ستۃ او سبعۃ عشر شھرا وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب ان یوجہ الی الکعبۃ

حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا حدیث کی ہمسے یونس اور منصور بن زاذان نے حمید بن ہلال سے اُسنے عبد اللہ بن صامت سے کہا اُسنے سنا مین نے اباذر سے کہ کہتا تھا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نماز پڑھے ہم مین سے کوئی شخص اور نہو آگے اُسکے کوئی چیز مثل پچھلی لکڑی کجاوے کے یا وسط لکڑی کجاوے کے (شک راوی کا) تو توڑ دیتے ہین اُسکی نماز کو کتا سیاہ اور عورت اور گدھا۔ پس کہا مینے اباذر سے کیون ہی یہ حال سیاہ کتے کا سرخ اور سفید سے۔ پس کہا اُسنے اے میرے بھتیجے پوچھا تونے مجھسے جیسا کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا۔ پس فرمایا آپ نے کتا سیاہ شیطان ہے۔ اور اس باب مین ابی سعید اور حکم غفاری اور ابی ہریرہ اور انس سے روایت ہی کہا ابو عیسےٰ نے ابی ذر کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض اہل علم اس طرف گئے ہین کہ کہا اُنھون نے توڑ دیتے ہین نماز کو گدھا اور عورت اور کتا سیاہ۔ اور کہا احمد نے جسمین مجھے شک نہین وہ یہ ہی کہ کتا سیاہ نماز کو توڑ دیتا ہے۔ اور گدھے اور عورت کی نسبت میرے دل مین کچھ گدگدی ہے۔ کہا اسحٰق نے نہین توڑتی اُسکو کوئی شی مگر کتا سیاہ

باب ایک کپڑے مین نماز پڑھنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ہشام سے وہ ابن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عمر بن ابی سلمہ سے یہ کہ دیکھا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ام سلمہ کے گھر مین ایک کپڑے مین لپیٹے ہوئے نماز پڑھتے تھے۔ اور اس باب مین ابو ہریرہؓ اور جابر اور سلمہ بن اکوع اور انس اور عمرو بن ابی اسید اور ابی سعید اور کیسان اور ابن عباس اور عائشہ اور ام ہانی اور عمار بن یاسر اور طلق بن علی اور عبادہ بن صامت انصاری سے روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے عمر بن سلمہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اکثر اہل علم کا صحابہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور تابعین سے اسی پر ہی کہ کہا اُنھون نے ایک کپڑے مین نماز پڑھنے سے کچھ خوف نہین ہے۔ اور کہا بعض اہل علم نے نماز پڑھے آدمی دو کپڑون مین

باب ابتداء قبلہ کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اسرائیل سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے براء بن عازب سے کہا اُسنے جس وقت کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مدینے مین آئے نماز پڑھی انھون نے سولہ یا سترہ مہینے بیت المقدس کی طرف اور تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے یہ کہ منھ کرین طرف کعبہ کے

سلہ حق تو یہ ہے کہ نماز کو کوئی چیز نہین توڑتی خواہ کتا ہو یا عورت یا کوئی اور چیز۔ مگر نماز مین خشوع اور خضوع کم ہوجاتا ہے اور خضوع وخشوع کے توڑنے پر شارع نے لفظ قطع کا اطلاق فرمایا ہی ۱۲ منہ سلہ یعنے اس طور سے کپڑا پہنے کہ ایک طرف ایک کاندھے پر ہو۔ دوسرا دوسرے پر۔ یہ اُس صورت مین ہی کہ کپڑا بڑا ہو اور اگر کپڑا چھوٹا ہو تو چاہیے کہ گرہ پر گرہ دیدے اور نماز پڑھے۔ ہکذا استفاد من اللمعات ۱۲

فانزل الله تعالى قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فوجه الى الكعبة وكان يحب ذٰلك فصلى رجل معه العصر ثم مر على قوم من الانصار وهم ركوع في صلوٰة العصر نحو بيت المقدس فقال هو يشهد انه صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وانه قد وجه الى الكعبة قال فانحرفوا وهم ركوع وفي الباب عن ابن عمر وابن عباس وعمارة بن اوس وعمرو بن عوف المزني وانس قال ابو عيسى حديث البراء حديث حسن صحيح وقد روى سفيان الثوري عن ابى اسحق حدثنا هناد نا وكيع عن سفيان عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر قال كانوا ركوعا في صلوٰة الصبح قال ابو عيسى هٰذا حديث صحيح

باب ما جاء ان ما بين المشرق والمغرب قبلة حدثنا محمد بن ابى معشر نا ابى عن محمد بن عمرو عن ابى سلمة عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بين المشرق والمغرب قبلة حدثنا يحيى بن موسى نا محمد بن ابى معشر مثله قال ابو عيسى حديث ابى هريرة قد روى عنه من غير وجه وقد تكلم بعض اهل العلم في ابى معشر من قبل حفظه واسمه نجيح مولى بني هاشم قال محمد لا اروى عنه شيئا وقد روى عنه الناس قال محمد وحديث عبد الله بن جعفر المخرمي عن عثمان بن محمد الاخنسي عن سعيد المقبري عن ابى هريرة اقوى واصح من حديث ابى معشر حدثنا الحسن بن بكر المروزي نا المعلى بن منصور نا عبد الله بن جعفر المخرمي عن عثمان بن محمد الاخنسي عن سعيد المقبري عن ابى هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما بين المشرق والمغرب قبلة وانما قيل عبد الله بن جعفر المخرمي لانه من ولد مسور بن مخرمة قال ابو عيسى هٰذا حديث حسن صحيح وقد روى عن غير واحد من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ما بين المشرق والمغرب قبلة منهم عمر بن الخطاب

پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔ تحقیق دیکھتے ہیں ہم پھرنا منھ تیرے کا بیچ آسمان کے۔ پس البتہ پھیر دینگے ہم تجکو اُس قبلہ کی طرف کہ جسکو تو پسند کرے۔ پس پھیر منھ اپنے کو طرف مسجد الحرام کے پس منھ پھیرا اُنھوں نے طرف کعبہ کے اور تھے دوست رکھتے اُسکو پس نماز پڑھی ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مرد نے عصر کی۔ پھر گیا وہ ایک قوم انصاری کے پاس اور وہ بیت المقدس کی طرف عصر کی نماز کے رکوع میں تھے۔ پس کہا اُسنے میں گواہی دیتا ہوں یہ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور آنحضرتؐ نے کعبہ کی طرف منھ کیا تھا۔ پس کہا اُسنے وہ لوگ رکوع کی حالت میں کعبہ کی طرف پھر گئے۔ اور اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس اور عمارہ بن اوس اور عمرو بن اوف المزنی اور انسؓ سے روایت ہی کہا ابو عیسی نے براء کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کی ہے سفیان ثوری نے ابی اسحاق سے حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے عبداللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے تھے وہ لوگ رکوع میں صبح کی نماز میں کہا ابو عیسے نے یہ حدیث صحیح ہو

باب مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے حدیث کی ہمسے محمد بن ابی معشر نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ درمیان مشرق اور مغرب کے قبلہ ہو حدیث کی ہمسے یحیی بن موسی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن ابی معشر نے مثل اسکے کہا ابو عیسے نے ابی ہریرہ کی حدیث کئی وجہ روایت کی گئی ہے اور بعض اہل علم نے ابی معشر کے حافظہ کی نسبت کلام کیا ہے اور نام اسکا نجیح مولی بنی ہاشم کا ہے کہا محمد نے میں اس سے کوئی روایت نہیں کرتا۔ اور لوگ اس سے روایت کرتے ہیں کہا محمد نے حدیث عبداللہ بن جعفر مخزومی کی جو اُسنے عثمان بن محمد اخنسی سے اُسنے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے روایت کی ہے بہت قوی اور صحیح ہے حدیث ابی معشر سے حدیث کی ہمسے حسن بن بکر مروزی نے کہا حدیث کی ہمسے معلی بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن جعفر مخزومی نے اُسنے عثمان بن محمد اخنسی سے اُسنے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے درمیان مشرق اور مغرب کے قبلہ ہو اور عبداللہ بن جعفر مخرمی اسلیے کہا گیا ہے کہ وہ مسور بن مخرمہ کی اولاد میں سے ہے کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن صحیح ہو اور کئی ایک نے اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ درمیان مشرق اور مغرب کے قبلہ ہے ان میں سے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

وعلی بن ابی طالب وابن عباس وقال ابن عمر اذا جعلت المغرب عن یمینک والمشرق عن یسارک فما بینهما قبلة اذا استقبلت القبلة وقال ابن المبارک ما بین المشرق والمغرب قبلة هذا لاهل المشرق واختار عبد الله بن المبارک التیاسر لاهل مرو

باب ما جاء فی الرجل یصلی لغیر القبلة فی الغیم **حدثنا** محمود بن غیلان نا وکیع نا اشعث بن سعید السمان عن عاصم بن عبید الله عن عبد الله بن عامر بن ربیعة عن ابیه قال کنا مع النبی صلی الله علیه وسلم فی سفر فی لیلة مظلمة فلم ندر این القبلة فصلی کل رجل منا علی حیاله فلما اصبحنا ذکرنا ذلک للنبی صلی الله علیه وسلم فنزل فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ **قال** ابو عیسی هذا حدیث لیس اسناده بذاک ولا نعرفه الا من حدیث اشعث السمان واشعث بن سعید ابو الربیع السمان یضعف فی الحدیث وقد ذهب اکثر اهل العلم الی هذا قالوا اذا صلی فی الغیم لغیر القبلة ثم استبان له بعد ما صلی انه صلی لغیر القبلة فان صلوته جائزة وبه یقول سفیان الثوری وابن المبارک واحمد واسحق

باب ما جاء فی کراهیة ما یصلی الیه وفیه **حدثنا** محمود بن غیلان حدثنا المقری قال انا یحیی بن ایوب عن زید بن جبیرة عن داؤد بن الحصین عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی ان یصلی فی سبعة مواطن فی المزبلة والمجزرة والمقبرة وقارعة الطریق وفی الحمام ومعاطن الابل وفوق ظهر بیت الله **حدثنا** علی بن حجر نا سوید بن عبد العزیز عن زید بن جبیرة عن داؤد بن حصین عن نافع عن ابن عمر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم بمعناه ونحوه وفی الباب عن ابی مرثد وجابر وانس **قال** ابو عیسی حدیث ابن عمر اسناده لیس بذاک القوی وقد تکلم فی زید بن جبیرة من قبل حفظه وقد روی اللیث بن سعد

اور علی بن ابی طالب اور ابن عباس ہیں۔ کہا ابن عمر نے جس وقت کہ کیا جاوے مغرب تیرے داہنی طرف اور مشرق بائیں طرف پس ان دونوں کے درمیان قبلہ ہے۔ جب کہ تو قبلہ کی طرف سامنے ہو۔ اور کہا ابن مبارک نے درمیان مشرق اور مغرب کے قبلہ ہے۔ یہ اہل مشرق کے لیے ہے۔ اور اختیار کیا ہے عبد اللہ بن مبارک نے بائیں طرف اہل مرو کے لیے **باب** اس امر کے بیان میں جو ابر میں غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہو **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے اشعث بن سعید السمان نے عاصم بن عبید اللہ سے اُسنے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے اسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے اندھیری رات میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھا۔ پس ہم قبلہ کو نہیں پہچانتے تھے۔ پس نماز پڑھی ہر ایک نے اپنے منھ کے سامنے۔ پس جس وقت صبح ہوئی تو ہمنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر کیا پس یہ آیت نازل ہوئی۔ جس طرف تم منھ کرو پس اُسی طرف منھ اللہ کا ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کی اسناد ایسی قوی نہیں ہے اور نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر اشعث سمان کی حدیث سے۔ اور اشعث بن سعید ابو الربیع سمان حدیث میں ضعیف کیا گیا ہے اور گئے ہیں اہل علم اس طرف کہ انھوں نے کہا ہے۔ جب کہ ابر میں غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھی جاوے اور نماز پڑھنے کے بعد پتہ لگ جاوے کہ غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھی گئی ہے تو نماز اُسکی جائز ہے۔ اور یہی کہتا ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق **باب** اس بیان میں کہ کسکی طرف نماز پڑھنی مکروہ ہے اور جس جگہ میں **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے مقبری نے کہا انھوں نے حدیث کی ہم سے یحییٰ بن ایوب نے زید بن جبیرہ سے اُسنے داؤد بن حصین سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سات جگہ میں نماز پڑھنے سے منع کیا ہے۔ ایک جہاں پلیدی ڈالی جاوے۔ اور جہاں اونٹ وغیرہ ذبح کیے جاویں۔ اور قبروں میں۔ اور وسط راستہ میں۔ اور حمام میں۔ اور اونٹوں کے بٹھلانے کی جگہ میں۔ اور بیت اللہ کی چھت پر **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے سوید بن عبد العزیز نے اُسنے زید بن جبیرہ سے اُسنے داؤد بن حصین سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھ اس معنے کے اسی طرح۔ اور اس باب میں ابی مرثد اور جابر اور انس سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عمر کی حدیث کی اسناد ایسی قوی نہیں۔ اور زید بن جبیرہ کے حافظہ کی نسبت کلام کیا گیا ہے۔ اور اس حدیث کو لیث بن سعد نے

هٰذا الحديث عن عبد الله بن عمر العمرى عن نافع عن ابن عمر عن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم مثله وحديث ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم اشبه واصح من حديث الليث بن سعد وعبد الله بن عمر العمرى ضعفه بعض اهل الحديث من قبل حفظه منهم يحيى بن سعيد القطان **باب** ماجاء فى الصلوٰة فى مرابض الغنم واعطان الابل **حدثنا** ابوكريب نا يحيى بن ادم عن ابى بكر بن عياش عن هشام عن ابن سيرين عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوا فى مرابض الغنم ولا تصلوا فى معاطن الابل **حدثنا** ابوكريب نا يحيى بن ادم عن ابى بكر بن عياش عن ابى حصين عن ابى صالح عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثله او بنحوه وفى الباب عن جابر بن سمرة والبراء وسبرة بن معبد الجهنى وعبد الله بن مغفل وابن عمر وانس **قال** ابو عيسى وحديث ابى هريرة حديث حسن صحيح وعليه العمل عند اصحابنا وبه يقول احمد واسحاق وحديث ابى حصين عن ابى صالح عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم حديث غريب ورواه اسرائيل عن ابى حصين عن ابى صالح عن ابى هريرة موقوفا ولم يرفعه واسم ابى حصين عثمان ابن عاصم الاسدى **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن شعبة عن ابى التياح الضبعى عن انس بن مالك ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يصلى فى مرابض الغنم **قال** ابو عيسى هذا حديث صحيح وابو التياح اسمه يزيد بن حميد **باب** ماجاء فى الصلوٰة على الدابة حيث ما توجهت به **حدثنا** محمود بن غيلان نا وكيع ويحيى بن ادم قالا نا سفيان عن ابى الزبير عن جابر قال بعثنى النبى صلى الله عليه وسلم فى حاجة فجئته وهو يصلى على راحلته نحو المشرق والسجود اخفض من الركوع

عبد اللہ بن عمر عمری سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے روایت کیا ہے اور ابن عمر کی حدیث نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بہت اچھی اور صحیح ہے لیث بن سعد کی حدیث سے اور عبد اللہ بن عمر العمری کو بعض اہل حدیث نے اسکے حافظہ کے کمی کی وجہ سے ضعیف بیان کیا ہے انمین سے یحیےٰ بن سعید قطان ہے **باب** بکری اور اونٹون کے رہنے کی جگہہ مین نماز پڑہنے کے بیان مین **حدیث** کی ہے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہے یحیےٰ بن ادم نے ابی بکر بن عیاش سے اُسنے ہشام سے اُسنے ابن سیرین سے اسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بکری کے رہنے کی جگہہ مین نماز پڑہ لو۔ اور مت نماز پڑہو اونٹون کے رہنے کی جگہہ مین[1] **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہے یحیےٰ بن آدم نے ابی بکر بن عیاش سے اُسنے ابی حصین سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے یا مانند اُسکے اور اس باب مین جابر بن سمرہ اور براء اور سبرہ بن معبد جہنی اور عبد اللہ بن مغفل اور ابن عمر اور انس سے روایت ہے۔ کہا ابو عیسےٰ نے ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور ہمارے صحابہ کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ اور اسی طرح کہتے ہین احمد اور اسحاق اور حدیث ابی حصین کی ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث غریب ہے۔ اور روایت کیا اس کو ابی حصین نے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے موقوف اور نہین مرفوع کیا اسکو اور نام ابی حصین کا عثمان بن عاصم اسدی ہے۔ **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے یحیےٰ بن سعید نے شعبہ سے اُسنے ابی التیاح ضبعی سے اُسنے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بکریون کے رہنے کی جگہہ مین نماز پڑہتے تھے۔ کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث صحیح ہے۔ اور ابو التیاح نام اُسکا یزید بن حمید ہے۔ **باب** چارپائے پر نماز پڑہنے کے بیان مین جس طرف کہ وہ منھہ کرے۔ **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع اور یحیےٰ بن آدم نے کہا دونون نے حدیث کی ہم سے سفیان نے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے بھیجا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حاجت کو پس آیا مین حالانکہ وہ نماز پڑہتے تھے اپنی اونٹنی پر مشرق کی طرف اور سجدہ رکوع سے نیچے تھا۔

[1] اونٹون کی جگہہ مین نماز پڑہنے سے آپ نے نجاست کی وجہ سے منع نہین کیا بلکہ اس وجہ سے کہ انکی جگہہ مین نماز پڑہنے سے بے خوف نہین ہو سکتا کیونکہ احتمال ہوتا ہے کہ انکے کودنے سے آدمی کو ضرر پہونچتا ہے برخلاف بکریون کے کہ انکے اڑنے بھڑنے سے بسبب انکے ضعیف ہونے کے آدمی امن مین رہتا ہے ١٢

وفی الباب عن انس وابن عمر وابی سعید وعامر بن ربیعة **قال** ابو عیسی حدیث جابر حدیث حسن صحیح وروی من غیر وجه عن جابر والعمل علیه عند عامة اهل العلم لا نعلم بینهم اختلافا لا یرون باسا ان یصلی الرجل علی راحلته تطوعا حیث ما کان وجهه الی القبلة او غیرها **باب** فی الصلوة الی الراحلة **حدثنا** سفیان بن وکیع نا ابو خالد الاحمر عن عبید الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی الی بعیره او راحلته وکان یصلی علی راحلته حیث ما توجهت به **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وهو قول بعض اهل العلم لا یرون بالصلوة الی البعیر باسا ان یستتر به **باب** ما جاء اذا حضر العشاء واقیمت الصلوة فابدأوا بالعشاء **حدثنا** قتیبة نا سفیان بن عیینة عن الزهری عن انس یبلغ به النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا حضر العشاء واقیمت الصلوة فابدأوا بالعشاء وفی الباب عن عائشة وابن عمر وسلمة بن الاکوع وام سلمة **قال** ابو عیسی حدیث انس حدیث حسن صحیح وعلیه العمل عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم منهم ابو بکر وعمر وابن عمر وبه یقول احمد واسحاق یقولان یبدأ بالعشاء وان فاتته الصلوة فی الجماعة سمعت الجارود یقول سمعت وکیعا یقول فی هذا الحدیث یبدأ بالعشاء اذا کان الطعام یخاف فساده والذی ذهب الیه بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم اشبه بالاتباع وانما ارادوا ان لا یقوم الرجل الی الصلوة وقلبه مشغول بسبب شیء وقد روی عن ابن عباس انه قال لا نقوم الی الصلوة وفی انفسنا شیء وروی عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال اذا وضع العشاء واقیمت الصلوة فابدأوا بالعشاء قال وتعشی ابن عمر وهو یسمع قراءة الامام

اور اس باب میں انس اور ابن عمر اور ابی سعید اور عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے جابر کی حدیث حسن صحیح ہے اور کئی وجہ سے جابر سے روایت کی گئی ہے۔ اور عام اہل علم کا عمل اسی پر ہے۔ ہم انمین سے کسی کا اختلاف نہیں جانتے یہ لوگ کچھ خوف اسمین نہیں جانتے کہ نفلی نماز اپنی سواری پر پڑھا جاوے جس طرف کو مونہہ اُسکا ہو خواہ قبلہ کی طرف یا غیر قبلہ کی طرف **باب** کجاوے کی طرف نماز پڑھنے کے بیان مین۔ **حدیث** کی ہم سے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے ابو خالد احمر نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اونٹ اور کجاوے کی طرف نماز پڑہی اور اپنی سواری پر نماز پڑھا کرتے تھے جسطرف کو مُنہ کیا کرتی تھی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض اہل علم کا یہ لوگ اونٹ کی طرف نماز پڑھنے مین اس طور سے کہ اُسکو سُترہ بنا یا جاوے کچھ خوف نہین دیکھتے۔

باب اس بیان مین کہ جب کھانا حاضر ہو اور نماز کے لیے تکبیر کہیجاوے تو ابتدا ساتھ کھانے کے کرو۔ **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے انس سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچاتا ہے کہ فرمایا آپ نے جب کھانا حاضر ہو اور نماز کے لیے تکبیر ہو جاوے تو ابتدا ساتھ کھانے کے کرو۔ اور اس باب مین روایت ہے عائشہ اور ابن عمر اور سلمہ بن اکوع اور ام سلمہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن صحیح ہے اور اسی پر بعض عالمون کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے عمل ہے انمین سے حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ اور ابن عمرؓ ہین۔ اور یہی کہتا ہے احمد اور اسحاق یہ دونون کہتے ہین کہ پہلے کھانا ہی شروع کرے اگرچہ اسکو جماعت سے نماز فوت ہو جاوے۔ سُنا مینے جارود سے کہ کہتا سُنا مینے وکیع سے کہ کہتا اس حدیث مین کھانے کی ابتدا اُسوقت کرے جبکہ طعام کے خراب ہونے کا خوف ہو۔ اور وہ حکم کہ جسکی طرف بعض عالم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے گئے ہین وہ تابعداری کے لائق زیادہ مناسب ہے۔ اور اُنکا یہ ارادہ ہے کہ آدمی نماز کی طرف نہ کھڑا ہو اس حالت مین کہ دل مشغول ہو بسبب کسی چیز کے۔ اور ابن عباس سے مروی ہے کہ کہا اُسنے ہم نماز کی طرف نہین کھڑے ہوتے اسحالت مین کہ ہمارے دلون مین کوئی چیز ہو۔ اور بواسطہ ابن عمر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے جب کھانا رکھا جاوے اور نماز کے لیے تکبیر ہو جاوے تو ابتدا ساتھ کھانے کے کرو۔ کہا راوی نے ابن عمر نے عشا کا کھانا اس حالت مین کھایا کہ امام کی قرأت سنتا تھا

سلہ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جب کھانا حاضر ہو جاوے تو پہلے کھانا کھالو خراب یا عدم خراب کی اسمین کوئی قید نہیں بلکہ ظاہر حدیث تازہ کھانے پر دلالت کرتی ہے یہ اسی صورت مین ہے کہ کھانا کھانے کے بعد نماز کا وقت باقی رہے۔ اگر یہ خوف ہو کہ کھانا کھانے کے بعد نماز کا وقت جاتا رہیگا۔ تو پھر پہلے نماز پڑھ لے اگرچہ دل اُسکا کھانے کی طرف متوجہ رہے ۱۲

حدثنا بذلك هناد نا عبدة عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر **باب** ما جاء في الصلوة عند النعاس **حدثنا** هارون بن اسحاق الهمداني نا عبدة بن سليمان الكلابي عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا نعس احدكم وهو يصلي فليرقد حتى يذهب عنه النوم فان احدكم اذا صلى وهو ينعس فلعله يذهب ليستغفر فيسب نفسه وفي الباب عن انس وابي هريرة **قال** ابو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح **باب** ما جاء من زار قوما فلا يصل بهم **حدثنا** هناد ومحمود بن غيلان قالا نا وكيع عن ابان بن يزيد العطار عن بديل بن ميسرة العقيلي عن ابي عطية رجل منهم قال كان مالك ابن الحويرث يأتينا في مصلانا يتحدث فحضرت الصلوة يوما فقلنا له تقدم فقال ليتقدم بعضكم حتى احدثكم لم لا اتقدم سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من زار قوما فلا يؤمهم وليؤمهم رجل منهم **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم قالوا صاحب المنزل احق بالامامة من الزائر وقال بعض اهل العلم اذا اذن له فلا بأس ان يصلي به وقال اسحاق بحديث مالك بن الحويرث وشدد في ان لا يصلي احد بصاحب المنزل وان اذن له صاحب المنزل قال وكذلك في المسجد لا يصلي بهم في المسجد اذا زارهم يقول يصلي بهم رجل منهم **باب** ما جاء في كراهية ان يخص الامام نفسه بالدعاء **حدثنا** علي بن حجر نا اسماعيل بن عياش قال حدثني حبيب بن صالح عن يزيد بن شريح عن ابي حي المؤذن الحمصي عن ثوبان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يحل لامرأ ان ينظر في جوف بيت امرأ حتى يستأذن فان نظر فقد دخل ولا يؤم قوما فيخص نفسه بدعوة دونهم فان فعل فقد خانهم ولا يقوم الى الصلوة وهو حقن

حدیث کی ہمکو ساتھ اسکے ہناد نے کہا حدیث کی ہے عبدہ نے عبیداللہ سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے **باب** نیند کے وقت نماز پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہے ہارون بن اسحاق ہمدانی نے کہا حدیث کی ہے عبدہ بن سلیمان کلابی نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم میں سے اونگھے اُس حالت میں کہ نماز پڑھتا ہو تو چاہیے کہ سو رہے یہانتک کہ نیند جاتی رہے اسلیے کہ جب کوئی تم میں سے نماز پڑھیگا اُس حالت میں کہ اونگھتا ہے (تو اسکو معلوم نہ ہوگا) کہ شاید وہ مغفرت مانگنے کا قصد کرے سو اپنی جان کو کوسنے لگے۔[1]

اور اس باب میں روایت ہے انس اور ابی ہریرہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن صحیح ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ جو شخص کسی قوم کی زیارت کو جائے تو اُنکو نماز نہ پڑھائے۔ **حدیث** کی ہے ہناد اور محمود بن غیلان نے کہا دونوں نے حدیث کی ہے وکیع نے ابان بن یزید عطار سے اُسنے بدیل بن میسرہ عقیلی سے اُسنے ابی عطیہ سے جو یہ مرد اُنہیں سے ہے کہا اُسنے مالک بن حویرث ہماری نمازگاہ میں آکر ہمکو حدیثیں سُناتا تھا سو ایک دن نماز حاضر ہوگئی تو ہمنے اُس سے کہا آپ آگے ہو لیے پس اُسنے کہا چاہیے کہ تم میں سے کوئی آگے ہو تاکہ میں تم سے حدیث بیان کرونگا کہ میں آگے کیوں نہیں ہوا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے تھے جو شخص کسی قوم کی زیارت کو جائے تو اُنکی امامت نہ کرائے اور چاہیے کہ کوئی مرد انہیں سے امامت کرائے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور عمل اکثر صحابہ وغیرہ کا اسی پر ہے کہا انہوں نے صاحب گھر کا امامت کے ساتھ زیادہ لائق ہے زیارت کرنے والے سے۔ اور کہا بعض اہل علم نے کہ جب صاحب گھر کا اسکو اذن دیوے تو پھر نماز پڑھانے میں کچھ خوف نہیں ہے اور کہا اسحق نے ساتھ حدیث مالک بن حویرث کے اور اُسنے اس باب میں سختی کی ہے کہ کوئی شخص صاحب منزل کو نماز نہ پڑھائے اگرچہ صاحب منزل اُسکو اذن دے کہا اُسنے ایسا ہی حال ہے مسجد میں کہ مسجد میں بھی اُنکی امامت نہ کرائے جب اُنکی زیارت کو جائے کہ کوئی مرد انہیں سے نماز پڑھائے **باب** اس کراہت کے بیان میں کہ امام دعا کے ساتھ اپنے نفس کو خاص کرے **حدیث** کی ہے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہے اسمٰعیل بن عیاش نے کہا حدیث کی مجھے حبیب بن صالح نے یزید بن شریح سے اُسنے ابی حی مؤذن حمصی سے اُسنے ثوبان سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے کسی مرد کو حلال نہیں کہ کسی مرد کے گھر کے اندر نظر کرے یہانتک کہ اذن لے لیوے سو اگر اُسنے نظر کی تو وہ (گویا) داخل ہوگیا اور نہ کسی قوم کی امامت کرائے سو اُنکے سوائے دعا کے ساتھ اپنے نفس کو خاص کرے سو اگر اُسنے کیا تو اُسنے اُنکی خیانت کی اور نماز کی طرف نہ کھڑا ہو اُس حالت میں کہ پیشاب کو روکنے والا ہو۔

[1] یعنی سونے کے بعد جب ایسا ہوش ہو کہ اپنے پڑھنے کو سمجھے تب نماز پڑھے نیند کی حالت میں نماز اسواسطے منع فرمائی کہ ایسی حالت میں آدمی کہتا ہے کچھ اور منہ سے نکلتا ہے کچھ [2] یعنی خاص دعا اپنے نفس کے لیے مانگے اور

وفی الباب عن ابی ھریرۃ وابی امامۃ قال ابو عیسٰی حدیث ثوبان حدیث حسن وقد روی ھذا الحدیث عن معاویۃ بن صالح عن السفر بن نسیر عن یزید بن شریح عن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروی ھذا الحدیث عن یزید بن شریح عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان حدیث یزید بن شریح عن ابی حی المؤذن عن ثوبان فی ھذا اجود اسنادا واشھر باب ما جاء من ام قوما وھم لہ کارھون حدثنا عبد الاعلی بن واصل الکوفی نا محمد بن القاسم الاسدی عن الفضل بن دلھم عن الحسن قال سمعت انس بن مالک قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ رجل ام قوما وھم لہ کارھون وامرأۃ باتت وزوجھا علیھا ساخط ورجل سمع حی علی الفلاح ثم لم یجب وفی الباب عن ابن عباس وطلحۃ وعبد اللہ بن عمرو وابی امامۃ قال ابو عیسٰی حدیث انس لا یصح لانہ قد روی ھذا عن الحسن عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسل قال ابو عیسٰی ومحمد بن القاسم تکلم فیہ احمد بن حنبل وضعفہ ولیس بالحافظ وقد کرہ قوم من اھل العلم ان یؤم الرجل قوما وھم لہ کارھون فاذا کان الامام غیر ظالم فانما الاثم علی من کرھہ وقال احمد واسحاق فی ھذا اذا کرہ واحد او اثنان او ثلاثۃ فلا باس ان یصلی بھم حتی یکرھہ اکثر القوم حدثنا ھناد نا جریر عن منصور عن ھلال بن یساف عن زیاد بن ابی الجعد عن عمرو بن الحارث بن المصطلق قال کان یقال اشد الناس عذابا اثنان امرأۃ عصت زوجھا وامام قوم وھم لہ کارھون قال جریر قال منصور فسألنا عن امر الامام فقیل لنا انما عنی بھذا الائمۃ الظلمۃ فاما من اقام السنۃ فانما الاثم علی من کرھہ حدثنا محمد بن اسمعیل نا علی بن الحسن نا الحسین بن واقد قال نا ابو غالب قال سمعت ابا امامۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ لا تجاوز صلوتھم اذانھم

اور اس باب میں روایت ہے ابی ھریرہ اور ابی امامہ سے ۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ثوبان کی حسن ہے ۔ اور روایت کیگئی ہے یہ حدیث معاویہ بن صالح سے اُسنے سفر بن یسیر سے اُسنے یزید بن شریح سے اُسنے ابی امامہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ۔ اور مروی ہے یہ حدیث یزید بن شریح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ۔ اور حدیث یزید بن شریح کی جو ابی حی موذن سے اُسنے ثوبان سے روایت کی ہے اس باب میں باعتبار سند کے سب سے اچھی اور مشہور ہے ۔ **باب** اس بیان میں کہ کوئی شخص کسی قوم کو امامت کرائے اور وہ قوم اسکو برا جانتی ہو ۔ **حدیث** کی ہم سے عبد الاعلے بن واصل کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن قاسم اسدی نے فضل بن دلہم سے اُسنے حسن سے کہا اُسنے سنا میں نے انس بن مالک سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخصوں کو لعنت کی ہے ایک وہ مرد جو کسی قوم کی امامت کرلے اور وہ قوم اسکو برا جانتی ہو ۔ دوسری وہ عورت جس نے رات گذاری اس حالت میں کہ خاوند اُسکا اُس پر غصے رہا تیسرا وہ مرد جس نے حی علے الفلاح سُنا پھر اُسنے جواب نہیں دیا یعنی نماز کو نہیں آیا اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور طلحہ اور عبد اللہ بن عمرو اور ابی امامہ سے رضی اللہ عنہم ۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی صحیح نہیں کیونکہ یہ حدیث بواسطہ حسن کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل مروی ہے ۔ کہا ابو عیسیٰ نے محمد بن قاسم میں امام احمد نے کلام کیا ہے ۔ اور اُسکو ضعیف کیا ہے اور وہ حافظ نہیں ۔ اور ایک قوم نے اہل علم سے مکروہ جانا ہے کہ مرد کسی قوم کی امامت کرلے اس حالت میں کہ وہ قوم اسکو مکروہ جانتی ہے ۔ پس اگر امام ظالم نہو تو پھر گناہ اُس شخص پر ہے جو اسکو مکروہ جانے ۔ اور کہا امام احمد اور اسحاق نے اس باب میں کہ جب ایک یا دو یا تین برا جانیں تو اُنکی نماز پڑھانے میں کچھ خوف نہیں یہانتک کہ اُسکو اکثر قوم برا نہ جانے ۔ **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے جریر نے منصور سے اُسنے ہلال بن یساف سے اُسنے زیاد بن ابی الجعد سے اُسنے عمرو بن حارث سے اُسنے مصطلق سے کہا اُسنے یہ بات مشہور تھی کہ سخت تر عذاب میں دو آدمی ہیں ایک وہ عورت جس نے اپنے خاوند کی نافرمانی کی دوسرا وہ مرد جس نے کسی قوم کی امامت کرائی اور وہ اُسکو برا جانتے ہوں کہا جریر نے کہا منصور نے پس ہمنے امام کے حکم کی بابت سوال کیا تو ہمکو کہا گیا کہ مراد اس سے ظالم امام ہیں ۔ اور جس شخص نے بطور سنت کے امامت کرائی تو گناہ اُسپر ہے جو اُسکو برا جانے **حدیث** کی ہمسے محمد بن اسماعیل نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن حسن نے کہا حدیث کی ہمسے حسین بن واقد نے کہا اُسنے حدیث کی ہمسے ابو غالب نے کہا اُسنے سنا میں نے ابا امامہ سے کہتا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین آدمی ہیں کہ اُنکی نماز اُنکے کانوں سے تجاوز نہیں کرتی

العبد الآبق حتی یرجع وامرأة باتت وزوجها علیها ساخط وامام قوم وهم له كارهون قال ابو عیسی هذا حدیث حسن غریب من
هذا الوجه وابو غالب اسمه حَزَوَّر باب ما جاء اذا صلی الامام قاعدا فصلوا قعودا حدثنا قتیبة نا اللیث عن ابن شهاب عن انس
بن مالك قال خر رسول الله صلی الله علیه وسلم عن فرس فجحش فصلی بنا قاعدا فصلینا معه قعودا ثم انصرف فقال انما الامام او قال
انما جعل الامام لیؤتم به فاذا كبر فكبروا واذا ركع فاركعوا واذا رفع فارفعوا واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا ولك الحمد واذا سجد
فاسجدوا واذا صلی قاعدا فصلوا قعودا اجمعون وفی الباب عن عائشة وابی هریرة وجابر وابن عمر ومعاویة قال ابو عیسی حدیث
انس ان النبی صلی الله علیه وسلم خر عن فرس فجحش حدیث حسن صحیح وقد ذهب بعض اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم الی هذا الحدیث
منهم جابر بن عبد الله واسید بن حضیر وابو هریرة وغیرهم وبهذا الحدیث یقول احمد واسحاق وقال بعض اهل العلم اذا صلی الامام جالسا
لم یصل من خلفه الا قیاما فان صلوا قعودا لم یجزهم وهو قول سفین الثوری ومالك بن انس وابن المبارك والشافعی باب منه
حدثنا محمود بن غیلان نا شبابة عن شعبة عن نعیم بن ابی هند عن ابی وائل عن مسروق عن عائشة قال صلی رسول الله صلی
الله علیه وسلم خلف ابی بكر فی مرضه الذی مات فیه قاعدا قال ابو عیسی حدیث عائشة حدیث حسن صحیح غریب وقد روی عن
عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال اذا صلی الامام جالسا فصلوا جلوسا وروی عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم خرج فی مرضه
وابو بكر یصلی بالناس فصلی الی جنب ابی بكر والناس یأتمون بابی بكر وابو بكر یأتم بالنبی صلی الله علیه وسلم وروی عنها ان النبی صلی الله
علیه وسلم صلی خلف ابی بكر قاعدا وروی عن انس بن مالك ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی خلف ابی بكر وهو قاعد حدثنا
بذلك عبد الله بن ابی زیاد نا شبابة بن سوار نا محمد بن طلحة عن حمید

ایک غلام بھاگا ہوا یہاں تک کہ لوٹ کر آوے دوسری وہ عورت جسنے رات گذاری اس حالت میں کہ خاوند اسکا اسپر ناراض رہا
تیسرا اس قوم کا امام جو کہ قوم اسکو برا جانتی ہو کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے اسی وجہ سے اور ابو غالب کا نام حزور ہے باب
اس بیان میں کہ جب امام بیٹھکر نماز پڑہے تو لوگ بھی بیٹھکر نماز پڑہیں حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب
سے اسنے انس بن مالک سے کہا اسنے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گر پڑے اور زخمی ہوئے سو آپنے ہمکو نماز
بیٹھکر پڑہائی۔ پس ہمنے بھی آپکے ساتھ بیٹھکر پڑھی پھر نماز سے فارغ ہوئے (تو فرمایا) بیشک امام یا فرمایا آپنے بیشک امام اسی لیے
مقرر ہوا ہے کہ اسکی پیروی کی جائے سو جب تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب رکوع سے سر اٹھاوے
تو تم بھی اٹھاؤ اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو اور جب سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب بیٹھکر نماز پڑہے تو تم بھی
سب کے سب بیٹھکر نماز پڑہو۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور ابو ہریرہ اور جابر اور ابن عمر اور معاویہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ
نے حدیث انس کی جو یہ ہے کہ آنحضرت صلعم گھوڑے سے گر پڑے اور زخمی ہوگئے حسن صحیح ہے۔ اور بعض صحابہ اس حدیث کی طرف گئے
ہیں۔ انہیں سے جابر بن عبد اللہ اور اسید بن حضیر اور ابو ہریرہ وغیرہ ہیں اور ساتھ اسی حدیث کے کہتا ہے امام احمد اور اسحاق کہا بعض اہل علم
نے جب امام بیٹھکر نماز پڑہے تو اسکے پیچھے والے نہ نماز پڑہیں مگر کھڑے ہوکر۔ پس اگر بیٹھکر پڑہیں تو انکو کافی نہیں ہوتی اور یہی قول ہے سفیان ثوری
اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی کا باب اسی قسم سے حدیث کی ہمسے محمد بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے شبابہ نے
شعبہ سے اسنے نعیم بن ابی ہند سے اسنے ابی وائل سے اسنے مسروق سے اسنے عائشہ سے کہا اسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت
میں حضرت ابو بکر کے پیچھے بیٹھکر نماز پڑہی۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن صحیح غریب ہے اور بواسطہ حضرت عائشہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے کہ جب امام بیٹھکر نماز پڑہے تو تم بھی بیٹھکر پڑہو اور مروی ہے حضرت عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیماری
میں نکلے اس حالت میں کہ ابو بکر لوگوں کو نماز پڑہا رہا تھا سو آپنے حضرت ابو بکر کے پہلو کی طرف نماز پڑہی اور لوگ حضرت ابو بکر کے ساتھ اقتدا
کرتے تھے اور حضرت ابو بکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اقتدا کرتے تھے اور مروی ہے حضرت عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر کے پیچھے بیٹھکر نماز
پڑہی اور مروی ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر کے پیچھے بیٹھکر نماز پڑہی حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے عبد اللہ بن ابی زیاد نے کہا حدیث
کی ہمسے شبابہ بن سوار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن طلحہ نے حمید سے

عن ثابت عن انس قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه خلف ابي بكر قاعدا في ثوب متوشحا به **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وهكذا رواه يحيى بن ايوب عن حميد عن انس وقد رواه غير واحد عن حميد عن انس ولم يذكروا فيه عن ثابت ومن ذكر فيه عن ثابت فهو اصح **باب** ما جاء في الامام ينهض في الركعتين ناسيا **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم نا ابن ابي ليلى عن الشعبي قال صلى بنا المغيرة بن شعبة فنهض في الركعتين فسبح به القوم وسبح بهم فلما قضى صلوته سلم ثم سجد سجدتي السهو وهو جالس ثم حدثهم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم فعل بهم مثل الذي فعل وفي الباب عن عقبة بن عامر وسعد وعبد الله بن بحينة **قال** ابو عيسى حديث المغيرة بن شعبة قد روي من غير وجه عن المغيرة بن شعبة وقد تكلم بعض اهل العلم في ابن ابي ليلى من قبل حفظه قال احمد لا يحتج بحديث ابن ابي ليلى وقال محمد بن اسماعيل ابن ابي ليلى وهو صدوق ولا اروي عنه لانه لا يدري صحيح حديثه من سقيمه وكل من كان مثل هذا فلا اروي عنه شيئا وقد روي هذا الحديث من غير وجه عن المغيرة بن شعبة وروى سفيان عن جابر عن المغيرة بن شبيل عن قيس بن ابي حازم عن المغيرة بن شعبة وجابر الجعفي قد ضعفه بعض اهل العلم تركه يحيى بن سعيد وعبد الرحمن بن مهدي وغيرهما والعمل على هذا عند اهل العلم على ان الرجل اذا قام في الركعتين مضى في صلوته وسجد سجدتين منهم من راى قبل التسليم ومنهم من راى بعد التسليم ومن راى قبل التسليم فحديثه اصح لما روى الزهري ويحيى بن سعيد الانصاري عن عبد الرحمن الاعرج عن عبد الله بن بحينة **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن نا يزيد بن هارون عن المسعودي عن زياد بن علاقة قال صلى بنا المغيرة بن شعبة فلما صلى ركعتين قام ولم يجلس فسبح به من خلفه فاشار اليهم ان قوموا فلما فرغ من صلوته سلم وسجد سجدتي السهو وسلم وقال هكذا صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم

اُسنے ثابت سے اُسنے انس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری میں ابوبکر کے پیچھے ایک کپڑے میں توشح[١] کرکے نماز پڑھی کہا ابوعیسے نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسیطرح روایت کیا ہے اسکو یحییٰ بن ایوب نے حمید سے اُسنے انس سے اور روایت کیا ہے اسکو کئی اور لوگوں نے حمید سے اُسنے انس سے اور انہوں نے اسمیں ثابت کا ذکر نہیں کیا اور جسنے ثابت کا ذکر کیا ہے وہ روایت صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ امام دو رکعتوں میں بھولکر کھڑا ہوجاوے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی لیلے نے شعبی سے کہا اُسنے ہمکو مغیرہ بن شعبہ نے نماز پڑہائی سو دو رکعتوں میں کھڑا ہوگیا۔ لوگوں نے اُسکو تسبیح کی اور اُسنے لوگوں سے تسبیح کہی پس جب اپنی نماز پڑھ چکا تو سلام پھیرا پھر بیٹھکر دو سجدے سہو کے کیے پھر انکو حدیث سُنائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ اسیطرح کیا ہے جیسا کہ میں نے کیا اور اس باب میں روایت ہے عقبہ بن عامر اور سعد اور عبداللہ بن بحینہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابوعیسے نے حدیث مغیرہ بن شعبہ کی کئی وجہ سے مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے۔ اور بعض اہل علم نے ابن ابی لیلے میں اُسکے حافظہ کی نسبت کلام کیا ہے۔ کہا امام احمد نے ابن ابی لیلے کی حدیث سے حجت نہ پکڑی جاوے اور کہا محمد بن اسمٰعیل نے ابن ابی لیلے سچا آدمی ہے اور میں اس سے روایت نہیں کرتا کیونکہ وہ حدیث صحیح کو ضعیف سے معلوم نہیں کر سکتا اور جو شخص ایسا ہو میں اُس سے کبھی روایت نہیں کرتا اور یہ حدیث کئی وجہ سے مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے اور روایت کی ہے سفیان نے جابر سے اُسنے مغیرہ بن شبیل سے اُسنے قیس بن ابی حازم سے اُسنے مغیرہ بن شعبہ اور جابر جعفی سے اور ضعیف کیا ہے اسکو بعض اہل علم نے یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمان بن مہدی وغیرہ نے اسکو چھوڑ دیا ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے کہ جب آدمی دو رکعتوں میں کھڑا ہوجائے تو اپنی نماز کو پورا کرے اور دو سجدے کرے۔ بعض نے ان میں سے سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ کرنیکو اختیار کیا ہے اور بعض نے بعد سلام کے اور جس نے قبل سلام کے اختیار کیا ہے پس حدیث اُسکی بہت صحیح ہے۔ اسواسطے کہ زہری اور یحییٰ بن سعید انصاری نے عبدالرحمان اعرج سے اُسنے عبداللہ بن بحینہ سے روایت کی ہے **حدیث** کی ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمان نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے مسعودی سے اُسنے زیاد بن علاقہ سے کہا اُسنے ہمکو مغیرہ بن شعبہ نے نماز پڑہائی سو جب دو رکعتیں پڑھ چکے تو کھڑا ہوگیا اور نہ بیٹھا تو مقتدیوں نے اُسکو تسبیح کہی پس اُسنے اُنکی طرف اشارت کی کہ کھڑے ہوجاؤ جبکہ اپنی نماز سے فارغ ہوا تو سلام پھیرا اور دو سجدے سہو کے کیے اور سلام پھیرا اور کہا اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے

[١] التوشح هو المخالفة بين طرفيه على عاتقيه وهو الاشتمال على منكبيه كذا في النهاية یعنے توشح کہتے ہیں کپڑے کا ایک گوشہ لیکر داہنی کاندہے پر ڈالا جاوے اور دوسرا اسکے مخالف گوشہ کو بائیں کاندہے پر ڈالا جاوے

قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد روي هذا الحديث من غير وجه عن المغيرة بن شعبة عن النبي صلى الله عليه وسلم

باب ما جاء في مقدار القعود في الركعتين **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داؤد هو الطيالسي نا شعبة نا سعد بن ابراهيم قال سمعت ابا عبيدة بن عبد الله بن مسعود يحدث عن ابيه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جلس في الركعتين الاوليين كانه على الرضف قال شعبة ثم حرك سعد شفتيه بشيء فاقول حتى يقوم فيقول حتى يقوم **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن الا ان ابا عبيدة لم يسمع من ابيه والعمل على هذا عند اهل العلم يختارون ان لا يطيل الرجل القعود في الركعتين الاوليين ولا يزيد على التشهد شيئا في الركعتين الاوليين وقالوا ان زاد على التشهد فعليه سجدة السهو هكذا روي عن الشعبي وغيره **باب** ما جاء في الاشارة في الصلوة **حدثنا** قتيبة نا الليث بن سعد عن بكير بن عبد الله بن الاشج عن نابل صاحب العباء عن ابن عمر عن صهيب قال مررت برسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يصلي فسلمت عليه فرد الي اشارة وقال لا اعلم الا انه قال اشارة باصبعه وفي الباب عن بلال وابي هريرة وانس وعائشة **حدثنا** محمود بن غيلان نا وكيع نا هشام بن سعد عن نافع عن ابن عمر قال قلت لبلال كيف كان النبي صلى الله عليه وسلم يرد عليهم حين كانوا يسلمون عليه وهو في الصلوة قال كان يشير بيده **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وحديث صهيب حسن لا نعرفه الا من حديث الليث عن بكير وقد روي عن زيد بن اسلم عن ابن عمر قال قلت لبلال كيف كان النبي صلى الله عليه وسلم يرد عليهم حيث كانوا يسلمون في مسجد بني عمرو بن عوف قال كان يرد اشارة وكلا الحديثين عندي صحيح

کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ روایت کئی وجہ سے بواسطہ مغیرہ بن شعبہ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے

باب پہلی دو رکعتوں کے بیٹھنے کے اندازہ میں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے کہا حدیث کی ہمسے سعد بن ابراہیم نے کہا سنا مینے ابا عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود سے کہ حدیث بیان کرتا تھا اپنے باپ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعتوں میں بیٹھتے تھے گو یا کہ گرم پتھر پر ہیں[۱] کہا شعبہ نے پھر سعد نے اپنی دونوں لبوں کو ساتھ کسی کلمہ کے ہلایا۔ پس مینے کہا سو سعد نے کہا کہ کھڑے ہو جاتے کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے مگر یہ کہ ابا عبیدہ نے اپنے باپ سے سُنا نہیں ہے۔ اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے یہ لوگ پسند کرتے ہیں کہ آدمی دونوں رکعتوں پہلیوں میں طوالت نہ کرے اور دو رکعتوں پہلیوں میں تشہد پڑھکر کچھ زیادتی نہ کرے اور کہا انھوں نے اگر تشہد پڑھکر کچھ زیادتی کرے تو اُسپر دو سجدے سہو کے ہیں ایسا ہی شعبی وغیرہ سے مروی ہے **باب** نماز میں اشارے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے بکیر بن عبد اللہ بن اشج سے اُسنے نابل سے جو صاحب چادر کا ہے اُسنے ابن عمر سے اُسنے صہیب سے کہا اُسنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اُس حالت میں کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے گذرا اور آپ کو سلام دیا۔ سو آپ نے مجھے اشارت سے جواب دیا۔ اور کہا راوی نے میں نہیں جانتا مگر یہ کہ کہا صہیب نے اشارت ساتھ اپنی اونگلی کے۔ اور اِس باب میں روایت ہے بلال اور ابی ہریرہ اور انس اور عائشہ سے رضی اللہ عنہم **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہا حدیث کی ہشام بن سعد نے نافع سے اسنے ابن عمر سے کہا اُسنے مینے بلال سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسطرح جواب دیتے تھے جبکہ لوگ آپ کو نماز کی حالت میں سلام دیتے تھے کہا اُسنے اپنے ہاتھ مبارک سے اشارہ کر دیتے تھے۔ کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حدیث صہیب کی حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر لیث سے جو راوی ہے بکیر سے۔ اور بواسطہ زید بن اسلم کے ابن عمر سے مروی ہے کہ کہا اُسنے مینے بلال سے کہا کہ کس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُنکو جواب دیتے تھے جبکہ وہ آپ کو مسجد بنی عمرو بن عوف میں سلام دیتے تھے کہا اُسنے اشارے سے جواب دیتے تھے اور یہ دونوں حدیثیں میرے نزدیک صحیح ہیں

[۱] گرم پتھر پر ہونے کے یہ معنے ہیں کہ مثلاً آدمی جب کسی گرم شے پر ہوتا ہے تو ٹھہرتا ہی نہیں۔ راوی کی یہ غرض ہے کہ جب آپ پہلے التحیات میں بیٹھتے تھے تو بہت تھوڑا ٹھہرتے تھے۔ شعبہ کہتا ہے پھر میرے اُستاذ سعد نے کچھ بات کی میں نے سمجھا کہ اُس نے یہ کہی ہے کہ پھر کھڑے ہو جاتے تھے ۱۲

لان قصة حديث صهيب غير قصة حديث بلال وان كان ابن عمر روى عنهما فاحتمل ان يكون سمع منهما جميعا **باب** ما جاء ان التسبيح للرجال والتصفيق للنساء **حدثنا** هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هريرة **قال** قال رسول الله صلى الله عليه وسلم التسبيح للرجال والتصفيق للنساء وفی الباب عن علی وسهل بن سعد وجابر وابی سعيد وابن عمر قال كنت اذا استاذنت على النبي صلى الله عليه وسلم وهو يصلی سبح **قال** ابو عيسى حديث ابی هريرة حديث حسن صحيح والعمل عليه عند اهل العلم وبه يقول احمد واسحاق **باب** ما جاء فی كراهية التثاوب فی الصلوة **حدثنا** علی بن حجر انا اسماعيل بن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابی هريرة ان النبی صلى الله عليه وسلم قال التثاوب فی الصلوة من الشيطان فاذا تثاوب احدكم فليكظم ما استطاع وفی الباب عن ابی سعيد الخدری وجد عدی بن ثابت **قال** ابو عيسى حديث ابی هريرة حديث حسن صحيح وقد كره قوم من اهل العلم التثاوب فی الصلوة قال ابراهيم انی لارد التثاوب بالتنحنح **باب** ما جاء ان صلوة القاعد على النصف من صلوة القائم **حدثنا** علی بن حجر نا عيسى بن يونس نا الحسين المعلم عن عبد الله بن بريدة عن عمران بن حصين قال سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صلوة الرجل وهو قاعد فقال من صلى قائما فهو افضل ومن صلاها قاعدا فله نصف اجر القائم ومن صلاها نائما فله نصف اجر القاعد وفی الباب عن عبد الله بن عمرو وانس والسائب **قال** ابو عيسى حديث عمران بن حصين حديث حسن صحيح وقد روی هذا الحديث عن ابراهيم بن طهمان بهذا الاسناد الا انه يقول عن عمران بن حصين

کیونکہ صہیب کی حدیث کا وہ قصہ نہیں جو بلال کی حدیث کا قصہ ہے اگرچہ ابن عمر دونوں سے روایت کرتا ہے پس احتمال ہے کہ ابن عمر نے دونوں سے سنا ہوگا[1] **باب** اس بیان میں کہ تسبیح مردوں کے لیے ہے اور تالی عورتوں کے لیے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تسبیح مردوں کے لیے ہے[2] اور تالی عورتوں کے لیے۔ اور اس باب میں روایت ہے علی اور سہل بن سعد اور جابر اور ابی سعید اور ابن عمر سے رضی اللہ عنہم۔ کہا حضرت علی نے میں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر (داخل ہونے کے لیے) اذن مانگتا تھا اس حالت میں کہ آپ نماز میں ہوتے تو آپ تسبیح کہتے تھے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے اور یہی کہتا ہے امام احمد اور اسحاق **باب** نماز میں جمائی کی کراہیت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہم کو اسماعیل بن جعفر نے علاء بن عبد الرحمن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں جمائی لینا شیطان سے ہے سو جب کوئی شخص تم میں سے جمائی لے تو چاہیے کہ حتی المقدور اُسکو بند کرے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید خدری اور عدی بن ثابت کے دادا سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے اور ایک قوم نے اہل علم سے نماز میں جمائی لینے کو مکروہ جانا ہے کہا ابراہیم نے میں جمائی کو کھانسی سے رد کرتا ہوں۔ **باب** اس بیان میں کہ بیٹھنے والے کی نماز کھڑا ہونے والے کی نماز سے نصف حصہ ہے[3] **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے عیسیٰ بن یونس نے کہا حدیث کی ہمسے حسین معلم نے عبد اللہ بن بریدہ سے اُسنے عمران بن حصین سے کہا اُسنے پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس مرد کی بابت سوال کیا۔ جو بیٹھکر نماز پڑھتا ہے سو فرمایا آپنے جو شخص کھڑا ہو کر نماز پڑھے وہ سب سے افضل ہے اور جو شخص بیٹھکر پڑھے اُسکے لیے کھڑا ہونے والے سے نصف اجر ہے اور جو شخص لیٹ کر پڑھے پس اُسکے لیے بیٹھنے والے سے نصف اجر ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن عمرو اور انس اور سائب سے رضی اللہ عنہم۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عمران بن حصین کی حسن صحیح ہے اور یہ حدیث ابراہیم بن طہمان سے اسی اسناد سے مروی ہے مگر یہ کہ وہ عمران بن حصین سے اس طرح سے روایت کرتا ہے

[1] یعنی احتمال ہے کہ ابن عمر نے صہیب اور بلال دونوں سے سنا ہوگا ۱۲

[2] یعنے جب امام نماز میں بھول جاوے تو مرد اُسکو خبردار کرنے کے واسطے سبحان اللہ کہیں اور عورتیں تالی بجائیں پس اسکو اپنے امر کی اطلاع ہو جاویگی ۱۲

[3] کیونکہ یہ عموماً سستی اور بعث کسالت اور غلبہ نیند سے ہوا کرتی ہے۔ ابن حجر نے کہا ہے کہ نماز کی قید کچھ خصوصیت کے واسطے نہیں یہ تو ہر حالت میں مکروہ ہے اسکو حتی المقدور ناک سے رد کرنا چاہیے ۱۲

قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صلوٰة المريض فقال صل قائما فان لم تستطع فقاعدا فان لم تستطع فعلى جنب **حدثنا** بذلك هناد نا وكيع عن ابراهيم بن طهمان عن حسين المعلم بهذا الاسناد **قال** ابوعيسى لا نعلم احدا روى عن حسين المعلم نحو رواية ابرٰهيم بن طهمان وقد روى ابو اسامة وغير واحد عن حسين المعلم نحو رواية عيسى بن يونس ومعنى هذا الحديث عند بعض اهل العلم فى صلوٰة التطوع **حدثنا** محمد بن بشار نا ابن ابى عدى عن اشعث بن عبد الملك عن الحسن قال ان شاء الرجل صلى صلوٰة التطوع قائما وجالسا ومضطجعا واختلف اهل العلم فى صلوٰة المريض اذا لم يستطع ان يصلى جالسا فقال بعض اهل العلم انه يصلى على جنبه الايمن وقال بعضهم يصلى مستلقيا على قفاه ورجلاه الى القبلة وقال سفيان الثورى فى هذا الحديث من صلى جالسا فله نصف اجر القائم قال هذا للصحيح ولمن ليس له عذر فاما من كان له عذر من مرض او غيره فصلى جالسا فله مثل اجر القائم وقد روى فى بعض الحديث مثل قول سفيان الثورى **باب** فى من يتطوع جالسا **حدثنا** الانصارى نا معن نا مالك بن انس عن ابن شهاب عن السائب ابن يزيد عن المطلب بن ابى وداعة السهمى عن حفصة زوجة النبى صلى الله عليه وسلم انها قالت ما رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى فى سبحته قاعدا حتى كان قبل وفاته صلى الله عليه وسلم بعام فانه كان يصلى فى سبحته قاعدا ويقرأ بالسورة ويرتلها حتى تكون اطول من اطول منها وفى الباب عن ام سلمة وانس بن مالك **قال** ابوعيسى حديث حفصة حديث حسن صحيح

کہا اُسنے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیمار کی نماز کی نسبت سوال کیا پس فرمایا آپ نے نماز پڑھ کھڑا ہو کر سو اگر تو طاقت نہیں رکھتا تو بیٹھکر سو اگر تو طاقت نہیں رکھتا تو پہلو پر **حدیث** کی ہے ساتھ اسکے ہناد نے کہا حدیث کی ہے وکیع نے ابراہیم بن طہمان نے اُسنے حسین معلم سے ساتھ اس اسناد کے کہا ابو عیسےٰ نے ہم نہیں جانتے کہ کسی نے حسین معلم سے مثل روایت ابراہیم بن طہمان کے روایت کی ہو۔ اور ابو اسامہ اور کئی اور لوگون نے حسین معلم سے مثل روایت عیسےٰ بن یونس کی روایت کی ہے۔ اور مراد اس حدیث سے بعض اہل علم کے نزدیک نفلی نماز ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی عدی نے اشعث بن عبد الملک سے اُسنے حسین سے کہا اُسنے اگر چاہے آدمی تو نفلی نماز میں کھڑا ہو کر اور بیٹھکر اور لیٹ کر پڑھے اور اہل علم نے اختلاف کیا ہے۔ اُس بیمار کے حق میں جو بیٹھکر نماز پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ سو بعض اہل علم نے کہا ہے اپنی داہنی پہلو پر نماز پڑھے اور بعضوں نے کہا ہے اپنی پیٹھ پر لیٹ کر نماز پڑھے اُس حالت میں کہ پاؤن اُسکے قبلہ کی طرف ہوں۔ اور کہا سفیان ثوری نے اس حدیث میں کہ جو شخص بیٹھکر نماز پڑھتا ہے پس اُس کے لیے نصف اجر کھڑے ہونے والے سے ہے۔ کہ یہ تندرست کے لیے ہے اور اُسکے لیے کہ جسکو کوئی عذر نہو سو اور جس شخص کو بیماری وغیرہ کا کوئی عذر ہو اور بیٹھکر نماز پڑھتا ہو تو اُسکے واسطے کھڑے ہونے والے کے برابر اجر ہے۔ اور ایک حدیث میں مثل قول سفیان ثوری کے (بعض الفاظ) مروی ہیں۔ **باب** اس بیان میں کہ جو شخص بیٹھکر نفل پڑھتا ہے۔ **حدیث** کی ہم سے انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک بن انس نے ابن شہاب سے اُسنے سائب بن یزید سے اُسنے مطلب بن ابی وداعہ سہمی سے اُسنے حفصہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی سے یہ کہ کہا اُسنے میںنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نفلی نماز بیٹھکر پڑھتے نہیں دیکھا تا کہ (جب) آپ کی وفات سے ایک سال باقی رہا تو نفلی نماز بیٹھکر پڑھتے تھے اور سورت پڑھتے تھے اور آہستگی سے پڑھتے یہاں تک کہ وہ لمبی سورتوں سے بھی لمبی ہو جاتی اور اس باب میں روایت ہے ام سلمہ اور انس بن مالک سے۔ کہا ابو عیسےٰ نے حدیث حفصہ کی حسن صحیح ہے

سلہ یعنے پہلی روایت کے سوال میں کوئی قید مذکور نہیں اور اس روایت میں ہے۔ کہ بیمار کی نماز کی بابت سوال کیا۔ مگر احتمال ہے کہ عمران نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو مرتبہ سوال کیا ہو جیسا کہ جواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بسبب مختلف ہونے عنوان کے اسپر دال ہے پس پہلی حدیث تندرست کے حق میں ہوگی اسی واسطے اُسکے لیے ادنےٰ حالت میں اجر کم ہوتا گیا برخلاف دوسری روایت کے کہ اسمین آپ نے ادنےٰ حالت میں بھی اجر کم ہونے کا ذکر نہیں فرمایا۔ اور کیونکر اجر کم ہو سکتا ہے حالانکہ بیماری کوئی اختیاری امر نہیں ۱۲ منہ

سلہ یعنے سورت کو اس قدر آہستہ اور ترتیل سے پڑھتے تھے کہ چھوٹی سورت بھی بسبب آہستہ پڑھنے کے لمبی سورتوں سے بھی لمبی ہو جاتی ۱۲

وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه کان یصلی من اللیل جالسا فاذا بقی من قراءته قدر ثلثین او اربعین اٰیة قام فقرأ ثم رکع ثم صنع فی الرکعة الثانیة مثل ذلک وروی عنه انه کان یصلی قاعدا فاذا قرأ وهو قائم رکع وسجد وهو قائم واذا قرأ وهو قاعد رکع وسجد وهو قاعد قال احمد واسحاق والعمل علی کلا الحدیثین کانهما رأیا کلا الحدیثین صحیحا معمولا بهما **حدثنا** الانصاری نا معن نا مالک عن ابی النضر عن ابی سلمة عن عائشة ان النبی صلی اللہ علیه وسلم کان یصلی جالسا فیقرأ وهو جالس فاذا بقی من قراءته قدر ما یکون ثلاثین او اربعین اٰیة قام فقرأ وهو قائم ثم رکع وسجد ثم صنع فی الرکعة الثانیة مثل ذلک **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** احمد بن منیع نا هشیم انا خالد الحذاء عن عبد اللہ بن شقیق عن عائشة قال سالتها عن صلاة رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم عن تطوعه قالت کان یصلی لیلا طویلا قائما ولیلا طویلا قاعدا فاذا قرأ وهو قائم رکع وسجد وهو قائم واذا قرأ وهو جالس رکع وسجد وهو جالس **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال انی لاسمع بکاء الصبی فی الصلوٰة فاخفف **حدثنا** قتیبة نا مروان بن معاویة الفزاری عن حمید عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال واللہ انی لاسمع بکاء الصبی وانا فی الصلوٰة فاخفف مخافة ان تفتتن امه وفی الباب عن ابی قتادة وابی سعید وابی هریرة **قال** ابو عیسی حدیث انس حدیث حسن صحیح

اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آنحضرت رات میں بیٹھکر نماز پڑھتے تھے پس جب آپ کی قراءت سے تقریباً تیس یا چالیس آیتیں باقی ہوتیں تو کھڑے ہو جاتے پس پڑھتے پھر رکوع کرتے پھر دوسری رکعت میں اسی طرح کرتے اور مروی ہے آنحضرت سے کہ آنحضرت بیٹھکر نماز پڑھتے پس جب قراءت پڑھتے اُس حالت میں کہ کھڑے ہوئے ہوتے تو رکوع اور سجود بھی اُسی حالت میں یعنی کھڑے ہوئے کرتے اور جب قراءت پڑھتے اُس حالت میں کہ بیٹھے ہوئے ہوتے تو رکوع اور سجود بھی اُسی حالت میں یعنی بیٹھے ہوئے کرتے کہا امام احمد اور اسحٰق نے اور عمل اِن دونوں حدیثوں پر ہے گویا ان دونوں نے ان دونوں حدیثوں کو صحیح اور معمول بہا جانا ہے **حدیث** کی ہم سے انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے ابی النضر سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھکر نماز پڑھتے تھے پس قراءت پڑھتے تھے اُس حالت میں کہ بیٹھے ہوئے ہوتے پس جب آپ کی قراءت سے تقریباً تیس یا چالیس آیتیں باقی ہوتیں تو کھڑے ہو کر قراءت پڑھتے پھر رکوع کرتے اور سجود کرتے پھر دوسری رکعت میں اسی طرح کرتے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی ہمکو خالد حذاء نے عبد اللہ بن شقیق سے اُسنے عائشہ سے کہا عبد اللہ نے میں نے حضرت عائشہ سے آنحضرت کی نفلی نماز کا حال پوچھا کہا حضرت عائشہ نے بہت رات کھڑے ہو کر نماز پڑھتے رہتے تھے اور بہت رات بیٹھکر پڑھتے پس جب قراءت پڑھتے اُس حالت میں کہ کھڑے ہوئے ہوتے تو رکوع اور سجود بھی کھڑے ہوئے ہی کرتے اور جب قراءت پڑھتے اُس حالت میں کہ بیٹھے ہوئے ہوتے تو رکوع اور سجود بھی بیٹھے ہوئے ہی کرتے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں البتہ نماز میں لڑکے کا رونا سنتا ہوں تو نماز میں تخفیف کرتا ہوں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے مروان بن معاویہ فزاری نے حمید سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قسم ہے اللہ کی البتہ میں اُس حالت میں کہ نماز میں ہوتا ہوں اور لڑکے کا رونا سنتا ہوں پس میں نماز میں تخفیف کرتا ہوں اس خوف سے کہ اُسکی ماں فتنہ میں پڑ جائیگی۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی قتادہ اور ابی سعید اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن صحیح ہے

سلہ حضرت کے وقت میں عورتیں بھی جماعت کی نماز میں حاضر ہوتی تھیں اور ظاہر ہے کہ عورت کو محبت اولاد کی بہت ہوتی ہے یہ اُسکا رونا اُنپر نہایت شاق ہوتا اسواسطے آنحضرت نماز کو ہلکا کر دیتے تاکہ مبادا عورتیں نماز سے اپنی اولاد کا رونا سنکر بیقرار ہو کر کہیں نماز نہ توڑ دیں یا جماعت کا آنا چھوڑ دیں اور قسطلانی میں ہے کہ ابن ابی شیبہ نے ابن ثابت سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے پہلی رکعت میں ساٹھ آیتیں پڑھیں تو ایک لڑکے کا رونا آپنے سن لیا پھر دوسری رکعت میں آپنے صرف تین ہی پڑھیں انتہی اس سے معلوم ہوا کہ امام پر مقتدیوں کی رعایت کرنا لازم ہے اور اس حدیث سے شافعی نے دلیل پکڑی ہے کہ جب امام رکوع میں ہو تو معلوم کرے کہ کوئی شخص نماز میں داخل ہونے کا ارادہ کرتا ہے تو اسکی انتظاری کرے تاکہ وہ بھی فضیلت رکعت پا لیوے اسلیے کہ جب دنیا کی حاجت کے لیے مقتدیوں کی رعایت سکے واسطے نماز میں اختصار کرنا جائز ہوا تو عبادات میں رعایت بطریق اولیٰ جائز ہوگا یہی قول ہے شعبی اور حسن اور ابن ابی لیلیٰ کا اور کہا امام ابو حنیفہ رحمہ نے میں ایسے آدمی پر شرک کا خوف کرتا ہوں اور کہا امام مالک رحمہ نے کسیکی انتظاری نہ کرے اسلیے کہ پچھلے لوگ اس کام سے تکلیف پاوینگے اور امام احمد اور اسحٰق نے کہا ہے اسقدر انتظاری کرے کہ پچھلے لوگوں پر مشقت نہ ہو ۔ ۔ ۔ مترجم یہ قول قرین قیاس معلوم ہوتا ہے اسلیے کہ اس صورت میں دونوں جہتوں میں کچھ محافظت ہو جاتی ہے واللہ اعلم بالصواب

باب ما جاء لا تقبل صلوة الحائض الا بخمار **حدثنا** هناد نا قبيصة عن حماد بن سلمة عن قتادة عن ابن سيرين عن صفية ابنة الحارث عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقبل صلوة الحائض الا بخمار وفي الباب عن عبد الله بن عمرو **قال** ابو عيسى حديث عائشة حديث حسن والعمل عليه عند اهل العلم ان المرأة اذا ادركت فصلت وشيء من شعرها مكشوف لا تجوز صلاتها وهو قول الشافعي قال لا تجوز صلاة المرأة وشيء من جسدها مكشوف قال الشافعي وقد قيل ان كان ظهر قدميها مكشوفا فصلاتها جائزة **باب** ما جاء في كراهية السدل في الصلوة **حدثنا** هناد نا قبيصة عن حماد بن سلمة عن عسل بن سفيان عن عطاء عن ابي هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن السدل في الصلوة وفي الباب عن ابي جحيفة **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة لا نعرفه من حديث عطاء عن ابي هريرة مرفوعا الا من حديث عسل بن سفيان وقد اختلف اهل العلم في السدل في الصلاة فكره بعضهم السدل في الصلاة وقالوا هكذا تصنع اليهود وقال بعضهم انما كره السدل في الصلوة اذا لم يكن عليه الا ثوب واحد فاما اذا سدل على القميص فلا بأس وهو قول احمد وكره ابن المبارك السدل في الصلوة **باب** ما جاء في كراهية مسح الحصى في الصلوة **حدثنا** سعيد بن عبد الرحمن المخزومي نا سفيان بن عيينة عن الزهري عن ابي الاحوص عن ابي ذر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا قام احدكم الى الصلوة فلا يمسح الحصا فان الرحمة تواجهه **حدثنا** حسين بن حريث نا الوليد بن مسلم عن الاوزاعي عن يحيى بن ابي كثير قال حدثني ابو سلمة بن عبد الرحمن عن معيقيب قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن مسح الحصى في الصلوة فقال ان كنت لابد فاعلا فمرة واحدة

باب سوائے اوڑھنی پہننے کے بالغہ عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے قبیصہ نے حماد بن سلمہ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے ابن سیرین سے اُسنے صفیہ بنت حارث سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے فرمایا نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالغہ عورت کی نماز سوائے اوڑھنی کے قبول نہیں ہوتی۔ اور اس باب میں عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے کہ جب عورت بالغ ہو جاوے اور نماز پڑھے اُس حالت میں کہ کوئی چیز اُسکے بالوں سے ننگی ہو تو اُسکی نماز جائز نہیں ہوتی اور یہی قول ہے امام شافعی کا کہ کہا امام شافعی نے نہیں درست ہوتی نماز عورت کی اُس حالت میں کہ کوئی چیز اُسکی جسم کی ننگی ہو۔ کہا امام شافعی رحمہ نے اگر اُسکے پاؤں کی پیٹھ ننگی ہو تو نماز اُسکی جائز ہے۔ **باب** نماز میں سدل[۱] کی کراہیت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے قبیصہ نے حماد بن سلمہ سے اُسنے عسل بن سفیان سے اُسنے عطاء سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں سدل کرنے سے منع کیا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی جحیفہ سے کہا ابو عیسیٰ نے ہم ابی ہریرہ کی حدیث کو جو عطاء کے واسطہ سے ابوہریرہ سے مرفوعاً مروی ہے نہیں پہچانتے مگر حدیث عسل بن سفیان سے اور اہل علم نے نماز میں سدل کرنے میں اختلاف کیا ہے۔ پس بعض نے اُنمیں سے نماز میں سدل کرنے کو مکروہ جانا ہے اور کہا ہے کہ اسیطرح یہود کرتے ہیں۔ اور کہا بعض نے سدل نماز میں اُسوقت مکروہ ہے جب اُسپر سوائے ایک کپڑے کے کوئی اور کپڑا نہو پس اگر قمیص پر سدل کرے تو کچھ خوف نہیں اور یہ قول امام احمد کا ہے اور ابن مبارک نے نماز میں سدل کرنے کو مکروہ جانا ہے **باب** نماز میں کنکر کے صاف کرنے کی کراہیت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے ابو الاحوص سے اُسنے ابی ذر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب کوئی تم میں سے نماز کی طرف کھڑا ہو تو کنکر کو نہ صاف کرے اسکا مقابلہ[۲] کر رہی ہے **حدیث** کی ہم سے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہم سے ولید بن مسلم نے اوزاعی سے اُسنے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا اُسنے حدیث کی مجھ سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے معیقیب سے کہا اُسنے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں کنکر صاف کرنے سے سوال کیا پس فرمایا آپ نے اگر تجھے ضرور ہی کرنا ہے تو ایک مرتبہ کر

[۱] سدل یہ ہے کہ کپڑا ایسے طور سے پہننا جو تمام بدن پر آجاوے اور ہاتھ اندر ہی رہیں پس اُسی حالت میں رکوع اور سجود کرے اور یہ سدل قمیص وغیرہ تمام کپڑوں میں ہوتا ہے اور بعض نے سدل کے یہ معنے بیان کیے ہیں کہ تہ بند کو سر پر رکھنا اور اُسکے دونوں کونوں کو دائیں بائیں لٹکانا اس طور سے کہ کاندھوں پر نہ ہو ۱۲ کذا فی مجمع البحار-

[۲] یعنی ایسی بڑی نعمت کے مقابلہ میں فعل حقیر کی طرف متوجہ ہونا چاہیے ۱۲

قال ابوعیسیٰ هذا حدیث صحیح وفی الباب عن علی بن ابی طالب وحذیفة وجابر بن عبد الله ومعیقیب **قال** ابوعیسیٰ حدیث ابی ذر حدیث حسن وقد روی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه کره المسح فی الصلوٰة وقال ان کنت لابد فاعلا فمرة واحدة کانه روی عنه رخصة فی المرة الواحدة والعمل علی هذا عند اهل العلم **باب** ماجاء فی کراهیة النفخ فی الصلوٰة **حدثنا** احمد بن منیع نا عباد بن العوام نا میمون ابوحمزة عن ابی صالح مولی طلحة عن ام سلمة قالت رای النبی صلی الله علیه وسلم غلاما لنا یقال له افلح اذا سجد نفخ فقال یا افلح ترب وجهك قال احمد بن منیع کره عباد النفخ فی الصلوٰة وقال ان نفخ لم یقطع صلاته قال احمد بن منیع وبه ناخذ **قال** ابوعیسیٰ وروی بعضهم عن ابی حمزة هذا الحدیث وقال مولی لنا یقال له رباح **حدثنا** احمد بن عبدة الضبی نا حماد بن زید عن میمون ابی حمزة بهذا الاسناد نحوه وقال غلام لنا یقال له رباح **قال** ابوعیسیٰ وحدیث ام سلمة اسناده لیس بذاك ومیمون ابوحمزة قد ضعفه بعض اهل العلم واختلف اهل العلم فی النفخ فی الصلوٰة فقال بعضهم ان نفخ فی الصلوٰة استقبل الصلوٰة وهو قول سفیان الثوری واهل الکوفة وقال بعضهم یکره النفخ فی الصلوٰة وان نفخ فی صلوته لم تفسد صلوته وهو قول احمد واسحاق **باب** ماجاء فی النهی عن الاختصار فی الصلوٰة **حدثنا** ابوکریب نا ابواسامة عن هشام بن حسان عن محمد بن سیرین عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی ان یصلی الرجل مختصرا وفی الباب عن ابن عمر **قال** ابوعیسیٰ حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح وقد کره قوم من اهل العلم الاختصار فی الصلوٰة والاختصار هو ان یضع الرجل یده علی خاصرته فی الصلاة وکره بعضهم ان یمشی الرجل مختصرا ویروی ان ابلیس اذا مشی یمشی مختصرا **باب** ماجاء فی کراهیة کف الشعر فی الصلوٰة **حدثنا** یحیی بن موسیٰ نا عبد الرزاق انا ابن جریج عن عمران بن موسیٰ عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابیه

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے علی بن ابی طالب اور حذیفہ اور جابر بن عبد اللہ اور معیقیب سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ذر کی حسن ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے نماز میں صاف کرنا مکروہ جانا ہے اور فرمایا ہے اگر تجھی ضرور ہی کرنا ہے تو ایک مرتبہ کر گویا کہ آپ سے ایکبار صاف کرنے میں رخصت مروی ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے **باب** نماز میں پھونکنے کی کراہت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے عبادہ بن عوام نے کہا حدیث کی ہمسے میمون یعنی ابوحمزہ نے ابی صالح سے یعنے طلحہ کے غلام سے اُسنے ام سلمہ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ایک لڑکے کو دیکھا اُسکا نام افلح تہا جب وہ سجدہ کرتا تو پھونکتا پس فرمایا آپ نے اے افلح خاک آلودہ ہو مونہہ تیرا۔ کہا احمد بن منیع نے عباد نے نماز میں پھونکنا مکروہ سمجھا ہے اور کہا ہے کہ اگر کوئی شخص پھونکے تو اُسکی نماز قطع نہیں ہوتی۔ کہا احمد بن منیع نے اور ساتھ اسی کے ہم تمسک کرتے ہیں کہا ابو عیسیٰ نے اور بعض نے یہ حدیث ابی حمزہ سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ وہ ہمارا غلام تہا کہ جسکا نام رباح تہا۔ **حدیث** کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے میمون یعنے ابی حمزہ سے ساتھ اسی اسناد کے مثل اسکے اور کہا وہ ہمارا غلام تھا کہ جسکا نام رباح تہا۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ام سلمہ کی اسناد قوی نہیں اور میمون یعنے ابوحمزہ کو بعض اہل علم نے ضعیف کیا ہے اور اہل علم نے نماز کے اندر پھونکنے میں اختلاف کیا ہے پس کہا بعض نے اگر پھونکے نماز میں تو نئے سرے نماز شروع کرے اور یہ قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور کہا ہے بعض نے نماز میں پھونکنا مکروہ ہے اور اگر نماز کے اندر پھونکے تو نماز اُسکی فاسد نہیں ہوتی اور یہ قول ہے امام احمد اور اسحاق کا **باب** نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے کے ممانعت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے ہشام بن حسان نے محمد بن سیرین سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص کمر پر ہاتھ رکھکر نماز پڑھے۔ اور اس باب میں ابن عمر سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے۔ اور ایک قوم نے اہل علم سے نماز میں اختصار کرنا مکروہ جانا ہے اور اختصار یہ ہے کہ آدمی اپنی کمر پر نماز میں ہاتھ رکھے۔ اور بعض نے کمر پر ہاتھ رکھکر چلنے کو بھی مکروہ جانا ہے اور مروی ہے کہ جب ابلیس چلتا ہے تو کمر پر ہاتھ رکھکر چلتا ہے۔ **باب** نماز میں بالون کے باندھنے کی کراہت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا خبر دی ہمکو ابن جریج نے عمران بن موسیٰ سے اُسنے سعید بن ابی سعید مقبری سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی رافع سے

سلہ نماز میں پھونکنا ہے ایسے طور سے کہ ناک سے ہوا نکلی کہ جس سے اُس کے ناک کی آواز سنائی دے ۱۲

عن ابی رافع انہ مر بالحسن بن علی وھو یصلی وقد عقص ضفرتہ فی قفاہ فحلھا فالتفت الیہ الحسن مغضبا فقال اقبل علی صلاتک ولا تغضب فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذلک کفل الشیطان وفی الباب عن ام سلمۃ وعبد اللہ بن عباس **قال** ابو عیسی حدیث ابی رافع حدیث حسن والعمل علی ھذا عند اھل العلم کرھوا ان یصلی الرجل وھو معقوص شعرہ وعمران بن موسی ھو القرشی المکی وھو اخو ایوب بن موسی **باب** ماجاء فی التخشع فی الصلوۃ **حدثنا** سوید بن نصر نا عبد اللہ بن المبارک نا لیث بن سعد نا عبد ربہ بن سعید عن عمران بن ابی انس عن عبد اللہ بن نافع بن العمیاء عن ربیعۃ بن الحارث عن الفضل بن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ مثنی مثنی تشھد فی کل رکعتین وتخشع وتضرع وتمسکن وتقنع یدیک یقول ترفعھما الی ربک مستقبلا ببطونھما وجھک وتقول یارب یارب ومن لم یفعل ذلک فھو کذا وکذا **قال** ابو عیسی وقال غیر ابن المبارک فی ھذا الحدیث ومن لم یفعل ذلک فھو خداج **قال** ابو عیسی سمعت محمد بن اسمعیل یقول روی شعبۃ ھذا الحدیث عن عبد ربہ بن سعید فاخطأ فی مواضع فقال عن انس بن ابی انیس وھو عمران بن ابی انس وقال عن عبد اللہ بن الحارث وانما ھو عبد اللہ بن نافع بن العمیاء عن ربیعۃ بن الحارث وقال شعبۃ عن عبد اللہ بن الحارث عن المطلب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانما ھو عن ربیعۃ بن الحارث بن عبد المطلب عن الفضل بن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال محمد وحدیث اللیث بن سعد اصح من حدیث شعبۃ **باب** ماجاء فی کراھیۃ التشبیک بین الاصابع فی الصلوۃ **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث بن سعد عن ابن عجلان عن سعید المقبری عن رجل عن کعب بن عجرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا توضأ احدکم فاحسن وضوءہ ثم خرج عامدا الی المسجد فلا یشبکن بین اصابعہ فانہ فی صلاۃ

اُسنے ابی رافع سے کہ وہ حسن بن علی کے پاس گزرا اسحالت مین کہ وہ نماز پڑھ رہا تھا اور اسنے اپنے بالون کو گدی کے اوپر باندھی ہوا تھا۔ پس ابو رافع نے اُنکو کھولا سو اُسکی طرف امام حسن نے غصے سے نظر کی پس کہا ابو رافع نے اپنی نماز مین چلا جا اور غصّے نہ ہو کیونکہ مینے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے یہ حصہ شیطان کا ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے ام سلمہ اور عبداللہ بن عباس سے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابی رافع کی حسن ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے انہون نے مکروہ جانا ہے کہ آدمی نماز پڑھے اُس حالت مین کہ اُسکے بال باندھے ہوئے ہون اور عمران بن موسےٰ وہ قرشی مکی ہے اور یہ بھائی ایوب بن موسے کا ہے **باب** نماز مین خشوع کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے کہا حدیث کی ہمنے عبد ربہ بن سعید نے عمران بن ابی انس سے اُسنے عبداللہ بن نافع بن عمیا سے اُسنے ربیعہ بن حارث سے اُسنے فضل بن عباس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے نماز وہ دو رکعت ہے ہر دو رکعتون مین تشہد ہے اور خشوع اور عاجزی اور مسکینی اور اُٹھانا دونون ہاتھون کا اپنے رب کی طرف اُس حالت مین کہ تلوے اُن ہاتھون کے اپنے مونہہ کی طرف ہون اور کہے تو اے رب میرے اے رب میرے اور جسنے اس طرح نہین کیا وہ ایسا ویسا ہے۔ کہا ابو عیسےٰ نے اور کہا غیر ابن مبارک نے اس حدیث مین جس شخص نے اسطرح نہین کیا تو وہ ناقص ہے کہا ابو عیسےٰ نے مینے محمد بن اسمٰعیل سے سُنا ہے کہ کہا شعبہ نے یہ حدیث عبد ربہ بن سعید سے روایت کی ہے اور کئی جگہہ مین اُسنے خطا کیا ہے اُسنے روایت کی ہے انس بن انیس سے حالانکہ وہ عمران بن ابی انیس ہے اور اُسنے روایت کی ہے عبداللہ بن حارث سے حالانکہ یہ روایت بواسطہ عبداللہ بن نافع بن عمیا ربیعہ بن حارث سے مروی ہے اور کہا ہے شعبہ نے یہ روایت عبداللہ بن حارث سے ہے اُسنے روایت کی مطلب سے اُسنے نبی صلّی اللہ علیہ وسلم سے حالانکہ یہ روایت ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب سے ہے اُسنے روایت کی فضل بن عباس سے اُسنے نبی صلّی اللہ علیہ وسلم سے۔ کہا محمد نے اور حدیث لیث بن سعد کی شعبہ کی حدیث سے بہت صحیح ہے۔ **باب** نماز مین درمیان انگلیون کے پنجہ ڈالنے کی کراہت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے ابن عجلان سے اُسنے سعید مقبری سے اُسنے ایک مرد سے اُسنے کعب بن عجرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کوئی تم مین سے وضو کرے اور اچھی طرح سے وضو کرے پھر مسجد کی طرف قصد کر کے نکلے تو چاہیے کہ اپنی انگلیون مین پنجہ نہ ڈالے۔ اسلیے کہ وہ نماز مین ہے

قال ابو عیسی حدیث کعب بن عجرۃ رواہ غیر واحد عن ابن عجلان مثل حدیث اللیث وروی شریک عن محمد بن عجلان عن ابیہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو ھذا الحدیث وحدیث شریک غیر محفوظ **باب** ماجاء فی طول القیام فی الصلوۃ **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینۃ عن ابی الزبیر عن جابر قال قیل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الصلوۃ افضل قال طول القنوت وفی الباب عن عبد اللہ بن حبشی وانس بن مالک **قال** ابو عیسی حدیث جابر حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجہ عن جابر بن عبد اللہ **باب** ماجاء فی کثرۃ الرکوع والسجود **حدثنا** ابو عمار نا الولید بن مسلم عن الاوزاعی قال حدثنی الولید بن ھشام المعیطی قال حدثنی معدان بن طلحۃ الیعمری قال لقیت ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت لہ دلنی علی عمل ینفعنی اللہ بہ ویدخلنی اللہ الجنۃ فسکت عنی ملیا ثم التفت الی فقال علیک بالسجود فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مامن عبد یسجد للہ سجدۃ الا رفعہ اللہ بھا درجۃ وحط عنہ بھا خطیئۃ قال معدان فلقیت ابا الدرداء فسالتہ عما سالت عنہ ثوبان فقال علیک بالسجود فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مامن عبد یسجد للہ سجدۃ الا رفعہ اللہ بھا درجۃ وحط عنہ بھا خطیئۃ وفی الباب عن ابی ھریرۃ وابی فاطمۃ **قال** ابو عیسی حدیث ثوبان وابی الدرداء فی کثرۃ الرکوع والسجود حدیث حسن صحیح وقد اختلف اھل العلم فی ھذا فقال بعضھم طول القیام فی الصلوۃ افضل من کثرۃ الرکوع والسجود وقال بعضھم کثرۃ الرکوع والسجود افضل من طول القیام وقال احمد بن حنبل قد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذا حدیثان ولم یقض فیہ بشیء وقال اسحاق اما بالنھار فکثرۃ الرکوع والسجود

کہا ابو عیسیٰ نے حدیث کعب بن عجرہ کی روایت کیا ہے اسکو کئی اور لوگوں نے بھی ابن عجلان سے مثل حدیث لیث کے۔ اور روایت کی ہے شریک نے محمد بن عجلان سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اِس حدیث کی۔ اور حدیث شریک کی محفوظ نہین ہے۔ **باب** نماز مین لمبا قیام کرنے کے بیان مین۔ **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کون سی نماز افضل ہے۔ فرمایا آپ نے لمبا قیام کرنا۔ اور اِس باب مین روایت ہے عبد اللہ بن حبشی اور انس بن مالک سے رضی اللہ عنہم۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن صحیح ہے۔ اور کئی وجہ سے جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے۔ **باب** بہت رکوع اور سجود کے بیان مین۔ **حدیث** کی ہم سے ابو عمار نے کہا حدیث کی ہم سے ولید بن مسلم نے اوزاعی نے کہا اُسنے حدیث کی مجھسے ولید بن ہشام معیطی نے کہا حدیث کی مجھسے معدان بن طلحہ یعمری نے کہا اُسنے مین ثوبان یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام سے ملا۔ پس مینے اُسسے کہا مجھے کوئی ایسا امر بتلا جس سے مجھے اللہ تعالےٰ نفع دے اور جنت مین داخل کرے سو وہ میری طرف سے تھوڑی سی دیر چپ کر رہا پھر اُسنے میری طرف توجہ کی۔ اور کہنے لگا بہت سجدون کو لازم پکڑ کیونکہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے تھے جو بندہ اللہ تعالےٰ کے واسطے ایک سجدہ کرتا ہو تو اللہ تعالےٰ اُسکے واسطے ایک درجہ بلند کرتا ہے اور بسبب اُسکے ایک گناہ اُس سے دور کرتا ہے کہا معدان نے پھر مین ابا الدرداء سے ملا پس اُس سے بھی وہی سوال کیا جسکی بابت ثوبان سے سوال کیا گیا تھا پس اُسنے بھی کہا بہت سجدون کو لازم پکڑ کیونکہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے جو بندہ اللہ تعالےٰ کے واسطے ایک سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اُسکے واسطے ایک درجہ بلند کرتا ہے اور بسبب اُسکے ایک گناہ اُس سے دور کرتا ہے۔ اور اِس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی فاطمہ سے۔ کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ثوبان اور ابی الدرداء کی جو کثرت رکوع اور سجود مین ہے حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم نے اِس مسئلہ مین اختلاف کیا ہے۔ سو بعض نے کہا ہے کہ نماز مین لمبا قیام کرنا کثرت رکوع اور سجود سے افضل ہے۔ اور کہا بعض نے رکوع اور سجود بہت کرنا لمبا قیام کرنے سے افضل ہے۔ اور کہا احمد بن حنبل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اِس باب مین دو نو قسم کی حدیثین مروی ہین اور اِسمین کوئی فیصلہ نہین ہوا۔ اور کہا اسحاق نے بہرحال دن مین تو کثرت رکوع اور سجود کی افضل ہے۔

سلہ یعنی اگر کسی آدمی نے وظیفہ مقرر کیا ہو کہ مثلاً مین ہر روز ایک پارہ کلام اللہ کا پڑھونگا تو اسی صورت مین کثرت رکوع اور سجود کی میرے نزدیک بہت پسند ہے کیونکہ ہر حالت مین اُسنے اُتنا ہی پڑھنا ہے جسقدر اُسنے وظیفہ مقرر کیا ہے خواہ زیادہ قیام تو اُسکا ہونا ہی نہین پس اِس صورت مین اگر زیادہ رکوع سجود ہو جائین تو زیادہ ثواب پاویگا ۱۲

واما باللیل فطول القیام الا ان یکون لرجل له جزء باللیل یاتی علیه فکثرة الرکوع والسجود فی هذا احب الی لانه یاتی علی جزئه وقد ربح کثرة الرکوع والسجود **قال** ابوعیسی وانما قال اسحاق هذا لانه کذا وصف صلوة النبی صلی الله علیه وسلم باللیل ووصف طول القیام واما بالنهار فلم توصف من صلاته من طول القیام ما وصف باللیل **باب ماجاء فی قتل الاسودین فی الصلوۃ حدثنا** علی بن حجر انا اسماعیل بن علیة عن علی بن المبارک عن یحیی بن ابی کثیر عن ضمضم بن جوس عن ابی هریرة قال امر رسول الله صلی الله علیه وسلم بقتل الاسودین فی الصلوۃ الحیة والعقرب وفی الباب عن ابن عباس وابی رافع **قال** ابوعیسی حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم وبه یقول احمد واسحاق وکره بعض اهل العلم قتل الحیة والعقرب فی الصلوۃ قال ابراهیم ان فی الصلوۃ لشغلا والقول الاول اصح **باب ماجاء فی سجدتی السهو قبل السلام حدثنا** قتیبة نا اللیث عن ابن شهاب عن عبد الرحمن الاعرج عن عبد الله بن بحینة الاسدی حلیف بنی عبد المطلب ان النبی صلی الله علیه وسلم قام فی صلوة الظهر وعلیه جلوس فلما اتم صلوته سجد سجدتین یکبر فی کل سجدة وهو جالس قبل ان یسلم وسجدهما الناس معه مکان ما نسی من الجلوس وفی الباب عن عبد الرحمن بن عوف **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الاعلی وابوداود قالا نا هشام عن یحیی بن ابی کثیر عن محمد بن ابراهیم ان ابا هریرة والسائب القاری کانا یسجدان سجدتی السهو قبل التسلیم **قال** ابوعیسی حدیث ابن بحینة حدیث حسن والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم وهو قول الشافعی یری سجود السهو کله قبل التسلیم ویقول هذا الناسخ لغیره من الاحادیث ویذکر ان آخر فعل النبی صلی الله علیه وسلم کان علی هذا وقال احمد واسحاق اذا قام الرجل فی الرکعتین فانه یسجد سجدتی السهو قبل السلام

اور رات میں لمبا قیام کرنا مگر یہ کہ رات میں کسی آدمی کا کوئی وظیفہ مقرر ہو۔ جو اوسکو وہ ادا کرتا ہو۔ تو اس صورت میں میرے نزدیک کثرت رکوع اور سجود کی پسند ہے کیونکہ وہ اپنے وظیفہ کو ادا کرتا ہے اور کثرت رکوع اور سجود میں نفع پایا ہے۔ **کہا** ابوعیسٰی نے اسحاق نے یہ بات اسلیے کہی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کی ایسی وصف کی گئی ہے۔ اور لمبا قیام کرنے کی وصف کی گئی ہے۔ اور دن میں آپکی نماز میں لمبا قیام کرنے سے اسقدر صفت نہیں کی گئی جسقدر کہ رات میں کی گئی ہے۔ **باب** نماز میں سانپ اور بچھو کے قتل کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو اسماعیل بن علیہ نے علی بن مبارک سے اُسنے یحیٰی بن ابی کثیر سے اُسنے ضمضم بن جوس سے اسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے حکم دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ قتل کرنے دو سیاہوں کے نماز میں یعنے سانپ اور بچھو اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور ابی رافع سے۔ کہا ابوعیسٰی نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے۔ اور عمل بعض اہل علم کے نزدیک صحابہ وغیرہ سے اسی پر ہے۔ اور یہی کہتا ہے امام احمد اور اسحاق۔ اور بعض اہل علم نے نماز میں سانپ اور بچھو کے قتل کرنے کو مکروہ سمجھا ہے۔ کہا ابراہیم نے نماز میں البتہ شغل ہے۔ اور پہلا قول سب کے نزدیک صحیح ہے **باب** سلام سے پہلے سجدہ سہو کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے اُسنے عبد الرحمان اعرج سے اُسنے عبد اللہ بن بحینہ اسدی سے جو بنی عبد المطلب کے ہم سوگند ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں کھڑے ہوئے اور آپ کو التحیات میں بیٹھنا تھا سو جب اپنی نماز پوری کر چکے تو دو سجدے کیئے ہر ایک سجدے میں سلام پھیرنے سے پہلے تکبیر کہی اُس حالت میں کہ بیٹھے ہوئے تھے۔ اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ وہ دونوں سجدے کیے بدلے اُسکے کہ تشہد میں بیٹھنا بھول گئے تھے۔ اور اس باب میں روایت ہے عبد الرحمن بن عوف سے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الاعلٰی اور ابوداؤد نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے ہشام نے یحیٰی بن ابی کثیر سے اُسنے محمد بن ابراہیم سے یہ کہ ابوہریرہ اور سائب قاری دونوں سلام سے پہلے سجدے سہو کے کیا کرتے تھے کہا ابوعیسٰی نے حدیث ابن بحینہ کی حسن ہے۔ اور عمل بعض اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے۔ اور یہی قول ہے امام شافعی کا امام شافعی کا مذہب یہ ہے کہ تمام سجدے سہو کے قبل سلام کے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ حدیث اور حدیثوں کی ناسخ ہے۔ اور ذکر کرتے ہیں امام شافعی کہ آخر فعل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی پر رہا ہے۔ اور کہا امام احمد اور اسحاق نے جب آدمی دو رکعتوں میں کھڑا ہو تو دو سجدے سہو کے سلام پھیرنے سے پہلے کرے

على حديث ابن بحينة وعبد الله ابن بحينة هو عبد الله بن مالك ابن بحينة مالك ابوه وبحينة امه هكذا اخبرني اسحاق بن منصور عن علي بن المديني قال ابو عيسى واختلف اهل العلم في سجدتي السهو متى يسجدهما الرجل قبل السلام او بعده فرأى بعضهم ان يسجدهما بعد السلام وهو قول سفيان الثوري واهل الكوفة وقال بعضهم يسجدهما قبل السلام وهو قول اكثر الفقهاء من اهل المدينة مثل يحيى بن سعيد وربيعة وغيرهما وبه يقول الشافعي وقال بعضهم اذا كانت زيادة في الصلوة فبعد السلام واذا كان نقصانا فقبل السلام وهو قول مالك بن انس وقال احمد ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم في سجدتي السهو فليستعمل كل على جهته يرى اذا قام في الركعتين على حديث ابن بحينة فانه يسجدهما قبل السلام واذا صلى الظهر خمسا فانه يسجدهما بعد السلام واذا سلم في الركعتين من الظهر والعصر فانه يسجدهما بعد السلام وكل يستعمل على جهته وكل سهو ليس فيه عن النبي صلى الله عليه وسلم ذكر فان سجدتي السهو فيه قبل السلام وقال اسحاق نحوه قول احمد في هذا كله الا انه قال كل سهو ليس فيه عن النبي صلى الله عليه وسلم ذكر فان كانت زيادة في الصلوة يسجدهما بعد السلام وان كان نقصانا يسجدهما قبل السلام **باب** ماجاء في سجدتي السهو بعد السلام والكلام **حدثنا** اسحاق بن منصور نا عبد الرحمن بن مهدي نا شعبة عن الحكم عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله بن مسعود ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى الظهر خمسا فقيل له أزيد في الصلوة ام نسيت فسجد سجدتين بعد ما سلم **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** هناد ومحمود بن غيلان قالا نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله ان النبي صلى الله عليه وسلم سجد سجدتي السهو بعد الكلام وفي الباب عن معاوية وعبد الله بن جعفر وابي هريرة **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم عن هشام بن حسان عن محمد بن سيرين عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم سجدهما بعد السلام

موافق حدیث ابن بحینہ کے۔ اور عبد اللہ ابن بحینہ وہ عبد اللہ بن مالک ابن بحینہ ہے مالک اُسکا باپ ہے اور بحینہ اُسکی ماں ہے۔ اسی طرح مجھے اسحاق بن منصور نے علی بن مدینی سے خبر دی ہے۔ کہا ابو عیسےٰ نے اہل علم نے سجدہ سہو مین اختلاف کیا ہے کہ کب آدمی سجدہ کرے کیا قبل سلام کے یا بعد اُسکے۔ سو بعض کا مذہب ہے کہ بعد سلام کے سجدہ کرے۔ اور یہ قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا۔ اور کہا بعض نے قبل سلام کے سجدہ کرے۔ اور یہ قول ہے اکثر فقہاء اہل مدینہ کا۔ مثل یحیےٰ بن سعید اور ربیعہ وغیرہ کے اور یہی کہتا ہے امام شافعی اور کہا بعض نے جب نماز مین کچھ زیادہ واقع ہو تو بعد سلام کے سجدہ کرے۔ اور جب کوئی نقصان واقع ہو تو قبل سلام کے۔ اور یہ قول ہے مالک بن انس کا۔ اور کہا امام احمد نے جو روایت نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے سجدہ سہو مین مروی ہے۔ پس ہر ایک اپنی جگہہ پر استعمال کیجائے یعنے جب دو رکعتون مین کھڑا ہو موافق حدیث ابن بحینہ کے تو وہ قبل سلام کے سجدے کرے۔ اور جب ظہر کی نماز پانچ رکعت پڑھ لے تو وہ سجدے بعد سلام کے کرے۔ اور جب ظہر اور عصر کی دو رکعتون مین سلام پھیرے تو وہ سجدے بعد سلام کے کرے اور ہر ایک حدیث کو اپنی جگہہ پر استعمال کرے۔ اور جس سہو مین نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے اُسمین ذکر نہین ہے تو سجدے سہو کے اسمین قبل سلام کے ہین۔ اور کہا اسحاق نے اِس تمام مسئلہ مین مثل قول امام احمد کے۔ مگر یہ کہ کہا اُسنے ہر سہو کہ جس کا ذکر نبی صلّے اللہ علیہ وسلّم سے نہین۔ پس اگر وہ سہو نماز مین کچھ زیادتی ہے تو وہ سجدے سہو کے بعد سلام کے کرے۔ اور اگر کچھ نقصان ہو تو وہ سجدے قبل سلام کے کرے۔ **باب** اِس بیان مین کہ سجدے سہو کے بعد سلام اور کلام[1] کے ہین۔ **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمان بن مہدی نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے حکم سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے یہ کہ نبی صلّے اللہ علیہ وسلّم نے ظہر کی پانچ رکعتین پڑہین۔ پس آپ سے کسی نے کہا کیا نماز مین کچھ زیادتی ہوگئی ہے۔ یا آپ بھول گئے ہین پھر آپ نے بعد سلام پھیرنے کے دو سجدے کیے۔ کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح۔ **حدیث** کی ہمسے ہناد اور محمود بن غیلان نے کہا دونو نے حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہ سے یہ کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے بعد کلام کے دو سجدے کیے۔ اور اِس باب مین روایت ہے معاویہ اور عبد اللہ بن جعفر اور ابو ہریرہ سے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے ہشام بن حسان سے اُسنے محمد بن سیرین سے اُسنے ابو ہریرہ سے یہ کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے دونون سجدے بعد سلام کے کیے

[1] کلام سے وہ کلام ہے جو سہو سے ہو یعنی نمازی کے گمان مین یہ ہو کہ نماز تمام ہو چکی ہے حالانکہ واقع مین اُسکی نماز کا کچھ حصہ باقی رہتا ہو اور قرینہ اِن معنی پر خود قصہ حدیث کا ہے اور جسنے یہ سمجھا ہے کہ مراد کلام سے وہ کلام ہے جو عمداً کسی حاجت کے واسطے ہو اُسنے خطا کیا ہے۔ فافہم ۱۲

قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد رواه ايوب وغير واحد عن ابن سيرين وحديث ابن مسعود حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم قالوا اذا صلى الرجل الظهر خمسا فصلاته جائزة وسجد سجدتي السهو وان لم يجلس في الرابعة وهو قول الشافعي واحمد واسحاق وقال بعضهم اذا صلى الظهر خمسا ولم يقعد في الرابعة مقدار التشهد فسدت صلوته وهو قول سفيان الثوري وبعض اهل الكوفة **باب** ماجاء في التشهد في سجدتي السهو **حدثنا** محمد بن يحيى نا محمد بن عبد الله الانصاري قال اخبرني اشعث عن ابن سيرين عن خالد الحذاء عن ابي قلابة عن ابي المهلب عن عمران بن حصين ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى بهم فسهى فسجد سجدتين ثم تشهد ثم سلم **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن غريب وروى ابن سيرين عن ابي المهلب وهو عم ابي قلابة غير هذا الحديث وروى محمد هذا الحديث عن خالد الحذاء عن ابي قلابة عن ابي المهلب وابو المهلب اسمه عبد الرحمن بن عمرو ويقال ايضا معاوية ابن عمرو وقد روى عبد الوهاب الثقفي وهشيم وغير واحد هذا الحديث عن خالد الحذاء عن ابي قلابة بطوله وهو حديث عمران بن حصين ان النبي صلى الله عليه وسلم في ثلاث ركعات من العصر فقام رجل يقال له الخرباق واختلف اهل العلم في التشهد في سجدتي السهو فقال بعضهم يتشهد فيهما ويسلم وقال بعضهم ليس فيهما تشهد وتسليم واذا سجدهما قبل التسليم لم يتشهد وهو قول احمد واسحاق قالا اذا سجد سجدتي السهو قبل السلام لم يتشهد **باب** فيمن يشك في الزيادة والنقصان **حدثنا** احمد بن منيع نا اسماعيل بن ابراهيم نا هشام الدستوائي عن يحيى ابن ابي كثير عن عياض بن هلال قال قلت لابي سعيد احدنا يصلي فلا يدري كيف صلى فقال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم فلم يدر كيف صلى فليسجد سجدتين وهو جالس وفي الباب عن عثمان وابن مسعود وعائشة وابي هريرة **قال** ابو عيسى حديث ابي سعيد حديث حسن وقد روى هذا الحديث عن ابي سعيد من غير هذا الوجه وروى عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال اذا شك احدكم في الواحدة والثنتين فليجعلها واحدة

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا ہے اسکو ایوب اور کئی اور لوگون نے ابن سیرین سے۔ اور حدیث ابن مسعود کی حسن صحیح ہے اور عمل بعض اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے کہا انھون نے جب کوئی مرد ظہر کی نماز پانچ رکعتین پڑھے تو نماز اُسکی جائز ہے اور سہو کے دو سجدے کرے اگرچہ چوتھی رکعت مین نہ بیٹھے اور یہ قول ہے امام شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض نے جب ظہر کی پانچ رکعتین پڑھے چوتھی رکعت مین مقدار تشہد کے نہ بیٹھے تو نماز اُسکی فاسد ہوجاتی ہے اور یہ قول ہے سفیان ثوری اور بعض اہل کوفہ کا۔ **باب** سہو کے سجدون مین تشہد کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحییٰ نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے کہا خبر دی مجھے اشعث نے ابن سیرین سے اُسنے خالد خذاء سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ابی المہلب سے اُسنے عمران بن حصین سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو نماز پڑھائی اور بھول گئے پس سجدے سہو کے کیے پھر تشہد پڑھا پھر سلام پھیرا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور روایت کی ہے ابن سیرین نے ابی المہلب سے (اور یہ ابی قلابہ کا چچا ہے) سوائے اس حدیث کے اور روایت کی ہے یہ حدیث محمد نے خالد الحذاء سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ابی المہلب سے اور ابو المہلب کا نام عبد الرحمن بن عمرو ہے اور اسکو معاویہ بن عمرو بھی کہا جاتا ہے اور روایت کی ہے یہ حدیث عبد الوہاب ثقفی اور ہشیم اور کئی اور لوگون نے خالد خذاء سے اُسنے ابی قلابہ سے طوالت سے۔ اور وہ حدیث عمران بن حصین کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی تیسری رکعت مین تھے اور ایک مرد کھڑا ہوا جسکا نام خرباق تھا۔ اور اہل علم نے سہو کے سجدون مین تشہد کا اختلاف کیا ہے۔ پس کہا بعض نے انمین تشہد پڑھے اور سلام پھیرے اور کہا بعض نے انمین تشہد اور سلام نہین ہے۔ اور جب قبل سلام کے سجدے کرے تو تشہد نہ بیٹھے اور یہ قول امام احمد اور اسحق کا ہے کہا ان دونون نے جب سلام سے پہلے سجدے سہو کے کرے تو تشہد مین نہ بیٹھے۔

باب اُس شخص کے بیان مین جسکو زیادتی اور نقصان مین شک ہو **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے کہا حدیث کی ہمسے ہشام دستوائی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اسنے عیاض بن ہلال سے کہا اُسنے مینے ابی سعید سے کہا کوئی شخص ہم مین سے نماز پڑھتا ہے تو نہین جانتا کہ کسقدر اُسنے نماز پڑھی ہے پس کہا اُسنے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم مین سے نماز پڑھے اور نہ جانے کہ کسقدر اُسنے پڑھی ہے تو چاہیے کہ دو سجدے کرے اسی حالت مین کہ بیٹھا ہوا ہو۔ اور اس باب مین روایت ہے عثمان اور ابن مسعود اور عائشہ اور ابو ہریرہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی حسن ہے۔ اور یہ حدیث ابی سعید سے سوا اس وجہ کے بھی مروی ہے۔ اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ جب کوئی تم مین سے ایک اور دو مین شک کرے تو اسکو ایک ہی

واذا شك في الاثنتين والثلاث فليجعلها اثنتين ويسجد في ذلك سجدتين قبل ان يسلم والعمل على هذا عند اصحابنا وقال بعض اهل العلم اذا شك في صلاته فلم يدر كم صلى فليعد **حدثنا** قتيبة نا الليث عن ابن شهاب عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشيطان ياتي احدكم في صلوته فيلبس عليه حتى لا يدري كم صلى فاذا وجد ذلك احدكم فليسجد سجدتين وهو جالس **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن خالد بن عثمة نا ابرهيم بن سعد قال حدثني محمد بن اسحاق عن مكحول عن كريب عن ابن عباس عن عبد الرحمن بن عوف قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول اذا سهى احدكم في صلاته فلم يدر واحدة صلى او ثنتين فليبن على واحدة فان لم يدر ثنتين صلى او ثلاثا فليبن على ثنتين فان لم يدر ثلاثا صلى او اربعا فليبن على ثلاث وليسجد سجدتين قبل ان يسلم **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد روى هذا الحديث عن عبد الرحمن بن عوف من غير هذا الوجه رواه الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس عن عبد الرحمن بن عوف عن النبي صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء في الرجل يسلم في الركعتين من الظهر والعصر **حدثنا** الانصاري نا معن نا مالك عن ايوب بن ابي تميمة وهو السختياني عن محمد بن سيرين عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم انصرف من اثنتين فقال له ذو اليدين اقصرت الصلوة ام نسيت يا رسول الله فقال النبي صلى الله عليه وسلم اصدق ذو اليدين فقال الناس نعم فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى اثنتين اخريين ثم سلم ثم كبر فسجد مثل سجوده او اطول ثم كبر فرفع ثم سجد مثل سجوده او اطول وفي الباب عن عمران بن حصين وابن عمر وذي اليدين

اور جب دو اور تین میں شک کرے تو اُسکو دو بنالے اور اس صورت میں سلام سے پہلے دو سجدے کرے اور عمل ہمارے اصحاب کے نزدیک اسی پر ہے۔ اور کہا بعض اہل علم نے جب کوئی اپنی نماز میں شک کرے پس نہ جانے کہ کسقدر اُسنے نماز پڑہی ہے تو چاہیے کہ اعادہ کرے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ بیشک شیطان ایک تمہارے کے پاس نماز کی حالت میں آتا ہے پس اُسپر دہوکا ڈال دیتا ہے یہانتک کہ وہ نہیں جانتا کہ کسقدر نماز پڑہی ہے تو جسکو ایسا دہوکا پڑے تو چاہیے کہ وہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن خالد بن عثمہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن سعد نے کہا حدیث کی مجھسے محمد بن اسحٰق نے مکحول سے اُسنے کریب سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے عبد الرحمٰن بن عوف سے کہا اُسنے سُنا مینے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے کہ فرماتے جب کوئی تم میں سے اپنی نماز میں بھول جائے پس اُسکو یاد نہو کہ ایک رکعت پڑہی ہے یا دو تو ایک پر بنا کرے اور اگر نہ یاد ہو اُسکو کہ دو رکعت پڑہی ہیں یا تین تو دو پر بنا کرے۔ اور اگر اُسکو یاد نہو کہ تین پڑہی ہیں یا چار تو تین پر بنا کرے اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے سہو کے کرے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث عبد الرحمٰن بن عوف سے سوائے اسوجہ کے بھی روایت کی گئی ہے۔ روایت کیا اسکو زہری نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے عبد الرحمٰن بن عوف سے اُسنے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے **باب** اس بیان میں کہ آدمی ظہر اور عصر کی دو رکعتوں میں سلام پھیرے **حدیث** کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے مالک سے اُسنے ایوب بن ابی تمیمہ سے اور وہ سختیانی ہے محمد بن سیرین سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم دو رکعت پڑھکر پھر گئے تو آپ کو ذو الیدین نے کہا کیا نماز کم ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں یا رسول اللہ پس فرمایا نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کیا ذو الیدین سچ کہتا ہے سو کہا لوگوں نے ہاں۔ پس رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کھڑے ہوئے اور دوسری دو رکعتیں پڑہیں پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا مثل اول سجدوں کے یا لمبا پھر آپ نے تکبیر کہی اور سجدہ سے سر اُٹھایا پھر سجدہ کیا مثل اول سجدوں کے یا لمبا۔ اور اس باب میں روایت ہے عمران بن حصین اور ابن عمر اور ذی الیدین سے

---

[۱] یعنی یقین پر بنا کرے خواہ ایک یا دو میں شک ہو یا دو اور تین میں یا تین اور چار میں اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ کا کہ اس باب میں تین قسم کی حدیثیں مروی ہیں ایک یہ کہ جب کسی کو شک ہو تو نئے سرے شروع کرے دوسرے شک ہو تو تحری کرے یعنی جانب صواب کا یقین کرے خواہ کسی طرف ہو قلت کی یا کثرت کی تیسرے یہ کہ یقین پر بنا کرے پس امام ابو حنیفہ نے ان احادیث میں اسطرح مطابقت بیان فرمائی ہے کہ اول حدیث اُس شخص کی حق میں ہے جسکو پہلی مرتبہ ہی شک واقع ہوا ہو اور دوسری اُس صورت میں کہ جب اُسکو ایک جانب کی تحری واقع ہو اور تیسری اُس صورت میں کہ جب اُسکو تحری واقع نہو

قال ابو عيسى وحديث ابى هريرة حديث حسن صحيح واختلف اهل العلم فى هذا الحديث فقال بعض اهل الكوفة اذا تكلم فى الصلاة ناسيا او جاهلا او ما كان فانه يعيد الصلاة واعتلوا بان هذا الحديث كان قبل تحريم الكلام فى الصلوة واما الشافعى فرأى هذا حديثا صحيحا فقال به وقال هذا اصح من الحديث الذى روى عن النبى صلى الله عليه وسلم فى الصائم اذا اكل ناسيا فانه لا يقضى وانما هو رزق رزقه الله قال الشافعى وفرقوا هؤلاء بين العمد والنسيان فى اكل الصائم لحديث ابى هريرة قال احمد فى حديث ابى هريرة ان تكلم الامام فى شئ من صلاته وهو يرى انه قد اكملها ثم علم انه لم يكملها يتم صلوته ومن تكلم خلف الامام وهو يعلم ان عليه بقية من الصلوة فعليه ان يستقبلها واحتج بان الفرائض كانت تزاد وتنقص على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فانما تكلم ذو اليدين وهو على يقين من صلاته انها تمت وليس هكذا اليوم ليس لاحد ان يتكلم على معنى ما تكلم ذو اليدين لان الفرائض اليوم لا يزاد فيها ولا ينقص قال احمد نحوا من هذا الكلام وقال اسحاق نحو قول احمد فى هذا الباب **باب** ماجاء فى الصلوة فى النعال **حدثنا** على بن حجر نا اسماعيل بن ابراهيم عن سعيد بن يزيد ابى سلمة قال قلت لانس بن مالك اكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى فى نعليه قال نعم وفى الباب عن عبد الله بن مسعود وعبد الله بن ابى حبيبة وعبد الله بن عمرو وعمرو بن حريث وشداد بن اوس واوس الثقفى وابى هريرة وعطاء رجل من بنى شيبة **قال** ابو عيسى حديث انس حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم **باب** ماجاء فى القنوت فى صلوة الفجر **حدثنا** قتيبة ومحمد بن المثنى قالا نا محمد بن جعفر عن شعبة عن عمرو ابن مرة عن ابن ابى ليلى عن البراء بن عازب ان النبى صلى الله عليه وسلم

کہا ابو عیسےٰ نے اور حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم نے اس حدیث مین اختلاف کیا ہے پس کہا بعض اہل کوفہ نے جب کوئی شخص نماز مین بھولکر یا جہالت سے یا جسطرح سے ہو کلام کرے تو وہ نماز کا اعادہ کرے اور علت انہون نے یہ بیان کی ہے کہ یہ حدیث نماز مین کلام حرام ہونے سے پہلے کی ہے اور امام شافعی نے اس حدیث کو صحیح جانا ہے اور اسی کے ساتھ قائل ہوا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ حدیث بہت صحیح ہے اُس حدیث سے جو روزہ دار کے حق مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب کوئی شخص بھولکر کھالیوے تو وہ روزہ قضا نہ کرے اور بیشک وہ ایسا رزق ہے کہ اسکو اللہ تعالےٰ نے کھلایا ہے۔ کہا امام شافعی نے اور ان لوگون نے روزہ دار کے حق مین نسیان اور عمد مین ابو ہریرہ کی حدیث مین فرق کیا ہے۔ کہا امام احمد نے ابی ہریرہ کی حدیث کے حق مین۔ اگر امام اپنی نماز کے کسی حصہ مین کلام کرے اُس حالت مین کہ وہ جانتا ہو کہ اُسنے نماز کو پورا کر لیا ہے پھر اُسکو معلوم ہوا کہ مینے ابھی نماز کو پورا نہین کیا تو وہ اپنی نماز کو تمام کرے۔ اور جو شخص امام کے پیچھے کلام کرے اُس حالت مین کہ جانتا ہو کہ اسپر کچھ نماز باقی رہتی ہے تو اُسکو لازم ہے کہ اُس نماز کو نئے سر لیسے شروع کرے۔ اور اُسنے اس سے دلیل پکڑی ہے کہ فرائض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین زیادہ اور کم ہوا کرتے تھے۔ پس ذوالیدین نے تو اِس وجہ سے کلام کیا ہے کہ اُسکو اپنی نماز کا یقین تھا کہ تمام ہو گئی ہے۔ اور آج کے دن کسی کو جائز نہین کہ ذوالیدین کی طرح کلام کرے۔ کیونکہ فرائض آجکے دن نہ زیادہ ہوتے ہین اور نہ کم۔ امام احمد نے اسی کے قریب کہا ہے۔ اور کہا اسحاق نے اس مسئلہ مین مثل قول امام احمد کے۔ **باب** جوتون مین نماز پڑھنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسماعیل بن ابراہیم نے سعید بن یزید ابی سلمہ سے کہا اُسنے مینے انس بن مالک سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جوتیون مین نماز پڑھا کرتے تھے۔ کہا اُسنے ہان۔ اور اس باب مین روایت ہے عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن ابی حبیبہ اور عبد اللہ بن عمر اور عمرو بن حریث اور شداد بن اوس اور اوس ثقفی اور ابی ہریرہ اور عطا سے جو ایک مرد ہے بنی شیبہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسےٰ نے حدیث انس کی حسن صحیح ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے۔ **باب** فجر کی نماز مین قنوت کے بیان مین۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور محمد بن مثنی نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے شعبہ سے اُسنے عمرو بن مرہ سے اُسنے ابن ابی لیلیٰ سے اُسنے براء بن عازب سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

كان يقنت في صلوة الصبح والمغرب وفي الباب عن علي وانس وابي هريرة وابن عباس وخفاف بن ايماء بن رحضة الغفاري قال ابو عيسى حديث البراء حديث حسن صحيح و اختلف اهل العلم في القنوت في صلوة الفجر فرأى بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم القنوت في صلوة الفجر وهو قول الشافعي وقال احمد واسحاق لا يقنت في الفجر الا عند نازلة تنزل بالمسلمين فاذا نزلت نازلة فللامام ان يدعو لجيوش المسلمين **باب** في ترك القنوت **حدثنا** احمد بن منيع نا يزيد بن هارون عن ابي مالك الاشجعي قال قلت لابي يا ابت انك قد صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم وابي بكر وعمر وعثمان وعلي بن ابي طالب ههنا بالكوفة نحوا من خمس سنين اكانوا يقنتون قال اي بني محدث **حدثنا** صالح بن عبد الله نا ابو عوانة عن ابي مالك الاشجعي بهذا الاسناد نحوه بمعناه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل عليه عند اكثر اهل العلم وقال سفيان الثوري ان قنت في الفجر فحسن وان لم يقنت فحسن واختار ان لا يقنت ولم ير ابن المبارك القنوت في الفجر **قال** ابو عيسى وابو مالك الاشجعي اسمه سعد بن طارق بن اشيم **باب** ما جاء في الرجل يعطس في الصلوة **حدثنا** قتيبة نا رفاعة بن يحيى بن عبد الله بن رفاعة بن رافع الزرقي عن عم ابيه معاذ بن رفاعة عن ابيه قال صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فعطست فقلت الحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه مباركا عليه كما يحب ربنا ويرضى۔

صبح اور مغرب کی نماز میں قنوت[1] پڑھتے تھے۔ اور اس باب میں روایت ہے علی اور انس اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور خفاف بن ایماء بن رحضہ غفاری سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث براء کی حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم نے فجر کی نماز میں قنوت کے مسئلہ میں اختلاف کیا ہے۔ پس اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے یہ مذہب ہے کہ فجر کی نماز میں قنوت ثابت ہے۔ اور یہ قول ہے امام شافعی کا اور کہا امام احمد اور اسحاق نے فجر کی نماز میں قنوت نہ پڑھی جائے۔ مگر وقت نازل ہونے کسی حادثہ کے ساتھ مسلمانوں کے۔ پس جب کوئی حادثہ نازل ہو تو امام کو چاہیے کہ مسلمانوں کے لشکر کے ساتھ مل کر دعا مانگے **باب** قنوت کے ترک کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے ابی مالک اشجعی سے کہا اُس نے میں نے اپنے باپ سے کہا اے میرے باپ تو نے پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر اور عمر اور عثمان کے اور پیچھے حضرت علی بن ابی طالب کے اس جگہ کوفہ میں تقریباً پانچ سال نماز پڑھی ہے۔ کیا یہ سب قنوت پڑھتے تھے کہا اُس نے اے میرے بیٹے یہ بدعت ہے یعنی ہمیشہ پڑھنا بلا کسی حادثہ کے **حدیث** کی ہم سے صالح بن عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عوانہ نے ابی مالک اشجعی سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے اور کہا سفیان ثوری نے اگر فجر کی نماز میں قنوت پڑھے تو بہتر ہے اور اگر نہ پڑھے تو بھی بہتر ہے اور مختار اسکے نزدیک یہ ہے کہ قنوت نہ پڑھے۔ اور ابن مبارک فجر کی نماز میں قنوت جائز نہیں رکھتا۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور ابو مالک اشجعی کا نام سعد بن طارق بن اشیم ہے۔ **باب** نماز میں آدمی کے چھینک لینے کے بیان میں۔ **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے رفاعہ بن یحییٰ بن عبد اللہ بن رفاعہ بن رافع زرقی نے اپنے باپ کے چچا معاذ بن رفاعہ سے اُس نے اپنے باپ سے کہا اُس نے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی پس میں نے چھینک لی اور کہا الحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ مبارکاً علیہ کما یحب ربنا ویرضیٰ

[1] وتروں کی تیسری رکعت میں قبل رکوع کے قنوت پڑھنا دائماً ابو حنیفہ رح کے نزدیک واجب ہے اور امام شافعی کے نزدیک نماز صبح کی دوسری رکعت میں بعد رکوع کے دائماً قنوت کا پڑھنا سنت ہے امام ابو حنیفہ کے دلیل یہ حدیث ہے جو ابن ماجہ میں مذکور ہے عن ابی بن کعب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر ویقنت قبل الرکوع الخ امام احمد نے فرمایا ہے سیر نزدیک قنوت بعد رکوع کے مختار ہے کیونکہ قنوت آنحضرت سے فقط فجر کی نماز میں ثابت ہوا ہے وہ بھی اسوقت جبکہ رکوع سے سر اٹھاتے تھے اور فرمایا امام احمد نے وتروں میں قبل رکوع کے اور نہ بعد رکوع کے قنوت ثابت ہوا ہے مترجم کہتا ہے امام احمد وغیرہ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ حدیث ابن ماجہ کی قابل سند نہیں ہے یہ بر تقدیر ثبوت اس حدیث کے وجوب اور دوام اس حدیث سے ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ ثابت ہو چکا ہے کہ لفظ کان کا دوام پر دلالت نہیں کرتا اور فجر کی نماز میں بعد رکوع کے ایک مہینہ قنوت آنحضرت نے پڑھی ہے اور اسکے ترک میں ہمیشہ آنحضرت کے یہ طریق ثابت نہیں کیونکہ یہ بات محال ہے کہ آنحضرت ہر صبح کی نماز میں رکوع کے فوت ہونے تک بلند آواز سے یہ دعا پڑھتے ہوں اللھم اھدنی فیمن ھدیت وتولنی فیمن تولیت آہ۔ اور مقتدی آمین کہتے ہوں اور پھر یہ امر تمام امت کو معلوم نہو بلکہ اکثر امت اسکو ضعیف کہتی ہو حتی کہ بعض نے کہا ہے کہ یہ بدعت ہے جیسا کہ حدیث سعید طلق کی جو اہلسنت نے روایت کی ہے اسپر دلالت کرتی ہے بات یہ ہے کہ آنحضرت نے قنوت کو پڑھا بھی ہے اور ترک بھی کیا ہے اور کبھی بلند آواز سے پڑھا ہے اور کبھی آہستہ آہستہ پڑھا۔ اور آہستہ پڑھنا جہر سے بہت مرتبہ ہوا ہے اور ترک کرنا قنوت کا اکثر پڑھنے سے اور فقط آنحضرت نے وقت حادثہ کے پڑھی ہے یا دعا کے لیے یا بددعا کے لیے پس جب وہ فیصلہ ہو جاتا قنوت بھی دور کر دیتے اور جب ضرورت ہوتی تو تمام نمازوں میں پڑھتے جیسا کہ روایت انس اور ابن عباس کی جو امام احمد نے روایت کی ہے دلالت کرتی ہے کہ خلاصہ زاد المعاد

فلما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم انصرف فقال من المتكلم في الصلوة فلم يتكلم احد ثم قالها الثانية من المتكلم في الصلوة فلم يتكلم احد ثم قالها الثالثة من المتكلم في الصلوة فقال رفاعة ابن رافع بن عفراء انا يا رسول الله قال كيف قلت قال قلت الحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه مباركا عليه كما يحب ربنا ويرضى فقال النبي صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لقد ابتدرها بضعة وثلاثون ملكا ايهم يصعد بها وفي الباب عن انس ووائل بن حجر وعامر بن ربيعة **قال** ابو عيسى حديث رفاعة حديث حسن وكان هذا الحديث عند بعض اهل العلم انه في التطوع لان غير واحد من التابعين قالوا اذا عطس الرجل في الصلوة المكتوبة انما يحمد الله في نفسه ولم يوسعوا باكثر من ذلك **باب** في نسخ الكلام في الصلوة **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم انا ابو اسماعيل بن ابي خالد عن الحارث بن شبيل عن ابي عمرو الشيباني عن زيد بن ارقم قال كنا نتكلم خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم في الصلوة يكلم الرجل منا صاحبه الى جنبه حتى نزلت وقوموا لله قانتين فامرنا بالسكوت ونهينا عن الكلام وفي الباب عن ابن مسعود ومعاوية بن الحكم **قال** ابو عيسى حديث زيد بن ارقم حديث حسن صحيح والعمل عليه عند اكثر اهل العلم قالوا اذا تكلم الرجل عامدا في الصلوة او ناسيا اعاد الصلوة وهو قول الثوري وابن المبارك وقال بعضهم اذا تكلم عامدا في الصلوة اعاد الصلوة وان كان ناسيا او جاهلا اجزاه وبه يقول الشافعي **باب** ما جاء في الصلوة عند التوبة **حدثنا** قتيبة نا ابو عوانة عن عثمان بن المغيرة عن علي ابن ربيعة عن اسماء بن الحكم الفزاري قال سمعت عليا يقول اني كنت رجلا اذا سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثا نفعني الله منه بما شاء ان ينفعني به واذا حدثني رجل من اصحابه استحلفته فاذا حلف لي صدقته وانه حدثني ابو بكر

سو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھکر فارغ ہو چکے تو فرمایا نماز مین کلام کرنے والا کون شخص تھا۔ پس کوئی نہ بولا۔ پھر آپ نے دوسری مرتبہ فرمایا نماز مین کلام کرنے والا کون شخص تھا تو بھی کوئی نہ بولا۔ پھر آپ نے تیسری بار فرمایا نماز مین کلام کرنے والا کون شخص تھا۔ سو کہا رفاعہ بن رافع بن عفرا نے مین ہون یارسول اللہ۔ فرمایا آپ نے تو نے کس طرح کہا تھا کہا اُسنے مینے کہا الحمد للہ حمدًا کثیرًا طیبًا مبارکًا فیہ مبارکًا علیہ کما یحب ربنا ویرضی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے البتہ تیس اور چند فرشتون نے اُسکے لینے مین جلدی کی ہے کہ کونسا انکو اوپر لے چڑھتا ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے انس اور وائل بن حجر اور عامر بن ربیعہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث رفاعہ کی حسن ہے اور گویا یہ حدیث بعض اہل علم کے نزدیک نفلون مین ہے کیونکہ کئی ایک تابعین نے کہا ہے کہ جب کوئی مرد نماز فرضی مین چھینک لے تو فقط اپنے دل مین اللہ کی حمد ہی کرے اور انہون نے اس سے زیادہ کی گنجائش نہین دی **باب** نماز مین کلام کے منسوخ ہونیکے بیان مین **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی ہمکو اسمٰعیل بن ابی خالد نے حارث بن شبیل سے اُسنے ابن عمرو شیبانی سے اُسنے زید بن ارقم سے کہا اُسنے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز مین کلام کیا کرتے تھے ہم مین سے ایک آدمی اپنے صاحب کے ساتھ جو اُسکے پہلو کی طرف ہوتا کلام کر لیتا تا کہ یہ آیت نازل ہوئی وقوموا للہ الخ یعنے اللہ کے واسطے عاجزی سے کھڑے ہو۔ پس ہمکو چپ کرنے کا حکم دیا گیا اور کلام سے منع کیے گئے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابن مسعود اور معاویہ بن حکم سے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث زید بن ارقم کی حسن صحیح ہے اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے کہ کہا انہون نے جب آدمی عمدًا بھولکر نماز مین کلام کرے تو نماز کا اعادہ کرے اور یہ قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا۔ اور کہا بعض نے کہ جب عمدًا نماز مین کلام کرے تو نماز کا اعادہ کرے اور اگر بھولکر یا جہالت سے کرے تو اُسکو وہی نماز کافی ہو جاتی ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے شافعی۔ **باب** توبہ کے وقت نماز کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے عثمان بن مغیرہ سے اُسنے علی بن ربیعہ سے اُسنے اسماء بن حکم فزاری سے کہا اُسنے سُنا مینے علی سے کہ کہتا مین ایسا تھا کہ جب کوئی حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنتا تو مجھے اللہ تعالیٰ اُسکے ساتھ جس طرح اُسکی مرضی نفع دینے کی ہوتی نفع دیتا اور جب کوئی مرد آنحضرت کے اصحاب سے مجھے حدیث کرتا تو مین اُس سے قسم لے لیتا پس جب وہ قسم کرجاتا تو مین اُسکی تصدیق کرلیتا۔ اور مجھے حضرت ابو بکر نے حدیث کی ہے

وصدق ابو بكر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من رجل يذنب ذنبا ثم يقوم فيتطهر ثم يصلي ثم يستغفر الله الا غفر الله له ثم قرأ هذه الاية والذين اذا فعلوا فاحشة او ظلموا انفسهم ذكروا الله الى اخر الاية وفي الباب عن ابن مسعود وابي الدرداء وانس وابي امامة ومعاذ وواثلة وابي اليسر واسمه كعب بن عمرو **قال** ابو عيسى حديث علي حديث حسن لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث عثمان بن المغيرة وروى عنه شعبة وغير واحد فرفعوه مثل حديث ابي عوانة ورواه سفيان الثوري ومسعر فاوقفاه ولم يرفعاه الى النبي صلى الله عليه وسلم وقد روي عن مسعر هذا الحديث مرفوعا ايضا **باب** ما جاء متى يؤمر الصبي بالصلوة **حدثنا** علي بن حجر انا حرملة بن عبد العزيز ابن الربيع بن سبرة الجهني عن عمه عبد الملك بن الربيع بن سبرة عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم علموا الصبي الصلوة ابن سبع سنين واضربوه عليها ابن عشرة وفي الباب عن عبد الله بن عمرو **قال** ابو عيسى حديث سبرة بن معبد الجهني حديث حسن صحيح وعليه العمل عند بعض اهل العلم وبه يقول احمد واسحاق وقالا ما ترك الغلام بعد عشر من الصلوة فانه يعيد **قال** ابو عيسى وسبرة هو ابن معبد الجهني ويقال هو ابن عوسجة **باب** ما جاء في الرجل يحدث بعد التشهد **حدثنا** احمد بن محمد انا ابن المبارك انا عبد الرحمن بن زياد بن انعم ان عبد الرحمن بن رافع وبكر بن سوادة اخبراه عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا احدث يعني الرجل وقد جلس في اخر صلاته قبل ان يسلم فقد جازت صلوته **قال** ابو عيسى هذا حديث ليس اسناده بالقوي وقد اضطربوا في اسناده وقد ذهب بعض اهل العلم الى هذا قالوا اذا جلس مقدار التشهد واحدث قبل ان يسلم فقد تمت صلوته وقال بعض اهل العلم اذا احدث قبل ان يتشهد او قبل ان يسلم اعاد الصلوة وهو قول الشافعي وقال احمد اذا لم يتشهد وسلم اجزأه

اور سچ کہا ہے ابو بکر نے کہا اُنہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی شخص کوئی گناہ کرتا ہے پھر کھڑا ہوتا ہے اور پاک ہوتا ہے پھر نماز پڑھتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکے لیے بخشش کرتا ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی والذین اذا فعلوا فاحشة یعنے جو لوگ جب کوئی بے حیائی کرتے ہیں یا اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں الخ اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور ابی الدرداء اور انس اور ابی امامہ اور معاذ اور واثلہ اور ابی الیسر سے اور نام اُسکا کعب بن عمرو ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث علی کی حسن ہے ہم اسکو سوا اس وجہ کے جو عثمان بن مغیرہ سے ہے اور کسی وجہ سے نہیں پہچانتے۔ اور اس سے شعبہ اور کئی اور لوگوں نے بھی روایت کی ہے اور انہوں نے اسکو مثل حدیث ابی عوانہ کے مرفوع کیا ہے اور روایت کیا ہے اسکو سفیان ثوری اور مسعر نے اور اسکو موقوف رکھا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع نہیں کیا اور مسعر سے یہ حدیث مرفوعاً بھی مروی ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ لڑکے کو نماز کے ساتھ کیسا حکم کیا جاوے **حدیث** کی ہے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو حرملہ بن عبد العزیز بن ربیع بن سبرہ جہنی نے اپنے چچا عبد الملک بن ربیع بن سبرہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا اُسنے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات برسوں کے لڑکوں کو نماز کا حکم کرو اور دس برس کے لڑکوں کو اُسپر مارو۔ اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث سبرہ بن معبد جہنی کی حسن صحیح ہے۔ اور بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے احمد اور اسحاق۔ اور کہا انہوں نے اگر لڑکا دس برس کے بعد کوئی نماز ترک کرے تو اُسکو اعادہ کرے کہا ابو عیسےٰ نے اور سبرہ وہ معبد جہنی کا بیٹا ہے اور کہا گیا ہے وہ عوسجہ کا بیٹا ہے **باب** اس بیان میں کہ آدمی بعد تشہد کے بے وضو ہو جاوے **حدیث** کی ہے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہے ابن مبارک نے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمان بن زیاد بن انعم نے یہ کہ عبد الرحمان بن رافع اور بکر بن سوادہ نے اُسکو خبر دی ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا اُسنے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی شخص سلام پھیرنے سے پہلے بے وضو ہو جائے اس حالت میں کہ آخر نماز میں بیٹھا ہو تو اُسکی نماز جائز ہو جاتی ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث ایسی ہے کہ اسکی اسناد قوی نہیں اور لوگ اسکی اسناد میں مضطرب ہوئے ہیں اور بعض اہل علم اسطرف گئے ہیں کہ کہا انہوں نے کہ جب کوئی شخص مقدار تشہد کے بیٹھ لے اور سلام پھیرنے سے پہلے بیوضو ہو جائے تو اُسکی نماز تمام ہو جاتی ہے اور کہا بعض اہل علم نے کہ جب کوئی شخص تشہد بیٹھنے سے پہلے اور سلام پھیرنے سے پہلے بیوضو ہو جائے تو نماز کا اعادہ کرے اور یہ قول ہے امام شافعی کا اور کہا امام احمد نے جب تشہد نہ پڑھے اور سلام پھیرے تو وہ نماز اسکو کافی ہو جاتی ہے

لقول النبي صلى الله عليه وسلم وتحليلها التسليم والتشهد اهون قام النبي صلى الله عليه وسلم في اثنتين فمضى في صلوته ولم يتشهد وقال اسحٰق بن ابراهيم اذا تشهد ولم يسلم اجزاه واحتج بحديث ابن مسعود حين علمه النبي صلى الله عليه وسلم التشهد فقال اذا فرغت من هذا فقد قضيت ما عليك **قال ابو عيسى** وعبد الرحمن بن زياد هو الافريقي وقد ضعفه بعض اهل الحديث منهم يحيى بن سعيد القطان واحمد بن حنبل **باب** ماجاء اذا كان المطر فالصلوٰة في الرحال **حدثنا** ابو حفص عمرو بن علي نا ابو داود الطيالسي نا زهير بن معاوية عن ابي الزبير عن جابر قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فاصابنا مطر فقال النبي صلى الله عليه وسلم من شاء فليصل في رحله وفي الباب عن ابن عمر وسمرة وابي المليح عن ابيه وعبد الرحمن بن سمرة **قال** ابو عيسى حديث جابر حديث حسن صحيح وقد رخص اهل العلم في القعود عن الجماعة والجمعة في المطر والطين وبه يقول احمد واسحاق قال سمعت ابا زرعة يقول روى عفان بن مسلم عن عمرو بن علي حديثا وقال ابو زرعة لم ار بالبصرة احفظ من هؤلاء الثلاثة علي بن المديني وابن الشاذكوني وعمرو بن علي وابو المليح بن اسامة اسمه عامر ويقال زيد بن اسامة بن عمير الهذلي **باب** ماجاء في التسبيح في ادبار الصلوٰة **حدثنا** اسحاق بن ابراهيم بن حبيب بن الشهيد وعلي بن حجر قالا نا عتاب بن بشير عن خصيف عن مجاهد وعكرمة عن ابن عباس قال جاء الفقراء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الاغنياء يصلون كما نصلي ويصومون كما نصوم ولهم اموال يعتقون ويتصدقون قال فاذا صليتم فقولوا سبحان الله ثلاثا وثلاثين مرة والحمد لله ثلاثا وثلاثين مرة والله اكبر اربعا وثلاثين مرة ولا اله الا الله عشر مرات فانكم تدركون به من سبقكم ولا يسبقكم من بعدكم

کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور حلال کرنے والا نماز کا سلام ہے۔ اور تشہد بہت آسان ہے[1] نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتوں میں کھڑے ہوئے پس اپنی نماز میں گذر گئے اور تشہد نہ بیٹھے اور کہا اسحاق بن ابراہیم نے جب کسی نے تشہد پڑھا اور سلام نہ پھیرا تو اسکو کافی ہو جائیگی اور اُسنے ابن مسعود کی حدیث سے حجت پکڑی ہے جبکہ اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد سکھلایا۔ پس فرمایا آپ نے جب تو اس سے فارغ ہو چکا تو تو نے ادا کر دیا اس چیز کو جو تیرے اوپر لازم تھی کہا ابو عیسیٰ نے اور عبد الرحمان بن زیاد وہ افریقی ہے اور اسکو بعض اہل حدیث نے ضعیف کیا ہے انہیں سے یحییٰ بن سعید القطان اور احمد بن حنبل ہیں۔ **باب** اس بیان میں کہ جب بارش ہو تو نماز گھروں میں ہے حدیث کی ہے ابو حفص یعنے عمرو بن علی نے کہا حدیث کی ہے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے زہیر بن معاویہ نے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے پس ہمکو بارش پہونچی سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص چاہے اپنی منزل میں نماز پڑھے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور سمرہ سے اور ابی الملیح کی اپنے باپ سے اور عبد الرحمان بن سمرہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم نے بارش اور کیچڑ میں جماعت اور جمعہ سے بیٹھنے کی رخصت دی ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے امام احمد اور اسحاق کہا اُسنے سنا میں نے ابا زرعہ سے کہ کہتا عفان بن مسلم نے عمرو بن علی سے روایت کی ہے۔ اور کہا ابو زرعہ نے میں نے بصرہ میں ان تین شخصوں سے کوئی زیادہ حافظ نہیں دیکھا علی بن مدینی اور ابن الشاذ کوفی اور عمرو بن علی۔ اور ابو الملیح بن اسامہ کا نام عامر ہے۔ اور کہا گیا ہے زید بن اسامہ بن عمیر ہذلی۔ **باب** نماز کے پیچھے تسبیح کے بیان میں حدیث کی ہمسے اسحاق بن ابراہیم بن حبیب بن شہید اور علی بن حجر نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے عتاب بن بشیر نے خصیف سے اُسنے مجاہد اور عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہا اُسنے فقیر لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ دولتمند نماز پڑھتے ہیں جیسے کہ ہم نماز پڑھتے ہیں اور روزے رکھتے ہیں جیسے کہ ہم روزے رکھتے ہیں۔ اور اُنکے پاس مال ہے (جس سے) وہ غلام آزاد کرتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں فرمایا آپ نے پس جب تم نماز پڑھ لو تو کہو سبحان اللہ تینتیس ۳۳ بار اور الحمد للہ تینتیس ۳۳ بار اور اللہ اکبر چونتیس بار اور لا الٰہ الا اللہ دس مرتبہ پس اس سے ملجاؤگے تم اُسکو جو تمسے سبقت لیگیا ہے اور نہ سبقت لیجائیگا تمسے وہ شخص جو پیچھے تمہارے ہے[2]

[1] مراد اسکی یہ ہے کہ تشہد فرض نہیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت پڑھکر کھڑے ہو گئے اور تشہد نہ بیٹھے اگر فرض ہوتا تو کیوں ترک کرتے سو ثابت ہوا کہ اگر تشہد نہ بیٹھے تو نماز ہو جائیگی اور اسحاق نے کہا ہے کہ اگر تشہد بیٹھا اور سلام نہ پھیرے تو اُسکے ذمہ سے ساقط ہوگی کیونکہ جب آنحضرت نے اسکو تشہد سکھلایا تو فرمایا کہ جب تو اس سے فارغ ہو چکا تو تو نے اپنا فرض ادا کر دیا معلوم ہوا کہ سلام فرض نہیں ہے [2] یعنے اگر بارش یا کیچڑ میں جمعہ اور جماعت میں حاضر نہو تو جائز ہے اور ابا زرعہ سے جو حکایت نقل کیگئی ہے وہ اسواسطے ہے کہ عمرو بن علی اس حدیث کا راوی ہے اور اُسنے اسپر عمل کیا ہے حالانکہ وہ ایک بڑے حفاظ میں سے ہیں پس اس حدیث کی قبولیت میں کچھ شک نہیں ہے [3] یعنے جس شخص کے اعمال تم سے زیادہ ہونگے تم بسبب اس عمل کے ملجاؤگے یعنے اُسکے برابر ہو جاؤگے اور تمکو کوئی شخص جو یہ عمل نکرتا ہو گا خواہ اصحاب مال سے ہو نہ ملیگا اور اسمیں کچھ مخالفت نہیں کہ کوئی ذکر باوجود آسان ہونیکے اعمال شاقہ پر بسبب اپنے خواص کے سبقت لیجاتا ہے اللہ تعالیٰ کا حمد تعالیٰ

وفی الباب عن کعب بن عجرۃ وانس وعبد اللہ بن عمرو وزید بن ثابت وابی الدرداء وابن عمر وابی ذر قال ابو عیسی حدیث ابن عباس حدیث
حسن غریب وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال خصلتان لا یحصیہما رجل مسلم الا دخل الجنۃ یسبح اللہ فی دبر کل صلوۃ ثلاثا
وثلاثین ویحمدہ ثلاثا وثلاثین ویکبرہ اربعا وثلاثین ویسبح اللہ عند منامہ عشرا ویحمدہ عشرا ویکبرہ عشرا **باب** ماجاء فی الصلوۃ علی
الدابۃ فی الطین والمطر **حدثنا** یحیی بن موسی نا شبابۃ بن سوار نا عمر بن الرماح عن کثیر بن زیاد عن عمرو بن عثمان بن یعلی بن مرۃ عن ابیہ
عن جدہ انہم کانوا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فانتہوا الی مضیق فحضرت الصلوۃ فمطروا السماء من فوقہم والبلۃ من اسفل منہم فاذن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو علی راحلتہ واقام فتقدم علی راحلتہ فصلی بہم یومی ایماء یجعل السجود اخفض من الرکوع **قال**
ابو عیسی ہذا حدیث غریب تفرد بہ عمر بن الرماح البلخی لا یعرف الا من حدیثہ وقد روی عنہ غیر واحد من اہل العلم وکذا روی
عن انس بن مالک انہ صلی فی ماء وطین علی دابتہ والعمل علی ہذا عند اہل العلم وبہ یقول احمد واسحاق **باب** ماجاء فی الاجتہاد
فی الصلوۃ **حدثنا** قتیبۃ وبشر بن معاذ قالا نا ابو عوانۃ عن زیاد بن علاقۃ عن المغیرۃ بن شعبۃ قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم حتی انتفخت قدماہ فقیل لہ اتتکلف ہذا وقد غفر لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر قال افلا اکون عبدا شکورا وفی الباب عن
ابی ہریرۃ وعائشۃ **قال** ابو عیسی حدیث المغیرۃ بن شعبۃ حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء ان اول ما یحاسب بہ العبد یوم القیمۃ الصلوۃ
حدثنا علی بن نصر بن علی الجہضمی نا سہل بن حماد نا ہمام قال حدثنی قتادۃ عن الحسن عن حریث بن قبیصۃ قال قدمت المدینۃ فقلت
اللہم یسر لی جلیسا صالحا قال فجلست الی ابی ہریرۃ فقلت

اور اس باب میں روایت ہے کعب بن عجرہ اور انس اور عبد اللہ بن عمرو اور زید بن ثابت اور ابی الدرداء اور ابن عمر اور ابی ذر سے
رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن غریب ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے دو خصلتیں ہیں
جو کوئی مرد مسلمان انکو شمار کریگا جنت میں داخل ہوگا۔ ہر نماز کے پیچھے تینتیس بار تسبیح کہے اور تینتیس بار اللہ کی حمد کرے اور چونتیس بار
تکبیر کہے اور سونے کے وقت اللہ کی دس بار تسبیح کہے۔ اور دس بار حمد کرے اور دس بار تکبیر کہے **باب** کیچڑ اور بارش میں چارپایہ
پر نماز پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے شبابہ بن سوار نے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن رماح نے کثیر
بن زیاد سے اُسنے عمرو بن عثمان بن یعلی بن مرہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ وہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
سفر میں تھے سو ایک تنگ جگہ پہونچے اور نماز کا وقت حاضر ہوا سو پانی برسا اور بادل اوپر سے تھا اور تری انکے نیچے تھی پس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر ہی اذان دی اور تکبیر کہی اور اپنی سواری پر ہی آگے ہوئے اور انکو نماز پڑھائی اشاروں سے کہ اشارہ کرتے تھے
سجود رکوع سے نیچا کرتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے عمرو بن رماح بلخی اس سے منفرد ہوا ہے اسکی وجہ سے یہ حدیث معلوم ہوئی ہے
اور کئی ایک اہل علم نے بھی اس سے روایت کی ہے اور ایسا ہی انس بن مالک سے مروی ہے کہ آپ نے پانی اور کیچڑ میں چارپایہ پر نماز پڑھی اور
عمل اہل علم کا اسی پر ہے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے امام احمد اور اسحاق **باب** نماز میں مشقت کھینچنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ
اور بشر بن معاذ نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے زیاد بن علاقہ سے اُسنے مغیرہ بن شعبہ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی یہانتک
کہ آپ کے قدم مبارک سوج گئے پس آپ سے کسی نے کہا کیا آپ یہ تکلیف کھینچتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپکے اگلے پچھلے گناہ بخشدیے ہیں فرمایا آپ نے
کیا میں بندہ شکرگذار نہوں اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور عائشہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث مغیرہ بن شعبہ کی حسن صحیح ہے **باب**
قیامت کے روز سب چیزوں سے پہلے پہل جسکا حساب کیا جائیگا وہ نماز ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن نصر بن علی جہضمی نے کہا حدیث
کی ہمسے سہل بن حماد نے کہا حدیث کی ہمسے ہمام نے کہا حدیث کی مجھے قتادہ نے حسن سے اُسنے حریث بن قبیصہ سے کہا اُسنے میں مدینہ میں آیا
پس میں نے کہا یا اللہ میرے لیے کوئی ہمنشین صالح آسان کر کہا اُسنے پس میں ابو ہریرہ کے پاس بیٹھا پس میں نے کہا

ل عبادات میں تکلیف اُٹھانا اسقدر جائز ہے کہ نفس پر تنگی نہ گذرے اور جسپر تنگی گذرے اسپر روا نہیں جیسا کہ آنحضرت نے زینب کو جو اُسنے مسجد میں رسی لٹکائی ہوئی تھی
اور جب سست ہو جاتی تو اس سے لٹک پڑتی تب آنحضرت نے اُسکو منع کر دیا اور آنحضرت کو باوجودیکہ آپکے پاؤں سوج گئے تھے تب بھی مشقت نہ گذرتی تھی کیونکہ آپ ذات بحت میں
مستغرق تھے بلکہ آپ کو اسمیں راحت تھی اسیواسطے آپ نے فرمایا کہ کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر نہ کروں یعنے جبکہ اللہ نے میرے گناہ بخشدیے ہیں تو پھر میں اسکا شکریہ ادا نہ کروں ۱۲

انی سألت اللہ ان یرزقنی جلیسا صالحا فحدثنی بحدیث سمعته من رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لعل اللہ ان ینفعنی به فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول ان اول ما یحاسب به العبد یوم القیمة من عمله صلوته فان صلحت فقد افلح وانجح وان فسدت فقد خاب وخسر فان انتقص من فریضته شیئا قال الرب تبارک وتعالی انظروا هل لعبدی من تطوع فیکمل بها ما انتقص من الفریضة ثم یکون سائر عمله علی ذلک وفی الباب عن تمیم الداری **قال** ابوعیسی حدیث ابی هریرة حدیث حسن غریب من هذا الوجه وقد روی هذا الحدیث من غیر هذا الوجه عن ابی هریرة وقد روی بعض اصحاب الحسن عن الحسن عن قبیصة بن حریث غیر هذا الحدیث والمشهور هو قبیصة بن حریث وروی عن انس بن حکیم عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم نحو هذا **باب** ما جاء فی من صلی فی یوم ولیلة ثنتی عشرة رکعة من السنة ماله من الفضل **حدثنا** محمد بن رافع نا اسحاق بن سلیمان الرازی نا المغیرة بن زیاد عن عطاء عن عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من ثابر علی ثنتی عشرة رکعة من السنة بنی اللہ له بیتا فی الجنة اربع رکعات قبل الظهر ورکعتین بعدها ورکعتین بعد المغرب ورکعتین بعد العشاء ورکعتین قبل الفجر وفی الباب عن ام حبیبة وابی هریرة وابی موسی وابن عمر **قال** ابوعیسی حدیث عائشة حدیث غریب من هذا الوجه ومغیرة بن زیاد قد تکلم فیه بعض اهل العلم من قبل حفظه **حدثنا** محمود بن غیلان نا مؤمل نا سفیان الثوری عن ابی اسحاق عن المسیب بن رافع عن عنبسة بن ابی سفیان عن ام حبیبة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من صلی فی یوم ولیلة ثنتی عشرة رکعة بنی له بیت فی الجنة اربعا قبل الظهر ورکعتین بعدها ورکعتین بعد المغرب ورکعتین بعد العشاء ورکعتین قبل الفجر صلاة الغداة **قال** ابوعیسی وحدیث عنبسة عن ام حبیبة فی هذا الباب حدیث حسن صحیح وقد روی عن عنبسة من غیر وجه

میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تھا کہ مجھے کوئی ہمنشین صالح نصیب کرے تو آپ مجھے کوئی ایسی حدیث بیان کریے جو آپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو شاید اللہ تعالیٰ مجھے اس سے نفع دے سو فرمایا ابوہریرہ نے سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے قیامت کے روز سب چیزون سے پہلے جسکے ساتھ آدمی کا حساب ہوگا نماز اسکی ہے اگر نماز اسکی درست نکلی تو خلاصی اور نجات پاگیا اور اگر وہ خراب نکلی تو اسنے نقصان اور ٹوٹا پایا پس اگر اسکے فرضون سے کوئی چیز کم ہوئی تو پروردگار تبارک وتعالیٰ (فرشتون سے) فرمائیگا دیکھو کہ کیا میرے بندے کے لیے کچھ نفل ہین پس اُنسے جو چیز کہ فرضون سے کم ہوگی کامل کیجائیگی پھر اُسکے تمام عملون کا یہی حال ہوگا۔ اور اس باب مین تمیم داری سے روایت ہے کہا ابوعیسٰے نے حدیث ابوہریرہ کی اس وجہ سے حسن غریب ہے اور یہ حدیث غیر اس وجہ سے بھی ابوہریرہ سے مروی ہے۔ اور سوائے اس حدیث کے اور ایک حدیث بھی اصحاب حسن نے حسن سے روایت کی ہے اسنے قبیصہ بن رویث سے اور مشہور یہ قبیصہ بن حریث ہی اور مروی ہے انس بن حکم سے بواسطہ ابوہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **باب** اس بیان مین کہ جس شخص نے دن اور رات مین بارہ رکعتین سنتون کی پڑھین اُسکے واسطے کیا فضیلت ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن رافع نے کہا حدیث کی ہم سے اسحاق بن سلیمان رازی نے کہا حدیث کی ہم سے مغیرہ بن زیاد نے عطاء سے اسنے عائشہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بارہ رکعت سنت پر مداومت کرے تو اللہ تعالیٰ اوسکیلیے گھر جنت مین تیار کرتا ہے۔ چار رکعتین قبل ظہر کے اور دو رکعتین بعد اُسکے اور دو رکعتین بعد مغرب کے اور دو رکعتین بعد عشا کے اور دو رکعتین قبل فجر کے۔ اور اس باب مین روایت ہے ام حبیبہ اور ابی ہریرہ اور ابی موسٰے اور ابن عمر سے رضی اللہ عنہم۔ کہا ابوعیسٰے نے حدیث عائشہؓ کی اس وجہ سے حسن غریب ہے اور مغیرہ بن زیاد مین بعض اہل علم نے اُسکے حافظہ کی جہت سے کلام کیا ہے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے مؤمل نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان ثوری نے ابی اسحاق سے اُسنے مسیب بن رافع سے اُسنے عنبسہ بن ابی سفیان سے اُسنے ام حبیبہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص دن اور رات مین بارہ رکعتین پڑھے تو اُسکے لیے جنت مین گھر تیار کیا جاتا ہے چار رکعتین قبل ظہر کے اور دو رکعتین بعد اُسکے اور دو رکعتین بعد عشا کے اور دو رکعتین قبل فجر کے یعنی قبل نماز صبح کے۔ کہا ابوعیسٰے نے اور حدیث عنبسہ کی ام حبیبہ سے اس باب مین حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیگئی ہے عنبسہ سے دوسری جگہ سے

باب ما جاء فی رکعتی الفجر من الفضل **حدثنا** صالح بن عبد الله نا ابو عوانة عن قتادة عن زرارة بن اوفی عن سعد بن هشام عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم رکعتا الفجر خیر من الدنیا وما فیها وفی الباب عن علی وابن عمر وابن عباس **قال** ابو عیسی حدیث عائشة حدیث حسن صحیح وقد روی احمد بن حنبل عن صالح بن عبد الله الترمذی حدیثا **باب** ما جاء فی تخفیف رکعتی الفجر والقراءة فیها **حدثنا** محمود بن غیلان وابو عمار قالا نا ابو احمد الزبیری نا سفیان عن ابی اسحاق عن مجاهد عن ابن عمر قال رمقت النبی صلی الله علیه وسلم شهرا فکان یقرأ فی الرکعتین قبل الفجر بقل یایها الکفرون وقل هو الله احد وفی الباب عن ابن مسعود وانس وابی هریرة وابن عباس وحفصة وعائشة **قال** ابو عیسی حدیث ابن عمر حدیث حسن ولا نعرفه من حدیث الثوری عن ابی اسحاق الا من حدیث ابی احمد والمعروف عند الناس حدیث اسرائیل عن ابی اسحاق وقد روی عن ابی احمد عن اسرائیل هذا الحدیث ایضا وابو احمد الزبیری ثقة حافظ قال سمعت بندارا یقول ما رایت احدا احسن حفظا من ابی احمد الزبیری واسمه محمد بن عبد الله بن الزبیر الاسدی الکوفی **باب** ما جاء فی الکلام بعد رکعتی الفجر **حدثنا** یوسف بن عیسی نا عبد الله بن ادریس قال سمعت مالک بن انس عن ابی النضر عن ابی سلمة عن عائشة قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا صلی رکعتی الفجر فان کانت له الی حاجة کلمنی والا خرج الی الصلوة **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وقد کره بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم الکلام بعد طلوع الفجر حتی یصلی صلوة الفجر الا ما کان من ذکر الله او مالا بد منه وهو قول احمد واسحاق **باب** ما جاء لا صلاة بعد طلوع الفجر الا رکعتین **حدثنا** احمد بن عبدة الضبی نا عبد العزیز بن محمد عن قدامة بن موسی عن محمد بن الحصین عن ابی علقمة عن یسار مولی ابن عمر عن ابن عمر

باب فجر کی دو رکعتوں کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے صالح بن عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُسنے زرارہ بن اوفی سے اُسنے سعد بن ہشام سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونو رکعتین فجر کی بہتر ہیں دنیا سے اور جو کچھ اسمین ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے علی اور ابن عمر اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن صحیح ہے۔ اور احمد بن حنبل[۱] نے صالح بن عبد اللہ ترمذی سے حدیث روایت کی ہے۔ **باب** فجر کی دونو رکعتوں کی تخفیف کے بیان میں اور اُن دونوں کی قراءت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان اور ابو عمار نے کہا دونو نے حدیث کی ہمسے ابو احمد زبیری نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے دیکھنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مہینہ تک انتظاری کی (یعنے خیال رکھا) سو آپ اُن دو رکعتوں میں جو قبل فجر کے ہیں قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھا کرتے تھے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور انس اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور حفصہ اور عائشہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے اور نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق ثوری سے جو ابی اسحاق سے ہے مگر طریق ابی احمد سے اور معروف لوگوں کے نزدیک حدیث اسرائیل کی ہے جو ابی اسحاق سے ہے۔ اور یہ حدیث بھی بواسطہ ابی احمد کے اسرائیل سے مروی ہے۔ اور ابو احمد زبیری ثقہ اور حافظ ہے کہا ترمذی نے سُنا مینے بندار سے کہ کہتا تھا مینے کوئی شخص بہت اچھا حافظہ میں ابی احمد زبیری سے نہیں دیکھا۔ اور نام اُسکا محمد بن عبد اللہ زبیری اسدی کوفی ہے۔ **باب** فجر کی دو رکعتوں کے بعد کلام کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے یوسف بن عیسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن ادریس نے کہا سنا مینے مالک بن انس سے اُسنے ابی النضر سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی دو رکعتین پڑھ لیتے سو اگر آپ کو میرے ساتھ کوئی حاجت ہوتی تو میرے ساتھ کلام کرلیتے ورنہ نماز کی طرف نکل جاتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے بعد طلوع فجر کے کلام کرنے سے منع کیا ہے تاکہ نماز فجر کی پڑھ لے۔ مگر وہ کہ اللہ کا ذکر ہو یا کوئی ضروری امر ہو اور یہی قول ہے امام احمد اور اسحاق کا۔ **باب** بعد طلوع فجر کے سوائے دو رکعتوں کے اور کوئی نماز نہیں ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے قدامہ بن موسیٰ سے اُسنے محمد بن حصین سے اُسنے ابی علقمہ سے اُسنے یسار سے جو ابن عمر کا غلام ہے اُسنے ابن عمر سے

---

[۱] غرض مولف کی اس کلام سے یہ ہے کہ صالح بن عبد اللہ جو راوی اس حدیث کا ہے ثقہ ہے کیونکہ اس سے امام احمد نے روایت کی ہے ۱۲ ع ج ع

ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا صلوة بعد الفجر الا سجدتين وفي الباب عن عبد الله بن عمرو وحفصة **قال** ابو عیسی حدیث ابن عمر حديث غريب لا نعرفه الا من حديث قدامة بن موسى وروى عنه غير واحد وهو ما اجمع عليه اهل العلم كرهوا ان يصلي الرجل بعد طلوع الفجر الا ركعتي الفجر ومعنى هذا الحديث انما يقول لا صلوة بعد طلوع الفجر الا ركعتي الفجر **باب** ما جاء في الاضطجاع بعد ركعتي الفجر **حدثنا** بشر بن معاذ العقدي نا عبد الواحد بن زياد نا الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم ركعتي الفجر فليضطجع على يمينه وفي الباب عن عائشة **قال** ابو عیسی حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه وقد روي عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا صلى ركعتي الفجر في بيته اضطجع على يمينه وقد راى بعض اهل العلم ان يفعل هذا استحبابا **باب** ما جاء اذا اقيمت الصلوة فلا صلوة الا المكتوبة **حدثنا** احمد بن منيع نا روح بن عبادة نا زكريا بن اسحاق نا عمرو بن دينار قال سمعت عطاء بن يسار عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اقيمت الصلوة فلا صلوة الا المكتوبة وفي الباب عن ابن بحينة وعبد الله بن عمرو وعبد الله بن سرجس وابن عباس وانس **قال** ابو عیسی حديث ابي هريرة حديث حسن وهكذا روى ايوب وورقاء بن عمر وزياد بن سعد واسماعيل بن مسلم ومحمد بن جحادة عن عمرو بن دينار عن عطاء بن يسار عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم وروى حماد بن زيد وسفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار ولم يرفعاه والحديث المرفوع اصح عندنا وقد روي هذا الحديث عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم من غير هذا الوجه

یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعد فجر کے کوئی نماز نہیں ہے مگر دو رکعتین۔ اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن عمرو اور حفصہ سے رضی اللہ عنہما۔ کہا ابو عیسٰے نے حدیث ابن عمر کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق قدامہ بن موسےٰ سے اور کئی ایک لوگوں نے اس سے روایت کی ہے اور اسپر اہل علم نے اجماع کیا ہے کہ انہوں نے مکروہ جانا ہے کہ آدمی بعد طلوع فجر کے سوائے دو رکعتوں کے کوئی اور نماز پڑھے۔ اور معنے حدیث کے یہ ہیں کہ بعد طلوع فجر کے سوائے دو رکعتوں کے اور کوئی نماز جائز نہیں۔ **باب** بعد دو رکعتوں کے لیٹنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے بشر بن معاذ عقدی نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الواحد زیاد نے کہا حدیث کی ہم سے اعمش نے ابی صالح سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم میں سے فجر کی دو رکعتیں (یعنے سنتیں) پڑھ لے تو چاہیے کہ اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جائے۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ سے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی اس وجہ سے حسن صحیح غریب ہے۔ اور مروی ہے حضرت عائشہ رضی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے گھر میں فجر کی دو رکعتیں پڑھ لیتے تو اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے۔ اور بعض اہل علم کا مذہب ہے کہ اس طور سے لیٹنا استحبابًا کرنا چاہیے **باب** اس بیان میں کہ جب نماز کھڑی ہو جاتی[1] تو کوئی نماز درست نہیں مگر فرضی **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث کی ہم سے زکریا بن اسحاق نے کہا حدیث کی ہم سے عمرو بن دینار نے کہا سنا میں نے عطاء بن یسار سے روایت کی ابا ہریرہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز کھڑی ہو جائے تو کوئی نماز درست نہیں مگر فرض۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن بحینہ اور عبد اللہ بن عمرو اور عبد اللہ بن سرجس اور ابن عباس اور انس سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن ہے اور ایسا ہی روایت کی ہے ایوب اور ورقاء بن عمر اور زیاد بن سعد اور اسماعیل بن مسلم اور محمد بن جحادہ نے عطاء بن یسار سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی ہے حماد بن زید اور سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اور اُن دونوں نے اسکو مرفوع نہیں کیا۔ اور حدیث مرفوع ہمارے نزدیک بہت صحیح ہے اور یہ حدیث غیر اسوجہ سے بھی بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے

---

[1] مقصود اس سے یہ ہے کہ جب تکبیر ہو جائے تو اُس وقت میں سوائے اس نماز فرضی کے اور کوئی نماز یعنے سنتیں وغیرہ جائز نہیں پس اگر کوئی بعد تکبیر کے دو رکعتیں سنتیں پڑھیگا پھر ساتھ اُنکے فرض پڑھیگا تو گویا اُسنے صبح کی نماز فرضی چار رکعت پڑھی جیسا کہ بخاری کی روایت اسپر دال ہے ابن عمر نے سند حسن سے روایت کی ہے کہ فرمایا آپ نے اذا اقیمت الصلوۃ فلا صلوۃ الا المکتوبۃ قیل یا رسول اللہ ولا رکعتی الفجر قال ولا رکعتی الفجر یعنے جب تکبیر ہو جائے تو سوائے فرضی نماز کے اور کوئی نماز جائز نہیں کسی نے کہا یا رسول اللہ کیا فجر کی سنتیں بھی جائز نہیں فرمایا آپ نے فجر کی سنتیں بھی جائز نہیں اور بیہقی میں جو ہے الا رکعتی الصبح کی زیادتی کا کچھ اصل نہیں یعنے جس نے کہا سنتیں فجر کی حدیث اذا اقیمت الصلوۃ سے مستثنیٰ ہیں اسکا کچھ اصل نہیں ۱۲ کذا فی اسلحے شرح موطا السلام اللہ حنفی الشوکانی

رواہ عیاش بن عباس القتبانی المصری عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والعمل علی ھذا عند اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم اذا اقیمت الصلوٰۃ ان لا یصلی الرجل الا المکتوبۃ وبہ یقول سفیان الثوری وابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق

باب ماجاء فی من تفوتہ الرکعتان قبل الفجر یصلیھما بعد صلوٰۃ الصبح **حدثنا** محمد بن عمرو السواق نا عبد العزیز بن محمد عن سعد بن سعید عن محمد بن ابراھیم عن جدہ قیس قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاقیمت الصلوٰۃ فصلیت معہ الصبح ثم انصرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوجدنی اصلی فقال مھلا یا قیس اصلاتان معا قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لم اکن رکعت رکعتی الفجر قال فلا اذن **قال** ابو عیسٰی حدیث محمد بن ابراھیم لا نعرفہ مثل ھذا الا من حدیث سعد بن سعید وقال سفیان ابن عیینۃ سمع عطاء ابن ابی رباح من سعد بن سعید ھذا الحدیث وانما یروی ھذا الحدیث مرسلا وقد قال قوم من اھل مکۃ بھذا الحدیث لم یروا باسا ان یصلی الرجل الرکعتین بعد المکتوبۃ قبل ان تطلع الشمس **قال** ابو عیسٰی وسعد بن سعید ھو اخو یحیی بن سعید الانصاری وقیس ھو جد یحیی بن سعید ویقال ھو قیس بن عمرو ویقال ھو قیس بن قھد واسناد ھذا الحدیث لیس بمتصل محمد بن ابراھیم التیمی لم یسمع من قیس وروی بعضھم ھذا الحدیث عن سعد بن سعید عن محمد بن ابراھیم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج فرای قیسا **باب** ماجاء فی اعادتھما بعد طلوع الشمس **حدثنا** عقبۃ بن مکرم العمی البصری نا عمرو بن عاصم نا ھمام عن قتادۃ عن النضر بن انس عن بشیر بن نھیک عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یصل رکعتی الفجر فلیصلھما بعد ما تطلع الشمس **قال** ابو عیسٰی ھذا حدیث لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ وقد روی عن ابن عمر انہ فعلہ والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم وبہ یقول سفیان الثوری والشافعی واحمد واسحاق وابن المبارک قال ولا نعلم احدا روی ھذا الحدیث عن ھمام بھذا الاسناد نحو ھذا الا عمرو بن عاصم الکلابی والمعروف من حدیث قتادۃ عن النضر بن انس عن بشیر بن نھیک عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من

روایت کیا اسکو عیاش بن عباس قتبانی مصری نے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عمل اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے اسی پر ہے کہ جب نماز کھڑی ہو جائے آدمی سوائے فرضی نماز کے اور کوئی نماز نہ پڑھے۔ اور یہی کہتا ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق

باب اس شخص کے بیان میں کہ جسکو نماز فجر کے پہلے کی دو رکعتیں فوت ہو جائیں تو انکو بعد نماز صبح کے پڑھے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن عمر سواق نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے سعد بن سعید سے اُسنے محمد بن ابراہیم سے اُسنے اپنے دادا قیس سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور نماز کے لیے تکبیر ہوگئی سو مینے آپ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھ لی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوگئے تو مجھے دیکھا کہ مین نماز پڑھ رہا ہون پس فرمایا دور ہو اے قیس کیا تو دو نمازیں اکٹھی پڑھتا ہے مینے کہا یا رسول اللہ مینے دو رکعتیں فجر کی پڑھی نہ تھیں۔ فرمایا آپ نے پس اس وقت حرج نہین کہا ابو عیسیٰ نے ہم محمد بن ابراہیم کی حدیث کو نہین پہچانتے مثل اسکی مگر طریق سعد بن سعید سے۔ اور کہا سفیان بن عیینہ نے سنا ہے اس حدیث کو عطا بن ابی رباح نے سعد بن سعید سے۔ اور یہ حدیث مرسل روایت کر دیتا ہے۔ اور ایک قوم نے اہل مکہ سے ساتھ اس حدیث کے عمل کیا ہے انہون نے کچھ خوف نہین دیکھا کہ آدمی دو رکعتیں بعد فرضون کے قبل طلوع آفتاب کے پڑھے کہا ابو عیسیٰ نے اور سعد بن سعید وہ بھائی یحیٰی بن سعید انصاری کا ہے۔ اور قیس وہ یحیٰی بن سعید کا دادا ہے اور کہا گیا ہے کہ وہ قیس بن عمرو ہے اور کہا گیا ہے کہ وہ قیس بن قہد ہے اور اسناد اس حدیث کی متصل نہین ہے کیونکہ محمد بن ابراہیم تیمی نے قیس سے سنا نہین ہے اور بعض نے یہ حدیث سعد بن سعید سے روایت کی ہے اُسنے محمد بن ابراہیم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے پس قیس کو دیکھا **باب** بعد طلوع آفتاب کے ان سنتون کے پڑھنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عقبہ بن مکرم عمی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن عاصم نے کہا حدیث کی ہمسے ہمام نے قتادہ سے اُسنے نضر بن انس سے اُسنے بشیر بن نہیک سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے دو رکعتیں فجر کی نہین پڑھیں چاہیے کہ انکو بعد طلوع آفتاب کے پڑھے۔ کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو نہین پہچانتے ہم مگر اسی وجہ سے۔ اور ابن عمر سے مروی ہے کہ اُسنے یہ فعل کیا ہے۔ اور بعض اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے۔ اور یہی کہتا ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور ابن مبارک کہا ترمذی نے اور کسی نے اس حدیث کو مثل اسکی اسناد سے سوائے عمرو بن عاصم کلابی کے روایت نہین کیا اور معروف حدیث قتادہ سے ہی اور روایت کی اُسنے نضر بن انس سے اُسنے بشیر بن نہیک سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسطرح سے کہ فرمایا آپ نے جس شخص نے

ف اس سند کو ابن حجر تلخیص الحبیر مین سند متصل سے لایا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ یہ روایت مذکور باب کی روایت سے قوی ہے ۱۲

ادرك ركعة من صلاة الصبح قبل ان تطلع الشمس فقد ادرك الصبح **باب** ماجاء في الاربع قبل الظهر **حدثنا** بندار نا ابو عامر نا سفيان عن ابي اسحاق عن عاصم بن ضمرة عن علي قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي قبل الظهر اربعا وبعدها ركعتين وفي الباب عن عائشة وام حبيبة **قال** ابو عيسى حديث علي حديث حسن **حدثنا** ابو بكر العطار قال قال علي بن عبد الله عن يحيى بن سعيد عن سفيان قال كنا نعرف فضل حديث عاصم بن ضمرة على حديث الحارث والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم يختارون ان يصلي الرجل قبل الظهر اربع ركعات وهو قول سفيان الثوري وابن المبارك واسحاق وقال بعض اهل العلم صلاة الليل والنهار مثنى مثنى يرون الفصل بين كل ركعتين وبه يقول الشافعي واحمد **باب** ماجاء في الركعتين بعد الظهر **حدثنا** احمد بن منيع نا اسمعيل بن ابراهيم عن ايوب عن نافع عن ابن عمر قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم ركعتين قبل الظهر وركعتين بعدها قال وفي الباب عن علي وعائشة **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح **باب** آخر **حدثنا** عبد الوارث بن عبيد الله العتكي المروزي نا عبد الله بن المبارك عن خالد الحذاء عن عبد الله بن شقيق عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا لم يصل اربعا قبل الظهر صلاهن بعدها **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن غريب انما نعرفه من حديث ابن المبارك من هذا الوجه ورواه قيس بن الربيع عن شعبة عن خالد الحذاء نحو هذا ولا نعلم احدا رواه عن شعبة غير قيس بن الربيع وقد روي عن عبد الرحمن ابن ابي ليلى عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا **حدثنا** علي بن حجر نا يزيد بن هارون عن محمد بن عبد الله الشعيثي عن ابيه عن عنبسة بن ابي سفيان عن ام حبيبة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى قبل الظهر اربعا وبعدها اربعا حرمه الله تعالى على النار قال ابو عيسى هذا حديث حسن غريب وقد روي من غير هذا الوجه **حدثنا** ابو بكر محمد بن اسحاق البغدادي حدثنا عبد الله بن يوسف التنيسي الشامي حدثنا الهيثم بن حميد

ایک رکعت صبح کی نماز سے قبل طلوع آفتاب کے پائی تو اُسنے صبح کو پالیا **باب** قبل ظہر کے چار رکعت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے اُسنے عاصم بن ضمرہ سے اُسنے علی سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل نماز ظہر کے چار رکعت پڑہتے تہے اور بعد اُسکے دو رکعت۔ اور اِس باب مین روایت ہے عائشہ اور ام حبیبہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہے **حدیث** کی ہمسے ابو بکر عطار نے کہا اُسنے کہا علی بن عبد اللہ نے یحییٰ بن سعید سے اُسنے سفیان سے کہا اُسنے ہم عاصم بن ضمرہ کی حدیث کی فضیلت حارث کی حدیث پر پہچانتے تہے اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور من بعد ہم سے اسی پر ہے یہ لوگ پسند کرتے ہین کہ آدمی قبل ظہر کے چار رکعتین پڑہے۔ اور یہ قول سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اسحاق کا ہے۔ اور کہا بعض اہل علم نے رات اور دن کی نماز دو دو رکعت ہے اور ہر دو رکعتون مین فصل کرنا دیکہتے ہین اور یہی کہتا ہی شافعی و احمد **باب** بعد ظہر کے دو رکعت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسماعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ قبل ظہر اور بعد اُسکے بہی دو رکعتین پڑہی ہین اور اس باب مین روایت ہی حضرت علی اور عائشہ سے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے **باب** دوسرا اسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے عبد الوارث بن عبید اللہ عتکی مروزی نے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے خالد حذاء سے اُسنے عبد اللہ بن شقیق سے اُسنے عائشہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ظہر کے قبل چار رکعتین نہ پڑہتے تو اُنکو بعد ظہر کے پڑہ لیتے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ہم اِسکو اسی وجہ سے طریق ابن مبارک سے پہچانتے ہین۔ اور روایت کیا اِسکو قیس بن ربیع نے شعبہ سے اُسنے خالد حذاء سے مثل اُسکے اور نہین جانتے ہم کہ کسی نے سوائے قیس بن ربیع کے شعبہ سے اِسکو روایت کیا ہو۔ اور روایت کی گئی ہے بواسطہ عبد الرحمان بن ابی لیلیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے محمد بن عبد اللہ شعیثی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عنبسہ بن ابی سفیان سے اُسنے ام حبیبہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص پڑہے قبل ظہر کے چار رکعتین اور بعد اُسکے بہی چار تو اُسکو اللہ تعالیٰ آگ پر حرام کرتا ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور غیر اِس وجہ سے بہی مروی ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ابو بکر یعنے محمد بن اسحاق بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن یوسف تنیسی شامی نے کہا حدیث کی ہمسے ہیثم بن حمید نے

قال اخبرنی العلاء بن الحارث عن القاسم ابی عبد الرحمن عن عنبسة بن ابی سفیان قال سمعت اختی ام حبیبة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم تقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من حافظ علی اربع رکعات قبل الظہر واربع بعدھا حرمہ اللہ علی النار **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح غریب من ھذا الوجہ والقاسم ھو ابن عبد الرحمن یکنی ابا عبد الرحمن وھو مولی عبد الرحمن بن خالد بن یزید بن معاویۃ وھو ثقة شامی وھو صاحب ابی امامة **باب ماجاء فی الاربع قبل العصر حدثنا** بندار محمد بن بشار نا ابو عامر نا سفیان عن ابی اسحاق عن عاصم بن ضمرۃ عن علی قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قبل العصر اربع رکعات یفصل بینھن بالتسلیم علی الملئکة المقربین ومن تبعھم من المسلمین والمؤمنین وفی الباب عن ابن عمر وعبد اللہ بن عمرو **قال** ابو عیسی حدیث علی حدیث حسن واختار اسحاق بن ابرھیم ان لا یفصل فی الاربع قبل العصر واحتج بھذا الحدیث وقال معنی قولہ انہ یفصل بینھن بالتسلیم یعنی التشھد ورای الشافعی واحمد صلوۃ اللیل والنہار مثنی مثنی یختاران الفصل **حدثنا** یحیی بن موسی واحمد بن ابرھیم ومحمود بن غیلان وغیر واحد قالوا نا ابو داود الطیالسی نا محمد بن مسلم بن مہران سمع جدہ عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رحم اللہ امرأ صلی قبل العصر اربعًا **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن غریب **باب ماجاء فی الرکعتین بعد المغرب والقراءة فیھما حدثنا** محمد بن المثنی نا بدل بن المحبر نا عبد الملک بن معدان عن عاصم بن بھدلة عن ابی وائل عن عبد اللہ بن مسعود انہ قال ما احصی ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الرکعتین بعد المغرب وفی الرکعتین قبل صلوۃ الفجر بقل یایھا الکفرون وقل ھو اللہ احد وفی الباب عن ابن عمر **قال** ابو عیسی حدیث ابن مسعود حدیث غریب من حدیث ابن مسعود لا نعرفہ الا من حدیث عبد الملک بن معدان عن عاصم **باب ماجاء انہ یصلیھما فی البیت حدثنا** احمد بن منیع نا اسمعیل بن ابرھیم

کہا خبر دی مجھے علاء بن حارث نے قاسم ابی عبد الرحمن سے اُسنے عنبسہ بن ابی سفیان سے کہا اُسنے سُنا میں نے اپنی بہن ام حبیبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی سے کہ کہا اُسنے سُنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جو شخص محافظت کرے چار رکعتوں پر جو قبل ظہر کے ہیں اور چار رکعتوں پر جو بعد اُسکے ہیں تو اُسکو اللہ تعالیٰ آگ پر حرام کر دیتا ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث اس وجہ سے حسن صحیح غریب ہے۔ اور قاسم وہ ابن عبد الرحمان ہے جسکی کنیت ابا عبد الرحمان ہے اور وہ غلام عبد الرحمان بن خالد بن یزید بن معاویہ کا ہے۔ اور وہ ثقہ ہے شام کا رہنے والا ہے اور وہ ابی امامہ کا مصاحب ہے **باب** قبل عصر کے چار رکعتوں کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے بندار محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے اُسنے عاصم بن ضمرہ سے اُسنے علی سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل عصر کے چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے فصل کرتے تھے درمیان اُنکے ساتھ سلام کے اوپر فرشتوں مقربین کے اور اوپر اُنکے جو اُنکے تابع ہیں مسلمانوں اور مومنوں سے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور عبد اللہ بن عمرو سے۔ کہا ابو عیسےٰ نے حدیث علی کی حسن ہے اور اسحاق بن ابراہیم نے اختیار کیا ہے کہ ان چار رکعتوں میں جو قبل عصر کے ہیں فصل نہ کیا جاوے اور اُسنے اس حدیث سے حجت پکڑی ہے اور کہا اُسنے مراد اس قول سے کہ درمیان اُنکے ساتھ سلام کے فصل کیا جاوے تشہد ہے[1] اور امام شافعی اور احمد کا مذہب ہے کہ نماز رات اور دن کی دو دو رکعت ہے یہ دونوں فصل کو پسند کرتے ہیں **حدیث** کی ہمسے یحیی بن موسی اور احمد بن ابراہیم اور محمود بن غیلان اور کئی اور لوگوں نے کہا انہوں نے حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن مسلم بن مہران نے سُنا اُسنے اپنے دادا سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے رحمت کرے اللہ تعالیٰ اس مرد پر جو قبل عصر کے چار رکعتیں پڑھے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** مغرب کے بعد دو رکعتوں کے بیان میں اور انمیں قرات کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے بدل ابن محبر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الملک بن معدان نے عاصم بن بہدلہ سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے یہ کہ کہا اُسنے میں شمار نہیں کر سکتا کہ جسقدر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ پڑھتے تھے بعد مغرب کے دو رکعتوں میں اور قبل نماز فجر کے دو رکعتوں میں ساتھ قل یا ایھا الکفرون اور قل ھو اللہ احد کے۔ اور اس باب میں ابن عمر سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی غریب ہے اس طریق سے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث عبد الملک بن معدان سے جو راوی ہے عاصم سے **باب** اس بیان میں کہ ان دو رکعتوں کو گھر میں پڑھے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم

[1] یعنی سلام سے مراد تشہد ہے حقیقۃً سلام مراد نہیں اگر غور سے احادیث کیطرف دیکھا جائے تو حق یہی معلوم ہوتا ہے کہ خواہ رات ہو یا دن جو چار رکعتیں پڑھی جاویں نفلوں سے یا نفلوں سے انمیں سلام کے ساتھ فصل کرنا اولیٰ ہے

عن ايوب عن نافع عن ابن عمر قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم ركعتين بعد المغرب وفي الباب عن رافع بن خديج وكعب بن عجرة **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح حدثنا الحسن بن علي الحلواني نا عبد الرزاق نا معمر عن ايوب عن نافع عن ابن عمر قال حفظت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم عشر ركعات كان يصليها بالليل والنهار ركعتين قبل الظهر وركعتين بعدها وركعتين بعد المغرب وركعتين بعد العشاء الآخرة قال وحدثتني حفصة انه كان يصلي قبل الفجر ركعتين هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** الحسن بن علي نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهري عن سالم عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في فضل التطوع ست ركعات بعد المغرب **حدثنا** ابو كريب يعني محمد بن العلاء الهمداني الكوفي نا زيد بن الحباب نا عمر بن ابي خثعم عن يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى بعد المغرب ست ركعات لم يتكلم فيما بينهن بسوء عدلن له بعبادة ثنتي عشرة سنة **قال** ابو عيسى وقد روي عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من صلى بعد المغرب عشرين ركعة بنى الله له بيتا في الجنة **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث غريب لا نعرفه الا من حديث زيد بن الحباب عن عمر بن ابي خثعم قال وسمعت محمد بن اسماعيل يقول عمر بن عبد الله بن ابي خثعم منكر الحديث وضعفه جدا **باب** ما جاء في الركعتين بعد العشاء **حدثنا** ابو سلمة يحيى بن خلف نا بشر بن المفضل عن خالد الحذاء عن عبد الله ابن شقيق قال سالت عائشة عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت كان يصلي قبل الظهر ركعتين وبعدها ركعتين وبعد المغرب ثنتين وبعد العشاء ركعتين وقبل الفجر ثنتين وفي الباب عن علي وابن عمر **قال** ابو عيسى حديث عبد الله بن شقيق عن عائشة حديث حسن صحيح **باب** ما جاء ان صلاة الليل مثنى مثنى **حدثنا** قتيبة نا الليث عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال صلاة الليل مثنى مثنى فاذا خفت الصبح فاوتر بواحدة واجعل اخر صلاتك وترا

اُسنے ایوب سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے پڑھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں بعد مغرب کے آپ کے گھر میں اور اس باب میں روایت ہے رافع بن خدیج اور کعب بن عجرہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے حسن بن علی حلوانی نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہم سے معمر نے ایوب سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دس رکعتیں یاد رکھتا ہوں کہ آپ اُنکو رات اور دن میں پڑھا کرتے تھے دو رکعتیں قبل ظہر کے اور دو رکعتیں بعد اُسکے اور دو رکعتیں بعد مغرب کے اور دو رکعتیں بعد عشا کے کہا اُسنے اور حدیث کی مجھ سے حفصہ نے کہ آپ قبل فجر کے دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہم سے حسن بن علی نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہم سے معمر نے زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** تطوعات کی فضیلت کے بیان میں جو بعد مغرب کی چھ رکعتیں ہیں **حدیث** کی ہم سے ابو کریب یعنی محمد بن علاء ہمدانی کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے زید بن حباب نے کہا حدیث کی ہم سے عمر بن ابی خثعم نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بعد مغرب کے چھ رکعات پڑھے اور انمیں کوئی بُری بات نہ کرے وہ رکعتیں اُسکے لیے بارہ برس کی عبادت کے برابر ہوتی ہیں۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور مروی ہے بواسطہ حضرت عائشہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو شخص بعد مغرب کے بیس رکعتیں پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُسکے لیے جنت میں گھر تیار کرتا ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق زید بن حباب سے جو راوی ہے عمر بن ابی خثعم سے۔ کہا ترمذی نے اور سُنا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے کہ کہتا عمر بن عبد اللہ بن ابی خثعم منکر الحدیث ہے اور اُنہوں نے اسکو بہت ضعیف کیا ہے **باب** بعد عشا کے دو رکعتوں کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ابو سلمہ یعنی یحییٰ بن خلف نے کہا حدیث کی ہم سے بشر بن مفضل نے خالد حذاء سے اُسنے عبد اللہ بن شقیق سے کہا اُسنے پوچھا میں نے حضرت عائشہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا حال پوچھا تو کہا اُسنے آنحضرت قبل ظہر کے دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور بعد اُسکے دو رکعتیں اور بعد مغرب کے دو اور بعد عشا کے دو رکعت اور قبل اُسکے دو اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور ابن عمر سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ بن شقیق کی جو عائشہ سے ہے حسن صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ رات کی نماز دو دو رکعت ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے رات کی نماز دو دو رکعت ہے سو جب تو صبح کا خوف کرے تو ایک رکعت وتر پڑھ اور آخر نماز اپنی وتر کر

[1] اس امر کو وجوب پر حمل کرنے سے قرینہ نماز رات کا مانع ہے کیونکہ رات کی نماز بالاتفاق واجب نہیں اگر اسکا امر کیونکر واجب ہوگا اور نیز روایت صحیحین اور موطا کی جو عائشہ سے ہے اور ترمذی اور ابن حبان اور احمد میں ام سلمہ اور ابی امامہ وغیرہ سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے رات کو اٹھنا مشکل ہے جب کوئی تم میں سے وتر پڑھ لے تو چاہیے کہ دو رکعت بعد اُسکے پڑھے سو اگر رات کو تہجد کی نماز کے لیے کھڑا ہو گیا تو خیر اور [illegible]

وفي الباب عن عمرو بن عبسة قال ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم ان صلاة الليل مثنى مثنى وهو قول سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي واحمد واسحاق باب ما جاء في فضل صلاة الليل حدثنا قتيبة نا ابو عوانة عن ابي بشر عن حميد بن عبد الرحمن الحميري عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل الصيام بعد شهر رمضان شهر الله المحرم وافضل الصلاة بعد الفريضة صلاة الليل وفي الباب عن جابر وبلال وابي امامة قال ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن وابو بشر اسمه جعفر بن اياس وهو جعفر بن ابي وحشية باب ما جاء في وصف صلاة النبي صلى الله عليه وسلم بالليل حدثنا اسحاق بن موسى الانصاري نا معن نا مالك عن سعيد بن ابي سعيد المقبري عن ابي سلمة انه اخبره انه سئل عائشة كيف كانت صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم في رمضان فقالت ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يزيد في رمضان ولا في غيره على احدى عشرة ركعة يصلي اربعا فلا تسئل عن حسنهن وطولهن ثم يصلي اربعا فلا تسئل عن حسنهن وطولهن ثم يصلي ثلاثا فقالت عائشة فقلت يا رسول الله اتنام قبل ان توتر فقال يا عائشة ان عيني تنامان ولا ينام قلبي قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح حدثنا اسحاق بن موسى الانصاري نا معن بن عيسى نا مالك عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي من الليل احدى عشرة ركعة يوتر منها بواحدة فاذا فرغ منها اضطجع على شقه الايمن ثنا قتيبة عن مالك عن ابن شهاب نحوه قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح باب منه حدثنا ابو كريب نا وكيع عن شعبة عن ابي جمرة عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل ثلاث عشرة ركعة قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح باب منه حدثنا هناد نا ابو الاحوص عن الاعمش عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل تسع ركعات وفي الباب عن ابي هريرة وزيد بن خالد والفضل بن عباس

اور اس باب میں عمرو بن عبسہ سے روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے کہ نماز رات کی دو دو رکعت ہے اور یہی قول سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا ہے **باب** رات کی نماز کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے ابی بشر سے اُسنے حمید بن عبد الرحمان حمیری سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب روزوں سے افضل روزہ بعد رمضان کے مہینہ اللہ کا ہے جو محرم ہے اور سب نمازوں سے افضل نماز بعد فرضوں کے نماز رات کی ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر اور بلال اور ابی امامہ سے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے اور ابو بشر نام اُسکا جعفر بن ایاس ہے۔ اور یہ جعفر بن ابی وحشیہ ہے **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے وصف کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسےٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے مالک سے اُسنے سعید بن ابی سعید مقبری سے اُسنے ابی سلمہ سے یہ کہ اُسنے اُسکو خبر دی ہے کہ اُسنے حضرت عائشہ سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز رمضان میں کس طرح تھی پس کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان وغیرہ میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑہتے تھے۔ چار رکعتیں پڑہتے سو تو اُنکے حسن اور لنبائی سے سوال مت کر پھر چار پڑہتے سو تو اُنکے حسن اور لنبائی سے سوال مت کر پھر تین پڑہتے تھے سو کہا عائشہ نے پھر میں نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ وتر پڑہنے سے پہلے سو رہتے ہو پس فرمایا آپ نے اے عائشہ میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔ کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے مالک بن موسےٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن بن عیسےٰ نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ابن شہاب سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں گیارہ رکعت پڑہتے تھے ساتھ ایک کے اُنمیں سے وتر کرتے تھے پس جب اُنسے فارغ ہوجاتے تو اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے مالک سے اُسنے ابن شہاب سے مثل اُسکے کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے شعبہ سے اُسنے ابی جمرہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں تیرہ رکعت پڑہتے تھے کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے اسود سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات میں نو رکعت پڑہا کرتے تھے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور زید بن خالد اور فضل بن عباس سے

قال ابو عیسیٰ حدیث عائشۃ حدیث حسن غریب من ہذا الوجہ ورواہ سفیان الثوری عن الاعمش نحو ہذا حدثنا بذلک محمود بن غیلان نا یحیی بن ادم عن سفیان عن الاعمش **قال** ابو عیسیٰ واکثر ما روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی صلاۃ اللیل ثلاث عشرۃ رکعۃ مع الوتر واقل ما وصف من صلاتہ من اللیل تسع رکعات **حدثنا** قتیبۃ نا ابو عوانۃ عن قتادۃ عن زرارۃ بن اوفی عن سعد بن ہشام عن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا لم یصل من اللیل منعہ من ذلک النوم او غلبتہ عیناہ صلی من النہار ثنتی عشرۃ رکعۃ **قال** ابو عیسیٰ ہذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** عباس ہو ابن عبد العظیم العنبری نا عتاب بن المثنی عن بہز بن حکیم قال کان زرارۃ بن اوفی قاضی البصرۃ فکان یؤم بنی قشیر فقرأ یوما فی صلاۃ الصبح فاذا نقر فی الناقور فذلک یومئذ یوم عسیر خر میتا فکنت فیمن احتملہ الی دارہ **قال** ابو عیسیٰ وسعد بن ہشام ہو ابن عامر الانصاری وہشام بن عامر ہو من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** فی نزول الرب تبارک وتعالیٰ الی السماء الدنیا کل لیلۃ **حدثنا** قتیبۃ نا یعقوب بن عبد الرحمن الاسکندرانی عن سہیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ینزل اللہ تبارک وتعالیٰ الی السماء الدنیا کل لیلۃ حین یمضی ثلث اللیل الاول فیقول انا الملک من ذا الذی یدعونی فاستجیب لہ من ذا الذی یسالنی فاعطیہ من ذا الذی یستغفرنی فاغفر لہ فلا یزال کذلک حتی یضئ الفجر وفی الباب عن علی بن ابی طالب وابی سعید ورفاعۃ الجہنی وجبیر بن مطعم وابن مسعود وابی الدرداء وعثمان بن ابی العاص **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی ہریرۃ حدیث حسن صحیح وقد روی ہذا الحدیث من اوجہ کثیرۃ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ینزل اللہ تبارک وتعالیٰ حین یبقی ثلث اللیل الآخر وہذا اصح الروایات

کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی اس وجہ سے حسن غریب ہے اور روایت کیا اسکو سفیان ثوری نے اعمش سے مثل اسکے۔ حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن آدم نے سفیان سے اُسنے اعمش سے کہا ابو عیسیٰ نے اور زیادہ سے زیادہ نوافل رات کی نماز کے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں تیرہ رکعت ہیں مع وتروں کے اور کم سے کم نوافل جو آنحضرت کی رات کی نماز کے بیان کیے گئے نو رکعت ہیں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُسنے زرارہ بن اوفی سے اُسنے سعد بن ہشام سے اُسنے عائشہؓ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ رات کی نماز نہ پڑھتے منع کر لی اُس سے آپ کو نیند یا آپ کی آنکھیں مبارک آپ پر غالب ہو جاتیں تو دن کو بارہ رکعت پڑھتے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عباس نے جو عبد العزیز عنبری کا بیٹا ہے کہا حدیث کی ہمسے عتاب بن مثنیٰ نے بہز بن حکیم سے کہا اُسنے زرارہ بن اوفی بصرے کا قاضی تھا سو وہ بنی قشیر کی امامت کراتا تھا پس اُسنے ایک دن صبح کی نماز میں یہ آیت پڑھی فاذا نقر فی الناقور فذلک یومئذ یوم عسیر تو فوت ہو کر گر پڑا اور میں اُن شخصوں میں تھا جو اسکو اُٹھا کر اسکے گھر کی طرف لائے کہا ابو عیسیٰ نے اور سعد بن ہشام وہ ابن عامر انصاری ہے اور ہشام بن عامر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ پروردگار تبارک وتعالیٰ ہر رات میں آسمان دنیا کی طرف نازل ہوتا ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے یعقوب بن عبد الرحمن اسکندرانی نے سہیل بن صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابوہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ ہر ایک رات میں آسمان دنیا کی طرف جبکہ پہلی رات سے تہائی گذر جاتی ہے نازل ہوتا ہے اور فرماتا ہے میں ہوں بادشاہ کون ہے وہ شخص جو مجھ سے دعا مانگے تو میں اُسکی دعا قبول کروں۔ کون ہے وہ شخص جو مجھ سے سوال کرے تو میں اُسکو دوں۔ کون ہے جو مجھ سے بخشش مانگے۔ تو میں اُسے بخشش کروں۔ پس اللہ تعالیٰ اسی طرح سے فرماتا رہتا ہے یہانتک کہ فجر روشن ہو جاتی ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے علی بن ابی طالب اور ابی سعید اور رفاعہ جہنی اور جبیر بن مطعم اور ابن مسعود اور ابی الدرداء اور عثمان بن ابی العاص سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ کی حسن صحیح ہے اور یہ حدیث کئی وجہ سے بواسطہ ابوہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے اللہ تبارک وتعالیٰ جبکہ رات کی آخر کی تہائی باقی رہتی تھی نازل ہوتا ہے اور یہ سب سے صحیح روایت ہے۔

---

[۱] مولف کی غرض اس کلام سے یہ ہے کہ آنحضرت کی نماز جو مختلف تعداد سے منقول ہے اسمیں کچھ تباین نہیں کیونکہ کبھی آپ نے تیرہ رکعت نماز پڑھی ہے کبھی گیارہ کبھی نو۔ تیرہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھی نو سے کم نہیں ہوئی [۲] یہ روایت مولف کی زرارہ بن اوفی کی فضیلت بیان کرنے کے واسطے ذکر ہے جو راوی پچھلی حدیث کا ہے ۱۲

باب ماجاء فی القراءۃ باللیل **حدثنا** محمود بن غیلان نا یحیی بن اسحاق نا حماد بن سلمۃ عن ثابت البنانی عن عبد اللہ بن رباح الانصاری عن ابی قتادۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی بکر مررت بک وانت تقرأ وانت تخفض من صوتک فقال انی اسمعت من ناجیت قال ارفع قلیلا وقال لعمر مررت بک وانت تقرأ وانت ترفع صوتک فقال انی اوقظ الوسنان واطرد الشیطان قال اخفض قلیلا وفی الباب عن عائشۃ وام ہانی وانس وام سلمۃ وابن عباس **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن معاویۃ بن صالح عن عبد اللہ بن ابی قیس قال سالت عائشۃ کیف کان قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل فقالت کل ذلک قد کان یفعل ربما اسر بالقراءۃ وربما جہر فقلت الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ **قال** ابو عیسی ہذا حدیث صحیح غریب **قال** ابو عیسی حدیث ابی قتادۃ حدیث غریب وانما اسندہ یحیی بن اسحاق عن حماد بن سلمۃ واکثر الناس انما روی ہذا الحدیث عن ثابت عن عبد اللہ بن رباح مرسلا **حدثنا** ابو بکر محمد بن نافع البصری نا عبد الصمد بن عبد الوارث عن اسماعیل بن مسلم العبدی عن ابی المتوکل الناجی عن عائشۃ قالت قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم بآیۃ من القران لیلۃ **قال** ابو عیسی ہذا حدیث حسن غریب من ہذا الوجہ **باب** ماجاء فی فضل صلوٰۃ التطوع فی البیت **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا عبد اللہ بن سعید بن ابی ہند عن سالم ابی النضر عن بسر بن سعید عن زید بن ثابت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال افضل صلوٰتکم فی بیوتکم الا المکتوبۃ وفی الباب عن عمر بن الخطاب وجابر بن عبد اللہ وابی سعید وابی ہریرۃ وابن عمر وعائشۃ وعبد اللہ بن سعد وزید بن خالد الجہنی **قال** ابو عیسی حدیث زید بن ثابت حدیث حسن

باب رات کی قرارت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن اسحاق نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن سلمہ نے ثابت بنانی سے اُسنے عبد اللہ بن رباح انصاری سے اُسنے ابی قتادہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق سے فرمایا میں تیرے پاس گیا اور تو پڑھ رہا تھا اُس حالت میں کہ تو اپنی آواز کو پست کرتا تھا سو کہا حضرت ابو بکر نے میں سناتا ہوں اسکو جس سے باتیں کرتا ہوں فرمایا آپ نے تھوڑی سی آواز بلند کر۔ اور فرمایا آپ نے حضرت عمر سے میں تیرے پاس گیا اور تو پڑھ رہا تھا اُس حالت میں کہ تو اپنی آواز کو بلند کرتا تھا پس کہا حضرت عمر نے میں سونے والوں کو جگاتا ہوں اور شیطان کو بھگاتا ہوں۔ فرمایا آپ نے تھوڑی سی آواز پست کر اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور ام ہانی اور انس اور ام سلمہ اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہم **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے معاویہ بن صالح سے اُسنے عبد اللہ بن ابی قیس سے کہا اُسنے میں نے حضرت عائشہ سے سوال کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی قرارت کس طرح تھی۔ پس فرمایا حضرت عائشہ نے ہر طرح پڑھتے تھے کبھی وقت آہستہ قرارت پڑھتے تھے اور کبھی وقت اونچی۔ عبد اللہ بن ابی قیس کہتا ہے پس میں نے کہا تمام حمد ہے واسطے اُس ذات کے جس نے دین میں آسانی کی ہے۔ کہا ابو عیسی نے یہ حدیث صحیح غریب ہے کہا ابو عیسی نے حدیث ابی قتادہ کی غریب ہے اور کسی نے اسکو سوا یحیے بن اسحاق کے جو راوی ہے حماد بن سلمہ سے مسند نہیں کیا۔ اور اکثر لوگوں نے اس حدیث کو بواسطہ ثابت کے عبد اللہ بن رباح سے مرسل روایت کیا ہے **حدیث** کی ہم سے ابو بکر یعنے محمد بن نافع بصری نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الصمد بن عبد الوارث نے اسماعیل بن مسلم عبدی سے اُسنے ابی المتوکل ناجی سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات میں ساتھ قرآن کی ایک آیت کے کھڑے ہوئے۔ کہا ابو عیسے نے یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے **باب** گھر میں نفلی نماز پڑھنے کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی عبد اللہ بن سعید بن ابی ہند نے سالم ابی النضر سے اُسنے بسر بن سعید سے اُسنے زید بن ثابت سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے افضل نماز تمہاری تمہارے گھروں میں ہے مگر فرضی۔ اور اس باب میں روایت ہے عمر بن خطاب اور جابر بن عبد اللہ اور ابی سعید اور ابی ہریرہ اور ابن عمر اور عائشہ اور عبد اللہ بن سعد اور زید بن خالد جہنی سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسی نے حدیث زید بن ثابت کی حسن ہے۔

ف۱ آنحضرت ایک رات میں جبکہ تہجد ونکا وقت تہا حضرت ابو بکر کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے اور آواز انکی بہت پست تھی سنائی نہ دیتی تھی صبح کو آنحضرت نے ابو بکر صدیق سے فرمایا کہ میں تیرے پاس گیا تہا اور تو نماز پڑھ رہا تہا اور بہت آہستہ قرارت پڑھ رہا تہا حضرت ابو بکر نے کہا یا رسول اللہ میں تو اللہ تعالی سے باتیں کرتا ہوں باتیں کرتا ہوں یعنی قرآن مجید کا پڑھنا اللہ تعالی سے باتیں کرنا ہے اور وہ خواہ کسقدر آواز پست ہو سمجھ جاتا ہے پہر میں کیونکر پکار کر پڑھوں اُسی رات میں آنحضرت حضرت عمر کے پاس تشریف لیگئے جب صبح ہوئی تو اُس سے کہا کہ میں تیرے پاس گیا اور تو نماز میں قرآن بلند آواز سے پڑھ رہا تہا حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ میں قرآن اونچی اسلئے پڑھتا ہوں کہ جو لوگ سوئے ہوں وہ بھی جاگ پڑیں اور اللہ تعالی سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگتا ہوں اور نیز شیطان کو بھگاتا ہوں کہ وہ اونچی قرآن پڑھنے سے بھاگ جاتا ہے حضرت نے فرمایا کہ ابتک۔ رات کی نماز پڑھ اپنی آواز کو کسقدر پست کر غرض یہ کہ رات کی نماز میں نہ تو بہت آواز کو پست کرنا چاہیے اور نہ بہت بلند کرنا چاہیے وہ میانی آواز سے پڑھنا چاہیے ع رموز مملکت ملک خسروان دانند مولف نے اس باب میں میں حدیثیں ذکر کی ہیں آنحضرت کا

وقد اختلفوا فی روایة هذا الحدیث فرواه موسی بن عقبة وابراهیم بن ابی النضر مرفوعا واوقفه بعضهم ورواه مالك عن ابی
النضر ولم یرفعه والحدیث المرفوع اصح **حدثنا** اسحاق بن منصور نا عبد الله بن نمیر عن عبید الله ابن عمر عن نافع عن ابن عمر
عن النبی صلی الله علیه وسلم قال صلوا فی بیوتكم ولا تتخذوها قبورا **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح **ابواب الوتر باب**
ماجاء فی فضل الوتر **حدثنا** قتیبة **نا** اللیث بن سعید عن یزید بن ابی حبیب عن عبد الله بن راشد الزرقی عن عبد الله بن ابی مرة الزوفی
عن خارجة بن حذافة انه قال خرج علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ان الله امركم بصلاة هی خیر لكم من حمر النعم الوتر
جعله الله لكم فیما بین صلوٰة العشاء الی ان یطلع الفجر وفی الباب عن ابی هریرة وعبد الله بن عمرو وبریدة وابی بصرة صاحب النبی
صلی الله علیه وسلم **قال** ابو عیسی حدیث خارجة بن حذافة حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث یزید بن ابی حبیب وقد وهم بعض
المحدثین فی هذا الحدیث فقال عبد الله بن راشد الزرقی وهو وهم **باب** ماجاء ان الوتر لیس بحتم **حدثنا** ابو كریب نا ابو بكر
بن عیاش نا ابو اسحاق عن عاصم بن ضمرة عن علی قال الوتر لیس بحتم كصلوتكم المكتوبة ولكن سن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان
الله وتر یحب الوتر فاوتروا یا اهل القرآن وفی الباب عن ابن عمر وابن مسعود وابن عباس **قال** ابو عیسی حدیث علی حدیث حسن
وروی سفیان الثوری وغیره عن ابی اسحاق عن عاصم بن ضمرة عن علی قال الوتر لیس بحتم كهیئة الصلاة المكتوبة ولكن سنة سنها رسول
الله صلی الله علیه وسلم حدثنا بذلك بندار نا عبد الرحمن بن مهدی عن سفیان وهذا اصح من حدیث ابی بكر بن عیاش وقد روی منصور
بن المعتمر عن ابی اسحاق نحو روایة ابی بكر بن عیاش **باب** ماجاء فی كراهیة النوم قبل الوتر **حدثنا** ابو كریب نا زكریا بن ابی زائدة
عن اسرائیل عن عیسی بن ابی عزة عن الشعبی عن ابی ثور الازدی عن ابی هریرة قال امرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اوتر قبل ان انام

اور لوگون نے اس حدیث کی روایت مین اختلاف کیا ہے سو موسیٰ بن عقبہ اور ابراہیم بن ابی النضر نے تو اسکو مرفوع روایت کیا ہے اور بعضون
نے اسکو وقف کیا ہے اور روایت کیا اسکو مالک نے ابی النضر سے اور مرفوع نہین کیا۔ اور حدیث مرفوع سب سے صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے
اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن نمیر نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُنہنے ابن عمر سے اُنہنے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اپنے گھرون مین نماز پڑھو۔ اور انکو قبرین[1] نہ بناؤ۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **ابواب الوتر**
باب نماز وتر کی فضیلت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے اُنہنے
عبد اللہ بن راشد زرقی سے اُسنے عبد اللہ بن ابی مرہ زوفی سے اُسنے خارجہ بن حذافہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمپر
نکلے تو فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے تمکو ساتھ ایک نماز ایسی کے مدد دی ہے جو تمہارے لیے سرخ اونٹون سے بہتر ہے وہ نماز وتر ہے اللہ تعالیٰ
نے اسکو تمہارے لیے درمیان نماز عشاء کے تا چڑھنے صبح تک مقرر کیا ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو
اور بریدہ اور ابی بصرہ سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مصاحب ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث خارجہ بن حذافہ کی غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو
مگر طریق یزید بن ابی حبیب سے اور بعض محدثین نے اس حدیث مین وہم کیا ہے اور کہا ہے عبد اللہ بن راشد زرقی اور یہ وہم ہے **باب**
اس بیان مین کہ وتر واجب نہین ہین **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو بکر بن عیاش نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسحٰق
نے عاصم بن ضمرہ سے اُسنے علی سے کہا اُسنے وتر واجب نہین ہین مثل نماز تمہاری فرضی کے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائی ہین فرمایا ہے
کہ اللہ تعالیٰ وتر ہے یعنی اکیلا ہے دوست رکھتا ہے وتر کو پس اے مومنو وتر پڑھو۔ اور اس باب مین روایت ہے ابن عمر اور ابن مسعود اور ابن عباس سے
کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہے اور روایت کی ہے سفیان ثوری وغیرہ نے ابی اسحاق سے اُسنے عاصم بن ضمرہ سے اُسنے حضرت علی سے کہ کہا اُسنے
وتر واجب نہین مثل نماز تمہاری فرضی کے لیکن ایسی سنت ہین کہ انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا ہے **حدیث** کی ہمکو ساتھ اسکے بندار نے کہا حدیث
کی ہمسے عبد الرحمان بن مہدی نے سفیان سے۔ اور یہ حدیث ابی بکر بن عیاش کی حدیث سے صحیح ہے۔ اور روایت کی ہے منصور بن معتمر نے ابی اسحٰق
سے مثل روایت ابی بکر بن عیاش کے **باب** اس بیان مین کہ وتر دن سے پہلے سونا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے زکریا بن ابی زائدہ نے
اسرائیل سے اُسنے عیسیٰ بن ابی عزہ سے اُسنے شعبی سے اُسنے ابی ثور ازدی سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ سونے سے پہلے وتر پڑھ لون

ہوتا ہے کہ آنحضرت کی قرأت کا حال مختلف تہا کبھی بلند آواز کبھی آہستہ کبھی بہت قرآن پڑہتے کبھی تہوڑا جیسا کہ طبیعت کی نشاط ہوتی ۱۲ [1] یہ الفاظ تفسیر پہلے الفاظ کے ہین یعنے
اپنے گھرون مین بھی نماز پڑہا کرو اور ایسے نہ انکو کرو کہ قبرون کی طرح ہوجاوین یعنے جیسے کہ قبرون مین نماز نہین پڑہتے ایسے تم انمین بہی نماز نہ پڑہو ۱۲ ش ر

قال عیسی بن ابی عزة وکان الشعبی یوتر اول اللیل ثم ینام وفی الباب عن ابی ذر **قال** ابو عیسی حدیث ابی ھریرة حدیث حسن غریب من ھذا الوجه
وابو ثور الازدی اسمه حبیب بن ابی ملیکة وقد اختار قوم من اھل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم ومن بعدھم ان لاینام الرجل
حتی یوتر وروی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال من خشی منکم ان لایستیقظ من اٰخر اللیل فلیوتر من اوله ومن طمع منکم ان یقوم من اٰخر
اللیل فلیوتر من اٰخر اللیل فان قراءة القراٰن فی اٰخر اللیل محضورة وھی افضل **حدثنا** بذلك ھناد قال نا ابو معاویة عن الاعمش عن ابی سفیان
عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم **باب** ماجاء فی الوتر من اول اللیل واٰخره **حدثنا** احمد بن منیع نا ابو بکر بن عیاش نا ابو حصین عن یحیی
بن وثاب عن مسروق انه سال عائشة عن وتر النبی صلی الله علیه وسلم فقالت من کل اللیل قد اوتر اوله واوسطه واٰخره فانتھی وتره حین
مات فی وجه السحر **قال** ابو عیسی ابو حصین اسمه عثمان بن عاصم الاسدی وفی الباب عن علی وجابر وابی مسعود الانصاری وابی قتادة
قال ابو عیسی حدیث عائشة حدیث حسن صحیح وھو الذی اختاره بعض اھل العلم الوتر من اٰخر اللیل **باب** ماجاء فی الوتر بسبع **حدثنا**
ھناد نا ابو معاویة عن الاعمش عن عمرو بن مرة عن یحیی بن الجزار عن ام سلمة قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم یوتر بثلاث عشرة فلما کبر
وضعف اوتر بسبع وفی الباب عن عائشة **قال** ابو عیسی حدیث ام سلمة حدیث حسن وقد روی عن النبی صلی الله علیه وسلم الوتر بثلاث عشرة
واحدی عشرة وتسع وسبع وخمس وثلاث وواحدة قال اسحاق بن ابراھیم معنی ماروی ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یوتر بثلاث عشرة
قال انما معناه انه کان یصلی من اللیل ثلاث عشرة رکعة مع الوتر فنسبت صلوٰة اللیل الی الوتر وروی فی ذلك حدیثا عن عائشة واحتج بما روی
عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اوتروا یا اھل القراٰن قال انما عنی به قیام اللیل یقول انما قیام اللیل علی اصحاب القراٰن **باب** ماجاء فی الوتر بخمس
حدثنا اسحاق بن منصور نا عبد الله بن نمیر نا ھشام بن عروة عن ابیه

کہا عیسیٰ بن ابی عزہ نے اور شعبی اول رات کو وتر پڑھتا پھر سو رہتا اور اس باب میں روایت ہے ابی ذر سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی اس وجہ سے حسن غریب ہے اور ابو ثور ازدی کا نام حبیب بن ابی ملیکہ ہے اور ایک قوم نے اہل علم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور من بعدہم سے اختیار کیا ہے کہ آدمی سوئے نہیں تاکہ وتر پڑھ لے اور مروی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جس شخص کو تم میں سے یہ خوف ہو کہ وہ آخر رات کو نہیں جاگ سکیگا تو چاہیے کہ وہ اول رات کو وتر پڑھ لے اور جسکو آخر رات میں کھڑا ہونے کی امید ہو تو چاہیے کہ وہ آخر رات کو وتر پڑھے اسلیے کہ آخر رات میں قرآن پڑھنے سے فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ افضل ہے **حدیث** کی ہے ساتھ اسکے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی سفیان سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** نماز وتر کے اول رات اور آخر رات پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو بکر بن عیاش نے کہا حدیث کی ہمسے ابو حصین نے یحییٰ بن وثاب سے اُسنے مسروق سے یہ کہ اُسنے حضرت عائشہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وتروں کی بابت سوال کیا پس کہا اُسنے ہر ایک حصہ رات میں آپ نے وتر پڑھے ہیں اول میں اوسط میں آخر میں اور جب فوت ہوئے ہیں تو آپ کے وتر سحری کے وقت مقرر ہوئے ہیں۔ کہا ابو عیسیٰ نے ابو حصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور جابر اور ابی مسعود انصاری اور ابی قتادہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن صحیح ہے اور اسی کو بعض اہل علم نے اختیار کیا ہے کہ وتر آخر رات میں ہیں **باب** اس بیان میں کہ وتر سات رکعت ہیں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے عمرو بن مرہ سے اُسنے یحییٰ بن جزار سے اُسنے ام سلمہ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعت وتر پڑھا کرتے تھے پس جب بڑے ہوئے اور ضعیف ہوگئے تو سات رکعت وتر پڑھیں۔ اور اس باب میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ام سلمہ کی حسن ہے۔ اور مروی ہے آنحضرت سے کہ وتر تیرہ رکعت ہیں اور گیارہ اور نو اور سات اور پانچ اور تین اور ایک کہا اسحاق بن ابراہیم نے معنے اس روایت کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعت وتر پڑھتے تھے یہ ہیں کہ رات کی نماز تیرہ رکعت مع وتروں کے پڑھتے تھے سو نماز رات کی وتروں کی طرف نسبت کی گئی ہے۔ اور اُسنے اسمیں حدیث عائشہ کی روایت کی ہے اور دلیل پکڑی اُسنے ساتھ اس روایت کے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے اے قرآن والو وتر پڑھا کرو کہا اُسنے مراد اس سے آنحضرت کی رات کا قیام ہے کیونکہ قیام رات کا قرآن والوں پر ہے **باب** نماز وتر کی پانچ رکعت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے اسحٰق بن منصور نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن نمیر نے کہا حدیث کی ہمسے ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے

عن عائشة قالت كانت صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم من الليل ثلث عشرة ركعة يوتر من ذلك بخمس لا يجلس في شئ منهن الا في اخرهن فاذا اذن المؤذن قام فصلى ركعتين خفيفتين وفي الباب عن ابي ايوب **قال** ابو عيسى وحديث عائشة حديث حسن صحيح وقد روى بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم الوتر بخمس وقالوا لا يجلس في شئ منهن الا في آخرهن **باب** ماجاء في الوتر بثلاث **حدثنا** هناد نا ابوبكر بن عياش عن ابي اسحاق عن الحارث عن علي قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر بثلاث يقرأ فيهن بتسع سور من المفصل يقرأ في كل ركعة بثلاث سور آخرهن قل هو الله احد وفي الباب عن عمران بن حصين وعائشة و ابن عباس وابي ايوب وعبد الرحمن بن ابزى عن ابي بن كعب ويروى ايضا عن عبد الرحمن ابن ابزى عن النبي صلى الله عليه وسلم هكذا روى بعضهم فلم يذكر فيه عن ابي وذكر بعضهم عن عبد الرحمن بن ابزى عن ابي **قال** ابو عيسى وقد ذهب قوم من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم الى هذا ورأوا ان يوتر الرجل بثلاث قال سفيان ان شئت اوترت بخمس وان شئت اوترت بثلاث وان شئت اوترت بركعة قال سفيان والذي استحب ان يوتر بثلاث ركعات وهو قول ابن المبارك واهل الكوفة **حدثنا** سعيد بن يعقوب الطالقاني نا حماد بن زيد عن هشام عن محمد بن سيرين قال كانوا يوترون بخمس وبثلاث وبركعة ويرون كل ذلك حسنا **باب** ما جاء في الوتر بركعة **حدثنا** قتيبة نا حماد بن زيد عن انس بن سيرين قال سالت ابن عمر فقلت اطيل في ركعتي الفجر فقال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل مثنى مثنى ويوتر بركعة وكان يصلي الركعتين والاذان في اذنه وفي الباب عن عائشة وجابر والفضل بن عباس وابي ايوب وابن عباس **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين رأوا ان يفصل الرجل بين الركعتين والثالثة

اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز تیرہ رکعت تھی اُنمین پانچ رکعت وتر کرتے تھے انہین سے کسی رکعت مین نہ بیٹھتے تھے مگر آخر رکعت مین پس جب موذن اذان دیتا تو کھڑے ہوتے اور ہلکی دو رکعتین پڑھتے اور اس باب مین روایت ہے ابی ایوب سے کہا ابو عیسےٰ نے اور حدیث عائشہ کی حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے مذہب ہی کہ وتر پانچ رکعت ہین اور کہا انہون نے انمین سے کسی رکعت مین نہ بیٹھے مگر اُنکی آخر رکعت مین **باب** نماز وتر کی تین رکعت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو بکر بن عیاش نے ابی اسحاق سے اُسنے حارث سے اُسنے حضرت علی سے کہا اُسنے رسول اللہ صلعم تین رکعت وتر پڑھتے تھے اُنمین مفصلات سے نو سورتین پڑہتے تھے ہر ایک رکعت مین تین سورتین پڑھتے تھے آخر اُنکے قل ہو اللہ احد ہی اور اس باب مین روایت ہی عمران بن حصین اور عائشہ اور ابن عباس اور ابی ایوب اور عبد الرحمان بن ابزی سے جو راوی ہے ابی بن کعب سے اور نیز عبد الرحمٰن بن ابزی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ ایسا ہی روایت کی ہے بعض نے اور اُسنے اسمین ابی کا ذکر نہین کیا۔ اور ذکر کیا ہی بعض نے روایت ہی عبد الرحمٰن بن ابزی[1] سے اُسنے روایت کی ابی سے کہا ابو عیسےٰ نے اور ایک قوم اہل علم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے اسطرف گئی ہی اور کہا انہون نے کہ آدمی تین رکعت وتر پڑھے۔ کہا سفیان نے اگر تیری مرضی ہو تو پانچ رکعت وتر پڑھ اور اگر تیری مرضی ہو تو تین رکعت وتر پڑھ اور اگر تیری مرضی ہو تو ایک رکعت وتر پڑھ کہا سفیان نے اور مین درست یہ رکھتا ہون کہ وتر تین رکعت پڑھے جائین اور یہی قول ہے ابن مبارک اور اہل کوفہ کا۔ **حدیث** کی ہمسے سعید بن یعقوب طالقانی نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ہشام سے اُسنے محمد بن سیرین سے کہا اُسنے صحابہ کا مذہب تہا کہ نماز وتر پانچ رکعت اور تین رکعت اور ایک رکعت ہے اور جانتے تھے کہ ہر طرح سے پڑھنا بہتر ہی **باب** نماز وتر کے ایک رکعت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے انس بن سیرین سے کہا اُسنے مینے ابن عمر سے سوال کیا سو کہا مینے کہ فجر کی دو رکعتون (یعنی سنتون مین) لمبائی کرون پس کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز دو دو رکعت پڑھتے تھے اور ایک رکعت وتر پڑھتے تھے اور دو رکعتین پڑھتے تھے حالانکہ اذان آپکے کانون[2] مبارک مین ہوتی تھی اور اس باب مین روایت ہی عائشہ اور جابر اور فضل بن عباس اور ابی ایوب اور ابن عباس سے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہی اور عمل بعض اہل علم کے نزدیک صحابہ اور تابعین سے اسیپر ہی کہا انہون نے آدمی درمیان دو رکعت

[1] یعنے یہ روایت کبھی تو عبد الرحمان بن ابزی سے بلا واسطہ آنحضرت سے منقول ہے اور کبھی ابی کے واسطے ۱۲ [2] انس ابن سیرین نے ابن عمر سے سوال کیا کہ کیا مین فجر کی سنتون مین قرأت لمبی پڑھا کرون اُسنے جواب دیا کہ آنحضرت سنتین اتنی ہلکی پڑھتے تھے کہ ابھی اذان آپ کے کانون مبارک مین ہو یعنے اذان ختم ہونے کے بعد جب شروع کرتے تو گویا ایسا معلوم ہوتا کہ ابھی اذان ہو ہی رہی تھی یعنے بہت جلدی ختم کر لیتے تھے اور باقی روایت جو ابن عمر سے بیان کی ہے وہ سوال سے زائد ہے اس سے ثابت ہوا کہ سوال سے زیادہ جواب دینا جائز ہے ۱۲

یوتر برکعة وبه یقول مالك والشافعی واحمد واسحاق **باب** ماجاء ما یقرأ فی الوتر **حدثنا** علی بن حجر نا شریك عن ابی اسحاق عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرأ فی الوتر بسبح اسم ربك الاعلی وقل یایها الکفرون وقل هو الله احد فی رکعة رکعة وفی الباب عن علی وعائشة وعبد الرحمن بن ابزی عن ابی بن کعب عن النبی صلی الله علیه وسلم **قال** ابو عیسی وقد روی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قرأ فی الوتر فی الرکعة الثالثة بالمعوذتین وقل هو الله احد والذی اختاره اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم ومن بعدهم ان یقرأ بسبح اسم ربك الاعلی وقل یایها الکفرون وقل هو الله احد یقرأ فی کل رکعة من ذلك بسورة **حدثنا** اسحاق بن ابراهیم ابن حبیب بن الشهید البصری نا محمد بن سلمة الحرانی عن خصیف عن عبد العزیز بن جریج قال سالت عائشة بای شیء کان یوتر رسول الله صلی الله علیه وسلم قالت کان یقرأ فی الاولی بسبح اسم ربك الاعلی وفی الثانیة بقل یایها الکفرون وفی الثالثة بقل هو الله احد والمعوذتین **قال** ابو عیسی وهذا حدیث حسن غریب وعبد العزیز هذا والد ابن جریج صاحب عطاء وابن جریج اسمه عبد الملك بن عبد العزیز بن جریج وقد روی هذا الحدیث یحیی بن سعید الانصاری عن عمرة عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم **باب** ماجاء فی القنوت فی الوتر **حدثنا** قتیبة نا ابو الاحوص عن ابی اسحاق عن یزید بن ابی مریم عن ابی الحوراء قال قال الحسن بن علی علمنی رسول الله صلی الله علیه وسلم کلمات اقولهن فی الوتر اللهم اهدنی فیمن هدیت وعافنی فیمن عافیت وتولنی فیمن تولیت وبارك لی فیما اعطیت وقنی شر ما قضیت فانك تقضی ولا یقضی علیك وانه لا یذل من والیت تبارکت ربنا وتعالیت وفی الباب عن علی **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن لا نعرفه الا من هذا الوجه من حدیث ابی الحوراء السعدی واسمه ربیعة بن شیبان ولا نعرف عن النبی صلی الله علیه وسلم فی القنوت شیئا احسن من هذا واختلف اهل العلم فی القنوت فی الوتر فرای عبد الله بن مسعود القنوت فی الوتر فی السنة کلها واختار القنوت قبل الرکوع وهو قول بعض اهل العلم وبه یقول سفیان الثوری وابن المبارك واسحق واهل الکوفة

وتروں میں ایک رکعت پڑھنے سے فصل کرتے تھے۔ اور یہی کہتا ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحق **باب** اس بیان میں کہ وتروں میں کیا قرات پڑھی جائے حدیث کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے شریک نے ابی اسحق سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تر وتروں میں یہ سورتیں پڑھتے تھے سبح اسم ربک الاعلی اور قل یاایہا الکفرون اور قل ہو اللہ احد ہر ایک رکعت میں ان میں سے ایک سورت پڑھتے تھے اور اس باب میں علی اور عائشہ اور عبد الرحمن بن ابزی سے اُسنے ابی بن کعب سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ تحقیق روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے وتر کی تیسری رکعت میں معوذتین اور قل ہو اللہ احد پڑھی مختار اکثر اہل علم کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور جو انکے بعد ہیں یہ ہے کہ ہر رکعت میں ایک ایک سورہ سبح اسم ربک الاعلی اور قل یاایہا الکفرون اور قل ہو اللہ احد پڑھے حدیث بیان کی ہم سے اسحق بن ابراہیم بن حبیب بن شہید بصری نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن سلمہ حرانی نے خصیف سے اُسنے عبد العزیز بن جریج سے کہا اُسنے میں نے حضرت عائشہ سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ کونسی سورتوں کے وتر پڑھتے تھے کہا اُسنے پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلی پڑھتے تھے اور دوسری میں قل یاایہا الکفرون اور تیسری میں قل ہو اللہ احد اور معوذتین کہا ابو عیسیٰ نے اور یہ حدیث حسن غریب ہے اور یہ عبد العزیز والد ہے ابن جریج کا جو شاگرد عطا کا ہے اور ابن جریج کا نام عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج ہے۔ اور روایت کیا ہے اس حدیث کو یحییٰ بن سعید انصاری نے عمرہ سے اُسنے عائشہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** وتروں میں قنوت کے بیان میں حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو الاحوص نے ابی اسحاق سے اُسنے یزید بن ابی مریم سے اُسنے ابی الحوراء سے کہا اُسنے کہا حسن بن علی نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند کلمے سکھلائے ہیں جو انکو میں وتروں میں پڑھا کروں۔ اللہم اہدنی فیمن ہدیت الخ۔ اے اللہ ہدایت کر مجھے اُن شخصوں میں جنکو تونے ہدایت کیا ہے اور معاف کر مجھے انہیں جنکو تونے معاف کیا ہے اور دوست رکھ مجھے اُن شخصوں میں جنکو تونے دوست رکھا ہے اور برکت دے مجھے اُس چیز میں جو کچھ تونے دیا ہے اور نگاہ رکھ مجھی برائی اُس چیز سے جو تونے حکم کیا ہے کیونکہ تو حکم کر سکتا ہے اور تجھپر کسی کا حکم نہیں چل سکتا اور نہیں ذلیل ہو سکتا وہ شخص جسکو تو دوست رکھے تو برکت والا ہے اے رب ہمارے اور بلند ہے عظمت تیری اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے یعنی حدیث ابی الحوراء سعدی سے اور نام اسکا ربیعہ بن شیبان ہے اور نہیں پہچانتے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قنوت میں کوئی دعا جو اس سے بہتر ہو اور اہل علم نے وتروں میں قنوت پڑھنے میں اختلاف کیا ہے پس عبد اللہ بن مسعود کا یہ مذہب ہے کہ وتروں میں قنوت پڑھنی تمام برس میں چاہیے اور اُسنے رکوع سے پہلے قنوت پڑھنے کو اختیار کیا ہے اور یہی قول ہے بعض اہل علم کا اور یہی کہتا ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اسحق اور اہل کوفہ

ف مولف نے جسقدر روایات وتروں کے بارے میں تھیں اسیقدر باب منعقد کیے ہیں غرض یہ ہے کہ وتر آنحضرت سے مختلف طور سے ثابت ہیں خواہ کوئی ایک رکعت پڑھے یا تین یا پانچ یا سات آگے آخر رات میں پڑھے یا ابتدا میں یا وسط میں جسطرح کسی پر آسان ہوں ۱۲ غرض اسکی یہ ہے کہ پوتے اور دادے کی کنیت ایک ہی ہے ۱۲

وقد روی عن علی بن ابی طالب انه کان لا یقنت الا فی النصف الاخر من رمضان وکان یقنت بعد الرکوع وقد ذهب بعض اهل العلم الی هذا وبه یقول الشافعی واحمد **باب** ماجاء فی الرجل ینام عن الوتر او ینسی **حدثنا** محمود بن غیلان نا وکیع نا عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم عن ابیه عن عطاء بن یسار عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من نام عن الوتر او نسیه فلیصل اذا ذکر واذا استیقظ **حدثنا** قتیبة نا عبد الله ابن زید بن اسلم عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من نام عن وتره فلیصل اذا اصبح وهذا اصح من الحدیث الاول سمعت ابا داؤد السجزی یعنی سلیمان بن الاشعث یقول سالت احمد بن حنبل عن عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم فقال اخوه عبد الله لا باس به وسمعت محمدا یذکر عن علی بن عبد الله انه ضعف عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم وقال عبد الله بن زید بن اسلم ثقة وقد ذهب بعض اهل الکوفة الی هذا الحدیث وقالوا یوتر الرجل اذا ذکر وان کان بعد ما طلعت الشمس وبه یقول سفیان الثوری **باب** ماجاء فی مبادرة الصبح بالوتر **حدثنا** احمد بن منیع نا یحیی بن زکریا بن ابی زائدة نا عبید الله عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم قال بادروا الصبح بالوتر **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** الحسن بن علی الخلال نا عبد الرزاق نا معمر عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی نضرة عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اوتروا قبل ان تصبحوا **حدثنا** محمود بن غیلان نا عبد الرزاق نا ابن جریج عن سلیمان بن موسی عن نافع عن ابن عمر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا طلع الفجر فقد ذهب کل صلوة اللیل والوتر فاوتروا قبل طلوع الفجر **قال** ابو عیسی وسلیمان بن موسی قد تفرد به علی هذا اللفظ وروی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال لا وتر بعد صلوة الصبح وهو قول غیر واحد من اهل العلم وبه یقول الشافعی واحمد واسحاق لا یرون الوتر بعد صلوة الصبح

اور علی بن ابی طالب سے مروی ہے کہ وہ رمضان کے نصف آخر میں سے قنوت پڑھا کرتے تھے اور بعد رکوع کے قنوت پڑھتے تھے اور بعض اہل علم طرف اسکے گئے ہیں اور یہی کہتا ہے امام شافعی اور احمد۔ **باب** اس بیان میں کہ کوئی آدمی وتر پڑھنے سے سو جائے یا بھول جائے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمان بن زید بن اسلم نے اپنے باپ سے اُسنے عطاء بن یسار سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص وتروں سے سو جائے یا انکو بھول جائے تو چاہیے کہ پڑھے جب یاد کرے اور جب جاگے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن زید بن اسلم نے اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اپنے وتروں سے سو جائے تو چاہیے کہ پڑھے جب صبح کرے۔ اور یہ حدیث پہلی حدیث سے صحیح ہے۔ سُنا میں نے ابا داؤد سجزی سے یعنی سلیمان بن اشعث سے کہ کہتا تھا میں نے احمد بن حنبل سے عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم کی بابت سوال کیا تو اُسنے کہا بھائی اُسکا عبد اللہ جو ہے اسکا کچھ خوف نہیں ہے۔ اور سُنا میں نے محمد سے کہ ذکر کرتا تھا علی بن عبد اللہ سے کہ اُسنے عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم کو ضعیف کیا ہے اور کہا عبد اللہ بن زید بن اسلم[۱] ثقہ ہے۔ اور بعض اہل علم اس حدیث کی طرف گئے ہیں اور کہا انہوں نے وتر پڑھے آدمی جب یاد کرے اگرچہ بعد طلوع آفتاب کے یاد کرے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری **باب** صبح سے وتروں[۲] کی جلدی کرنے کے بیان میں۔ **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن عبد اللہ نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح سے وتروں کی جلدی کرنی چاہیے کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے ابن کثیر سے اُسنے ابی نضرہ سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کرنے سے پہلے وتر پڑھو۔ **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے ابن جریج نے سلیمان بن موسےٰ سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے جب فجر کا طلوع ہوتا ہے تو رات کی تمام نماز جاتی رہتی ہے اور وتر بھی۔ سو وتر طلوع فجر سے پہلے پڑھو۔ کہا ابو عیسےٰ نے اور سلیمان بن موسےٰ اس لفظ سے منفرد ہوا ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بعد نماز صبح کے وتر نہیں ہیں۔ اور یہ قول کئی ایک اہل علم کا ہے اور یہی کہتا ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق یہ لوگ بعد نماز صبح کے وتر جائز نہیں

[۱] غرض اس کلام سے اور کلام احمد بن حنبل سے یہ ہے کہ عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف ہے اور بھائی اسکا جو عبد اللہ بن زید بن اسلم ہے وہ ثقہ ہے اسکا کچھ خوف نہیں ہے ۱۲ [۲] چونکہ وتر آخر شب میں افضل ہے اسلیے حضرت نے فرمایا کہ اسقدر تاخیر وتر میں نہ کرو کہ صبح ہو جاوے ۱۲

باب ماجاء لاوتران فی لیلۃ **حدثنا** هناد نا ملازم بن عمرو قال حدثنی عبد الله بن بدر عن قیس بن طلق بن علی عن ابیه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لاوتران فی لیلة **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن غریب واختلف اهل العلم فی الذی یوتر من اول اللیل ثم یقوم من آخره فرای بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم ومن بعدهم نقض الوتر وقالوا یضیف الیها رکعة ویصلی مابدا له ثم یوتر فی آخر صلوته لانه لاوتران فی لیلة وهو الذی ذهب الیه اسحٰق وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم اذا اوتر من اول اللیل ثم نام ثم قام من آخره انه یصلی مابدا له ولا ینقض وتره ویدع وتره علی ما کان وهو قول سفیان الثوری ومالك بن انس واحمد وابن المبارك وهذا اصح لانه قد روی من غیر وجه ان النبی صلی الله علیه وسلم قد صلی بعد الوتر **حدثنا** محمد بن بشار نا حماد بن مسعدة عن میمون بن موسی المرائی عن الحسن عن امه عن ام سلمة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یصلی بعد الوتر رکعتین وقد روی نحو هذا عن ابی امامة وعائشة وغیر واحد عن النبی صلی الله علیه وسلم **باب** ماجاء فی الوتر علی الراحلة **حدثنا** قتیبة نا مالك بن انس عن ابی بکر بن عمر بن عبد الرحمن عن سعید بن یسار قال کنت مع ابن عمر فی سفر فتخلفت عنه فقال این کنت فقلت اوترت فقال الیس لك فی رسول الله اسوة حسنة رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم یوتر علی راحلته وفی الباب عن ابن عباس **قال** ابو عیسی حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح وقد ذهب بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم الی هذا وراوا ان یوتر الرجل علی راحلته وبه یقول الشافعی واحمد واسحٰق وقال بعض اهل العلم لا یوتر الرجل علی الراحلة فاذا اراد ان یوتر نزل فاوتر علی الارض وهو قول بعض اهل الکوفة **باب** ماجاء فی صلوٰة الضحی **حدثنا** ابو کریب محمد بن العلاء نا یونس بن بکیر عن محمد بن اسحاق حدثنی موسی بن فلان بن انس عن عمه ثمامة بن انس بن مالك عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی صلوٰة الضحی ثنتی عشرة رکعة بنی الله له قصرا فی الجنة من ذهب وفی الباب عن ام هانی وابی هریرة ونعیم بن همار وابی ذر وعائشة وابی امامة وعتبة بن عبد السلمی وابن ابی اوفی وابی سعید وزید بن ارقم وابن عباس

باب اس بیان میں کہ دو وتر ایک رات میں نہیں ہیں **حدیث** کی ہم سے هناد نے کہا حدیث کی ہم سے ملازم بن عمرو نے کہا حدیث کی مجھ سے عبد اللہ بن بدر نے قیس طلق بن علی سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے سُنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے ایک رات مین دو وتر نہین ہین کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے اور اختلاف کیا اہل علم نے اُس شخص کے حق مین جو اول رات مین وتر پڑہے پھر آخر رات مین کھڑا ہو پس بعض اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور من بعدہم سے یہ گمان کیا ہی کہ وتر اُنکو توڑ دے اور کہا انہون نے کہ انکی طرف ایک رکعت ملائے اور نماز پڑہے جو اُسکے لیے ظاہر ہو پہر آخر نماز وتر پڑھ لے کیونکہ ایک رات مین دو وتر نہین ہین اور اسیطرف اسحٰق گیا ہی اور کہا بعض اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے کہ جب اول رات مین وتر پڑھ چکا پھر سو گیا پھر آخر رات کو کھڑا ہو گیا تو نماز پڑہے جسقدر اُسکو ظاہر ہو (یعنی جسقدر اُسکی خواہش ہو) اور وتروں کو نہ توڑے اور وتروں کو اُسی حالت پر رہنے دے جسطرح کہ تہے۔ اور یہ قول سفیان ثوری اور مالک بن انس اور احمد اور ابن مبارک کا ہی اور یہ صحیح ہی کیونکہ کئی طریق سے مروی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد وتر کے نماز (نفلون کی) پڑہی ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن مسعدہ نے میمون بن موسیٰ مرائی سے اُسنے حسن سے اُسنے اپنے والدہ سے اُسنے ام سلمہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد وتروں کے دو رکعت پڑہتے تہے اور مروی ہی بواسطہ ابی امامہ اور عائشہ اور کئی اور لوگون کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** سواری پر وتر پڑہنے کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے مالک ابن انس نے ابی بکر بن عمر بن عبد الرحمن سے اُسنے سعید بن یسار سے کہا اُسنے مین ابن عمر کے ساتھ سفر مین تہا پس مین اُس سے پیچھے رہگیا تو اُسنے کہا تو کہان تہا سو مینے کہا مین وتر پڑہتا تہا پس کہا اُسنے کیا تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی مین اچھا طریق معلوم نہین ہوتا مینے رسول اللہ صلعم کو دیکھا ہی کہ سواری پر وتر پڑہتے تہے اور اسباب مین روایت ہے ابن عباس سے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہی اور بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے اسکی طرف گئی ہین کہ کہا انہون نے کہ آدمی اپنی سواری پر وتر پڑہے اور یہی کہتا ہی شافعی اور احمد اور اسحاق اور کہا بعض اہل علم نے کہ آدمی سواری پر وتر نہ پڑہے پس جب سواری پر وتر پڑہنے کا ارادہ کرے تو اُتر پڑے اور زمین پر وتر پڑہے اور یہی قول ہی بعض اہل کوفہ کا **باب** ضحی کی نماز کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے ابو کریب یعنی محمد بن علاء نے کہا حدیث کی ہم سے یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے کہا حدیث کی مجھے موسیٰ بن فلان بن انس نے اپنی چچا ثمامہ بن انس بن مالک سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ضحی کی بارہ رکعت نماز پڑہے تو اللہ تعالیٰ اُسکے لیے جنت مین سونے کا محل تیار کرتا ہی۔ اور اسباب مین روایت ہی ام ہانی اور ابوہریرہ اور نعیم بن ہمار اور ابی ذر اور عائشہ اور ابی امامہ اور عتبہ بن عبد السلمی اور ابن ابی اوفی اور ابی سعید اور زید بن ارقم اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہم

ف یعنی بعض اہل علم کا یہ مذہب ہی کہ اگر پہلی رات مین وتر پڑہ بیٹھا ہو اور پھر آخر رات مین نماز پڑہنے کے لیے کھڑا ہوا ہی تو اسطرح کرے کہ پہلے پہل ایک رکعت پڑہے تاکہ وہ پہلی رکعت مع اُس رکعت کے جوڑ لے

ابو عیسیٰ حدیث انس حدیث غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه **حدثنا** ابو موسیٰ محمد بن المثنی نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عمرو بن مرة عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال ما اخبرنی احد انه رای رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی الضحی الا ام هانی فانها حدثت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم دخل بیتها یوم فتح مکة فاغتسل فسبح ثمان رکعات ما رایته صلی صلوة قط اخف منها غیر انه کان یتم الرکوع والسجود **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح وکان احمد رای اصح شیء فی هذا الباب حدیث ام هانی واختلفوا فی نعیم فقال بعضهم نعیم بن خمار وقال بعضهم ابن همار ویقال ابن هبار ویقال ابن همام والصحیح ابن همار وابو نعیم وهم فیه فقال ابن خمار وخطأ فیه ثم ترك فقال نعیم عن النبی صلی الله علیه وسلم اخبرنی بذلك عبد بن حمید عن ابی نعیم **حدثنا** ابو جعفر السمنانی نا محمد بن الحسین نا ابو مسهر نا اسمعیل بن عیاش عن بحیر بن سعد عن خالد بن معدان عن جبیر بن نفیر عن ابی الدرداء وابی ذر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الله تبارك وتعالی انه قال ابن آدم ارکع لی اربع رکعات من اول النهار اکفك آخره **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث غریب روی وکیع والنضر بن شمیل وغیر واحد من الائمة هذا الحدیث عن نهاس بن قهم ولا نعرفه الا من حدیثه **حدثنا** محمد بن عبد الاعلی البصری نا یزید بن زریع عن نهاس بن قهم عن شداد ابی عمار عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من حافظ علی شفعة الضحی غفر له ذنوبه وان کانت مثل زبد البحر **حدثنا** زیاد بن ایوب البغدادی نا محمد بن ربیعة عن فضیل بن مرزوق عن عطیة العوفی عن ابی سعید الخدری قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یصلی الضحی حتی نقول لا یدعها ویدعها حتی نقول لا یصلی **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن غریب

باب ما جاء فی الصلوة عند الزوال

حدثنا ابو موسیٰ محمد بن المثنی نا ابو داود الطیالسی نا محمد بن مسلم بن ابی الوضاح هو ابو سعید المؤدب عن عبد الکریم الجزری عن مجاهد عن عبد الله بن السائب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم

کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر اسیوجہ سے **حدیث** کی ہمسے ابو موسیٰ یعنی محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے عمرو بن مرہ سے اُسنے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے کہا اُسنے مجھے سواے ام ہانی کے کسی نے خبر نہیں دی کہ اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ضحی کی نماز پڑھتے دیکھا ہو۔ ام ہانی نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں فتح مکہ کے دن داخل ہوے اور غسل کیا پھر آٹھ رکعتیں پڑھیں میں نے کبھی آپکو اس سے ہلکی نماز پڑھتے نہیں دیکھا مگر یہ کہ رکوع اور سجدہ کو پورا کرتے تھے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور گویا کہ امام احمد نے کہا ہے کہ صحیح تر روایت جو اس باب میں مروی ہے روایت ام ہانی کی ہے۔ اور انھوں نے نعیم میں اختلاف کیا ہے سو کہا بعض نے نعیم بن خمار ہے اور کہا بعض نے نعیم بن ہمار ہے اور کہا گیا ہے وہ ابن ہبار ہے اور کہا گیا ابن ہمام ہے اور صحیح ابن ہمار ہے اور ابو نعیم نے اسمیں وہم کیا ہے اور کہا ہے ابن خمار ہے۔ اور اسنے اسمیں خطا کیا ہے پھر ترک کیا[1] اور کہا روایت کی نعیم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دی مجھکو ساتھ اسکے عبد بن حمید نے ابی نعیم سے **حدیث** کی ہمسے ابو جعفر سمنانی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن حسین نے کہا حدیث کی ہمسے ابو مسہر نے کہا حدیث کی ہمسے اسماعیل بن عیاش نے بحیر بن سعد سے اُسنے خالد بن معدان سے اُسنے جبیر بن نفیر سے اُسنے ابی الدرداء اور ابی ذر سے انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے اللہ تبارک وتعالیٰ سے کہ فرمایا اللہ نے اے بیٹے آدم کے میرے واسطے اول دن میں چار رکعتیں پڑھ میں تجھے آخر دن میں کافی ہونگا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے۔ اور روایت کیا وکیع اور نضر بن شمیل اور کئی اور لوگوں نے حدیث کی اماموں سے اس حدیث کو نہاس بن قہم سے اور نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی طریق سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الاعلی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن زریع نے نہاس بن قہم سے اُسنے شداد ابی عمار سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ضحی کے شفعہ پر محافظت کرے تو اُسکے گناہ بخشے جاتے ہیں اگرچہ مثل جھاگ دریا کے ہوں **حدیث** کی ہمسے زیاد بن ایوب بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن ربیعہ نے فضیل بن مرزوق سے اُسنے عطیہ عوفی سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضحی کی نماز یہاں تک پڑھتے تھے کہ ہم کہتے تھے نہیں چھوڑینگے اور چھوڑتے تھے حتی کہ ہم کہتے تھے کہ اب نہیں پڑھینگے[2] **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے

باب زوال کے وقت نماز کے بیان میں

حدیث کی ہمسے ابو موسیٰ یعنی محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داود طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن مسلم بن ابی وضاح نے جو ابو سعید مؤدب ہے عبد الکریم جزری سے اُسنے مجاہد سے اُسنے عبد اللہ بن سائب سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] یعنی اول تو ابو نعیم سے روایت کرتا تھا پھر اسکو اسمیں وہم ہوگیا پھر جب اسکو یقین ہوگیا تو لفظ ابو کا ترک کر دیا اور فقط نعیم سے روایت کرنی شروع کی ۱۲

[2] یہ آنحضرت کا عموماً طریق تھا کہ جب کسی شغل کو شروع کرتے تو لوگوں کو یہی گمان ہوتا تھا کہ آپ اسکو ہمیشہ کرینگے یقین اسلیے کہ جب آنحضرت کسی نفل کو شروع کرتے تھے تو بہت مدت تک اُسے کرتے تھے۔ اور جب کسی نفل کو ترک بھی کر دیتے تو پھر آپکو یہ گمان ہوتا تھا کہ اب اسکو شروع ہی نہیں کرینگے اسی طرح اور روایت سے آپکا حال معلوم ہوتا ہے ۱۲

كان يصلي اربعا بعد ان تزول الشمس قبل الظهر فقال انها ساعة تفتح فيها ابواب السماء واحب ان يصعد لي فيها عمل صالح وفي الباب عن علي وابي ايوب قال ابو عيسى حديث عبد الله بن السائب حديث حسن غريب وروي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يصلي اربع ركعات بعد الزوال لا يسلم الا في آخرهن۔ باب ما جاء في صلوة الحاجة ثنا علي بن عيسى بن يزيد البغدادي نا عبد الله بن بكر السهمي نا عبد الله بن منير عن عبد الله بن بكر عن فائد بن عبد الرحمن عن عبد الله بن ابي اوفى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كانت له الى الله حاجة او الى احد من بني آدم فليتوضأ وليحسن الوضوء ثم ليصل ركعتين ثم ليثن على الله وليصل على النبي صلى الله عليه وسلم ثم ليقل لا اله الا الله الحليم الكريم سبحان الله رب العرش العظيم الحمد لله رب العالمين اسألك موجبات رحمتك وعزائم مغفرتك والغنيمة من كل بر والسلامة من كل اثم لا تدع لي ذنبا الا غفرته ولا هما الا فرجته ولا حاجة هي لك رضا الا قضيتها يا ارحم الراحمين قال ابو عيسى هذا حديث غريب وفي اسناده مقال وفائد بن عبد الرحمن يضعف في الحديث وفائد هو ابو الورقاء باب ما جاء في صلوة الاستخارة ثنا قتيبة نا عبد الرحمن بن ابي الموالي عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا الاستخارة في الامور كما يعلمنا السورة من القرآن يقول اذا هم احدكم بالامر فليركع ركعتين من غير الفريضة ثم ليقل اللهم اني استخيرك بعلمك واستقدرك بقدرتك واسألك من فضلك العظيم فانك تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغيوب اللهم ان كنت تعلم ان هذا الامر خير لي في ديني ومعيشتي وعاقبة امري او قال في عاجل امري وآجله فيسره لي ثم بارك لي فيه وان كنت تعلم ان هذا الامر شر لي في ديني ومعيشتي وعاقبة امري او قال في عاجل امري وآجله فاصرفه عني واصرفني عنه واقدر لي الخير حيث كان ثم ارضني به قال ويسمي حاجته وفي الباب عن عبد الله بن مسعود

قبل ظہر کے بعد ڈھلنے آفتاب کے چار رکعت پڑھتے تھے اور فرمایا آپنے یہ ایسی گھڑی ہے کہ اسمیں دروازے آسمان کے کھولے جاتے ہیں اور میں دوست رکھتا ہوں کہ اس گھڑی میں میرے عمل صالح اوپر چڑھیں۔ اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور ابی ایوب سے کہا ابو عیسی نے حدیث عبد اللہ بن سائب کی حسن غریب ہے۔ اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ چار رکعتیں بعد زوال کے پڑھتے تھے نہ سلام پھیرتے تھے مگر آخر رکعت میں **باب** نماز حاجت کے بیان میں حدیث کی ہمسے علی بن عیسی بن یزید بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن بکر سہمی نے اور حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن منیر نے عبد اللہ بن بکر سے اُسنے فائد بن عبد الرحمن سے اُسنے عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو اللہ تعالی کیطرف کوئی حاجت ہو یا کسی آدمی کی طرف تو چاہیے کہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں نماز پڑھے پھر اللہ کی ثنا کرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے تو پھر یہ دعا پڑھے لا الہ الا اللہ الخ یعنی نہیں کوئی لائق عبادت کے مگر اللہ جو حکمت والا ہے عزت والا ہے جو رب عرش بڑے کا ہے۔ سب حمد واسطے اللہ کے جو پروردگار ہے جہانوں کا سوال کرتا ہوں تجھسے موجبات رحمت تیری سے اور سبب مغفرت تیری سے اور سوال کرتا ہوں غنیمت کا ہر نیکی سے اور سلامتی کا ہر گناہ سے۔ مت کوئی گناہ نہ چھوڑ مگر کہ بخش اسکو اور نہ کوئی غم مگر کہ دور کر اسکو اور نہ کوئی حاجت کہ جسمیں تیری رضا ہو مگر کہ اسکو پورا کر اے رحمت کرنے والے رحمت کرنیوالوں کے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث غریب ہے اور اسکی اسناد میں گفتگو ہے۔ فائد بن عبد الرحمن حدیث میں ضعیف کیا گیا ہے اور فائد وہ ابو الورقا ہے **باب** نماز استخارہ کے بیان میں حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن ابی الموالی نے محمد بن منکدر سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُسنے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام کاموں میں استخارہ سکھلاتے تھے جیسا کہ قرآن کی سورت سکھلاتے تھے فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ دو رکعتیں فرض کے سوا پڑھے یعنی نفل پھر یہ دعا پڑھے اللہم آخر تک یعنی الہی میں تجھسے خیریت مانگتا ہوں تیرے علم کے وسیلہ سے اور تجھسے قدرت مانگتا ہوں تیری قدرت کے وسیلہ سے اور سوال کرتا ہوں تیرے بڑے فضل سے کیونکہ تو قادر ہے مجھے قدرت نہیں اور تو جانتا ہے میں نہیں جانتا۔ اور تو سب چیزوں کا دانا ہے۔ الہی اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام بہتر ہے میرے واسطے میرے دین اور دنیا اور میرے انجام کار میں یا یوں فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت میں تو اسکو میرے واسطے مقدر کر اور اسکو میرے واسطے آسان کر پھر اسمیں میرے واسطے برکت دے۔ الہی اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے حق میں برا ہے۔ میرے دین اور دنیا میں۔ اور انجام کار میں یا یوں فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت میں تو اسکو ہٹا دے مجھسے اور ہٹا دے مجھکو اُس سے اور مقرر کردے میرے واسطے بہتر کام جہاں کہیں کہ ہو پھر مجھکو اُس سے راضی کر کہا آپنے اور اپنی حاجت کا نام لے اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن مسعود

ف یعنی جب کوئی شخص کسی کام کا قصد کرے تو سنت ہے کہ دو رکعت نفل پڑھکر یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالی چند روز تک یہ عمل کرنے سے اسکے دل میں اسکے کرنے یا نہ کرنے کی بات کوئی بات ڈال دیگا۔ اور مشہور لوگوں کے نزدیک یہ ہے کہ تین روز یا سات روز تک یہ عمل کرے مگر اسکی اصل شارع سے منقول نہیں اور اسطور پر کرنے میں بھی کچھ حرج نہیں بلکہ مناسب ہے کہ چند روز تک کرے۔ اور آخر میں جو فرمایا کہ اپنی حاجت کا نام لے اسکے یہ معنی ہیں کہ جہاں آپنے یہ فرمایا کہ ہذا الامر دونوں جگہ میں اس لفظ کی جگہ حاجت کا نام لے

وابی ایوب قال ابو عیسیٰ حدیث جابر حدیث حسن صحیح غریب لا نعرفہ الا من حدیث عبد الرحمن بن ابی الموالی وھو شیخ مدینی ثقة روی عنه سفیان حدیثا وقد روی عن عبد الرحمن غیر واحد من الائمة باب ما جاء فی صلوة التسبیح حدثنا ابو کریب محمد بن العلاء نا زید بن حباب العکلی نا موسی بن عبیدة قال حدثنی سعید بن ابی سعید مولی ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابی رافع قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم للعباس یا عم الا اصلک الا احبوک الا انفعک قال بلی یا رسول الله قال یا عم صل اربع رکعات تقرأ فی کل رکعة بفاتحة الکتاب و سورة فاذا انقضت القراءة فقل الله اکبر والحمد لله وسبحان الله خمس عشرة مرة قبل ان ترکع ثم ارکع فقلها عشرا ثم ارفع رأسک فقلها عشرا ثم اسجد فقلها عشرا ثم ارفع راسک فقلها عشرا ثم اسجد فقلها عشرا ثم ارفع راسک فقلها عشرا قبل ان تقوم فذلک خمس وسبعون فی کل رکعة وھی ثلث مائة فی اربع رکعات ولو کانت ذنوبک مثل رمل عالج غفرها الله لک قال یا رسول الله ومن یستطیع ان یقولها فی یوم قال ان لم تستطع ان تقولها فی یوم فقلها فی جمعة فان لم تستطع ان تقولها فی جمعة فقلها فی شهر فلم یزل یقول له حتی قال فقلها فی سنة قال ابو عیسیٰ هذا حدیث غریب من حدیث ابی رافع حدثنا احمد بن محمد بن موسی نا عبد الله بن المبارک نا عکرمة بن عمار قال حدثنی اسحاق بن عبد الله بن ابی طلحة عن انس بن مالک ان ام سلیم غدت علی النبی صلی الله علیه وسلم فقالت علمنی کلمات اقولهن فی صلوتی فقال کبری الله عشرا وسبحی الله عشرا واحمدیه عشرا ثم سلی ما شئت یقول نعم نعم وفی الباب عن ابن عباس وعبد الله بن عمرو والفضل بن عباس وابی رافع قال ابو عیسیٰ حدیث انس حدیث حسن غریب وقد روی عن النبی صلی الله علیه وسلم غیر حدیث فی صلوة التسبیح ولا یصح منه کبیر شیء وقد روی ابن المبارک وغیر واحد من اهل العلم صلوة التسبیح وذکروا الفضل فیه حدثنا احمد بن عبدة الضبی نا ابو وهب قال سالت عبد الله بن المبارک عن الصلوة التی یسبح فیها قال یکبر ثم یقول سبحانک اللهم وبحمدک

اور ابی ایوب سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن صحیح غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث عبد الرحمن بن ابی موالی سے اور یہ شیخ ہے مدینہ کا رہنے والا ثقہ ہے۔ اور اس سے سفیان نے حدیث روایت کی ہے۔ اور عبد الرحمان سے کئی ایک اماموں نے روایت کی ہے **باب** نماز تسبیح کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابو کریب یعنی محمد بن علاء نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب عکلی نے کہا حدیث کی ہمسے موسیٰ بن عبیدہ نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن ابی سعید نے جو ابی بکر بن ابی محمد بن عمرو بن حزم کا غلام ہے اُسنے ابی رافع سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباسؓ سے اے میرے چچا کیا میں تیرے ساتھ وصل نکروں۔ کیا میں تجھے کچھ تحفہ نہ دوں کیا میں تجھے کچھ نفع نہ پہونچاؤں۔ کہا حضرت عباسؓ نے کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ فرمایا آپنے اے میرے چچا چار رکعت نماز پڑھ ہر ایک رکعت میں فاتحۃ الکتاب اور سورت پڑھ۔ پس جب تو قرأت پوری کر لے تو رکوع کرنے سے پہلے پندرہ مرتبہ یہ کلمے پڑھ اللّٰہ اکبر اور الحمد للہ اور سبحان اللہ پھر رکوع کر پھر انکو دس مرتبہ کہہ پھر اپنے سر کو رکوع سے اُٹھا۔ پھر وہی دس بار کہہ پھر سجدہ کر اور انکو دس بار کہہ پھر اپنے سر کو اُٹھا اور دس بار کہہ پھر سجدہ کر اور دس بار کہہ پھر اپنے سر کو اُٹھا اور دس بار کھڑے ہونے سے پہلے کہہ پس یہ پچھتر بار ہر ایک رکعت میں ہو جاوینگے۔ اور چاروں رکعت میں تین سو بار ہو نگے۔ اگرچہ گناہ تیرے مثل ٹیلے ریگ کے ہوں تو انکو اللہ تعالیٰ تجھسے معاف کر دیگا۔ کہا حضرت عباسؓ نے یا رسول اللہ اور جو شخص ہر ایک دن میں اس نماز کے پڑھنے کی طاقت نرکھے فرمایا آپ نے اگر ہر ایک دن میں اُسکے پڑھنے کی طاقت نرکھے تو چاہیے کہ ہر ایک جمعہ میں پڑھے اور اگر جمعہ میں بھی پڑھنے کی طاقت نرکھے تو چاہیے کہ مہینے میں ایک بار سو حضرت عباسؓ آنحضرتؐ سے اسکے بارے میں گفتگو کرتے رہے تا کہ آپ نے فرمایا سو اسکو سال میں ایک بار کہہ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے طریق ابی رافع سے **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد بن موسیٰ نے۔ کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے عکرمہ بن عمار نے کہا حدیث کی مجھے اسحٰق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے انس بن مالک سے یہ کہ ام سلیم (والدہ انس) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی۔ پس کہنے لگی مجھے کچھ کلمے سکھلاؤ کہ میں اُنکو اپنی نماز میں پڑھا کروں۔ پس فرمایا آپنے اللہ اکبر دس بار کہہ اور سبحان اللہ دس بار اور الحمد للہ دس بار۔ پس سوال کر جو تیری مرضی ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکے جواب میں ہان ہان فرماتا ہے (یعنی میں نے قبول کیا) اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور عبد اللہ بن عمرؓ اور فضل بن عباس اور ابی رافع سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن غریب ہے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوائے حدیث مذکور کے نماز تسبیح کے بارہ میں روایت ہوئی ہے اور کوئی بڑی چیز اُسے صحیح نہیں ہوئی اور ابن مبارک اور کئی ایک اور لوگوں نے اہل علم سے نماز تسبیح میں روایت کی ہے اور انھوں نے اسکی فضیلت بھی ذکر کی ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو وہب نے کہا اُسنے پوچھا میں نے عبد اللہ بن مبارک سے اُس نماز سے سوال کیا جسمیں تسبیحیں پڑھی جاتی ہیں کہا اُسنے تکبیر کہو پھر یہ کہے سبحانک اللّٰھم وبحمدک

وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك ثم يقول خمس عشرة مرة سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ثم يتعوذ ويقرأ بسم الله الرحمن الرحيم وفاتحة الكتاب وسورة ثم يقول عشر مرات سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ثم يركع فيقولها عشرا ثم يرفع راسه فيقولها عشرا ثم يسجد فيقولها عشرا ثم يرفع راسه فيقولها عشرا ثم يسجد الثانية فيقولها عشرا يصلى اربع ركعات على هذا فذلك خمس وسبعون تسبيحة فى كل ركعة يبدأ فى كل ركعة بخمس عشرة تسبيحة ثم يقرأ ثم يسبح عشرا فان صلى ليلا فاحب الى ان يسلم فى كل ركعتين وان صلى نهارا فان شاء سلم وان شاء لم يسلم قال ابو وهب واخبرنى عبد العزيز هو ابن ابى رزمة عن عبد الله انه قال يبدأ فى الركوع بسبحان ربى العظيم وفى السجود بسبحان ربى الاعلى ثلاثا ثم يسبح التسبيحات قال احمد بن عبدة ثنا وهب بن زمعة قال اخبرنى عبد العزيز وهو ابن ابى رزمة قال قلت لعبد الله بن المبارك ان سها فيها يسبح فى سجدتى السهو عشرا عشرا قال لا انما هى ثلثمائة تسبيحة **باب ما جاء فى صفة الصلوة على النبى صلى الله عليه وسلم** حدثنا محمود بن غيلان قال حدثنى ابو اسامة عن مسعر والاجلح ومالك بن مغول عن الحكم بن عتيبة عن عبد الرحمن بن ابى ليلى عن كعب بن عجرة قال قلنا يا رسول الله هذا السلام عليك قد علمنا فكيف الصلوة عليك قال قولوا اللهم صل على محمد وعلى ال محمد كما صليت على ابراهيم انك حميد مجيد وبارك على محمد وعلى ال محمد كما باركت على ابراهيم انك حميد مجيد قال محمود قال ابو اسامة وزادنى زائدة عن الاعمش عن الحكم عن عبد الرحمن بن ابى ليلى قال ونحن نقول وعلينا معهم وفى الباب عن على وابى حميد وابى مسعود وطلحة وابى سعيد وبريدة وزيد بن خارجة ويقال ابن جارية وابى هريرة **قال** ابو عيسى حديث كعب بن عجرة حديث حسن صحيح وعبد الرحمن بن ابى ليلى كنيته ابو عيسى وابو ليلى اسمه يسار

وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الٰہ غیرک پھر پندرہ بار یہ کہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پھر اعوذ پڑھے۔ اور پڑھے بسم اللہ الرحمن الرحیم اور الحمد اور سورت پھر دس بار یہ کہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پھر رکوع کرے اور اسکو دس بار کہے پھر اپنے سر کو اٹھائے اور اسکو دس بار کہے پھر سجدہ کرے اور اسکو دس بار کہے۔ پھر اپنے سر کو اٹھائے اور اسکو دس بار کہے پھر دوسرا سجدہ کرے اور اسکو دس بار کہے اسی طرح چار رکعتیں پڑھیں۔ سو یہ پچھتر تسبیحیں ہر ایک رکعت میں ہو جائینگی۔ ہر ایک رکعت کو پندرہ تسبیحوں سے شروع کرے پھر قرأت پڑھے پھر دس بار تسبیح پڑھے۔ پس اگر رات کو نماز پڑھے تو میں دوست رکھتا ہوں کہ ہر دو رکعتوں میں سلام پھیرے اور اگر دن کو نماز پڑھے پس اگر چاہے تو سلام پھیرے اور اگر چاہے نہ پھیرے کہا ابو وہب نے اور خبر دی مجھے عبد العزیز نے جو بیٹا ابی رزمہ کا ہے عبد اللہ سے کہ کہا اسنے چاہیے کہ شروع کرے رکوع میں ساتھ سبحان ربی العظیم کے اور سجود میں ساتھ سبحان ربی الاعلیٰ کے تین تین بار پھر تسبیحوں کو پڑھے۔ کہا احمد بن عبدہ نے حدیث کی ہمسے وہب بن زمعہ نے کہا خبر دی مجھے عبد العزیز نے جو بیٹا ابی رزمہ کا ہے۔ کہا اسنے میں نے عبد اللہ بن مبارک سے کہا اگر اس نماز میں سہو ہو جائے تو کیا سہو کے سجدوں میں دس دس بار تسبیح کہے کہا اسنے نہیں یہ تو تین سو تسبیح ہے **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے طریق کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی مجھے ابو اسامہ نے مسعر اور اجلح اور مالک بن مغول سے اسنے حکم بن عتیبہ سے اسنے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے اسنے کعب بن عجرہ سے کہا ہمنے یا رسول اللہ سلام کا طریق جو آپ پر ہے ہمنے معلوم کر لیا ہے۔ سو درود آپ پر کیونکر بھیجنا چاہیے۔ فرمایا آپ نے کہو اللّٰھم صل علیٰ محمد الخ یعنی الٰہی اپنی رحمت بھیج محمد پر اور آل محمد پر جیسا کہ رحمت بھیجی تو نے ابراہیم پر بیشک تو سب خوبیوں والا بڑائی والا ہے۔ اور برکت نازل کر محمد پر اور آل محمد پر جیسا کہ برکت نازل کی تو نے ابراہیم پر بیشک تو سب خوبیوں والا بڑائی والا ہے کہا محمود نے کہا ابو اسامہ نے۔ اور زیادہ ہوا ہے روایت زائدہ میں جو اعمش سے ہے اسنے روایت کی حکم سے اسنے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے کہا اسنے اور ہم کہتے ہیں وعلینا معھم یعنی ہم پر بھی انکے ساتھ رحمت بھیج اور اس باب میں روایت ہے علی اور ابی حمید اور ابی مسعود اور طلحہ اور ابی سعید اور بریدہ اور زید بن خارجہ اور اسکو زید بن جاریہ بھی کہا جاتا ہے اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث کعب بن عجرہ کی حسن صحیح ہے۔ اور عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کی کنیت ابو عیسیٰ ہے اور ابو لیلیٰ کا نام یسار ہے

---

(۱) اسکا مفہوم اسپر دال ہے کہ اگر بھول جائے اور تعداد تسبیح کی کم ہو جائے تو دوسرے محل میں اس تعداد کو پورا کر لے اور عبد اللہ بن مبارک قرأت سے پہلے پندرہ مرتبہ تسبیح کہتے تھے پھر بعد قرأت کے دس مرتبہ اور باقی حضرت عباس کی طرح کرتے تھے۔ پس مناسب پڑھنے والے کو یہ ہے کہ کبھی حدیث عبد اللہ بن مبارک پر عمل کرے اور کبھی حضرت عباس کی حدیث پر اور اسمیں مرۃ بعد اخریٰ یہ سورتیں پڑھے۔ زلزلہ۔ عادیات۔ فتح۔ اخلاص۔ الھٰکم التکاثر۔ عصر۔ قل یا ایہا الکافرون۔ اور سلام سے پہلے دعا پڑھے۔ پھر سلام پھیرے اور اپنی حاجت کے لیے دعا مانگے۔ سلف اور خلف کا۔ اس حدیث کی تصحیح میں اختلاف ہے۔ ابن حجر اور حاکم نے اسکی تصحیح کی ہے اور ایک جماعت نے اسکی تحسین کی ہے اور کہا قسطلانی نے سند یہ حدیث حسن ہے اور ابن جوزی بھول گیا ہے کہ اسنے اسکو موضوعات میں داخل کیا ہے ۱۲ مرقات (۲) یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔ ہمکو سلام کا طریق تو التحیات میں معلوم ہو گیا ہے۔ اور درود کا معلوم نہیں ہوا۔ سو وہ کس طرح ہے۔ فرمایا آپ نے کہ اسطرح کہا کرو اللّٰھم صل علیٰ محمد آخر تک

باب ما جاء فی فضل الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن خالد بن عثمۃ قال ثنا موسی بن یعقوب الزمعی حدثنی عبد اللہ بن کیسان ان عبد اللہ بن شداد اخبرہ عن عبد اللہ بن مسعودؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اولی الناس بی یوم القیمۃ اکثرھم علی صلوٰۃ قال ابو عیسٰی ھذا حدیث حسن غریب وروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من صلی علی صلوٰۃ صلی اللہ علیہ عشرا وکتب لہ عشر حسنات حدثنا علی بن حجر نا اسمٰعیل بن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمٰن عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی صلوٰۃ صلی اللہ علیہ عشرا وفی الباب عن عبد الرحمٰن بن عوف وعامر بن ربیعۃ وعمار وابی طلحۃ وانس وابی بن کعب قال ابو عیسٰی حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح وروی عن سفیان الثوری وغیر واحد من اھل العلم قالوا صلوٰۃ الرب الرحمۃ وصلوٰۃ الملائکۃ الاستغفار حدثنا ابو داؤد وسلیمان بن سلم البلخی المصاحفی نا النضر بن شمیل عن ابی قرۃ الاسدی عن سعید بن المسیب عن عمر بن الخطاب قال ان الدعاء موقوف بین السماء والارض لا یصعد منہ شیء حتی تصلی علی نبیک صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو عیسٰی والعلاء بن عبد الرحمٰن ھو ابن یعقوب ھو مولی الحرقۃ والعلاء ھو من التابعین سمع من انس ابن مالک وغیرہ عبد الرحمٰن بن یعقوب والد العلاء ھو من التابعین سمع من ابی ھریرۃ وابی سعید الخدری ویعقوب ھو من کبار التابعین قد ادرک عمر بن الخطاب وروی عنہ حدثنا عباس بن عبد العظیم العنبری نا عبد الرحمٰن بن مھدی عن مالک بن انس عن العلاء بن عبد الرحمٰن بن یعقوب عن ابیہ عن جدہ قال قال عمر بن الخطاب لا یبع فی سوقنا الا من تفقہ فی الدین ھذا حدیث حسن غریب

ابواب الجمعۃ

باب فضل یوم الجمعۃ حدثنا قتیبۃ نا المغیرۃ بن عبد الرحمٰن عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ

باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی فضیلت کے بیان میں حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن خالد بن عثمہ نے کہا حدیث کی ہم سے موسی بن یعقوب زمعی نے کہا حدیث کی مجھ سے عبد اللہ بن کیسان نے یہ کہ عبد اللہ بن شداد نے اسکو خبر دی ہے عبد اللہ بن مسعود سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب تر لوگوں سے میرے ساتھ قیامت کے دن وہ شخص ہے جو مجھ پر بہت درود بھیجنے والا ہے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو شخص درود بھیجتا ہے مجھ پر ایک بار تو اللہ تعالی اسپر دس بار درود بھیجتا ہے۔ اور دس نیکیاں اسکے واسطے لکھتا ہے حدیث کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے اسماعیل بن جعفر نے علاء بن عبد الرحمن سے اسنے اپنے باپ سے اسنے ابی ہریرہ سے کہا اسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے۔ اللہ تعالی اسپر دس بار درود بھیجتا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے عبد الرحمن بن عوف اور عامر بن ربیعہ اور عمار اور ابی طلحہ اور انس اور ابی بن کعب سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسی نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے۔ اور مروی ہے سفیان ثوری اور کئی ایک اہل علم سے کہ کہا انھوں نے صلوٰۃ[1] رب کی رحمت ہے اور صلوٰۃ فرشتوں کی استغفار ہے حدیث کی ہم سے ابو داؤد اور سلیمان بن سلم بلخی مصاحفی نے کہا حدیث کی ہم سے نضر بن شمیل نے ابی قرہ اسدی سے اسنے سعید بن مسیب سے اسنے عمر بن الخطاب سے کہا اسنے دعا درمیان آسمان اور زمین کے ٹھہری رہتی ہے۔ اس سے کچھ بھی اوپر نہیں چڑھتی یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا جاوے ۔ کہا ابو عیسی نے۔ اور علاء بن عبد الرحمان وہ ابن یعقوب ہے وہ حرقہ کا غلام ہے اور علاء تابعین سے ہے۔ اسکو انس بن مالک وغیرہ سے سماع ہے عبد الرحمن بن یعقوب جو والد علاء کا ہے وہ تابعین سے ہے اسکا سماع ابو ہریرہ اور ابی سعید خدری سے ہے۔ اور یعقوب وہ جلیل القدر تابعین سے ہے اسنے حضرت عمر بن خطابؓ سے ملاقات کی ہے اور اُس سے روایت بھی کی ہے[2] حدیث کی ہم سے عباس بن عبد العظیم عنبری نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمن بن مہدی نے مالک بن انس سے اسنے علا ابن عبد الرحمن بن یعقوب سے اسنے اپنے باپ سے اسنے اپنے دادا سے کہا اسنے فرمایا حضرت عمر بن خطاب نے ہمارے بازار میں کوئی شخص خرید و فروخت نہ کرے مگر وہ جو دین میں سمجھ رکھتا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے ابواب الجمعہ باب جمعہ کی فضیلت کے بیان میں۔ حدیث کی ہم سے قتیبہ نے۔ کہا حدیث کی ہم سے مغیرہ بن عبد الرحمن نے ابی الزناد سے اسنے اعرج سے اسنے ابی ہریرہؓ سے

---

[1] یعنی صلوٰۃ کو جب رب کی طرف منسوب کرتے ہیں مثلاً صلوٰۃ اللہ علیک تو اسوقت مراد اس سے رحمت ہوتی ہے یعنی اللہ کی رحمت ہو اور جب صلوٰۃ کو فرشتوں کی طرف منسوب کرتے ہیں تو مراد اس سے استغفار ہے یعنی فرشتے تمہارے لیے بخشش مانگتے ہیں ۱۲

[2] یہ حدیث مؤلف نے اس جگہ اسواسطے بیان کی ہے کہ یعقوب جلیل القدر تابعین سے اسنے حضرت عمر سے روایت کی ہے جیسا کہ یہ روایت ہے

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خير يوم طلعت فيه الشمس يوم الجمعة فيه خلق آدم وفيه ادخل الجنة وفيه اخرج منها
ولا تقوم الساعة الا في يوم الجمعة وفي الباب عن ابي لبابة وسلمان وابي ذر وسعد بن عبادة واوس بن اوس **قال** ابو عيسى
حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح **باب** في الساعة التي ترجى في يوم الجمعة **حدثنا** عبد الله بن الصباح الهاشمي البصري
نا عبد الله بن عبد المجيد الحنفي نا محمد بن ابي حميد نا موسى بن وردان عن انس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال
التمسوا الساعة التي ترجى في يوم الجمعة بعد العصر الى غيبوبة الشمس **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب من هذا الوجه وقد
روي هذا الحديث عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم من غير هذا الوجه ومحمد بن ابي حميد يضعف ضعفه بعض اهل العلم
من قبل حفظه ويقال له حماد بن ابي حميد ويقال هو ابو ابراهيم الانصاري هو منكر الحديث ورأى بعض اهل العلم من اصحاب النبي
صلى الله عليه وسلم وغيرهم ان الساعة التي ترجى بعد العصر الى ان تغرب الشمس وبه يقول احمد واسحق وقال احمد اكثر الحديث في الساعة
التي ترجى فيها اجابة الدعوة انها بعد صلوة العصر وترجى بعد زوال الشمس **حدثنا** زياد بن ايوب البغدادي نا ابو عامر العقدي نا كثير
بن عبد الله بن عمرو بن عوف المزني عن ابيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم

اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے بہتر ان دنوں کا کہ جنمیں آفتاب نے طلوع کیا ہی دن جمعہ کا ہی اسی مین حضرت آدم پیدا کیے گئے اور اسی مین جنت مین
داخل کیے گیے اور اسی مین اُس سے نکالے گئے اور قیامت بھی دن جمعہ ہی مین ہوگی۔ اور اس باب مین روایت ہی ابی لبابہ اور سلمان اور ابی ذر اور سعد بن عبادہ اور اوس
بن اوس سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسی نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہی **باب** اس ساعت کے بیان مین کہ جسکی جمعہ کے دن انتظاری کیجاتی ہی **حدیث** کی
ہمسے عبد اللہ بن صباح الہاشمی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عبد المجید حنفی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن ابی حمید نے کہا حدیث کی ہمسے موسی بن وردان نے
انس بن مالک سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے تلاش کرو اس ساعت کی کہ جسکی دن جمعہ مین انتظاری کی جاتی ہی بعد عصر کے آفتاب کے غائب ہونے تک
کہا ابو عیسی نے یہ حدیث اسوجہ سے غریب ہی۔ اور یہ حدیث غیر اسوجہ سے بھی بواسطے انس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی اور محمد بن ابی حمید ضعیف ہی
بعض اہل علم نے اُسکو حافظہ کی وجہ سے ضعیف کیا ہی اور اسکو حماد بن ابی حمید بھی کہا جاتا ہی۔ اور کہا گیا ہی یہ ابو ابراہیم انصاری ہی وہ منکر الحدیث ہی اور بعض اہل علم کا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے یہ مذہب ہی کہ وہ ساعت جسکی بعد عصر کی انتظاری کی جاتی ہی آفتاب کے غائب ہونے تک ہی اور یہی کہتا ہی احمد اور اسحاق اور کہا
امام احمد نے اکثر حدیثین اس ساعت مین کہ جسمین دعا کے قبول ہونے کی امید کی جاتی ہی اسپر دال ہین کہ وہ ساعت بعد نماز عصر کے ہی اور انتظاری کی جاتی اسکی بعد زوال
آفتاب کے **حدیث** کی ہمسے زیاد بن ایوب بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث کی ہمسے کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف مزنی نے اپنے
باپ سے اسنے اپنے دادا سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

١١ بخاری کی روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت نے اشارت کی یعنی انگوٹھے کی انگلی سبابہ کے اوپر کی پوری رکھکر اشارہ کیا جیسا کہ لوگ کسی تھوڑی چیز کے بیان کرنے کو نسبت کیا کرتے ہین غرض یہ کہ وہ ساعت
بہت قدر والی ہی۔ لوگون نے اس امر مین اختلاف کیا ہے کہ کیا وہ ساعت اب تک چلی آتی ہی یا اٹھالی گئی ہی۔ ابن عبد اللہ وغیرہ نے ان دونون قولون کو نقل کیا ہی۔ اور جنھون نے کہا ہی کہ باقی ہی پھر انمین
لوگ مختلف ہوئے ہین کیا جمعہ مین کوئی خاص وقت معین ہی یا غیر معین ہی۔ اور جنھون نے کہا ہی کہ غیر معین ہی پھر انمین دو قول ہین یہ کہ گھڑی اور دنون مین بھی منتقل ہوتی ہی یا نہین اور جنھون نے کہا ہے کہ جمعہ مین خاص وقت
اسکا معین ہی انکے اسبابہ مین گیارہ قول ہین ابن حجر نے اس باب مین ۴۰ قول نقل کیے ہین سب سے راجح قول دو ہین انمین سے بھی ایک راجح ہی۔ پہلا قول امام کے بیٹھنے سے نماز کے تمام ہونے تک دلیل اسکی صحیح مسلم مین ابو بردہ
بن ابو موسی سے روایت کرتا ہی عن عبد اللہ بن عمر قال سمعت ابا بکر یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شان ساعة الجمعة شیئا قال نعم سمعته یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول هی بین ان یجلس الامام الی ان تقضی الصلوة
اور ابن ماجہ اور ترمذی مین بھی اس مضمون کی روایت ہی عمرو بن عوف مزنی سے۔ دوسرا قول یہ ہی کہ وہ ساعت بعد عصر کے ہی اور یہ قول دونون قولون سے بھی مرجح ہی۔ یہی قول ہی عبد اللہ بن سلام اور ابو ہریرہ اور احمد کا۔
دلیل اسکی امام احمد نے ابی سعید اور ابی ہریرہ سے روایت کی ہی۔ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی الجمعة ساعة لا یوافقها عبد مسلم یسال اللہ فیها خیرا الا اعطاه ایاه وهی بعد العصر۔ اور ابو داؤد اور نسائی نے بھی جو روایت
جابر سے نقل کی ہی اسمین یہ ذکر ہی کہ وہ ساعت بعد عصر کے ہی۔ اور سنن ابی داؤد اور نسائی مین بھی ابی ہریرہ سے مروی ہی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر یوم طلعت فیه الشمس یوم الجمعة الخ اسکے آخر مین ہی کہ اُسمین ایک گھڑی ہی جو شخص مسلمان بندہ
کوئی دعا مانگے وہ قبول ہوجاتی ہی جیسا کہ روایت ابی ہریرہ نے بیان کی کعب سے کہا کہ وہ ہر سال مین ایک دن آتا ہی۔ ابو ہریرہ کہتا ہی مین نے کہا بلکہ ہر جمعہ مین وہ گھڑی ہی۔ پھر کعب نے توریت سے دیکھ کر کہا کہ رسول خدا نے سچ فرمایا ہی کہ وہ ہر جمعہ مین ہی
ابو ہریرہ نے کہا پھر مین عبد اللہ بن سلام سے ملا اور اس سے تمام قصہ بیان کیا اُسنے کہا مین تو وہ گھڑی بھی جانتا ہون ابو ہریرہ نے کہا مجھے بھی اسکی خبر دو کہا عبد اللہ بن سلام نے وہ جمعہ کے آخر دن مین ایک ساعت ہی مین نے کہا آخر مین کیونکر ہو سکتی ہے حالانکہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی۔ لا یصادفها عبد مسلم وهو یصلی۔ یعنی نماز پڑھتے کوئی دعا مانگے تو وہ قبول ہوتی ہی۔ اور آخر دن مین تو نماز پڑھی نہین جاتی۔ پس کہا عبد اللہ بن سلام نے۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے یہ نہین فرمایا۔ من جلس مجلسا ینتظر الصلوة فهو فی الصلوة حتی یصلی۔ یعنی جو کوئی بیٹھا ہوا نماز کی انتظاری کرتا ہی وہ نماز ہی مین رہتا ہی۔ ابو ہریرہ نے کہا بیشک آنحضرت نے فرمایا ہی پس عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ وہ بھی
اور روایتین بھی بہت ہین جنمین ذکر ہی کہ وہ ساعت بعد عصر کے ہی اور یہی قول اکثر سلف کا ہی۔ اور اسی پر بہت حدیثین ہین۔ اور باقی اقوال کے واسطے کوئی دلیل نہین ہے کذا فی زاد المعاد مختصراً ١٢

قال ان فی الجمعة ساعة لایسال اللہ العبد فیها شیئا الا اٰتاه اللہ ایاه قالوا یا رسول اللہ ایة ساعة هی قال حین تقام الصلوٰة الی الانصراف منها وفی الباب عن ابی موسیٰ وابی ذر وسلمان وعبد اللہ بن سلام وابی لبابة وسعد بن عبادة **قال** ابو عیسیٰ حدیث عمرو بن عوف حدیث حسن غریب **حدثنا** اسحٰق بن موسیٰ الانصاری نا معن نا مالك بن انس عن یزید بن عبد اللہ بن الهاد عن محمد بن ابراهیم عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم خیر یوم طلعت فیه الشمس یوم الجمعة فیه خلق اٰدم وفیه ادخل الجنة وفیه اهبط منها وفیه ساعة لایوافقها عبد مسلم یصلی فیسال اللہ فیها شیئا الا اعطاه ایاه قال ابو هریرة فلقیت عبد اللہ بن سلام فذکرت له هذا الحدیث فقال انا اعلم بتلك الساعة فقلت اخبرنی بها ولا تضنن بها علیّ قال هی بعد العصر الی ان تغرب الشمس قلت فکیف تکون بعد العصر وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لایوافقها عبد مسلم وهو یصلی وتلك الساعة لایصلی فیها فقال عبد اللہ بن سلام الیس قد قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من جلس مجلسا ینتظر الصلوٰة فهو فی الصلوٰة قلت بلی قال فهو ذاك وفی الحدیث قصة طویلة **قال** ابو عیسیٰ وهذا حدیث صحیح قال ومعنی قوله اخبرنی بها ولا تضنن بها علیّ یقول لا تبخل بها علیّ والضنین البخیل والظنین المتهم **باب** ماجاء فی الاغتسال فی یوم الجمعة **حدثنا** احمد بن منیع نا سفیان بن عیینة عن الزهری عن سالم عن ابیه انه سمع النبی صلی اللہ علیه وسلم یقول من اتی الجمعة فلیغتسل وفی الباب عن ابی سعید وعمر وجابر والبراء وعائشة وابی الدرداء

کہ فرمایا آپ نے بیشک جمعہ میں ایک ساعت ہے کہ آدمی جس کسی چیز کا اسمیں اللہ تعالیٰ سے سوال کرے اللہ تعالیٰ اُسکو وہ چیز دیتا ہے کہا لوگوں نے یا رسول اللہ وہ کونسی ساعت ہے فرمایا آپ نے نماز کے قائم ہونے سے لیکر اس سے فارغ ہونے تک۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی موسیٰ اور ابی ذر اور سلمان اور عبد اللہ بن سلام اور ابی لُبابہ اور سعد بن ابی عبادہ سے رضی اللہ عنہم۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عمرو بن عوف کی حسن غریب ہے **حدیث** کی ہم سے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے مالک بن انس سے اُنہوں نے یزید بن عبد اللہ بن الہاد سے اُنہوں نے محمد بن ابراہیم سے اُنہوں نے ابی سلمہ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر اُن دنوں کا کہ جنمیں آفتاب نے طلوع کیا ہے دن جمعہ کا ہے اسی میں حضرت آدم پیدا کیے گئے اور اسی میں جنت میں داخل کیے گئے اور اسی میں اس سے زمین پر اُتارے گئے اور اس دن میں ایک ساعت ہے کہ نہیں موافق ہوتا اُسکو آدمی مسلمان اُس حالت میں کہ نماز پڑھتا ہو پس اللہ تعالیٰ سے اسمیں کسی چیز کا سوال کرے مگر وہ چیز اسکو دیتا ہے کہا ابو ہریرہ نے پھر میں عبد اللہ بن سلام سے ملا پس اُسکے آگے یہ حدیث بیان کی تو اُسنے کہا میں اس ساعت کو جانتا ہوں۔ سو میں نے کہا مجھے بھی اُسکی خبر دے اور اسکا مجھ سے بخل نکر کہا اُسنے وہ ساعت بعد عصر کے ہے آفتاب کے غائب ہونے تک میں نے کہا وہ بعد عصر کے کیونکر ہو سکتی ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نہیں موافق ہوتا اُسکو بندہ مسلمان اس حالت میں کہ نماز پڑھتا ہو اور اسوقت میں (یعنی بعد عصر کے) نماز پڑھی نہیں جاتی پس کہا عبد اللہ بن سلام نے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ جو شخص بیٹھا ہوا نماز کی انتظاری کرتا ہے وہ نماز ہی میں ہوتا ہے میں نے کہا کیوں نہیں کہا عبد اللہ بن سلام نے سو وہ یہی ہے اور اس حدیث میں لمبا قصہ ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے کہا ترمذی نے اور معنی قول اَخبرنی بہا ولا تضنن بہا علیّ کے یہ ہیں کہ مجھ سے اسکا بخل نکر اور ضنین بضاد کے معنی بخیل کے ہیں اور ظنین بظاء کے معنے متہم کے ہیں **باب** جمعہ کے دن غسل کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُنہوں نے سالم سے اُنہوں نے اپنے باپ سے یہ کہ سُنا اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص جمعہ کو آوے تو چاہیے کہ غسل کرے[1] اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید اور جابر اور براء اور عائشہ اور ابی درداء سے

---

[1] ظاہر اس کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ غسل اس دن کا سنت ہے۔ اور ابو ہریرہ اور عمار بن یاسر اور مالک اور احمد ایک روایت کی طرف گئے ہیں جیسا ظاہر الفاظ حدیث کا اسپر دال ہے اور جمہور کے نزدیک اور مشہور مذہب امام مالک کا اور ایک روایت میں امام احمد اسکی سُنیت کے قائل ہیں بدلیل حدیث سمرہ بن جندب کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من توضا یوم الجمعة فبها ونعمت ومن اغتسل فهو افضل یعنی جسنے جمعہ کے دن وضو کیا تو اُسنے اچھا کیا اور جسنے غسل بھی کیا تو فضیلت لے گیا۔ اس حدیث سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ لفظ امر کا یا وجوب کا جو احادیث میں مذکور ہے اُسکے اصلی معنے مراد نہیں بلکہ تاکید کی گئی ہے۔ اس امر کو استحباب پر محمول کرنا چاہیے یا اسکو تسلیم پر محمول کرنا چاہیے اور حدیث ابن عباس کی صاف دلالت کرتی ہے کہ جمعہ کا غسل سنت ہے اُن سے اس امر کی بابت سوال ہوا۔ انھوں نے جواب دیا کہ واجب نہیں لیکن پاک ہوتا ہے جو کوئی غسل کرے پھر انھوں نے اسکی مشروعیت کی وجہ بیان کی کہ لوگ ابتدا زمانہ میں اپنے کام میں محنت اور مشقت کرتے تھے اور صوف کے کپڑے پہنتے تھے تو اُنکو گرمی کے دنوں میں پسینا آتا تھا۔ اور جو مسجد میں پھیلتی تھی تو آدمی ایک دوسرے کی بو سے تنگ اور ناچار ہوتے تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جمعہ کا دن ہو تو غسل کر لیا کرو اور ابن عباس نے کہا بعد اسکے اللہ تعالیٰ نے فراغی کر دی اور مسجدیں بھی فراخ ہو گئیں اور لوگ بھی محنت سے بچ کر خوش ہو گئے روایت کیا ابو داؤد اور طحاوی نے اور کہا ابن قیم نے زاد المعاد میں جمعہ کے غسل کی بہت تاکید ہے اور وجوب اسکا قوی ہے بہ نسبت وجوب وتر کے اور نماز میں بسم اللہ پڑھنے سے اور عورتوں کے چھونے سے وضو کرنے سے اور قہقہہ سے وضو کرنے سے اور قے اور پچھنے لگانے سے وضو کرنے اور تشہد اخیر میں درود پڑھنے سے اور مقتدی کی قراءت پڑھنے سے پھر کہا اُسنے اسمیں تین قول ہیں بعض تو نفی کے قائل ہیں اور بعض ثبوت کے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ جسکے بدن سے بو آتی ہو اسکو غسل کرنا چاہیے اور جسکے بدن سے بو نہ آتی ہو اسکو غسل کرنا مستحب ہے

قال ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح وروى عن الزهري عن عبد الله بن عبد الله بن عمر عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم هذا الحديث ايضا **حدثنا** بذلك قتيبة نا الليث بن سعد عن ابن شهاب عن عبد الله بن عبد الله بن عمر عن عبد الله بن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله وقال محمد وحديث الزهري عن سالم عن ابيه وحديث عبد الله بن عبد الله عن ابيه كلا الحديثين صحيح وقال بعض اصحاب الزهري عن الزهري قال حدثني ال عبد الله بن عمر عن ابن عمر بينما عمر بن الخطاب يخطب يوم الجمعة اذ دخل رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فقال اى ساعة هذه فقال ما هو الا ان سمعت النداء وما زدت على ان توضأت قال والوضوء ايضا وقد علمت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر بالغسل **حدثنا** بذلك محمد بن ابان نا عبد الرزاق عن معمر عن الزهري ح وثنا عبد الله بن عبد الرحمن نا عبد الله بن صالح عن الليث عن يونس عن الزهري بهذا الحديث وروى مالك هذا الحديث عن الزهري عن سالم قال بينما عمر يخطب يوم الجمعة فذكر الحديث **قال** ابو عيسى سالت محمدا عن هذا فقال الصحيح حديث الزهري عن سالم عن ابيه قال محمد وقد روى عن مالك ايضا عن الزهري عن سالم عن ابيه نحو هذا الحديث **باب** في فضل الغسل يوم الجمعة **حدثنا** محمود بن غيلان نا وكيع عن سفيان وابو حباب يحيى بن ابي حية عن عبد الله بن عيسى عن يحيى بن الحارث عن ابي الاشعث الصنعاني عن اوس بن اوس قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم من اغتسل يوم الجمعة وغسل وبكر وابتكر ودنا واستمع وانصت كان له بكل خطوة يخطوها اجر سنة صيامها وقيامها قال محمود في هذا الحديث قال وكيع اغتسل هو وغسل امراته ويروى عن ابن المبارك انه قال في هذا الحديث من غسل واغتسل يعني غسل راسه واغتسل وفي الباب عن ابي بكر وعمران بن حصين وسلمان وابي ذر وابي سعيد وابن عمر وابي ايوب **قال** ابو عيسى حديث اوس بن اوس حديث حسن وابو الاشعث الصنعاني اسمه شرحبيل بن ادة **باب** في الوضوء يوم الجمعة **حدثنا** ابو موسى محمد بن المثنى نا سعيد بن سفيان الجحدري نا شعبة عن قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ يوم الجمعة

کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے۔ اور مروی ہے زہری سے اُسنے روایت کی عبداللہ بن عبداللہ بن عمر سے اسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث بھی **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے ابن شہاب سے اسنے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر سے اسنے عبداللہ بن عمر سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور کہا محمد نے اور حدیث زہری کی جو بواسطہ سالم کے اپنے باپ سے ہے اور حدیث عبداللہ بن عبداللہ کی جو اپنے باپ سے ہے یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ اور کہا بعض اصحاب زہری نے زہری سے کہا اُسنے حدیث کی مجھسے آل عبداللہ بن عمر نے ابن عمر سے اسوقت میں کہ عمر بن خطاب جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے ناگاہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے داخل ہوا۔ پس کہا حضرت عمر نے یہ کونسا وقت ہے پس کہا اُسنے سوا اسکے نہیں کہ میں نے اذان سنی اور میں وضو پر زیادتی نہیں کر سکا کہا حضرت عمر نے کیا تو نے فقط وضو ہی پر اقتصار کیا ہے حالانکہ تو جانتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کا امر کیا ہے **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے محمد بن ابان نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرزاق نے معمر سے اُسنے زہری سے **ح** اور حدیث کی ہمسے عبداللہ بن عبدالرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن صالح نے لیث سے اسنے یونس سے اُسنے زہری سے ساتھ اس حدیث کے اور روایت کی مالک نے یہ حدیث زہری سے اُسنے سالم سے کہا اُسنے اسوقت میں کہ حضرت عمر رضی جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے پس اُسنے آخر تک حدیث ذکر کی کہا ابو عیسیٰ نے میں نے محمد سے اس حدیث کی بابت سوال کیا پس کہا اُسنے صحیح حدیث زہری کی ہے جو سالم نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہا محمد نے اور نیز مروی ہے مالک سے اُسنے روایت کی زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے اپنے باپ سے مثل اس حدیث کے **باب** جمعہ کے دن غسل کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان اور ابو حباب یعنی یحییٰ بن ابی حیہ سے اُنہوں نے عبداللہ بن عیسیٰ سے اسنے یحییٰ بن حارث سے اُسنے ابی الاشعث صنعانی سے اسنے اوس بن اوس سے کہا اُسنے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا اور غسل کرایا اور جلدی کی اور خطبہ کو پایا اور امام کے قریب ہوا اور خطبہ کو سنا اور خاموش رہا تو اُسکے لیے بدلے ہر ایک قدم کے جو چلا ہے اجر ایک سال کے روزوں اور نماز کا ہے کہا محمود نے اس حدیث کی تفسیر میں کہ کہا وکیع نے کہ خود نہایا اور عورت کو نہلایا۔ اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ کہا اُسنے

اس حدیث کی تفسیر میں کہ من غسل واغتسل یعنی اپنے سر کو دھویا اور نہایا اور اس باب میں روایت ہے ابی بکر اور عمران بن حصین اور سلمان اور ابی ذر اور ابی سعید اور ابن عمر اور ابی ایوب سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث اوس بن اوس کی حسن ہے اور ابو الاشعث صنعانی کا نام شرحبیل بن ادہ ہے **باب** جمعہ کے دن وضو کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابو موسیٰ یعنی محمد بن مثنیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن سفیان جحدری نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ بن جندب سے کہا اُسنے فرمایا رسول صلعم نے جسنے جمعہ کے دن وضو کیا

فبها ونعمت ومن اغتسل فالغسل افضل وفی الباب عن ابی هريرة وانس وعائشة قال ابو عيسى حديث سمرة حديث حسن وقد رواه بعض اصحاب قتادة هذا الحديث عن قتادة عن الحسن عن سمرة ورواه بعضهم عن قتادة عن الحسن عن النبی صلى الله عليه وسلم مرسل والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبی صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم اختاروا الغسل يوم الجمعة وروا ان يجزی الوضوء من الغسل يوم الجمعة قال الشافعی ومما يدل على ان امر النبی صلى الله عليه وسلم بالغسل يوم الجمعة انه على الاختيار لا على الوجوب حديث عمر حيث قال لعثمان والوضوء ايضا وقد علمت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر بالغسل يوم الجمعة فلو علما ان امره على الوجوب لا على الاختيار لم يترك عمر عثمان حتى يرده ويقول له ارجع فاغتسل ولما خفی على عثمان ذلك مع علمه ولكن دل فی هذا الحديث ان الغسل يوم الجمعة فيه افضل من غير وجوب يجب على المرء كذلك **حدثنا** هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضا فاحسن الوضوء ثم اتى الجمعة فدنا واستمع وانصت غفر له ما بينه وبين الجمعة وزيادة ثلثة ايام ومن مس الحصى فقد لغا **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فی التبكير الى الجمعة **حدثنا** اسحاق بن موسى الانصاری نا معن نا مالك عن سمی عن ابی صالح عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اغتسل يوم الجمعة غسل الجنابة ثم راح فكانما قرب بدنة ومن راح فی الساعة الثانية فكانما قرب بقرة ومن راح فی الساعة الثالثة فكانما قرب كبشا اقرن ومن راح فی الساعة الرابعة فكانما قرب دجاجة ومن راح فی الساعة الخامسة فكانما قرب بيضة فاذا خرج الامام حضرت الملائكة يستمعون الذكر وفی الباب عن عبد الله بن عمرو وسمرة **قال** ابو عيسى حديث ابی هريرة حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فی ترك الجمعة من غير عذر **حدثنا** علی بن خشرم نا عيسى بن يونس عن محمد بن عمرو

تو اُسنے اچھا کیا اور بہتر کیا اور جسنے غسل کیا پس غسل افضل ہی۔ اور اس باب مین روایت ہی ابی ہریرہ اور انس اور عائشہ رض سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سمرہ کی حسن ہی۔ اور روایت کی ہی یہ حدیث بعض اصحاب قتادہ نے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ سے اور روایت کیا اسکو بعض نے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور عمل اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور من بعدہم سے اسپر ہی کہ انھون نے جمعہ کے دن غسل کو پسند کیا ہی۔ اور کہا انھون نے فقط وضو ہی جمعہ کے دن غسل سے کافی ہو جاتا ہی کہا شافعی نے اور وہ روایت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمین حکم ساتھ غسل کے دن جمعہ کے کیا ہی دلالت کرتی ہی اسپر کہ وہ حکم اختیار پر ہی وجوب پر نہین ہی حدیث عمر فاروق کی ہی کہ انھون نے حضرت عثمان سے کہا کہ کیا تو نے فقط وضو پر ہی اقتصار کیا حالانکہ تو جانتا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن غسل کا امر کیا ہی۔ پس اگر یہ دونون جانتے کہ آنحضرت کا یہ حکم وجوب کے لیے ہی نہ واسطے اختیار کے تو کبھی حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ کو نہ چھوڑتے تاکہ اُسکو واپس کرتے اور کہتے واپس جا اور غسل کر اور حضرت عثمانؓ پر بھی باوجود علم کے کبھی پوشیدہ نہ رہتا ولیکن اس حدیث مین دلالت ہی اس بات پر کہ جمعہ کے دن غسل کرنا افضل ہی واجب نہین جو آدمی پر اسیطرح واجب ہو حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح سے وضو کرے پھر جمعہ کو آیا اور امام کے قریب ہوا اور خطبہ کو سُنا اور خاموش رہا تو اُسکے گناہ جو درمیان اُس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے ہین بخشے جاتے ہین اور ثواب تین دن کا زیادہ اور جسنے کنکری کو چھوا تو اُسنے لغو کیا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** جمعہ کی طرف جلدی جانے کے بیان مین حدیث کی ہمسے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے سمی سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نہایا جمعہ کے دن جیسا کہ ناپاکی کے واسطے نہاتے ہین پھر دوپہر ڈھلے مسجد مین آیا تو گویا اُسنے اونٹ قربانی کی۔ اور جو دوسری گھڑی مین آیا تو گویا اُسنے گائے قربانی کی اور جو تیسری گھڑی مین آیا تو گویا اُسنے سینگ والا دنبہ قربانی کیا۔ اور جو چوتھی گھڑی مین آیا تو گویا اُسنے مرغی قربانی کی۔ اور جو پانچوین گھڑی مین آیا تو گویا اُسنے انڈا خدا کی راہ مین دیا۔ پھر جب امام خطبہ پڑھنے کے واسطے نکلا تو فرشتے خطبہ سُننے کے واسطے حاضر ہو جاتے ہین۔ اور اس باب مین روایت ہی عبد اللہ بن عمرو اور سمرہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہی **باب** سوائے عذر کے جمعہ کے ترک کرنے کے بیان مین حدیث کی ہمسے علی بن خشرم نے کہا حدیث کی ہمسے عیسیٰ بن یونس نے محمد بن عمرو سے

ك فرشتے جمعہ کے دن مسجد کے دروازہ پر لکھتے جاتے ہین کہ کون آگے آیا اور کون پیچھے اور خطبے کے وقت مسجد مین آ بیٹھتے ہین مسلمانون کو لازم ہی کہ جمعہ کے دن جلد مسجد مین حاضر ہو کرین جتنا جلد جاوینگے اتنا ہی ثواب پاوینگے جمہور کے نزدیک ساعات سے اول دن سے شروع ہوتی ہین یہی قول ہی امام شافعی اور ابن حبیب مالکی کا کہا بعض نے مراد ساعات سے ساعات فلکیہ یعنی گھنٹے ہین اور کہا بعض نے ساعات نہین بلکہ مطلق ساعات مراد ہین زیادہ تفصیل اسکی فضل الباری ترجمہ صحیح بخاری مین موجود ہی من شاء فلیرجع

عن عبيدة بن سفيان عن ابى الجعد يعنى الضمرى وكانت له صحبة فيما زعم محمد بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من
ترك الجمعة ثلث مرات تهاونا بها طبع الله على قلبه وفى الباب عن ابن عمر وابن عباس وسمرة **قال** ابو عيسى حديث ابى الجعد حديث حسن قال
وسالت محمدا عن اسم ابى الجعد الضمرى فلم يعرف اسمه وقال لا اعرف له عن النبى صلى الله عليه وسلم الا هذا الحديث **قال** ابو عيسى ولا نعرف هذا
الحديث الا من حديث محمد بن عمرو **باب** ما جاء من كم تؤتى الجمعة **حدثنا** عبد بن حميد ومحمد بن مدويه قالا ثنا الفضل بن دكين نا
اسرائيل عن ثوير عن رجل من اهل قباء عن ابيه وكان من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم قال امرنا النبى صلى الله عليه وسلم ان نشهد الجمعة من قباء
قال ابو عيسى هذا حديث لا نعرفه الا من هذا الوجه ولا يصح فى هذا الباب عن النبى صلى الله عليه وسلم شئ وقد روى عن ابى هريرة عن النبى صلى الله
عليه وسلم قال الجمعة على من اواه الليل الى اهله وهذا حديث اسناده ضعيف انما يروى من حديث معارك بن عباد عن عبد الله بن سعيد المقبرى
وضعف يحيى بن سعيد القطان عبد الله بن سعيد المقبرى فى الحديث واختلف اهل العلم على من تجب عليه الجمعة فقال بعضهم تجب الجمعة على من اواه الليل الى منزله
وقال بعضهم لا تجب الجمعة الا على من سمع النداء وهو قول الشافعى واحمد واسحاق سمعت احمد بن الحسن يقول كنا عند احمد بن حنبل فذكروا
على من تجب الجمعة فلم يذكر احمد فيه عن النبى صلى الله عليه وسلم شيئا قال احمد بن الحسن فقلت لاحمد بن حنبل فيه عن ابى هريرة عن النبى صلى الله
عليه وسلم قال احمد بن حنبل عن النبى صلى الله عليه وسلم قلت نعم **حدثنا** الحجاج بن نصير نا معارك بن عباد عن عبد الله بن سعيد المقبرى عن
ابيه عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال الجمعة على من اواه الليل الى اهله فغضب على احمد وقال استغفر ربك استغفر ربك وانما فعل به
احمد بن حنبل هذا لانه لم يعد هذا الحديث شيئا وضعفه لحال اسناده **باب** ما جاء فى وقت الجمعة **حدثنا** احمد بن منيع نا سريج بن النعمان
نا فليح بن سليمان عن عثمان بن عبد الرحمن التيمى عن انس بن مالك ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يصلى الجمعة حين تميل الشمس **حدثنا**
يحيى بن موسى نا ابو داود الطيالسى نا فليح بن سليمان عن عثمان بن عبد الرحمن التيمى عن انس نحوه وفى الباب عن سلمة بن الاكوع وجابر

اسنے عبیدہ بن سفیان سے اسنے ابی الجعد ضمری سے۔ اور اسکو آنحضرتؐ سے صحبت تھی جیسا محمد بن عمرو نے کہا ہی کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو
شخص تین جمعے سُستی سے ترک کرے تو اللہ تعالی اُسکے دلپر مہر لگا دیتا ہی۔ اور اس باب مین روایت ہی ابن عمر اور ابن عباس اور سمرہ سے کہا ابو عیسے نے
حدیث ابی الجعد کی حسن ہی۔ کہا ترمذی نے اور مین نے محمد سے نام ابی الجعد ضمری کی بابت سوال کیا پس اُسنے اُسکے نام کو نہ پہچانا۔ اور کہا محمد نے مین اسکی حدیث
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین پہچانتا مگر یہی حدیث کہا ابو عیسے نے اور نہین پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر طریق محمد بن عمرو سے **باب** کتنی مسافت سے
جمعہ کے لیے آیا جاوے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید اور محمد بن مدویہ نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے فضل بن دکین نے کہا حدیث کی ہمسے اسرائیل نے
ثویر سے اُسنے ایک مرد قبا کے رہنے والے سے اُسنے اپنے باپ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھا کہا اُسنے ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
حکم دیا ہی کہ قبا سے جمعہ کے لیے حاضر ہوا کرین کہا ابو عیسے نے اور نہین پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر اسیوجہ سے۔ اور اس باب مین نبی صلی اللہ علیہ سے کوئی روایت
صحیح نہین ہوئی۔ اور بواسطہ ابو ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی کہ فرمایا آپنے جمعہ اس شخص پر ہی جو رات کو اپنے گھر کی طرف آجاوے اور یہ حدیث
ایسی ہی کہ اسناد اسکی ضعیف ہی کیونکہ یہ مروی ہی طریق معارک بن عباد سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن سعید مقبری سے اور یحیی بن سعید القطان نے عبد اللہ بن سعید
المقبری کو حدیث مین ضعیف کیا ہی اور اہل علم نے اختلاف کیا ہی کہ کس پر جمعہ واجب ہی۔ پس بعض نے کہا ہی جمعہ اُسپر ہی جو رات کو اپنے گھر کی طرف آجائے اور کہا بعضون نے
نہین واجب ہوتا جمعہ مگر اُسپر جو اذان کو سُنے۔ اور یہ قول ہی امام شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ مینے احمد بن حسن سے سُنا ہی کہ کہتا تھا ہم احمد بن حنبل کے پاس بیٹھے تھے پس لوگون نے
ذکر کیا کہ جمعہ کس شخص پر واجب ہی سو احمد بن حنبل نے اس مسئلہ مین کوئی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر نہ کی۔ کہا احمد بن حسن نے پھر مین نے احمد بن حنبل سے کہا اس مین
بواسطہ ابو ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہی کہا احمد بن حنبل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے کہا ہان وہ یہ ہی **حدیث** کی ہمکو حجاج بن نصیر نے کہا حدیث کی
ہمسے معارک بن عباد نے عبد اللہ بن سعید مقبری سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپنے جمعہ اُسپر ہی جو رات کو اپنے گھر کی طرف
آجاوے۔ پس امام احمد مجھپر بہت غصہ ہوا اور کہنے لگا اپنے رب سے بخشش مانگ اپنے رب سے بخشش مانگ۔ امام احمد حنبل نے یہ گفتگو اسواسطے کی ہی کہ اس حدیث کو انھون نے
کچھ شمار نہین کیا اور اسناد کی وجہ سے اسکو ضعیف کہا ہی **باب** جمعہ کے وقت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے شریح بن نعمان نے کہا
حدیث کی ہمسے فلیح بن سلیمان نے عثمان بن عبد الرحمن تیمی سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ اُسوقت پڑھتے تھے جب آفتاب ڈھل جاتا **حدیث** کی
ہمسے یحیی بن موسی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داود طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے فلیح بن سلیمان نے عثمان بن عبد الرحمن تیمی سے اُسنے انس سے مثل اسکے اور اس باب مین روایت ہی سلمہ بن اکوع اور جابر اور

الزبير بن العوام **قال** ابو عيسى حديث انس حديث حسن صحيح وهو الذي اجمع عليه اكثر اهل العلم ان وقت الجمعة اذا زالت الشمس كوقت الظهر وهو قول الشافعي واحمد واسحاق ورأى بعضهم ان صلوة الجمعة اذا صليت قبل الزوال انها تجوز ايضا وقال احمد ومن صلاها قبل الزوال فانه لم ير عليه اعادة **باب** ماجاء في الخطبة على المنبر **حدثنا** ابو حفص عمرو بن علي الفلاس نا عثمان بن عمر ويحيى بن كثير ابو غسان العنبري قالا انا معاذ بن العلاء عن نافع عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يخطب الى جذع فلما اتخذ المنبر حن الجذع حتى اتاه فالتزمه فسكن وفي الباب عن انس وجابر وسهل بن سعد وابي بن كعب وابن عباس وام سلمة **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن غريب صحيح ومعاذ بن العلاء هو بصري اخو ابي عمرو بن العلاء **باب** ماجاء في الجلوس بين الخطبتين **حدثنا** حميد بن مسعدة البصري نا خالد بن الحارث نا عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يخطب يوم الجمعة ثم يجلس ثم يقوم فيخطب قال مثل ما يفعلون اليوم وفي الباب عن ابن عباس وجابر بن عبد الله وجابر بن سمرة **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح وهو الذي راه اهل العلم ان يفصل بين الخطبتين بجلوس **باب** ماجاء في قصر الخطبة **حدثنا** قتيبة وهناد قالا نا ابو الاحوص عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة قال كنت اصلي مع النبي صلى الله عليه وسلم فكانت صلوته قصدا وخطبته قصدا وفي الباب عن عمار بن ياسر وابن ابي اوفى **قال** ابو عيسى حديث جابر بن سمرة حديث حسن صحيح **باب** ماجاء في القراءة على المنبر **حدثنا** قتيبة نا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن عطاء عن صفوان بن يعلى بن امية عن ابيه قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ على المنبر ونادوا يا مالك وفي الباب عن ابي هريرة وجابر بن سمرة

زبیر بن عوام سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن صحیح ہے اور یہ مسئلہ ایسا ہے کہ اسپر اکثر علماء نے اجماع کیا ہے کہ وقت جمعہ کا اسوقت ہے کہ جب آفتاب ڈھل جاوے مثل وقت ظہر کے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور بعض نے کہا ہے نماز جمعہ کی اگر دوپہر ڈھلنے سے پہلے پڑھی جاوے تو بھی جائز ہے اور کہا امام احمد نے جو کوئی اس نماز کو قبل زوال کے پڑھ لے تو اسپر اعادہ نہیں ہے **باب** منبر پر خطبہ پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ابو حفص یعنے عمرو بن علی فلاس نے کہا حدیث کی ہم سے عثمان بن عمر اور یحییٰ بن کثیر ابو غسان عنبری نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے معاذ بن علاء نے نافع سے اُنسے ابن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک تنہ کھجور کی طرف خطبہ پڑھتے تھے پس جب آپنے منبر بنالیا تو وہ تنہ کھجور کا چلایا یہانتک کہ آپ اُسکے پاس آئے اور اُس سے معانقہ کیا پس اُسنے آرام کیا۔ اور اس باب میں روایت ہے انس اور جابر اور سہل بن سعد اور ابی بن کعب اور ابن عباس اور ام سلمہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن غریب صحیح ہے۔ اور معاذ بن علاء وہ بصری ہے ابی عمرو بن علاء کا بھائی ہے **باب** درمیان دونوں خطبوں کے بیٹھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے حمید بن مسعدہ بصری نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن حارث نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن عمر نے نافع سے اُنسے ابن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ پڑھتے پھر بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے اور خطبہ پڑھتے کہا اُسنے جیسا کہ تم آج کے دن کرتے ہو۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ اور جابر بن سمرہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے اور اسی طرح اہل علم کا مذہب ہے کہ درمیان دونوں خطبوں کے ساتھ بیٹھنے کے فاصلہ کیا جاوے **باب** چھوٹا خطبہ پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور ہناد نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے سماک بن حرب سے اُنسے جابر بن سمرہ سے کہا اُنسنے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتا تھا۔ سو آپ کی نماز بھی متوسط تھی اور خطبہ بھی متوسط۔ اور اس باب میں روایت ہے عمار بن یاسر اور ابن ابی اوفی سے رضی اللہ عنہما کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر بن سمرہ کی حسن صحیح ہے **باب** منبر پر قرأت پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اُنسے عطا سے اُنسے صفوان بن یعلی بن امیہ سے اُنسے اپنے باپ سے کہا اُسنے سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منبر پر یہ آیت پڑھتے ونادوا یا مالک اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور جابر بن سمرہ سے

لہ جمہور کا مذہب یہ ہے کہ جمعہ کا وقت بعد زوال کے شروع ہوتا ہے اور امام احمد نے فرمایا کہ زوال سے پہلے بھی جمعہ پڑھنا درست ہے دلیل اُنکی حضرت ابو بکر اور عمر اور عثمان کا فعل ہے کہ انہم كانوا يصلون الجمعة قبل الزوال کہ یہ لوگ جمعہ زوال سے پہلے پڑھ لیتے تھے یہ اقوال عبد اللہ بن سیدان سے مروی ہیں کہ اُن لوگوں نے بالاتفاق ضعیف کیا ہے اور نیز تمسک امام احمد کا روایت عبد اللہ بن سلمہ کی ہے جو عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ صلی بهم الجمعة ضحى یعنے اسنے لوگوں کو چاشت کے وقت نماز جمعہ پڑھائی اور کہا کہ میں تم پر گرمی کا خوف کرتا ہوں۔ جواب اسکا یہ ہے کہ اگرچہ عبد اللہ بزرگ آدمی ہے لیکن بسبب بڑھاپے کے احوال اسکا متغیر ہوگیا تھا۔ ایسے ہی شعبہ نے کہا ہے۔ نیز تمسک انکا یہ ہے جعله الله عيدا للمسلمين یعنے جمعہ کو اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کے لیے عید بنایا ہے جب یہ دن عید ہوا تو عید کے وقت میں نماز پڑھنی اسدن میں درست ہوگی۔ جواب اسکا یہ ہے کہ عید کا نام رکھنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ تمام احکام عید جمعہ پر بھی شامل ہو ورنہ اسمیں روزہ رکھنا بھی عید کیطرح منع ہوگا ۱۲ کذا فی القسطلانی

قال ابو عیسیٰ حدیث یعلی بن امیّۃ حدیث حسن غریب صحیح وھو حدیث ابن عیینۃ وقد اختار قوم من اھل العلم ان یقرء الامام فی الخطبۃ ایات من القران قال الشافعی واذا خطب الامام فلم یقرأ فی خطبتہ شیأ من القران اعاد الخطبۃ **باب** فی استقبال الامام اذا خطب **حدثنا** عباد بن یعقوب الکوفی نا محمد بن الفضل بن عطیۃ عن منصور عن ابراھیم عن علقمۃ عن عبد اللہ بن مسعود قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استوی علی المنبر استقبلناہ بوجوھنا وفی الباب عن ابن عمرؓ وحدیث منصور لا نعرفہ الا من حدیث محمد بن الفضل ابن عطیۃ ومحمد بن الفضل بن عطیۃ ضعیف ذاھب الحدیث عند اصحابنا والعمل علی ھذا عند اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم یستحبون استقبال الامام اذا خطب وھو قول سفیان الثوری والشافعی واحمد واسحاق **قال** ابو عیسیٰ ولا یصح فی ھذا الباب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم شیء **باب** فی الرکعتین اذا جاء الرجل والامام یخطب **حدثنا** قتیبۃ نا حماد بن زید عن عمرو بن دینار عن جابر بن عبد اللہ قال بینما النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب یوم الجمعۃ اذ جاء رجل فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصلّیت قال لا قال فقم فارکع **قال** ابو عیسیٰ وھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن ابی عمر نا سفیان بن عیینۃ عن محمد بن عجلان عن عیاض بن عبد اللہ بن ابی سرح ان ابا سعید الخدری دخل یوم الجمعۃ ومروان یخطب فقام یصلی فجاء الحرس لیجلسوہ فابی حتی صلی فلما انصرف اتیناہ فقلنا رحمک اللہ ان کادوا لیقعوا بک فقال ما کنت لاترکھما بعد شیء رأیتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ذکر ان رجلا جاء یوم الجمعۃ فی ھیئۃ بذّۃ والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب یوم الجمعۃ فامرہ فصلی رکعتین والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب قال ابن ابی عمر کان ابن عیینۃ یصلی رکعتین اذا جاء والامام یخطب یامر بہ وکان ابو عبد الرحمن المقرئ یراہ

کہا ابو عیسیٰ نے حدیث یعلی بن امیہ کی حسن غریب صحیح ہے اور یہ حدیث ابن عیینہ کی ہے۔ اور ایک قوم نے اہل علم سے پسند کیا ہے کہ امام خطبہ مین چند آیتین قرآن سے پڑھے کہا امام شافعی نے جب امام خطبہ پڑھے اور خطبہ مین کوئی آیت قرآن سے نہ پڑھے تو خطبہ کا اعادہ کرے **باب** امام کی طرف متوجہ ہونے کے بیان مین جب وہ خطبہ پڑھے **حدیث** کی ہمسے عباد بن یعقوب کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل بن عطیہ نے منصور سے انہے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُسنے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر برابر بیٹھتے تو ہم اپنے منھ آپ کی طرف کرتے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابن عمر سے۔ اور حدیث منصور کی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق محمد بن فضل بن عطیہ سے اور محمد بن فضل بن عطیہ ضعیف ہے نزدیک ہمارے اصحاب کے حافظ نہین ہے۔ اور عمل اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے اسی مسئلہ پر ہے کہ یہ لوگ امام کی طرف منھ کرنے کو جب وہ خطبہ پڑھے مستحب جانتے ہین۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہا ابو عیسیٰ نے اور اس باب مین کوئی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح نہین ہوئی **باب** اُن دو رکعتوں کے بیان مین کہ جب آدمی آئے اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُسنے ایکبار مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو جمعہ کے دن خطبہ[1] سنا رہے تھے کہ ایک مرد آیا پس اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے نماز پڑھ لی ہے کہا اُسنے نہین۔ فرمایا آپ نے کھڑا ہوا اور نماز پڑھ کہا ابو عیسیٰ نے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے محمد بن عجلان سے اُسنے عیاض بن عبد اللہ بن ابی سرح سے یہ کہ ابا سعید خدری جمعہ کے دن مسجد مین داخل ہوے اس حالت مین کہ مروان خطبہ پڑھ رہا تھا۔ سو وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا۔ پس کوتوال آیا تا کہ اسکو بٹھلاوے پس اُسنے انکار کیا تا کہ اُسنے نماز پڑھ لی۔ پس جب وہ نماز سے فارغ ہوچکا تو ہم اُسکے پاس آئے اور کہا ہمنے اللہ آپ پر رحمت کرے یہ لوگ (یعنی کوتوال) تیرے پر گرنے کو قریب تھے پس کہا اُسنے مین ان دونون رکعتون کو چھوڑنے والا نہین تھا بعد اسکے کہ بیشک اُنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھا ہے۔ پھر ابا سعید نے ذکر کیا کہ جمعہ کے دن ایک مرد پراگندہ ہیئت مین آیا اس حالت مین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے۔ پس آپ نے اُسکو حکم دیا تو اُسنے دو رکعتین پڑھین اس حالت مین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے۔ کہا ابن ابی عمر نے ابن عیینہ دو رکعتین پڑھتا جب آتا اس حالت مین کہ امام خطبہ پڑھتا ہوتا اور اسکا حکم بھی کرتا۔ اور ابو عبد الرحمن مقری اسکو دیکھتا تھا۔

[1] غرض اس بات سے یہ ہے کہ تحیۃ المسجد کی نماز ایسی موکدہ ہے کہ باوجودیکہ خطبہ کا سننا ضروری ہے مگر اُنکو تو بھی پڑھ لینا چاہیے اور خطبہ مین کلام کرنا اگرچہ منع ہے مگر امام کو جائز ہے کہ اگر کوئی ایسی ضرورت دیکھے تو کلام کرلے اور اس باب مین اُن سنتون کے بیان کرنے کی بیان غرض نہین جو لوگ پہلے جمعہ کے پڑھتے ہین کیونکہ انکا بیان عنقریب باب فی الصلوٰۃ قبل الجمعۃ وبعدہا مین آئیگا

قال ابو عیسیٰ وسمعت ابن ابی عمر یقول قال ابن عیینة کان محمد بن عجلان ثقة مامونا فی الحدیث وفی الباب عن جابر وابی ہریرة وسہل بن سعد قال ابو عیسیٰ حدیث ابی سعید الخدری حدیث حسن صحیح والعمل علی ہذا عند بعض اہل العلم وبہ یقول الشافعی واحمد واسحاق وقال بعضہم اذا دخل والامام یخطب فانہ یجلس ولا یصلی وہو قول سفیان الثوری واہل الکوفة والقول الاول اصح حدثنا قتیبة نا العلاء بن خالد القرشی قال رایت الحسن البصری دخل المسجد یوم الجمعة والامام یخطب فصلی رکعتین ثم جلس انما فعلہ الحسن اتباعا للحدیث وہو روی عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہذا الحدیث باب ماجاء فی کراہیة الکلام والامام یخطب حدثنا قتیبة نا اللیث بن سعد عن عقیل عن الزہری عن سعید ابن المسیب عن ابی ہریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال یوم الجمعة والامام یخطب انصت فقد لغا وفی الباب عن ابن ابی اوفی وجابر بن عبد اللہ قال ابو عیسیٰ حدیث ابی ہریرة حدیث حسن صحیح والعمل علیہ عند اہل العلم کرہوا للرجل ان یتکلم والامام یخطب فقالوا ان تکلم غیرہ فلا ینکر علیہ الا بالاشارة واختلفوا فی رد السلام وتشمیت العاطس فرخص بعض اہل العلم فی رد السلام وتشمیت العاطس والامام یخطب وہو قول احمد واسحاق وکرہ بعض اہل العلم من التابعین وغیرہم ذلک وہو قول الشافعی باب فی کراہیة التخطی یوم الجمعة حدثنا ابو کریب نا رشدین بن سعد عن زبان بن فائد عن سہل بن معاذ بن انس الجہنی عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تخطی رقاب الناس یوم الجمعة اتخذ جسرا الی جہنم وفی الباب عن جابر قال ابو عیسیٰ حدیث سہل بن معاذ بن انس الجہنی حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث رشدین بن سعد والعمل علیہ عند اہل العلم کرہوا ان یتخطی الرجل یوم الجمعة رقاب الناس وشددوا فی ذلک وقد تکلم بعض اہل العلم فی رشدین بن سعد

کہا ابو عیسیٰ نے اور سنا میں نے ابن ابی عمر سے کہ کہا ابن عیینہ نے محمد بن عجلان حدیث میں ثقہ اور مامون تہا۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر اور ابی ہریرہ اور سہل بن سعد سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی سعید خدری کی حسن صحیح ہے۔ اور عمل بعض اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے۔ اور یہی کہتا ہے شافعی اور احمد اور اسحاق۔ اور کہا بعض نے جب کوئی آدمی داخل ہوا اس حالت میں کہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو وہ بیٹھے اور نماز نہ پڑھے۔ اور یہ قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور پہلا قول صحیح ہے حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے علاء بن خالد قرشی نے کہا دیکھا میں نے حسن بصری کو کہ جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوا اس حالت میں کہ امام خطبہ پڑھ رہا تہا سو اس نے دو رکعتیں پڑھیں پھر بیٹھ گیا حسن نے یہ فعل تو فقط واسطے اتباع حدیث کے کیا ہے اور اُسنے روایت کی یہ حدیث جابر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے باب بیان میں مکروہ ہونے کلام کے اس حالت میں کہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو۔ حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث بن سعد نے عقیل سے اُسنے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے کہا دوسرے آدمی کو اس حالت میں کہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو کہ چپ کر تو اُسنے لغو کہا[1] اور اس باب میں روایت ہے ابن ابی اوفی اور جابر بن عبد اللہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن صحیح ہے۔ اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے کہ انہوں نے آدمی کے کلام کرنے کو مکروہ جانا ہے اس حالت میں کہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو اور کہا انہوں نے اگر کوئی غیر شخص کلام کرتا ہو تو اسکو سوائے اشارہ کے منع نکرے اور اختلاف کیا انہوں نے سلام کے جواب دینے میں اور چھینک کے جواب دینے میں پس بعض اہل علم نے رخصت دی سلام کے جواب دینے میں اور چھینک کے جواب دینے میں اُس حالت میں کہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو۔ اور یہ قول ہے امام احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم نے تابعین وغیرہ سے اس امر کو مکروہ جانا ہے اور یہ قول ہے شافعی کا باب جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں روندنا مکروہ ہے حدیث کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے رشدین بن سعد نے زبان بن فائد سے اُسنے سہل بن معاذ بن انس جہنی سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں روندیں تو اُسنے دوزخ کی طرف پُل بنالیا۔ اور اس باب میں جابر سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سہل بن معاذ بن انس جہنی کی غریب ہے کیونکہ نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق رشدین بن سعد سے۔ اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے کہ مکروہ جانا انہوں نے یہ کہ آدمی جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں روندے اور انہوں نے اس مسئلہ میں تشدد کیا ہے اور بعض اہل علم نے رشدین بن سعد میں کلام کیا ہے اور اسکو

[1] یعنی اگر کوئی آدمی دوسرے آدمی کو دیکھے کہ وہ باتوں میں مشغول ہے تو اسکو اتنا کہنا کہ چپ کر منع ہے کیونکہ اشتغال ہے وہ اسکے کہنے کو نہ مانے اور اس سے جھگڑنا شروع کرے پھر دونوں میں لڑائی ہو جائے

شعفۃ من قبل حفظہ **باب** ماجاء فی کراھیۃ الاحتباء والامام یخطب **حدثنا** محمد بن حمید الرازی والعباس بن محمد الدوری قالا
نا ابو عبد الرحمن المقرئ عن سعید بن ابی ایوب قال حدثنی ابو مرحوم عن سھل بن معاذ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الحبوۃ یوم الجمعۃ
والامام یخطب **قال** ابو عیسیٰ وھذا حدیث حسن وابو مرحوم اسمہ عبد الرحیم بن میمون وقد کرہ قوم من اھل العلم الحبوۃ یوم الجمعۃ والامام یخطب
ورخص فی ذلک بعضھم منھم عبد اللہ بن عمر وغیرہ وبہ یقول احمد واسحاق لا یریان بالحبوۃ والامام یخطب باسا **باب** ماجاء فی کراھیۃ رفع الایدی علی
المنبر **حدثنا** احمد بن منیع نا ھشیم نا حصین قال سمعت عمارۃ بن رویبۃ وبشر بن مروان یخطب فرفع یدیہ فی الدعاء فقال عمارۃ قبح اللہ ھاتین الیدیتین
القصیتین لقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما یزید علی ان یقول ھکذا واشار ھشیم بالسبابۃ **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث
حسن صحیح **باب** ماجاء فی اذان الجمعۃ **حدثنا** احمد بن منیع نا حماد بن خالد الخیاط عن ابن ابی ذئب عن الزھری عن السائب بن
یزید قال کان الاذان علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر اذا خرج الامام اقیمت الصلوۃ فلما کان عثمان زاد النداء الثالث
علی الزوراء **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی الکلام بعد نزول الامام من المنبر **حدثنا** محمد بن بشار نا
ابو داود الطیالسی نا جریر بن حازم عن ثابت عن انس بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکلم بالحاجۃ اذا نزل عن المنبر
قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث لا نعرفہ الا من حدیث جریر بن حازم سمعت محمدا یقول وھم جریر بن حازم فی ھذا الحدیث والصحیح ما روی
عن ثابت عن انس قال اقیمت الصلوۃ فاخذ رجل بید النبی صلی اللہ علیہ وسلم فما زال یکلمہ حتی نعس بعض القوم قال محمد والحدیث ھو
ھذا وجریر بن حازم ربما یھم فی الشئ وھو صدوق قال محمد وھم جریر بن حازم فی حدیث ثابت عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا
اقیمت الصلوۃ فلا تقوموا حتی

حافظہ کی وجہ سے ضعیف کیا ہی **باب** بیان مین مکروہ ہونے احتبا کے اس حالت مین کہ امام خطبہ پڑھتا ہو **حدیث** کی ہمسے محمد بن حمید رازی اور عباس
بن محمد دوری نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے ابو عبد الرحمن مقری نے سعید بن ابی ایوب سے کہا حدیث کی مجھسے ابو مرحوم نے سہل بن معاذ سے
اُنھنے اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن احتبا بیٹھنے سے منع کیا ہی اس حالت مین کہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو کہا ابو عیسیٰ نے
اور یہ حدیث حسن ہی اور ابو مرحوم نام اُسکا عبد الرحیم بن میمون ہی اور ایک قوم نے اہل علم سے احتبا بیٹھنا جمعہ کے دن مکروہ جانا ہی اس حالتمین کہ امام خطبہ
پڑھتا ہو اور بعض نے اسمین رخصت دی ہی انمین سے عبد اللہ بن عمر وغیرہ ہین اور یہی کہتے ہین امام احمد اور اسحاق یہ دونون احتبا بیٹھنے کو اس حالتمین کہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو کچھ
خوف نہین جانتے **باب** منبر پر ہاتھ اُٹھانے کی کراہت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے اُسنے کہا حدیث
کی ہمسے حصین نے کہا سنا مینے عمارہ بن رویبہ سے اس حالت مین کہ بشر بن مروان خطبہ پڑھ رہا تھا۔ پس اُسنے دعا مین دونو ہاتھ اُٹھائے پس کہا عمارہ نے اللہ
تعالیٰ ان دونون چھوٹے ہاتھون کو خوار کرے البتہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی حالانکہ وہ اسطرح اشارت کرنیسے زیادہ نہ کرتے تھے اور ہشیم نے اُنگلی سبابہ
سے اشارت کی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** جمعہ کی آذان کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن خالد
خیاط نے ابن ابی ذئب سے اُسنے زہری سے اُنے سائب بن یزید سے کہا اُسنے اذان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ مین جبوقت
ہوتی تھی جب امام نکلتا تھا۔ نماز کے لیے تکبیر ہو گئی جب حضرت عثمان کا زمانہ ہوا تو انہون نے تیسری اذان زوراء پر زیادہ کر دی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی
باب کلام کرنے کے بیان مین بعد اُترنے امام کے منبر سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے جریر بن حازم نے
ثابت سے اُنسے انس بن مالک سے کہا اُنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حاجت کے لیے کلام کر لیتے تھے جب منبر سے اُترتے کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو ہم نہین پہچانتے مگر طریق
جریر بن حازم سے سنا مینے محمد سے کہ کہتا جریر بن حازم نے اس حدیث مین وہم کیا ہی اور صحیح وہ ہی جو مروی ہی بواسطہ ثابت کے انس سے کہا اُسنے نماز کے لیے تکبیر ہو گئی پس ایک مرد نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑا سو بہت دیر تک آپسے کلام کرتا رہا یہانتک کہ بعض آدمی سو گئے کہا محمد نے وہ حدیث یہ ہی اور جریر بن حازم اکثر اوقات کسی چیز مین وہم کرتا
ہی اور وہ سچا ہی۔ کہا محمد نے وہم کیا ہی جریر بن حازم نے حدیث ثابت مین جو بواسطہ انس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی فرمایا آپنے جب نماز کے لیے تکبیر ہو جائے تو کھڑے نہو جہانتک

درحقیقت آنحضرت نے اس احتمال کے رفع کرنے کے واسطے بالکل ایسا حکم فرمایا کہ کوئی کسی کو بُری بات سے بھی منع نکرے ۱۲ ؎ احتبا بیٹھنا یہ ہی کہ آدمی اسطرح سے بیٹھے کہ ٹانگون کو سینے سے ملا کر دونو
ہاتھون سے حلقہ کرے یا کسی کپڑے سے صاحب مجمع البحار نے لکھا ہی کہ یہ اسواسطے ہی کہ عموماً بیٹھنے کے وقت آدمی ننگا ہو جاتا ہی مگر اسی وجہ پر جمعہ اور خطبہ کی قید کا کچھ فائدہ نہین معلوم ہوتا کیونکہ ننگا ہونا تو
ہر حالت مین منع ہی پس اگر کر بیٹھنا بھی ہر حالت مین منع ہوگا اور احتمال ہی کہ یہ دونون قیدین جو حدیث مین وارد ہوئی ہین اتفاقی ہین اور دوسرا اس علت سے یہ بھی مفہوم ہوتا ہی کہ اگر پاجامہ پہنا ہو تو اگر کر

ترونی قال محمد ویروی عن حماد بن زید قال کنا عند ثابت البنانی فحدث حجاج الصواف عن یحیی بن ابی کثیر عن عبداللہ ابن ابی قتادة عن ابیه عن النبی
صلی اللہ علیه وسلم قال اذا اقیمت الصلوٰة فلا تقوموا حتی ترونی فوهم جریر فظن ان ثابتا حدثهم عن انس عن النبی صلی اللہ علیه وسلم **حدثنا** الحسن بن علی الخلال
نا عبدالرزاق نا معمر عن ثابت عن انس قال لقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بعد ما تقام الصلوٰة یکلمه الرجل تقوم بینه وبین القبلة فما زال یکلمه ولقد رأیت بعضهم
ینعس من طول قیام النبی صلی اللہ علیه وسلم **قال** ابو عیسی وهذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی القراءة فی صلوٰة الجمعة **حدثنا** قتیبة نا حاتم بن اسمعیل
عن جعفر بن محمد عن ابیه عن عبیداللہ بن ابی رافع مولی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال استخلف مروان اباهریرة علی المدینة وخرج الی مکة فصلی بنا ابوهریرة الجمعة
فقرء سورة الجمعة وفی السجدة الثانیة اذا جاءك المنافقون قال عبیداللہ فادرکت اباهریرة فقلت له تقرأ بسورتین کان علی یقرا بهما بالکوفة فقال ابوهریرة انی سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقرأ بهما وفی الباب عن ابن عباس والنعمان بن بشیر وابی عنبة الخولانی **قال** ابو عیسی حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح وروی عن النبی صلی اللہ
علیه وسلم انه کان یقرأ فی صلوٰة الجمعة بسبح اسم ربك الاعلی وهل اتٰك حدیث الغاشیة **باب** ما جاء فی ما یقرأ به فی صلوٰة الصبح یوم الجمعة **حدثنا** علی بن
حجر نا شریك عن مخول بن راشد عن مسلم البطین عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقرأ یوم الجمعة
فی صلوٰة الفجر تنزیل السجدة وهل اتی علی الانسان وفی الباب عن سعد وابن مسعود وابی هریرة **قال** ابو عیسی حدیث ابن عباس حدیث حسن
صحیح وقد روی سفیان الثوری وغیر واحد عن مخول **باب** فی الصلوٰة قبل الجمعة وبعدها **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینة
عن عمرو بن دینار عن الزهری عن سالم عن ابیه عن النبی صلی اللہ علیه وسلم انه کان یصلی بعد الجمعة رکعتین وفی الباب عن جابر

کہ مجھے دیکھ لو۔ کہا محمد نے اور مروی ہے حماد بن زید سے کہا اُنہوں نے ہم ثابت بنانی کے پاس تھے سو حدیث بیان کی حجاج صواف نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُنہوں نے عبداللہ
بن ابی قتادہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب نماز کے لیے تکبیر ہو جائے تو کھڑے نہ ہو یہاں تک کہ مجھے دیکھ لو پس جریر نے وہم
کیا یہی سو گمان کیا اُنہوں نے کہ ثابت نے حدیث کی ہے انکو انس سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** کی ہم سے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی
ہم سے عبدالرزاق نے کہا حدیث کی ہم سے معمر نے ثابت سے اُنہوں نے انس سے کہا اُنہوں نے البتہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے بعد اسکے کہ نماز کے لیے
تکبیر ہو چکی کہ ایک مرد آپ سے کلام کر رہا تھا وہ مرد درمیان آپ کے اور قبلہ کے کھڑا ہوا تھا پس بہت دیر تک آپ سے کلام کرتا رہا اور البتہ دیکھا میں نے بعض لوگوں
کو کہ بسبب بہت دیر تک کھڑے رہنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو گئے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** نماز جمعہ کی قراءت کے
بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے جعفر بن محمد سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے عبیداللہ بن ابی رافع
سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہے کہا اُنہوں نے مروان نے ابوہریرہ کو مدینہ پر اپنا خلیفہ بنایا اور آپ مکہ کی طرف گیا پس ہمکو ابوہریرہ نے
جمعہ کی نماز پڑھائی سو اُنہوں نے سورت جمعہ پڑھی اور دوسری رکعت میں اذا جاءك المنافقون. کہا عبیداللہ نے پھر میں نے ابوہریرہ سے ملاقات کی اور
اُن سے کہا آپ وہ دو سورتیں پڑھتے ہیں جنکو حضرت علیؓ کوفہ میں پڑھا کرتے تھے کہا ابوہریرہ نے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ دو
سورتیں پڑھتے تھے اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور نعمان بن بشیر اور ابی عنبہ خولانی سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابوہریرہؓ
کی حسن صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نماز جمعہ میں یہ سورتیں پڑھتے تھے سبح اسم ربك الاعلیٰ اور ہل اتٰک حدیث الغاشیہ
باب اس بیان میں کہ جمعہ کے دن صبح کی نماز میں کیا قراءت پڑھی جائے **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے شریک نے مخول
بن راشد سے اُنہوں نے مسلم بطین سے اُنہوں نے سعید بن جبیر سے اُنہوں نے ابن عباس سے کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن صبح کی نماز میں تنزیل
السجدہ اور ہل اتی علی الانسان پڑھتے تھے اور اس باب میں روایت ہے سعد اور ابن مسعود اور ابوہریرہ سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث
ابن عباس کی حسن صحیح ہے اور روایت کی ہے سفیان ثوری اور کئی اور لوگوں نے مخول سے **باب** قبل جمعہ کے اور بعد اسکے نماز پڑھنے کے بیان میں
حدیث کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اُنہوں نے زہری سے اُنہوں نے سالم سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ آپ بعد جمعہ کے دو رکعتیں پڑھتے تھے اور اس باب میں روایت ہے جابر سے

؎ یعنی کسی حالت میں منع نہیں ۱۲ ؎ مؤلف کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ قبل جمعہ کے سنتیں مؤکدہ آنحضرت سے ثابت نہیں اسلیے کہ مؤلف نے کوئی روایت آنحضرت سے جو اس مسئلہ پر دلالت
کرے ذکر نہیں کی اور فعل ابن مسعود کا وہ مطلق تطوع پر دلالت کرتا ہے نہ مؤکدہ پر اور ایسا ہی عبداللہ بن عمر کا فعل مطلق تطوع پر دال ہے کیونکہ کبھی وہ چار رکعتیں اور کبھی چھ اور کبھی اس سے کم اور کبھی زیادہ
جیسا کہ موقعہ مناسب پاتا اور یہی لائق ہے اُس شخص کو جو مسجد میں آوے کہ امام کے نکلنے تک نوافل میں مشغول رہے جیسا کہ حدیث ابوہریرہ میں ہے من اغتسل یوم الجمعة ثم اتی المسجد فصلی ما قدر له ثم انصت الخ سبب یہ قوی تر
یہ دلیل ہے کہ دلالت کرتی ہے کہ قبل جمعہ کے دو رکعتیں مسنون ہیں ما من صلوٰة مفروضة الا وبین یدیها رکعتان یعنی کوئی نماز فرضی نہیں ہے جسکے قبل دو رکعتیں نہوں اسکو ابن حبان عبداللہ بن زبیر سے مرفوعًا لایا
؎ یہ دلیل اگرچہ قوی ہے مگر تخصیص اسکی ممکن ہے۔ زیادہ توضیح اسکی فضل الباری ترجمہ صحیح بخاری میں موجود ہے ۱۲

قال ابو عیسی حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح وقد روی عن نافع عن ابن عمر ایضا والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم وبہ یقول الشافعی واحمد حدثنا قتیبۃ نا اللیث عن نافع عن ابن عمر انہ کان اذا صلی الجمعۃ انصرف فصلی سجدتین فی بیتہ ثم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع ذلک قال ابو عیسی ھذا الحدیث حسن صحیح حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن سہیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان منکم مصلیا بعد الجمعۃ فلیصل اربعا ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا الحسن بن علی نا علی بن المدینی عن سفیان بن عیینۃ قال کنا نعد سہیل بن ابی صالح ثبتا فی الحدیث قال ابو عیسی ھذا حدیث حسن والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم وروی عن عبد اللہ بن مسعود انہ کان یصلی قبل الجمعۃ اربعا وبعدھا اربعا وروی عن علی بن ابی طالب انہ امر ان یصلی بعد الجمعۃ رکعتین ثم اربعا وذھب سفیان الثوری وابن المبارک الی قول ابن مسعود قال اسحاق ان صلی فی المسجد یوم الجمعۃ صلی اربعا وان صلی فی بیتہ صلی رکعتین واحتج بان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی بعد الجمعۃ رکعتین فی بیتہ وبحدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کان منکم مصلیا بعد الجمعۃ فلیصل اربعا قال ابو عیسی وابن عمر ھو الذی روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یصلی بعد الجمعۃ رکعتین فی بیتہ وابن عمر بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی المسجد بعد الجمعۃ رکعتین وصلی بعد الرکعتین اربعا حدثنا بذلک ابن ابی عمر نا سفیان عن ابن جریج عن عطاء قال رایت ابن عمر صلی بعد الجمعۃ رکعتین ثم صلی بعد ذلک اربعا حدثنا سعید بن عبد الرحمن المخزومی نا سفیان بن عیینۃ عن عمرو بن دینار قال ما رایت احدا انص للحدیث من الزھری وما رایت احدا الدراھم اھون عندہ منہ ان کانت الدراھم عندہ بمنزلۃ البعر قال ابو عیسی سمعت ابن ابی عمر یقول سمعت سفیان بن عیینۃ یقول کان عمرو بن دینار اسن من الزھری باب فیمن یدرک من الجمعۃ رکعۃ حدثنا نصر بن علی وسعید بن عبد الرحمن وغیر واحد قالوا نا سفیان بن عیینۃ عن الزھری عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادرک من الصلوۃ رکعۃ فقد ادرک الصلوۃ

کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے اور مروی ہے بواسطہ نافع کے ابن عمر سے بھی اور عمل بعض اہل علم[۱] کے نزدیک اسی پر ہے اور یہی کہا ہے شافعی اور احمد نے حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ جب وہ نماز جمعہ کی پڑھ لیتا تو واپس ہوتا اور اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھتا پھر کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسیطرح کیا کرتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص تم میں سے بعد جمعہ کے نماز پڑھے تو چاہیے کہ چار رکعت پڑھے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے حسن بن علی نے کہا حدیث کی ہم سے علی بن مدینی نے سفیان بن عیینہ سے کہا اُسنے ہم سہیل بن ابی صالح کی حدیث قوی شمار کرتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور بعض اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے اور مروی ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ وہ جمعہ سے پہلے اور بعد اُسکے چار رکعتیں پڑھتا تھا اور مروی ہے علی بن ابی طالب سے کہ اُسنے حکم دیا ہے کہ بعد جمعہ کے دو رکعتیں پڑھی جائیں پھر چار اور سفیان ثوری اور ابن مبارک ابن مسعود کے قول کی طرف گئے ہیں کہا اسحاق نے اگر جمعہ کے دن مسجد میں نماز پڑھے تو چار رکعت پڑھے اور اگر گھر میں نماز پڑھے تو دو رکعت پڑھے اور اس سے اُسنے دلیل پکڑی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد جمعہ کے اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھتے تھے اور اس حدیث سے کہ جو شخص تم میں سے بعد جمعہ کے نماز پڑھے تو چاہیے کہ چار رکعت پڑھے کہا ابو عیسیٰ نے اور وہ ابن عمر ہے کہ جسنے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آنحضرت بعد جمعہ کے دو رکعتیں اپنے گھر میں پڑھتے تھے اور ابن عمر نے بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جمعہ کے مسجد میں دو رکعتیں پڑھی ہیں اور بعد دو رکعتوں کے چار حدیث کی ہم سے ساتھ اسکے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ابن جریج سے اُسنے عطا سے کہا اُسنے دیکھا میں نے ابن عمر کو کہ نماز پڑھی اُسنے بعد جمعہ کے دو رکعتیں پھر نماز پڑھی اُسنے بعد اُسکے چار رکعتیں حدیث کی ہم سے سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے کہا اُسنے میں نے کوئی شخص نہیں دیکھا جو زہری سے زیادہ حدیث پہچانتا ہو اور میں نے کسیکو نہیں دیکھا کہ روپیہ اسکے نزدیک اس سے زیادہ بے قدر ہو بیشک روپیہ اسکے نزدیک مینگنی کی قدر رکھتا تھا کہا ابو عیسیٰ نے میں نے ابی عمر سے سُنا ہے کہ کہتا سُنا میں نے سفیان بن عیینہ سے کہ کہتا عمرو بن دینار زہری سے بڑی عمر کا تھا باب اُس شخص کے بیان میں جو جمعہ سے ایک رکعت پالے حدیث کی ہم سے نصر بن علی اور سعید بن عبد الرحمن اور کئی ایک نے کہا انھوں نے حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اور اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلعم سے فرمایا آپ نے جو شخص ایک رکعت نماز سے پاوے تو اُسنے نماز کو پا لیا

[۱] مولف کی غرض اس سے یہ ہے کہ اسحاق نے جو وجہ تطبیق کی بیان کی ہے کہ اگر گھر میں نماز پڑھے تو دو رکعت پڑھے اور مسجد میں نماز پڑھے تو چار رکعتیں پڑھے ٹھیک نہیں کیونکہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بھی یہ روایت کی ہے کہ آنحضرت بعد جمعہ کے اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھتے تھے حالانکہ خود ابن عمر بعد جمعہ کے مسجد میں دو رکعتیں پڑھتا تھا اور بعد دو کے چار کل چھ رکعتیں ۱۲

قال ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم قالوا من ادرک رکعة من الجمعة صلی الیها اخری ومن ادرکهم جلوسا صلی اربعا وبه یقول سفیان الثوری وابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق **باب** فی القائلة یوم الجمعة **حدثنا** علی بن حجر نا عبد العزیز بن ابی حازم وعبد الله بن جعفر عن ابی حازم عن سهل بن سعد قال ما کنا نتغدی فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم ولا نقیل الا بعد الجمعة وفی الباب عن انس بن مالک **قال** ابو عیسی حدیث سهل بن سعد حدیث حسن صحیح **باب** فی من یَنعُس یوم الجمعة انه یتحول من مجلسه **حدثنا** ابو سعید الاشج نا عبدة بن سلیمان وابو خالد الاحمر عن محمد بن اسحاق عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا نعس احدکم یوم الجمعة فلیتحول عن مجلسه ذلک **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی السفر یوم الجمعة **حدثنا** احمد بن منیع نا ابو معاویة عن الحجاج عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس قال بعث النبی صلی الله علیه وسلم عبد الله بن رواحة فی سریة فوافق ذلک یوم الجمعة فغدا اصحابه فقال اَتَخَلَّفُ فاصلی مع رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم الحقهم فلما صلی مع النبی صلی الله علیه وسلم راٰه فقال له ما منعک ان تغدو مع اصحابک قال اردت ان اصلی معک ثم الحقهم فقال لو انفقت ما فی الارض ما ادرکت فضل غدوتهم **قال** ابو عیسی هذا حدیث لا نعرفه الا من هذا الوجه قال علی بن المدینی قال یحیی بن سعید قال شعبة لم یسمع الحکم من مقسم الا خمسة احادیث وعدها شعبة ولیس هذا الحدیث فیما عدها شعبة وکان هذا الحدیث لم یسمعه الحکم من مقسم وقد اختلف اهل العلم فی السفر یوم الجمعة فلم یر بعضهم باسا بان یخرج یوم الجمعة فی السفر ما لم تحضر الصلوٰة وقال بعضهم اذا اصبح فلا یخرج حتی یصلی الجمعة **باب** فی السواک والطیب یوم الجمعة **حدثنا** علی بن الحسن الکوفی نا ابو یحیی اسماعیل بن ابراهیم التیمی عن یزید بن ابی زیاد عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن البراء بن عازب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم حقا

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ رضی اللہ عنہم سے اسی پر ہے کہا اُن لوگون نے جو شخص ایک رکعت جمعہ سے پائے تو اُسکے ساتھ اور ایک رکعت پڑھے اور جو کوئی اُنسے التحیات مین ملے تو چار رکعت پڑھے اور یہی کہتا ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** جمعہ کے دن قیلولہ کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن ابی حازم اور عبد اللہ بن جعفر نے ابی حازم سے اُسنے سہل بن سعد سے کہا اُسنے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین کھانا اور قیلولہ بعد جمعہ کے کرتے تھے اور اس باب مین روایت ہی انس بن مالک سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سہل بن سعد کی حسن صحیح ہی **باب** جو شخص جمعہ کے وقت اونگھے تو چاہیے کہ اپنی جگہہ سے اور جگہہ پھر بیٹھے **حدیث** کی ہمسے ابو سعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان اور ابو خالد احمر نے محمد بن اسحاق سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جب کوئی تم مین سے جمعہ کے دن اونگھے تو چاہیے کہ اُسجگہہ سے اور جگہہ پھر بیٹھے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** جمعہ کے دن سفر کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے حجاج سے اُسنے حکم سے اُسنے مقسم سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن رواحہ کو ایک لشکر مین بھیجا پس اتفاقاً وہ دن جمعہ کا تھا سو اُسکے ساتھی صبح کو روانہ ہوگئے اور اُسنے کہا مین پیچھے رہتا ہون اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتا ہون پھر اُنکو ملجاؤنگا پس جب اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے اُسکو دیکھا اور فرمایا کس چیز نے تجھے اپنے ساتھیون کے ساتھ صبح کے وقت جانے سے منع کیا ہے کہا اُسنے مینے ارادہ کیا تھا کہ آپ کے ساتھ نماز پڑھون پھر آپ سے ملجاؤن پس فرمایا آپ نے اگر تو خرچ کرے کہ جو کچھ زمین پر ہے تو اُنکی صبح کی فضیلت کو نہ پاسکیگا **کہا** ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو ہم نہین پہچانتے مگر اسی وجہ سے۔ کہا علی بن مدینی نے کہ کہا یحییٰ بن سعید نے کہا شعبہ نے حکم نے مقسم سے سوائے پانچ حدیثون کے اور کوئی حدیث نہین سُنی اور شعبہ نے اِن حدیثون کو شمار کیا ہے اور یہ حدیث اُن حدیثون مین نہین ہے جنکو شعبہ نے شمار کیا ہے اور گویا یہ حدیث ہم نے مقسم سے نہین سُنی اور اہل علم نے جمعہ کے دن سفر کرنے مین اختلاف کیا ہے سو بعض نے جمعہ کے دن سفر نکلنے مین کچھ خوف نہین کیا جبتک کہ نماز کا وقت حاضر نہ ہو اور کہا بعض نے جب صبح ہوجائے تو نہ نکلے تاکہ جمعہ پڑھلے **باب** جمعہ کے سواک کرنے اور خوشبو لگانے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے علی بن حسن کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو یحییٰ یعنے اسمٰعیل بن ابراہیم تیمی نے یزید بن ابی زیاد سے اُسنے عبد الرحمان بن ابی لیلےٰ سے اُسنے براء بن عازب سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حق ہے

علی المسلمین ان یغتسلوا یوم الجمعۃ ولیمس احدھم من طیب اھلہ فان لم یجد فالماء لہ طیب وفی الباب عن ابی سعید وشیخ من الانصار قال حدثنا احمد بن منیع نا ھشیم عن یزید بن ابی زیاد نحوہ بمعناہ **قال** ابو عیسی حدیث البراء حسن ورواية ھشیم احسن من رواية اسمعیل بن ابراھیم التیمی واسمعیل بن ابراھیم التیمی یضعف فی الحدیث

ابواب العیدین

باب فی المشی یوم العید **حدثنا** اسمعیل بن موسی نا شریک عن ابی اسحاق عن الحارث عن علی قال من السنۃ ان تخرج الی العید ماشیا وان تاکل شیئا قبل ان تخرج **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن والعمل علی ھذا الحدیث عند اکثر اھل العلم یستحبون ان یخرج الرجل الی العید ماشیا وان لا یرکب الا من عذر

باب فی صلوٰۃ العیدین قبل الخطبۃ **حدثنا** محمد بن المثنی نا ابو اسامۃ عن عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر وعمر یصلون فی العیدین قبل الخطبۃ ثم یخطبون وفی الباب عن جابر وابن عباس **قال** ابو عیسی حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم ان صلوٰۃ العیدین قبل الخطبۃ ویقال ان اول من خطب قبل الصلوٰۃ مروان بن الحکم

باب ان صلوٰۃ العیدین بغیر اذان ولا اقامۃ **حدثنا** قتیبۃ نا ابو الاحوص عن سماک بن حرب عن جابر بن سمرۃ قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم العیدین غیر مرۃ ولا مرتین بغیر اذان ولا اقامۃ وفی الباب عن جابر بن عبد اللہ وابن عباس **قال** ابو عیسی وحدیث جابر بن سمرۃ حدیث حسن صحیح والعمل علیہ عند اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم ان لا یؤذن لصلوٰۃ العیدین ولا لشیء من النوافل

باب القراءۃ فی العیدین **حدثنا** قتیبۃ نا ابو عوانۃ عن ابراھیم بن محمد بن المنتشر عن ابیہ عن حبیب بن سالم عن النعمان بن بشیر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی العیدین وفی الجمعۃ بسبح اسم ربک الاعلی وھل اتاک حدیث الغاشیۃ وربما اجتمعا فی یوم واحد فیقرأ بھما وفی الباب عن ابی واقد وسمرۃ ابن جندب وابن عباس

مسلمانوں پر کہ جمعہ کے دن غسل کریں اور ہر ایک اپنے گھر کی خوشبو میں سے خوشبو لگائے سو اگر نہ پائے تو پانی ہی اسکے لیے خوشبو ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید اور ایک شیخ سے انصار سے کہا ترمذی نے حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے ہشیم نے یزید بن ابی زیاد سے مثل اسکے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث براء کی حسن ہے اور روایت ہشیم کی احسن ہے روایت اسمٰعیل بن ابراہیم تیمی سے اور اسمٰعیل بن ابراہیم تیمی حدیث میں ضعیف کیا گیا ہے

ابواب العیدین

باب عیدین کی طرف پیادہ چلنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے اسمٰعیل بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے شریک نے ابی اسحاق سے اُنہوں نے حارث سے اُنہوں نے علی سے کہا اُنہوں نے سنت ہے یہ کہ تو عید کی طرف پیادہ نکلے اور نکلنے سے پہلے کچھ کھالے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر ہے یہ لوگ مستحب جانتے ہیں کہ آدمی عید کی طرف پیادہ جائے اور بلا عذر سوار نہ ہووے

باب خطبہ سے پہلے نماز عیدین پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو اسامہ نے عبید اللہ سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر اور عمر دونوں عیدوں میں نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے پھر خطبہ پڑھتے تھے اور اس باب میں روایت ہے جابر اور ابن عباس سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے اسی پر ہے کہ نماز دونوں عیدوں کی خطبہ سے پہلے ہے اور کہا گیا ہے کہ پہلے پہل جس شخص نے نماز سے پہلے خطبہ پڑھا ہے وہ مروان بن حکم ہے

باب اس بیان میں کہ نماز عیدین کی بغیر اذان اور تکبیر کے ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو الاحوص نے سماک بن حرب سے اُنہوں نے جابر بن سمرہ سے کہا اُنہوں نے پڑھی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت مرتبہ نماز دونوں عیدوں کی پڑھی ہے بغیر اذان اور تکبیر کے۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر بن عبد اللہ اور ابن عباس سے کہا ابو عیسیٰ نے اور حدیث جابر بن سمرہ کی حسن صحیح ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے اسی پر ہے کہ دونوں عیدوں کی نماز کے لیے اذان نہ دی جائے اور نہ کسی نفل کے واسطے

باب دونوں عیدوں میں قرأت کا بیان **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عوانہ نے ابراہیم بن محمد بن منتشر سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے حبیب بن سالم سے اُنہوں نے نعمان بن بشیر سے کہا اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دونوں عیدوں اور جمعہ میں یہ سورتیں پڑھتے تھے سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ھل اتاک حدیث الغاشیہ اور کبھی وہ دونوں یعنی عید اور جمعہ ایک دن میں جمع ہو جاتے تو ان دونوں میں یہی سورتیں پڑھتے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی واقد اور سمرہ بن جندب اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہم

قال ابو عیسیٰ حدیث النعمان بن بشیر حدیث حسن صحیح وھکذا روی سفیان الثوری ومسعر عن ابراھیم بن محمد بن المنتشر مثل حدیث ابی عوانۃ واما ابن عیینۃ فیختلف علیہ فی الروایۃ فیروی عنہ عن ابراھیم بن محمد بن المنتشر عن ابیہ عن حبیب بن سالم عن ابیہ عن النعمان بن بشیر ولا یعرف لحبیب بن سالم روایۃ عن ابیہ وحبیب بن سالم ھو مولی النعمان بن بشیر وروی عن النعمان بن بشیر احادیث وقد روی عن ابن عیینۃ عن ابراھیم بن محمد بن المنتشر نحو روایۃ ھؤلاء وروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقرأ فی صلوۃ العیدین بقاف واقتربت الساعۃ وبہ یقول الشافعی **حدثنا** اسحاق بن موسی الانصاری نا معن بن عیسیٰ نا مالک عن ضمرۃ بن سعید المازنی عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ ان عمر بن الخطاب سال ابا واقد اللیثی ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بہ فی الفطر والاضحی قال کان یقرأ بقاف والقران المجید واقتربت الساعۃ وانشق القمر **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ھناد نا ابن عیینۃ عن ضمرۃ بن سعید بھذا الاسناد نحوہ **قال** ابو عیسیٰ وابو واقد اللیثی اسمہ الحارث بن عوف **باب** فی التکبیر فی العیدین **حدثنا** مسلم بن عمرو ابو عمرو الحذاء المدینی نا عبد اللہ بن نافع عن کثیر بن عبد اللہ عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کبر فی العیدین فی الاول سبعا قبل القراءۃ وفی الاخرۃ خمسا قبل القراءۃ وفی الباب عن عائشۃ وابن عمر وعبد اللہ بن عمرو **قال** ابو عیسیٰ حدیث جد کثیر حدیث حسن وھو احسن شیء روی فی ھذا الباب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم واسمہ عمرو بن عوف المزنی والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم وھکذا روی عن ابی ھریرۃ انہ صلی بالمدینۃ نحو ھذہ الصلوۃ وھو قول اھل المدینۃ وبہ یقول مالک بن انس والشافعی واحمد واسحاق وروی عن ابن مسعود انہ قال فی التکبیر فی العیدین تسع تکبیرات فی الرکعۃ الاولی خمس تکبیرات قبل القراءۃ وفی الرکعۃ الثانیۃ یبدأ بالقراءۃ ثم یکبر اربعا مع تکبیرۃ الرکوع وقد روی عن غیر واحد من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو ھذا

کہا ابو عیسیٰ نے حدیث نعمان بن بشیر کی حسن صحیح ہے۔ اور ایسا ہی روایت کی سفیان ثوری اور مسعر نے ابراہیم بن محمد بن منتشر سے مثل حدیث ابی عوانہ کے اور ابن عیینہ پر تو روایت میں اختلاف[1] کیا گیا ہے پس روایت کرتا ہے اس سے ابراہیم بن منتشر اپنے باپ سے وہ حبیب بن سالم سے وہ اپنے باپ سے وہ نعمان بن بشیر سے۔ اور نہیں پہچانی گئی کوئی روایت حبیب بن سالم کی اپنے باپ سے۔ اور حبیب بن سالم وہ نعمان بن بشیر کا غلام ہے اور نعمان بن بشیر کی کئی حدیثیں مروی ہیں۔ اور مروی ہے ابن عیینہ سے اسنے روایت کی ابراہیم بن محمد بن منتشر سے مثل روایت انکے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ دونو عیدوں میں سورہ قاف اور اقتربت الساعۃ پڑھتے تھے۔ اور یہی کہتا ہے شافعی **حدیث** کی ہم سے اسحاق بن موسےٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن بن عیسیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے ضمرہ بن سعید مازنی سے اسنے عبید اللہ بن عبد اللہ عتبہ سے یہ کہ عمر بن خطاب نے ابا واقد لیثی سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید فطر اور اضحیٰ میں کیا قرأت پڑھتے تھے کہا ابو واقد نے کہ پڑھتے تھے قاف والقرآن المجید اور اقتربت الساعۃ وانشق القمر کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابن عیینہ نے ضمرہ بن سعید سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے کہا ابو عیسیٰ نے اور ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔

باب عیدوں میں تکبیر کا بیان

حدیث کی ہم سے مسلم بن عمرو ابو عمرو الحذاء مدینی نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن نافع نے کثیر بن عبد اللہ سے اسنے اپنے باپ سے اسنے اپنے دادا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو عیدوں میں پہلی رکعت میں سات تکبیریں قرأت سے پہلے کہیں اور دوسری میں پانچ قرأت سے پہلے۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور ابن عمر اور عبد اللہ بن عمرو سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے کثیر کے دادا کی حدیث حسن ہے اور یہ حدیث سب سے اچھی ہے جو اس باب میں مروی ہیں اور نام اسکا عمرو بن عوف مزنی ہے اور عمل بعض اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے اسی پر ہے اور ایسا ہی ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ اسنے مدینہ میں اسی طرح نماز پڑھی۔ اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور یہی کہتا ہے مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور مروی ہے ابن مسعود سے کہ کہا اسنے دونو عیدوں کی تکبیروں کے باب میں کل نو تکبیریں ہیں پہلی رکعت میں پانچ تکبیریں قرأت سے پہلے اور دوسری رکعت میں قرأت پہلے پڑھے پھر چار تکبیریں مع تکبیر رکوع کے کہے۔ اور مروی ہے کئی ایک لوگوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے مثل اسکے

[1] اختلاف انکا آپس میں لفظ ابیہ میں ہے درمیان حبیب بن سالم اور نعمان بن بشیر کے ۱۲

وهو قول اهل الكوفة و به يقول سفيان الثوری **باب** لا صلوٰة قبل العيدين ولا بعدها **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داود الطيالسی انا شعبة عن عدی بن ثابت قال سمعت سعيد بن جبير يحدث عن ابن عباس ان النبی صلی الله عليه وسلم خرج يوم الفطر فصلی ركعتين ثم لم يصل قبلها ولا بعدها وفی الباب عن عبد الله بن عمرو و ابی سعيد **قال** ابو عيسی حديث ابن عباس حديث حسن صحيح والعمل عليه عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم وغيرهم وبه يقول الشافعی واحمد واسحاق وقد رای طائفة من اهل العلم الصلوٰة بعد صلوٰة العيدين وقبلها من اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم وغيرهم والقول الاول اصح **حدثنا** الحسين بن حريث ابو عمار نا وكيع عن ابان بن عبد الله البجلی عن ابی بكر بن حفص وهو ابن عمر بن سعد بن ابی وقاص عن ابن عمر انه خرج يوم عيد ولم يصل قبلها ولا بعدها وذكر ان النبی صلی الله عليه وسلم فعله **قال** ابو عيسی هذا حديث حسن صحيح **باب** فی خروج النساء فی العيدين **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم نا منصور وهو ابن زاذان عن ابن سيرين عن ام عطية ان رسول الله صلی الله عليه وسلم كان يُخرج الابكار والعواتق وذوات الخدور والحُيَّض فی العيدين فاما الحيض فيعتزلن المصلی ويشهدن دعوة المسلمين قالت احداهن يا رسول الله ان لم يكن لها جلباب قال فلتعرها اختها من جلابيبها **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم عن هشام بن حسان عن حفصة ابنة سيرين عن ام عطية بنحوه وفی الباب عن ابن عباس وجابر **قال** ابو عيسی حديث ام عطية حديث حسن صحيح وقد ذهب بعض اهل العلم الی هذا الحديث ورخص للنساء فی الخروج الی العيدين وكرهه بعضهم وروی عن ابن المبارك انه قال اكره اليوم الخروج للنساء فی العيدين فان ابت المرأة الا ان تخرج فليأذن لها زوجها ان تخرج فی اطمارها ولا تتزين فان ابت ان تخرج كذلك فللزوج ان يمنعها عن الخروج ويروی عن عائشة قالت لو رای رسول الله صلی الله عليه وسلم ما احدث النساء لمنعهن المسجد كما منعت نساء بنی اسرائيل ويروی عن سفيان الثوری انه

اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا۔ اور یہی کہتا ہے سفیان ثوری **باب** قبل عید کے اور بعد اُسکے نماز درست نہین ہے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے عدی بن ثابت سے کہا اُسنے سُنا مینے سعید بن جبیر سے کہ حدیث بیان کرتا تھا ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید فطر کے دن نکلے پس دو رکعتین پڑہی پھر پہلے اُس سے اور بعد اُسکے نماز نہین پڑہی۔ اور اس باب مین روایت ہے عبد اللہ بن عمر اور ابی سعید سے **کہا** ابو عیسٰے نے حدیث ابن عباس کی حسن صحیح ہے۔ اور عمل اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے اسپر ہے اور یہی کہتا ہے شافعی اور احمد اور اسحاق اور ایک قوم نے اہل علم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے بعد دونو عید دن کے اور پہلے اُنکے نماز پڑہنے کو جائز رکھا ہے اور پہلا قول صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے حسین بن حریث ابو عمار نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے ابان بن عبد اللہ بجلی سے اُسنے ابی بکر بن حفص سے اور یہ ابن عمر بن سعد بن ابی وقاص ہے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ وہ عید کے دن نکلا اور اُسنے پہلے عید کے اور بعد اُسکے نماز پڑھی۔ اور ذکر کیا اُسنے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا ہے **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** عیدین مین عورتون کے نکلنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا حدیث کی ہمسے منصور نے جو بیٹا زاذان کا ہے ابن سیرین سے اُسنے ام عطیہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باکرہ اور کنواریون اور پردے والیون اور حائضہ کو عیدین مین نکالتے تھے۔ اور بہر حال حیض والیون کو حکم کرتے تھے کہ مصلّے سے کنارے بیٹھین اور مسلمانو نکی دعا مین حاضر ہون ایک نے ان مین سے کہا یا رسول اللہ اگر کسی کے چادر نہ ہو فرمایا آپنے چاہیے کہ بہن اُسکی اُسکو عاریۃً دے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے ہشام بن حسان سے اُسنے حفصہ بنت سیرین سے اُسنے ام عطیہ سے مثل اُسکے اور اس باب مین روایت ہے ابن عباس اور جابر سے **کہا** ابو عیسٰی نے حدیث ام عطیہ کی حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم اس حدیث کی طرف گئے ہین اور عورتونکو عیدین کی طرف نکلنے کی رخصت دی ہے اور بعض نے اس بات کو مکروہ جانا ہے۔ اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ کہا اُسنے مین آج کے دن عورتون کے عیدین مین نکلنے کو مکروہ جانتا ہون پس اگر انکار کرے عورت مگر کہ نکلے (یعنی نکلنے پر اصرار کرے) تو چاہیے کہ خاوند اسکا اُسکو پُرانے کپڑون مین نکلنے کا اذن دے اور زینت نہ کرے پس اگر اسطرح نکلنے سے انکار کرے پس خاوند کو جائز ہے کہ نکلنے سے منع کرے اور مروی ہے عائشہ سے کہ کہا اُنہنے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے کہ جو کچھ عورتون نے بدعات نکالی ہین تو اُنکو مسجد سے منع کر دیتے جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتین منع کی گئی ہین اور مروی ہے سفیان ثوری سے کہ اُسنے

سلہ یعنے آنحضرت نے صرف دو رکعتین عید کی پڑہین اول اور بعد عید کے نفل نہین پڑہی کہا ابن حجر نے یہ حدیث ایک وقت کا قصہ ہے اس سے عموم ثابت نہین ہوتا جو نفی پر دلالت کرے اور احتمال ہے کہ یہ حکم مختص ساتھ امام کے ہو نہ ساتھ مقتدی کے یا مختص ساتھ عیدگاہ کے ہو نہ ساتھ گھر کے ان سب مین سلف کا اختلاف ہے ۱۲

كره اليوم الخروج للنساء الى العيد **باب ما جاء** فى خروج النبى صلى الله عليه وسلم الى العيد فى طريق ورجوعه من طريق اخر **حدثنا** عبد الاعلى بن واصل بن عبد الاعلى الكوفى وابو زرعة قالا نا محمد بن الصلت عن فليح بن سليمان عن سعيد بن الحارث عن ابى هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا خرج يوم العيد فى طريق رجع فى غيره وفى الباب عن عبد الله بن عمر وابى رافع **قال** ابو عيسى حديث ابى هريرة حديث حسن غريب وروى ابو تميلة ويونس بن محمد هذا الحديث عن فليح بن سليمان عن سعيد بن الحارث عن جابر بن عبد الله وقد استحب بعض اهل العلم للامام اذا خرج فى طريق ان يرجع فى غيره اتباعا لهذا الحديث وهو قول الشافعى وحديث جابر كانه اصح **باب** فى الاكل يوم الفطر قبل الخروج **حدثنا** الحسن بن الصباح البزار نا عبد الصمد بن عبد الوارث عن ثواب بن عتبة عن عبد الله بن بريدة عن ابيه قال كان النبى صلى الله عليه وسلم لا يخرج يوم الفطر حتى يطعم ولا يطعم يوم الاضحى حتى يصلى وفى الباب عن على وانس **قال** ابو عيسى حديث بريدة بن حصيب الاسلمى حديث غريب وقال محمد لا اعرف لثواب بن عتبة غير هذا الحديث وقد استحب قوم من اهل العلم ان لا يخرج يوم الفطر حتى يطعم شيئا ويستحب له ان يفطر على تمر ولا يطعم يوم الاضحى حتى يرجع **حدثنا** قتيبة نا هشيم عن محمد بن اسحاق عن حفص بن عبيد الله بن انس عن انس بن مالك ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يفطر على تمرات يوم الفطر قبل ان يخرج الى المصلى **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح غريب

ابواب السفر باب التقصير فى السفر **حدثنا** عبد الوهاب بن عبد الحكم الوراق البغدادى نا يحيى بن سليم عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال سافرت مع النبى صلى الله عليه وسلم وابى بكر وعمر وعثمان فكانوا يصلون الظهر والعصر ركعتين ركعتين لا يصلون قبلها ولا بعدها وقال عبد الله لو كنت مصليا قبلها او بعدها لاتممتها وفى الباب عن عمر وعلى وابن عباس وانس وعمران بن حصين وعائشة **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث يحيى بن سليم مثل هذا وقال محمد بن اسماعيل وقد روى هذا الحديث عن عبيد الله بن عمر عن رجل من آل سراقة

حج کے دن عورتوں کے عید کی طرف نکلنے کو مکروہ جانا ہے **باب** بیان میں نکلنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عید کی طرف ایک راستہ سے اور واپس ہونے آپ کے دوسرے راستہ سے **حدیث** کی ہمسے عبد الاعلیٰ بن واصل بن عبد الاعلیٰ کوفی اور ابو زرعہ نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے محمد بن صلت نے فلیح بن سلیمان سے اُسنے سعید بن حارث سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن جب ایک راستہ میں نکلتے تو دوسرے راستہ سے واپس ہوتے۔ اور اِس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن عمر اور ابی رافع سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث ابو تمیلہ اور یونس بن محمد نے فلیح بن سلیمان سے اُسنے سعید بن حارث سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے۔ اور بعض اہل علم نے امام کے واسطے مستحب جانا ہے کہ جب ایک راستہ میں نکلے تو دوسرے راستہ سے واپس ہو وے بموجب اتباع اِس حدیث کے۔ اور یہی قول ہے شافعی کا اور حدیث جابر کی گویا صحیح ہے **باب** عید فطر کے دن نکلنے سے پہلے کھانا چاہیے **حدیث** کی ہمسے حسن بن صباح بزار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الصمد بن عبد الوارث نے ثواب بن عتبہ سے اُسنے عبد اللہ بن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید فطر کے دن نہیں نکلتے تھے تاکہ کھانا کھا لیتے۔ اور عید اضحیٰ کے دن کھانا نہیں کھاتے تھے تاکہ نماز پڑھ لیتے۔ اور اِس باب میں روایت ہے حضرت علی اور انس سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث بریدہ بن حصیب اسلمی کی غریب ہے۔ اور کہا محمد نے میں ثواب بن عتبہ کے واسطے سوائے اِس حدیث کے اور کوئی حدیث نہیں پہچانتا۔ اور ایک قوم نے اہل علم سے مستحب جانا ہے کہ کوئی شخص عید فطر کے دن نہ نکلے تاکہ کچھ کھانا کھا لے اور مستحب ہے کہ کھجور وں پر افطار کرے۔ اور عید اضحیٰ کے دن نہ کھانا کھائے تاکہ واپس ہووے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے محمد بن اسحٰق سے اُسنے حفص بن عبید اللہ بن انس سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید فطر کے دن مصلیٰ کی طرف نکلنے سے پہلے کھجوروں پر افطار کرتے تھے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے

ابواب السفر باب سفر میں قصر کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عبد الوہاب بن عبد الحکم وراق بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سلیم نے عبید اللہ سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر اور عمر اور عثمان کے ساتھ سفر کیا ہے سو وہ ظہر اور عصر کی نماز دو دو رکعت پڑھتے تھے اُسکے پہلے اور اُسکے بعد نماز نہ پڑھتے تھے اور کہا عبد اللہ نے اگر مجھے پہلے اور بعد اُسکے نماز پڑھنی ہوتی تو اُسی کو پورا پڑھتا۔ اور اِس باب میں روایت ہے عمر اور علی اور ابن عباس اور انس اور عمران بن حصین اور عائشہ سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق یحییٰ بن سلیم سے مثل اسکے اور کہا محمد بن اسمٰعیل نے اور مروی ہے یہ حدیث عبید اللہ بن عمر سے اُسنے روایت کی ایک مرد سے جو آل سراقہ سے

عن ابن عمر **قال** ابو عیسی وقد روی عن عطیۃ العوفی عن ابن عمر ان النبی صلعم کان یتطوع فی السفر قبل الصلوۃ وبعدھا وقد صح عن النبی صلعم انہ کان یقصر فی السفر وابو بکر وعمر وعثمان صدرا من خلافتہ والعمل علی ھذا عند اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلعم وغیرھم وقد روی عن عائشۃ انھا کانت تتم الصلوۃ فی السفر والعمل علی ما روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ وھو قول الشافعی واحمد واسحاق الا ان الشافعی یقول التقصیر رخصۃ لہ فی السفر فان اتم الصلوۃ اجزأ عنہ **حدثنا** احمد بن منیع نا ھشیم نا علی ابن زید بن جدعان عن ابی نضرۃ قال سئل عمران بن حصین عن صلوۃ المسافر فقال حججت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی رکعتین وحججت مع ابی بکر فصلی رکعتین ومع عمر فصلی رکعتین ومع عثمان ست سنین من خلافتہ او ثمان سنین فصلی رکعتین **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** قتیبۃ نا سفیان بن عیینۃ عن محمد بن المنکدر وابراھیم بن میسرۃ انھما سمعا انس بن مالک قال صلینا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الظھر بالمدینۃ اربعا وبذی الحلیفۃ العصر رکعتین ھذا حدیث صحیح **حدثنا** قتیبۃ نا ھشیم عن منصور بن زاذان عن ابن سیرین عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج من المدینۃ الی مکۃ لا یخاف الا رب العلمین فصلی رکعتین **قال** ابو عیسی ھذا حدیث صحیح

باب ما جاء فی کم تقصر الصلوۃ

حدثنا احمد بن منیع نا ھشیم نا یحیی بن ابی اسحاق الحضرمی نا انس بن مالک قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ الی مکۃ فصلی رکعتین قال قلت لانس کم اقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ قال عشرا وفی الباب عن ابن عباس وجابر **قال** ابو عیسی حدیث انس حدیث حسن صحیح وقد روی عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ اقام فی بعض اسفارہ تسع عشرۃ یصلی رکعتین قال ابن عباس فنحن اذا اقمنا ما بیننا وبین تسع عشرۃ صلینا رکعتین وان زدنا علی ذلک اتممنا الصلوۃ

ہے انسے ابن عمر سے کہا ابو عیسیٰ نے اور مروی ہے عطیہ عوفی سے بواسطہ ابن عمر کے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں نماز سے پہلے اور بعد اسکے نفل پڑھتے تھے۔ اور صحیح ہو چکا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر اور عمر سفر میں قصر کرتے تھے اور حضرت عثمان بھی ابتدا زمانہ اپنی خلافت سے۔ اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے اسی پر ہے۔ اور مروی ہے حضرت عائشہ رضہ سے کہ وہ سفر میں نماز پوری پڑھتی تھیں اور عمل اسی پر ہے جو مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے اصحاب سے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ مگر یہ کہ امام شافعی کہتے ہیں قصر کرنا سفر میں رخصت ہے پس اگر نماز پوری پڑھے تو اس سے کافی ہو جاتی ہے **حدیث** کی ہے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن زید بن جدعان نے ابی نضرہ سے کہا انسے عمران بن حصین مسافر کی نماز کی بابت سوال کیے گئے پس کہا انہوں نے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا پس آپنے دو رکعتیں پڑھیں اور میں نے حضرت ابو بکر رض کے ساتھ حج کیا سو انہوں نے بھی دو رکعتیں پڑھیں۔ اور حضرت عمر رض کے ساتھ بھی حج کیا پس انہوں نے بھی دو رکعتیں پڑھیں۔ اور حضرت عثمان رض کے ساتھ چھ یا آٹھ سال انکی خلافت سے حج کیا پس انہوں نے بھی دو رکعتیں پڑھیں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے محمد بن منکدر اور ابراہیم بن میسرہ سے یہ کہ انہوں نے سنا انس بن مالک سے کہا انسے ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز مدینہ میں چار رکعتیں[1] پڑھیں۔ اور ذی الحلیفہ میں عصر دو رکعتیں پڑھیں یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے منصور بن زاذان سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے مکہ کی طرف نکلے سوا پروردگار عالمین کے کسی کا خوف نکرتے تھے[2] پس آپنے دو رکعتیں پڑھیں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے

باب اس بیان میں کہ کتنے روز نماز قصر کیجائے

حدیث کی ہے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن ابی اسحٰق حضرمی نے کہا حدیث کی ہمسے انس بن مالک نے کہا انسے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے مکہ کی طرف نکلے پس آپنے دو رکعتیں پڑھیں کہا یحییٰ نے میں نے انس سے کہا کہ کس قدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں اقامت فرمائی کہا انسے دس دن۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور جابر سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن صحیح ہے اور مروی ہے بواسطہ ابن عباس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آنحضرت نے بعض سفروں میں انیس روز قیام کیا اس حالت میں کہ دو رکعتیں پڑھتے تھے کہا ابن عباس نے پس اگر ہم انیس روز کے درمیان اقامت کرینگے تو دو رکعتیں پڑھینگے اور اگر اس سے زیادتی کرینگے تو نماز پوری پڑھینگے

---

[1] یعنی ہم نے مدینہ میں ظہر کی نماز چار رکعتیں پڑھیں پھر ہم سفر کو چلے جب ذی الحلیفہ میں پہنچے جو مدینہ سے تقریباً تین چار میل ہے تو عصر کی نماز کا وقت ہو گیا وہاں عصر کی نماز دو رکعت قصر کر کے پڑھی اور سفر میں سنت پڑھنی منع نہیں ہے اگر پڑھے تو جائز ہے نہ پڑھے تو کچھ حرج نہیں۔ اور عبد اللہ بن عمر نے جو سنتیں پڑھنے والوں کو منع کیا ہے وہ شاید اسلیے منع کیا ہے کہ انکو موکدہ نہ تصور کریں اور اگر پڑھیں تو موکدہ جانکر نہ پڑھیں بلکہ مطلق نوافل تو کچھ منع نہیں جیسا کہ خود عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے کہ آنحضرت سفر میں سنتیں پڑھتے تھے اس باب سے مولف کی یہ غرض ہے کہ نماز رباعی کو سفر میں قصر کرنا ہی چاہیے

[2] یہ کلام راوی نے اسلیے ذکر کیا ہے کہ نماز کا قصر کرنا خوف کے واسطے نہیں بلکہ سفر کے واسطے خاص حکم علیحدہ ہے ۱۲

وروى عن علي انه قال من اقام عشرة ايام اتم الصلوة وروى عن ابن عمر انه قال من اقام خمسة عشر يوما اتم الصلوة وروى عنه ثنتي عشرة وروى عن سعيد بن المسيب انه قال اذا اقام اربعا صلى اربعا وروى ذلك عنه قتادة وعطاء الخراساني وروى عنه داود بن ابي هند خلاف هذا واختلف اهل العلم بعد في ذلك فاما سفيان الثوري واهل الكوفة فذهبوا الى توقيت خمس عشرة وقالوا اذا اجمع على اقامة خمس عشرة اتم الصلوة وقال الاوزاعي اذا اجمع على اقامة ثنتي عشرة اتم الصلوة وقال مالك والشافعي واحمد اذا اجمع على اقامة اربع اتم الصلوة واما اسحاق فراى اقوى المذاهب فيه حديث ابن عباس قال لانه روى عن النبي صلى الله عليه وسلم ثم تأوله بعد النبي صلى الله عليه وسلم اذا اجمع على اقامة تسع عشرة اتم الصلوة ثم اجمع اهل العلم على ان للمسافر ان يقصر ما لم يجمع اقامة وان اتى عليه سنون **حدثنا** هناد نا ابو معاوية عن عاصم الاحول عن عكرمة عن ابن عباس قال سافر رسول الله صلى الله عليه وسلم سفرا فصلى تسعة عشر يوما ركعتين ركعتين قال ابن عباس فنحن نصلي فيما بيننا وبين تسع عشرة ركعتين ركعتين فاذا اقمنا اكثر من ذلك صلينا اربعا **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن غريب صحيح **باب** ما جاء في التطوع في السفر **حدثنا** قتيبة نا الليث بن سعد عن صفوان بن سليم عن ابي بسرة الغفاري عن البراء بن عازب قال صحبت رسول الله صلى الله عليه وسلم ثمانية عشر سفرا فما رايته ترك الركعتين اذا زاغت الشمس قبل الظهر وفي الباب عن ابن عمر **قال** ابو عيسى حديث البراء حديث غريب قال وسالت محمدا عنه فلم يعرفه الا من حديث الليث بن سعد ولم يعرف اسم ابي بسرة الغفاري ورآه حسنا وروى عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان لا يتطوع في السفر قبل الصلوة ولا بعدها وروى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يتطوع في السفر ثم اختلف اهل العلم بعد النبي صلى الله عليه وسلم فراى بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ان يتطوع الرجل في السفر وبه يقول احمد واسحاق ولم ير طائفة من اهل العلم ان يصلي قبلها ولا بعدها ومعنى من لم يتطوع في السفر قبول الرخصة ومن تطوع فله في ذلك فضل كثير وهو قول اكثر اهل العلم يختارون التطوع في السفر

اور مروی ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا انہوں نے جو کوئی دس روز اقامت کرے تو نماز کو پوری کرے اور مروی ہے ابن عمر سے کہ کہا اُنہوں نے جو شخص کہ پندرہ دن اقامت کرے نماز کو پوری کرے اور بارہ دن بھی اُن سے مروی ہیں اور مروی ہے سعید بن مسیب سے کہ کہا اُنہوں نے جب چار روز اقامت کرے تو چار رکعت پڑھے اور روایت کیا ہے یہ اُن سے قتادہ اور عطا خراسانی نے۔ اور داؤد بن ابی ہند نے اسکے خلاف روایت کیا ہے اور اہل علم نے پیچھے اُنکے اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہے۔ پس سفیان ثوری اور اہل کوفہ تو پندرہ دن کی طرف گئے ہیں اور کہا انہوں نے جب پندرہ روز اقامت پوری کرے تو نماز کو تمام کرے اور کہا اوزاعی نے جب بارہ دن پورے ٹھیرے تو نماز کو تمام کرے۔ اور کہا مالک اور شافعی اور احمد نے جب چار روز پورے ٹھیرے تو نماز کو تمام کرے۔ اور بہرحال اسحاق تو قوی تر مذہب اس مسئلہ میں حدیث ابن عباس کی جانتا ہے کہا اُنہوں نے اسلیے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے پھر بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ابن عباس نے اسپر عمل کر کے کہا ہے کہ جب اُنیس دن کے ٹھیرنے کا قصد کرے تو نماز کو تمام کرے پھر اہل علم نے اس بات پر اجماع کیا ہے کہ مسافر کے لیے جائز ہے کہ جبتک نیت اقامت نکرے قصر کرتا رہے اگرچہ اسپر کئی برس گذر جائیں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے عاصم الاحول سے اُنہوں نے عکرمہ سے اُنہوں نے ابن عباس سے کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کیا پس آپ اُنیس روز دو رکعت پڑھتے رہے کہا ابن عباس نے پس ہم بھی اُنیس روز سفر کے درمیان دو دو رکعتیں پڑھینگے پس اگر اس سے زیادہ اقامت کرینگے تو چار رکعتیں پڑھینگے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **باب** سفر میں نفل پڑھنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے صفوان بن سلیم سے اُنہوں نے ابی بسرہ غفاری سے اُنہوں نے براء بن عازب سے کہا اُنہوں نے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اٹھارہ سفر کیے ہیں سو میں نے آپ کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے دو رکعتوں کو وقت ڈھلنے آفتاب کے قبل ظہر کے چھوڑا ہو اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث براء کی غریب ہے کہا ترمذی نے میں نے محمد سے اس حدیث کی بابت سوال کیا تو نہ پہچانا انہوں نے اسی حدیث کو مگر طریق لیث بن سعد سے اور نام ابی بسرہ کا بھی اُنہوں نے نہ پہچانا اور اسکو حسن جانا۔ اور مروی ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں نماز سے پہلے اور پیچھے نفل نہ پڑھتے تھے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سفر میں نفل پڑھتے تھے پھر اہل علم نے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمیں اختلاف کیا ہے سو بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مذہب ہے کہ آدمی سفر میں نفل پڑھے اور یہی کہتا ہے احمد اور اسحاق۔ اور ایک جماعت نے اہل علم سے نماز سے پہلے اور پیچھے نفل پڑھنے کو درست نہیں رکھا۔ اور مراد اس سے کہ جسنے سفر میں نفل نہیں پڑھے ہیں یہ ہے کہ اُسنے رخصت کو قبول کر لیا اور جو کوئی نفل پڑھے تو اُسکے واسطے بہت ثواب ہے اور یہ قول اکثر اہل علم کا ہے کہ سفر میں نفل پڑھنے کو پسند کرتے ہیں

حدثنا علی بن حجر نا حفص بن غیاث عن حجاج عن عطیة عن ابن عمر قال صلیت مع النبی صلی الله علیه وسلم الظهر فی السفر رکعتین وبعدها رکعتین **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن وقد رواه ابن ابی لیلی عن عطیة ونافع عن ابن عمر **حدثنا** محمد بن عبید المحاربی نا علی بن هاشم عن ابن ابی لیلی عن عطیة ونافع عن ابن عمر قال صلیت مع النبی صلی الله علیه وسلم فی الحضر والسفر فصلیت معه فی الحضر الظهر اربعا وبعدها رکعتین وصلیت معه فی السفر الظهر رکعتین وبعدها رکعتین والعصر رکعتین ولم یصل بعدها شیئا والمغرب فی الحضر والسفر سواء ثلث رکعات لا ینقص فی حضر ولا سفر وهی وتر النهار وبعدها رکعتین **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن سمعت محمدا یقول ما روی ابن ابی لیلی حدیثا اعجب الی من هذا

باب ما جاء فی الجمع بین الصلوتین **حدثنا** قتیبة نا اللیث بن سعد عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الطفیل عن معاذ بن جبل ان النبی صلی الله علیه وسلم کان فی غزوة تبوک اذا ارتحل قبل زیغ الشمس اخر الظهر الی ان یجمعها الی العصر فیصلیهما جمیعا واذا ارتحل بعد زیغ الشمس عجل العصر الی الظهر وصلی الظهر والعصر جمیعا ثم سار وکان اذا ارتحل قبل المغرب اخر المغرب حتی یصلیها مع العشاء واذا ارتحل بعد المغرب عجل العشاء فصلاها مع المغرب وفی الباب عن علی وابن عمر وانس وعبد الله بن عمرو وعائشة وابن عباس واسامة بن زید وجابر **قال** ابو عیسی وروی علی بن المدینی عن احمد بن حنبل عن قتیبة هذا الحدیث وحدیث معاذ حدیث حسن غریب تفرد به قتیبة لا نعرف احدا رواه عن اللیث غیره وحدیث اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الطفیل عن معاذ حدیث غریب والمعروف عند اهل العلم حدیث معاذ من حدیث ابی الزبیر عن ابی الطفیل عن معاذ ان النبی صلی الله علیه وسلم جمع فی غزوة تبوک بین الظهر والعصر وبین المغرب والعشاء رواه قرة بن خالد وسفیان الثوری ومالک وغیر واحد عن ابی الزبیر المکی و
بهذا الحدیث یقول الشافعی واحمد واسحاق یقولان لا بأس ان یجمع بین الصلوتین فی السفر فی وقت احدهما

حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے حجاج سے اُسنے عطیہ سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز دو رکعت پڑہی اور بعد اُسکے دو رکعتین پڑہین کہا ابو عیسٰے نے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیا اسکو ابن ابی لیلے نے عطیہ اور نافع سے اُنہون نے ابن عمر سے **حدیث** کی ہمسے محمد ابن عبید محاربی نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن ہاشم نے ابن ابی لیلے سے اُسنے عطیہ اور نافع سے انہون نے ابن عمر سے کہا اُسنے مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضر اور سفر مین نماز پڑہی ہے سو مینے آپ کی ساتھ حضر مین ظہر کی چار رکعتین پڑہی ہین اور بعد اُسکے دو۔ اور آپ کے ساتھ سفر مین ظہر کی دو رکعتین پڑہی ہین اور بعد اُسکے دو اور عصر کی دو رکعتین۔ اور بعد اُسکے آپ نے کوئی نماز نہین پڑہی اور مغرب حضر اور سفر مین برابر ہے تین رکعات۔ حضر اور سفر مین کم نہین ہوتی اور یہ وتر دن کی ہے اور بعد اُسکے دو رکعتین پڑہی ہین۔ کہا ابو عیسٰے نے یہ حدیث حسن ہے مینے محمد سے سُنا ہے کہ کہتا میرے نزدیک ابن ابی لیلے نے اس حدیث سے کوئی حدیث عمدہ تر روایت نہین کی

باب درمیان دو نمازون کے جمع کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے اُسنے ابی الطفیل سے اُسنے معاذ بن جبل سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک مین تھے۔ جب آفتاب ڈھلنے سے پہلے کوچ کرتے تو ظہر کو موخر کرتے یہان تک کہ اُسکو عصر تک موخر کرتے پہر اُن دونو کو جمع کرکے پڑہتے۔ اور جب بعد ڈھلنے آفتاب کے کوچ کرتے تو عصر کو ظہر کی جلدی ہی کرتے اور ظہر اور عصر کو جمع کرکے پڑہتے پہر سیر کرتے۔ اور جب مغرب سے پہلے کوچ کرتے تو مغرب کو موخر کرتے یہان تک کہ اُسکو عشا کے ساتھ پڑہتے اور جب بعد مغرب کے کوچ کرتے تو عشا کی جلدی ہی کرتے اور اُسکو مغرب کے ساتھ پڑہتے اور اس باب مین روایت ہے حضرت علی رضؓ اور ابن عمرؓ اور انسؓ اور عبد اللہ بن عمروؓ اور عائشہ اور ابن عباس اور اسامہ بن زید اور جابر سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسٰے نے اور روایت کی ہے یہ حدیث علی بن مدینی نے احمد بن حنبل سے اُسنے قتیبہ سے اور حدیث معاذ کی حسن غریب ہے قتیبہ اس سے منفرد ہوا ہے ہم نہین جانتے کہ سوا اُسکے اور کسی نے لیث سے روایت کی ہو اور حدیث لیث کی جو یزید بن ابی حبیب سے ہے اُسنے روایت کی ہے ابی الطفیل سے اُسنے معاذ سے غریب ہے اور معروف اہل علم کے نزدیک حدیث معاذ کی ہے جو طریق ابی الزبیر سے بواسطہ ابی الطفیل کے معاذ سے ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ تبوک مین ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشا کو جمع کیا۔ روایت کیا اسکو قرہ بن خالد اور سفیان ثوری اور مالک اور کئی اور لوگون نے ابی الزبیر مکی سے اور ساتھ اسی حدیث کے کہتا ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کہتے ہین کہ سفر مین دو نمازون کو ایک وقت مین جمع کرنے مین کچھ خوف نہین

حدثنا هناد نا عبدة عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر انه استغيث على بعض اهله فجدّ به السير واخّر المغرب حتى غاب الشفق ثم نزل فجمع بينهما ثم اخبرهم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يفعل ذلك اذا جدّ به السيرُ **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح

باب ماجاء في صلوٰة الاستسقاء

حدثنا يحيى بن موسى نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهري عن عبّاد بن تميم عن عمّه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج بالناس يستسقي فصلى بهم ركعتين جهر بالقراءة فيهما وحوّل رداءه ورفع يديه واستسقى واستقبل القبلة وفي الباب عن ابن عبّاس وابي هريرة وانس وابي اللحم **قال** ابو عيسى حديث عبد الله بن زيد حديث حسن صحيح وعلى هذا العمل عند اهل العلم وبه يقول الشافعي واحمد واسحق وا عم عباد بن تميم هو عبد الله بن زيد بن عاصم المازني **حدثنا** قتيبة نا الليث عن خالد بن يزيد عن سعيد بن ابي هلال عن يزيد بن عبد الله عن عمير مولى ابي اللحم عن ابي اللحم انه رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم عند احجار الزيت يستسقي وهو مقنع بكفيه يدعو **قال** ابو عيسى كذا قال قتيبة في هذا الحديث عن ابي اللحم ولا نعرف له عن النبي صلى الله عليه وسلم الا هذا الحديث الواحد وعمير مولى ابي اللحم قد روى عن النبي صلى الله عليه وسلم احاديث وله صحبة **حدثنا** قتيبة نا حاتم بن اسماعيل عن هشام بن اسحق وهو ابن عبد الله بن كنانة عن ابيه قال ارسلني الوليد بن عقبة وهو امير المدينة الى ابن عباس اسأله عن استسقاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فاتيته فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج متبذّلاً متواضعاً متضرّعاً حتى اتى المصلى فلم يخطب خطبتكم هذه ولكن لم يزل في الدعاء والتضرع والتكبير وصلى ركعتين كما كان يصلي في العيد **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمود بن غيلان نا وكيع عن سفيان عن هشام بن اسحاق بن عبد الله بن كنانة عن ابيه فذكر نحوه وزاد فيه متخشعاً **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وهو قول الشافعي قال يصلي صلوٰة الاستسقاء نحو صلوٰة العيدين يكبر

حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ وہ اپنی ایک بیوی[1] کے لیے اعانت طلب کیا گیا تو اُسنے سیر مین کوشش کی اور مغرب کو موخر کیا یہانتک کہ سرخی غائب ہو گئی پھر سواری سے اُترا اور دو نمازون کو جمع کیا پھر عبد اللہ بن عمر نے لوگون کو خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے جب کہ اُنکو سیر مین جلدی ہوتی کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب نماز استسقا کے بیان مین

حدیث کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے عباد بن تمیم سے اُسنے اپنے چچا سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگونکے ساتھ نماز استسقا پڑھنے کے لیے نکلے سو آپنے اُنکو دو رکعتین پڑھائین اُن دونون مین قرأت اونچی پڑھی اور اپنی چادر کو پھیرا۔ اور ہاتھونکو بلند کیا اور مینھ طلب کیا اور قبلہ کی طرف متوجہ ہوے۔ اور اس باب مین روایت ہو ابن عباس اور ابی ہریرہ اور انس اور ابی اللحم سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ بن زید کی حسن صحیح ہو۔ اور اسی پر اہل علم کے نزدیک عمل ہو۔ اور یہی کہتا ہو شافعی اور احمد اور اسحاق۔ اور نام عباد بن تمیم کے چچا کا عبد اللہ بن زید بن عاصم مازنی ہو

حدیث کی ہمسے قتیبہ نے لیث سے اُسنے خالد بن یزید سے اُسنے سعید بن ابی ہلال سے اُسنے یزید بن عبد اللہ سے اُسنے عمیر سے جو ابی اللحم کا غلام ہو اُسنے ابی اللحم سے یہ کہ اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو احجار الزیت (نام جگہ کا ہو مدینہ کے قریب) کے پاس دیکھا اسی حالت مین کہ ہاتھوں مبارک کو کھڑا کرکے دعا مانگ رہے تھے کہا ابو عیسیٰ نے ایسا ہی کہا قتیبہ نے اس حدیث مین یہ روایت ہو ابی اللحم سے اور سوا اس حدیث ایک کے کوئی اور حدیث اسکی آنحضرت سے معروف نہین۔ اور عمیر جو ابی اللحم کا غلام ہو اُسنے کئی حدیثین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہین اور اسکی آنحضرت سے صحبت ہی

حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حاتم بن اسمعیل نے ہشام بن اسحاق سے اور یہ عبد اللہ بن کنانہ کا بیٹا ہو اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے مجھے ولید بن عقبہ نے جو مدینہ کا حاکم تھا ابن عباس کیطرف بھیجا کہ اُس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا حال پوچھو (میں نے) اُس سے ملاقات کی (اور پوچھا) پس کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جریدہ حالت مین تواضع اور عاجزی کرتے ہوے نکلے تاکہ مصلے پاس آئے اور تمھارا اس خطبہ کیطرح خطبہ نہین پڑھا لیکن بہت دیر تک دعا اور عاجزی اور تکبیر مین رہے اور دو رکعتین پڑھین جیسا کہ عید کے لیے پڑھتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہو

حدیث بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث بیان کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے ہشام بن اسحاق بن عبد اللہ بن کنانہ سے اُسنے اپنے باپ سے پس ذکر کیا اُسنے مثل اسکی اور متخشعا کا لفظ زیادہ ذکر کیا یعنی خشوع کرتے ہوئے نکلے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہو اور یہی ہو قول شافعی کا کہ نماز استسقا کی نماز عیدین کیطرح پڑھے

[1] عبد اللہ بن عمر کی بیوی صفیہ بیمار تھی اسکو بیہوشی کی خبر راستہ مین پہونچی تو اُسنے راہ مین سیر مین جلدی کی اور دو نمازونکو جمع کرکے پڑھا جیسا کہ متن مین مذکور ہے ۱۲ ملا شرح مرحوم

فی الرکعۃ الاولی سبعا و فی الثانیۃ خمسا واحتج بحدیث ابن عباس **قال** ابو عیسیٰ وروی عن مالک بن انس انہ قال لا یکبر فی صلوٰۃ الاستسقاء کما یکبر فی صلوٰۃ العیدین **باب فی صلوٰۃ الکسوف** **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید عن سفیان عن حبیب بن ابی ثابت عن طاؤس عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلی فی کسوف فقرأ ثم رکع ثم قرأ ثم رکع ثم قرأ ثم رکع ثم سجد سجدتین والاخرٰی مثلہا وفی الباب عن علی وعائشۃ وعبداللہ بن عمرو النعمان بن بشیر والمغیرۃ بن شعبۃ وابی مسعود وابی بکرۃ وسمرۃ وابن مسعود واسماء ابنۃ ابی بکر وابن عمر وقبیصۃ الهلالی وجابر بن عبداللہ وابی موسی وعبدالرحمن بن سمرۃ وابی بن کعب **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح وقد روی عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلی فی کسوف اربع رکعات فی اربع سجدات وبہ یقول الشافعی واحمد واسحاق قال واختلف اهل العلم فی القرأۃ فی صلوٰۃ الکسوف فرای بعض اهل العلم ان یسر بالقراءۃ فیہا بالنہار ورای بعضہم ان یجہر بالقراءۃ فیہا کنحو صلوٰۃ العیدین والجمعۃ وبہ یقول مالک واحمد واسحق یرون الجہر فیہا قال الشافعی لا یجہر فیہا وقد صح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلتا الروایتین صح عنہ انہ صلی اربع رکعات فی اربع سجدات وصح عنہ انہ صلی ست رکعات فی اربع سجدات وہذا عند اهل العلم جائز علی قدر الکسوف ان تطاول الکسوف فصلی ست رکعات فی اربع سجدات فہو جائز وان صلی اربع رکعات فی اربع سجدات واطال القراءۃ فہو جائز ویروی اصحابنا ان یصلی صلوٰۃ الکسوف فی جماعۃ فی کسوف الشمس والقمر **حدثنا** محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نا یزید بن زریع نا معمر عن الزہری عن عروۃ عن عائشۃ انہا قالت خسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالناس فاطال القراءۃ ثم رکع فاطال الرکوع ثم رفع راسہ فاطال القراءۃ وہی دون الاولی ثم رکع فاطال الرکوع وہو دون الاول ثم رفع راسہ فسجد ثم فعل ذلک فی الرکعۃ الثانیۃ

پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہو اور دوسری میں پانچ۔ اور دلیل پکڑی شافعی نے ساتھ حدیث ابن عباس کے کہا ابو عیسیٰ نے اور مروی ہے مالک بن انس سے کہ کہا انہوں نے نماز استسقا میں تکبیر نہ کہے جیسا کہ عیدین کی نماز میں تکبیر کہتا ہے **باب** نماز کسوف کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے سفیان سے انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے گہن میں نماز پڑھی سو آپ نے قرأت پڑھی پھر رکوع کیا پھر قرأت پڑھی پھر رکوع کیا پھر قرأت پڑھی۔ پھر رکوع کیا پھر دو سجدے کیے اور دوسری رکعت مثل اس کے۔ اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور عائشہ اور عبداللہ بن عمرو اور نعمان بن بشیر اور مغیرہ بن شعبہ اور ابی مسعود اور ابی بکرہ اور سمرہ اور ابن مسعود اور اسماء بنت ابی بکر اور ابن عمر اور قبیصہ ہلالی اور جابر بن عبداللہ اور ابی موسیٰ اور عبدالرحمن بن سمرہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن صحیح ہے اور مروی ہے بواسطہ ابن عباس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نماز پڑھی آپ نے گہن میں چار رکوع چار سجدوں میں اور ساتھ اس کے کہتا ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کہا ابو عیسیٰ نے اور اہل علم نے نماز گہن کی قرأت میں اختلاف کیا ہے۔ سو بعض اہل علم کا مذہب ہے کہ قرأت اس میں دن میں آہستہ پڑھے اور بعض کا مذہب ہے کہ اس میں قرأت پکار کر پڑھے مثل نماز عیدین اور جمعہ کے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے مالک اور احمد اور اسحاق ان کا مذہب اس میں قرأت اونچی پڑھنے کا ہے۔ کہا شافعی نے قرأت اس میں اونچی نہ پڑھے۔ اور نبی صلعم سے دونوں روایتیں ثابت ہیں ایک یہ ثابت ہے کہ آپ نے چار رکوع چار سجدوں میں کیے دوسرے یہ ثابت ہے کہ آپ نے چھ رکوع چار سجدوں میں کیے۔ اور یہ اہل علم کے نزدیک جائز ہے موافق قدر گہن کے اگر گہن دیر تک رہے اور چھ رکوع چار سجدوں میں کرے تو جائز ہے۔ اور اگر چار رکوع چار سجدوں میں کرے اور قرأت کو لمبی کرے تو یہ بھی جائز ہے اور ہمارے اصحاب کا یہ مذہب ہے کہ نماز گہن آفتاب اور چاند کی جماعت سے پڑھے **حدیث** کی ہم سے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن زریع نے کہا حدیث کی ہم سے معمر نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے کہ کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آفتاب کو گہن لگا سو رسول اللہ صلعم نے لوگوں کو نماز پڑھائی پس قرأت کو لمبی کیا پھر رکوع کیا اور رکوع کو لمبا کیا۔ پھر سر مبارک کو اٹھایا اور قرأت کو لمبی کیا اور یہ قرأت پہلی قرأت سے کم تھی۔ پھر رکوع کیا اور رکوع کو لمبا کیا۔ اور یہ رکوع پہلے رکوع سے کم تھا پھر سر مبارک کو اٹھایا اور سجدہ کیا۔ پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا

۱ استسقا خشک سالی میں اللہ تعالیٰ سے وجہ مخصوص پر جو شرع میں ثابت ہو مینہ مانگنے کو کہتے ہیں اور استسقا تین طرح پر آنحضرت سے مروی ہے ایک محض دعا ہے اللہ تعالیٰ سے طلب کرنی خواہ ہو یا جماعت میں دوسرے یہ کہ نماز کے بعد (خواہ نفلی ہو) دعا مانگنی تیسرے یہ کہ جنگل میں جا کر دو رکعتوں کے خطبہ پڑھ کے دعا مانگنی یہی مذہب ہے امام مالک اور ابو یوسف اور محمد کا۔ امام احمد سے خطبہ مروی نہیں بلکہ اسکی جگہ دعا اور استغفار پڑھنا چاہیے جمہور کے نزدیک جنگل میں جا کر نماز پڑھنی سنت ہے برخلاف امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے اور متاخرین حنفیہ کا فتویٰ صاحبین کے قول پر ہے کہ یہ دو رکعت مشروع ہیں۔ زاد المعاد میں لکھا ہے کہ استسقا آنحضرت سے چھ طور پر ثابت ہے۔ والتوضیح فی فضل الباری ترجمہ صحیح البخاری ۱۲ لہ

قال ابو عیسٰی هذا حدیث حسن صحیح وبهذا الحدیث یقول الشافعی واحمد واسحاق یرون صلوٰة الكسوف اربع ركعات فی اربع سجدات قال الشافعی یقرأ فی الركعة الاولی بام القراٰن ونحوا من سورة البقرة سرًّا ان كان بالنهار ثم ركع ركوعا طویلا نحوا من قراءته ثم رفع راسه بتكبیر وثبت قائما كما هو وقرأ ایضا بام القراٰن ونحوا من اٰل عمران ثم ركع ركوعا طویلا نحوا من قراءته ثم رفع راسه ثم قال سمع الله لمن حمده ثم سجد سجدتین تامتین ویقیم فی كل سجدة نحوا مما اقام فی ركوعه ثم قام فقرأ بام القراٰن ونحوا من سورة النساء ثم ركع ركوعا طویلا نحوا من قراءته ثم رفع راسه بتكبیر وثبت قائما ثم قرأ نحوا من سورة المائدة ثم ركع ركوعا طویلا نحوا من قراءته ثم رفع فقال سمع الله لمن حمده ثم سجد سجدتین ثم تشهد وسلم **باب** كیف القراءة فی الكسوف **حدثنا** محمود بن غیلان نا وكیع نا سفیان عن الاسود بن قیس عن ثعلبة بن عباد عن سمرة بن جندب قال صلی بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فی كسوف لا نسمع له صوتا وفی الباب عن عائشة **قال** ابو عیسٰی حدیث سمرة بن جندب حدیث حسن صحیح غریب وقد ذهب بعض اهل العلم الی هذا وهو قول الشافعی **حدثنا** ابو بكر محمد بن ابان نا ابراهیم بن صدقة عن سفیان بن حسین عن الزهری عن عروة عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی صلوٰة الكسوف وجهر بالقراءة فیها **قال** ابو عیسٰی هذا حدیث حسن صحیح وروی ابو اسحاق الفزاری عن سفیان بن حسین نحوه وبهذا الحدیث یقول مالك واحمد واسحاق **باب** ما جاء فی صلوٰة الخوف **حدثنا** محمد بن عبد الملك بن ابی الشوارب نا یزید بن زریع نا معمر عن الزهری عن سالم عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی صلوٰة الخوف باحدی الطائفتین ركعة والطائفة الاخری مواجهة العدو ثم انصرفوا فقاموا فی مقام اولئك وجاء اولئك فصلی بهم ركعة اخری ثم سلم علیهم فقام هؤلاء فقضوا ركعتهم وقام هؤلاء فقضوا ركعتهم وفی الباب عن جابر وحذیفة وزید بن ثابت وابن عباس وابی هریرة وابن مسعود وسهل بن ابی حثمة وابن عیاش الزرقی واسمه زید بن صامت وابی بكرة **قال** ابو عیسٰی وقد ذهب مالك بن انس فی صلوٰة الخوف الی حدیث سهل بن ابی حثمة وهو قول الشافعی وقال احمد قد روی عن النبی صلی الله علیه وسلم

کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ساتھ اسی حدیث کے کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں کہ نماز گہن کی چار رکوع ہیں چار سجدوں میں۔ کہا شافعی نے پہلی رکعت میں الحمد اور سورہ بقر آہستہ پڑھے اگر دن ہو۔ پھر اسی قرأت کی برابر رکوع لمبا کرے پھر سر کو تکبیر کے ساتھ اٹھائے اور کھڑا ہو کر ٹھہرا رہے جیسا کہ ہے اور پھر الحمد اور سورہ آل عمران پڑھے پھر اسی قرأت کی برابر رکوع لمبا کرے پھر سر کو اٹھاتے پھر کہے سمع اللہ لمن حمدہ۔ پھر پورے دو سجدے کرے اور ہر ایک سجدہ میں اتنا ٹھہرے جتنا کہ رکوع میں ٹھہرا ہے پھر کھڑا ہو اور الحمد اور سورۂ نساء پڑھے پھر اسی قرأت کی برابر رکوع لمبا کرے۔ پھر سر کو تکبیر کے ساتھ اٹھائے اور کھڑا ہو کر ٹھہرا رہے پھر سورۂ مائدہ پڑھے۔ پھر اسی قرأت کی برابر رکوع لمبا کرے پھر سر اٹھائے اور کہے سمع اللہ لمن حمدہ پھر دو سجدے کرے پھر تشہد پڑھے اور سلام پھیرے **باب** گہن میں قرأت کس طرح ہو **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے اسود بن قیس سے اُسنے ثعلبہ بن عباد سے اُسنے سمرہ بن جندب سے کہ ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گہن کی نماز پڑھائی ہم آپ کی آواز نہیں سنتے تھے اور اس باب میں روایت ہے عائشہ سے **کہا** ابو عیسٰی نے حدیث سمرہ بن جندب کی حسن صحیح غریب ہے اور بعض اہل علم اسی طرف گئے ہیں۔ اور یہ قول شافعی کا ہے **حدیث** کی ہم سے ابو بکر محمد بن ابان نے کہا۔ حدیث کی ہم سے ابراہیم بن صدقہ نے سفیان بن حسین سے اُسنے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گہن کی نماز پڑھی اور اسمیں قرأت اونچی پڑھی کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کی ہے ابو اسحاق فزاری نے سفیان بن حسین سے مثل اسکے اور ساتھ اسی حدیث کے کہتا ہے مالک اور احمد اسحاق **باب** نماز خوف کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمد بن عبد الملک بن ابی شوارب نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن زریع نے کہا حدیث کی ہم سے معمر نے زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف کی ساتھ ایک دونوں گروہوں کے ایک رکعت پڑھی اور گروہ دوسرا سامنے دشمن کے تھا پھر وہ لوگ پھر گئے اور اُن لوگوں کی جگہ جا کھڑے ہوئے اور وہ لوگ آئے پس آپ نے اُنکے ساتھ دوسری رکعت پڑھی۔ پھر آپ نے اُنپر سلام پھیرا پھر یہ لوگ کھڑے ہوئے اور اپنی رکعت کو پورا کیا اور وہ لوگ بھی کھڑے ہوئے اور اپنی رکعت کو پورا کیا اور اس باب میں روایت ہے جابر اور حذیفہ اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابن مسعود اور سہل بن ابی حثمہ اور ابی عیاش زرقی اور نام اسکا زید بن صامت ہے اور ابی بکرہ رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسٰی نے اور مالک بن انس نماز خوف میں سہل بن ابی حثمہ کی حدیث کیطرف گیا ہے اور یہی کہا شافعی نے اور کہا احمد نے نماز خوف کی نبی صلعم سے کئی طرح مروی ہے

صلوۃ الخوف علی اوجہ وما اعلم فی ھذا الباب الا حدیثا صحیحا واختار حدیث سھل بن ابی حثمۃ وھکذا قال اسحق بن ابراھیم قال ثبتت الروایات عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوۃ الخوف ورای ان کل ما روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوۃ الخوف فھو جائزۃ وھذا علی قدر الخوف قال اسحق ولسنا نختار حدیث سھل بن ابی حثمۃ علی غیرہ من الروایات وحدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح وقد رواہ موسی بن عقبۃ عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ **حدثنا** محمد بن بشار عن یحیی بن سعید القطان نا یحیی بن سعید الانصاری عن القاسم بن محمد عن صالح بن خوات بن جبیر عن سھل بن ابی حثمۃ انہ قال فی صلوۃ الخوف قال یقوم الامام مستقبل القبلۃ وتقوم طائفۃ منھم معہ وطائفۃ من قبل العدو وجوھھم الی العدو فیرکع بھم رکعۃ ویرکعون لانفسھم رکعۃ ویسجدون لانفسھم سجدتین فی مکانھم ثم یذھبون الی مقام اولئک ویجئ اولئک فیرکع بھم رکعۃ ویسجد بھم سجدتین فھی لہ ثنتان ولھم واحدۃ ثم یرکعون رکعۃ ویسجدون سجدتین قال محمد بن بشار فسالت یحیی بن سعید عن ھذا الحدیث فحدثنی عن شعبۃ عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابیہ عن صالح بن خوات عن سھل بن ابی حثمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث یحیی بن سعید الانصاری وقال لی اکتبہ الی جنبہ ولست احفظ الحدیث ولکنہ مثل حدیث یحیی بن سعید الانصاری **قال** ابو عیسی وھذا حدیث حسن صحیح لم یرفعہ یحیی بن سعید الانصاری عن القاسم بن محمد وھکذا رواہ اصحاب یحیی بن سعید الانصاری موقوفا ورفعہ شعبۃ عن عبد الرحمن بن القاسم بن محمد وروی مالک بن انس عن یزید بن رومان عن صالح بن خوات عمن صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الخوف فذکر نحوہ **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح وبہ یقول مالک والشافعی واحمد واسحاق وروی عن غیر واحد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی باحدی الطائفتین رکعۃ رکعۃ فکانت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم رکعتان ولھم رکعۃ رکعۃ **باب** ماجاء فی سجود القرآن **حدثنا** سفیان بن وکیع نا عبد اللہ بن وھب عن عمرو بن الحارث عن سعید بن ابی ھلال عن عمر الدمشقی عن ام الدرداء عن ابی الدرداء قال سجدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدی عشرۃ سجدۃ منھا التی فی النجم وفی الباب عن علی وابن عباس وابی ھریرۃ وابن مسعود وزید بن ثابت

اور مین اس باب مین تمام حدیثون کو صحیح ہی جانتا ہون اور مین حدیث سہل بن ابی حثمہ کی اختیار کرتا ہون اور ایسا ہی کہا ہے اسحاق بن ابراہیم نے کہا انہون نے ہم ہی صلعم سے نماز خوف کے بارہ مین کئی روایات ثابت کرتے ہین اور کہا اُسنے اور جو روایت کہ نبی صلعم سے نماز خوف مین مروی ہے سو وہ جائز ہے اور یہ خوف کے اندازہ پر ہے کہا اسحاق نے ہم سہل بن ابی حثمہ کی حدیث کو اور روایتون پر اختیار نہین کرتے۔ اور حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے اور روایت کیا اُسکو موسی بن عقبہ نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلعم سے مثل اُسکے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے یحیی بن سعید قطان سے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید انصاری نے قاسم بن محمد سے اُسنے صالح بن خوات بن جبیر سے اُسنے سہل بن ابی حثمہ سے یہ کہ کہا اُسنے نماز خوف مین امام قبلہ کے سامنے کھڑا ہوا اور ایک جماعت اُنمین سے اُسکے ساتھ کھڑی ہو۔ اور ایک جماعت سامنے دشمن کے منہ اُنکے دشمن کیطرف ہون پس امام اُنکے ساتھ ایک رکعت پڑھے اور بذات خود ایک رکوع اور دو سجدے اسی مکان مین کرلین پھر اُنکی جگہ چلے جائین اور وہ جماعت آوے پس امام اُنکے ساتھ ایک رکوع کرے اور دو سجدے سو وہ نماز امام کے واسطے دو رکعت ہو جائیگی اور اُنکے لیے ایک رکعت پھر وہ لوگ ایک رکوع اور دو سجدے کرلین کہا محمد بن بشار نے مینے یحیی بن سعید سے اس حدیث کی بابت سوال کیا پس اُسنے مجھے شعبہ سے روایت کی اُسنے عبد الرحمن بن قاسم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے صالح بن خوات سے اُسنے سہل بن ابی حثمہ سے اُسنے نبی صلعم سے مثل حدیث یحیی بن سعید الانصاری کے اور مجھسے اُسنے کہا اسکو اُسکے برابر لکھ دے اور مین اس حدیث کو یاد نہین رکھتا۔ لیکن وہ حدیث مثل یحیی بن سعید الانصاری کے ہے کہا ابو عیسی نے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسکو یحیی بن سعید الانصاری نے قاسم بن محمد سے مرفوع نہین کیا۔ اور ایسا ہی یحیی بن سعید انصاری کے ساتھیون نے اسکو موقوف روایت کیا ہے۔ اور مرفوع کیا ہے اسکو شعبہ نے عبد الرحمن بن قاسم بن محمد سے اور روایت کی ہے مالک بن انس نے یزید بن رومان سے اُنہو صالح بن خوات سے اُسنے اُس شخص سے کہ جسنے نبی صلعم کے ساتھ نماز خوف کی پڑھی ہے پس اسنے اُسکے مثل ذکر کیا کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی کہتا ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور کئی ایک سے مروی ہے کہ نبی صلعم نے ساتھ ایک کے دونون گروہون سے ایک ایک رکعت پڑھی پس وہ نماز نبی صلعم کے لیے دو رکعت ہوگئی اور انکے لیے ایک ایک رکعت **باب** سجود قرآن کے بیان مین **حدیث** بیان کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن وہب نے عمرو بن حارث سے اُنہو سعید بن ابی ہلال سے اُسنے عمر دمشقی سے اُسنے ام الدرداء سے اُسنے ابی الدرداء سے کہا اُسنے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیارہ سجدے کیے ہین ایک انہین سے وہ ہے جو سورہ نجم مین ہے اور اس باب مین روایت ہے حضرت علی اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابن مسعود اور زید بن ثابت

وعمرو بن العاص **قال** ابو عيسى حديث ابى الدرداء حديث غريب لا نعرفه الا من حديث سعيد بن ابى هلال عن عمر الدمشقى **حدثنا** عبد الله
بن عبد الرحمن نا عبد الله بن صالح نا الليث بن سعد عن خالد بن يزيد عن سعيد بن ابى هلال عن عمر وهو ابن حيان الدمشقى قال سمعت مخبرا يخبرنى عن ام الدرداء عن ابى الدرداء
قال سجدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم احدى عشرة سجدة منها التى فى النجم وهذا اصح من حديث سفيان بن وكيع عن عبد الله
بن وهب **باب** فى خروج النساء الى المساجد **حدثنا** نصر بن على نا عيسى بن يونس عن الاعمش عن مجاهد قال كنا عند ابن عمر
فقال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ائذنوا للنساء بالليل الى المساجد فقال ابنه والله لا ناذن لهن يتخذنه دغلا فقال فعل الله
بك وفعل اقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وتقول لا ناذن وفى الباب عن ابى هريرة وزينب امراة عبد الله ابن مسعود وزيد بن مسعود
وزيد بن خالد **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح **باب** فى كراهية البزاق فى المسجد **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى
بن سعيد عن سفيان عن منصور عن ربعى بن حراش عن طارق بن عبد الله المحاربى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كنت
فى الصلوة فلا تبزق عن يمينك ولكن خلفك او تلقاء شمالك او تحت قدمك اليسرى وفى الباب عن ابى سعيد وابن عمر وانس وابى هريرة
قال ابو عيسى حديث طارق حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم وسمعت الجارود يقول سمعت وكيعا يقول لم يكذب
ربعى بن حراش فى الاسلام كذبة وقال عبد الرحمن بن مهدى اثبت اهل الكوفة منصور بن المعتمر **حدثنا** قتيبة نا ابو عوانة عن
قتادة عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البزاق فى المسجد خطيئة وكفارتها دفنها **قال** ابو عيسى هذا حديث
حسن صحيح **باب** فى السجدة فى اذا السماء انشقت واقرأ باسم ربك الذى خلق **حدثنا** قتيبة بن سعيد نا سفيان بن عيينة عن
ايوب بن موسى عن عطاء بن ميناء عن ابى هريرة قال سجدنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فى اقرأ باسم ربك واذا السماء انشقت
حدثنا قتيبة نا سفيان عن يحيى بن سعيد عن ابى بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن عمر بن عبد العزيز عن ابى بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام

اور عمرو بن العاص سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی الدرداء کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق سعید بن ابی ہلال سے جو راوی ہیں عمر دمشقی سے
حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے خالد بن یزید سے انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے
انہوں نے عمر سے جو بیٹا حیان دمشقی کا ہے کہا انہوں نے سنا میں نے ایک مخبر سے جو خبر دیتا تھا ام الدرداء سے انہوں نے روایت کی ابی الدرداء سے کہا انہوں نے میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ گیارہ سجدے کیے ہیں ایک ان میں سے وہ ہے جو سورہ نجم میں ہے اور یہ صحیح ہے حدیث سفیان بن وکیع سے جو روایت کی انہوں نے عبد اللہ بن وہب سے **باب**
مسجدوں کی طرف عورتوں کے نکلنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے انہوں نے مجاہد سے کہا انہوں نے ہم ابن عمر
کے پاس تھے پس کہا انہوں نے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو رات میں مسجدوں کی طرف نکلنے کا اذن دو پس کہا انکے بیٹے نے قسم ہے اللہ کی
ہم انکو اذن نہیں دینگے وہ تو ایک حیلہ پکڑ لینگی پس کہا عبد اللہ نے اللہ تعالیٰ تجھے خوار کرے میں کہتا ہوں فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تو کہتا ہے ہم اذن
نہیں دینگے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ اور زینب سے جو عبد اللہ بن مسعود کی بیوی ہیں اور زید بن مسعود اور زید بن خالد سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے
باب مسجد میں تھوکنے کی کراہت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید نے سفیان سے انہوں نے منصور سے انہوں نے
ربعی بن حراش سے انہوں نے طارق بن عبد اللہ محاربی سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تو نماز میں ہو تو اپنی دائیں طرف نہ تھوک لیکن اپنے
پیچھے یا بائیں طرف یا بائیں قدم کے نیچے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید اور ابن عمر اور انس اور ابو ہریرہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث طارق کی
حسن صحیح ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے اور سنا میں نے جارود سے کہ کہتا سنا میں نے وکیع سے کہ کہتا ربعی بن حراش نے حالت اسلام میں کوئی جھوٹ نہیں بولا اور کہا
عبد الرحمان بن مہدی نے اہل کوفہ سے قوی تر منصور بن معتمر ہیں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے کہا
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور کفارہ اسکا دفن کرنا اسکا ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اذا السماء انشقت اور
اقرأ باسم ربک الذی خلق کے سجدہ کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے ایوب بن موسیٰ سے انہوں نے عطاء بن میناء سے
انہوں نے ابو ہریرہ سے کہا انہوں نے سجدہ کیا ہم نے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقرأ باسم ربک اور اذا السماء انشقت میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے
سفیان نے انہوں نے یحییٰ بن ابی سعید سے انہوں نے ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انہوں نے عمر بن عبد العزیز سے انہوں نے ابی بکر بن عبد الرحمان بن حارث بن ہشام سے۔

ف۱ یعنی میں آنحضرت کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تو اپنی رائے سے اسکا مقابلہ کرتا ہے عورتوں کا مسجد کی طرف نماز کے واسطے آنا جائز ہے مگر بشرطیکہ فساد سے امن ہو جیسا کہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
کا یہ مدلول ہے کہ اگر آنحضرت اس وقت کا حال دیکھتے کہ عورتوں نے جو کچھ بدعات نکالے ہیں تو انکو مسجد کی طرف آنے سے منع کر دیتے جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتیں منع کی گئی ہیں ۱۲

عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله وفی الحدیث اربعة من التابعین بعضهم عن بعض **قال** ابوعیسی حدیث
ابی هریرة حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم یرون السجود فی اذا السماء انشقت واقرأ باسم ربك **باب**
ماجاء فی السجدة فی النجم **حدثنا** هارون بن عبد الله البزاز نا عبد الصمد بن عبد الوارث نا ابی عن ایوب عن عکرمة عن
ابن عباس قال سجد رسول الله صلی الله علیه وسلم فیها یعنی النجم والمسلمون والمشرکون والجن والانس وفی الباب عن ابن مسعود
وابی هریرة **قال** ابوعیسی حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم یرون السجود فی سورة النجم
وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم لیس فی المفصل سجدة وهو قول مالك بن انس والقول الاول اصح
وبه یقول الثوری وابن المبارك والشافعی واحمد واسحاق **باب** ماجاء من لم یسجد فیه **حدثنا** یحیی بن موسی نا وکیع عن ابن ابی
ذئب عن یزید بن عبد الله بن قسیط عن عطاء بن یسار عن زید بن ثابت قال قرأت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم النجم فلم یسجد
فیها **قال** ابوعیسی حدیث زید بن ثابت حدیث حسن صحیح وتاول بعض اهل العلم هذا الحدیث فقال انما ترك النبی صلی الله علیه
وسلم السجود لان زید بن ثابت حین قرأ فلم یسجد لم یسجد النبی صلی الله علیه وسلم وقالوا السجدة واجبة علی من سمعها ولم یرخصوا
فی ترکها وقالوا ان سمع الرجل وهو علی غیر وضوء فاذا توضأ سجد وهو قول سفیان واهل الکوفة وبه یقول اسحاق وقال بعض اهل العلم
انما السجدة علی من اراد ان یسجد فیها والتمس فضلها ورخصوا فی ترکها قالوا ان اراد ذلك واحتجوا بالحدیث المرفوع حدیث زید بن ثابت
قال قرأت علی النبی صلی الله علیه وسلم النجم فلم یسجد فقالوا لو کانت السجدة واجبة لم یترك النبی صلی الله علیه وسلم زیدا حتی کان
یسجد ویسجد النبی صلی الله علیه وسلم واحتجوا بحدیث عمر انه قرأ سجدة علی المنبر فنزل فسجد ثم قرأها فی الجمعة الثانیة فتهیأ الناس
للسجود فقال انها لم تکتب علینا الا ان نشاء فلم یسجد ولم یسجدوا وذهب بعض اهل العلم الی هذا وهو قول الشافعی واحمد

اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور اس حدیث میں چار تابعی ہیں بعض بعض سے روایت کرتے ہیں کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ
کی حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کے نزدیک عمل اسیر ہے کہ سورت اذا السماء انشقت اور اقرأ باسم ربک میں سجدہ ہے **باب** سورۂ نجم کے سجدہ کے بیان میں حدیث
کی ہمسے ہارون بن عبداللہ بزاز نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالصمد بن عبدالوارث نے ابی ایوب سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُنہوں نے سجدہ کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسمیں (یعنی نجم میں) اور مسلمانوں اور مشرکوں اور جنوں اور آدمیوں نے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور ابوہریرہ سے
کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن صحیح ہے اور عمل بعض اہل علم کے نزدیک اسیر ہے کہ سورۂ نجم میں سجدہ ہے۔ اور کہا بعض اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ
وغیرہ سے مفصل میں کوئی سجدہ نہیں ہے اور یہ قول مالک بن انس کا ہے اور پہلا قول صحیح ہے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور
اسحاق رضی اللہ عنہم اجمعین **باب** جسنے اسمیں سجدہ نہیں کیا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے ابن ابی ذئب سے
اُسنے یزید بن عبداللہ بن قسیط سے اُسنے عطاء بن یسار سے اُسنے زید بن ثابت سے کہا اُسنے میںنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۂ نجم پڑھی
پس آپنے اسمیں سجدہ نکیا کہا ابوعیسیٰ نے حدیث زید بن ثابت کی حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم نے اس حدیث کی تاویل کی ہے اور کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
سجدہ تو اسلیے ترک کیا ہے کہ زید بن ثابت نے جبکہ پڑھا تھا تو سجدہ نہیں کیا تھا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سجدہ نہیں کیا اور کہا انہوں نے سجدہ واجب ہے اسپر
جو اسکو سنے اور اسکے ترک کرنے میں انہوں نے رخصت نہیں دی اور کہا انہوں نے اگر آدمی ایسی حالت میں سنے کہ بے وضو ہو تو جسوقت وضو کرے سجدہ کرے اور یہ قول
ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتا ہے اسحاق اور کہا بعض اہل علم نے سجدہ اسی شخص پر ہے جو سجدہ کرنے کا ارادہ کرے اور اسکی فضیلت کو چاہے اور انہوں نے اسکے
ترک کرنے میں رخصت دی ہے کہا انہوں نے اگر اُسکی مرضی ہو تو سجدہ کرے اور دلیل حدیث مرفوع زید بن ثابت کی ہے کہا انہوں نے میںنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۂ
نجم پڑھی تو آپنے اسمیں سجدہ نہ کیا پس کہا انہوں نے اگر سجدہ واجب ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کبھی زید کو نہ چھوڑتے تاکہ وہ سجدہ کرتا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی سجدہ
کرتے اور نیز دلیل انکی حدیث حضرت عمرؓ کی ہے کہ انہوں نے منبر پر آیت سجدہ پڑھی پس اسمیں سجدہ کیا پھر دوسرے جمعہ میں بھی اسکو پڑھا اور لوگ سجدہ کرنے کے واسطے
تیار ہوئے پس فرمایا آپنے یہ سجدہ ہمپر واجب نہیں کیا گیا مگر کہ ہماری مرضی ہو پس انہوں نے سجدہ نہ کیا۔ اور اہل علم اسکی طرف گئے ہیں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا

سلہ غرض انکی یہ ہے کہ قاری بمنزلہ امام کے سامع کے لیے ہوتا ہے پس اگر قاری سجدہ نکرے تو سامع پر بھی سجدہ نہیں ہوتا اور بعض لوگوں نے جواب دیا ہے کہ سجدہ متصل پڑھنے کے ساتھ ہی واجب نہیں ہوتا تو احتمال
ہے کہ آنحضرت نے کسی اور وقت میں کرلیا ہو یا قرات اُسنے مکروہ وقت میں پڑھی ہو یا اسواسطے اسوقت نہ کیا ہو کہ معلوم ہوجائے کہ جلدی بجا لانا اسکا واجب نہیں جواب اسکا یہ ہے کہ احکام شرعی احتمالات سے ثابت نہیں ہوتے

باب ماجاء في السجدة في صٓ **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان عن ايوب عن عكرمة عن ابن عباس قال رايت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يسجد في صٓ قال ابن عباس وليست من عزائم السجود **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح واختلف
اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم في هذا فراى بعض اهل العلم ان يسجد فيها وهو قول سفيان وابن المبارك
والشافعي واحمد واسحاق وقال بعضهم انها توبة نبي ولم يروا السجود فيها **باب** في السجدة في الحج **حدثنا** قتيبة نا ابن لهيعة
عن مشرح بن هاعان عن عقبة بن عامر قال قلت يا رسول الله فضلت سورة الحج بان فيها سجدتين قال نعم ومن لم يسجدهما
فلا يقرأهما **قال** ابو عيسى هذا حديث ليس اسناده بالقوي واختلف اهل العلم في هذا فروي عن عمر بن الخطاب وابن عمر انهما قالا فضلت
سورة الحج بان فيها سجدتين وبه يقول ابن المبارك والشافعي واحمد واسحاق وراى بعضهم فيها سجدة وهو قول سفيان الثوري و
مالك واهل الكوفة **باب** ماجاء ما يقول في سجود القرآن **حدثنا** قتيبة نا محمد بن يزيد بن خنيس نا الحسن بن محمد بن عبيد الله
بن ابي يزيد قال قال لي ابن جريج يا حسن اخبرني عبيد الله بن ابي يزيد عن ابن عباس قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله
اني رايتني الليلة وانا نائم كاني اصلي خلف شجرة فسجدت فسجدت الشجرة لسجودي فسمعتها وهي تقول اللهم اكتب لي بها عندك اجرا وضع
عني بها وزرا واجعلها لي عندك ذخرا وتقبلها مني كما تقبلتها من عبدك داود قال الحسن قال لي ابن جريج قال لي جدك قال ابن عباس فقرأ
النبي صلى الله عليه وسلم سجدة ثم سجد فقال ابن عباس فسمعته وهو يقول مثل ما اخبره الرجل عن قول الشجرة وفي الباب عن ابي سعيد
قال ابو عيسى هذا حديث غريب من حديث ابن عباس لا نعرفه الا من هذا الوجه **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الوهاب
الثقفي نا خالد الحذاء عن ابي العالية عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في سجود القرآن بالليل سجد وجهي
للذي خلقه وشق سمعه وبصره بحوله وقوته **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح

باب سورہ صٓ کے سجدے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ایوب سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے
کہا انہوں نے دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سورہ صٓ میں سجدہ کرتے تھے۔ کہا ابن عباس نے اور یہ سو کدہ سجدوں سے نہیں ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث
حسن صحیح ہے اور اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے اسمیں اختلاف کیا ہے پس بعض اہل علم کا مذہب ہے کہ اسمیں سجدہ کرے اور یہ قول ہے سفیان
اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور کہا بعض نے یہ ایک نبی کی توبہ ہے اور انہوں نے اسمیں سجدہ نہیں دیکھا۔ **باب** سورہ حج کے سجدہ
کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے مشرح بن ہاعان سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے کہا انہوں نے کہا میں نے یا رسول اللہ یہ سورہ
حج اسلیے فضیلت دیگئی ہے کہ اسمیں دو سجدہ ہیں فرمایا آپنے ہاں۔ اور جو شخص ان دونو کو بجا نہ لاوے تو چاہیے کہ انکو پڑھے ہی نہیں۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث
ایسی ہے کہ سند اسکی قوی نہیں۔ اور اہل علم نے اسمیں اختلاف کیا ہے پس عمر بن الخطاب اور ابن عمر سے مروی ہے کہ کہا انہوں نے سورہ حج اسلیے فضیلت
دیگئی ہے کہ اسمیں دو سجدے ہیں۔ اور یہی کہتا ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔ اور بعض نے گمان کیا ہے کہ اسمیں ایک سجدہ ہے اور یہ قول
سفیان ثوری اور مالک اور اہل کوفہ کا ہے **باب** اس بیان میں کہ قرآن کے سجدہ میں کیا پڑھے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یزید
بن خنیس نے کہا حدیث کی ہمسے حسن بن محمد بن عبید اللہ بن ابی یزید نے کہا انہوں نے مجھے ابن جریج نے کہا اے حسن مجھے عبید اللہ بن ابی یزید نے ابن عباس سے
خبر دی ہے کہ کہا انہوں نے ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا سو کہا اسنے یا رسول اللہ میں نے آج رات میں دیکھا ہے اس حالت میں کہ سویا تھا گویا کہ میں ایک درخت کے نیچے نماز
پڑھ رہا ہوں پس میں نے سجدہ کیا سو درخت نے بھی میرے سجدہ کرنے کے واسطے سجدہ کیا پس میں نے سنا کہ وہ یہ کہتا تھا اللھم اکتب لی الخ اے اللہ میرے لیے بسبب اس سجدہ کے اپنے پاس
ثواب لکھ اور بسبب اسکے مجھسے گناہ دور کر اور اسکو میرے لیے اپنے پاس ذخیرہ بنا اور مجھسے اسکو قبول کر جیسا کہ تو نے بندے اپنے داؤد سے قبول کیا ہے کہا حسن نے مجھے ابن جریج
نے کہا کہ تیرے دادے نے مجھ سے کہا ہے کہ ابن عباس نے کہا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدہ پڑھی پھر سجدہ کیا پھر کہا ابن عباس نے سنا میں نے آنحضرت سے کہ
وہ کہتے تھے مثل اسکے کہ خبر دی تھی مرد نے قول درخت سے اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث جو ابن عباس سے ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے **حدیث**
کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب ثقفی نے کہا حدیث کی ہمسے خالد حذاء نے ابی العالیہ سے انہوں نے عائشہ سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو قرآن کے سجدہ میں
کہتے تھے سجد وجہی للذی الخ سجدہ کیا ہے میرے منہ نے اس ذات کیواسطے جسنے اسکو پیدا کیا اور اسکے کان اور آنکھ کو پھاڑا ساتھ مدد اور قوت اپنی کے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے

ف جیسا کہ نسائی کی روایت میں ہے کہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سجد فی صٓ فقال سجدها داود علیہ السلام توبۃ ونسجدها شکرا یعنی حضرت داود نے یہ سجدہ توبہ کے لیے کیا تھا اور ہم
شکر کے واسطے کرتے ہیں غرض فائدہ یہ ہے کہ یہ سجدہ حضرت داود نے اپنی توبہ کے واسطے کیا تھا پس موکدہ نہیں ہے جو قرآن کے متعلق ہو ۱۲

باب ما ذكر فيمن فاته حزبه من الليل فقضاه بالنهار **حدثنا** قتيبة نا ابو صفوان عن يونس عن ابن شهاب ان السائب ابن يزيد وعبيد الله اخبراه عن عبد الرحمن بن عبد القاري قال سمعت عمر بن الخطاب يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نام عن حزبه او عن شيء منه فقرأه ما بين صلوة الفجر وصلوة الظهر كتب له كانما قرأه من الليل **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وابو صفوان اسمه عبد الله بن سعيد المكي وروى عنه الحميدي وكبار الناس **باب** ما جاء من التشديد في الذي يرفع راسه قبل الامام **حدثنا** قتيبة نا حماد بن زيد عن محمد بن زياد وهو ابو الحارث البصري ثقة عن ابي هريرة قال قال محمد صلى الله عليه وسلم اما يخشى الذي يرفع راسه قبل الامام ان يحول الله راسه راس حمار قال قتيبة قال حماد قال لي محمد بن زياد انما قال اما يخشى **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح ومحمد بن زياد هو بصري ثقة يكنى ابا الحارث **باب** ما جاء في الذي يصلي الفريضة ثم يؤم الناس بعد ذلك **حدثنا** قتيبة نا حماد بن زيد عن عمرو بن دينار عن جابر بن عبد الله ان معاذ بن جبل كان يصلي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم المغرب ثم يرجع الى قومه فيؤمهم **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اصحابنا الشافعي واحمد واسحاق قالوا اذا ام الرجل القوم في المكتوبة وقد كان صلاها قبل ذلك ان صلوة من ائتم به جائزة واحتجوا بحديث جابر في قصة معاذ وهو حديث صحيح وقد روي من غير وجه عن جابر وروي عن ابي الدرداء انه سئل عن رجل دخل المسجد والقوم في صلوة العصر وهو يحسب انها صلوة الظهر فائتم به قال صلوته جائزة وقد قال قوم من اهل الكوفة اذا ائتم قوم بامام وهو يصلي العصر وهم يحسبون انها الظهر فصلى بهم واقتدوا به فان صلوة المقتدي فاسدة اذا اختلف نية الامام والماموم

باب اس بیان میں کہ جسکو رات کا وظیفہ فوت ہو جائے اور دن میں اسکو قضا کرے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو صفوان نے یونس سے اُنہے ابن شہاب سے یہ کہ سائب بن یزید اور عبید اللہ نے اسکو خبر دی ہے عبد الرحمان بن عبد القاری سے کہا اُنہے سُنا میں نے عمر بن خطاب سے کہ کہتا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو کوئی اپنے تمام وظیفہ سے یا کچھ حصہ وظیفہ سے سو جائے پھر اسکو درمیان نماز فجر اور ظہر کے پڑھ لے تو اُسکے واسطے لکھا جاتا ہے گویا کہ رات میں پڑھا ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو صفوان کا نام عبد اللہ بن سعید مکی ہے اور اُس سے حمیدی اور بڑے بڑے لوگوں نے روایت کی ہے۔ **باب** اُس سخت کی تشدید کے بیان میں کہ جو اپنے سر کو امام سے پہلے اُٹھائے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے محمد بن زیاد سے اور یہ ابو الحارث بصری ثقہ ہے اُنسے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہیں ڈرتا وہ شخص کہ جو اپنے سر کو امام سے پہلے اٹھائے اس سے کہ اللہ اُسکے سر کو گدھے کا سر بنا دے۔ کہا قتیبہ نے کہا حماد نے کہ کہا مجھے محمد بن زیاد نے کہ آپنے یہ الفاظ فرمائے ہیں کیا نہیں ڈرتا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور محمد بن زیاد وہ بصری ہے ثقہ ہے کنیت اُسکی ابا الحارث ہے **باب** اس بیان میں کہ جسنے فرضوں کی نماز پڑھ لی پھر بعد اُسکے اُسنے لوگوں کی امامت کرائی **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے یہ کہ معاذ بن جبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز مغرب کی پڑھتا تھا پھر اپنی قوم کی طرف آتا اور اُنکی امامت کراتا۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل ہمارے اصحاب کے نزدیک جو شافعی اور احمد اور اسحاق ہیں اسی پر ہے کہ کہا انہوں نے جب کوئی مرد کسی قوم کی فرضوں میں امامت کرائے اُس حالت میں کہ اپنی نماز پہلے پڑھ چکا ہو تو نماز اُسکی جو اُسکے ساتھ اقتدا کرے جائز ہے اور دلیل پکڑی انہوں نے ساتھ حدیث جابر کے جو قصہ معاذ میں ہے اور یہ حدیث صحیح ہے اور یہ حدیث کئی وجہ سے جابر سے مروی ہے۔ اور ابی الدرداء سے مروی ہے کہ وہ اُسکی بابت سوال کیا گیا کہ ایک مرد مسجد میں داخل ہوا اُس حالت میں کہ لوگ نماز عصر میں ہیں اور وہ شخص گمان کرتا ہے کہ یہ نماز ظہر کی ہے پس اُس نے اقتدا کی کہا ابی الدرداء نے نماز اُسکی جائز ہے۔ اور ایک قوم نے اہل کوفہ سے کہا ہے کہ جب کسی قوم نے امام کے ساتھ اقتدا کی۔ اُس حالت میں کہ وہ امام نماز عصر کی پڑھ رہا تھا اور وہ لوگ گمان کرتے تھے کہ یہ نماز ظہر کی ہے پس اُسنے اُسکو پڑھائی اور انہوں نے اسکے ساتھ اقتدا کیا پس نماز مقتدی کی فاسد ہے جبکہ نیت امام اور مقتدی کی مختلف ہو

ف کہا ابن حجر نے احتمال ہے کہ یہ امر واقعی جو پس اس صورت میں یہ مسخ خاص ہوگا اور منع جو ہے وہ مسخ عام ہے جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے مسخ کئے ہیں ایک شکل سے دوسری شکل ہو جانا یعنی مسخ کی نفی جو لیست میں مراد ہوئی ہے وہ عام ہے مسخ کی ہے کہ عام امت مسخ نہیں ہوگی خاص کسی فرد کی نفی وارد نہیں ہوئی پس اگر اس حکم کو حقیقت پر حمل کیا جاوے تو صورت مسخ خاص کی ہوگی نہ عام کی جو ممتنع ہے جیسا کہ اسکی تائید حکایت کرتی ہے کہ ایک محدث دمشق شہر میں حدیث پڑھنے گئے ہو ایک اُستاذ مشہور سے گیا اور اُس سے تمام حدیث پڑھی مگر اُسکا منہ بسبب پردہ کے جو اُس اُستاد نے اپنے چہرہ پر ڈالا ہوا تھا نہ دیکھا جب بہت مدت تک اُس اُستاد کے پاس رہا اور اُستاد نے معلوم کیا کہ اسکو حدیث کی حرص بہت ہے تو ایک روز اپنے منہ سے پردہ اُٹھایا تو اُسنے دیکھا کہ منہ اسکا گدھے کی طرح ہے تو اُستاد نے کہا اے بیٹے خوف کر اس بات سے کہ امام سے پہلے سر کو جلدی اُٹھائے کیونکہ میں نے جب یہ حدیث دیکھی تھی تو میں نے جانا کہ اسطرح کہاں ہو سکتا ہے میں نے جلدی سے اپنا سر امام سے پہلے اُٹھایا اسواسطے اللہ تعالیٰ نے میرا منہ گدھے کی طرح کر دیا ہے اور یہی احتمال ہے کہ یہ آپنے اُسکی بلادت کے واسطے فرمایا ہو یعنی وہ شخص بیوقوف ہے جو امام سے پہلے سر اُٹھائے ۱۲

باب ما ذکر من الرخصة فی السجود علی الثوب فی الحر والبرد **حدثنا** احمد بن محمد نا عبد الله بن المبارك نا خالد بن عبد الرحمن قال حدثنی غالب
القطان عن بكر بن عبد الله المزنی عن انس بن مالك قال كنا اذا صلينا خلف النبی صلی الله علیه وسلم بالظهائر سجدنا علی ثيابنا اتقاء الحر
قال ابو عیسی هذا حديث حسن صحيح وفی الباب عن جابر بن عبد الله وابن عباس وقد روی هذا الحديث وكيع عن خالد بن عبد الرحمن
باب ما ذكر مما يستحب من الجلوس فی المسجد بعد صلوة الصبح حتی تطلع الشمس **حدثنا** قتيبة نا ابو الاحوص عن سماك عن جابر
بن سمرة قال كان النبی صلی الله علیه وسلم اذا صلی الفجر قعد فی مصلاه حتی تطلع الشمس **قال** ابو عیسی هذا حديث حسن صحيح **حدثنا**
عبد الله بن معاوية الجمحی البصری نا عبد العزيز بن مسلم نا ابو ظلال عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی الفجر فی جماعة
ثم قعد يذكر الله حتی تطلع الشمس ثم صلی ركعتين كانت له كاجر حجة وعمرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تامة تامة تامة **قال**
ابو عیسی هذا حديث حسن غريب وسألت محمد بن اسمعيل عن ابی ظلال فقال هو مقارب الحديث قال محمد واسمه هلال **باب**
ما ذكر فی الالتفات فی الصلوة **حدثنا** محمود بن غيلان وغير واحد قالوا نا الفضل بن موسی عن عبد الله بن سعيد بن ابی هند
عن ثور بن زيد عن عكرمة عن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم كان يلحظ فی الصلوة يمينا وشمالا ولا يلوی عنقه خلف
ظهره **قال** ابو عیسی هذا حديث غريب وقد خالف وكيع الفضل بن موسی فی روايته **حدثنا** محمود بن غيلان نا وكيع عن عبد الله
بن سعيد بن ابی هند عن بعض اصحاب عكرمة ان النبی صلی الله علیه وسلم كان يلحظ فی الصلوة فذكر نحوه وفی الباب عن انس و
عائشة **حدثنا** مسلم بن حاتم البصری ابو حاتم نا محمد بن عبد الله الانصاری عن ابيه عن علی بن زيد عن سعيد بن المسيب عن انس
قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم يا بنی اياك والالتفات فی الصلوة فان الالتفات فی الصلوة هلكة فان كان لا بد ففی التطوع لا
فی الفريضة **قال** ابو عیسی هذا حديث حسن **حدثنا** صالح بن عبد الله

باب گرمی اور سردی[1] میں کپڑے پر سجدہ کرنے کی رخصت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے
کہا حدیث کی ہم سے خالد بن عبد الرحمان نے کہا حدیث کی مجھ سے غالب قطان نے بکر بن عبد اللہ مزنی سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے جب ہم نماز پڑھتے تھے
پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو اپنے کپڑوں پر گرمی کے بچاؤ کے واسطے سجدہ کرتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں
روایت ہے جابر بن عبد اللہ اور ابن عباس سے اور روایت کیا اس حدیث کو وکیع نے خالد بن عبد الرحمان سے **باب** اس بیان میں کہ نماز صبح کے بعد
میں بیٹھنا مستحب ہے یہاں تک کہ آفتاب طلوع کرے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو الاحوص نے سماک سے اُسنے جابر بن سمرہ سے
تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تو اپنے مصلے میں بیٹھے رہتے یہاں تک کہ آفتاب طلوع کرتا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث
کی ہم سے عبد اللہ بن معاویہ جمحی بصری نے کہا حدیث کی ہم سے عبد العزیز بن مسلم نے کہا حدیث کی ہم سے ابو ظلال نے انس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی پھر بیٹھکر اللہ کی یاد کرتا رہا یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا پھر اُسنے دو رکعتیں پڑھیں تو اُسکے لیے
مثل ثواب حج اور عمرہ کے ہے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پورے پورے پورے حج کا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے اور پوچھا میں نے محمد
بن اسمٰعیل سے ابی ظلال کی بابت پوچھا تو کہا اُسنے وہ حدیث میں ثقہ ہے اور کہا محمد نے اور نام اسکا ہلال ہے **باب** نماز میں التفات کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمود
بن غیلان اور کئی ایک لوگوں نے کہا انھوں نے کہ حدیث کی ہم سے فضل بن موسیٰ نے عبد اللہ بن ابی سعید بن ابی ہند سے اُسنے ثور بن زید سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دائیں بائیں گوشہ آنکھ کا پھیرتے تھے اور گردن مبارک کو پیچھے پیٹھ کے نہیں پھیرتے تھے۔ **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور
وکیع نے فضل بن موسیٰ کی اس روایت میں مخالفت کی ہے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے عبد اللہ بن سعید
بن ابی ہند سے اُسنے عکرمہ کے ساتھیوں سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں گوشہ آنکھ کا پھیرتے تھے پس اسی طرح ذکر کیا اور اس باب میں روایت ہے
انس اور عائشہ سے **حدیث** کی ہم سے مسلم بن حاتم بصری ابو حاتم نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے اپنے باپ سے اُسنے علی بن زید سے
اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے انس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے میرے نماز میں التفات کرنے سے پرہیز کر کیونکہ نماز میں التفات کرنا
ہلاکت ہے پس اگر تجھے ضروری ہو تو نفلوں میں التفات کر نہ فرضوں میں **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہم سے صالح بن عبد اللہ نے

[1] سردی کا ذکر حدیث میں نہیں ہے مگر مولف نے گرمی پر ہی قیاس کیا ہے ۱۲

نا ابو الاحوص عن اشعث بن ابی الشعثاء عن ابیہ عن مسروق عن عائشۃ قالت سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الالتفات فی الصلوۃ قال ہو اختلاس یختلسہ الشیطٰن من صلوۃ الرجل **قال** ابو عیسٰی ہذا حدیث حسن غریب **باب** ما ذکر فی الرجل یدرک الامام ساجدا کیف یصنع **حدثنا** ہشام بن یونس الکوفی نا المحاربی عن الحجاج بن ارطاۃ عن ابی اسحاق عن ہبیرۃ عن علی وعن عمرو بن مرۃ عن ابن ابی لیلٰی عن معاذ بن جبل قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی احدکم الصلوۃ والامام علی حال فلیصنع کما یصنع الامام **قال** ابو عیسٰی ہذا حدیث غریب لا نعلم احدا اسندہ الا ما روی من ہذا الوجہ والعمل علی ہذا عند اہل العلم قالوا اذا جاء الرجل والامام ساجد فلیسجد ولا تجزئہ تلک الرکعۃ اذا فاتہ الرکوع مع الامام واختار عبد اللہ بن المبارک ان یسجد مع الامام وذکر عن بعضہم فقال لعلہ لا یرفع راسہ من تلک السجدۃ حتی یغفر لہ **باب** کراہیۃ ان ینتظر الناس الامام وہم قیام عند افتتاح الصلوۃ **حدثنا** احمد بن محمد نا عبد اللہ بن المبارک نا معمر عن یحیی بن ابی کثیر عن عبد اللہ بن ابی قتادۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوۃ فلا تقوموا حتی تروني خرجت وفی الباب عن انس وحدیث انس غیر محفوظ **قال** ابو عیسٰی حدیث ابی قتادۃ حدیث حسن صحیح وقد کرہ قوم من اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم ان ینتظر الناس الامام وہم قیام وقال بعضہم اذا کان الامام فی المسجد واقیمت الصلوۃ فانما یقومون اذا قال المؤذن قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ وہو قول ابن المبارک **باب** ما ذکر فی الثناء علی اللہ والصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل الدعاء **حدثنا** محمود بن غیلان نا یحیی بن اٰدم نا ابوبکر بن عیاش عن عاصم عن زر بن حبیش عن عبد اللہ قال کنت اصلی والنبی صلی اللہ علیہ وسلم وابوبکر وعمر معہ فلما جلست بدأت بالثناء علی اللہ ثم الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم دعوت لنفسی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سل تعطہ سل تعطہ وفی الباب عن فضالۃ بن عبید **قال** ابو عیسٰی حدیث عبد اللہ

حدیث کی ہم سے ابو الاحوص نے انہوں نے اشعث بن ابی الشعثاء سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عائشہ سے کہا انہوں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں التفات کرنے کی بابت سوال کیا فرمایا آپ نے یہ ایک جھپٹ ہے کہ شیطان آدمی کی نماز سے جھپٹ لیجاتا ہے کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** اس بیان میں کہ آدمی امام کو سجدہ کی حالت میں پاوے تو کیا کرے **حدیث** کی ہم سے ہشام بن یونس کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے محاربی نے حجاج بن ارطاۃ سے انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے ہبیرہ سے انہوں نے علی سے اور روایت ہے عمرو بن مرہ سے انہوں نے روایت کی ابن ابی لیلٰی سے انہوں نے معاذ بن جبل سے کہا ان دونوں نے (یعنی علی اور معاذ بن جبل نے) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم سے نماز کو آئے اس حالت میں کہ امام کسی حال پر ہو تو چاہیے کہ کرے جیسا کہ امام کرتا ہے کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث غریب ہے ہم نہیں جانتے کہ کسی نے اسکو مسند کیا ہو مگر اسی وجہ سے جو روایت کی گئی ہے اور عمل اہل علم کا نزدیک اسی پر ہے کہا انہوں نے جب کوئی آدمی آوے ایسی حالت میں کہ امام سجدہ میں ہو تو چاہیے کہ سجدہ کرے اور یہ رکعت اسکے لیے نہیں گنی جاویگی جبکہ رکوع اسکا امام کے ساتھ فوت ہو گیا ہو۔ اور عبد اللہ بن مبارک نے امام کے ساتھ سجدہ کرنے کو پسند کیا ہے اور انہوں نے بعض لوگوں سے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ شاید کہ وہ اس سجدہ سے سر نہ اٹھائے تاکہ اسکے لیے بخشش ہو جاوے **باب** اس کراہیت کے بیان میں کہ لوگ نماز کے شروع کرنے کے وقت کھڑے ہو کر امام کی انتظاری کریں **حدیث** کی ہم سے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہم سے معمر نے یحیٰی بن ابی کثیر سے انہوں نے عبد اللہ بن ابی قتادہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز کے لیے تکبیر ہو جاوے تو کھڑے مت ہو تاکہ مجھے دیکھ لو کہ میں نکلا ہوں۔ اور اس باب میں روایت ہے انس سے اور حدیث انس کی محفوظ نہیں ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابی قتادہ کی حسن صحیح ہے۔ اور ایک قوم نے اہل علم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے مکروہ جانا ہے کہ لوگ کھڑے ہو کر امام کی انتظاری کریں اور کہا بعض نے جب امام مسجد میں ہو اور نماز کے لیے تکبیر ہو جاوے تو لوگ اسوقت کھڑے ہوں جبکہ موذن قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ کہے اور یہ قول ہے ابن مبارک کا **باب** بیان میں اللہ تعالٰی کی صفت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کے قبل دعا کے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے یحیٰی بن آدم نے کہا حدیث کی ہم سے ابوبکر بن عیاش نے عاصم سے انہوں نے زر بن حبیش سے انہوں نے عبد اللہ سے کہا انہوں نے میں نماز پڑھ رہا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر بھی میرے ساتھ تھے پس جب التحیات میں بیٹھا تو پہلے اللہ تعالٰی کی ثنا کی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا پھر اپنے نفس کے لیے دعا کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کر قبول کیا جائیگا سوال کر قبول کیا جائیگا اور اس باب میں روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہا ابو عیسٰی نے حدیث عبد اللہ کی

ف۱ التفات تین قسم پر ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

حديث حسن صحيح وروى احمد بن حنبل عن يحيى بن آدم هذا الحديث مختصرا **باب ما ذكر فى تطييب المساجد** حدثنا محمد بن حاتم البغدادى نا عامر بن صالح الزبيرى نا هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت امر النبى صلى الله عليه وسلم ببناء المساجد فى الدور وان ينظف وتطيب حدثنا هناد نا عبدة ووكيع عن هشام بن عروة عن ابيه ان النبى صلى الله عليه وسلم امر فذكر نحوه وهذا اصح من الحديث الاول حدثنا ابن ابى عمر نا سفيان بن عيينة عن هشام بن عروة عن ابيه ان النبى صلى الله عليه وسلم امر فذكر نحوه وقال سفيان ببناء المساجد فى الدور يعنى القبائل **باب ما جاء ان صلوة الليل والنهار مثنى مثنى** حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدى نا شعبة عن يعلى بن عطاء عن الازدى عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم قال صلوة الليل والنهار مثنى مثنى **قال** ابو عيسى اختلف اصحاب شعبة فى حديث ابن عمر فرفعه بعضهم ووقفه بعضهم وروى عن عبد الله العمرى عن نافع عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم نحو هذا والصحيح ما روى عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال صلوة الليل مثنى مثنى وروى الثقات عن عبد الله بن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم ولم يذكروا فيه صلوة النهار وقد روى عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر انه كان يصلى بالليل مثنى مثنى وبالنهار اربعا وقد اختلف اهل العلم فى ذلك فراى بعضهم ان صلوة الليل والنهار مثنى مثنى وهو قول الشافعى واحمد وقال بعضهم صلوة الليل مثنى مثنى وراوا صلوة التطوع بالنهار اربعا مثل الاربع قبل الظهر وغيرها من صلوة التطوع وهو قول سفيان الثورى وابن المبارك واسحاق **باب كيف كان يتطوع النبى صلى الله عليه وسلم بالنهار** حدثنا محمود بن غيلان نا وهب بن جرير نا شعبة عن ابى اسحاق عن عاصم بن ضمرة قال سالنا عليا عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم من النهار فقال انكم لا تطيقون ذلك فقلنا من اطاق ذلك منا فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كانت الشمس من ههنا كهيئتها من ههنا عند العصر صلى ركعتين واذا كانت الشمس من ههنا كهيئتها من ههنا عند الظهر صلى اربعا ويصلى قبل الظهر اربعا وبعدها ركعتين وقبل العصر اربعا يفصل بين كل ركعتين بالتسليم

حسن صحیح ہے۔ اور احمد حنبل نے یہ حدیث یحییٰ بن آدم سے مختصر روایت کی ہے **باب** مسجد و‌ں کے پاک اور صاف رکھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمد بن حاتم بغدادی نے کہا خبر کی ہم سے عامر بن صالح زبیری نے کہا حدیث کی ہم سے ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ سے کہا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں مسجدیں بنانے کا حکم کیا ہے اور یہ کہ پاک اور صاف رکھی جاویں **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے عبدہ اور وکیع نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے پس اسی طرح ذکر کیا اور یہ حدیث پہلی حدیث سے صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے پس انہوں نے اسی طرح ذکر کیا اور کہا سفیان نے گھروں میں مسجد بنانیکی مراد اس سے قبائل ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ نماز رات اور دن کی دو دو رکعتیں ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے یعلی بن عطا سے انہوں نے علی ازدی سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے نماز رات اور دن کی دو دو رکعت ہے کہا ابو عیسیٰ نے شعبہ کے ساتھیوں نے ابن عمر کی حدیث میں اختلاف کیا ہے پس بعض نے اسکو مرفوع کیا ہے اور بعض نے موقوف اور مروی ہے عبیداللہ عمری سے انہوں نے روایت کی نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور صحیح یہ ہے جو روایت ابن عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے نماز رات کی دو دو رکعت ہے اور روایت کی کئی ثقہ نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور انہوں نے دن کی نماز کا ذکر اسمیں نہیں کیا اور مروی ہے عبیداللہ سے انہوں نے روایت کی نافع سے انہوں نے ابن عمر سے یہ کہ وہ رات میں دو دو رکعت نماز پڑھتا تھا اور دن میں چار اور اہل علم نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہے سو بعض کا یہ مذہب ہے کہ نماز رات اور دن کی دو دو رکعت ہے اور یہ قول ہے امام شافعی اور احمد کا اور کہا بعض نے نماز رات کی دو دو رکعت ہے اور کہا انہوں نے کہ نماز نفلی دن میں چار رکعت ہے مثل چار رکعت کے جو قبل ظہر کے ہیں اور مثل غیر اسکے نماز نفلی ہے اور یہ قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اسحاق کا **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم دن میں کس طرح نفل پڑھتے تھے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے وہب بن جریر نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے ابی اسحاق سے انہوں نے عاصم بن ضمرہ سے کہا انہوں نے ہم نے حضرت علی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دن کی نماز کا حال پوچھا پس فرمایا حضرت علی نے تم وہ طاقت نہیں رکھتے پس کہا ہم نے کون شخص ہم میں سے وہ طاقت رکھتا ہے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آفتاب مشرق سے مثل ہیئت اپنی کے مغرب سے عصر کے وقت پر پہنچتا تو دو رکعتیں (اشراق) کی پڑھتے اور جب آفتاب مشرق سے مثل ہیئت اپنی کے مغرب سے ظہر کے وقت پر پہنچتا تو چار رکعت (ضحیٰ) پڑھتے اور پہلے ظہر سے چار رکعت پڑھتے اور بعد اسکے دو رکعت اور پہلے عصر کے چار ہر دو رکعتوں میں فاصلہ کرتے ساتھ سلام کے

اسلیے پسند کیا ہے کہ شاید آدمی اسی سجدہ میں بہی مراد نہانے سے پہلے بجتنا جاوے ۱۲ اسلے مراد اس سے محلہ اور قبیلہ ہے حکمت اس حکم میں کہ ہر ایک محلے والے اپنے اپنے محلہ میں مسجد بنائیں یہ ہے کہ اگر مسجد دور ہو تو کبھی کسی عذر کے سبب دوسری مسجد میں جا نہیں سکتا پس ثواب مسجد اور جماعت سے محروم رہتا ہے پس اس آسانی کے واسطے محلہ میں مسجد بنانیکا حکم دیا گیا ہے۔ ملا علی قاری نے کہا ہے مسجد کا پاک اور صاف رکھنا یہ ہے کہ اسکو اوام گرد و غبار سے صاف کیا جاوے اور پانی یا عطر چھڑک دیا جاوے ۱۲ اسلے فرضوں کے سوا اور نوافل حنفیہ کے نزدیک امام شافعی اور احمد کا یہ مذہب ہے کہ دن اور رات میں دو دو رکعت ہیں یعنی سب نوافل خواہ موکدہ ہوں یا غیر موکدہ دو دو پر سلام پھیرنا چاہیے اور کہا سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اسحاق نے دن میں چار رکعت پر سلام پھیرے اور رات میں دو دو پر ۱۲ اسلے یعنی تم اسطرح پابندی وغیرہ اور محافظت نماز کی آنحضرت کی طرح نہیں کر سکتے ۱۲

على الملآئكة المقربين والنبيين والمرسلين ومن تبعهم من المؤمنين والمسلمين **حدثنا** محمد بن المثنى نا محمد بن جعفر نا شعبة عن ابى اسحاق عن عاصم بن ضمرة عن على عن النبى صلى الله عليه وسلم نحوه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن وقال اسحاق بن ابرهيم احسن شئ روى فى تطوع النبى صلى الله عليه وسلم بالنهار هذا وروى عن ابن المبارك انه كان يضعف هذا الحديث وانما ضعفه عندنا والله اعلم لانه لا يروى مثل هذا عن النبى صلى الله عليه وسلم الا من هذا الوجه عن عاصم بن ضمرة عن على وعاصم بن ضمرة هو ثقة عند بعض اهل الحديث قال على بن المدينى قال يحيى بن سعيد القطان قال سفيان كنا نعرف فضل حديث عاصم بن ضمرة على حديث الحارث **باب** فى كراهية الصلوة فى لحف النساء **حدثنا** محمد بن عبد الاعلى نا خالد بن الحارث عن اشعث وهو ابن عبد الملك عن محمد بن سيرين عن عبد الله بن شقيق عن عائشة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصلى فى لحف نسائه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد روى فى ذلك رخصة عن النبى صلى الله عليه وسلم **باب** ما يجوز من المشى والعمل فى صلوة التطوع **حدثنا** ابو سلمة يحيى بن خلف نا بشر بن المفضل عن برد بن سنان عن الزهرى عن عروة عن عائشة قالت جئت ورسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى فى البيت والباب عليه مغلق فمشى حتى فتح لى ثم رجع الى مكانه ووصفت الباب فى القبلة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن غريب **باب** ما ذكر فى قراءة سورتين فى ركعتين **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داؤد قال انبانا شعبة عن الاعمش قال سمعت ابا وائل قال سال رجل عبد الله بن مسعود عن هذا الحرف غير آسن او ياسن قال كل القران قرأت غير هذا قال نعم قال ان قوما يقرؤنه ينثرونه نثر الدقل لا يجاوز تراقيهم انى لاعرف السور النظائر التى كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرن بينهن قال فامرنا علقمة فساله فقال عشرون سورة من المفصل كان النبى صلى الله عليه وسلم يقرن بين كل سورتين فى كل ركعة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فى فضل المشى فى المسجد وما يكتب له من الاجر فى خطاه

فرشتوں مقربین پر اور نبیوں اور رسولوں پر اور انپر جو انکے پیچھے چلتے ہیں مومنوں اور مسلمانوں سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنے نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے ابی اسحاق سے اُسنے عاصم بن ضمرہ سے اُسنے علی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور کہا اسحاق بن ابراہیم نے عمدہ تر تمام حدیثوں سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دن کے نفلوں کی بابت مروی ہیں یہ حدیث ہے اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ وہ اس حدیث کو ضعیف جانتا تھا اور وجہ ضعف کی ہمارے نزدیک واللہ اعلم یہ ہے کہ مثل اسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث مروی نہیں مگر اسوجہ سے جو بواسطہ عاصم بن ضمرہ کے علی سے ہے۔ اور عاصم بن ضمرہ بعض اہل حدیث کے نزدیک ثقہ ہے کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید قطان نے کہ کہا سفیان نے ہم فضیلت حدیث عاصم بن ضمرہ کی حارث کی حدیث پر پہچانتے ہیں **باب** عورتوں کے لحاف میں نماز کی کراہت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الاعلے نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن حارث نے اشعث سے اور وہ بیٹا عبد الملک کا ہے اُسنے محمد بن سیرین سے اُسنے عبد اللہ بن شقیق سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے لحاف میں نماز نہیں پڑھتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔ اور اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت بھی مروی ہے **باب** اس بیان میں کہ جائز ہے چلنا اور کام کرنا نفلی نماز میں **حدیث** کی ہمسے ابو سلمہ یعنے یحییٰ بن خلف نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن مفضل نے برد بن سنان سے اُسنے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے میں آئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں نماز پڑھ رہے تھے اور دروازہ بند کیا ہوا تھا پس آپ چلے تاکہ دروازہ میرے واسطے کھول دیا پھر اپنی جگہہ کی طرف چلے گئے اور بیان کیا حضرت عائشہ نے کہ دروازہ قبلہ کی جانب تھا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** ایک رکعت میں دو سورتوں کے پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے اعمش سے کہا سنا میں نے ابا وائل سے کہا اُسنے ایک مرد نے عبد اللہ بن مسعود سے اس حرف کی بابت سوال کیا غیر آسن او یاسن کہا اُسنے تونے تمام قران پڑھ لیا ہے سوائے اسکے کہا اُسنے ہاں کہا اُسنے ایک قوم پڑھتی ہے اسکو اسحالت میں کہ اہتمام کرتی ہے اہتمام کرنا ردی کھجوروں کا کہ اُنکی ہسلی سے نیچے نہیں اترتا میں پہچانتا ہوں اُن برابر برابر سورتوں کو جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع کرتے تھے کہا ابا وائل نے سو ہمنے علقمہ سے امر کیا پس اُسنے عبد اللہ سے سوال کیا کہا عبد اللہ نے بیس سورتیں ہیں مفصل سے کہ جنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو دو سورتوں کو ایک رکعت میں جمع کرتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** مسجد کی طرف چلنے کی فضیلت کے بیان میں اور اس بیان میں کہ جو کچھ ثواب اسکے قدموں میں لکھا گیا ہے

ف١ یعنے اُسنے ابن مسعود سے سوال کیا کہ کلام اللہ میں جو یہ لفظ آتا ہے غیر آسن ہے یا غیر یاسن ابن مسعود نے کہا کیا تجھے یہی لفظ باقی رہتا ہے اور تمام قرآن تونے پڑھ لیا ہے اُسنے جواب دیا کہ ہاں تمام قرآن پڑھ لیا ہے ١٢

حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداود قال انبانا شعبة عن الاعمش سمع ذکوان عن ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا توضأ الرجل فاحسن الوضوء ثم خرج الی الصلوۃ لا یخرجہ او قال لا ینہزہ الا ایاھا لم یخط خطوۃ الا رفعہ اللہ بہا درجة او حط عنہ بہا خطیئة **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ما ذکر فی الصلوۃ بعد المغرب انہ فی البیت افضل **حدثنا** محمد بن بشار نا ابراھیم بن ابی الوزیر نا محمد بن موسی عن شعبة بن اسحاق بن کعب بن عجرة عن ابیہ عن جدہ قال صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی مسجد بنی عبد الاشہل المغرب فقام ناس یتنفلون فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بھذہ الصلوۃ فی البیوت **قال** ابو عیسی ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ والصحیح ما روی عن ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الرکعتین بعد المغرب فی بیتہ وقد روی عن حذیفة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی المغرب فما زال یصلی فی المسجد حتی صلی العشاء الآخرة ففی ھذا الحدیث دلالة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی الرکعتین بعد المغرب فی المسجد **باب** فی الاغتسال عندما یسلم الرجل **حدثنا** بندار نا عبد الرحمن بن مہدی نا سفیان عن الاغر بن الصباح عن خلیفة ابن حصین عن قیس بن عاصم انہ اسلم فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یغتسل بماء وسدر وفی الباب عن ابی ہریرة **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ والعمل علیہ عند اھل العلم یستحبون للرجل اذا اسلم ان یغتسل ویغسل ثیابہ **باب** ما ذکر من التسمیة فی دخول الخلاء **حدثنا** محمد بن حمید الرازی نا الحکم بن بشیر بن سلمان نا خلاد الصفار عن الحکم بن عبد اللہ النصری عن ابی اسحاق عن ابی جحیفة عن علی بن ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ستر ما بین اعین الجن وعورات بنی آدم اذا دخل احدہم الخلاء ان یقول بسم اللہ **قال** ابو عیسی ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ واسنادہ لیس بذاک وقد روی عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم شیئا فی ھذا **باب** ما ذکر من سیماء ھذہ الامة من آثار السجود والطہور یوم القیمة **حدثنا** ابو الولید الدمشقی نا الولید بن مسلم قال قال صفوان بن عمرو اخبرنی

حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے اعمش سے یہ کہ سنا انہوں نے ذکوان سے انہوں نے روایت کی ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جب کسی آدمی نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر نماز کی طرف نکلتا نہیں نکالا اسکو یا فرمایا آپنے نہیں کہڑا کیا اُسکو (شک راوی ہے معنے واحد) مگر اسے نماز نے تو جو کوئی قدم اُٹھائیگا تو اللہ تعالی اُسکے سبب ایک درجہ بلند کریگا اور ایک گناہ دور کریگا کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ جو کچھ مغرب کے پیچھے کی نماز میں ذکر کیا گیا ہے کہ وہ نماز گھر میں افضل ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن ابی وزیر نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن موسی نے شعبہ بن اسحاق بن کعب بن عجرہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عبد الاشہل کی مسجد میں مغرب کی نماز پڑھی پھر آدمی کھڑے ہو کر نفل پڑھنے لگے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تم اس نماز کو گھر میں پڑھا کرو کہا ابو عیسی نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے اور صحیح وہ ہے جو ابن عمر سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد مغرب کے دو رکعتیں اپنے گھر میں پڑھا کرتے تھے اور حذیفہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز پڑھی پھر بہت دیر تک مسجد میں نماز پڑھتے رہے یہانتک کہ آپنے عشا کی نماز پڑھی پس اس حدیث میں دلالت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو رکعتوں کو کہ بعد مغرب کے ہیں مسجد میں پڑھا ہے **باب** بیان غسل کرنے کا وقت مسلمان ہونے کسی مرد کے **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اغر بن صباح سے اُسنے خلیفہ بن حصین سے اُسنے قیس بن عاصم سے یہ کہ وہ اسلام لایا پس اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ پانی اور بیری کے پتوں کے نہانیکا امر کیا اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے کہ مستحب ہے واسطے اُس مرد کے جو اسلام لائے یہ کہ نہائے اور کپڑوں کو دھوئے **باب** پاخانہ میں داخل ہونے کے وقت بسم اللہ پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن حمید رازی نے کہا حدیث کی ہمسے حکم بن بشیر بن سلیمان نے کہا حدیث کی ہمسے خلاد صفار نے حکم بن عبد اللہ نصری سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے ابی جحیفہ سے اُسنے علی بن ابیطالب سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پردہ درمیان جنوں کی آنکھوں کے اور شرمگاہ بنی آدم کے جبکہ کوئی تم میں سے پاخانہ میں داخل ہو یہ ہے کہ بسم اللہ پڑھے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے اور سند اسکی قوی نہیں اور مروی ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ اور چیز بھی اس باب میں **باب** قیامت کے دن اس امت کی علامت کے بیان میں سجود اور طہارت کی نشانیوں سے **حدیث** کی ہمسے ابو الولید دمشقی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو ولید بن مسلم نے کہا اُسنے کہا صفوان بن عمرو نے خبر دی

يزيد بن خمير عن عبد الله بن بسر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال امتي يوم القيمة غر من السجود محجلون من الوضوء **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح
غريب من هذا الوجه من حديث عبد الله بن بسر **باب** ما يستحب من التيمن في الطهور **حدثنا** هناد نا ابو الاحوص عن اشعث بن ابي الشعثاء عن ابيه عن مسروق
عن عائشة قالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يحب التيمن في طهوره اذا تطهر وفي ترجله اذا ترجل وفي انتعاله اذا انتعل
وابو الشعثاء اسمه سليم بن اسود المحاربي **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ذكر قدر ما يجزئ من الماء في الوضوء
حدثنا هناد نا وكيع عن شريك عن عبد الله بن عيسى عن ابن جبير عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
يجزئ في الوضوء رطلان من ماء **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث شريك على هذا اللفظ وروى
شعبة عن عبد الله بن عبد الله بن جبير عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يتوضأ بالمكوك ويغتسل بخمسة مكاكي
باب ما ذكر في نضح بول الغلام الرضيع **حدثنا** بندار نا معاذ بن هشام قال حدثني ابي عن قتادة عن ابي حرب بن ابي الاسود
عن ابيه عن علي بن ابي طالب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال في بول الغلام الرضيع ينضح بول الغلام ويغسل بول الجارية قال
قتادة وهذا ما لم يطعما فاذا طعما غسلا جميعا **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن رفع هشام الدستوائي هذا الحديث عن قتادة ووقفه
سعيد بن ابي عروبة عن قتادة ولم يرفعه **باب** ما ذكر في الرخصة للجنب في الاكل والنوم اذا توضأ **حدثنا** هناد نا قبيصة عن
حماد بن سلمة عن عطاء الخراساني عن يحيى بن يعمر عن عمار ان النبي صلى الله عليه وسلم رخص للجنب اذا اراد ان يأكل او يشرب او ينام
ان يتوضأ وضوءه للصلوة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ما ذكر في فضل الصلوة **حدثنا** عبد الله بن ابي زياد
نا عبيد الله بن موسى نا غالب ابو بشر عن ايوب بن عائذ الطائي عن قيس بن مسلم عن طارق بن شهاب عن كعب بن عجرة قال قال لي
رسول الله صلى الله عليه وسلم اعيذك بالله يا كعب بن عجرة من امراء يكونون من بعدي فمن غشي ابوابهم فصدقهم في كذبهم واعانهم على ظلمهم فليس مني ولست منه

مجھ یزید بن حمیر نے عبد اللہ بن بسر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے امت میری قیامت کے دن سفید مونہہ ہوگی سجود سے پنج کلیان ہوگی وضو سے
کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس وجہ سے یعنی طریق عبد اللہ بن بسر سے **باب** اس بیان میں کہ مستحب ہے طہارت میں داہنی طرف سے شروع ہونا
حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو الاحوص نے اشعث بن ابی الشعثاء سے اُنھوں نے اپنے باپ سے اُسنے مسروق سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے داہنی طرف سے شروع ہونے کو اپنی طہارت میں جب طہارت کرتے اور کنگھی کرنے میں جب کنگھی کرتے اور جوتا پہننے
میں جب جوتا پہنتے اور ابو الشعثاء کا نام سلیم بن اسود محاربی ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** کسقدر پانی وضو میں کافی ہو سکتا ہے **حدیث**
کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے شریک سے اُسنے عبد اللہ بن عیسیٰ سے اُسنے ابن جبیر سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
وضو میں دو رطل پانی کے کافی ہوتے ہیں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق شریک سے ان الفاظ پر اور روایت کی شعبہ نے
عبد اللہ بن عبد اللہ بن جبیر سے اُنھوں انس بن مالک سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ ایک مد کے وضو کرتے تھے اور ساتھ پانچ مد کے غسل کرتے تھے **باب** لڑکے شیر خوار کے
پیشاب پر پانی چھڑکنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے معاذ بن ہشام نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے قتادہ سے اُسنے ابی حرب بن
ابی الاسود سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے علی بن ابی طالب سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے لڑکے شیر خوار کے پیشاب کے باب میں کہ لڑکے کے پیشاب پر
پانی چھڑکا جاوے اور لڑکی کا پیشاب دھویا جاوے کہا قتادہ نے یہ حکم جبتک ہے کہ کھانا نہ کھائیں پس جب کھانا کھالیں تو دونو کا پیشاب دھویا جاوے کہا ابو عیسیٰ
نے یہ حدیث حسن ہے ہشام دستوائی نے اس حدیث کو قتادہ سے مرفوع کیا ہے اور بواسطہ سعید بن ابی عروبہ کے قتادہ سے وقف کیا ہے اور مرفوع نہیں کیا **باب**
جنبی جبکہ وضو کرے تو اسکو کھانے اور سونے میں رخصت ہے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے قبیصہ نے حماد بن سلمہ سے اُسنے عطاء خراسانی سے اُسنے
یحییٰ بن یعمر سے اُسنے عمار سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنبی کو رخصت دی ہے جبکہ ارادہ کھانے یا پینے یا سونے کا کرے یہ کہ نماز کی طرح وضو کرے کہا ابو عیسیٰ نے
یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** نماز کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے عبد اللہ بن زیاد نے کہا حدیث کی ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے غالب یعنی ابو بشر نے
ایوب بن عائذ طائی سے اُسنے قیس بن مسلم سے اُسنے طارق بن شہاب سے اُسنے کعب بن عجرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ دیتا ہوں میں تجھے اے کعب بن عجرہ ان
امیروں سے جو میرے پیچھے ہونگے سو جو کوئی اُنکے دروازے پر جاویگا اور اُنکے جھوٹ میں انکو سچ جانیگا اور اُنکے ظلم پر اُنکی مدد کریگا تو وہ مجھسے نہیں اور نہ میں اُس سے ہوں

لہ غیر محجل اُس گھوڑے کو بولتے ہیں جسکے اگلے پچھلے پاؤں اور مونہہ سفید ہو آنحضرت کی امت کے بھی ہاتھ اور پاؤں اور مونہہ بسبب وضو کے قیامت کے روز سفید ہونگے اسی علامت سے پہچانے جاینگے

ولا يرد على الحوض ومن غشي ابوابهم او لم يغش ولم يصدقهم في كذبهم ولم يعنهم على ظلمهم فهو مني وانا منه وسيرد على الحوض يا كعب بن عجرة الصلوة برهان والصوم جُنّة حصينة والصدقة تطفي الخطيئة كما يطفي الماء النار يا كعب بن عجرة انه لا يربو لحم نبت من سحت الا كانت النار اولى به **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه وسألت محمدا عن هذا الحديث فلم يعرفه الا من حديث عبيد الله بن موسى واستغربه جدا وقال محمد حدثنا ابن نمير عن عبيد الله بن موسى عن غالب بهذا **باب** منه **حدثنا** موسى بن عبد الرحمن الكوفي نا زيد بن الحباب نا معاوية بن صالح قال حدثني سليم بن عامر قال سمعت ابا امامة يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب في حجة الوداع فقال اتقوا الله ربكم وصلوا خمسكم وصوموا شهركم وادوا زكوة اموالكم واطيعوا ذا امركم تدخلوا جنة ربكم قال قلت لابي امامة منذ كم سمعت هذا الحديث قال سمعت وانا ابن ثلثين سنة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **اخر ابواب الصلوة**

ابواب الزكوة

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في منع الزكوة من التشديد **حدثنا** هناد بن السري نا ابو معاوية عن الاعمش عن معرور بن سويد عن ابي ذر قال جئت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو جالس في ظل الكعبة قال فرأني مقبلا فقال هم الاخسرون ورب الكعبة يوم القيمة قال فقلت مالي لعله انزل فيّ شيء قال قلت من هم فداك ابي وامي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هم الاكثرون الا من قال هكذا وهكذا وهكذا فحثى بين يديه وعن يمينه وعن شماله ثم قال والذي نفسي بيده لا يموت رجل فيدع ابلا او بقرا لم يؤد زكوتها الا جاءته يوم القيمة اعظم ما كانت واسمنه تطأه باخفافها وتنطحه بقرونها كلما نفدت اخراها عادت عليه اولاها حتى يقضى بين الناس

اور نہ وہ میرے حوض پر آئیگا۔ اور جو کوئی انکے دروازے پر جائیگا یا نہ جائیگا اور انکے جھوٹ میں انکو سچا نہ جانیگا اور انکے ظلم پر انکی مدد نہ کریگا سو وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور وہ میرے حوض پر آئیگا۔ اے کعب بن عجرہ نماز دلیل اسلام کی ہے اور روزہ ڈھال ہے (گناہ) سے منع کرتا ہے اور صدقہ گناہ کو بجھاتا ہے جیسا کہ پانی آگ کو بجھاتا ہے اے کعب بن عجرہ نہیں بڑھتا کوئی گوشت کہ اگتا ہے حرام سے مگر کہ آگ اُسکے حق میں بہت لائق ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اس وجہ سے۔ اور میں نے محمد سے اس حدیث کی بابت سوال کیا تو نہ پہچانا انہوں نے اسکو مگر طریق عبید اللہ بن موسیٰ سے اور اسکو بہت غریب جانا۔ اور کہا محمد نے حدیث کی ہم سے ابن نمیر نے عبید اللہ بن موسیٰ سے انہوں نے غالب سے ساتھ اسکے **باب** اسی قسم سے **حدیث** کی ہم سے موسیٰ بن عبد الرحمن کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے زید بن حباب نے کہا حدیث کی ہم سے معاویہ بن صالح نے کہا حدیث کی مجھ سے سلیم بن عامر نے کہا سنا میں نے ابا امامہ سے کہ کہتا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حالت میں کہ حجۃ الوداع میں خطبہ پڑھتے تھے پس فرمایا آپ نے ڈرو اللہ سے جو رب تمہارا ہے اور اپنی پانچوں نمازیں پڑھو۔ اور ایک ماہ کے روزے رکھو اور اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو۔ اور فرمانبرداری کرو (حاکم کی) جب تمکو کوئی امر کرے اپنے رب کے جنت میں داخل ہوگے کہا راوی نے میں نے ابی امامہ سے کہا کس مدت سے تو نے یہ حدیث سنی ہے کہا اُسنے سنی ہیں میں نے اس حالت میں کہ میں تیس برس کا تھا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے

خاتمہ ابواب نماز کا

ابواب زکوٰۃ

جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں **باب** بیان میں تشدید کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ کے منع کرنے میں وارد ہوئی ہے **حدیث** کی ہم سے ہناد بن سری نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے انہوں نے معرور بن سوید سے انہوں نے ابی ذر سے کہا انہوں نے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس حالت میں کہ آپ کعبہ کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہا ابوذر نے سو مجھے آنحضرت نے آتے ہوئے دیکھا پھر فرمایا وہ ٹوٹے والے ہیں قیامت کے روز قسم ہے رب کعبہ کی کہا ابوذر نے میں نے کہا مجھے کیا ہے شاید کوئی حکم میرے حق میں نازل ہوا ہے کہا ابوذر نے میں نے کہا کون ہیں وہ لوگ میری ماں اور باپ آپ پر قربان ہوں پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ لوگ مال جمع کرنیوالے ہیں مگر جس کسی نے کہ دیا اسطرح اور اسطرح اور اسطرح سو آپ نے اپنے آگے اور داہنے اور بائیں چلو بھر کر پھر فرمایا آپ نے قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے قبضہ میں میری جان ہے جو کوئی آدمی مرتا ہے اور اونٹ اور گائے ایسی چھوڑتا ہے کہ انکی زکوٰۃ اُسنے ادا نہیں کی تو وہ قیامت کے روز پہلی حالت سے بزرگ اور فربہ ہو کر اسکے پاس آئینگی اسکو اپنے پاؤں سے روندینگی اور سینگوں سے مارینگی جس وقت آخر کی ختم ہو جائیگی تو پھر پہلی اُس پر لوٹ آئیگی یہانتک کہ لوگوں میں فیصلہ ہو جائیگا۔

۱؎ یعنی مال جمع کرنیوالے لوگ قیامت کے روز ٹوٹے میں پڑینگے مگر انمیں سے وہ لوگ بچینگے جو اپنے آگے اور داہنے اور بائیں چلو بھر بھر کر مال خرچ کرتے ہیں یعنی جو لوگ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں زکوٰۃ کے معنی لغت میں تطہیر یعنی پاک کرنے اور اصلاح کے ہیں اور شرع میں اس مال پر اسکا اطلاق ہوتا ہے جو مال سے بوجہ مخصوص پر نکالا جاوے اور اسکو زکوٰۃ اسلیے بولتے ہیں کہ یہ مال کو خباثت سے پاک کرتی ہے ۱۲ ۲؎ یعنی جس شخص نے اونٹ اور گائے کی زکوٰۃ ادا نہ کی ہوگی قیامت کے روز وہ اونٹ اور گائے پہلی حالت سے بزرگ اور فربہ ہو کر میدان محشر میں حاضر ہونگی اور اسکو روندنا اور مارنا شروع کرینگی یعنی گول کے گول اسکو باری باری روندتے اور مارتے جائینگے جب تمام ایک دفعہ روند چکینگے تو پھر پہلا اسکو روندنا شروع کریگا تاکہ ختم ہونگے اسی طرح اسکے ساتھ تمام خلقت کے حساب و کتاب ہونے تک ہوتا رہیگا ۱۲

وفی الباب عن ابی ھریرۃ مثلہ وعن علی بن ابی طالب قال لعن مانع الصدقۃ وقبیصۃ بن ھلب عن ابیہ وجابر بن عبد اللہ
وعبد اللہ بن مسعود **قال** ابو عیسی حدیث ابی ذر حدیث حسن صحیح واسم ابی ذر جندب بن السکن ویقال ابن جنادۃ
حدثنا عبد اللہ بن منیر عن عبید اللہ بن موسی عن سفیان الثوری عن حکیم بن الدیلم عن الضحاک بن مزاحم قال الاکثرون
اصحاب عشرۃ **باب** ما جاء اذا ادیت الزکوۃ فقد قضیت ما علیک **حدثنا** عمر بن حفص الشیبانی نا عبد اللہ بن
وھب نا عمرو بن الحارث عن دراج عن ابن حجیرۃ عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ادیت زکوۃ مالک فقد قضیت
ما علیک **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن غریب وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غیر وجہ انہ ذکر الزکوۃ فقال رجل یا رسول
اللہ ھل علی غیرھا فقال لا الا ان تطوع وابن حجیرۃ ھو عبد الرحمن بن حجیرۃ البصری **حدثنا** محمد بن اسماعیل نا علی بن
عبد الحمید الکوفی نا سلیمان بن المغیرۃ عن ثابت عن انس قال کنا نتمنی ان یبتدی الاعرابی العاقل فیسال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم ونحن عندہ فبینا نحن کذلک اذ اتاہ اعرابی فجثی بین یدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد ان رسولک اتانا فزعم لنا
انک تزعم ان اللہ ارسلک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعم قال فبالذی رفع السماء وبسط الارض ونصب الجبال اللہ ارسلک
فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعم قال فان رسولک زعم لنا انک تزعم ان علینا خمس صلوات فی الیوم واللیلۃ فقال النبی صلی
اللہ علیہ وسلم نعم قال فبالذی ارسلک اللہ امرک بھذا قال نعم قال فان رسولک زعم لنا انک تزعم ان علینا صوم شھر فی السنۃ
فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدق قال فبالذی ارسلک اللہ امرک بھذا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعم قال فان رسولک
زعم لنا انک تزعم ان علینا فی اموالنا الزکوۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدق قال فبالذی ارسلک اللہ امرک بھذا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ سے مثل اسکی۔ اور علی بن ابی طالبؓ سے ہے کہ کہا اُنہوں نے لعنت ہے صدقہ کے منع کرنے والے کو اور روایت کی قبیصہ بن
ھلب نے اپنے باپ سے اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے اور عبد اللہ بن مسعود سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ذر کی حسن صحیح ہے۔ اور نام ابی ذر کا جندب
بن السکن ہے اور کہا گیا ہے ابن جنادہ **حدیث** کی ہم سے عبد اللہ بن منیر نے عبید اللہ بن موسے سے اُنہوں نے سفیان ثوری سے اُنہوں نے حکیم بن دیلم سے اُنہوں نے ضحاک
بن مزاحم سے کہا اُنہوں نے بہت مال جمع کرنے والے وہ ہیں جو دس ہزار کے مالک ہیں **باب** اس بیان میں کہ جب تو نے زکوٰۃ ادا کر دی تو تو نے اپنے
فرض کو ادا کر دیا **حدیث** کی ہم سے عمرو بن حفص شیبانی نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن وہب نے کہا حدیث کی ہم سے عمرو بن حارث نے دراج سے
اُنہوں نے ابی حجیرہ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی تو تو نے اپنا فرض ادا کر دیا **کہا**
ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن غریب ہے اور کئی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے زکوٰۃ کا ذکر کیا پس ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ کیا مجھ پر
سوائے اسکے کچھ اور بھی ہے فرمایا آپ نے کہ نہیں مگر یہ کہ تو نفل صدقہ ادا کرے اور ابن حجیرہ وہ عبد الرحمان بن حجیرہ بصری ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن اسمٰعیل
نے کہا حدیث کی ہم سے علی بن عبد الحمید کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے اُنہوں نے انس سے کہا اُنہوں نے ہم خواہش کرتے تھے
کہ کوئی اعرابی عاقل ظاہر آوے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرے اُس حالت میں کہ ہم آپ کے پاس ہوں پس اُس وقت میں کہ ہم اسی طرح
تھے کہ ایک اعرابی آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو زانو بیٹھ گیا پس کہا اُسنے اے محمدؐ آپ کا قاصد ہمارے پاس آیا اور ہمکو کہنے لگا
کہ آپ کہتے ہیں کہ مجھے اللہ تعالےٰ نے بھیجا ہے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں کہا اعرابی نے پس قسم ہے اُس ذات کی کہ جسنے آسمان کو بلند کیا
اور زمین کو بچھایا ہے اور پہاڑوں کو گاڑا ہے کیا آپ کو اللہ تعالےٰ نے رسول کرکے بھیجا ہے پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاں
کہا اعرابی نے آپ کے قاصد نے کہا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ ہمپر دن اور رات میں پانچ نمازیں ہیں پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہاں کہا اعرابی نے پس قسم ہے اُس ذات کی کہ جسنے آپ کو رسول کیا ہے کیا تجھے اللہ نے یہ حکم دیا ہے فرمایا آپ نے ہاں کہا اعرابی نے آپ کا
قاصد ہمکو کہتا ہے کہ ہمپر برس میں ایک ماہ کے روزے ہیں پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا اُسنے کہا اعرابی نے پس قسم ہے اُس
ذات کی کہ جسنے آپ کو بھیجا ہے کیا اللہ تعالیٰ نے تجھے یہ حکم دیا ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں۔ کہا اعرابی نے آپ کا قاصد ہمکو کہتا ہے کہ آپ نے
فرمایا ہے کہ ہمپر ہمارے مالوں میں زکوٰۃ ہے پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا اُسنے کہا اعرابی نے پس قسم ہے اُس ذات کی کہ جسنے آپ کو بھیجا
ہے کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے۔ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

نعم قال ان رسولك زعم لنا انك تزعم ان علينا الحج الى بيت الله من استطاع اليه سبيلا فقال النبى صلى الله عليه وسلم نعم قال فبالذى ارسلك الله آمرك بهذا قال نعم فقال والذى بعثك بالحق لا ادع منهن شيئا ولا اجاوزهن ثم وثب فقال النبى صلى الله عليه وسلم ان صدق الاعرابى دخل الجنة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وقد روى من غير هذا الوجه عن انس عن النبى صلى الله عليه وسلم سمعت محمد بن اسمعيل يقول قال بعض اهل الحديث فقه هذا الحديث ان القراءة على العالم والعرض عليه جائز مثل السماع واحتج بان الاعرابى عرض على النبى صلى الله عليه وسلم فاقر به النبى صلى الله عليه وسلم **باب** ماجاء فى زكوة الذهب والورق **حدثنا** محمد بن عبد الملك بن ابى الشوارب نا ابو عوانة عن ابى اسحاق عن عاصم بن ضمرة عن على قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد عفوت عن صدقة الخيل والرقيق فهاتوا صدقة الرقة من كل اربعين درهما درهم وليس فى تسعين ومائة شئ فاذا بلغت مائتين ففيها خمسة دراهم وفى الباب عن ابى بكر الصديق وعمرو بن حزم **قال** ابو عيسى روى هذا الحديث الاعمش وابو عوانة وغيرهما عن ابى اسحاق عن عاصم بن ضمرة عن على وروى سفيان الثورى وابن عيينة وغير واحد عن ابى اسحاق عن الحارث عن على قال وسالت محمد بن اسمعيل عن هذا الحديث فقال كلاهما عندى صحيح عن ابى اسحاق يحتمل ان يكون عنهما جميعا **باب** ماجاء فى زكوة الابل والغنم **حدثنا** زياد بن ايوب البغدادى وابرهيم بن عبد الله الهروى ومحمد بن كامل المروزى المعنى واحد قالوا نا عباد بن العوام عن سفيان بن حسين عن الزهرى عن سالم بن عبد الله عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب كتاب الصدقة فلم يخرجه الى عماله حتى قبض فقرنه بسيفه فلما قبض عمل به ابو بكر حتى قبض وعمر حتى قبض وكان فيه فى خمس من الابل شاة وفى عشر شاتان وفى خمس عشرة ثلث شياه وفى عشرين اربع شياه وفى خمس وعشرين بنت مخاض الى خمس وثلاثين فاذا زادت

ہاں۔ کہا اعرابی نے آپ کا قاصد ہمکو کہتا ہے کہ فرمایا آپ نے ہمپر خانہ کعبہ کا حج ہے اس شخص پر جو اسکی طرف طاقت رکھتا ہو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں کہا اعرابی نے پس قسم ہے اس ذات کی کہ جسنے آپکو بھیجا ہے کہا اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے فرمایا آپ نے ہاں پھر کہا اعرابی نے قسم ہے اس ذات کی کہ جسنے آپ کو ساتھ حق کے بھیجا ہے میں اسنے کوئی چیز نہیں چھوڑونگا اور نہ انسے تجاوز کرونگا پھر وہ کھڑا ہوا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر سچ کہا اعرابی نے تو جنت میں داخل ہوگا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث اسوجہ سے حسن غریب ہے اور غیر اسوجہ سے بھی بواسطہ انس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے سنا مینے محمد بن اسمٰعیل سے کہ کہتا بعض اہل حدیث نے کہا ہے کہ فقہ[1] اس حدیث کی یہ ہے کہ عالم پر پڑھنا اور پیش کرنا جائز ہے مثل سماع کے اور دلیل اُنکی یہ ہے کہ اعرابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے ساتھ اقرار کیا **باب** سونے اور چاندی کی زکوٰۃ کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے ابی اسحاق سے اُسنے عاصم بن ضمرہ سے اُسنے علی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے گھوڑے اور غلام کا صدقہ معاف کر دیا ہے سو چاندی کا صدقہ ادا کرو ہر چالیس درم سے ایک درم۔ اور ایک سو نوے میں کچھ صدقہ[2] نہیں ہے سو جب وہ دو سو کو پہونچیں تو اسمیں پانچ درم ہیں۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی بکر صدیق اور عمرو بن حزم سے کہا ابو عیسیٰ نے روایت کیا اس حدیث کو اعمش اور ابو عوانہ وغیرہ نے ابی اسحاق سے اُسنے عاصم بن ضمرہ سے اُسنے علی رضی سے۔ اور روایت کیا سفیان ثوری اور ابن عیینہ وغیرہ نے ابی اسحاق سے اُسنے حارث سے اُسنے علی سے کہا ترمذی نے اور مینے محمد بن اسمٰعیل سے اس حدیث کی بابت سوال کیا تو اُسنے کہا دونوں طریق میرے نزدیک صحیح ہیں کیونکہ احتمال ہے کہ دونوں (یعنی حارث اور عاصم) سے مروی ہو۔ **باب** اونٹ اور بکریوں کی زکوٰۃ کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے زیاد بن ایوب بغدادی نے اور ابراہیم بن عبد اللہ ہروی اور محمد بن کامل مروزی (انکے الفاظ میں فرق ہے معنی واحد ہیں) کہا انہوں نے حدیث کی ہمسے عباد بن عوام نے سفیان بن حسین سے اُسنے زہری سے اُسنے سالم بن عبد اللہ سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کتاب صدقہ کے باب میں لکھی اور اُسکو اپنے عاملوں کی طرف بھیجنے نہ پائے کہ فوت ہوگئے اور آپ نے اُسکو اپنی تلوار کے ساتھ ملا رکھا تھا سو جب فوت ہوگئے تو حضرت ابو بکر نے اُسکے موافق عمل کیا تاکہ یہ بھی فوت ہوگئے۔ اور عمر رضی نے بھی عمل کیا تاکہ یہ بھی فوت ہوگئے اور اسمیں لکھا تھا کہ پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے اور دس میں دو بکریاں ہیں اور پندرہ میں تین بکریاں اور بیس میں چار بکریاں اور پچیس میں بنت مخاض پینتیس[3] تک پس جب اس سے زیادہ ہوجائیں

---

[1] فقہ اس حدیث کی یہ ہے یعنی اس حدیث سے یہ مسئلہ نکلتا ہے کہ اگر شاگرد استاذ کو پڑھکر سنا دے تو جائز ہے یعنی اسکا حکم سماع کا ہے کیونکہ اعرابی آپ کو سناتا رہا اور آپ اسکا اقرار کرتے رہے ہیں اس حدیث سے مولف کی یہ غرض ہے کہ اگر اُسنے زکوٰۃ ادا کردی تو اپنا فرضی حق ادا کر دیا جیسا کہ اُس اعرابی نے جبکہ تمام احکام جو بیان کرنے تھے بیان کر چکا تو کہا میں اس سے زیادہ نہیں کرونگا اور نہ اس سے تجاوز کرونگا اور ان میں سے زکوٰۃ بھی ہے تو فرمایا آپ نے اگر اُسنے سچ کہا ہے تو جنت میں داخل ہوگا پس آپ کے اس قول مبارک سے کہ جنت میں داخل ہوگا ثابت ہوا کہ اُسنے اپنا فرض ادا کر دیا ہے ۱۲ [2] اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ گھوڑے اور غلام کا صدقہ پہلے واجب تھا بعد اُسکے آپ نے حکم منسوخ کر دیا ہے اور سونے کا ذکر حدیث باب میں ذکر نہیں مگر مولف نے چاندی پر قیاس کیا ہے اگر دو سو درم سے ایک درم بھی کم ہو تو اسمیں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی اور جب پورے دو سو ہوجائیں تو پھر چالیسواں حصہ کرنا پڑتا ہے یعنی دو سو سے پانچ درم ایسا ہی سونے میں ہے کہ اسمیں بھی چالیسواں حصہ ہے ۔

ففیھا بنت لبون الی خمس واربعین فاذا زادت ففیھا حقة الی ستین فاذا زادت ففیھا جذعة الی خمس
وسبعین فاذا زادت ففیھا ابنتا لبون الی تسعین فاذا زادت ففیھا حقتان الی عشرین ومائة ففی کل خمسین
حقة وفی کل اربعین ابنة لبون وفی الشاة فی کل اربعین شاة شاة الی عشرین ومائة فاذا زادت فشاتان الی مائتین فاذا
زادت فثلث شیاہ الی ثلثمائة شاة فاذا زادت علی ثلثمائة شاة ففی کل مائة شاة شاة ثم لیس فیھا شیء حتی تبلغ مائة ولا یجمع
بین متفرق ولا یفرق بین مجتمع مخافة الصدقة وما کان من خلیطین فانھما یتراجعان بالسویة ولا یؤخذ فی الصدقة ھرمة ولا
ذات عیب وقال الزھری اذا جاء المصدق قسم الشاء اثلاثا ثلث خیار وثلث اوساط وثلث شرار واخذ المصدق من الوسط
ولم یذکر الزھری البقر وفی الباب عن ابی بکر الصدیق وبھز بن حکیم عن ابیه عن جدہ وابی ذر وانس **قال** ابو عیسی حدیث
ابن عمر حدیث حسن والعمل علی ھذا الحدیث عند عامة الفقھاء وقد روی یونس بن یزید وغیر واحد عن الزھری عن سالم ھذا
الحدیث ولم یرفعوہ وانما رفعه سفیان بن حسین **باب** ما جاء فی زکوة البقر **حدثنا** محمد بن عبید المحاربی وابو سعید
الاشج قالا نا عبد السلام بن حرب عن خصیف عن ابی عبیدة عن عبد الله بن مسعود عن النبی صلی الله علیه وسلم قال فی ثلثین
من البقر تبیع او تبیعة وفی کل اربعین مسنة وفی الباب عن معاذ بن جبل **قال** ابو عیسی ھکذا روی عبد السلام بن حرب
عن خصیف وعبد السلام ثقة حافظ وروی شریك ھذا الحدیث عن خصیف عن ابی عبیدة عن ابیه عن عبد الله وابو
عبیدة بن عبد الله لم یسمع من ابیه **حدثنا** محمود بن غیلان نا عبد الرزاق نا سفیان عن الاعمش عن ابی وائل عن مسروق

تو انمیں بنت لبون ہے پینتالیس تک پس جب اس سے زیادہ ہو جائیں تو انمیں حقہ ہے ساٹھ تک۔ اور جب اس سے زیادہ ہو جائیں تو انمیں جذعہ ہے پچھتر تک اور جب اس سے
بڑھ جائیں تو انمیں دو بنت لبون ہیں نوے تک۔ اور جب اس سے بڑھ جائیں تو انمیں دو حقے ہیں ایک سو بیس[۱۲۰] تک۔ اور جب ایک سو بیس سے بڑھ جائیں تو ہر پچاس
میں ایک حقہ ہے اور ہر چالیس میں بنت لبون[۱] اور بکریوں میں چالیس بکریوں میں ایک بکری ہے ایک سو بیس[۱۲۰] تک اور جب اس سے بڑھیں تو دو بکریاں ہیں دو سو
تک اور جب اس سے بڑھیں تو تین بکریاں ہیں تین سو بکری تک اور جب تین سو بکری سے ایک بکری بھی بڑھیگی تو ہر ایک سیکڑے میں ایک بکری ہے پھر ان میں کچھ
صدقہ نہیں تاکہ سو ہو جائے اور خوف صدقہ سے متفرقین[۲] کو جمع نہ کیا جائے اور نہ مجتمعین میں تفریق کیجائے اور جو کچھ کہ حصہ شریکین[۳] کا ہے وہ ایک دوسرے پر ساتھ برابری کے
رجوع کریں اور نہ لیجائے صدقہ میں بڈھیا اور نہ عیب والی۔ اور کہا زہری نے جب صدقہ لینے والا آوے تو بکریاں تین حصے کیجائیں ایک تہائی عمدہ قسم کی دوسری
تہائی اوسط قسم کی تیسری تہائی ناقص قسم کی اور صدقہ لینے والا اوسط قسم سے لے اور زہری نے گائے کا حال ذکر نہیں کیا۔ اور اس باب میں روایت ہے
ابی بکر صدیق سے اور بہز بن حکیم سے جو اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتا ہے اور ابی ذر اور انس سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے اور عامہ فقہا کے نزدیک
عمل اسی پر ہے اور روایت کی ہے یہ حدیث یونس بن یزید اور کئی ایک نے زہری سے انہوں نے سالم سے اور انہوں نے اسکو مرفوع نہیں کیا اور مرفوع تو اسکو فقط سفیان بن حسین نے
کیا ہے **باب** گائے کی زکوٰۃ کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبید محاربی اور ابو سعید اشج نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے عبد السلام بن حرب نے خصیف سے اسنے
ابی عبیدہ سے اسنے عبد اللہ بن مسعود سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے تیس[۳۰] گائے میں ایک بچھڑا ہے یا بچھڑی اور ہر چالیس میں مسنہ ہے اور اس باب میں روایت
ہے معاذ بن جبل سے کہا ابو عیسیٰ نے ایسے ہی روایت کی ہے عبد السلام بن حرب نے خصیف سے اور عبد السلام ثقہ حافظ ہے اور روایت کی ہے یہ حدیث شریک نے خصیف سے انہوں نے
ابی عبیدہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبد اللہ سے اور ابو عبیدہ بن عبد اللہ نے اپنے باپ سے نہیں سنا ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے
کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اعمش سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے مسروق سے

---

[۱] یعنی اگر ایک سو بیس سے بڑھ جائیں تو اگر ہر چالیس بڑھیں تو بنت لبون کا ادا کرنا واجب ہے اور اگر پچاس بڑھیں تو حقہ۔ بنت مخاض اسکو کہتے ہیں جسپر ایک سال گذر چکا ہو اور دوسرا سال شروع ہوا ہو
اور بنت لبون وہ ہے جسپر دو سال گذر چکا ہو اور حقہ وہ ہے جسپر تیسرا سال گذر چکا ہو اور جذعہ وہ ہے جو پانچویں سال میں ہو[۱۲] [۲] کہا عینی نے معنے اسکے یہ ہیں کہ علما کا اجماع اسپر ہے کہ چالیس سے کم بکریوں میں کوئی بکری
واجب نہیں اور اسپر بھی اجماع ہے کہ ایک سو اکیس میں دو بکریاں ہیں اور تین سو میں تین بکریاں اور جب اسسے ایک بھی بڑھیگی تو انمیں کچھ نہیں چار سو تک اور جب چار سو پوری ہو جائینگی تو انمیں چار
بکریاں ہیں بعد اسکے ہر سیکڑے میں ایک بکری ہے یہ قول ہے امام ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی اور احمد اور ثوری اور اسحاق اور اوزاعی اور علی اور ابن مسعود کا اور کہا شعبی اور نخعی نے جب تین سو سے
ایک بھی بڑھ جائیگی تو انمیں چار بکریاں واجب ہیں چار سو تک اور جب چار سو سے ایک بڑھیگی تو پانچ واجب ہیں اور یہ ایک روایت امام احمد سے بھی ہے[۱۲] [۳] امام مالک نے موطا میں اسکی تفسیر اسطرح
نقل کی ہے کہ متفرقین کو جمع نہ کیا جاوے مثلاً تین آدمی ہیں ہر ایک کی چالیس چالیس بکریاں ہیں جب صدقہ لینے والا آیا اور اسنے انپر ظلم کیا تو انہوں نے ملکر ایک گلہ بنا لیا پس اسصورت میں ایک سو بیس میں سے ایک بکری ادا کرنی پڑی برخلاف اس صورت کے کہ اگر علیحدہ علیحدہ رہتے تو چالیس میں سے ایک ہر ایک کو ادا کرنی لازم تھی آنحضرت نے اس حیلہ سے منع کر دیا اگر کوئی
صدقہ دینے سے علیحدہ علیحدہ ہو کر صدقہ کے وقت جمع ہو جاوے کہ صدقہ کم دینا پڑے اور مجتمعین میں تفریق کیجائے اس طور سے کہ مثلاً دو شریکوں میں دو سو دو بکری ہیں پس انکو اسصورت میں تین بکریاں دینی ہیں
اور اگر علیحدہ علیحدہ کریں تو ہر ایک پر ایک ایک بکری دینی ہوگی پر آنحضرت نے اس سے بھی منع کیا ہے[۱۲] [۴] مثلاً اگر دو آدمیوں میں اکٹھا اونٹ مشترک ہیں ایک چھتیں دوسرے کے چونسٹھ پس ہر ایک اپنے حصہ کے موافق ادا کریگا[۱۲]

عن معاذ بن جبل قال بعثنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن فامرنی ان اٰخذ من کل ثلثین بقرۃ تبیعا او تبیعۃ ومن کل اربعین مسنۃ ومن کل حالم دینارا او عدلہ معافر **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن وروی بعضہم ھذا الحدیث عن سفیان عن الاعمش عن ابی وائل عن مسروق ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث معاذا الی الیمن فامرہ ان یاخذ وھذا اصح **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبۃ عن عمرو بن مرۃ قال سالت ابا عبیدۃ ھل تذکر من عبد اللہ شیئا قال لا **باب** ماجاء فی کراھیۃ اخذ خیار المال فی الصدقۃ **حدثنا** ابو کریب نا وکیع نا زکریا بن اسحاق المکی نا یحیی بن عبد اللہ بن صیفی عن ابی معبد عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث معاذا الی الیمن فقال انک تاتی قوما اھل کتاب فادعھم الی شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ فان ھم اطاعوا لذلک فاعلمھم ان اللہ افترض علیھم خمس صلوات فی الیوم واللیلۃ فان ھم اطاعوا لذلک فاعلمھم ان اللہ افترض علیھم صدقۃ اموالھم تؤخذ من اغنیاءھم وترد علی فقراءھم فان ھم اطاعوا لذلک فایاک وکرائم اموالھم واتق دعوۃ المظلوم فانھا لیس بینھا وبین اللہ حجاب وفی الباب عن الصنابحی **قال** ابو عیسی حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح وابو معبد مولی ابن عباس اسمہ نافذ **باب** ماجاء فی صدقۃ الزرع والتمر والحبوب **حدثنا** قتیبۃ نا عبد العزیز بن محمد عن عمرو بن یحیی المازنی عن ابیہ عن ابی سعید الخدری قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیس فیما دون خمس ذود صدقۃ ولیس فیما دون خمس اواق صدقۃ ولیس فیما دون خمسۃ اوسق صدقۃ وفی الباب عن ابی ھریرۃ وابن عمر وجابر وعبد اللہ بن عمرو **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مھدی نا سفیان وشعبۃ ومالک بن انس عن عمرو بن یحیی عن ابیہ عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو حدیث عبد العزیز عن عمرو بن یحیی **قال** ابو عیسی حدیث ابی سعید حدیث حسن صحیح

اُسنے معاذ بن جبل سے کہا اُسنے مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ ہر تیس گائے سے ایک بچھڑا یا بچھڑی لوں اور ہر چالیس سے مسنہ اور ہر ایک بالغ سے ایک دینار یا برابر اسکے کپڑے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی بعض نے یہ حدیث سفیان سے اُسنے اعمش سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے مسروق سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو یمن کی طرف بھیجا اور اُسکو صدقہ لینے کا حکم دیا اور یہ صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے شعبہ سے اُسنے عمرو بن مرہ سے کہا اُسنے سوال کیا مینے ابا عبیدہ سے کیا تو عبد اللہ سے کوئی حدیث یاد رکھتا ہے کہا اُسنے نہیں **باب** صدقہ میں عمدہ مال لینا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے زکریا بن اسحاق مکی نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن عبد اللہ بن صیفی نے ابی معبد سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو یمن کی طرف بھیجا پس فرمایا آپ نے تو ایسی قوم کے پاس جاتا ہے جو اہل کتاب ہیں پس انکو کلمہ شہادت کیطرف بلا کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور میں رسول اللہ کا ہوں پس اگر وہ اس امر کی اطاعت کریں تو انکو خبر دے کہ اللہ تعالی نے پانچ نمازیں دن اور رات میں فرض کی ہیں پس اگر وہ اسکی بھی اطاعت کریں تو انکو خبر دے کہ اللہ تعالی نے اوپر صدقہ انکے مالوں کا فرض کیا ہے انکے دولتمندوں سے لیا جاوے اور انکے فقیروں پر رد کیا جاوے پس اگر وہ اسکی بھی اطاعت کریں تو تو عمدہ مال لینے سے بچیو اور مظلوم کی بد دعا سے ڈریو کیونکہ درمیان اسکے اور اللہ تعالی کے پردہ نہیں ہے یعنی جلدی قبول ہوتی ہے اور اس باب میں روایت ہے صنابحی سے کہا ابو عیسی نے حدیث ابن عباس کی حسن صحیح ہے اور ابو معبد ابن عباس کا غلام ہے نام اسکا نافذ ہے **باب** زراعت اور میوے اور دانوں کے صدقہ کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے عمرو بن یحیی مازنی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نہیں ہے پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ اور نہیں پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ اور نہیں پانچ وسق سے کمتر چھوہارے میں زکوٰۃ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور ابن عمر اور جابر اور عبد اللہ بن عمرو سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان اور شعبہ اور مالک بن انس نے عمرو بن یحیی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی سعید خدری سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث عبد العزیز کے جو عمرو بن یحیی سے ہے کہا ابو عیسی نے حدیث ابی سعید کی حسن صحیح ہے۔

یعنی صدقہ کے برجوع کرے ١٢ ؎ بچھڑی بچھڑا جو ایک سال کا ہو اور مسنہ وہ ہے جو تیسرے سال میں ہو اور معاذ کو حکم دیا کہ ہر ایک کافر بالغ سے سال میں ایک دینار جزیہ لیا جاوے یا دینار کی قیمت کے برابر کپڑے وغیرہ لیے جاویں ١٢ ؎ اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے تو پانچ اوقیہ کے دو سو درم ہوئے جو تول کے حساب سے ساڑھے باون تولے ہوتے ہیں اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے تخمیناً پانچ من پختہ ہوئے حدیث میں نصاب کا بیان ہے کہ اس سے کمتر میں زکوٰۃ نہیں امام شافعی اور ابو یوسف اور محمد کے نزدیک اناج اور میوہ جبتک پانچ من نہو اُسمیں زکوٰۃ نہیں اور یہ حدیث انکی دلیل ہے اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اناج اور میوے میں کچھ حد مقرر نہیں تھوڑی اور بہت میں زکوٰۃ ہے یعنے دسواں حصہ ١٢

وقد روی من غیر وجه عنه والعمل علی هذا عند اهل العلم ان لیس فیما دون خمسة اوسق صدقة والوسق ستون صاعا وخمسة
اوسق ثلثمائة صاع وصاع النبی صلی الله علیه وسلم خمسة ارطال وثلث وصاع اهل الکوفة ثمانیة ارطال ولیس فیما دون خمسة
اواق صدقة والوقیة اربعون درهما وخمس اواق مائتا درهم ولیس فیما دون خمس ذود یعنی لیس فیما دون خمس من الابل صدقة
فاذا بلغت خمسا وعشرین من الابل ففیها ابنة مخاض وفیما دون خمس وعشرین من الابل فی کل خمس من الابل شاة **باب**
ماجاء لیس فی الخیل والرقیق صدقة **حدثنا** محمد بن العلاء ابوکریب ومحمود بن غیلان قالا نا وکیع عن سفیان وشعبة
عن عبد الله بن دینار عن سلیمان بن یسار عن عراک بن مالک عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس علی المسلم
فی فرسه ولا عبده صدقة وفی الباب عن عبد الله بن عمرو وعلی **قال** ابو عیسی حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح والعمل
علیه عند اهل العلم انه لیس فی الخیل السائمة صدقة ولا فی الرقیق اذا کانوا للخدمة صدقة الا ان یکونوا للتجارة فاذا کانوا للتجارة ففی
اثمانهم الزکوة اذا حال علیها الحول **باب** ماجاء فی زکوة العسل **حدثنا** محمد بن یحیی النیسابوری نا عمرو بن ابی سلمة التنیسی
عن صدقة بن عبد الله عن موسی بن یسار عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فی العسل فی کل عشرة ازق زق و
فی الباب عن ابی هریرة وابی سیارة المتعی وعبد الله بن عمرو **قال** ابو عیسی حدیث ابن عمر فی اسناده مقال ولا یصح عن النبی صلی الله علیه
وسلم فی هذا الباب کبیر شیء والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم وبه یقول احمد واسحاق وقال بعض اهل العلم لیس فی العسل شیء **باب**
ماجاء لا زکوة علی المال المستفاد حتی یحول علیه الحول **حدثنا** یحیی بن موسی نا هارون بن صالح الطلحی نا عبد الرحمن بن زید بن اسلم
عن ابیه عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من استفاد مالا فلا زکوة علیه حتی یحول علیه الحول وفی الباب عن سرّی
بنت نبهان **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الوهاب الثقفی نا ایوب عن نافع عن ابن عمر قال من استفاد مالا فلا زکوة فیه حتی یحول علیه الحول عند ربه

اور اس سے کئی وجہ سے مروی ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسپر ہے کہ نہیں ہے پانچ وسق سے کم میں زکوۃ۔ اور وسق ساٹھ صاع کا ہے اور پانچ
وسق تین سو صاع ہوتے ہیں اور صاع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پانچ رطل اور تہائی رطل کا ہے اور صاع اہل کوفہ کا آٹھ رطل کا ہے اور پانچ اوقیہ سے کم
میں زکوۃ نہیں۔ اور اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے اور پانچ اوقیہ دو سو درم کے اور نہیں ہے پانچ اونٹوں سے کم میں یعنے پانچ اونٹوں سے کم میں زکوۃ
نہیں ہے پس جب پچیس ۲۵ اونٹ ہو جائیں تو اُن میں بنت مخاض ہے اور کم میں پچیس اونٹوں سے پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے **باب** اس بیان میں کہ
گھوڑے اور غلام میں زکوۃ نہیں ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن علا یعنی ابو کریب اور محمود بن غیلان نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے وکیع نے سفیان اور
شعبہ سے انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے عراک بن مالک سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے
مسلمان پر اسکے گھوڑے اور غلام میں زکوۃ اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن عمرو اور علی سے **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے۔ اور
عمل اہل علم کے نزدیک اسپر ہے کہ گھوڑے چرنے والے میں زکوۃ نہیں ہے اور نہ غلام میں زکوۃ ہے جبکہ خدمت کے لیے ہوں مگر یہ کہ تجارت کے لیے ہوں پس جب
تجارت کے لیے ہوں تو انکی قیمت میں زکوۃ ہے جب اُنپر سال گذر جائے **باب** شہد کی زکوۃ کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمد بن یحیی نیشاپوری
نے کہا حدیث کی ہم سے عمرو بن ابی سلمہ تنیسی نے صدقہ بن عبد اللہ سے انہوں نے موسی بن یسار سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہا انہوں نے فرمایا ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہد کے حق میں کہ دس مشکوں میں ایک مشک ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی سیارہ متعی اور عبد اللہ بن عمرو
سے کہا ابو عیسی نے ابن عمر کی حدیث کی سند میں گفتگو ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں کوئی عمدہ روایت صحیح نہیں ہوئی اور اکثر اہل علم
کی رائے اسی پر ہے اور یہی کہتا ہے احمد اور اسحاق۔ اور کہا بعض اہل علم نے شہد میں کچھ زکوۃ نہیں ہے **باب** اس بیان میں کہ حاصل کردہ مال پر زکوۃ
نہیں تاکہ اسپر سال گذر لے **حدیث** کی ہم سے یحیی بن موسی نے کہا حدیث کی ہم سے ہارون بن صالح نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمن بن زید بن اسلم
نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عمر سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مال حاصل کرے تو اسپر زکوۃ نہیں تاکہ اسپر ایک سال گذر جائے
اور اس باب میں روایت ہے سری بنت نبہان سے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الوہاب
ثقفی نے کہا حدیث کی ہم سے ایوب نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہا انہوں نے جو شخص مال حاصل کرے تو اسپر زکوۃ نہیں تاکہ اسپر ایک
سال اسکے مالک کے پاس گذر جائے

وهذا اصح من حديث عبد الرحمن بن زيد بن اسلم قال ابو عيسى وروى ايوب وعبيد الله وغير واحد عن نافع عن ابن عمر موقوفا وعبد الرحمن بن زيد بن اسلم ضعيف في الحديث ضعفه احمد بن حنبل وعلي بن المديني وغيرهما من اهل الحديث وهو كثير الغلط وقد روي عن غير واحد من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ان لا زكوٰة في المال المستفاد حتى يحول عليه الحول وبه يقول مالك بن انس والشافعي واحمد بن حنبل واسحاق وقال بعض اهل العلم اذا كان عنده مال تجب فيه الزكوٰة ففيه الزكوٰة وان لم يكن عنده سوى المال المستفاد مال تجب فيه الزكوٰة لم تجب عليه في المال المستفاد زكوٰة حتى يحول عليه الحول فان استفاد مالا قبل ان يحول عليه الحول فانه يزكي المال المستفاد مع ماله الذي وجبت فيه الزكوٰة وبه يقول سفيان الثوري واهل الكوفة **باب** ما جاء ليس على المسلمين جزية **حدثنا** يحيى بن اكثم نا جرير عن قابوس بن ابي ظبيان عن ابيه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصلح قبلتان في ارض واحدة وليس على المسلمين جزية **حدثنا** ابو كريب نا جرير عن قابوس بهذا الاسناد نحوه وفي الباب عن سعيد بن زيد وجد حرب بن عبيد الله الثقفي **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس قد روي عن قابوس بن ابي ظبيان عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا والعمل على هذا عند عامة اهل العلم ان النصراني اذا اسلم وضعت عنه جزية رقبته وقول النبي صلى الله عليه وسلم ليس على المسلمين جزية عشور انما يعني به جزية الرقبة وفي الحديث ما يفسر هذا حيث قال انما العشور على اليهود والنصارى وليس على المسلمين عشور **باب** ما جاء في زكوٰة الحلي **حدثنا** هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابي وائل عن عمرو بن الحارث بن المصطلق عن ابن اخي زينب امرأة عبد الله عن زينب امرأة عبد الله قالت خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا معشر النساء تصدقن ولو من حليكن فانكن اكثر اهل جهنم يوم القيمة

اور یہ حدیث صحیح ہے عبد الرحمن بن زید بن اسلم کی حدیث سے کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کیا اسکو ایوب اور عبید اللہ اور کئی ایک نے نافع سے اُنہنے ابن عمر سے موقوف اور عبد الرحمن بن زید بن اسلم حدیث میں ضعیف ہے۔ اور احمد بن حنبل اور علی بن مدینی وغیرہ نے اہل حدیث سے اسکو ضعیف کیا ہے۔ اور یہ بہت غلطی کرنے والا ہے۔ اور کئی ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے مروی ہے کہ مال حاصل شدہ میں زکوٰۃ نہیں تاکہ اُسپر ایک سال کامل گذر جاوے۔ اور یہی کہتا ہے مالک بن انس اور شافعی اور احمد بن حنبل اور اسحاق اور کہا بعض اہل علم نے جبکہ پاس کسی شخص کے ایسا مال ہو کہ جسمیں زکوٰۃ واجب ہو تو اُس مال حاصل شدہ میں بھی زکوٰۃ ہے[1]۔ اور اگر اُسکے پاس سوائے مال حاصل شدہ کے کوئی ایسا مال نہو کہ جسمیں زکوٰۃ واجب ہے تو اس مال حاصل شدہ میں بھی زکوٰۃ واجب نہیں۔ تاکہ اُسپر ایک سال گذر جاوے۔ پس اگر اُسنے ایک سال گذرنے سے پہلے کچھ مال حاصل کیا ہو تو چاہیے کہ مال حاصل شدہ کو ساتھ اُس مال کے کہ جسمیں زکوٰۃ واجب ہو چکی ہے پاک کرے۔ اور ساتھ اسی کے کہتے ہیں سفیان ثوری اور اہل کوفہ **باب** اس بیان میں کہ مسلمانوں پر جزیہ نہیں **حدیث** کی ہمسے یحییٰ بن اکثم نے کہا حدیث کی ہمسے جریر نے قابوس بن ابی ظبیان سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قبلے ایک زمین میں بہتر نہیں اور نہ مسلمانوں پر جزیہ ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے جریر نے قابوس سے ساتھ اسی اسناد کے مثل اسکے اور اس باب میں روایت ہے سعید بن زید اور حرب بن عبید اللہ ثقفی کے دادا سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی مروی ہے قابوس بن ابی ظبیان سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور عامہ اہل علم کے نزدیک عمل اسپر ہے کہ عیسائی جسوقت اسلام لاوے تو اسکی گردن کا جزیہ اُس سے معاف کیا جاوے۔ اور قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ مسلمانوں پر جزیہ عشور کا نہیں ہے مراد اس سے جزیہ گردن کا ہے اور حدیث میں وہ الفاظ ہیں جو اُسکی یہ تفسیر کرتے ہیں کیونکہ فرمایا آپنے عشور کو فقط یہود اور نصاریٰ پر ہے مسلمانوں پر عشور نہیں **باب** زیور کی زکوٰۃ کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے عمرو بن حارث بن مصطلق سے اُسنے زینب کے بھتیجے سے جو عبد اللہ کی بیوی ہے اُسنے زینب عبد اللہ کی بیوی سے کہا اُسنے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سنایا اور فرمایا اے گروہ عورتوں کے صدقہ کرو اگرچہ اپنے زیوروں سے ہو کیونکہ تم قیامت کے دن دوزخ میں بہت جانے والے ہو

---

[1] مال حاصل شدہ وہ ہے جو کہ درمیان سال کے حاصل ہو ہبہ یا میراث وغیرہ سے اور پہلے مال کے منافع میں سے نہو۔ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ وہ پہلے مال سے لاحق نہیں ہوتا بلکہ اسکے واسطے نیا سال گذرنا چاہیے کہ زکوٰۃ واجب ہو۔ اور امام اعظم رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ وہ اسی مال میں جو پہلے مال سے لاحق ہو جاتا ہے اور وہ مال حاصل شدہ کہ جو پہلے مال کا متابع ہو اسمیں خلاف نہیں ہے بلکہ وہ اتفاقاً اول مال سے لاحق ہوتا ہے

حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد عن شعبة عن الاعمش قال سمعت اباوائل یحدث عن عمرو ابن الحارث بن اخی زینب امرأة عبدالله عن زینب امرأة عبدالله عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه وهذا اصح من حدیث ابی معاویة وابومعاویة وهم فی حدیثه فقال عمرو بن الحارث عن ابن اخی زینب والصحیح انما هو عمرو بن الحارث بن اخی زینب وقد روی عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده عن النبی صلی الله علیه وسلم انه رای فی الحلی زکوٰة وفی اسناده مقال واختلف اهل العلم فی ذلک فرای بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم والتابعین فی الحلی زکوٰة ما کان منه ذهب وفضة وبه یقول سفیان الثوری وعبدالله بن المبارک وقال بعض اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم منهم ابن عمر وعائشة وجابر بن عبدالله وانس بن مالک لیس فی الحلی زکوٰة وهکذا روی عن بعض فقهاء التابعین وبه یقول مالک بن انس والشافعی واحمد واسحٰق **حدثنا** قتیبة نا ابن لهیعة عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان امرأتین اتتا رسول الله صلی الله علیه وسلم وفی ایدیهما سواران من ذهب فقال لهما اتؤدیان زکوته فقالتا لا فقال لهما رسول الله صلی الله علیه وسلم اتحبان ان یسورکما الله بسوارین من نار قالتا لا قال فادیا زکوته **قال** ابوعیسیٰ هذا حدیث قد رواه المثنی بن الصباح عن عمرو بن شعیب نحو هذا والمثنی بن الصباح وابن لهیعة یضعفان فی الحدیث ولا یصح فی هذا عن النبی صلی الله علیه وسلم شیء **باب** ما جاء فی زکوٰة الخضراوات **حدثنا** علی بن خشرم نا عیسی بن یونس عن الحسین عن محمد بن عبدالرحمن بن عبیدة عن عیسی بن طلحة عن معاذ انه کتب الی النبی صلی الله علیه وسلم یسأله عن الخضراوات وهی البقول فقال لیس فیها شیء **قال** ابوعیسیٰ اسناد هذا الحدیث لیس بصحیح ولیس یصح فی هذا الباب عن النبی صلی الله علیه وسلم شیء وانما یروی هذا عن موسی بن طلحة عن النبی صلی الله علیه وسلم مرسلا

حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد نے شعبہ سے اُسنے اعمش سے کہا اُسنے مینے سنا ابا وائل سے کہ حدیث کرتا تھا عمرو بن حارث سے جو بھتیجا زینب کا ہے جو عبداللہ کی بیوی ہے اسنے زینب عبداللہ کی بیوی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور یہ صحیح ہے ابی معاویہ کی حدیث سے اور ابومعاویہ نے اپنی حدیث مین وہم کیا ہے کہا اُسنے عمرو بن الحارث عن ابن اخی زینب اور صحیح یہ ہے عمرو ابن الحارث بن اخی زینب اور مروی ہے عمرو بن شعیب سے اُسنے روایت کی ہو اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا آپ نے زیور مین زکوٰۃ ہے اور اسکی سند مین کلام ہے اور اہل علم نے اس مسئلہ مین اختلاف کیا ہے سو بعض اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور تابعین سے یہ مذہب ہے کہ اس زیور مین زکوٰۃ ہے جو سونا چاندی سے ہو اور یہی کہتا ہے سفیان ثوری اور عبداللہ بن المبارک۔ اور کہا بعض اصحاب نے انہین سے ابن عمر اور عائشہ اور جابر بن عبداللہ اور انس بن مالک ہین کہ زیور مین زکوٰۃ نہین اور اسی طرح بعض فقہاے تابعین سے مروی ہے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اُسنے دو عورتون سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئین اور ان دونون کے ہاتھون مین سونے کے کنگن تھے پس آپنے اُن دونون سے فرمایا کہ کیا انکی زکوٰۃ ادا کرتی ہو سو کہا اُن دونون نے کہ نہین پھر ان دونون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم پسند کرتی ہو یہ بات کہ تمکو اللہ تعالیٰ آگ کے کنگن پہنائے۔ کہا اُن دونون نے نہین فرمایا آپ نے پس انکی زکوٰۃ ادا کیا کرو کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث کو مثنی بن صباح نے عمرو بن شعیب سے بھی مثل اسکے روایت کی ہے اور مثنی ابن صباح اور ابن لہیعہ یہ دونون حدیث مین ضعیف ہین اور اس باب مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی روایت صحیح ثابت نہین ہوئی **باب** ترکاریون کی زکوٰۃ کے بیان مین[1] **حدیث** کی ہمسے علی بن خشرم نے کہا حدیث کی ہمسے عیسیٰ بن یونس نے حسین سے اُسنے محمد بن عبدالرحمن بن عبیدہ سے اُسنے عیسیٰ بن طلحہ سے اُسنے معاذ سے کہ اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لکھا کہ سبزیون مین کیا حکم ہے اور سبزی ترکاریون کو بولتے ہین۔ پس فرمایا آپنے اسمین کچھ زکوٰۃ نہین کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث کی سند صحیح نہین۔ اور اس باب مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی روایت صحیح ثابت نہین ہوئی اور یہ حدیث بواسطہ موسیٰ بن طلحہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور مرسل مروی ہے

[1] یہی مذہب ہے امام ابویوسف اور محمد کا کہ ترکاریون مین زکوٰۃ نہین ہے اور امام ابوحنیفہ رح فرماتے ہین کہ ہر ایک قسم ترکاری مین زکوٰۃ ہے دلیل اسکی یہ حدیث ہے فیما اخرجت الارض نفیہ العشر یعنی جو چیز زمین نکالے اسمین دسوان حصہ ہے۔ جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث عام ہے تخصیص اسکی اس حدیث سے ممکن ہے

والعمل على هذا عند اهل العلم انه ليس فى الخضراوات صدقة **قال** ابو عيسى والحسن هو ابن عمارة وهو ضعيف عند اهل الحديث ضعّفه شعبة وغيره وتركه عبد الله بن المبارك **باب** ما جاء فى الصدقة فيما يسقى بالانهار وغيرها **حدثنا** ابو موسى الانصاري نا عاصم بن عبد العزيز مدينى نا الحارث بن عبد الرحمن بن ابى ذباب عن سليمان بن يسار وبسر بن سعيد عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما سقت السماء والعيون العشر وفيما سقى بالنضح نصف العشر وفى الباب عن انس بن مالك وابن عمر وجابر **قال** ابو عيسى وقد روى هذا الحديث عن بكير بن عبد الله بن الاشجّ وعن سليمان بن يسار وبسر بن سعيد عن النبى صلى الله عليه وسلم مرسلا وكان هذا الحديث اصح وقد صح حديث ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم فى هذا الباب وعليه العمل عند عامة الفقهاء **حدثنا** احمد بن الحسن نا سعيد بن ابى مريم نا ابن وهب قال حدثنى يونس عن ابن شهاب عن سالم عن ابيه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه سنّ فيما سقت السماء والعيون او كان عثريا العشور وفيما سقى بالنضح نصف العشر **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فى زكوة مال اليتيم **حدثنا** محمد بن اسمعيل نا ابراهيم بن موسى نا الوليد بن المسلم عن المثنى بن الصبّاح عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جدّه ان النبى صلى الله عليه وسلم خطب الناس فقال الا من ولى يتيما له مال فليتجر فيه ولا يتركه حتى تاكله الصدقة **قال** ابو عيسى وانما روى هذا الحديث من هذا الوجه وفى اسناده مقال لان المثنى بن الصبّاح يضعف فى الحديث وروى بعضهم هذا الحديث عن عمرو بن شعيب ان ابن عمر بن الخطاب فذكر هذا الحديث وقد اختلف اهل العلم فى هذا الباب فراى غير واحد من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم فى مال اليتيم زكوة منهم عمر وعلى وعائشة وابن عمر وبه يقول مالك والشافعى واحمد واسحاق وقالت طائفة من اهل العلم ليس فى مال اليتيم زكوة وبه يقول سفيان الثورى وعبد الله بن المبارك وعمرو بن شعيب هو ابن محمد بن عبد الله بن عمرو بن العاص وشعيب قد سمع من جده عبد الله بن عمرو وقد تكلم يحيى بن سعيد فى حديث عمرو بن شعيب

اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے کہ ترکاریوں میں زکوٰۃ نہیں ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور حسن وہ ابن عمارہ ہے اور اہل حدیث کے نزدیک وہ ضعیف ہے شعبہ وغیرہ نے اسکو ضعیف کیا ہے۔ اور چھوڑ دیا اسکو عبداللہ بن مبارک نے **باب** اس چیز کی زکوٰۃ کے بیان میں جو نہروں وغیرہ سے پلائی جاتی ہے حدیث کی ہمسے ابو موسی انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے عاصم بن عبد العزیز مدینی نے کہا حدیث کی ہمسے حارث بن عبد الرحمن بن ابی ذباب نے سلیمان بن یسار اور بسر بن سعید سے اسنے ابی ہریرہ سے کہا اسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز میں کہ جسکو بارش اور چشموں سے پانی ملے اسمیں دسواں حصہ ہے۔ اور فرمایا اسمیں جو ڈولوں (یا کوئیں) سے پلائی جاوے اسمیں بیسواں حصہ ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے انس بن مالک اور ابن عمر اور جابر سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے اور مروی ہے یہ حدیث بواسطہ بکیر بن عبداللہ بن اشج اور سلیمان بن یسار اور بسر بن سعید کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل۔ گویا یہ حدیث صحیح ہے اور حدیث ابن عمر کی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں ہے وہ صحیح ہے اور عام فقہا کے نزدیک عمل اسی پر ہے۔ حدیث کی ہمسے احمد بن حسن نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن ابی مریم نے کہا حدیث کی ہمسے ابن وہب نے کہا حدیث کی ہمسے یونس نے ابن شہاب سے اسنے سالم سے اسنے اپنے باپ سے اسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مقرر کیا آپنے اس زمین میں کہ جسکو بارش اور چشموں سے پانی ملے یا سیرابی ہو دسواں حصہ۔ اور اس زمین میں جو ڈولوں سے پلائی جائے بیسواں حصہ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** یتیم کے مال کی زکوٰۃ کے بیان میں حدیث کی ہمسے محمد بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے مثنی بن صباح سے اسنے عمرو بن شعیب سے اسنے اپنے باپ سے اسنے اپنے دادا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ سنایا خبردار اگر جو کوئی ایسے یتیم کا والی ہو کہ جسکے پاس مال ہو تو چاہیے کہ اسمیں تجارت کرے اور اسکو چھوڑ نہ دے کہ اسکو زکوٰۃ ہی کھا جاوے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث فقط اسی وجہ سے مروی ہے اور اسکی سند میں کلام ہے کہ مثنی بن صباح حدیث میں ضعیف کیا گیا ہے۔ اور بعضوں نے اس حدیث کو عمرو بن شعیب سے روایت کی ہے کہ عمر بن خطاب نے ذکر کیا اس حدیث کو اور اہل علم نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہے پس کئی ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا مذہب ہے کہ یتیم کے مال میں زکوٰۃ ہے انہیں سے عمر اور علی اور عائشہ اور ابن عمر ہیں اور ساتھ اسی کے کہتا ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔ اور کہا ایک گروہ نے اہل علم سے کہ یتیم کے مال میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ اور اسی کے ساتھ قائل ہوا ہے سفیان ثوری اور عبداللہ بن مبارک اور عمرو بن شعیب جو بیٹا ہے محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عاص کا حالانکہ شعیب نے اپنی دادا عبداللہ بن عمرو سے سنا ہے۔ اور یحییٰ بن سعید نے عمرو بن شعیب کی حدیث میں کلام کیا ہے

وقال هو عندنا واه ومن ضعفه فانما ضعفه من قبل انه يحدث من صحيفة جده عبد الله بن عمرو واما اكثر اهل الحديث فيحتجون بحديث
عمرو بن شعيب ويثبتونه منهم احمد واسحاق وغيرهما **باب** ما جاء ان العجماء جرحها جبار وفي الركاز الخمس **حدثنا** قتيبة نا الليث بن سعد
عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب وابي سلمة عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال العجماء جرحها جبار والمعدن جبار
والبئر جبار وفي الركاز الخمس وفي الباب عن انس بن مالك وعبد الله بن عمرو وعبادة بن الصامت وعمرو بن عوف المزني وجابر **قال** ابو عيسى
هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في الخرص **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داود الطيالسي نا شعبة قال اخبرني
خبيب بن عبد الرحمن قال سمعت عبد الرحمن بن مسعود بن دينار يقول جاء سهل بن ابي حثمة الى مجلسنا فحدث ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم كان يقول اذا خرصتم فخذوا ودعوا الثلث فان لم تدعوا الثلث فدعوا الربع وفي الباب عن عائشة وعتاب بن اسيد وابن عباس **قال**
ابو عيسى والعمل على حديث سهل بن ابي حثمة عند اكثر اهل العلم في الخرص وبحديث سهل بن ابي حثمة يقول اسحاق واحمد والخرص اذا ادركت الثمار
من الرطب والعنب مما فيه الزكوة بعث السلطان خارصا فخرص عليهم والخرص ان ينظر من يبصر ذلك فيقول يخرج من هذا من الزبيب كذا ومن التمر كذا
فيحصي عليهم وينظر مبلغ العشر من ذلك فيثبت عليهم ثم يخلي بينهم وبين الثمار فيصنعون ما احبوا واذا ادركت الثمار اخذ منهم العشر هكذا فسره
بعض اهل العلم وبهذا يقول مالك والشافعي واحمد واسحاق **حدثنا** ابو عمرو مسلم بن عمرو الحذاء المديني نا عبد الله بن نافع عن محمد بن صالح التمار
عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب عن عتاب بن اسيد ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يبعث على الناس من يخرص عليهم كرومهم وثمارهم وبهذا
الاسناد ان النبي صلى الله عليه وسلم قال في زكوة الكروم انها تخرص كما يخرص النخل ثم تؤدى زكوته زبيبا كما تؤدى زكوة النخل تمرا

اور کہا کہ یہ حدیث ہمارے نزدیک واہی ہے اور جسنے اسکو ضعیف کیا ہے اسنے اسکو اسوجہ سے ضعیف کیا ہے کہ وہ اپنے دادا عبداللہ بن عمرو کی کتاب سے حدیث
کرتا ہے - اور اکثر اہل حدیث عمرو بن شعیب کی حدیث سے حجت پکڑتے ہیں اور اسکو ثابت رکھتے ہیں انھیں سے احمد اور اسحاق وغیرہ ہیں **باب** اس بیان میں کہ
جانور کے مارنے میں بدلہ نہیں اور دفینہ جاہلیت میں خمس یعنی پانچواں حصہ ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے ابن شہاب سے اُنسے
سعید بن مسیب اور ابوسلمہ سے اسنے ابی ہریرہ سے اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جانور کے مارنے میں بدلہ نہیں اور کان میں بدلہ نہیں
اور کوئیں میں بدلہ نہیں - اور دفینہ جاہلیت میں پانچواں حصہ ہے - اور اس باب میں روایت ہے انس بن مالک اور عبداللہ بن عمرو اور عبادہ بن صامت اور
عمرو بن عوف مزنی اور جابر سے رضی اللہ عنہم کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** درخت پر تخمینہ کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان
نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے کہا خبر دی مجھے حبیب بن عبدالرحمن نے کہا سنا میں نے عبدالرحمن بن مسعود بن دینار سے
کہ کہتا سہل بن ابی حثمہ ہماری مجلس کی طرف آیا اور اسنے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کسی چیز کا تخمینہ کیا کرو تو لے لو
اور تہائی کو (تخمینہ سے) چھوڑ دیا کرو - پس اگر تہائی نہ چھوڑو تو چوتھائی تو چھوڑ دو اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور عتاب بن اسید اور ابن عباس سے
کہا ابوعیسیٰ نے اور اکثر اہل علم کے نزدیک تخمینہ کے باب میں عمل سہل بن حثمہ کی حدیث پر ہے اور حدیث بیان کرتا ہے سہل بن ابی حثمہ کہ کہتا اسحاق اور احمد تخمینہ یہ ہے کہ جب میوہ
کھجور اور انگور سے یعنی اُن چیزوں سے کہ جنمیں زکوٰۃ واجب ہے پکنے کے قریب پہونچیں تو سلطان کسی تخمینہ کرنیوالے کو بھیجے وہ انپر تخمینہ کرے اور تخمینہ یہ ہے کہ جو کوئی
اس امر کی بصارت رکھتا ہے دیکھکر کہدے کہ اس منقے سے اسقدر نکلے گا اور ان کھجوروں سے اسقدر اور اسقدر سو انپر تخمینہ لگا دے اور دیکھے کہ اس
عشر تک پہونچا ہے تو انپر عشر ثابت کرے پھر انکا اور میوہ کا راستہ چھوڑ دے پس وہ کریں جو چاہتے ہیں اور جب میوہ پختہ ہو جائے تو انپر عشر لیوے ایسا ہی
بعض اہل علم نے اسکی تفسیر کی ہے اور یہی کہتا ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق **حدیث** کی ہمسے ابوعمرو یعنی مسلم بن عمرو حذاء مدینی نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ
بن نافع نے محمد بن صالح تمار سے اسنے ابن شہاب سے اسنے سعید بن مسیب سے اسنے عتاب بن اسید سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف بھیجتے تھے
اس شخص کو جو انپر انکے انگوروں کی اور میووں کی جانچ کرے - اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوروں کی زکوٰۃ
کے بارے میں فرمایا ہے کہ اسکی جانچ کی جائے جیسا کہ کھجوروں کی جانچ کی جاتی ہے پھر اُسکی زکوٰۃ اسوقت ادا کیجائے کہ منقی ہو جائے جیسا کہ
کھجوروں کی زکوٰۃ حالت تمر میں ادا کیجاتی ہے

لہ یعنی اگر کسی کا جانور بلا تعدی مالک کے کسی کو مار ڈالے یا زخمی کرے تو اسکے مالک پر ڈانڈ نہیں اور اگر مزدور نے کوئیاں کھدوانے اور کان کھودنے میں گر کر مر جاوے
یا اسپر وہ کوئیاں گر پڑنے سے مر جاوے تو کھدوانے والے پر کوئی ڈانڈ نہیں ہے اور دفینہ میں یعنی جو مال زمین میں گڑا ملجائے اسمیں پانچواں حصہ دینا پڑتا ہے ۱۲

قال ابو عیسٰی هذا حدیث حسن غریب وقد روی ابن جریج هذا الحدیث عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة وسالت محمدا عن هذا فقال حدیث ابن جریج غیر محفوظ وحدیث سعید بن المسیب عن عتاب بن اسید اصح **باب** ماجاء فی العامل علی الصدقة بالحق **حدثنا** احمد بن منیع نا یزید بن هارون نا یزید بن عیاض عن عاصم بن عمر بن قتادة ح وحدثنا محمد بن اسمٰعیل نا احمد بن خالد عن محمد بن اسحاق عن عاصم بن عمر بن قتادة عن محمود بن لبید عن رافع بن خدیج قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول العامل علی الصدقة بالحق کالغازی فی سبیل الله حتی یرجع الی بیته **قال** ابو عیسٰی حدیث رافع بن خدیج حدیث حسن و یزید بن عیاض ضعیف عند اهل الحدیث وحدیث محمد بن اسحاق اصح **باب** فی المعتدی فی الصدقة **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن سعد بن سنان عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المعتدی فی الصدقة کمانعها قال وفی الباب عن ابن عمر وام سلمة وابی هریرة **قال** ابو عیسٰی حدیث انس حدیث غریب من هذا الوجه وقد تکلم احمد بن حنبل فی سعد بن سنان وهکذا یقول اللیث بن سعد عن یزید بن ابی حبیب عن سعد بن سنان عن انس بن مالك **قال** ابو عیسٰی سمعت محمدا یقول والصحیح سنان بن سعد وقوله المعتدی فی الصدقة کمانعها یقول علی المعتدی من الاثم کما علی المانع اذا منع **باب** ماجاء فی رضی المصدق **حدثنا** علی بن حجر نا محمد بن یزید عن مجالد عن الشعبی عن جریر قال قال النبی صلی الله علیه وسلم اذا اتاکم المصدق فلا یفارقنکم الا عن رضی **حدثنا** ابو عمار نا وسفیان عن داود عن الشعبی عن جریر عن النبی صلی الله علیه وسلم بنحوه **قال** ابو عیسٰی حدیث داود عن الشعبی اصح من حدیث مجالد وقد ضعف مجالد بعض اهل العلم وهو کثیر الغلط **باب** ماجاء ان الصدقة توخذ من الاغنیاء فترد علی الفقراء **حدثنا** علی بن سعید الکندی نا حفص بن غیاث عن اشعث عن عون بن ابی جحیفة عن ابیه

کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور روایت کی ہے یہ حدیث ابن جریج نے ابن شہاب سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے اور مؤلف کہتا ہے کہ میں نے اسکی بابت محمد (یعنی محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ) سے پوچھا تو کہا اُسنے حدیث ابن جریج کی محفوظ نہیں ہے اور حدیث سعید بن مسیب کی جو عتاب بن اسید سے ہے وہ صحیح ہے **باب** اس شخص کی فضیلت کے بیان میں جو صدقے کا کام ساتھ حق کے کرے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث ہمسے یزید بن عیاض نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے ح اور حدیث کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے احمد بن خالد نے محمد بن اسحاق سے اُسنے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اُسنے محمود بن لبید سے اُسنے رافع بن خدیج سے کہا اُسنے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے وہ شخص کہ صدقے پر ساتھ حق کے کام کرے مثل غازی کے ہے اللہ تعالیٰ کے رستہ میں یہانتک کہ اپنے گھر کی طرف رجوع کرے کہا ابو عیسٰی نے حدیث رافع بن خدیج کی حسن ہے اور یزید بن عیاض اہل حدیث کے نزدیک ضعیف ہے اور حدیث محمد بن اسحاق کی صحیح تر ہے **باب** اس شخص کے بیان میں جو صدقہ میں تجاوز کرے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے یزید بن ابی حبیب سے اُسنے سعد بن سنان سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص صدقے میں تجاوز کرے مثل منع کرنے والے کے ہے۔ کہا مؤلف نے اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور ام سلمہ اور ابی ہریرہ سے کہا ابو عیسٰی نے حدیث انس کی اس وجہ سے غریب ہے۔ اور احمد بن حنبل نے سعد بن سنان کے حق میں کلام کیا ہے اور ایسا ہی کہتا ہے لیث بن سعد یزید بن ابی حبیب سے وہ سعد بن سنان سے وہ انس بن مالک سے کہا ابو عیسٰی نے سنا میں نے محمد سے کہ کہتا اور صحیح سنان بن سعد ہے۔ اور قول آنحضرتؐ کا کہ تجاوز کرنے والا صدقہ میں مثل منع کرنے والے کے ہے۔ کہتا ہے کہ تجاوز کرنے والے پر گناہ ہے جیسے کہ منع کرنے والے پر گناہ ہے جب وہ منع کرے **باب** صدقہ لینے والے کی رضا کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یزید نے مجالد سے اُسنے شعبی سے اُسنے جریر سے کہا اُسنے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تمہارے پاس صدقہ لینے والا آوے تو چاہیے کہ تمسے جدا نہووے مگر رضامندی سے **حدیث** کی ہمسے ابو عمار نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے داؤد سے اُسنے شعبی سے اُسنے جریر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے کہا ابو عیسٰی نے حدیث داؤد کی جو شعبی سے ہے مجالد کی حدیث سے صحیح ہے اور مجالد کو بعض اہل علم نے ضعیف کیا ہے اور یہ بہت غلطی کرتا ہے **باب** اس بیان میں کہ زکوٰۃ غنیوں سے لیجاوے اور فقیروں کو دیجاوے **حدیث** کی ہمسے علی بن سعید کندی نے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے اشعث سے اُسنے عون بن ابی جحیفہ (سوائی کوفی) سے اُسنے اپنے باپ سے

قال تدم علینا مصدق النبی صلعم ناخذ الصدقۃ من اغنیائنا فجعلہا فی فقرائنا وکنت غلاما یتیما فاعطانی منہا قلوصا وفی الباب عن ابن عباس **قال** ابو عیسٰی حدیث ابی جحیفۃ حدیث حسن غریب **باب** من تحل لہ الزکوۃ **حدثنا** قتیبۃ وعلی بن حجر قال قتیبۃ حدثنا شریک وقال علی انا شریک المعنی واحد عن حکیم بن جبیر عن محمد بن عبد الرحمن بن یزید عن ابیہ عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سال الناس ولہ ما یغنیہ جاء یوم القیمۃ ومسئلتہ فی وجہہ خموش او خدوش او کدوح قیل یا رسول اللہ وما یغنیہ قال خمسون درہما او قیمتہا من الذہب وفی الباب عن عبد اللہ بن عمرو **قال** ابو عیسٰی حدیث ابن مسعود حدیث حسن وقد تکلم شعبۃ فی حکیم بن جبیر من اجل ہذا الحدیث **حدثنا** محمود بن غیلان نا یحیی بن ادم نا سفیان عن حکیم بن جبیر بہذا الحدیث فقال لہ عبد اللہ بن عثمان صاحب شعبۃ لو غیر حکیم حدث بہذا فقال لہ سفیان وما لحکیم لا یحدث عنہ شعبۃ قال نعم قال سفیان سمعت زبیدا یحدث بہذا عن محمد بن عبد الرحمن بن یزید والعمل علی ہذا عند بعض اصحابنا وبہ یقول الثوری وعبد اللہ بن المبارک واحمد واسحاق قالوا اذا کان عند الرجل خمسون درہما لم تحل لہ الصدقۃ ولم یذہب بعض اہل العلم الی حدیث حکیم بن جبیر ووسعوا فی ہذا وقالوا اذا کان عندہ خمسون درہما او اکثر وہو محتاج فلہ ان یاخذ من الزکوۃ وہو قول الشافعی وغیرہ من اہل الفقہ والعلم **باب** ما جاء ما یحل لہ الصدقۃ **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو داؤد الطیالسی نا سفیان ح وثنا محمود بن غیلان نا عبد الرزاق نا سفیان عن سعد بن ابراہیم عن ریحان بن یزید عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تحل الصدقۃ لغنی ولا لذی مرۃ سوی وفی الباب عن ابی ہریرۃ وحبشی بن جنادۃ وقبیصۃ بن المخارق

کہا اُسنے ہمارے پاس نبی صلعم کا زکوۃ لینے والا آیا تو اُسنے ہمارے غنیون سے زکوۃ لی اور ہمارے فقیرون کو دیدی اور مین اسوقت یتیم لڑکا تھا مجھ بھی اُسنے اُس سے ایک اونٹنی دی اور اس باب مین روایت ہی ابن عباس سے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابی جحیفہ کی حسن غریب ہی **باب** اس شخص کے بیان مین کہ جسکو زکوۃ لینی حلال ہی **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور علی بن حجر نے کہا قتیبہ نے حدیث کی ہمسے شریک نے اور کہا علی نے خبر دی ہمکو شریک نے معنے دونون کے ایک ہین حکیم بن جبیر سے اسنے محمد بن عبد الرحمن بن یزید سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سوال کرے آدمیون سے اس حالت مین کہ اُسکے پاس اسقدر ہو کہ اُسکو غنی کرے تو وہ قیامت کے دن آئیگا اسحالت مین کہ سوال اسکا اسکے منھ مین[1] زخم ہوگا۔ کسی نے کہا اور کسقدر اسکو غنی کرتا ہے۔ فرمایا آپ نے پچاس درم یا قیمت اسکی سونے سے اور اس باب مین روایت ہو عبد اللہ بن عمرو سے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے اور شعبہ نے حکیم بن جبیر کے حق مین اسی حدیث کے سبب سے کلام کیا ہو **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن آدم نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے حکیم بن جبیر سے ساتھ اس حدیث کے۔ پس سفیان کو عبد اللہ بن عثمان نے کہا جو شعبہ کا ساتھی ہے کہ کاش کہ حکیم کے سوائے کوئی اور یہ حدیث روایت کرتا۔ پس عبد اللہ بن عثمان کو سفیان نے کہا اور حکیم کو کیا ہے کیا اس سے شعبہ روایت نہین کرتا کہا اُسنے ہان۔ کہا سفیان نے سنا مین نے زبید سے کہ حدیث کرتا تھا ساتھ اسکے محمد بن عبد الرحمان بن یزید سے اور ہمارے بعض اصحاب کے نزدیک عمل اسپر ہے اور ساتھ اسی کے کہتا ہو ثوری اور عبد اللہ بن مبارک اور احمد اور اسحاق کہ کہا انھون نے جب کسی مرد کے پاس پچاس درم ہون تو اسکے لیے زکوۃ لینی حلال نہین ہے اور بعض اہل علم حکیم بن جبیر کی حدیث کی طرف نہین گئے۔ اور انھون نے اسمین فراخی کی ہے اور کہا ہے کہ جب اسکے پاس پچاس درم یا زیادہ ہون اور اُسکو اُنکی حاجت ہو تو اسکے لیے زکوۃ سے لینا جائز ہے۔ اور یہ قول ہے شافعی وغیرہ اہل فقہ اور علم سے **باب** اُس شخص کے بیان مین کہ جسکو زکوۃ لینی حلال نہین **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ح اور حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے سعد بن ابراہیم سے اُسنے ریحان بن یزید سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے نہین حلال زکوۃ لینی غنی کو اور نہ قوی تندرست کو۔ اور اس باب مین روایت ہو ابی ہریرہ رضا اور حبشی بن جنادہ اور قبیصہ بن مخارق سے۔

---

[1] خموش اور خدوش اور کدوح کے معنے ایک ہی ہین یعنے جو شخص لوگون سے اپنے پاس پچاس درم یا پچاس درم کا مال ہوتے ہوئے لوگوں سے سوال کرے تو قیامت کے روز منھ اسکا سوال کے سبب سے زخمی ہوگا ۱۲

قال ابو عیسی حدیث عبد اللہ بن عمرو حدیث حسن وقد روی شعبۃ عن سعد بن ابراہیم ہذا الحدیث بہذا الاسناد ولم یرفعہ وقد روی فی غیر ہذا الحدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تحل المسئلۃ لغنی ولا لذی مرۃ سوی واذا کان الرجل قویا محتاجا ولم یکن عندہ شئی فتصدق علیہ اجزأ عن المتصدِّق عند اہل العلم ووجہ ہذا الحدیث عند بعض اہل العلم علی المسئلۃ **حدثنا** علی بن سعید الکندی نا عبد الرحیم بن سلیمان عن مجالد عن عامر عن حُبشی بن جنادۃ السلولی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع وہو واقف بعرفۃ اتاہ اعرابی فاخذ بطرف ردائہ فسالہ ایاہ فاعطاہ وذہب فعند ذلک حرمت المسالۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المسألۃ لا تحل لغنی ولا لذی مرۃ سوی الا لذی فقر مُدقع او غرم مفظع ومن سال الناس لیثری بہ مالہ کان خموشا فی وجہہ یوم القیمۃ ورضفا یاکلہ من جہنم فمن شاء فلیُقِلّ ومن شاء فلیکثر **حدثنا** محمود بن غیلان نا یحیی بن آدم عن عبد الرحیم بن سلیمان نحوہ **قال** ابو عیسی ہذا حدیث غریب من ہذا الوجہ **باب** من تحل لہ الصدقۃ من الغارمین وغیرہم **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن بکیر بن عبد اللہ بن الاشج عن عیاض بن عبد اللہ عن ابی سعید الخدری قال اصیب رجل فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ثمار ابتاعہا فکثر دینہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصدقوا علیہ فتصدق الناس علیہ فلم یبلغ ذلک وفاء دینہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لغرمائہ خذوا ما وجدتم ولیس لکم الا ذلک وفی الباب عن عائشۃ وجویریۃ وانس **قال** ابو عیسی حدیث ابی سعید حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی کراہیۃ الصدقۃ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم واہل بیتہ وموالیہ **حدثنا** بندار نا مکی بن ابراہیم ویوسف بن یعقوب الضبعی قالا نا بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی بشئ سال اصدقۃ ہی ام ہدیۃ فان قالوا صدقۃ لم یاکل وان قالوا ہدیۃ اکل وفی الباب عن سلمان وابی ہریرۃ وانس والحسن بن علی وابی عمیرۃ جد معرف بن واصل واسمہ رشید بن مالک

کہا ابو عیسی نے حدیث عبد اللہ بن عمرو کی حسن ہے اور روایت کی ہے شعبہ نے سعد بن ابراہیم سے یہ حدیث ساتھ اس اسناد کے اور اسکو مرفوع نہیں کیا اور غیر اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ نہیں حلال سوال کرنا غنی کو اور نہ قوی تندرست کو اور جب کوئی مرد قوی محتاج ہو اور اسکے پاس کوئی چیز نہو پس اسپر صدقہ کیا جاوے تو اہل علم کے نزدیک صدقہ دینے والے کیطرف سے ادا ہو جاویگا اور وجہ اس حدیث کی نزدیک بعض اہل علم کے یہ ہے کہ نہیں حلال صدقہ غنی کو بطریق سوال کے **حدیث** کی ہم سے علی بن سعید کندی نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحیم بن سلیمان نے مجالد سے انہوں نے عامر سے انہوں نے حبشی بن جنادہ سلولی سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع میں اس حالت میں کہ آپ عرفہ میں کھڑے ہوئے تھے کہ آپکے پاس ایک اعرابی آیا اور اسنے آپ کی چادر مبارک کا ایک دامن پکڑ لیا اور اسنے آپ سے مانگی سو آپنے اسکو دیدی اور چلا گیا پس اسوقت میں سوال کرنا حرام ہوا پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سوال کرنا نہیں حلال غنی کو اور نہ قوی تندرست کو مگر اس فقیر کو جو نہایت ذلت کو پہونچا ہو یا بہت ضروری حاجت والے کو اور جو اس واسطے لوگوں سے سوال کرے کہ اپنا مال زیادہ کرے تو وہ سوال قیامت کے دن اسکے منہ میں زخم اور جلتا ہوا پتھر ہوگا جو دوزخ سے اسکو کھائیگا سو جو شخص چاہے تو کم کرے اور جو کوئی چاہے پس زیادہ کرے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن آدم نے عبد الرحیم بن سلیمان سے مثل اسکے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث اسوجہ سے غریب ہے **باب** اس شخص کے بیان میں کہ جسکو زکوۃ لینی حلال ہے قرضدار وغیرہ سے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے بکیر بن عبد اللہ بن اشج سے انہوں نے عیاض بن عبد اللہ سے انہوں نے ابی سعید خدری سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص بسبب خریدنے میووں کے مصیبت زدہ ہوا۔ اور اسکا قرض بہت ہو گیا۔ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسپر صدقہ کرو سو لوگوں نے اسپر صدقہ کیا۔ پس وہ صدقہ اسکے قرض کے پورا کرنے کو نہ پہونچ سکا۔ پس رسول اللہ صلعم نے فرمایا اسکے قرضخواہوں کو لے لو جو تم پاتے ہو اور اسکے سوا اسے اور تمہارے واسطے کچھ نہیں ہے اور اس باب میں روایت ہے عائشہ وجویریہ وانس سے کہا ابو عیسی نے حدیث ابی سعید کی حسن صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ صدقہ لینا نبی صلعم کو اور آپکے اہل بیت اور غلاموں کو مکروہ ہے **حدیث** کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے مکی بن ابراہیم اور یوسف بن یعقوب ضبعی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے بہز بن حکیم نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا کہ جب کوئی چیز آپکے پاس آتی تو سوال کرتے کہ کیا یہ صدقہ ہے یا ہدیہ ہے۔ سو اگر لوگ کہتے کہ یہ صدقہ ہے تو نہ کھاتے اور اگر کہتے کہ ہدیہ ہے تو کھا لیتے۔ اور اس باب میں روایت ہے سلمان اور ابی ہریرہ اور انس اور حسن بن علی اور ابی عمیرہ سے جو دادا ہے معرف بن واصل کا ہے اور نام اسکا رشید بن مالک ہے

ومیمون او مہران وابن عباس وعبد اللہ بن عمرو وابی رافع وعبد الرحمن بن علقمة وقد روی ھذا الحدیث ایضا عن عبد الرحمن بن علقمة عن عبد الرحمن بن ابی عقیل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وجد بہز بن حکیم اسمہ معاویة بن حیدة القشیری **قال ابو عیسیٰ** حدیث بہز بن حکیم حدیث حسن غریب **حدثنا** محمد بن المثنی نا محمد بن جعفر نا شعبة عن الحکم عن ابن ابی رافع عن ابی رافع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث رجلا من بنی مخزوم علی الصدقة فقال لابی رافع اصحبنی کیما تصیب منہا فقال لا حتی اتی رسول اللہ صلعم فاسالہ وانطلق الی النبی صلعم فسالہ فقال ان الصدقة لا تحل لنا وان موالی القوم من انفسہم قال وھذا حدیث حسن صحیح وابو رافع مولی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسمہ اسلم وابن ابی رافع ھو عبید اللہ بن ابی رافع کاتب علی بن ابی طالب **باب** ماجاء فی الصدقة علی ذی القرابة **حدثنا** قتیبة نا سفیان بن عیینة عن عاصم عن حفصة بنت سیرین عن الرباب عن عمہا سلمان بن عامر یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا افطر احدکم فلیفطر علی تمر فانہ برکة فان لم یجد تمرا فالماء فانہ طہور وقال الصدقة علی المسکین صدقة وھی علی ذی الرحم ثنتان صدقة وصلة وفی الباب عن زینب امرأة عبد اللہ بن مسعود وجابر وابی ھریرة **قال** ابو عیسیٰ حدیث سلمان بن عامر حدیث حسن والرباب ھی ام الرائح ابنة صلیع وھکذا روی سفیان الثوری عن عاصم عن حفصة بنت سیرین عن الرباب عن عمہا سلمان بن عامر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو ھذا الحدیث وروی شعبة عن عاصم عن حفصة بنت سیرین عن سلمان بن عامر ولم یذکر فیہ عن الرباب وحدیث سفیان الثوری وابن عیینة اصح وھکذا روی ابن عون وھشام بن حسان عن حفصة بنت سیرین عن الرباب عن سلمان بن عامر **باب** ماجاء ان فی المال حقا سوی الزکوٰة **حدثنا** محمد بن مدویہ نا الاسود بن عامر عن شریک عن ابی حمزة عن الشعبی عن فاطمة ابنة قیس قالت سالت او سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الزکوٰة فقال ان فی المال لحقا سوی الزکوٰة ثم تلا ھذہ الآیة التی فی البقرة لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ الآیة

اور میمون سے یا مہران سے اور ابن عباس سے اور عبد اللہ بن عمرو سے اور ابی رافع اور عبد الرحمن بن علقمہ سے رضی اللہ عنہم اور مروی ہے یہ حدیث عبد الرحمن بن علقمہ سے بھی اُنسے روایت کی عبد الرحمن بن ابی عقیل سے اُنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بہز بن حکیم کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ قشیری ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث بہز بن حکیم کی حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے حکم سے اُنسے ابن ابی رافع سے اُنسے ابی رافع سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو جو قبیلہ بنی مخزوم سے تھا صدقے پر بھیجا تو اُسنے ابی رافع سے کہا تو میرے ساتھ چل تا کہ تو صدقے سے کچھ حاصل کرے پس کہا اُسنے نہیں تا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر دریافت کرلوں سو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلا اور آپ سے اُسنے پوچھا پس فرمایا آپنے صدقہ ہمارے لیے حلال نہیں اور غلام کسی قوم کے انھیں سے ہوتے ہیں کہا مولف نے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو رافع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہے نام اسکا اسلم ہے اور ابن ابی رافع وہی عبید اللہ بن ابی رافع ہے جو کاتب ہے علی بن ابی طالب کا **باب** قرابت والوں پر صدقہ کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عاصم سے اُسنے حفصہ بنت سیرین سے اُسنے رباب سے اُسنے اپنے چچا سے جو سلمان بن عامر ہیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچاتا ہے کہ فرمایا آپنے جب کوئی تم میں سے افطار کرے تو چاہیے کہ کھجور پر افطار کرے کیونکہ یہ برکت ہے پس اگر کھجور نہ پائے تو پانی کیونکہ یہ پاک ہے اور فرمایا آپنے صدقہ مسکین پر تو صدقہ ہی ہے اور ذی قرابت پر صدقہ اور صلہ رحمی ہے اور اس باب میں روایت ہے زینب عبد اللہ بن مسعود کی بیوی سے اور جابر اور ابی ہریرہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سلمان بن عامر کی حسن ہے۔ اور رباب وہ ام الرائح بنت صلیع ہے اور ایسی ہی روایت کی ہے سفیان ثوری نے عاصم سے اُسنے حفصہ بنت سیرین سے اُسنے رباب سے اُسنے اپنے چچا سے جو سلمان بن عامر ہے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس حدیث کے اور روایت کی شعبہ نے عاصم سے اُسنے حفصہ بنت سیرین سے اُسنے سلمان بن عامر سے اور اسمیں حفصہ نے رباب کا ذکر نہیں کیا اور روایت سفیان ثوری اور ابن عیینہ کی صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی ہے ابن عون اور ہشام بن حسان نے حفصہ بنت سیرین سے اُسنے رباب سے اُسنے سلمان بن عامر سے **باب** اس بیان میں کہ مال میں سوائے زکوٰۃ کے اور بھی حق ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن مدویہ نے کہا حدیث کی ہمسے اسود بن عامر نے شریک سے اُسنے ابی حمزہ سے اُسنے شعبی سے اُسنے فاطمہ بنت قیس سے کہا اُسنے میں نے یا کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ کی بابت سوال کیا پس فرمایا آپنے بیشک مال میں سوائے زکوٰۃ کے اور بھی حق ہے پھر آپ نے یہ آیت واسطے اپنی تصدیق کے پڑھی لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ الآیة

---

[1] ابی رافع آنحضرت صلعم کا غلام تھا۔ اور غلاموں کا وہی حکم ہوتا ہے جو اُنکے مالکوں کا ہو۔ اور چونکہ صدقہ لینا ہمارے لیے حلال نہیں کیونکہ یہ لوگوں کے مالوں کی میل ہے لہذا تیرے لیے بھی حلال نہیں۔ ۱۲

حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن نا محمد بن الطفيل عن شريك عن ابي حمزة عن عامر عن فاطمة بنت قيس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان في المال حقا سوى الزكوة **قال** ابو عيسى هذا حديث اسناده ليس بذاك وابو حمزة ميمون الاعور يضعف وروى بيان واسمعيل بن سالم عن الشعبي هذا الحديث قوله وهذا اصح

باب ما جاء في فضل الصدقة

حدثنا قتيبة نا الليث بن سعد عن سعيد المقبري عن سعيد بن يسار انه سمع ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما تصدق احد بصدقة من طيب ولا يقبل الله الا الطيب الا اخذها الرحمن بيمينه وان كانت تمرة تربو في كف الرحمن حتى تكون اعظم من الجبل كما يربي احدكم فلوه او فصيله وفي الباب عن عائشة وعدي بن حاتم وانس وعبد الله بن ابي اوفى وحارثة بن وهب وعبد الرحمن بن عوف وبريدة **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح

حدثنا محمد بن اسمعيل نا موسى بن اسمعيل نا صدقة بن موسى عن ثابت عن انس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم اي الصوم افضل بعد رمضان قال شعبان لتعظيم رمضان قال فاي الصدقة افضل قال صدقة في رمضان **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب وصدقة بن موسى ليس عندهم بذلك القوي

حدثنا عقبة بن مكرم البصري نا عبد الله بن عيسى الخزاز عن يونس بن عبيد عن الحسن عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الصدقة لتطفئ غضب الرب وتدفع ميتة السوء قال هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه

حدثنا ابو كريب محمد بن العلاء نا وكيع نا عباد بن منصور نا القاسم بن محمد قال سمعت ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يقبل الصدقة وياخذها بيمينه فيربيها لاحدكم كما يربي احدكم مهره حتى ان اللقمة لتصير مثل احد وتصديق ذلك في كتاب الله عز وجل وهو الذي يقبل التوبة عن عباده وياخذ الصدقات ويمحق الله الربوا ويربي الصدقات قال هذا حديث صحيح وقد روي عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا

حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمان نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن طفیل نے شریک سے اُسنے ابی حمزہ سے اُسنے عامر سے اُسنے فاطمہ بنت قیس سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے بیشک مال میں سوائے زکوٰۃ کے اور بھی حق ہے کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کی اسناد ٹھیک نہیں اور ابو حمزہ میمون اعور ضعیف کیا گیا ہے اور روایت کی بیان اور اسمٰعیل بن سالم نے شعبی سے یہ حدیث قول اُسکا۔ اور یہ صحیح ہے

باب صدقہ کی فضیلت کے بیان میں

حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے سعید مقبری سے اُسنے سعید بن یسار سے یہ کہ سُنا اُسنے ابا ہریرہ سے کہ کہتا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی حلال روزی سے صدقہ کرتا ہے اور اللہ قبول بھی نہیں کرتا سوائے حلال کے تو اُسکو اللہ تعالیٰ اپنے داہنے ہاتھ سے پکڑتا ہے اگرچہ ایک ہی کھجور ہو پھر وہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں پلتا ہے تاکہ وہ پہاڑ سے بڑا ہو جاتا ہے جیسے کہ تم اپنے بچھیری کو یا بچھڑے کو پالتے ہو۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور عدی بن حاتم اور انس اور عبد اللہ بن ابی اوفیٰ اور حارثہ بن وہب اور عبد الرحمن بن عوف اور بریدہ سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے

حدیث کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے موسیٰ بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے صدقہ بن موسیٰ نے ثابت سے اُسنے انس سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا روزہ افضل ہے بعد رمضان کے فرمایا آپنے شعبان بسبب تعظیم رمضان کے کہا اُسنے پس کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا آپنے رمضان میں صدقہ کرنا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور صدقہ بن موسیٰ محدثین کے نزدیک قوی نہیں

حدیث کی ہمسے عقبہ بن مکرم بصری نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عیسیٰ خزاز نے یونس بن عبید سے اُسنے حسن سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک صدقہ اللہ تعالیٰ کا غصہ دور کرتا ہے اور بُری حالت کو دفع کرتا ہے کہا مولف نے یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے

حدیث کی ہمسے ابو کریب یعنی محمد بن علاء نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے عباد بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے قاسم بن محمد نے کہا سُنا میں نے ابا ہریرہ سے کہ کہتا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ صدقے کو قبول کرتا ہے اور اُسکو داہنے ہاتھ سے پکڑتا ہے پس اُسکو تمہارے لیے پالتا ہے جیسے کہ تم بچھیرے کو پالتے ہو یہانتک کہ ایک لقمہ بھی مثل پہاڑ احد کے ہو جاتا ہے۔ اور تصدیق اُسکی کتاب اللہ عز وجل میں ہے۔ وہو الذی یقبل التوبۃ الخ اور وہ اللہ وہ ہے کہ قبول کرتا ہے توبہ کو اپنے بندوں سے اور قبول کرتا ہے خیراتوں کو اور مٹاتا ہے اللہ سود کو اور بڑھاتا ہے خیراتوں کو کہا مولف نے یہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہے بواسطہ عائشہ کے نبی صلعم سے مثل اسکے

ف۱ یعنی اگر حلال مال تھوڑا بھی راہ خدا میں دے تو اُسکا ثواب بے حساب ہے اس حدیث سے کئی فائدے معلوم ہوئے اول یہ کہ حرام مال سے اگر لاکھوں روپیہ خرچ کرے تو خدا اُسکو ہرگز قبول نہیں کرتا دوسرے یہ کہ حلال مال سے ایک کوڑی دینا لاکھ روپے کے برابر ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ تیسرے یہ کہ مسلمان خرچنے میں حلال مال کا خیال رکھیں تھوڑے بہت کا خیال نہ کریں ۱۲

وقد قال غير واحد من اهل العلم فى هذا الحديث وما يشبه هذا من الروايات من الصفات ونزول الرب تبارك وتعالى كل ليلة الى السماء الدنيا قالوا قد تثبت الروايات فى هذا ونؤمن بها ولا يتوهم ولا يقال كيف هكذا روى عن مالك بن انس وسفيان بن عيينة وعبد الله بن المبارك انهم قالوا فى هذه الاحاديث امروها بلا كيف وهكذا قول اهل العلم من اهل السنة والجماعة واما الجهمية فانكرت هذه الروايات وقالوا هذا تشبيه قد ذكر الله تبارك وتعالى فى غير موضع من كتابه اليد والسمع والبصر فتاولت الجهمية هذه الايات وفسروها على غير ما فسر اهل العلم وقالوا ان الله لم يخلق آدم بيده وقالوا انما اليد قوة وقال اسحاق بن ابراهيم انما يكون التشبيه اذا قال يد كيد او مثل يد او سمع كسمع او مثل سمع فاذا قال سمع كسمع او مثل سمع فهذا التشبيه واما اذا قال كما قال الله يد وسمع وبصر ولا يقول كيف ولا يقول مثل سمع ولا كسمع فهذا لا يكون تشبيها وهو كما قال الله تبارك وتعالى فى كتابه ليس كمثله شئ وهو السميع البصير

باب ماجاء فى حق السائل **حدثنا** قتيبة نا الليث عن سعيد بن ابى هند عن عبد الرحمن بن بجيد عن جدته ام بجيد وكانت ممن بايع النبى صلى الله عليه وسلم انها قالت لرسول الله صلى الله عليه وسلم ان المسكين ليقوم على بابى فما اجد له شيئا اعطيه اياه فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لم تجدى له شيئا تعطيه اياه الا ظلفا محرقا فادفعيه اليه فى يده وفى الباب عن على وحسين بن على وابى هريرة وابى امامة **قال** ابو عيسى حديث ام بجيد حديث حسن صحيح **باب** ماجاء فى اعطاء المؤلفة قلوبهم **حدثنا** الحسن بن على الخلال نا يحيى بن آدم عن ابن المبارك عن يونس عن الزهرى عن سعيد بن المسيب عن صفوان بن امية

اور کہا ہے کئی ایک اہل علم نے اس حدیث میں اور جو روایت کہ اسکے مشابہ ہے صفات سے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے نزول سے ہر ایک رات میں آسمان دنیا کی طرف کہا انہوں نے کہ روایتیں اس مسئلہ میں ثابت کرتے ہیں اور انکے ساتھ ایمان لاتے ہیں اور وہم نہ کیا جاوے اور نہ کہا جاوے کہ وہ کسطرح ہے مروی ہے مالک بن انس اور سفیان بن عیینہ اور عبد اللہ بن مبارک سے کہ کہا انہوں نے جاری رکھو انکو بلا کیفیت پس اسیطرح ہے قول اہل علم کا سنت و جماعت اور بہر حال جہمیہ سو تو ان روایتوں کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ تشبیہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کئی جگہ ہاتھ اور کان اور آنکھ کا ذکر کیا ہے پس جہمیہ نے تو ان روایتوں کی تاویل کی ہے اور تفسیر کیا انہوں نے انکو سوائے اس تفسیر کے جو اہل علم نے کی ہے اور کہا انہوں نے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ مبارک سے پیدا نہیں کیا۔ اور کہا انہوں نے کہ معنی ہاتھ کے قوت کے ہیں۔ اور کہا اسحاق بن ابراہیم نے تشبیہ تو اسوقت ہوتی ہے جب یوں کہا جائے ہاتھ مثل ہاتھ کے یا مانند ہاتھ کے یا کان مثل کان کے یا مانند کان کے پس جب کہے کان مثل کان کے یا مانند کان کے یہ تشبیہ ہے۔ اور اگر کہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے ہاتھ اور کان اور آنکھ اور نہ کہے کہ وہ کسطرح ہے اور نہ کہے مثل کان کے اور نہ مانند کان کے تو یہ تشبیہ نہیں ہوتی اور وہ یہ ہے جیسا کہ اللہ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے لیس کمثلہ شئی الخ یعنے نہیں ہے مانند اسکے کوئی شے اور وہ سننے والا ہے دیکھنے والا۔ **باب** سوالی کے حق کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے سعید بن ابی ہند سے اُسنے عبد الرحمٰن بن بجید سے اُسنے اپنی دادی ام بجید سے اور یہ ان لوگوں سے تھی کہ جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیعت کی ہے یہ کہ اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ کبھی فقیر میرے دروازے پر آ کھڑا ہوتا ہے کہ میں کوئی چیز (گھر میں) پاتی نہیں کہ اُسکو دوں پس فرمایا اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تو کوئی ایسی چیز نہ پائے کہ اُسکو دے مگر کھر جلا ہوا تو وہی ہاتھ میں دیدے۔ اور اس باب میں روایت ہے علیؓ اور حسینؓ بن علیؓ اور ابی ہریرہؓ اور ابی امامہ سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ام بجید کی حسن صحیح ہے۔ **باب** مولفۃ القلوب کے دینے کے بیان میں۔ **حدیث** کی ہمسے حسن بن ابی علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن آدم نے ابن مبارک سے اُسنے یونس سے اُسنے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے صفوان بن امیہ سے

ف یعنی اہل سنت اور جماعت کا یہ مذہب ہے کہ وہ حدیثیں کہ جنمیں اس قسم کے صفات پروردگار کے منقول ہیں کہ وہ آسمان دنیا پر نازل ہوتا ہے اور اسکو ہاتھ پاؤں کان وغیرہ ہیں ثابت ہیں انکی تاویل کی ضرورت کچھ نہیں بلکہ انکو اپنے اصل پر ہی رکھنا چاہیے جہمیہ کہتے ہیں یہ کہ الفاظ اپنے اصلی معنے پر محمول نہیں بلکہ انکے موافق جو کچھ تاویل مناسب ہوگی کیجاویگی مثلاً ہاتھوں سے مراد قوت ہے کیونکہ یہ الفاظ تشبیہ کے ہیں اور پروردگار تشبیہ سے پاک ہے۔ مولف کی غرض یہ ہے کہ یہ تشبیہ نہیں کیونکہ اسحاق بن ابراہیم نے ذکر کیا ہے کہ تشبیہ اسطرح ذکر کرتے ہیں کہ ہاتھ مثل ہاتھ کے ہے یا مانند ہاتھ کے۔ علیٰ ہذا القیاس اور سب کا حال ہے فقط الفاظ کے ذکر کرنے سے کہ اسکے واسطے ہاتھ یا کان ہیں تشبیہ لازم نہیں آتی پس ان الفاظ کے معانی بلا کیفیت ثابت ہیں پر تشبیہ میں دلالت ہوتی ہے کہ مشارکت ایک چیز کی دوسری کے ساتھ کسی چیز میں ہوتی ہے اور یہ اسی صورت میں ہوتا ہے کہ جب صفات بندوں کو صفات سے تشبیہ دیجاوے اور قران میں تو کہیں بھی مذکور نہیں یعنی ہم تسلیم کرتے ہیں کہ اللہ جل جلالہ کے ہاتھ کان وغیرہ صفات جو کچھ منقول ہیں سب ٹھیک ہیں مگر کیفیت انکی کسطرح ہیں مجہول ہے واللہ اعلم بالصواب

قال اعطانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین وانہ لابغض الخلق الی فما زال یعطینی حتی انہ لاحب الخلق الی **قال** ابوعیسی حدثنی الحسن بن علی بھذا او شبہہ و فی الباب عن ابی سعید **قال** ابوعیسی حدیث صفوان رواہ معمر وغیرہ عن الزھری عن سعید بن المسیب ان صفوان بن امیۃ قال اعطانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان ھذا الحدیث اصح و اشبہ انما ھو سعید بن المسیب ان صفوان بن امیۃ وقد اختلف اھل العلم فی اعطاء المؤلفۃ قلوبھم فرای اکثر اھل العلم ان لا یعطوا وقالوا انما کانوا قوما علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یتالفھم علی الاسلام حتی اسلموا ولم یروا ان یعطوا الیوم من الزکوۃ علی مثل ھذا المعنی وھو قول سفیان الثوری واھل الکوفۃ وغیرھم وبہ یقول احمد واسحاق وقال بعضھم من کان الیوم علی مثل حال ھؤلاء ورای الامام ان یتالفھم علی الاسلام فاعطاھم جاز ذلک وھو قول الشافعی **باب** ماجاء فی المتصدق یرث صدقتہ **حدثنا** علی بن حجر نا علی بن مسھر عن عبداللہ بن عطاء عن عبداللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال کنت جالسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ اتتہ امرأۃ فقالت یارسول اللہ انی کنت تصدقت علی امی بجاریۃ وانھا ماتت قال وجب اجرک وردھا علیک المیراث قالت یارسول اللہ کان علیھا صوم شھر افاصوم عنھا قال صومی عنھا قالت یارسول اللہ انھا لم تحج قط افاحج عنھا قال نعم حجی عنھا **قال** ابوعیسی ھذا حدیث حسن صحیح لا نعرف من حدیث بریدۃ الا من ھذا الوجہ وعبداللہ بن عطاء ثقۃ عند اھل الحدیث والعمل علی ھذا عند اکثر اھل العلم ان الرجل اذا تصدق بصدقۃ ثم ورثھا حلت لہ وقال بعضھم انما الصدقۃ شیء جعلھا للہ فاذا ورثھا فیجب ان یصرفھا فی مثلہ وروی سفیان الثوری وزھیر بن معاویۃ ھذا الحدیث عن عبداللہ بن عطاء **باب** ماجاء فی کراھیۃ العود فی الصدقۃ

کہ کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حنین کے دن کچھ مال دیا۔ اور آنحضرت میرے نزدیک تمام خلقت میں بُرے تھے سو بہت مدت تک مجھے کچھ نہ کچھ دیتے رہے تاکہ وہ سب خلقت سے میرے نزدیک محبوب ہوگئے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث کی مجھے حسن بن علی نے ساتھ اسکے یا مثل اسکے اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث صفوان کی روایت کیا اسکو معمر وغیرہ نے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے یہ کہ صفوان بن امیہ نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دیا۔ گویا یہ حدیث بہت صحیح اور عمدہ ہے کیونکہ صحیح یہی ہے سعید بن المسیب ابن صفوان بن امیہ۔ اور اہل علم نے مولفۃ القلوب[1] کے دینے میں اختلاف کیا ہے سو اکثر اہل علم کا یہ مذہب ہے کہ انکو کچھ نہ دیا جاوے اور کہا انہوں نے یہ قوم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھی آنحضرت اسلام پر انکی محبت کرتے تھے تاکہ وہ مسلمان ہوگئے۔ اور انہوں نے آج کے دن مال زکوٰۃ سے ان کے دینے کو جائز نہیں رکھا۔ اور یہ قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ وغیرہ کا ہے۔ اور یہی کہتا ہے احمد اور اسحاق۔ اور کہا بعض نے جو کوئی آج کے دن بھی اس طریق پر ہو۔ اور امام انکے تالیف قلوب کو اسلام پر مناسب سمجھے اور انکو کچھ دے تو جائز ہے۔ اور یہی قول ہے امام شافعی کا۔ **باب** اس بیان میں کہ صدقہ دینے والا اپنے صدقہ کا وارث ہوسکتا ہے[2] **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مسہر نے عبداللہ بن عطاء سے اُسنے عبداللہ بن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپکے پاس ایک عورت آئی پس کہا اُسنے یارسول اللہ میں نے اپنی ماں پر ایک لونڈی صدقہ کی تھی اور میری ماں مرگئی تھی فرمایا آپ نے تیرا اجر واجب ہوچکا اور میراث نے تجھے وہ لونڈی الٹی دی کہا اُس عورت نے یارسول اللہ میری ماں پر ایک مہینے کے روزے تھے کیا میں اسکی طرف سے روزہ رکھوں فرمایا آپ نے اسکی طرف سے روزے رکھ کہا اُس عورت نے یارسول اللہ اُسنے کبھی حج نہیں کیا تھا کیا میں اسکی طرف سے حج کروں فرمایا آپ نے ہاں اسکی طرف سے حج کر کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے نہیں پہچانی گئی حدیث بریدہ سے مگر اسی وجہ سے اور عبداللہ بن عطاء اہل حدیث کے نزدیک ثقہ ہے اور اکثر اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے کہ جب کوئی مرد کچھ صدقہ کرے پھر اسکا وارث ہو تو اسکو حلال ہے اور کہا بعض نے صدقہ تو ایسی چیز ہے کہ اُسنے اُسکو اللہ تعالیٰ کے واسطے کیا ہے سو جب وارث ہو تو اسکے مثل میں خرچ کرے اور روایت کیا سفیان ثوری اور زہیر بن معاویہ نے اس حدیث کو عبداللہ بن عطاء سے **باب** اس بیان میں کہ صدقہ میں رجوع کرنا مکروہ ہے۔

[1] یعنی اس روایت میں صحیح الفاظ اسی طرح ہیں عن سعید بن المسیب ان صفوان بن امیۃ یعنی سعید بن مسیب جو سفیان بن امیہ سے روایت کرتا ہے بواسطہ لفظ ان کے ہے نہ (عن) کے۔ [2] مولفۃ القلوب وہ ہیں جنکے دلوں کو محبت کی جاوے کچھ مال وغیرہ دیکر یعنی یہ لوگ وہ ہوتے ہیں جو نئے نئے اسلام لائے ہوں۔ آنحضرت کا یہ دستور تھا کہ جو لوگ نئے نئے اسلام لاتے تھے انکو حمد ما کچھ نہ کچھ دیتے تھے تا ایسا نہو کہ وہ بسبب تنگی اور مسافری اور جدائی والدین وغیرہ کے دین اسلام نہ چھوڑ دیں۔ اور حق یہی ہے کہ ان لوگوں کا ہر ایک زمانہ میں لحاظ رکھا جاوے چنانچہ آجکل کے لوگ تو اس امر کو بخوبی جانتے ہیں [3] یعنی جب کوئی شخص اپنے وارث کو کوئی چیز بطور صدقہ دے اور پھر وہ وارث وہ چیز چھوڑ کر مرجائے اور سوا اُس صدقہ دینے والے کے اور کوئی وارث بھی اسکا نہو تو صدقہ دینے والا کو وہ چیز بطور میراث کے لینی درست ہے مولف کی غرض یہ ہے کہ آنحضرت نے جو صدقہ میں

حدثنا ھارون بن اسحاق الھمدانی نا عبد الرزاق عن معمر عن الزھری عن سالم عن ابن عمر عن عمر انہ حمل علی فرس فی سبیل اللہ ثم رآھا تباع فاراد ان یشتریھا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تعد فی صدقتک **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اکثر اھل العلم **باب** ما جاء فی الصدقۃ عن المیت **حدثنا** احمد بن منیع نا روح بن عبادۃ نا زکریا بن اسحاق قال حدثنی عمرو بن دینار عن عکرمۃ عن ابن عباس ان رجلا قال یا رسول اللہ ان امی توفیت افینفعھا ان تصدقت عنھا قال نعم قال فان لی مخرفا فاشھدک انی قد تصدقت بہ عنھا **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن وبہ یقول اھل العلم یقولون لیس شیء یصل الی المیت الا الصدقۃ والدعاء وقد روی بعضھم ھذا الحدیث عن عمرو بن دینار عن عکرمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا ومعنی قولہ ان لی مخرفا یعنی بستانا **باب** ما جاء فی نفقۃ المرأۃ من بیت زوجھا **حدثنا** ھناد نا اسماعیل بن عیاش نا شرحبیل بن مسلم الخولانی عن ابی امامۃ الباھلی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی خطبتہ عام حجۃ الوداع لا تنفق امرأۃ شیئا من بیت زوجھا الا باذن زوجھا قیل یا رسول اللہ ولا الطعام قال ذلک افضل اموالنا وفی الباب عن سعد بن ابی وقاص واسماء ابنۃ ابی بکر وابی ھریرۃ وعبد اللہ بن عمرو وعائشۃ **قال** ابو عیسی حدیث ابی امامۃ حدیث حسن **حدثنا** محمد بن المثنی نا محمد بن جعفر نا شعبۃ عن عمرو بن مرۃ قال سمعت ابا وائل یحدث عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال اذا تصدقت المرأۃ من بیت زوجھا کان لھا بہ اجر وللزوج مثل ذلک وللخازن مثل ذلک ولا ینقص کل واحد منھم من اجر صاحبہ شیئا لہ بما کسب ولھا بما انفقت **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن **حدثنا** محمود بن غیلان نا المؤمل عن سفیان عن منصور عن ابی وائل عن مسروق عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعطت المرأۃ من بیت زوجھا بطیب نفس غیر مفسدۃ کان لھا مثل اجرہ لھا ما نوت حسنا

حدیث کی ہمسے ہارون بن اسحاق ہمدانی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے معمر سے اُنہوں نے زہری سے اُنہوں نے سالم سے اُنہوں نے ابن عمر سے اُنہوں نے عمر سے یہ کہ حضرت عمرؓ نے ایک گھوڑا راہ خدا میں چڑھنے کو دیا پھر دیکھا (حضرت عمر نے کہ وہ گھوڑا بازار میں) فروخت ہو رہا ہے تو اُسکے خریدنے کا ارادہ کیا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صدقہ میں رجوع نہ کر یعنی خرید کر **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اکثر اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے **باب** میت کی طرف سے صدقہ کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے کہا حدیث کی ہمسے زکریا بن اسحاق نے کہا حدیث کی مجھے عمرو بن دینار نے عکرمہ سے اُنہوں نے ابن عباس سے یہ کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ میری ماں مر گئی ہے کیا اُسکو نفع دیتا ہے اگر میں اُسکی طرف سے صدقہ کروں فرمایا آپؐ نے ہاں کہا اُس مرد نے میرا ایک باغ ہے پس میں آپ کو گواہ رکھتا ہوں کہ میں نے اُسکو اُسکی طرف سے صدقہ کر دیا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور ساتھ اسی کے کہتے ہیں اہل علم کہ کوئی چیز میت کی طرف نہیں پہنچتی مگر صدقہ اور دعا۔ اور روایت کی بعض نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے اُنہوں نے عکرمہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل۔ اور معنی مخرفاً کے باغ کے ہیں **باب** بیان میں خرچ کرنے بیوی کے اپنے خاوند کے گھر سے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن عیاش نے کہا حدیث کی ہمسے شرحبیل بن مسلم خولانی نے ابی امامہ باہلی سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے خطبہ سال حجۃ الوداع میں۔ چاہیے کہ کوئی عورت کچھ چیز اپنے خاوند کے گھر سے بغیر خاوند کے اذن کے خرچ نہ کرے کسی نے کہا یا رسول اللہ طعام بھی نہ خرچ کرے فرمایا آپؐ نے یہی تو ہمارے مالوں سے عمدہ مال ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے سعد بن ابی وقاص اور اسماء بنت ابی بکر اور ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو اور عائشہ سے رضی اللہ عنہم **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی امامہ کی حسن ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے شعبہ سے اُنہوں نے عمرو بن مرہ سے کہا سنا میں نے ابا وائل سے کہ حدیث کرتا تھا عائشہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے جب عورت اپنے خاوند کے گھر سے صدقہ کرے تو اُسکو اُسکے بدلے ثواب ہے اور خاوند کے واسطے بھی اُتنا ہی ہے۔ اور خزانچی کے واسطے بھی اُتنا ہی ہے اور کوئی شخص اُن میں سے اپنے صاحب کا اجر کم نہیں کریگا۔ خاوند کے لیے اسواسطے کہ اُسنے کمایا ہے اور عورت کے لیے اسواسطے کہ اُسنے خرچ کیا ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے مؤمل نے سفیان سے اُنہوں نے منصور سے اُنہوں نے ابی وائل سے اُنہوں نے مسروق سے اُنہوں نے عائشہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عورت اپنے خاوند کے گھر سے ساتھ خوشی نفس کے بدون لٹائے (کچھ مال کے اللہ کی راہ میں) دے تو اسکے لیے ثواب مرد کے برابر ہے اور عورت کو اسلیے کہ اُسنے نیت اچھی کی ہے

رجوع کرنے سے منع کیا ہے یہ وہ رجوع نہیں جو منع ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ اگر کوئی آدمی کسی غریب کی طرف سے روزے رکھے اور حج کرے تو جائز ہے یہ بات یہی ہے ۔ اور یہ بھی ہے کہ جب اسکو پھیر اور کیا اور عورت کو مرد کے مال سے خرچ کرنا منع ہے جو حد سے زیادہ ہو یا کہ شوہر کا دینے مشہور ہے اس سے زیادہ خرچ کرے یا اُسکی نیت خراب کرنے کی ہو جیسا کہ بخاری کی روایت اور اسکے آخر کی روایت میں ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اطعمت المرأۃ من بیت زوجھا غیر مفسدۃ لھا اجرھا ولہ مثلہ وللخازن مثل ذلک لہ بما اکتسب ولھا بما انفقت حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب عورت اپنے گھر سے کھانا کسی کو دیوے بدون لٹانے تو اسکو ثواب دینے کا ہے اور اسکے خاوند کو کمانے کا اور خازن کو بھی اتنا ہی ثواب ہے۔ نہ گھٹا دیگا ایک دوسرے کے ثواب کو یعنی ہر ایک کو پورا ثواب ملیگا بدون لٹانے کے یعنی

والغازی مثل ذلك **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وهو اصح من حديث عمرو بن مرة عن ابی وائل وعمرو بن مرة لا يذكر في حديثه عن مسروق

باب ما جاء في صدقة الفطر **حدثنا** محمود بن غيلان نا وكيع عن سفيان عن زيد بن اسلم عن عياض بن عبد الله عن ابی سعيد الخدری قال كنا نخرج زكوة الفطر اذ كان فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم صاعا من طعام او صاعا من شعير او صاعا من تمر او صاعا من زبيب او صاعا من اقط فلم نزل نخرجه حتى قدم معاوية المدينة فتكلم فكان فيما كلم به الناس انی لاری مُدَّين من سمراء الشام تعدل صاعا من تمر قال فاخذ الناس بذلك قال ابو سعيد فلا ازال اخرجه كما كنت اخرجه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم يرون من كل شئ صاعا وهو قول الشافعی واحمد واسحاق وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلى الله عليه وسلم وغيرهم من كل شئ صاع الا من البر فانه يجزئ نصف صاع وهو قول سفيان الثوری وابن المبارك واهل الكوفة يرون نصف صاع من بر **حدثنا** عقبة بن مكرم البصری نا سالم بن نوح عن ابن جريج عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان النبی صلى الله عليه وسلم بعث مناديا في فجاج مكة الا ان صدقة الفطر واجبة على كل مسلم ذكر او انثى حر او عبد صغير او كبير مدان من قمح او سواه صاع من طعام **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب حسن **حدثنا** قتيبة نا حماد بن زيد عن ايوب عن نافع عن ابن عمر قال فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم صدقة الفطر على الذكر والانثى والحر والمملوك صاعا من تمر او صاعا من شعير قال فعدل الناس الى نصف صاع من بر **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن ابی سعيد وابن عباس وجد الحارث بن عبد الرحمن بن ابی ذباب وثعلبة بن ابی صعير وعبد الله بن عمرو **حدثنا** اسحاق بن موسى الانصاری نا معن نا مالك

اور غازی کے واسطے بھی مثل اسکے ہی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث عمرو بن مرہ کی حدیث سے جو ابی وائل سے ہے زیادہ صحیح ہے اور عمرو بن مرہ نے اپنی حدیث میں مسروق کا ذکر نہیں کیا **باب** صدقہ فطر کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے سفیان سے اُسنے زید بن اسلم سے اُسنے عیاض بن عبد اللہ سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے نکالتے تھے ہم زکوٰۃ صدقہ فطر کی اسوقت میں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تھے ایک صاع طعام سے یا ایک صاع جَو سے یا ایک صاع کھجوروں سے یا ایک صاع منقے سے یا ایک صاع پنیر سے پس ہمیشہ ہی ہم نکالتے رہے تاکہ معاویہ مدینے میں آیا تو اُسنے خطبہ پڑھا اور اُسنے خطبہ میں یہ بات لوگوں سے سُنائی کہ میں جانتا ہوں کہ دو مُد شام کی گیہوں سے کھجوروں کی ایک صاع کے برابر ہوتی ہیں کہا راوی نے پھر لوگوں نے ساتھ اسکے تمسک کر لیا کہا ابو سعید نے میں تو ہمیشہ ہی اُسی طرح نکالتا رہونگا جیسا کہ پہلے نکالتا تھا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل بعض اہل علم کے نزدیک اسپر ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہر ایک چیز سے ایک صاع ہے اور یہی قول ہے امام شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور کہا بعض اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے کہ ہر ایک چیز سے ایک صاع ہے مگر گیہوں سے اس سے نصف صاع کافی ہوجاتی ہے۔ اور یہ قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا اور اہل کوفہ بھی نصف صاع گیہوں جائز رکھتے ہیں۔ **حدیث** کی ہم سے عقبہ بن مکرم بصری نے کہا حدیث کی ہم سے سالم بن نوح نے ابن جریج سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو مکہ کی گلیوں میں آواز دینے کیلیے بھیجا کہ خبردار صدقہ فطر کا واجب ہے ہر ایک مسلمان پر مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام لڑکا ہو یا بڑا دو مُد گیہوں سے اور سوائے اسکے ایک صاع طعام سے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب حسن ہے **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے اُس نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے فرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کا مرد اور عورت اور آزاد اور غلام پر ایک صاع کھجوروں سے اور ایک صاع جَو سے کہا راوی نے لوگ گیہوں کی نصف صاع کی طرف پھر گئے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید اور ابن عباس اور جد حارث بن عبد الرحمان بن ابی ذباب سے اور ثعلبہ بن ابی صغیر اور عبد اللہ بن عمرو سے **حدیث** کی ہم سے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے مالک سے

ف: اتنا نہ دے کہ اُسکے لڑکے نزمرین۔ مسئلہ صدقہ فطر میں کئی طرح کا اختلاف ہے اولاً امام شافعی رح کے نزدیک فرض ہے اور امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک واجب۔ ثانیاً امام شافعی رح کے نزدیک ہر ایک مسلمان پر واجب ہے اور امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک اُس شخص پر واجب ہے جو مالک نصاب ہو اگرچہ اُسپر سال نگذرا ہو ثالثاً امام شافعی رح کے نزدیک ہر ایک چیز سے ایک صاع واجب ہے اور امام ابو حنیفہ رح فرماتے ہیں کہ گیہوں اور منقے کے سوا اور سب چیز سے صاع ہے اِن دونوں میں نصف صاع وللّٰہ صاع ابو حنیفہ رح کے نزدیک آٹھ رطل عراقی کی ہے اور امام شافعی رح کے نزدیک ۵⅓ یعنی پانچ اور تہائی رطل مدنی کی ہے اور یاد رکھنا چاہیے کہ صاع

عن نافع عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم فرض زکوة الفطر من رمضان صاعا من تمر او صاعا من شعیر علی کل حر
عبد ذکر او انثی من المسلمین **قال** ابو عیسی حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح رواه مالك عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله
علیه وسلم نحو حدیث ایوب و زاد فیه من المسلمین و رواه غیر واحد عن نافع و لم یذکروا فیه من المسلمین و اختلف
اهل العلم فی هذا فقال بعضهم اذا کان للرجل عبید غیر المسلمین لم یؤد عنهم صدقة الفطر و هو قول مالك و الشافعی و احمد
و قال بعضهم یؤدی عنهم و ان کانوا غیر مسلمین و هو قول الثوری و ابن المبارك و اسحاق **باب** ما جاء فی تقدیمها قبل
الصلوة **حدثنا** مسلم بن عمرو بن مسلم ابو عمرو الحذاء المدینی قال حدثنی عبد الله بن نافع عن ابن ابی الزناد عن موسی بن عقبة
عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یامر باخراج الزکوة قبل الغدو للصلوة یوم الفطر **قال** ابو عیسی هذا
حدیث حسن غریب صحیح وهو الذی یستحبه اهل العلم ان یخرج الرجل صدقة الفطر قبل الغدو الی الصلوة **باب** ما جاء فی تعجیل
الزکوة **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن نا سعید بن منصور نا اسمعیل بن زکریا عن الحجاج بن دینار عن الحکم بن عتیبة عن حجیة
بن عدی عن علی ان العباس سال رسول الله صلی الله علیه وسلم فی تعجیل الصدقة قبل ان تحل فرخص له فی ذلك **حدثنا**
القاسم بن دینار الکوفی نا اسحاق بن منصور عن اسرائیل عن الحجاج بن دینار عن الحکم بن جحل عن حجر العدوی عن علی عن النبی صلی الله
علیه وسلم قال لعمر انا قد اخذنا زکوة العباس عام الاول للعام وفی الباب عن ابن عباس لا اعرف حدیث تعجیل الزکوة من حدیث
اسرائیل عن الحجاج بن دینار الا من هذا الوجه وحدیث اسمعیل بن زکریا عن الحجاج عندی اصح من حدیث اسرائیل عن الحجاج
بن دینار و قد روی هذا الحدیث عن الحکم بن عتیبة عن النبی صلی الله علیه وسلم مرسل و قد اختلف اهل العلم فی تعجیل الزکوة
قبل محلها فرای طائفة من اهل العلم ان لا یعجلها و به یقول سفیان الثوری قال احب الی ان لا یعجلها و قال اکثر اهل العلم ان عجلها
قبل محلها اجزأت عنه و به یقول الشافعی و احمد و اسحاق

اُسنے نافع سے اُسنے عبد اللہ بن عمر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض کی زکوۃ فطر کی رمضان سے ایک صاع کھجوروں سے یا ایک صاع جَو سے ہر ایک آزاد
اور غلام پر۔ مرد ہو یا عورت مسلمانوں سے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے روایت کیا اسکو مالک نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے مثل حدیث ایوب کے اور من المسلمین کا لفظ اُسنے زیادہ کیا ہے۔ اور روایت کیا اسکو کئی ایک نے نافع سے اور انہوں نے لفظ من المسلمین کا ذکر
نہیں کیا اور اہل علم نے اسمیں اختلاف کیا ہے پس کہا بعض نے جب کسی آدمی کے غلام کافر ہوں تو اُنکے صدقہ فطر کا ادا نہ کیا جاوے اور یہ قول ہے امام
مالک اور شافعی اور احمد کا۔ اور کہا بعض نے اُنکے بھی ادا کیا جاوے اگرچہ مسلمان نہوں۔ اور یہ قول ہے ثوری اور ابن مبارک اور اسحاق کا **باب** اس بیان
میں کہ صدقہ فطر نماز سے پہلے دینا چاہیے **حدیث** کی ہمسے مسلم بن عمرو بن مسلم یعنی ابو عمرو حذاء مدینی نے کہا حدیث کی مجھے عبد اللہ بن نافع نے ابن ابی زناد
اُسنے موسیٰ بن عقبہ سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دن عید کے نماز کی طرف جانے سے پہلے زکوۃ کے نکالنے کا حکم کرتے تھے
کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے اور یہی اہل علم کے نزدیک مستحب ہے کہ ہر ایک مرد صدقہ فطر کا نماز کیطرف جانے سے پہلے ادا کرے **باب** زکوۃ کے جلدی
ادا کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن زکریا نے
حجاج بن دینار سے اُسنے حکم بن عتیبہ سے اُسنے حجیہ بن عدی سے اُسنے علی رضی اللہ عنہ سے یہ کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سال گذرنے سے پہلے
جلدی صدقہ ادا کرنے کے بارے میں سوال کیا تو آپنے اُنکو اُسمین رخصت دی **حدیث** کی ہمسے قاسم بن دینار کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن منصور نے
اسرائیل سے اُسنے حجاج بن دینار سے اُسنے حکم بن جحل سے اُسنے حجر عدی اور علی سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہمنے دو برس کی زکوۃ
عباس کی پہلے سال میں ہی لے لی ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس سے۔ میں نہیں جانتا حدیث جلدی زکوۃ ادا کرنے کی جو بواسطہ اسرائیل کے حجاج بن
دینار سے ہے مگر اسی وجہ سے۔ اور حدیث اسمٰعیل بن زکریا کی جو حجاج سے ہے میرے نزدیک بہت صحیح ہے اُس حدیث سے جو بواسطہ اسرائیل کے حجاج بن دینار سے ہے
اور مروی ہے یہ حدیث بواسطہ حکم بن عتیبہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل۔ اور اہل علم نے اپنے وقت سے پہلے زکوۃ کے ادا کرنے میں اختلاف کیا ہے پس ایک جماعت
کا اہل علم سے یہ مذہب ہے کہ جلدی ادا نہ کرے اور ساتھ اسی کے کہتا ہے سفیان ثوری کہا سفیان نے میں یہ دوست رکھتا ہوں (کہ وقت سے پہلے) ادا نہ
کیا جاوے۔ اور اکثر اہل علم نے کہا ہے اگر وقت سے پہلے ادا کر دے تو اُس سے ادا ہو جاتی ہے۔ اور ساتھ اسی کے کہتا ہے شافعی اور احمد اور اسحاق۔

باب ماجاء في النهي عن المسألة **حدثنا** هناد نا ابو الاحوص عن بيان ابن بشير عن قيس بن ابي حازم عن ابي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لان يغدو احدكم فيحتطب على ظهره فيتصدق منه ويستغني به عن الناس خير له من ان يسأل رجلا اعطاه او منعه ذلك فان اليد العليا خير من اليد السفلى وابدأ بمن تعول وفي الباب عن حكيم بن حزام وابي سعيد الخدري والزبير بن عوام وعطية السعدي وعبد الله بن مسعود ومسعود بن عمرو وابن عباس وثوبان وزياد بن الحارث الصدائي وانس وحبشي بن جنادة وقبيصة بن مخارق وسمرة وابن عمر **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح غريب يستغرب من حديث بيان عن قيس **حدثنا** محمود بن غيلان نا وكيع نا سفيان عن عبد الملك بن عمير عن زيد بن عقبة عن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان المسألة كد يكد بها الرجل وجهه الا ان يسأل الرجل سلطانا او في امر لا بد منه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح

ابواب الصوم

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء في فضل شهر رمضان بسم الله الرحمن الرحيم **حدثنا** ابو كريب محمد بن العلاء بن كريب نا ابو بكر بن عياش عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان اول ليلة من شهر رمضان صفدت الشياطين ومردة الجن وغلقت ابواب النيران

باب سوال کرنے کی ممانعت کے بیان میں **حدیث** کی ہے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے بیان بن بشیر سے اُسنے قیس بن حازم سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے البتہ صبح سے جانے کوئی تم میں سے اور اپنی پیٹھ پر لکڑیاں اُٹھائے پس اُس سے صدقہ کرے اور بسبب اُسکے لوگوں سے مستغنی ہو بہتر ہے واسطے اُسکے اِس بات سے کہ سوال کرے کسی آدمی سے کہ اُسکو دے یا نہ دے اُسکو کیونکہ اوپر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے اور اول اپنے اہل وعیال[1] سے دینا شروع کرے اور اِس باب میں روایت ہے حکیم بن حزام اور ابی سعید خدری اور زبیر بن عوام اور عطیہ سعدی اور عبد اللہ بن مسعود اور مسعود بن عمرو اور ابن عباس اور ثوبان اور زیاد بن حارث صدائی اور انس اور حبشی بن جنادہ اور قبیصہ بن مخارق اور سمرہ اور ابن عمر سے رضی اللہ عنہم کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح غریب ہے۔ غرابت اسکی بواسطہ بیان کے ہے جو راوی ہے قیس سے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے زید بن عقبہ سے اُسنے سمرہ بن جندب سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کرنا زخم ہے زخم لگاتا ہے آدمی ساتھ اسکے مُنھ اپنے کو مگر یہ کہ سوال کرے آدمی بادشاہ کو یا ایسے امر میں کہ جس سے چارہ نہیں۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے

ابواب الصوم

بیان میں روزہ[2] کے جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ **باب** بیچ بیان فضیلت مہینے رمضان کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ **حدیث** بیان کی ہمسے ابو کریب یعنے محمد بن علاء بن ابی کریب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو بکر بن عیاش نے اُسنے روایت کی ہے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے روایت کی ابو ہریرہ رضہ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مہینے رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو قید کیے جاتے ہیں شیطان[3] اور سرکش جنوں کے اور بند کیے جاتے ہیں دروازے دوزخ کے۔

---

[1] یعنے اول اپنے اہل وعیال کو دینا فرض ہے اور غیروں کا دینا نفل اور فرض نفل سے مقدم ہے ۱۲ [2] صوم کے معنی لغت میں ہیں مطلق بند رہنے کے اور شرع میں کہتے ہیں مطلق بند رہنے کو کھانے اور پینے اور جماع کرنے سے اور داخل کرنے سے کسی چیز کے اندر بدن کے کہ اُسکو حکم اندر کا ہے فجر سے غروب آفتاب تک ساتھ نیت کے اور روزہ رکھنے والا اہل بھی ہو یعنے مسلمان بھی ہو اور حیض ونفاس سے پاک ہو اور فائدے اسکے دو ہیں ایک یہ کہ اُس سے سب اعضا سُست ہو جاتے ہیں پس خواہش گناہ کی کم ہو جاتی ہے دوسرا یہ کہ دل کدورتوں سے پاک وصاف ہو جاتا ہے ۱۲ لمعات اور مرقات [3] یعنے اِسواسطے کہ وسوسہ نہ ڈالیں روزہ دار مردوں کے دلوں میں اور نشانی اُسکی یہ ہے کہ اکثر گرفتار گناہ اِن دنوں میں گناہ سے پرہیز کرتے ہیں اور بعضوں میں جو اِسکے برخلاف پایا جاتا ہے تو وہ بسبب عادت قدیمہ کے ہے جو پہلے شیطان کے بہکانے سے نفس میں بیٹھی ہوئی ہے اور متوجہ ہو طرف اللہ کے یعنے عبادت میں بہت کوشش کرے کیونکہ یہ ایسا وقت ہے کہ دیا جاتا ہے ثواب بہت تھوڑے عمل پر ۱۲

فلم يفتح منها باب وفتحت ابواب الجنة فلم يغلق منها باب وينادى مناد يا باغى الخير اقبل ويا باغى الشر اقصر ولله عتقاء من النار وذلك كل ليلة وفى الباب عن عبد الرحمن بن عوف وابن مسعود وسلمان **حدثنا** هناد نا عبدة والمحاربى عن محمد بن عمرو عن ابى سلمة عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صام رمضان وقامه ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ومن قام ليلة القدر ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه هذا حديث صحيح **قال** ابو عيسى وحديث ابى هريرة الذى رواه ابو بكر بن عياش حديث غريب لا نعرفه من رواية ابى بكر بن عياش عن الاعمش عن ابى صالح عن ابى هريرة الا من حديث ابى بكر وسالت محمد بن اسماعيل عن هذا الحديث فقال نا الحسن ابن الربيع نا ابو الاحوص عن الاعمش عن مجاهد قوله قال اذا كان اول ليلة من شهر رمضان فذكر الحديث قال محمد وهذا اصح عندى من حديث ابى بكر بن عياش **باب** ما جاء لا تقدموا الشهر بصوم **حدثنا** ابو كريب نا عبدة بن سليمان عن محمد بن عمرو عن ابى سلمة عن ابى هريرة قال قال النبى صلى الله عليه وسلم لا تقدموا الشهر بيوم ولا بيومين الا ان يوافق ذلك صوما كان يصومه احدكم صوموا لرؤيته وافطروا لرؤيته فان غم عليكم فعدوا ثلثين ثم افطروا وفى الباب عن بعض اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم اخبرنا منصور بن المعتمر عن ربعى بن حراش عن بعض اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم عن النبى صلى الله عليه وسلم بنحو هذا **قال** ابو عيسى حديث ابى هريرة حديث حسن صحيح

سو نہیں کھولا جاتا ہے اُس سے کوئی دروازہ اور کھولے جاتے ہیں دروازے بہشت کے سو نہیں بند کیا جاتا ہے اُس سے کوئی دروازہ اور پکارتا ہے پکارنے والا یعنے فرشتہ کہ اے طلب کرنے والے نیکی کے متوجہ ہو طرف اللہ کے اور اے طلب کرنے والے برائی کے بندرہ برائی سے اور واسطے اللہ کے ہیں آزاد کیے ہوئے آگ سے یعنے اللہ تعالیٰ اس مہینے کی برکت سے بہت بندوں کو آگ سے آزاد کر دیتا ہے اور یہ پکارنا ہر شب ہوتا ہے اور اس باب میں عبد الرحمن بن عوف اور ابن مسعود اور سلمان رضہ سے بھی روایت آئی ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدہ اور محاربی نے اُنھوں نے روایت کی ہے محمد بن عمرو سے اُسنے روایت کی ہے ابی سلمہ سے اُسنے روایت کی ہے ابو ہریرہ سے اُسنے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رمضان کے روزے رکھے گا اور اُسمیں جاگے گا اور نماز پڑھیگا ایمان[1] سے اور واسطے چاہنے ثواب کے تو اُسکے پہلے گناہ بخشے جاوینگے اور جو کوئی شب قدر میں جاگیگا یعنے نماز پڑھیگا ایمان سے اور واسطے طلب ثواب کے تو اُسکے گناہ بخشے جاوینگے یہ حدیث صحیح ہے **کہا** ابو عیسیٰ یعنے امام ترمذی نے اور ابو ہریرہ رضہ کی حدیث جو ابو بکر بن عیاش نے روایت کی ہے وہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو روایت سے ابی بکر بن عیاش کے اُسنے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے مگر حدیث سے مثل ابی بکر کے یعنی ابو بکر کے سوائے اُسکے کسی نے یہ حدیث روایت نہیں کی اور میں نے محمد بن اسمٰعیل یعنے امام بخاری سے اس حدیث کا حال پوچھا سو اُسنے کہا کہ خبر دی ہمکو حسن بن ربیع نے اُسے کہا خبر دی ہمکو ابو الاحوص نے اُسنے روایت کی ہے اعمش سے اُسنے روایت کی ہے مجاہد سے قول اُسکا اُسنے کہا کہ جب مہینے رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے پھر ساری حدیث ذکر کی امام بخاری نے کہا کہ یہ زیادہ ترصحیح[2] ہے نزدیک میرے ابو بکر بن عیاش کی حدیث سے **باب** رمضان سے پہلے کوئی روزہ نہ رکھو یعنے تاکہ نشاط حاصل ہو یا نفل اور فرض مل نہ جاویں **حدیث** بیان کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدہ بن سلیمان نے اُسنے روایت کی ہے محمد بن عمرو سے اُسنے ابو سلمہ سے اُسنے ابو ہریرہ رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ رمضان سے پہلے ایک دن یا دو دن کا روزہ نہ رکھو مگر یہ[3] کہ موافق پڑجائے یہ روزہ اُس روزے سے جو کسی کے روزہ رکھنے کی عادت ہو روزہ رکھو بعد دیکھنے چاند کے اور افطار کرو یعنے عید کرو بعد دیکھنے چاند کے پس اگر بدلی گھرے تم پر تو تیس دن گن کر روزے رکھو پھر روزہ کھولو اور اس باب میں حضرت م کے بعض اصحاب سے روایت ہے خبر دی ہمکو منصور بن معتمر نے اُسنے ربعی بن حراش سے روایت کی ہے اُسنے حضرت م کے بعض اصحاب سے روایت کی ہے وہ حضرت م سے روایت کرتے ہیں مثل اس حدیث کے امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث ابو ہریرہ رضہ کی حسن صحیح ہے

[1] ایمان سے یعنے سچ جانتا ہو شریعت کو اور اعتقاد رکھتا ہو فرضیت رمضان کا اور واسطے طلب ثواب کے یعنے نہ لوگوں کے ڈر سے ہو اور نہ کسی کے دکھانے سنانے کے لیے ہو ۱۲ [2] یعنے زیادہ ترصحیح یہی بات ہے کہ یہ مجاہد کا قول ہے حدیث نہیں ۱۲ [3] یعنی عادت اسکی تھی کہ مثلاً پیر یا جمعرات کو روزہ نفل رکھا کرتا تھا اتفاقاً پہلے رمضان کے وہی دن واقع ہوا تو اسکو منع نہیں اُسدن کا روزہ رکھنا اُس سے معلوم ہوا کہ جسکو عادت نہو وہ روزہ نہ رکھے بعضے کہتے ہیں یہ نہی تنزیہی ہے ۱۲

والعمل على هذا عند اهل العلم كرهوا ان يتعجل الرجل بصيام قبل دخول شهر رمضان لمعنى رمضان وان كان رجل يصوم صوما فوافق صيامه ذلك فلا باس به عندهم **حدثنا** هناد نا وكيع عن علي بن المبارك عن يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقدموا الشهر رمضان بصيام قبله بيوم او يومين الا ان يكون رجل كان يصوم صوما فليصمه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء في كراهية صوم يوم الشك **حدثنا** ابو سعيد عبد الله بن سعيد الاشج نا ابو خالد الاحمر عن عمرو بن قيس عن ابي اسحاق عن صلة بن زفر قال كنا عند عمار بن ياسر فاتي بشاة مصلية فقال كلوا فتنحى بعض القوم فقال اني صائم فقال عمار من صام اليوم الذي شك فيه فقد عصى ابا القاسم وفي الباب عن ابي هريرة وانس **قال** ابو عيسى حديث عمار حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم من التابعين وبه يقول سفيان الثوري ومالك بن انس وعبد الله بن المبارك والشافعي واحمد واسحاق كرهوا ان يصوم الرجل اليوم الذي يشك فيه وراى اكثرهم ان صامه فكان من شهر رمضان ان يقضي يوما مكانه **باب** ماجاء في احصاء هلال شعبان لرمضان **حدثنا** مسلم بن حجاج نا يحيى نا ابو معاوية عن محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احصوا هلال شعبان لرمضان **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة لا نعرفه مثل هذا الا من حديث ابي معاوية

اور اسی پر عمل ہی نزدیک اہل علم کے مکروہ رکھا ہی اُنہوں نے یہ کہ جلدی کرے کوئی مرد ساتھ روزے کے پہلے داخل ہونے سے مہینے رمضان کے واسطے تعظیم رمضان[1] کے اور اگر کسی شخص کے روزہ رکھنے کی عادت ہو سو اُسکا روزہ اُس دن کے موافق پڑجاوے تو اُسکا کچھ ڈر نہیں ہی نزدیک اُنکے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے اُسنے علی بن مبارک سے روایت کی ہی اُسنے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کی ہی اُسنے ابی سلمہ سے روایت کی ہی اُسنے ابوہریرہ سے روایت کی ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ نہ پیشوائی کرو[2] مہینے رمضان کی کہ اُس سے پہلے ایک دن یا دو دن کا روزہ رکھو مگر وہ مرد جو اپنی عادت سے روزہ رکھا کیا کرتا ہو سو روزہ رکھے اُسکا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** شک کے دن روزہ رکھنا منع ہی۔ **حدیث** بیان کی ہمسے ابو سعید عبد اللہ بن سعید اشج نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو خالد احمر نے اُسنے روایت کی ہی عمرو بن قیس سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے صلہ بن زفر سے اُسنے کہا کہ ہم عمار بن یاسر کے پاس تھے سو بھنی مچھلی اُنکے پاس لائی گئی سو عمار نے کہا کہ کھاؤ سو قوم سے ایک آدمی کنارے ہوا سو عمار بن یاسر نے کہا کہ جو شخص کہ روزہ رکھے اُسدن جو شک کیا جاتا[3] ہی اُسمیں تحقیق نافرمانی کی اُسنے ابو القاسم کی یعنے حضرت ؐ کی اور اس باب میں ابوہریرہ اور انس رضؓ سے بھی روایت ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عمار کی حسن صحیح ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک اکثر اہل علم کے حضرت ؐ کے اصحاب سے اور جو اُنکے پیچھے ہیں تابعین سے اور ساتھ اسی کے قائل ہیں سفیان ثوری اور مالک بن انس اور عبد اللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق مکروہ رکھا ہی اُنہوں نے یہ کہ روزہ رکھے مرد اُسدن جو شک کیا جاتا ہی اُسمیں اور اکثر علماء کا یہ قول ہی کہ اگر کوئی اُسدن روزہ رکھے اور بعد کو معلوم ہو جاوے کہ وہ دن رمضان کا تھا تو اُسکے بدلے ایک دن قضا روزہ رکھے **باب** شعبان کے مہینے کے دن گنتی دینا تاکہ رمضان کا آنا معلوم ہو۔ **حدیث** بیان کی ہمسے مسلم بن حجاج نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے اُسنے روایت کی ہی محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابوہریرہ رضؓ سے اُسنے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گنو مہینا شعبان[4] کا واسطے رمضان کے **کہا** ابو عیسیٰ نے کہ حدیث ابوہریرہ رضؓ کی اسطور سے ہم نہیں پہچانتے مگر حدیث ابو معاویہ سے

---

[1] مراد اس سے شک کا روزہ نہیں بلکہ مراد اس سے وہ روزہ ہی جو محض رمضان کی تعظیم اور پیشوائی کے لیے رکھا جاوے سو معلوم ہوا کہ یہ روزہ درست نہیں ہی ۱۲ [2] اس سے بھی معلوم ہوا کہ اخیر شعبان سے محض رمضان کی پیشوائی کا ایک دو روزے رکھنا درست نہیں ۱۲ [3] شعبان کی تیسویں شب کو جو چاند سبب ابر وغیرہ کے معلوم نہو وے تو اُسکو شک کا دن کہتے ہیں اسلیے کہ احتمال ہی کہ رمضان کا دن نہو اور یہ بھی احتمال ہی کہ رمضان کا دن ہو اور اگر مطلع صاف ہو اُس شب کو اور نہ کوئی چاند دیکھے تو وہ دن شک کا نہیں پس شک کے دن روزہ رکھنا ساتھ نیت رمضان کے اور دوسرے واجب کے مکروہ ہی مگر نفلی روزہ رکھنا اُسدن مکروہ نہیں یہ قول امام ابو حنیفہ رح کا ہی اور یہی مذہب ہی امام شافعی اور مالک وغیرہ کا مگر ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ ہر قسم کا روزہ منع ہی خواہ فرض ہو خواہ نفل ہو ۱۲ [4] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شعبان کے مہینے کے دن گنتے رہنا مستحب ہی ۱۲

صحیح ما روی عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تقدموا شهر رمضان بیوم ولا یومین
وهکذا روی عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمة عن ابی هریرة نحو حدیث محمد بن عمرو اللیثی **باب** ما جاء ان الصوم لرؤیة الهلال
والافطار له **حدثنا** قتیبة نا ابو الاحوص عن سماك بن حرب عن عکرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
لا تصوموا قبل رمضان صوموا لرؤیته وافطروا لرؤیته فان حالت دونه غیایة فاکملوا ثلاثین یوما وفی الباب عن ابی هریرة و
ابی بکرة وابن عمر **قال** ابو عیسی حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح وقد روی عنه من غیر وجه **باب** ما جاء ان الشهر
یکون تسعا وعشرین **حدثنا** احمد بن منیع نا یحیی بن زکریا بن ابی زائدة قال اخبرنی عیسی بن دینار عن ابیه عن عمرو بن الحارث بن
ابی ضرار عن ابن مسعود قال ما صمت مع النبی صلی الله علیه وسلم تسعا وعشرین اکثر مما صمنا ثلثین وفی الباب عن عمر وابی هریرة
وعائشة وسعد بن ابی وقاص وابن عباس وابن عمر وانس وجابر وام سلمة وابی بکرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال الشهر یکون
تسعا وعشرین **حدثنا** علی بن حجر نا اسماعیل بن جعفر عن حمید عن انس انه قال آلی رسول الله صلی الله علیه وسلم من نسائه
شهرا فاقام فی مشربة تسعا وعشرین یوما قالوا یا رسول الله انك آلیت شهرا فقال الشهر تسع وعشرون **قال** ابو عیسی هذا
حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی الصوم بالشهادة **حدثنا** محمد بن اسماعیل نا محمد بن الصباح نا الولید بن ابی ثور عن سماك
عن عکرمة عن ابن عباس قال جاء اعرابی الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال انی رایت الهلال

اور صحیح وہ ہے جو روایت کی گئی ہے محمد بن عمرو سے اُسنے روایت کی ہے ابو سلمہ سے اُسنے ابو ہریرہ رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ پیشوائی
کرو مہینے رمضان کی کہ ایک دن یا دو دن کا روزہ رکھو اور اسیطرح روایت کی گئی ہے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابو ہریرہ رض سے
مثل حدیث محمد بن عمرو لیثی کے **باب** روزہ رکھنا بعد چاند دیکھنے کے ہے اور روزہ کھولنا بھی بعد چاند دیکھنے کے ہے۔ **حدیث** بیان
کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو الاحوص نے اُسنے روایت کی ہے سماک بن حرب سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس رض سے اُسنے
کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان سے پہلے کوئی روزہ نہ رکھو روزہ رکھو بعد دیکھنے چاند کے اور روزہ کھولو بعد دیکھنے چاند کے یعنی
عید کرو بعد دیکھنے چاند کے اور اگر اُسکے درمیان کوئی بدلی حائل ہو تو تیس[1] دن پورے کرو۔ اور اس باب میں ابی ہریرہ اور ابی بکرہ اور
ابن عمر سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث ابن عباس کی حسن صحیح ہے اور روایت کی گئی ہے اُس سے کئی طرح پر۔ **باب**
مہینا کبھی اُنتیس[2] دن کا ہوتا ہے۔ **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ نے اُسنے کہا
خبر دی ہمکو عیسیٰ بن دینار نے اُسنے روایت کی ہے اپنے باپ سے اُسنے عمرو بن حارث بن ابی ضرار سے اُسنے ابن مسعود رض سے اُسنے کہا
کہ جو روزے میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُنتیس[2] دن رکھے ہیں وہ زیادہ ہیں اُس سے جو تیس[1] دن رکھے ہیں اور اس باب
میں عمر اور ابو ہریرہ اور عائشہ اور سعد بن ابی وقاص اور ابن عباس اور ابن عمر اور انس اور جابر اور ام سلمہ اور ابی بکرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینا اُنتیس[2] دن کا ہوتا ہے۔ **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسمٰعیل بن جعفر نے اُسنے
روایت کی ہے حمید سے اُسنے انس رض سے اُسنے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی اپنی بی بیوں سے جدا رہنے کی ایک مہینا سو آپ
بالاخانے میں اُنتیس[2] دن ٹھہرے یعنی اُنتیس[2] دن کے بعد آپ بی بیوں کے پاس گئے لوگوں نے عرض کی کہ یا حضرت آپ نے مہینے کی قسم
کھائی تھی یعنی ابھی ایک دن باقی ہے آپ نے فرمایا مہینا اُنتیس دن کا ہوتا ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** گواہی سے
روزہ رکھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن صباح نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ولید بن ابی ثور
نے اُسنے روایت کی ہے سماک سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس رض سے اُسنے کہا کہ ایک جنگلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا
سو اُسنے کہا کہ میں نے چاند دیکھا ہے

---

[1] یعنے شعبان کے تیس دن پورے کرو اور اسی طرح اگر عید کا چاند بھی بسبب بدلی وغیرہ کے نظر نہ آوے تو رمضان کے تیس دن پورے کرو ۱۲ [2] یعنے قسم کھائی کہ میں اپنی بی بیوں کے پاس ایک مہینا نہیں جاؤنگا اور یہ قسم آپ نے اسواسطے کھائی کہ ازواج مطہرات آپ سے خرچ زیادہ چاہتی تھیں آپ کو اُنکا اصرار کرنا ناگوار گذرا ۱۲ [2] اس سے معلوم ہوا کہ کبھی مہینا اُنتیس دن کا بھی ہوتا ہے ۱۲

فقال اتشهد ان لا اله الا الله اتشهد ان محمدا رسول الله قال نعم قال يا بلال اذن في الناس ان يصوموا غدا حدثنا ابو كريب نا حسين الجعفي عن زائدة عن سماك بن حرب نحوه قال ابو عيسى حديث ابن عباس فيه اختلاف وروى سفيان الثوري وغيره عن سماك بن حرب عن عكرمة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا واكثر اصحاب سماك رووا عن سماك عن عكرمة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا والعمل على هذا الحديث عند اكثر اهل العلم قالوا تقبل شهادة رجل واحد في الصيام وبه يقول ابن المبارك والشافعي واحمد وقال اسحاق لا يصام الا بشهادة رجلين ولم يختلف اهل العلم في الافطار انه لا يقبل فيه الا شهادة رجلين **باب** ما جاء شهرا عيد لا ينقصان حدثنا يحيى بن خلف البصري نا بشر بن المفضل عن خالد الحذاء عن عبد الرحمن بن ابي بكرة عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم شهرا عيد لا ينقصان رمضان وذو الحجة قال ابو عيسى حديث ابي بكرة حديث حسن وقد روى هذا الحديث عن عبد الرحمن ابن ابي بكرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا قال احمد معنى هذا الحديث شهرا عيد لا ينقصان يقول لا ينقصان معا في سنة واحدة شهر رمضان وذو الحجة ان نقص احدهما تم الاخر وقال اسحاق معناه لا ينقصان يقول وان كان تسعا وعشرين فهو تمام غير نقصان وعلى مذهب اسحاق يكون ينقص الشهران معا في سنة واحدة **باب** ما جاء لكل اهل بلد رؤيتهم حدثنا علي بن حجر نا اسمعيل بن جعفر نا محمد بن ابي حرملة اخبرني كريب ان ام الفضل بنت الحارث بعثته الى معاوية بالشام قال فقدمت الشام فقضيت حاجتها

سو حضرت صلعم نے فرمایا کہ کیا تو گواہی دیتا ہے اسکی کہ سوائے خدا کے کوئی لائق عبادت کے نہیں اور مقر ہے میں اللہ کا رسول ہون اُسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا کہ اے بلال لوگون میں پکار دے کہ کل روزہ رکھیں **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حسین جعفی نے اُسنے روایت کی ہے زائدہ سے اُسنے سماک بن حرب سے مثل اُسکے کہا ابو عیسیٰ نے کہ ابن عباس کی اس حدیث میں اختلاف ہے اور سفیان ثوری وغیرہ نے سماک بن حرب سے روایت کی ہے اُسنے عکرمہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور اکثر اصحاب سماک نے عکرمہ سے مرسل روایت کی ہے اور عمل اسی حدیث پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے کہتے ہیں قبول کیجاویگی گواہی ایک مرد کی روزے کے چاند میں۔ اور ساتھ اسی کے قائل ہیں ابن مبارک اور امام شافعی اور احمد اور اسحاق نے کہا کہ نہ روزہ رکھا جاوے مگر ساتھ گواہی دو مردون کے اور نہیں اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ چاند عید کے کہ معتبر نہیں قبول کیجاویگی بیچ اسکے مگر گواہی دو مردون کی **باب** اسکا بیان میں کہ دو مہینے عید کے نہیں ناقص ہوتے **حدیث** بیان کی ہمسے یحییٰ بن خلف بصری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو بشر بن مفضل نے اُسنے روایت کی ہے خالد حذاء سے اُسنے عبد الرحمان بن ابی بکرہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو مہینے عید کے نہیں ناقص ہوتے رمضان اور ذیحجہ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی بکرہ کی حسن ہے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث عبد الرحمان بن ابی بکرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل امام احمد نے کہا کہ معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ یہ دونوں مہینے اکٹھے ایک برس میں ناقص نہیں ہوتے رمضان اور ذوالحجہ یعنے انتیس انتیس دن کے نہیں ہوتے اگر ایک انتیس دن کا ہوگا تو دوسرا تیس دن کا ہوگا۔ اور اسحاق نے کہا کہ معنے اُسکے یہ ہیں کہ اگرچہ ایک انتیس دن کا ہو پس وہ تمام ہی ناقص نہیں یعنے ثواب اُسکا پورا ہی ملتا ہے کم نہیں ہوتا اور اسحاق کے مذہب پر دونوں مہینے ایک سال میں اکٹھے ناقص ہو جاوینگے **باب** ہر شہر والون کے لیے اپنا چاند دیکھنا ہے **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے کہا اُسنے حدیث بیان کی ہمسے اسمٰعیل بن جعفر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن ابی حرملہ نے اُسنے کہا خبر دی مجکو کریب نے کہ مقرر ام الفضل حارث کی بیٹی نے اُسکو معاویہ کیطرف شام میں بھیجا اُسنے کہا سو میں شام میں پہنچا اور اپنی حاجت کو پورا کیا

سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گواہی مستور الحال کی یعنے جسکا فسق معلوم نہو مقبول ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ رمضان کے چاند میں ایک کی گواہی مقبول ہے یہ قول امام ابوحنیفہ کا ہے اور امام شافعی اور مالک کہتے ہیں کہ دو گواہ کا ہونا شرط ہے اور عید کے چاند کے واسطے اگر ابر وغیرہ ہو تو دو گواہ کا ہونا شرط ہے اور اگر مطلع صاف ہو تو جماعت کثیر کا دیکھنا شرط ہے جس سے ظن غالب حاصل ہو جاوے ۱۲ سلہ اسکا معنے یا تو یہ ہے کہ یہ دونوں مہینے ایک سال میں انتیس انتیس دن کے نہیں ہوتے ہیں اگر ایک ناقص ہوگا تو دوسرا کامل ہوگا یا یہ معنے ہیں کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ناقص نہیں ہوتے تھے اور یا یہ کہ باعتبار حکم اور ثواب کے ناقص نہیں ہوتے اگرچہ گنتی میں ایک ناقص ہو اور ایک کامل ہو یا دونوں انتیس دن کے ہوں تو ثواب پورے تیس کا ہوتا ہے ۱۲ سلہ یعنے ایک شہر والوں کا چاند دیکھنا دوسرے شہر والون کے واسطے کافی نہیں ہے

واستُهِلَّ علیَّ هلال رمضان وانا بالشام فراینا الهلال لیلة الجمعة ثم قَدِمتُ المدینة فی اخر الشهر فسالنی ابن عباس ثم ذكر الهلال فقال متی رایتم الهلال فقلت رایناه لیلة الجمعة فقال انت رأیته لیلة الجمعة فقلت رآه الناس وصاموا وصام معاویة فقال لكن رایناه لیلة السبت فلا نزال نصوم حتی نكمل ثلثین یوما او نراه فقلت الا نكتفی برویة معاویة وصیامه قال لا هكذا امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم **قال** ابو عیسی حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح غریب والعمل علی هذا الحدیث عند اهل العلم ان لكل اهل بلد رویتهم **باب** ماجاء مایستحب علیه الافطار **حدثنا** محمد بن عمر بن علی المُقَدَّمی نا سعید بن عامر نا شعبة عن عبد العزیز بن صُهَیب عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من وجد تمرا فلیفطر علیه ومن لا فلیفطر علی ماء فان الماء طهور وفی الباب عن سلمان بن عامر **قال** ابو عیسی حدیث انس لا نعلم احدا رواه عن شعبة مثل هذا غیر سعید بن عامر وهو حدیث غیر محفوظ ولا نعلم له اصلا من حدیث عبد العزیز ابن صُهَیب عن انس وقد روی اصحاب شعبة هذا الحدیث عن شعبة عن عاصم الاحول عن حفصة ابنة سیرین عن الرباب عن سلمان بن عامر عن النبی صلی الله علیه وسلم وهذا اصح من حدیث سعید بن عامر وهكذا رووا عن شعبة عن عاصم عن حفصة ابنة سیرین عن سلمان بن عامر ولم یذكر فیه شعبة عن الرباب والصحیح ما روی سفیان الثوری وابن عیینة وغیر واحد عن عاصم الاحول عن حفصة بنت سیرین عن الرباب عن سلمان بن عامر وابن عون یقول عن ام الرائح بنت صلیع عن سلمان بن عامر والرباب هی ام الرائح **حدثنا** محمود بن غیلان نا وكیع نا سفیان عن عاصم الاحول

اور پکارا گیا اوپر میرے چاند رمضان کا اور حالانکہ میں ابھی شام ہی میں تھا سو ہمنے جمعرات کو چاند دیکھا پھر میں مدینے میں آیا رمضان کے اخیر میں سو ابن عباس نے ہمسے پوچھا پھر چاند کا ذکر کیا اور کہا کہ تمنے چاند کو کب دیکھا تھا میں نے کہا کہ ہمنے جمعرات کو دیکھا تھا سو کہا کہ تو نے خود بھی جمعرات کو دیکھا تھا۔ میں نے کہا کہ نہیں بلکہ لوگوں نے دیکھا تھا سو لوگوں نے روزہ رکھا اور معاویہ نے بھی روزہ رکھا ابن عباسؓ نے کہا کہ لیکن ہمنے تو جمعے کی رات کو دیکھا تھا سو ہم ہمیشہ روزہ رکھینگے یہانتک کہ تیس دن پورے کریں یا چاند کو دیکھیں سو میں نے کہا کہ کیا ہم معاویہؓ کے دیکھنے اور روزہ رکھنے پر کفایت نہ کریں ابن عباسؓ نے کہا نہیں کیونکہ آنحضرتؐ نے اسیطرح ہمکو حکم کیا ہے کہا ابو عیسی نے حدیث ابن عباس کی حسن صحیح غریب ہے اور عمل اسی حدیث پر ہے نزدیک اہل علم کے کہ ہر شہر والوں کے لیے چاند دیکھنا ضرور ہے۔ دوسرے کی رویت کافی نہیں۔
باب کس چیز سے روزہ کھولنا مستحب ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن عمر بن علی مقدمی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سعید بن عامر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے اُسنے روایت کی ہے عبد العزیز بن صہیب سے اُسنے روایت کی ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی کھجور پاوے تو چاہیے کہ روزہ کھولے اُسپر اور جو کوئی کھجور نہ پاوے تو چاہیے کہ روزہ کھولے پانی پر پس تحقیق پانی پاک کرنے والا ہے۔ اور اس باب میں سلمان بن عامر سے بھی روایت آچکی ہے کہا ابو عیسی نے ہم نہیں جانتے کہ انس کی اس حدیث کو اسطرح شعبہ سے سعید کے سوا کسی نے روایت کیا ہو اور یہ حدیث محفوظ نہیں ہے ہم اسکی کچھ اصل نہیں جانتے حدیث سے عبد العزیز بن صہیب کے انس سے اور مقرر شعبہ کے اصحاب نے یہ حدیث شعبہ سے روایت کی ہے اُسنے عاصم احول سے اُسنے حفصہ بنت سیرین سے اُسنے رباب سے اُسنے سلمان بن عامر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور یہ حدیث زیادہ تر صحیح ہے سعید بن عامر کی حدیث سے اور اسیطرح روایت کی ہے انہوں نے شعبہ سے اُسنے عاصم سے اُسنے حفصہ بنت سیرین سے اُسنے سلمان بن عامر سے اور نہیں ذکر کیا اُسمیں شعبہ نے واسطہ رباب کا۔ اور صحیح وہی ہے جو روایت کی ہے سفیان اور ابن عیینہ وغیرہ نے عاصم احول سے اُسنے حفصہ بنت سیرین سے اُسنے رباب سے اُسنے سلمان بن عامر سے اور ابن عون کہتے ہے ام رائح بنت صلیع سے اُسنے سلمان بن عامر سے اور ام الرائح رباب ہی کا نام ہے۔ **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے اُسنے عاصم احول سے۔

سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اختلاف مطالع کا معتبر ہے اور یہی ہے مذہب امام شافعی رحمہ کا دور شہروں میں ۱۲ سلہ اگر کسی شہر میں سے بعض لوگ چاند دیکھلیں تو اُس شہر کے سب لوگوں پر روزہ رکھنا واجب ہوتا ہے اسمیں کسی امام کو اختلاف نہیں اور ایک شہر والوں کا چاند دیکھنا دوسرے شہر والوں کے لیے حجت ہونا مختلف فیہ ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمہ کہتے ہیں کہ ایک شہر والوں کا چاند دیکھنا دوسرے شہر کے لیے حجت ہے خواہ شہر دوسرا قریب ہو یا بعید ہو اور امام شافعی رحمہ کہتے ہیں کہ نزدیک شہر کا واسطے حجت ہے دور کے واسطے حجت نہیں ۱۲

حدثنا هناد نا ابو معاوية عن عاصم الاحول عن حفصة ابنة سيرين عن الرباب عن سلمان بن عامر الضبي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا افطر احدكم فليفطر على تمر فان لم يجد فليفطر على ماء فانه طهور **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن رافع نا عبد الرزاق نا جعفر بن سليمان عن ثابت عن انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يفطر قبل ان يصلي على رطبات فان لم تكن رطبات فتميرات فان لم تكن تميرات حسا حسوات من ماء **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن غريب **باب** ما جاء ان الفطر يوم تفطرون والاضحى يوم تضحون **حدثنا** محمد بن اسمعيل نا ابراهيم بن المنذر نا اسحاق بن جعفر بن محمد قال حدثني عبد الله بن جعفر عن عثمان بن محمد عن المقبري عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الصوم يوم تصومون والفطر يوم تفطرون والاضحى يوم تضحون **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب حسن وفسر بعض اهل العلم هذا الحديث فقال انما معنى هذا الصوم والفطر مع الجماعة وعظم الناس **باب** ما جاء اذا اقبل الليل وادبر النهار فقد افطر الصائم **حدثنا** هارون بن اسحاق الهمداني نا عبدة عن هشام بن عروة عن ابيه عن عاصم بن عمر عن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اقبل الليل وادبر النهار وغابت الشمس فقد افطرت وفي الباب عن ابن ابي اوفى وابي سعيد **قال** ابو عيسى حديث عمر حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في تعجيل الافطار **حدثنا** بندار نا عبد الرحمن بن مهدي عن سفيان عن ابي حازم

ح اور نیز حدیث بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے اُسنے روایت کی ہے عاصم احول سے اُسنے حفصہ بنت سیرین سے اُسنے رباب سے اُسنے سلمان بن عامر ضبی سے اُسنے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ جب کوئی روزہ افطار کرے تو چاہیے کہ افطار کرے کھجور پر سو اگر کھجور نہ پاوے تو چاہیے کہ روزہ کھولے پانی پر پس تحقیق وہ پاک کرنے والا ہے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن رافع نے کہا اُسنے خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو جعفر بن سلیمان نے اُسنے روایت کی ہے ثابت سے اُسنے روایت کی ہے انس رض سے اُسنے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کھولتے پہلے نماز مغرب کے چند تازی کھجوروں پر اور اگر تازہ نہوتیں تو روزہ کھولتے خشک کھجوروں سے اور اگر خشک کھجوریں بھی نہوتیں تو پیتے چند چلو پانی کے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ عید فطر وہ دن ہے جسمیں کہ تم روزہ کھولتے ہو اور عید اضحی وہ دن ہے جسمیں کہ تم قربانی کرتے ہو **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن اسمعیل نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابراہیم بن منذر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسحق بن جعفر بن محمد نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے عبد اللہ بن جعفر نے اُسنے روایت کی ہے عثمان بن محمد سے اُسنے مقبری سے اُسنے روایت کی ہے ابو ہریرہ رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صوم وہ دن ہے کہ روزہ رکھتے ہو تم اُسمیں اور فطر وہ دن ہے کہ اُسمیں تم روزہ کھولتے ہو اور اضحی وہ دن ہے کہ اُسمیں تم قربانی کرتے ہو کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور تفسیر کیا بعض اہل علم نے اس حدیث کی پس کہا سوائے اسکے نہیں معنے اسکے یہ ہیں کہ روزہ اور افطار ساتھ جماعت کے اور سب لوگوں کے مقبول ہوتا ہے **باب** جب آوے رات اور جاوے دن پس تحقیق روزہ کھولے روزہ دار **حدیث** بیان کی ہمسے ہارون بن اسحق ہمدانی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدہ نے اُسنے روایت کی ہے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عاصم بن عمر سے اُسنے روایت کی ہے عمر بن خطاب رض سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب آوے رات اور جاوے دن اور ڈوب جاوے سورج تو روزہ کھولا تو نے یعنے تب روزہ کھولنے کا وقت ہو جاتا ہے۔ اور اس باب میں ابن ابی اوفی اور ابی سعید رض سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث عمر کی حسن صحیح ہے **باب** روزہ جلدی کھولنا چاہیے۔ **حدیث** بیان کی ہمسے بندار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمان بن مہدی نے اُسنے روایت کی ہے سفیان سے اُسنے ابی حازم سے

سلہ اسکو تحویل کی ہے کہتے ہیں یعنے ایک اسناد سے دوسری اسناد کی طرف پھرنا اور عطف اسکا محمود پر پڑتا ہے ۱۲ سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے کہ تازی کھجوروں سے روزہ کھولے اور اگر وہ میسر نہوں تو خشک سے کھولے اگر وہ بھی میسر نہوں تو پانی سے کھولے اور شاید شیرینی سے بھی معدہ کو تقویت ہوتی ہوگی ۱۲ سلہ یعنے جب لوگ روزہ رکھیں تو تم بھی روزہ رکھو اور جب لوگ افطار کریں تو تم بھی افطار کر ڈالو کہ اسمیں سب اہل اسلام کی موافقت ہے ایسا نکرو کہ لوگ افطار کریں اور تم روزہ رکھو یا برعکس اسکے کہ ایسا روزہ مقبول نہیں ۱۲ سلہ یعنے حکماً روزہ کھول چکا اگرچہ کھاوے پیوے نہیں اور بعضوں نے کہا داخل ہوا وقت افطار میں اور یہ بھی ممکن ہے کہ کہا جاوے کہ چاہیے کہ افطار کرے ۱۲ ع

حدثنا اخبرنا ابو مصعب قراءة عن مالك بن انس عن ابی حازم عن سهل بن سعد انه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر وفی الباب عن ابی هریرة وابن عباس وعائشة وانس بن مالك **قال** ابو عیسی حدیث سهل بن سعد حدیث حسن صحیح وهو الذی اختاره اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم استحبوا تعجیل الفطر وبه یقول الشافعی واحمد واسحاق **حدثنا** اسحاق بن موسی الانصاری نا الولید بن مسلم عن الاوزاعی عن قرة عن الزهری عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الله عز وجل احب عبادی الی اعجلهم فطرا **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن نا ابو عاصم وابو المغیرة عن الاوزاعی نحوه **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن غریب **حدثنا** هناد نا ابو معاویة عن الاعمش عن عمارة بن عمیر عن ابی عطیة قال دخلت انا ومسروق علی عائشة فقلنا یا ام المؤمنین رجلان من اصحاب محمد صلی الله علیه وسلم احدهما یعجل الفطر ویعجل الصلوة والاخر یؤخر الافطار ویؤخر الصلوة قالت ایهما یعجل الافطار ویعجل الصلوة قلنا عبد الله بن مسعود قالت هکذا صنع رسول الله صلی الله علیه وسلم والاخر ابو موسی **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وابو عطیة اسمه مالك بن ابی عامر الهمدانی ویقال مالك بن عامر الهمدانی وهو اصح

باب ما جاء فی تاخیر السحور

حدثنا یحیی بن موسی نا ابو داود الطیالسی نا هشام الدستوائی عن قتادة عن انس عن زید بن ثابت قال تسحرنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم قمنا الی الصلوة قال قلت کم کان قدر ذلك قال قدر خمسین اية **حدثنا** هناد نا وکیع عن هشام بنحوه الا انه قال قدر قراءة خمسین اية وفی الباب عن حذیفة **قال** ابو عیسی حدیث زید بن ثابت حدیث حسن صحیح وبه یقول الشافعی واحمد واسحاق استحبوا تاخیر السحور

ح اور خبر دی ہمکو ابو مصعب نے اُسنے قراءةً روایت کی ہے مالک بن انس سے اُسنے ابی حازم سے اُسنے سہل بن سعد سے اُسنے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہمیشہ رہینگے لوگ ساتھ بھلائی کے جبتک کہ جلدی کرینگے روزہ کھولنے میں اور اس باب میں ابی ہریرہ اور ابن عباس اور عایشہ اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سہل بن سعد کی حسن صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے مستحب رکھا ہے اُنھوں نے جلدی کھولنا روزہ کا اور ساتھ اسی کے قائل ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق **حدیث** بیان کی ہے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا اُسنے خبر دی ہمکو ولید بن مسلم نے اُسنے روایت کی ہے اوزاعی سے اُسنے قرہ سے اُسنے زہری سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے روایت کی ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے فرمایا کہ سب بندوں میں بہت پیارا میرے نزدیک وہ شخص ہے جو جلدی کرے روزہ کھولنے میں **حدیث** کی ہے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ابو عاصم اور ابو مغیرہ نے اوزاعی سے مثل اُسکے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** بیان کی ہے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے عمارہ بن عمیر سے اُسنے روایت کی ہے ابی **عطیہ** سے اُسنے کہا کہ میں اور مسروق عائشہ رضؓ کے پاس گئے سو ہمنے کہا کہ اے ماں مسلمانوں کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے دو شخص ہیں اُنمیں سے ایک تو روزہ جلدی کھولتا ہے اور نماز جلدی پڑھتا ہے اور دوسرا دیر سے روزہ کھولتا ہے اور دیر سے نماز پڑھتا ہے عائشہ رضؓ نے کہا اُنمیں کون جلدی روزہ کھولتا ہے اور جلدی نماز پڑھتا ہے ہمنے کہا عبد اللہ بن مسعودؓ عائشہ رضؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسیطرح کیا ہے اور دوسرے ابو موسیٰ تھے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو عطیہ کا نام مالک بن ابی عامر ہمدانی ہے اور اُسکو مالک بن عامر بھی کہتے ہیں اور یہ زیادہ تر صحیح ہے

باب دیر سے سحری کھانے کے بیان میں

حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن موسیٰ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو داؤد طیالسی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ہشام دستوائی نے اُسنے روایت کی ہے قتادہ سے اُسنے روایت کی ہے انس رضؓ سے اُسنے روایت کی ہے زید بن ثابت سے اُسنے کہا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ سحری کھائی پھر ہم کھڑے ہوئے طرف نماز کے میں نے کہا تمھاری سحری اور نماز میں کسقدر دیر تھی اُسنے کہا قدر پچاس آیت کے **حدیث** بیان کی ہے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے ہشام سے مثل اُسکے مگر اُسنے کہا کہ قدر پڑھنے پچاس آیت کے دیر تھی۔ اور اس باب میں حذیفہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث زید بن ثابت کی حسن صحیح ہے۔ اور ساتھ اسی کے قائل ہیں امام شافعی اور احمد اور اسحاق یہ لوگ مستحب کہتے ہیں سحری میں دیر کرنے کو۔

ف بہت پیارا اسلیے ہوتا ہے کہ متابعت کرتا ہے سنت کی اور مخالفت کرتا ہے اہل کتاب کی اور روافض کی ۱۲

ف عبد اللہ بن مسعود بڑے عالم اور فقیہ تھے اُنھوں نے سنت پر عمل کیا اور ابو موسیٰ نے جواز پر عمل کیا یا شاید کسی عذر سے کیا ہوگا یا کبھی کبھی کرتے ہونگے پس معلوم ہوا کہ جلدی روزہ کھولنے میں بڑا ثواب ہے ۱۲ ع

باب ماجاء فی بیان الفجر **حدثنا** هناد نا ملازم بن عمرو قال حدثنی عبد الله بن النعمان عن قیس بن طلق بن علی قال حدثنی ابی طلق ابن علی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال کلوا واشربوا ولا یهیدنکم الساطع المصعد وکلوا واشربوا حتی یعترض لکم الاحمر وفی الباب عن عدی بن حاتم وابی ذر وسمرة **قال** ابو عیسی حدیث طلق بن علی حدیث حسن غریب من هذا الوجه والعمل علی هذا عند اهل العلم انه لا یحرم علی الصائم الاکل والشرب حتی یکون الفجر الاحمر المعترض وبه یقول عامة اهل العلم **حدثنا** هناد ویوسف بن عیسی قالا نا وکیع عن ابی هلال عن سوادة بن حنظلة عن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یمنعکم من سحورکم اذان بلال ولا الفجر المستطیل ولکن الفجر المستطیر فی الافق **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن **باب** ماجاء فی التشدید فی الغیبة للصائم **حدثنا** ابو موسی محمد بن المثنی نا عثمان بن عمر قال ونا ابن ابی ذئب عن سعید المقبری عن ابیه عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من لم یدع قول الزور والعمل به فلیس لله حاجة بان یدع طعامه وشرابه وفی الباب عن انس **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی فضل السحور **حدثنا** قتیبة نا ابو عوانة عن قتادة وعبد العزیز بن صهیب عن انس بن مالك ان النبی صلی الله علیه وسلم قال تسحروا فان فی السحور برکة وفی الباب عن ابی هریرة وعبد الله بن مسعود وجابر بن عبد الله وابن عباس وعمرو بن العاص والعرباض بن ساریة وعتبة بن عبد وابی الدرداء **قال** ابو عیسی حدیث انس حدیث حسن صحیح وروی عن النبی صلی الله

باب فجر کے بیان میں یعنے صبح صادق کب ہوتی ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ملازم بن عمرو نے اُسنے کہا حدیث بیان کی مجھسے عبد اللہ بن نعمان نے قیس بن طلق بن علی سے اُسنے کہا حدیث بیان کی مجھسے ابی طلق بن علی نے کہ مقرر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھاؤ اور پیو نہ روکے تمکو سحری کھانے سے صبح کاذب اور کھاؤ اور پیو یہانتک کہ ظاہر ہووے واسطے تمہارے صبح سرخ یعنے صبح صادق۔ اور اس باب میں عدی بن حاتم اور ابی ذر اور سمرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث طلق بن علی کی حسن غریب ہے اسوجہ سے اور عمل اس حدیث پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے کہ نہیں حرام ہوتا ہے روزے دار پر کھانا اور پینا یہانتک کہ ظاہر ہووے صبح سرخ چوڑی اور ساتھ اسی کے قائل ہیں اکثر اہل علم **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد اور یوسف بن عیسیٰ نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے ابی ہلال سے اُسنے روایت کی ہے سواد بن حنظلہ سے اُسنے سمرہ بن جندب سے اُسنے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ روکے تمکو سحری کھانے سے اذان بلال کی اور نہ فجر لمبی[۱] ولیکن فجر پھیلنے والی بیچ کنارے آسمان کے یعنے صبح صادق کے بعد کھانا پینا درست نہیں۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے **باب** روزے دار کو غیبت کرنے میں بڑا گناہ ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو موسےٰ محمد بن مثنیٰ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عثمان بن عمر نے کہا اور حدیث بیان کی ہمسے ابن ابی ذئب نے سعید مقبری سے اُسنے روایت کی ہے اپنے باپ سے اُسنے روایت کی ہے ابو ہریرہ سے کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص باطل[۲] بولنا اور بُرا کام کرنا نہ چھوڑے یعنے روزے میں تو اللہ کو کچھ حاجت نہیں اسبات کی کہ چھوڑے کھانا اپنا اور پینا اپنا اور اس باب میں انس رضی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** سحری کھانے کی فضیلت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو عوانہ نے قتادہ اور عبد العزیز بن صہیب سے اُنہوں نے روایت کی ہے انس رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سحری کھایا کرو اسلیے کہ مقرر سحری کھانے میں برکت ہے۔ اور اس باب میں ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن مسعود اور جابر بن عبد اللہ اور ابن عباس اور عمرو بن عاص اور عرباض بن ساریہ اور عتبہ اور ابی الدرداء سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس رض کی حسن صحیح ہے اور روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

---

[۱] مراد اس سے صبح صادق ہے اور قید حمرت کی واسطے غالب کے والا اول طلوع میں سرخی نہیں ہوتی ۱۲ [۲] مراد اس سے صبح کاذب ہے کہ وہ لمبی ہوتی ہے چوڑی نہیں ہوتی منہ [۳] باطل بولنا وہ کلام ہے جسکے بولنے میں گناہ لازم آوے یعنے کفر کی باتیں کرنی اور جھوٹی گواہی دینی اور افترا کرنا اور غیبت کرنی اور گالیاں دینی اور بہتان کرنا اور لعنت کرنی پس مراد یہ ہے کہ جو شخص روزے میں باطل بولنا نہ چھوڑے خدائے تعالیٰ اُسکے روزے کو قبول نہیں کرتا اور اُسکی طرف نظر عنایت کی نہیں کرتا اور مشائخوں نے لکھا ہے کہ روزہ تین قسم ہے ایک عوام کا وہ یہ ہے کہ باز رہے کھانے اور پینے اور جماع سے اور ایک خواص کا وہ یہ ہے کہ باز رکھے نفس کو حرام اور مکروہ سے بلکہ مباح سے بھی جو کسر نفس کے منافی ہے اور ایک اخص الخواص کا ہے وہ یہ ہے کہ سوائے حق کے کسی چیز کی طرف التفات نہ کرے ۱۲

علیہ وسلم انہ قال فصل ما بین صیامنا وصیام اہل الکتاب اکلۃ السحر حدثنا بذلک قتیبۃ نا اللیث عن موسی بن علی عن ابیہ عن ابی قیس مولی عمرو بن العاص عن عمرو بن العاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذلک وھذا حدیث حسن صحیح واہل مصر یقولون موسی بن علی واہل العراق یقولون موسی بن علی وھو موسی بن علی بن رباح اللخمی **باب** ما جاء فی کراہیۃ الصوم فی السفر **حدثنا** قتیبۃ نا عبد العزیز بن محمد عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج الی مکۃ عام الفتح فصام حتی بلغ کراع الغمیم وصام الناس معہ فقیل لہ ان الناس قد شق علیہم الصیام وان الناس ینظرون فیما فعلت فدعا بقدح من ماء بعد العصر فشرب والناس ینظرون الیہ فافطر بعضہم وصام بعضہم فبلغہ ان ناسا صاموا فقال اولئک العصاۃ وفی الباب عن کعب بن عاصم وابن عباس وابی ہریرۃ **قال** ابو عیسی حدیث جابر حدیث حسن صحیح وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لیس من البر الصیام فی السفر واختلف اہل العلم فی الصوم فی السفر فرای بعض اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم ان الفطر فی السفر افضل حتی رای بعضہم علیہ الاعادۃ اذا صام فی السفر واختار احمد واسحاق الفطر وقال بعض اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم ان وجد قوۃ فصام فحسن وھو افضل وان افطر فحسن وھو قول سفیان الثوری ومالک بن انس وعبد اللہ بن المبارک وقال الشافعی انما معنی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیس من البر الصیام فی السفر وقولہ حین بلغہ ان ناسا صاموا فقال اولئک العصاۃ فوجہ ھذا اذا لم یحتمل قلبہ قبول رخصۃ اللہ تعالی

کہ آپ نے فرمایا فرق درمیان روزے ہمارے کے اور روزے اہل کتاب کے پینے یہود اور نصاریٰ کے کھانا سحری کا ہے۔ **حدیث** بیان کی ہمکو ساتھ اسکے قتیبہ نے کہا اُسنے خبر دی ہمکو لیث نے موسیٰ بن علی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی قیس مولی عمرو بن عاص سے اُسنے روایت کی ہے عمرو بن عاص سے اُسنے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھ اسکے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اہل مصر موسیٰ بن علی کہتے ہیں یعنے ساتھ زبر لام کے اور اہل عراق موسیٰ بن علی کہتے ہیں یعنے ساتھ زیر لام کے اور وہ موسیٰ بن علی بن رباح لخمی ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ سفر میں روزہ رکھنا مکروہ ہے **حدیث** بیان کی ہے قتیبہ نے کہا اُسنے حدیث بیان کی ہے عبد العزیز بن محمد نے جعفر بن محمد سے اُسنے روایت کی ہے اپنے باپ سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہ مقرر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ کی طرف نکلے سو آپ چلے یہانتک کہ پہنچے کراع غمیم میں اور ایک جگہ کا نام ہے درمیان مکے اور مدینے کے سو اور لوگوں نے آپکے ساتھ روزہ رکھا سو کسی نے آنحضرت سے عرض کیا کہ لوگوں پر روزہ مشکل ہوگیا ہے اور لوگ دیکھتے ہیں اُسمیں جو آپ کرتے ہیں۔ سو آپ نے ایک پیالہ پانی کا منگا یا بعد نماز عصر کے سو آپ نے پانی پیا اور لوگ آپ کی طرف دیکھتے تھے سو بعضوں نے روزہ کھولا اور بعضوں نے نہ کھولا سو آپ کو خبر پہنچی کہ بعضوں نے روزہ نہیں کھولا سو فرمایا کہ یہ ہیں پکے گنہگار اور اس باب میں کعب بن عاصم اور ابن عباس اور ابی ہریرہ رضہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا بہتر نہیں اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ روزہ رکھنے کے سفر میں سو بعض اہل علم کا کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے یہ مذہب ہے کہ سفر میں روزہ نہ رکھنا افضل ہے یہانتک کہ بعضے کہتے ہیں کہ اگر سفر میں روزہ رکھے تو اُسکا دوہرانا واجب ہے یعنی سفر میں روزہ رکھنا اُنکے نزدیک درست نہیں اور امام احمد اور اسحاق کے نزدیک مختار یہ ہے کہ سفر میں روزہ نہ رکھے اور کہا بعض اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ اگر طاقت ہو تو روزہ رکھنا افضل ہے اور اگر نہ رکھے تو بھی درست ہے۔ اور یہ قول سفیان ثوری اور مالک بن انس اور عبد اللہ بن مبارک کا ہے۔ اور امام شافعی کہتے ہیں کہ معنے اس حدیث کا (کہ سفر میں روزہ رکھنا بہتر نہیں) اور اس حدیث کا کہ یہ ہیں پکے گنہگار) یہ ہے کہ جب دل اُسکا اللہ کی رخصت کے قبول کرنے

[۱] یعنی اسواسطے کہ خدا نے اسکو ہمارے واسطے مباح کیا ہے اور اہل کتاب پر حرام کیا ہے ۱۲ [۲] اکثر علماء کا اتفاق ہے اسپر کہ سفر میں روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں جائز ہیں خواہ سفر راحت کا ہو یا ایذا کا لیکن اگر تکلیف ہوتی ہو تو روزہ رکھنا افضل ہے اور اگر مشقت ہوتی ہے تو روزہ نہ رکھنا افضل ہے اور سفر طاعت اور سفر معصیت برابر ہیں نزدیک امام ابو حنیفہ رح کے بیچ افطار کرنے روزے کے اور امام شافعی رح کے نزدیک سفر معصیت میں روزہ ترک کرنا جائز نہیں اور امام ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی اور ثوری وغیرہ کہتے ہیں کہ اگر طاقت ہو تو سفر میں روزہ افضل ہے واسطے پاک ہونے ذمہ کے اور واسطے آسان ہونے کے موافقت سے مسلمانوں کے اور مشکل ہونے قضا کے بعد رمضان کے اور امام احمد اور اسحاق اور سعید بن مسیب اور اوزاعی کے نزدیک سفر میں روزہ نہ رکھنا مطلق افضل ہے اور بعضے علماء کہتے ہیں کہ جو آسان ہو وہ افضل ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ دونوں برابر ہیں اور آدمی کو اختیار ہے جو چاہے سو کرے ۱۲ لمعات

فاما من رای الفطر مباحا وصام وقوی ذالك فهو احب الی **باب** ماجاء فی الرخصة فی الصوم فی السفر **حدثنا** هارون بن اسحاق الهمدانی نا عبدة بن سلیمان عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة ان حمزة بن عمرو الاسلمی سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصوم فی السفر وکان یسرد الصوم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان شئت فصم وان شئت فافطر وفی الباب عن انس بن مالك وابی سعید وعبد اللہ بن مسعود وعبد اللہ بن عمرو وابی الدرداء وحمزة ابن عمرو الاسلمی **قال** ابو عیسی حدیث عائشة ان حمزة بن عمرو الاسلمی سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** نصر بن علی الجهضمی نا بشر بن المفضل عن سعید بن یزید ابی سلمة عن ابی نضرة عن ابی سعید قال کنا نسافر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شهر رمضان فما یعاب علی الصائم صومه ولا علی المفطر فطره **حدثنا** نصر بن علی نا یزید بن زریع نا الجریری ح و نا سفیان بن وکیع نا عبد الاعلی عن الجریری عن ابی نضرة عن ابی سعید الخدری قال کنا نسافر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمنا الصائم ومنا المفطر فلا یجد المفطر علی الصائم ولا الصائم علی المفطر وکانوا یرون انه من وجد قوة فصام فحسن ومن وجد ضعفا فافطر فحسن **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی الرخصة للمحارب فی الافطار **حدثنا** قتیبة نا ابن لهیعة عن یزید بن ابی حبیب عن معمر بن ابی حیية عن ابن المسیب انه ساله عن الصوم فی السفر فحدث ان عمر بن الخطاب قال غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان غزوتین یوم بدر والفتح فافطرنا فیهما وفی الباب عن ابی سعید **قال** ابو عیسی حدیث عمر لا نعرفه الا من هذا الوجه وقد روی عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه امر بالفطر فی غزوة غزاها

اور روزہ کھولنے کو درست نہ جانے تو اُسکو سفر مین روزہ رکھنا بہتر نہین۔ لیکن جو شخص روزہ نہ رکھنے کو مباح جانے اور روزہ رکھے اور اُسپر قدرت رکھتا ہو تو وہ بہت پیارا ہے طرف میرے **باب** سفر مین روزہ رکھنا درست ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ہارون بن اسحق ہمدانی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدہ بن سلیمان نے ہشام بن عروہ سے وہ روایت کرتا ہے اپنے باپ سے وہ روایت کرتا ہے عائشہ رضہ سے کہ مقرر حمزہ بن عمرو اسلمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر مین روزے کا حکم پوچھا اور وہ متواتر روزے رکھا کرتا تھا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر چاہے تو روزہ رکھ اور اگر چاہے تو نہ رکھ اور اس باب مین انس بن مالک اور ابی سعید اور عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عمر و اور ابی الدرداء اور حمزہ بن عمرو اسلمی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث عائشہ رضہ کی کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے نصر بن علی جہضمی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو بشر بن مفضل نے سعید بن یزید ابی سلمہ سے اُسنے روایت کی ہے ابی نضرہ سے اُسنے روایت کی ہے ابو سعید رضہ سے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے مہینے مین سفر کرتے تھے سو نہ عیب کیا جاتا تھا روزہ دار پر روزہ اُسکا اور نہ روزہ کھولنے پر کھولنا اُسکا۔ **حدیث** بیان کی ہمسے نصر بن علی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یزید بن زریع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو جریری نے ح اور خبر دی ہمکو سفیان بن وکیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الاعلےٰ نے اُسنے کہا روایت کی ہے جریری سے اُسنے ابی نضرہ سے اُسنے ابی سعید خدری سے اُسنے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے تھے سو بعضے ہم مین سے روزہ دار ہوتے تھے اور بعضے روزہ افطار کرنے والے ہوتے تھے سو نہ غصہ کرتا تھا روزہ دار افطار کرنے والے پر اور نہ افطار کرنے والا روزہ دار پر اور اصحاب دیکھتے تھے کہ جو شخص طاقت رکھتا ہو اور روزہ رکھے تو بہت اچھا کیا اُسنے اور جو کوئی ضعیف ہو لیس روزہ نہ رکھے تو بہت اچھا کیا اُسنے۔ کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** لڑنے والے کو روزہ افطار کرنے کی اجازت ہے۔ **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے اُسنے روایت کی ہے معمر بن ابی حیبہ سے اُسنے ابن مسیب سے کہ اُسنے اُس سے سفر مین روزے کا حکم پوچھا سو ابن مسیب نے حدیث بیان کی کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان شریف مین دو جنگ کیے ایک جنگ بدر کے دن اور ایک فتح مکہ کے دن سو ہمنے دونون مین روزہ کھول ڈالا اور اس باب مین ابو سعید رضہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسٰی نے کہ ہم عمر رضہ کی حدیث کو نہین پہچانتے مگر اسی وجہ سے۔ اور تحقیق روایت کی گئی ہے ابو سعید رضہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حکم کیا آپ نے ساتھ روزہ کھولنے کے ایک جنگ مین جسکو آپنے کیا تھا

باب ماجاء فی الرخصۃ فی الافطار للحبلی والمرضع

وقد روی عن عمر بن الخطاب نحو ھذا انہ رخص فی الافطار عند لقاء العدو و بہ یقول بعض اھل العلم۔ حدثنا ابوکریب ویوسف بن عیسی قالا نا وکیع نا ابو ھلال عن عبداللہ بن سوادۃ عن انس بن مالک رجل من بنی عبداللہ بن کعب قال اغارت علینا خیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجدتہ یتغدی فقال ادن فکل فقلت انی صائم فقال ادن احدثک عن الصوم او الصیام ان اللہ وضع عن المسافر شطر الصلوۃ وعن الحامل او المرضع الصوم او الصیام واللہ لقد قالھما النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلیھما او احدھما فیا لھف نفسی ان لا اکون طعمت من طعام النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفی الباب عن ابی امیۃ قال ابوعیسی حدیث انس بن مالک الکعبی حدیث حسن ولا نعرف لانس بن مالک ھذا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیر ھذا الحدیث الواحد والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم وقال بعض اھل العلم الحامل والمرضع یفطران ویقضیان ویطعمان وبہ یقول سفیان ومالک والشافعی واحمد وقال بعضھم یفطران ویطعمان ولا قضاء علیھما وان شاءتا قضتا ولا اطعام علیھما وبہ یقول اسحاق۔

باب ماجاء فی الصوم عن المیت حدثنا ابوسعید الاشج نا ابوخالد الاحمر عن الاعمش عن سلمۃ بن کھیل ومسلم البطین عن سعید بن جبیر وعطاء ومجاھد عن ابن عباس قال جاءت امرأۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ان اختی ماتت وعلیھا صوم شھرین متتابعین قال ارأیت لو کان علی اختک دین اکنت تقضینہ قالت نعم قال فحق اللہ احق

اور تحقیق روایت کی گئی ہے حضرت عمر بن خطاب رضؓ سے مثل اسکے کہ اُنے رخصت دی روزہ کھولنے کے وقت ملنے دشمن کے یعنی لڑائی میں۔ اور ساتھ اسی کے قائل ہیں بعض اہل علم۔ **باب** حمل والی عورت اور دودھ پلانے والی عورت کو روزہ کھولنے کی اجازت ہے **حدیث** بیان کی ہے ابوکریب اور یوسف بن عیسٰے نے انھوں نے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابوہلال نے عبداللہ بن سوادہ سے اُسنے روایت کی ہے انس بن مالک سے جو ایک مرد ہے قبیلے سے بنی عبداللہ بن کعب کے اُسنے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر نے ہم پر لوٹ کی سو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا یعنی فریاد کرنے کو سو میں نے آپ کو کھانا کھاتے پایا سو آپ نے فرمایا نزدیک آ اور کھا سو میں نے کہا کہ میں روزے دار ہوں سو فرمایا کہ نزدیک آ، میں تجھکو روزے کی حدیث سُناتا ہوں مقرر اللہ تعالے نے موقوف کر دی ہے مسافر سے آدھی نماز اور معاف کیا ہے حمل والی عورت اور دودھ پلانے والی عورت سے روزہ قسم ہے خدا کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں لفظ فرمائے ہیں یا ایک لفظ یعنی صوم اور صیام پس اے افسوس جان میری پر کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طعام سے کھانا نکھایا۔ اور اس باب میں ابی امیہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسٰے نے یہ حدیث انس بن مالک کعبی کی حسن ہے اور نہیں جانتے ہم واسطے انس بن مالک کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوائے اس ایک حدیث کے۔ اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور بعض اہل علم نے کہا کہ حمل والی اور دودھ پلانے والی روزہ افطار کریں اور قضا کریں اور کھانا کھلاویں یعنی روزہ افطار کرنے کے بدلے اور ساتھ اسی کے قائل ہیں سفیان اور مالک اور شافعی اور احمد اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ دونوں روزہ افطار کریں اور اُسکے بدلے کھانا کھلاویں اور اُنپر قضا واجب نہیں۔ اور اگر چاہیں تو قضا کریں۔ اور نہیں واجب ہے اُنپر کھانا کھلانا اور ساتھ اسی کے قائل ہے اسحاق۔ **باب** مردے کی طرف سے روزہ رکھنے کا بیان۔ **حدیث** بیان کی ہے ابوسعید اشج نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابوخالد احمر نے اعمش سے اُسنے روایت کی ہے سلمہ بن کہیل سے اور مسلم بطین سے وہ روایت کرتے ہیں سعید بن جبیر سے اور عطا اور مجاہد سے اُنھوں نے روایت کی ہے ابن عباس رضؓ سے اُسنے کہا کہ ایک عورت حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی سو اُسنے کہا کہ میری بہن مر گئی ہے اور اُسپر روزے ہیں دو مہینے کے پے در پے حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلا تو کہ اگر تیری بہن پر قرض ہوتا تو تو اُسکو ادا کرتی یا نہیں اُسنے کہا ہاں ادا کرتی حضرت نے فرمایا سو خدا کا حق زیادہ تر لائق ہے

سلہ یہ لوگ مسلمان تھے اصحاب نے بیخبری سے انکو لوٹ لیا وہ حضرت کے پاس فریاد کو آئے ۱۲ سلہ یعنی ہر روزے کے بدلے ایک روزہ قضا رکھیں اور ایک مسکین کو کھانا کھلاویں ۱۲ سلہ یعنی افطار کے بدلے صرف ایک چیز واجب ہوتی ہے خواہ کھانا کھلاوے خواہ قضا رکھے ۱۲ سلہ ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مردے کی طرف سے روزے کی قضا واجب ہے یہ قول ایک جماعت کا ہے اور ساتھ اسی کے قائل ہے امام احمد رح اور یہی ہے ایک قول شافعی رح کا اور امام نووی نے اسکی تصحیح کی ہے اور بعضے شافعیہ کہتے ہیں کہ روزے اور کھانا کھلانے میں اختیار ہے اور جمہور کا یہ مذہب ہے کہ میت کی طرف سے ولی روزہ نہ رکھے یہ قول ہے امام ابوحنیفہ رح اور مالک رح کا وہ اسکی تاویل کرتے ہیں کہ مراد روزے سے کھانا ہے مگر یہ تاویل ظاہر حدیث کے مخالف ہے ۱۲ واللہ اعلم

وفی الباب عن بریدۃ وابن عمر وعائشۃ رض **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن عباس رض حدیث حسن صحیح
حدثنا ابو کریب نا ابو خالد الاحمر عن الاعمش بھذا الاسناد نحوہ قال محمد وقد روی غیر ابی خالد عن الاعمش مثل روایۃ
ابی خالد **قال** ابو عیسیٰ وروی ابو معاویۃ وغیر واحد ھذا الحدیث عن الاعمش عن مسلم البطین عن سعید بن جبیر عن
ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یذکروا فیہ عن سلمۃ بن کھیل ولا عن عطاء ولا عن مجاھد **باب** ماجاء فی الکفارۃ
حدثنا قتیبۃ نا عبثر عن اشعث عن محمد عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من مات وعلیہ صیام شھر
فلیطعم عنہ مکان کل یوم مسکینا **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن عمر لا نعرفہ مرفوعا الا من ھذا الوجہ والصحیح عن ابن عمر موقوف
قولہ واختلف اھل العلم فی ھذا فقال بعضھم یصام عن المیت وبہ یقول احمد واسحاق قالا اذا کان علی المیت نذر صیام یصام
عنہ واذا کان علیہ قضاء رمضان اطعم عنہ وقال مالک وسفیان والشافعی لا یصوم احد عن احد واشعث ھو ابن سوار ومحمد ھو
محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلی **باب** ماجاء فی الصائم یذرعہ القیء **حدثنا** محمد بن عبید المحاربی نا عبد الرحمن بن زید
بن اسلم عن ابیہ عن عطاء بن یسار عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث لا یفطرن الصائم الحجامۃ والقیء
والاحتلام **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابی سعید الخدری غیر محفوظ وقد روی عبد اللہ بن زید بن اسلم وعبد العزیز بن محمد
وغیر واحد ھذا الحدیث عن زید بن اسلم مرسلا ولم یذکروا فیہ عن ابی سعید وعبد الرحمن بن زید بن اسلم یضعف فی الحدیث
سمعت ابا داود السجزی یقول سألت احمد بن حنبل عن عبد الرحمن بن زید بن اسلم فقال اخوہ عبد اللہ بن زید لا باس بہ و
سمعت محمدا یذکر عن علی بن عبد اللہ ابن زید بن اسلم ثقۃ وعبد الرحمان بن زید بن اسلم ضعیف

اور اس باب میں بریدہ اور ابن عمر اور عائشہ رض سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث ابن عباس کی حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہم سے ابو کریب نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو ابو خالد احمر نے اعمش سے
ساتھ اسی اسناد کے مثل اُسکے امام بخاری نے کہا کہ تحقیق روایت کی ہے ابی خالد کے غیر نے اعمش سے مثل روایت ابی خالد کے کہا ابو عیسیٰ نے ابو معاویہ وغیرہ نے اس حدیث کو اعمش سے روایت کیا ہے
اُنہوں نے مسلم بطین سے اُنہوں نے سعید بن جبیر سے اُنہوں نے ابن عباس سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ذکر کیا اُنھوں نے اسمیں واسطہ سلمہ بن کہیل کا اور نہ عطاء کا اور نہ مجاہد کا **باب**
کفارہ کے بیان میں **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو عبثر نے اشعث سے اُنہوں نے روایت کی ہے محمد سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مرجاوے اور اُسپر ہوں روزے رمضان کے پس چاہیے کہ کھلایا جاوے اُسکی طرف سے بدلے ہر دن کے ایک
مسکین **کہا** ابو عیسیٰ نے کہ ہم ابن عمر کی حدیث کو نہیں پہچانتے مرفوع مگر اسی وجہ سے اور صحیح ابن عمر سے موقوف ہے قول اُسکا اور اہل علم کو اسمیں اختلاف ہے
سو بعضے کہتے ہیں کہ میت کی طرف سے روزہ رکھا جاوے اور ساتھ اسی کے قائل ہیں احمد اور اسحاق کہتے ہیں کہ جب مردے پر روزہ نذر کا ہو تو
اُسکی طرف سے روزہ رکھا جاوے اور اگر اُسپر رمضان کی قضا ہو تو اُسکی طرف سے کھانا کھلایا جاوے اور مالک اور سفیان اور شافعی کہتے ہیں
کہ کوئی کسی کی طرف سے روزہ نہ رکھے۔ اور اشعث وہ بیٹا سوار کا ہے اور محمد وہ ابن عبد الرحمان بن ابی لیلے ہے۔ **باب** جب روزے دار پر قے غلبہ
کرے تو اُسکا کیا حکم ہے **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن عبید محاربی نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمان بن زید بن اسلم نے اپنے باپ سے اُنہوں نے
روایت کی ہے عطاء بن یسار سے اُنہوں نے ابی سعید خدری سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں نہیں توڑتیں روزہ روزہ دار
کا سینگی اور قے یعنے جو آپ سے آوے اور احتلام **کہا** ابو عیسےٰ نے کہ ابو سعید کی یہ حدیث محفوظ نہیں اور تحقیق روایت کی عبد اللہ بن زید بن اسلم اور عبد العزیز بن محمد
وغیرہ نے یہ حدیث زید بن اسلم سے مرسل اور نہیں ذکر کیا اُنہوں نے اسمیں واسطہ ابو سعید کا۔ اور عبد الرحمان بن زید بن اسلم ضعیف کیا جاتا ہے
حدیث میں میں نے ابا داؤد سنجری سے سُنا کہتا تھا میں نے احمد بن حنبل سے عبد الرحمن بن زید بن اسلم کا حال پوچھا سو اُنہوں نے کہا کہ اُسکے بھائی عبد اللہ بن زید کا
کچھ ڈر نہیں اور میں نے محمد یعنے بخاری سے سُنا کہ ذکر کرتے تھے علی بن عبد اللہ سے کہ عبد اللہ بن زید بن اسلم ثقہ ہے اور عبد الرحمان بن زید بن اسلم ضعیف ہے

سلہ امام شافعی رح کے نزدیک کل مال سے لیا جاوے خواہ مردے نے وصیت کی ہو خواہ نہ کی ہو اور ابو حنیفہ رح کے نزدیک اگر وصیت کی ہو تو تہائی مال سے لیا جاوے ۱۲ سلہ اور بدلے
ہر دن کے دو دو سیر گیہوں سے یا چار چار سیر جَو یا قیمت اُنکی اور اسیقدر دیا جاوے بدلے ہر نماز کے ۱۲ سلہ یہ مذہب امام ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی کا ہے اور یہی مروی ہے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے فعل سے اور ایک جماعت اصحاب سے کہ وہ سعد بن ابی وقاص۔ اور عبد اللہ بن عمر اور زید بن ارقم اور ام سلمہ ہے اور امام احمد اور ایک جماعت علماء کا یہ مذہب ہے کہ سینگی لگانے والا اور
لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور جمہور کہتے ہیں کہ مراد اس سے کہ قریب افطار کے ہو جاتا ہے کھینچنے والا بسبب ضعف کے اور کھینچنے والا اسواسطے کہ نہیں امن میں ہے اُس سے کہ پہنچ جاوے کوئی چیز اُسکے پیٹ

قال محمد ولا اروی عنه شيئا **باب** ما جاء فی من استقاء عمدا حدثنا علی بن حجر نا عیسی بن یونس عن هشام بن حسان عن ابن سیرین عن ابی هریرة ان النبی
صلی الله علیه وسلم قال من ذرعه القیء فلیس علیه قضاء ومن استقاء عمدا فلیقض وفی الباب عن ابی الدرداء وثوبان وفضالة
بن عبید **قال** ابو عیسی حدیث ابی هریرة حدیث حسن غریب لا نعرفه من حدیث هشام عن ابن سیرین عن ابی هریرة عن النبی صلی
الله علیه وسلم الا من حدیث عیسی ابن یونس وقال محمد لا اراه محفوظا **قال** ابو عیسی وقد روی هذا الحدیث من غیر وجه
عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم ولا یصح اسناده وروی عن ابی الدرداء وثوبان وفضالة بن عبید ان النبی
صلی الله علیه وسلم قاء فافطر وانما معنی هذا الحدیث ان النبی صلی الله علیه وسلم کان صائما متطوعا فقاء فضعف
فافطر لذلک هکذا روی فی بعض الحدیث مفسرا والعمل عند اهل العلم علی حدیث ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم
ان الصائم اذا ذرعه القیء فلا قضاء علیه واذا استقاء عمدا فلیقض وبه یقول الشافعی وسفیان الثوری واحمد واسحاق

باب ما جاء فی الصائم یاکل ویشرب ناسیا **حدثنا** ابو سعید الاشج نا ابو خالد الاحمر عن حجاج عن قتادة عن ابن
سیرین عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اکل او شرب ناسیا فلا یفطر فانما هو رزق رزقه الله
حدثنا ابو سعید نا ابو اسامة عن عوف عن ابن سیرین وخلاس عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله او
نحوه وفی الباب عن ابی سعید وام اسحاق الغنویة **قال** ابو عیسی حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا
عند اکثر اهل العلم وبه یقول سفیان الثوری والشافعی واحمد واسحاق وقال مالک بن انس اذا اکل فی رمضان ناسیا
فعلیه القضاء والاول اصح **باب** ما جاء فی الافطار متعمدا **حدثنا** بندار نا یحیی بن سعید وعبد الرحمن بن مهدی قالا نا
سفیان عن حبیب بن ابی ثابت نا ابو المطوس عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

امام بخاری نے کہا کہ میں اس سے کچھ روایت نہیں کرتا ہوں **باب** جو شخص جان بوجھ کر قے لاوے یعنی انگلی وغیرہ حلق میں ڈال کر قصداً قے لاوے تو اسکا کیا
حکم ہے **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عیسیٰ بن یونس نے ہشام بن حسان سے اُسنے روایت کی ہے ابن سیرین سے اُسنے
ابو ہریرہ رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو قے غلبہ کرے یعنی آپ سے آجاوے تو اُسپر قضا نہیں اور جو شخص قے لاوے قصداً تو چاہیے
کہ قضا کرے اور اس باب میں ابی الدرداء اور ثوبان اور فضالہ بن عبید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث ابو ہریرہ کی حسن غریب ہے نہیں پہچانتے
ہم اسکو حدیث سے ہشام کے ابن سیرین سے ابی ہریرہ رض سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر حدیث سے عیسیٰ بن یونس کے امام بخاری نے کہا کہ میں اسکو محفوظ
نہیں جانتا ہوں کہا ابو عیسیٰ نے اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث کئی وجہ سے ابو ہریرہ رض سے اُسنے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں صحیح ہے
اسناد اُسکی اور روایت کی گئی ہے ابی الدرداء اور ثوبان اور فضالہ بن عبید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی پس روزہ افطار کیا اور سوا اسکے نہیں کہ معنی اس حدیث کا یہ ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزہ دار تھے نفلی روزے سے سو آپ نے قے کی پس ضعیف ہوگئے سو افطار کیا واسطے اُسکے اسیطرح روایت کی گئی ہے بعض حدیثوں میں مفسر طور پر
عمل نزدیک اہل علم کے ابو ہریرہ کی حدیث پر ہے جو نبی صلعم سے روایت ہے کہ جب روزہ دار کو قے غلبہ کرے تو اُسپر قضا نہیں اور جب عمداً قے کرے تو چاہیے کہ روزہ قضا کرے اور
ساتھ اسی کے قائل ہیں شافعی اور سفیان ثوری اور احمد اور اسحاق **باب** اگر روزہ دار بھول کر کھالیوے اور پی لیوے تو اُسکا کیا حکم ہے **حدیث** بیان کی
ہمسے ابو سعید اشج نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو خالد احمر نے حجاج سے اُسنے روایت کی ہے قتادہ سے اُسنے ابن سیرین سے اُسنے ابی ہریرہ رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کھالیوے اور پی لیوے بھول کر تو روزہ نہیں توڑتا پس سوائے اسکے نہیں کہ وہ رزق ہے جو خدا نے اُسکو دیا **حدیث** بیان کی
ہمسے ابو سعید نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو اسامہ نے عوف سے اُسنے روایت کی ہے ابن سیرین اور خلاس سے وہ روایت کرتے ہیں ابو ہریرہ سے اُسنے
روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور اس باب میں ابی سعید اور ام اسحاق غنویہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث ابی ہریرہ
کی حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے اور ساتھ اسی کے قائل ہیں سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور مالک بن انس کہتے ہیں کہ اگر رمضان
میں بھول کر کھا جاوے تو اُسپر قضا ہے اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے **باب** جان بوجھ کر روزہ کھولنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے بندار نے
اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن سعید اور عبد الرحمان بن مہدی نے اُن دونوں نے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے کہا خبر دی
ہمکو ابو المطوس نے باپ اپنے سے اُسنے روایت کی ہے ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

من افطر يوماً من رمضان من غير رخصة ولا مرض لم يقض عنه صوم الدهر كله وان صامه **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث لا نعرفه الا من هذا الوجه وسمعت محمدا يقول ابو المطوس اسمه يزيد ابن المطوس ولا اعرف له غير هذا الحديث

باب ما جاء في كفارة الفطر في رمضان **حدثنا** نصر بن علي الجهضمي وابو عمار المعنى واحد واللفظ لفظ ابي عمار قالا نا سفيان بن عيينة عن الزهري عن حميد بن عبد الرحمن عن ابي هريرة قال اتاه رجل فقال يا رسول الله هلكت قال وما اهلكك قال وقعت على امراتي في رمضان قال هل تستطيع ان تعتق رقبة قال لا قال فهل تستطيع ان تصوم شهرين متتابعين قال لا قال فهل تستطيع ان تطعم ستين مسكينا قال لا قال اجلس فجلس فاتي النبي صلى الله عليه وسلم بعرق فيه تمر والعرق المكتل الضخم قال فتصدق به فقال ما بين لابتيها احد افقر منا قال فضحك النبي صلى الله عليه وسلم حتى بدت انيابه قال خذه فاطعمه اهلك وفي الباب عن ابن عمر وعائشة وعبد الله بن عمرو **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح والعمل على هذا الحديث عند اهل العلم في من افطر في رمضان متعمدا من جماع واما من افطر متعمدا من اكل او شرب فان اهل العلم قد اختلفوا في ذلك فقال بعضهم عليه القضاء والكفارة وشبهوا الاكل والشرب بالجماع وهو قول سفيان الثوري وابن المبارك واسحاق وقال بعضهم عليه القضاء ولا كفارة عليه لانه انما ذكر عن النبي صلى الله عليه وسلم الكفارة في الجماع ولم يذكر عنه في الاكل والشرب وقالوا لا يشبه الاكل والشرب الجماع وهو قول الشافعي واحمد وقال الشافعي وقول النبي صلى الله عليه وسلم للرجل الذي افطر فتصدق عليه خذه فاطعمه اهلك يحتمل

کہ جو شخص روزہ توڑے قصداً ایک دن بھی رمضان سے بدون رخصت کے اور بدون مرض کے نہیں بدلا اُتارتا اُس سے روزہ رکھنا تمام عمر کا اگرچہ روزے رکھے تمام عمر کہا ابو عیسیٰ نے کہ ہم یہ حدیث ابی ہریرہ کی نہیں پہچانتے مگر اسی وجہ سے اور میں نے محمد سے سُنا کہتا تھا کہ ابوالمطوس کا نام یزید بن مطوس ہے اور میں نہیں جانتا واسطے اسکے سوائے اس حدیث کے

باب رمضان کے روزہ توڑنے کے کفارہ کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے نصر بن علی جہضمی اور ابو عمار نے معنی ایک ہے اور لفظ ابی عمارہ کا ہے اُن دونوں نے کہا کہ خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے روایت کی ہے حمید بن عبدالرحمٰن سے اُسنے ابو ہریرہ رضی سے کہ ایک مرد حضرتؐ کے پاس آیا سو عرض کی کہ یا حضرت میں ہلاک ہوا یعنی بسبب گناہ کرنے کے فرمایا کس چیز نے تجکو ہلاک کیا کہا کہ گرا میں اپنی عورت پر اور جماع کیا رمضان میں فرمایا کیا طاقت رکھتا ہے تو کہ بردہ آزاد کرے اُسنے کہا نہیں فرمایا پس کیا تو طاقت رکھتا ہے یہ کہ روزے رکھے دو مہینے پے درپے اُسنے کہا کہ نہیں فرمایا پس کیا طاقت رکھتا ہے تو کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاوے اُسنے کہا کہ نہیں فرمایا کہ بیٹھ جا سو بیٹھ گیا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک تھیلا لایا گیا کہ اُسمیں کھجوریں تھیں اور عرق بڑے تھیلے کو کہتے ہیں سو فرمایا پس اللہ دے اُنکو سو اُسنے کہا کہ نہیں درمیان دونوں طرفوں مدینے کے کوئی زیادہ محتاج ہم سے سو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے یہانتک کہ آپ کی کچلیاں ظاہر ہوئیں فرمایا اسکو لیجا اور اپنے گھر والوں کو کھلا اور اس باب میں ابن عمر اور عائشہؓ اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث ابوہریرہ کی حسن صحیح ہے اور عمل اس حدیث پر ہے نزدیک اہل علم کے اُس شخص کے حق میں جو روزہ توڑے رمضان کا قصداً جماع سے اور جو شخص کہ روزہ توڑے جانکر کھانے یا پینے سے تو اہل علم کو اُسمیں اختلاف ہے سو بعضے کہتے ہیں کہ اُسپر قضا اور کفارہ دونوں آتے ہیں اور مشابہ کیا ہے اُنھوں نے کھانے اور پینے کو ساتھ جماع کے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اسحاق کا اور بعضے کہتے ہیں کہ اُسپر قضا ہے اور کفارہ نہیں اسواسطے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف جماع میں کفارہ منقول ہے کھانے اور پینے میں آپ سے کفارہ منقول نہیں ہے کہتے ہیں کہ کھانا پینا جماع کی مانند نہیں یہ قول شافعی اور احمد کا ہے شافعی نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا واسطے اُس شخص کے جسنے روزہ توڑا تھا اور اُسپر صدقہ کیا گیا کہ اسکو پکڑ اور اپنے گھر والوں کو کھلا کئی معنے کا احتمال ہے

ف۱ بدون رخصت کے یعنی بدون رخصت شرعی کے کہ سفر وغیرہ ہے اور مراد یہ ہے کہ ثواب روزے فرض کا اس درجہ تک ہے کہ روزہ نفل سے ہاتھ نہیں آتا اگرچہ تمام عمر روزہ رکھے اور ابن حجر نے کہا کہ ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر روزہ رمضان کا نہ رکھے اور پھر اُسکے بدلے تمام عمر روزہ رکھے تو کفایت نہیں کرتا چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہی مذہب ہے اور اکثر علماء رحمہم اللہ کا یہ مذہب ہے کہ کفایت کرتا ہے ایک دن بدلے ایک دن کے یعنے فرض ادا ہوجاتا ہے اور اگر رکھکر توڑے تو دو مہینے کے روزے کفایت کرینگے ۱۲

عليه وسلم شيئا وملكه قال الرجل ما احد افقر اليه منا فقال النبي صلى الله عليه وسلم خذه فاطعمه اهلك لان الكفارة انما يكون بعد الفضل عن قوته واختار الشافعي لمن كان على مثل هذا الحال ان ياكله وتكون الكفارة عليه دينا فمتى ما ملك يوما ما كفر **باب** ماجاء في السواك للصائم **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن عاصم بن عبيد الله عن عبيد الله بن عامر بن ربيعة عن ابيه قال رايت النبي صلى الله عليه وسلم ما لا احصي يتسوك وهو صائم وفي الباب عن عائشة **قال** ابو عيسى حديث عامر بن ربيعة حديث حسن والعمل على هذا عند اهل العلم لا يرون بالسواك للصائم باسا الا ان بعض اهل العلم كرهوا السواك للصائم بالعود الرطب وكرهوا له السواك اخر النهار ولم ير الشافعي بالسواك باسا اول النهار واخره وكره احمد واسحاق السواك اخر النهار **باب** ماجاء في الكحل للصائم **حدثنا** عبد الاعلى بن واصل نا الحسن بن عطية نا ابو عاتكة عن انس بن مالك قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم قال اشتكت عيني افاكتحل وانا صائم قال نعم وفي الباب عن ابي رافع **قال** ابو عيسى حديث انس حديث اسناده ليس بالقوي ولا يصح عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا الباب شيء وابو عاتكة يضعف واختلف اهل العلم في الكحل للصائم

کہ کفارہ اُسپر واجب ہو[۵۱] جو اُسکی قدرت رکھے اور یہ مرد کفارہ پر قادر نہین تھا سو جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو کوئی چیز دی اور اُسکی ملک کر دی تو اُسنے کہا کہ ہمسے زیادہ کوئی محتاج نہین سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُسکو پکڑ لے اور اپنے اہل کو کھلا اسواسطے کہ کفارہ تو صرف واجب اُسوقت ہوتا ہے جب رزق قوت سے زیادہ ہو اور اختیار کیا ہے شافعی نے واسطے اُس شخص کے جو اِس حال پر ہو کہ اُسکو کھا لیوے اور کفارہ اُسکے ذمہ پر قرض رہے گا سو جب مالک ہو تو کفارہ ادا کرے

باب روزہ دار کو مسواک کرنی جائز ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا اُسنے خبر دی ہمکو عبد الرحمان بن مہدی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے عاصم سے اُسنے روایت کی ہے اپنے باپ عبید اللہ بن عامر بن ربیعہ سے اُسنے روایت کی ہے اپنے باپ سے کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اُسقدر کہ نہین گن سکتا مسواک کرتے تھے اور وہ ہوتے روزہ سے اور اِس باب مین عائشہ رض سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے کہ عامر بن ربیعہ کی یہ حدیث حسن ہے اور عمل اُسپر ہے نزدیک اہل علم کے کہ روزہ دار کو مسواک سے کچھ گناہ نہین مگر بعض اہل علم کہتے ہین کہ روزہ دار کو تر لکڑی سے مسواک کرنی مکروہ ہے اور دو پہر سے پیچھے مسواک کرنی بھی مکروہ ہے اور امام شافعی رح کہتے ہین کہ مسواک سے کچھ ڈر نہین نہ دو پہر سے پہلے اور نہ پیچھے اور مکروہ رکھا ہے احمد اور اسحاق نے مسواک کو پیچھے دو پہر کے

باب روزہ دار کو آنکھ مین سرمہ ڈالنا جائز ہے **حدیث** بیان کی ہمسے عبد الاعلی بن واصل نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حسن بن عطیہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو عاتکہ نے انس بن مالک سے اُسنے کہا کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ میری آنکھین دُکھتی ہین کیا مین سرمہ لگاؤن اور مین روزہ دار ہون حضرت نے فرمایا کہ ہان لگا لے۔ اور اِس باب مین ابی رافع سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث انس رض کی اسناد قوی نہین اور اِس باب مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز ثابت نہین۔ اور ابو عاتکہ راوی ضعیف ہے۔ اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے روزے دار کو سرمہ لگانے مین

[۵۱] جو شخص رمضان مین قصداً روزہ توڑ ڈالے خواہ جماع سے خواہ کھانے پینے سے تو اُسپر کفارہ دینا آتا ہے اسی ترتیب مذکور سے کہ بردہ آزاد کرے یہ میسر نہو تو دو مہینے کے روزے رکھے پے در پے یہ بھی نہو سکے تو ساٹھ مسکینون کو کھانا کھلا دے یا دو دو سیر گیہون اور چار چار سیر جَو دے یا دو وقت پیٹ بھر کے کھلاوے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اس شخص کو اجازت دی تو اسمین علماء کو اختلاف ہے کہ اُسکے ذمہ سے کفارہ ادا ہوا یا نہین اکثر کہتے ہین کہ ادا ہو گیا اور یہ اُسی کے ساتھ خاص تھا اور کو درست نہین اور بعضے کہتے ہین کہ کفارہ اُسکے ذمہ پر رہا اسواسطے کہ کفارہ بالفعل واجب ہوتا اُس وقت ہے جب قوت اہل سے زیادہ بچے اور نہین تو ذمہ پر رہتا ہے جب مقدور ہو ادا کرے جیسا کہ متن مین مذکور ہے پس حضرت نے اُسکو اجازت دی کہ بالفعل اُسکو مقدور نہین تھا جب مقدور ہوگا ادا کریگا اور بعضے کہتے ہین کہ یہ حکم پہلے تھا اب منسوخ ہے واللہ اعلم بالصواب [۵۲] یعنے احتمال ہے کہ حضرت نے اُسکو بالفعل کفارہ ادا کرنا اسواسطے فرمایا ہو کہ اُسوقت اُسکا رزق قوت سے زیادہ نہین تھا پس یعنے اب اپنے اہل کو کھلا جب مقدور ہو ادا کرنا اور احتمال ہے کہ یہ حکم اُسی شخص کے ساتھ خاص ہو اور احتمال ہے کہ یہ حکم منسوخ ہو پس باوجود ان احتمالات اور حدیث صریح کے اُس شخص کے قصے سے استدلال کرنا کفارہ کے ساقط ہونے پر صحیح نہین ۱۲ [۵۳] یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ روزے دار کو مسواک کرنی درست ہے ہر وقت اور صریح کسی حدیث مین اسطرح کی آئی ہین اور علماء کو اسمین اختلاف ہے امام مالک اور ابو حنیفہ جائز رکھتے ہین خواہ دو پہر سے پہلے ہو یا پیچھے اور خواہ مسواک تر ہو یا خشک اور ابو یوسف کہتے ہین کہ تازی لکڑی سے مسواک کرنی مکروہ ہے ہر ح [۵۴] اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ دار کو سرمہ لگانا درست ہے مکروہ نہین اور یہی مذہب ہے اکثر علماء کا اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ اور شافعی کا اگرچہ مزا اُسکا حلق مین ظاہر ہو اور بعضے مکروہ کہتے ہین جیسا کہ متن مین مذکور ہے اور امام مالک سے دو قول ہین ۱۲ ع

فکرهه بعضهم وهو قول سفيان وابن المبارك واحمد واسحاق ورخص بعض اهل العلم في الكحل للصائم وهو قول الشافعي **باب**
ما جاء في القبلة للصائم **حدثنا** هناد وقتيبة قالا نا ابو الاحوص عن زياد بن علاقة عن عمرو بن ميمون عن عائشة ان النبي صلى الله
عليه وسلم كان يقبل في شهر الصوم وفي الباب عن عمر بن الخطاب وحفصة وابي سعيد وام سلمة وابن عباس وانس وابي هريرة **قال** ابو عيسى
حديث عائشة حديث حسن صحيح واختلف اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم في القبلة للصائم فرخص بعض اصحاب النبي
صلى الله عليه وسلم في القبلة للشيخ ولم يرخصوا للشاب مخافة ان لا يسلم له صومه والمباشرة عندهم اشد وقد قال بعض اهل العلم القبلة تنقص
الاجر ولا تفطر الصائم ورأوا ان للصائم اذا ملك نفسه ان يقبل واذا لم يأمن على نفسه ترك القبلة ليسلم له صومه وهو قول سفيان الثوري
والشافعي **باب** ما جاء في مباشرة الصائم **حدثنا** ابن ابي عمر نا وكيع نا اسرائيل عن ابي اسحاق عن ابي ميسرة عن عائشة قالت كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم يباشرني وهو صائم وكان املككم لاربه **حدثنا** هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابراهيم عن علقمة والاسود
عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبل ويباشر وهو صائم وكان املككم لاربه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح
وابو ميسرة اسمه عمرو بن شرحبيل ومعنى لاربه يعني لنفسه **باب** ما جاء لا صيام لمن لم يعزم من الليل **حدثنا** اسحاق بن منصور نا ابن ابي مريم
نا يحيى بن ايوب عن عبد الله بن ابي بكر عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن ابيه عن حفصة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من لم يجمع الصيام
قبل الفجر فلا صيام له **قال** ابو عيسى حديث حفصة حديث لا نعرفه مرفوعا الا من هذا الوجه وقد روي عن نافع عن ابن عمر قوله وهو اصح وانما معنى هذا
عند بعض اهل العلم لا صيام لمن لم يجمع الصيام قبل طلوع الفجر في رمضان او في قضاء رمضان او في صيام نذر اذا لم ينوه من الليل لم يجزه واما صيام التطوع
فمباح له ان ينويه بعد ما اصبح وهو قول الشافعي واحمد واسحاق

سو بعضے اسکو مکروہ کہتے ہیں یہ قول سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا ہے اور بعض اہل علم نے روزہ دار کو سرمہ لگانے کی اجازت دی ہے یہ قول شافعی کا
ہے **باب** روزہ دار کو بوسہ لینے کا کیا حکم ہے **حدیث** بیان کی ہم سے ہناد اور قتیبہ نے ان دونوں نے کہا خبر دی ہمکو ابوالاحوص نے زیاد بن علاقہ سے انہوں نے روایت
کی عمرو بن میمون سے انہوں نے روایت کی عائشہ رض سے کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے بوسہ لیتے مہینے رمضان میں یعنی روزے سے اور اس باب میں عمر بن خطاب اور حفصہ اور ابی سعید اور
ام سلمہ اور ابن عباس اور انس اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے کہ عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ روزہ
دار کو بوسہ لینا درست ہے یا نہیں سو بعض اصحاب نے اجازت دی ہے کہ بڈھے مرد کو بوسہ لینا درست ہے اور انہوں نے جوان کو اجازت نہیں دی اس خوف سے کہ اسکا روزہ سلامت
نہ رہے اور مباشرت انکے نزدیک زیادہ تر سخت ہے بوسہ سے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ بوسہ سے ثواب کم ہو جاتا ہے لیکن روزہ کو نہیں توڑتا اور کہتے ہیں کہ اگر روزہ دار اپنی
جان پر قابو رکھتا ہے تو بوسہ لینا درست ہے اور اگر اپنی جان پر قابو نہ رکھتا ہو تو بوسہ کو ترک کرے تاکہ روزہ اسکا سلامت رہے یہ قول سفیان ثوری اور شافعی کا ہے **باب**
روزہ دار کو مباشرت کرنے کا کیا حکم ہے یعنی مرد کو اپنی عورت کے بدن سے بدن لگانا درست ہے یا نہیں **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو اسرائیل
نے ابی اسحق سے انہوں نے روایت کی ہے ابی میسرہ سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مباشرت کرتے مجھسے اور آپ روزے سے ہوتے اور تھے حضرت بہت قادر
واسطے حاجت اپنی کے یعنی شہوت کے یا امین تھے جماع سے **حدیث** بیان کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے اعمش سے انہوں نے روایت کی ہے ابراہیم سے
انہوں نے علقمہ اور اسود سے انہوں نے روایت کی ہے عائشہ سے انہوں نے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے اور بدن سے بدن لگاتے اور ہوتے روزہ سے اور تھے
زیادہ تر قابو رکھنے والے تم سے واسطے نفس اپنے کے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو میسرہ کا نام عمرو بن شرحبیل ہے اور معنی اربہ کا یہ ہے کہ واسطے نفس اپنے کے یعنی اپنے
نفس پر زیادہ قابو رکھتے تھے **باب** جو رات کو روزہ کی نیت کرے اسکا روزہ درست نہیں **حدیث** بیان کی ہم سے اسحق بن منصور نے کہا خبر دی ہمکو ابی مریم نے انہوں نے
کہا خبر دی ہمکو یحیی بن ایوب نے عبد اللہ بن ابی بکر سے انہوں نے روایت کی ہے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبد اللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حفصہ سے انہوں نے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ آپ نے فرمایا کہ جو کوئی فجر سے پہلے روزے کی نیت نہ کرے اسکا روزہ درست نہیں کہا ابو عیسی نے حفصہ کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی طریق سے اور روایت کی
گئی ہے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے قول انکا اور یہی زیادہ تر صحیح ہے یعنی اسکا موقوف ہونا زیادہ صحیح ہے اور سوا اسکے نہیں کہ معنی اسکا نزدیک اہل علم کے یہ ہے کہ جو کوئی فجر سے پہلے روزہ
کی نیت نہ کرے تو اسکا روزہ درست نہیں خواہ روزہ رمضان کا ہو خواہ قضا رمضان کا خواہ نذر کا اور جب رات سے نیت نہ کرے تو وہ روزہ اسکے لیے کافی نہیں اور اگر نفلی روزہ ہو تو
فجر سے پیچھے بھی نیت کرنی درست ہے اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا

ف ۱ امام ابو حنیفہ اور اکثر علماء کا یہ مذہب ہے کہ اگر جماع اور انزال سے امن ہو تو روزہ دار کو بوسہ لینا درست ہے ورنہ نہیں اور موطا محمد میں ہے کہ اسکے باز رہنا افضل ہے اور شافعی
کہتے ہیں کہ اگر بوسہ سے شہوت کا جوش نہ آئے تو درست ہے ورنہ درست نہیں اور مباشرت فاحشہ مکروہ ہے نزدیک محمد کے ۱۲ منہ ف ۲ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر جماع سے امن ہو تو مباشرت درست

باب ما جاء فی افطار الصائم المتطوع **حدثنا** قتیبۃ نا ابو الاحوص عن سماک بن حرب عن ابن ام ہانی عن ام ہانی قالت کنت قاعدۃ عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتی بشراب فشرب منہ ثم ناولنی فشربت منہ فقلت انی اذنبت فاستغفر لی قال وما ذاک قالت کنت صائمۃ فافطرت فقال امن قضاء کنت تقضینہ قالت لا قال فلا یضرک وفی الباب عن ابی سعید وعائشۃ حدیث ام ہانی فی اسنادہ مقال والعمل علیہ عند بعض اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم ان الصائم المتطوع اذا افطر فلا قضاء علیہ الا ان یحب ان یقضیہ وھو قول سفیان الثوری واحمد واسحاق والشافعی **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داؤد نا شعبۃ قال کنت اسمع سماک ابن حرب یقول احد ابنی ام ہانی حدثنی فلقیت انا افضلہم وکان اسمہ جعدۃ وکانت ام ہانی جدتہ فحدثنی عن جدتہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیہا فدعا بشراب فشرب ثم ناولہا فشربت فقالت یا رسول اللہ اما انی کنت صائمۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصائم المتطوع امین نفسہ ان شاء صام وان شاء افطر قال شعبۃ قلت لہ انت سمعت ھذا من ام ہانی قال لا اخبرنی ابو صالح واہلنا عن ام ہانی وروی حماد بن سلمۃ ھذا الحدیث عن سماک فقال عن ہارون ابن بنت ام ہانی عن ام ہانی وروایۃ شعبۃ احسن ھکذا حدثنا محمود بن غیلان عن ابی داؤد فقال امین نفسہ وحدثنا غیر محمود عن ابی داؤد فقال امیر نفسہ او امین نفسہ علی الشک وھکذا روی من غیر وجہ عن شعبۃ امیر او امین نفسہ علی الشک **حدثنا** ہناد نا وکیع عن طلحۃ بن یحیی عن عمتہ عائشۃ بنت طلحۃ عن عائشۃ ام المؤمنین قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فقال ہل عندکم شیء قالت قلت لا قال فانی صائم

باب نفلی روزہ دار کو روزہ کھول لینا درست ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو الاحوص نے اُسنے سماک بن حرب سے اُسنے ابن ام ہانی سے اُسنے ام ہانی سے کہا کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی تھی سو آپ کے پاس شربت لایا گیا سو آپ نے اُس سے پیا پھر مجکو دیا سو اُس سے مین نے پیا سو مین نے عرض کی کہ مقرر مین نے گناہ کیا سو آپ میرے واسطے بخشش مانگیے آپ نے فرمایا وہ کیا ہے مین نے کہا مین روزہ دار تھی سو مین نے روزہ توڑ ڈالا حضرت نے فرمایا کیا قضا روزہ تھا جسکو تو قضا کرتی تھی اُسنے کہا نہین فرمایا سو تجکو کچھ ضرر نہین دیگا۔ اور اس باب مین ابی سعید اور عائشہ رض سے بھی روایت ہے۔ اور ام ہانی کی حدیث کی اسناد مین کلام ہے اور عمل اُسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ اگر نفلی روزہ دار روزہ توڑ ڈالے تو اُسپر قضا نہین مگر یہ کہ پسند رکھے اُسکے قضا کرنے کو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور احمد اور اسحاق اور شافعی کا **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو داؤد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے اُسنے کہا مین سُنتا تھا اور سماک بن حرب کہتا تھا کہ ام ہانی کی اولاد سے کسی نے مجکو حدیث بیان کی سو مین اُنکے افضل کو ملا اور نام اُنکا جعدہ تھا اور ام ہانی اُسکی دادی تھی سو اُسنے مجکو اپنی دادی سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس پاس آئے سو آپ نے شربت منگایا اور پیا پھر اُسکو دیا سو اُسنے پیا پھر اُسنے کہا کہ یا رسول اللہ خبردار ہو کہ مقرر مین روزے دار تھی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نفلی روزے دار اپنی جان کا امین اور مختار ہے اگر چاہے تو روزہ رکھے اور اگر چاہے تو توڑ ڈالے شعبہ کہتا ہے کہ مین نے اُس سے کہا کہ کیا تو نے ام ہانی سے یہ حدیث سُنی ہے اُسنے کہا نہین خبر دی مجکو ابو صالح نے اور ہمارے گھر والون نے ام ہانی سے اور روایت کی ہے حماد بن سلمہ نے یہ حدیث سماک سے اور اُسنے روایت کی ہارون سے جو نواسہ ہے ام ہانی کا اُسنے ام ہانی سے اور روایت شعبہ کی اچھی ہے اسیطرح حدیث بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے ابی داؤد سے سو کہا کہ اپنے نفس کا امین ہے اور حدیث بیان کی ہمسے محمود کے غیر نے ابی داؤد سے سو کہا کہ اپنے نفس کا امیر اور مختار ہے یا امین ہے ساتھ شک کے اور اسی طرح روایت کی گئی ہے کئی طرح پر شعبہ سے ساتھ شک کے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے طلحہ بن یحیی سے اُسنے روایت کی ہے اپنی پھوپھی سے اُسنے عائشہ بنت طلحہ سے اُسنے عائشہ ام المؤمنین سے کہا اُسنے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن تشریف لائے پس فرمایا آپنے کیا تمہارے پاس کچھ کھانا ہے کہا عائشہ رض نے مین نے کہا کہ نہین فرمایا آپ نے کہ مین روزہ دار ہون

ف۱ اور امام مالک کے نزدیک کل روزون مین نیت فرض ہے خواہ فرضی ہو یا نفلی اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک کسی روزے مین فرض نہین خواہ فرضی ہو یا نفلی ۱۲

حدثنا محمود بن غيلان نا بشر بن السري عن سفيان عن طلحة بن يحيى عن عائشة بنت طلحة عن عائشة ام المؤمنين قالت ان كان النبي صلى الله عليه وسلم يأتيني فيقول اعندك غداء فاقول لا فيقول اني صائم قالت فاتاني يوما فقلت يا رسول الله انه قد اهديت لنا هدية قال وما هي قلت حيس قال اما اني اصبحت صائما قالت ثم اكل **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن **باب** ما جاء في ايجاب القضاء عليه **حدثنا** احمد بن منيع نا كثير بن هشام نا جعفر بن برقان عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت كنت انا وحفصة صائمتين فعرض لنا طعام اشتهيناه فاكلنا منه فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فبدرتني اليه حفصة وكانت ابنة ابيها فقالت يا رسول الله انا كنا صائمتين فعرض لنا طعام اشتهيناه فاكلنا منه قال اقضيا يوما آخر مكانه **قال** ابو عيسى وروى صالح بن ابي الاخضر ومحمد بن ابي حفصة هذا الحديث عن الزهري عن عروة عن عائشة مثل هذا وروى مالك بن انس ومعمر وعبيد الله بن عمر وزياد بن سعد وغير واحد من الحفاظ عن الزهري عن عائشة مرسلا ولم يذكروا فيه عن عروة وهذا اصح لانه روي عن ابن جريج قال سالت الزهري فقلت احدثك عروة عن عائشة قال لم اسمع من عروة في هذا شيئا ولكن سمعت في خلافة سليمان بن عبد الملك من ناس عن بعض من سال عائشة عن هذا الحديث **حدثنا** بهذا علي بن عيسى بن يزيد البغدادي نا روح بن عبادة عن ابن جريج فذكر الحديث وقد ذهب قوم من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم الى هذا الحديث فراوا عليه القضاء اذا افطر وهو قول مالك بن انس

حدیث بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن سری نے انہوں نے سفیان سے اُسنے طلحہ بن یحیی سے اُسنے عائشہ بنت طلحہ سے اُسنے حضرت عائشہ ام المؤمنین سے اُسنے کہا کہ مقرر نبی صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس آتے تھے پس پوچھتے کہ کیا تیرے پاس کچھ کھانا ہے سو میں کہتی کہ نہیں۔ سو فرماتے کہ میں روزہ دار ہوں یعنے میں نے نیت روزہ کی کرلی ہے کہا پھر ایک روز میرے پاس آئے میں نے عرض کی کہ یا حضرتؐ ہمکو کچھ ہدیہ بھیجا گیا ہے فرمایا وہ کیا ہے میں نے کہا حیس (ایک قسم کا کھانا ہوتا ہے بطور حلوا کے جو گھی اور پنیر وغیرہ سے بنایا جاتا ہے) فرمایا خبردار ہو کہ مقرر میں صبح کو روزہ دار تھا۔ کہا عائشہ نے پھر آپ نے اُس سے کھایا کہا ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث حسن ہے **باب** اگر نفلی روزہ توڑے تو اسکی قضا واجب ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو کثیر بن ہشام نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو جعفر بن برقان نے زہری سے اُسنے روایت کی عروہ سے اُسنے روایت کی ہے عائشہؓ سے اُسنے کہا کہ میں اور حفصہ دونوں روزہ دار تھیں سو ہمارے سامنے کھانا لایا گیا جسکی ہمنے خواہش کی سو ہمنے اُس سے کھایا سو حضرتؐ تشریف لائے سو حفصہ نے آپ کی طرف مجھسے جلدی کی یعنی مجھ سے پہلے حضرتؐ سے کہدیا۔ اور تھی بیٹی اپنے باپ کی (یعنی اپنے باپ کی طرح دلیر تھی) سو اُسنے کہا کہ یا حضرتؐ ہم روزہ دار تھیں سو سامنے لایا گیا ہمارے کھانا جسکی ہم خواہش رکھتی تھیں سو ہمنے اُس سے کھایا فرمایا آپ نے کہ تم اُسکے بدلے ایک دن قضا کرو[۱] کہا ابو عیسیٰ نے روایت کی ہے صالح بن ابی اخضر اور محمد بن ابی حفصہ نے یہ حدیث زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہؓ سے مثل اُسکے اور روایت کی ہے مالک بن انس اور معمر اور عبید اللہ بن عمر اور زیاد بن سعد وغیرہ بہت حفاظ نے زہری سے اُسنے روایت کی ہے عائشہؓ سے مرسل اور نہیں ذکر کیا انھوں نے اسمیں واسطہ عروہ کا اور یہ زیادہ صحیح ہے اسلیے کہ ابن جریج سے روایت ہے کہ میں نے زہری سے پوچھا کہ کیا تجکو عروہ نے عائشہ سے حدیث بیان کی ہے اُسنے کہا میں نے عروہ سے اس باب میں کوئی چیز نہیں سُنی لیکن میں نے سلیمان بن عبد الملک کی خلافت میں بعض لوگوں سے سُنا۔ وہ روایت کرتے تھے اُس شخص سے جسنے عائشہؓ سے یہ حدیث پوچھی حدیث بیان کی ہمسے ساتھ اسکے علی بن عیسیٰ بن یزید بغدادی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو روح بن عبادہ نے ابن جریج سے۔ پس ذکر کی ساری حدیث اور تحقیق گئی ہے ایک قوم اہل علم کی حضرت کے اصحاب وغیرہ سے طرف اس حدیث کے سو کہتے ہیں کہ اگر کوئی نفلی روزہ توڑے تو اُسپر قضا آتی ہے۔ اور یہی قول ہے مالک بن انس کا۔

[۱] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ افطار کرنا روزہ نفلی کا جائز ہے۔ اور یہی مذہب ہے اکثر علماء رحمہم اللہ کا۔ اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالے کہتے ہیں کہ واجب ہے تمام کرنا اُسکا اور نہیں جائز ہے کھولنا اُسکا مگر ساتھ عذر ضیافت کے۔ اور واجب ہے قضا اُسکی اگر افطار کرے۔ پس اس حدیث میں تاویل کرتے ہیں کہ یہ افطار بسبب کسی عذر کے تھا مگر قول امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ کو ترجیح ہے۔ چنانچہ ترمذی نے عدم افطار روزہ نفلی کے واسطے باب باندھا ہے ۱۲ واللہ اعلم

باب ما جاء فی وصال شعبان برمضان **حدثنا** بندار نا عبد الرحمن بن مهدی عن سفیان عن منصور عن سالم بن ابی الجعد عن ابی سلمة عن ام سلمة قالت ما رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصوم شهرین متتابعین الا شعبان ورمضان وفی الباب عن عائشة رضی **قال** ابو عیسی حدیث ام سلمة حدیث حسن وقد روی هذا الحدیث ایضا عن ابی سلمة عن عائشة رضی انها قالت ما رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی شهر اکثر صیاما منه فی شعبان کان یصومه الا قلیلا بل کان یصومه کله **حدثنا** بذلك هناد نا عبدة عن محمد بن عمرو نا ابو سلمة عن عائشة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذلك وروی سالم ابو النضر وغیر واحد هذا الحدیث عن ابی سلمة عن عائشة رضی نحو روایة محمد بن عمرو وقد روی عن ابن المبارك انه قال فی هذا الحدیث هو جائز فی کلام العرب اذا صام اکثر الشهر ان یقال له صام الشهر کله ویقال قام فلان لیلته اجمع ولعله تعشی واشتغل ببعض امره کان ابن المبارك قد رای کلا الحدیثین متفقین یقول انما معنی هذا الحدیث انه کان یصوم اکثر الشهر

باب ما جاء فی کراهیة الصوم فی النصف الباقی من شعبان لحال رمضان **حدثنا** قتیبة نا عبد العزیز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بقی نصف من شعبان فلا تصوموا **قال** ابو عیسی حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح لا نعرفه الا من هذا الوجه علی هذا اللفظ ومعنی هذا الحدیث عند بعض اهل العلم ان یکون الرجل مفطرا فاذا بقی شیء من شعبان اخذ فی الصوم لحال شهر رمضان وقد روی عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما یشبه قوله وهذا حیث قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

باب شعبان کے مہینے کو رمضان کے ساتھ ملانے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے بندار نے اسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمن بن مہدی نے سفیان سے انہنے روایت کی ہو منصور سے اسنے سالم بن ابی الجعد سے اسنے ابی سلمہ سے اسنے ام سلمہ سے اسنے کہا کہ مین نے حضرت کو نہین دیکھا کہ روزے رکھے ہون دو مہینے کے پے در پے مگر شعبان اور رمضان کے اور اس باب مین عائشہ رضی سے بھی روایت ہو کہا ابو عیسیٰ نے ام سلمہ کی حدیث حسن ہو۔ اور نیز روایت کی گئی ہو یہ حدیث ابی سلمہ سے اسنے روایت کی ہو عائشہ رضی سے اسنے کہا کہ نہین دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی مہینے مین کہ بہت روزہ رکھتے ہون وہ بہ نسبت شعبان[1] کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم شعبان مین روزے کم نہ رکھتے تھے بلکہ تمام شعبان روزے رکھتے تھے **حدیث** بیان کی ہمکو ساتھ اسکے ہناد نے اسنے کہا خبر دی ہمکو عبدہ نے محمد بن عمرو سے اسنے کہا خبر دی ہمکو ابو سلمہ نے عائشہ رضی سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھ اسکے اور روایت کی ہو سالم ابو نضر اور کئی ایک لوگون نے یہ حدیث ابی سلمہ سے اسنے روایت کی ہو عائشہ رضی سے مثل روایت محمد بن عمرو کے اور روایت کی گئی ہو ابن مبارک سے کہ انہنے اس حدیث کی تفسیر مین کہا۔ اور یہ بات جائز ہو عرب کے کلام مین کہ جب کوئی مہینے سے اکثر دن روزے رکھے تو جائز ہو کہ کہا جاوے کہ اسنے تمام مہینے روزے رکھے اور کہا جاتا ہے کہ فلان آدمی تمام رات کھڑا ہوا اور امید ہو کہ اسنے رات کا کھانا کھایا ہوگا اور بعض کام مین مشغول ہوا ہوگا گویا ابن مبارک کہتا ہو کہ دونون حدیثین موافق ہین مخالف نہین کہتا ہو معنے اس حدیث کا یہ ہو کہ اکثر مہینے روزے[2] رکھتے تھے

باب رمضان کی پیشوائی کے واسطے شعبان کے پچھلے نصف مین روزہ رکھنا مکروہ ہو **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اسنے کہا خبر دی ہمکو عبد العزیز بن محمد نے علا بن عبد الرحمن سے اسنے روایت کی ہو اپنے باپ سے اسنے ابو ہریرہ رضی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب شعبان سے نصف مہینا باقی رہے تو پھر کوئی روزہ نہ رکھو کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ رضی کی حدیث حسن صحیح ہو نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اس طریق سے اسی لفظ پر اور معنی اس حدیث کا نزدیک بعض اہل علم کے یہ ہو کہ آدمی اول شعبان سے کوئی روزہ نہ رکھے۔ سو جب شعبان کے مہینے سے کچھ دن باقی رہین تو رمضان کی پیشوائی کے واسطے روزہ رکھنا شروع کرے (پس یہ منع ہے) اور تحقیق روایت کی گئی ہو ابی ہریرہ رضی سے اسنے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ چیز جو مشابہ ہو قول اس بعض کو اور یہ حدیث جس جگہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

[1] یعنے شعبان مین اتنے روزے رکھتے کہ اور مہینون مین اتنے نہ رکھتے ۱۲ [2] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شعبان کے مہینے کو رمضان کے ساتھ جوڑنا جائز ہے بشرطیکہ ہمیشہ شعبان مین روزہ رکھنے کی عادت ہو اور جو محض رمضان کی تعظیم اور پیشوائی کے واسطے روزہ رکھے تو اسکو درست نہین ۱۲ [3] یعنی ایک حدیث مین لفظ کل آیا ہو اور دوسری مین لفظ اکثر کا آیا ہو تو مراد کل سے اکثر ہو۔ پس اس سے دونون حدیثون مین تطبیق حاصل ہو ۔ ۱۲

لا تقدموا شهر رمضان بصيام الا ان يوافق ذلك صوما كان يصومه احدكم وقد دل في هذا الحديث انما الكراهية على من يتعمد الصيام لحال رمضان **باب** ما جاء في ليلة النصف من شعبان **حدثنا** احمد بن منيع نا يزيد بن هارون نا الحجاج بن ارطاة عن يحيى بن ابي كثير عن عروة عن عائشة قالت فقدت رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة فخرجت فاذا هو بالبقيع فقال اكنت تخافين ان يحيف الله عليك ورسوله قلت يا رسول الله ظننت انك اتيت بعض نسائك فقال ان الله تبارك وتعالى ينزل ليلة النصف من شعبان الى سماء الدنيا فيغفر لاكثر من عدد شعر غنم كلب وفي الباب عن ابي بكر الصديق **قال** ابو عيسى حديث عائشة لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث الحجاج وسمعت محمدا يقول يضعف هذا الحديث وقال يحيى بن ابي كثير لم يسمع من عروة قال محمد والحجاج لم يسمع من يحيى بن ابي كثير **باب** ما جاء في الصوم المحرم **حدثنا** قتيبة نا ابو عوانة عن ابي بشر عن حميد بن عبد الرحمن الحميدي عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل الصيام بعد صيام شهر رمضان شهر الله المحرم **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن **حدثنا** علي بن حجر قال نا علي بن مسهر عن عبد الرحمن بن اسحق عن نعمان بن سعد عن علي قال ساله رجل فقال اي شهر تامرني ان اصوم بعد شهر رمضان فقال له ما سمعت احدا يسال عن هذا الا رجلا سمعته يسال رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا قاعد عنده فقال يا رسول الله اي شهر تامرني ان اصوم بعد شهر رمضان قال ان كنت صائما بعد شهر رمضان فصم المحرم فانه شهر الله فيه يوم تاب الله فيه على قوم ويتوب فيه على قوم اخرين

قال ابو عيسى هذا حديث حسن غريب

کہ پیشوائی کرو مہینے رمضان کی ساتھ روزے کے مگر یہ کہ موافق پڑجاوے یہ روزہ اُس روزے کے جسکو کوئی ہمیشہ رکھا کرتا ہو۔ اور تحقیق اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ یہ کراہت صرف اُس شخص کے واسطے ہے جو رمضان کی پیشوائی کے واسطے قصداً روزہ رکھے **باب** مہینے شعبان کی پندرھوین رات کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یزید بن ہارون نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حجاج بن ارطاۃ نے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ رض سے اُس نے کہا کہ مین نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو گم کیا سو مین نکلی سو جا ناگاہ آپ بقیع (مدینے کے قبرستان کا نام ہے) مین تھے سو فرمایا کیا تو نے خوف کیا تھا کہ خدا اور اُسکا رسول تجھپر ظلم کرے مینے عرض کی کہ یا حضرت مین نے گمان کیا تھا کہ آپ اپنی کسی اور بیوی کے پاس چلے گئے ہین سو فرمایا کہ خدا بابرکت اور بلند نزول فرماتا ہے[1] شعبان کی پندرھوین رات مین طرف آسمان دنیا کے پس بخشتا ہے لوگون کو زیادہ تر گنتی بالون بکریان[2] کلب کی سے۔ اور اس باب مین ابو بکر صدیق سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے کہ عائشہ کی حدیث کو ہم نہین پہچانتے مگر اسی طریق سے یعنی حجاج کی حدیث سے اور مین نے بخاری سے سنا کہتے تھے کہ حجاج ضعیف کیا جاتا ہے حدیث مین اور کہا کہ یحیی بن ابی کثیر نے عروہ سے نہین سُنا اور بخاری نے کہا کہ حجاج نے یحیی بن ابی کثیر سے نہین سُنا **باب** مہینے محرم کے روزے کے بیان مین **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو عوانہ نے ابی بشر سے اُسنے حمید بن عبد الرحمن حمیدی سے اُسنے ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت افضل روزے بعد روزے رمضان کے روزہ مہینا اللہ کا ہے کہ محرم ہے کہا ابو عیسی نے ابو ہریرہ کی حدیث حسن ہے **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو علی بن مسہر نے عبد الرحمان بن اسحاق سے اُسنے روایت کی ہے نعمان بن سعد سے اُسنے علی مرتضی سے کہ کسی مرد نے اس سے پوچھا کہ کون مہینا ہے کہ آپ مجھے حکم کرتے ہین کہ مین اسمین روزہ رکھون بعد مہینے رمضان کے سو علی نے کہا کہ مینے کسی کو نہین سُنا کہ اسنے اس سے سوال کیا ہو مگر ایک فرد کو سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتا تھا اور مین آپ کے پاس بیٹھا تھا سو اُسنے کہا کہ یا حضرت آپ مجکو کس مہینے کا حکم کرتے ہین کہ مین اسمین روزے رکھون بعد مہینے رمضان کے۔ فرمایا اگر تو روزہ رکھنے والا ہو بعد مہینے رمضان کے تو محرم کا روزہ رکھ کہ وہ اللہ کا مہینا ہے اسمین ایک دن ہے جسمین اللہ نے توبہ[3] قبول کی ایک قوم کی اور توبہ قبول کریگا اسمین ایک اور قوم کی

کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن غریب ہے

---

[1] اس سے معلوم ہوا کہ شعبان کی پندرھوین رات کی بڑی فضیلت ہے کہ اسمین بیشمار آدمی بخشے جاتے ہین۔ اسمین چراغ جلانے یا آتشبازی چھوڑنی حرام ہے

[2] بکریان کلب کی۔ کلب عرب مین ایک قبیلہ کا نام ہے بکریون کی کثرت اور زیادتی مین باعتبار اور قبیلہ کے شہرت رکھتا ہے ۱۲ [3] ایک قوم سے مراد بنی اسرائیل یعنی قوم موسے علیہ الصلوۃ والسلام کی ہے کہ خداوند تعالی نے فرعون کے عذاب سے اسکو نجات دی ۱۲ منہ ظلہ

باب ماجاء فی صوم یوم الجمعة **حدثنا** القاسم بن دینار نا عبید الله بن موسی وطلق بن غنام عن شیبان عن عاصم عن زر عن عبد الله قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصوم من غرة کل شهر ثلثة ایام وقل ما کان یفطر یوم الجمعة وفی الباب عن ابن عمر وابی هریرة **قال** ابو عیسی حدیث عبد الله حدیث حسن غریب وقد استحب قوم من اهل العلم صیام یوم الجمعة وانما یکره ان یصوم یوم الجمعة لا یصوم قبله ولا بعده قال وروی شعبة عن عاصم هذا الحدیث ولم یرفعه **باب** ماجاء فی کراهیة صوم یوم الجمعة وحده **حدثنا** هناد نا ابو معاویة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یصوم احدکم یوم الجمعة الا ان یصوم قبله او یصوم بعده وفی الباب عن علی وجابر وجنادة الازدی وجویریة وانس وعبد الله بن عمرو **قال** ابو عیسی حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم یکرهون ان یختص یوم الجمعة بصیام لا یصوم قبله ولا بعده وبه یقول احمد واسحق **باب** ماجاء فی صوم یوم السبت **حدثنا** حمید بن مسعدة نا سفیان بن حبیب عن ثور بن یزید عن خالد بن معدان عن عبد الله بن بسر عن اخته ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تصوموا یوم السبت الا فیما افترض علیکم فان لم یجد احدکم الا لحاء عنبة او عود شجرة فلیمضغه **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن ومعنی الکراهیة فی هذا ان یختص الرجل یوم السبت بصیام لان الیهود یعظمون یوم السبت **باب** ماجاء فی صوم یوم الاثنین والخمیس **حدثنا** ابو حفص عمرو بن علی الفلاس نا عبد الله بن داؤد

باب جمعہ کے دن روزہ رکھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قاسم دینار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبید اللہ بن موسی نے اور طلق بن غنام نے شیبان سے اُسنے روایت کی ہو عاصم سے اُسنے زر سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے اُسنے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے یعنی کبھی اول مہینے سے تین دن۔ اور کم تھے کہ افطار کرتے دن جمعہ کے اور اس باب مین ابن عمر اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہو کہا ابو عیسے نے کہ عبد اللہ بن مسعود کی یہ حدیث حسن غریب ہو اور اہل علم کی ایک جماعت کے نزدیک جمعہ کے دن روزہ رکھنا مستحب اور مکروہ تو اس صورت مین ہو کہ روزہ رکھے دن جمعہ کے اور نہ روزہ رکھے پہلے اس سے اور نہ پیچھے اُس سے کہا اور روایت کی ہو یہ حدیث شعبہ نے عاصم سے اور نہین مرفوع کیا اسکو **باب** تنہا جمعہ کے دن کا روزہ رکھنا مکروہ ہو **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے روایت کی ہو ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ روزہ رکھے ایک تمہارا دن جمعہ کے مگر اسطرح کہ روزہ رکھے پہلے اُس سے یا پیچھے اُس سے اور اِس باب مین علی اور جابر اور جنادہ الازدی اور جویریہ اور انس اور عبد اللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہو کہا ابو عیسی نے ابو ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہو۔ اور عمل اسپر ہو نزدیک اہل علم کے مکروہ رکھتے ہین یہ کہ خاص کرے کوئی شخص دن جمعہ کا ساتھ روزے کے کہ نہ روزہ رکھے پہلے اُس سے اور نہ پیچھے اُس سے اور ساتھ اسکے قائل ہو احمد اور اسحاق **باب** ہفتے کے دن روزہ رکھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن حبیب نے ثور بن یزید سے اُسنے روایت کی ہو خالد بن معدان سے اُسنے عبد اللہ بن بسر سے اُسنے روایت کی ہو اپنی بہن سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ روزہ رکھو تم دن ہفتے کے یعنے اکیلا مگر اس صورت مین کہ فرض کیا جاوے تمپر۔ پس اگر نہ پاوے ایک تمہارا اگر پوست انگور کا یا لکڑی درخت کی پس چاہیے کہ چباوے اُسکو کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے اور وجہ کراہیت کی اسمین یہ ہو کہ خاص کرے آدمی دن ہفتے کو ساتھ روزے کے اسواسطے کہ یہود ہفتے کے دن کی تعظیم کرتے ہین **باب** پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ابو حفص عمرو بن علی فلاس نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن داؤد نے

سلہ جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے اسواسطے منع کیا ہو کہ آدمی کو ضعف لاحق نہو جائے جو جمعہ کے وظائف سے مانع ہو اسی کو اختیار کیا ہے نووی نے اور بعضے کہتے ہین کہ علت نہی کی ترک موافقت یہود کی ہے ایک دن مین یعنے ایک دن کو خاص مت کرو جیسے کہ یہود نے ہفتے کو خاص کیا ہے ۱۲ سلہ یہ نہی صرف اُس صورت مین ہو جب کہ ہفتے کا تنہا روزہ رکھے اسمین مطلق روزہ رکھنا منع نہین۔ اور داعی طرف اسکے مخالفت یہود کی ہے۔ اور جمہور کہتے ہین کہ نہی ہفتہ اور جمعہ کے تنہا روزہ رکھنے کی تنزیہی ہے تحریمی نہین ۱۲ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔ سلہ یعنے اگر ہفتے کا روزہ رکھا ہو تو افطار کرے اگرچہ افطار کی چیز نہ پاوے تو انگور کے پوست یا لکڑی سے روزہ توڑ ڈالے اس سے معلوم ہوا کہ نہی تحریمی ہو ۱۲ واللہ اعلم

عن ثور بن یزید عن خالد بن معدان عن ربیعة الجرشی عن عائشة قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم یتحری صوم الاثنین والخمیس وفی الباب عن حفصة وابی قتادة واسامة بن زید **قال** ابو عیسی حدیث عائشة حدیث حسن غریب من هذا الوجه **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو احمد ومعاویة بن هشام قالا نا سفیان عن منصور عن خیثمة عن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصوم من الشهر السبت والاحد والاثنین ومن الشهر الآخر الثلاثاء والاربعاء والخمیس **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن وروی عبد الرحمن بن مهدی هذا الحدیث عن سفیان ولم یرفعه **حدثنا** محمد بن یحیی نا ابو عاصم عن محمد بن رفاعة عن سُهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال تُعرَض الاعمال یوم الاثنین والخمیس فاُحب ان یعرض عملی وانا صائم **قال** ابو عیسی حدیث ابی هریرة فی هذا الباب حدیث حسن غریب **باب** ماجاء فی صوم الاربعاء والخمیس **حدثنا** الحسین بن محمد الجُریری ومحمد بن مَدُّویة قالا نا عُبید الله بن موسی نا هارون بن سلمان عن عبید الله المسلم القرشی عن ابیه قال سألت او سُئل النبی صلی الله علیه وسلم عن صیام الدهر فقال ان لاهلك علیك حقا ثم قال صُم رمضان والذی یلیه وکل اربعاء وخمیس فاذا انت قد صمت الدهر وافطرت وفی الباب عن عائشة **قال** ابو عیسی حدیث مسلم القرشی حدیث غریب وروی بعضهم عن هارون بن سلمان عن مسلم بن عبید الله عن ابیه **باب** ماجاء فی فضل صوم یوم عرفة **حدثنا** قتیبة واحمد بن عبدة الضبی قالا نا حماد بن زید عن غیلان بن جریر عن عبد الله بن معبد الزمانی عن ابی قتادة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال صیام یوم عرفة انی احتسب علی الله ان یکفر السنة التی بعده والسنة التی قبله وفی الباب عن ابی سعید

ثور بن یزید سے اُسنے روایت کی ہی خالد ابن معدان سے اُسنے ربیعہ جرشی سے اُسنے عائشہ رضی سے اُسنے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قصد کرتے روزے پیر اور جمعرات کا اور اِس باب مین حفصہ اور ابی قتادہ اور اسامہ بن زید سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث عائشہ کی حسن غریب ہی اِس طریق سے **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو احمد اور معاویہ بن ہشام نے اُنھون نے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے منصور سے اُسنے روایت کی ہی خیثمہ سے اُسنے عائشہ رضہ سے اُسنے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے کسی مہینے مین ہفتے اور اتوار اور پیر کو اور کسی مہینے مین منگل اور بدھ اور جمعرات کو کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی اور عبد الرحمان بن مہدی نے یہ حدیث سفیان سے روایت کی ہی اور اُسکو مرفوع نہین کیا **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن یحیےٰ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو عاصم نے محمد بن رفاعہ سے اُسنے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے روایت کی ہی ابو ہریرہ رضہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرض کیے جاتے ہین عمل یعنے درگاہ رب العزت مین دن پیر اور جمعرات کے سو مین دوست رکھتا ہون یہ کہ عرض کیے جاوین عمل میرے اور مین روزے سے ہون کہا ابو عیسیٰ نے کہ ابو ہریرہ رضہ کی حدیث اِس باب مین حسن غریب ہی **باب** بدھ اور جمعرات کے دن روزہ رکھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے حسین بن محمد جریری نے اور محمد بن مدویہ نے اُنھون نے کہا خبر دی ہمکو عبید اللہ بن موسےٰ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ہارون بن سلمان نے عبید اللہ بن مسلم قرشی سے اُسنے روایت کی ہی اپنے باپ سے اُسنے کہا کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا حضرت پوچھے گئے تمام عمر روزہ رکھنے سے سو فرمایا کہ واسطے اہل تیرے کے تجھپر حق ہی پھر فرمایا روزے رکھ رمضان کے اور اُس مہینے کے جو اُسکے ساتھ متصل ہی یعنے شوال کے چھ روزے اور ہر بدھ اور جمعرات کو پس اُسوقت تو نے روزے رکھے ہمیشہ اور اِس باب مین عائشہ سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے مسلم قرشی کی یہ حدیث غریب ہی اور روایت کی ہی بعض نے ہارون بن سلمان سے اُسنے مسلم بن عبید اللہ سے اُسنے اپنے باپ سے **باب** عرفہ کے دن روزہ رکھنے کی فضیلت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ اور احمد بن عبدہ ضبی نے اُن دونون نے کہا خبر دی ہمکو حماد بن زید نے غیلان بن جریر سے اُسنے روایت کی ہی عبد اللہ بن معبد زمانی سے اُسنے روایت کی ہی ابی قتادہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرفے کے دن روزہ رکھنا امید رکھتا ہون خدا سے کہ اُتار ڈالے[1] گناہ اُس برس کے جو اُس کے پیچھے ہی اور اُس برس کے جو اُس سے پہلے ہی اور اِس باب مین ابی سعید سے بھی روایت ہی

---

[1] اگر کوئی کہے کہ پچھلے سال کے گناہ کسطرح معاف کیے جاوینگے حالانکہ ابھی اُسپر کوئی گناہ نہین سو جواب اُسکا یہ ہی کہ مراد اُس سے یہ ہی کہ خدائے تعالےٰ اُسکو گناہ سے محفوظ رکھے گا یا اُسکو اسقدر ثواب ملیگا یا اگر گناہ ہون تو بخشے جاوینگے ۱۲

قال ابو عیسیٰ حدیث ابی قتادۃ حدیث حسن و قد استحب اھل العلم صیام یوم عرفۃ الا بعرفۃ **باب** ماجاء فی کراھیۃ صوم یوم عرفۃ بعرفۃ **حدثنا** احمد بن منیع نا اسمعیل بن علیۃ نا ایوب عن عکرمۃ عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم افطر بعرفۃ وارسلت الیہ ام الفضل بلبن فشرب وفی الباب عن ابی ھریرۃ وابن عمر وام الفضل **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح وقد روی عن ابن عمر قال حججت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یصمہ یعنی یوم عرفۃ ومع ابی بکر فلم یصمہ ومع عمر فلم یصمہ والعمل علی ھذا عند اکثر اھل العلم یستحبون الافطار بعرفۃ لیتقوی بہ الرجل علی الدعاء وقد صام بعض اھل العلم یوم عرفۃ بعرفۃ **حدثنا** احمد بن منیع وعلی بن حجر قالا نا سفیان بن عیینۃ واسمعیل بن ابراھیم عن ابن ابی نجیح عن ابیہ قال سئل ابن عمر عن صوم یوم عرفۃ قال حججت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یصمہ ومع ابی بکر فلم یصمہ ومع عثمان فلم یصمہ وانا لا اصومہ ولا امر بہ ولا انھی عنہ **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن وابو نجیح اسمہ یسار وقد سمع من ابن عمر وقد روی ھذا الحدیث ایضا عن ابن ابی نجیح عن ابیہ عن رجل عن ابن عمر **باب** ماجاء فی الحث علی صوم یوم عاشوراء **حدثنا** قتیبۃ واحمد بن عبدۃ الضبی قالا نا حماد بن زید عن غیلان بن جریر عن عبد اللہ بن معبد الزمانی عن ابی قتادۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صیام یوم عاشوراء انی احتسب علی اللہ ان یکفر السنۃ التی قبلہ وفی الباب عن علی ومحمد بن صیفی وسلمۃ بن الاکوع وھند بن اسماء وابن عباس والربیع بنت معوذ بن عفراء وعبد الرحمن بن سلمۃ الخزاعی عن عمہ وعبد اللہ بن الزبیر ذکروا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ حث علی صیام یوم عاشوراء **قال** ابو عیسیٰ لا نعلم فی شیء من الروایات انہ قال صیام یوم عاشوراء کفارۃ سنۃ الا فی حدیث ابی قتادۃ وبحدیث ابی قتادۃ یقول احمد واسحٰق **باب** ماجاء فی الرخصۃ فی ترک صوم یوم عاشوراء[۱]

کہا ابو عیسیٰ نے کہ ابو قتادہ کی یہ حدیث حسن ہے اور اہل علم کہتے ہیں کہ عرفہ کے دن روزہ رکھنا مستحب ہے مگر عرفات میں اسدن روزہ رکھنا منع ہے **باب** عرفہ کے دن عرفات میں روزہ رکھنا مکروہ ہے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسمٰعیل بن علیہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ایوب نے عکرمہ سے اُسنے روایت کی ہے ابن عباس رضہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن روزہ افطار کیا اور ام الفضل نے آپکے پاس دودھ بھیجا سو آپنے پیا اور اس باب میں ابو ہریرہ اور ابن عمر اور ام الفضل سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی ابن عمر سے اُسنے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا سو آپنے عرفہ کے دن روزہ نہ رکھا اور حج کیا ساتھ ابی بکر رضہ کے سو اُسنے بھی اُسدن روزہ نہ رکھا اور حج کیا ساتھ عمر رضہ کے سو اُسنے بھی اُسدن روزہ نہ رکھا اور عمل اُسپر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے کہتے ہیں کہ عرفات میں روزہ افطار کرنا مستحب ہے تاکہ قوت حاصل کرے مرد ساتھ اُسکے دعا پر اور بعض اہل علم نے عرفہ کے عرفات میں روزہ رکھا ہے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع اور علی بن حجر نے اُن دونوں نے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے اور اسمٰعیل بن ابراہیم نے ابن ابی نجیح سے اُسنے روایت کی ہے اپنے باپ سے اُسنے کہا سوال کیے گئے ابن عمر روزہ رکھنے سے دن عرفے کے اُسنے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا سو آپنے اُسکا روزہ نہیں رکھا اور ساتھ ابی بکر رضی اللہ عنہ کے سو اُسنے بھی اُسدن روزہ نہیں رکھا اور ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سو اُسنے بھی اُسدن روزہ نہیں رکھا اور میں نہ روزہ رکھتا ہوں اور نہ اُسکا حکم کرتا ہوں اور نہ اُس سے منع کرتا ہوں **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور ابو نجیح کا نام یسار ہے اور اُسنے سنا ہے ابن عمر سے اور تحقیق روایت کی گئی ہے نیز یہ حدیث ابن ابی نجیح سے اُسنے روایت کی ہے اپنے باپ سے اُسنے ایک مرد سے اُسنے ابن عمر سے **باب** عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کی ترغیب دینا **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ اور احمد بن عبدہ ضبی نے اُن دونوں نے کہا خبر دی ہمکو حماد بن زید نے غیلان بن جریر نے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن معبد زمانی سے اُسنے ابی قتادہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عاشورہ کے دن روزہ رکھنا امید رکھتا ہوں خدا سے کہ اُتار ڈالے گناہ اُس سال کے جو اُس سے پہلے ہے اور اس باب میں علی اور محمد بن صیفی اور سلمہ بن اکوع اور ہند بن اسماء اور ابن عباس رضہ اور ربیع بنت معوذ بن عفراء اور عبد الرحمٰن بن سلمہ خزاعی اپنے چچا سے اور عبد اللہ بن زبیر سے بھی روایت ہے ذکر کیا اُنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے عاشورے کے روزے کی ترغیب دی **کہا** ابو عیسیٰ نے ہم نہیں جانتے بیچ کسی چیز کے روایتوں سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عاشورے کا روزہ ایک سال کے گناہ اُتار ڈالتا ہے مگر قتادہ کی حدیث میں اور ساتھ اسی حدیث کے قائل ہیں احمد اور اسحاق **باب** عاشورہ کے دن روزہ ترک کرنا جائز ہے۔

---

[۱] اسلیے کہ بسبب ضعف کے دعا کے افعال میں قصور واقع ہوگا ۱۲ع [۲] امام محمد نے موطا میں لکھا ہے کہ رمضان کے فرض ہونے سے پہلے عاشورے کا روزہ فرض تھا سو جب روزہ رمضان کا فرض ہوا تو عاشورے کی فرضیت منسوخ ہو گئی پس وہ نفلی روزہ ہے جو چاہے رکھے اور جو چاہے ترک کرے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور عام علماء رحمھم اللہ کا ۱۲

حدثنا هارون بن اسحاق الهمداني نا عبدة بن سليمان عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت كان عاشوراء يوم تصومه قريش في الجاهلية وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصومه فلما قدم المدينة صامه وامر الناس بصيامه فلما افترض رمضان كان رمضان هو الفريضة وترك عاشوراء فمن شاء صامه ومن شاء تركه وفي الباب عن ابن مسعود وقيس بن سعد وجابر بن سمرة وابن عمر ومعاوية **قال** ابو عيسى والعمل على هذا عند اهل العلم على حديث عائشة وهو حديث صحيح لا يرون صيام عاشوراء واجبا الا من رغب في صيامه لما ذكر فيه من الفضل **باب** ما جاء في عاشوراء اي يوم هو

حدثنا هناد وابو كريب قالا نا وكيع عن حاجب بن عمر عن الحكم بن الاعرج قال انتهيت الى ابن عباس وهو متوسد رداءه في زمزم فقلت اخبرني عن يوم عاشوراء اي يوم اصومه فقال اذا رايت هلال المحرم فاعدد ثم اصبح من يوم التاسع صائما قال قلت اهكذا كان يصومه محمد صلى الله عليه وسلم قال نعم **حدثنا** قتيبة نا عبد الوارث بن يونس عن الحسن عن ابن عباس قال امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بصوم عاشوراء يوم العاشر **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح وقد اختلف اهل العلم في يوم عاشوراء فقال بعضهم يوم التاسع وقال بعضهم يوم العاشر وروي عن ابن عباس انه قال صوموا التاسع والعاشر وخالفوا اليهود وبهذا الحديث يقول الشافعي واحمد واسحاق **باب** ما جاء في صيام العشر

حدثنا هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت ما رايت النبي صلى الله عليه وسلم صائما في العشر قط **قال** ابو عيسى هكذا روى غير واحد عن الاعمش عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة وروى الثوري وغيره هذا الحديث عن منصور عن ابراهيم ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يُر صائما في العشر وروى ابو الاحوص

حدیث بیان کی ہمسے ہارون بن اسحاق ہمدانی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدہ بن سلیمان نے ہشام بن عروہ سے اُسنے روایت کی ہی اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے اُسنے کہا کہ تھا عاشورہ ایک دن کہ روزہ رکھا کرتے تھے اُسدن قریش جاہلیت مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُسدن روزہ رکھتے تھے سو جب آپ مدینہ مین تشریف لائے تو عاشورہ کے دن روزہ رکھا اور لوگون کو اُسکے رکھنے کا حکم دیا پس جب فرض کیا گیا رمضان تھا رمضان وہی فرض[1] اور چھوڑ گیا روزہ عاشورے کا سو جو شخص چاہے اُسکا روزہ رکھے اور جو چاہے ترک کرے اور اِس باب مین ابن مسعود اور قیس بن سعد اور جابر بن سمرہ اور ابن عمر اور معاویہ سے بھی روایت ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے کہ عمل اسی پر ہی نزدیک اہل علم کے اور وہ حدیث صحیح ہی کہتے ہین کہ عاشورے کا روزہ واجب نہین مگر جو رغبت کرے اُسکے روزے مین واسطے اُسکے جو ذکر کیا گیا ہی اُسمین فضیلت سے **باب** عاشورے کا بیان اور عاشورہ کس دن ہی

حدیث بیان کی ہمسے ہناد اور ابو کریب نے اُن دونون نے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے حاجب بن عمر سے اُسنے روایت کی ہی حکم بن اعرج سے اُسنے کہا کہ مین ابن عباسؓ کے پاس گیا اور وہ تکیہ لگائے ہوئے تھے چادر اپنی سے زمزم مین سو مین نے کہا کہ آپ مجھکو عاشورہ کے دن سے خبر دو کہ وہ کون دن ہی تاکہ مین روزہ رکھون سو کہا کہ جب محرم کا چاند دیکھتا ہون تو دن گنتا ہون پھر صبح کرتا ہون نانوین دن کو روزے سے مین نے کہا کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُسدن اسی طرح روزہ رکھتے تھے اُسنے کہا ہان۔

حدیث بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الوارث بن یونس نے حسن سے اُسنے روایت کی ہی ابن عباسؓ سے اُسنے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کے دن روزے کا حکم کیا یعنے دسوین دن کو **کہا** ابو عیسیٰ نے ابن عباسؓ کی یہ حدیث حسن صحیح ہی اور اہل علم کو عاشورے[2] کے دن مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ نانوان دن ہی اور بعضے کہتے ہین کہ دسوان دن ہی۔ اور ابن عباس سے مروی ہی کہ روزہ رکھو نانوین کو اور دسوین کو مخالفت کرو یہود سے اور ساتھ اسی کے قائل ہین شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** عشرہ ذی الحجہ کے روزے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے روایت کی ہی ابراہیم سے اُسنے اسود سے اُسنے عائشہ رضہ سے اُسنے کہا کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دسے ذیحجہ کے مہینے مین کبھی روزہ دار نہین دیکھا **کہا** ابو عیسیٰ نے اسی طرح روایت کی ہی بہت لوگون نے اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے اسود سے اُسنے عائشہ رضہ سے۔ اور روایت کی ہی ثوری وغیرہ نے یہ حدیث منصور سے اُسنے ابراہیم سے کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین دیکھے گئے روزے سے عشرہ ذی الحجہ مین اور روایت کی ہی ابو الاحوص نے

---

[1] یعنے جب رمضان کا روزہ فرض ہوا تو رمضان کے سوا کوئی روزہ فرض نہ رہا اور عاشورہ کی فرضیت منسوخ ہو گئی ۱۲

[2] محرم کے روزے تین درجے مین افضل یہ ہی کہ دسوین کو روزہ رکھے اور ایک دن اُس سے پہلے اور ایک دن اُس سے پیچھے اور دوسرا یہ ہی کہ نوین اور دسوین کو روزہ رکھے اور تیسرا یہ ہی کہ فقط دسوین کو روزہ رکھے ۱۲

عن منصور عن ابراهيم عن عائشة ولم يذكر فيه عن الاسود وقد اختلفوا على منصور في الحديث ورواية الاعمش اصح واوصل اسنادا قال سمعت ابا بكر محمد بن ابان يقول سمعت وكيعا يقول الاعمش احفظ لاسناد ابراهيم من منصور **باب** ما جاء في العمل في ايام العشر **حدثنا** هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن مسلم وهو ابن ابي عمران البطين عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من ايام العمل الصالح فيهن احب الى الله من هذه الايام العشر فقالوا يا رسول الله ولا الجهاد في سبيل الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا الجهاد في سبيل الله الا رجل خرج بنفسه وماله فلم يرجع من ذلك بشئ وفي الباب عن ابن عمر وابي هريرة وعبد الله بن عمرو وجابر **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن غريب صحيح **حدثنا** ابو بكر بن نافع البصري نا مسعود بن واصل عن نهاس بن قهم عن قتادة عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من ايام احب الى الله ان يتعبد له فيها من عشر ذي الحجة يعدل صيام كل يوم منها صيام سنة وقيام كل ليلة منها بقيام ليلة القدر **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث مسعود بن واصل عن النهاس وسالت محمدا عن هذا الحديث فلم يعرفه من غير هذا الوجه مثل هذا او قال قد روي عن قتادة عن سعيد بن المسيب عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسل شئ من هذا **باب** ما جاء في صيام ستة ايام من شوال **حدثنا** احمد بن منيع نا ابو معاوية نا سعد بن سعيد عن عمر بن ثابت عن ابي ايوب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صام رمضان ثم اتبعه بست من شوال فذلك صيام الدهر وفي الباب عن جابر وابي هريرة وثوبان **قال** ابو عيسى حديث ابي ايوب حديث حسن صحيح

منصور سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے عائشہ رضہ سے اور نہین ذکر کیا اُسمین واسطہ اسود کا اور اختلاف کیا ہی رواۃ نے اِس حدیث مین منصور پر اور اعمش کی روایت زیادہ صحیح ہی اور موصول زیادہ ہی اسناد مین کہا سنا مین نے ابابکر محمد بن ابان سے کہتے تھے سنا مین نے وکیع سے کہتا تھا کہ اعمش زیادہ تر یاد رکھنے والا ہی اسناد ابراہیم کی منصور سے **باب** عشرہ ذی الحجہ مین عمل کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے روایت کی مسلم سے اور وہ ابی عمران بن بطین کا بیٹا ہی اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس رضہ سے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ کوئی دن ایسا نہین کہ عمل نیک اُسمین خدا کے نزدیک بہت پیارا ہو عشرہ ذی الحجہ کے دنون سے سو لوگون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا خدا کی راہ مین لڑنا بھی انکے برابر نہین فرمایا خدا کی راہ مین لڑنا بھی انکے برابر نہین مگر وہ مرد جو نکلا ساتھ جان اپنی کے اور مال اپنے کے سو نہین پھیر لایا اُسمین سے کسی چیز کے ساتھ یعنی خدا کی راہ مین شہید ہوگیا۔ اور اِس باب مین ابن عمر اور ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو اور جابر سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس رضہ کی حدیث حسن غریب صحیح ہی **حدیث** بیان کی ہمسے ابو بکر بن نافع بصری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مسعود بن واصل نے نہاس بن قہم سے اُسنے روایت کی ہی قتادہ سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ رضہ سے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ کوئی دن ایسے نہین جنمین عبادت کرنی اللہ کو بہت پیاری ہو عشرہ ذی الحجہ سے کہ ہر دن کا روزہ اُنکے برابر ہی ساتھ روزے ایک سال کے اور ہر رات کی عبادت اُنکے برابر ہی ساتھ عبادت شب قدر کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث سے ابن مسعود بن واصل کے نہاس سے اور مین نے بخاری سے یہ حدیث پوچھی تو وہ اُسکو نہین پہچانتا تھا سوائے اِس حدیث کے مثل اسکے اور کہا کہ تحقیق روایت کیگئی ہی قتادہ سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے مرسل کوئی چیز اس سے **باب** شوال کے مہینے سے چھ روزے رکھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ رضہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سعد بن سعید نے اُسنے روایت کی ہی عمر بن ثابت سے اُسنے ابی ایوب سے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو کوئی رمضان کے روزے رکھے پھر اُس سے پیچھے چھ روزے رکھے شوال کے مہینے سے پس وہ برابر ہی ہمیشہ روزہ رکھنے کے اور اِس باب مین جابر اور ابی ہریرہ اور ثوبان سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے ابی ایوب کی حدیث حسن صحیح ہی

ف بہت حدیثون سے ثابت ہو چکا ہی کہ ان دنون مین روزہ رکھنے کی بڑی فضیلت ہی اور حضرت کا روزہ رکھنا بھی انمین ثابت ہو چکا ہی پس عائشہ رضہ کی حدیث اسکے مخالف نہین اِسلیے کہ اُنسے عدم رویت بیان کی ہی اور شاید کہ اُسکو حضرت کے اِس روزے پر اطلاع نہین یا کوئی مانع ہوگا اور اگر کوئی نذر مانے کہ مین سال کے افضل دنون مین روزہ رکھونگا تو یہی دن متعین ہونگے اور اگر کوئی سب دنون سے افضل دن کا روزہ مانے تو عرفہ متعین ہوگا اور اگر ہفتے کا افضل مانے تو جمعہ متعین ہوگا اور مختار یہ ہی کہ ذی الحجہ کے دس دن افضل ہین کہ اُسمین عرفے کے دن اور عشرہ رمضان کا افضل ہی کہ اُسمین شب قدر ہی ١٢ سلے یعنے سال کے دنون سے اور یہ شاید اسواسطے ہی کہ ہر نیکی کا بدلہ دس نیکیان ہین سو مہینا رمضان کا قائم مقام دس مہینون کا ہی اور چھ دن قائم مقام دو مہینے کے ہوے ١٢ واللہ اعلم

وقد استحب قوم صيام ستة من شوال لهذا الحديث وقال ابن المبارك هو حسن مثل صيام ثلاثة ايام من كل شهر قال ابن المبارك ويروى في بعض الحديث ويلحق هذا الصيام برمضان واختار ابن المبارك ان يكون ستة ايام من اول الشهر وقد روي عن ابن المبارك انه قال ان صام ستة ايام من شوال متفرقا فهو جائز **قال** ابو عيسى وقد روى عبد العزيز بن محمد عن صفوان بن سليم وسعد بن سعيد هذا الحديث عن عمر بن ثابت عن ابي ايوب عن النبي صلى الله عليه وسلم هذا وروى شعبة عن ورقاء بن عمر عن سعد بن سعيد هذا الحديث وسعد بن سعيد هو اخو يحيى بن سعيد الانصاري وقد تكلم بعض اهل الحديث في سعد بن سعيد من قبل حفظه

باب ما جاء في صوم ثلثة من كل شهر **حدثنا** قتيبة نا ابو عوانة عن سماك بن حرب عن ابي الربيع عن ابي هريرة قال عهد الي رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلثة ان لا انام الا على وتر وصوم ثلثة ايام من كل شهر وان اصلي الضحى **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داود انبانا شعبة عن الاعمش قال سمعت يحيى بن بسام يحدث عن موسى بن طلحة قال سمعت ابا ذر يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ابا ذر اذا صمت من الشهر ثلثة ايام فصم ثلث عشرة واربع عشرة وخمس عشرة وفي الباب عن ابي قتادة وعبد الله بن عمرو وقرة بن اياس المزني وعبد الله بن مسعود وابي عقرب وابن عباس وعائشة وقتادة بن ملحان وعثمان بن ابي العاص وجرير **قال** ابو عيسى حديث ابي ذر حديث حسن وقد روي في بعض الحديث ان من صام ثلاثة ايام من كل شهر كان كمن صام الدهر **حدثنا** هناد نا ابو معاوية عن عاصم الاحول عن ابي عثمان عن ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صام من كل شهر ثلثة ايام فذلك صيام الدهر فانزل الله تبارك وتعالى تصديق ذلك في كتابه من جاء بالحسنة فله عشر امثالها اليوم بعشرة ايام **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن **قال** ابو عيسى وقد روى شعبة هذا الحديث عن ابي شمر وابي التياح عن ابي عثمان وقال عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم

اور ایک جماعت کہتی ہے کہ شوال کے چھ روزے رکھنے مستحب ہیں واسطے اس حدیث کے اور ابن مبارک نے کہا کہ وہ بہتر ہیں مثل روزہ تین دنوں کے ہر مہینے اور ابن مبارک نے کہا کہ بعض حدیثوں میں مروی ہے کہ یہ روزے رمضان کے ساتھ ملحق ہیں اور اختیار کیا ہے ابن مبارک نے کہ یہ چھ روزے مہینے کے اول سے رکھے جاویں۔ اور ابن مبارک سے یہ بھی مروی ہے کہ اگر شوال سے چھ روزے متفرق رکھے تو یہ بھی جائز ہے۔ کہا ابوعیسی نے اور تحقیق روایت کی ہے عبدالعزیز بن محمد نے صفوان بن سلیم اور سعد بن سعید سے یہ حدیث عمر بن ثابت سے اسنے روایت کی ہے ابی ایوب سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اور روایت کی ہے شعبہ نے ورقا بن عمر سے اسنے سعد بن سعید سے یہ حدیث اور سعد بن سعید یحیی بن سعید انصاری کا بھائی ہے اور بعض اہل حدیث نے سعد بن سعید میں کلام کی ہے اسکے حفظ کی وجہ سے یعنی اسکی یادداشت اچھی نہیں۔

باب ہر مہینے سے تین روزے رکھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اسنے کہا خبر دی ہمکو ابوعوانہ نے سماک بن حرب سے اسنے روایت کی ہے ابی ربیع سے اسنے ابی ہریرہ رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے عہد لیا تھا تین کاموں کا ایک یہ کہ نہ خواب کروں میں مگر وتر پڑھ کے[1] دوسرا یہ کہ روزے تین دن کے ہر مہینے میں رکھوں تیسرا یہ کہ نماز پڑھوں چاشت کی **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اسنے کہا خبر دی ہمکو ابوداؤد نے اسنے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے اعمش سے اسنے کہا سنا میں نے یحیی بن بسام سے حدیث بیان کرتا تھا موسی بن طلحہ سے اسنے کہا سنا میں نے ابا ذر سے کہتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر جس وقت کہ روزہ رکھا چاہتا ہے تو مہینے سے تین دن پس روزہ رکھ تیرھویں اور چودھویں اور پندرھویں کو اور اس باب میں ابی قتادہ اور عبداللہ بن عمرو اور قرہ بن ایاس مزنی اور عبداللہ بن مسعود اور ابی عقرب اور ابن عباس اور عائشہ اور قتادہ بن ملحان اور عثمان بن ابی العاص اور جریر سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسی نے ابوذر کی حدیث حسن ہے اور بعض حدیث میں یہ مروی ہے کہ جو روزہ رکھے تین دن ہر مہینے سے ہوگا مانند اس شخص کے جو روزہ رکھے ہمیشہ **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اسنے کہا خبر دی ہمکو ابومعاویہ نے عاصم احول سے اسنے روایت کی ہے ابی عثمان سے اسنے ابی ذر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی روزہ رکھے تین دن ہر مہینے سے تو یہ برابر ہے ہمیشہ روزہ رکھنے کے سو خدا بابرکت اور بلند نے اتاری تصدیق اسکی اپنی کتاب میں کہ جو کوئی ایک نیکی لاوے تو اسکو اسکے بدلے دس گنا ثواب ملیگا ایک دن برابر دس دن کے ہے کہا ابوعیسی نے یہ حدیث حسن ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث شعبہ سے اسنے روایت کی ابی شمر اور ابی التیاح سے اسنے ابی عثمان سے اور کہا ابوہریرہ سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

---

[1] جس شخص کو پچھلی رات میں جاگنے کی امید نہ ہو اسکو مستحب ہے کہ وتر پڑھکر سوئے اور جسکو امید ہو اسکے لیے افضل ہے کہ پچھلی رات وتر پڑھے اور ستا تھا ابوہریرہ علم حدیث میں مشغول رہتے تھے اسواسطے آپ نے انکو وصیت کی کہ سونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کریں ۱۲ واللہ اعلم بالصواب

حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داود نا شعبة عن يزيد الرشك قال سمعت معاذة قالت قلت لعائشة اكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم ثلثة ايام من كل شهر قالت نعم قلت من ايه كان يصوم قالت كان لا يبالي من ايه صام قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح قال ويزيد الرشك هو يزيد الضبعي وهو يزيد القاسم وهو القسام والرشك هو القسام في لغة اهل البصرة **باب** ما جاء في فضل الصوم حدثنا عمران بن موسى القزاز البصري نا عبد الوارث بن سعيد نا علي بن زيد عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ربكم يقول كل حسنة بعشر امثالها الى سبعمائة ضعف والصوم لي وانا اجزي به والصوم جنة من النار ولخلوف فم الصائم اطيب عند الله من ريح المسك وان جهل على احدكم جاهل وهو صائم فليقل اني صائم وفي الباب عن معاذ بن جبل وسهل بن سعد وكعب بن عجرة وسلامة بن قيصر وبشير بن الخصاصية واسم بشير زحم بن معبد والخصاصية هي امه قال ابو عيسى وحديث ابي هريرة حديث حسن غريب من هذا الوجه حدثنا محمد بن بشار نا ابو عامر العقدي عن هشام بن سعد عن ابي حازم عن سهل بن سعد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال في الجنة باب يدعى الريان يدعى له الصائمون فمن كان من الصائمين دخله ومن دخله لم يظمأ ابدا قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح غريب حدثنا قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للصائم فرحتان فرحة حين يفطر وفرحة حين يلقى ربه قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في صوم الدهر حدثنا قتيبة واحمد بن عبدة الضبي قالا نا حماد بن زيد عن غيلان بن جرير عن عبد الله بن معبد عن ابي قتادة قال قيل يا رسول الله كيف بمن صام الدهر قال لا صام ولا افطر او لم يصم ولم يفطر

حدیث بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو داؤد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے یزید رشک سے اُسنے کہا سنا مین نے معاذہ سے اُسنے کہا کہ مین نے عائشہ سے کہا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے تین دن ہر مہینے سے اُسنے کہا ہان مین نے کہا کس دن سے روزہ رکھتے تھے اُسنے کہا نہ پرواہ کرتے تھے کہ کس دن[ف] سے روزہ رکھین کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کہا کہ یزید رشک وہ یزید ضبعی ہے اور وہ یزید قاسم اور قسام ہے اور اہل بصرہ کی لغت مین رشک قسام کو کہتے ہین **باب** روزہ کی فضیلت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے عمران بن موسے قزاز البصری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدالوارث بن سعید نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو علی بن زید نے سعید بن مسیب سے اُسنے روایت کی ابوہریرہ رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق رب تمھارا فرماتا ہے کہ ہر نیکی کے بدلے دس گنا ثواب ملیگا سات سو تک اور روزہ خاص میرے لیے ہے اور مین ہی اُسکا بدلہ[ف] دونگا اور روزہ ڈھال ہے گناہ سے اور البتہ بو منھ روزہ دار کی خوشتر ہے نزدیک اللہ کے بو مشک سے اور اگر جہالت کرے ایک تمہارے پر کوئی جاہل یعنے بُرا کہے گالی دیوے تو چاہیے کہ کہے کہ مین روزہ دار ہون اور اس باب مین معاذ بن جبل اور سہل بن سعد اور کعب بن عجرہ اور سلامہ بن قیصر اور بشیر بن خصاصیہ سے بھی روایت ہے اور نام بشیر کا زحم بن معبد ہے اور خصاصیہ اُسکی مان ہے کہا ابو عیسی نے ابوہریرہ کی حدیث حسن غریب ہے اس طریق سے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو عامر عقدی نے ہشام بن سعد سے اُسنے روایت کی ابی حازم سے اُسنے سہل بن سعد سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت مین ایک دروازہ ہے کہا جاتا ہے اُسکو ریان اُسکے لیے روزہ دارون کو بلایا جاویگا سو جو کوئی روزہ دارون سے ہوگا وہ اُسمین داخل ہوگا اور جو اُسمین داخل ہوگا وہ کبھی پیاسا نہوگا کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدالعزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے روایت کی ہے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ دار کے لیے دو خوشیان ہین ایک خوشی نزدیک افطار کرنے روزہ کے اور ایک خوشی وقت ملاقات رب اپنے کے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** تمام عمر روزہ رکھنے کے بیان مین **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ اور احمد بن عبدہ ضبی نے اُن دونون نے کہا خبر دی ہمکو حماد بن زید نے غیلان بن جریر سے اُسنے روایت کی ہے عبداللہ بن معبد سے اُسنے ابی قتادہ سے اُسنے کہا کہ کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا حضرت وہ کس طرح ہے وہ شخص جو ہمیشہ روزہ رکھے فرمایا نہ اُسنے روزہ رکھا[ف] اور نہ افطار کیا

ف یعنے کوئی دن مقرر نہ کرتے تھے جب چاہتے روزہ رکھتے ہوتے ف یعنے اُسکا بدلا مین ہی جانتا ہون یعنی ثواب اُسکا بے نہایت ہے کہ مقدار اُسکا سوائے خدا کے کوئی نہین جانتا اور یہ فضیلت روزہ کی دو سبب سے ہے ایک یہ کہ روزہ پوشیدہ ہوتا ہے لوگون سے بخلاف تمام عبادتون کے کہ وہ ایسی نہین پس یہ ریا سے خالص ہے دوسرے روزہ مین نفس کشی ہے اور بھوک و پیاس سے صبر کرنا پڑتا ہے اور اور عبادتون مین حاصل نہین ۱۲ ف اسکے معنی مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ یہ بددعا ہے واسطے اُسکے تاکہ ایسے فعل سے باز رہے اور ظاہر یہ اخبار ہے کہ اُسکا روزہ ظاہر مین نہین اور باطن مین اسواسطے نہین کہ سنت کے مخالف ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اسمین ایام ممنوعہ کا روزہ لازم آتا ہے اور وہ حرام ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اسمین ضرر ہے اکثر اوقات آدمی اس سے ہلاک ہوتا ہے اور جہاد وغیرہ حقوق سے باز
باز رہتا ہے ۱۲ ع ح واللہ اعلم بالصواب

وفی الباب عن عبد اللہ بن عمرو وعبد اللہ بن الشخیر وعمران بن حصین وابی موسی قال ابو عیسی حدیث ابی قتادۃ حدیث حسن وقد کرہ قوم من اھل العلم صیام الدھر وقالوا انما یکون صیام الدھر اذا لم یفطر یوم الفطر ویوم الاضحی وایام التشریق فمن افطر فی ھذہ الایام فقد خرج من حد الکراھیۃ ولا یکون قد صام الدھر کلہ ھکذا روی عن مالک بن انس وھو قول الشافعی وقال احمد واسحاق نحوا من ھذا وقالا لا یجب ان یفطر ایاما غیر ھذہ الخمسۃ الایام التی نھی عنھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفطر ویوم الاضحی وایام التشریق **باب** ماجاء فی سرد الصوم **حدثنا** قتیبۃ نا حماد بن زید عن ایوب عن عبد اللہ بن شقیق قال سألت عائشۃ عن صیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان یصوم حتی نقول قد صام ویفطر حتی نقول قد افطر وما صام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شھرا کاملا الا رمضان وفی الباب عن انس وابن عباس **قال** ابو عیسی حدیث عائشۃ حدیث حسن صحیح **حدثنا** علی بن حجر نا اسمعیل بن جعفر عن حمید عن انس بن مالک انہ سئل عن صوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان یصوم من الشھر حتی یری انہ لا یرید ان یفطر منہ ویفطر حتی یری انہ لا یرید ان یصوم منہ شیئا فکنت لا تشاء ان تراہ من اللیل مصلیا الا رأیتہ مصلیا ولا نائما الا رأیتہ نائما **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ھناد نا وکیع عن مسعر وسفیان عن حبیب بن ابی ثابت عن ابی العباس عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصوم صوم اخی داود کان یصوم یوما ویفطر یوما ولا یفر اذا لاقی **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح وابو العباس ھو الشاعر الاعمی واسمہ السائب بن فروخ وقال بعض اھل العلم افضل الصیام ان یصوم یوما ویفطر یوما ویقال ھذا ھو اشد الصیام **باب** ماجاء فی کراھیۃ الصوم یوم الفطر ویوم النحر **حدثنا** قتیبۃ نا عبد العزیز بن محمد عن عمرو بن یحیی عن ابیہ عن ابی سعید الخدری

اور اس باب میں عبد اللہ بن عمرو اور عبد اللہ بن شخیر اور عمران بن حصین اور ابی موسی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے قتادہ کی یہ حدیث حسن ہے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ ہمیشہ روزہ رکھنا مکروہ ہے اور کہتے ہیں کہ سوا اسکے نہیں ہمیشہ کا روزہ اُسوقت لازم ہوتا ہے جبکہ عید فطر اور قربانی کے دن اور تشریق کے دنوں میں سے روزہ نہ کھولے سو جو شخص کہ ان دنوں میں روزہ افطار کرے پس تحقیق وہ نکلا حد کراہت سے اور اُسنے ہمیشہ روزہ نہیں رکھا یہی مروی ہے مالک بن انس سے اور یہی قول ہے امام شافعی کا۔ اور احمد اور اسحاق نے کہا ہے مثل اُسکے اور کہا دونوں نے کہ ان دنوں کے سوا اور دنوں میں روزہ کھولنا واجب نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنسے منع فرمایا ہے اور وہ پانچ دن یہ ہیں عید فطر کا دن اور عید قربان کا دن اور تشریق کے دن **باب** پے درپے روزہ رکھنے کے بیان میں **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن شقیق سے اُسنے کہا میں نے عائشہؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ پوچھا اُسنے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے یہاں تک کہ کہتے ہم کہ نہ افطار کرینگے اور افطار کرتے یہاں تک کہ کہتے ہم کہ نہ روزہ رکھینگے اور نہیں روزہ رکھا حضرتؐ نے پورا مہینا کبھی مگر رمضان میں۔ اور اس باب میں انس اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے کہ عائشہ رضؓ کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسماعیل بن جعفر نے حمید سے اُسنے روایت کی ہے انس بن مالک سے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے سے پوچھے گئے اُنہوں نے کہا کہ تھے حضرتؐ روزے رکھتے مہینے سے یہاں تک کہ گمان کیا جاتا تھا کہ آپ افطار کا ارادہ نہیں کرینگے اور افطار کرتے تھے یہاں تک کہ گمان کیا جاتا تھا کہ آپ نہیں ارادہ رکھتے یہ کہ روزہ رکھیں اُس سے کچھ پس نہ چاہتا تھا تو یہ کہ دیکھے تو اُنکو رات سے نماز پڑھنے والا مگر کہ دیکھے تو اُنکو نماز پڑھنے والا اور نہ دیکھے تو اُنکو سونے والا مگر یہ کہ دیکھے تو اُنکو سونے والا۔ کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے مسعر اور سفیان سے اُسنے روایت کی حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے ابی العباس سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین روزہ روزہ بھائی داؤد کا ہے کہ روزہ رکھتے تھے ایک دن اور افطار کرتے تھے ایک دن اور نہ بھاگتے جب ملتے دشمن سے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو العباس شاعر اعمی ہے اور نام اُسکا سائب بن فروخ ہے اور بعض اہل علم نے کہا کہ افضل روزہ یہ ہے کہ روزہ رکھے ایک دن اور افطار کرے ایک دن اور کہا جاتا ہے کہ یہ بہت سخت روزہ ہے **باب** عید فطر کے دن اور قربانی کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد العزیز بن محمد نے عمرو بن یحیے سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے ابی سعید خدری سے

قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صيامين صيام يوم الاضحى ويوم الفطر وفي الباب عن عمر وعلي وعائشة وابي هريرة
وعقبة بن عامر وانس قال ابوعيسى حديث ابي سعيد حديث حسن صحيح والعمل عليه عند اهل العلم قال ابوعيسى
وعمرو بن يحيى هو ابن عمارة بن ابي الحسن المازني المدني وهو ثقة روى عنه سفيان الثوري وشعبة ومالك بن انس
حدثنا محمد بن عبد الملك ابن ابي الشوارب نا يزيد بن زريع نا معمر عن الزهري عن ابي عبيد مولى عبد الرحمن
بن عوف قال شهدت عمر بن الخطاب في يوم نحر بدأ بالصلوة قبل الخطبة ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم ينهى عن صوم هذين اليومين اما يوم الفطر ففطركم من صومكم وعيد للمسلمين واما يوم الاضحى فكلوا من لحوم نسككم
قال ابوعيسى هذا حديث صحيح وابوعبيد مولى عبد الرحمن ابن عوف اسمه سعد ويقال له مولى عبد الرحمن بن ازهر
ايضا وعبد الرحمن بن ازهر هو ابن عم عبد الرحمن بن عوف **باب** ما جاء في كراهية صوم ايام التشريق حدثنا
هناد نا وكيع عن موسى بن علي عن ابيه عن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم عرفة ويوم النحر
وايام التشريق عيدنا اهل الاسلام وهي ايام اكل وشرب وفي الباب عن علي وسعد وابي هريرة وجابر ونبيشة وبشر بن سحيم
وعبد الله بن حذافة وانس وحمزة بن عمرو الاسلمي وكعب بن مالك وعائشة وعمرو بن العاص وعبد الله بن عمرو
قال ابوعيسى حديث عقبة بن عامر حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم يكرهون صيام ايام التشريق الا ان
قوما من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم رخصوا للمتمتع اذا لم يجد هديا ولم يصم في العشر ان يصوم ايام
التشريق وبه يقول مالك بن انس والشافعي واحمد واسحاق قال ابوعيسى واهل العراق يقولون موسى ابن علي بن رباح
واهل مصر يقولون موسى بن علي وقال سمعت قتيبة يقول سمعت الليث بن سعد يقول قال موسى بن علي لا اجعل احدا
في حل صغر اسم ابي **باب** ما جاء في كراهية الحجامة للصائم حدثنا محمد بن رافع النيسابوري ومحمود بن غيلان ويحيى بن موسى

اُنسے کہا کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو روزے سے قربانی کے دن روزہ رکھنے سے اور عید فطر کے دن روزہ رکھنے سے اور اس باب میں عمر اور
علی اور عائشہ اور ابی ہریرہ اور عقبہ بن عامر اور انس سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوسعید کی حسن صحیح ہے اور عمل اسیر ہے نزدیک اہل علم کے کہا
ابوعیسیٰ نے اور عمرو بن یحییٰ وہ عمارہ بن ابی الحسن مازنی مدینی ہے اور ثقہ ہے روایت کی ہے اُس سے سفیان ثوری اور شعبہ اور مالک بن انس نے **حدیث**
بیان کی ہمسے محمد بن عبدالملک بن ابی الشوارب نے اُنسے کہا خبر دی ہمکو یزید بن زریع نے اُنسے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے اُنسے روایت کی ابی عبید
مولے عبدالرحمان بن عوف سے اُنسے کہا کہ میں قربانی کے دن عمر بن خطاب رض کے پاس حاضر ہوا۔ شروع کیا اُنسے نماز کو خطبے سے پہلے پھر کہا کہ میں نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے منع فرماتے تھے روزے سے ان دونوں دنوں کے لیکن عید فطر کا دن تو تمہارا افطار کرنا ہے روزے سے تمہارے سے اور عید ہے
واسطے مسلمانوں کے اور لیکن قربانی کا دن پس کھاؤ گوشت اپنی قربانیوں کا کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوعبید غلام آزاد شدہ عبدالرحمن بن
عوف کا ہے اور نام اُسکا سعد ہے اور کہا جاتا ہے اُسکو مولے عبدالرحمان بن ازہر بھی اور وہ عبدالرحمن بن عوف کے چچا کا بیٹا ہے **باب** تشریق[1] کے
دنوں میں روزہ کی کراہیت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُنسے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے موسیٰ بن علی سے اُنسے روایت کی اپنے باپ سے اُنسے
عقبہ بن عامر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرفے کا دن اور قربانی کا دن اور تشریق کے دن ہم اہل اسلام کی عید ہے اور وہ دن
کھانے پینے کے ہیں اور اس باب میں علی اور سعد اور ابی ہریرہ اور جابر اور نبیشہ اور بشر بن سحیم اور عبداللہ بن حذافہ اور انس اور حمزہ بن عمرو اسلمی اور کعب بن مالک اور
عائشہ اور عمرو بن عاص اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے عقبہ بن عامر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسیر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ
تشریق کے دنوں میں روزہ رکھنا مکروہ ہے مگر یہ کہ ایک قوم نے نبی صلعم کے اصحاب اور سوا اُنکے متمتع کے لیے جب وہ نہ پاوے اور روزہ عشرہ ذی الحجہ کا نہ رکھے تو رخصت دی ہے
کہ ایام تشریق میں روزہ رکھے اور ساتھ اسی کے قائل ہیں مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحق کہا ابوعیسیٰ نے کہ عراق والے موسیٰ بن علی بن رباح کہتے ہیں یعنی ساتھ زبر لام کے
اور مصر والے موسیٰ بن علی کہتے ہیں یعنی ساتھ زیر لام کے اور کہا سنا میں نے قتیبہ سے کہتا تھا سنا میں نے لیث بن سعد سے کہ موسیٰ بن علی نے کہا میں کسی کو حلال نہیں کرتا کہ میرے باپ کے
اسم کو مصغر کرے **باب** روزہ دار کو سینگی کھچوانا مکروہ ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن رافع نیشاپوری اور محمود بن غیلان اور یحییٰ بن موسیٰ نے

[1] تشریق کے دن تین ہیں ذی الحجہ کی گیارھویں اور بارھویں اور تیرھویں اور انکو تشریق کے دن اسلیے کہتے ہیں کہ اُنمیں قربانی کا گوشت سورج میں سکھاتے ہیں ۱۲ ف

قالوا انا عبد الرزاق عن معمر عن يحيى بن ابي كثير عن ابراهيم بن عبد الله بن قارظ عن السائب بن يزيد عن رافع بن خديج عن النبي صلى الله عليه وسلم قال افطر الحاجم والمحجوم وفي الباب عن سعد وعلي وشداد بن اوس وثوبان واسامة بن زيد وعائشة ومعقل بن يسار ويقال معقل ابن سنان وابي هريرة وابن عباس وابي موسى وبلال قال ابو عيسى حديث رافع بن خديج حديث حسن صحيح وذكر عن احمد ابن حنبل انه قال اصح شئ في هذا الباب حديث رافع بن خديج وذكر عن علي بن عبد الله انه قال اصح شئ في هذا الباب حديث ثوبان وشداد بن اوس لان يحيى بن ابي كثير روى عن ابي قلابة الحديثين جميعا حديث ثوبان وحديث شداد بن اوس وقد كره قوم من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم الحجامة للصائم حتى ان بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم احتجم بالليل منهم ابو موسى الاشعري وابن عمر وبهذا يقول ابن المبارك قال ابو عيسى وسمعت اسحاق بن منصور يقول قال عبد الرحمن بن مهدي من احتجم وهو صائم فعليه القضاء قال اسحاق بن منصور وهكذا قال احمد بن حنبل واسحاق بن ابراهيم قال ابو عيسى واخبرني الحسن بن محمد الزعفراني قال قال الشافعي قد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه احتجم وهو صائم وروي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال افطر الحاجم والمحجوم ولا اعلم احدا من هذين الحديثين ثابتا ولو توقى رجل الحجامة وهو صائم كان احب الي وان احتجم وهو صائم لم ار ذلك ان يفطره قال ابو عيسى هكذا كان قول الشافعي ببغداد واما بمصر فمال الى الرخصة ولم ير بالحجامة باسا واحتج ان النبي صلى الله عليه وسلم احتجم في حجة الوداع وهو محرم صائم

انہوں نے کہا خبر دی ہمکو عبدالرزاق نے معمر سے اُسنے روایت کی یحییٰ بن ابی کثیر سے اُسنے ابراہیم بن عبداللہ بن قارظ سے اُسنے سائب بن یزید سے اُسنے رافع بن خدیج سے اُسنے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ توڑ ڈالا سینگی کھینچنے والے اور کھنچوانے والے نے اور اس باب میں سعد اور علی اور شداد بن اوس اور ثوبان اور اسامہ بن زید اور عائشہ اور معقل بن یسار سے (اور کہا جاتا ہے معقل بن سنان) اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابی موسیٰ اور بلال سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ رافع بن خدیج کی حدیث حسن صحیح ہے اور احمد بن حنبل سے منقول ہے کہ اصح چیز اس باب میں رافع بن خدیج کی حدیث ہے اور علی بن عبد اللہ سے مذکور ہے کہ صحیح چیز اس باب میں ثوبان کی حدیث ہے اور شداد بن اوس کی اسواسطے کہ یحییٰ بن ابی کثیر نے روایت کی ہے ابی قلابہ سے دونوں حدیثیں ایک ہی جگہ حدیث ثوبان کی اور حدیث شداد بن اوس کی اور ایک جماعت اہل علم کی اصحاب وغیرہ سے کہتی ہے کہ روزہ دار کو سینگی لگوانی مکروہ ہے یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب رات میں سینگی لگواتے تھے انہیں میں سے ہیں ابو موسیٰ اشعری اور ابن عمر اور ساتھ اسی کے قائل ہے ابن مبارک کہا ابو عیسیٰ نے میں نے اسحاق بن منصور سے سنا کہتا تھا کہ عبدالرحمان بن مہدی نے کہا کہ جو کوئی سینگی لگوالے اور وہ روزہ دار ہو تو اسپر قضا ہے اسحق بن منصور نے کہا اسی طرح کہا ہے احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم نے کہا ابو عیسیٰ نے اور خبر دی مجھکو حسن بن محمد زعفرانی نے اُسنے کہا کہ امام شافعی نے کہا کہ روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے سینگی لگوائی اور وہ روزہ دار تھے اور روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ روزہ توڑ ڈالا سینگی کھینچنے والے اور کھنچوانے والے نے اور میں ان دونوں حدیثوں سے کسی کو ثابت نہیں جانتا اور اگر روزہ دار آدمی سینگی لگوانے سے بچے تو وہ میرے نزدیک بہت پیارا ہے اور اگر سینگی لگوائے اور وہ روزہ دار ہو تو میں نہیں دیکھتا کہ یہ روزہ کو توڑ ڈالے یعنے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ کہا ابو عیسیٰ نے کہ شافعی رح کا قول بغداد میں اسی طرح تھا کہ سینگی سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور لیکن جب مصر میں آئے تو رخصت کی جانب میل کی اور کہا کہ سینگی سے کچھ ڈر نہیں اور حجت پکڑی ساتھ اسکے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں سینگی لگوائی اور آپ محرم اور روزہ دار تھے

ف ایک جماعت اماموں کی اس حدیث کی طرف گئی ہے کہتے ہیں کہ دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور یہ قول ہے امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا اور بعضے کہتے ہیں کہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا مگر مکروہ ہے یہ قول مسروق اور حسن اور ابن سیرین رحمہم اللہ کا ہے اور کہتے ہیں کہ یہ حدیث زجر اور تنبیہ پر محمول ہے۔ اور اکثر امام کہتے ہیں کہ سینگی میں کچھ ڈر نہیں یہ قول امام شافعی اور مالک اور اصحاب ابی حنیفہ رحمہم اللہ کا ہے دلیل انکی وہ حدیث ہے جو ابن عباس رض سے بروایت صحیح مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی اور آپ محرم اور روزہ دار تھے ۱۲
واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

باب ماجاء من الرخصة فی ذلك **حدثنا** بشر بن هلال البصری نا عبد الوارث بن سعيد نا ايوب عن عكرمة
عن ابن عباس قال احتجم رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو محرم صائم **قال** ابوعيسى هذا حديث صحيح هكذا روى
وهيب نحو رواية عبد الوارث وروى اسمعيل بن ابراهيم عن ايوب عن عكرمة مرسلا ولم يذكر فيه عن ابن عباس
حدثنا ابوموسى محمد بن المثنى نا محمد بن عبد الله الانصاری عن حبيب بن الشهيد عن ميمون بن مهران عن ابن عباس ان
النبي صلى الله عليه وسلم احتجم وهو صائم **قال** ابوعيسى هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه **حدثنا** احمد بن منيع
نا عبد الله بن ادريس عن يزيد بن ابي زياد عن مقسم عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم احتجم فيما بين مكة والمدينة
وهو محرم صائم وفي الباب عن ابي سعيد وجابر وانس **قال** ابوعيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح وقد ذهب بعض
اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم الى هذا الحديث ولم يروا بالحجامة للصائم باسا وهو قول سفيان الثوری
ومالك بن انس والشافعی **باب** ماجاء فی كراهية الوصال فی الصيام **حدثنا** نصر بن علی الجهضمی نا بشر بن المفضل وخالد
بن الحارث عن سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تواصلوا قالوا فانك تواصل يا
رسول الله قال انی لست كاحدكم ان ربی يطعمنی ويسقينی وفي الباب عن علی وابی هريرة وعائشة وابن عمر وجابر وابی سعيد
وبشير بن الخصاصية **قال** ابوعيسى حديث انس حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم كرهوا الوصال فی الصيام
وروى عن عبد الله بن الزبير انه كان يواصل الايام ولا يفطر **باب** ماجاء فی الجنب يدركه الفجر وهو يريد الصوم **حدثنا**
قتيبة نا الليث عن ابن شهاب عن ابي بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام قال اخبرتنی عائشة وام سلمة زوجا النبي صلى الله
عليه وسلم كان يدركه الفجر

باب روزہ میں سینگی لگوانی جائز ہے۔ **حدیث** بیان کی ہمسے بشر بن ہلال نے اُنسے کہا خبر دی ہمکو
عبد الوارث بن سعید نے اُنسے کہا خبر دی ہمکو ایوب نے عکرمہ سے اُنسے روایت کی ہے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی اور
آپ محرم اور روزہ دار تھے کہا ابوعیسیٰ نے کہ یہ حدیث صحیح ہے اسی طرح روایت کی ہے وہیب نے مثل عبد الوارث کے اور روایت کی ہے اسماعیل بن
ابراہیم نے ایوب سے اُنسے عکرمہ سے مرسل اور نہیں ذکر کیا اُسمیں واسطہ ابن عباس کا **حدیث** بیان کی ہمسے ابوموسیٰ محمد بن مثنی نے اُنسے کہا خبر
دی ہمکو محمد بن عبد اللہ انصاری نے حبیب بن شہید سے اُنسے میمون بن مہران سے اُنسے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی
اور آپ روزہ دار تھے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے اس وجہ سے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُنسے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ
بن ادریس نے یزید بن ابی زیاد سے اُنسے روایت کی ہے مقسم سے اُنسے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے اور مدینے کے درمیان سینگی لگوائی
اور آپ محرم اور روزہ دار تھے اور اس باب میں ابی سعید اور جابر اور انس سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور
بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اِس حدیث کی طرف گئے ہیں کہتے ہیں کہ روزہ دار کو سینگی لگوانے میں کچھ ڈر نہیں اور یہی قول ہے
سفیان ثوری اور مالک بن انس اور شافعی کا **باب** روزہ میں وصال[1] کرنا مکروہ ہے **حدیث** بیان کی ہمسے نصر بن علی جہضمی نے اُنسے کہا خبر دی ہمکو
بشر بن مفضل اور خالد بن حارث نے سعید بن ابی عروبہ سے اُنسے روایت کی ہے قتادہ سے اُنسے انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طے کا
روزہ نہ رکھو اصحاب نے عرض کی کہ آپ طے کا روزہ رکھتے ہیں یا رسول اللہ فرمایا کہ میں نہیں ہوں مثل ایک تمہارے کے کہ مقرر میرا رب کھلاتا ہے مجھکو اور پلاتا ہے اور
اس باب میں علی اور ابی ہریرہ اور عائشہ اور ابن عمر اور جابر اور ابی سعید اور بشیر بن خصاصیہ سے روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے انس کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر
نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں کہ روزہ میں وصال کرنا مکروہ ہے اور روایت ہے عبد اللہ بن زبیر سے کہ وہ کئی دن روزے میں وصال کرتے تھے اور افطار نہیں
کرتے تھے **باب** اگر کسی کو نہانے کی حاجت ہو اور اسکو فجر ہو جاوے اور وہ روزہ کا ارادہ رکھتا ہو تو کیا کرے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُنسے
کہا خبر دی ہمکو لیث نے ابن شہاب سے اُنسے روایت کی ابی بکر بن عبد الرحمان بن حارث بن ہشام سے اُنسے کہا خبر دی مجھکو عائشہ اور ام سلمہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں نے کہ تھے حضرت پاتے اُنکو فجر

[1] وصال اسکو کہتے ہیں کہ دو روزے یا زیادہ رکھے اسطرح کہ درمیان میں افطار نکرے اور اسکو طے کے روزے بھی کہتے ہیں اور ایسے روزہ کی ممانعت نہیں ۱۲

وهو جنب من اهله ثم يغتسل فيصوم **قال** ابو عيسى حديث عائشة وام سلمة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم وهو قول سفيان الثوري والشافعي واحمد واسحاق وقد قال قوم من التابعين اذا اصبح جنبا يقضي ذلك اليوم والقول الاول اصح **باب** ماجاء في اجابة الصائم الدعوة **حدثنا** ازهر بن مروان البصري نا محمد بن سواء نا سعيد بن ابي عروبة عن ايوب عن محمد بن سيرين عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا دُعي احدكم الى طعام فليجب فان كان صائما فليصلّ يعني الدعاء **حدثنا** نصر بن علي نا سفيان بن عيينة عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا دعي احدكم وهو صائم فليقل اني صائم **قال** ابو عيسى فكلا الحديثين في هذا الباب عن ابي هريرة حسن صحيح **باب** ماجاء في كراهية صوم المرأة الا باذن زوجها **حدثنا** قتيبة ونصر بن علي قالا نا سفيان بن عيينة عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تصوم المرأة وزوجها شاهد يوما من غير شهر رمضان الا باذنه وفي الباب عن ابن عباس وابي سعيد **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح وقد روى هذا الحديث عن ابي الزناد عن موسى بن ابي عثمان عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم **باب** ماجاء في تاخير قضاء رمضان **حدثنا** قتيبة نا ابو عوانة عن اسمعيل السدي عن عبد الله البهي عن عائشة قالت ماكنت اقضي مايكون علي من رمضان الا في شعبان حتى توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد رواه يحيى بن سعيد الانصاري عن ابي سلمة عن عائشة رض نحو هذا **باب** ماجاء في فضل الصائم اذا اكل عنده

اور آپ کو نہانے کی حاجت ہوتی اپنے اہل کی وجہ سے پھر غسل کرتے اور روزہ رکھتے **کہا** ابو عیسیٰ نے کہ عائشہ اور ام سلمہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اور یہی قول ہے سفیان اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور تحقیق کہا ہے ایک جماعت نے تابعین سے کہ جب جنابت کی حالت میں صبح ہو جاوے تو یہ دن قضا کرے اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے **باب** روزہ دار کو دعوت قبول کرنے کا کیا حکم ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ازہر بن مروان بصری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن سواء نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سعید بن ابی عروبہ نے ایوب سے اُسنے روایت کی ہے محمد بن سیرین سے اُسنے ابی ہریرہ رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بُلایا جاوے ایک تمہارا طرف طعام کے پس چاہیے کہ قبول کرے سو اگر ہو وے روزہ دار تو نماز پڑھے یعنے دعا کرے واسطے اہل دعوت کے ساتھ مغفرت اور برکت کے **حدیث** بیان کی ہمسے نصر بن علی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے ابی زناد سے اُسنے روایت کی اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بُلایا جاوے ایک تمہارا طرف کھانے کے اور وہ روزہ دار ہو تو چاہیے کہ کہے کہ میں روزہ دار ہوں **کہا** ابو عیسیٰ نے دونوں حدیثیں اس باب میں ابو ہریرہ سے حسن صحیح ہیں **باب** عورتوں کو نفلی روزہ رکھنا منع ہے مگر ساتھ اذن خاوند اپنے کے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ اور نصر بن علی نے اُن دونوں نے کہا کہ خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے ابی زناد سے اسنے روایت کی اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ روزہ رکھے عورت کسی دن اور خاوند اُسکا موجود ہو مگر اذن اُسکے سے سوا مہینے رمضان کے اور اس باب میں ابن عباس اور ابی سعید سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے ابی ہریرہ رض کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث ابی زناد سے اُسنے موسیٰ بن ابی عثمان سے اسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** روزہ رمضان کی قضا میں تاخیر کرلی درست ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو عوانہ نے اسمٰعیل سدی سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بہی سے اُسنے روایت کی عائشہ رض سے کہ نہ قضا کرتی تھی میں وہ روزے جو ہوتے مجھپر رمضان سے مگر شعبان میں یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کیا ہے اسکو یحییٰ بن سعید انصاری نے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے عائشہ سے مثل اسکے **باب** روزہ دار کی فضیلت کا بیان جبکہ کھایا جاوے نزدیک اُسکے

ف۱ آپ کو نہانے کی حاجت ہوتی بسبب جماع کے کہ اپنی بی بیوں سے کرتے نہ بسبب احتلام کے اور باوجود اسکے روزہ رکھتے پس معلوم ہوا کہ جنابت کی حالت میں روزے کی نیت کرلی اور صبح کو نہانا منع نہیں جائز ہے اور جب جماع میں جو اختیاری امر ہے روزہ درست ہے تو احتلام میں بطریق اولی ہوگا بلکہ روزے کی حالت میں احتلام ہو نا بھی مضر نہیں اور اہل کی قید اسواسطے ہے کہ پیغمبروں کو احتلام نہیں ہوتا ۱۲ ف۲ واجب ہے افطار کرنا روزہ نفلی کا اگر تشویش میں پڑے دعوت کرنے والا اور نہ کھانے کے سبب سے دشمنی حاصل ہو اور اگر یہ خوف نہو تو مستحب ہے افطار کرنا اور اگر دونوں امر برابر ہوں نزدیک اسکے تو افضل ہے کہ کہے کہ میں روزہ دار ہوں ۱۲ ف۳ اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا ۱۲ ف۴ اسواسطے کہ خدا نے قرآن میں فرمایا کہ مباشرت کرو عورتوں سے اور طلب کرو جو لکھا ہے اللہ نے واسطے تمہارے فجر تک پس جب فجر تک صحبت کرنا اور کھانا پینا جائز ہے تو ضرور ہے کہ غسل بعد صبح کے واقع ہو ۱۲

حدثنا علی بن حجر نا شریک عن حبیب بن زید عن ابی لیلی عن مولاتها عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الصائم اذا اکل عنده المفاطیر صلت علیه الملائکة **قال** ابو عیسی وروی شعبة هذا الحدیث عن حبیب بن زید عن جدته ام عمارة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوه **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داود نا شعبة عن حبیب بن زید قال سمعت مولاة لنا یقال لها لیلی تحدث عن ام عمارة ابنة کعب الانصاریة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیها فقدمت الیه طعاما فقال کلی فقالت انی صائمة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الصائم تصلی علیه الملائکة اذا اکل عنده حتی یفرغوا وربما قال حتی یشبعوا **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وهو اصح من حدیث شریک **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن حبیب بن زید عن مولاة لهم یقال لها لیلی عن ام عمارة بنت کعب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوه ولم یذکر فیه حتی یفرغوا او یشبعوا **قال** ابو عیسی وام عمارة وهی جدة حبیب بن زید الانصاری **باب** ما جاء فی قضاء الحائض الصیام دون الصلوة **حدثنا** علی بن حجر نا علی بن مسهر عن عبیدة عن ابراهیم عن الاسود عن عائشة قالت کنا نحیض عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم نطهر فیامرنا بقضاء الصیام ولا یامرنا بقضاء الصلوة **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن وقد روی عن معاذة عن عائشة ایضا والعمل علی هذا عند اهل العلم لا نعلم بینهم اختلافا فی ان الحائض تقضی الصیام ولا تقضی الصلوة **قال** ابو عیسی وعبیدة هو ابن معتب الضبی الکوفی ویکنی ابا عبد الکریم **باب** ما جاء فی کراهیة مبالغة الاستنشاق للصائم **حدثنا** عبد الوهاب الوراق وابو عمارة قالا نا یحیی بن سلیم قال حدثنی اسماعیل بن کثیر قال سمعت عاصم بن لقیط بن صبرة عن ابیه قال قلت یا رسول اللہ اخبرنی عن الوضوء قال اسبغ الوضوء وخلل بین الاصابع وبالغ فی الاستنشاق الا ان تکون صائما

حدیث بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو شریک نے حبیب بن زید سے اُسنے روایت کی ابی لیلے سے اُسنے اپنی آزاد شدہ باندی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کہ روزہ دار جب کھاویں نزدیک اُسکے روزہ افطار کرنے والے تو رحمت بھیجتے ہیں اُسپر فرشتے کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کی ہی شعبہ نے یہ حدیث حبیب بن زید سے اُسنے اپنی دادی ام عمارہ سے (جو بیٹی کعب انصاریہ کی ہی) اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو داؤد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے حبیب بن زید سے کہ میں نے اپنی لونڈی سے سُنا کہا جاتا تھا اُسکو لیلی وہ حدیث بیان کرتی تھی ام عمارہ بنت کعب انصاری سے کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُسپر داخل ہوئے سو وہ حضرت پاس کھانا لائی سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو فرمایا کہ کھا سو اُسنے کہا کہ میں روزے سے ہوں سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر روزہ دار پر رحمت بھیجتے ہیں فرشتے جب کہ کھایا جاوے نزدیک اُسکے یہان تک کہ فارغ ہوں کھانے والے اور کبھی کہا یہان تک کہ سیر ہو جاویں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور وہ زیادہ صحیح ہی شریک کی حدیث سے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن جعفر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے حبیب بن زید سے اُسنے اپنے باندی سے جو کہا جاتا تھا اُسکو لیلے اُسنے روایت کی ام عمارہ بیٹی کعب سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور نہیں ذکر کیا اسمیں یہان تک کہ فارغ ہوں کھانے والے یا سیر ہوں کہا ابو عیسیٰ نے اور ام عمارہ دادی ہی حبیب بن زید انصاری کی **باب** حیض والی عورت روزے کو قضا کرے اور نماز کو قضا نہ کرے **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو علی بن مسہر نے عبیدہ سے اُسنے روایت کی ابراہیم سے اُسنے اسود سے اُسنے عائشہ رض سے اُسنے کہا کہ ہم حیض میں ہوتیں نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر حیض سے جب پاک ہوتیں تو حضرت ہمکو حکم کرتے ساتھ قضا روزے کے اور نہ حکم کرتے ہمکو ساتھ قضا نماز کے[1] کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی اور تحقیق روایت کی گئی ہی معاذہ سے اُسنے عائشہ رض سے بھی اور عمل اسیر ہی نزدیک اہل علم کے نہیں جانتے ہم درمیان انکے اختلاف اسمیں کہ حیض والی قضا کرے روزہ اور نہ قضا کرے نماز کہا ابو عیسیٰ نے اور عبیدہ وہ ابن معتب ضبی کوفی ہی اور کنیت کیا جاتا ہی ابو عبد الکریم **باب** روزہ دار کو ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا مکروہ ہی **حدیث** بیان کی ہمسے عبد الوہاب وراق اور ابو عمارہ نے انھوں نے کہا خبر دی ہمکو یحیی بن سلیم نے اُسنے کہا حدیث بیان کی مجھسے اسمٰعیل بن کثیر نے اُسنے کہا سُنا میں نے عاصم بن لقیط بن صبرہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے[2] اُسنے کہا میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ خبر دیجے مجھکو وضو سے فرمایا کہ کامل کر وضو کو اور خلال کر درمیان انگلیوں کے اور مبالغہ کر ناک میں پانی ڈالنے میں مگر یہ کہ ہو تو روزہ سے

[1] پس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت پر روزہ کی قضا واجب نہیں اور اسپر سب کا اجماع ہی ۱۲ [2] یعنی اُسکے سب مستحبات اور آداب کو بجا لا ۱۲

قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد كره اهل العلم السعوط للصائم وراوا ان ذلك يفطره وفي الحديث ما يقوي قولهم **باب** ما جاء فيمن نزل بقوم فلا يصوم الا باذنهم **حدثنا** بشر بن معاذ العقدي البصري نا ايوب بن واقد الكوفي عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نزل على قوم فلا يصومن تطوعا الا باذنهم **قال** ابو عيسى هذا حديث منكر لا نعرف احدا من الثقات روى هذا الحديث عن هشام بن عروة وقد روى موسى بن داود عن ابي بكر المدني عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوا من هذا وهذا حديث ضعيف ايضا ابو بكر ضعيف عند اهل الحديث وابو بكر المدني الذي روى عن جابر بن عبد الله اسمه الفضل بن مبشر وهو اوثق من هذا واقدم **باب** ما جاء في الاعتكاف **حدثنا** محمود بن غيلان نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة وعروة عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يعتكف العشر الاواخر من رمضان حتى قبضه الله قال وفي الباب عن ابي بن كعب وابي ليلى وابي سعيد وانس وابن عمر **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة وعائشة حديث حسن صحيح **حدثنا** هناد نا ابو معاوية عن يحيى بن سعيد عن عمرة عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان يعتكف صلى الفجر ثم دخل في معتكفه **قال** ابو عيسى وقد روى هذا الحديث عن يحيى بن سعيد عن عمرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسل ورواه مالك وغير واحد عن يحيى بن سعيد مرسلا ورواه الاوزاعي وسفيان الثوري عن يحيى بن سعيد عن عمرة عن عائشة والعمل على هذا الحديث عند بعض اهل العلم يقولون اذا اراد الرجل ان يعتكف صلى الفجر ثم دخل في معتكفه وهو قول احمد بن حنبل واسحاق بن ابراهيم وقال بعضهم

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم کہتے ہیں کہ روزہ دار کو نسوار لینی منع ہے اور کہتے ہیں کہ نسوار روزہ کو توڑ ڈالتی ہے اور اس حدیث میں وہ چیز ہے جو انکے قول کو قوی کرتی ہے **باب** جب کوئی شخص کسی قوم کے پاس جاوے یعنی اسکا مہمان ہووے تو نہ روزہ رکھے مگر ساتھ اذن انکے کی حدیث بیان کی ہمسے بشر بن معاذ عقدی بصری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ایوب بن واقد کوفی نے ہشام بن عروہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی قوم پر اُترے تو نہ روزہ رکھے نفلی مگر اذن انکے سے کہا ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث منکر ہے نہیں جانتا میں کسی ثقہ کو کہ اس حدیث کی روایت کی ہو ہشام بن عروہ سے اور تحقیق روایت کی ہو موسیٰ بن داؤد نے ابی بکر مدنی سے اُسنے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رضہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور یہ حدیث بھی ضعیف ہے اور ابو بکر ضعیف ہے نزدیک اہل حدیث کے اور ابو بکر مدنی جسنے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے اُسکا نام فضل بن مبشر ہے اور وہ ثقہ ہے اُس سے اور مقدم ہے اُس سے **باب** اعتکاف کا بیان حدیث بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے اُسنے روایت کی سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ رضہ اور عروہ سے انھوں نے عائشہ رضہ سے کہ مقرر تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے آخر دہے میں رمضان کے یہانتک کہ قبض کی اللہ نے روح آپ کی اور اس باب میں ابی بن کعب اور ابی لیلی اور ابی سعید اور انس اور ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ ابو ہریرہ اور عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے حدیث بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے یحییٰ بن سعید سے اسنے روایت کی ہے عمرہ سے اُسنے عائشہ رضہ سے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ ارادہ کرتے اعتکاف کرنے کا تو نماز پڑھتے فجر کی پھر داخل ہوتے بیچ جگہ اعتکاف اپنی کے کہا ابو عیسیٰ نے اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے اسنے عمرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور روایت کیا ہے اُسکو امام مالک وغیرہ نے یحییٰ بن سعید سے مرسل اور روایت کیا ہے اُسکو اوزاعی اور سفیان ثوری نے یحییٰ بن سعید سے اُسنے عمرہ سے اُسنے عائشہ سے اور عمل اس حدیث پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں کہ جب ارادہ کرے کوئی اعتکاف کرنے کا تو نماز پڑھے فجر کی پھر اعتکاف کی جگہ میں داخل ہووے۔ اور یہی قول ہے احمد بن حنبل اور اسحٰق بن ابراہیم کا اور بعضے کہتے ہیں

(۱) اعتکاف کے معنے لغت میں ٹھہرنا ایک جگہ۔ اور شرع میں ٹھہرنا بیچ مسجد جماعت کے ساتھ نیت اعتکاف کے۔ اور حنفیہ کے نزدیک رمضان کے آخر دہے میں اعتکاف کرنا سنت موکدہ ہے کہ حضرت نے اسپر ہمیشگی کی اور کثرت اعتکاف نفلی کے یہ معنی ہیں کہ اگر تمام عمر اعتکاف کی نیت کرے تو درست ہے اور اقل مدت میں اختلاف ہے امام محمد کے نزدیک ایک ساعت ہے دن سے ہو یا رات سے اور یہی ظاہر روایت ہے امام صاحب کے نزدیک بھی۔ اور امام ابو یوسف کے نزدیک اکثر دن سے ہے یعنے آدھے دن سے زیادہ ۱۲

اذا اراد ان یعتکف فلتغب له الشمس من اللیلة التی یرید ان یعتکف فیها من الغد وقد قعد فی معتکفه وهو قول سفیان الثوری
ومالک بن انس **باب** ما جاء فی لیلة القدر **حدثنا** هارون بن اسحاق الهمدانی نا عبدة بن سلیمان عن هشام بن عروة
عن ابیه عن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یجاور فی العشر الاواخر من رمضان ویقول تحروا لیلة القدر
فی العشر الاواخر من رمضان وفی الباب عن عمر وابی بن کعب وجابر بن سمرة وجابر بن عبد الله وابن عمر والفلتان بن عاصم وانس
وابی سعید وعبد الله بن انیس وابی بکرة وابن عباس وبلال وعبادة بن الصامت **قال** ابو عیسی حدیث عائشة حدیث
حسن صحیح وقولها یجاور تعنی یعتکف واکثر الروایات عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال التمسوها فی العشر الاواخر فی کل وتر
وروی عن النبی صلی الله علیه وسلم فی لیلة القدر انها لیلة احدی وعشرین ولیلة ثلث وعشرین وخمس وعشرین و
سبع وعشرین وتسع وعشرین واخر لیلة من رمضان قال الشافعی کان هذا عندی والله اعلم ان النبی صلی الله علیه
وسلم کان یجیب علی نحو ما یسأل عنه یقال له نلتمسها فی لیلة کذا فیقول التمسوها فی لیلة کذا قال الشافعی واقوی الروایات
عندی فیها لیلة احدی وعشرین **قال** ابو عیسی وقد روی عن ابی بن کعب انه کان یحلف انها لیلة سبع وعشرین ویقول اخبرنا
رسول الله صلی الله علیه وسلم بعلامتها فعددنا وحفظنا وروی عن ابی قلابة انه قال لیلة القدر تنتقل فی العشر الاواخر
اخبرنا بذلک عبد بن حمید نا عبد الرزاق عن معمر عن ایوب عن ابی قلابة بهذا **حدثنا** واصل بن عبد الاعلی
الکوفی نا ابو بکر بن عیاش عن عاصم عن زر قال قلت لابی بن کعب

کہ جب ارادہ کرے اعتکاف[1] کا تو چاہیے کہ غروب ہو دے واسطے اسکے سورج اس رات سے کہ جسمین اعتکاف کا ارادہ رکھتا ہی کل سے اور حالانکہ وہ بیٹھ چکا ہو اپنے اعتکاف کی جگہ مین یہ قول سفیان ثوری اور مالک بن انس کا ہی **باب** شب قدر کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ہارون بن اسحق ہمدانی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدہ بن سلیمان نے ہشام بن عروہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے روایت کی ہی عائشہ سے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے آخر دہے مین رمضان کے۔ اور فرماتے تلاش کرو شب قدر کو آخر دہے مین رمضان کے اور اس باب مین عمر اور ابی بن کعب اور جابر بن سمرہ اور جابر بن عبد اللہ اور ابن عمر اور فلتان بن عاصم اور انس اور ابی سعید اور عبد اللہ بن انیس اور ابی بکرہ اور ابن عباس اور بلال اور عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسی نے کہ عائشہ کی یہ حدیث حسن صحیح ہی اور یجاور کے معنی اعتکاف کے ہین اور اکثر روایتین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ہین کہ آپ نے فرمایا کہ تلاش کرو شب قدر کو آخر دہے مین ہر طاق راتون مین۔ اور روایت کی گئی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر مین کہ وہ اکیسوین رات ہی اور تیئیسوین رات ہی اور پچیسوین رات ہی اور ستائیسوین رات ہی۔ اور انتیسوین رات ہی اور پچھلی رات رمضان کی ہی۔ امام شافعی نے کہا کہ میرے نزدیک سبب اسکا یہ ہی۔ اور خدا خوب جانتا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جواب دیتے مثل اُسکے جو سوال کیا جاتا تھا آپ سے کہا جاتا تھا واسطے آپ کے کہ ہم تلاش کرتے ہین اُسکو ایسی رات مین سو فرماتے کہ تلاش کرو اسکو ایسی رات مین۔ اور شافعی نے کہا کہ بہت قوی سب روایتون سے نزدیک میرے اکیسوین رات ہی کہا ابو عیسی نے اور تحقیق روایت کی گئی ہی ابی بن کعب سے کہ وہ قسم کھاتا تھا کہ شب قدر ستائیسوین رات ہی۔ اور کہتا تھا کہ خبر دی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ نشانیون اُسکی کی سو ہمنے انکو گنا اور یاد رکھا۔ اور روایت کی گئی ہی ابی قلابہ سے کہ شب قدر پھرتی ہی آخر دہے مین خبر دی ہمکو ساتھ اسکے عبد بن حمید نے اُسنے کہا کہ خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے روایت کی ہی ایوب سے اُسنے ابی قلابہ سے ساتھ اسکے **حدیث** بیان کی ہمسے واصل بن الاعلی کوفی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو بکر بن عیاش نے عاصم سے اُسنے روایت کی ہی زر سے کہ میںنے ابی بن کعب سے کہا

[1] دلیل پکڑی ہی ساتھ اس حدیث کے اوزاعی اور ثوری نے کہ ابتدا اعتکاف کی اول دن سے ہی اور چارون اماموں کے نزدیک یہ ہی کہ داخل ہووے پہلے غروب کے اگر اعتکاف ایک مہینے یا عشرہ اخیرہ کا ارادہ ہو اور نکلے اخیر مین بعد غروب آفتاب کے۔ لیکن یہ حدیث ظاہر مین مخالف ہی چارون اماموں کے [2] اکثر علماء کے نزدیک یہی قول قوی ہی کہ وہ ستائیسوین رات ہی اور شب قدر خاص اسی امت کے واسطے مقرر ہوئی ہی اسواسطے کہ جب حضرت کو معلوم ہوا کہ اگلی امتوں کی عمرین بہت تھین تو آپنے افسوس کیا کہ میری امت کے لوگ تھوڑی عمر مین انکے سے عمل نہین کر سکین گے پس حق تعالی نے انکو لیلة القدر کہ اسمین عبادت کرنی بہتر ہی ہزار مہینے سے یعنی تراسی برس اور چار مہینے سے اور اسمین تجلی رحمت خاص جناب باری کا ہوتا ہی آسمان دنیا پر غروب آفتاب سے لیکر طلوع صبح صادق تک اور اسمین فرشتے اُترتے ہین اور اُسمین بڑے بڑے کام واقع ہوتے ہین اور اسکو لیلة القدر اسواسطے کہتے ہین کہ ہمین رزق اور حلین اور احکام سال بھر کے مقرر ہوتے ہین ۱۲

انی علمت ابا المنذر انہا لیلۃ سبع وعشرین قال بلی اخبرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہا لیلۃ صبیحتہا تطلع الشمس لیس لہا شعاع فعددنا وحفظنا واللہ لقد علم ابن مسعود انہا فی رمضان وانہا لیلۃ سبع وعشرین ولکن کرہ ان یخبرکم فتتکلوا **قال** ابو عیسی ہذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** حمید بن مسعدۃ نا یزید بن زریع نا عیینۃ بن عبد الرحمن قال حدثنی ابی قال ذکرت لیلۃ القدر عند ابی بکرۃ فقال ما انا بملتمسہا لشیٔ سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا فی العشر الاواخر فانی سمعتہ یقول التمسوہا فی تسع یبقین او سبع یبقین او خمس یبقین او ثلث او اخر لیلۃ قال وکان ابو بکرۃ یصلی فی العشرین من رمضان کصلوتہ فی سائر السنۃ فاذا دخل العشر اجتہد **قال** ابو عیسی ہذا حدیث حسن صحیح **باب** منہ **حدثنا** محمود بن غیلان نا وکیع نا سفیان عن ابی اسحاق عن ہبیرۃ بن یریم عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یوقظ اہلہ فی العشر الاواخر من رمضان **قال** ابو عیسی ہذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** قتیبۃ نا عبد الرحمن بن زیاد عن الحسن بن عبید اللہ عن ابراہیم عن الاسود عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجتہد فی العشر الاواخر ما لا یجتہد فی غیرہا **قال** ابو عیسی ہذا حدیث غریب حسن صحیح **باب** ماجاء فی الصوم فی الشتاء **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید نا سفیان عن ابی اسحاق عن نمیر بن عریب عن عامر بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الغنیمۃ الباردۃ الصوم فی الشتاء **قال** ابو عیسی ہذا حدیث مرسل عامر بن مسعود لم یدرک النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو والد ابراہیم بن العامر القرشی الذی روی عنہ شعبۃ والثوری **باب** ماجاء علی الذین یطیقونہ **حدثنا** قتیبۃ نا بکر بن مضر عن عمرو بن الحارث عن بکیر عن یزید مولی سلمۃ بن الاکوع

کہ تمنے کہاں سے معلوم کیا اے ابو المنذر کہ شب قدر ستائیسوین رات ہی اُسنے کہا ہاں خبر دی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ رات ہے کہ اگلی صبح کو آفتاب طلوع کرتا ہے نہین روشنی ہوتی واسطے اُسکے سو ہمنے گنا اور یاد رکھا قسم ہے خدا کی کہ البتہ جان لیا ہی ابن مسعود نے کہ وہ رمضان میں ہے اور ستائیسوین رات ہی۔ اور لیکن مکروہ جانا اُسنے کہ خبر کرے تمکو سو تم بھروسا کرو یعنی اور راتون مین کوشش نہ کرو کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** بیان کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یزید بن زریع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عیینہ بن عبد الرحمن نے اُسنے کہا حدیث بیان کی مجھسے میرے باپ نے کہ مین نے ابو بکرہ پاس شب قدر کا ذکر کیا سو اُسنے کہا کہ مین اسکو تلاش کرنے والا نہین ہون واسطے ایک چیز کے جسکو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا مگر آخر دہے مین پس تحقیق مین نے آپ سے سنا ہے۔ فرماتے تھے تلاش کرو اُسکو بیچ نو راتون کے کہ باقی رہین یا سات راتون کے کہ باقی رہین یا پانچ راتون کے کہ باقی رہین یا تین کے یا پچھلی رات رمضان کے کہا اور تھا ابو بکرہ نماز پڑھتا بیس راتون مین رمضان کے مثل نماز اپنی کے تمام سال مین سو جب عشرہ اخیر داخل ہوتا تو عبادت مین کوشش کرتا کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** ہی اُسی سے یعنی اعتکاف کی **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے ابی اسحاق سے اُسنے ہبیرہ بن یریم سے اُسنے علی سے کہ مقرر تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جگاتے اہل اپنے کو آخر دہے مین رمضان کے کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمان بن زیاد نے حسن بن عبید اللہ سے اُسنے روایت کی ابراہیم سے اُسنے اسود سے اُسنے عائشہ سے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوشش کرتے رمضان کے اخیر عشرے مین اسقدر کہ نہ کوشش کرتے بیچ غیر اُسکے کے کہا ابو عیسے نے یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے **باب** جاڑے مین روزہ رکھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحیی بن سعید نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے ابی اسحاق سے اُسنے روایت کی نمیر بن عریب سے اُسنے عامر بن مسعود سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ مفت کی لوٹ جاڑے مین[1] روزہ رکھنا ہے کہا ابو عیسے نے یہ حدیث مرسل ہے عامر بن مسعود نے نہین پایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور وہ ابراہیم عامر بن قرشی کا باپ ہی جس سے شعبہ اور ثوری نے روایت کی ہی **باب** آیت علی الذین یطیقونہ کے بیان مین **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو بکر بن مضر نے عمرو بن حارث سے اُسنے روایت کی ہی بکیر سے اُسنے یزید مولی سلمہ بن اکوع سے

[1] حضرت نے جو فرمایا کہ مفت کی لوٹ یعنی جاڑے مین روزہ کا مفت ثواب ملتا ہے کیونکہ اسمین گرمی اور پیاس کی تکلیف ہوتی نہین اور دن بھی چھوٹا ہوتا ہے بہت آرام سے گذرتا ہے ۱۲

عن سلمة بن الاكوع قال لما نزلت وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين كان من اراد منا ان يفطر ويفتدي حتى نزلت الاية التي بعدها فنسختها **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح غريب ويزيد هو ابن ابي عبيد مولى سلمة بن الاكوع **باب** ما جاء في من اكل ثم خرج يريد سفرا **حدثنا** قتيبة قال نا عبدالله بن جعفر عن زيد بن اسلم عن محمد بن المنكدر عن محمد بن كعب انه قال اتيت انس بن مالك في رمضان وهو يريد سفرا وقد رحلت له راحلته ولبس ثياب السفر فدعا بطعام فاكل فقلت له سنة فقال سنة ثم ركب **حدثنا** محمد بن اسمعيل نا سعيد بن ابي مريم نا محمد بن جعفر قال حدثني زيد بن اسلم قال حدثني محمد بن المنكدر عن محمد بن كعب قال اتيت انس بن مالك في رمضان فذكر نحوه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن ومحمد بن جعفر هو ابن ابي كثير مديني ثقة وهو اخو اسماعيل بن جعفر وعبدالله بن جعفر هو ابن نجيح والد علي بن المديني وكان يحيى بن معين يضعفه وقد ذهب بعض اهل العلم الى هذا الحديث وقال للمسافر ان يفطر في بيته قبل ان يخرج وليس له ان يقصر الصلوة حتى يخرج من جدار المدينة او القرية وهو قول اسحاق ابن ابراهيم **باب** ما جاء في تحفة الصائم **حدثنا** احمد بن منيع نا ابو معاوية عن سعد بن طريف عن عمير بن مامون عن الحسن بن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تحفة الصائم الدهن والمجمر **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب ليس اسناده بذلك لا نعرفه الا من حديث سعد بن طريف وسعد يضعف ويقال عمير بن مأموم ايضا **باب** ما جاء في الفطر والاضحى متى يكون **حدثنا** يحيى بن موسى نا يحيى بن اليمان عن معمر عن محمد بن المنكدر عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الفطر يوم يفطر الناس والاضحى يوم يضحي الناس **قال** ابو عيسى سالت محمدا قلت له محمد بن المنكدر سمع من عائشة قال نعم يقول في حديثه سمعت عائشة

اُسنے سلمہ بن اکوع سے اسنے کہا کہ جب اُتری یہ آیت وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین۔ یعنی اور اُن لوگون پر جو طاقت رکھتے ہین روزہ کی بدلا ہی کھانا ایک فقیر کا تھا جائز واسطے اس شخص کے جو ارادہ کرے یہ ہے کہ افطار کرے روزہ اور بدلا دیوے یہانتک کہ اُتری وہ آیت جو اسکے پیچھے ہی سو اُسنے اسکو منسوخ کر دیا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی اور یزید وہ ابن ابی عبید مولی سلمہ بن اکوع کا ہی **باب** جو شخص کہ کھانا کھاوے اور پھر سفر کے ارادہ سے نکلے تو اسکا کیا حکم ہی **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبداللہ بن جعفر نے زید بن اسلم سے اُسنے روایت کی محمد بن منکدر سے اُسنے محمد بن کعب سے اُسنے کہا کہ مین انس بن مالک پاس آیا بیچ رمضان کے اور وہ ارادہ رکھتے تھے سفر کا اور طیار کی گئی تھی واسطے اُنکے سواری اُنکی اور پہنے تھے اُسنے کپڑے سفر کے سو اسنے کھانا منگایا اور کھایا سو مین نے اسکو کہا کیا یہ سنت ہی اُسنے کہا سنت ہی پھر سوار ہوئے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن اسمعیل نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سعید بن ابی مریم نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن جعفر نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے زید بن اسلم نے اسنے کہا حدیث کی مجکو محمد بن منکدر نے محمد بن کعب سے اُسنے کہا کہ مین انس بن مالک پاس آیا رمضان مین پس ذکر کیا مثل اس حدیث کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی۔ اور محمد بن جعفر وہ ابن ابی کثیر مدنی ثقہ ہے اور وہ اسمٰعیل بن جعفر کا بھائی ہی۔ اور عبداللہ بن جعفر وہ ابن نجیح ہے والد علی بن مدینی کا۔ اور تھا یحیی بن معین ضعیف کہتا اسکو اور تحقیق گئے ہین بعض اہل علم طرف اس حدیث کے کہتے ہین کہ مسافر کو جائز ہی کہ افطار کرے اپنے گھر مین پہلے اس سے کہ سفر کو نکلے لیکن اسکو گھر مین نماز کا قصر کرنا درست نہین یہانتک کہ نکلے دیوارون سے اپنے شہر کے یا گانون کے اور یہ قول ہی اسحاق بن ابراہیم کا **باب** روزہ دار کے تحفہ کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اسنے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے سعد بن طریف نے اُسنے روایت کی عمیر بن مامون سے اُسنے حسن بن علی رضہ سے کہ کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا روزہ دار کا تحفہ تیل اور عود ہی کہ آگ پر رکھنے سی بہت خوشبو دیتا ہی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہی اسناد اسکی صحیح نہین۔ نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث سی سعد بن طریف کے اور سعد ضعیف کیا جاتا ہی اور اسکو عمیر بن مامون بھی کہا جاتا ہی **باب** فطرہ اور قربانی کب ہوتا ہی **حدیث** بیان کی ہمسے یحیی بن موسیٰ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحیی بن یمان نے معمر سے اُسنے روایت کی ہی محمد بن منکدر سے اُسنے عائشہ رضہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ فطر وہ دن ہی کہ جسمین لوگ روزہ افطار کرین۔ اور قربانی وہ دن ہی جسمین لوگ قربانی کرین کہا ابو عیسیٰ نے کہ مین نے محمد سے پوچھا کہ محمد بن منکدر نے عائشہ رضہ سے سُنا ہی اُسنے کہا ہان۔ کہتا تھا ایک حدیث مین کہ مین نے عائشہ رضہ سے سُنا

سلہ یعنی جو شخص روزہ مین سفر کا ارادہ دن کو کرے تو جائز ہے کہ گھر سے افطار کرکے سفر کرے ۱۲ عہ مراد اس سے وہ آیت ہے جو بعد اسکے ہے یعنی وعدۃ من ایام اخر

قال ابو عیسی وهذا حدیث حسن غریب صحیح من هذا الوجه **باب** ماجاء فی الاعتکاف اذا اخرج منه **حدثنا** محمد بن بشار نا ابن ابی عدی انبانا حمید الطویل عن انس بن مالك قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یعتکف فی العشر الاواخر من رمضان فلم یعتکف عاما فلما کان فی العام المقبل اعتکف عشرین **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن غریب صحیح من حدیث انس واختلف اهل العلم فی المعتکف اذا قطع اعتکافه قبل ان یتمه علی ما نوی فقال بعض اهل العلم اذا نقض اعتکافه وجب علیه القضاء واحتجوا بالحدیث ان النبی صلی الله علیه وسلم خرج من اعتکافه فاعتکف عشرا من شوال وهو قول مالك وقال بعضهم ان لم یکن علیه نذر اعتکاف او شیء اوجبه علی نفسه وکان متطوعا فخرج فلیس علیه شیء ان یقضی الا ان یحب ذلك اختیارا منه ولا یجب ذلك علیه وهو قول الشافعی قال الشافعی وکل عمل لك ان لا تدخل فیه فاذا دخلت فیه فخرجت منه فلیس علیك ان تقضی الا الحج والعمرة وفی الباب عن ابی هریرة **باب** المعتکف یخرج لحاجته ام لا **حدثنا** ابو مصعب المدینی قراءة عن مالك بن انس عن ابن شهاب عن عروة وعمرة عن عائشة انها قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اعتکف ادنی الی راسه فارجله وکان لا یدخل البیت الا لحاجة الانسان **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح هکذا رواه غیر واحد عن مالك بن انس عن ابن شهاب عن عروة عن عمرة عن عائشة والصحیح عن عروة وعمرة عن عائشة هکذا روی اللیث بن سعد عن ابن شهاب عن عروة وعمرة عن عائشة

کہا ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے اس طریق سے **باب** جب اعتکاف سے نکلے تو کیا کرے
حدیث بیان کی ہم سے محمد بن بشار نے ابن ابی عدی سے اُسنے حمید طویل سے اُسنے انس بن مالک سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے اخیر دہے میں رمضان کے سو آپ نے ایک سال اعتکاف نہ کیا سو جب کہ سال آیندہ ہوا تو اعتکاف کیا آپ نے بیس دن کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے انس کی حدیث سے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ اعتکاف کرنے والے کے جبکہ قطع کرے اعتکاف اپنے کو پہلے اس سے کہ تمام کرے اسکو اس مقدار پر جو نیت کی تھی اُسنے سو بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جب کوئی اپنے اعتکاف کو توڑے تو اُسپر قضا واجب ہے اور دلیل پکڑی ہے اُنہوں نے ساتھ اسکے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اعتکاف اپنے سے سو اعتکاف کیا آپ نے دس دن شوال سے اور یہ قول ہے مالک کا اور بعضے کہتے ہیں کہ اگر نہو وے اُسپر نذر اعتکاف کی یا کوئی چیز جو واجب کیا ہو اُسکو نفس اپنے پر اور ہو اعتکاف نفلی اور نکلے اُس سے تو نہیں ہے اُسپر کوئی چیز یہ کہ قضا کرے مگر یہ کہ دوست رکھے اُسکو اپنے اختیار سے اور نہیں واجب ہے یہ اُسپر یہ قول شافعی رح کا ہے اور شافعی رح نے کہا کہ ہر عمل کہ جائز ہے واسطے تیرے یہ کہ نہ داخل ہووے تو بیچ اُسکے سو جب داخل ہووے تو بیچ اسکے پھر خارج ہووے اُس سے تو نہیں ہے تجھپر کہ قضا کرے تو مگر حج اور عمرہ اور اس باب میں ابو ہریرہ رض سے بھی روایت ہے **باب** اعتکاف کرنے والا اپنی حاجت کے واسطے باہر نکلے یا نہیں **حدیث** بیان کی ہم سے ابو مصعب مدینی نے قراۃً مالک بن انس سے اُسنے روایت کی ابن شہاب سے اُسنے عروہ اور عمرہ سے اُسنے عائشہ رض سے اُسنے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرتے نزدیک کرتے طرف میرے سر اپنا (اور وہ ہوتے مسجد میں) پس کنگھی کر دیتی میں اُنکو اور نہ داخل ہوتے تھے گھر میں مگر واسطے حاجت انسانی کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اسیطرح روایت کی ہے بہت لوگوں نے مالک بن انس سے اُسنے ابن شہاب سے اُسنے عروہ سے اُسنے عمرہ سے اُسنے عائشہ رض سے اور صحیح عروہ اور عمرہ سے وہ روایت کرتے ہیں عائشہ رض سے اور اسی طرح روایت کی ہے لیث بن سعد نے ابن شہاب سے اُسنے عروہ اور عمرہ سے اُنھوں نے عائشہ رض سے

۵۱ یعنے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محض نیت سے اعتکاف قضا کیا حالانکہ ابھی شروع نہیں کیا تھا تو اس سے معلوم ہوا کہ قضا کرنا اعتکاف کا بعد شروع کے بطریق اولیٰ واجب ہوگا وفیہ المطابقۃ للترجمۃ ۱۲ ۵۲ یعنے اگر نفلی حج یا عمرے کا احرام باندھے پھر اسکو توڑ ڈالے تو اُسکی قضا واجب ہے ۱۲ ۵۳ یعنے اُسنے مالک پر یہ حدیث قراءۃً پڑھی اور اُنکو سنائی ۱۲ ۵۴ یعنے ایک روایت میں عروۃ عن عمرۃ عن عائشۃ ہے اور ایک روایت میں عروۃ وعمرۃ عن عائشۃ ہے اگرچہ مطلب ایک ہی ہے مگر ان دونوں روایتوں میں سے عروۃ وعمرۃ عن عائشۃ صحیح ہے ۱۲ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

حدثنا بذلك قتيبة عن الليث والعمل على هذا عند اهل العلم اذا اعتكف الرجل ان لا يخرج من اعتكافه الا لحاجة الانسان واجمعوا على هذا انه يخرج لقضاء حاجته للغائط والبول ثم اختلف اهل العلم في عيادة المريض وشهود الجمعة والجنازة للمعتكف فراى بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ان يعود المريض ويشيع الجنازة ويشهد الجمعة اذا اشترط ذلك وهو قول سفيان الثوري وابن المبارك وقال بعضهم ليس له ان يفعل شيئا من هذا وراوا للمعتكف اذا كان في مصر يجمع فيه ان لا يعتكف الا في المسجد الجامع لانهم كرهوا له الخروج من معتكفه الى الجمعة ولم يروا له ان يترك الجمعة فقالوا لا يعتكف الا في المسجد الجامع حتى لا يحتاج الى ان يخرج من معتكفه لغير قضاء حاجة الانسان لان خروجه لغير قضاء حاجة الانسان قطع عندهم الاعتكاف وهو قول مالك والشافعي وقال احمد لا يعود المريض ولا يتبع الجنازة على حديث عائشة وقال اسحاق ان اشترط ذلك فله ان يتبع الجنازة ويعود المريض **باب** ما جاء في قيام شهر رمضان **حدثنا** هناد نا محمد بن الفضيل عن داود بن ابي هند عن الوليد بن عبد الرحمن الجرشي عن جبير بن نفير عن ابي ذر قال صمنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يصل بنا حتى بقي سبع من الشهر فقام بنا حتى ذهب ثلث الليل ثم لم يقم بنا في السادسة وقام بنا في الخامسة حتى ذهب شطر الليل فقلنا يا رسول الله لو نفلتنا بقية ليلتنا هذه فقال انه من قام مع الامام حتى ينصرف كتب له قيام ليلة ثم لم يصل بنا حتى بقي ثلث من الشهر وصلى بنا في الثالثة ودعى اهله ونساءه فقام بنا حتى تخوفنا الفلاح قلت له وما الفلاح قال السحور **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح واختلف اهل العلم في قيام رمضان

حدیث بیان کی ہمکو ساتھ اسکے قتیبہ نے لیث سے اور عمل اسپر ہی نزدیک اہل علم کے کہ جب اعتکاف کرے کوئی مرد تو نہ نکلے اعتکاف اپنے سے مگر واسطے حاجت انسانی کے اور اجماع کیا ہی سب علماء نے اسپر کہ جائز ہی اسکو نکلنا واسطے قضاے حاجت پاخانہ کے اور بول کے پھر اختلاف کیا ہی اہل علم نے بیچ عیادت بیمار کے اور حاضر ہونے نماز جمعہ اور جنازہ کے واسطے اعتکاف والے کے سو بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں جائز ہی یہ کہ عیادت کرے بیمار کی اور حاضر ہووے جمعہ اور جنازے میں جب کہ شرط کی ہوا وسکی اور یہ قول سفیان ثوری اور ابن مبارک کا ہی اور بعضے کہتے ہیں کہ نہیں جائز ہی اسکو یہ کہ کرے کوئی چیز اس سے اور کہتے ہیں کہ اعتکاف والا اگر ایسے شہر میں ہو جسمیں جمعہ پڑھا جاتا ہی تو نہ اعتکاف کرے مگر جمعہ مسجد میں اسواسطے کہ وہ کہتے ہیں کہ اسکو اپنی اعتکاف کی جگہ سے جمعہ کی طرف نکلنا درست نہیں اور کہتے ہیں کہ اسکو جمعہ کا ترک کرنا درست نہیں پس کہتے ہیں کہ نہ اعتکاف کرے مگر جامع مسجد میں تاکہ نہ محتاج ہووے طرف اسکے کہ نکلے اپنی اعتکاف کی جگہہ سے سواے قضاء حاجت انسانی کے اسواسطے کہ نکلنا اسکا واسطے غیر قضا حاجت انسانی کے توڑ دیتا ہی اسکے اعتکاف کو نزدیک انکے اور یہ قول مالک اور شافعی کا ہی اور احمد نے کہا نہ عیادت کرے بیمار کی اور نہ جاوے ساتھ جنازہ کے بنا بر حدیث عائشہ رض کے اور اسحاق نے کہا کہ اگر یہ شرط کی ہو یعنی پہلے سے نیت کرلی ہو تو جائز ہی واسطے اسکے یہ کہ ساتھ جاوے جنازے کے اور عیادت کرے بیمار کی **باب** رمضان کے مہینے میں کھڑے ہونے کا بیان یعنی رمضان کی راتوں میں تراویح پڑھنے کی کیا فضیلت ہی **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن فضیل نے داود بن ابی ہند سے اسنے روایت کی ولید بن عبد الرحمن جرشی سے اسنے جبیر بن نفیر سے اسنے ابی ذر سے اسنے کہا کہ ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روزہ رکھا سو نہ نماز پڑھائی ہمکو آپ نے یہاں تک کہ باقی رہے سات دن مہینے سے سو کھڑے ہوئے آپ ساتھ ہمارے یہاں تک کہ گذری تہائی رات کی پھر نہ کھڑے ہوئے ساتھ ہمارے چھٹی رات میں اور کھڑے ہوئے ساتھ ہمارے پانچویں رات میں یہاں تک کہ گذری آدھی رات سو ہمنے کہا یا رسول اللہ اگر نفل پڑھاتے آپ ہمکو باقی ہماری اس رات میں تو بہت بہتر ہو سو فرمایا کہ جو کھڑا ہووے ساتھ امام کے یہاں تک کہ پھرے تو لکھا جاتا ہی واسطے اسکے قیام تمام رات کا پھر نہ نماز پڑھائی ہمکو آپ نے یہاں تک کہ باقی رہے تین دن مہینے سے اور نماز پڑھائی ہمکو تیسری رات میں یعنی ستائیسویں میں اور بلایا اپنی اہل کو اور عورتوں کو سو کھڑے ہوتے ساتھ ہمارے یہاں تک کہ ڈرے ہم فلاح سے میں نے کہا فلاح کیا چیز ہی اسنے کہا سحری کھانا۔ کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور اختلاف کیا ہی اہل علم نے بیچ قیام رمضان شریف کے

---

۱ یعنے اگر وقت نیت اعتکاف کے یہ شرط کرلی ہو تو درست ہی ۱۲ ۲ ابو ذر غفاری آپ صحابی مشہور ہیں مناقب آپکے بہت ہیں آپکے نام میں اختلاف ہی بمذہب صحیح جندب بن جنادہ ہے وفات آپ کی ۳۲ھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی ہی ۱۲ تقریب

فرای بعضہم ان یصلی احدی واربعین رکعۃ مع الوتر وھو قول اھل المدینۃ والعمل علی ھذا عندھم بالمدینۃ و اکثر اھل العلم علی ما روی عن علی وعمر وغیرھما من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشرین رکعۃ وھو قول سفیان الثوری وابن المبارک والشافعی وقال الشافعی وھکذا ادرکت ببلدنا بمکۃ یصلون عشرین رکعۃ وقال احمد روی فی ھذا الوان لم یقض فیہ بشیٔ وقال اسحاق بل نختار احدی واربعین رکعۃ علی ما روی عن ابی بن کعب واختار ابن المبارک واحمد واسحاق الصلوۃ مع الامام فی شہر رمضان واختار الشافعی ان یصلی الرجل وحدہ اذا کان قاریا **باب** ما جاء فی فضل من فطر صائما **حدثنا** ھناد نا عبد الرحیم (عبد الرحمن) بن سلیمان عن عبد الملک بن ابی سلیمان عن عطاء عن زید بن خالد الجھنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فطر صائما کان لہ مثل اجرہ غیر انہ لا ینقص من اجر الصائم شیئا **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح **باب** الترغیب فی قیام شہر رمضان وما جاء فیہ من الفضل **حدثنا** عبد بن حمید نا عبد الرزاق نا معمر عن الزھری عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرغب فی قیام رمضان من غیر ان یامرھم بعزیمۃ ویقول من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والامر علی ذلک ثم کان الامر کذلک فی خلافۃ ابی بکر وصدرا من خلافۃ عمر بن الخطاب علی ذلک وفی الباب عن عائشۃ ھذا حدیث صحیح وقد روی ھذا الحدیث ایضا عن الزھری عن عروۃ عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اخر ابواب الصوم واول ابواب الحج

ابواب الحج عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ما جاء فی حرمۃ مکۃ **حدثنا** قتیبۃ بن سعید نا اللیث بن سعد عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی شریح العدوی

سو بعضے کہتے ہیں اکتالیس رکعتیں پڑھے ساتھ وتر کے اور وہ قول اہل مدینہ کا ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اُنکے مدینے میں اور اکثر اہل علم اسی پر ہیں جو روایت کی گئی ہے علی اور عمر وغیرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے بیس رکعتیں اور وہ قول سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی کا ہے اور کہا شافعی نے اور اسی طرح پایا میں نے اپنے شہر مکہ میں کہ پڑھتے ہیں بیس رکعتیں اور احمد نے کہا کہ روایت کی گئی ہے اسمیں کئی طرح سے نہیں فیصلہ کیا گیا ہے بیچ اسکے ساتھ کسی چیز کے اور اسحاق نے کہا بلکہ اختیار کرتے ہیں ہم اکتالیس رکعتیں بنا بر اُسکے کہ روایت کی گئی ہے ابی بن کعب سے اور اختیار کیا ہے ابن مبارک اور احمد اور اسحاق نے نماز پڑھنی ساتھ امام کے بیچ مہینے رمضان کے اور اختیار کیا ہے امام شافعی نے یہ کہ نماز پڑھے مرد اکیلا جب کہ ہو قاری **باب** جو کوئی روزہ دار کا روزہ کھلواوے تو اسکی کیا فضیلت ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحیم بن سلیمان نے عبد الملک بن ابی سلیمان سے اُسنے روایت کی ہے عطاء سے اُسنے زید بن خالد جہنی[ع] سے اُسنے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی روزہ کھلواوے روزہ دار کا تو ہوگا واسطے اُسکے مثل اجر اُسکے کے لیکن نہ کم کیا جاویگا اجر روزہ دار کے سے کوئی چیز کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** مہینے رمضان کے قیام میں رغبت دلانے کا بیان اور اُسکی فضیلت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے عبد بن حمید نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے اُسنے روایت کی ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ رض سے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتے بیچ کھڑے ہونے رمضان کے یعنی تراویح کے سوا اسکے کہ حکم کریں اُسکو ساتھ وجوب کے اور فرماتے کہ جو کوئی کھڑا ہوا[ل] رمضان میں ایمان سے اور واسطے طلب ثواب کے تو معاف ہونگے جو کہ پہلے کیے ہوں گناہوں سے سو فوت کیے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور امر اسی پر تھا پھر تھا امر اسی طرح بیچ خلافت ابی بکر کے اور ابتدا سے خلافت میں عمر بن خطاب کے اسی پر اور اس باب میں عائشہ رض سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے۔ اور تحقیق روایت کی گئی ہے نیز یہ حدیث زہری سے اُسنے روایت کی عروہ سے اُسنے عائشہ رض سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

انتہا بابوں روزے کی اور ابتدا بابوں حج کی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** حرمت مکے کا بیان یعنے حرام ہے لوگوں پر ہتک اُسکی اور واجب ہے اُنپر تعظیم اُسکی **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو لیث بن سعد نے سعید بن ابی سعید مقبری سے اُسنے روایت کی ابی شریح عدوی سے

[ل] کھڑا ہوا رمضان میں یعنے رمضان کے دنوں میں تراویح پڑھے اور قرآن کی تلاوت کرے اور ذکر وغیرہ کرے ۱۲ [ع] زید بن خالد جہنی مدنی صحابی مشہور ہیں آپ کی وفات کوفہ میں ۶۸ھ یا ۷۸ھ میں ہوئی عمر آپ کی ۸۵ برس کی تھی ۱۲ تقریب

انه قال لعمرو بن سعيد وهو يبعث البعوث الى مكة ائذن لى ايها الامير احدثك قولا قام به رسول الله صلى الله عليه وسلم الغد من يوم الفتح سمعته اذناى ووعاه قلبى وابصرته عيناى حين تكلم به انه حمد الله واثنى عليه ثم قال ان مكة حرمها الله تعالى ولم يحرمها الناس ولا يحل لامرئ يؤمن بالله واليوم الآخر ان يسفك بها دما او يعضد بها شجرة فان احد ترخص لقتال رسول الله صلى الله عليه وسلم فيها فقولوا له ان الله اذن لرسوله صلى الله عليه وسلم ولم ياذن لك وانما اذن لى فيها ساعة من نهار وقد عادت حرمتها اليوم كحرمتها بالامس وليبلغ الشاهد الغائب فقيل لابى شريح ما قال لك عمرو بن سعيد قال انا اعلم منك بذلك يا ابا شريح ان الحرم لا يعيذ عاصيا ولا فارا بدم ولا فارا بخربة **قال** ابو عيسى ويروى بخزية وفى الباب عن ابى هريرة وابن عباس **قال** ابو عيسى حديث ابى شريح حديث حسن صحيح وابو شريح الخزاعى اسمه خويلد بن عمرو العدوى الكعبى ومعنى قوله ولا فارا بخربة يعنى جناية يقول من جنى جناية او اصاب دما ثم جاء الى الحرم فانه يقام عليه الحد **باب** ما جاء فى ثواب الحج والعمرة **حدثنا** قتيبة بن سعيد وابو سعيد الاشج قالا نا ابو خالد الاحمر عن عمرو بن قيس عن عاصم عن شقيق عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تابعوا بين الحج والعمرة فانهما ينفيان الفقر والذنوب كما ينفى الكير خبث الحديد والذهب والفضة وليس للحجة المبرورة ثواب الا الجنة وفى الباب عن عمر وعامر بن ربيعة وابى هريرة وعبد الله ابن حبشى وام سلمة وجابر **قال** ابو عيسى حديث ابن مسعود حديث حسن صحيح غريب من حديث عبد الله بن مسعود **حدثنا** ابن ابى عمر نا سفيان بن عيينة عن منصور عن ابى حازم عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

کہ اُسنے کہا واسطے عمرو بن سعید کے اس حال میں کہ وہ بھیجتا تھا لشکر[1] طرف مکہ کے اجازت دے واسطے میرے اے امیر تا بیان کرون مین روبرو تیرے ایک بات کہ خطبہ فرمایا ساتھ اُسکے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اگلے دن فتح مکہ سے سُنا اُسکو کانوں میرے نے اور یاد رکھا اُسکو دل میرے نے اور دیکھا اُسکو آنکھوں میری نے جب کہ فرمایا اُسکو تعریف کی اللہ کی اور ثنا کی اُسپر پھر فرمایا کہ تحقیق مکہ کو بزرگی دی ہے اللہ تعالے نے اور نہین بزرگی دی اُسکو لوگون نے پس نہین حلال واسطے اُس شخص کے کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے یہ کہ خونریزی کرے اُسمین اور نہین حلال کہ کاٹے اُسمین درخت پس اگر کوئی رخصت ڈھونڈے بسبب لڑنے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اُسمین تو کہو اُسکو کہ تحقیق اذن دیا اللہ نے واسطے رسول اپنے کے اور نہین اذن دیا تمکو اور سوا اسکے نہین کہ اذن دیا واسطے میرے اُسمین ایک ساعت دن مین سے اور تحقیق پلٹ آئی تعظیم آج کے دن یعنے دن خطبہ مذکورہ فرمانے کے مانند تعظیم اُسکے کہ بیچ کل گذرے ہوئے کے تھی یعنے سوائے ساعت مذکورہ کے اور چاہیے کہ پہنچا دے حاضر غائب کو پس کہا گیا واسطے ابی شریح کے کہ کیا جواب دیا تجھکو عمرو بن سعید نے کہا ابو شریح نے کہ کہا عمرو نے مین خوب جانتا ہون اُسکو یعنے اِس حدیث کو تجھسے اے ابو شریح تحقیق حرم نہین پناہ دیتی گنہگار کو اور نہ بھاگنے والے کو ساتھ خون[2] کے اور نہ بھاگنے والے کو ساتھ تقصیر کے کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کی گئی ہے خزیہ یعنی ساتھ زا کے اور اِس باب مین ابی ہریرہ اور ابن عباس رضہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابی شریح کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابو شریح خزاعی کا نام خویلد بن عمرو عدوی کعبی ہے اور معنی قول اُسکے ولا فارا بخربہ کا جنایت ہے یعنے قصور کہتا ہے کہ جو کوئی قصور کرے یا خون کرے پھر حرم کی طرف آوے تو اُسپر حد قائم کیجاوے گی **باب** حج اور عمرہ کے ثواب کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے اور ابو سعید اشج نے ان دونون نے کہا خبر دی ہمکو ابو خالد احمر نے عمرو بن قیس سے اُسنے روایت کی عاصم سے اُسنے شقیق سے اُسنے عبد اللہ سے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ پے در پے کرو حج اور عمرے کو پس تحقیق یہ دونون یعنے ہر ایک اُن مین سے دور کرتے ہین فقر کو اور گناہون کو جیسے دور کرتی ہے بھٹی میل لوہے کا اور سونے کا اور چاندی کا اور نہین ہے واسطے حج مقبول کے ثواب مگر بہشت اور اِس باب مین عمر اور عامر بن ربیعہ اور ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن حبشی اور ام سلمہ اور جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن مسعود کی حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث سے عبد اللہ بن مسعود کے **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے منصور سے اُسنے روایت کی ابی حازم سے اُسنے ابی ہریرہ رضہ سے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا

[1] یعنی واسطے قتل عبد اللہ بن زبیر کے سن ۶۱ھ مین اور تھا عمرو امیر مدینے پر یزید بن معاویہ کی طرف سے سو یزید نے اسکو لکھا کہ عبد اللہ بن زبیر کی طرف مکہ مین لشکر بھیجے جو اسکو قتل کرے اسلیے کہ عبد اللہ بن زبیر نے یزید کی بیعت قبول نہین کی تھی بلکہ مکہ مین ٹھیر ا رہا ۱۲ [2] یعنے اگرچہ لائق قتل کے ہے اور جو لائق قتل کے ہو تو اُسکو ہر جگہ قتل کرنا لازم ہے خواہ حرم مین ہو خواہ غیر حرم مین ۱۲ [3] یہ کلام ظاہر اُسکا حق ہے لیکن اراده کیا اُسنے اُس سے باطل کا اسواسطے کہ ابن زبیر کسی ایسے جرم کا مرتکب نہین ہوا تھا کہ جس سے کوئی حد اُسپر واجب ہو بلکہ وہ یزید سے خلافت کا زیادہ حقدار تھا اول اسلیے کہ وہ صحابی تھا دوم اسلیے کہ اُس سے پہلے بیعت ہو چکی تھی ۱۲

من حج فلم يرفث ولم يفسق غفر له ما تقدم من ذنبه **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح وابو حازم كوفي و
هو الاشجعي واسمه سلمان مولى عزة الاشجعية **باب** ما جاء من التغليظ في ترك الحج **حدثنا** محمد بن يحيى القطعي البصري
نا مسلم بن ابراهيم نا هلال بن عبد الله مولى ربيعة بن عمرو بن مسلم الباهلي نا ابو اسحاق الهمداني عن الحارث عن علي قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ملك زادا وراحلة تبلغه الى بيت الله ولم يحج فلا عليه ان يموت يهوديا او نصرانيا
وذلك ان الله يقول في كتابه وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب لا نعرفه
الا من هذا الوجه وفي اسناده مقال هلال بن عبد الله مجهول والحارث يضعف في الحديث **باب** ما جاء في ايجاب الحج بالزاد
والراحلة **حدثنا** يوسف بن عيسى نا وكيع نا ابراهيم بن يزيد عن محمد بن عباد بن جعفر عن ابن عمر قال جاء رجل الى النبي
صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ما يوجب الحج قال الزاد والراحلة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن والعمل عليه عند
اهل العلم ان الرجل اذا ملك زادا وراحلة وجب عليه الحج وابراهيم بن يزيد هو الخوزي المكي وقد تكلم فيه بعض اهل العلم من قبل
حفظه **باب** ما جاء كم فرض الحج **حدثنا** ابو سعيد الاشج نا منصور بن وردان الكوفي عن علي بن عبد الاعلى عن ابيه
عن ابي البختري عن علي بن ابي طالب قال لما نزلت ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا قالوا يا رسول الله أفي كل عام

کہ جو شخص حج کرے واسطے اللہ کے پس صحبت نہ کرے اپنی عورت سے اور نہ گناہ کرے تو اسکے اگلے گناہ بخشے جاتے ہیں امام ترمذی نے کہا
کہ ابو ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابو حازم[ف۳] کوفی وہ اشجعی ہیں اور نام اسکا سلمان مولی عزہ اشجعیہ ہے **باب** حج ترک کرنے کا بڑا گناہ ہے **حدیث**
بیان کی ہمسے محمد بن یحیی قطعی بصری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مسلم بن ابراہیم نے اسنے کہا خبر دی ہمکو ہلال بن عبد اللہ مولی ربیعہ بن عمرو
بن مسلم باہلی نے اسنے کہا خبر دی ہمکو ابو اسحاق ہمدانی نے حارث سے اُسنے روایت کی علی رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جو شخص مالک ہو توشہ اور سواری کا جو پہونچا دے اسکو طرف بیت اللہ کے یعنی مکے کے اور حج نہ کیا پس نہیں فرق اُسپر اسمیں یہ کہ مرے یہودی
ہوکر یا نصرانی ہوکر[ف۱] اور یہ اسواسطے ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے اپنی کتاب میں۔ اور واسطے اللہ کے واجب ہے لوگوں پر حج خانہ کعبہ کا اُسپر کہ طاقت
رکھے طرف اُسکی راہ کے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی طریق سے اور اُسکی اسناد میں کلام ہے اور ہلال بن عبد اللہ
مجہول ہے اور حارث ضعیف کیا جاتا ہے حدیث میں **باب** توشے اور سواری سے حج واجب ہو جاتا ہے **حدیث** بیان کی ہمسے یوسف
بن عیسی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے اسنے کہا خبر دی ہمکو ابراہیم بن یزید نے محمد بن عباد بن جعفر سے اونسے روایت کی ابن عمر سے
کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اُسنے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا چیز واجب کرتی ہے حج کو آپ نے فرمایا توشہ اور سواری کہا
ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے کہ جب کوئی مرد مالک ہووے خرچ راہ اور سواری کا تو اُسپر حج واجب ہو جاتا ہے[ف۲]
اور ابراہیم[ف۳] بن یزید وہ خوزی مکی ہے اور بہ تحقیق کلام کی ہے اُسمیں بعض اہل علم نے اُسکے حفظ کی وجہ سے **باب** عمر بھر میں حج کتنی بار فرض ہے
حدیث بیان کی ہمسے ابو سعید اشج نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو منصور بن وردان کوفی نے علی بن عبد الاعلی سے اُسنے روایت کی اپنے باپ
سے اُسنے ابی البختری سے اُسنے علی بن ابی طالب رض سے اونھوں نے کہا کہ جب اُتری یہ آیت اور واسطے اللہ کے ہے لوگوں پر حج بیت اللہ کا جو طاقت
رکھے طرف اسکی راہ کے تو لوگوں نے عرض کی کہ کیا ہر سال کے حج فرض ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

ف۱ یعنی وہ یہود اور نصاریٰ کی برابر ہے کفران نعمت میں اور یہ اسواسطے ہے کہ یہود اور نصاریٰ حج کے معتقد نہیں ہیں ۱۲ ف۲ یعنی جو کچھ مذکور ہے شرط ہونا زاد اور
راحلہ کا۔ اور وعید اس عبادت کو ترک کرنے پر اور مالک ہونا توشہ کا یعنی اتنا خرچ ہو کہ راہ میں جاتے آتے کفایت کرے اور اپنے اہل و عیال کو بھی اسقدر دے کہ جب تک یہ نہ آوے
انکو کافی ہو پس جس شخص کے پاس اتنا خرچ ہو اور سواری بھی ہو اور پھر وہ حج نہ کرے تو وہ مرتا ہے یہودی یا نصرانی ہوکر ۱۲ ع ح ملخ اور فرض حج کے یہ ہیں۔ احرام
اور وقوف عرفات میں اور طواف الزیارت اور اسکو طواف الافاضہ اور طواف الرکن بھی کہتے ہیں۔ اور واجبات حج کے یہ ہیں۔ وقوف مزدلفہ کا۔ اور سعی صفا اور مروہ کی اور رمی
جمار اور طواف الصدر کہ اسکو طواف وداع بھی کہتے ہیں۔ آفاقی یعنے غیر مکی کے لیے اور حلق اور بال کتروانے وغیرہ ۱۲ المتقی ف۳ ابو حازم کوفی ثقہ ہیں تیسرے
درجہ میں انکا شمار ہے۔ اول اسکے سو کے سرے پر وفات ہوئی ۱۲ عت ف۳ ابراہیم بن یزید مکی ابو اسماعیل مولی بنی امیہ کے متروک الحدیث ہیں ساتویں درجہ میں
انکا شمار ہے۔ وفات ۱۵۱ھ میں ہوئی ۱۲ سلیم اللہ

تسکت فقالوا یا رسول اللہ افی کل عام قال لا ولو قلت نعم لوجب فانزل اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین آمنوا لا تسألوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم وفی الباب عن ابن عباس وابی ہریرۃ **قال** ابو عیسیٰ حدیث علی حدیث حسن غریب من ہذا الوجہ واسم ابی البختری سعید بن ابی عمران وہو سعید بن فیروز **باب** ماجاء کم حج النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** عبد اللہ بن ابی زیاد نا زید بن حباب عن سفیان عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حج ثلث حجج حجتین قبل ان یہاجر وحجۃ بعد ما ہاجر معہا عمرۃ فساق ثلثۃ وستین بدنۃ وجاء علیؓ من الیمن ببقیتہا فیہا جمل لابی جہل فی انفہ برۃ من فضۃ فنحرہا فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کل بدنۃ ببضعۃ فطبخت فشرب من مرقہا **قال** ابو عیسیٰ ہذا حدیث غریب من حدیث سفین لا نعرفہ الا من حدیث زید بن حباب ورأیت عبد اللہ بن عبد الرحمن روی ہذا الحدیث فی کتبہ عن عبد اللہ بن ابی زیاد وسألت محمدا عن ہذا فلم یعرفہ من حدیث الثوری عن جعفر عن ابیہ عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورأیتہ لا یعد ہذا الحدیث محفوظا وقال انما یروی عن الثوری عن ابی اسحاق عن مجاہد مرسل **حدثنا** اسحاق بن منصور نا حبان بن ہلال نا ہمام نا قتادۃ قال قلت لانس بن مالک کم حج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حجۃ واحدۃ واعتمر اربع عمر عمرۃ فی ذی القعدۃ وعمرۃ الحدیبیۃ وعمرۃ مع حجتہ وعمرۃ الجعرانۃ اذ قسم غنیمۃ حنین **قال** ابو عیسیٰ ہذا حدیث حسن صحیح وحبان بن ہلال ابو حبیب البصری ہو جلیل ثقۃ وثقہ یحیی بن سعید القطان **باب** ماجاء کم اعتمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** قتیبۃ نا داؤد بن عبد الرحمن العطار عن عمرو بن دینار عن عکرمۃ عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتمر اربع عمر

سو آپ چپ رہے۔ پھر لوگوں نے کہا کیا ہر سال میں حج فرض ہے یا رسول اللہ۔ فرمایا نہیں۔ اور اگر میں کہتا ہاں یعنی حج ہر سال فرض ہے تو البتہ واجب ہو جاتا۔ یعنی ہر سال میں حج کرنا فرض ہوتا۔ سو اُتاری خدا نے یہ آیت کہ اے ایمان والو مت پوچھو بہت چیزیں کہ اگر کھولی جاویں تم پر جو تمکو بری لگیں یعنی اُنکی حقیقت مت پوچھو۔ اور اس باب میں ابن عباس اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ علی کی حدیث حسن غریب ہے اس طریق سے اور ابی البختری کا نام سعید بن ابی عمران ہے اور وہ سعید بن فیروز ہے **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی بار حج کیا ہے **حدیث** بیان کی ہمسے عبد اللہ بن ابی زیاد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو زید بن حباب نے سفیان سے اُسنے جعفر بن محمد سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے روایت کی جابر بن عبد اللہ سے کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین حج کیے دو حج پہلے ہجرت سے اور ایک حج پیچھے ہجرت سے کہ ساتھ اُسکے عمرہ تھا سو آپ اپنے ساتھ تریسٹھ اونٹ ہدی لائے اور لائے حضرت علیؓ باقی اونٹ یمن سے بیچ اُنکے ایک اونٹ تھا واسطے ابی جہل کے بیچ ناک اُسکی کے نکیل تھی چاندی سے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکی قربانی کی پھر حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اونٹ سے ساتھ ایک ٹکڑے گوشت کے سو پکایا گیا پس پیا آپ نے شوربا اُسکا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے حدیث سے سفیان کے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث زید بن حباب سے۔ اور میں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن کو دیکھا کہ اُسنے یہ حدیث روایت کی اپنی کتاب میں عبد اللہ بن ابی زیاد سے اور پوچھا میں نے محمد کو اُس سے سو اُسنے اُسکو نہ پہچانا حدیث ثوری سے اُسنے روایت کی جعفر سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور میں نے اُسکو دیکھا کہ وہ اس حدیث کو محفوظ نہیں جانتا تھا۔ اور کہا سوا اسکے نہیں کہ روایت کیجاتی ہے ثوری سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے مجاہد سے مرسل **حدیث** بیان کی ہمسے اسحاق بن منصور نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حبان بن ہلال نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ہمام نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو قتادہ نے کہ میں نے انس بن مالک سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے حج کیے ہیں اُسنے کہا ایک حج کیا اور عمرہ کیا چار بار۔ ایک عمرہ ذی القعدہ میں اور ایک عمرہ حدیبیہ کا اور ایک عمرہ ساتھ حج اپنے کے اور ایک عمرہ جعرانہ کا جبکہ تقسیم کی لوٹ حنین کی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حبان بن ہلال ابو حبیب بصری ہے وہ بڑا بزرگ اور ثقہ ہے کہا ہے اُسکو یحییٰ بن سعید قطان نے۔ **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے ہیں **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو داؤد بن عبد الرحمن عطار نے عمرو بن دینار سے اُسنے روایت کی عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہ مقرر رسول اللہ صلعم نے عمرے کیے چار عمرے

---

۱ پس اس سے معلوم ہوا کہ تمام عمر میں حج فرض ایکبار فرض ہے باقی نفل ہے اگر چاہے کرے اور چاہے تو نہ کرے اور مجمل بیان حج کا یہ ہے کہ حج میں وقوف عرفات اور طواف بیت اللہ کا اور سعی درمیان صفا اور مروہ کی ہوتی ہے اور عمرہ میں فقط طواف اور سعی ہی ہوتی ہے اور احرام دونوں میں شرط ہے حج اور عمرے میں بھی اور حج فرض بھی ہوتا ہے اور عمرہ سنت و نفل ہے مگر نذر سے واجب ہو جاتا ہے ۱۲ ح

عمرة الحديبية وعمرة الثانية من قابل عمرة القصاص في ذي القعدة وعمرة الثالثة من الجعرانة والرابعة التي مع حجته وفي الباب
عن انس وعبد الله بن عمرو وابن عمر **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس حديث غريب وروى ابن عيينة هذا الحديث
عن عمرو بن دينار عن عكرمة ان النبي صلى الله عليه وسلم اعتمر اربع عمر ولم يذكر فيه عن ابن عباس **حدثنا**
بذلك سعيد بن عبد الرحمن المخزومي نا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن عكرمة عن النبي صلى الله عليه وسلم فذكر نحوه
باب ماجاء في اي موضع احرم النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان بن عيينة عن جعفر بن محمد عن ابيه
عن جابر بن عبد الله قال لما اراد النبي صلى الله عليه وسلم الحج اذن في الناس فاجتمعوا فلما اتى البيداء احرم وفي الباب عن ابن عمر
وانس ومسور بن مخرمة **قال** ابو عيسى حديث جابر حديث حسن صحيح **حدثنا** قتيبة بن سعيد نا حاتم بن اسماعيل عن موسى
بن عقبة عن سالم بن عبد الله بن عمر عن ابن عمر قال البيداء التي تكذبون فيها على رسول الله صلى الله عليه وسلم والله ما
اهل رسول الله صلى الله عليه وسلم الا من عند المسجد من عند الشجرة **قال** ابو عيسى وهذا حديث حسن صحيح **باب**
ماجاء متى احرم النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** قتيبة بن سعيد نا عبد السلام بن حرب عن خصيف عن سعيد
بن جبير عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم اهل في دبر الصلوة **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب لا نعرف احدا رواه

اول عمرہ حدیبیہ کا اور دوسرا عمرہ آئندہ سال میں عمرہ قصاص کا ذی القعدہ میں ہوا اور تیسرا عمرہ جعرانہ کا اور چوتھا عمرہ ساتھ حج اپنے کے اور اس باب میں انس
اور عبداللہ بن عمرو اور ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث غریب ہے اور ابن عیینہ نے یہ حدیث روایت کی ہے عمرو بن دینار سے اُسنے
عکرمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے کیے چار اور اُسمیں ابن عباس سے ذکر نہیں کیا **حدیث** بیان کی ہمسے ساتھ اسکے سعید بن عبدالرحمن مخزومی نے
اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس ذکر کیا مثل اسکے **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کس جگہ میں احرام باندھا ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے جعفر بن محمد سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے
اُسنے جابر بن عبداللہ سے کہ جب ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا تو خبر کی لوگوں میں یعنی ندا کی ندا کرنے والے نے پس جمع ہوئے آدمی بہت یہانتک کہ جب
آئے حضرتؐ میدان بیدا میں (کہ نام ہے ایک جگہ کا درمیان مکے اور مدینے کے) تو احرام باندھا آپنے یعنی احرام کی نیت کی اور لبیک کہی اور اس باب میں ابن عمر
اور انس اور مسور بن مخرمہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ جابر کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حاتم بن اسمعیل
نے موسیٰ بن عقبہ سے اُسنے روایت کی سالم بن عبداللہ بن عمر سے اُسنے ابن عمر سے کہ میدان بیدا جسمیں تم رسول اللہ صلعم پر جھوٹ بولتے تھے قسم ہے اللہ کی نہیں احرام
باندھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر نزدیک مسجد کے نزدیک درخت کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کب احرام
باندھا ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدالسلام بن حرب نے اُسنے روایت کی خصیف سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن
عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا پیچھے نماز کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم کسی کو کہ روایت کی ہو

لہ حدیبیہ نام ایک گانوں کا ہے نو کوس مکے سے کہ اکثر اسکا حرم میں ہے اور کچھ حل میں اور بیان مجمل عمرہ حدیبیہ کا یہ ہے کہ حضرتؐ چھٹے سال ہجری میں عمرے کی نیت سے مکے کو روانہ ہوئے اور آپ کے ساتھ چودہ سو آدمی
تھے جب حدیبیہ میں پہونچے تو قریش جمع ہو کر آپ کو مکے میں آنے سے مانع ہوئے اور عہد کیا کہ آئندہ سال آنا پس حضرتؐ صلح کر کے پھر گئے پس حقیقت میں یہ عمرہ نہ ہوا۔ لیکن بسبب ملنے ثواب عمرہ کے
پہلا عمرہ گنا گیا اور سال آئندہ میں اس عمرے کی قضا کو گئے مکے میں اور وہاں تین دن رہے پھر چلے آئے یہ دوسرا عمرہ ہوا اسکا نام عمرۃ القضا ہے۔ اور تیسرا عمرہ جعرانہ کا ہے اور جعرانہ ایک جگہ کا نام ہے
نو کوس مکے سے آٹھویں سال ہجری میں بعد فتح مکے کے غزوہ حنین ہوا اور غنیمت بیشمار وہاں سے ہاتھ لگی حضرتؐ پندرہ سولہ روز جعرانہ میں رہے اور وہاں غنیمت بانٹی انھیں دنوں میں ایک رات کو
بعد نماز عشا کے سوار ہو کر مکے میں تشریف لیگئے اور عمرہ کیا اور اُسی رات پھر آئے۔ اور چوتھا عمرہ وہ ہوا کہ حضرتؐ نے حج کے ساتھ کیا بعد فرض ہونے حج کے پس چاروں عمرے جو حضرتؐ نے کیے یہ ہیں اور
حج اسلام کا صرف ایک اور جاہلیت کے حج معلوم نہیں کہ کتنے تھے ۱۲ منہ اور یہ سب عمرے ذیقعدہ میں تھے مگر وہ عمرہ کہ تھا ساتھ حج انکے کے ۱۲ منہ ۲ے حضرتؐ ظہر کی نماز پڑھ کر مدینے سے روانہ ہوئے اور عصر کی نماز
ذوالحلیفہ میں کہ میقات اہل مدینے کا ہے پڑھی اور رات کو وہاں رہے اور صبح کو احرام باندھا اور اسمیں مختلف حدیثیں آئی ہیں ایک روایت میں ہے کہ آپنے بیٹھے بیٹھے اونٹنی کی پیٹھ پر اور کھڑے ہوئے اونٹنی کے لبیک کہی اور
ایک میں ہے کہ آپنے دو رکعت نفل احرام کے بعد لبیک کہی اور ایک میں ہے کہ آپنے بیدا میں پہونچکر لبیک کہی پس امام شافعی نے اور اکثر نے عمل کیا ہے کہ اونٹنی کی پیٹھ پر بیٹھ کر لبیک کہے اور امام ابو حنیفہ اور مالک اور احمد نے دوسری روایت پر عمل
کیا ہے کہ انکے نزدیک مستحب ہے کہ بعد پڑھنے دو رکعت احرام کے نیت احرام کی کرے اور لبیک کہے اس حال میں کہ بیٹھا ہو اور وجہ تطبیق کی انمیں یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب جگہوں میں
لبیک کہی۔ سو راوی نے جہاں لبیک کہتے سنا یہ سمجھا کہ یہیں سے لبیک کہنی شروع کی ۱۲ ع ح

غیر عبد السلام بن حرب وھو الذی یستحبّہ اھل العلم ان یحرم الرجل فی دبر الصلوٰۃ **باب** ماجاء فی افراد الحج **حدثنا**
ابو مُصعَب قرأۃ عن مالک بن انس عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابیہ عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم افرد الحج وفی الباب عن جابر وابن عمر **قال** ابو عیسٰی حدیث عائشۃ حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم
وروی عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم افرد الحج وافرد ابوبکر وعمر وعثمان **حدثنا** بذلک قتیبۃ نا عبد اللہ
بن نافع الصائغ عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر بھذا **قال** ابو عیسٰی وقال الثوری ان افردت الحج فحسن وان
قرنت فحسن وان تمتعت فحسن وقال الشافعی مثلہ وقال احب الینا الافراد ثم التمتع ثم القران **باب ما** جاء فی الجمع بین الحج
والعمرۃ **حدثنا** قتیبۃ نا حماد بن زید عن حمید عن انس قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لبیک بعمرۃ وحجۃ وفی
الباب عن عمر وعمران ابن حصین **قال** ابو عیسٰی حدیث انس حدیث حسن صحیح وقد ذھب بعض اھل العلم الی ھذا واختارہ من
اھل الکوفۃ وغیرھم **باب ماجاء** فی التمتع **حدثنا** قتیبۃ بن سعید عن مالک بن انس عن ابن شھاب عن محمد بن عبد اللہ بن حارث
بن نوفل انہ سمع سعد بن ابی وقاص والضحاک بن قیس وھما یذکران التمتع بالعمرۃ الی الحج فقال الضحاک بن قیس لا یصنع ذلک الا من
جھل امر اللہ تعالیٰ فقال سعد بئس ما قلت یا ابن اخی فقال الضحاک فان عمر بن الخطاب قد نھی عن ذلک فقال سعد قد صنعھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وصنعناھا معہ ھذا حدیث صحیح **حدثنا** عبد اللہ بن حمید اخبرنی یعقوب بن ابراھیم بن سعد نا ابی عن صالح بن کیسان

سوائے عبد السلام بن حرب کے اور یہی ہے وہ چیز جسکو اہل علم مستحب کہتے ہیں کہ احرام باندھے آدمی پیچھے نماز کے **باب** مفرد حج کرنے کے بیان میں
حدیث بیان کی ہمسے ابو مصعب نے قرأۃً مالک بن انس سے اُسنے روایت کی عبد الرحمن بن قاسم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رضی سے
کہ مقرر حضرت نے مفرد حج کیا۔ اور اس باب میں جابر اور ابن عمر سے بھی روایت آئی ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے کہ عائشہ رضی کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے
نزدیک بعض علما کے۔ اور روایت کی گئی ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مفرد حج کیا ہے۔ اور افراد کیا ہے ابو بکر اور عمر اور عثمان نے
حدیث بیان کی ہمسے ساتھ اسکے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن نافع صائغ نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابن عمر
سے ساتھ اسکے کہا ابو عیسیٰ نے اور کہا ثوری نے کہ اگر مفرد کرے تو حج کو تو بہتر ہے اور اگر قران کرے تو وہ بھی بہتر ہے اور اگر تمتع کرے تو وہ بھی بہتر ہے
اور امام شافعی نے کہا مثل اسکے اور کہا کہ زیادہ تر پیارا طرف ہمارے افراد ہے پھر تمتع پھر قران **باب** حج اور عمرہ کو جمع کرنے کا بیان **حدیث**
بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حماد بن زید نے حمید سے اُسنے روایت کی انس سے کہ میں نے سُنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
کہتے تھے لبیک بعمرۃ وحجۃ یعنی حاضر ہوں تیری خدمت میں یا الٰہی ساتھ عمرہ اور حج کے اور اس باب میں عمر اور عمران بن حصین سے بھی روایت
آئی ہے کہا ابو عیسیٰ نے انس کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض اہل علم کا یہی مذہب ہے۔ اور اختیار کیا ہے اُسکو اہل کوفہ وغیرہ نے **باب** تمتع کرنے کا
بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے مالک بن انس رضی سے اُسنے روایت کی ابن شہاب سے اُسنے محمد بن عبد اللہ بن حارث بن نوفل
سے کہ اُسنے سنا سعد بن ابی وقاص سے اور ضحاک بن قیس سے اور وہ دونوں ذکر کرتے تھے تمتع کرنے کا ساتھ حج اور عمرے کے سو ضحاک بن قیس نے
کہا کہ نہیں کرتا اُسکو مگر جو بیخبر ہو اللہ کے حکم سے سو سعد نے کہا بُری ہے وہ چیز جو کہی تو نے اے میرے بھائی کے بیٹے سو ضحاک نے کہا کہ تحقیق عمر
بن خطاب نے منع کیا ہے اُس سے سو سعد نے کہا کہ تحقیق کیا ہے اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کیا ہے ہمنے اُسکو ساتھ آپکے یہ حدیث صحیح ہے
حدیث بیان کی ہمسے عبد اللہ بن حمید نے اُسنے کہا خبر دی مجکو یعقوب بن ابراہیم نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ہمارے باپ نے صالح بن کیسان سے

ف جاننا چاہیے کہ حج کرنے والے تین قسم کے ہیں ایک تو مفرد ہے۔ اور مفرد وہ ہے کہ نرے حج کا احرام باندھے۔ دوسرا قارن۔ قارن وہ ہے کہ حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھے اور تیسرا
متمتع ہے۔ اور وہ وہ ہے کہ اول عمرے کا احرام باندھے حج کی میقات سے حج کے مہینوں میں اور افعال عمرے کے بجالاوے۔ پھر اگر ہدی کو ساتھ لایا ہے تو احرام باندھے رہے اور اگر ہدی نہیں لایا ہے
تو احرام سے نکل آوے اور مکے میں بیٹھا رہے جب ایام حج کے آویں تو احرام حج کا حرم سے باندھے اور حج کرے۔ اور اسمیں اختلاف ہے کہ تین قسموں سے افضل کون ہے۔ امام شافعی اور امام
مالک اور بہت لوگ کہتے ہیں کہ افضل افراد ہے پھر تمتع پھر قران۔ اور امام احمد وغیرہ کہتے ہیں کہ افضل تمتع ہے۔ اور امام ابو حنیفہ وغیرہ کہتے ہیں کہ افضل قران ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ افضل قران ہے
پھر تمتع پھر قران۔ اور اسمیں بھی اختلاف ہے کہ حضرت مفرد تھے یا متمتع تھے یا قارن تھے۔ صحیح یہ ہے کہ پہلے مفرد تھے پھر اسمیں عمرے کا احرام باندھا۔ اور قارن ہوگئے۔ اور وجہ تطبیق کی
ہر تینوں میں یہ ہے کہ جسنے افراد نقل کیا وہ اصل ہے۔ اور جسنے قران نقل کیا وہ باعتبار آخر امر کے۔ اور جسنے تمتع نقل کیا تو مراد اس سے تمتع لغوی رکھا یعنی فائدہ اٹھانا۔ نووی

عن ابن شہاب ان سالم بن عبد اللہ حدثہ انہ سمع رجلا من اہل الشام وھو یسال عبد اللہ بن عمر عن التمتع بالعمرۃ الی الحج فقال عبد اللہ بن عمر ھی حلال فقال الشامی ان اباک قد نہی عنہا فقال عبد اللہ بن عمر ارایت ان کان ابی نہی عنہا وصنعہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَمْرُ اَبِیْ یُتَّبَعُ ام اَمْرُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الرجل بل امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لقد صنعہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** ابو موسی محمد بن المثنی نا عبد اللہ بن ادریس عن لیث عن طاؤس عن ابن عباس قال تمتع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر وعمر وعثمان واول من نہی عنہ معاویۃ وفی الباب عن علی وعثمان وجابر وسعد واسماء ابنۃ ابی بکر وابن عمر **قال** ابو عیسی حدیث ابن عباس حدیث حسن واختار قوم من اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم التمتع بالعمرۃ والتمتع ان یدخل الرجل بعمرۃ فی اشہر الحج ثم یقیم حتی یحج فھو متمتع وعلیہ دم ما استیسر من الھدی فمن لم یجد فصیام ثلثۃ ایام فی الحج وسبعۃ اذا رجع الی اہلہ ویستحب للمتمتع اذا صام ثلثۃ ایام فی الحج ان یصوم فی العشر ویکون اٰخرہا یوم عرفۃ فان لم یصم فی العشر صام ایام التشریق فی قول بعض اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منہم ابن عمر وعائشۃ وبہ یقول مالک والشافعی واحمد واسحاق وقال بعضہم لا یصوم ایام التشریق وھو قول اہل الکوفۃ **قال** ابو عیسی واہل الحدیث یختارون التمتع بالعمرۃ فی الحج وھو قول الشافعی واحمد واسحاق

باب ماجاء فی التلبیۃ

حدثنا احمد بن منیع نا اسماعیل بن ابراھیم عن ایوب عن نافع عن ابن عمر قال کان تلبیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک

اُسنے روایت کی ابن شہاب سے کہ مقرر سالم بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی اُس سے کہ اُسنے سُنا ایک مرد کو اہل شام سے کہ وہ پوچھتا تھا عبد اللہ بن عمر کو تمتع کرنے سے ساتھ عمرے کے طرف حج کے سو عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ وہ درست ہے سو اُس شامی نے کہا کہ مقرر باپ تیرے نے منع کیا ہی اُس سے سو عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ بھلا تبلاؤ کہ اگر باپ میرے نے منع کیا ہو اُس سے اور کیا ہو اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حکم باپ میرے کا مانا جاویگا یا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سو اُس مرد نے کہا کہ بلکہ حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مانا جاویگا سو عبد اللہ نے کہا کہ تحقیق کیا ہی اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو موسی محمد بن مثنی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن ادریس نے لیث سے اُسنے روایت کی طاؤس سے اُسنے ابن عباس رضی سے اُسنے کہا کہ تمتع کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابو بکر اور عمر اور عثمان نے اور اول جسنے اُس سے منع کیا ہی معاویہ ہی ۔ اور اس باب میں علی اور عثمان اور جابر اور سعد اور اسما بنت ابی بکر اور ابن عمر سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسی نے اور ابن عباس کی حدیث حسن ہی اور اختیار کیا ہی ایک قوم اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے تمتع کرنا ساتھ عمرے کے اور تمتع یہ ہی کہ داخل ہووے مرد ساتھ عمرے کے حج کے مہینوں میں پھر ٹھیرا رہے یہانتک کہ حج کرے پس وہ تمتع کرنے والا ہی اور اُسپر خون ہی جو میسر ہو ہدی سے پس جو شخص کہ نہ پاوے ہدی پس روزے رکھے تین دن کہ حج کے دنوں میں سے اور سات روزے جب پھر جاوے طرف گھر اپنے کے اور مستحب ہی واسطے تمتع کرنے والے کے کہ جب روزہ رکھے تین دن حج میں یہ کہ روزے رکھے دہے میں اور ہو آخر اُسکا دن عرفے کا پس اگر نہ روزہ رکھے دہے میں تو روزے رکھے تشریق کے دنوں میں یہ قول بعض اہل علم کا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے انہیں میں سے ہی ابن عمر اور عائشہ اور ساتھ اسی کے قائل ہی مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور بعضے کہتے ہین کہ نہ روزہ رکھے تشریق کے دنوں میں اور وہ قول اہل کوفہ کا ہی **باب** تلبیہ کا بیان یعنے لبیک کہنا **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو اسمٰعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے کہا کہ تھا تلبیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک یعنی حاضر ہوں خدمت تیری میں یا الٰہی حاضر ہون تیری خدمت میں حاضر ہون خدمت تیری میں نہین کوئی شریک تیرا حاضر ہون تیری خدمت میں تحقیق سب تعریف اور نعمت واسطے تیرے ہی اور بادشاہت نہین کوئی شریک واسطے تیرے

سلہ واجب ہی متمتع کو یہ کہ قربانی کرے دن نحر کے بعد رمی جمار کے واسطے شکرگزاری اس نعمت کے کہ توفیق ادائے عمرہ اور حج کی ہوئی پس جو شخص کہ نہ پاوے پس چاہیے کہ روزے رکھے تین دن بیچ حج کے یعنی حج کے مہینوں میں بعد احرام کے پہلے دن نحر کے اور افضل یہ ہی کہ ساتوین آٹھوین نوین کو رکھے اور سات دن جبکہ پھرے طرف اہل اپنے کے یعنی فارغ ہوا افعال حج سے اگرچہ مکے میں ہو ۱۲ ع

حدثنا قتيبة نا الليث عن نافع عن ابن عمر انه اهل فانطلق يهل يقول لبيك اللهم لبيك لاشريك لك لبيك ان الحمد والنعمة لك والملك لاشريك لك قال وكان عبدالله بن عمر يقول هذه تلبية رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان يزيد من عنده في اثر تلبية رسول الله صلى الله عليه وسلم لبيك لبيك وسعديك والخير في يديك لبيك والرغبى اليك والعمل هذا حديث صحيح **قال** ابوعيسى وفي الباب عن ابن مسعود وجابر وعائشة وابن عباس وابي هريرة **قال** ابوعيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح والعمل عليه عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم وهو قول سفيان الثوري والشافعي واحمد واسحاق وقال الشافعي فان زاد زائد في التلبية شيئا من تعظيم الله فلا باس ان شاء الله واحب الي ان يقتصر على تلبية رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الشافعي وانما قلنا لا باس بزيادة تعظيم الله فيها لما جاء عن ابن عمر وهو حفظ التلبية عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم زاد ابن عمر في تلبيته من قبله لبيك والرغبى اليك والعمل **باب** ماجاء في فضل التلبية والنحر **حدثنا** محمد بن رافع نا ابن ابي فديك وثنا اسحاق بن منصور نا ابن ابي فديك عن الضحاك بن عثمان عن محمد بن المنكدر عن عبدالرحمن بن يربوع عن ابي بكر الصديق ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل اي الحج افضل قال العج والثج **حدثنا** هناد نا اسماعيل بن عياش عن عمارة بن غزية عن ابي حازم عن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم يلبي الا لبى من عن يمينه وشماله من حجر او شجر او مدر حتى ينقطع الارض من ههنا وههنا **حدثنا** الحسن بن محمد الزعفراني وعبدالرحمن بن الاسود ابو عمرو البصري قالا انا عبيدة بن حميد عن عمارة بن غزية عن ابي حازم عن سهل بن سعد عن النبي صلى الله عليه وسلم

حدیث بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو لیث نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ آپنے احرام باندھا سو چلا احرام باندھے کہتا تھا حاضر ہوں تیری خدمت میں یاالٰہی حاضر ہوں تیری خدمت میں نہیں کوئی شریک واسطے تیرے حاضر ہوں تیری خدمت میں تحقیق سب تعریف اور نعمت واسطے تیرے ہی اور بادشاہت اور نہیں کوئی شریک واسطے تیرے کہا کہ تھے عبداللہ بن عمر کہتے کہ یہ تلبیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور تھے زیادہ کرتے نزدیک اپنے سے پیچھے تلبیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لبیک الخ یعنی یہ کہ حاضر ہوں تیری خدمت میں حاضر ہوں تیری خدمت میں نیکبختی حاصل کرتا ہوں تیری خدمت میں اور بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہی اور رغبت طرف تیرے ہی اور عمل تیرے ہی واسطے ہی یہ حدیث حسن صحیح ہی کہا ابوعیسیٰ نے اور اس باب میں ابن مسعود اور جابر اور عائشہ اور ابن عباس اور ابوہریرہ سے بھی روایت ہی کہا ابوعیسیٰ نے کہ ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اور یہ قول سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا ہی شافعی نے کہا کہ اگر کوئی تلبیہ میں کوئی چیز زیادہ کرے اللہ کی تعظیم سے تو کوئی ڈر نہیں اگر چاہے اللہ تعالیٰ اور بہت پیارا طرف میرے یہ ہی کہ اقتصار کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلبیہ پر اور کہا شافعی نے کہ سوا اسکے نہیں کہ کہا ہمنے کہ نہیں کوئی ڈر ساتھ زیادہ کرنے تعظیم اللہ کے بیچ اُسکے واسطے اُسکے جو آیا ہی ابن عمر سے اور اُسنے یاد رکھا ہی تلبیہ حضرت کا پھر زیادہ کیا ابن عمر نے اُس تلبیہ میں اپنی طرف سے لبیک والرغبی الیک والعمل **باب** تلبیہ کہنے اور قربانی کرنے کی فضیلت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن رافع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن ابی فدیک نے اور حدیث بیان کی ہمسے اسحاق بن منصور نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن ابی فدیک نے ضحاک بن عثمان سے اُسنے روایت کی محمد بن منکدر سے اُسنے عبدالرحمان بن یربوع سے اُسنے ابی بکر صدیق رض سے کہ مقرر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے کونسا حج افضل ہی یعنی کونسی چیزیں حج میں بہت ثواب کی ہیں بعد ارکان حج کے فرمایا بلند آواز کرنا ساتھ کہنے لبیک[1] کے اور بہانا خون قربانی کا یا ہدی کا **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسماعیل بن عیاش نے اُسنے عمارہ بن غزیہ سے اُسنے روایت کی ابی حازم سے اُسنے سہل بن سعد سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں کوئی مسلمان کہ لبیک کہتا ہو مگر کہ لبیک کہتے ہیں جو ہیں داہنی طرف اور بائیں طرف اُسکے قسم پتھر یا ڈھیلے یا درخت سے یہاں تک کہ تمام ہووے زمین اُس طرف سے اور اس طرف سے یعنے داہنی اور بائیں طرف **حدیث** بیان کی ہمسے حسن بن محمد زعفرانی اور عبدالرحمن بن اسود ابوعمرو بصری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبیدہ بن حمید نے عمارہ بن غزیہ سے اُسنے روایت کی ابی حازم سے اُسنے سہل بن سعد سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

[1] پکار کر لبیک کہنی مرد کو مستحب ہی لیکن اتنا نہ چلاوے کہ نفس کو رنج ہو اور عورت چپکی کہے اسطرح کہ آپ ہی سنے ۱۲ ع

نحو حدیث اسماعیل بن عیاش وفی الباب عن ابن عمر وجابر **قال** ابو عیسی حدیث ابی بکر حدیث غریب لا نعرفه الا
من حدیث ابن ابی فدیک عن الضحاك بن عثمان ومحمد بن المنكدر لم یسمع من عبد الرحمن بن یربوع وقد روی محمد بن المنكدر
عن سعید بن عبد الرحمن ابن یربوع عن ابیه غیر هذا الحدیث وروی ابو نعیم الطحان ضرار بن صرد هذا الحدیث عن ابن
ابی فدیك عن الضحاك بن عثمان عن محمد بن المنكدر عن سعید بن عبد الرحمن بن یربوع عن ابیه عن ابی بکر عن النبی صلی الله
علیه وسلم واخطأ فیه ضرار **قال** ابو عیسی سمعت احمد بن الحسن یقول قال احمد بن حنبل من قال فی هذا الحدیث عن محمد
بن المنكدر عن ابن عبد الرحمن بن یربوع عن ابیه فقد اخطأ قال وسمعت محمدا یقول ذکرت له حدیث ضرار بن صرد عن ابن
ابی فدیك فقال هو خطأ فقلت قد روی غیره عن ابن ابی فدیك ایضا مثل روایته فقال لا شیء انما رووه عن ابن ابی فدیك
ولم یذکروا فیه عن سعید بن عبد الرحمن ورأیته یضعف ضرار بن صرد والعج هو رفع الصوت بالتلبیة والثج هو نحر البدن

باب ماجاء فی رفع الصوت بالتلبیة **حدثنا** احمد بن منیع نا سفیان بن عیینة عن عبد الله بن ابی بکر عن عبد الملك
بن ابی بکر بن عبد الرحمن عن خلاد بن السائب عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اتانی جبرئیل فامرنی ان آمر اصحابی
ان یرفعوا اصواتهم بالاهلال او بالتلبیة **قال** ابو عیسی حدیث خلاد عن ابیه حدیث حسن صحیح وروی بعضهم هذا الحدیث
عن خلاد بن السائب عن زید بن خالد عن النبی صلی الله علیه وسلم ولا یصح والصحیح هو خلاد بن السائب عن ابیه وهو خلاد
بن السائب ابن خلاد بن سوید الانصاری وفی الباب عن زید بن خالد وابی هریرة وابن عباس **باب** ماجاء فی الاغتسال
عند الاحرام **حدثنا** عبد الله بن ابی زیاد نا عبد الله بن یعقوب المدنی عن ابن ابی الزناد عن ابیه عن خارجة بن زید بن ثابت

مثل حدیث اسمٰعیل بن عیاش کے اور اس باب میں ابن عمر اور جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ ابی بکر کی حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم
اسکو مگر حدیث ابن ابی فدیک سے اُسنے روایت کی ضحاک بن عثمان سے اور محمد بن منکدر نے نہیں سُنا عبد الرحمان بن یربوع سے اور تحقیق روایت کی ہے محمد بن منکدر
نے سعید بن عبد الرحمان بن یربوع سے اُسنے اپنے باپ سے سوا اس حدیث کے اور روایت کی ہے ابو نعیم طحان ضرار بن صرد نے یہ حدیث ابن ابی فدیک سے اُسنے
ضحاک بن عثمان سے اُسنے محمد بن منکدر سے اُسنے سعید بن عبد الرحمن بن یربوع سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی بکر صدیق رضی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور خطا کی اس میں
ضرار نے کہا ابو عیسیٰ نے کہ سُنا میں نے احمد بن حسن سے کہتا تھا کہ کہا احمد بن حنبل نے کہ جو کوئی کہے اس حدیث میں محمد بن منکدر سے وہ ابن عبد الرحمان بن
یربوع سے وہ اپنے باپ سے تو اُسنے خطا کی یعنی یہ راوی اس حدیث کے اسناد میں نہیں ہیں کہا ابو عیسیٰ نے کہ میں نے بخاری سے سُنا کہتے تھے کہ ذکر کی میں نے
واسطے اُسکے حدیث ضرار بن صرد کی ابن ابی فدیک سے سو کہا کہ یہ خطا ہے سو میں نے کہا کہ تحقیق روایت کی ہے غیر اُسکے نے ابن ابی فدیک سے بھی مثل اُسکی روایت کی سو اُسنے
کہا کہ کچھ چیز نہیں یعنی اُسکا کچھ اعتبار نہیں سوا اسکے نہیں کہ روایت کیا ہے لوگوں نے اُسکو ابن ابی فدیک سے اور نہیں ذکر کیا اُنہوں نے اسمیں واسطہ سعید بن
عبد الرحمن کا اور دیکھا میں نے اُسکو کہ ضعیف کہتا تھا ضرار بن صرد کو اور عج وہ بلند کرنا آواز کا ہے ساتھ لبیک کہنے کے اور ثج وہ اونٹوں کی قربانی کرنا ہے **باب**
بلند آواز کرنا ساتھ لبیک[1] کہنے کے **حدیث** بیان کی ہم سے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے عبد اللہ بن ابی بکر سے اُسنے روایت کی
عبد الملک بن ابی بکر بن عبد الرحمان سے اُسنے خلاد بن سائب سے اُسنے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آئے میرے پاس جبرئیل سو حکم کیا مجھکو یہ حکم
کروں یاروں اپنے کو یہ کہ بلند کریں آوازیں اپنی ساتھ اہلال کے یا کہا کہ لبیک کہنے کے کہا ابو عیسیٰ نے کہ خلاد کی حدیث اپنے باپ سے حسن صحیح ہے اور روایت کی ہے
بعض نے یہ حدیث خلاد بن سائب سے اُسنے زید بن خالد سے اُسنے نبی صلعم سے اور نہیں صحیح ہے یہ اور صحیح وہ خلاد بن سائب ہے اپنے باپ سے اور وہ خلاد بن سائب بن خلاد بن سوید انصاری ہے اور در
اس باب میں زید بن خالد اور ابی ہریرہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے **باب** احرام باندھنے[2] کے وقت نہانے کے بیان میں **حدیث** بیان کی ہم سے
عبد اللہ بن ابی زیاد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن یعقوب مدنی نے ابن ابی زناد سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے خارجہ بن زید بن ثابت سے

---

[1] امام شافعی کہتے ہیں کہ پکار کر لبیک کہنی سنت ہے اور نہیں ہے شرط واسطے صحت حج کے اور نہ واجب ہے اگر ترک کرے تو اُسکے بدلے دم لازم نہیں آتا۔ لیکن فضیلت نوت
ہوئی اور بعضے کہتے ہیں کہ واجب ہے اُسکے بدلے خون آتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ شرط ہے واسطے صحت احرام کے اور مالک کہتے ہیں کہ واجب نہیں لیکن ترک سے خون دینا لازم
آتا ہے اور امام شافعی اور مالک کہتے ہیں کہ صرف دل میں نیت کرنے سے حج منعقد ہوتا ہے اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ نہیں منعقد ہوتا مگر ساتھ جوڑنے لبیک کے ساتھ نیت کے یا لانے ہدی کے ۱۲ طیبی
[2] احرام کہتے ہیں اُسکو کہ جب میقات پر پہونچے تو غسل کرے اور سلے ہوئے کپڑے بدن سے اتار ڈالے صرف ایک لنگ باندھے اور چادر اوڑھے اور دو رکعت نفل پڑھ کے نیت احرام کی کرے کہ میں نے احرام

عن ابيه انه رای النبي صلی الله علیه وسلم تجرد لاهلاله واغتسل **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن غريب وقد استحب بعض اهل العلم الاغتسال عند الاحرام وهو قول الشافعي **باب** ما جاء في مواقيت الاحرام لاهل الآفاق **حدثنا** احمد بن منيع نا اسماعيل بن ابراهيم عن ايوب عن نافع عن ابن عمر ان رجلا قال من اين نهل يا رسول الله فقال يهل اهل المدينة من ذي الحليفة واهل الشام من الجحفة واهل نجد من قرن قال واهل اليمن من يلملم وفي الباب عن ابن عباس وجابر بن عبد الله وعبد الله بن عمرو **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم **حدثنا** ابو كريب نا وكيع عن سفيان عن يزيد بن ابي زياد عن محمد بن علي عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم وقت لاهل المشرق العقيق **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن **باب** ما جاء في ما لا يجوز للمحرم لبسه **حدثنا** قتيبة نا الليث عن نافع عن ابن عمر انه قال قام رجل فقال يا رسول الله ماذا تأمرنا ان نلبس من الثياب في الحرم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تلبسوا القميص ولا السراويلات ولا البرانس ولا العمائم ولا الخفاف الا ان يكون احد ليست له نعلان فليلبس الخفين ما اسفل من الكعبين ولا تلبسوا شيئا من الثياب مسه الزعفران ولا الورس ولا تنتقب المرأة الحرام ولا تلبس القفازين **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل عليه عند اهل العلم **باب** ما جاء في السراويل والخفين للمحرم اذا لم يجد الازار والنعلين **حدثنا** احمد بن عبدة الضبي البصري نا يزيد بن زريع نا ايوب نا عمرو بن دينار عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول المحرم اذا لم يجد الازار فليلبس السراويل واذا لم يجد النعلين فليلبس الخفين

اُسنے اپنے باپ سے کہ اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ننگے ہوئے واسطے احرام باندھنے کے اور غسل کیا کہا ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے اور تحقیق بعض اہل علم کہتے ہیں کہ احرام کے وقت غسل کرنا مستحب ہے اور یہ قول شافعی کا ہے **باب** احرام باندھنے کی جگہوں کا بیان واسطے غیر ملک والوں کے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسمٰعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اُسنے روایت کی ہے نافع سے اُسنے ابن عمرؓ سے کہ تحقیق ایک مرد نے کہا کس جگہہ سے احرام باندھیں ہم یا رسول اللہ سو فرمایا کہ احرام باندھیں مدینہ والے ذوالحلیفہ سے اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے کہا اور احرام باندھیں یمن والے یلملم سے اور اس باب میں ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے سفیان سے اُسنے روایت کی یزید بن ابی زیاد سے اُسنے محمد بن علی سے اُسنے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معین کی جگہہ احرام باندھنے کی واسطے اہل مشرق کے عقیق کہا ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث حسن ہے **باب** محرم کو احرام کی حالت میں کیا کپڑا پہننا جائز نہیں **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو لیث نے نافع سے اُسنے روایت کی ابن عمرؓ سے کہ اُسنے کہا کہ ایک مرد کھڑا ہوا سو اُسنے عرض کی کہ یا رسول اللہ جو کیا حکم کرتے ہو آپ ہمکو یہ کہ پہنیں ہم کپڑوں میں سے بیچ احرام کے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ پہنو کرتہ اور نہ پائجامہ اور نہ بارانیاں اور نہ باندھو پگڑیاں اور نہ پہنو موزے مگر یہ کہ نہوویں واسطے کسی کے پاپوشین تو چاہیے کہ پہنے موزے جو دونوں ٹخنوں سے نیچے ہوں اور نہ پہنو کپڑوں میں سے اُس چیز کو کہ لگی ہو اُسکو زعفران اور نہ وہ کپڑا کہ لگی ہو اُسکو ورس اور نہ نقاب ڈالے عورت احرام والی اور نہ پہنے دستانے کہا ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسپر عمل ہے اہل علم کا۔ **باب** احرام والا جب نہ پاوے تہ بند اور پاپوشین تو پہنے پائجامہ اور موزے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی بصری نے اُسنے کہا کہ خبر دی ہمکو یزید بن زریع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ایوب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عمرو بن دینار نے جابر بن زید سے اُسنے روایت کی ابن عباسؓ سے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ محرم اگر نہ پاوے تہ بند تو چاہیے کہ پہنے پائجامہ اور جب نہ پاوے پاپوشین تو چاہیے کہ پہنے موزے

ف۱ یعنی سلے ہوئے کپڑے اتار ڈالے اور لنگ باندھا اور چادر اوڑھی کہ حالت احرام میں سلا ہوا کپڑا کہ بدن پر قطع کیا ہو پہننا منع ہے اور احرام کے لیے غسل افضل ہے اور وضو بھی کافی ہے ف۲ یعنی مدینے والے اور جو لوگ کہ اس راہ سے مکہ کو آویں جب ذوالحلیفہ میں پہونچیں تو وہاں سے احرام باندھیں اسی طرح اور لوگ اپنی اپنی جگہہ سے احرام باندھیں اور ذوالحلیفہ نام ہے ایک جگہہ کا کہ چھ کوس ہے مدینے سے اور دس منزل ہے مکہ سے اور جحفہ نام ہے تہامہ سے عراق تک کا اور قرن منازل نام ہے ایک جگہہ کا قریب طائف کے اور یلملم ایک پہاڑ ہے دو منزل مکہ سے اور جو شخص کہ ان احرام کی جگہوں کے اندر رہتا ہے تو اُسکی جگہہ احرام کی اپنے گھر سے ہے حد حرم تک اُسکو میقات پر جانا ضرور نہیں اگرچہ میقات قریب ہو اور جو خاص ان جگہوں میں رہتے ہیں اُنکا حکم جمہور کے نزدیک اندر والوں کا سا ہے یہاں تک کہ مکہ والے احرام باندھیں نفس مکہ سے لیکن یہ حکم حج کا ہے اور عمرہ کے واسطے احرام حل سے نکلکر باندھے جیسے عائشہؓ نے کیا تھا مگر یہ احرام صرف اُسی کے واسطے ضرور ہے جو حج یا عمرہ کا ارادہ رکھتا ہو اور جو کسی اور کام تجارت وغیرہ کے واسطے مکہ میں جاوے تو اُسکو ان جگہوں سے احرام باندھنا ضرور نہیں بلکہ اُسکو بدون احرام کے بھی حرم میں داخل ہونا درست ہے ۱۲ ف۳ عقیق ایک جگہہ کا نام ہے قریب ذات عرق کے ۱۲ ف۴ ورس ایک قسم کی گھاس ہے زرد رنگ مشابہ زعفران کے خوشبودار ہوتی ہے اسواسطے اُس سے منع فرمایا ۱۲

حدثنا قتیبة نا حماد بن زید عن عمرو نحوه وفی الباب عن ابن عمر وجابر قال ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم قالوا اذا لم یجد المحرم الازار لبس السراویل واذا لم یجد النعلین لبس الخفین وهو قول احمد وقال بعضهم علی حدیث ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم اذا لم یجد النعلین فلیلبس الخفین فلیقطعهما اسفل من الکعبین وهو قول سفیان الثوری والشافعی **باب** ماجاء فی الذی یحرم وعلیه قمیص او جبة **حدثنا** قتیبة بن سعید نا عبد الله بن ادریس عن عبد الملک بن ابی سلیمان عن عطاء عن یعلی بن امیة قال رأی رسول الله صلی الله علیه وسلم اعرابیا قد احرم وعلیه جبة فامره ان ینزعها **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن عمرو بن دینار عن عطاء عن صفوان بن یعلی عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه بمعناه **قال** ابو عیسی وهذا اصح وفی الحدیث قصة وهکذا روی قتادة والحجاج بن ارطاة وغیر واحد عن عطاء عن یعلی بن امیة والصحیح ما روی عمرو بن دینار وابن جریج عن عطاء عن صفوان بن یعلی عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم **باب** ماجاء ما یقتل المحرم من الدواب **حدثنا** محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نا یزید بن زریع نا معمر عن الزهری عن عروة عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خمس فواسق یقتلن فی الحرم الفارة والعقرب والغراب والحدیا والکلب العقور وفی الباب عن ابن مسعود وابن عمر وابی هریرة وابی سعید وابن عباس **قال** ابو عیسی حدیث عائشة حدیث حسن صحیح **حدثنا** احمد بن منیع نا هشیم نا یزید بن ابی زیاد عن ابن ابی نعم عن ابی سعید عن النبی صلی الله علیه وسلم قال یقتل المحرم السبع العادی والکلب العقور والفارة والعقرب والحداة والغراب **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن والعمل علی هذا عند اهل العلم قالوا المحرم یقتل السبع العادی والکلب وهو قول سفیان الثوری والشافعی

حدیث بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حماد بن زید نے عمرو سے مثل اسکے - اور اس باب مین ابن عمر اور جابر سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہین کہ اگر نہ پاوے تہبند محرم تو پہنے پائجامہ اور جب نہ پاوے پاپوشین تو پہنے موزے اور یہ قول احمد کا ہی - اور بعضے کہتے ہین کہ بنا بر حدیث ابن عمر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جب نہ پاوے پاپوشین تو چاہیے کہ پہنے موزے اور چاہیے کہ کاٹ ڈالے اُنکو دونون ٹخنون کے نیچے یہ قول سفیان ثوری اور شافعی کا ہی **باب** اگر کوئی شخص احرام باندہے اور اسپر کرتہ جبہ ہو تو اُسکو اُتار ڈالے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن ادریس نے عبد الملک بن ابی سلیمان سے اُسنے روایت کی عطا سے اُسنے یعلی بن امیہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد جنگلی کو دیکھا کہ احرام باندہے ہی اور اُسپر جبہ تھا سو آپنے حکم کیا اُسکو کہ اُتار ڈالے اُسکو **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے عمرو بن دینار سے اُسنے روایت کی عطا سے اُسنے صفوان بن یعلی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکی ساتھ معنی اسکے کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث زیادہ تر صحیح ہی اور اس حدیث مین ایک قصہ ہی اور اسی طرح روایت کی ہی قتادہ اور حجاج بن ارطاۃ وغیرہ کئی اور لوگون نے عطا سے اُسنے روایت کی ہی یعلی بن امیہ سے اور صحیح وہ ہی جو روایت کی ہی عمرو بن دینار اور ابن جریج نے عطا سے اُسنے روایت کی صفوان بن یعلی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** اُس چیز کا بیان جو قتل کرے اُسکو محرم چار پایون سے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن عبد الملک بن ابی شوارب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یزید بن زریع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے اُسنے روایت کی عروہ سے اُسنے عائشہ رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ جانور موذی مارے جاوین حرم مین چوہا اور بچھو اور کوا اور چیل اور کتا کٹ کھنا اور اس باب مین ابن مسعود اور ابن عمر اور ابی ہریرہ اور ابی سعید اور ابن عباس سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے کہ عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ہشیم نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یزید بن ابی زیاد نے ابن ابی نعم سے اُسنے روایت کی ابی سعید رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قتل کرے محرم درندے حملہ کرنے والے کو اور کتے کٹ کھنے اور چوہے اور بچھو اور چیل اور کوے کو کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک اہل علم کے کہتے ہین کہ قتل کرے محرم درندے حملہ کرنے والے کو اور کتے کو اور یہ قول سفیان ثوری اور شافعی کا ہی

۱؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ احرام مین بھولکر کرتہ پہننے سے کچھ خلل نہین آتا - خلاصہ یہ ہی کہ جو چیزین کہ احرام مین حرام ہین اگر قصدًا اُنکا مرتکب ہوگا تو واجب ہوگا اُسمین فدیہ سب علماء کے نزدیک اور اگر بھولکر مرتکب ہوگا جیسے کہ اُس شخص جنگلی نے کیا تھا تو نہین لازم آویگا اُسمین فدیہ نزدیک امام شافعی اور ثوری اور احمد اور اسحق کے اور واجب ہی نزدیک ابو حنیفہ

وقال الشافعی کل سبع عدی علی الناس او علی دوابہم فللمحرم قتلہ **باب** ماجاء فی الحجامۃ للمحرم **حدثنا** قتیبۃ نا سفیان بن عُیَینۃ عن عمرو بن دینار عن طاؤس وعطاء عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وھو محرم وفی الباب عن انس وعبد اللہ بن بحینۃ وجابر **قال** ابوعیسی حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح وقد رخص قوم من اھل العلم فی الحجامۃ للمحرم وقالوا لایحلق شعرا وقال مالک لایحتجم المحرم الامن ضرورۃ وقال سفیان الثوری والشافعی لاباس ان یحتجم المحرم ولا ینزع شعرا **باب** ماجاء فی کراھیۃ تزویج المحرم **حدثنا** احمد بن منیع نا اسماعیل بن عُلَیَّۃ نا ایوب عن نافع عن نُبَیۃ بن وھب قال اراد ابن معمر ان ینکح ابنہ فبعثنی الی ابان بن عثمان وھو امیر الموسم فاتیتہ فقلت ان اخاک یرید ان ینکح ابنہ فاحب ان یُشہدک فقال لا اراہ الا اعرابیا جافیا ان المحرم لاینکح ولا ینکح او کما قال ثم حدث عن عثمان مثلہ یرفعہ وفی الباب عن ابی رافع ومیمونۃ **قال** ابوعیسی حدیث عثمان حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منہم عمر بن الخطاب وعلی ابن ابی طالب وابن عمر وھو قول بعض فقہاء التابعین وبہ یقول مالک والشافعی واحمد واسحاق لایرون ان یتزوج المحرم وقالوا ان نکح فنکاحہ باطل **حدثنا** قتیبۃ نا حماد بن زید عن مطر الوراق عن ربیعۃ بن ابی عبد الرحمن عن سلیمان بن یسار عن ابی رافع قال تزوج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میمونۃ وھو حلال وبنی بہا وھو حلال وکنت انا الرسول فیما بینہما **قال** ابوعیسی ھذا حدیث حسن ولا نعلم احدا اسندہ غیر حماد بن زید عن مطر الوراق عن ربیعۃ وروی مالک بن انس عن ربیعۃ عن سلیمان بن یسار ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تزوج میمونۃ وھو حلال ورواہ مالک مرسلا ورواہ ایضا سلیمان بن بلال عن ربیعۃ مرسلا **قال** ابوعیسی وروی عن یزید بن الاصم عن میمونۃ قالت تزوجنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور شافعی نے کہا کہ ہر درندہ جو ایذا دیوے لوگون کو یا اُنکے چارپایون کو تو جائز ہی واسطے محرم کے قتل کرنا اُسکا **باب** محرم کو سینگی لگوانا جائز ہی[1] **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اُسنے روایت کی طاؤس اور عطاء سے اُسنے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی کھینچوائی اور آپ احرام مین تھے اور اس باب مین انس اور عبداللہ بن بحینہ اور جابر سے بھی روایت ہی کہا ابوعیسی نے ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہی اور ایک جماعت اہل علم کہتے ہین کہ محرم کو سینگی لگوانی جائز ہی اور کہتے ہین کہ بال نہ منڈاوے اور مالک کہتے ہین کہ سینگی نہ لگوائے محرم مگر ضرورت سے اور سفیان ثوری اور شافعی نے کہا کہ نہین ڈر ہے کہ سینگی کھچوائے محرم اور نہ توڑے بال **باب** محرم کو احرام کی حالت مین نکاح کرنا منع ہی[2] **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسمعیل بن علیہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ایوب نے نافع سے اُسنے روایت کی نبیہ بن وہب سے اُسنے کہا کہ ارادہ کیا ابن معمر نے یہ کہ نکاح کرے بیٹے اپنے کا سو بھیجا مجھکو طرف ابان بن عثمان کے اور وہ امیر حاجیون کا تھا سو مین اُسکے پاس آیا اور کہا کہ تحقیق بھائی تیرا ارادہ کرتا ہی یہ کہ نکاح کرے بیٹے اپنے کا سو دوست رکھتا ہی کہ تجھکو گواہ کرے سو اُسنے کہا کہ مین نہین دیکھتا اُسکو مگر جنگلی ظالم تحقیق محرم نہ خود نکاح کرے نہ کسی کا نکاح کرلے یا اسطرح کہا پھر یہ حدیث بیان کی عثمان سے مثل اسکے کہ مرفوع کرتا تھا اُسکو۔ اور اس باب مین ابی رافع اور میمونہ سے بھی روایت ہی **کہا** ابوعیسی نے عثمان کی حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسی پر ہی نزدیک بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اُنھین سے ہین عمر بن خطاب اور علی بن ابی طالب اور ابن عمر اور یہ قول بعض فقہا اور تابعین کا ہی اور ساتھ اسیکے قائل ہی مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہتے ہین کہ نہین جائز ہی یہ کہ نکاح کرے محرم اور کہتے ہین کہ اگر نکاح کرے تو نکاح اُسکا باطل ہی **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حماد بن زید نے مطر وراق سے اُسنے روایت کی ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے اُسنے سلیمان بن یسار سے اُسنے ابی رافع سے اُسنے کہا کہ نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے اور آپ حلال تھے محرم نہ تھے اور بنا کی ساتھ اُسکے اور آپ محرم نہ تھے اور مین اُنکے درمیان قاصد تھا یعنی پیغام پہنچانے والا **کہا** ابوعیسی نے یہ حدیث حسن ہی نہین پہچانتے ہم کسی کو کہ مسند کیا ہو سوائے حماد بن زید کے مطر وراق سے اُسنے ربیعہ سے اور روایت کی مالک بن انس نے ربیعہ سے اُسنے سلیمان بن یسار سے کہ نبی صلعم نے نکاح کیا میمونہ سے اس حال مین کہ وہ احرام مین نہ تھے اور روایت کیا ہی اُسکو مالک نے مرسل اور روایت کیا ہی اُسکو سلیمان بن بلال نے بھی ربیعہ سے مرسل **کہا** ابوعیسی نے اور روایت کی گئی ہی یزید بن اصم سے اُسنے روایت کی میمونہ سے کہ نکاح کیا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور

[1] شیر اور چیتا اور بھیڑیا وغیرہ سب اسمین داخل ہین ١٢ [2] جائز ہی جمہور علماء کے نزدیک سینگی لگوانی بشرطیکہ بال نہ توڑے ١٢ [3] امام شافعی اور جمہور علماء کہتے ہین کہ محرم کو احرام کی حالت مین نکاح کرنا اور نکاح کر دینا کسی کا درست نہین اور امام ابوحنیفہ کہتے ہین کہ درست ہی اُنکے نزدیک یہ نہی تنزیہی ہی ١٢

وهو حلال وروى بعضهم عن يزيد بن الاصم ان النبي صلى الله عليه وسلم تزوج ميمونة وهو حلال **قال** ابو عيسى ويزيد بن
الاصم هو ابن اخت ميمونة **باب** ماجاء في الرخصة في ذلك **حدثنا** حميد بن مسعدة نا سفيان بن حبيب عن هشام
بن حسان عن عكرمة عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم تزوج ميمونة وهو محرم وفي الباب عن عائشة **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح والعمل على
هذا عند بعض اهل العلم وبه يقول سفين الثوري واهل الكوفة **حدثنا** قتيبة نا حماد بن زيد عن ايوب عن عكرمة عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم تزوج ميمونة وهو
محرم **حدثنا** قتيبة نا داود بن عبد الرحمن العطار عن عمرو بن دينار قال سمعت ابا الشعثاء يحدث عن ابن عباس ان النبي
صلى الله عليه وسلم تزوج ميمونة وهو محرم **قال** ابو عيسى هذا حديث صحيح وابو الشعثاء اسمه جابر بن زيد واختلفوا في
تزويج النبي صلى الله عليه وسلم ميمونة لان النبي صلى الله عليه وسلم تزوجها في طريق مكة فقال بعضهم تزوجها حلالا و
ظهر امر تزويجها وهو محرم ثم بنى بها وهو حلال بسرف في طريق مكة وماتت ميمونة بسرف حيث بنى بها رسول الله صلى الله عليه
وسلم ودُفِنَتْ بسَرِف **حدثنا** اسحاق بن منصور نا وهب بن جرير نا ابي قال سمعت ابا فزارة يحدث عن يزيد بن الاصم
عن ميمونة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم تزوجها وهو حلال وبنى بها وهو حلال وماتت بسرف ودفناها في الظلة التي
بنى بها فيها **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب وروى غير واحد هذا الحديث عن يزيد بن الاصم مرسلا ان النبي صلى الله عليه
وسلم تزوج ميمونة وهو حلال **باب** ماجاء في اكل الصيد للمحرم **حدثنا** قتيبة نا يعقوب بن عبد الرحمن عن عمرو بن ابي عمرو
عن المطلب عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال صيد البر لكم حلال وانتم حُرُم مالم تصيدوه او يُصَدْ لكم وفي الباب
عن ابي قتادة وطلحة **قال** ابو عيسى حديث جابر حديث مفسر والمطلب لانعرف له سماعا من جابر والعمل على هذا عند بعض
اهل العلم لايرون باكل الصيد للمحرم باسا اذا لم يصطده

آپ احرام میں نہ تھے اور روایت کی بعض نے یزید بن اصم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا ہی میمونہ سے اور آپ حلال تھے کہا ابو عیسیٰ نے یزید بن اصم میمونہ کا
بھانجا تھا **باب** محرم کو نکاح کرنا درست ہی **حدیث** بیان کی ہم سے حمید بن مسعدہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن حبیب نے ہشام بن حسان سے اُسنے روایت
کی عکرمہ سے اُسنے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اور آپ احرام میں تھے اور اس باب میں عائشہ سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ
نے کہ ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک بعض اہل علم کے اور ساتھ اسی کے قائل ہیں سفیان ثوری اور اہل کوفہ **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے
اُسنے کہا خبر دی ہمکو حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے روایت کی عکرمہ سے اُسنے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اور آپ احرام میں
تھے **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو داؤد بن عبدالرحمان عطار نے عمرو بن دینار سے اُسنے کہا سُنا میں نے ابا شعثاء سے کہ حدیث بیان کرتا
تھا ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اور آپ احرام کی حالت میں تھے کہا ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث صحیح ہی اور ابو شعثاء کا نام جابر بن زید ہی
اور اختلاف کیا ہی علماء نے بیچ نکاح کرنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے میمونہ کو اسواسطے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اُس سے بیچ راہ مکہ کے سو بعضے کہتے ہیں کہ آپنے
نکاح کیا اُس سے اور آپ حلال تھے اور ظاہر ہوا امر نکاح کرنے اُسکے کا اور آپ احرام میں تھے پھر بنا کی اُس سے اور آپ حلال تھے مقام سرف میں مکہ کی راہ میں اور انتقال
کیا میمونہ نے سرف میں جس جگہ کہ بنا کی تھی ساتھ اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دفن کی گئی سرف میں **حدیث** بیان کی ہم سے اسحٰق بن منصور نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو
وہب بن جریر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو باپ میرے نے اُسنے کہا سُنا میں نے ابا فزارہ سے کہ حدیث بیان کرتا تھا یزید بن اصم سے اُسنے روایت کی میمونہ سے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اُس سے اور آپ حلال تھے اور بنا کی اُس سے اور آپ حلال تھے اور انتقال کیا اُسنے سرف میں اور دفن کیا اُسکو اُسی ظلہ میں جس میں
بنا کی تھی ساتھ اُسکے کہا ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث غریب ہی اور روایت کی بہت لوگوں نے یہ حدیث یزید بن اصم سے مرسل کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے
اور آپ احرام میں نہ تھے **باب** محرم کو احرام میں شکار کھانا درست ہی یا نہیں **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یعقوب بن عبدالرحمن نے عمرو بن ابی
عمرو سے اُسنے روایت کی مطلب سے اُسنے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شکار جنگل کا واسطے تمہارے حلال ہی اور حالانکہ تم احرام میں ہو جبتک کہ تم نے نہ شکار کیا ہو اُسکو
یا شکار کیا گیا ہو واسطے تمہارے۔ اور اس باب میں ابی قتادہ اور طلحہ سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے کہ جابر کی حدیث مفسر ہی اور مطلب نہیں پہچانا جاتا واسطے اسکے
سماع جابر سے اور عمل اسپر ہی نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں کہ محرم کو شکار کھانا درست ہی جبتک کہ اُسنے خود نہ شکار کیا ہو۔

ف۱ اس باب میں دونوں طرح کی حدیثیں آئی ہیں لیکن حرمت کو ترجیح ہی کہ اصول میں مقرر ہی کہ جب حلال اور حرام میں تعارض ہو تو ترجیح حرمت کو ہوتی ہی پس حرمت کو ترجیح ہوگی اور اسمیں زیادہ احتیاط ہی اور زیادہ تحقیق اسکی [illegible] میں مذکور ہی شائق اسکا مطالعہ کرے ۱۲ ف۲ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی حالت احرام میں شکار کرے یا اُسکے لیے کیا جاوے تو اُس کا کھانا درست نہیں یہ قول امام مالک اور شافعی کا ہی

ويُصَادُ من اجله قال الشافعي هذا احسن حديث روي في هذا الباب واَقيَس والعمل على هذا وهو قول احمد واسحاق

حدثنا قتيبة عن مالك ابن انس عن ابي النضر عن نافع مولى ابي قتادة (مع ابی الزبیعة) عن ابي قتادة انه كان مع النبي صلى الله عليه وسلم حتى اذا كان ببعض طريق مكة تخلف مع اصحاب له محرمين وهو غير محرم فراى حمارا وحشيا فاستوى على فرسه فسال اصحابه ان يُناولوه سوطه فابوا فسالهم رمحه فابوا عليه فاخذه فشد على الحمار فقتله فاكل منه بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وابى بعضهم فادركوا النبي صلى الله عليه وسلم فسالوه عن ذلك فقال انما هي طُعمة اطعمكموها الله حدثنا قتيبة عن مالك عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابي قتادة في حمار الوحش مثل حديث ابي النضر غير ان في حديث زيد بن اسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال هل معكم من لحمه شئ قال ابوعيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في كراهية لحم الصيد للمحرم

حدثنا قتيبة نا الليث عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله ان ابن عباس اخبره ان الصعب بن جثامة اخبره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر به بالابواء او بودّان فاهدى له حمارا وحشيا فرده عليه فلما راى رسول الله صلى الله عليه وسلم في وجهه الكراهية قال انه ليس بنا رد عليك ولكنا حُرُم قال ابوعيسى هذا حديث حسن صحيح وقد ذهب قوم من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم الى هذا الحديث وكرهوا اكل الصيد للمحرم وقال الشافعي انما وجه هذا الحديث عندنا انما رده عليه لما ظن انه صِيد من اجله وتركه على التنزه وقد روى بعض اصحاب الزهري عن الزهري هذا الحديث وقال اَهدى له لحم حمار وحش وهو غير محفوظ وفي الباب عن علي وزيد بن ارقم **باب** ما جاء في صيد البحر للمحرم حدثنا ابو كريب نا وكيع عن حماد بن سلمة عن ابي المهزم عن ابي هريرة قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في حج او عمرة فاستقبلنا رِجل من جراد فجعلنا نضربه باسياطنا وعصينا

یا اسکے واسطے نہ شکار کیا گیا ہو شافعی نے کہا یہ بہت عمدہ حدیث ہے جو اس باب میں مروی ہے اور قریب ہی ساتھ قیاس کے اور عمل اسپر ہے اور یہ قول احمد اور اسحاق کا ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے مالک بن انس سے اُسنے روایت کی ابی النضر سے اُسنے نافع مولی ابی قتادہ سے اُسنے ابی قتادہ سے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے یعنی سفر میں یہانتک کہ جب پہنچے بعض راہ میں مکہ کے تو پیچھے رہگئے ساتھ اپنے یاروں کے جو احرام باندہے تھے اور وہ محرم نہیں تھے سو دیکھا انھوں نے گورخر پس برابر ہوئے اپنے گھوڑے پر یعنی سوار ہوئے پس مانگا اپنے یاروں سے یہ کہ دیویں اُنکو کوڑا اُسکا پس نہ دیا انھوں نے کوڑا پس مانگا اُنہوں نے اُنسے نیزہ اپنا پس نہ دیا انہوں نے پھر لیا ابو قتادہ نے کوڑا یعنی گھوڑے سے اُترکر پس حملہ کیا گورخر پر پس مارا اُسکو پس کھایا اُس سے اُسکے بعض یاروں نے اور انکار کیا بعض نے سو جب ملے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تو پوچھا آپ سے حکم اُسکا کہ آیا کھانا اُسکا ہمکو درست ہے یا نہیں سو فرمایا کہ وہ کھانا ہے کہ کھلایا تمکو اللہ نے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے مالک سے اُسنے روایت کی زید بن اسلم سے اُسنے عطاء بن یسار سے اُسنے ابی قتادہ سے بیچ گورخر کے مثل حدیث ابی نضر کے مگر تحقیق زید بن اسلم کی حدیث میں اتنا زیادہ ہے کہ فرمایا آپنے کیا ہے تمہارے پاس اُسکے گوشت سے کچھ کہا ابو عیسی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** محرم کو شکار کا گوشت کھانا مکروہ ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو لیث نے ابن شہاب سے اُسنے روایت کی عبید اللہ بن عبد اللہ سے کہ ابن عباس نے اُسکو خبر دی کہ صعب بن جثامہ نے خبر دی اُسکو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ساتھ اُسکے ابوا یا ودان میں سو تحفہ بھیجا اُسنے حضرت کو گورخر پس پھیر دیا حضرت نے اُسپر پس جبکہ دیکھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چیز کہ تھی بیچ چہرہ اُسکے کے یعنی ناخوشی سبب نہ قبول کرنے کے تو فرمایا کہ تحقیق ہمنے نہیں پھیر دیا اُسکو تجپر مگر اسلیے کہ ہم احرام باندہے ہیں کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق گئی ہے ایک جماعت اہل علم کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے طرف اس حدیث کے کہتے ہیں کہ محرم کو شکار کھانا مکروہ ہے اور شافعی نے کہا کہ سوا اسکے نہیں کہ وجہ اس حدیث کی نزدیک ہمارے یہ ہے کہ سوا اسکے نہیں رد کیا آپنے اُسپر واسطے اسکے کہ گمان کیا کہ وہ شکار کیا گیا ہے واسطے آپکے پس چھوڑ دیا اُسکو احتیاط سے اور تحقیق روایت کی ہے بعض اصحاب زُہری نے زُہری سے یہ حدیث اور کہا کہ تحفہ بھیجا گیا واسطے آپکے گوشت گورخر کا اور وہ محفوظ نہیں۔ اور اس باب میں علی اور زید بن ارقم سے بھی روایت ہے **باب** محرم کو دریا کا شکار کھانا درست ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے حماد بن سلمہ سے اُسنے روایت کی ابی المہزم سے اُسنے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نکلے ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ حج کے یا عمرہ کے سو آگے سے ملی ہمکو ایک جماعت ٹڈی کی سو شروع کیا ہمنے مارنا اُسکو ساتھ کوڑے اور عصا کے

اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ اگر محرم کی حکم سے شکار کیا جاوے تو درست نہیں اور اگر غیر محرم اسکو ذبح کرے احرام والے کے واسطے تو درست ہے ۱۲ سلطان ابوا اور ودان نام ہیں دو جگہوں کا درمیان مکے اور مدینے کے اس حدیث سے ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ محرم کو مطلق شکار کا گوشت کھانا حرام ہے اور حنفیہ کہتے ہیں کہ مراد اس سے یہ ہے کہ زندہ گورخر بھیجا تھا لہذا درست

فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلوہ فانہ من صید البحر **قال** ابو عیسٰی ہذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث ابی المہزم
عن ابی ہریرۃ وابی المہزم اسمہ یزید بن سفیان وقد تکلم فیہ شعبۃ وقد رخص قوم من اہل العلم للمحرم ان یصید الجراد ویاکل
ورأی بعضہم ان علیہ صدقۃ اذا اصطادہ او اکلہ **باب** ماجاء فی الضبع یصیبہا المحرم **حدثنا** احمد بن منیع نا اسمٰعیل
بن ابراہیم نا ابن جریج عن عبد اللہ بن عبید بن عمیر عن ابن ابی عمار قال قلت لجابر بن عبد اللہ الضبع اصید ہی قال نعم قال
قلت آکلہا قال نعم قال قلت اقالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم **قال** ابو عیسٰی ہذا حدیث حسن صحیح وقال علی قال یحیی بن سعید
روی جریر بن حازم ہذا الحدیث فقال عن جابر عن عمر وحدیث ابن جریج اصح وہو قول احمد واسحٰق والعمل علی ہذا الحدیث عند
بعض اہل العلم فی المحرم اذا اصاب ضبعا ان علیہ الجزاء **باب** ماجاء فی الاغتسال لدخول مکۃ **حدثنا** یحیی بن موسٰی اخبر
ہارون بن صالح نا عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم عن ابیہ عن ابن عمر قال اغتسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم لدخول مکۃ بفخ **قال**
ابو عیسٰی ہذا حدیث غیر محفوظ والصحیح ماروی نافع عن ابن عمر انہ کان یغتسل لدخول مکۃ وبہ یقول الشافعی یستحب الاغتسال
لدخول مکۃ وعبد الرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف فی الحدیث ضعفہ احمد بن حنبل وعلی بن المدینی وغیرہما ولا نعرف ہذا مرفوعا
الا من حدیثہ **باب** ماجاء فی دخول النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ من اعلاہا وخروجہ من اسفلہا **حدثنا** ابو موسٰی محمد
بن المثنی نا سفیان بن عیینۃ عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت لما جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی مکۃ دخلہا من اعلاہا
وخرج من اسفلہا وفی الباب عن ابن عمر **قال** ابو عیسٰی حدیث عائشۃ حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی دخول النبی صلی اللہ علیہ وسلم
مکۃ نہارا **حدثنا** یوسف بن عیسٰی نا وکیع نا العمری عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ نہارا **قال** ابو عیسٰی ہذا حدیث حسن

پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھاؤ اسکو کہ تحقیق وہ دریا کے شکار سے ہے کہا ابو عیسٰی نے کہ یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث ابی مہزم سے
اُسنے ابی ہریرہ سے اور ابو مہزم کا نام یزید بن سفیان ہے اور تحقیق کلام کی اُسمین شعبہ نے اور تحقیق اجازت دی ہے ایک قوم نے اہل علم سے واسطے محرم
کے یہ کہ شکار کرے ٹڈی کو اور کھاوے۔ اور بعضے کہتے ہین کہ اگر شکار کرے اسکو یا کھاوے اُسکو تو اُسپر صدقہ ہے **باب** اگر محرم چرغ[1] کو شکار کرے
تو درست ہے یا نہین **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اسنے کہا خبر دی ہمکو اسمٰعیل بن ابراہیم نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن جریج نے عبد اللہ بن عبید
بن عمیر سے اسنے روایت کی ابن ابی عمار سے کہا کہ مین نے جابر بن عبد اللہ سے پوچھا حال جانور چرغ کا کیا شکار ہے وہ پس کہا اُسنے ہان مین نے
کہا کہ کھاؤن مین اسکو اُسنے کہا ہان مین نے کہا کیا فرمایا ہے اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسنے کہا ہان کہا ابو عیسٰی نے کہ یہ حدیث
حسن صحیح ہے اور کہا علی نے کہا یحیٰی بن سعید نے روایت کی ہے جریر بن حازم نے یہ حدیث سو اُسنے کہا جابر سے اُسنے عمر سے اور حدیث ابن جریج کی اصح
ہے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہ محرم جب چرغ کو شکار کرے تو اسپر بدلا ہے **باب** مکے مین داخل
ہونے کے واسطے غسل کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے یحیٰی بن موسٰی نے اُسنے کہا خبر دی مجکو ہارون بن صالح نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمٰن بن زید
بن اسلم نے اپنے باپ سے اسنے روایت کی ابن عمر سے کہ حضرتؐ نے غسل کیا واسطے داخل ہونے مکہ کے فخ مین کہا ابو عیسٰی نے کہ یہ حدیث محفوظ نہین اور
صحیح وہی ہے جو روایت کی گئی ہے نافع سے اُسنے روایت کی ہے ابن عمر سے کہ وہ تھے غسل کرتے واسطے داخل ہونے مکہ کے اور ساتھ اسی کے قائل ہے شافعی
کہتے ہین کہ مستحب ہے غسل کرنا واسطے داخل ہونے مکہ کے اور عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف ہے بیچ حدیث کے ضعیف کہا ہے اُسکو احمد بن حنبل نے اور علی
بن مدینی وغیرہ نے اور نہین جانتے ہم اُسکو مرفوع مگر اُسی کی حدیث سے **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ مین بلندی کی طرف سے داخل ہونا اور نشیب
کی طرف سے نکلنا **حدیث** بیان کی ہمسے ابو موسٰی محمد بن مثنی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ
سے اسنے عائشہ رضؓ سے اُسنے کہا کہ جب آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم طرف مکہ کے تو داخل ہوئے اُسمین بلندی کی طرف سے اور نکلے نیچے کی طرف سے اور اس
باب مین ابن عمر سے بھی روایت آئی ہے کہا ابو عیسٰی نے کہ حدیث عائشہ رضؓ کی حسن صحیح ہے **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مکے مین دن کو داخل ہونے کا **حدیث**
بیان کی ہمسے یوسف بن عیسٰی نے وکیع سے اُسنے عمری سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلعم داخل ہوئے مکہ مین دن کو کہا ابو عیسٰی نے کہ یہ حدیث حسن ہے

---

[1] امام شافعی کے نزدیک چرغ کا گوشت کھانا درست ہے بموجب اس حدیث کے اور امام مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک درست نہین انکے نزدیک اگر چرغ کو شکار کرے تو اسکے بدلے
دنبہ یا مینڈھا دینا آتا ہے۔ [2] مکے کی بلند طرف وہ ہے جس طرف ذی طوی اور مقبرہ معلٰے ہے۔ اور نشیب دوسری جانب مین ہے۔ ۱۲

باب ماجاء في كراهية رفع اليد عند رؤية البيت **حدثنا** يوسف بن عيسى نا وكيع نا شعبة عن ابي قزعة الباهلي عن المهاجر المكي قال سئل جابر بن عبد الله ايرفع الرجل يديه اذا راى البيت فقال حججنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم افكنا نفعله **قال** ابو عيسى رفع اليد عند رؤية البيت انما نعرفه من حديث شعبة عن ابي قزعة واسم ابي قزعة سويد بن حجير

باب ماجاء كيف الطواف **حدثنا** محمود بن غيلان نا يحيى بن ادم نا سفيان عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر قال لما قدم النبي صلى الله عليه وسلم مكة دخل المسجد فاستلم الحجر ثم مضى على يمينه فرمل ثلثا ومشى اربعا ثم اتى المقام فقال واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى فصلى ركعتين والمقام بينه وبين البيت ثم اتى الحجر بعد الركعتين فاستلمه ثم خرج الى الصفا اظنه قال ان الصفا والمروة من شعائر الله وفي الباب عن ابن عمر **قال** ابو عيسى حديث جابر حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم

باب ماجاء في الرمل من الحجر الى الحجر **حدثنا** علي بن خشرم نا عبد الله بن وهب عن مالك بن انس عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم رمل من الحجر الى الحجر ثلثا ومشى اربعا وفي الباب عن ابن عمر **قال** ابو عيسى حديث جابر حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم قال الشافعي اذا ترك الرمل عمدا فقد اساء ولا شيء عليه واذا لم يرمل في الاشواط الثلثة لم يرمل فيما بقي وقال بعض اهل العلم ليس على اهل مكة رمل ولا على من احرم منها

باب ماجاء في استلام الحجر والركن اليماني دون ما سواهما **حدثنا** محمود بن غيلان نا عبد الرزاق نا سفيان ومعمر عن ابن خثيم عن ابي الطفيل قال كنا مع ابن عباس ومعاوية لا يمر بركن

باب خانہ کعبہ کے دیکھنے کے وقت ہاتھ اُٹھانا منع ہے **حدیث** بیان کی ہمسے یوسف بن عیسیٰ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے ابو قزعہ باہلی سے اُسنے روایت کی مہاجر مکی سے اُسنے کہا کہ سوال کیے گئے جابر بن عبد اللہ کہ اُٹھائے مرد ہاتھ اپنا[1] جبکہ دیکھے خانہ کعبہ کو سو اُسنے کہا کہ حج کیا ہمنے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تھے ہم کرتے اُسکو کہا ابو عیسیٰ نے کہ اُٹھانا ہاتھ کا وقت دیکھنے خانہ کعبہ کے سوا اسکے نہیں کہ پہچانتے ہیں ہم اُسکو حدیث شعبہ سے اُسنے ابی قزعہ سے اور نام ابی قزعہ کا سوید بن حجیر ہے **باب** خانہ کعبہ کا طواف کس طرح کرنا چاہیے **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن آدم نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے جعفر بن محمد سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے جابر سے کہ جب آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے مسجد میں سو بوسہ دیا حجر اسود کو پھر چلے داہنے ہاتھ کی طرف پس جلدی چلے بازو ہلا کر یعنی جیسے کہ پہلوان چلتے ہیں تین بار اور چلے موافق معمولی چال اپنی کے چار بار پھر آئے مقام ابراہیم پر پھر پڑھی یہ آیت اور پکڑو تم مقام ابراہیم کو یعنی گرد اُسکی کو جا ہے نماز پھر پڑھی دو رکعتیں اور مقام آپکے اور خانہ کعبہ کے درمیان تھا پھر آئے طرف حجر اسود کے بعد دو رکعتوں کے پس بوسہ دیا اسکو پھر نکلے باب الصفا سے طرف پہاڑ صفا کے گمان کرتا ہوں میں کہ آپ نے یہ آیت پڑھی کہ تحقیق صفا اور مروہ نشانیوں اللہ کی سے ہیں یعنی اللہ کے دین کی نشانیاں ہیں اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ جابر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے **باب** حجر اسود سے حجر اسود تک جلدی چلنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن خشرم نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن وہب نے مالک بن انس سے اُسنے روایت کی جعفر بن محمد سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جلدی چلے حجر اسود سے حجر اسود تک تین بار اور معمولی چال چلے چار بار اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے جابر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے شافعی نے کہا کہ اگر جان بوجھ کر پہلے تین پھیروں میں جلدی نہ چلے تو گنہگار ہوتا ہے اور نہیں ہے اسپر کوئی چیز اور جب نہ جلدی چلے پہلے تین پھیروں میں تو نہ رمل کرے بیچ اسکے جو باقی ہو۔ اور بعضے کہتے ہیں اہل علم سے کہ نہیں ہے مکہ والوں پر جلدی چلنا اور نہ اُنپر جو مکے سے احرام باندھیں **باب** بیچ چومنے حجر اسود کے اور رکن یمانی کے سوا اُنکے کے **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے اور معمر نے ابن خثیم سے اُسنے روایت کی ابی طفیل سے اُسنے کہا تھے ہم ساتھ ابن عباس اور معاویہ کے نہیں گذرتا تھا ساتھ کسی رکن کے۔

---

[1] یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ اور شافعی اور مالک کا کہ ہاتھ نہ اُٹھاوے کعبہ کا دیکھنے والا دعا کے لیے اور امام احمد کے نزدیک ہاتھ اُٹھاوے اور سفیان ثوری کا بھی یہی قول ہے اور یہ ماکری ۱۲ طیبی [2] خانہ کعبہ کا طواف دستور سے ہے کہ سات بار گرد اُسکے پھرتے ہیں پس تین بار پھرنے میں جلدی چلے مونڈھے ہلا کر جیسے پہلوان چلتے ہیں اور چار بار آپ نے معمولی چال چلی اور جلدی چلنے کا سبب یہ تھا کہ جب حضرت عمرۃ القضا کو آئے تو مشرکوں نے کہا کہ انکو مدینے کی تپ نے لاغر اور سست کر دیا ہے تب آپنے مسلمانوں کو فرمایا کہ اسطرح چلو تاکہ قوت ظاہر ہو پھر بعد دور ہونے علت کے یہ حکم باقی رہا ۱۲ م میں خانہ کعبہ کے گرد جو ایکبار پھرے تو اسکو شوط کہتے ہیں یعنی ایک پھیرا اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہے اول تین پھیروں میں جلدی چلے باقی چار پھیروں میں معمولی چال چلے یہ ایک طواف ہے ۱۲ ۱۲ ۱۲

الا استلمه فقال له ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يكن يستلم الا الحجر الاسود والركن اليماني فقال معاوية ليس شيء من
البيت مهجورا وفي الباب عن ابن عمر **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم ان لا يستلم
الا الحجر الاسود والركن اليماني **باب** ما جاء ان النبي صلى الله عليه وسلم طاف مضطبعا **حدثنا** محمود بن غيلان نا قبيصة
عن سفيان عن ابن جريج عن عبد الحميد عن ابن يعلى عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم طاف بالبيت مضطبعا وعليه بُرد
قال ابو عيسى هذا حديث الثوري عن ابن جريج لا نعرفه الا من حديثه وهو حديث حسن صحيح وعبد الحميد هو ابن جبير بن شيبة
عن ابن يعلى عن ابيه وهو يعلى بن اُمَيَّة **باب** ما جاء في تقبيل الحجر **حدثنا** هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابراهيم عن عابس
بن ربيعة قال رأيت عمر بن الخطاب يُقبّل الحجر ويقول اني اُقبّلك واعلم انك حجر ولولا اني رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يُقبّلك
لم اُقبّلك وفي الباب عن ابي بكر وابن عمر **قال** ابو عيسى حديث عمر حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم يستحبون تقبيل
الحجر فان لم يمكنه ان يصل اليه استلمه بيده وقبل يده وان لم يصل اليه استقبله اذا حاذى به وكبّر وهو قول الشافعي **باب**
ما جاء انه يبدأ بالصفا قبل المروة **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان بن عُيَيْنَة عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر ان النبي صلى الله
عليه وسلم حين قدم مكة فطاف بالبيت سبعا واتى المقام فقرأ واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى فصلى خلف المقام ثم اتى الحجر
فاستلمه ثم قال نبدأ بما بدأ الله به فبدأ بالصفا وقرأ

مگر بوسہ لیتا تھا اُسکو پس کہا اُسکو ابن عباسؓ نے نبی صلعم نہ تھے بوسہ دیتے مگر حجر اسود اور رکن یمانی کو سو معاویہ نے کہا کہ نہیں ہے کوئی چیز خانہ کعبہ سے چھوڑی گئی
اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے یہ کہ نہ بوسہ دیا جاوے
مگر حجر اسود اور رکن یمانی کو **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا اس حال میں کہ آپ اسمیں اضطباع کیے ہوئے تھے **حدیث** بیان کی ہمسے
محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو قبیصہ نے سفیان سے اُسنے روایت کی ابن جریج سے اُسنے عبد الحمید سے اُسنے ابن یعلی سے اُسنے اپنے باپ سے
اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ طواف کیا آپ نے گرد خانہ کعبہ کے اُس حال میں کہ آپ اضطباع کیے تھے اور آپ پر چادر تھی کہا ابو عیسیٰ نے کہ حدیث ثوری کی
ابن جریج سے نہیں جانتے ہم اُسکو مگر اُنھی کی حدیث سے اور وہ حدیث حسن صحیح ہے اور عبد الحمید وہ ابن جبیر بن شیبہ ہے اُسنے ابن یعلی سے اُسنے اپنے باپ
سے اور وہ یعلی بن امیہ ہے **باب** حجر اسود کو بوسہ دینے میں **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے ابو معاویہ سے اُسنے اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے عابس
بن ربیعہ سے اسنے کہا دیکھا میں نے عمر بن خطاب رضؓ کو کہ بوسہ دیتے تھے حجر اسود کو اور کہتے تھے میں بوسہ دیتا ہوں تجھکو اور میں جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے اور
اگر نہ دیکھا ہوتا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ بوسہ دیتے تھے تجکو تو نہ بوسہ دیتا میں تجکو اور اس باب میں ابی بکر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے
کہا ابو عیسیٰ نے عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسپر ہے عمل نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ حجر اسود کو بوسہ دینا مستحب ہے اور اگر نہ ممکن ہووے اُسکو
کہ پہونچے پاس اُسکے تو چھوے اُسکو ساتھ ہاتھ اپنے کے اور چومے ہاتھ اپنے کو اور اگر ہاتھ بھی اُسکی طرف نہ پہونچے تو اُسکے سامنے ہووے
جبکہ اُسکے مقابل ہو اور تکبیر کہے اور یہی ہے قول شافعی کا **باب** سعی میں ابتدا صفا سے کرے پہلے مروہ کے **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے
اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے جعفر بن محمد سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اسنے روایت کی جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں آئے
تو طواف کیا خانہ کعبہ کا سات بار پھر آئے مقام ابراہیم پاس پس پڑھی یہ آیت اور پکڑو تم مقام ابراہیم کو جائے نماز پس نماز پڑھی پیچھے مقام کے
پھر آئے حجر اسود پاس پس بوسہ دیا اُسکو پھر فرمایا شروع کرتے ہیں ہم ساتھ اُسکے جو شروع کیا ساتھ اُسکے اللہ نے سو ابتدا کیا ساتھ پہاڑ صفا کے
اور پڑھی یہ آیت

[1] خانہ کعبہ کے چار رکن یعنی چار کونے ہیں ایک تو وہ ہے کہ جسمیں حجر اسود ہے اور دوسرا سامنے اسکے ہے رکن یمانی حقیقت میں یمانی یہی رکن ہے لیکن تغلیباً دونوں کو رکن یمانی کہتے ہیں اور دو رکن
اور ہیں ایک رکن عراقی اور دوسرا شامی مگر دونوں کو شامی کہتے ہیں اور جسمیں حجر اسود ہے وہ پورب کی طرف ہے اور رکن یمانی دکن کی طرف ہے اور رکن شامی مغرب کی طرف ہے اور رکن عراقی
شمال کی جانب ہے ١٢ [2] اضطباع کہتے ہیں اسکو کہ چادر داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں مونڈھے پر ڈال لیتے ہیں وہ بھی اظہار قوت کے لیے تھا اور یہی مسنون ہے ١٢ [3] حضرت صلعم سے
بعض روایتوں میں حجر اسود کو بوسہ دینا آیا ہے اور بعض میں ہاتھ لگا کر چومنا اور بعض میں اشارہ کرنا آیا ہے سو تطبیق انمیں یوں ہے کہ کسی طواف میں بوسہ دیا اور کسی میں ہاتھ لگا کر چوما اور کسی میں
لکڑی سے اشارہ کیا اور اسکو چوما اور یا کسی شوط کے بعد بوسہ دیا اور کسی کے بعد ہاتھ لگا کر چوما اور کسی کے بعد لکڑی سے اشارہ کیا اور اُسکو چوما ١٢ مولانا محمد اسحاق ؒ

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم انه يبدأ بالصفا قبل المروة فان بدأ بالمروة قبل الصفا لم يجزه ويبدأ بالصفا واختلف اهل العلم في من طاف بالبيت ولم يطف بين الصفا والمروة حتى رجع فقال بعض اهل العلم ان لم يطف بين الصفا والمروة حتى خرج من مكة فان ذكر وهو قريب منها رجع فطاف بين الصفا والمروة ان لم يذكر حتى اتى بلاده اجزاه وعليه دم وهو قول سفيان الثوري وقال بعضهم ان ترك الطواف بين الصفا والمروة حتى رجع الى بلاده فانه لا يجزيه وهو قول الشافعي قال الطواف بين الصفا والمروة واجب لا يجوز الحج الا به

باب ماجاء في السعي بين الصفا والمروة **حدثنا** قتيبة نا ابن عيينة عن عمرو بن دينار عن طاؤس عن ابن عباس قال انما سعى رسول الله صلى الله عليه وسلم بالبيت وبين الصفا والمروة ليري المشركين قوته قال وفي الباب عن عائشة وابن عمر وجابر **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح وهو الذي يستحبه اهل العلم ان يسعى بين الصفا والمروة فان لم يسع ومشى بين الصفا والمروة راوه جائزا **حدثنا** يوسف بن عيسى نا ابن فضيل عن عطاء بن السائب عن كثير بن جمهان قال رأيت ابن عمر يمشي في المسعى فقلت له اتمشي في المسعى بين الصفا والمروة فقال لئن سعيت فقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يسعى ولئن مشيت فقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يمشي وانا شيخ كبير **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد روى سعيد بن جبير عن ابن عمر نحو هذا

باب ماجاء في الطواف راكبا **حدثنا** بشر بن هلال الصواف نا عبد الوارث وعبد الوهاب الثقفي عن خالد الحذاء عن عكرمة عن ابن عباس قال طاف النبي صلى الله عليه وسلم على راحلته

کہ تحقیق صفا اور مروہ نشانیاں اللہ کی سے ہیں کہا ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے کہ شروع کرے ساتھ صفا کے پہلے مروہ سے پس اگر شروع کرے ساتھ مروہ کے پہلے صفا سے تو نہیں جائز ہے اسکو اور ابتدا کرے ساتھ صفا کے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے اُس شخص میں جو طواف کرے خانہ کعبہ کا اور نہ دوڑے درمیان صفا اور مروہ کے یہاں تک کہ پھر آوے سو بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر نہ طواف کری درمیان صفا اور مروہ کے یہاں تک کہ نکلے مکہ سے پس اگر یاد کرے اور وہ قریب ہو مکہ سے تو پھر آوے اور صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرے۔ اور اگر نہ یاد کرے یہاں تک کہ آوے اپنے شہروں میں تو کفایت کرتا ہے اسکو اور اسپر خون دینا واجب ہے۔ اور یہ قول سفیان ثوری کا ہے۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ اگر طواف ترک کرے درمیان صفا اور مروہ کے یہاں تک کہ پھر آوے طرف شہروں اپنے کے تو وہ اُسکو کفایت نہیں کرتا اور یہ قول شافعی کا ہے۔ کہتے ہیں درمیان صفا اور مروہ کے طواف کرنا واجب ہے۔ بدون اسکے حج درست نہیں **باب** صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اُسنے روایت کی طاؤس سے اُسنے ابن عباس سے کہ سوا اسکے نہیں کہ سعی کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ خانہ کعبہ کے اور درمیان صفا اور مروہ کے تاکہ دکھاویں مشرکین کو قوت اپنی کہا اور اس باب میں عائشہ رضا اور ابن عمر اور جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم کہتے ہیں کہ مستحب ہے کہ سعی کرے درمیان صفا اور مروہ کے پس اگر نہ دوڑے اور موافق چال اپنی کے چلے درمیان صفا اور مروہ کے تو کہتے ہیں کہ جائز ہے **حدیث** بیان کی ہمسے یوسف بن عیسیٰ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن فضیل نے عطا ابن سائب سے اُسنے کثیر بن جمہان سے اُسنے کہا کہ دیکھا میں نے ابن عمر کو کہ چلتے تھے مطابق چال اپنی کے درمیان صفا اور مروہ کے سو میں نے اسکو کہا کہ تو چلتا ہے اپنی چال معمولی سے سو اُسنے کہا کہ اگر میں دوڑوں تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ دوڑتے تھے اور اگر چلوں چال اپنی سے تو تحقیق دیکھا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ چلتے تھے اپنی چال سے اور میں بوڑھا ہوں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی ہے سعید بن جبیر نے ابن عمر سے مثل اسکے **باب** سوار ہو کر طواف کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے بشر بن ہلال صواف نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الوارث نے اور عبد الوہاب ثقفی نے خالد حذار سے اسنے روایت کی عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہ طواف کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر

سلہ طیبی نے کہا صفا سے ابتدا کرنی شرط ہے نزدیک جمہور کے اور بعضے کہتے ہیں کہ ترتیب واجب نہیں لیکن اسکے تارک پر دم دینا لازم ہے ۱۲ سلہ یعنی میں نے دوڑنا اسواسطے ترک کیا ہے کہ مجکو عذر ہے کہ میں بوڑھا ہوں ۱۲ سلہ امام مالک اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ اگر طواف کرے سوار ہو کر واسطے کسی عذر کے تو کفایت کرتا ہے اُسکو اور اُسپر کوئی دم واجب نہیں اور اگر کوئی عذر نہو تو اسپر دم آتا ہے۔ اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ اگر مکہ میں ہو تو طواف پھر کرے اور کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سوار ہونا ازدحام کی وجہ سے تھا ۱۲ کذا فی سے عینے

فاذا انتهى الى الركن اشار اليه وفى الباب عن جابر وابى الطفيل وام سلمة **قال** ابوعيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح وقد كره قوم من اهل العلم ان يطوف الرجل بالبيت وبين الصفا والمروة راكبا الا من عذر وهو قول الشافعى **باب** ماجاء فى فضل الطواف **حدثنا** سفيان بن وكيع نا يحيى بن اليمان عن شريك عن ابى اسحاق عن عبدالله بن سعيد ابن جبير عن ابيه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من طاف بالبيت خمسين مرة خرج من ذنوبه كيوم ولدته امه **قال** وفى الباب عن انس وابن عمر **قال** ابوعيسى حديث ابن عباس حديث غريب سالت محمدا عن هذا الحديث فقال انما يروى هذا عن ابن عباس قوله **حدثنا** ابن ابى عمر نا سفيان بن عُيَيْنَة عن ايوب قال كانوا يعُدُّون عبدالله ابن سعيد بن جبير افضل من ابيه وله اخ يقال له عبدالملك بن سعيد بن جبير وقد روى عنه ايضا **باب** ماجاء فى الصلوٰة بعد العصر وبعد المغرب فى الطواف لمن يطوف **حدثنا** ابوعمار وعلى بن خشرم قالا نا سفيان ابن عيينة عن ابى الزبير عن عبدالله بن باباه عن جبير بن مطعم ان النبى صلى الله عليه وسلم قال يا بنى عبد مناف لا تمنعوا احدا طاف بهذا البيت وصلى اية ساعة شاء من ليل او نهار وفى الباب عن ابن عباس وابى ذر **قال** ابوعيسى حديث جبير بن مطعم حديث حسن صحيح وقد رواه عبدالله بن ابى نجيح عن عبدالله بن باباه ايضا وقد اختلف اهل العلم فى الصلوٰة بعد العصر وبعد الصبح بمكة **فقال** بعضهم لا باس بالصلوٰة والطواف بعد العصر وبعد الصبح وهو قول الشافعى واحمد واسحاق واحتجوا بحديث النبى صلى الله عليه وسلم وقال بعضهم اذا طاف بعد العصر لم يُصلّ حتى تغرب الشمس وكذلك ان طاف بعد صلوٰة الصبح ايضا لم يُصلّ حتى تطلع الشمس

تو جب پہونچتے طرف رکن کے تو اشارہ کرتے طرف اسکے۔ اور اس باب مین جابر اور ابی طفیل اور ام سلمہ سے بھی روایت ہی **کہا ابو عیسیٰ** نے کہ ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہی اور ایک جماعت اہل علم کہتے ہین کہ مکروہ ہی یہ کہ طواف کرے مرد ساتھ خانہ کعبہ کے اور درمیان صفا اور مروہ کے سوار ہوکر مگر عذر سے اور یہ قول شافعی کا ہی **باب** طواف کی فضیلت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے سفیان بن وکیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن یمان نے شریک سے اُسنے روایت کی ابی اسحاق سے اُسنے عبداللہ بن سعید بن جبیر سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن عباس رض سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو طواف کرے ساتھ خانہ کعبہ کے پچاس بار تو نکلتا ہی گناہوں اپنے سے مثل اُس دن کے کہ جنا اُسکو ماں اُسکی نے کہا راوی نے اور اس باب مین انس اور ابن عمر سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس رض کی حدیث غریب ہی مین نے محمد بخاری سے اس حدیث کا حال پوچھا سو اُسنے کہا سوا اسکے نہین کہ روایت کیا جاتا ہی ابن عباس سے قول اُسکا **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے ایوب سے کہ کہا تھے گنتے عبداللہ بن سعید بن جبیر کو افضل اپنے باپ سے اور اُسکا بھائی ہی کہا جاتا ہی اُسکو عبدالملک بن سعید بن جبیر اور تحقیق روایت کی گئی اُس سے بھی۔ **باب** عصر اور مغرب کے بعد طواف مین نماز پڑھنے کا بیان واسطے اسکے جو طواف کرے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو عمار اور علی بن خشرم نے اُنہون نے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے ابی زبیر سے اُسنے روایت کی عبداللہ بن باباہ سے اُسنے جبیر بن مطعم سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بنی عبد مناف نہ منع کرو کسی کو طواف کرے ساتھ اس گھر کے اور نماز پڑھے جس گھڑی کہ چاہے رات سے یا دن سے۔ اور اس باب مین ابن عباس اور ابی ذر سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے کہ جبیر بن مطعم کی حدیث حسن صحیح ہی اور تحقیق روایت کیا اُسکو عبداللہ بن ابی نجیح نے عبداللہ بن باباہ سے بھی اور تحقیق اختلاف کیا ہی اہل علم نے بیچ نماز پڑھنے کے بعد عصر اور صبح کے مکہ مین۔ سو بعضے کہتے ہین کہ نہین کوئی ڈر ساتھ نماز پڑھنے کے اور طواف کرنے کے بعد عصر اور صبح کے اور یہ قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا ہی اور دلیل پکڑی ہی اُنہون نے ساتھ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے جو مذکور ہوئی اور بعضے کہتے ہین کہ اگر طواف کرے بعد عصر کے تو نہ نماز پڑھے یہانتک کہ غروب ہووے آفتاب۔ اور اسی طرح اگر طواف کرے بعد نماز صبح کے بھی تو نہ نماز پڑھے یہانتک کہ نکلے آفتاب

لہ مظہر نے کہا کہ اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ نفل نماز اوقات مکروہ مین مکہ مین منع نہین تاکہ لوگ ہر وقت اُسکی فضیلت حاصل کرین یہ قول شافعی کا ہی اور ابو حنیفہ کہتے ہین کہ مکہ کا حکم بھی سب شہرون کی طرح ہی کراہت مین یعنے اوقات مکروہ مین مکہ مین بھی نفلی نماز درست نہین ١٢

واحتجوا بحديث عمر انه طاف بعد صلوة الصبح فلم يصل وخرج من مكة حتى نزل بذي طوى فصلى بعد ما طلعت الشمس وهو قول سفيان الثوري ومالك بن انس **باب** ماجاء مايقرأ في ركعتي الطواف **حدثنا** ابو مصعب قراءة عن عبد العزيز بن عمران عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ في ركعتي الطواف بسورتي الاخلاص قل يايها الكافرون وقل هو الله احد **حدثنا** هناد نا وكيع عن سفيان عن جعفر بن محمد عن ابيه انه كان يستحب ان يقرأ في ركعتي الطواف بقل يايها الكفرون وقل هو الله احد **قال** ابو عيسى وهذا اصح من حديث عبد العزيز بن عمران وحديث جعفر بن محمد عن ابيه في هذا اصح من حديث جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم وعبد العزيز ابن عمران ضعيف في الحديث **باب** ماجاء في كراهية الطواف عريانا **حدثنا** علي بن خشرم نا سفيان بن عيينة عن ابي اسحاق عن زيد بن اثيع قال سالت عليا باي شئ بعثت قال باربع لا يدخل الجنة الا نفس مسلمة ولا يطوف بالبيت عريان ولا يجتمع المسلمون والمشركون بعد عامهم هذا ومن كان بينه وبين النبي صلى الله عليه وسلم عهد فعهده الى مدته ومن لا مدة له فاربعة اشهر وفي الباب عن ابي هريرة **قال** ابو عيسى حديث علي حديث حسن **حدثنا** ابن ابي عمر ونصر بن علي قالا نا سفيان عن ابي اسحاق نحوه وقالا زيد بن يثيع وهذا اصح **قال** ابو عيسى وشعبة وهم فيه فقال زيد بن اثيل **باب** ماجاء في دخول الكعبة **حدثنا** ابن ابي عمر نا وكيع عن اسماعيل بن عبد الملك عن ابن ابي مليكة عن عائشة قالت خرج النبي صلى الله عليه وسلم من عندي وهو قرير العين طيب النفس فرجع الي وهو حزين فقلت له فقال اني دخلت الكعبة

اور دلیل پکڑی ہے انہوں نے ساتھ حدیث عمرؓ کے کہ اُسنے طواف کیا بعد نماز صبح کے سو نہ نماز پڑھی اور نکلے مکہ سے یہاں تک کہ اُترے ذی طوی میں سو نماز پڑھی بعد نکلنے آفتاب کے اور یہ قول سفیان ثوری اور مالک بن انس کا ہے **باب** طواف کی دو رکعتوں میں کیا سورت پڑھی جاوے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو مصعب نے قراءۃً عبد العزیز بن عمران سے اُسنے روایت کی جعفر بن محمد سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھیں بیچ دو رکعتوں طواف کے دو سورتیں قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے سفیان سے اُسنے روایت کی جعفر بن محمد سے اُسنے اپنے باپ سے کہ تحقیق وہ مستحب کہتے تھے یہ کہ پڑھا جاوے بیچ دو رکعتوں طواف کے ساتھ قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکفرون کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث بہت صحیح ہے حدیث عبد العزیز بن عمران سے اور حدیث جعفر بن محمد کی اپنے باپ سے اس باب میں بہت صحیح ہے حدیث جعفر بن محمد سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عبد العزیز بن عمران ضعیف ہے حدیث میں **باب** ننگے ہوکر خانہ کعبہ کو طواف کرنا منع ہے **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن خشرم نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے ابی اسحاق سے اُسنے روایت کی زید بن اثیع سے اُسنے کہا کہ میں نے علی رضؓ سے سوال کیا کہ ساتھ کس چیز کے بھیجے گئے تھے تم اُسنے کہا ساتھ چار چیزوں کے یہ کہ نہ داخل ہوگا بہشت میں مگر مسلمان اور نہ گھومے گرد کعبے کے ننگا آدمیؓ اور نہ جمع ہوں مسلمان اور مشرکین پیچھے اس سال کے اور وہ شخص کہ ہووے درمیان اُسکے اور درمیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد تو عہد اُسکا اُسکی مدت تک ہے۔ اور جسکی کوئی مدت مقرر نہیں تو اُسکے واسطے چارؓ مہینے ہیں۔ اور اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ علی رضؓ کی حدیث حسن ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر اور نصر بن علی نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے ابی اسحاق سے مثل اُسکے اور کہا اُن دونوں نے زید بن یثیع اور یہ بہت صحیح ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ شعبہ نے وہم کیا ہے اسمیں سو کہا زید بن اثیل **باب** مکہ میں داخل ہونے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے اسماعیل بن عبد الملک سے اُسنے روایت کی ابن ابی ملیکہ سے اُسنے عائشہ سے اُسنے کہا نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک میرے سے اور وہ ٹھنڈی آنکھ اور خوش جی سے تھے پھر آئے طرف میرے اور آپ غمناک تھے سو میں نے اُسکا سبب پوچھا سو فرمایا کہ میں داخل ہوا کعبہ میں

ؐ طیبی نے کہا کہ ننگے طواف کرنے سے اسواسطے منع کیا کہ جاہلیت کے زمانہ میں مشرکین ننگے ہوکر خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے اور اگر کوئی کپڑے سے طواف کرتا تو اُسکو مار کر کپڑے اُتار لے جاتے تھے کہتے تھے کہ ہم ان کپڑوں میں کیوں طواف کریں جنمیں ہمنے گناہ کیے ہیں ۱۲ ؑ یعنی اُسکو چار مہینے کی مہلت ہے خواہ مسلمان ہوجاوے

وددتُ انی لم اکن فعلت انی اخاف ان اکون اتعبتُ امتی من بعدی **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی الصلوٰۃ فی الکعبۃ **حدثنا** قتیبۃ نا حماد بن زید عن عمرو بن دینار عن ابن عمر عن بلال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی جوف الکعبۃ قال ابن عباس لم یصل ولکنہ کبر وفی الباب عن اسامۃ بن زید والفضل بن عباس وعثمان بن طلحۃ وشیبۃ ابن عثمان **قال** ابو عیسیٰ حدیث بلال حدیث حسن صحیح والعمل علیہ عند اکثر اهل العلم لا یرون بالصلوٰۃ فی الکعبۃ باسا وقال مالک بن انس لا باس بالصلوٰۃ النافلۃ فی الکعبۃ وکرہ ان یُصَلّی المکتوبۃُ فی الکعبۃ وقال الشافعی لا باس ان یصلی المکتوبۃ والتطوعُ فی الکعبۃ لان حکم النافلۃ والمکتوبۃ فی الطهارۃ والقبلۃ سواء **باب** ماجاء فی کسر الکعبۃ **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داود عن شعبۃ عن ابی اسحاق عن الاسود بن یزید ان ابن الزُّبیر قال لہ حدثنی بما کانت تفضی الیک ام المؤمنین یعنی عائشۃ فقال حدثتنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لها لولا ان قومکِ حدیثُ عهدٍ بالجاهلیۃ لهدمتُ الکعبۃ وجعلت لها بابین فلما ملک ابنُ الزُّبیر هدمها وجعل لها بابین **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی الصلوٰۃ فی الحجر **حدثنا** قتیبۃ نا عبد العزیز بن محمد عن علقمۃ بن ابی علقمۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت کنت اُحِبُّ ان ادخُلَ البیت فاُصلّی فیہ فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی فادخلنی الحجر وقال صلّی فی الحجر ان اردتِ دخول البیت فانما هو قطعۃ من البیت

اور دوست رکھتا ہوں میں یہ کہ نہ کرتا میں جبکہ کیا میں نے ڈرتا ہوں کہ تکلیف میں ڈالوں امت اپنی کو پیچھے اپنے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** خانہ کعبہ میں نماز پڑھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے اُسنے روایت کی ابن عمر رضہ سے اُسنے روایت کی بلال سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی بیچ جوف کعبہ کے ابن عباس رضہ نے کہا کہ آپ نے نماز نہیں پڑھی لیکن آپ نے تکبیر کہی۔ اور اس باب میں اسامہ بن زید اور فضل بن عباس رضہ اور عثمان بن طلحہ رضہ اور شیبہ بن عثمان رضہ سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے کہ بلال رضہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور عمل اسپر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے کہتے ہیں کہ کعبے میں نماز پڑھنے کا کچھ ڈر نہیں اور مالک بن انس رضہ نے کہا کہ نہیں کوئی ڈر ساتھ نماز نفلی کے بیچ کعبے کے اور کہا کہ فرضی نماز پڑھنی کعبے میں مکروہ ہے۔ اور امام شافعی رح کہتے ہیں کہ نہیں کوئی ڈر یہ کہ پڑھے نماز فرض اور نفل کعبے میں۔ اسواسطے کہ حکم نفل اور فرض کا بیچ طہارت اور قبلے کے برابر ہے **باب** کعبے کے توڑنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو داؤد نے شعبہ سے اُسنے روایت کی ابی اسحاق سے اُسنے اسود بن یزید سے کہ ابن زبیر نے کہا اُسکو کہ حدیث بیان کر مجھسے ساتھ اسکے کہ حدیث بیان کرتی تھی طرف تیرے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضہ سو اُسنے کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے اُسنے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُسکو کہ اگر نہوتی قوم تیری قریب زمانہ ساتھ جاہلیت[1] کے تو البتہ توڑتا میں کعبے کو اور کرتا میں واسطے اسکے دو دروازے سو جب حاکم ہوئے ابن زبیر تو ڈھایا اُسکو اور کیے واسطے اُسکے دو دروازے کہا ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** حطیم میں نماز پڑھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد العزیز بن محمد نے علقمہ بن ابی علقمہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رضہ سے اُسنے کہا کہ تھی میں دوست رکھتی یہ کہ داخل ہوں خانہ کعبہ میں اور نماز پڑھوں میں بیچ اُسکے سو پکڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ میرا اور داخل کیا مجھکو حطیم[2] میں اور فرمایا کہ نماز پڑھ حطیم میں اگر ارادہ کرے تو داخل ہونے کعبے کا سوائے اسکے نہیں کہ وہ ایک ٹکڑا ہی کعبے سے

یا لڑائی کا سامان کرے یا جزیہ دینا قبول کرے ۱۲ ف ۱ سب اہل حدیث کا اتفاق ہے اسپر کہ بلال کی حدیث مقدم ہے ابن عباس کی حدیث پر اسلیے کہ وہ مثبت ہے اور ساتھ اسکے زیادتی ہے پس واجب ہے ترجیح اُسکی ۱۲ طیبی ف ۲ یعنی ابھی تازہ مسلمان ہوئے ہیں اسلام انمیں خوب نہیں رچا اگر میں کعبے کو توڑوں تو اختلاف کرینگے کہینگے یہ کیسا پیغمبر ہے کہ کعبے کو توڑتا ہے و لیکن عبد اللہ بن زبیر نے بموجب اس حدیث کے بعد آپ کے کعبے کو ڈھا کر بناء ابراہیم پر بنایا سو حجاج نے پھر ڈھا کر اُسی طرح بنایا ۱۲ ف ۳ حطیم اور حجر اُس مکان کا نام ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ بنایا تھا تو کعبے میں داخل تھا جب قریش نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے پہلے کعبہ بنایا تو اُس چند گز مکان کو کعبے سے اوتر کے طرف علیحدہ کردیا کعبے کا نابدان اُسی طرف ہے وہ دیوار سے گھیرا ہوا ہے ۱۲

ولکن قومک استقصروه حین بنوا الکعبة فلاخرجه من البیت **قال** ابوعیسی ھذا حدیث حسن صحیح وعلقمة بن ابی علقمة ھو علقمة بن بلال **باب** ماجاء فی فضل الحجر الاسود والرکن والمقام **حدثنا** قتیبة نا جریر عن عطاء بن السائب عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل الحجر الاسود من الجنة وھو اشد بیاضا من اللبن فسوّدته خطایا بنی آدم وفی الباب عن عبد اللہ بن عمرو وابی ھریرة **قال** ابوعیسی حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح **حدثنا** قتیبة نا یزید بن زریع عن رجاء ابی یحیی قال سمعت مسافعا الحاجب یقول سمعت عبد اللہ بن عمرو یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الرکن والمقام یاقوتتان من یاقوت الجنة طمس اللہ نورھما ولو لم یطمس نورھما لاضاء تا ما بین المشرق والمغرب **قال** ابوعیسی ھذا یروی عن عبد اللہ بن عمرو موقوفا قوله وفیه عن انس ایضا وھو حدیث غریب **باب** ماجاء فی الخروج الی منی والمقام بھا **حدثنا** ابوسعید الاشج نا عبد اللہ بن الاجلح عن اسمعیل بن مسلم عن عطاء عن ابن عباس قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی الظھر والعصر والمغرب والعشاء والفجر ثم غدا الی عرفات **قال** ابوعیسی واسمعیل بن مسلم قد تکلم فیه **حدثنا** ابوسعید الاشج نا عبد اللہ بن الاجلح عن الاعمش عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی بمنی الظھر والفجر ثم غدا الی عرفات وفی الباب عن عبد اللہ بن الزبیر وانس **قال** ابوعیسی حدیث مقسم عن ابن عباس قال علی بن المدینی قال یحیی قال شعبة لم یسمع الحکم من مقسم الا خمسة اشیاء وعدھا ولیس ھذا الحدیث فیما عدّ شعبة **باب** ماجاء ان منی مناخ من سبق **حدثنا** یوسف بن عیسی ومحمد بن ابان قالا

ولیکن تیری قوم نے چھوڑا اُسکو جبکہ بنایا کعبے کو سو نکالا اُسکو کعبے سے کہا ابوعیسیٰ نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی اور علقمہ بن ابی علقمہ وہی علقمہ بن بلال ہی **باب** حجر اسود اور رکن اور مقام کی فضیلت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو جریر نے عطاء بن سائب سے اُسنے روایت کی سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس رضؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اترا حجر اسود بہشت سے اور وہ تھا زیادہ سفید دودھ سے پس سیاہ کر دیا اُسکو گناہوں بنی آدم نے۔ اور اس باب میں عبد اللہ بن عمرو اور ابو ہریرہ رضؓ سے بھی روایت ہی کہا ابوعیسیٰ نے کہ ابن عباس رضؓ کی حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یزید بن زریع نے رجاء سے اُسنے روایت کی ابی یحییٰ سے اُسنے کہا سُنا مین نے مسافع حاجب سے کہتا تھا سُنا مین نے عبد اللہ بن عمرو سے کہتے تھے سُنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ تحقیق حجر اسود اور مقام ابراہیم دو یاقوت ہین یاقوتوں بہشت سے دور کیا اللہ تعالےٰ نے نور اُن دونون کا اور اگر نہ دور کرتا نور اُنکا تو البتہ روشن کر دیتے اُس چیز کو کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہی کہا ابوعیسےٰ نے کہ مروی ہی ابن عمر سے قول اُسکا موقوف اور اُسمین انس رضؓ سے بھی روایت آئی ہی اور یہ حدیث غریب ہی **باب** منا کی طرف نکلنا اور اُسمین مقام کرنا **حدیث** بیان کی ہمسے ابوسعید اشج نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن اجلح نے اسمٰعیل بن مسلم سے اُسنے روایت کی عطاء سے اُسنے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو نماز پڑہائی منا مین ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء اور فجر کی پھر صبح کو گئے طرف عرفات کے کہا ابوعیسےٰ نے کہ اسمٰعیل بن مسلم مین کلام کیا گیا ہی **حدیث** بیان کی ہمسے ابوسعید اشج نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن اجلح نے اعمش سے اُسنے روایت کی حکم سے اُسنے مقسم سے اُسنے ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی منا مین ظہر اور فجر کی پھر اول وقت گئے طرف عرفات کے اور اس باب مین عبد اللہ بن زبیر اور انس رضؓ سے بھی روایت ہی کہا ابوعیسیٰ نے کہ حدیث مقسم کی ابن عباس سے کہا علی بن مدینی نے کہ کہا یحییٰ نے کہ کہا شعبہ نے کہ حکم نے نہین سُنا مقسم سے مگر پانچ چیزین اور گنا اُنکو اور نہین ہی یہ حدیث بیچ اُسکے جو گنا شعبہ نے **باب** منا جگہہ اُس شخص کی ہی جو پہلے پہونچے **حدیث** بیان کی ہمسے یوسف بن عیسیٰ نے اور محمد بن ابان نے اُنہون نے کہا

۱ یعنے لوگون نے جو اُسکو ہاتھ لگائے تو اُنکے گناہون کی تاثیر سے سیاہ ہوگیا پس جب پتھر مین گناہ کا یہ اثر ہوا تو کیا حال ہی اُنکے دلون کا بسبب کرنے گناہون کے ۱۲
۲ شاید حکمت اُنکے نور دور کرنے کی یہ ہی کہ ایمان بالغیب حاصل ہو ۱۲ ۳ یعنے خصوصیت اسمین ساتھ سبقت کے ہی نہ ساتھ مکان بنانے کے یعنے منا ایسی جگہہ ہی کہ کسی شخص کے لیے اُسمین خصوصیت نہین بلکہ جو کوئی منا مین کسی جگہہ آگے پہونچے وہی اُسکا مستحق ہی اور نیز اگر اُسمین کوئی مکان بنایا جاوے تو اُسمین بنا مین بہت ہو جاوینگی پس مکان تنگ ہو جاویگا اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک حرم کی زمین کل وقف ہی کسی کو جائز نہین کہ اُسکا مالک بنے ۱۲ ع
مقام ابراہیم اُس پتھر کا نام ہی جسمین کہ حضرت ابراہیم کے قدم کا نشان ہی ۱۲

نا وكيع عن اسرائيل عن ابراهيم بن مهاجر عن يوسف بن ماهك عن امه مسيكة عن عائشة قالت قلنا يا رسول الله الا نبني لك بناء يظلك بمنى قال لا منى مناخ من سبق **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن **باب** ما جاء في تقصير الصلوة بمنى **حدثنا** قتيبة نا ابو الاحوص عن ابي اسحاق عن حارثة ابن وهب قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم بمنى آمن ما كان الناس واكثره ركعتين وفي الباب عن ابن مسعود وابن عمر وانس **قال** ابو عيسى حديث حارثة بن وهب حديث حسن صحيح وروي عن ابن مسعود انه قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم بمنى ركعتين ومع ابي بكر ومع عمر وعثمان ركعتين صدرا من امارته وقد اختلف اهل العلم في تقصير الصلوة بمنى لاهل مكة فقال بعض اهل العلم ليس لاهل مكة ان يقصروا الصلوة بمنى الا من كان بمنى مسافرا وهو قول ابن جريج وسفيان الثوري ويحيى بن سعيد القطان والشافعي واحمد واسحاق وقال بعضهم لا باس لاهل مكة ان يقصروا الصلوة بمنى وهو قول الاوزاعي ومالك وسفيان بن عيينة وعبد الرحمن بن مهدي **باب** ما جاء في الوقوف بعرفات والدعاء فيها **حدثنا** قتيبة نا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن عمرو بن عبد الله بن صفوان عن يزيد بن شيبان قال اتانا ابن مربع الانصاري ونحن وقوف بالموقف مكانا يباعده عمرو فقال اني رسول رسول الله صلى الله عليه وسلم اليكم يقول كونوا على مشاعركم فانكم على ارث من ارث ابراهيم وفي الباب عن علي وعائشة وجبير بن مطعم والشريد بن سويد الثقفي **قال** ابو عيسى حديث ابن مربع حديث حسن لا نعرفه الا من حديث ابن عيينة عن عمرو بن دينار وابن مربع اسمه يزيد بن مربع الانصاري وانما يعرف له هذا الحديث الواحد **حدثنا** محمد بن عبد الاعلى الصنعاني البصري نا محمد بن عبد الرحمن الطفاوي

خبر دی ہمکو وکیع نے اسرائیل سے اُسنے روایت کی ابراہیم بن مہاجر سے اُسنے یوسف بن ماہک سے اُسنے اپنی ماں مسیکہ سے اُسنے عائشہ سے کہ ہمنے کہا یا رسول اللہ کیا نہ بنادین ہم واسطے آپ کے ایک مکان جو سایہ کرے آپ کو منا مین فرمایا نہین منا جگہہ اونٹ بٹھانے اُس شخص کی ہے جو پہلے پہونچے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے **باب** منا مین نماز کا قصر کرنا درست ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو الاحوص نے ابی اسحاق سے اُسنے روایت کی حارثہ بن وہب سے اُسنے کہا کہ نماز پڑھی مین نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منا مین دو رکعتین[1] اور لوگ بہت امن مین تھے۔ اور اس باب مین ابن مسعود اور ابن عمر اور انس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حارثہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابن مسعود سے روایت ہے کہ نماز پڑھی مین نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منا مین دو رکعتین اور ساتھ ابی بکر اور عمر اور عثمان کے دو رکعتین ابتدار خلافت اُسکی سے اور تحقیق اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ قصر کرنے نماز کے منا مین واسطے رہنے والون مکہ کے سو بعضے اہل علم کہتے ہین کہ نہین درست ہے واسطے اہل مکہ کے یہ کہ قصر کرین نماز کو منا مین مگر جو ہووے منا مین مسافر اور یہ قول ابن جریج اور سفیان ثوری اور یحییٰ بن سعید قطان اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ نہین ڈر ہے واسطے اہل مکہ کے یہ کہ قصر کرین نماز کو منا مین اور یہ قول اوزاعی اور مالک اور سفیان بن عیینہ اور عبد الرحمن بن مہدی کا ہے **باب** عرفات مین کھڑے ہوئے اور اسمین دعا کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اُسنے روایت کی عمرو بن عبد اللہ بن صفوان سے اُسنے یزید بن شیبان سے کہ آیا ہمارے پاس ابن مربع انصاری اور ہم عرفات مین کھڑے تھے ایک مکان مین جسکو دور بیان کرتا تھا عمرو جگہہ ٹھہرنے امام کے سے سو اُسنے کہا کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد ہون طرف تمہارے فرماتے ہین حضرت کہ واسطے تمہارے ہے کہ ٹھہرو[2] اوپر جگہ عبادت اپنی کے پس تحقیق تم ہو اوپر میراث کے یعنے متابعت کے میراث باپ اپنے کے کہ ابراہیم ہین اور اس باب مین علی اور عائشہ اور جبیر بن مطعم اور شرید بن سوید ثقفی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے مربع کی حدیث حسن ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث ابن عیینہ سے اُسنے عمرو بن دینار سے اور ابن مربع کا نام یزید بن مربع انصاری ہے اور نہین پہچانی جاتی ہے واسطے اسکے مگر صرف ایک حدیث **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن عبد الاعلی صنعانی بصری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن عبد الرحمن طفاوی نے

---

[1] یہ آیت لیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوٰۃ الخ مین اگرچہ قصر کا حکم مقید ہے ساتھ حالت خوف کے لیکن اب یہ قید باقی نہین بلکہ حالت امن مین نماز قصر کرنا درست ہے

[2] حاصل یہ کہ عرب کے ہر قوم و قبیلہ کا اگلے زمانہ مین ایک موقف تھا مقرر عرفات مین کہ وہان ٹھہرتے تھے اور موقف قبیلہ یزید بن شیبان کا بہت دور تھا موقف آنحضرت ﷺ سے کہ وہ موقف امام ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معلوم کیا کہ یہ اس بات کی درخواست کرینگے کہ آپ سے قریب کھڑے ہون سو آپ نے اُنسے کہلا بھیجا کہ اپنے موقف قدیمی پر کھڑے رہو کہ عرفہ سب موقف ہے دوری اور نزدیکی امام مین کچھ فرق نہین ١٢

نا هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت كانت قريش ومن كان على دينها وهم الحُمْس يقفون بالمزدلفة يقولون نحن
قَطِينُ الله وكان من سواهم يقفون بعرفة فانزل الله عز وجل ثم افيضوا من حيث افاض الناس **قال** ابو عيسى هذا
حديث حسن صحيح ومعنى هذا الحديث ان اهل مكة كانوا لا يخرجون من الحرم وعرفات خارج من الحرم فاهل مكة كانوا
يقفون بالمزدلفة ويقولون نحن قطين الله يعني سكان الله ومن سوى اهل مكة كانوا يقفون بعرفات فانزل الله تعالى ثم
افيضوا من حيث افاض الناس والحُمْس هم اهل الحرم **باب** ماجاء ان عرفة كلها موقف **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو احمد
الزبيري نا سفيان عن عبد الرحمن بن الحارث بن عياش بن ابي ربيعة عن زيد بن علي عن ابيه عن عبيد الله بن ابي رافع عن
علي بن ابي طالب قال وقف رسول الله صلى الله عليه وسلم بعرفة فقال هذه عرفة وهو الموقف وعرفة كلها موقف ثم
افاض حين غربت الشمس واردف اسامة بن زيد وجعل يشير بيده على هيئته والناس يضربون يمينا وشمالا يلتفت اليهم
ويقول يا ايها الناس عليكم السكينة ثم اتى جمعا فصلى بهم الصلوتين جميعا فلما اصبح اتى قزح ووقف عليه وقال هذا قُزَحُ وهو
الموقف وجمع كلها موقف ثم افاض حتى انتهى الى وادي مُحَسِّر فقرع ناقته فخبت حتى جاوز الوادي فوقف واردف الفضل ثم اتى
الجمرة فرماها ثم اتى المنحر فقال هذا المنحر ومنى كلها منحر واستفتته جارية شابة من خثعم فقالت ان ابي شيخ كبير قد ادركته
فريضة الله في الحج فيجزئ ان احج عنه قال حُجّي عن ابيك قال ولوى عُنُقَ الفضل فقال العباس يا رسول الله لم لويت عنق ابن عمك

اُسنے کہا خبر دی ہمکو ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے اُسنے روایت کی عائشہ سے اُسنے کہا کہ تھے قریش اور جو کہ تھا اُنکے دین پر اور وہ حمس تھے ٹھہرے
ہوتے تھے مزدلفہ میں اور کہتے تھے کہ ہم اللہ کے گھر میں رہنے والے ہیں اور تھے تمام عرب ٹھہرتے بیچ میدان عرفہ کے پس اُتاری اللہ نے یہ آیت پھر پھرو واپس جگہ
سے کہ پھرتے ہیں لوگ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور معنی اس حدیث کا یہ ہے کہ مکہ والے نہ نکلتے تھے حرم سے اور عرفات خارج ہے حرم سے سو مکہ والے تھے
کھڑے ہوتے بیچ مزدلفہ کے اور کہتے تھے کہ ہم اللہ کے گھر کے رہنے والے ہیں اور اہل مکہ کے سوا اور سب لوگ تھے ٹھہرتے بیچ میدان عرفات کے سو
اُتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت پھر پھرو واپس جگہ سے کہ پھرتے ہیں لوگ اور حمس وہ اہل حرم تھے **باب** عرفات تمام جگہ وقوف کی ہے **حدیث** بیان کی ہمسے
محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو احمد زبیری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے عبد الرحمن بن حارث بن عیاش بن ابی ربیعہ سے اُسنے روایت
کی زید بن علی سے اُسنے اپنے باپ سے اُنے عبید اللہ بن ابی رافع سے اُسنے علی بن ابی طالب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے عرفات میں اور
فرمایا یہ میدان عرفات کا ہے اور یہی ہے جگہ ٹھہرنے کی اور عرفات تمام جگہ ٹھہرنے کی ہے پھر پھرے جبکہ غروب ہوا آفتاب اور اپنے پیچھے سوار کیا اسامہ کو
اور اشارہ کرنے لگے ہاتھ اپنے سے اپنی ہیئت پر اور آدمی مارتے تھے دائیں اور بائیں نہ التفات کرتے تھے آپ طرف اُنکے اور کہتے تھے اے لوگو
لازم ہے تمکو آرام پھر آئے مزدلفہ میں سو پڑھائیں آپنے لوگوں کو دو نمازیں اکٹھیں یعنی دونوں کو جمع کیا ایک وقت میں سو جب صبح کی آپنے تو آئے قزح میں اور فرمایا
کہ یہ قزح ہے اور یہی ہے جگہ ٹھیرنے کی اور مزدلفہ تمام جگہہ ٹھیرنے کی ہے پھر پھرے یہانتک کہ پہنچے وادی محسر میں پس حرکت دی اونٹنی اپنی کو تھوڑی سی سو
تیز چلی یہانتک کہ آگے بڑھے وادی سے سو وہاں کھڑے ہوئے اور پیچھے سوار کیا آپنے ابن فضل کو یہانتک کہ آئے جمرہ پاس پس پھینکی اُسپر کنکریاں پھر
آئے طرف جگہہ قربانی کرنے کے سو فرمایا کہ یہ ہے جگہہ قربانی کی اور منا تمام جگہہ قربانی کی ہے اور مسئلہ پوچھا آپ سے ایک لڑکی جوان نے خثعم سے سو اُسنے عرض کی
کہ تحقیق باپ میرا بڑا بڈھا ہے پایا اُسکو اللہ کے فرض نے بیچ امر حج کے یعنی نہیں ٹھہر سکتا سواری پر کیا پس کفایت کرتا ہے یہ کہ حج کروں میں طرف اُسکے سے
فرمایا حج کر باپ اپنے کی طرف سے اور کہا کہ پھیری آپ نے گردن فضل کی سو عباس نے کہا کہ یا رسول اللہ کس واسطے پھیری آپنے گردن بھتیجا اپنے کی

۱؎ یعنے المیان سے بیٹھے تھے ۱۲ ۲؎ یعنے اونٹوں کو مارتے تھے اور جلدی ہانکتے تھے ۱۲ ۳؎ قزح ایک پہاڑ کا نام ہے مزدلفہ میں کہ مزدلفہ میں امام اُسکے پاس کھڑا
ہوتا ہے ۴؎ محسر نام ہے ایک جگہ کا درمیان مزدلفہ اور منا کے اور سبب آپ کے جلدی چلنے کا یہ تھا کہ آپ کی عادت شریف تھی کہ جس جگہہ کسی قوم پر عذاب نازل ہوتا
تو وہاں سے جلدی گذرتے واسطے عبرت کے اور محسر میں اصحاب فیل ہلاک ہوئے تھے وہاں سے جلدی گذرے اور بعضے کہتے ہیں کہ وہاں مشرکین عرب ٹھہرا کرتے تھے اُنکی مخالفت
کو الغرض ہر شخص کو مستحب ہے کہ وہاں سے جلدی گذرے ۱۲ ۵؎ حاصل کلام اُس عورت کا یہ ہے کہ میرے باپ پر بڑھاپے میں حج فرض ہوا اس سبب سے کہ وہ بڑھاپے میں
مسلمان ہوا ہے اور اُس پاس مال ہے یا اُسکو بڑھاپے میں مال ہاتھ آیا ہے اور وہ سواری پر ٹھہر نہیں سکتا کیا میں اُسکی طرف سے نیابۃً حج کروں جاننا چاہیے کہ غیر کی طرف
حج کرنا جائز ہے اگر عاجز ہووے امر کرنے والا اور جائز ہے بعد موت کے بھی اگر وصیت کرے اور اگر نفلی ہو تو جائز ہے باوجود قدرت کے بھی اور والدین کی طرف سے بعد موت کے حج کرنا بھی

قال رأيت شابًا وشابة فلم آمن الشيطان عليهما فأتاه رجل فقال يا رسول الله اني افضت قبل ان احلق قال احلق ولا حرج
او قصر ولا حرج قال وجاء آخر فقال يا رسول الله اني ذبحت قبل ان ارمي قال ارم ولا حرج قال ثم اتى البيت فطاف به ثم اتى زمزم
فقال يا بني عبد المطلب لولا ان يغلبكم عليه الناس لنزعت وفي الباب عن جابر **قال** ابو عيسى حديث علي حديث حسن
صحيح لا نعرفه من حديث علي الا من هذا الوجه من حديث عبد الرحمن بن الحارث بن عياش وقد رواه غير واحد عن الثوري
مثل هذا والعمل على هذا عند اهل العلم قد رأوا ان يجمع بين الظهر والعصر بعرفة في وقت الظهر وقال بعض اهل العلم اذا صلى الرجل
في رحله ولم يشهد الصلوة مع الامام ان شاء جمع هو بين الصلوتين مثل ما صنع الامام وزيد بن علي هو ابن حسين بن علي بن ابي طالب
باب ما جاء في الافاضة من عرفات **حدثنا** محمود بن غيلان نا وكيع وبشر بن السري وابو نعيم قالوا نا سفيان بن عيينة عن ابي
الزبير عن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم اوضع في وادي محسر وزاد فيه بشر وافاض من جمع وعليه السكينة وامرهم بالسكينة
وزاد فيه ابو نعيم وامرهم ان يرموا بمثل حصا الخذف وقال لعلي لا اراكم بعد عامي هذا وفي الباب عن اسامة بن زيد **قال** ابو عيسى
حديث جابر حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في الجمع بين المغرب والعشاء بالمزدلفة **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد القطان
نا سفيان الثوري عن ابي اسحاق عن عبد الله بن مالك ان ابن عمر صلى بجمع فجمع بين الصلوتين باقامة وقال رأيت رسول الله صلى الله
عليه وسلم فعل مثل هذا في هذا المكان **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن اسماعيل بن ابي خالد عن ابي اسحاق عن سعيد
بن جبير عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله قال محمد بن بشار قال يحيى والصواب حديث سفيان وفي الباب عن علي وابي ايوب
وعبد الله بن مسعود وجابر واسامة بن زيد **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر رواية سفيان اصح من رواية اسمعيل بن ابي خالد وحديث سفيان

فرمایا دیکھا میں نے جوان مرد اور جوان عورت کو سو نہ بےخوف ہوا میں شیطان سے ان پر لیکے سو آپ پاس ایک مرد آیا سو اسنے عرض کی یا رسول اللہ
طواف فرض کیا میں نے خانہ کعبہ کا پہلے سر منڈانے سے فرمایا کہ سر منڈا اور نہیں کچھ گناہ یا بال کترو اور نہیں کچھ گناہ اور کہا کہ ایک مرد اور آیا سو اسنے عرض
کی کہ یا رسول اللہ قربانی کی میں نے پہلے کنکریاں مارنے کے سو فرمایا آپ نے پھینک کنکریاں اور نہیں ہے کچھ گناہ پھر آئے خانہ کعبہ میں پس طواف کیا پھر
اسکے پھر آئے کنوئے زمزم پر سو فرمایا اے بنی عبد المطلب اگر نہ ہوتا خوف اسکا کہ غلبہ کرینگے لوگ تم پر اور یہ پانی پلانے کے تو البتہ کھینچتا میں پانی ساتھ
تمہارے اور اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے علی کی حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے حدیث عبد الرحمن
بن حارث بن عیاش سے اور تحقیق روایت کی ہے بہت لوگوں نے یہ حدیث ثوری سے مثل اسکے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ جمع کیا
جاوے درمیان ظہر اور عصر کے عرفات میں بیچ وقت ظہر کے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جب نماز پڑھے مرد اپنی جگہ میں اور نہ حاضر ہووے ساتھ نماز امام کے اگر چاہے تو جمع
کرے وہ درمیان دو نمازوں کے مثل اسکے کہ کیا ہے امام نے اور زید بن علی وہی ابن حسین بن علی بن ابی طالب ہیں **باب** عرفات سے پھرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے
محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے اور بشر بن سری اور ابو نعیم نے انھوں نے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے ابی زبیر سے اُسنے
روایت کی جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جلدی چلے وادی محسر میں اور زیادہ کیا ہے بیچ اسکے بشر نے کہ پھرے مزدلفہ سے اور اُنپر تھی تسکین چلنے میں
اور حکم کیا لوگوں کو ساتھ آہستہ چلنے کے اور زیادہ کیا اسمیں ابو نعیم نے اور حکم کیا انکو یہ کہ ماریں ساتھ مانند کنکریوں خذف کے یعنی چنے چنے کے برابر اور
فرمایا حضرت نے اصحاب کو کہ شاید کہ میں نہ دیکھونگا تمکو پیچھے اس سال کے اور اس باب میں اسامہ بن زید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے جابر کی
حدیث حسن صحیح ہے **باب** مزدلفہ میں مغرب اور عشا کی نماز کو جمع کرکے پڑھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر
دی ہمکو یحییٰ بن سعید قطان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ثوری نے ابی اسحاق سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن مالک سے کہ ابن عمر نے نماز پڑھی مزدلفہ
میں سو جمع کیا درمیان دو نمازوں کے ساتھ ایک اقامت کے اور کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کیا مثل اسکے اس مکان میں **حدیث** بیان کی ہمسے محمد
بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن سعید نے اسمعیل بن ابی خالد سے اُسنے روایت کی ابی اسحاق سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور کہا محمد بن بشار نے کہا یحییٰ نے کہ صواب حدیث سفیان کی ہے اور اس باب میں علی اور ابی ایوب اور عبد اللہ بن مسعود اور جابر اور اسامہ
بن زید سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی روایت سفیان سے بہت صحیح ہے روایت اسمعیل بن ابی خالد سے اور سفیان کی **حدیث**

ف۱ اسکو جمع تقدیم کہتے ہیں عرفات میں وقوف کرنے کے لیے یہ دو نمازیں ملا کر پڑھ لیتے ہیں ادا کے درمیان سنتیں و نوافل نہ پڑھے تاکہ جمع باطل نہ ہو جاوے اسلیے کہ پہلے پڑھنا ان نمازوں
کا واجب ہے اور یہی حکم ہے تمام سفروں میں کہ مسافر کو ہر سفر میں دو نمازوں کا جمع کرنا درست ہے سوا سفر معصیت کے اور دلیل اسکی یہی حدیث ہے اسلیے کہ جو علت اسکی یہاں ہے وہ تمام سفروں میں

حديث حسن صحيح قال وروى اسرائيل هذا الحديث عن ابی اسحاق عن عبد الله وخالد ابنی مالك عن ابن عمر وحديث سعيد بن
جبير عن ابن عمر هو حديث حسن صحيح ايضا رواه سلمة بن كهيل عن سعيد بن جبير واما ابو اسحاق فانما روى عن عبد الله وخالد
ابنی مالك عن ابن عمر والعمل على هذا عند اهل العلم انه لا يصلى صلوة المغرب دون جمع فاذا اتى جمعا وهو المزدلفة جمع
بين الصلوتين باقامة واحدة ولم يتطوع فيما بينهما وهو الذی اختاره بعض اهل العلم وذهبوا اليه وهو قول سفيان الثوری قال
سفيان وان شاء صلى المغرب ثم تعشى ووضع ثيابه ثم اقام فصلى العشاء وقال بعض اهل العلم يجمع بين المغرب والعشاء بالمزدلفة
باذان واقامتين يوذن لصلوة المغرب ويقيم ويصلی المغرب ثم يقيم ويصلی العشاء وهو قول الشافعی **باب** ما جاء من ادرك
الامام بجمع فقد ادرك الحج **حدثنا** محمد بن بشار قال نا يحيى بن سعيد وعبد الرحمن بن مهدی قالا نا سفيان عن بكير بن عطاء
عن عبد الرحمن بن يعمر ان ناسا من اهل نجد اتوا رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو بعرفة فسالوه فامر مناديا فنادى الحج عرفة
من جاء ليلة جمع قبل طلوع الفجر فقد ادرك الحج ايام منى ثلثة فمن تعجل فی يومين فلا اثم عليه ومن تاخر فلا اثم عليه **قال** محمد وزاد
يحيى واردف رجلا فنادى به **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفيان بن عيينة عن سفيان الثوری عن بكير بن عطاء عن عبد الرحمن
بن يعمر عن النبی صلى الله عليه وسلم نحوه بمعناه قال وقال ابن ابی عمر قال سفيان بن عيينة وهذا اجود حديث رواه سفيان الثوری
قال ابو عيسى والعمل على حديث عبد الرحمن بن يعمر عند اهل العلم من اصحاب النبی صلى الله عليه وسلم وغيرهم انه من لم يقف
بعرفات قبل طلوع الفجر فقد فاته الحج ولا يجزی عنه ان جاء بعد طلوع الفجر ويجعلها عمرة وعليه الحج من قابل وهو قول الثوری والشافعی
واحمد واسحاق وقد روى شعبة عن بكير بن عطاء نحو حديث الثوری قال وسمعت الجارود يقول سمعت وكيعا يقول وروى

حسن صحیح ہے اور روایت کی اسرائیل نے یہ حدیث ابی اسحاق سے اُسنے عبداللہ اور خالد بیٹوں مالک سے اُسنے ابن عمر سے اور حدیث سعید بن جبیر کی ابن عمر سے
حسن صحیح ہے اور بھی روایت کی ہے سلمہ بن کہیل نے سعید بن جبیر سے اور لیکن ابو اسحاق سوا اسکے نہیں کہ روایت کی ہے اُسنے عبداللہ اور خالد بیٹوں مالک سے ابن عمر سے اور
عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے کہ نہ پڑھے نماز مغرب کی سوائے مزدلفہ کے سو جب آدمی مزدلفہ میں ہو تو جمع کرے درمیان دو نمازوں کے ساتھ ایک تکبیر کے اور نفل
پڑھے درمیان اُن دونوں کے اور یہی ہے جسکو اختیار کیا ہے بعض اہل علم نے اور گئے ہیں طرف اُسکے اور یہ قول سفیان ثوری کا ہے سفیان نے کہا اور اگر چاہے تو
پڑھے مغرب پھر کھانا کھاوے اور رکھے کپڑے اپنے پھر تکبیر کہے پس پڑھے نماز عشا کی اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جمع کرے درمیان مغرب اور عشا کے بیچ مزدلفہ کے ساتھ
ایک اذان اور دو تکبیروں کے اذان کہے واسطے مغرب کے اور تکبیر کہے اور پڑھے مغرب پھر تکبیر کہے اور پڑھے نماز عشا کی اور یہ قول شافعی کا ہے **باب** جسنے پایا
امام کو مزدلفہ میں تو اُسنے پایا حج کو **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحیی بن سعید اور عبدالرحمن بن مہدی نے ان دونوں نے کہا خبر
دی ہمکو سفیان نے بکیر بن عطا سے اُسنے روایت کی عبدالرحمن بن یعمر سے کہ چند آدمی اہل نجد سے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ عرفات
میں تھے سو انھوں نے آپ سے پوچھا سو حکم کیا حضرت نے پکارنے والے کو سو اُسنے پکارا کہ حج عرفہ میں ہے[1] جو آوے رات مزدلفہ میں پہلے پڑھنے فجر کے تو
پایا اُسنے حج کو دن منا کے تین ہیں یعنی گیارہویں بارہویں تیرہویں[2] پس جو شخص کہ جلدی کرے بیچ دو دن کے پس نہیں ہے گناہ اُسپر اور جو شخص کہ تاخیر کرے پس
نہیں گناہ اُسپر کہا محمد نے اور زیادہ کیا یحیی نے اور پیچھے سوار کیا اپنے ایک مرد کو پس پکارا ساتھ اُسکے **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی
ہمکو سفیان بن عیینہ نے سفیان ثوری سے اُسنے روایت کی بکیر بن عطا سے اُسنے عبدالرحمن بن یعمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اُسکے معنی
میں کہا اور کہا ابن ابی عمر نے کہ کہا سفیان بن عیینہ نے کہ یہ بہت کھری حدیث ہے جو سفیان ثوری نے روایت کی ہے کہا ابو عیسی نے اور عمل عبدالرحمان بن یعمر کی حدیث پر ہے نزدیک
اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے کہ جو کوئی نہ ٹھہرے عرفات میں پہلے طلوع فجر کے تو تحقیق فوت ہوا اُس سے حج اور نہیں کفایت کرتا اُس سے
اگر آوے بعد طلوع فجر کے اور کرے اُسکو عمرہ یعنے عمرہ کرکے احرام سے نکل آوے اور اُسپر حج ہے آیندہ سال کو یہ قول ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق
کا ہے اور تحقیق روایت کی ہے شعبہ نے بکیر بن عطا سے مثل حدیث ثوری کے کہا ابو عیسی نے کہ سنا میں نے جارود سے کہ کہتا تھا سنا میں نے وکیع سے اور روایت کی

[1] یعنی بڑا رکن حج کا نویں تاریخ ذی الحجہ کی وقوف عرفات کا ہے پس جسنے پایا وقوف عرفات کا مزدلفہ کی رات میں یعنی دسویں رات ذی الحجہ میں پہلے طلوع ہونے فجر کے تو پایا اُسنے حج یعنی اُسکا حج ادا ہوا اور جو فجر سے پہلے نہ پہنچا تو اُسکا حج فوت ہوا ۱۲ [2] اور ایام تشریق کہتے ہیں ان تین دنوں میں منا میں رہتے ہیں اور کنکریاں مارتے ہیں پس جو شخص کہ بارہویں تاریخ تینوں مناروں پر کنکریاں مار کر دوپہر پیچھے مکہ میں چلا آوے تو اُسپر کچھ گناہ نہیں اور ساقط ہوا اُس سے تیرہویں رات کا رہنا اور تیرہویں رات کی کنکریاں مارنی اور جو کہ بارہویں کو کنکریاں مار کر منا میں ٹھہرا رہے اور تیرہویں کو کنکریاں مار کر مکہ میں آوے تو بھی یہ جائز ہے اگرچہ تاخیر افضل ہے اور جاہلیت کے زمانہ میں ایک فرقہ تاخیر کو گناہ کہتے تھے اور ایک فرقہ تعجیل کو گناہ کہتے تھے سو حکم نازل ہوا کہ دونوں برابر ہیں کسی میں گناہ نہیں ۱۲

هذا الحديث فقال هذا الحديث أُمُّ المناسك **حدثنا** ابن ابی عُمَر نا سفیان عن داود بن ابی هند واسماعیل بن ابی خالد و
زکریا بن ابی زائدة عن الشعبی عن عروة بن مُضَرِّس بن اوس بن حارثة بن لام الطائی قال اتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم
بالمزدلفة حین خرج الی الصلوٰة فقلت یا رسول الله انی جئت من جَبَلَی طَیٍّ اَکْلَلْتُ راحلتی واتعبتُ نفسی والله ما ترکت من جَبَلٍ الا
وقفت علیه فهل لی من حج فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من شهد صلوٰتنا هذه ووقف معنا حتی یدفع وقد وقف بعرفة
قبل ذلک لیلا او نهارا فقد تم حجه وقضی تفثه **قال** ابو عیسی هذا الحدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی تقدیم الضَّعَفة من
جمع بلیل **حدثنا** قتیبة نا حماد بن زید عن ایوب عن عکرمة عن ابن عباس قال بعثنی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی ثقل
من جمع بلیل وفی الباب عن عائشة وام حبیبة واسماء والفضل **قال** ابو عیسی حدیث ابن عباس بعثنی رسول الله صلی
الله علیه وسلم فی ثَقَل من جمع بلیل حدیث صحیح روی عنه من غیر وجه وروی شعبة هذا الحدیث عن مِشَاش
عن عطاء عن ابن عباس عن الفضل ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم قدم ضعفة اهله من جمع بلیل وهذا حدیث
خطاء اخطأ فیه مشاش وزاد فیه عن الفضل بن عباس وروی ابن جُرَیْج وغیره هذا الحدیث عن عطاء عن ابن عباس
ولم یذکروا فیه عن الفضل بن عباس **حدثنا** ابو کریب نا وکیع عن المسعودی عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس ان
النبی صلی الله علیه وسلم قدم ضعفة اهله وقال لا ترموا الجمرة حتی تطلُعَ الشمس **قال** ابو عیسی حدیث ابن عباس
حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا الحدیث عند اهل العلم لم یروا بأسًا ان یتقدم الضَّعَفةُ من المزدلفة بلیل یسیرون
الی منی وقال اکثر اهل العلم بحدیث النبی صلی الله علیه وسلم انهم لا یرمون حتی تطلُعَ الشمس ورخص بعض اهل العلم فی ان یرموا
بلیل والعمل علی حدیث النبی صلی الله علیه وسلم وهو قول الثوری والشافعی **باب** **حدثنا** علی بن خشرم نا عیسی بن یونس
عن ابن جریج عن ابی الزبیر عن جابر قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یرمی یوم النحر ضحی واما بعد ذلک فبعد زوال الشمس

یہ حدیث پس کہا کہ یہ حدیث ماں ہے احکام حج کی **حدیث** بیان کی ہے ہم سے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے داؤد بن ابی ہند سے اور اسمٰعیل بن ابی خالد
اور زکریا بن ابی زائدہ سے اُسنے روایت کی شعبی سے اُسنے عروہ بن مضرس بن اوس بن حارثہ بن لام الطائی سے کہا کہ آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مزدلفہ میں جب
نکلے طرف نماز کی سو میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں آیا ہوں دو پہاڑوں طے سے تھکا یا میں نے سواری اپنی کو اور تکلیف میں ڈالا جان اپنی کو قسم خدا کی نہیں
چھوڑا میں نے کوئی پہاڑ مگر کہ کھڑا ہوا میں اوپر اُسکے پس کیا ہی واسطے میرے حج یعنی میرا حج ہوا یا نہیں سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو حاضر ہوا ہماری
اس نماز میں اور ٹھیرا ساتھ ہمارے یہانتک کہ پھرے اور تحقیق ٹھیرا ہو عرفات میں پہلے اُس سے دن کو یا رات کو پس تحقیق تمام کیا اُسنے حج اپنا اور دور کی میل اپنی[1]
کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** عورتوں اور لڑکوں کو مزدلفہ سے رات میں منا کی طرف آگے بھیجنا **حدیث** بیان کی ہے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی
ہمکو حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے روایت کی عکرمہ سے اُسنے ابن عباسؓ سے کہ آگے بھیجا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اسباب کے مزدلفہ سے رات
کو اور اس باب میں عائشہ اور ام حبیبہ اور اسما اور فضل سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے ابن عباسؓ کی حدیث کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو آگے بھیجا بیچ
اس باب کے مزدلفہ سے رات کو یہ حدیث صحیح ہے روایت کی گئی ہے اُس سے کئی وجہ سے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث مشاش سے اُسنے عطا سے اُسنے ابن عباس سے
اُسنے فضل بن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بھیجا ضعیفوں اہل اپنے کو مزدلفہ سے رات کو اور یہ حدیث خطا ہے خطا کی اسمیں مشاش نے اور زیادہ کیا اسمیں واسطہ
فضل بن عباس کا اور روایت کی ابن جریج وغیرہ نے یہ حدیث عطا سے اُسنے ابن عباسؓ سے اور نہیں ذکر کیا اسمیں واسطہ فضل بن عباس کا **حدیث** بیان کی
ہے ابو کریب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے مسعودی سے اُسنے روایت کی حکم سے اُسنے مقسم سے اُسنے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بھیجا ضعیفوں
اہل اپنے کو اور فرمایا نہ پھینکنا تم کنکریاں منارے یعنی جمرہ عقبہ پر یہانتک کہ نکلے آفتاب کہا ابو عیسٰی نے ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسیر ہے
نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ کوئی ڈر نہیں ہے کہ آگے بھیجے ضعیفوں اہل اپنے کو مزدلفہ سے بیچ رات کے پھر جاویں طرف منا کے اور اکثر اہل علم کہتے ہیں ساتھ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی کہ تحقیق وہ نہ کنکریاں ماریں یہانتک کہ نکلے سورج اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جائز ہے یہ کہ کنکریاں ماریں بیچ رات کے[2] اور عمل اوپر حدیث حضرت کے ہے اور یہی ہے قول ثوری اور
شافعی کا **باب** - **حدیث** بیان کی ہے علی بن خشرم نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عیسٰی بن یونس نے ابن جریج سے اُسنے روایت کی ابی زبیر سے اُسنے جابر سے کہ تھے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم رمی کرتے دن قربانی کے وقت چاشت کے اور لیکن بعد اُس دن کے پس پیچھے ڈھلنے آفتاب کے

[1] یا منی کو دور کرے میل اپنے کو یعنی لبوں کے بال اور ناخن کٹوائے اور زیر ناف کے بال لیوے ۱۲ [2] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نہیں جائز ہے کنکریاں مارنا رات میں یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور اکثر علما کا

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم انه لا یرمی بعد یوم النحر الا بعد الزوال **باب** ما جاء ان الافاضة من جمع قبل طلوع الشمس **حدثنا** قتیبة نا ابو خالد الاحمر عن الاعمش عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم افاض من جمع قبل طلوع الشمس وفی الباب عن عمر **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح و انما کان اهل الجاهلیة ینتظرون حتی تطلع الشمس ثم یفیضون **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داود قال انبانا شعبة عن ابی اسحاق قال سمعت عمرو بن میمون یقول کنا وقوفا بجمع فقال عمر بن الخطاب ان المشرکین کانوا لا یفیضون حتی تطلع الشمس وکانوا یقولون اشرق ثبیر وان رسول الله صلی الله علیه وسلم خالفهم فافاض عمر قبل طلوع الشمس **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء ان الجمار التی ترمی مثل حصی الخذف **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید القطان نا ابن جریج عن ابی الزبیر عن جابر قال رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم یرمی الجمار بمثل حصی الخذف وفی الباب عن سلیمان بن عمرو بن الاحوص عن امه وهی ام جندب الازدیة وابن عباس والفضل بن عباس وعبد الرحمن بن عثمان التیمی وعبد الرحمن بن معاذ **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح وهو الذی اختاره اهل العلم ان تکون الجمار التی ترمی بها مثل حصی الخذف **باب** ما جاء فی الرمی بعد زوال الشمس **حدثنا** احمد بن عبدة الضبی البصری نا زیاد بن عبد الله عن الحجاج عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یرمی الجمار اذا زالت الشمس **قال** ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن **باب** ما جاء فی رمی الجمار راکبا **حدثنا** احمد بن منیع نا یحیی بن زکریا بن ابی زائدة نا الحجاج عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم رمی الجمرة یوم النحر راکبا وفی الباب عن جابر وقدامة بن عبد الله وام سلیمان بن عمرو بن الاحوص **قال** ابو عیسیٰ حدیث ابن عباس حدیث حسن والعمل علیه عند بعض اهل العلم واختار بعضهم ان یمشی الی الجمار ووجه الحدیث عندنا انه رکب فی بعض الایام لیقتدی به فی فعله وکلا الحدیثین مستعمل عند اهل العلم

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ نہ رمی کرے پیچھے دن قربانی کے مگر بعد زوال کے **باب** مزدلفہ سے منیٰ کی طرف پھرنا پہلے طلوع آفتاب کے **حدیث** بیان کی ہے قتیبہ نے اسنے کہا خبر دی ہمکو ابو خالد احمر نے اعمش سے اسنے روایت کی حکم سے اسنے مقسم سے اسنے ابن عباس سے کہ تحقیق پھرے مزدلفہ سے پہلے نکلنے آفتاب کے اور اس باب میں عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور سوا اسکے نہیں کہ اہل جاہلیت انتظار کرتے تھے یہاں تک کہ نکلے سورج پھر پھرتے تھے **حدیث** بیان کی ہے محمود بن غیلان نے اسنے کہا خبر دی ہمکو ابو داؤد نے اسنے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے ابی اسحاق سے اسنے کہا سنا میں نے عمرو بن میمون سے کہتا تھا کہ تھے ہم ٹھہرے ہوئے بیچ مزدلفہ کے سو عمر بن خطاب نے کہا کہ تحقیق مشرکین تھے کہ نہ پھرتے تھے مزدلفہ سے یہاں تک کہ نکلے سورج سو کہا کرتے تھے کہ روشن ہو اے ثبیر اور تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخالفت کی انکی سو پھرے عمر پہلے نکلنے سورج کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** جو کنکریاں کہ ماری جاویں مثل کنکریوں خذف کے ہوں یعنی چھوٹی چھوٹی **حدیث** بیان کی ہے محمد بن بشار نے اسنے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن سعید قطان نے اسنے کہا خبر دی ہمکو ابن جریج نے ابی زبیر سے اسنے روایت کی جابر سے اسنے کہا کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مارتے تھے کنکریاں ساتھ مثل کنکریوں خذف کے اور اس باب میں سلیمان بن عمرو بن احوص سے وہ اپنی ماں سے کہ وہ ام جندب ازدیہ ہیں اور ابن عباس اور فضل بن عباس اور عبد الرحمن بن عثمان تیمی اور عبد الرحمن بن معاذ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے اہل علم نے یہ کہ ہوں وہ کنکریاں جو پھینکی جاتی ہیں ساتھ انکے مثل کنکریوں خذف کے **باب** سورج ڈھلے کے بعد کنکریاں مارنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہے احمد بن عبدہ ضبی بصری نے اسنے کہا خبر دی ہمکو زیاد بن عبد اللہ نے حجاج سے اسنے روایت کی حکم سے اسنے مقسم سے اسنے ابن عباس سے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھینکتے کنکریاں جبکہ ڈھلتا آفتاب یعنی بعد زوال کے کنکریاں مارتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے **باب** سوار ہو کر کنکریاں مارنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہے احمد بن منیع نے اسنے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ نے اسنے کہا خبر دی ہمکو حجاج نے حکم سے اسنے روایت کی مقسم سے اسنے ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں ماریں جمرۂ عقبہ پر اور قربانی کی سوار ہو کر اور اس باب میں جابر اور قدامہ بن عبد اللہ اور ام سلیمان بن عمرو بن احوص سے بھی کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور اختیار کیا ہے بعضوں نے کہ پیادہ کنکریاں مارے اور وجہ اس حدیث کی نزدیک ہمارے یہ ہے کہ آپ بعض دنوں میں سوار ہوئے تاکہ پیروی کیجائے ساتھ آپ کے آپکے فعل میں اور دونوں حدیثیں معمول بہ ہیں نزدیک اہل علم کے

اور امام شافعی کے نزدیک آدھی رات کے بعد جائز ہے اور طلوع فجر کے بعد رمی کرنی سب کے نزدیک جائز ہے لیکن امام ابو حنیفہ مکروہ کہتے ہیں اور بعد طلوع آفتاب کے مستحب ہے ۱۲ ع ح ملہ روشن ہو ای ثبیر یعنی چاہیے کہ ظاہر ہو دھوپ آفتاب تاکہ پھریں ہم طرف منیٰ کے اور نہ پھرتے تھے مگر بعد ظاہر ہونے نور آفتاب کے اوپر پہاڑوں کے سو مخالفت کی انکی حضرت نے سو پھرے پہلے طلوع آفتاب کے اور وہ ایک پہاڑ ہے مزدلفہ میں منیٰ کی طرف جانے والے کے بائیں رہتا ہے ۱۲ ملہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے جو سوار ہو تو منیٰ میں ہو پہنچے وہ سوار ہو کر کنکریاں مارے یہ قول امام شافعی وغیرہ کا ہے اور پیادہ کنکریاں مارنا

حدثنا یوسف بن عیسی نا ابن نُمیر عن عُبید الله عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا رمی الجمار مشی الیه ذاهبا وراجعا **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وقد رواه بعضهم عن عُبید الله ولم یرفعه والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم وقال بعضهم یرکب یوم النحر ویمشی فی الایام التی بعد یوم النحر **قال** ابو عیسی وکأنّ من قال هذا انما اراد اتباع النبی صلی الله علیه وسلم فی فعله لانه انما روی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه رکب یوم النحر حیث ذهب یرمی الجمار ولا یرمی یوم النحر الا جمرة العقبة

باب کیف تُرمی الجمار **حدثنا** یوسف بن عیسی نا وکیع نا المسعودی عن جامع بن شدّاد ابی صخرة عن عبد الرحمن بن یزید قال لما اتی عبد الله جمرة العقبة استبطن الوادی واستقبل الکعبة وجعل یرمی الجمرة علی حاجبه الایمن ثم رمی بسبع حصیات یکبر مع کُل حصاة ثم قال والله الذی لا اله غیره من ههنا رمی الذی انزلت علیه سورة البقرة **حدثنا** هناد نا وکیع عن المسعودی بهذا الاسناد نحوه قال وفی الباب عن الفضل بن عباس وابن عباس وابن عمر وجابر **قال** ابو عیسی حدیث ابن مسعود حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم یختارون ان یرمی الرجل فی بطن الوادی بسبع حصیات یکبر مع کل حصاة وقد رخص بعض اهل العلم ان لم یُمکنه ان یرمی من بطن الوادی رمی من حیث قدر علیه وان لم یکن فی بطن الوادی **حدثنا** نصر بن علی الجهضمی وعلی بن خشرم قالا نا عیسی بن یونس عن عبید الله بن ابی زیاد عن القاسم بن محمد عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال انما جعل رمی الجمار والسعی بین الصفا والمروة لاقامة ذکر الله **قال** ابو عیسی هذا الحدیث

حدیث بیان کی یوسف بن عیسیٰ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن نمیر نے عبید اللہ سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے حضرت ابن عمر رضی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب مارتے کنکریاں تو پیادہ پا چلتے طرف اُسکے جاتے وقت اور آتے وقت **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا ہے اسکو بعض نے عبید اللہ سے اور نہیں مرفوع کیا اسکو اور عمل اسیر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے اور بعضے کہتے ہیں کہ سوار ہووے دن قربانی کے اور پیادہ چلے بیچ اُن دنوں کے جو پیچھے دن قربانی کے ہیں کہا ابو عیسیٰ نے کہ گویا جسنے یہ کہا ہے تو اُسنے صرف ارادہ کیا ہے اتباع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آپکے فعل میں اسواسطے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آپ قربانی کے دن سوار ہوئے جبکہ گئے کنکریاں مارنے کو اور نہ کنکریاں مارین دن قربانی کے مگر جمرہ عقبہ کو

باب کسطرح پھینکی جاوین کنکریاں[1] **حدیث** بیان کی ہمسے یوسف بن عیسیٰ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مسعودی نے جامع بن شداد ابی صخرہ سے اُسنے روایت کی عبد الرحمان بن یزید سے اُسنے کہا کہ جب آئے عبد اللہ بن عمر جمرۂ عقبہ پاس تو کھڑے ہوئے درمیان وادی کے اور منھ کیا طرف قبلے کے اور کنکریاں[2] مارنے لگے جمرہ عقبہ کو اوپر طرف داہنی کے پھر پھینکیں سات کنکریاں اللہ اکبر کہتے تھے ساتھ ہر کنکری کے پھر کہا قسم ہے اُس اللہ کی جسکے سوا کوئی لائق عبادت کے نہیں اسی جگہ سے رمی کی ہے اُس شخص نے جسپر اُتری سورۂ بقرہ **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے مسعودی سے ساتھ اسی اسناد کے مثل اُسکے کہا اور اس باب میں فضل بن عباس اور ابن عباس اور ابن عمر اور جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ ابن مسعود کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسیر ہے نزدیک اہل علم کے اختیار کرتے ہیں یہ کہ رمی کرے آدمی درمیان وادی کے ساتھ سات کنکریوں کے اور اللہ اکبر کہے ساتھ ہر کنکری کے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر نہ ممکن ہو اُسکو یہ کہ رمی کرے بیچ میدان میں سے تو جائز ہے یہ کہ رمی کرے جس جگہ سے کہ قادر ہو اُسپر اگرچہ نہو بیچ[3] بیچ میدان کے **حدیث** بیان کی ہمسے نصر بن علی جہضمی اور علی بن خشرم نے انھوں نے کہا خبر دی ہمکو عیسیٰ بن یونس نے عبید اللہ بن ابی زیاد سے اُسنے روایت کی قاسم بن محمد سے اُسنے عائشہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا سوا اسکے نہیں کہ کیا گیا ہے پھینکنا کنکریوں کا اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے واسطے قائم کرنے ذکر اللہ کے۔ **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث

[1] جمار اصل میں سنگریزوں کو کہتے ہیں اور جارح نام اُن سنگریزوں کا ہے کہ مناروں پر مارے جاتے ہیں اور جن مناروں پر کہ وہ سنگریزے مارے جاتے ہیں انکو جمرات کہتے ہیں بسبب پھینکنے جمار کے اوپر اور جمرات تین ہیں جمرہ اولے اور جمرہ وسطے اور جمرہ عقبہ عید کے دن فقط جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مارتے ہیں اور گیارھوین اور بارھوین اور تیرھوین کو تینوں پر مارتے ہیں اور کنکریاں مارنی واجب ہیں ۱۲ ح [2] اور طور کنکریاں پھینکنے کا مختلف لکھا ہے لیکن زیادہ تر صحیح یہ ہے کہ انگلی شہادت اور انگوٹھے کی سرے سے پکڑ کر یعنی چٹکی میں رکھکر پھینکے اور معمول بہ یہی ہے ۱۲ [3] بطن وادی میں کھڑا ہونا افضل ہے و جب نہیں اسلیے کہ ہر جگہہ سے رمی کرنا درست ہے۔ اور یہی ہے قول ابی حنیفہ اور عام علماء کا ۱۲ [4] اور جمرۂ اولی اور وسطے کے نزدیک ٹھیرنا اور اللہ اکبر کہنا اور سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا سنت ہے علماء کہتے ہیں کہ سورۂ بقر کے قدر وہاں ٹھیرے ۱۲

حسن صحیح **باب** ماجاء فی کراهیة طرد الناس عند رمی الجمار **حدثنا** احمد بن منیع نا مروان ابن معاویة عن ایمن بن نابل عن قدامة بن عبد الله قال رأیت النبی صلی الله علیه وسلم یرمی الجمار علی ناقته لیس ضرب ولا طرد ولا الیک الیک و فی الباب عن عبد الله بن حنظلة **قال** ابو عیسی حدیث قدامة بن عبد الله حدیث حسن صحیح وانما یعرف هذا الحدیث من هذا الوجه وهو حدیث حسن صحیح وایمن بن نابل هو ثقة عند اهل الحدیث **باب** ماجاء فی الاشتراک فی البدنة والبقرة **حدثنا** قتیبة نا مالک بن انس عن ابی الزبیر عن جابر قال نحرنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم عام الحدیبیة البقرة عن سبعة والبدنة عن سبعة وفی الباب عن ابن عمر وابی هریرة وعائشة وابن عباس **قال** ابو عیسی حدیث جابر حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم یرون الجزور عن سبعة والبقرة عن سبعة وهو قول سفیان الثوری والشافعی واحمد وروی عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم ان البقرة عن سبعة والجزور عن عشرة وهو قول اسحاق واحتج بهذا الحدیث وحدیث ابن عباس انما نعرفه من وجه واحد **حدثنا** الحسین بن حریث وغیر واحد قالوا نا الفضل بن موسی عن حسین بن واقد عن علباء بن احمر عن عکرمة عن ابن عباس قال کنا مع النبی صلی الله علیه وسلم فی سفر فحضر الاضحی فاشترکنا فی البقرة سبعة وفی الجزور عشرة **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن غریب وهو حدیث حسین بن واقد **باب** ماجاء فی شعار البدن **حدثنا** ابو کریب نا وکیع عن هشام الدستوائی عن قتادة عن ابی حسان الاعرج عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم قلد نعلین واشعر الهدی فی الشق الایمن بذی الحلیفة واماط عنه الدم وفی الباب عن المسور بن مخرمة **قال** ابو عیسی حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح وابو حسان الاعرج اسمه مسلم والعمل علی هذا عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم

حسن صحیح ہے **باب** کنکریاں مارنے کے وقت لوگوں کو ہانکنا منع ہے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مروان بن معاویہ نے ایمن بن نابل سے اُسنے روایت کی قدامہ بن عبداللہ سے کہ کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پھینکتے تھے کنکریاں یعنی جمرۂ عقبہ پر اونٹنی پر سوار نہ تھا اُسجگہ مارنا اور نہ ہانکنا اور نہ یہ کہنا کہ ایک طرف ہو ایک طرف ہو اور اس باب میں عبداللہ بن حنظلہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے قدامہ بن عبداللہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور سوا اسکے نہیں کہ پہچانی جاتی ہے یہ حدیث اسی وجہ سے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ایمن بن نابل وہ ثقہ ہیں نزدیک اہل حدیث کے **باب** اونٹ اور گائے میں شریک ہونے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مالک بن انس نے ابی زبیر سے اُسنے روایت کی جابر سے اُسنے کہا کہ قربانی کی ہمنے ساتھ رسول اللہ صلعم کے سال حدیبیہ کے گائے سات آدمی سے اور اونٹ سات آدمی سے اور اس باب میں ابن عمر اور ابی ہریرہ اور عائشہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے کہ جابر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اوپر اسکے ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ اونٹ سات آدمی کی طرف سے جائز ہے اور گائے بھی سات آدمی سے جائز ہے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور شافعی اور احمد کا اور روایت کی گئی ہے ابن عباس سے اُنسے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ گائے سات آدمی سے درست ہے اور اونٹ دس آدمی سے درست ہے اور یہ قول اسحاق کا ہے اور دلیل پکڑی ہے اُسنے ساتھ اس حدیث کے اور ابن عباس کی حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسوجہ سے **حدیث** بیان کی ہمسے حسین بن حریث وغیرہ کئی لوگوں نے اُنھوں نے کہا خبر دی ہمکو فضل بن موسیٰ نے حسین بن واقد سے اُسنے روایت کی علباء بن احمر سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہتے تھے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ سفر کے سو حاضر ہوئی عید قربانی کی سو شریک ہوئے ہم بیچ گائے کے سات آدمی اور بیچ اونٹ کے دس آدمی کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن غریب ہے اور وہ حدیث حسین بن واقد کی ہے **باب** اونٹ کے اشعار کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے ہشام دستوائی سے اُسنے روایت کی قتادہ سے اُسنے ابی حسان اعرج سے اُسنے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہار ڈالا گلے میں اونٹنی کے دو جوتوں کا اور اشعار کیا یعنی زخم کیا ہدی کو اُسکے کوہان کے داہنی طرف میں بیچ ذوالحلیفہ کے اور پونچھ ڈالا خون اُسکا اور اس باب میں مسور بن مخرمہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابو حسان اعرج کا نام مسلم ہے اور عمل اوپر اسکے ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ

---

[۱] یہ حدیث دلیل ہے واسطے امام ابو حنیفہ اور اکثر اہل علم کے کہ جائز ہے شریک ہونا سات آدمی کا بیچ گائے کے اور اونٹ کے خواہ قربت متفق ہو جیسے ہدی یا مختلف ہو جیسے ہدی اور قربانی اور امام شافعی کے نزدیک اگر بعضے گوشت کھانے کا ارادہ کریں تو یہ بھی جائز ہے اور امام مالک کے نزدیک نہیں جائز ہے شریک ہونا مطلق اور بکری میں شریک ہونا بالاجماع جائز نہیں ۱۲ طیبی [۲] اشعار کہتے ہیں زخم کرنے کو بیچ کوہان کے داہنی طرف اسکے اور اسکا خون پونچھ ڈالیں واسطے علامت ہدی کے تاکہ لوگ اس نشانی سے معلوم کریں کہ ہدی ہے پس تعرض نہ کریں اسسے [illegible] اور یہ علامت جاہلیت کی تھی کہ جسپر یہ علامت ہوتی اسکو لوٹ لیتے اور جسپر یہ علامت دیکھتے اسکو نہ لوٹتے پھر شارع نے بھی اسکو برقرار رکھا اسی غرض سے اور جمہور ائمہ کا اتفاق ہے اسپر کہ اشعار کرنا سنت [illegible]

يرون الاشعار وهو قول الثوري والشافعي واحمد واسحاق قال سمعت يوسف بن عيسى يقول سمعت وكيعا يقول حين روى هذا الحديث فقال لا تنظروا الى قول اهل الراى فى هذا فان الاشعار سُنّة وقولهم بدعة قال وسمعت ابا السائب يقول كنا عند وكيع فقال لرجل ممن ينظر فى الراى اشعر رسول الله صلى الله عليه وسلم ويقول ابو حنيفة هو مثلة قال الرجل فانه قد روى عن ابراهيم النخعي انه قال الاشعار مثلة قال فرايت وكيعا غضب غضبا شديدا وقال اقول لك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وتقول قال ابراهيم ما احقك بان تحبس ثم لا تخرج حتى تنزع عن قولك هذا **باب** **حدثنا** قتيبة وابو سعيد الاشج قالا نا ابن اليمان عن سفيان عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم اشترى هديه من قديد **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب لا نعرفه من حديث الثوري الا من حديث يحيى بن اليمان وروى عن نافع ان ابن عمر اشترى من قديد **قال** ابو عيسى وهذا اصح **باب** ما جاء فى تقليد الهدى للمقيم **حدثنا** قتيبة نا الليث عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه عن عائشة انها قالت فتلتُ قلائد هدى رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم لم يحرم ولم يترك شيئا من الثياب **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم قالوا اذا قلد الرجل الهدى وهو يريد الحج لم يحرم عليه شئ من الثياب والطيب حتى يُحرم وقال بعض اهل العلم اذا قلّد الرجل الهدى فقد وجب عليه ما وجب على المحرم **باب** ما جاء فى تقليد الغنم **حدثنا** محمد بن بشّار نا عبد الرحمن بن مهدى عن سفيان عن منصور عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت كنت افتل قلائد هدى رسول الله صلى الله عليه وسلم كلها غنما ثم لا يحرم **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند

اشعار کرنا سنت ہے اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہا سنا میں نے یوسف بن عیسیٰ سے کہتا تھا کہ سنا میں نے وکیع سے کہتا تھا جب کہ روایت کی اُسنے یہ حدیث پس کہا کہ نہ دیکھو طرف قول اہل رائے کے بیچ اس مسئلے کے کہ تحقیق ہدی کو زخمی کرنا سنت ہے اور قول اُنکا بدعت ہے کہا اور سنا میں نے ابا سائب سے کہتا تھا کہ تھے ہم نزدیک وکیع کے پس اُسنے اہل رائے میں سے ایک مرد کو کہا کہ اشعار کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابو حنیفہ رح کہتے ہیں کہ وہ مثلہ ہے اُس مرد نے کہا کہ تحقیق اُسنے روایت کی ہے ابراہیم نخعی سے اُسنے کہا کہ اشعار مثلہ ہے کہا کہ پس دیکھا میں نے وکیع کو غصے ہوئے سخت غصے ہونا اور کہا کہ کہتا ہوں واسطے تیرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور تو کہتا ہے کہ ابراہیم نے کہا کیا لائق ہے تو ساتھ اسکے کہ قید کیا جاوے تو پھر نہ نکالا جاوے یہانتک کہ باز آوے تو اپنے قول سے **باب** - **حدیث** بیان کی ہمسے ساتھ اسکے قتیبہ اور ابو سعید اشج نے اُنہوں نے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابن یمان نے سفیان سے اُسنے روایت کی عبید اللہ سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر رض سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خریدی ہدی اپنے قدید[1] سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو حدیث ثوری سے مگر حدیث یحییٰ بن یمان سے اور روایت کی گئی ہے نافع سے کہ تحقیق ابن عمر نے خریدی ہدی اپنے قدید سے کہا ابو عیسیٰ نے کہ یہ زیادہ تر صحیح ہے **باب** مقیم کو ہدی کے گلے میں ہار ڈالنا درست ہے یعنی اگرچہ احرام نہ باندھے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو لیث نے عبد الرحمٰن بن قاسم سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رض سے کہا کہ بٹی میں نے ہار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کے پھر ڈالی اُنکے گلے میں پھر نہ احرام باندھا آپ صلی اللہ نے اور نہ چھوڑی کوئی چیز کپڑوں سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں کہ جب ہار ڈالے مرد ہدی کو اور وہ ارادہ رکھتا ہے حج کا تو نہیں حرام ہوتی اُسپر کوئی چیز کپڑوں اور خوشبو سے یہانتک کہ احرام باندھے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جب ہار ڈالے مرد ہدی کو تو تحقیق واجب ہو جاتی ہے اُسپر وہ چیز جو واجب ہوتی ہے اوپر محرم کے **باب** بکریوں کے گلے میں ہار ڈالنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمٰن بن مہدی نے سفیان سے اُسنے روایت کی منصور سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے اسود سے اُسنے عائشہ رض سے کہا کہ بٹتی میں ہار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہدیوں کا کہ وہ سب بکریاں تھیں پھر نہ احرام باندھتے آپ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک

اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ بدعت ہے لیکن بکری و دنبہ بھیڑ میں اشعار نکرے کہ وہ ضعیف ہیں ۱۲ [1] قدید ایک جگہ کا نام ہے درمیان مکے اور مدینے کے ۱۲ [2] جب نویں سال حج فرض ہوا تو حضرت نے ابو بکر صدیق رض کو امیر حاجیوں کا کر کے بھیجا اور اُنکے ساتھ اونٹ ہدی کے بھیجے پس نہ حرام ہوئی حضرت پر کوئی چیز کہ تھی حلال کی گئی واسطے اُنکے یعنی حضرت پر احکام احرام کے جاری نہوئے اور ابن عباس کہتے ہیں کہ جو کوئی ہدی مکے کو بھیجے حرام ہوتی ہیں اُسپر وہ چیزیں کہ حرام ہوتی ہیں محرم پر جبتک کہ پہنچے ہدی حرم میں اور ذبح کیا جاوے سو جب عائشہ نے انکا یہ قول سُنا تو یہ حدیث بیان کر کے انکا قول رد کر دیا معلوم ہوا کہ ہدی بھیجنے سے مقیم پر کوئی چیز حرام نہیں ہوتی ۱۲ [3] سب علماء کا اتفاق ہے اُسپر کہ اشعار یعنی زخمی کرنا بکریوں میں نہیں

بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم یرون تقلید الغنم **باب** ما جاء اذا عطب الهدی ما یصنع به **حدثنا**
هارون بن اسحاق الهمدانی نا عبدة بن سلیمان عن هشام بن عروة عن ابیه عن ناجیة الخزاعی قال قلت یا رسول الله
کیف اصنع بما عطب من الهدی قال انحرها ثم اغمس نعلها فی دمها ثم خل بین الناس وبینها فیاکلوها وفی الباب عن ذؤیب
ابی قبیصة الخزاعی **قال** ابو عیسی حدیث ناجیة حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم قالوا فی هدی التطوع اذا
عطب لا یاکل هو ولا احد من اهل رفقته ویخلّی بینه وبین الناس یاکلونه وقد اجزأ عنه وهو قول الشافعی واحمد واسحاق وقالوا
ان اکل منه شیئا غرم مقدار ما اکل منه وقال بعض اهل العلم اذا اکل من هدی التطوع شیئا فقد ضمن **باب** ما جاء فی رکوب
البدنة **حدثنا** قتیبة نا ابو عوانة عن قتادة عن انس ابن مالک ان النبی صلی الله علیه وسلم رأی رجلا یسوق بدنة فقال له
ارکبها فقال یا رسول الله انها بدنة فقال له فی الثالثة او فی الرابعة ارکبها ویحک او ویلک وفی الباب عن علی وابی هریرة وجابر
قال ابو عیسی حدیث انس حدیث صحیح وحسن وقد رخص قوم من اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم فی
رکوب البدنة اذا احتاج الی ظهرها وهو قول الشافعی واحمد واسحاق وقال بعضهم لا یرکب ما لم یضطر الیه **باب** ما جاء بای جانب
الراس یبدأ فی الحلق **حدثنا** ابو عمار نا سفیان بن عیینة عن هشام بن حسان عن ابن سیرین عن انس بن مالک قال لما رمی رسول
الله صلی الله علیه وسلم الجمرة نحر نسکه ثم ناول الحالق شقه الایمن فحلقه فاعطاه ابا طلحة ثم ناوله شقه الایسر فحلقه فقال اقسمه
بین الناس **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینة عن هشام نحوه

بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ بکریون کے گلے مین ہار ڈالنا مستحب ہی **باب** جب ہدی قریب مرنے کے پہنچے
تو اسکو کیا کیا جاوے **حدیث** بیان کی ہمسے ہارون بن اسحاق ہمدانی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدہ بن سلیمان نے ہشام بن عروہ سے اُسنے روایت کی
اپنے باپ سے اُسنے ناجیہ خزاعی سے کہا کہ کہا مین نے یا رسول اللہ کسطرح کرون مین ساتھ اُس جانور کے کہ قریب مرنے کے پہونچے جانورون
ہدی مین سے فرمایا کہ ذبح کر ڈال اُسکو پھر رنگ پاپوش اُسکے خون مین یعنی جو پاپوشین کہ اُسکے گلے مین ہار ڈالی تھین اُنکو خون مین رنگ کر اُسکے
گردن پر چھاپا لگا یا پھر چھوڑ دے درمیان لوگون کے اور درمیان ہدی کے یعنے منع نہ کر اُسکے کھانے سے پس کھاوین وہ اُس سے اور
اس باب مین ذویب ابی قبیصہ سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے کہ ناجیہ کی حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک اہل علم کے کہتے ہین
بیچ ہدی نفلی کے کہ جب قریب مرنے کے پہنچے تو نہ کھاوے وہ اور نہ کوئی اُسکے رفیقون سے اور چھوڑ دیوے درمیان اُسکے اور درمیان لوگون کے
کہ کھاوین وہ اُسکو اور تحقیق کفایت کرتا ہی وہ اُسکو اور یہی ہی قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہتے ہین کہ اگر کھاوے اُسسے کوئی چیز تو جرمانہ
دیوے مقدار اُسکے کہ کھایا ہو اُسسے اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ جب کھاوے ہدی نفلی سے کوئی چیز تو ضامن ہوتا ہی **باب** ہدی پر سوار ہونے کا
بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو عوانہ نے قتادہ سے اُسنے روایت کی انس بن مالک سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
دیکھا ایک شخص کو کہ ہانکتا ہی اونٹ پس فرمایا سوار ہو اُسپر سو اُسنے عرض کی کہ یا رسول اللہ تحقیق یہ ہدی ہی پس فرمایا اُسکو تیسری بار مین یا چوتھی
بار مین کہ سوار ہو اُسپر خرابی ہو تجھکو یعنی مین کہتا ہون اور تو عذر کرتا ہی اور اس باب مین علی اور ابو ہریرہ اور جابر رضی سے روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے
انس کی حدیث حسن صحیح ہی اور تحقیق اجازت دی ہی ایک جماعت اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے بیچ سوار ہونے ہدی کے جب
کہ محتاج ہو طرف سواری اُسکے کے اور یہی ہی قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض نے کہ نہ سوار ہووے اُسپر جبتک کہ نہ بیقرار ہو طرف اُسکے
باب سر کے بال منڈانے کس طرف سے شروع کیے جاوین **حدیث** بیان کی ہمسے ابو عمار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے
ہشام بن حسان سے اُسنے روایت کی ابن سیرین سے اُسنے انس بن مالک سے کہا کہ جب رمی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرۂ عقبہ کو تو ذبح
کی ہدی اپنی پھر مونڈنے والے کے آگے اپنے داہنے طرف کے سر کو کیا پس مونڈا اُسنے سر حضرت کا اور دیے بال منڈے ہوئے ابو طلحہ کو پھر آگے کی اُسکے بائین طرف سر اپنے
کو سو مونڈا اُسکو اور دیے بال منڈے ہوئے ابو طلحہ کو اور فرمایا کہ تقسیم کر بالون کو درمیان لوگون کے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے ہشام سے

اور تقلید یعنی اُنکے گلے مین ہار ڈالنا سنت ہی خلاف ہی اسمین امام مالک کا طیبی ۱۲ ؎ پس کھا دین اُس سے فقیر نہ اغنیاء کہ کھانا اُسکا اغنیاء پر حرام ہی اور لپنے ساتھیوں کے واسطے بھی اسکا کھانا
درست نہین بلکہ جنگلی لوگ اُس سے فائدہ اٹھاوین یا کوئی اور قافلہ پیچھے سے آوے تو وہ کھاوے ۱۲ ع ح ؎ اکثر علماء کہتے ہین کہ سوار ہونا ہدی پر درست ہی یہ قول شافعی اور احمد
اور مالک کا ہی اور بعضے کہتے ہین اگر ضرر نہ کرے تو درست ہی اور حنفیہ کہتے ہین کہ اگر ضرورت ہو تو درست ہی ورنہ نہین ۱۲ ع ح

هذا حديث حسن **باب** ماجاء في الحلق والتقصير **حدثنا** قتيبة نا الليث عن نافع عن ابن عمر قال حلق رسول الله صلى الله عليه وسلم وحلق طائفة من اصحابه وقصر بعضهم قال ابن عمران رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رحم الله المحلقين مرة او مرتين ثم قال والمقصرين وفي الباب عن ابن عباس وابن ام الحصين ومارب وابي سعيد وابي مريم وحبشي بن جنادة وابي هريرة قال هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم يختارون للرجل ان يحلق راسه وان قصر يرون ان ذلك يجزئ عنه وهو قول سفيان الثوري والشافعي واحمد واسحاق **باب** ماجاء في كراهية الحلق للنساء **حدثنا** محمد بن موسى الجرشي البصري نا ابو داود الطيالسي نا همام عن قتادة عن خلاس بن عمرو عن علي قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تحلق المرأة راسها **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو داود عن همام عن خلاس نحوه ولم يذكر فيه عن علي **قال** ابو عيسى حديث علي فيه اضطراب وروى هذا الحديث عن حماد بن سلمة عن قتادة عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى ان تحلق المرأة رأسها والعمل على هذا عند اهل العلم لا يرون على المرأة حلقا ويرون ان عليها التقصير **باب** ماجاء في من حلق قبل ان يذبح او نحر قبل ان يرمي **حدثنا** سعيد بن عبد الرحمن المخزومي وابن ابي عمر قالا نا سفيان بن عيينة عن الزهري عن عيسى بن طلحة عن عبد الله بن عمرو ان رجلا سال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال حلقت قبل ان اذبح فقال اذبح ولا حرج وساله آخر فقال نحرت قبل ان ارمي قال ارم ولا حرج وفي الباب عن علي وجابر وابن عباس وابن عمر واسامة بن شريك **قال** ابو عيسى حديث عبد الله بن عمرو حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم وهو قول احمد واسحاق وقال بعض اهل العلم اذا قدم نسكا قبل نسك فعليه دم **باب** ماجاء في الطيب عند الاحلال قبل الزيارة **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم منصور بن زاذان عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه عن عائشة

مثل اسکے یہ حدیث حسن ہے **باب** بال منڈانے اور کتروانے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو لیث نے نافع سے اُسنے روایت کی ابن عمرؓ سے کہا کہ بال منڈائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور بال منڈائے ایک جماعت نے آپکے اصحاب سے اور کتروائے بعض نے ابن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رحم کرے اللہ سر منڈانے والوں پر[1] ایک بار فرمایا یا دو بار پھر فرمایا اور کتروانے والوں پر بھی رحم کرے اور اس باب میں ابن عباس اور ابن ام الحصین اور مارب اور ابی سعید اور ابی مریم اور حبشی بن جنادہ اور ابی ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے اختیار کرتے ہیں واسطے مرد کے یہ کہ منڈاوے سر اپنے کو اور اگر کتروائے تو کہتے ہیں کہ یہ بھی اُس سے کفایت کرتا ہے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** عورتوں کو بال منڈانے منع ہیں **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن موسیٰ جرشی بصری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابوداؤد طیالسی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ہمام نے قتادہ سے اُسنے روایت کی خلاس بن عمرو سے اُسنے علی رضؓ سے کہا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ منڈاوے[2] عورت سر اپنا **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابوداؤد نے ہمام سے اُسنے خلاس سے مثل اُسکے اور نہیں ذکر کیا اُسمیں واسطہ علی کا **کہا** ابوعیسیٰ نے علی کی حدیث میں اضطراب ہے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث حماد بن سلمہ سے اُسنے روایت کی قتادہ سے اُسنے عائشہ رضؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس سے کہ منڈاوے عورت سر اپنا اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ عورت پر حلق نہیں اور کہتے ہیں کہ اسپر بال کتروانا ہے **باب** جو شخص کہ سر منڈاوے پہلے ذبح کرنے کے یا قربانی کرے پہلے کنکریاں مارنے کے تو اُسکا کیا حکم ہے **حدیث** بیان کی ہمسے سعید بن عبدالرحمان مخزومی اور ابن ابی عمر نے انھوں نے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے روایت کی عیسیٰ بن طلحہ سے اُسنے عبداللہ بن عمرو سے کہ تحقیق ایک مرد نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سر منڈایا میں نے پہلے ذبح کرنے کے فرمایا کہ ذبح کرلے اب اور نہیں ہے کچھ گناہ اور پوچھا آپ کو ایک اور شخص نے سو اُسنے کہا کہ قربانی کی میں نے پہلے کنکریاں مارنے کے فرمایا اب پھینک کنکریاں اور نہیں ہے کچھ گناہ اور اس باب میں علی اور جابر اور ابن عباس اور ابن عمر اور اسامہ بن شریک سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے عبداللہ بن عمرو کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے اور یہی ہے قول احمد اور اسحٰق کا اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر مقدم کرے کسی حکم کو کسی حکم سے تو اُسپر دم ہے **باب** احرام سے حلال ہونے کے وقت خوشبو ملنی پہلے طواف زیارت کے درست ہے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ہشیم نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو منصور بن زاذان نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے

[1] اس سے معلوم ہوا کہ بال منڈانے افضل ہیں بال کتروانے سے کہ اُنکے واسطے کئی بار دعا کی اور بال کتروانے کے لیے صرف ایک بار دعا کی ۱۲ [2] یعنی جب احرام سے نکلے تو سر نہ منڈاوے یا مطلق مراد ہے یعنی سر منڈانا عورتوں کو حرام ہے تا منڈانا ڈاڑھی منڈانے کے مردوں کو مگر ضرورت ہو تو عورت کو سر منڈانا جائز ہے ۱۲ جاننا چاہیے کہ افعال منیٰ کے چار ہیں رمی کرنا اور ذبح کرنا اور سر منڈانا اور طواف کرنا ۱۲

قالت طيّبت رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل ان يحرم ويوم النحر قبل ان يطوف بالبيت بطيب فيه مسك وفي الباب عن ابن عباس
قال ابو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم
يرون ان المحرم اذا رمى جمرة العقبة يوم النحر وذبح وحلق او قصّر فقد حلّ له كل شيء حرم عليه الا النساء وهو قول الشافعي واحمد
واسحاق وقد روي عن عمر بن الخطاب انه قال حلّ له كل شيء الا النساء والطيب وقد ذهب بعض اهل العلم الى هذا من اصحاب النبي
صلى الله عليه وسلم وغيرهم وهو قول اهل الكوفة **باب** ما جاء متى يقطع التلبية في الحج **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد القطان
عن ابن جريج عن عطاء عن ابن عباس عن الفضل بن عباس قال اردفني رسول الله صلى الله عليه وسلم من جمع الى منى فلم يزل يلبي حتى
رمى جمرة العقبة وفي الباب عن علي وابن مسعود وابن عباس **قال** ابو عيسى حديث الفضل حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند
اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ان الحاج لا يقطع التلبية حتى يرمي الجمرة وهو قول الشافعي واحمد واسحاق **باب**
ما جاء متى يقطع التلبية في العمرة **حدثنا** هناد نا هشيم عن ابن ابي ليلى عن عطاء عن ابن عباس قال يرفع الحديث انه كان يمسك عن التلبية في
العمرة اذا استلم الحجر وفي الباب عن عبد الله بن عمرو **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس حديث صحيح والعمل عليه عند اكثر اهل العلم
قالوا لا يقطع المعتمر التلبية حتى يستلم الحجر وقال بعضهم اذا انتهى الى بيوت مكة قطع التلبية والعمل على حديث النبي صلى الله عليه وسلم
وبه يقول سفيان والشافعي واحمد واسحاق **باب** ما جاء في طواف الزيارة بالليل **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن ابي الزبير عن
عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم اخر طواف الزيارة الى الليل **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن وقد رخص بعض اهل العلم في ان يؤخر طواف الزيارة الى الليل

کہا کہ خوشبو لگائی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے اس سے کہ احرام باندھیں اور دن نحر کے پہلے اس سے کہ طواف فرض کریں گرد خانہ کعبہ کے ساتھ
خوشبو کے کہ اسمیں مشک تھا اور اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ عائشہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم
کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ تحقیق محرم جب کنکریاں مارے جمرہ عقبہ کو دن نحر کے اور قربانی ذبح کرے اور سر منڈائے یا بال کتروائے تو تحقیق
حلال ہو جاتی ہے واسطے اسکے ہر چیز کہ حرام ہوگئی تھی اسپر مگر عورتیں حلال نہیں ہوتیں اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور تحقیق روایت کی گئی ہے عمر بن خطاب سے
کہ کہا حلال ہو جاتی ہے واسطے اسکے ہر چیز مگر عورتیں اور خوشبو اور تحقیق گئے ہیں بعض اہل علم طرف اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اور یہی قول ہے
اہل کوفہ کا **باب** حج میں لبیک کہنی کب قطع کرے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اسنے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن سعید قطان نے ابن جریج سے اسنے
روایت کی عطا سے اسنے ابن عباس سے اسنے فضل بن عباس سے کہا کہ پیچھے سوار کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ سے منا تک پس ہمیشہ کہتے رہے
حضرت لبیک یہانتک کہ رمی کی جمرہ عقبہ پر اور اس باب میں علی اور ابن مسعود اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے فضل کی حدیث حسن صحیح ہے
اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ حج کرنے والا نہ قطع کرے لبیک کہنی یہانتک کہ رمی کرے جمرہ عقبہ کو اور
یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** عمرہ میں لبیک کہنی کب موقوف کرے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اسنے کہا خبر دی ہمکو ہشیم نے ابن ابی لیلیٰ سے
اسنے روایت کی عطا سے اسنے ابن عباس سے کہا مرفوع کرتے تھے حدیث کو کہ تحقیق تھے وہ بند رہتے لبیک کہنے سے عمرہ میں جبکہ بوسہ دیتے تھے حجر اسود کو
اور اس باب میں عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ نہ موقوف
کرے عمرہ کرنے والا لبیک کہنی یہانتک کہ بوسہ دے حجر اسود کو اور بعضے کہتے ہیں کہ جب پہنچے طرف گھروں مکہ کے تو موقوف کرے لبیک کہنی
اور عمل اوپر حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے اور ساتھ اسی کے قائل ہیں سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** رات کو طواف زیارت
کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمن بن مہدی نے اسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے ابی زبیر سے
اسنے روایت کی ابن عباس اور عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تاخیر کیا طواف زیارت کو رات تک کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے
اور تحقیق اجازت دی ہے بعض اہل علم نے انہیں کہ تاخیر کرے طواف زیارت کو رات تک

اختلاف ہے کہ یہ ترتیب سنت ہے یا واجب امام ابو حنیفہ اور مالک کہتے ہیں کہ واجب ہے اور امام شافعی وغیرہ کہتے ہیں کہ سنت ہے واجب نہیں ۱۲ سلّہ جاننا چاہیے کہ دن عید کے کہ مزدلفہ سے منا کو آتے
ہیں بعد رمی جمرہ عقبہ کے احرام سے نکل آتے ہیں اور سب کچھ حلال ہو جاتا ہے مگر عورتیں حلال نہیں ہوتیں یہانتک کہ مکہ کو آتے ہیں اور طواف زیارت کرتے ہیں تب عورت بھی حلال ہو جاتی ہے تو عائشہ کہتی
ہیں کہ جب آپ احرام سے نکلتے تو تب بھی میں آپ کو خوشبو لگاتی پہلے طواف زیارت سے ۱۲ ع سلّہ یعنی جب جمرہ عقبہ کو عید کے دن پہلی کنکری مارے تو لبیک کہنی موقوف کرے ۱۲ ع سلّہ یعنی
عورتوں سے صحبت کرنی ابھی حلال نہیں ہوئی جب طواف زیارت کرے تو عورتوں سے صحبت کرنی بھی حلال ہوتی ہے ۱۲ سلّہ نہیں جائز کیا تاخیر طواف زیارت کی رات تک کیونکہ یہ تھی ہے کہ اول وقت اسکا
نزدیک شافعی کے عید کی آدھی رات کے بعد ہے اور دوسروں کے نزدیک بعد طلوع ہونے فجر عید کے اور آخر وقت اسکا جب طواف کرے جائز ہے لیکن امام ابو حنیفہ کے نزدیک اگر ایام نحر سے تاخیر کرے تو دم

واستحب بعضهم ان يزور يوم النحر و وسع بعضهم ان يؤخر ولو الى اخر ايام منى **باب** ما جاء فى نزول الابطح **حدثنا** اسحاق بن منصور قال ثنا عبد الرزاق نا عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال كان النبى صلى الله عليه وسلم و ابو بكر و عمر و عثمان ينزلون الابطح وفى الباب عن عائشة و ابى رافع و ابن عباس **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح غريب انما نعرفه من حديث عبد الرزاق عن عبيد الله بن عمر وقد استحب بعض اهل العلم نزول الابطح من غير ان يروا ذلك واجبا الا من احب ذلك قال الشافعى و نزول الابطح ليس من النسك فى شئ انما هو منزل نزله رسول الله صلى الله عليه وسلم **حدثنا** ابن ابى عمر نا سفيان عن عمرو بن دينار عن عطاء عن ابن عباس قال ليس التحصيب بشئ انما هو منزل نزله رسول الله صلى الله عليه وسلم **قال** ابو عيسى التحصيب نزول الابطح **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب حدثنا** محمد بن عبد الاعلى نا يزيد بن زريع نا حبيب المعلم عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت انما نزل رسول الله صلى الله عليه وسلم الابطح لانه كان اسمح لخروجه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** ابن ابى عمر نا سفيان عن هشام بن عروة نحوه **باب** ما جاء فى حج الصبى **حدثنا** محمد بن طريف الكوفى نا ابو معاوية عن محمد بن سوقة عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله قال رفعت امرأة صبيا لها الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله الهذا حج قال نعم ولك اجر وفى الباب عن ابن عباس حديث جابر حديث غريب **حدثنا** قتيبة نا قزعة بن سويد الباهلى عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله عن النبى صلى الله عليه وسلم نحوه وقد روى عن محمد ابن المنكدر عن النبى صلى الله عليه وسلم مرسلا **حدثنا** قتيبة بن سعيد نا حاتم بن اسماعيل عن محمد بن يوسف عن السائب بن يزيد قال حج بى ابى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فى حجة الوداع وانا ابن سبع سنين **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد اجمع اهل العلم ان الصبى اذا حج قبل ان يدرك فعليه الحج اذا ادرك لا تجزئ عنه تلك الحجة عن حجة الاسلام و كذلك المملوك اذا حج فى رقه ثم اعتق فعليه الحج

اور بعضے کہتے ہیں مستحب ہے یہ کہ طواف زیارت کرے دن نحر کے اور بعض نے عام اجازت دی ہے یہ کہ تاخیر کرے اگرچہ ہو آخر دن منیٰ تک۔ **باب** ابطح میں اترنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے اسحٰق بن منصور نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے عبدالرزاق نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبیداللہ بن عمر نے نافع سے اُسنے روایت کی ابن عمر سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اُترتے میدان ابطح میں[۱] اور اس باب میں عائشہ اور ابی رافع اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عمر کی حدیث حسن صحیح غریب ہے سوا اسکے نہیں کہ پہچانتے ہیں اسکو حدیث عبدالرزاق سے اُسنے عبیداللہ بن عمر سے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ میدان ابطح میں اترنا مستحب ہے واجب نہیں مگر جو دوست رکھے اسکو امام شافعی نے کہا کہ ابطح کا اترنا حج کے احکام سے کسی چیز میں نہیں سوا اسکے نہیں کہ وہ ایک جگہہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں نزول فرمایا **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے عمرو بن دینار سے اُسنے روایت کی عطا سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ محصب میں اترنا کوئی چیز نہیں یعنی نہ واجب ہے نہ سنت نہ مستحب سوا اسکے نہیں کہ وہ ایک منزل ہے کہ حضرت وہاں اترے کہا ابو عیسیٰ نے کہ تحصیب کہتے ہیں اترنے ابطح کو کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن عبدالاعلیٰ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یزید بن زریع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حبیب معلم نے ہشام بن عروہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رض سے کہا سوا اسکے نہیں کہ اترے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابطح میں اسواسطے کہ اترنا اسمیں نہایت آسان واسطے نکلنے حضرت کے یعنی جب کہ نکلے مدینہ کو کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے ہشام بن عروہ سے مثل اسکے **باب** نابالغ لڑکے کے حج کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن طریف کوفی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے محمد بن سوقہ سے اُسنے روایت کی محمد بن منکدر سے اُسنے جابر بن عبداللہ سے کہا کہ اٹھایا ایک عورت نے لڑکا اپنا طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سو اُسنے عرض کی یا رسول اللہ کیا ہے واسطے اسکے حج فرمایا ہاں اور واسطے تیرے بھی ثواب ہے[۲] اور اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے جابر کی حدیث غریب ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو قزعہ بن سوید باہلی نے محمد بن منکدر سے اُسنے روایت کی جابر بن عبداللہ سے مثل اسکے اور تحقیق روایت کیگئی ہے محمد بن منکدر سے اُسنے حضرت سے مرسل **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حاتم بن اسمٰعیل نے محمد بن یوسف سے اُسنے روایت کی سائب بن یزید سے کہا کہ حج کرایا مجکو باپ میرے نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع میں اور میں اُسوقت سات برس کا تھا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اجماع ہے سب اہل علم کا اسپر کہ نابالغ لڑکا اگر حج کرے پہلے بالغ ہونے کے تو اُسپر واجب ہے جبکہ بالغ ہو نہیں کفایت کرتا ہے اُس سے یہ حج حجۃ الاسلام سے یعنی حج فرضی سے جو بعد بالغ ہونے کے واجب ہوتا ہے اور اسیطرح غلام جب حج کرے بیچ غلامی اپنی کے پھر آزاد ہو وے تو اُسپر حج واجب ہے

[۱] امام نووی نے کہا کہ ابطح میں اترنا مستحب ہے نزدیک امام شافعی اور مالک اور جمہور علما کے اور یہی صواب بات ہے اور بعض مستحب نہیں کہتے مثنی اور ابطح ایک جگہہ ہے پاس مکہ کے اور محصب اور خیف بنی کنانہ بھی اسی کو کہتے ہیں ۱۲

[۲] یعنی ثواب حج کا اور فرمایا کہ تجکو بھی ثواب ہے واسطے خبرگیری اور باعث ہونے حج کے اور لڑکا نابالغ اگر حج کرے تو اُسکے ذمہ سے حج فرض ساقط نہیں ہوتا بعد بالغ ہونے کے شرائط [illegible] لازم ہوگا ۱۲

اذا رحل الی ذلک سبیلا ولا یجزی عنہ ما حج فی حال رقہ وھو قول الثوری والشافعی واحمد واسحاق **حدثنا** محمد بن اسماعیل الواسطی قال سمعت ابن نمیر عن اشعث بن سوار عن ابی الزبیر عن جابر قال کنا اذا حججنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکنا نلبی عن النساء ونرمی عن الصبیان **قال** ابو عیسی ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ وقد اجمع اہل العلم ان المرأۃ لا یلبی عنھا غیرھا بل ھی تلبی ویکرہ لھا رفع الصوت بالتلبیۃ **باب** ماجاء فی الحج عن الشیخ الکبیر والمیت **حدثنا** احمد بن منیع قال ثنا روح بن عبادۃ نا ابن جریج قال اخبرنی ابن شہاب قال حدثنی سلیمان بن یسار عن عبد اللہ بن عباس عن الفضل بن عباس ان امرأۃ من خثعم قالت یا رسول اللہ ان ابی ادرکتہ فریضۃ اللہ فی الحج وھو شیخ کبیر لا یستطیع ان یستوی علی ظہر البعیر قال حجی عنہ وفی الباب عن علی وبریدۃ وحصین بن عوف وابی رزین العقیلی وسودۃ وابن عباس **قال** ابو عیسی حدیث الفضل بن عباس حدیث حسن صحیح وروی عن ابن عباس ایضا عن سنان بن عبد اللہ الجہنی عن عمتہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروی عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسالت محمدا عن ھذہ الروایات فقال اصح شیء فی ھذا ما روی ابن عباس عن الفضل بن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال محمد ویحتمل ان یکون ابن عباس سمعہ من الفضل وغیرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم روی ھذا فارسلہ ولم یذکر الذی سمعہ منہ **قال** ابو عیسی وقد صح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذا الباب غیر حدیث والعمل علی ھذا عند اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم وبہ یقول الثوری وابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق یرون ان یحج عن المیت وقال مالک اذا اوصی ان یحج عنہ حج عنہ وقد رخص بعضھم ان یحج عن الحی اذا کان کبیرا او بحال لا یقدر ان یحج وھو قول ابن المبارک والشافعی **باب** منہ **حدثنا** یوسف بن عیسی نا وکیع عن شعبۃ عن النعمان بن سالم عن عمرو بن اوس عن ابی رزین العقیلی انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان ابی شیخ کبیر لا یستطیع الحج ولا العمرۃ ولا الظعن قال حج عن ابیک

جب کہ پاوے طرف اُسکے راہ اور نہیں کفایت کرتا اُس سے وہ حج جو کیا تھا اُسکو حال غلامی اپنی میں اور یہی ہے قول ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن اسماعیل واسطی نے اُسنے کہا سنا مین نے ابن نمیر سے اُسنے روایت کی اشعث بن سوار سے اُسنے ابی زبیر سے اُسنے جابر رض سے کہا کہ تھے ہم جب حج کرتے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تھے ہم لبیک کہتے عورتوں کی طرف سے اور تھے ہم رمی کرتے لڑکوں کی طرف سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی طریق سے اور تحقیق اجماع کیا ہے اہل علم نے اسپر کہ عورت نہ لبیک کہے اُسکی طرف سے غیر اُسکا بلکہ وہ لبیک کہے آپ اور مکروہ ہے واسطے اُسکے بلند کرنا آواز کا ساتھ لبیک کہنے کے **باب** بڈھے اور میت کی طرف سے حج کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے روح بن عبادہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن جریج نے اُسنے کہا خبر دی مجھکو ابن شہاب نے اُسنے کہا حدیث بیان کی مجھسے سلیمان بن یسار نے عبد اللہ بن عباس سے اُسنے روایت کی فضل بن عباس سے کہا کہ تحقیق ایک عورت نے خثعم میں سے کہا یا رسول اللہ تحقیق باپ میرا پایا اُسکو فرض اللہ نے بیچ امر حج کے اور وہ بڑا بڈھا ہے نہیں طاقت رکھتا یہ کہ ٹھیرے اوپر پیٹھ اونٹ کے فرمایا حج کر اُسکی طرف سے اور اس باب مین علی اور بریدہ اور حصین بن عوف اور ابی رزین عقیلی اور سودہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ فضل بن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور نیز ابن عباس سے بھی مروی ہے کہ سنان بن عبد اللہ جہنی سے روایت کی اُسنے اپنی پھوپھی سے اور روایت کیگئی ہے ابن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس پوچھا مین نے بخاری کو ان روایات سے سو اُسنے کہا کہ زیادہ تر صحیح چیز اس باب مین وہ ہے جو ابن عباس نے فضل بن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہا محمد نے اور احتمال ہے کہ ابن عباس نے اُسکو فضل وغیرہ سے سنا ہو پھر اُسکو مرسل روایت کیا ہو اور اپنے اُستاد کا ذکر نکیا ہو کہا ابو عیسیٰ نے کہ تحقیق صحیح ہو چکی ہے حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین سوائے اس کے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اور ساتھ اسی کے قائل ہیں ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحق کہتے ہین کہ مردے کی طرف سے حج کرنا درست ہے اور مالک نے کہا کہ اگر مردے نے حج کرنے کی وصیت کی ہو تو حج کیا جاوے اُسکی طرف سے ورنہ نہیں اور تحقیق اجازت دی ہے بعض اہل علم نے یہ کہ حج کیا جاوے زندہ کی طرف سے جبکہ بہت بڑا اور ہو ساتھ ایسے حال کے کہ نہ قدرت رکھتا ہو حج کی اور یہی ہے قول ابن مبارک اور شافعی کا **باب** یہ باب بھی پہلے باب سے متعلق ہے **حدیث** بیان کی ہمسے یوسف بن عیسیٰ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے شعبہ سے اُسنے روایت کی نعمان بن سالم سے اُسنے عمرو بن اوس سے اُسنے ابی رزین عقیلی سے کہ وہ آیا نبی صلعم کے پاس سو اُسنے عرض کی کہ یا حضرت میرا باپ بڑا بڈھا ہے نہیں طاقت رکھتا حج کی اور نہ عمرہ کی اور نہ سواری پر بیٹھنے کی فرمایا حج کر اپنے باپ کا

واعتمر قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وانما ذكرت العمرة عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا الحديث ان يعتمر الرجل عن غيره وابو رزين العقيلي اسمه لقيط بن عامر حدثنا محمد بن عبد الاعلى نا عبد الرزاق عن سفيان الثوري عن عبد الله بن عطاء عن ابن بريدة عن ابيه قال جاءت امراة الى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت ان امي ماتت ولم تحج افاحج عنها قال نعم حجي عنها قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح باب ماجاء في العمرة اواجبة هي ام لا حدثنا محمد بن عبد الاعلى الصنعاني نا عمر بن علي عن الحجاج عن محمد بن المنكدر عن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم سئل عن العمرة اواجبة هي قال لا وان يعتمروا هو افضل قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وهو قول بعض اهل العلم قالوا العمرة ليست بواجبة وكان يقال هما حجان الحج الاكبر يوم النحر والاصغر العمرة وقال الشافعي العمرة سنة لا نعلم احدا رخص في تركها وليس فيها شيء ثابت بانها تطوع قال وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم وهو ضعيف لا تقوم بمثله الحجة وقد بلغنا عن ابن عباس انه كان يوجبها باب منه حدثنا احمد بن عبدة الضبي نا زياد بن عبد الله عن يزيد بن ابي زياد عن مجاهد عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال دخلت العمرة في الحج الى يوم القيمة وفي الباب عن سراقة بن مالك بن جعشم وجابر بن عبد الله قال ابو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن ومعنى هذا الحديث ان لا باس بالعمرة في اشهر الحج وهكذا قال الشافعي واحمد واسحاق ومعنى هذا الحديث ان اهل الجاهلية كانوا لا يعتمرون في اشهر الحج فلما جاء الاسلام رخص النبي صلى الله عليه وسلم في ذلك قال دخلت العمرة في الحج الى يوم القيمة يعني لا باس بالعمرة في اشهر الحج واشهر الحج شوال وذو القعدة وعشر من ذي الحجة لا ينبغي للرجل ان يهل بالحج الا في اشهر الحج واشهر الحرم رجب وذو القعدة وذو الحجة والمحرم هكذا روى غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم باب ماجاء في ذكر فضل العمرة حدثنا ابو كريب نا وكيع عن سفيان عن سمي عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العمرة الى العمرة تكفر ما بينهما والحج المبرور ليس له جزاء الا الجنة قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح

طرف سے اور عمرہ کر کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سوا اسکے نہیں کہ ذکر کیا گیا ہے عمرہ نبی صلعم سے بیچ اس حدیث کے یہ کہ عمرہ کرے آدمی غیر کی طرف سے اور ابو رزین کا نام لقیط بن عامر ہے حدیث بیان کی ہمسے محمد بن عبد الاعلےٰ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے سفیان ثوری سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن عطا سے اُسنے عبد اللہ بن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ آئی ایک عورت پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو اُسنے کہا کہ میری ماں مرگئی اور حج نہیں کیا پس کیا حج کروں میں اُسکی طرف سے فرمایا حج کر اُسکی طرف سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** عمرہ واجب ہے یا نہیں حدیث بیان کی ہمسے محمد بن عبد الاعلےٰ صنعانی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عمر بن علی نے حجاج سے اُسنے روایت کی محمد بن منکدر سے اُسنے جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے عمرہ سے کہ کیا واجب ہے وہ فرمایا نہیں اور عمرہ کرنا افضل ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی ہے قول بعض اہل علم کا کہتے ہیں کہ عمرہ واجب نہیں اور تھا کہا جاتا کہ وہ دو حج ہیں حج اکبر دن نحر کا ہے اور حج اصغر یعنے چھوٹا حج عمرہ ہے اور امام شافعی نے کہا کہ عمرہ سنت ہے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ اُسکے ترک کی اجازت دی ہو اور نہیں بیچ اسکے کوئی چیز ثابت کہ وہ نفل ہے کہا اور تحقیق روایت کیگئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ ضعیف ہے نہیں قائم ہوتی ساتھ مثل اُسکے کے حجت اور تحقیق پہنچا ہے ہمکو ابن عباس سے کہ وہ اسکو واجب کہتے تھے **باب** یہ باب پہلے باب سے متعلق ہے حدیث بیان کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے زیاد بن عبد اللہ نے یزید بن ابی زیاد سے اُسنے روایت کی مجاہد سے اُسنے ابن عباس سے کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہو اعمرہ حج میں قیامت کے دن تک اور اس باب میں سراقہ بن مالک بن جعشم اور جابر بن عبد اللہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن ہے اور معنی اس حدیث کا یہ ہے کہ نہیں کوئی ڈر ساتھ عمرہ کرنے کے بیچ مہینوں حج کے اور اسیطرح کہا ہے شافعی اور احمد اور اسحاق نے اور معنی اس حدیث کا یہ ہے کہ جاہلیت کے لوگ نہ عمرہ کرتے تھے بیچ مہینوں حج کے پس جب اسلام آیا تو اجازت دی حضرت نے بیچ اسکے اور فرمایا کہ داخل ہوا عمرہ بیچ حج کے قیامت تک یعنی حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کا کچھ ڈر نہیں اور حج کے مہینے یہ ہیں شوال اور ذیقعد اور دس دن ذیحجہ سے نہیں درست واسطے کسی مرد کے یہ کہ احرام باندھے ساتھ حج کے بیچ مہینوں حج کے اور مہینے حرام کے یہ ہیں رجب اور ذیقعد اور ذیحجہ اور محرم اور اسیطرح روایت کیا ہے بہت اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے **باب** عمرہ کی فضیلت کا بیان حدیث بیان کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے سفیان سے اُسنے روایت کی سمی سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کفارہ ہے اُن گناہوں کے لیے کہ درمیان اُنکے ہیں یعنی صغیرے گناہ اور حج مقبول اور نہیں اُسکا بدلہ مگر بہشت کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے

ف امام محمد نے موطا میں لکھا ہے کہ نہیں کوئی ڈر ساتھ حج کرنے کے میت کی طرف سے اور اسیطرح مرد اور عورت کی طرف سے جبکہ بہت بوڑھے ہوں اور حج کی طاقت نہ رکھتے ہوں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور اکثر فقہاء حنفیہ کا ۱۲ ف کہتے ہیں کہ مراد سنت سے یہاں واجب ہے اسلیے کہ سنت کی ترک جائز ہے اور شافعی نے کہا کہ کسی نے اُسکے ترک کی اجازت نہیں دی ۱۲

باب ما جاء في العمرة من التنعيم **حدثنا** يحيى بن موسى وابن ابي عمر قالا نا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن عمرو بن اوس عن عبد الرحمن بن ابي بكر ان النبي صلى الله عليه وسلم امر عبد الرحمن بن ابي بكر ان يعمر عائشة من التنعيم **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في العمرة من الجعرانة **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن ابن جريج عن مزاحم عن عبد العزيز بن عبد الله عن محرش الكعبي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج من الجعرانة ليلا معتمرا فدخل مكة ليلا فقضى عمرته ثم خرج من ليلته فاصبح بالجعرانة كبائت فلما زالت الشمس من الغد خرج في بطن سرف حتى جاء مع الطريق طريق جمع ببطن سرف فمن اجل ذلك خفيت عمرته على الناس **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن غريب ولا نعرف لمحرش الكعبي عن النبي صلى الله عليه وسلم غير هذا الحديث **باب** ما جاء في عمرة رجب **حدثنا** ابو كريب نا يحيى بن آدم عن ابي بكر بن عياش عن الاعمش عن حبيب بن ابي ثابت عن عروة قال سئل ابن عمر في اي شهر اعتمر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال في رجب فقالت عائشة ما اعتمر رسول الله صلى الله عليه وسلم الا وهو معه تعني ابن عمر وما اعتمر في شهر رجب قط **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب سمعت محمدا يقول حبيب بن ابي ثابت لم يسمع من عروة بن الزبير **حدثنا** احمد بن منيع نا الحسن بن موسى نا شيبان عن منصور عن مجاهد عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم اعتمر اربعا احداهن في رجب **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب حسن صحيح **باب** ما جاء في عمرة ذي القعدة **حدثنا** عباس بن محمد الدوري نا اسحاق بن منصور السلولي الكوفي عن اسرائيل عن ابي اسحاق عن البراء ان النبي صلى الله عليه وسلم اعتمر في ذي القعدة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن ابن عباس **باب** ما جاء في عمرة رمضان **حدثنا** نصر بن علي نا ابو احمد الزبيري نا اسرائيل عن ابي اسحاق عن الاسود بن يزيد عن ابن ام معقل عن ام معقل عن النبي صلى الله عليه وسلم قال عمرة في رمضان تعدل حجة وفي الباب عن ابن عباس وجابر وابي هريرة وانس ووهب بن خنبش

باب تنعیم سے عمرہ کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے یحیی بن موسی اور ابن ابی عمر نے انھوں نے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اسنے روایت کی عمرو بن اوس سے انہوں نے عبد الرحمان بن ابی بکر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا عبد الرحمان بن ابی بکر کو یہ کہ عمرہ کرا لاوے عائشہ رض کو تنعیم سے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** جعرانہ سے عمرہ کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اسنے کہا خبر دی ہمکو یحیی بن سعید نے ابن جریج سے اسنے روایت کی مزاحم بن ابی مزاحم سے اسنے عبد العزیز بن عبد اللہ سے اسنے محرش کعبی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جعرانہ سے ایک رات کو عمرے کا احرام باندھکر سو داخل ہوئے مکہ میں رات کو سو تمام کیا عمرہ اپنا پھر نکلے اسی رات سے یعنی مکے سے پس صبح کی آپنے جعرانہ میں مثل رات کاٹنے والے اس جگہہ کے پس جب ڈھلا سورج آیندہ روز سے تو نکلے میدان سرف میں یہانتک کہ آئے ساتھ راہ مزدلفہ کے بیچ میدان سرف کے پس اسی سبب سے پوشیدہ رہا عمرہ آپ کا لوگوں سے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن غریب ہے اور نہیں جانتے ہم واسطے محرش کعبی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوا اس حدیث کے **باب** رجب میں عمرہ کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ابو کریب نے اسنے کہا خبر دی ہمکو یحیی بن آدم نے ابی بکر بن عیاش سے اسنے روایت کی اعمش سے اسنے حبیب بن ابی ثابت سے اسنے عروہ سے کہا کہ سوال کیے گئے ابن عمر کہ کس مہینے میں عمرہ کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو کہا کہ رجب میں سو عائشہ رض نے کہا کہ نہیں عمرہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر وہ ساتھ آپکے تھا یعنی ابن عمر اور نہیں عمرہ کیا آپنے مہینے رجب میں کبھی کہا ابو عیسی نے یہ حدیث غریب ہے میں نے سنا بخاری سے کہ کہتے تھے حبیب بن ابی ثابت نے نہیں سنا ہے عروہ بن زبیر سے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اسنے کہا خبر دی ہمکو حسن بن موسی نے اسنے کہا خبر دی ہمکو شیبان نے منصور سے اسنے روایت کی مجاہد سے اسنے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا چار بار ایک انکا رجب میں ہے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **باب** مہینے ذیقعد میں عمرہ کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے عباس بن محمد دوری نے اسنے کہا خبر دی ہمکو اسحاق بن منصور سلولی کوفی نے اسرائیل سے اسنے روایت کی ابی اسحاق سے اسنے براء سے کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ مہینے ذیقعدہ کے عمرہ کیا کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے **باب** رمضان میں عمرہ کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے نصر بن علی نے اسنے کہا خبر دی ہمکو ابو احمد زبیری نے اسنے کہا حدیث کی ہمکو اسرائیل نے ابی اسحاق سے اسنے روایت کی اسود بن یزید سے اسنے ابن ام معقل سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ تحقیق عمرہ کرنا رمضان میں برابر ہوتا ہے حج کے اور اس باب میں ابن عباس اور جابر اور ابی ہریرہ اور انس اور وہب بن خنبش سے ہے

سلہ آٹھویں سال ہجری میں بعد فتح مکہ کے غزوۂ حنین ہوا اور غنیمت بیشمار وہاں سے ہاتھ لگی حضرت پندرہ یا سولہ دن جعرانہ میں رہے اور وہاں غنیمت بانٹی انہیں دنوں میں ایک روز رات کو بعد نماز عشاء کے سوار ہو کر مکہ میں تشریف لے گئے اور عمرہ ادا کیا اور اسی رات پھر آئے اور صبح کی نماز جعرانہ میں ادا کی اور جعرانہ نام ایک جگہہ کا ہے مکہ سے نو کوس پر ہے ۱۲ سلہ حضرت نے چار عمرے کیے ہیں سب ذیقعدہ میں تھے مگر وہ عمرہ کہ تھا ساتھ حج کے کہ وہ ذیحجہ کے مہینے میں واقع ہوا ۱۲ سلہ وہب بن خنبش بخاء معجمہ و نون و باء موحدہ بوزن جعفر ۱۲ تقریب التہذیب

قال ابو عیسی ویقال ھرم بن خنبش قال بیان وجابر عن الشعبی عن وھب بن خنبش وقال داود عن الاودی عن الشعبی عن ھرم بن خنبش ووھب اصح وحدیث ام معقل حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ وقال احمد واسحاق قد ثبت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان عمرۃ فی رمضان تعدل حجۃ قال اسحاق معنی ھذا الحدیث مثل ما روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من قرأ قل ھو اللہ احد فقد قرأ ثلث القران **باب** ماجاء فی الذی یھل بالحج فیکسر او یعرج **حدثنا** اسحاق بن منصور نا روح بن عبادۃ نا حجاج الصواف نا یحیی بن ابی کثیر عن عکرمۃ قال حدثنی الحجاج بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کسر او عرج فقد حل وعلیہ حجۃ اخری فذکرت ذلک لابی ھریرۃ وابن عباس فقالا صدق **حدثنا** اسحاق بن منصور نا محمد بن عبد اللہ الانصاری عن الحجاج مثلہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن وھکذا رواہ غیر واحد عن الحجاج الصواف نحو ھذا الحدیث وروی معمر ومعاویۃ بن سلام ھذا الحدیث عن یحیی بن ابی کثیر عن عکرمۃ عن عبد اللہ بن رافع عن الحجاج بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھذا الحدیث وحجاج الصواف لم یذکر فی حدیثہ عبد اللہ بن رافع وحجاج ثقۃ حافظ عند اھل الحدیث وسمعت محمدا یقول روایۃ معمر ومعاویۃ بن سلام اصح **حدثنا** عبد بن حمید نا عبد الرزاق نا معمر عن یحیی بن ابی کثیر عن عکرمۃ عن عبد اللہ بن رافع عن الحجاج بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ **باب** ماجاء فی الاشتراط فی الحج **حدثنا** زیاد بن ایوب البغدادی نا عباد بن العوام عن ھلال بن خباب عن عکرمۃ عن ابن عباس ان ضباعۃ بنت الزبیر اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی ارید الحج افاشترط قال نعم قالت کیف

کہا ابو عیسی نے اور کہا جاتا ہے ہرم بن خنبش بیان اور جابر نے کہا شعبی سے اُنہوں نے وہب بن خنبش سے اور کہا داؤد نے اودی سے اُنہوں نے شعبی سے اُنہوں نے ہرم بن خنبش سے اور زیادہ تر صحیح وہب بن خنبش ہے اور ام معقل کی حدیث حسن غریب ہے اس وجہ سے اور احمد اور اسحاق نے کہا کہ تحقیق ثابت ہوا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق عمرہ کرنا رمضان میں برابر ہوتا ہے حج کے اسحاق نے کہا معنی اس حدیث کا مثل اسکے ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جسنے پڑھا قل ہو اللہ احد تو پڑھی اُسنے تہائی قرآن کی یعنی تہائی قرآن کے برابر اسکا ثواب ہوتا ہے **باب** اگر کوئی شخص احرام باندھے ساتھ حج کے پس ٹوٹ جاوے پاؤں اسکا یا لنگڑا ہو جاوے تو اسکا کیا حکم ہے **حدیث** بیان کی ہمسے اسحاق بن منصور نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو روح بن عبادہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حجاج صواف نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحیی بن ابی کثیر نے عکرمہ سے اُسنے کہا حدیث کی مجکو حجاج بن عمرو نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ ٹوٹ جاوے یعنی پاؤں اسکا یا لنگڑا ہو جاوے تو تحقیق وہ حلال ہو گیا یعنی جائز ہے اُسکو یہ کہ ترک کرے احرام کو اور لازم ہے اُسپر دوسرا حج یعنی اگلے سال میں سو ذکر کی مینے یہ حدیث واسطے ابی ہریرہ اور ابن عباس کے سو اُنھوں نے کہا کہ سچ کہا **حدیث** بیان کی ہمسے اسحاق بن منصور نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن عبد اللہ نے حجاج سے مثل اسکے کہا اور سنا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے اور اسیطرح روایت کی بہت لوگوں نے حجاج صواف سے مثل اس حدیث کے اور روایت کی معمر اور معاویہ بن سلام نے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے عبد اللہ بن رافع سے اُسنے حجاج بن عمرو سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث اور حجاج صواف نے نہیں ذکر کیا اپنی حدیث میں واسطہ عبد اللہ بن رافع کا اور حجاج ثقہ اور حافظ ہے نزدیک اہل حدیث کے اور سنا مینے محمد سے کہتا تھا کہ روایت معمر اور معاویہ بن سلام کی اصح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے عبد بن حمید نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معمر نے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے روایت کی عکرمہ سے اُسنے عبد اللہ بن رافع سے اُسنے حجاج بن عمرو سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **باب** حج میں شرط کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے زیاد بن ایوب بغدادی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عباد بن عوام نے ہلال بن خباب سے اُسنے روایت کی عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہ تحقیق ضباعہ بنت زبیر آئی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو اُسنے کہا اے یا رسول اللہ میں ارادہ رکھتی ہوں حج کا اور میں بیمار ہوں کیا ایس شرط کروں میں فرمایا ہاں شرط کر لے اُسنے کہا کس طرح

ف۱ اگر کوئی شخص احرام باندھ کر چلا اور بسبب دشمن یا بیماری وغیرہ کے عرفات تک نہ پہونچ سکا تو اُسکو محصر کہتے ہیں یعنی رُکا گیا حج سے اُسکا حکم یہ ہے کہ بھیجے ایک بکری کہ ذبح کیجاوے حرم میں وقت معین پر اور احرام سے نکلے بعد ذبح ہونے اُسکے کے بدون سر منڈانے کے یہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہے اور تینوں امام کہتے ہیں کہ رکنا بسبب دشمن کے ہی ہوتا ہے مرض وغیرہ سے نہیں ہوتا پس بعض اُنکے نزدیک باقی رہتا ہے اپنے احرام پر اور اگر عذر جاتا رہے اور حج فوت ہو تو نکلے احرام سے ساتھ عمل عمرہ کے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ احصار بغیر دشمن کے بھی ہوتا ہے جیسا کہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہے لیکن یہ حدیث ضعیف ہے قابل حجت کے نہیں ۱۲ ف۲ یعنی جسجگہ مجکو مرض پیدا ہو اور نہ چل سکوں طرف خانہ کعبہ کے تو اُسی جگہہ احرام سے نکل آؤنگی اور تینوں امام جو کہتے ہیں کہ احصار یعنی رکنا سبب مرض کے نہیں ہے تو وہ دلیل پکڑتے ہیں ساتھ اس حدیث کے کہ اگر بسبب مرض کے مباح ہوتا احرام سے نکلنا تو نہ حکم کرتے حضرت اُسکو ساتھ شرط کرنے کے کہ وہ بیفائدہ تھی ۱۲

انزل قال قولی لبیک اللھم لبیک محلی من الارض حیث تحبسنی وفی الباب عن جابر و اسماء و عائشۃ قال ابو عیسٰی
حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم یرون الاشتراط فی الحج و یقولون ان اشترط
فعرض لہ مرض او عذر فلہ ان یحل و یخرج من احرامہ وھو قول الشافعی و احمد و اسحاق ولم یر بعض اھل العلم الاشتراط
فی الحج و قالوا ان اشترط فلیس لہ ان یخرج من احرامہ ویرونہ کمن لم یشترط **باب منہ حدثنا** احمد بن منیع نا عبد اللہ بن
المبارک اخبرنی معمر عن الزھری عن سالم عن ابیہ انہ کان ینکر الاشتراط فی الحج و یقول الیس حسبکم سنۃ نبیکم **قال** ابو عیسٰی
ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی المرأۃ تحیض بعد الافاضۃ **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن عبد الرحمٰن بن القاسم عن
ابیہ عن عائشۃ قالت ذکر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان صفیۃ بنت حیی حاضت فی ایام منی فقال احابستنا ھی قالوا انھا
قد افاضت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا اذا وفی الباب عن ابن عمر و ابن عباس **قال** ابو عیسٰی حدیث عائشۃ حدیث
حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اھل العلم ان المرأۃ اذا طافت طواف الافاضۃ ثم حاضت فانھا تنفر ولیس علیھا شیء وھو قول الثوری
والشافعی و احمد و اسحاق **حدثنا** ابو عمار نا عیسٰی بن یونس عن عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر قال من حج البیت فلیکن اٰخر عھدہ
بالبیت الا الحیض و رخص لھن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **قال** ابو عیسٰی حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند
اھل العلم **باب** ماجاء ما تقضی الحائض من المناسک **حدثنا** علی بن حجر نا شریک عن جابر وھو ابن یزید الجعفی عن عبد الرحمٰن
بن الاسود عن ابیہ عن عائشۃ قالت حضت فامرنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اقضی المناسک کلھا الا الطواف بالبیت **قال**
ابو عیسٰی والعمل علی ھذا الحدیث عند اھل العلم ان الحائض تقضی المناسک کلھا ما خلا الطواف بالبیت وقد روی ھذا الحدیث

کہوں میں فرمایا کہ تو حاضر ہوں تیری خدمت میں یا الٰہی حاضر ہوں میں تیری خدمت میں اور مکان نکلنے میرے کا احرام سے اسجگہ ہے کہ روکے تو مجھکو اور اس
باب میں جابر اور اسماء اور عائشہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اوپر اسکے ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں کہ حج میں
شرط کرنی جائز ہے اور کہتے ہیں کہ اگر شرط کرلی ہو پس عارض ہوئی واسطے اسکے بیماری یا کوئی عذر تو جائز ہے اسکو یہ کہ نکلے احرام سے اور حلال ہو جاوے اور یہ قول شافعی
اور احمد اور اسحاق کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ حج میں شرط کرنی درست نہیں کہتے ہیں اگر شرط کرلے تو نہیں جائز ہے اسکو یہ کہ نکلے احرام اپنے سے اور دیکھتے ہیں
اسکو مثل اسکے جو نہ شرط کرے **باب** یہ باب بھی پہلے باب سے متعلق ہے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن مبارک نے
اسنے کہا خبر دی مجھکو معمر نے زہری سے اسنے روایت کی سالم سے اسنے اپنے باپ سے کہ تحقیق وہ تھے انکار کرتے شرط کرنے سے بیچ حج کے اور کہتے تھے کہ
نہیں کافی تمکو سنت نبی تمہارے کی کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** طواف زیارت کے بعد عورت کو حیض آجاوے تو کیا کرے **حدیث**
بیان کی ہمسے قتیبہ نے اسنے کہا خبر دی ہمکو لیث نے عبد الرحمٰن بن قاسم سے اسنے روایت کی اپنے باپ سے اسنے عائشہ رضی سے کہا کہ ذکر کیا گیا واسطے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے کہ تحقیق صفیہ حائض ہوئی بیچ دنوں منٰی کے پس فرمایا کہ کیا روکا اسنے ہمکو یعنی کوچ کرنے سے مدینہ کو لوگوں نے کہا کہ اسنے طواف زیارت کر لیا ہے
پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اب نہیں ہے کوئی ضرورت ٹھیرنے کی اور اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے عائشہ رضی
کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے کہ اگر کوئی عورت طواف زیارت کرے پھر حائض ہو وے تو وہ پھر جاوے طرف وطن اپنے کے اور نہیں ہے اوپر
کوئی چیز اور یہی ہے قول ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **حدیث** بیان کی ہمسے ابو عمار نے اسنے کہا خبر دی ہمکو عیسٰی بن یونس نے عبید اللہ سے اسنے
روایت کی نافع سے اسنے ابن عمر سے کہا کہ جو کوئی حج کرے خانہ کعبہ کا تو چاہیے کہ ہو آخر وقت اسکا ساتھ خانہ کعبہ کے مگر حیض والی عورتیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے انکے لیے اجازت دی ہے کہا ابو عیسٰی نے ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے **باب** کیا چیز ادا کرے حیض والی عورت احکام
حج سے **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اسنے کہا خبر دی ہمکو شریک نے جابر سے اور وہ ابن یزید جعفی ہے اسنے روایت کی عبد الرحمٰن بن اسود سے
اسنے اپنے باپ سے اسنے عائشہ سے کہ مجھکو حیض ہوا سو حکم کیا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ ادا کروں میں احکام حج کے تمام مگر طواف خانہ کعبہ کا
کہا ابو عیسٰی نے کہ عمل اس حدیث پر ہے نزدیک اہل علم کے کہ حیض والی عورت افعال حج کے سب ادا کرے سوائے طواف خانہ کعبہ کے کہ اسکا کرنا حائض
کو درست نہیں اور تحقیق روایت کی ہے یہ حدیث

لہ اس طواف کو طواف وداع بھی کہتے ہیں اور طواف الصدر بھی کہتے ہیں یہ طواف بھی واجب ہے مگر عورت کو بعد طواف زیارت کے اگر حیض آجاوے تو اسکو اس طواف کا ترک کرنا جائز ہے منہ

عن عائشة من غير هذا الوجه ايضا حدثنا زياد بن ايوب نا مروان بن شجاع الجزري عن خصيف عن عكرمة و مجاهد و عطاء
عن ابن عباس رفع الحديث الى النبي صلى الله عليه وسلم ان النفساء والحائض تغتسل وتحرم وتقضي المناسك كلها غير ان لا تطوف
بالبيت حتى تطهر هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه **باب** ما جاء من حج او اعتمر فليكن اخر عهده بالبيت حدثنا
نصر بن عبد الرحمن الكوفي نا المحاربي عن الحجاج بن ارطاة عن عبد الملك بن مغيرة عن عبد الرحمن بن البيلماني عن عمرو بن اوس عن
الحارث بن عبد الله بن اوس قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول من حج هذا البيت او اعتمر فليكن اخر عهده بالبيت
فقال له عمر خررت من يديك سمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم تخبرنا به وفي الباب عن ابن عباس قال
ابو عيسى حديث الحارث بن عبد الله بن اوس حديث غريب وهكذا روى غير واحد عن الحجاج بن ارطاة مثل هذا وقد خولف
الحجاج في بعض هذا الاسناد **باب** ما جاء ان القارن يطوف طوافا واحدا حدثنا ابن ابي عمر نا معاوية عن الحجاج عن ابي الزبير
عن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قرن الحج والعمرة فطاف لهما طوافا واحدا وفي الباب عن ابن عمر وابن عباس قال ابو عيسى
حديث جابر حديث حسن والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم قالوا القارن يطوف
طوافا واحدا وهو قول الشافعي واحمد واسحاق وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم يطوف طوافين ويسعى
سعيين وهو قول الثوري واهل الكوفة حدثنا خلاد بن اسلم البغدادي نا عبد العزيز بن محمد عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن
عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احرم بالحج والعمرة اجزأه طواف واحد وسعي واحد منهما حتى يحل منهما جميعا قال
ابو عيسى هذا حديث حسن غريب صحيح تفرد به الدراوردي على ذلك اللفظ وقد رواه غير واحد عن عبيد الله بن عمر ولم يرفعوه وهو اصح

عائشہ سے غیر اس وجہ سے بھی حدیث بیان کی ہمسے زیاد بن ایوب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مروان بن شجاع جزری نے خصیف سے اُسنے روایت کی
عکرمہ سے اور مجاہد اور عطاء سے انھون نے ابن عباس رضؓ سے مرفوع کیا اُسنے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق نفاس والی عورت اور حیض والی
عورت غسل کرے اور احرام باندھے اور افعال حج کے سب ادا کرے مگر یہ کہ نہ طواف کرے ساتھ خانہ کعبہ کے یہانتک کہ پاک ہو وے حیض سے یہ حدیث
حسن غریب ہے اسوجہ سے **باب** جو شخص کہ حج کرے یا عمرہ کرے تو چاہیے کہ ہووے آخر وقت اسکا ساتھ خانہ کعبہ کے حدیث بیان کی ہمسے نصر بن
عبد الرحمن کوفی نے محاربی سے اُسنے حجاج بن ارطاۃ سے اُسنے روایت کی عبد الملک بن مغیرہ سے اُسنے عبد الرحمن بن بیلمانی سے اُسنے عمرو
بن اوس سے اُسنے حارث بن عبد اللہ بن اوس سے کہا کہ سُنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ جو کوئی حج کرے اس گھر کا یا عمرہ کرے
تو چاہیے کہ ہووے آخر وقت اُسکا ساتھ خانہ کعبہ کے سو عمر نے اُسکو کہا کہ گرا تو ہاتھون اپنے سے سُنا تو نے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہین خبر کی تو نے
ہمکو ساتھ اُسکے اور اس باب مین ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ حارث بن عبد اللہ بن اوس کی حدیث غریب ہے اور اسی طرح روایت کی ہے بہت
لوگون نے حجاج بن ارطاۃ سے مثل اسکے اور تحقیق مخالفت کیا گیا ہے حجاج بیچ بعض اس اسناد کے **باب** قارن فقط ایک طواف کرے۔ حدیث بیان
کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے حجاج سے اُسنے روایت کی ابی زبیر سے اُسنے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قران کیا ساتھ حج
اور عمرہ کے سو طواف کیا واسطے اُن دونون کے فقط ایک طواف اور اس باب مین ابن عمر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے جابر کی حدیث
حسن ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ قارن صرف ایک ہی طواف کرے اور یہی ہے قول شافعی
اور احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ دو طواف کرے اور دو بار سعی کرے درمیان صفا اور مروہ
کے اور یہی ہے قول ثوری اور کوفہ والون کا حدیث بیان کی ہمسے خلاد بن اسلم بغدادی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد العزیز بن محمد نے عبید اللہ
بن عمر سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی احرام باندھے ساتھ حج اور عمرہ کے یعنی ایک احرام سے دونون کو ادا
کرے تو کفایت کرتا ہے اُسکو طواف ایک اور سعی ایک دونون کی طرف سے یہانتک کہ حلال ہووے دونون سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے اکیلا
ہوا ہے ساتھ اُسکے دراوردی اس لفظ پر اور تحقیق روایت کیا ہے بہت لوگون نے عبید اللہ بن عمر سے اور نہین مرفوع کیا اُسکو اور یہ زیادہ تر صحیح ہے

ف قارن اُسکو کہتے ہین کہ حج اور عمرہ دونون کا احرام اکٹھا باندھے اور ایک احرام سے دونون کو ادا کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قارن کو صرف ایک ہی طواف کافی ہے یعنی دن نحر کا کہ وہ طواف زیارت
ہے عمرہ کے لیے علیحدہ طواف کرنا اُسکو ضرور نہین یہ مذہب شافعی کا ہے اور حنفیہ کہتے ہین کہ لازم ہین قارن کو دو طواف کرنے ایک طواف عمرہ کے لیے جبکہ داخل ہو مکہ مین اور دوسرا طواف بعد وقوف عرفات کے اسلیے
ثابت ہو چکا ہے کہ حضرت قارن تھے اور جبکہ وہ داخل ہوئے تو طواف کیا اور دوسرا طواف بعد وقوف عرفات کے کیا مگر اس صورت مین دوبارہ سعی کرنی لازم تھی حالانکہ وہ ثابت نہین ۱۲

باب ماجاء ان مکث المهاجر بمكة بعد الصدر ثلاثا **حدثنا** احمد بن منيع نا سفيان بن عيينة عن عبد الرحمن بن حُميد سمعت السائب بن يزيد عن العلاء بن الحضرمي يعني مرفوعا قال يمكث المهاجر بعد قضاء نسكه بمكة ثلاثا **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير هذا الوجه بهذا الاسناد مرفوعا **باب** ماجاء ما يقول عند القفول من الحج والعمرة **حدثنا** علي بن حجر نا اسمٰعيل بن ابراهيم عن ايوب عن نافع عن ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا قفل من غزوة او حج او عمرة فعلا فدفدا من الارض او شرفا كبر ثلثا ثم قال لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير آئبون تائبون عابدون سائحون لربنا حامدون صدق الله وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده وفي الباب عن البراء وانس وجابر **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح **باب** ماجاء في المحرم يموت في احرامه **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان بن عُيينة عن عمرو بن دينار عن سعيد بن جُبير عن ابن عباس قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فرأى رجلا سقط عن بعيره فوقص فمات وهو محرم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اغسلوه بماء وسدر وكفنوه في ثوبيه ولا تخمروا راسه فانه يُبعث يوم القيمة يهل او يلبي **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وهو قول سفيان الثوري والشافعي واحمد واسحاق وقال بعض اهل العلم اذا مات المحرم انقطع احرامه ويصنع به ما يصنع بغير المحرم **باب** ماجاء ان المحرم يشتكي عينه فيضمدها بالصبر **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان بن عُيينة عن ايوب ابن موسى عن نُبيه بن وهب ان عمر بن عبيد الله بن معمر اشتكى عينيه وهو محرم فسأل ابان بن عثمان فقال اضمدهما بالصبر فاني سمعت عثمان بن عفان يذكره عن رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اَضْمِدْهُمَا بالصبر **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح

باب ہجرت کرنے والا بعد طواف وداع کے مکے میں تین دن ٹھیرے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے عبد الرحمٰن بن حمید سے اُسنے کہا سُنا میں نے سائب بن یزید سے اُسنے روایت کی علاء بن حضرمی سے یعنی مرفوع کی ہی کہا فرمایا کہ ٹھیرے ہجرت کرنے والا پیچھے اداکرنے حج اپنے کے مکہ میں تین دن کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہو اور تحقیق روایت کی گئی ہی غیر اس جہت سے ساتھ اسی اسناد کے مرفوع

باب جب حج اور عمرہ سے پھرے یعنی اپنے وطن کو تو اُسوقت کیا دعا پڑھے **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسمٰعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابن عمر رضہ سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ پھرتے جنگ سے یا حج سے یا عمرہ سے اور چڑھتے بلند مکان پر یا بلند جگہ میں زمین سے تو تکبیر کہتے تین بار پھر فرماتے نہیں کوئی معبود برحق سوا خدا کے ایک ہی وہ نہیں کوئی شریک اُسکا اُسی کے لیے ہی بادشاہت اور اُسی کے لیے ہی سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ہم پھرنے والے ہیں یعنی طرف وطن اپنے کے توبہ کرنے والے ہیں گناہوں سے عبادت کرنے والے ہیں یعنے اللہ کو رجوع کرنے والے ہیں سیر سے واسطے رب اپنے کے تعریف کرنے والے ہیں سچ کیا اللہ نے اپنا وعدہ یعنی ظاہر کردینے کا اور مدد کی اپنے بندے کی اور شکست دی کفار کے گروہوں کو تنہا اور اس باب میں براء اور انس اور جابر سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہی

باب اگر کوئی محرم احرام کی حالت میں مرجاوے تو اُسکو حج کا ثواب ہی یا نہیں **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اُسنے روایت کی سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس رضہ سے کہا کہ تھے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ ایک سفر کے سو دیکھا آپنے ایک مرد کو کہ گرا اونٹ اپنے سے سو گردن توڑی اُسکی اونٹ نے اور وہ احرام سے تھا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غسل دو اُسکو ساتھ پانی اور بیر کے پتوں کے اور کفن دو اُسکو دونوں کپڑوں اُسکے میں اور نہ ڈھانکو سر اُسکے کو کہ تحقیق وہ اُٹھایا جاویگا دن قیامت کے احرام سے یا لبیک کہتا ہوا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور یہی ہی قول سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جب مرجاوے محرم تو ٹوٹ جاتا ہی احرام[1] اُسکا اور کیا جاوے ساتھ اُسکے جو کیا جاتا ہی ساتھ غیر محرم کے

باب اگر محرم کی آنکھ دُکھتی ہو تو لیپ کرے ساتھ صبر کے یعنی ایلوے کے **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے ایوب بن موسیٰ سے اُسنے روایت کی نبیہ بن وہب سے کہ عمر بن عبید اللہ بن معمر دُکھیں آنکھیں اُسکی اور وہ احرام میں تھا سو پوچھا اُسنے ابان بن عثمان کو سو اُسنے کہا کہ لیپ کر اُنکو ساتھ ایلوے کے کہ تحقیق میں نے سُنا ہی عثمان بن عفان سے ذکر کرتے تھے اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ فرماتے تھے لیپ کر اُسکو ساتھ صبر کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی

[1] یہ قول امام ابو حنیفہ اور محمد رحمہما اللہ کا ہی ۱۲

والعمل على هذا عند اهل العلم لا يرون باسا ان يتداوى المحرم بدواء ما لم يكن فيه طيب **باب** ما جاء في المحرم يحلق راسه في احرامه ما عليه **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان بن عيينة عن ايوب وابن ابي نجيح وحميد الاعرج وعبد الكريم عن مجاهد عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن كعب بن عجرة ان النبي صلى الله عليه وسلم مر به وهو بالحديبية قبل ان يدخل مكة وهو محرم وهو يوقد تحت قدر والقمل يتهافت على وجهه فقال اتؤذيك هوامك هذه فقال نعم فقال احلق واطعم فرقا بين ستة مساكين والفرق ثلثة آصع او صم ثلثة ايام او انسك نسيكة قال ابن ابي نجيح او اذبح شاة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ان المحرم اذا حلق او لبس من الثياب ما لا ينبغي له ان يلبس في احرامه او تطيب فعليه الكفارة بمثل ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء في الرخصة للرعاة ان يرموا يوما ويدعوا يوما **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان عن عبد الله بن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابيه عن ابي البداح بن عدي عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم رخص للرعاء ان يرموا يوما ويدعوا يوما **قال** ابو عيسى هكذا روى ابن عيينة وروى مالك بن انس عن عبد الله بن ابي بكر عن ابيه عن ابي البداح بن عاصم بن عدي عن ابيه ورواية مالك اصح وقد رخص قوم من اهل العلم للرعاة ان يرموا يوما ويدعوا يوما وهو قول الشافعي **حدثنا** الحسن بن علي الخلال نا عبد الرزاق نا مالك بن انس قال حدثني عبد الله بن ابي بكر عن ابيه عن ابي البداح بن عاصم بن عدي عن ابيه قال رخص رسول الله صلى الله عليه وسلم لرعاء الابل في البيتوتة ان يرموا يوم النحر

اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ کوئی ڈر نہیں یہ کہ کرے محرم ساتھ ایسی دوا کے کہ اُسمین خوشبو ہو **باب** اگر محرم احرام کی حالت مین اپنے سر کو منڈا لے تو اسپر کیا جرمانہ ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے ایوب سے اور ابن ابی نجیح اور حمید اعرج اور عبد الکریم سے اُنھون نے روایت کی مجاہد سے اُسنے عبد الرحمن بن ابی لیلے سے اُسنے کعب بن عجرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ساتھ اُسکے اور وہ حدیبیہ مین تھا پہلے داخل ہونے مکہ کے اور وہ احرام سے تھا اور جلاتا تھا آگ نیچے ہانڈی کے اور جوئین جھڑتی تھین اُسکے منھ پر سو حضرت نے فرمایا کیا ایذا دیتی ہین تجھکو جوئین اُسنے کہا ہان فرمایا پس منڈا ڈال سر اپنا اور کھلا تو فرق کے درمیان چھ[1] مسکینون کے اور فرق تین صاع کا ہوتا ہے یا روزے رکھ تین دن یا ذبح کر جانور لائق ذبح کرنے کے ابن ابی نجیح نے کہا یا ذبح کر بکری کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ محرم جب منڈائے سر اپنا یا پہنے کپڑون مین سے وہ چیز جو نہین لائق ہے یہ کہ پہنے احرام مین یا خوشبو لگاوے تو اسپر کفارہ ہے مثل اُسچیز کے کہ روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** چرانے والون کو اجازت ہے کہ ایک دن رمی کرین اور ایک دن چھوڑ دیوین **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی بداح بن عدی سے اُسنے اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی واسطے چرانے والون کے یہ کہ کنکر مارین ایک دن اور چھوڑ دیوین ایک دن کہا ابو عیسے نے اسی طرح روایت کی ہے ابن عیینہ نے اور روایت کی مالک بن انس نے عبد اللہ بن ابی بکر سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے ابی بداح بن عاصم بن عدی سے اُسنے اپنے باپ سے اور روایت مالک کی زیادہ صحیح ہے اور تحقیق اجازت دی ہے ایک قوم اہل علم نے واسطے چرانے والون کے یہ کہ کنکریان مارین ایک دن اور ترک کرین ایک[2] دن اور یہی ہے قول شافعی کا **حدیث** بیان کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مالک بن انس رض نے اُسنے کہا حدیث بیان کی مجھسے عبد اللہ بن ابی بکر نے اپنے باپ سے اُسنے ابی بداح بن عاصم بن عدی سے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ اجازت دی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے چرانے والے اونٹون کے یہ کہ کنکریان مارین یعنی جمرہ عقبہ کو دن نحر کے یعنے پہلے دن نحر کے

[1] حاصل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص احرام کی حالت مین اپنا سر منڈا دے تو اُسکا کفارہ یہ ہے کہ چھ مسکینون کو کھلا دے یا دو دو سیر گیہون ہر مسکین کو دیوے یا تین روزے رکھے یا جانور ذبح کرے ۱۲ ت ت

[2] مراد یہ ہے کہ اجازت دی چرانے والون کو یہ کہ رات کو نہ رہین منا مین تشریق کی راتون مین اسلیئے کہ وہ مشغول ہوتے ہین چرانے مین اور اجازت دی کہ کنکریان مارین دن عید کے جمرۂ عقبہ پر فقط پھر نہ مارین عید کے دوسرے دن بلکہ مارین تیسرے دن دو دن کا مارنا قضا اور ادا اور نہین جائز ہے نزدیک اماموں کے تقدیم رمی کی دوسرے دن عید کے یعنے تیسرے دن کے بدلے بھی اگر دوسرے دن مین مارین تو درست نہین اور تاخیر درست ہے ۱۲ طیبی ت ت

ثم يجمعوا رمی يومين بعد يوم النحر فيرمونه فی احدهما قال مالك ظننت انه قال فی اول منهما ثم يرمون يوم النفر وهذا حديث حسن صحيح وهو اصح من حديث ابن عيينة عن عبد الله بن ابی بكر **باب حدثنا** عبد الوارث بن عبد الصمد بن عبد الوارث قال حدثنی ابی نا سليم بن حيان قال سمعت مروان الاصفر عن انس بن مالك ان عليا قدم علی رسول الله صلی الله عليه وسلم من اليمن فقال بما اهللت قال اهللت بما اهل به رسول الله صلی الله عليه وسلم قال لولا ان معی هديا لاحللت **قال** ابو عيسی هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه **باب حدثنا** عبد الوارث بن عبد الصمد بن عبد الوارث نا ابی عن ابيه عن محمد بن اسحاق عن ابی اسحاق عن الحارث عن علی قال سالت رسول الله صلی الله عليه وسلم عن يوم الحج الاكبر فقال يوم النحر **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفين بن عيينة عن ابی اسحاق عن الحارث عن علی قال يوم الحج الاكبر يوم النحر ولم يرفعه وهذا اصح من الحديث الاول ورواية ابن عيينة موقوف اصح من رواية محمد بن اسحاق مرفوع **قال** ابو عيسی هكذا روی غير واحد من الحفاظ عن ابی اسحاق عن الحارث عن علی موقوفا **باب حدثنا** قتيبة نا جرير عن عطاء بن السائب عن ابی عبيد بن عمير عن ابيه ان ابن عمر كان يزاحم علی الركنين فقلت يا ابا عبد الرحمن انك تزاحم علی الركنين زحاما ما رايت احدا من اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم يزاحم عليه فقال ان افعل فانی سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول ان مسحهما كفارة للخطايا وسمعته يقول من طاف بهذا البيت سبوعا فاحصاه كان كعتق رقبة وسمعته يقول لا يضع قدما ولا يرفع اخری الا حط الله عنه بها خطيئة وكتبت له بها حسنة **قال** ابو عيسی وروی حماد بن زيد عن عطاء بن السائب عن ابن عبيد بن عمير

پھر جمع کریں مارنا دو دن کا پیچھے دن نحر کے پس ماریں کنکریاں دو دن کی بیچ ایک دن کے دونوں میں سے مالک نے کہا گمان کرتا ہوں میں کہ اسنے کہا بیچ پہلے دن کے دونوں سے پھر کنکریاں ماریں دن کوچ کے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ زیادہ تر صحیح ہے حدیث ابن عیینہ سے اسنے روایت کی ہے عبد اللہ بن ابی بکر سے **باب** یہ باب بھی پہلے باب سے متعلق ہے **حدیث** بیان کی ہمسے عبد الوارث نے اسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الصمد بن عبد الوارث نے اسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے باپ میرے نے اسنے کہا خبر دی ہمکو سلیم بن حیان نے اسنے کہا سنا میں نے مروان اصفر سے اسنے روایت کی انس بن مالک سے کہ تحقیق علی رض یمن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سو حضرت صلعم نے فرمایا ساتھ کس چیز کے احرام باندھا تونے اسنے کہا احرام باندھا میں نے ساتھ اسکے کہ احرام باندھا ساتھ اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے ساتھ ہدی نہوتی تو حلال ہوتا میں احرام سے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن غریب ہے اس وجہ سے **باب۔ حدیث** بیان کی ہمسے عبد الوارث بن عبد الصمد بن عبد الوارث نے اسنے کہا خبر دی ہمکو باپ میرے نے اپنے باپ سے اسنے روایت کی محمد بن اسحاق سے اسنے ابی اسحاق سے اسنے حارث سے اسنے علی رض سے کہا کہ میں نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دن حج اکبر سے یعنی حج اکبر کا کون دن ہے فرمایا کہ وہ دن قربانی کا ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے ابی اسحاق سے اسنے روایت کی حارث سے اسنے علی رض سے کہا کہ حج اکبر کا دن قربانی کا دن ہے اور نہیں مرفوع کیا اسکو اور یہ زیادہ تر صحیح ہے پہلی حدیث سے اور ابن عیینہ کی حدیث موقوف ہے زیادہ تر صحیح ہے محمد ابن اسحاق کی مرفوع حدیث سے کہا ابو عیسی نے کہ اسی طرح روایت کی ہے بہت حفاظ نے ابی اسحاق سے اسنے حارث سے اسنے علی رض سے موقوف **باب۔ حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اسنے کہا خبر دی ہمکو جریر نے عطاء بن سائب سے اسنے روایت کی ابی عبید بن عمیر سے اسنے اپنے باپ سے کہ ابن عمر تھے غلبہ کرتے لوگوں پر اوپر ہاتھ لگانے رکنوں کے یعنی حجر اسود اور رکن یمانی کے پس کہا میں نے اے ابا عبد الرحمن تو غلبہ کرتا ہے دونوں رکنوں میں حالانکہ نہیں دیکھا میں نے کسی کو اصحاب نبی صلعم سے کہ غلبہ کرتا ہو اوپر یعنی ہر ایک پر ان دونوں رکنوں کے کہا ابن عمر نے اگر کروں میں غلبہ انکا تو انکار نکرو مجھپر کہ تحقیق میں نے سنا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ تحقیق ہاتھ لگانا ان دونوں رکنوں کا کفارہ ہے واسطے گناہوں کے اور سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جو کوئی طواف کرے خانہ کعبہ کا سات بار اور محافظت کرے اسکی یعنی واجبات اور سنن اور آداب بجا لاوے تو ہوگا ثواب اسکا مانند ثواب آزاد کرنے بردے کا اور سنا میں نے حضرت صلعم سے کہ فرماتے تھے کہ نہیں رکھتا کوئی قدم اور نہیں اٹھاتا دوسری بار یعنی طواف میں مگر کہ دور کرتا ہے اللہ تعالی اس سے بسبب اسکے گناہ اور لکھتا ہے اسکے لیے بسبب اسکے نیکی کہا ابو عیسی نے اور روایت کی حماد بن زید نے عطاء بن سائب سے اسنے ابن عبید بن عمیر

ف١ یعنی اسواسطے کہ اسمیں اکثر احکام حج کے واقع ہوتے ہیں جیسے کہ رمی جمرۂ عقبہ کے اندر سر منڈانا اور ذبح کرنا اور طواف زیارت وغیرہ کرنا ١٢ ف٢ غلبہ کرنا یہ کہ لوگوں کو چیر پھاڑ کر ہاتھ لگانے کے واسطے وہاں پہنچے لیکن اسطرح کہ لوگوں کو ایذا نہو کہ اسمیں گناہ ہے بلکہ دور سے اشارہ کرے اور سات بار یعنی سات پھیرے کرے یا سات دن تک کرے یا سات طواف کرے ١٢

عن ابن عمر نحوہ و لم یذکر فیہ عن ابیہ و ھذا حدیث حسن **باب حدثنا** قتیبۃ نا جریر عن عطاء بن السائب عن طاؤس عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الطواف حول البیت مثل الصلوۃ الا انکم تتکلمون فیہ فمن تکلم فیہ فلا یتکلم الا بخیر **قال** ابو عیسی وقد روی عن ابن طاؤس وغیرہ عن طاؤس عن ابن عباس موقوفا ولا نعرفہ مرفوعا الا من حدیث عطاء بن السائب والعمل علی ھذا عند اکثر اھل العلم یستحبون ان لا یتکلم الرجل فی الطواف الا لحاجۃ او یذکر اللہ تعالی او من العلم **باب حدثنا** قتیبۃ نا جریر عن ابن خثیم عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الحجر واللہ لیبعثنہ اللہ یوم القیمۃ لہ عینان یبصر بھا ولسان ینطق بہ یشھد علی من استلمہ بحق **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن **حدثنا** ھناد نا وکیع عن حماد بن سلمۃ عن فرقد السبخی عن سعید بن جبیر عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یدھن بالزیت وھو محرم غیر المقتت **قال** ابو عیسی مقتت مطیب ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث فرقد السبخی عن سعید بن جبیر وقد تکلم یحیی بن سعید فی فرقد السبخی وروی عنہ الناس **باب حدثنا** ابو کریب نا خلاد بن یزید الجعفی نا زھیر بن معاویۃ عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ انھا کانت تحمل من ماء زمزم وتخبر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یحملہ **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ **باب حدثنا** احمد بن منیع ومحمد بن الوزیر الواسطی المعنی واحد قالا نا اسحق بن یوسف الازرق عن سفیان عن عبد العزیز بن رفیع قال قلت لانس حدثنی بشیء عقلتہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم این صلی الظھر یوم الترویۃ قال بمنی قال قلت واین صلی العصر یوم النفر قال بالابطح ثم قال افعل کما یفعل امراؤک **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح یستغرب من حدیث اسحاق الازرق عن الثوری **اخر**

ابواب الحج ابواب الجنائز عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اسنے ابن عمر سے مثل اسکے اور نہیں ذکر کیا اسمیں واسطہ باپ کا اور یہ حدیث حسن ہی **باب** - **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اسنے کہا خبر دی ہمکو جریر نے عطا بن سائب سے اسنے روایت کی طاؤس سے اسنے ابن عباس رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طواف کرنا گرد خانہ کعبہ کے مانند نماز کے ہی مگر تحقیق تم بولتے ہو اسمیں سو جو کوئی کہ بولے اسمیں تو بولے مگر ساتھ نیکی کے کہا ابو عیسی نے اور تحقیق روایت کی گئی ہی ابن طاؤس وغیرہ سے اسنے طاؤس سے اسنے ابن عباس سے موقوفا اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مرفوع مگر حدیث عطاء بن سائب سے اور عمل اسپر ہی نزدیک اکثر اہل علم کے کہتے ہیں مستحب ہی یہ کہ نہ کلام کرے مرد بیچ طواف کے مگر واسطے حاجت یا علم کے یا ذکر کرے اللہ کا **باب** - **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اسنے کہا خبر دی ہمکو جریر نے ابن خثیم سے اسنے روایت کی سعید بن جبیر سے اسنے ابن عباس رض سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ حق حجر اسود کے قسم ہی اللہ کی البتہ اٹھا دیگا اسکو اللہ قیامت کے دن کہ واسطے اسکے ہونگی دو آنکھیں دیکھیگا ساتھ انکے اور ہوگی زبان کہ بولیگا ساتھ اسکے گواہی دیگا اس شخص کے لیے کہ بوسہ دیا ہوگا اسکو ساتھ حق کے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہی **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے حماد بن سلمہ سے اسنے روایت کی فرقد سبخی سے اسنے سعید بن جبیر سے اسنے ابن عمر سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم استعمال کرتے تیل زیتون بغیر خوشبو کا حالت احرام میں کہا ابو عیسی نے کہ مقتت کا معنی خوشبودار ہی یہ حدیث غریب ہی نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث فرقد سبخی سے اسنے سعید بن جبیر سے اور فرقد سبخی میں یحیی بن سعید نے کلام کیا ہی اور تحقیق روایت کی ہی اس سے لوگوں نے **باب** - **حدیث** بیان کی ہمسے ابو کریب نے اسنے کہا خبر دی ہمکو خلاد بن یزید جعفی نے انہنے کہا خبر دی ہمکو زہیر بن معاویہ نے ہشام بن عروہ سے اسنے روایت کی اپنے باپ سے اسنے عائشہ رض سے کہ تحقیق تھیں وہ اٹھاتیں پانی زمزم سے اور خبر دیتی تھیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے اٹھاتے اسکو کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن غریب ہی نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے **باب** - **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع اور محمد بن وزیر واسطی نے معنے ایک ہی کہا انھوں نے خبر دی ہمکو اسحاق بن یوسف ازرق نے سفیان سے اسنے روایت کی عبد العزیز بن رفیع سے اسنے کہا کہ میں نے انس رض سے کہا کہ حدیث بیان کر مجھکو ساتھ ایسی چیز کے کہ سمجھا ہی تو نے اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہاں پڑہی آپ نے نماز ظہر کی دن ترویہ کے یعنے آٹھویں ذیحجہ کو اسنے کہا منا میں میں نے کہا اور کہاں پڑہی نماز عصر کی دن کوچ کے اسنے کہا کہ ابطح میدان میں پھر کہا کہ کر تو جیسے کرتے ہیں امیر تیرے کہا ابو عیسی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی غریب کیجاتی ہی حدیث اسحق ازرق کی ثوری سے **اخیر باب حج کا اور ابتدا باب جنائز کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے**

سلہ یعنے جسنے ساتھ ایمان و تصدیق کے اور واسطے چاہنے ثواب کے بوسہ دیا ہوگا اسکے لیے گواہی دیگا کہ اسنے مجھے بوسہ دیا تھا اور یہ حدیث محمول ہی ظاہر پر کہ حق سبحانہ تعالی قادر ہی اوپر پیدا کرنے بینائی کے اور گویائی کے جمادات میں ۱۲ سلہ یعنی محرم کو خالص تیل کا لگانا درست ہی اور اگر خوشبودار تیل لگاوے تو اسپر دم ہی اتفاقاً ۱۲

باب ماجاء من ثواب المرض **حدثنا** هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصيب المؤمن شوكة فما فوقها الا رفعه الله بها درجة وحط عنه بها خطيئة وفي الباب عن سعد بن ابي وقاص وابي عبيدة بن الجراح وابي هريرة وابي امامة وابي سعيد وانس وعبد الله بن عمرو واسد بن كرز وجابر وعبد الرحمن بن ازهر وابي موسى **قال** ابو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح **حدثنا** سفيان بن وكيع نا ابي عن اسامة بن زيد عن محمد بن عمرو بن عطاء عن عطاء بن يسار عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من شئ يصيب المؤمن من نصب ولا حزن ولا وصب حتى الهم يهمه الا يكفر الله به عنه سيئاته **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن في هذا الباب قال وسمعت الجارود يقول سمعت وكيعا يقول انه لم يسمع في الهم انه يكون كفارة الا في هذا الحديث وقد روى بعضهم هذا الحديث عن عطاء بن يسار عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم **باب** ماجاء في عيادة المريض **حدثنا** حميد بن مسعدة نا يزيد بن زريع نا خالد الحذاء عن ابي قلابة عن ابي اسماء الرحبي عن ثوبان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان المسلم اذا عاد اخاه المسلم لم يزل في خرفة الجنة وفي الباب عن علي وابي موسى والبراء وابي هريرة وانس وجابر **قال** ابو عيسى حديث ثوبان حديث حسن وروى ابو غفار وعاصم الاحول هذا الحديث عن ابي قلابة عن ابي الاشعث عن ابي اسماء عن ثوبان عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه قال سمعت محمدا يقول من روى هذا الحديث عن ابي الاشعث عن ابي اسماء فهو اصح قال محمد واحاديث ابي قلابة انما هي عن ابي اسماء الا هذا الحديث وهو عندي عن ابي الاشعث عن ابي اسماء **حدثنا** محمد بن الوزير الواسطي نا يزيد بن هارون عن عاصم الاحول عن ابي قلابة عن ابي الاشعث عن ابي اسماء عن ثوبان عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وزاد فيه قيل ما خرفة الجنة قال جناها

باب بیماری کے ثواب کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے روایت کی ابراہیم سے اُسنے اسود سے اُسنے عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں پہنچتا مسلمانوں کو کوئی کانٹا اور وہ چیز کہ زیادہ ہو اُس سے مگر کہ بلند کرتا ہی اللہ تعالیٰ بسبب اُسکے ایک درجہ اُسکا اور اُتارا جاتا ہی اُس سے بسبب اُسکے ایک گناہ اور اس باب میں سعد بن ابی وقاص اور ابی عبیدہ بن جراح اور ابی ہریرہ اور ابی سعید اور انس اور عبد اللہ بن عمرو اور اسد بن کرز اور جابر اور عبد الرحمن بن ازہر اور ابی موسیٰ سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** بیان کی ہمسے سفیان بن وکیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو باپ میرے نے اسامہ بن زید سے اُسنے روایت کی محمد بن عمرو بن عطا سے اُسنے عطا بن یسار سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی چیز کہ پہونچے مسلمان کو دکھ سے اور نہ غم سے[1] اور نہ ایذا سے اور نہ رنج سے کہ اُسکو رنج میں ڈالے مگر کہ اُتارتا ہی اللہ تعالیٰ بسبب اُسکے گناہوں اُسکے سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی بیچ اس باب کے کہا اور سنا میں نے جارود سے کہتا تھا سنا میں نے وکیع سے کہتا تھا کہ تحقیق اُسنے نہیں سنا بیچ ہم کے کہ وہ ہوتا ہی کفارہ مگر اسی حدیث سے اور تحقیق روایت کی ہی بعض نے یہ حدیث عطا بن یسار سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** بیمار کی خبر پوچھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یزید بن زریع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو خالد حذا نے ابی قلابہ سے اُسنے روایت کی ابی اسماء رحبی سے اُسنے ثوبان سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق مسلمان جب بیمار پرسی کرتا ہی اپنے بھائی مسلمان کی تو ہمیشہ رہتا ہی بیچ میوہ خوری[2] بہشت کے اور اس باب میں علی اور ابی موسیٰ اور براء اور ابی ہریرہ اور انس اور جابر سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے ثوبان کی حدیث حسن ہی اور روایت کی ابو غفار اور عاصم احول نے یہ حدیث ابی قلابہ سے اُسنے ابی اشعث سے اُسنے ابی اسماء سے اُسنے ثوبان سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے کہا اور سنا میں نے محمد سے کہتا تھا جنے روایت کی یہ حدیث ابی اشعث سے ابی اسماء سے پس وہ زیادہ تر صحیح ہی امام بخاری نے کہا کہ ابی قلابہ کی حدیثیں فقط ابی اسماء کے طریق سے مروی ہیں مگر یہ حدیث اور وہ نزدیک میرے ابی اشعث سے ہی اُسنے روایت کی ابی اسماء سے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن وزیر واسطی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یزید بن ہارون نے عاصم احول سے اُسنے روایت کی ابی قلابہ سے اُسنے ابی اشعث سے اُسنے ابی اسماء سے اُسنے ثوبان سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور زیادہ کیا اُسمیں کہا گیا اور کیا ہی خرفہ جنت کا فرمایا میوہ کھانا اُسکا۔

[1] معانی ان الفاظ کے قریب قریب ہیں اور فرق درمیان غم اور ہم کے یہ ہی کہ ہم امر آیندہ میں ہوتا ہی کہ کوئی امر مشکل درپیش ہوتا ہی اور غم امر گذشتہ میں ہوتا ہی ۱۲

[2] یعنے بسبب سعی کرنے کے طرف عیادت مریض کے لائق جنت اور میوہ خوری کے ہوتا ہی ۱۲ ع

حدثنا احمد بن عبدۃ الضبی نا حماد بن زید عن ایوب عن ابی قلابة عن ابی اسماء عن ثوبان عن النبی صلی اللہ علیه وسلم نحو حدیث خالد ولم یذکر فیه عن ابی الاشعث وروی بعضهم هذا الحدیث عن حماد بن زید ولم یرفعه حدثنا احمد بن منیع نا الحسن بن محمد نا اسرائیل عن ثویر عن ابیه قال اخذ علی بیدی فقال انطلق بنا الی الحسین نعوده فوجدنا عنده ابا موسی فقال علی اعائدا جئت یا ابا موسی ام زائرا فقال لا بل عائدا فقال علی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول ما من مسلم یعود مسلما غدوۃ الا صلی علیه سبعون الف ملك حتی یمسی وان عادہ عشیة الا صلی علیه سبعون الف ملك حتی یصبح وکان له خریف فی الجنة قال ابو عیسی هذا حدیث غریب حسن وقد روی عن علی هذا الحدیث من غیر وجه ومنهم من وقفه ولم یرفعه واسم ابی فاختة سعید بن علاقة باب ماجاء فی النهی عن التمنی للموت حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن ابی اسحاق عن حارثة بن مضرب قال دخلت علی خباب وقد اکتوی فی بطنه فقال ما اعلم احدا من اصحاب النبی صلی اللہ علیه وسلم لقی من البلاء ما لقیت لقد کنت وما اجد درهما علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وفی ناحیة بیتی اربعون الفا ولولا ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم نهانا او نهی ان یتمنی الموت لتمنیت وفی الباب عن ابی هریرۃ وانس وجابر قال ابو عیسی حدیث خباب حدیث حسن صحیح وقد روی عن انس بن مالك عن النبی صلی اللہ علیه وسلم انه قال لا یتمنین احدکم الموت لضر نزل به ولیقل اللهم احینی ما کانت الحیوۃ خیرا لی وتوفنی اذا کانت الوفاۃ خیرا لی حدثنا بذلك علی بن حجر نا اسمعیل بن ابراهیم نا عبد العزیز بن صهیب عن انس بن مالك عن النبی صلی اللہ علیه وسلم بذلك قال ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح باب ماجاء فی التعوذ للمریض حدثنا بشر بن هلال الصواف البصری نا عبد الوارث بن سعید عن عبد العزیز بن صهیب عن ابی نضرۃ عن ابی سعید ان جبرائیل اتی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال یا محمد اشتکیت قال نعم قال بسم اللہ ارقیك من کل شیء یؤذیك من شر کل نفس وعین حاسدۃ بسم اللہ

حدیث بیان کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے روایت کی ابی قلابہ سے اُسنے ابی اسماء سے اُسنے ثوبان سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث خالد کے اور نہیں ذکر کیا اسمین واسطہ ابی اشعث کا اور روایت کی بعض نے یہ حدیث حماد بن زید سے اور نہیں مرفوع کیا اُسکو حدیث بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حسن بن محمد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسرائیل نے ثویر سے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ پکڑا علی رضنے ہاتھ میرا اور کہا کہ چل ساتھ ہمارے طرف حسن کے کہ خبر پوچھیں اُسکی سو پایا ہمنے نزدیک اُنکے ابو موسی کو سو علی رضی اللہ عنہ نے کہا کیا خبر پوچھنے آیا ہے تو اے ابا موسی یا زیارت کرنے کو اُسنے کہا نہیں بلکہ خبر پوچھنے کو سو علی رضنے کہا کہ مینے سُنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ نہیں کوئی مسلمان کہ بیمار پرسی کرے کسی مسلمان کی پہلے دو پہر کے مگر رحمت بھیجتے ہین اُسپر ستر ہزار فرشتے یہانتک کہ شام کرے اور نہین عیادت کرتا اُسکی پیچھے دو پہر کے مگر کہ رحمت بھیجتے ہین اُسپر ستر ہزار فرشتے یہانتک کہ صبح کرے اور ہوتا ہے واسطے اُسکے میوہ چننا بہشت مین کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن غریب ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث علی سے کئی وجہ پر اور بعض نے اُنمین سے موقوف بیان کیا ہے اُسکو اور نہین مرفوع کیا اور نام ابی فاختہ کا سعید بن علاقہ ہے **باب** موت مانگنی اور اُسکی آرزو کرنی منع ہے حدیث بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن جعفر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے ابی اسحاق سے اُسنے روایت کی حارثہ بن مضرب سے اُسنے کہا کہ داخل ہوا مین خباب پر اور تحقیق داغ لیا تھا اُسنے اپنے پیٹ مین اور کہا نہین جانتا مین کسی کو نبی صلعم کے اصحاب سے کہ ملا ہو بلا کو جو کہ ملا مین اور نہین پاتا تھا مین ایک درہم بیچ زمانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اب بیچ کونے گھر میرے کے چالیس ہزار درہم ہے اور اگر نہ منع کیا ہوتا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آرزو کرنے موت کے سے تو البتہ آرزو کرتا مین موت کی اور اس باب مین ابی ہریرہ اور انس اور جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے کہ خباب کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے انس بن مالک سے اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنے کی واسطے دکھ کے جو اُترے ساتھ اُسکے اور چاہیے کہ کہے الٰہی زندہ رکھ مجکو جبتک کہ ہو زندگی بہتر واسطے میرے اور مار مجکو جبکہ ہو مرنا بہتر واسطے میرے جینے سے حدیث بیان کی ہمکو ساتھ اسکے علی بن حجر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسمعیل بن ابراہیم نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد العزیز بن صہیب نے انس بن مالک سے اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھ اسکے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** بیمار کے واسطے پناہ مانگنا حدیث بیان کی ہمسے بشر بن ہلال صواف نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الوارث بن سعید نے اُسنے روایت کی عبد العزیز بن صہیب سے اُسنے ابی نضرہ سے اُسنے ابی سعید سے کہ آئے جبرئیل پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو اُنھون نے کہا کہ اے محمد کیا بیمار ہے تو حضرت نے فرمایا کہ ہان کہا جبرئیل نے ساتھ نام خدا کے افسون پڑھتا ہون تجھپر ہر چیز سے کہ ایذا دے تجھکو برائی ہر شخص کی سے یا آنکھ حسد کرنیوالی کی سے ساتھ نام اللہ کے

اشفيك والله يشفيك حدثنا قتيبة نا عبد الوارث بن سعيد عن عبد العزيز ابن صهيب قال دخلت انا وثابت البنانی علی انس بن مالك فقال ثابت يا ابا حمزة اشتكيت فقال انس افلا ارقيك برقية رسول الله صلی الله عليه وسلم قال بلی قال اللهم رب الناس مذهب الباس اشف انت الشافی لا شافی الا انت شفاء لا يغادر سقما وفی الباب عن انس وعائشة **قال** ابو عيسی حديث ابی سعيد حديث حسن صحيح قال وسالت ابا زرعة عن هذا الحديث فقلت له رواية عبد العزيز عن ابی نضرة عن ابی سعيد اصح او حديث عبد العزيز عن انس قال كلاهما صحيح نا عبد الصمد بن عبد الوارث عن ابيه عن عبد العزيز بن صهيب عن ابی نضرة عن ابی سعيد وعن عبد العزيز بن صهيب عن انس

باب ما جاء فی الحث علی الوصية **حدثنا** اسحاق بن منصور نا عبد الله بن نمير نا عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال ما حق امرئ مسلم يبيت ليلتين وله شیء يوصی فيه الا ووصيته مكتوبة عنده وفی الباب عن ابن ابی اوفی **قال** ابو عيسی حديث ابن عمر حديث حسن صحيح

باب ما جاء فی الوصية بالثلث والربع **حدثنا** قتيبة نا جرير عن عطاء بن السائب عن ابی عبد الرحمن السلمی عن سعد بن مالك قال عادنی رسول الله صلی الله عليه وسلم وانا مريض فقال اوصيت قلت نعم قال بكم قلت بمالی كله فی سبيل الله قال فما تركت لولدك قال هم اغنياء بخير فقال اوص بالعشر قال فما زلت اناقصه حتی قال اوص بالثلث والثلث كبير قال ابو عبد الرحمن فنحن نستحب ان ينقص من الثلث لقول رسول الله صلی الله عليه وسلم والثلث كبير وفی الباب عن ابن عباس **قال** ابو عيسی حديث سعد حديث حسن صحيح وقد روی عنه من غير وجه وقد روی عنه كبير ويروی كثير والعمل علی هذا عند اهل العلم لا يرون ان يوصی الرجل باكثر من الثلث ويستحبون ان ينقص من الثلث وقال سفيان الثوری كانوا يستحبون فی الوصية الخمس دون الربع

منتر پڑھتا ہون تجھپر اللہ شفا دے تجھکو حدیث بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الوارث بن سعید نے عبد العزیز بن صہیب سے کہا کہ داخل ہوا مین اور ثابت بنانی اوپر انس کے اور اُسنے کہا کہ اے ابا حمزہ بیمار ہون مین سو انس نے کہا کہ کیا نہ افسون پڑھون مین تجھپر ساتھ افسون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسنے کہا ہان پڑھو کہا آپ نے اے رب آدمیون کے بیماری دور کرنے والے شفا دے توہی شفا دینے والا ہے نہین کوئی شفا دینے والا مگر تو وہ شفا کہ نہ چھوڑے کسی بیماری کو اور اس باب مین انس اور عائشہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے ابو سعید کی حدیث حسن صحیح ہے کہا اور سوال کیا مین نے ابا زرعہ کو اس حدیث سے پس کہا مین نے واسطے اُسکے کہ روایت عبد العزیز کی ابی نضرہ سے ابی سعید سے بہت صحیح ہے یا حدیث عبد العزیز کی انس رضہ سے اُسنے کہا کہ دونون صحیح ہین خبر دی ہمکو عبد الصمد بن عبد الوارث نے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبد العزیز بن صہیب سے اُسنے ابی نضرہ سے اُسنے ابی سعید سے اور عبد العزیز بن صہیب سے اُسنے انس سے

باب وصیت کرنے پر رغبت دلانے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے اسحاق بن منصور نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن نمیر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبید اللہ بن عمر نے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین لائق کسی مرد مسلمان کو کہ گذارے دو راتین اور ہو واسطے اُسکے ایک چیز کہ صلاحیت وصیت کی رکھتی ہو مگر یہ کہ وصیت اُسکی لکھی ہوئی ہو نزدیک اُسکے اور اس باب مین ابن ابی اوفی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے

باب تہائی اور چوتھائی مال کے ساتھ وصیت کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو جریر نے عطاء بن سائب سے اُسنے روایت کی ابی عبد الرحمان سلمی سے اُسنے سعد بن مالک سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری خبر پوچھنے کو آئے اور مین بیمار تھا سو آپ نے فرمایا کیا وصیت کا ارادہ کیا تو نے مین نے کہا ہان فرمایا ساتھ کتنے مال کے مین نے کہا مین نے اپنے کل مال کی وصیت کرنے کا ارادہ کیا راہ اللہ مین کہا پس کیا چھوڑا ہے تو نے واسطے اولاد اپنی کے اُسنے کہا وہ غنی ہین ساتھ مال کے فرمایا وصیت کر تو ساتھ دسوین حصہ کے کہا پس ہمیشہ کم کرتا رہا اُس چیز کو کہ فرماتے رہے حضرت یہانتک کہ فرمایا آپ نے کہ وصیت کر تو ساتھ تہائی مال کے اور تہائی بھی بہت ہے ابو عبد الرحمان نے کہا پس مستحب جانتے ہین یہ کہ کم کیا جاوے تہائی سے بھی واسطے فرمانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تہائی بھی بہت ہے اور اس باب مین ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے کہ سعد کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے کبیر اور روایت کی گئی ہے کثیر اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہین کہ تہائی سے زیادہ وصیت کرنی درست نہین اور کہتے ہین مستحب ہے یہ کہ کم کیا جاوے تہائی سے اور سفیان ثوری نے کہا کہتے تھے کہ وصیت مین چوتھائی سے پانچوان حصہ مستحب ہے

ف یعنی اگر کسی چیز مین وصیت کرنی ہو تو دو راتین بھی خالی نہ گذارے وصیت نامہ لکھکر اپنے پاس رکھے ۱۲

الی الربع دون الثلث ومن اوصی بالثلث فلم یترک شیئاً ولا یجوز له الا الثلث **باب ما جاء فی تلقین المریض عند الموت و**
الدعاء له عنده حدثنا ابو سلمة یحیی بن خلف البصری نا بشر بن المفضل عن عمارة بن غزیة عن یحیی بن عمارة عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی الله
علیه وسلم قال لقنوا موتاکم لا اله الا الله وفی الباب عن ابی هریرة وام سلمة وعائشة وجابر وسعدی المریة وهی امراة طلحة
بن عبید الله قال ابو عیسی حدیث ابی سعید حدیث غریب حسن صحیح حدثنا هناد نا ابو معاویة عن الاعمش عن شقیق
عن ام سلمة قالت قال لنا رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا حضرتم المریض او المیت فقولوا خیرا فان الملائکة یؤمنون علی ما
تقولون قالت فلما مات ابو سلمة اتیت النبی صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله ان ابا سلمة مات قال فقولی اللهم اغفر
لی وله واعقبنی منه عقبی حسنة قالت فقلت فاعقبنی الله منه من هو خیر منه رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ابو عیسی
شقیق هو ابن سلمة ابو وائل الاسدی قال ابو عیسی حدیث ام سلمة حدیث حسن صحیح وقد کان یستحب ان یلقن المریض عند الموت
قول لا اله الا الله وقال بعض اهل العلم اذا قال ذلک مرة فما لم یتکلم بعد ذلک فلا ینبغی ان یلقن ولا یکثر علیه فی هذا وروی
عن ابن المبارک انه لما حضرته الوفاة جعل رجل یلقنه لا اله الا الله واکثر علیه فقال له عبد الله اذا قلت مرة فانا علی ذلک
ما لم اتکلم بکلام وانما معنی قول عبد الله انما اراد ما روی عن النبی صلی الله علیه وسلم من کان آخر قوله لا اله الا الله دخل الجنة
باب ما جاء فی التشدید عند الموت حدثنا قتیبة نا اللیث عن ابن الهاد عن موسی بن سرجس عن القاسم بن محمد عن
عائشة انها قالت رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو بالموت وعنده قدح فیه ماء وهو یدخل یده فی القدح ثم یمسح وجهه
بالماء ثم یقول اللهم اعنی علی غمرات الموت او سکرات الموت

اور تہائی سے چوتھائی مستحب ہے اور جسنے وصیت کی ساتھ تہائی کے تو نہ چھوڑی اُسنے کوئی چیز اور نہیں جائز تھا واسطے اُسکے مگر ثلث **باب** بیمار
کو مرنے کے وقت تلقین[ف] کرنے اور اُسکے واسطے دعا کرنے کے بیان میں **حدیث** بیان کی ہمسے ابو سلمہ یحییٰ بن خلف بصری نے اُسنے کہا خبر دی
ہمکو بشر بن مفضل نے عمارہ بن غزیہ سے اُسنے روایت کی یحییٰ بن عمارہ سے اُسنے ابی سعید خدری سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا
کہ تلقین کرو اُن شخصوں کو کہ قریب مرنے کے ہیں کلمہ لا الٰہ الا اللہ اور اس باب میں ابی ہریرہ اور ام سلمہ اور عائشہ اور جابر اور سعدی مریہ سے بھی
روایت ہے اور وہ عورت ہے طلحہ بن عبید اللہ کی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث** بیان کی ہمکو ہناد نے اُسنے کہا خبر دی
ہمکو ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے شقیق سے اُسنے ام سلمہ سے کہ ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسوقت حاضر ہو تم پاس بیمار کے یا قریب
المرگ[۲] کے پس کہو اچھی بات کیونکہ فرشتے کہتے ہیں آمین اُس چیز پر کہ تم کہتے ہو اُسنے کہا سو جب مرے ابو سلمہ تو آئی میں پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
پس کہا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو سلمہ (میرا خاوند) مرگیا فرمایا آپنے پس کہہ تو الٰہی بخشدے مجھکو اور اُسکو اور بدلا دے مجھکو بدلا دینا بہتر ام سلمہ
نے کہا سو میں نے یہ دعا پڑھی سو بدلا دیا مجھکو اللہ نے اُسکی طرف سے وہ شخص کہ بہتر ہے اُس سے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا ابو عیسیٰ نے
شقیق وہ ابن سلمہ ابو وائل اسدی ہے کہا ابو عیسیٰ نے ام سلمہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق تھا مستحب کہا جاتا یہ کہ تلقین کیا جاوے بیمار کو وقت مرنے کے
کلمہ لا الٰہ الا اللہ کا اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جب کہے بیمار اسکو ایک بار پس جبتک کہ نہ کلام کرے پیچھے اُسکے اور تو نہیں لائق ہے یہ کہ تلقین کیا
جاوے دوسری بار اور نہ زیادتی کی جاوے اُسپر تلقین میں اور ابن مبارک سے مروی ہے کہ جب حاضر ہوئی اُسکو موت تو ایک مرد اُسکو
تلقین کرنے لگا کلمہ لا الٰہ الا اللہ کا اور بہت بار تلقین کی سو عبد اللہ نے اُسکو کہا کہ جب میں ایک بار کہوں تو میں اوپر اُسکے ہوں جبتک کہ میں
اور کوئی کلام نکروں اور سوا اسکے نہیں معنی قول عبد اللہ کا یہ ہے کہ اُسنے ارادہ کی وہ حدیث جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جسکا آخری کلام
ہووے لا الٰہ الا اللہ تو داخل ہوگا وہ بہشت میں **باب** جان کندنی کی سختی اور موت کی شدت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے
کہا خبر دی ہمکو لیث نے ابن الہاد سے اُسنے روایت کی موسیٰ بن سرجس سے اُسنے قاسم بن محمد سے اُسنے عائشہ سے کہ میں نے حضرت کو دیکھا اور وہ تھے حالت وفات میں
اور نزدیک آپکے پیالہ تھا کہ اُسمیں پانی تھا اور ڈالتے تھے اپنا ہاتھ پیالہ میں پھر پھیرتے تھے اپنے منہ پر پھر فرماتے یا الٰہی مدد کر تو میری اوپر دفع کرنے سختی موت کے یا فرمایا شدت

ف تلقین کے معنے ہیں سمجھانا اور یہاں مراد پڑھنا ہے اس کلمہ کا روبرو قریب المرگ کے تاکہ وہ بھی سنکر پڑھے اور حکم نہ کرے اسکو پڑھنے کا اس لیے کہ شاید انکار کر بیٹھے
اور جمہور علماء کے نزدیک یہ تلقین مستحب ہے ۱۲ ع ۲ مراد میت سے یا تو حکمی میت ہے یعنی قریب المرگ اور یا حقیقی میت ہے اور کہو بھلائی یعنی دعا کرو اپنے لیے
اچھی اور بیمار کے لیے شفا کی اور میت کے لیے مغفرت کی ۱۲ ع

قال ابو عیسیٰ هذا الحديث غريب حدثنا الحسن بن الصباح البزار نا مبشر بن اسمعيل الحلبي عن عبد الرحمن بن العلاء عن ابيه عن ابن عمر عن عائشة قالت ما اغبط احدا بهون موت بعد الذي رايت من شدة موت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وسالت ابا زرعة عن هذا الحديث قلت له من عبد الرحمن بن العلاء قال هو ابن العلاء بن اللجلاج وانما اعرفه من هذا الوجه **باب** حدثنا ابن بشار نا يحيى بن سعيد عن المثنى بن سعيد عن قتادة عن عبد الله بن بريدة عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المؤمن يموت بعرق الجبين وفي الباب عن ابن مسعود قال ابو عيسى هذا حديث حسن وقال بعض اهل الحديث لا نعرف لقتادة سماعا من عبد الله بن بريدة **باب** حدثنا عبد الله بن ابي زياد وهارون بن عبد الله البزار البغدادي قالا نا سيار بن حاتم نا جعفر بن سليمان عن ثابت عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل على شاب وهو بالموت فقال كيف تجدك قال والله يا رسول الله اني ارجو الله واني اخاف ذنوبي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يجتمعان في قلب عبد في مثل هذا الموطن الا اعطاه الله ما يرجو وآمنه مما يخاف قال ابو عيسى هذا حديث غريب وقد روى بعضهم هذا الحديث عن ثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا **باب** ما جاء في كراهية النعي حدثنا احمد بن منيع نا عبد القدوس بن بكر بن خنيس نا حبيب بن سالم العبسي عن بلال بن يحيى العبسي عن حذيفة قال اذا مت فلا تؤذنوا بي احدا اني اخاف ان يكون نعيا اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عن النعي هذا حديث حسن حدثنا محمد بن حميد الرازي نا حكام بن سلم وهارون بن المغيرة عن عنبسة عن ابي حمزة عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اياكم والنعي فان النعي من عمل الجاهلية قال عبد الله والنعي اذان بالميت وفي الباب عن حذيفة

موت کی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے **حدیث** بیان کی ہمسے حسن بن صباح بزار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مبشر بن اسمٰعیل حلبی نے عبد الرحمان بن علاء سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے عائشہ رض سے کہا کہ نہیں آرزو کرتی مین کسی کو ساتھ آسانی موت کے بعد اسکے کہ دیکھی مین نے سختی وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اور سوال کیا مین نے ابازرعہ کو اس حدیث سے کہ عبد الرحمان بن علاء کون ہی کہا وہ بیٹا علاء بن لجلاج کا ہی اور سوا اسکے نہیں کہ پہچانتے ہین ہم اسکو اسیوجہ سے **باب** **حدیث** بیان کی ہمسے ابن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن سعید نے مثنیٰ بن سعید سے اُسنے روایت کی قتادہ سے اُسنے عبد اللہ بن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کہ مومن مرتا ہی ساتھ پسینے پیشانی کے اور اس باب مین ابن مسعود سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی۔ اور بعض اہل حدیث کہتے ہین کہ نہین پہچانتے ہم واسطے قتادہ کے سماع عبد اللہ بن بریدہ سے **حدیث** بیان کی ہمسے عبد اللہ بن ابی زیاد اور ہارون بن عبد اللہ بزار بغدادی نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو سیار بن حاتم نے جعفر بن سلیمان سے اُسنے ثابت سے اُسنے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے ایک جوان پر اور وہ قریب المرگ تھا پس فرمایا حضرت نے کسطرح پاتا ہی تو اپنے کو یعنی کسطرح پاتا ہی آیا رحمت کی امید ہی یا اُسکے خوف سے ترسناک ہی اُسنے کہا قسم ہی خدا کی یا رسول اللہ تحقیق مین امید رکھتا ہون اللہ سے یعنی اُسکی رحمت کا امیدوار ہون اور باوجود اسکے تحقیق مین ڈرتا ہون گناہون اپنے سے سو حضرت نے فرمایا کہ نہین جمع ہوتی خوف اور امید بندے کے دل مین مانند اس وقت کے مگر کہ دیتا ہی اُسکو اللہ تعالیٰ وہ چیز کہ امید رکھتا ہی یعنی رحمت اپنی اور امن مین رکھتا ہی اُسکو اُس چیز سے کہ ڈرتا ہی یعنی عذاب سے کہا ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث غریب ہی اور تحقیق روایت کی بعض نے یہ حدیث ثابت سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل **باب** موت کی خبر دینی مکروہ ہی **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد القدوس بن بکر بن خنیس سے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حبیب بن سالم نے بلال بن یحییٰ عبسی سے اُسنے روایت کی حذیفہ سے کہا کہ جب مین مر جاؤن تو نہ خبر دو کسی کو ساتھ میرے پس تحقیق مین خوف کرتا ہون یہ کہ ہووے نعی اور تحقیق مین نے سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع کرتے تھے نعی سے یعنی موت کی خبر دینے سے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن حمید رازی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حکام بن سلم اور ہارون بن مغیرہ نے عنبسہ سے اُسنے روایت کی ابی حمزہ سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچو تم موت کی خبر دینے سے کہ موت کی خبر دینی عمل جاہلیت سے ہی عبد اللہ نے کہا کہ نعی کا معنی پکارنا ہی ساتھ میت کے اور اس باب مین حذیفہ سے بھی روایت ہے

ف۱ یعنی اول مین آرزو کرتی تھی کہ موت آسان ہو اور جان کندنی کی سختی نہو سو جب مین نے حضرت کی موت کی سختی دیکھی تو وہ آرزو نرہی اور اعتقاد کیا مین نے کہ بھلائی سختی موت مین ہی نہ آسانی موت مین ۱۲ ع ف۲ اور بعض کہتے ہین کہ یہ کنایہ ہی جان کندنی کی شدت سے کہ اسکے سبب سے گناہ جھڑتے ہین اور درجے بلند ہوتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ موت کے وقت پسینا آنا علامت ہی بھلائی کی اور بعضے کہتے ہین کہ مومن پر موت کی شدت نہین ہوتی سوائے تر پیشانی کے ۱۲ ف۳ مراد اس وقت سکرات موت کا ہی یا وہ اوقات ہین جنمین کہ آدمی موت کے کنارے ہوتا ہی جیسے کہ لڑائی کا وقت

حدثنا سعید بن عبد الرحمن المخزومی نا عبد اللہ بن الولید العدنی عن سفیان الثوری عن ابی حمزۃ عن ابراهیم عن علقمۃ عن عبد اللہ نحوہ ولم یرفعه ولم یذکر فیه والنعی اذان بالمیت وهذا اصح من حدیث عنبسۃ عن ابی حمزۃ وابو حمزۃ هو میمون الاعور ولیس هو بالقوی عند اهل الحدیث قال ابو عیسی حدیث عبد اللہ حدیث غریب وقد کره بعض اهل العلم النعی والنعی عندهم ان ینادی فی الناس بان فلانا مات لیشهدوا جنازته وقال بعض اهل العلم لا باس بان یعلم الرجل قرابته واخوته وروی عن ابراهیم انه قال لا باس بان یعلم الرجل قرابته **باب** ما جاء ان الصبر فی الصدمة الاولی **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن سعد بن سنان عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ وسلم قال الصبر فی الصدمة الاولی **قال** ابو عیسی هذا حدیث غریب من هذا الوجه **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر عن شعبة عن ثابت البنانی عن انس بن مالك ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال الصبر عند الصدمة الاولی **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی تقبیل المیت **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدی نا سفیان عن عاصم بن عبید اللہ عن القاسم بن محمد عن عائشة ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قبّل عثمان بن مظعون وهو میت وهو یبکی او قال عیناه تذرفان وفی الباب عن ابن عباس وجابر وعائشة قالوا ان ابا بکر قبّل النبی صلی اللہ علیه وسلم وهو میت **قال** ابو عیسی حدیث عائشة حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی غسل المیت **حدثنا** احمد بن منیع نا هشیم نا خالد ومنصور وهشام فاما خالد وهشام فقالا عن محمد وحفصة وقال منصور عن محمد عن ام عطیة قالت توفیت احدی بنات النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال اغسلنها وترا ثلثا او خمسا او اکثر من ذلك ان رأیتن واغسلنها بماء وسدر واجعلن فی الاخرة کافورا او شیئا من کافور فاذا فرغتن فاذنّنی فلما فرغنا اذنّاه فالقی الینا حقوه فقال اشعرنها به قال هشیم وفی حدیث

حدیث بیان کی ہمسے سعید بن عبد الرحمان مخزومی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن ولید عدنی نے سفیان ثوری سے اُسنے روایت کی ابی حمزہ سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہ سے مثل اُسکے اور نہیں مرفوع کیا اُسکو اور نہیں ذکر کیا بیچ اُسکے یہ کہ نعی پکارنا ہے ساتھ میت کے اور یہ بہت صحیح ہے حدیث عنبسہ سے جو ابی حمزہ سے روایت کی ہے اور ابو حمزہ وہ میمون اعور ہے اور نہیں ہے وہ قوی نزدیک اہل حدیث کے کہا ابو عیسیٰ نے عبد اللہ کی حدیث غریب ہے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ نعی مکروہ ہے اور نعی اُنکے نزدیک یہ ہے کہ پکارا جاوے لوگوں میں بلند آواز سے کہ فلاں شخص مرگیا ہے تاکہ حاضر ہوویں اُسکے جنازے میں اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ نہیں کوئی ڈر ساتھ اُسکے کہ خبر کرے مرد اپنے قرابت والوں کو اور اپنے بھائیوں کو اور ابراہیم سے مروی ہے کہا کہ نہیں ڈر ساتھ اُسکے کہ خبر کرے مرد اپنے قرابت والوں کو **باب** نہیں اعتبار صبر کا مگر نزدیک صدمہ پہلے کے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو لیث نے یزید بن ابی حبیب سے اُسنے روایت کی سعد بن سنان سے اُسنے انس سے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ صبر بیچ صدمہ پہلے کے ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اِس طریق سے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمکو محمد بن جعفر نے شعبہ سے اُسنے ثابت بنانی سے اُسنے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ صبر وقت پہلے صدمہ کے ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** مردہ کے بوسہ لینے اور چومنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمٰن بن مہدی نے اُسنے کہا خبر دی سفیان نے عاصم بن عبید اللہ سے اُسنے روایت کی قاسم بن محمد سے اُسنے عائشہ سے کہ نبی صلعم نے چوما عثمان بن مظعون کا اِس حالت میں کہ وہ مردہ تھا اور آپ روتے تھے یا کہا کہ آپکے آنسو جاری تھے اور اِس باب میں ابن عباس اور جابر اور عائشہ سے بھی روایت ہے کہا انھوں نے کہ تحقیق ابو بکر صدیق رضی نے چوما نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اِس حالت میں کہ آپ مردہ تھے کہا ابو عیسیٰ نے عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** میت کے غسل دینے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ہشیم نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو خالد اور منصور اور ہشام نے ولیکن خالد اور ہشام نے تو روایت کی محمد سے اور حفصہ سے اور منصور نے روایت کی محمد سے اُسنے ام عطیہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک بیٹی کا انتقال ہوا سو حضرت نے ہمکو فرمایا کہ نہلاؤ اُسکو تین بار یا پانچ بار یا زیادہ اِس سے اگر دیکھو تم یہ مناسب یعنی اگر احتیاج ہو اور نہلاؤ اُنکو ساتھ پانی اور بیری کی پتیوں کے اور ڈالو اخیر بار میں کافور یا فرمایا کہ کوئی چیز کافور سے سو جبکہ فارغ ہو تم تو خبر کرو مجکو سو جب کہ ہم فارغ ہوئیں تو خبر کی ہمنے آپ کو سو ڈالا آپ نے طرف ہماری تہبند اپنا پھر فرمایا کہ بدن سے لگا دو اِس تہبند کو ہشیم نے کہا اور بیچ حدیث

ف یہ لفظ او کا اسمیں ترتیب کے واسطے ہے تخییر کے واسطے نہیں اسلیے کہ اگر پاک ہو جاوے پہلے غسل میں تو مستحب ہے تین بار نہلانا اور مکروہ ہے تجاوز کرنا اُس سے اور اگر پاک ہو دو یا تین بار میں تو مستحب ہے پانچ بار اور لا سات بار حاصل یہ ہے کہ اصل مقصود پاک کرنا ہے مگر مستحب ہے کہ طاق ہو تین بار اور اگر زیادہ کی حاجت ہو تو پانچ بار غسل دیوے اور زیادہ حاجت ہو تو سات بار ۱۲ ف مہاجرین میں سے پہلے انتقال مدینہ میں عثمان ہی کا ہوا ہے حضرت نے انکی قبر پر پتھر رکھا نشان کیلیے اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے مسلمان کو بوسہ دینا اور اُسپر رونا اور آنسو بہانا جائز ہے ۱۲ ف یعنی پانی میں بیری کی پتی جوش کر دو اور اُس سے نہلاؤ کہ اُس سے پاکی اور ستھرائی خوب حاصل ہوتی ہے ۱۲ ف یعنی پانی میں کافور ملا کر اُس سے نہلاؤ جیسے کہ جمہور کہتے ہیں اور کوئی کہتے ہیں کہ کافور خوشبو میں ڈالے یعنی بعد خشک ہونے بدن کے لگا دے ۱۲ ابن ہمام

غير هولاء ولا ادرى ولعل هشاما منهم قالت وضفرنا شعرها ثلثة قرون قال هشيم اظنه قال فالقيناها خلفها قال هشيم فحدثنا خالد من بين القوم عن حفصة ومحمد عن ام عطية قالت وقال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ابدأن بميامنها ومواضع الوضوء وفي الباب عن ام سليم **قال** ابو عيسى حديث ام عطية حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم وقد روى عن ابراهيم النخعي انه قال غسل الميت كالغسل من الجنابة وقال مالك بن انس ليس لغسل الميت عندنا حد مؤقت وليس لذلك صفة معلومة ولكن يطهر قال الشافعي انما قال مالك قولا مجملا يغسل وينقى واذا انقى الميت بماء القراح او ماء غيره اجزأ ذلك من غسله ولكن احب الي ان يغسل ثلثا فصاعدا لا يقصر عن ثلث لما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اغسلنها ثلثا او خمسا وان انقوا في اقل من ثلث مرات اجزأ ولا يرى ان قول النبي صلى الله عليه وسلم انما هو على معنى الانقاء ثلثا او خمسا ولم يوقت وكذلك قال الفقهاء وهم اعلم بمعاني الحديث وقال احمد واسحاق وتكون الغسلات بماء وسدر ويكون في الاخرة شيء من الكافور

باب ماجاء في المسك للميت **حدثنا** سفيان بن وكيع نا ابي عن شعبة عن خليد بن جعفر عن ابي نضرة عن ابي سعيد الخدري ان النبي صلى الله عليه وسلم سئل عن المسك فقال هو اطيب طيبكم **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داود وشبابة قالا نا شعبة عن خليد بن جعفر نحوه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم وهو قول احمد واسحاق وقد كره بعض اهل العلم المسك للميت وقد رواه المستمر بن الريان ايضا عن ابي نضرة عن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال علي قال يحيى بن سعيد المستمر بن الريان ثقة وخليد بن جعفر ثقة **باب** ماجاء في الغسل من غسل الميت

غیر ان لوگوں کے اور شاید کہ ہشام بھی انہیں میں سے ہو کہ ام عطیہ نے کہا پس گوندھیں ہم نے بال انکے کی تین چوٹیاں (ہشیم نے کہا گمان کرتا ہوں میں کہ انہوں نے کہا) پھر ڈالا ہم نے انکو انکے پیچھے ہشیم نے کہا پس حدیث بیان کی ہمسے خالد نے قوم میں سے حفصہ کے اور محمد سے اسنے روایت کی ام عطیہ سے کہا کہ فرمایا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شروع کرو غسل دینا اسکی داہنی طرفوں سے اور وضو کی جگہوں سے آور اس باب میں ام سلیم سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے کہ ام عطیہ کی حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک اہل علم کے آور ابراہیم نخعی سے مروی ہی کہ مردے کا غسل دینا غسل جنابت کی طرح ہی اور مالک بن انس نے کہا کہ نہیں واسطے غسل میت کے نزدیک ہمارے کوئی حد معین اور نہیں اسکے واسطے کوئی صفت معلوم لیکن پاک کیا جاوے جہاں تک کہ حاجت ہو امام شافعی نے کہا کہ مالک نے یہ قول محض مجمل کہا ہی کہ غسل دیا جاوے اور پاک کیا جاوے اور جبکہ پاک کی جاوے میت ساتھ پانی خالص اور پانی غیر کے تو کفایت کرتا ہی یہ غسل اسکے سے ولیکن بہت پسند نزدیک میرے یہ ہی کہ غسل دیا جاوے تین بار یس زیادہ نہ کم کیا جاوے تین بار سے واسطے اسکے جو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہلاؤ اسکو تین بار یا پانچ بار اور اگر تین بار سے کم میں صاف پاک ہو جاوے تو یہ بھی کفایت کرتا ہی اور نہیں دیکھتا میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول صرف معنے انقا میں ہی تین بار ہو یا پانچ بار ہو اور کوئی عدد مقرر نہیں کیا اور اسی طرح کہا ہی فقہا نے اور وہ زیادہ تر جاننے والے ہیں ساتھ معانی حدیث کے اور احمد اور اسحاق نے کہا کہ ہوں کل باریاں غسل کی ساتھ پانی اور بیر کے پتوں کے اور ہو بیچ اخیر بار کے کوئی چیز کافور سے

باب مردے کو مشک لگانے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے سفیان بن وکیع نے اسنے کہا خبر دی ہمکو باپ میرے نے شعبہ سے اسنے روایت کی خلید بن جعفر سے اسنے ابی نضرہ سے اسنے ابی سعید خدری سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے مشک لگانے سے پس فرمایا کہ وہ زیادہ تر خوشبو دار ہی تمہاری خوشبو سے **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اسنے کہا خبر دی ہمکو ابو داؤد اور شبابہ نے ان دونوں نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے خلید بن جعفر سے مثل اسکے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک اہل علم کے اور یہی ہی قول احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ مردے کو مشک لگانی مکروہ ہی اور تحقیق روایت کیا ہی اسکو مستمر بن ریان نے بھی ابی نضرہ سے اسنے ابی سعید رض سے اسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ کہا علی نے یحیےٰ بن سعید نے کہا کہ مستمر بن ریان ثقہ ہی اور خلید بن جعفر بھی ثقہ ہی۔

باب مردے کے غسل دینے سے نہانے کا بیان

ف۱ مشک اور کافور لگانے کا یہ فائدہ ہی کہ اس سے مردہ جلدی نہیں بگڑتا اور دفع ہوتے ہیں اس سے جانور موذی ۱۲ ف۲ جو شخص کہ مردے کو غسل دے اور اسکو نہلاوے تو اسپر نہانا جمہور علماء کے نزدیک واجب نہیں لیکن امام شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ رحمہم اللہ کہتے ہیں کہ مستحب ہی کہ جب نہلانے والا مردے کو غسل دے چکے تو بعد اسکے خود بھی نہاوے اور بعضے کہتے ہیں کہ غسل دینے والے پر نہانا واجب ہی اور بعضے کہتے ہیں کہ وضو واجب ہی ۱۲

حدثنا محمد بن عبد الملك بن ابی الشوارب نا عبد العزيز بن المختار عن سهيل بن ابی صالح عن ابيه عن ابی هريرة عن النبی صلى الله عليه وسلم قال من غسله الغسل ومن حمله الوضوء يعنی الميت وفی الباب عن علی وعائشة **قال** ابو عيسى حديث ابی هريرة حديث حسن وقد روی عن ابی هريرة موقوفا وقد اختلف اهل العلم فی الذی يغسل الميت فقال بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلى الله عليه وسلم وغيرهم اذا غسل ميتا فعليه الغسل وقال بعضهم عليه الوضوء وقال مالك بن انس استحب الغسل من غسل الميت ولا اری ذلك واجبا وهكذا قال الشافعی وقال احمد من غسل ميتا ارجو ان لا يجب عليه الغسل واما الوضوء فاقل ما قيل فيه وقال اسحاق لا بد من الوضوء وقد روی عن عبد الله ابن المبارك انه قال لا يغتسل ولا يتوضأ من غسل ولا يتوضأ من غسل الميت **باب** ماجاء ما يستحب من الاكفان **حدثنا** قتيبة نا بشر بن المفضل عن عبد الله بن عثمان بن خثيم عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البسوا من ثيابكم البياض فانها من خير ثيابكم وكفنوا فيها موتاكم وفی الباب عن سمرة وابن عمر وعائشة **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح وهو الذی يستحبه اهل العلم وقال ابن المبارك احب الی ان يكفن فی ثيابه الذی كان يصلی فيها وقال احمد واسحاق احب الثياب الينا ان يكفن فيها البياض ويستحب حسن الكفن **باب** منه **حدثنا** محمد بن بشار نا عمر بن يونس نا عكرمة بن عمار عن هشام بن حسان عن محمد بن سيرين عن ابی قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ولی احدكم اخاه فليحسن كفنه وفيه عن جابر **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن غريب وقال ابن المبارك قال سلام بن ابی مطيع وفی قوله وليحسن احدكم كفن اخيه قال هو الصفا وليس بالمرتفع

باب ماجاء فی كم كفن النبی صلى الله عليه وسلم

حدیث بیان کی ہمسے محمد بن عبد الملک بن ابی شوارب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد العزیز بن مختار نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردے کے نہلانے سے نہانا آتا ہے اور اُسکے اُٹھانے سے وضو آتا ہے اور اس باب میں علی اور عائشہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ کی حدیث حسن ہے اور ابو ہریرہ سے موقوف بھی مروی ہے اور اہل علم کو مردے کے غسل دینے والے میں اختلاف ہے کہ نہا دے یا نہیں سو بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ جب کوئی میت کو غسل دیوے تو اُسپر غسل ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ اُسپر وضو ہے اور مالک بن انس کہتے ہیں کہ مردے کے غسل دینے سے نہانا مستحب ہے اور میں اسکو واجب نہیں جانتا۔ اور اسی طرح کہا شافعی اور احمد نے کہ جو کوئی میت کو غسل دے امید کرتا ہوں میں یہ کہ نہ واجب ہو اُسپر غسل اور لیکن وضو پس اقل اُس چیز کا جو کہا گیا ہے بیچ اسکے اور اسحاق نے کہا کہ وضو کرنا ضرور ہے اور عبد اللہ بن مبارک سے مروی ہے کہ نہ نہا دے اور نہ وضو کرے نہلانے میت کے سے **باب** وہ چیز کہ مستحب ہے کفن سے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو بشر بن مفضل نے عبد اللہ بن عثمان بن خثیم سے اُسنے روایت کی سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہنو تم سفید کپڑے اسواسطے کہ وہ بہتر ہیں کپڑوں تمہارے میں اور کفناؤ سفید کپڑوں میں اپنے مردوں کو اور اس باب میں ابن عمر اور سمرہ اور عائشہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی کو مستحب کہتے ہیں اہل علم اور ابن مبارک نے کہا کہ بہت پیارا طرف میرے یہ ہے کہ کفن دیا جاوے بیچ اُن کپڑوں کے کہ پڑھتا تھا نماز بیچ اُنکے اور احمد اور اسحاق نے کہا کہ بہت پسند کپڑوں سے نزدیک ہمارے کفن دینے کے لیے سفید کپڑے ہیں اور مستحب ہے بہتر کفن **باب** - **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عمر بن یونس نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عکرمہ بن عمار نے ہشام بن حسان سے اُسنے روایت کی محمد بن سیرین سے اُسنے ابی قتادہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب متولی ہو ایک تمہارا بھائی اپنے کا تو چاہیے کہ اچھا دے کفن اُسکو اور اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابن مبارک نے کہا کہ سلام ابن ابی مطیع نے کہا بیچ تفسیر قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور چاہیے کہ اچھا دے ایک تمہارا کفن بھائی اپنے کو کہا کہ مراد اُس سے صفا اور پاکیزہ کپڑا ہے اور نہیں مراد وہ کپڑا جو زیادہ ہو قیمت میں **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم کتنے کپڑوں میں دفن کیے گئے

سلہ ابن ہمام نے کہا کہ افضل سفید کپڑا ہے اور مضائقہ نہیں چادریں اور کتان کی واسطے کفن کے اور عورت کو ریشمی اور زعفرانی اور سرخ کپڑے میں کفن دینا جائز ہے کہ وہ اسکو زندگی میں جائز تھے ۱۲ سلہ ابن عدی کی روایت میں ہے کہ اچھا دو کفن اپنے مردوں کو کہ وہ ملاقات کرتے ہیں آپس میں قبروں اپنی میں اور کفن اچھا یہ ہے کہ پورا ہو اور لطیف سفید ہو بغیر اسراف کے پس اچھے سے وہ مکلف مراد نہیں جو لوگ براہ تکبر اور ناموری کے دیتے ہیں کہ وہ مطلق حرام ہے اور بھاری قیمت والا کپڑا بھی شرع میں حرام ہے کہ اُسمیں مال ضائع ہوتا ہے اور نیا کپڑا اور دھولا ہوا برابر ہے ۱۲

حدثنا قتیبة نا حفص بن غیاث عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت کفن النبی صلی الله علیه وسلم فی ثلثة اثواب بیض یمانیة لیس فیها قمیص ولا عمامة قال فذکروا لعائشة قولهم فی ثوبین وبرد حبرة فقالت قد اتی بالبرد ولکنهم ردوه ولم یکفنوه فیه **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابن ابی عمر نا بشر بن السری عن زائدة عن عبد الله بن محمد بن عقیل عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کفن حمزة بن عبد المطلب فی نمرة فی ثوب واحد وفی الباب عن علی وابن عباس وعبد الله بن مغفل وابن عمر **قال** ابو عیسی حدیث عائشة حدیث حسن صحیح وقد روی فی کفن النبی صلی الله علیه وسلم روایات مختلفة وحدیث عائشة اصح الاحادیث التی رویت فی کفن النبی صلی الله علیه وسلم والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم وقال سفیان الثوری یکفن الرجل فی ثلثة اثواب ان شئت فی قمیص ولفافتین وان شئت فی ثلث لفائف ویجزئ ثوب واحد ان لم یجد والثوبین والثوبان یجزیان والثلثة لمن وجد واحب الیهم وهو قول الشافعی واحمد واسحاق قالوا تکفن المرأة فی خمسة اثواب **باب** ماجاء فی الطعام یصنع لاهل المیت **حدثنا** احمد بن منیع وعلی بن حجر قالا نا سفیان بن عیینة عن جعفر بن خالد عن ابیه عن عبد الله بن جعفر قال لما جاء نعی جعفر قال النبی صلی الله علیه وسلم اصنعوا لاهل جعفر طعاما فانه قد جاءهم ما یشغلهم **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن وقد کان بعض اهل العلم یستحب ان یوجه الی اهل المیت بشیء لشغلهم بالمصیبة

حدیث بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حفص بن غیاث نے ہشام بن عروہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رضہ سے کہا کہ تحقیق کفن دیے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ تین کپڑوں سفید یمانیہ کے نہ تھا انمیں کرتا اور نہ پگڑی[1] کہا پس ذکر کیا لوگوں نے واسطے عائشہ کے قول انکا کہ کفنائے گئے آپ بیچ دو کپڑوں کے اور ایک چادر حاشیہ دار کے پس عائشہ رضہ نے کہا کہ لائے گئے ساتھ چادر کے ولیکن اصحاب نے پھیر دیا اُسکو اور نہ کفنایا آپ کو اسمیں۔ کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو بشر بن سری نے زائدہ سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے اُسنے روایت کی جابر بن عبد اللہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلعم نے حمزہ بن عبد المطلب کو کفن دیا ایک کملی میں اور اس باب میں علی اور ابن عباس اور عبد اللہ بن مغفل اور ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے عائشہ رضہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن میں روایتیں مختلفہ اور عائشہ رضہ کی حدیث زیادہ تر صحیح ہے سب روایتوں میں جو حضرتؐ کے کفن میں روایت کی گئیں ہیں اور عمل اسپر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اور سفیان ثوری نے کہا کہ کفن دیا جاوے مرد بیچ تین کپڑوں کے اگر چاہے تو کفن دے بیچ کرتے اور دو لفافوں کے اور اگر چاہے تو کفن دے بیچ تین لفافوں کے اور کفایت کرتا ہے ایک کپڑا بھی اگر نہ پاوے اور دو کپڑے اور دو کپڑے بھی کفایت کرتے ہیں اور اگر تین کپڑے پاویں تو زیادہ پیارے ہیں طرف انکے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہتے ہیں کہ کفن دی جاوے عورت پانچ کپڑوں میں **باب** میت والوں کے واسطے کھانا تیار کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع اور علی بن حجر نے ان دونوں نے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے جعفر بن خالد سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ بن جعفر سے کہا کہ جبکہ آئی خبر جعفر کے مرنے کی تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے لپنے اہل بیت کو کہ تیار کرو واسطے لوگوں جعفر کے کھانا پس تحقیق آئی اُنکے پاس وہ چیز کہ باز رکھتی ہے اُنکو کھانا پکانے سے یعنی خبر جعفر کے مرنے کی[2] کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے۔ اور تحقیق تھے بعض اہل علم مستحب رکھتے یہ کہ بھیجی جاوے طرف اہل میت کے کوئی چیز واسطے مشغول ہونے اُنکے کے ساتھ مصیبت کے

---

[1] معنے اسکا یہ ہے کہ حضرتؐ کے کفن میں کرتا اور عمامہ بالکل نہ تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ کرتا اور عمامہ تین کپڑوں میں نہ تھے بلکہ سوائے تین کپڑوں کے تھے مگر صحیح معنی اول ہے اور اس مسئلے میں علما کو اختلاف ہے امام شافعی اور مالک اور احمد کہتے ہیں کہ مستحب ہے کہ فقط تین لفافے ہوں کرتا اور پگڑی اسمیں نہ ہو اور حنفیہ کہتے ہیں کہ تین کپڑے ہوں ازار یعنے لنگی اور قمیص یعنے کفنی اور لفافہ یعنے پوٹ کی چادر پس وہ اس حدیث میں یہ تاویل کرتے ہیں کہ سیا ہوا قمیص نہ تھا بغیر سیا تھا جسکو یہاں کفنی کہتے ہیں ۱۲ ع

[2] اس حدیث میں دلیل ہے کہ مستحب ہے ہمسایوں اور قرابتیوں کو کہ کھانا پکا کر اہل میت کے لیے بھیجیں ایک رات اور دن اور بعضے کہتے ہیں کہ تین دن تک بھی کھانا دینا درست ہے کہ تین دن تعزیت کے ہیں اور اہل مصیبت کے غیر بھی اس کھانے کو کھا دیں یا نہیں علما کہتے ہیں کہ جو تجہیز و تکفین میں مشغول ہو اسکو کھانا درست ہے اور اہل میت کو کھلانے کی تاکید کرے تاکہ وہ حیا کے سبب بھوکے نہ رہیں اور نوحہ کرنے والی عورتوں کیلیے کھانا پکانا حرام ہے اور اہل میت کو کھانا تیار کرنا واسطے لوگوں جمع شدہ کے بدعت ہے اور اگر یتیم یا غائب کا مال ہو تو وہ کھانا بالاتفاق حرام ہے ۱۲

وهو قول الشافعي وجعفر بن خالد هو ابن سارة وهو ثقة وقد روى عنه ابن جريج **باب** ما جاء في النهي عن ضرب الخدود وشق الجيوب عند المصيبة **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن سفيان قال حدثني زبيد الأيامي عن إبراهيم عن مسروق عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس منا من شق الجيوب وضرب الخدود ودعا بدعوة الجاهلية **قال** أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في كراهية النوح **حدثنا** أحمد بن منيع نا قران بن تمام ومروان بن معاوية ويزيد بن هارون عن سعيد بن عبيد الطائي عن علي بن ربيعة الأسدي قال مات رجل من الأنصار يقال له قرظة بن كعب فنيح عليه فجاء المغيرة بن شعبة فصعد المنبر فحمد الله وأثنى عليه وقال ما بال النوح في الإسلام أما إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من نيح عليه عذب بما نيح عليه وفي الباب عن عمر وعلي وأبي موسى وقيس بن عاصم وأبي هريرة وجنادة بن مالك وأنس وأم عطية وسمرة وأبي مالك الأشعري **قال** أبو عيسى حديث المغيرة بن شعبة حديث غريب حسن صحيح **حدثنا** محمود بن غيلان نا أبو داود نا شعبة والمسعودي عن علقمة بن مرثد عن أبي الربيع عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أربع في أمتي من أمر الجاهلية لن يدعهن الناس النياحة والطعن في الأنساب والعدوى أَجْرَبَ بعيرٌ فأجرب مائة بعير من أجرب البعير الأول والأنواء مُطِرنا بنوء كذا وكذا **قال** أبو عيسى هذا حديث حسن **باب** ما جاء في كراهية البكاء على الميت **حدثنا** عبد الله بن أبي زياد نا يعقوب بن إبراهيم بن سعد نا أبي عن صالح بن كيسان عن الزهري عن سالم بن عبد الله عن أبيه قال قال عمر بن الخطاب قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الميت يُعَذَّبُ ببكاء أهله عليه وفي الباب عن ابن عمر وعمران بن حصين **قال** أبو عيسى حديث عمر حديث حسن صحيح وقد كره قوم من أهل العلم البكاء على الميت وقالوا الميت يعذب ببكاء أهله عليه

الاحساب

اور یہی ہے قول شافعی کا اور جعفر بن خالد وہ ابن سارہ ہیں اور وہ ثقہ ہیں روایت کی ان سے ابن جریج نے **باب** مصیبت کے وقت رخسارہ پیٹنا اور گریبان پھاڑنا منع ہے **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو یحییٰ بن سعید نے سفیان سے انہوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زبید ایامی نے ابراہیم سے انہوں نے روایت کی مسروق سے انہوں نے عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے یعنی ہمارے طریقے پر وہ شخص کہ پھاڑے گریبان اور پیٹے رخسارے اور پکارے پکارنا جاہلیت کا یعنی مرنے کے وقت نوحہ اور واویلا کرے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** میت پر نوحہ کرنا منع ہے **حدیث** بیان کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو قران بن تمام اور مروان بن معاویہ نے اور یزید بن ہارون نے سعید بن عبید طائی سے انہوں نے روایت کی علی بن ربیعہ اسدی سے کہا کہ مر گیا ایک مرد انصار سے کہ کہا جاتا تھا اسکو قرظہ بن کعب پس نوحہ کیا گیا اوپر اسکے سو مغیرہ بن شعبہ آئے اور منبر پر چڑھے پس تعریف کی اللہ کی اور ثنا کی اسپر اور کہا کیا حال ہے نوحہ کرنے کا بیچ اسلام کے خبردار ہو تحقیق میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ جسپر نوحہ کیا جاوے عذاب کیا جاتا ہے بسبب اس چیز کے کہ نوحہ کیا جاتا ہے اسپر اور اس باب میں علی اور عمر اور ابی موسیٰ اور قیس بن عاصم اور ابی ہریرہ اور جنادہ بن مالک اور انس اور ام عطیہ اور سمرہ اور ابی مالک اشعری سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے مغیرہ بن شعبہ کی حدیث حسن غریب صحیح **حدیث** بیان کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو ابو داؤد نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو شعبہ اور مسعودی نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے روایت کی ابی ربیع سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار چیزیں ہیں میری امت میں احکام جاہلیت سے کہ نہیں چھوڑینگے انکو یعنی اکثر لوگ نوحہ کرنا اور طعن کرنا نسب میں اور بیماری کا ایک سے دوسرے کو لگنا خارش ہوئی ایک اونٹ کو پس خارش ہوئی سو اونٹ کو پس کس نے خارش لگائی پہلے اونٹ کو اور پانی طلب کرنا ستاروں سے کہنا کہ مینہ برسایا گیا ہمپر بسبب فلانے ستارہ کے ایسا اور ایسا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے **باب** مردے پر رونا منع ہے **حدیث** بیان کی ہم سے عبداللہ بن ابی زیاد نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو میرے باپ نے صالح بن کیسان سے انہوں نے روایت کی زہری سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ عمر بن خطاب نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردہ البتہ عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے گھر والوں اسکے کے اسپر اور اس باب میں ابن عمر اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ مردے پر رونا مکروہ ہے اور کہتے ہیں کہ مردہ عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے گھر والوں کے اوپر اسکے

ف نوحہ کہتے ہیں رونے کو میت پر ساتھ آواز کے میت کی بھلائیاں بیان کر کر کہ ایسا تھا اور ایسا تھا اور اسی طرح حرام ہے رونا اور پیٹنا رخساروں کا اور پھاڑنا کپڑوں کا اور بکھیرنا بالوں کا اور منڈانا اور نوچنا بالوں کا اور منہ کو کالا کرنا اور مٹی سر پر ڈالنی وغیرہ سب حرام ہے بالاتفاق اسمیں کسی کو اختلاف نہیں ۱۲ فخ

وذهبوا الى هذا الحديث وقال ابن المبارك ارجو ان كان ينهاهم في حيوته ان لا يكون عليه من ذلك شئ **حدثنا** علي بن حجر نا محمد بن عمار قال حدثني اسيد بن ابي اسيد عن موسى بن ابي موسى الاشعري اخبره عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما من ميت يموت فيقوم باكيهم فيقول واجبلاه واسيداه او نحو ذلك الا وكل به ملكان يلهزانه اهكذا كنت **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن غريب **باب** ماجاء في الرخصة في البكاء على الميت **حدثنا** قتيبة نا مالك وثنا اسحاق بن موسى الانصاري نا معن نا مالك عن عبد الله بن ابي بكر وهو ابن محمد بن عمرو بن حزم عن ابيه عن عمرة انها اخبرته انها سمعت عائشة وذكر لها ان ابن عمر يقول ان الميت ليعذب ببكاء الحي فقالت عائشة غفر الله لابي عبد الرحمن اما انه لم يكذب ولكنه نسي او اخطاء انما مر رسول الله صلى الله عليه وسلم على يهودية يبكى عليها فقال انهم ليبكون عليها وانها لتعذب في قبرها **قال** ابو عيسى هذا حديث صحيح **حدثنا** قتيبة نا عباد بن عباد المهلبي عن محمد بن عمرو عن يحيى بن عبد الرحمن عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الميت يعذب ببكاء اهله عليه قال فقالت عائشة يرحمه الله لم يكذب ولكنه وهم انما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لرجل مات يهوديا ان الميت ليعذب وان اهله ليبكون عليه وفي الباب عن ابن عباس وقرظة بن كعب وابي هريرة وابن مسعود واسامة بن زيد **قال** ابو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن عائشة وقد ذهب بعض اهل العلم الى هذا وتاولوا هذه الاية ولا تزر وازرة وزر اخرى وهو قول الشافعي **حدثنا** علي بن خشرم نا عيسى بن يونس عن ابن ابي ليلى عن عطاء عن جابر بن عبد الله قال اخذ النبي صلى الله عليه وسلم بيد عبد الرحمن بن عوف فانطلق به الى ابنه ابراهيم فوجده يجود بنفسه فاخذه النبي صلى الله عليه وسلم فوضعه في حجره فبكى فقال له عبد الرحمن اتبكي اولم تكن نهيت

اد گئے ہین طرف اس حدیث کے اور ابن مبارک نے کہا کہ اگر منع کیا کرتا تھا انکو زندگی اپنی مین تو امید کرتا ہون مین کہ نہوگا اُسپر اس سے کچھ گناہ **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن عمار نے اسنے کہا حدیث بیان کی مجھسے اسید بن ابی اسید نے موسیٰ بن ابی موسیٰ اشعری سے اُسنے خبر دی اپنے باپ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین کوئی میت کہ مرے پس کھڑا ہووے رونے والا اُنمین سے اور کہے اے پہاڑ اور اے سردار اور مانند اسکے مگر کہ مقرر کرتا ہی اللہ تعالیٰ ساتھ میت کے دو فرشتے کہ مکّی مارتے ہین اُسکے سینے مین اور کہتے ہین کہ کیا ایسا ہی تھا تو کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہی **باب** مردے پر رونے کی اجازت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مالک نے اور حدیث بیان کی ہمسے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معن نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مالک نے عبد اللہ بن ابی بکر سے اور وہی محمد بن عمرو بن حزم ہی اُسنے روایت کی باپ سے اُسنے عمرہ سے اُسنے عائشہ سے ذکر کیا گیا واسطے اُسکے کہ ابن عمر کہتے ہین کہ مردہ البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونے زندہ کے سو عائشہ رض نے کہا کہ اللہ بخشے ابو عبد الرحمٰن کو کہ اُسنے جھوٹ نہین کہا ولیکن وہ بھول گیا یا چوک گیا سوا اسکے نہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک یہودی عورت پر کہ رویا جاتا تھا اوپر اُسکے سو فرمایا کہ اہل اُسکے روتے ہین اُسپر اور تحقیق وہ عذاب کی جاتی ہی اپنی قبر مین کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے۔ **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عباد بن عباد مہلبی نے محمد بن عمرو سے اور یحییٰ بن عبد الرحمان سے اُسنے روایت کی ابن عمر رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونے گھر والون اُسکے کے عائشہ رض نے کہا کہ رحم کرے اللہ اُسپر کہ اُسنے نہین جھوٹ کہا ولیکن وہم کیا سوا اسکے نہین کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے ایک مرد کے کہ مرا تھا یہودی کہ تحقیق مردہ البتہ عذاب کیا جاتا ہی اور اُسکے گھر والے روتے ہین اُسپر اور اس باب مین ابن عباس اور قرظہ بن کعب اور ابی ہریرہ اور ابن مسعود اور اُسامہ بن زید سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے اور عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہی اور عائشہ سے کئی طور پر مروی ہی اور بعض اہل علم کا مذہب یہی ہی اور دلیل پکڑی ہی انھون نے ساتھ آیت ولا تزر وازرة وزر اخرى کے یعنی نہین اُٹھاتا کوئی اُٹھانے والا بوجھ دوسرے کا اور یہی ہی قول شافعی کا **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن خشرم نے انھون نے کہا خبر دی ہمکو عیسیٰ بن یونس نے ابن ابی لیلیٰ سے اُسنے روایت کی عطا سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا کہ پکڑا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ عبد الرحمٰن بن عوف کا سو لیگئے اُسکو طرف بیٹے اپنے ابراہیم کے پس پایا اسکو حالت نزع مین سو لیا اسکو نبی صلعم نے اور رکھا اسکو اپنی گود مین اور روئے سو عبد الرحمٰن نے کہا کہ کیا آپ روتے ہین کیا نہین منع

ؔ علما کو اس مسئلے مین اختلاف ہی دس قول پر مگر حاصل اسکا یہ ہی کہ اگر میت سبب ہو اس گناہ کا یعنی وصیت کر جاوے نوحہ کرنے کی یا راضی ہو ساتھ اسکے تو اسکو اس رونے کے سبب عذاب ہوتا ہی اور جو اس سے انکار کرتا ہو یا بدون وصیت کے اُسپر روویں تو اُسپر کچھ عذاب نہین ہوتا اور یہی ہی مذہب جمہور کا اور یہ کہ وصیت سے عذاب ہوتا ہی اور بدون وصیت کے اسکو رنج ہوتا ہی خواہ نزع کے وقت ہو یا بعد موت کے ہو اور کافر ہو یا ایمان دار ہو اسمین برابر ہی ۱۲

عن البكاء فقال لا ولكن نهيت عن صوتين احمقين فاجرين صوت عند مصيبة خمش وجوه وشق جيوب ورنة شيطان وفي الحديث كلام اكثر من هذا
قال ابو عيسى هذا حديث حسن **باب** ما جاء في المشي امام الجنازة **حدثنا** قتيبة بن سعيد واحمد بن منيع واسحاق بن منصور
ومحمود بن غيلان قالوا نا سفيان بن عيينة عن الزهري عن سالم عن ابيه قال رايت النبي صلى الله عليه وسلم وابا بكر وعمر يمشون
امام الجنازة **حدثنا** الحسن بن علي الخلال نا عمرو بن عاصم نا همام عن منصور وبكر الكوفي وزياد وسفيان كلهم يذكر انه سمع
عن الزهري عن سالم بن عبد الله عن ابيه قال رايت النبي صلى الله عليه وسلم وابا بكر وعمر يمشون امام الجنازة **حدثنا** عبد
بن حميد نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهري قال كان النبي صلى الله عليه وسلم وابو بكر وعمر يمشون امام الجنازة قال الزهري واخبرني سالم
ان اباه كان يمشي امام الجنازة وفي الباب عن انس **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر هكذا روى ابن جريج وزياد بن سعد وغير واحد
عن الزهري عن سالم عن ابيه نحو حديث ابن عيينة وروى معمر ويونس بن يزيد ومالك وغيرهم من الحفاظ عن الزهري ان
النبي صلى الله عليه وسلم كان يمشي امام الجنازة واهل الحديث كلهم يرون ان الحديث المرسل في ذلك اصح **قال** ابو عيسى وسمعت
يحيى بن موسى يقول سمعت عبد الرزاق يقول قال ابن المبارك حديث الزهري في هذا مرسل اصح من حديث ابن عيينة قال
ابن المبارك واری ابن جريج اخذه عن ابن عيينة **قال** ابو عيسى وروى همام بن يحيى هذا الحديث عن زياد وهو ابن سعد ومنصور
وبكر وسفيان عن الزهري عن سالم عن ابيه وانما هو سفيان ابن عيينة روى عنه همام واختلف اهل العلم في المشي امام الجنازة
فرای بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ان المشي امام الجنازة افضل وهو قول الشافعي واحمد

کیا تھا رونے سے فرمایا نہین ولیکن منع کیا تھا مین نے دو آوازون احمقون فاجرون سے ایک آواز وقت مصیبت کے سے اور چھیلنا مُنہ کا
اور پھاڑنا گریبان کا اور ایک آواز شیطان کی سے یعنے رونا ساتھ دراز کرنے آواز کے اور اس حدیث مین کلام ہی اکثر اس سے کہا ابو عیسٰی نے
یہ حدیث حسن ہی **باب** جنازے کے آگے چلنے کا بیان[1] **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ بن سعید اور احمد بن منیع اور اسحاق بن منصور اور محمود
بن غیلان نے انھون نے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے زہری سے اسنے روایت کی سالم سے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ دیکھا مین نے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ اور عمرؓ کو کہ چلتے تھے آگے جنازے کے **حدیث** بیان کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا خبر دی
ہمکو عمرو بن عاصم نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ہمام نے منصور سے اور بکر کوفی اور زیاد اور سفیان سے سب کہتے تھے کہ ہمنے زہری سے
سُنا اُسنے سالم بن عبد اللہ سے سُنا اُسنے اپنے باپ سے سُنا کہا کہ دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ اور عمرؓ کو کہ چلتے تھے آگے جنازے
کے **حدیث** بیان کی ہمسے عبد بن حمید نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اور ابو بکر اور عمر چلتے آگے جنازے کے کہا زہری نے اور خبر دی ہمکو سالم نے کہ اُسکا باپ تھا چلتا آگے جنازے کے اور اس باب مین انس سے
بھی روایت ہی کہا ابو عیسٰی نے کہ ابن عمر کی حدیث اسی طرح روایت کی ہی ابن جریج اور زیاد بن سعد وغیرہ کئی لوگون نے زہری سے
اُسنے سالم سے اُسنے اپنے باپ سے مثل حدیث ابن عیینہ کے اور روایت کی معمر اور یونس بن یزید اور مالک وغیرہ نے حفاظ سے انھون نے روایت
کی زہری سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ وسلم چلتے تھے آگے جنازے کے اور سب اہل حدیث کہتے ہین کہ حدیث مرسل اس باب مین زیادہ ترصحیح ہی
کہا ابو عیسٰی نے اور سُنا مین نے یحیی بن موسٰی سے کہتا تھا کہ سُنا مین نے عبد الرزاق سے کہتا تھا کہ کہا ابن مبارک نے کہ زہری کی حدیث
مرسل اسمین زیادہ ترصحیح ہی حدیث ابن عیینہ سے ابن مبارک نے کہا کہ گمان کرتا ہون مین کہ ابن جریج نے لیا ہی اسکو ابن عیینہ سے
کہا ابو عیسٰی نے اور روایت کی ہمام بن یحیٰی نے یہ حدیث زیاد بن سعد سے اور منصور اور بکر اور سفیان سے وہ روایت کرتے ہین زہری
سے وہ سالم سے وہ اپنے باپ سے اور سوا اسکے نہین کہ وہ سفیان بن عیینہ ہی روایت کی اُس سے ہمام نے اور اختلاف کیا ہی اہل علم نے بیچ چلنے
کے آگے جنازے کے سو بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ جنازے کے آگے چلنا افضل ہی اور یہ قول شافعی و احمد

---

[1] علماء کو اسمین اختلاف ہی کہ جنازے کے آگے چلنا افضل ہی یا پیچھے چلنا افضل ہی سو امام ابو حنیفہ اور اوزاعی کہتے ہین کہ جنازے کے پیچھے چلنا افضل ہی اور ثوری اور
ایک جماعت کہتے ہین کہ آگے پیچھے چلنا برابر ہی اور امام شافعی اور احمد اور اسحاق کہتے ہین کہ جنازہ کے آگے چلنا افضل ہی اور ابو حنیفہ سے یہ بھی روایت ہی کہ جنازہ کے آگے چلنا بھی
جایز ہی اور دہنے بائین چلنا بھی درست ہی اور حدیثین اس باب مین دونون قسم کی آئی ہین مگر جنازے کے پیچھے چلنے کو ترجیح ہی ۱۲

حدثنا محمد بن المثنی نا محمد بن بکر نا یونس بن یزید عن الزهری عن انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمشی امام الجنازۃ وابوبکر وعمر وعثمان وسالت محمدا عن ہذا الحدیث فقال ہذا حدیث اخطأ فیہ محمد بن بکر وانما یروی ہذا الحدیث عن یونس عن الزہری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابابکر وعمر کانوا یمشون امام الجنازۃ قال الزہری واخبرنی سالم ان اباہ کان یمشی امام الجنازۃ قال محمد وہذا اصح **باب** ما جاء فی المشی خلف الجنازۃ **حدثنا** محمود بن غیلان نا وہب بن جریر عن شعبۃ عن یحیی امام بنی تیم اللہ عن ابی ماجد عن عبد اللہ ابن مسعود قال سالنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المشی خلف الجنازۃ فقال ما دون الخبب فان کان خیرا عجلتموہ وان کان شرا فلا یبعد الا اہل النار الجنازۃ متبوعۃ ولا تتبع لیس منہا من تقدمہا **قال** ابوعیسی ہذا حدیث لا نعرفہ من حدیث ابن مسعود الا من ہذا الوجہ وسمعت محمد بن اسماعیل یضعف حدیث ابی ماجد ہذا وقال محمد قال الحمیدی قال ابن عیینۃ قیل لیحیی من ابوماجد ہذا فقال طائر طار فحدثنا وقد ذہب بعض اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم الی ہذا اورأوا ان المشی خلفہا افضل وبہ یقول الثوری واسحاق وابوماجد رجل مجہول ولہ حدیثان عن ابن مسعود ویحیی امام بنی تیم اللہ ثقۃ یکنی اباالحارث ویقال لہ یحیی الجابر ویقال لہ یحیی المجبر ایضا ہو کوفی روی لہ شعبۃ وسفیان الثوری وابوالاحوص وسفیان بن عیینۃ **باب** ما جاء فی کراہیۃ الرکوب خلف الجنازۃ **حدثنا** علی بن حجر نا عیسی بن یونس عن بکر بن ابی مریم عن راشد بن سعد عن ثوبان قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ فرای ناسا رکبانا فقال الا تستحیون ان ملائکۃ اللہ علی اقدامہم وانتم علی ظہور الدواب وفی الباب عن المغیرۃ بن شعبۃ وجابر بن سمرۃ **قال** ابوعیسی حدیث ثوبان قد روی عنہ موقوفا **باب** ما جاء فی الرخصۃ فی ذلک **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابوداود نا شعبۃ عن سماک بن حرب قال سمعت جابر بن سمرۃ یقول کنا مع النبی صلی اللہ

حدیث بیان کی ہمسے محمد بن مثنی نے اُنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن بکر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یونس بن یزید نے زہری سے اُسنے انس بن مالک سے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے آگے جنازے کے اور ابوبکر اور عمر اور عثمان بھی آگے چلتے تھے اور پوچھا مین نے بخاری کو اس حدیث سے سو اُسنے کہا کہ یہ حدیث ہی کہ خطا کی اُسمین محمد بن بکر نے اور سوا اسکے نہین کہ روایت کی جاتی ہی یہ حدیث یونس سے اُسنے زہری سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر تھے چلتے آگے جنازے کے زہری نے کہا اور خبر دی مجکو سالم نے کہ تحقیق باپ اُسکا تھا جاتا آگے جنازہ کے بخاری نے کہا اور یہ زیادہ صحیح ہی **باب** جنازہ کے پیچھے چلنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا اُسنے خبر دی ہمکو وہب بن جریر نے شعبہ سے اُسنے روایت کی یحیی امام بنی تیم اللہ سے اُسنے ابی ماجد سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ سوال کیا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چلنے سے پیچھے جنازہ کے کہا کہ جلدی کرین اگر وہ بھلا ہے تو جلدی پہنچاؤ اُسکو طرف اُسکے اور اگر برا ہے تو نہین دور کیا جاتا مگر اہل آگ کا اور جنازہ تابع کیا گیا ہی کہ لوگ اُسکے پیچھے چلین اور نہین تابع کہ وہ لوگون کے پیچھے رہے نہین ہوتا ساتھ اُسکے وہ شخص کہ آگے بڑھ گیا اُس سے کہا ابوعیسی نے نہین پہچانتے ہم اس حدیث کو حدیث ابن مسعود سے مگر اسی وجہ سے اور سنا مین نے بخاری سے کہ ضعیف کہتا تھا اس حدیث ابی ماجد کو اور بخاری نے کہا کہ حمیدی نے کہا کہ ابن عیینہ نے کہا کہ کہا گیا ہی واسطے یحیی کے کہ یہ ابوماجد کون ہی اُسنے کہا ایک پرندہ ہی کہ اُڑا اور حدیث بیان کی ہمکو اور بعض اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے یہی مذہب ہی کہتے ہین کہ جنازے کے پیچھے چلنا افضل ہی اور ساتھ اسی کے قائل ہی ثوری اور اسحاق اور ابوماجد مجہول مرد ہی یعنی اُسکا حال معلوم نہین اور واسطے اُسکے دو حدیثین ہین ابن مسعود سے اور یحیی امام بنی تیم اللہ کا ثقہ ہی کنیت اُسکی ابوحارث ہے اور کہا جاتا ہی اُسکو یحیی جابر اور یحیی مجبر اور وہ کوفی ہی روایت کی واسطے اُسکے شعبہ اور سفیان ثوری اور ابوالاحوص اور سفیان بن عیینہ نے **باب** جنازہ کے پیچھے سوار ہوکر چلنا منع ہی **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عیسی بن یونس نے بکر بن ابی مریم سے اُسنے روایت کی راشد بن سعد سے اُسنے ثوبان سے کہا کہ نکلے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ ایک جنازہ کے سو دیکھا آپنے کئی لوگون کو سوار سو فرمایا کہ کیا نہین حیا کرتے ہو تم کہ فرشتے خدا کے اپنے قدمون پر چلتے ہین اور تم اوپر پیٹھ جانورون کے ہو اور اس باب مین مغیرہ بن شعبہ اور جابر بن سمرہ سے بھی روایت ہی کہا ابوعیسی نے یہ حدیث ثوبان سے موقوف مروی ہی **باب** جنازہ مین سوار ہوکر جانا درست ہی **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابوداود نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے سماک بن حرب سے اُسنے کہا سنا مین نے جابر بن سمرہ سے کہتا تھا کہ تھے ہم ساتھ نبی صلی اللہ

ف پہلی حدیث محمول ہی اسپر کہ حضرت ہمراہ جاتے وقت سوار نہوئے اور فرمایا کہ فرشتے پیادہ چلتے ہین سوار ہونا مناسب نہین اور پھرتے وقت سوار ہوتے پس اتفاق ہی علما کا کہ پھرتے وقت سوار ہونا مکروہ نہین

عليه وسلم فی جنازة ابن الدحداح وهو على فرس له يسعى ونحن حوله وهو يتوقص به **حدثنا** عبد الله بن الصباح الهاشمی نا ابو قتيبة عن الجراح عن سماك عن جابر بن سمرة ان النبی صلی الله عليه وسلم اتبع جنازة ابی الدحداح ماشيا ورجع على فرس **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء فی الاسراع بالجنازة **حدثنا** احمد بن منيع نا ابن عيينة عن الزهری سمع سعيد بن المسيب عن ابی هريرة يبلغ به النبی صلی الله عليه وسلم قال اسرعوا بالجنازة فان تك خيرا تقدموها اليه وان تك شرا تضعوه عن رقابكم وفی الباب عن ابی بكرة **قال** ابو عيسى حديث ابی هريرة حديث حسن صحيح **باب** ماجاء فی قتلى احد وذكر حمزة **حدثنا** قتيبة نا ابو صفوان عن اسامة بن زيد عن ابن شهاب عن انس بن مالك قال اتى رسول الله صلی الله عليه وسلم على حمزة يوم احد فوقف عليه فراه قد مثل به فقال لولا ان تجد صفية فی نفسها لتركته حتى تاكله العافية حتى يحشر يوم القيمة من بطونها قال ثم دعا بنمرة فكفنه فيها فكانت اذا مدت على راسه بدت رجلاه واذا مدت على رجليه بدا راسه قال فكثر القتلى وقلت الثياب قال فكفن الرجل والرجلان والثلثة فی الثوب الواحد ثم يدفنون فی قبر واحد قال فجعل رسول الله صلی الله عليه وسلم يسال عنهم ايهم اكثر قرانا فيقدمه الى القبلة قال فدفنهم رسول الله صلی الله عليه وسلم ولم يصل عليهم **قال** ابو عيسى حديث انس حديث حسن غريب لا نعرفه من حديث انس الا من هذا الوجه **باب** آخر **حدثنا** على بن حجر نا على بن مسهر عن مسلم الاعور عن انس بن مالك قال كان رسول الله صلی الله عليه وسلم يعود المريض ويشهد الجنازة ويركب الحمار ويجيب دعوة العبد وكان يوم بنی قريظة على حمار مخطوم بحبل من ليف عليه اكاف ليف **قال** ابو عيسى هذا حديث لا نعرفه الا من حديث مسلم عن انس ومسلم الاعور يضعف وهو مسلم بن كيسان الملائی

علیہ وسلم کے بیچ جنازے ابن الدحداح کے اور حضرت ایک اپنے گھوڑے پر سوار تھے کہ جلدی چلتا تھا اور ہم آپ کے گرد تھے اور وہ پاس پاس قدم رکھتا تھا ساتھ آپ کے **حدیث** بیان کی ہے عبداللہ بن صباح ہاشمی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو قتیبہ نے جراح سے اُسنے روایت کی سماک سے اُسنے جابر بن سمرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گئے ساتھ جنازے ابن دحداح کے پیادہ اور پھرے اوپر گھوڑے کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** جنازے کو جلدی لے جانے کا بیان **حدیث** بیان کی ہے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن عیینہ نے زہری سے اُسنے سُنا سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ پہنچاتا تھا اُسکو طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آپنے فرمایا جلدی چلو ساتھ جنازے کے پس اگر ہو وہ جنازہ نیک پس بھلائی ہو یعنی بھلائی ہے اُسکے لیے پہنچاؤ اُسکو طرف بھلائی کے اور اگر ہو وہ جنازہ بُرا تو رکھو تم اُسکو اپنی گردنوں سے اور اس باب میں ابی بکرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** احد کے شہیدوں اور حمزہ کا بیان۔ **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو صفوان نے اسامہ بن زید سے اُسنے روایت کی ابن شہاب سے اُسنے انس بن مالک سے کہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمزہ پر دن جنگ احد کے سو کھڑے ہوئے اُسپر سو دیکھا اُسکو کہ اُسکا ناک کان کاٹا گیا ہے سو فرمایا کہ اگر نہ غمناک ہوتی صفیہ اپنے جی میں تو میں اُسکو چھوڑ دیتا یعنی دفن نکرتا یہانتک کہ کھا جاتے اُسکو جانور تاکہ اُٹھایا جاتا دن قیامت کے پیٹوں اُنکے سے کہا پھر منگائی آپنے ایک کملی سو کفنایا اُسکو بیچ اُسکے پس تھی وہ جبکہ کھینچی جاتی تھی اوپر سر اُنکے کے تو کھل جاتے تھے پاؤں اُنکے اور جب کھینچی جاتی تھی اوپر پاؤں اُنکے کے کھل جاتا تھا سر اُنکا کہا کہ پس بہت ہوئے شہید اور کم ہوئے کپڑے کہا پس کفنایا گیا ایک مرد اور دو مرد اور تین مرد ایک کپڑے میں پھر دفن کیے جاتے تھے ایک قبر میں سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھنے لگے اُن سے کہ ان میں سے زیادہ قرآن کس کو یاد ہے پس آگے کرتے تھے اُسکو طرف قبلے کے کہا پس دفن کیا اُنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہ نماز پڑھی اُنپر کہا ابو عیسیٰ نے انس کی حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی وجہ سے **باب**
یہ باب بھی اُسی باب سے متعلق ہے **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو علی بن مسہر نے مسلم اعور سے اُسنے روایت کی انس بن مالک سے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پرسی کرتے بیمار کی اور حاضر ہوتے جنازہ میں اور سوار ہوتے گدھے پر اور سُنتے بلانا غلام کا اور تھے دن جنگ بنی قریظہ کے سوار اوپر گدھے کے کہ لگام دیا گیا تھا ساتھ رسّی کے چھیل کھجور سے اور اُسپر پالان تھا چھیل کھجور سے کہا ابو عیسیٰ نے نہیں پہچانتے ہم اِس حدیث کو مگر حدیث مسلم سے اُسنے روایت کی انس سے اور مسلم اعور ضعیف کیا جاتا ہے اور وہ مسلم بن کیسان ملائی ہے۔

ف۱ جلدی چلنا یہ ہے کہ معمولی چال سے زیادہ چلنے اور دوڑنے سے کم چلیں اور فائدہ اسکا یہ فرمایا کہ اگر حال اچھا ہے تو اسکو آخرت کے ثواب کی طرف جلدی پہنچاؤ اور اگر حال برا ہے تو اسکو اپنی گردنوں سے جلدی اتارو۔
ف۲ کپڑے کی وہاں قلت تھی ضرورت کے واسطے ایک ایک کپڑے میں دو دو دفن کیے گئے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہید معرکے کے واسطے نہ غسل ہے نہ نماز پھر غسل نہ دینے پر سب کا اتفاق ہے اور نماز پڑھنے میں اختلاف ہوا ہے۔

باب حدثنا ابوکریب نا ابومعاویۃ عن عبدالرحمن ابن ابی بکر عن ابن ابی ملیکۃ عن عائشۃ قالت لما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختلفوا فی دفنہ فقال ابوبکر سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا ما نسیتہ قال ما قبض اللہ نبیا الا فی الموضع الذی یحب ان یدفن فیہ فدفنوہ فی موضع فراشہ **قال** ابوعیسی ھذا حدیث غریب وعبدالرحمن بن ابی بکر الملیکی یضعف من قبل حفظہ وقد روی ھذا الحدیث من غیر وجہ رواہ ابن عباس عن ابی بکر الصدیق عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب آخر حدثنا** ابوکریب نا معاویۃ بن ھشام عن عمران بن انس المکی عن عطاء عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذکروا محاسن موتاکم وکفوا عن مساویہم **قال** ابوعیسی ھذا حدیث غریب قال سمعت محمدا یقول عمران بن انس المکی منکر الحدیث وروی بعضھم عن عطاء عن عائشۃ وعمران بن ابی انس مصری اثبت واقدم من عمران بن انس المکی **باب** ما جاء فی الجلوس قبل ان توضع **حدثنا** محمد بن بشار نا صفوان بن عیسی عن بشر بن رافع عن عبداللہ بن سلیمان بن جنادۃ بن ابی امیۃ عن ابیہ عن جدہ عن عبادۃ بن الصامت قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتبع الجنازۃ لم یقعد حتی توضع فی اللحد فعرض لہ حبر فقال ھکذا نصنع یا محمد فجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال خالفوھم **قال** ابوعیسی ھذا حدیث غریب وبشر بن رافع لیس بالقوی فی الحدیث **باب** فضل المصیبۃ اذا احتسب **حدثنا** سوید بن نصر نا عبداللہ بن المبارک عن حماد بن سلمۃ عن ابی سنان قال دفنت ابنی سنانا وابو طلحۃ الخولانی جالس علی شفیر القبر فلما اردت الخروج اخذ بیدی فقال الا ابشرک یا ابا سنان قلت بلی قال حدثنی الضحاک بن عبدالرحمن بن عرزب عن ابی موسی الاشعری

باب - **حدیث** بیان کی ہمسے ابوکریب نے اسنے کہا خبر دی ہمکو ابومعاویہ نے عبدالرحمن بن ابی بکر سے اسنے ابن ابی ملیکہ سے اسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ جب وفات کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اختلاف کیا اصحاب نے بیچ دفن آنکے کے سو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک چیز کہ نہیں بھولا میں اسکو فرمایا کہ نہیں وفات کیا گیا کوئی نبی مگر اس جگہ میں کہ دوست رکھتا تھا یہ کہ دفن کیا جاوے بیچ اسکے سو دفن کیا آپکو اصحاب نے آپ کے سونے کی جگہہ میں کہا ابوعیسی نے یہ حدیث غریب ہے اور عبدالرحمان بن ابی بکر ملیکی ضعیف ہے حافظہ کی وجہ سے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث کئی وجہ سے اور روایت کیا ہے اسکو ابن عباس نے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** یہ اور باب ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابوکریب نے اسنے کہا خبر دی ہمکو معاویہ بن ہشام نے عمران بن انس مکی سے اسنے روایت کی عطاء سے اسنے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یاد کرو نیکیاں مردوں اپنے کی اور بند رہو ذکر کرنے برائیوں انکے سے کہا ابوعیسی نے یہ حدیث غریب ہے کہا سنا میں نے بخاری سے کہتا تھا کہ عمران بن انس مکی منکر الحدیث ہے اور روایت کی بعض نے عطاء سے اسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور عمران ابی انس مصری اثبت اور اقدم ہے عمران بن انس مکی سے **باب** زمین پر جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھنا **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اسنے کہا خبر دی ہمکو صفوان بن عیسی نے بشر بن رافع سے اسنے روایت کی عبداللہ بن سلیمان بن جنادہ بن ابی امیہ سے اسنے روایت کی اپنے باپ سے اسنے اپنے دادا سے اسنے عبادہ بن صامت سے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ جاتے ساتھ جنازہ کے نہ بیٹھتے یہانتک کہ رکھا جاتا قبر میں پس سامنے آیا حضرت کے ایک یہودی عالم سو اسنے کہا کہ ہم بھی اسی طرح کرتے ہیں اے محمد یعنے کھڑے رہتے ہیں یہانتک کہ رکھا جاتا ہے مردہ قبر میں پس بیٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنے بعد اسکے دفن تک کھڑے رہنا چھوڑ دیا اور فرمایا مخالفت کرو یہودیوں کی کہا ابوعیسی نے یہ حدیث غریب ہے اور بشر بن رافع حدیث میں قوی نہیں **باب** مصیبت کی فضیلت جبکہ ثواب چاہنے کے واسطے صبر کرے **حدیث** بیان کی ہمسے سوید بن نصر نے اسنے کہا خبر دی ہمکو عبداللہ بن مبارک نے حماد بن سلمہ سے اسنے روایت کی ابی سنان سے کہا کہ دفن کیا میں نے بیٹے اپنے سنان کو اور ابوطلحہ خولانی بیٹھنے والے تھے اوپر کنارے قبر کے سو جب ارادہ کیا میں نے باہر نکلنے کا تو پکڑا ہاتھ میرا پس کہا کہ کیا نہ خوشخبری دوں میں تجکو اے ابا سنان میں نے کہا کیوں نہیں کہا حدیث بیان کی مجھسے ضحاک بن عبدالرحمن بن عرزب نے ابی موسی اشعری سے

شافعی کہتے ہیں کہ نہ پڑھے اور امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ پڑھے ۱۲ اسلئے کہ صالحین کے ذکر کے وقت رحمت اترتی ہے اور بند رہو انکی برائیوں سے یہ امر وجوب کے لئے ہے یعنی بند رہنا واجب ہے اور حجۃ الاسلام نے کہا کہ مردہ کی غیبت بہت بری ہے غیبت زندہ سے کہ زندہ سے بخشوا لینا ممکن ہے دنیا میں بخلاف میت کے کہ اس سے بخشوانا ممکن نہیں اور کتاب ازہار میں لکھا ہے کہ اگر نہلانے والا میت کی کوئی چیز اچھی دیکھے مانند روشنی چہرہ وغیرہ کے تو مستحب ہے بیان کرنا اسکا اور اگر کوئی بری چیز دیکھے مانند سیاہی منہ کے یا صورت بدل جاوے تو حرام ہے ذکر کرنا اسکا ۱۲

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا مات ولد العبد قال اللہ لملائکتہ قبضتم ولد عبدی فیقولون نعم فیقول قبضتم ثمرۃ فؤادہ فیقولون نعم فیقول ماذا قال عبدی فیقولون حمدک واسترجع فیقول اللہ ابنوا لعبدی بیتا فی الجنۃ وسموہ بیت الحمد **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن غریب **باب** ماجاء فی التکبیر علی الجنازۃ **حدثنا** احمد بن منیع ثنا اسمعیل بن ابراهیم نا معمر عن الزهری عن سعید بن المسیب عن ابی هریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی النجاشی فکبر اربعا وفی الباب عن ابن عباس وابن ابی اوفی وجابر وانس ویزید بن ثابت **قال** ابو عیسی ویزید بن ثابت هو اخو زید بن ثابت وهو اکبر منہ شهد بدرا وزید لم یشهد بدرا **قال** ابو عیسی حدیث ابی هریرۃ هذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرهم یرون التکبیر علی الجنازۃ اربع تکبیرات وهو قول سفیان الثوری ومالک بن انس وابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق **حدثنا** محمد بن المثنی نا محمد بن جعفر نا شعبۃ عن عمرو بن مرۃ عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال کان زید بن ارقم یکبر علی جنائزنا اربعا وانہ کبر علی جنازۃ خمسا فسألناہ عن ذلک فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکبرها **قال** ابو عیسی حدیث زید بن ارقم حدیث حسن صحیح وقد ذهب بعض اهل العلم الی هذا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرهم رأوا التکبیر علی الجنازۃ خمسا وقال احمد واسحاق اذا کبر الامام علی الجنازۃ خمسا فانہ یتبع الامام **باب** ما یقول فی الصلوۃ علی المیت **حدثنا** علی بن حجر ثنا هقل بن زیاد نا الاوزاعی عن یحیی بن ابی کثیر قال حدثنی ابو ابراهیم الاشهلی عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی علی الجنازۃ قال اللهم اغفر لحینا ومیتنا وشاهدنا وغائبنا وصغیرنا وکبیرنا وذکرنا وانثانا قال یحیی وحدثنی

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبکہ مرتا ہے فرزند کسی بندے کا یعنی مومن کا تو فرماتا ہے اللہ تعالی فرشتوں اپنے کو یعنے ملک الموت اور تابعدارون اسکے کو کہ قبض کی تمنے روح فرزند بندے میرے کی پس کہتے ہین کہ ہان پھر فرماتا ہے اللہ تعالی قبض کیا تمنے میوہ دل اسکے کا پس کہتے ہین کہ ہان پھر فرماتا ہے اللہ تعالی کہ کیا کہا بندے میرے نے کہتے ہین تعریف کی تیری اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہا پس فرماتا ہے اللہ تعالی کہ بناؤ میرے بندے کے لیے ایک گھر بڑا بہشت مین اور نام رکھو اسکا بیت الحمد[1] کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** جنازے کی نماز مین تکبیر کہنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اسنے کہا خبر دی ہمکو اسمعیل بن ابراہیم نے اسنے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے اسنے روایت کی سعید بن مسیب سے اسنے ابی ہریرہ رض سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اوپر نجاشی (بادشاہ حبشی) کے سو تکبیر کہی آپ نے چار بار اور اس باب مین ابن عباس اور ابن ابی اوفی اور جابر اور انس اور یزید بن ثابت سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے کہ یزید بن ثابت زید بن ثابت کا بھائی ہے اور بڑا ہے اس سے حاضر ہوا بدر مین اور زید نہین حاضر ہوا اسمین کہا ابو عیسی نے ابو ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ نماز جنازے کی چار تکبیرین ہین اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا[2] **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن مثنی نے اسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن جعفر نے اسنے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے عمرو بن مرہ سے اسنے روایت کی عبد الرحمان بن ابی لیلے سے کہا کہ تھے زید بن ارقم تکبیر کہتے اوپر جنازون ہمارے کے چار بار اور اسنے تکبیر کہی ایک جنازے پر پانچ بار سو پوچھا ہمنے اسکو اس سے سو اسنے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے اسی طرح کہا ابو عیسی نے کہ زید بن ارقم کی حدیث حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے یہی مذہب ہے کہتے ہین کہ جنازے پر پانچ تکبیرین کہی جاوین اور احمد اور اسحاق نے کہا کہ اگر امام جنازے پر پانچ تکبیرین کہے تو امام کی تابعداری کی جاوے **باب** جنازے کی نماز مین کیا پڑھا جاوے **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے ہقل بن زیاد نے اسنے کہا خبر دی ہمکو اوزاعی نے یحیے بن ابی کثیر سے اسنے کہا حدیث بیان کی مجکو ابو ابراہیم اشہلی نے اپنے باپ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ نماز پڑہتے تھے اوپر جنازہ کے تو یہ دعا پڑہتے تھے الٰہی بخش واسطے زندون ہمارے کے اور مردون ہمارے کے اور حاضر ہمارے کے اور غائب ہمارے کے اور چھوٹون ہمارے کے اور بڑون ہمارے کے اور مردون ہمارے کے اور عورتون ہماری کے یحیی نے کہا اور حدیث کی مجکو

[1] اس گھر کا نام بیت الحمد اسواسطے رکھا کہ وہ ملتا ہے بدلے مین حمد اور تسلیم کے کہ مصیبت مین کی تھی ۱۲ [2] اکثر علماء کا یہ مذہب ہے کہ جنازہ کی نماز مین چار تکبیرین کہے اور ایک جماعت صحابہ وغیرہ سے زیادہ بھی منقول ہین جیسا کہ ترمذی نے ذکر کیا لیکن حنفیہ کہتے ہین کہ آخر امر چار پر قرار پایا تھا اور کہتے ہین کہ چار سے زیادہ تکبیرین کہنی منسوخ ہین لیکن اگر دونون طرح سے جائز رکھیں تو یہ اولی ہے ۱۲

ابو سلمة بن عبد الرحمن عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثل ذلك وزاد فيه اللهم من احييته منا فاحيه على الاسلام
ومن توفيته منا فتوفه على الايمان قال وفي الباب عن عبد الرحمن ابن عوف وعائشة وابي قتادة وجابر وعوف بن مالك **قال**
ابو عيسى حديث والد ابي ابراهيم حديث حسن صحيح وروى هشام الدستوائي وعلي بن المبارك هذا الحديث عن يحيى بن ابي كثير
عن ابي سلمة بن عبد الرحمن عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا وروى عكرمة بن عمار عن يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة عن عائشة
عن النبي صلى الله عليه وسلم وحديث عكرمة بن عمار غير محفوظ وعكرمة ربما يهم في حديث يحيى وروى عن يحيى بن ابي كثير
عن عبد الله بن ابي قتادة عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم **قال** ابو عيسى وسمعت محمدا يقول اصح الروايات في هذا حديث
يحيى بن ابي كثير عن ابي ابراهيم الاشهلي عن ابيه قال وسألته عن اسم ابي ابراهيم الاشهلي فلم يعرفه **حدثنا** محمد بن بشار
نا عبد الرحمن بن مهدي نا معاوية بن صالح عن عبد الرحمن بن جبير بن نفير عن ابيه عن عوف بن مالك قال سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يصلي على ميت ففهمت من صلوته عليه اللهم اغفر له وارحمه واغسله بالبرد كما يغسل الثوب **قال**
ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقال محمد بن اسمعيل اصح شئ في هذا الباب هذا الحديث **باب** ما جاء في القراءة على
الجنازة بفاتحة الكتاب **حدثنا** احمد بن منيع نا زيد بن حباب نا ابراهيم ابن عثمان عن الحكم عن مقسم عن ابن عباس
ان النبي صلى الله عليه وسلم قرأ على الجنازة بفاتحة الكتاب وفي الباب عن ام شريك **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس حديث
ليس اسناده بذلك القوي ابراهيم بن عثمان هو ابو شيبة الواسطي منكر الحديث والصحيح عن ابن عباس قوله من السنة القراءة على الجنازة
بفاتحة الكتاب **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن سعد بن ابراهيم عن طلحة بن عبد الله بن عوف
ان ابن عباس صلى على جنازة فقرأ بفاتحة الكتاب فقلت له فقال انه من السنة او من تمام السنة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح

ابو سلمہ بن عبد الرحمان نے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور زیادہ کیا اسمین یا الٰہی جسکو کہ زندہ رکھے تو ہم مین سے تو زندہ
رکھ اُسکو اسلام پر اور جسکو مارے تو ہم مین سے تو مار اُسکو ایمان پر[۱] اور اس باب مین عبد الرحمان بن عوف اور عائشہ اور ابو قتادہ اور جابر اور عوف
بن مالک سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے حدیث والد ابی ابراہیم کی حسن صحیح ہی اور روایت کی ہشام دستوائی اور علی بن مبارک نے یہ حدیث
یحییٰ بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلمہ بن عبد الرحمان سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور روایت کی عکرمہ بن عمار نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُسنے
ابی سلمہ سے اُسنے عائشہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث عکرمہ بن عمار کی محفوظ نہین اور عکرمہ اکثر اوقات وہم کرتا ہی یحییٰ کی حدیث مین
اور روایت کی گئی یحییٰ بن ابی کثیر سے اُسنے عبد اللہ بن ابی قتادہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ابو عیسیٰ نے اور سنا مین نے
بخاری سے کہتا تھا کہ سب روایتون مین زیادہ ترصحیح یحییٰ بن ابی کثیر کی حدیث ہی جو ابی ابراہیم اشہلی سے روایت کی ہی اُسنے اپنے باپ سے کہا اور مین نے
پوچھا اُسکو نام ابی ابراہیم اشہلی سے سو وہ نہین جانتا تھا اُسکو **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمان بن مہدی نے
اُسنے کہا خبر دی ہمکو معاویہ بن صالح نے عبد الرحمان بن جبیر بن نفیر سے اُسنے اپنے باپ سے روایت کی اُسنے عوف بن مالک سے کہا کہ سنا مین نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نماز پڑھتے تھے ایک میت پر پس سمجھا مین نے نماز آپ کی سے اُسپر الٰہی بخشدے اُسکو اور رحم کر اُسپر اور دھو ڈال اُسکو
ساتھ اولے کے جیسے کہ دھویا جاتا ہی کپڑا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور کہا محمد بن اسمٰعیل نے کہ زیادہ ترصحیح چیز اس باب مین یہ حدیث ہی
باب جنازے کی نماز مین سورۂ الحمد پڑھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو زید بن حباب نے اُسنے کہا خبر
دی ہمکو ابراہیم بن عثمان نے حکم سے اُسنے روایت کی مقسم سے اُسنے ابن عباسؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی جنازے پر سورۂ فاتحہ
اور اس باب مین ام شریک سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث کی اسناد قوی نہین اور ابراہیم بن عثمان وہ ابو شیبہ واسطی منکر الحدیث ہی اور صحیح ابن عباس سے
قول اُسکا یہ ہی اور وہ یہ ہی کہ جنازے کی نماز مین سورۂ فاتحہ پڑھنی سنت ہی **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمن بن مہدی نے اُسنے کہا
خبر دی ہمکو سفیان نے سعد بن ابراہیم سے اُسنے روایت کی طلحہ بن عبد اللہ بن عوف سے کہ ابن عباسؓ نے نماز پڑھی ایک جنازہ پر سو اُسنے اسمین سورۂ فاتحہ پڑھی پس
مین نے اُسکو کہا کہ اسکا کیا حکم ہی پس کہا اُسنے کہ یہ سنت سے ہی یا کہ تمام سنت سے ہی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی

[۱] یعنی قبول کر طاعتین اُسکی اور بچا اُسکو مکروہات سے اور پاک کر اُسکو گناہون سے ساتھ طرح طرح کی مغفرتون کے ۱۲

والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم یختارون ان یقرأ بفاتحة الکتاب بعد التکبیرة الاولی وهو قول الشافعی واحمد واسحاق وقال بعض اهل العلم لایقرأ فی الصلوٰة علی الجنازة انما هو الثناء علی الله والصلوٰة علی نبیه صلی الله علیه وسلم والدعاء للمیت وهو قول الثوری وغیره من اهل الکوفة **باب** کیف الصلوٰة علی المیت والشفاعة له **حدثنا** ابوکریب نا عبد الله بن المبارك ویونس بن بکیر عن محمد بن اسحاق عن یزید بن ابی حبیب عن مرثد بن عبد الله الیزنی قال کان مالك بن هبیرة اذا صلی علی جنازة فتقال الناس علیها جزاهم ثلثة اجزاء ثم قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی علیه ثلثة صفوف فقد اوجب وفی الباب عن عائشة وام حبیبة وابی هریرة ومیمونة زوج النبی صلی الله علیه وسلم **قال** ابو عیسی حدیث مالك بن هبیرة حدیث حسن هکذا رواه غیر واحد عن محمد بن اسحاق وروی ابراهیم بن سعد عن محمد بن اسحاق هذا الحدیث وادخل بین مرثد ومالك بن هبیرة رجلا وروایة هؤلاء اصح عندنا **حدثنا** ابن ابی عمر نا عبد الوهاب الثقفی عن ایوب وثنا احمد بن منیع وعلی بن حجر قالا نا اسمعیل بن ابراهیم عن ایوب عن ابی قلابة عن عبد الله بن یزید رضیع کان لعائشة عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لایموت احد من المسلمین فیصلی علیه امة من المسلمین یبلغون ان یکونوا مائة فیشفعوا له الا شفعوا فیه وقال علی فی حدیثه مائة فما فوقها **قال** ابو عیسی حدیث عائشة حدیث حسن صحیح وقد اوقفه بعضهم ولم یرفعه **باب** ما جاء فی کراهیة الصلوٰة علی الجنازة عند طلوع الشمس وعند غروبها **حدثنا** هناد نا وکیع عن موسی بن علی بن رباح عن ابیه عن عقبة بن عامر الجهنی قال ثلث ساعات کان رسول الله صلی الله علیه وسلم ینهانا ان نصلی فیهن او نقبر فیهن موتانا حین تطلع الشمس بازغة حتی ترتفع وحین یقوم قائم الظهیرة حتی تمیل وحین تضیف الغروب حتی تغرب **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا

اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اختیار کرتے ہین پڑھی جاوے سورہ فاتحہ بعد تکبیر اولی کے اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ جنازے کی نماز مین سورہ فاتحہ نہ پڑھی جاوے سوا اسکے نہین کہ وہ تعریف ہے اللہ پر اور درود ہے اسکے رسول پر۔ اور دعا ہے واسطے میت کے اور یہ قول ثوری وغیرہ اہل کوفہ کا ہے **باب** جنازے کی نماز پڑھنی اور میت کے واسطے شفاعت کرنی کسطرح ہی **حدیث** بیان کی ہمسے ابوکریب نے اسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن مبارک اور یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے اسنے روایت کی یزید بن ابی حبیب سے اُسنے مرثد بن عبد اللہ یزنی سے کہا کہ تھے مالک بن ہبیرہ جب کہ نماز پڑھتے کسی جنازے پر پس کم ہوتے آدمی اسپر تو بانٹتے اُنکو تین صفون پر یعنی اُنکی تین صفین بناتے پھر کہتے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسپر نماز پڑھین تین صفین پس تحقیق واجب کرتا ہے اللہ تعالی واسطے اسکے بہشت اور مغفرت اور اس باب مین عائشہ رض اور ام حبیبہ اور ابی ہریرہ اور میمونہ زوجہ نبی صلعم سے کہا ابو عیسے نے کہ مالک بن ہبیرہ کی حدیث حسن ہے اسی طرح روایت کی ہے اسکو بہت لوگون نے محمد بن اسحاق سے اور روایت کی ابراہیم بن سعد نے محمد بن اسحاق سے یہ حدیث اور داخل کیا درمیان مرثد اور مالک بن ہبیرہ کے ایک مرد اور روایت انکی زیادہ ترصحیح ہے نزدیک ہمارے **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الوہاب ثقفی نے ایوب سے اور حدیث بیان کی ہمسے احمد بن منیع اور علی بن حجر نے انھون نے کہا خبر دی ہمکو اسماعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اُسنے روایت کی ابی قلابہ سے اُسنے عبد اللہ بن یزید سے جو رضیع تھا واسطے عائشہ رض کے اُسنے عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین مرتا کوئی مسلمانون سے پس نماز پڑھے اسپر ایک جماعت مسلمانون کی کہ پہونچے سو کو پس شفاعت کرین واسطے اُسکے مگر کہ قبول ہوتی ہے شفاعت اُنکی میت کے حق مین اور کہا علی نے اپنی حدیث مین کہ سو یا زیادہ اس سے کہا ابو عیسی نے عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور بعض نے اُسکو موقوف کیا ہے مرفوع نہین کیا **باب** سورج نکلنے اور ڈوبنے کے وقت جنازہ کی نماز پڑھنی منع ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے موسی بن علی بن رباح سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے عقبہ بن عامر جہنی سے کہا تین گھڑیاں ہین کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے ہمکو یہ کہ نماز پڑھین ہم بیچ اُنکے یا دفن کرین بیچ اُنکے مردون اپنے کو ایک جب کہ نکلے آفتاب ظاہر ہو کر یہانتک کہ بلند ہووے۔ دوسرے جب کہ ٹھیک دوپہر کے وقت ٹھہرا ہو۔ تیسرے جب کہ میل کرے واسطے غروب کے یہانتک کہ ڈوب جاوے۔ کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے

عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم يكرهون الصلوة على الجنازة في هذه الساعات وقال
ابن المبارك معنى هذا الحديث وان نقبر فيهن موتانا يعني الصلوة على الجنازة وكره الصلوة على الجنازة عند طلوع الشمس و
عند غروبها واذا انتصف النهار حتى تزول الشمس وهو قول احمد واسحاق وقال الشافعي لا باس ان يصلى على الجنازة في الساعات
التي يكره فيهن الصلوة **باب** في الصلوة على الاطفال **حدثنا** بشر بن آدم ابن بنت ازهر السمان نا اسمعيل بن سعيد بن عبيد الله
نا ابي عن زياد بن جبير بن حية عن ابيه عن المغيرة بن شعبة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الراكب خلف الجنازة والماشي
حيث شاء منها والطفل يصلى عليه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وروى اسرائيل وغير واحد عن سعيد بن عبيد الله و
العمل عليه عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم قالوا يصلى على الطفل وان لم يستهل بعد ان يعلم
انه خلق وهو قول احمد واسحاق **باب** ما جاء في ترك الصلوة على الطفل حتى يستهل **حدثنا** ابو عمار الحسين بن حريث نا محمد
بن يزيد عن اسمعيل بن مسلم عن ابي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الطفل لا يصلى عليه ولا يرث ولا يورث
حتى يستهل **قال** ابو عيسى هذا حديث قد اضطرب الناس فيه فرواه بعضهم عن ابي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله عليه
وسلم مرفوعا وروى اشعث بن سوار وغير واحد عن ابي الزبير عن جابر موقوفا وكان هذا اصح من الحديث المرفوع وقد ذهب
بعض اهل العلم الى هذا وقالوا لا يصلى على الطفل حتى يستهل وهو قول الثوري والشافعي **باب** ما جاء في الصلوة على الميت في المسجد

نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ ان ساعتوں میں جنازے کی نماز پڑھنی مکروہ ہے۔ اور ابن
مبارک نے کہا کہ معنے اس حدیث کا کہ دفن کریں ہم بیچ اُسکے مردوں اپنے کو مراد اُس سے جنازے کی نماز ہے اور مکروہ رکھا ہے اُسنے
نماز جنازہ کو وقت نکلنے آفتاب کے اور وقت غروب ہونے اسکے کے اور جبکہ عین دوپہر ہو یہاں تک کہ ڈھل جاوے سورج
اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا اور شافعی نے کہا کہ جن وقتوں میں فرض پڑھنی درست نہیں اُن میں جنازے کی نماز پڑھنی درست ہے
باب چھوٹے لڑکوں پر نماز جنازہ پڑھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہے بشر بن آدم ابن بنت ازہر سمان نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن
سعید بن عبید اللہ نے اُسنے کہا خبر دی مجکو میرے باپ نے زیاد بن جبیر بن حیہ سے اُنہوں روایت کی اپنے باپ سے اُسنے مغیرہ بن شعبہ سے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوار جنازے کے پیچھے اور پیادہ چلے جس جگہ کہ چاہے اُس سے یعنی خواہ اسکے آگے چلے خواہ پیچھے
چلے خواہ داہنی خواہ بائیں اور لڑکے نابالغ پر نماز پڑھی جاوے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کی اسرائیل وغیرہ
نے سعید بن عبید اللہ سے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ چھوٹے بچے
جنازہ پڑھا جاوے اگرچہ اُسنے آواز بھی نہ دی ہو[1] بعد اُسکے کہ معلوم ہو کہ وہ پیدا ہو چکا ہے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا **باب** چھوٹے بچے
پر نماز جنازہ نہ پڑھنا یہاں تک کہ آواز کرے یا حرکت کرے **حدیث** بیان کی ہے ابو عمار حسین بن حریث نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے
بن یزید نے اسمٰعیل بن مسلم سے اُسنے روایت کی ابی زبیر سے اُسنے جابر رضہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچا پر جنازہ
پڑھا جاوے اُسکا اور نہ وہ کسی کا وارث ہوتا ہے اور نہ کوئی اُسکا وارث ہوتا ہے[2] یہاں تک کہ آواز کرے یا حرکت کرے کہا ابو عیسیٰ
نے اس حدیث میں لوگوں نے اضطراب کیا ہے۔ پس روایت کیا ہے اُسکو بعض نے ابی زبیر سے اُسنے جابر رضہ سے اُسنے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع اور روایت کی اشعث بن سوار وغیرہ نے ابی زبیر سے اُسنے جابر سے موقوف اور گویا کہ یہ زیادہ
صحیح ہے مرفوع حدیث سے اور بعض اہل علم کا یہی مذہب ہے کہتے ہیں کہ چھوٹے بچے کا جنازہ نہ پڑھا جاوے یہاں تک کہ آواز کرے اور
یہی ہے قول ثوری اور شافعی کا **باب** مسجد میں جنازہ پڑھنے کا بیان

ف۱ یعنے جبکہ چار مہینے دس دن کے بعد پیدا ہو تو امام احمد کے نزدیک اُسپر نماز پڑھی جاوے اگرچہ نکلنے کے وقت آواز وغیرہ بھی معلوم نہ ہوا ہو
کوئی علامت زندگی کی نہ پائی جاوے ۱۲ ف۲ کچا بچا جو نکل پڑے تو امام شافعی اور ابو حنیفہ رحمہما اللہ کہتے ہیں کہ اسکا جنازہ پڑھنا درست نہیں یہاں تک
کہ پیدا ہونے کے وقت آواز کرے یا حرکت کرے جس سے کہ اسکی زندگی معلوم ہو اور معتبر اسمیں یہ ہے کہ ماں کے پیٹ سے اگر زندہ نکلے یہاں تک کہ اگر ماں کے پیٹ سے اکثر باہر آوے اور حرکت
کرتا ہو تو اُسکا جنازہ پڑھا جاوے اور اگر تھوڑا سا حرکت کرتا باہر آوے اور بہت بے حرکت باہر آوے تو اُسکا جنازہ درست نہیں ۱۲

حدثنا علی بن حجر نا عبد العزیز بن محمد عن عبد الواحد بن حمزة عن عباد بن عبد اللہ بن الزبیر عن عائشة قالت صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی سہیل بن البیضاء فی المسجد **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم قال الشافعی قال مالک لا یصلی علی المیت فی المسجد وقال الشافعی یصلی علی المیت فی المسجد واحتج بھذا الحدیث **باب** ماجاء این یقوم الامام من الرجل والمرأة **حدثنا** عبد اللہ ابن منیر عن سعید بن عامر عن ھمام عن ابی غالب. قال صلیت مع انس بن مالک علی جنازة رجل فقام حیال راسه ثم جاؤا بجنازة امراة من قریش فقالوا یا ابا حمزة صل علیھا فقام حیال وسط السریر فقال له العلاء بن زیاد ھکذا رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام علی الجنازة مقامک منھا ومن الرجل مقامک منه قال نعم فلما فرغ قال احفظوا وفی الباب عن سمرة **قال** ابو عیسی حدیث انس حدیث حسن وقد روی غیر واحد عن ھمام مثل ھذا وروی وکیع ھذا الحدیث عن ھمام فوھم فیه فقال عن غالب عن انس والصحیح عن ابی غالب وقد روی ھذا الحدیث عبد الوارث بن سعید وغیر واحد عن ابی غالب مثل روایة ھمام واختلفوا فی اسم ابی غالب ھذا فقال بعضھم اسمه نافع ویقال رافع وقد ذھب بعض اھل العلم الی ھذا وھو قول احمد واسحاق **حدثنا** علی بن حجر نا ابن المبارک والفضل بن موسی عن الحسین المعلم عن عبد اللہ بن بریدة عن سمرة بن جندب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی امرأة فقام وسطھا **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح وقد روی شعبة عن الحسین المعلم **باب** ماجاء فی ترک الصلوة علی الشھید **حدثنا** قتیبة بن سعید نا اللیث عن ابن شھاب عن عبد الرحمن بن کعب بن مالک ان جابر بن عبد اللہ اخبره ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یجمع بین الرجلین من قتلی احد

حدیث بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدالعزیز بن محمد نے عبد الواحد بن حمزہ سے اسنے روایت کی عباد بن عبداللہ بن زبیر سے اُسنے عائشہ سے کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضاء پر مسجد میں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے شافعی نے کہا کہ مالک نے کہا کہ مسجد میں جنازہ نہ پڑھا جاوے اور شافعی نے کہا کہ مسجد میں جنازہ پڑھا جاوے اور دلیل پکڑی ہے اُسنے ساتھ اس حدیث کے **باب** جنازے کی نماز میں امام مرد اور عورت سے کس جگہ کھڑا ہووے **حدیث** بیان کی ہمسے عبداللہ بن منیر نے سعید بن عامر سے اُسنے روایت کی ہمام سے اُسنے ابی غالب سے کہا کہ نماز پڑھی میں نے ساتھ انس بن مالک کے ایک مرد کے جنازے پر پس کھڑے ہوئے مقابل سر اُسکے کے پھر لائے گئے لوگ جنازہ ایک عورت کا قریش میں سے پس کہا اُنھوں نے اے ابا حمزہ (یہ کنیت ہے انس کی) نماز پڑھو اس جنازے پر پس کھڑے ہوئے مقابل درمیان تخت کے پس کہا واسطے اُسکے علاء بن زیاد نے کہ اسی طرح دیکھا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کھڑے ہوتے جنازے پر یعنی عورت کے جنازے سے پیچ جگہ کھڑے ہونے تیری کے اُس عورت سے اور کھڑے ہوتے مرد سے جگہ کھڑے ہوتے تیرے کے مرد سے یعنی کیا تو نے دیکھا ہے حضرت کو کہ مرد کے سر کے برابر کھڑے ہوتے اور عورت کے سر کے برابر کھڑے ہوتے اُسنے کہا ہاں سو جب فارغ ہوئے تو کہا کہ یاد رکھو اور اس باب میں روایت ہے سمرہ سے کہا ابو عیسیٰ نے انس کی حدیث حسن ہے اور روایت کی بہت لوگوں نے ہمام سے مثل اسکے اور روایت کی وکیع نے یہ حدیث ہمام سے پس وہم کیا اسمیں سو کہا غالب سے اُسنے انس سے اور صحیح ابی غالب ہے اور روایت کی عبدالوارث بن سعید وغیرہ نے یہ حدیث ابی غالب سے مثل روایت ہمام کے اور ابی غالب کے نام میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ نام اُسکا نافع ہے اور کہا جاتا ہے رافع اور گئے ہیں بعض اہل علم طرف اسکے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن مبارک نے اور فضل بن موسیٰ نے حسین معلم سے اُسنے روایت کی عبداللہ بن بریدہ سے اُسنے سمرہ بن جندب سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ایک عورت پر پس کھڑے ہوئے حضرت بیچ میں اُسکے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی شعبہ نے حسین معلم سے **باب** شہید کا جنازہ نہ پڑھا جاوے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو لیث نے ابن شہاب سے اُسنے روایت کی عبدالرحمان بن کعب بن مالک سے کہ جابر بن عبداللہ نے خبر دی اُسکو کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمع کرتے تھے دو شخصوں کو شہیدان اُحد سے —

ف۱ امام شافعی کے نزدیک مسجد میں جنازہ پڑھنا درست ہے اور امام ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک مسجد میں جنازہ پڑھنا درست نہیں لیکن یہ حدیث صریح ہے جواز میں اور اسکی کوئی تاویل صحیح نہیں ۱۲

ف۲ امام شافعی کہتے ہیں کہ عورت کے کولوں کے برابر کھڑا ہووے جنازہ کے پڑھنے واسطے اور مرد کے سر کے برابر کھڑا ہووے اور سند اُنکی یہ حدیث ہے اور حدیث سمرہ کی بھی اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ میت کے سینے کے سامنے کھڑا ہووے خواہ جنازہ مرد کا ہو خواہ عورت کا اور ابو حنیفہ اور ابو یوسف سے شمنی نے روایت کی ہے کہ امام عورت کے کولوں کے برابر کھڑا ہووے ۱۲ ع ح

في الثوب الواحد ثم يقول ايهما اكثر حفظا للقرآن فاذا اشير له الى احدهما قدمه في اللحد فقال انا شهيد على هؤلاء يوم القيامة وامر بدفنهم في دمائهم ولم يصل عليهم ولم يغسلوا وفي الباب عن انس بن مالك **قال** ابو عيسى حديث جابر حديث حسن صحيح وقد روي هذا الحديث عن الزهري عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم وروي عن الزهري عن عبد الله بن ثعلبة بن ابي صعير عن النبي صلى الله عليه وسلم ومنهم من ذكره عن جابر وقد اختلف اهل العلم في الصلوة على الشهيد فقال بعضهم لا يصلى على الشهيد وهو قول اهل المدينة وبه يقول الشافعي واحمد وقال بعضهم يصلى على الشهيد واحتجوا بحديث النبي صلى الله عليه وسلم انه صلى على حمزة وهو قول الثوري واهل الكوفة وبه يقول اسحاق **باب** ما جاء في الصلوة على القبر **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم اخبرنا الشيباني نا الشعبي قال اخبرني من رأى النبي صلى الله عليه وسلم ورأى قبرا منتبذا فصف اصحابه فصلى عليه فقيل له من اخبرك فقال ابن عباس وفي الباب عن انس وبريدة ويزيد بن ثابت وابي هريرة وعامر بن ربيعة وابي قتادة وسهل بن حنيف **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم وهو قول الشافعي واحمد واسحاق وقال بعض اهل العلم لا يصلى على القبر وهو قول مالك بن انس وقال ابن المبارك اذا دفن الميت ولم يصل عليه صلي على القبر ورأى ابن المبارك الصلوة على القبر وقال احمد واسحاق يصلى على القبر الى شهر وقالا اكثر ما سمعنا عن ابن المسيب ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى على قبر ام سعد بن عبادة بعد شهر **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن سعيد بن المسيب ان ام سعد ماتت والنبي صلى الله عليه وسلم غائب فلما قدم صلى عليها

بیچ ایک کپڑے کے پھر فرماتے کہ کس کو ان میں سے زیادہ قرآن یاد ہے پس جب اشارہ کیا جاتا واسطے آپ کے طرف ایک کے ان دونوں میں سے تو آگے کرتے اسکو قبر میں یعنی جانب قبلے کے گویا وہ امام ہوتا بسبب قاری ہونے کے اور فرماتے کہ میں گواہی دونگا انپر دن قیامت کے کہ یہ راہ خدا میں مارے گئے اور حکم فرمایا ساتھ دفن کرنے انکے کے خون سمیت اور نہ نماز پڑھی انپر اور نہ نہلائے گئے اور اس باب میں انس بن مالک سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے جابر کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی یہ حدیث زہری سے انس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی گئی ہے زہری سے انہوں نے عبداللہ بن ثعلبہ بن ابی صعیر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بعض نے اسکو جابر سے ذکر کیا ہے اور اہل علم کو شہید کے جنازہ پڑھنے میں اختلاف ہے سو بعضے کہتے ہیں کہ شہید کا جنازہ نہ پڑھا جاوے یہ قول اہل مدینہ کا ہے اور ساتھ اسی کے قائل ہیں شافعی اور احمد اور بعض کہتے ہیں کہ شہید کا جنازہ پڑھا جاوے اور دلیل پکڑی ہے انہوں نے ساتھ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آپ نے حمزہ کا جنازہ پڑھا یہ قول ثوری اور کوفہ والوں کا اور اسحاق کا ہے **باب** دفن کے بعد قبر پر جنازہ پڑھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو ہشیم نے شیبانی سے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو شعبی نے انہوں نے کہا خبر دی مجکو جسنے نبی صلعم کو دیکھا اور ایک اکیلی قبر کو دیکھا پس صف بنائی آپ نے اپنے اصحاب کی پس نماز پڑھی اسپر سو کہا گیا واسطے انکے کہ کسنے خبر دی تجکو انہوں نے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور اس باب میں انس اور بریدہ اور یزید بن ثابت اور ابی ہریرہ اور عامر بن ربیعہ اور ابی قتادہ اور سہل بن حنیف سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کا عمل اسی پر ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اور یہی قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا ہے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ قبر پر جنازہ پڑھنا درست نہیں اور یہی ہے قول مالک بن انس کا اور ابن مبارک نے کہا کہ اگر بدون جنازہ کے مردہ دفن کیا گیا ہو تو قبر پر نماز پڑھی جاوے اور ابن مبارک نے کہا کہ قبر پر جنازہ پڑھنا درست ہے اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں کہ ایک مہینہ تک قبر پر جنازہ پڑھنا درست ہے بعد اسکے درست نہیں اور کہتے ہیں کہ ہمنے ابن مسیب سے بہت سنا ہے کہ نبی صلعم نے نماز پڑھی اوپر قبر ام سعد بن عبادہ کے بعد ایک مہینہ کے **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن سعید نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے روایت کی قتادہ سے انہوں نے سعید بن مسیب سے کہ ام سعد مر گئی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم غائب تھے یعنی کہیں سفر کو گئے تھے سو جب آپ تشریف لائے تو نماز پڑھی اسپر یعنی اسکی قبر پر

ف۱ امام مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق ایک روایت میں کہتے ہیں کہ شہید کا جنازہ پڑھنا درست نہیں انکی دلیل حدیث باب کی ہے اور امام ابو حنیفہ اور اوزاعی اور ثوری اور صاحبین اور احمد ایک روایت میں کہتے ہیں کہ شہید کا جنازہ پڑھنا درست ہے اور یہی ہے قول اہل حجاز کا اور انکی دلیل یہ حدیث ہے کہ حضرت نے احد والوں پر نماز پڑھی ہے ۱۲ ابن ہمام ف۲ قبر پر جنازہ پڑھنے میں علما کو اختلاف ہے جمہور علماء کہتے ہیں کہ قبر پر جنازہ پڑھنا درست ہے خواہ پہلے پڑھ چکے ہوں یا نہ پڑھ چکے ہوں اور امام ابو حنیفہ اور مالک اور نخعی کہتے ہیں کہ اگر پہلے نہ پڑھ چکے ہوں تو درست ہے ورنہ درست نہیں لیکن امام ابو حنیفہ کی شرط یہ ہے کہ اگر پھٹ گیا ہو قبر میں تو درست ہے ورنہ نہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ حضرت کا خاصہ تھا اور کو درست نہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ تین دن تک درست ہے پھر درست نہیں اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ آنحضرت کا قبر پر جنازہ پڑھنا نماز کی وجہ سے نہ تھا بلکہ صرف دعا کی وجہ سے تھا ۱۲ ح

وقد مضى لذلك شهر **باب** ما جاء في صلوة النبي صلى الله عليه وسلم على النجاشي **حدثنا** ابو سلمة بن يحيى بن خلف وحميد بن مسعدة قالا نا بشر بن المفضل نا يونس بن عُبيد عن محمد بن سيرين عن ابي المهلّب عن عمران بن حصين قال قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اخاكم النجاشي قد مات فقوموا فصلوا عليه قال فقمنا فصففنا كما يُصَفُّ على الميت وصلينا عليه كما يُصلّى على الميت وفي الباب عن ابي هريرة وجابر بن عبد الله وابي سعيد وحذيفة ابن اسيد وجرير بن عبد الله **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه وقد رواه ابو قلابة عن عمه ابي المهلب عن عمران بن حصين وابو المهلب اسمه عبد الرحمن بن عمرو ويقال له معاوية بن عمرو **باب** ما جاء في فضل الصلوة على الجنازة **حدثنا** ابو كريب نا عَبدة بن سليمان عن محمد بن عمرو نا ابو سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى على جنازة فله قيراط ومن تبعها حتى يقضى دفنها فله قيراطان احدهما او اصغرهما مثل احد فذكرت ذلك لابن عمر فارسل الى عائشة فسألها عن ذلك فقالت صدق ابو هريرة فقال ابن عمر لقد فرطنا في قراريط كثيرة قال وفي الباب عن البراء وعبد الله بن مُغفّل وعبد الله بن مسعود وابي سعيد واُبيّ بن كعب وابن عمر وثوبان **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح وروى عنه من غير وجه **باب آخر** **حدثنا** محمد بن بشار نا روح بن عبادة نا عبّاد بن منصور قال سمعت ابا المهزّم يقول صحبتُ ابا هريرة عشر سنين فسمعته يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من اتبع جنازة وحملها ثلث مرات فقد قضى ما عليه من حقها **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب ورواه بعضهم بهذا الاسناد ولم يرفعه وابو المهزّم اسمه يزيد بن سفيان وضعّفه شعبة **باب** ما جاء في القيام للجنازة

اور اسکو ایک مہینہ گذرا تھا **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نجاشی پر نماز پڑھنے میں **حدیث** بیان کی ہمسے ابو سلمہ بن یحییٰ بن خلف اور حمید بن مسعدہ نے اُن دونوں نے کہا خبر دی ہمکو بشر بن مفضل نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یونس بن عبید نے محمد بن سیرین سے اُسنے روایت کی ابی مہلب سے اُسنے عمران بن حصین سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو فرمایا کہ تمھارا بھائی نجاشی مر گیا پس کھڑے ہو اور نماز پڑھو اُسپر کہا سو ہم کھڑے ہوئے سو ہمنے صف باندھی جیسے کہ صف باندھی جاتی ہے میت پر اور نماز پڑھی ہمنے اُسپر جیسے کہ نماز پڑھی جاتی ہے میت پر[1] اور اِس باب میں ابی ہریرہ اور جابر بن عبد اللہ اور ابی سعید اور حذیفہ بن اُسید اور جریر بن عبد اللہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اِس طریق سے اور تحقیق روایت کیا ہے اُسکو ابو قلابہ نے اپنے چچا ابی مہلب سے اُسنے عمران بن حصین سے اور ابو مہلب کا نام عبد الرحمان بن عمرو ہے اور اُسکو معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں **باب** نماز جنازہ کی فضیلت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدہ بن سلیمان نے محمد بن عمرو سے کہا خبر دی ہمکو ابو سلمہ نے ابو ہریرہ رضہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز پڑھے جنازہ پر تو اُسکو ایک قیراط[2] کے برابر ثواب ملتا ہے اور جو شخص کہ جنازہ کے ساتھ جاوے یہانتک کہ تمام ہو دفن اُسکا تو اُسکو دو قیراط کے برابر ثواب ملتا ہے ایک اُن میں سے یا فرمایا چھوٹی قیراط اُن میں سے مانند پہاڑ احد کے ہے سو ذکر کیا میں نے واسطے ابن عمر کے تو اُسنے کسی کو عائشہ رضہ کے پاس بھیجا اور اُس سے یہ حدیث پوچھی سو اُسنے کہا کہ ابو ہریرہ نے سچ کہا سو ابن عمر نے کہا کہ البتہ قصور کیا ہمنے بیچ بہت قیراطوں کے کہا اور اِس باب میں براء اور عبد اللہ بن مغفل اور عبد اللہ بن مسعود اور ابی سعید اور ابی بن کعب اور ابن عمر اور ثوبان سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اُس سے کئی وجہ پر مروی ہے **باب** یہ دوسرا باب ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو روح بن عبادہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عباد بن منصور نے اُسنے کہا سنا میں نے ابا مہزم سے کہتا تھا کہ صحبت رکھی میں نے ابو ہریرہ سے دس سال پس سنا میں نے اُسکو کہتے تھے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ جو شخص کہ جاوے ساتھ جنازہ کے اور اُٹھا دے اُسکو تین بار تو تحقیق ادا کیا اُسنے جو اُسپر حق اُسکا تھا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور بعض نے اُسکو اسی اسناد سے روایت کیا ہے اور نہیں مرفوع کیا اُسکو اور ابو المہزم کا نام یزید بن سفیان ہے اور ضعیف کہا ہے اُسکو شعبہ نے **باب** جنازہ کے واسطے کھڑے ہونے کا بیان

---

[1] اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ غائب کا جنازہ پڑھنا درست ہے اور یہی ہے قول امام شافعی رحمہ اللہ کا اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ غائب کا جنازہ درست نہیں اُنکے نزدیک یہ حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خاصہ ہے ۱۲

[2] قیراط کہتے ہیں دینار کے بارہویں حصہ کو اور یہاں قیراط سے مراد حصہ عظیم ہے۔ اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ جو لوگوں میں مروج ہے کہ جنازہ پڑھنے کے بعد اولیائے میت سے اذن رخصت کے واسطے لینا ضروری ہے ضروری نہیں ہاں اگر قبر پر جا کر دفن کر کے رخصت ہوگا تو دو قیراط کے برابر ثواب پاویگا اور اگر صرف نماز جنازہ پڑھنے کے بعد ہی چلا جاویگا تو ایک قیراط ۱۲

حدثنا قتیبة نا اللیث عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن ابیه عن عامر بن ربیعة عن النبی صلی الله علیه وسلم ونا قتیبة
نا اللیث عن نافع عن ابن عمر عن عامر بن ربیعة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا رایتم الجنازة فقوموا لها حتی تخلفکم
او توضع وفی الباب عن ابی سعید وجابر وسهل بن حُنیف وقیس بن سعد وابی هریرة قال ابو عیسی حدیث عامر بن ربیعة
حدیث حسن صحیح حدثنا نصر بن علی الجهضمی والحسن بن علی الحلوانی قالا نا وهب بن جریر نا هشام الدستوائی عن یحیی بن
ابی کثیر عن ابی سلمة عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رایتم الجنازة فقوموا لها فمن تبعها فلا یقعدن حتی توضع قال ابو عیسی حدیث ابی سعید فی
هذا الباب حدیث حسن صحیح وهو قول احمد واسحاق قالا من تبع جنازة فلا یقعد حتی توضع عن اعناق الرجال وقد روی عن بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله
علیه وسلم وغیرهم انهم کانوا یتقدمون الجنازة ویقعدون قبل ان تنتهی الیهم الجنازة وهو قول الشافعی **باب** فی الرخصة فی ترک القیام حدثنا قتیبة نا اللیث بن سعد عن
یحیی بن سعید عن واقد وهو ابن عمرو بن سعد بن معاذ عن نافع بن جبیر عن مسعود بن الحکم عن علی بن ابی طالب انه ذکر القیام
فی الجنائز حتی توضع فقال علی قام رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم قعد وفی الباب عن الحسن بن علی وابن عباس قال ابو عیسی
حدیث علی حدیث حسن صحیح وفیه روایة اربعة من التابعین بعضهم عن بعض والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم قال الشافعی وهذا اصح
شیء فی هذا الباب وهذا الحدیث ناسخ للحدیث الاول اذا رایتم الجنازة فقوموا وقال احمد ان شاء قام وان شاء لم یقم واحتج بان النبی
صلی الله علیه وسلم قد روی عنه انه قام ثم قعد وهکذا قال اسحاق بن ابراهیم ومعنی قول علی قام النبی صلی الله علیه وسلم فی الجنازة
ثم قعد یقول کان النبی صلی الله علیه وسلم یقوم اذا رای الجنازة ثم ترک ذلک بعد فکان لا یقوم اذا رای الجنازة

حدیث بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو لیث نے ابن شہاب سے اُسنے روایت کی سالم بن عبد اللہ سے اُسنے اپنے باپ سے
اُسنے عامر بن ربیعہ سے اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور خبر دی ہمکو قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو لیث نے نافع سے اُسنے روایت
کی ابن عمر سے اُسنے عامر بن ربیعہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دیکھو تم جنازہ کو تو کھڑے ہو جاؤ واسطے اُسکے یہانتک
کہ پیچھے چھوڑے تمکو اور یا زمین پر رکھا جاوے اور اس باب میں ابی سعید اور جابر اور سہل بن حُنیف اور قیس بن سعد اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہی
کہا ابو عیسیٰ نے کہ عامر بن ربیعہ کی حدیث حسن صحیح ہی حدیث بیان کی ہمسے نصر بن علی جہضمی اور حسن بن علی حلوانی نے انھوں نے کہا خبر دی ہمکو
وہب بن جریر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ہشام دستوائی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُسنے روایت کی ابی سلمہ سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دیکھو تم جنازہ کو تو کھڑے ہو جاؤ سو جو شخص کہ جاوے ساتھ اُسکے تو نہ بیٹھے یہانتک کہ رکھا جاوے کہا ابو عیسیٰ نے
ابو سعید کی حدیث اس باب میں حسن صحیح ہی اور یہی ہی قول احمد اور اسحاق کا کہتے ہیں کہ جو شخص کہ جاوے ساتھ اُسکے تو نہ بیٹھے یہاں تک کہ رکھا جاوے
آدمیوں کی گردنوں سے اور بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے روایت ہی کہ وہ جنازہ سے آگے بڑھ جاتے تھے اور بیٹھتے تھے پہلے
اس سے کہ پہونچے اُنکے پاس جنازہ اور یہ قول شافعی کا ہی **باب** جنازہ کے واسطے نہ اُٹھنے کی اجازت کا بیان حدیث بیان کی ہمسے قتیبہ نے
اُسنے کہا خبر دی ہمکو لیث بن سعد نے یحییٰ بن سعید سے اُنے روایت کی واقد سے وہی ابن عمرو سعد بن معاذ ہی اُسنے نافع بن جبیر سے اُنے مسعود بن حکم سے اُسنے علی بن ابی طالب سے
کہ تحقیق ذکر کیا گیا کھڑا ہونا واسطے جنازہ کے یہانتک کہ رکھا جاوے سو علی رض نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کھڑے ہوئے پھر بعد اُسکے کھڑا
ہونا ترک کیا اور اس باب میں حسن بن علی اور ابن عباس سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے علی کی حدیث حسن صحیح ہی اور اسمین چار تابعین سے روایت ہی
بعض بعض سے روایت کرتے ہیں اور عمل اسپر ہی نزدیک بعض اہل علم کے امام شافعی نے کہا کہ یہ زیادہ تر صحیح چیز ہی اس باب میں اور یہ حدیث ناسخ ہی
واسطے پہلی حدیث کے کہ جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور احمد نے کہا کہ اختیار ہی خواہ کھڑا ہووے اور خواہ کھڑا نہ ہووے اور دلیل پکڑی ہی
اُسنے ساتھ اسکے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کھڑے ہوئے پھر بیٹھے اور اسی طرح کہا اسحاق بن ابراہیم نے اور معنی قول حضرت علی کا کہ کھڑے ہوئے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم ایک جنازہ میں پھر بیٹھ گئے یہ ہی کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دیکھتے جنازہ کو تو کھڑے ہوتے پھر چھوڑ دیا آپنے کھڑا ہونا پیچھے اسکے اس سے نہ اٹھتے جبکہ دیکھتے جنازہ کو

ف۱ کھڑے ہو جاؤ دینے واسطے تکریم میت اور تعظیم ایمان اُسکے کے یا بسبب ہول موت کے یہ اشارہ ہی اسپر کہ آدمی تب بے پرواہ نہ ہونا چاہیے بلکہ ڈر سے بیقرار ہو کر اُٹھ کھڑا رہے اور جبتک رکھا نجاوے
تب تک نہ بیٹھے اور بعضے کہتے ہیں کہ اختیار ہی خواہ بیٹھے خواہ کھڑا رہے اور بعضے دونوں کو مستحب کہتے ہیں اور جمہور علما کے نزدیک یہ حدیث اور جو اس قسم کی ہی منسوخ ہیں یعنی پہلے یہ حکم تھا پھر منسوخ ہوا اب جنازہ
کے واسطے کھڑا ہونا ضرور نہیں بلکہ مستحب ہی طیبی ف۲ اس حدیث کا دونوں طرح سے معنی ہو سکتا ہی پہلا معنی وہ ہی جو امام احمد نے اختیار کیا اور دوسرا معنی وہ ہی جو خود ترمذی نے بیان کیا ۱۲

باب ماجاء فی قول النبی صلی الله علیه وسلم اللحد لنا والشق لغیرنا **حدثنا** ابو کریب ونصر بن عبد الرحمن الکوفی ویوسف بن موسی القطان البغدادی قالوا نا حکام بن سلم عن علی بن عبد الاعلی عن ابیه عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال النبی صلی الله علیه وسلم اللحد لنا والشق لغیرنا وفی الباب عن جریر بن عبد الله وعائشة وابن عمر وجابر **قال** ابو عیسی حدیث ابن عباس حدیث غریب من هذا الوجه **باب** ماجاء مایقول اذا ادخل المیت قبره **حدثنا** ابو سعید الاشج نا ابو خالد الاحمر نا الحجاج عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم اذا ادخل المیت القبر قال قال ابو خالد اذا وضع المیت فی لحده قال مرة بسم الله وبالله وعلی ملة رسول الله وقال مرة بسم الله وبالله وعلی سنة رسول الله صلی الله علیه وسلم **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه وقد روی هذا الحدیث من غیر هذا الوجه ایضا عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم رواه ابو الصدیق الناجی عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم وقد روی عن ابی الصدیق عن ابن عمر موقوفا ایضا **باب** ماجاء فی الثوب الواحد یلقی تحت المیت فی القبر **حدثنا** زید بن اخزم الطائی نا عثمان بن فرقد قال سمعت جعفر بن محمد عن ابیه قال الذی لحد قبر رسول الله صلی الله علیه وسلم ابو طلحة والذی القی القطیفة تحته شقران مولی لرسول الله صلی الله علیه وسلم قال جعفر واخبرنی ابن ابی رافع قال سمعت شقران یقول انا والله طرحت القطیفة تحت رسول الله صلی الله علیه وسلم فی القبر وفی الباب عن ابن عباس **قال** ابو عیسی حدیث شقران حدیث حسن غریب وروی علی ابن المدینی عن عثمان بن فرقد هذا الحدیث **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید عن شعبة عن ابی جمرة عن ابن عباس قال جعل فی قبر رسول الله صلی الله علیه وسلم قطیفة حمراء **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وقد روی عن ابی جمرة القصاب واسمه عمران بن ابی عطاء وروی عن ابی جمرة الضبعی واسمه

باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہو کہ لحد ہمارے واسطے ہی اور شق واسطے غیر ہمارے کے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو کریب اور نصر بن عبد الرحمان کوفی نے اور یوسف بن موسی قطان بغدادی نے کہا خبر دی ہمکو حکام بن سلم نے علی بن عبد الاعلی سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لحد[1] ہمارے واسطے ہی اور شق واسطے غیر ہمارے کے اور اس باب میں جریر بن عبد اللہ اور عائشہ اور ابن عمر اور جابر سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسی نے ابن عباس کی حدیث غریب ہو اس وجہ سے **باب** جب میت قبر میں داخل کی جاوے تو اس وقت کیا کہا جاوے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو سعید اشج نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو خالد احمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حجاج نے نافع سے اُسنے روایت کی ابن عمر سے کہ جبکہ داخل کی جاتی ہی میت قبر میں اور ابو خالد نے کہا جبکہ رکھی جاتی ہو میت اپنی قبر میں تو فرماتے حضرت کہ رکھتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے اور ساتھ حکم اللہ کے اور اوپر شریعت رسول خدا کے اور ایک بار کہا اوپر طریقہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث غریب ہی اس طریق سے اور تحقیق روایت کی گئی ہی یہ حدیث غیر اس وجہ سے بھی ابن عمر رضہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا ہی اسکو ابو صدیق ناجی نے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تحقیق روایت کی گئی ہو ابی صدیق سے اُسنے ابن عمر سے موقوف بھی **باب** قبر میں میت کے تلے ایک کپڑا ڈالنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے زید بن اخزم طائی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عثمان بن فرقد نے اُسنے کہا سنا میں نے جعفر بن محمد سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے کہ جسنے لحد میں رکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ ابو طلحہ ہیں اور جسنے کملی ڈالی تلے حضرت کے وہ شقران[2] ہی جو غلام آزاد کیا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی کہا جعفر نے اور خبر دی مجکو ابن ابی رافع نے کہا سنا میں نے شقران سے کہتے تھے کہ قسم ہی خدا کی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تلے لوئی ڈالی تھی قبر میں اور اس باب میں ابن عباس رضہ سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسی نے شقران کی حدیث حسن غریب ہی اور روایت کی علی بن مدینی نے عثمان بن فرقد سے یہ حدیث **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحیی بن سعید نے شعبہ سے اُسنے روایت کی ابی جمرہ سے اُسنے ابن عباس رضہ سے کہا کہ ڈالی گئی بیچ قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک لوئی سرخ کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور تحقیق روایت کی شعبہ نے ابی جمرہ قصاب سے اور نام اسکا عمران بن ابی عطاء ہے اُسنے ابی جمرہ ضبعی سے اور نام اُسکا

[1] لحد کہتے ہیں اُسکو کہ قبر میں قبلے کی طرف کاواک کرتے ہیں جسکو یہاں بغلی قبر کہتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہی کہ مستحب ہی لحد کرنا اور اگر زمین نرم ہو اور خوف ڈھہ جانیکا ہو تو شق کرے اور اگر خوف نہو تو جب بھی شق درست ہی گو سنت لحد ہی ۱۲ [2] شقران حضرت کے غلام نے اُس لوئی کو بدون کہے صحابہ کے قبر میں رکھدیا تھا اور کہا شقران نے مکروہ جانا میں یہ کہ استعمال کرے اسکو کوئی بعد آپ کے اور بعضے عالم کہتے ہیں کہ یہ حضرت کا خاصہ تھا دوسرے کو یہ امر جائز نہیں اور بعض نے کہا کہ علی اور ابن عباس شقران سے اس باب میں جھگڑے اور ابن عبد البر نے کتاب استیعاب میں لکھا ہی کہ وہ لوئی نکالی گئی قبر میں سے پہلے ڈالنے مٹی کے اور علماء کہتے ہیں کہ میت کے تلے کپڑا بچھانا مکروہ ہی کہ وہ اسراف میں داخل ہی ۱۲

نصر بن عمران وكلاهما من اصحاب ابن عباس وقد روي عن ابن عباس انه كره ان يلقى تحت الميت في القبر شيء والى هذا ذهب بعض اهل
العلم وقال محمد بن بشار في موضع آخر **حدثنا** محمد بن جعفر ويحيى عن شعبة عن ابي جمرة عن ابن عباس وهذا اصح **باب ما جاء**
في تسوية القبر **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن حبيب بن ابي ثابت عن ابي وائل ان عليا قال لابي الهياج
الاسدي ابعثك على ما بعثني النبي صلى الله عليه وسلم ان لا تدع قبرا مشرفا الا سويته ولا تمثالا الا طمسته وفي الباب عن جابر
قال ابو عيسى حديث علي حديث حسن والعمل على هذا عند بعض اهل العلم يكرهون ان يرفع القبر فوق الارض قال الشافعي اكره
ان يرفع القبر الا بقدر ما يعرف انه قبر لكيلا يوطأ ولا يجلس عليه **باب** ما جاء في كراهية الوطي على القبور والجلوس عليها **حدثنا**
هناد نا ابن المبارك عن عبد الرحمن بن يزيد بن جابر عن بسر بن عبيد الله عن ابي ادريس الخولاني عن واثلة بن الاسقع عن ابي مرثد
الغنوي قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لا تجلسوا على القبور ولا تصلوا اليها وفي الباب عن ابي هريرة وعمرو بن حزم وبشير بن
الخصاصية **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي عن عبد الله بن المبارك بهذا الاسناد نحوه **حدثنا** علي بن حجر وابو عمار قالا
نا الوليد بن مسلم عن عبد الرحمن بن يزيد بن جابر عن بسر بن عبيد الله عن واثلة بن الاسقع عن ابي مرثد عن النبي صلى الله عليه وسلم
نحوه وليس فيه عن ابي ادريس وهذا الصحيح **قال** ابو عيسى قال محمد حديث ابن المبارك خطأ اخطأ فيه ابن المبارك وزاد فيه عن
ابي ادريس الخولاني وانما هو بسر بن عبيد الله عن واثلة بن الاسقع هكذا روى غير واحد عن عبد الرحمن بن يزيد بن جابر وليس فيه عن ابي ادريس الخولاني

نصر بن عمران ہے اور وہ دونوں ابن عباس کے یاروں میں سے ہیں اور تحقیق روایت کی گئی ہے ابن عباس سے کہ مکروہ جانا اُسنے یہ کہ ڈالے مُردے کے
نیچے قبر کے کوئی چیز اور طرف اسی کے گئے ہیں بعض اہل علم اور کہا محمد بن بشار نے دوسری جگہ میں **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن جعفر اور یحییٰ نے
شعبہ سے اُسنے ابی جمرہ سے اُسنے ابن عباس سے اور یہ زیادہ تر صحیح ہے **باب** قبر کے برابر کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے
اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدالرحمان بن مہدی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے روایت کی ابی وائل سے کہ تحقیق
علی نے ابی الہیاج اسدی سے کہا کہ کیا نہ بھیجوں میں تجکو اوپر اس کام کے کہ بھیجا مجکو اوپر اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کام یہ ہے کہ نہ چھوڑ تو کسی
تصویر کو مگر کہ مٹا دے اُسکو اور نہ کسی قبر بلند کو مگر کہ برابر کردے اُسکو اور اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے علی کی حدیث حسن
ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں کہ قبر کو زمین سے اونچی کرنے مکروہ ہے اور شافعی نے کہا کہ مکروہ ہے یہ کہ بلند کی جاوے قبر مگر اسقدر
کہ پہچانی جاوے کہ وہ قبر ہے تاکہ نہ روندی جاوے اور نہ بیٹھا جاوے اوپر اُسکے **باب** قبروں کو روندنا اور اُنپر بیٹھنا منع ہے **حدیث** بیان
کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن مبارک نے عبدالرحمان بن یزید بن جابر سے اُسنے روایت کی بسر بن عبید اللہ سے اُسنے ابی ادریس
خولانی سے اُسنے واثلہ بن اسقع سے اُسنے ابی مرثد غنوی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ بیٹھو اوپر قبروں کے اور نہ نماز پڑھو طرف قبروں کے
اور اس باب میں ابی ہریرہ اور عمرو بن حزم اور بشیر بن خصاصیہ سے بھی روایت ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی
ہمکو عبدالرحمان بن مہدی نے عبداللہ بن مبارک سے ساتھ اس اسناد کے مثل اُسکے **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر اور ابو عمار نے اُنھوں نے
کہا خبر دی ہمکو ولید بن مسلم نے عبدالرحمان بن یزید بن جابر سے اُسنے روایت کی بسر بن عبید اللہ سے اُسنے واثلہ بن الاسقع سے اُسنے ابی مرثد
سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور نہیں ہے اسمیں واسطہ ابی ادریس کا اور یہ زیادہ صحیح ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ بخاری نے کہا کہ
ابن مبارک کی حدیث خطا ہے خطا کی اسمیں ابن مبارک نے اور زیادہ کیا اسمیں واسطہ ابی ادریس کا اور سوائے اسکے نہیں کہ وہ بسر بن عبید اللہ ہے
واثلہ بن اسقع سے اسی طرح روایت کی بہت لوگوں نے عبدالرحمان بن یزید بن جابر سے اور نہیں اسمیں واسطہ ابی ادریس خولانی کا

ف۱ علما نے لکھا ہے کہ تصویر رکھنی حرام ہے اور مٹانا اُسکا واجب ہے اور نہیں جائز ہے بیٹھنا روبرو اُسکے اور برابر کردے یعنے پست کر دے ایسی کہ قریب زمین کے ہو جاوے
اسقدر کہ صورت اُسکی باقی رہے کہ مقدار اُسکی بقدر بالشت کے ہے جو کہ سنت ہے اور علماء کہتے ہیں مستحب ہے یہ کہ بلند ہو قبر بقدر بالشت کے اور مکروہ ہے زیادہ کرنا اس
اور مستحب ہے نشان دینا اُسکا ۱۲ ع ح ف۲ کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہے بیٹھنا قبر پر اور روندنا اُسکو مگر قبر کھودنے کی ضرورت ہو تو روندنا درست ہے مگر مستحب ہے کہ ننگے پاؤں قبروں میں جاوے اور
اسی طرح مکروہ ہے سونا نزدیک قبر کے اور تکیہ لگانا اور استنجا کرنا نزدیک اُسکے نہایت مکروہ ہے اور نماز پڑھنا طرف اُسکے اگر واسطے تعظیم قبر یا قبر والے کے پڑھتا ہے تو صریح کفر ہے والا مکروہ تحریمی ہے اور یہی حکم ہے
جنازہ کا اگر سامنے رکھا ہے بلکہ کراہت اسمیں زیادہ ہے اور اسمیں اہل مکہ بھی گرفتار ہیں ۱۲ ع ح ت

وبسر بن عبید اللہ قد سمع من واثلۃ بن الاسقع **باب** ما جاء فی کراہیۃ تجصیص القبور والکتابۃ علیہا **حدثنا** عبد الرحمن بن الاسود ابو عمرو البصری نا محمد بن ربیعۃ عن ابن جریج عن ابی الزبیر عن جابر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تجصص القبور وان یکتب علیہا وان یبنی علیہا وان توطأ **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجہ عن جابر وقد رخص بعض اھل العلم منہم الحسن البصری فی تطیین القبور وقال الشافعی لا باس ان یطین القبر **باب** ما یقول الرجل اذا دخل المقابر **حدثنا** ابو کریب نا محمد بن الصلت عن ابی کدینۃ عن قابوس بن ابی ظبیان عن ابیہ عن ابن عباس قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقبور المدینۃ فاقبل علیہم بوجہہ فقال السلام علیکم یا اھل القبور یغفر اللہ لنا ولکم انتم سلفنا ونحن بالاثر وفی الباب عن بریدۃ وعائشۃ حدیث ابن عباس حدیث حسن غریب وابو کدینۃ اسمہ یحیی بن المھلب وابو ظبیان اسمہ حصین بن جندب **باب** ما جاء فی الرخصۃ فی زیارۃ القبور **حدثنا** محمد بن بشار ومحمود بن غیلان والحسن بن علی الخلال قالوا نا ابو عاصم النبیل نا سفین عن علقمۃ بن مرثد عن سلیمن بن بریدۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد کنت نھیتکم عن زیارۃ القبور فقد اذن لمحمد فی زیارۃ قبر امہ فزوروھا فانہا تذکر الآخرۃ وفی الباب عن ابی سعید وابن مسعود

اور بسر بن عبید اللہ نے سنا ہے واثلہ بن اسقع سے **باب** قبر کا گچ کرنا اور اس پر لکھنا مکروہ ہے **حدیث** بیان کی ہمسے عبد الرحمن بن اسود نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن ربیعہ نے ابن جریج سے اُسنے روایت کی ابی زبیر سے اُسنے جابر سے کہا کہ منع فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے گچ کرنے قبر کے سے اور لکھنے سے قبر پر اور عمارت بنانے سے قبر پر اور روندنے سے قبر کے[1] کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے کئی وجہ پر جابر سے اور تحقیق اجازت دی ہے بعض اہل علم نے بیچ لیپ دینے قبر کے مٹی سے یہ قول حسن بصری کا ہے۔ اور شافعی نے کہا کہ نہیں ڈر یہ کہ مٹی سے لیپی جاوے قبر **باب** جب آدمی قبروں پر جاوے تو کیا کہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن صلت نے ابی کدینہ سے اُسنے روایت کی قابوس بن ابی ظبیان سے اُسنے روایت کی ابن عباس رضہ سے کہا کہ گذرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیچ قبروں مدینہ کے سو متوجہ ہوئے اُنپر ساتھ مُنھ اپنے کے پس کہا کہ سلام ہو تمپر اے قبروں والو بخشے اللہ ہمکو اور تمکو تم پہلے پہنچے ہوے ہو اور ہم پیچھے سے آتے ہیں[2]۔ اور اس باب میں بریدہ اور عائشہ رضہ سے بھی روایت ہے ابن عباس رضہ کی حدیث حسن غریب ہے۔ اور ابو کدینہ کا نام یحیی بن مہلب ہے اور ابو ظبیان کا نام حصین بن جندب ہے۔ **باب** قبروں کی زیارت کرنی جائز ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار اور محمد بن غیلان اور حسن بن علی خلال نے اُنھوں نے کہا خبر دی ہمکو ابو عاصم نبیل نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے علقمہ بن مرثد سے اُسنے روایت کی سلیمان بن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق میں منع کیا کرتا تھا تمکو زیارت کرنے سے قبروں کے پس تحقیق اجازت دی گئی محمد کو بیچ زیارت کرنے قبر ماں اپنی کے پس[3] زیارت کرو تم قبروں کی کہ البتہ وہ زیارت کرنا یاد دلاتا ہے آخرت کو اور اس باب میں ابی سعید اور ابن مسعود

[1] ازہار میں لکھا ہے کہ قبر کو گچ کرنا مکروہ ہے اور عمارت بنانی درست نہیں اور واجب ہے ڈھا دینا اُسکا اگرچہ ہو مسجد اور خواہ قبر کی چنائی میں گچ کرے خواہ اُسکے اوپر کرے اور توربشتی نے کہا کہ بنا دونوں کو شامل ہے یعنے خواہ قبر پر پتھر وغیرہ سے عمارت کرے خواہ خیمہ وغیرہ کھڑا کرے دونوں منع ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ غم کے مارے قبر پر نہ بیٹھے جیسے یہاں بعضے آدمی قبروں پر فقیر ہو بیٹھتے ہیں ۱۲

[2] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے جب کوئی میت پر سلام کرے تو اپنا منھ میت کے سامنے کرے اور دعا کرنے میں اسی طرح رہے اور اسی پر عمل ہے اکثر مسلمین کا ۱۲ ع

[3] سب اہل علم کا اجماع ہے اسپر کہ مردوں کو قبروں کی زیارت کرنی درست ہے اور عورتوں کو منع ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس سے منع فرمایا۔ سو بعض اہل علم کہتے ہیں کہ عورتوں کو قبروں کی زیارت کرنی پہلے منع تھی اب درست ہے کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عام اجازت دی اور اکثر اہل علم کہتے ہیں کہ عورتوں کو اب بھی قبروں کی زیارت کرنی منع ہے اور عموم اجازت کا اُنکو شامل نہیں ۱۲

وانس وابی ہریرۃ وام سلمۃ **قال** ابو عیسی حدیث بریدۃ حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اھل العلم لا یرون بزیارۃ القبور باسا وھو قول ابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق **باب** ما جاء فی کراھیۃ زیارۃ القبور للنساء **حدثنا** قتیبۃ نا ابو عوانۃ عن عمر بن ابی سلمۃ عن ابیہ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن زوارات القبور و فی الباب عن ابن عباس وحسان بن ثابت **قال** ابو عیسی وھذا حدیث حسن صحیح وقد رای بعض اھل العلم ان ھذا کان قبل ان یرخص النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی زیارۃ القبور فلما رخص دخل فی رخصتہ الرجال والنساء وقال بعضھم انما کرہ زیارۃ القبور للنساء لقلۃ صبرھن وکثرۃ جزعھن **باب** ما جاء فی زیارۃ القبور للنساء **حدثنا** الحسین بن حریث نا عیسی بن یونس عن ابن جریج عن عبد اللہ بن ابی ملیکۃ قال توفی عبد الرحمن بن ابی بکر بالحبشی قال فحمل الی مکۃ فدفن فیھا فلما قدمت عائشۃ اتت قبر عبد الرحمن بن ابی بکر فقالت وکنا کندمانی جذیمۃ حقبۃ من الدھر حتی قیل لن یتصدعا فلما تفرقنا کانی ومالکا لطول اجتماع لم نبت لیلۃ معا ثم قالت واللہ لو حضرتک ما دفنت الا حیث مت ولو شھدتک ما زرتک **باب** ما جاء فی الدفن باللیل **حدثنا** ابو کریب ومحمد بن عمرو السواق قالا نا یحیی بن الیمان عن المنھال بن خلیفۃ عن الحجاج بن ارطاۃ عن عطاء عن ابن عباس

اور انس اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث بریدہ کی حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ قبرون کی زیارت مین کچھ ڈر نہین اور یہی ہے قول ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** عورتون کو قبرون کی زیارت کرنی منع ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو عوانہ نے عمرو بن ابی سلمہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ رضہ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی عورتون بہت زیارت کرنے والیون قبرون کو اور اس **باب** مین ابن عباس اور حسان بن ثابت سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ یہ حکم لعنت کا تھا پہلے اس سے کہ اجازت دین نبی صلے اللہ علیہ وسلم بیچ زیارت کرنے قبرون کے پس جبکہ اجازت دی آپنے تو داخل ہوئے بیچ اجازت کے مرد اور عورت اور بعض نے کہا کہ عورتون کو قبرون کی زیارت کرنی اسواسطے منع ہے کہ اُنکو صبر کم ہے اور جزع فزع بہت کرتی ہین **باب** عورتون کو قبرون کی زیارت کرنی جائز ہے **حدیث** بیان کی ہمسے حسین بن حریث نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عیسٰے بن یونس نے ابن جریج سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے کہا کہ وفات کیا گیا عبد الرحمٰن بن ابی بکر حبشی (ایک جگہ کا نام ہے پاس مکہ کے) مین پس اُٹھایا گیا طرف مکہ کے پس دفن کیا گیا بیچ اُسکے پس جب عائشہ رضہ مکہ مین آئین تو عبد الرحمن بن ابی بکر رضہ کی قبر پاس گئین اور کہا اور تھے ہم مانند دو وزیرون کے جذیمہ کے بہت زمانہ اکٹھے یہانتک کہ کہا گیا کہ وہ دونون کبھی جدا نہین ہونگے سو جب جدا ہوئے ہم تو گویا کہ مین اور مالک باوجود اس درازی صحبت قدیمہ کے نہ اکٹھے رہے ایک رات پھر عائشہ رضہ نے کہا قسم ہے خدا کی اگر حاضر ہوتی مین تیرے پاس وقت مرنے تیرے کے تو نہ دفن کیا جاتا تو مگر جس جگہ کہ مرا تھا اور اگر حاضر ہوتی مین تیرے پاس وقت مرنے تیرے کے نہ زیارت کرتی مین تیری یعنے دوبارہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زیارت کرنے والیون پر لعنت کی ہے **باب** رات مین دفن کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ابو کریب اور محمد بن عمرو سواق نے اُن دونون نے کہا خبر دی ہمکو یحیےٰ بن یمان نے منہال بن خلیفہ سے اُسنے روایت کی حجاج بن ارطاۃ سے اُسنے عطاء سے اُسنے ابن عباس رضہ سے

ف۱ یہ دو بیتہ تمیم نے اپنے بھائی مالک کے فراق مین کہے تھے جبکہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اُسکو امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت مین مار ڈالا تھا معنے بیتون کے یہ ہین تمیم کہتا ہے کہ ہم تھے مانند دو ہمنشینون جذیمہ کے مدت دراز زمانہ سے اور جذیمہ ایک بادشاہ کا نام ہے کہ ملک عراق مین اُسکا حکم تھا اور اسکے دو وزیر تھے مالک اور عقیل کہ چالیس برس تک دونون اکٹھے اور ندیم اُسکے رہے اور اُنکو نعمان نے مارا اُنکے قتل کا قصہ بھی عجیب ہے پس تمیم اپنے بھائی کے مرثیہ مین کہتا ہے کہ مین اور تو دونون آپسمین محبت رکھنے والے تھے اور جدا نہ تھے ایک مدت دراز تک مانند دو ہمنشینون جذیمہ کے کہ وہ بھی ایک مدت دراز تک اسی طرح ہمنشینی رکھتے تھے کہ لوگ بسبب جمع ہونے اُنکے کے مدت دراز تک کہتے تھے کہ کبھی جدا نہونگے پھر تمیم کہتا ہے کہ جب ہم جدا ہوئے یعنی مین اور مالک میرا بھائی بسبب مرنے مالک کے تو گویا کہ مین اور مالک باوجود جمع ہونے کے ایک مدت دراز تک ایک رات بھی اکٹھے نرہے تھے اور وہ مدت دراز آئی ہو یا خواب گویا کہ وہ مدت دراز ہمنشینی کی ایک آن کی طرح گذر گئی پس عائشہ رضہ نے یہ دو بیت حسب حال اپنے بھائی کے فراق مین پڑھے اور زیارت کرتی مین یعنی دو بارہ اسلیے کہ حضرت صلعم نے زیارت کرنے والیون کو لعنت کی ہے ولیکن از بسکہ تجھے مرتے ہوئے نہ دیکھا تھا اسلیے تیری قبر کی زیارت کی تاکہ تم

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل قبراً لیلاً فاُسرج له سراج فاخذہ من قبل القبلة وقال رحمك الله ان كنت لاواها تلاء للقرآن وكبر
علیه اربعا وفی الباب عن جابر ویزید بن ثابت وهو اخو زید بن ثابت اكبر منه **قال** ابوعیسی حدیث ابن عباس حدیث حسن
وقد ذهب بعض اهل العلم الی هذا وقال یدخل المیت القبر من قبل القبلة وقال بعضهم یسل سلاً ورخص اكثر اهل العلم فی الدفن
باللیل **باب** ماجاء فی الثناء الحسن علی المیت **حدثنا** احمد بن منیع نا یزید بن هارون نا حمید عن انس بن مالك قال مُرّ علی رسول
الله صلی الله علیه وسلم بجنازة فاثنوا علیها خیرا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم وجبت ثم قال انتم شهداء الله فی الارض قال
وفی الباب عن عمر وكعب بن عجرة وابی هریرة **قال** ابوعیسی حدیث انس حدیث حسن صحیح **حدثنا** یحیی بن موسی وهارون بن
عبدالله البزار قالا نا ابوداود الطیالسی نا داود بن ابی الفرات نا عبدالله بن بریدة عن ابی الاسود الدیلی قال قدمت المدینة فجلست
الی عمر بن الخطاب فمرّوا بجنازة فاثنوا علیها خیرا فقال عمر وجبت فقلت لعمر وما وجبت قال اقول كما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال ما من مسلم یشهد له ثلاثة الا وجبت له الجنة قال قلنا واثنان قال واثنان قال ولم نسأل رسول الله صلی الله علیه وسلم
عن الواحد **قال** ابوعیسی هذا حدیث حسن صحیح وابوالاسود الدیلی اسمه ظالم بن عمرو بن سفیان **باب** ماجاء فی ثواب من قدّم
ولدا **حدثنا** قتیبة عن مالك بن انس ح ونا الانصاری نا معن نا مالك بن انس عن ابن شهاب عن سعید بن المسیّب عن ابی هریرة

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر میں رات کو داخل ہوئے سو آپ کے لیے چراغ جلایا گیا سو پکڑا آپ نے میت کو قبلہ کی طرف سے اور
فرمایا کہ رحمت کرے تجکو اللہ تحقیق تھا تو بہت رونے والا بہت پڑھنے والا قرآن کو اور تکبیر کہی آپ نے اسپر چار بار اور اس
باب میں جابر اور یزید بن ثابت سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰے نے ابن عباس رض کی حدیث حسن ہے اور تحقیق گئے ہیں بعض اہل علم طرف
اسکے اور کہتے ہیں کہ داخل کی جاوے میت قبر میں قبلہ کی طرف سے اور بعضے کہتے ہیں کہ نکالی جاوے نکالنا اور بعض اہل علم کہتے ہیں
کہ رات کو دفن کرنا جائز ہے **باب** میت پر نیکی کی تعریف کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی
ہمکو یزید بن ہارون نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حمید نے انس رض سے کہ ایک جنازہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر گذرا سو تعریف کی لوگوں نے
اسپر بھلائی کی سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واجب ہوئی پھر فرمایا کہ تم گواہ ہو اللہ کی زمین میں اور اس باب میں عمر اور
کعب بن عجرہ اور ابی ہریرہ رض سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰے نے کہ انس کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے یحیٰے بن
موسٰی اور ہارون بن عبداللہ بزار نے اُن دونوں نے کہا خبر دی ہمکو ابوداؤد طیالسی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو داؤد بن ابی فرات نے
اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبداللہ بن بریدہ نے ابی اسود دیلی سے کہا کہ میں مدینہ میں آیا اور عمر فاروق رض پاس بیٹھا سو اصحاب ایک جنازہ پر
گذرے سو تعریف کی اسپر بھلائی کی سو عمر رض نے کہا کہ واجب ہوئی یعنے بہشت ہوئی سو میں نے عمر رض سے کہا کہ کیا چیز واجب ہوئی اُسنے کہا
میں نے کہا جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہا کہ نہیں کوئی میت کہ گواہی دیں واسطے اُسکے تین آدمی مگر کہ واجب ہو جاتی ہے
واسطے اُسکے بہشت کہا کہ ہمنے کہا کہ اگر دو آدمی گواہی دیں فرمایا اور دو بھی کہا اور نہیں پوچھا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک سے
کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوالاسود دیلی کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان ہے **باب** جسکا کوئی فرزند مرجاوے اُسکا کیا ثواب ہے
حدیث بیان کی ہمسے قتیبہ نے مالک بن انس سے ح اور حدیث بیان کی ہمسے انصاری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معن نے اُسنے کہا خبر دی
ہمکو مالک بن انس نے ابن شہاب سے اُسنے روایت کی زہری سے اُسنے ابوہریرہ رض سے

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو دفن کرنا درست ہے اور مانع کا قول مردود ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ میت کو قبر میں قبلہ کی طرف سے داخل کیا جاوے یہ قول حنفیہ کا
ہے اور شافعیہ کہتے ہیں کہ جنازہ قبر کی پائنتی رکھا جاوے اور میت کو سر کی طرف سے نکالکر قبر میں داخل کیا جاوے کہ حضرت ؐ کو اسی طرح داخل کیا گیا تھا اور حنفیہ کہتے ہیں کہ وہاں جگہ تنگ
تھی اسواسطے پائنتی رکھا گیا تھا ۱۲ع ح ف یعنی ثابت ہوئی واسطے اسکے بہشت بر تقدیر صحیح ہونے اُس چیز کے کہ تعریف کی اسپر یا اگر مراد حالت تعریف پر اور بعض کہتے ہیں کہ یہ حکم
عام نہیں ہر کسی کے لیے بلکہ امید ہے جنت کی اور بعض نے کہا کہ یہ تعریف کسی کے لیے بہشت کو واجب نہیں کرتی بلکہ یہ علامت ہے جنت کی اور مراد تعریف کرنا اور برا کہنا نیک بختوں کا ہے کہ وہ لائق
دخول جنت کے کہتے ہیں اور اگر کوئی فاسق کسی سبب اہل فسق کی تعریف کرے یا کسی نیک بخت کی برائیاں بیان کرے تو اُسکا کچھ اعتبار نہیں اور تم گواہ ہو اللہ کے
یعنے اکثر اوقات ایسا ہی ہوتا ہے کہ جیسا ہوتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ لوگوں سے کہلواتا ہے یہ معنے نہیں کہ جو مستحق دوزخ ہو اُنکے کہنے سے بہشتی ہو جاتا ہے یا بالعکس کیا
تجکو معلوم نہیں کہ کسی کو قطعی جنتی اور دوزخی کہنا جائز نہیں اگرچہ اُسکے لیے گواہی دے ایک جماعت کثیرہ ۱۲ ح ح ت ت

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يموت لاحد من المسلمين ثلاثة من الولد فتمسه النار الا تحلة القسم وفي الباب عن عمر ومعاذ وكعب بن مالك وعتبة بن عبد وام سليم وجابر وانس وابي ذر وابن مسعود وابي ثعلبة الاشجعي وابن عباس وعقبة بن عامر وابي سعيد وقرة بن اياس المزني وابو ثعلبة له عن النبي صلى الله عليه وسلم حديث واحد هذا الحديث وليس هو بالخشني **قال** ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح **حدثنا** نصر بن علي الجهضمي نا اسحاق بن يوسف نا العوام بن حوشب عن ابي محمد مولى عمر بن الخطاب عن ابي عبيدة بن عبد الله بن مسعود عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قدم ثلثة لم يبلغوا الحنث كانوا له حصنا حصينا قال ابو ذر قدمت اثنين قال واثنين فقال ابي بن كعب سيد القراء قدمت واحدا قال وواحد ولكن انما ذلك عند صدمة الاولى **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب وابو عبيدة لم يسمع من ابيه **حدثنا** نصر بن علي الجهضمي وابو الخطاب زياد بن يحيى البصري قالا نا عبد ربه بن بارق الحنفي قال سمعت جدي ابا امي سماك بن الوليد الحنفي يحدث انه سمع ابن عباس يحدث انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من كان له فرطان من امتي ادخله الله بهما الجنة فقالت له عائشة فمن كان له فرط من امتك قال ومن كان له فرط يا موفقة قالت فمن لم يكن له فرط من امتك قال فانا فرط امتي لن يصابوا بمثلي **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث عبد ربه بن بارق وقد روى عنه غير واحد من الائمة **حدثنا** احمد بن سعيد المرابطي نا حبان بن هلال نا عبد ربه بن بارق فذكر نحوه وسماك بن الوليد الحنفي هو ابو زميل الحنفي

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں مرتے ہیں فرزند کسی کے مسلمانوں سے پھر لگے اسکو آگ مگر واسطے کھولنے قسم[1] کے اور اس باب میں عمر اور معاذ اور کعب بن مالک اور عتبہ بن عبد اور ام سلیم اور جابر اور انس اور ابی ذر اور ابن مسعود اور ابی ثعلبہ اور ابن عباس اور عقبہ بن عامر اور ابی سعید اور قرہ بن ایاس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے نصر بن علی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسحاق بن یوسف نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عوام بن حوشب نے ابی محمد سے جو مولیٰ ہے عمر کا اُسنے روایت کی ابی عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ آگے بھیج چکا ہو تین فرزند جو نہ پہنچے ہوں جوانی کو تو ہونگے وہ اُسکے واسطے قلعہ مضبوط ابو ذر نے کہا کہ میں دو فرزند آگے بھیج چکا ہوں فرمایا اور دو بھی تیرے لیے قلعہ ہونگے سو ابی بن کعب نے کہا کہ میں ایک فرزند آگے بھیج چکا ہوں فرمایا اور ایک کا بھی یہی حکم ہے مگر یہ ثواب فقط نزدیک پہلے صدمہ[2] کے ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابو عبیدہ نے اپنے باپ سے نہیں سُنا **حدیث** بیان کی ہمسے نصر بن علی اور ابو خطاب زیاد بن یحییٰ نے اُن دونوں نے کہا خبر دی ہمکو عبد ربہ نے اُسنے کہا سُنا میں نے اپنے دادے سماک بن ولید سے حدیث بیان کرتا تھا کہ اُسنے ابن عباس رضہ سے سُنا کہ اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ فرماتے تھے کہ وہ شخص کہ مر گئے ہوں واسطے اُسکے دو فرزند[3] پہلے بالغ ہونے کے امت میری سے داخل کریگا اُسکو اللہ بسبب اُن دونوں کے بہشت میں پھر عائشہ رضہ نے کہا سو جو شخص کہ مر گیا ہو واسطے اُسکے ایک فرزند آپ کی اُمت سے پس فرمایا اور جو شخص کہ مر گیا ہو واسطے اُسکے ایک فرزند تو اُسکا بھی یہی حکم ہے اے توفیق[4] دی گئی پھر عائشہ رضہ نے کہا اور جو شخص کہ نہ مرا ہو واسطے اُسکے ایک فرزند بھی آپ کی امت سے تو اُسکا کیا حال ہے سو فرمایا کہ میں ہوں میر منزل اپنی امت کا نہیں مصیبت پہنچائے گئے مانند مصیبت میرے کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث عبد اللہ بن بارق سے اور تحقیق روایت کی اُس سے بہت اماموں نے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن سعید مرابطی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حبان بن ہلال نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد ربہ بن بارق نے پس ذکر کیا مثل اُسکی اور سماک بن ولید حنفی وہ ابو زمیل حنفی ہے۔

[1] یعنی قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نہیں کوئی مگر داخل ہوگا دوزخ میں اگرچہ ایک آن ہی کو مانند بجلی اور ہوا کے یعنی جسکے تین فرزند مر جاویں وہ دوزخ میں داخل نہیں ہوگا مگر اُسی قدر کہ یہ قسم سچ ہو جاوے یعنے فقط پلصراط سے گذر ہی ہو ویگا اس قسم کے سچ ہونیکے لیے عذاب سے نہیں ہوگا ۱۲

[2] یعنے یہ ثواب صرف اُسی وقت ملتا ہے کہ ابتداء مصیبت میں صبر کرے اور جزع ہو والّا اخیر کو تو آپ ہی صبر آجاتا ہے ۱۲ [3] فرط اُسکو کہتے ہیں کہ قافلہ سے آگے جاکر منزل پر قافلہ کے لیے سامان پانی وغیرہ کا تیار کرتا ہو اور مراد یہاں لفظ فرط سے فرزند ہے کہ نابالغ مر جاوے کہ وہ پہلے جاکے سامان باپ کے لیے بہشت کی نعمتوں کی تیاری کرتا ہے یعنی شفاعت کرکے انکو بہشت میں لیجاویگا اور میں میر منزل ہوں اپنی امت کا یعنی پہلے اُنسے جاتا ہوں اور شفاعت کرکے انکو جنت میں لیجاؤنگا اسلیے کہ ثواب بقدر مصیبت کے ہوتا ہے اور میرا اُٹھ جانا بڑی مصیبت ہے اُنکے حق میں اسکے برابر کوئی مصیبت نہیں ہو سکتی ۱۲ [4] یعنی توفیق دیگئی اچھی باتوں کی اور اچھی باتیں پوچھنے کی ۱۲

باب ماجاء فی الشهداء من هم **حدثنا** الانصاری نا معن نا مالك **ح** ونا قتيبة عن مالك عن سمی عن ابی صالح عن ابی هريرة ان رسول الله صلی الله عليه وسلم **قال** الشهداء خمس المطعون والمبطون والغريق وصاحب الهدم والشهيد فی سبيل الله وفی الباب عن انس وصفوان بن امية وجابر بن عتيك وخالد بن عرفطة وسليمان بن صرد وابی موسی وعائشة **قال** ابو عيسى حديث ابی هريرة حديث حسن صحيح **حدثنا** عبيد بن اسباط بن محمد القرشی الكوفی نا ابی نا ابو سنان الشيبانی عن ابی اسحاق السبيعی قال قال سليمان بن صرد لخالد بن عرفطة او خالد لسليمان اما سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول من قتله بطنه لم يعذب فی قبره فقال احدهما لصاحبه نعم **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن غريب فی هذا الباب وقد روی من غير هذا الوجه

باب ماجاء فی كراهية الفرار من الطاعون **حدثنا** قتيبة نا حماد بن زيد عن عمرو بن دينار عن عامر بن سعد عن اسامة بن زيد ان النبی صلی الله عليه وسلم ذكر الطاعون فقال بقية رجز او عذاب ارسل علی طائفة من بنی اسرائيل فاذا وقع بارض وانتم بها فلا تخرجوا منها واذا وقع بارض ولستم بها فلا تهبطوا عليها وفی الباب عن سعد وخزيمة بن ثابت وعبد الرحمن بن عوف وجابر وعائشة **قال** ابو عيسى حديث اسامة بن زيد حديث حسن صحيح

باب ماجاء فی من احب لقاء الله احب الله لقاءه **حدثنا** احمد بن المقدام ابو الاشعث العجلی نا المعتمر بن سليمان قال سمعت ابی يحدث عن قتادة عن انس عن عبادة بن الصامت عن النبی صلی الله عليه وسلم قال من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن كره لقاء الله كره الله لقاءه وفی الباب عن ابی موسی وابی هريرة وعائشة **قال** ابو عيسى حديث عبادة بن الصامت حديث حسن صحيح

باب شہید کون لوگ ہیں **حدیث** بیان کی ہمسے انصاری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معن نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مالک نے ح اور خبر دی ہمکو قتیبہ نے مالک سے اُسنے روایت کی سمی سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہید[1] پانچ قسم ہیں ایک وہ جو وبا میں مرے دوسرا وہ جو پیٹ کی بیماری سے مرے یعنی دستوں اور استسقاء وغیرہ سے تیسرا وہ جو ڈوب کر مرتے یعنے بدون اختیار کے چوتھا وہ جو دیوار یا چھت سے گر کر مرے پانچواں وہ جو راہ خدا میں شہید ہو۔ اور اس باب میں انس اور صفوان بن امیہ اور جابر بن عتیک اور خالد بن عرفطہ اور سلیمان بن صرد اور ابی موسیٰ اور عائشہ رض سے بھی روایت ہے **کہا ابو عیسیٰ** نے ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے عبید بن اسباط نے اُسنے کہا خبر دی مجکو باپ میرے نے اُسنے کہا خبر دی مجکو ابو سنان شیبانی نے ابی اسحٰق سے کہا کہ کہا سلیمان بن صرد نے واسطے خالد بن عرفطہ کے یا خالد نے سلیمان سے کہا کہ کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سُنا کہ آپنے فرمایا کہ جو شخص کہ قتل کرے اُسکو پیٹ اُسکا نہ عذاب کیا جاویگا وہ اپنی قبر میں سو ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ ہاں یعنی میں نے حضرت سے یہ حدیث سُنی ہے **کہا ابو عیسیٰ** نے یہ حدیث حسن غریب ہے اس باب میں اور تحقیق روایت کی گئی ہے سوائے اس وجہ کے بھی **باب** وبا سے بھاگنا منع ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے اُسنے روایت کی عامر بن سعد سے اُسنے اسامہ بن زید سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا وبا کو پس فرمایا کہ وہ بقیہ رجز یا عذاب کا ہے جو بھیجا گیا تھا ایک جماعت پر بنی اسرائیل سے سو جب کسی زمین میں وبا پڑے اور ہو تم بیچ اُسکے تو نہ نکلو بھاگ کر اُس سے اور جب کسی زمین میں وبا پڑے اور تم اُسمیں نہو تو نہ جاؤ اُسمیں اور اس باب میں سعد اور خزیمہ بن ثابت اور عبد الرحمان بن عوف اور جابر اور عائشہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے اسامہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

باب جو شخص کہ دوست رکھے اللہ کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے اللہ اُسکی ملاقات کو **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن مقدام نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معتمر بن سلیمان نے اُسنے کہا سُنا میں نے اپنے باپ سے کہ حدیث بیان کرتا تھا قتادہ سے اُسنے روایت کی انس سے اُسنے عبادہ بن صامت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ دوست رکھے اللہ کی ملاقات کو دوست[2] رکھتا ہے اللہ اُسکی ملاقات کو اور جو شخص کہ ناخوش رکھتا ہے اللہ کی ملاقات کو تو ناخوش رکھتا ہے اللہ اُسکی ملاقات کو اور اس باب میں ابی موسیٰ اور ابی ہریرہ اور عائشہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے عبادہ کی حدیث حسن صحیح ہے

---

[1] شہید ستر قسم کے ہیں جنکا ذکر اور حدیثوں میں آیا ہے مگر اصلی اور حقیقی شہید وہی ہے جو راہ خدا میں لڑکر شہید ہو باقی حکمی شہید ہیں یعنی اُنکو بھی شہیدوں کا سا ثواب ملتا

[2] یعنے جسنے دوست رکھا پھرنے کو طرف آخرت کے اور طلب کرنے کو اُس چیز کے کہ جو اُسکے پاس ہے اور نہ مائل ہوا طرف دنیا کی اور نہ راضی ہوا ساتھ زندگی دنیا کے اور ترک کیا اُسکو تو دوست رکھا اُسنے اللہ کی ملاقات کو اور جسنے دنیا کو دوست رکھا تو اُسنے خدا کی ملاقات کو ناخوش رکھا پس ناخوش رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکی ملاقات کو ۱۲

حدثنا حميد بن مسعدة نا خالد بن الحارث نا سعيد بن ابي عروبة ح ونا محمد بن بشار نا محمد بن بكر عن سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن زرارة بن ابي اوفى عن سعد بن هشام عن عائشة انها ذكرت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن كره لقاء الله كره الله لقاءه قالت فقلت يا رسول الله كلنا يكره الموت قال ليس كذلك ولكن المؤمن اذا بشر برحمة الله ورضوانه وجنته احب لقاء الله واحب الله لقاءه وان الكافر اذا بشر بعذاب الله وسخطه كره لقاء الله وكره الله لقاءه قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فيمن يقتل نفسه لم يصل عليه **حدثنا** يوسف بن عيسى نا وكيع نا اسرائيل وشريك عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة ان رجلا قتل نفسه فلم يصل عليه النبي صلى الله عليه وسلم **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن وقد اختلف اهل العلم في هذا فقال بعضهم يصلى على كل من صلى للقبلة وعلى قاتل النفس وهو قول سفيان الثوري واسحاق وقال احمد لا يصلي الامام على قاتل النفس ويصلي عليه غير الامام **باب** ما جاء في المديون **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داود نا شعبة عن عثمان بن عبد الله بن موهب قال سمعت عبد الله بن ابي قتادة يحدث عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم اتي برجل ليصلي عليه فقال النبي صلى الله عليه وسلم صلوا على صاحبكم فان عليه دينا قال ابو قتادة هو علي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بالوفاء فقال بالوفاء فصلى عليه وفي الباب عن جابر وسلمة بن الاكوع واسماء بنت يزيد **قال** ابو عيسى حديث ابي قتادة حديث حسن صحيح **حدثنا** ابو الفضل مكتوم بن العباس قال ثني عبد الله بن صالح ثني الليث ثني عقيل عن ابن شهاب اخبرني ابو سلمة بن عبد الرحمن عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان

حدیث بیان کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے اسنے کہا خبر دی ہمکو خالد بن حارث نے اسنے کہا خبر دی ہمکو سعید بن ابی عروبہ نے ح اور خبر دی ہمکو محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن ابی بکر نے سعید بن ابی عروبہ سے اُسنے روایت کی قتادہ سے اُسنے زرارہ بن ابی اوفی سے اُسنے سعد بن ہشام سے اُسنے عائشہ رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ دوست رکھے اللہ کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے اللہ اُسکی ملاقات کو اور جو کوئی ناخوش رکھتا ہے اللہ کی ملاقات کو تو ناخوش رکھتا ہے اللہ اُسکی ملاقات کو سو ہمنے کہا کہ یا رسول اللہ ہم سب ناخوش رکھتے ہیں موت کو فرمایا یہ معنی نہیں لیکن مطلب یہ ہے کہ مومن جبکہ خوشخبری دیا جاتا ہے ساتھ رحمت اللہ کے اور رضامندی اُسکی کے اور بہشت اُسکی کے تو دوست رکھتا ہے اللہ کی ملاقات کو اور دوست رکھتا ہے اللہ اُسکی ملاقات کو اور کافر جبکہ خوشخبری دیا جاتا ہے ساتھ عذاب اللہ کے اور غصے اُسکے کے تو ناخوش رکھتا ہے اللہ کی ملاقات کو اور ناخوش رکھتا ہے اللہ اُسکی ملاقات کو کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب جو شخص اپنی جان کو مار ڈالے اُسکا جنازہ نہ پڑھا جاوے **حدیث** بیان کی ہمسے یوسف بن عیسی نے اسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسرائیل اور شریک نے سماک بن حرب سے اُسنے روایت کی جابر بن سمرہ سے کہ ایک مرد نے قتل کیا اپنی جان کو سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکا جنازہ نہ پڑھا[1] کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے اور اہل علم کو اس مسئلہ میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ جو کوئی قبلہ کی طرف نماز پڑھے اُسکا جنازہ پڑھا جاوے اور جو اپنے تئیں آپ مار ڈالے اُسکا بھی جنازہ پڑھا جاوے اور یہی قول سفیان ثوری اور اسحاق کا ہے اور احمد نے کہا کہ نہ نماز پڑھے امام اوپر قاتل نفس کے اور نماز پڑھے اُسپر غیر امام

باب قرضدار کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو داؤد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے عثمان بن عبد اللہ سے اُسنے کہا کہ سنا میں نے عبد اللہ بن ابی قتادہ سے کہ حدیث بیان کرتا تھا اپنے باپ سے کہ لوگ ایک آدمی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تاکہ آپ اُسپر نماز پڑھیں سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز پڑھو تم اپنے ساتھی پر[2] اسلیے کہ اُسپر قرض ہے ابو قتادہ نے کہا کہ اُسکا قرض مجھپر ہے فرمایا کہ اسطرح کہ تو اسکو ادا کرے اُسنے کہا ہاں سو نماز پڑھی حضرت نے اُسپر اور اس باب میں جابر اور سلمہ بن اکوع اور اسماء بنت یزید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے ابی قتادہ کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو الفضل مکتوم بن عباس نے اُسنے کہا اور حدیث بیان کی مجھسے عبد اللہ بن صالح نے اُسنے کہا حدیث بیان کی مجھسے لیث نے اُسنے کہا حدیث کی مجھکو عقیل نے ابن شہاب سے اُسنے کہا خبر دی مجھکو ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے ابی ہریرہ سے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[1] اگر اپنی جان مارنے کو وہ شخص حلال جانتا ہے تو ہمیشہ دوزخ میں مریگا اور اگر حلال نہیں جانتا تو ہمیشہ دوزخ میں نہ رہیگا یعنی لمبی مدت کو بھی سدا بولتے ہیں ۱۲ [2] حضرت نے اُسپر نماز نہ پڑھی یا تو اسلیے کہ لوگ پرہیز کریں دین سے اور باز رہیں تاخیر اور تقصیر کرنے سے ادا میں یا حضرت نے مناسب نہ جانا کہ میں دعا کروں اسکے لیے اور وہ موقوف رہے یعنی قبول نہ ہو بسبب اسکے اُسپر لوگوں کے حق ہیں اور یہ حدیث دلیل ہے اُسپر کہ میت کی طرف سے ضامن ہونا جائز ہے برابر ہے کہ چھوڑا ہو کچھ ادائے قرض کے لیے یا نہ چھوڑا ہو اور یہی مذہب ہے شافعی اور اکثر علما کا بخلاف ابو حنیفہ کے کہ اُنکے نزدیک

يؤتى بالرجل المتوفى عليه الدين فيقول هل ترك لدينه من قضاء فان حدث انه ترك وفاء صلى عليه والا قال للمسلمين صلوا على صاحبكم فلما فتح الله عليه الفتوح قام فقال انا اولى بالمؤمنين من انفسهم فمن توفى من المؤمنين وترك دينا فعلى قضاؤه ومن ترك مالا فهو لورثته قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد رواه يحيى بن بكير وغير واحد عن الليث بن سعد **باب** ما جاء فى عذاب القبر **حدثنا** ابو سلمة يحيى بن خلف البصرى نا بشر بن المفضل عن عبد الرحمن بن اسحاق عن سعيد بن ابى سعيد المقبرى عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قبر الميت او قال احدكم اتاه ملكان اسودان ازرقان يقال لاحدهما المنكر وللآخر النكير فيقولان ما كنت تقول فى هذا الرجل فيقول ما كان يقول هو عبد الله ورسوله اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله فيقولان قد كنا نعلم انك تقول هذا ثم يفسح له فى قبره سبعون ذراعا فى سبعين ثم ينور له فيه ثم يقال له نم فيقول ارجع الى اهلى فاخبرهم فيقولان نم كنومة العروس الذى لا يوقظه الا احب اهله اليه حتى يبعثه الله من مضجعه ذلك وان كان منافقا قال سمعت الناس يقولون فقلت مثله لا ادرى فيقولان قد كنا نعلم انك تقول ذلك فيقال للارض التئمى عليه فتلتئم عليه فتختلف اضلاعه فلا يزال فيها معذبا حتى يبعثه الله من مضجعه ذلك وفى الباب عن على وزيد بن ثابت وابن عباس والبراء بن عازب وابى ايوب وانس وجابر وعائشة وابى سعيد كلهم رووا عن النبى صلى الله عليه وسلم فى عذاب القبر **قال** ابو عيسى حديث ابى هريرة حديث حسن غريب **حدثنا** هناد نا عبدة عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مات الميت عرض عليه مقعده فان كان من اهل الجنة فمن اهل الجنة وان كان من اهل النار فمن اهل النار ثم يقال هذا مقعدك حتى يبعثك الله يوم القيمة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فى اجر من عزى مصابا

لائے جاتے ساتھ مرے آدمی کے کہ ہوتا اُسپر قرض پس فرماتے کیا چھوڑا اُسنے واسطے ادائے قرض اپنے کے کوئی چیز کہ اُس سے قرض ادا ہو پس اگر بیان کیے جاتے کہ وہ چھوڑ گیا ہے مال اسقدر کہ قرض ادا ہو جاویگا تو نماز پڑھتے اُسپر اور اگر نہیں تو مسلمانونکو فرماتے کہ نماز پڑھو اپنے ساتھی پر پس جبکہ کھولین اللہ نے اوپر آپکے فتوحات تو کھڑے ہوئے اور پس فرمایا مین زیادہ لائق ہون ساتھ مسلمانونکے جانون انکی سے سو جو شخص کہ مرے مومنین سے اور چھوڑے قرض تو مجھپر ہے ادا کرنا اُسکا اور جو کوئی چھوڑے مال پس وہ واسطے وارثون اُسکے کے ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کی یحییٰ بن بکیر وغیرہ نے لیث بن سعد سے **باب** قبر کے عذاب کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ابو سلمہ نے یحییٰ بن خلف بصری سے اُسنے کہا خبر دی ہمکو بشر بن مفضل نے عبد الرحمن بن اسحق سے اُسنے روایت کی ابی سعید بن ابی سعید سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دفن کی جاتی ہے میّت یا فرمایا ایک تمھارا تو آتے ہین اُسکے پاس دو فرشتے سیاہ رنگ کیری آنکھون والے کہا جاتا ہے واسطے ایک کے منکر اور دوسرے کے نکیر پس کہتے ہین وہ دونون کیا کہتا تھا تو بیچ حق اس مرد کے پس کہتا ہے وہ کہ جو کہتا تھا کہ وہ بندہ اللہ کا ہے اور اُسکا رسول ہے گواہی دیتا ہون اسکی کہ نہین کوئی معبود برحق سوا خدا کے اور تحقیق محمد بندہ اُسکا ہے اور اُسکا رسول ہے پس کہتے ہین وہ فرشتے کہ ہم جانتے تھے کہ تو یہ بات کہتا تھا پھر فراخی کی جاتی ہے اُسکی قبر مین ستر گز ستر گز مین پھر روشنی کیجاتی ہے واسطے اُسکے بیچ قبر کے پھر کہا جاتا ہے اُسکو کہ سو رہ پس کہتا ہے کہ مین پھر جاؤنگا طرف گھر والون اپنے کے پس خبر دون انکو پس کہتے ہین وہ دونون کہ سو رہ مانند سونے دُلہن کے کہ نہین جگاتا اُسکو مگر جو زیادہ تر پیارا ہو طرف اُسکی اہل اُسکے سے یہانتک کہ اُٹھا دے اُسکو اللہ اس لیٹنے کی جگہہ سے – اور اگر ہو منافق تو کہتا ہے کہ سُنا مین نے لوگون سے کہتے تھے مثل اسکی پس کہا مینے مثل اسکی مین کچھ نہین جانتا پس کہتے ہین وہ دونون فرشتے کہ تحقیق ہم جانتے تھے کہ تو یہی کہتا تھا پس کہا جاتا ہے واسطے زمین کے کہ ملجا اُسپر پس ملجاتی ہے اُسپر پس مختلف ہوتی ہین پسلیان اُسکی سو ہمیشہ عذاب کیا جاتا ہے اُسمین یہانتک کہ اُٹھا دے اُسکو اللہ اُسکے لیٹنے کی جگہہ سے اور اس باب مین علی اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور برا بن عازب اور ابی ایوب اور انس اور جابر اور عائشہ اور ابی سعید سے بھی روایت ہے وہ سب روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ عذاب قبر کے کہا ابو عیسیٰ نے ابی ہریرہ کی حدیث حسن غریب ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدہ نے عبید اللہ سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی مرجاتا ہے تو سامنے کیا جاتا ہے اُسپر ٹھکانا اُسکا پس اگر ہو وہ بہشت والون سے تو بہشتیون کے ٹھکانے سے اور اگر ہو وہ دوزخیون سے تو دوزخیون کے ٹھکانے سے پھر کہا جاتا ہے کہ یہی ٹھکانا تیرا ہے یہانتک کہ اُٹھا وے تجکو اللہ دن قیامت کے **باب** جو شخص کہ تسلی دے مصیبت زدہ کو تو اُسکا کیا ثواب ہے

مال نہو نیکے وقت ضمانت درست نہین ١٢ طیبی سلہ یعنی ملک فتح ہوئے اور بیشمار لوٹ ہاتھ لگی ١٢ سلہ یعنی ہر چیز مین امر دین یا دنیا سے شفقت میری اُنپر بہت ہے شفقت انکی سے اپنی جانون پر ١٢ سلہ یعنی اور نہ چھوڑ گیا ہو اتنا مال کہ قرض اُسکا اُس سے ادا ہو سکے ١٢ سلہ یا قریب ہو جاتی ہے ایک طرف قبر کی طرف دوسری طرف کی پس دبا لیتی ہے اُسکو دونون طرف سے ١٢
سلہ بعضے کہتے ہین کہ اسوقت حضرت کی صورت اُسکے سامنے کی جاتی ہے اسواسطے کہ اشارہ حاضر کے واسطے ہوتا ہے اور احتمال ہے کہ یہ اشارہ ہو واسطے اُسکے جو اُسکے ذہن مین حاضر ہے ١٢
سلہ یعنی عذاب قبر کے باب مین ان سب اصحاب سے حدیثین آئی ہین ١٢

حدثنا یوسف بن عیسی نا علی بن عاصم نا واللہ محمد بن سوقۃ عن ابراهیم عن الاسود عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من عزّی مصابا فلہ مثل اجرہ **قال** ابو عیسی هذا حدیث غریب لا نعرفہ مرفوعا الا من حدیث علی بن عاصم وروی بعضهم عن محمد بن سوقۃ بهذا الاسناد مثلہ موقوفا ولم یرفعہ ویقال اکثر ما ابتلی بہ علی بن عاصم بهذا الحدیث نقموا علیہ **باب** ما جاء فی من یموت یوم الجمعۃ **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدی وابو عامر العقدی قالا نا هشام بن سعد عن سعید بن ابی هلال عن ربیعۃ بن سیف عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یموت یوم الجمعۃ او لیلۃ الجمعۃ الا وقاہ اللہ فتنۃ القبر **قال** ابو عیسی هذا حدیث غریب ولیس اسنادہ بمتصل ربیعۃ بن سیف انما یروی عن ابی عبد الرحمن الحبلی عن عبد اللہ بن عمرو ولا نعرف لربیعۃ بن سیف سماعا من عبد اللہ بن عمرو **باب** ما جاء فی تعجیل الجنازۃ **حدثنا** قتیبۃ نا عبد اللہ بن وهب عن سعید بن عبد اللہ الجهنی عن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب عن ابیہ عن علی بن ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ یا علی ثلاث لا تؤخرها الصلوۃ اذا آنت والجنازۃ اذا حضرت والایم اذا وجدت لها کفوا **قال** ابو عیسی هذا حدیث غریب وما اری اسنادہ متصلا **باب** آخر فی فضل التعزیۃ **حدثنا** محمد بن حاتم المؤدب نا یونس بن محمد حدثتنا ام الاسود عن منیۃ ابنۃ عبید بن ابی برزۃ عن جدها ابی برزۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عزّی ثکلی کسی بردا فی الجنۃ **قال** ابو عیسی هذا حدیث غریب ولیس اسنادہ بالقوی **باب** ما جاء فی رفع الیدین علی الجنازۃ **حدثنا** القاسم بن دینار الکوفی نا اسماعیل بن ابان الوراق عن یحیی بن یعلی الاسلمی عن ابی فروۃ یزید بن سنان عن زید بن ابی انیسۃ عن الزهری عن سعید بن المسیب عن ابی هریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبر علی جنازۃ فرفع یدیہ فی اول تکبیرۃ ووضع الیمنی علی الیسری **قال** ابو عیسی هذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من هذا الوجہ واختلف اهل العلم فی هذا فرای اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرهم ان یرفع الرجل یدیہ فی کل

حدیث بیان کی ہمسے یوسف بن عیسی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو علی بن عاصم نے اُسنے کہا قسم ہے اللہ کی خبر دی ہمکو محمد بن سوقہ نے ابراہیم سے اُسنے روایت کی اسود سے اُسنے عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ تسلی دے مصیبت زدہ کو تو واسطے اُسکے ہے مانند ثواب اُسکے کے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مرفوع مگر حدیث علی بن عاصم سے اور روایت کی بعض نے محمد بن سوقہ سے ساتھ اسی اسناد کے مثل اُسکی موقوفا اور نہین مرفوع کیا اُسکو اور کہا جاتا ہے کہ اکثر مبتلا ساتھ اس حدیث کے علی بن عاصم کا ہی عیب کیا ہی لوگون نے اُسمین **باب** جو شخص کہ جمعہ کے دن مرے تو اُسکو کیا ثواب ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمن بن مہدی نے اور ابو عامر عقدی نے اُن دونون نے کہا حدیث کی ہمکو ہشام بن سعد نے سعد بن ابی ہلال سے اُسنے روایت کی ربیعہ بن سیف سے اُسنے عبد اللہ بن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین کوئی مسلمان کہ مرے دن جمعہ کے یا جمعہ کی رات کو مگر کہ نگاہ رکھتا ہے اُسکو اللہ فتنہ سے قبر کے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث غریب ہے اسکی اسناد متصل نہین کہ ربیعہ عبد اللہ بن عمر سے روایت کرتا ہے اور ربیعہ کا سماع اُس سے ثابت نہین **باب** جنازہ مین جلدی کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن وہب نے سعید بن عبد اللہ سے اُسنے روایت کی محمد بن عمر سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے علی رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی تین چیزین ہین کہ نہ تاخیر کرا نکو ایک نماز جبکہ آوے وقت اُسکا دوسرا جنازہ جبکہ حاضر ہو تیسری بن شوہر عورت جبکہ پاوے تو واسطے اُسکے کفو کہا ابو عیسی نے یہ حدیث غریب ہے اور اسکی اسناد متصل نہین **باب** تعزیت کی فضیلت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن حاتم نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یونس بن محمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ام اسود نے منیہ بنت عبید سے اُسنے روایت کی اپنے دادے ابی برزہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ تسلی دے اُس عورت کو کہ مرگیا ہو بیٹا اُسکا تو پہنایا جاویگا لباس خوب بہشت مین کہا ابو عیسی نے یہ حدیث غریب ہے اسکی اسناد قوی نہین **باب** جنازہ پر ہاتھ اٹھانے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قاسم بن دینار کوفی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسمعیل بن ابان نے یحیی بن یعلی سے اُسنے روایت کی ابی فروہ یزید بن سنان سے اُسنے زید بن ابی انیسہ سے اُسنے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی ایک جنازہ پر سو اٹھائے ہاتھ اپنے پہلی تکبیر مین اور رکھا داہنے ہاتھ کو بائین پر کہا ابو عیسی نے یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی وجہ سے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ اسکے پس اکثر اہل علم نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ جنازہ کی نماز مین آدمی ہر ایک تکبیر مین ہاتھ اُٹھا وے

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنازہ کی نماز مین سوائے پہلی تکبیر کے ہاتھ نہ اُٹھاوے ۱۲

تكبيرة على الجنازة وهو قول ابن المبارك والشافعي واحمد واسحاق وقال بعض اهل العلم لا يرفع يديه الا في اول مرة وهو قول الثوري واهل الكوفة وذكر عن ابن المبارك انه قال في الصلوة على الجنازة لا يقبض بيمينه على شماله ورأى بعض اهل العلم ان يقبض بيمينه على شماله كما يفعل في الصلوة قال ابو عيسى يقبض احب الي **باب ماجاء ان نفس المؤمن معلقة بدينه حتى يقضى عنه حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو اسامة عن زكريا بن ابي زائدة عن سعد بن ابراهيم عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نفس المؤمن معلقة بدينه حتى يقضى عنه **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن ابن مهدي نا ابراهيم بن سعد عن ابيه عن عمر بن ابي سلمة عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال نفس المؤمن معلقة بدينه حتى يقضى عنه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن وهو اصح من الاول

ابواب النكاح

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم **حدثنا** سفيان بن وكيع نا حفص بن غياث عن الحجاج عن مكحول عن ابي الشمال عن ابي ايوب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اربع من سنن المرسلين الحياء والتعطر والسواك والنكاح وفي الباب عن عثمان وثوبان وابن مسعود وعائشة وعبد الله بن عمرو وجابر وعكاف حديث ابي ايوب حديث حسن غريب **حدثنا** محمود بن خداش نا عباد بن العوام عن الحجاج عن مكحول عن ابي الشمال عن ابي ايوب عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو حديث حفص وروى هذا الحديث هشيم ومحمد بن يزيد الواسطي وابو معاوية وغير واحد عن الحجاج عن مكحول عن ابي ايوب ولم يذكروا فيه عن ابي الشمال

تکبیر کے اوپر جنازہ کے اور یہی ہے قول ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ سوائے پہلی بار کے پھر ہاتھ نہ اٹھاوے اور یہ قول ثوری اور اہل کوفہ کا ہے اور ابن مبارک سے مروی ہے کہ جنازہ کی نماز میں داہنے ہاتھ سے بایاں ہاتھ نہ پکڑے یعنی بلکہ دونوں ہاتھ کھلے چھوڑ دیوے جسکو ارسال کہتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ اپنے داہنے ہاتھ سے بایاں ہاتھ پکڑے جیسے کہ کیا جاتا ہے نماز میں یعنی ہاتھ باندھ کر رکھے کہا ابو عیسیٰ نے ہاتھ باندھنا میرے نزدیک بہت پسند ہیں **باب** نفس مومن کا معلق رہتا ہے بدلے قرض اپنے کے یہانتک کہ ادا کیا جاوے اُس سے **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو اسامہ نے زکریا سے اُسنے روایت کی سعد بن ابراہیم سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روح مومن[1] کی لٹکائی جاتی ہے بدلے قرض اُسکے کے یہانتک کہ ادا کیا جاوے قرض اُسکا **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمن بن مہدی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابراہیم بن سعد نے اپنے باپ سے اُسنے روایت کی عمرو بن ابی سلمہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روح مومن کی لٹکائی جاتی ہے بدلے اپنے قرض کے یہانتک کہ ادا کیا جاوے اُسکی طرف سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور زیادہ تر صحیح ہے پہلی حدیث سے **ابواب النکاح**[2] یہ باب ہیں نکاح کے بیان میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **حدیث** بیان کی ہمسے سفیان بن وکیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حفص بن غیاث نے حجاج سے اُسنے روایت کی مکحول سے اُسنے ابی شمال سے اُسنے ابی ایوب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار چیزیں ہیں کہ وہ پیغمبروں کی سنتوں سے ہیں۔ ایک حیا کرنا دوسرا خوشبو لگانا تیسرا مسواک کرنا چوتھا نکاح کرنا اور اس باب میں ثوبان اور عثمان اور ابن مسعود اور عائشہ اور عبد اللہ بن عمر اور جابر اور عکاف سے بھی روایت ہے ابو ایوب کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن خداش نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عباد بن عوام نے حجاج سے اُسنے روایت کی مکحول سے اُسنے ابی شمال سے اُسنے ابی ایوب سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث حفص کی اور روایت کی ہشیم اور محمد بن یزید واسطی اور ابو معاویہ وغیرہ نے یہ حدیث حجاج سے اُسنے ابی ایوب سے اور نہیں ذکر کیا اُنھوں نے اسمیں واسطہ ابی شمال کا۔

---

[1] یعنے اپنے مقصود کو نہیں پہونچتا کہ وہ بہشت میں داخل ہوتا ہے یا نیکوکاروں کے زمرہ میں داخل ہوتا ہے ۱۲ [2] نکاح کے معنی ہیں ملنا اور جمع ہونا اور طلاق کا اطلاق جماع کرنے اور عقد کرنے پر بھی آیا ہے کہ اسمیں بھی جمع ہونا پایا جاتا ہے اور حنفیہ کے نزدیک نکاح کرنا واجب ہے وقت توقان کے یعنی غلبہ شہوت کے اور اگر یقین زنا کا ہو تو نکاح کرنا فرض ہے مگر یہ فرض اور واجب اسی وقت ہے کہ مالک ہو نفقہ اور مہر کا ورنہ نکاح کے ترک کرنے میں گناہ نہیں اور سنت موکدہ ہے حالت اعتدال میں اور اگر نیت زنا سے بچنے کی ہو تو ثواب ہے اور نکاح منعقد ہوتا ہے ساتھ لفظ نکاح کے اور تزویج کے اور ان الفاظ کے ساتھ جو موضوع ہیں واسطے تملیک عین کے فی الحال مانند بیع اور شراء اور ہبہ اور صدقہ اور تملیک کے نہ ساتھ اجارہ اور اعارہ اور اباحت اور وصیت کے اور فائدہ نکاح کے پانچ ہیں کم ہونا شہوت کا اور بند و بست ہونا گھر کا اور کثرت کنبہ کی اور مجاہدہ نفس کا بسبب خبرگیری اہل و عیال کے اور پیدا ہونا فرزند صالح کا ۱۲ وغیرہ اور پسندیدہ خصلتیں عورت کی آٹھ ہیں دین اور خلق نیک اور حسن اور کمی مہر کی اور ہونا اولاد کا اور باکرہ ہونا اور صاحب نسب ہونا اور قریب کے ناتے سے نہ ہونا ۱۲ مولانا عبد العزیز رحمہ اللہ

وحديث حفص بن غياث وعباد بن العوام اصح **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو احمد نا سفيان عن الاعمش عن عمارة بن عمير عن عبد الرحمن بن يزيد عن عبد الله بن مسعود قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن شباب لا نقدر على شئ فقال يا معشر الشباب عليكم بالباءة فانه اغض للبصر واحصن للفرج فمن لم يستطع منكم الباءة فعليه بالصوم فان الصوم له وجاء هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** الحسن بن على الخلال نا عبد الله بن نمير نا الاعمش بن عمارة نحوه وقد روى غير واحد عن الاعمش بهذا الاسناد مثل هذا وروى ابو معاوية والمحاربى عن الاعمش عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله عن النبى صلى الله عليه وسلم نحوه **باب** ماجاء فى النهى عن التبتل **حدثنا** الحسن بن الخلال وغير واحد قالوا نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهرى عن سعيد بن المسيب عن سعد بن ابى وقاص قال رد رسول الله صلى الله عليه وسلم على عثمان ابن مظعون التبتل ولو اذن له لاختصينا هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** ابو هشام الرفاعى وزيد بن اخزم واسحاق بن ابراهيم البصرى قالوا نا معاذ بن هشام عن ابيه عن قتادة عن الحسن عن سمرة ان النبى صلى الله عليه وسلم نهى عن التبتل وزاد زيد بن اخزم فى حديثه وقرأ قتادة ولقد ارسلنا رسلا من قبلك وجعلنا لهم ازواجا وذرية وفى الباب عن سعد وانس بن مالك وعائشة وابن عباس حديث سمرة حديث حسن غريب وروى الاشعث بن عبد الملك هذا الحديث عن الحسن عن سعد بن هشام عن عائشة عن النبى صلى الله عليه وسلم نحوه ويقال كلا الحديثين صحيح **باب** ماجاء فى من ترضون دينه فزوجوه **حدثنا**

اور حدیث حفص بن غیاث اور عبادہ بن عوام کی اصح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو احمد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے اعمش سے اُسنے روایت کی عمارہ بن عمیر سے اُسنے عبد الرحمان بن یزید سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ نکلے ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہم تھے جوان[1] نہ طاقت رکھتے تھے کسی چیز کی مال سے سو فرمایا کہ اے گروہ جوانوں کے جو کوئی طاقت رکھے تم مین سے اسباب جماع کی یعنی نفقہ اور مہر کی تو چاہیے کہ نکاح کرے پس تحقیق نکاح کرنا بہت ڈھانکتا ہے نظر کو کہ بیگانی عورت پر نہین پڑتی اور بہت محفوظ رکھتا ہے ستر کو یعنی حرام کاری سے اور جو شخص کہ طاقت نہ رکھے تم مین سے اسباب جماع کی تو اُسکو چاہیئے روزے رکھنے پس تحقیق روزہ رکھنا اُسکے لیے خصی کرنا ہے یعنی جیسے فوطے کوٹنے سے شہوت جاتی رہتی ہے اُسی طرح روزہ رکھنے سے بھی جاتی رہتی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن نمیر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اعمش نے عمارہ سے مثل اُسکی اور تحقیق روایت کی بہت لوگون نے اعمش سے ساتھ اسی اسناد کے مثل اُسکی اور روایت کی ابو معاویہ اور محاربی نے اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکی **باب** نکاح کا ترک کرنا اور عورتون سے انقطاع کرنا منع ہے **حدیث** بیان کی ہمسے حسن بن علی خلال وغیرہ نے اُنھون نے کہا خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے اُسنے روایت کی سعید بن مسیب سے اُسنے سعید بن ابی وقاص سے کہ رد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون پر نکاح کے ترک کرنے کو اور اگر اذن دیتے اُنکو تو البتہ خصی ہوتے ہم[2] یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو ہشام رفاعی اور زید بن اخزم اور اسحاق بن ابراہیم بصری نے اُنھون نے کہا خبر دی ہمکو معاذ بن ہشام نے اپنے باپ سے اُسنے روایت کی قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے نکاح کے ترک کرنے سے اور زید بن اخزم نے اپنی حدیث مین یہ لفظ زیادہ کیا ہے اور پڑھی قتادہ نے یہ آیت اور البتہ بھیجے ہمنے رسول پہلے تیرے سے اور کین ہمنے واسطے اُنکے بی بیان اور اولاد اور اس باب مین سعد اور انس بن مالک اور عائشہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے اور سمرہ کی حدیث حسن غریب ہے اور روایت کی اشعث نے یہ حدیث حسن سے اُسنے سعد بن ہشام سے اُسنے عائشہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکی اور کہا جاتا ہے کہ ہر دونون حدیثین صحیح ہین **باب** جو شخص کہ راضی ہو تم دین اُسکے سے پس نکاح کرو اُس سے **حدیث** بیان کی ہمسے

[1] بالغ ہونے کے بعد آدمی جوان کہلاتا ہے اور حد جوانی کی نزدیک امام شافعی رح کے تیس برس کی عمر تک ہے اور امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک چالیس برس تک ہے ۱۲

[2] یعنی اگر حضرت ترک نکاح کی اجازت دیتے تو ہم اسمین یہانتک مبالغہ کرتے کہ ہم سب خصی ہوجاتے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خصی ہونے کو جائز سمجھتے تھے مگر واقع مین یہ گمان انکا صحیح نہ تھا اسلیے کہ مرد کو خصی ہونا حرام ہے اور اسی طرح ہر جانور غیر ماکول اللحم کو خصی کرنا بھی درست نہین اور ماکول اللحم جانور کو چھوٹی عمر مین خصی کرنا درست ہے نہ بڑی عمر مین امام شافعی کے نزدیک بغیر نکاح کے رہنا افضل ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک نکاح کرنا افضل ہے ۱۲ نووی وغیرہ [3] یعنی نکاح کرنا پہلے پیغمبرون کی سنت ہے پس اسکو بالکل ترک کرنا لائق نہین ۱۲

قتیبة نا عبد الحمید بن سلیمان عن ابن عجلان عن ابی وثیمة النصری عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا خطب الیکم من ترضون دینه وخلقه فزوجوه الا تفعلوا تکن فتنة فی الارض وفساد عریض وفی الباب عن ابی حاتم المزنی وعائشة حدیث ابی هریرة قد خولف عبد الحمید بن سلیمان فی هذا الحدیث فرواه اللیث بن سعد عن ابن عجلان عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم مرسلا وقال محمد وحدیث اللیث اشبه ولم یعد حدیث عبد الحمید محفوظا **حدثنا** محمد بن عمرو نا حاتم بن اسماعیل عن عبد الله بن مسلم بن هرمز عن محمد وسعید ابنی عبید عن ابی حاتم المزنی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا جاءکم من ترضون دینه وخلقه فانکحوه الا تفعلوا تکن فتنة فی الارض وفساد الا تفعلوا تکن فتنة فی الارض وفساد قالوا یا رسول الله وان کان فیه قال اذا جاءکم من ترضون دینه وخلقه فانکحوه ثلث مرات هذا حدیث حسن غریب وابو حاتم المزنی له صحبة ولا نعرف له عن النبی صلی الله علیه وسلم غیر هذا الحدیث

باب ماجاء فی من ینکح علی ثلث خصال **حدثنا** احمد بن محمد بن موسی نا اسحاق بن یوسف الازرق نا عبد الملک عن عطاء عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان المراة تنکح علی دینها ومالها وجمالها فعلیک بذات الدین تربت یداک وفی الباب عن عوف بن مالک وعائشة وعبد الله بن عمرو وابی سعید حدیث جابر حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی النظر الی المخطوبة **حدثنا** احمد بن منیع نا ابن ابی زائدة ثنی عاصم بن سلیمان عن بکر بن عبد الله المزنی عن

قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الحمید بن سلیمان نے ابن عجلان سے اُسنے روایت کی ابی وثیمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت کہ پیغام پہنچے نکاح کا طرف تمہاری وہ شخص کہ راضی ہو تم دین اُسکے سے اور خلق اُسکے سے پس نکاح کرو اُس سے اور اگر نہ کرو گے تم نکاح تو ہوگا فتنہ زمین میں اور فساد بڑا اور اس باب میں ابی حاتم مزنی اور عائشہ سے بھی روایت ہے اور ابو ہریرہ کی حدیث میں عبد الحمید بن سلیمان مخالفت کیا گیا ہے پس روایت کیا اسکو لیث نے مرسل امام بخاری نے کہا کہ لیث کی حدیث عمدہ ہے اور عبد الحمید کی حدیث محفوظ نہیں **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن عمرو نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حاتم بن اسمٰعیل نے عبد اللہ بن مسلم سے اُسنے روایت کی محمد اور سعید عبید کے دونوں بیٹوں سے اُسنے ابی حاتم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آوے تمہارے پاس وہ شخص کہ راضی ہو تم دین اُسکے سے اور خلق اُسکے سے یعنے نکاح کرنا چاہے تو نکاح کر دو اُس سے اگر نہ کرو گے تم نکاح تو ہوگا فتنہ زمین میں اور فساد اگر نہ کرو گے تم نکاح تو ہوگا فتنہ زمین میں اور فساد لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اگرچہ ہووے بیچ اُسکے کوئی چیز قلت مال سے یا عدم کفو سے فرمایا جبکہ آوے تمہارے پاس وہ شخص کو راضی ہو تم دین اُسکے سے اور خلق اُسکے سے تو نکاح کر دو تم اُس سے تین بار فرمایا یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابو حاتم کے واسطے تھوڑے صحبت ہے اور نہیں پہچانتے ہم واسطے اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوائے اس حدیث کے **باب** تین خصلتوں پر نکاح کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن محمد بن موسیٰ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسحاق بن یوسف نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الملک نے عطاء سے اُسنے روایت کی جابر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ تحقیق نکاح کی جاتی ہے عورت دین اپنے پر اور مال اپنے پر اور جمال اپنے پر پس نکاح کر تو دین والی سے خاک آلودہ ہوں دونوں ہاتھ تیرے اور اس باب میں عوف بن مالک اور عائشہ اور عبد اللہ بن عمرو اور ابی سعید سے بھی روایت ہے اور جابر کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** مخطوبہ کی طرف نظر کرنے کا بیان یعنے جس عورت کے واسطے نکاح کا پیغام دیا ہو اُسکو دیکھنا **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن ابی زائدہ نے اُسنے کہا حدیث کی مجھکو عاصم بن سلیمان نے بکر بن عبد اللہ سے

۱؎ یہ خطاب ہے اولیاء عورتوں کو کہ جب کوئی نکاح کا پیغام بھیجے اور نکاح طلب کرے تمہاری بیٹی یا بہن سے یا مانند اُسکے سے اور وہ شخص دیندار اور خلیق ہو تو اُس سے نکاح کر دو اور اگر ایسے شخص سے نکاح نکرو گے بلکہ مال جاہ پر نظر کرو گے جیسے دنیادار کرتے ہیں تو اکثر عورتیں رہینگی بغیر خاوند کے اور اکثر مرد بغیر بیویوں کے پس زنا ہوگا بہت اور لاحق ہوگی عار اور غیرت اولیاء کو پس ہلاک کرینگے اُسکو کہ عار دلا دیگا پس واقع ہوگا فتنہ اور جنگ جدال اور طیبی نے کہا کہ اس حدیث میں دلیل ہے واسطے امام مالک کے وہ کہتے ہیں نہ رعایت کریں کفو کی مگر دین کی فقط اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ رعایت کریں چار چیزوں کی دین اور حریت اور نسب اور حرفہ یعنے کسب اور اگر راضی ہو عورت اور ولی اُسکا غیر کفو تو نکاح صحیح ہو جاویگا ۱۲ ۲؎ یعنی لوگوں کی عادت ہے کہ عورتوں سے نکاح کرنے میں رغبت کرتے ہیں مال اور جمال اور نسب کی پس دیندار کو لائق ہے کہ عورت دیندار کا طالب ہو اور یہ جو آیا ہے کہ جمال کے سبب سے عورت سے نکاح نکرے تو غرض اس سے یہ نہیں کہ رعایت جمال کی نکرے بلکہ غرض یہ ہے کہ نرے جمال کی رعایت نکرے باوجود فساد دین وغیرہ کے ۱۲ ۳؎ عورت کو نکاح سے پہلے دیکھنا مستحب ہے اسلیئے کہ مرغوب الطبع ہوگی تو بعد نکاح کے اُسکے سبب سے زنا سے بچیگا اور یہی ہے مقصود اصلی نکاح سے ۱۲

المغيرة بن شعبة انه خطب امراة فقال النبي صلى الله عليه وسلم انظر اليها فانه احرى ان يؤدم بينكما وفي الباب عن محمد بن مسلمة وجابر وانس وابي حميد وابي هريرة هذا حديث حسن وقد ذهب بعض اهل العلم الى هذا الحديث وقالوا لا باس ان ينظر اليها ما لم ير منها محرما وهو قول احمد واسحاق ومعنى قوله احرى ان يؤدم بينكما قال احرى ان تدوم المودة بينكما **باب** ماجاء في اعلان النكاح **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم نا ابو بلج عن محمد بن حاطب الجمحي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فصل ما بين الحلال والحرام الدف والصوت وفي الباب عن عائشة وجابر والربيع بنت معوذ وحديث محمد بن حاطب حديث حسن وابو بلج اسمه يحيى بن ابي سليم ويقال ابن سليم ايضا ومحمد ابن حاطب قد رأى النبي صلى الله عليه وسلم وهو غلام صغير **حدثنا** احمد بن منيع نا يزيد بن هرون نا عيسى بن ميمون عن القاسم ابن محمد عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعلنوا هذا النكاح واجعلوه في المساجد واضربوا عليه بالدفوف هذا حديث حسن غريب في هذا الباب وعيسى بن ميمون الانصاري يضعف في الحديث وعيسى بن ميمون الذي يروي عن ابن ابي نجيح التفسير وهو ثقة **حدثنا** حميد بن مسعدة البصري نا بشر بن المفضل نا خالد بن ذكوان عن الربيع بنت معوذ قالت جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فدخل على غداة بني بي فجلس على فراشي كمجلسك مني وجويريات لنا يضربن بدفهن ويندبن من قتل من اباءي يوم بدر الى ان قالت احداهن وفينا نبي يعلم ما في غد فقال لها اسكتي عن هذه وقولي الذي كنت تقولين قبلها وهذا حديث حسن صحيح **باب** ما يقال للمتزوج **حدثنا** قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا رفاء الانسان اذا تزوج قال بارك الله وبارك عليك

اسنے روایت کی مغیرہ بن شعبہ سے کہ اُسنے نکاح کا پیغام بھیجا ایک عورت کو یعنی منگنی کے لیے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھ تو طرف اُس عورت کے پس دیکھنا زیادہ تر لائق ہے ساتھ اُسکے کہ الفت ڈالی جاوے درمیان تمھارے اور اس باب مین محمد بن مسلمہ اور جابر اور انس اور ابی حمید اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے اور تحقیق گئے ہین بعض اہل علم طرف اس حدیث کے کہتے ہین کہ نکاح سے پہلے عورت کے دیکھنے مین کچھ ڈر نہین جبتک کہ نہ دیکھے اُس سے حرام جگہہ کو اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا اور معنی اسکے یہ ہین کہ دیکھنا زیادہ تر لائق ہے ساتھ اسکے کہ ہمیشہ رہے الفت درمیان تمھارے **باب** نکاح کے ظاہر کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ہشیم نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو بلج نے محمد بن حاطب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرق درمیان حلال اور حرام کے دف بجانی اور آواز کرنا ہے[۱] اور اس باب مین عائشہ اور جابر اور ربیع بنت معوذ سے بھی روایت ہے اور محمد بن حاطب کی حدیث حسن ہے اور محمد بن حاطب نے حضرت کو چھوٹی عمر مین دیکھا ہے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یزید بن ہارون نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عیسیٰ بن میمون نے قاسم بن محمد سے اُسنے روایت کی عائشہ رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظاہر کیا کرو تم اس نکاح کو اور کیا کرو اُسکو مسجدون مین اور بجایا کرو وقت نکاح کے دف یہ حدیث حسن غریب ہے اس باب مین اور عیسیٰ بن میمون ضعیف کیا جاتا ہے حدیث مین اور عیسیٰ بن میمون جو ابی نجیح سے روایت کرتا ہے وہ ثقہ ہے **حدیث** بیان کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو بشر بن مفضل نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو خالد بن ذکوان نے ربیع سے کہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس داخل ہوئے یعنی ہمارے گھر مین اُس وقت کہ لائی گئی مین خاوند کے گھر مین پھر بیٹھے میرے بچھونے پر مانند بیٹھنے تیرے کے بہ نسبت میرے یعنی جیسے تو میرے بچھونے پر بیٹھا ہے اسی طرح حضرت بیٹھے یہ بات اُسنے خالد سے کہی اور ہماری قوم کی چھوکریان دف بجاتی تھین اور بیان کرتی تھین خوبیان اور شجاعت اُنکی جو مارے گئے تھے ہمارے باپون سے لڑائی بدر کے یہانتک کہ اُنمین سے ایکنے کہا اور بیچ ہمارے نبی ہین کہ جانتے ہین اُس چیز کو جو ہونے والی ہے کل کو پس فرمایا حضرت نے کہ چپ رہو اس بات سے اور کہو وہ چیز کہ تھی تو کہتی پہلے اس سے اور یہ حدیث حسن ہے **باب** نکاح کرنے والے مرد کو کیا کہا جاوے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد العزیز نے سہل بن ابی صالح سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ رض سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ دعا دیتے کسی کو جبکہ نکاح کرتا تو فرماتے کہ برکت عطا کرے اللہ واسطے تیرے اور برکت کرے اوپر تیرے

[۱] مراد آواز کرنے سے گانا ہے یا ذکر کرنا اور مشہور کرنا نکاح لوگون مین اور یہ مراد نہین کہ بغیر آواز دف کے نکاح ہوتا ہی نہین اسلیے کہ نکاح دو گواہون کے سامنے بھی ہو جاتا ہے بلکہ مراد اس سے ترغیب دلائی ہے ساتھ ظاہر کرنے کے اور حد مشہور کرنے کی یہ ہے کہ جس مکان مین نکاح ہو دوسرے مکان مین معلوم ہو جاوے کہ وہ دف بجانے سے معلوم ہو جاتا ہے اور یہ حد نہین کہ محلون اور شہرون مین معلوم ہو ساتھ بجانے نوبت اور باجون کے ۱۲ مولانا اسحٰق [۲] ظاہر کرو بیچ ساتھ گواہون کے یا ظاہر کرو ساتھ شہرت دینے کے پس پہلا واجب ہے اور یہ مستحب ہے اور مستحب ہے نکاح کرنا مسجدون میں

وجمع بینکما فی خیر وفی الباب عن عقیل بن ابی طالب حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فیما یقول اذا دخل علی اھلہ **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینۃ عن منصور عن سالم بن ابی الجعد عن کریب عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان احدکم اذا اتی اھلہ قال بسم اللہ اللھم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا فان قضی اللہ بینھما ولد الم یضرہ الشیطان ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی الاوقات التی یستحب فیھا النکاح **حدثنا** بندار نا یحیی بن سعید نا سفیان عن اسماعیل بن امیۃ عن عبد اللہ بن عروۃ عن عروۃ عن عائشۃ قالت تزوجنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شوال وبنی بی فی شوال وکانت عائشۃ تستحب ان یبنی بنسائھا فی شوال ھذا حدیث حسن صحیح لا نعرف الا من حدیث الثوری عن اسماعیل **باب** ماجاء فی الولیمۃ **حدثنا** قتیبۃ نا حماد بن زید عن ثابت عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای علی عبد الرحمن بن عوف اثر صفرۃ فقال ما ھذا فقال انی تزوجت امراۃ علی وزن نواۃ من ذھب فقال بارک اللہ لک اولم ولو بشاۃ وفی الباب عن ابن مسعود وعائشۃ وجابر وزھیر بن عثمان حدیث انس حدیث حسن صحیح وقال احمد بن حنبل وزن نواۃ من ذھب وزن ثلثۃ دراھم وثلث وقال اسحاق ھو وزن خمسۃ دراھم **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفین بن عیینۃ عن وائل بن داؤد عن ابیہ نوف عن الزھری عن انس بن مالک

اور جمع کرے درمیان تمھارے بیچ بہتری کے[1] اور اس باب میں عقیل بن ابی طالب سے بھی حدیث آئی ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** جب کوئی مرد اپنی بی بی سے صحبت کرے تو کیا کہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے منصور سے اُسنے روایت کی سالم بن ابی جعد سے اُسنے کریب سے اُسنے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی مسلمان جب ارادہ کرے صحبت کا اپنی بیوی سے تو یہ دعا پڑھے شروع اللہ کے نام سے الٰہی بچا رکھ ہمکو شیطان سے اور بچا شیطان سے ہماری اولاد کو سو اگر البتہ جورو اور خاوند کے درمیان کوئی لڑکا قسمت میں ہوگا تو اسکو شیطان ہرگز ضرر نہ پہنچا سکیگا یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** ان وقتوں کا بیان جنمیں مستحب ہے نکاح کرنا **حدیث** بیان کی ہمسے بندار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن سعید نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے اسماعیل بن امیہ سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن عروہ سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے کہا کہ نکاح کیا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ مہینے شوال[2] کے اور گھر میں لائے مجھکو بیچ مہینے شوال کے اور تھی عائشہ رضی اللہ عنہا کہ مستحب رکھتی تھیں یہ کہ گھر میں لائی جاویں عورتیں اُنکی بیچ مہینے شوال کے یہ حدیث حسن صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث ثوری سے اُسنے اسماعیل سے **باب** ولیمہ[3] کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حماد بن زید نے ثابت سے اُسنے روایت کی انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا عبد الرحمان بن عوف پر نشان زردی کا یعنی اُسکے بدن کو یا کپڑے کو زعفران لگی تھی پس فرمایا کیا ہے[4] یہ سو عبد الرحمان نے کہا کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے اوپر ہم وزن نواۃ کے سونے سے سو حضرت نے فرمایا کہ برکت کرے اللہ واسطے تیرے ولیمہ کر یعنی کھانا پکا کر کھلا لوگوں کو اگرچہ ایک بکری ہو اور اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور جابر اور زہیر سے بھی روایت ہے۔ اور انس کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور احمد بن حنبل نے کہا کہ وزن نواۃ کا سونے سے وزن تین درہم اور ثلث کا ہے اور اسحاق نے کہا کہ وہ وزن پانچ درہم کا ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے وائل بن داؤد سے اُسنے روایت کی اپنے باپ نوف سے اُسنے زہری سے اُسنے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے

---

[1] یعنی رحمت ہو تمپر اور رزق اور اولاد بہت ہو اور جمع کرے کہ تم طاعت کرتے رہو اور صحت اور عافیت سے ۱۲ [2] اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو جہلا شوال کے مہینے میں نکاح کرنے کو نحس جانتے ہیں تو یہ عقیدہ باطل ہے بلکہ مستحب ہے اسمیں نکاح کرنا اور زفاف کرنا ۱۲ [3] ولیمہ اُس کھانے کو کہتے ہیں کہ نکاح میں کھلایا جاتا ہے اور ولیمہ کے معنے اجتماع کے ہیں اور چونکہ یہ کھانا بھی وقت جمع ہونے زوجین کے کھلایا جاتا ہے اسلیے اُسکو ولیمہ کہتے ہیں اور اکثر علما اسپر ہیں کہ ولیمہ سنت ہے اور بعضے مستحب کہتے ہیں اور بعضے واجب کہتے ہیں اور وقت ولیمہ کا بعض کے نزدیک بعد دخول کے ہے اور بعضے کہتے ہیں وقت عقد کے بھی اور بعد دخول کے بھی اور اسمیں اختلاف ہے کہ تکرار درست ہے یا نہیں بعضے کہتے ہیں کہ دو روز سے زیادہ مکروہ ہے اور مالکیہ کہتے ہیں کہ سات دن تک درست ہے اور مختار یہ ہے کہ موافق حال خاوند کے ہو ۱۲ مجمع البحار [4] احتمال ہے کہ یہ محض استفہام ہو اور احتمال ہے کہ مراد اس سے انکار ہو سو اُسنے جواب دیا کہ میں نے قصداً نہیں کیا بلکہ دولہن کی مخالطت سے لگ گئی یا بدن اخلاق کے اور وزن نواۃ کے یعنی برابر گٹھلی کھجور کے سونا مقرر کیا ہے یعنی مہر اور وزن اُسکا پانچ درہم کا ہوتا ہے جو پونے سولہ ماشہ ہوتے ہیں اور اگرچہ ایک بکری ہو مراد اس سے تکثیر ہے یعنی ایک بکری سے ولیمہ کرنا بہت بڑا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس سے زیادہ ولیمہ کسی نے نہیں کیا ۱۲ ع ح

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اولم علی صفیۃ بنت حیی بسویق وتمر هذا حدیث حسن غریب حدثنا محمد بن یحیی
نا الحمیدی عن سفیان نحو هذا وقد روی غیر واحد هذا الحدیث عن ابن عیینۃ عن الزهری عن انس ولم یذکروا فیه عن وائل عن ابیه
قال وکان سفیان بن عیینۃ یدلس فی هذا الحدیث فربما لم یذکر فیه عن وائل عن ابیه وربما ذکره حدثنا محمد بن موسی البصری
نا زیاد بن عبد اللہ نا عطاء بن السائب عن ابی عبد الرحمن عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعام اول یوم حق
وطعام یوم الثانی سنۃ وطعام یوم الثالث سمعۃ ومن سمع سمع اللہ به حدیث ابن مسعود لا نعرفه مرفوعا الا من حدیث زیاد بن
عبد اللہ وزیاد بن عبد اللہ کثیر الغرائب والمناکیر سمعت محمد بن اسمعیل یذکر عن محمد بن عقبۃ قال قال وکیع زیاد بن عبد اللہ مع شرفه
یکذب فی الحدیث **باب** ماجاء فی اجابۃ الداعی **حدثنا** ابو سلمۃ یحیی بن خلف نا بشر بن المفضل عن اسمعیل بن امیۃ عن نافع
عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ائتوا الدعوۃ اذا دعیتم وفی الباب عن علی وابی هریرۃ والبراء وانس وابی ایوب
حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی من یجیء الی الولیمۃ بغیر دعوۃ **حدثنا** هناد نا ابو معاویۃ عن الاعمش عن
شقیق عن ابی مسعود قال جاء رجل یقال له ابو شعیب الی غلام له لحام فقال اصنع لی طعاما یکفی خمسۃ فانی رایت فی وجه رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الجوع فصنع طعاما ثم ارسل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدعاه وجلساءه الذین معه فلما قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اتبعهم رجل لم یکن معهم حین دعوا فلما انتهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الباب قال لصاحب المنزل انه اتبعنا رجل لم یکن معنا حین
دعوتنا فان اذنت له دخل قال فقد اذنا له فلیدخل هذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن ابن عمر **باب** ماجاء فی تزویج الابکار

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ کیا صفیہ بنت حیی پر ساتھ ستو اور کھجور کے یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث بیان کی ہمسے محمد بن یحیی نے اُسنے
کہا خبر دی ہمکو حمیدی نے سفیان سے مثل اسکے اور تحقیق روایت کی بہت لوگوں نے یہ حدیث ابن عیینہ سے اُسنے زہری سے اُسنے انس سے
اور نہین ذکر کیا انھوں نے اسمین واسطہ وائل اور اُسکے باپ کا اور تھا سفیان بن عیینہ تدلیس کرتا بیچ اس حدیث کے سو کبھی نہین ذکر کیا اسمین
واسطہ عن ابیہ کا اور کبھی ذکر کیا اسکو حدیث بیان کی ہمسے محمد بن موسی بصری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو زیاد بن عبد اللہ نے اُسنے کہا خبر دی
ہمکو عطاء بن سائب نے ابی عبد الرحمان سے اُسنے روایت کی ابن مسعود سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھانا پہلے دن کا حق ہے
اور کھانا دوسرے دن کا سنت ہے اور کھانا تیسرے دن کا سُنانا ہے اور جو کوئی سُنا دے سُنا دیگا اللہ اُسکو۔ حدیث ابن مسعود کو ہم مرفوع نہین
جانتے مگر حدیث زیاد بن عبد اللہ سے اور زیاد بن عبد اللہ بہت غریب اور منکر حدیثون والا ہے اور سُنا مین نے بخاری سے کہ ذکر کرتا تھا محمد بن
عقبہ سے کہ وکیع نے کہا کہ زیاد بن عبد اللہ باوجود شریف ہونے کے جھوٹھ بولتا ہے حدیث مین **باب** دعوت کرنے والے کی دعوت
قبول کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ابو سلمہ یحیی بن خلف نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو بشر بن مفضل نے اسمعیل بن امیہ سے اُسنے روایت
کی نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آؤ تم دعوت مین جبکہ دعوت کیے جاؤ تم اور اس باب مین علی اور
ابی ہریرہ اور براء اور انس اور ابو ایوب سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** جو شخص کہ بدون دعوت کے ولیمہ مین
جاوے تو اُسکا کیا حکم ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے روایت کی شقیق سے اُسنے
ابن مسعود سے کہ آیا ایک مرد جو کہا جاتا تھا اُسکو ابو شعیب طرف غلام اپنے کے کہ گوشت بیچتا تھا سو کہا اس شخص نے غلام کو کہ طیار کر موجب
کہنے میرے کے کھانا جو کفایت کرے پانچ آدمیون کو کہ تحقیق مین نے دیکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مین نشان بھوک کا سو اس غلام نے
اُسکے کہنے سے کھانا طیار کیا پھر کسی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور آپ کی دعوت کی اور اُنکی جو آپکے ساتھ بیٹھتے تھے سو جب نبی صلی اللہ
علیہ وسلم چلنے کو کھڑے ہوئے تو ایک شخص اُنکے پیچھے لگا جو دعوت کرنے کے وقت اُنکے ساتھ نہ تھا سو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب
دعوت کے دروازہ پر پہنچے تو حضرت نے گھر والے کو کہا کہ پیچھے لگا ہمارے ایک شخص کہ نہ تھا ساتھ ہمارے جبکہ دعوت کی تُو نے ہمکو سو اگر اجازت دے تو واسطے اُسکے تو داخل ہووے
ورنہ نہین سو گھر والے نے کہا کہ تحقیق ہمنے اجازت دی اُسکو پس چاہیے کہ داخل ہووے گھر مین یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب مین ابن عمر سے بھی روایت ہے **باب** کنواری عورت کے نکاح

سلہ حق ہے یعنی پہلے دن کھانا کھلانا اور قبول کرنا واجب ہے یا سنت ہے بحسب اختلاف علماء کے اور دوسرے دن کا کرانا مستحب ہے اور تیسرے دن کا کھانا اسلیے ہوتا ہے کہ لوگ سنین اور تعریف کرین
سو اللہ تعالی قیامت کے دن اسکو لوگون مین رسوا کریگا کہ اسنے فخر کے واسطے کھانا کھلایا تھا اور اس حدیث مین صریح رد ہے مالکیہ پر کہ وہ سات دن تک ولیمہ کو مستحب کہتے ہین [illegible] ۱۲ سلہ اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ بدون بلائے ضیافت مین جانا درست نہین اور ساتھ لیجانا بھی جائز نہین مگر اذن عام ہو تو درست ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بدون اذن کے کسی کے گھر مین جانا درست نہین اور اگر کوئی شخص [illegible]

حدثنا قتيبة نا حماد بن زيد عن عمرو بن دينار عن جابر بن عبد الله قال تزوجت امراة فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقال اتزوجت يا جابر فقلت نعم قال ابكرا ام ثيبا فقلت لا بل ثيبا فقال هلا جارية تلاعبها وتلاعبك فقلت يا رسول الله ان عبد الله مات وترك سبع بنات او تسعا فجئت بمن يقوم عليهن فدعا لي وفي الباب عن ابي بن كعب وكعب بن عجرة حديث جابر حديث حسن صحيح باب ما جاء لا نكاح الا بولي حدثنا علي بن حجر نا شريك بن عبد الله عن ابي اسحاق ح وثنا قتيبة نا ابو عوانة عن ابي اسحاق ح وثنا بندار نا عبد الرحمن بن مهدي عن اسرائيل عن ابي اسحاق ح وثنا عبد الله بن ابي زياد نا زيد بن حباب عن يونس بن ابي اسحاق عن ابي اسحاق عن ابي بردة عن ابي موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نكاح الا بولي وفي الباب عن عائشة وابن عباس وابي هريرة وعمران بن حصين وانس حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان بن عيينة عن ابن جريج عن سليمان عن الزهري عن عروة عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ايما امراة نكحت بغير اذن وليها فنكاحها باطل فنكاحها باطل فنكاحها باطل فان دخل بها فلها المهر بما استحل من فرجها فان اشتجروا فالسلطان ولي من لا ولي له هذا حديث حسن وقد روى يحيى بن سعيد الانصاري ويحيى بن ايوب وسفين الثوري وغير واحد من الحفاظ عن ابن جريج نحو هذا وحديث ابي موسى حديث فيه اختلاف رواه اسرائيل وشريك بن عبد الله وابو عوانة وزهير بن معاوية وقيس بن الربيع عن ابي اسحاق عن ابي بردة عن ابي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم وروى اسباط بن محمد وزيد بن حباب عن يونس بن ابي اسحاق عن ابي اسحاق عن ابي بردة عن ابي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه

حدیث بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبردی ہمکو حماد نے عمرو بن دینار سے اُسنے روایت کی جابر بن عبد اللہ سے کہا کہ نکاح کیا میں نے ایک عورت سے سو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا سو فرمایا کہ کیا نکاح کیا تو نے اے جابر میں نے کہا ہاں فرمایا کنواری سے یا بیوہ سے کہ پہلے خاوند کر چکی ہو سو میں نے کہا کہ کنواری نہیں بلکہ خاوند کر چکی ہوئی ہے فرمایا کیوں نہیں نکاح کیا تو نے کنواری سے کہ کھیلتا تو اس سے اور وہ کھیلتی تجھسے سو میں نے کہا یا رسول اللہ تحقیق عبد اللہ مر گیا اور چھوڑیں اُسنے سات لڑکیاں یا نو لڑکیاں سو لایا میں اُسکو جو انکی خبرگیری کرے سو آپ نے میرے لیے دعا کی اور اس باب میں ابی بن کعب اور کعب بن عجرہ سے بھی روایت ہے اور جابر کی حدیث حسن صحیح ہے باب نہیں نکاح ہوتا بدون ولی کے حدیث بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا خبردی ہمکو شریک بن عبد اللہ نے ابی اسحاق سے ح اور حدیث بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبردی ہمکو ابو عوانہ نے ابی اسحاق سے ح اور حدیث بیان کی ہمسے بندار نے اُسنے کہا خبردی ہمکو عبد الرحمن بن مہدی نے اسرائیل سے اُسنے روایت کی ابی اسحاق سے ح اور حدیث بیان کی ہمسے عبد اللہ بن ابی زیاد نے اُسنے کہا خبردی ہمکو زید بن حباب نے یونس سے اُسنے روایت کی ابی اسحاق سے اُسنے ابی بردہ سے اُسنے ابی موسیٰ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں نکاح ہوتا بغیر ولی کے اور اس باب میں عائشہ اور ابن عباس اور ابی ہریرہ وغیرہ سے بھی روایت ہے حدیث بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبردی ہمکو سفیان نے ابن جریج سے اُسنے روایت کی سلیمان سے اُسنے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت کہ نکاح کرے اپنا بدون اذن ولی اپنے کے تو نکاح اُسکا باطل ہے نکاح اُسکا باطل ہے نکاح اُسکا باطل ہے پھر اگر صحبت کرے اُس عورت سے تو واسطے اُسکے ہے مہر بسبب اسکے کہ فائدہ اُٹھایا اُسنے شرمگاہ اُسکی سے پھر اگر اختلاف کریں ولی اُسکے نکاح میں تو بادشاہ ولی ہے اُسکا کہ نہیں اُسکا کوئی ولی اور یہ حدیث حسن ہے اور تحقیق روایت کی ہے یحییٰ بن سعید اور یحییٰ بن ایوب اور سفیان ثوری وغیرہ حافظوں نے ابن جریج سے مثل اسکے اور ابی موسیٰ کی حدیث میں اختلاف ہے کہ روایت کیا ہے اُسکو اسرائیل اور شریک بن عبد اللہ اور ابو عوانہ اور زہیر بن معاویہ اور قیس بن ربیع نے ابی اسحاق سے اُسنے ابی بردہ سے اُسنے ابی موسیٰ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اسکو اسباط اور زید بن حباب نے یونس سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے ابی بردہ سے اُسنے ابی موسیٰ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

اذن کے معاملہ کے ساتھ جاؤ تو مہمان کو مستحب ہے کہ اسکے واسطے صاحب خانہ سے اذن چاہے ١٢ ع س ۔ شافعیہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث غیر بالغہ اور غیر عاقلہ کے حق میں ہے یعنی نابالغ لڑکی اور دیوانی کا نکاح بغیر اذن ولی کے نہیں ہوتا اور امام شافعی اور احمد کہتے ہیں کہ یہ حکم سب عورتوں کو شامل ہے پس نہیں نکاح ہوتا ہے ساتھ عقد کرنے ولی کے اور نہیں نکاح ہوتا ساتھ عبارت عورتوں کے سواء اصیلہ ہوں یا وکیلہ امام سیوطی نے کہا کہ جمہور علماء نے اسکو حمل کیا ہے نفی صحت پر اور ابو حنیفہ نے نفی کمال پر ١٢ ع س ۔ آپ نے تین بار نکاح باطل فرمایا واسطے تاکید اور مبالغہ کے معلوم ہوا کہ بدون ولی اسکے نکاح بالکل درست نہیں ہوتا اور حاصل اخیر جملہ حدیث کا یہ ہے کہ اولیا جب نکاح کرانے سے عورت کو منع کریں تو وہ بالکل کالعدم ہو جاتے ہیں پس ہوگا بادشاہ ولی اسکا یعنی بادشاہ اُسکا نکاح کرا دے ١٢ ع ح

ابو عبیدة الحداد عن یونس بن ابی اسحاق عن ابی بردة عن ابی موسی عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم نحوہ ولم یذکر فیہ عن ابی اسحاق
وقد روی عن یونس بن ابی اسحاق عن ابی بردة عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم وروی شعبة والثوری عن ابی اسحاق عن ابی موسی عن
النبی صلے اللہ علیہ وسلم لا نکاح الا بولی وقد ذکر بعض اصحاب سفیان عن سفیان عن ابی اسحاق عن ابی بردة عن ابی موسی ولا یصح ورواية
هؤلاء الذین رووا عن ابی اسحاق عن ابی بردة عن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نکاح الا بولی عندی اصح لان سماعهم
من ابی اسحاق فی اوقات مختلفة وان کان شعبة والثوری احفظ واثبت من جمیع هؤلاء الذین رووا عن ابی اسحاق هذا الحدیث
فان رواية هؤلاء عندی اشبه واصح لان شعبة والثوری سمعا هذا الحدیث عن ابی اسحاق فی مجلس واحد ومما یدل علی ذلک
ما حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داود انبانا شعبة قال سمعت سفیان الثوری یسال ابا اسحاق اسمعت ابا بردة یقول قال رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم لا نکاح الا بولی فقال نعم فدل هذا الحدیث علی ان سماع شعبة والثوری هذا الحدیث فی وقت واحد و
اسرائیل هو ثبت فی ابی اسحاق سمعت محمد بن المثنی یقول سمعت عبد الرحمن بن مهدی یقول ما فاتنی الذی فاتنی من حدیث الثوری
عن ابی اسحاق الا لما اتکلت به علی اسرائیل لانه کان یاتی به اتم وحدیث عائشة فی هذا الباب عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم لا نکاح
الا بولی حدیث حسن وروی ابن جریج عن سلیمان بن موسی عن الزهری عن عروة عن عائشة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروی الحجاج
بن ارطاة وجعفر بن ربیعة عن الزهری عن عروة عن عائشة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروی عن هشام بن عروة عن ابیه
عن عائشة عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم مثله وقد تکلم بعض اهل الحدیث فی حدیث الزهری عن عروة عن عائشة عن النبی
صلے اللہ علیہ وسلم قال ابن جریج ثم لقیت الزهری فسألته فانکره فضعفوا هذا الحدیث من اجل هذا وذکر عن یحیی بن معین انه قال
لم یذکر هذا الحرف عن ابن جریج الا اسماعیل بن ابراهیم قال یحیی بن معین وسماع اسماعیل بن ابراهیم عن ابن جریج لیس بذاک انما صحح کتبه

اور روایت کی ابو عبیدہ حداد نے یونس بن ابی اسحاق سے اُسنے ابی بردہ سے اُسنے ابی موسی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکی اور
نہیں ذکر کیا اسمین واسطہ ابی اسحاق کا اور تحقیق روایت کی گئی ہے یونس سے اُسنے ابی بردہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی شعبہ
اور ثوری نے ابی اسحاق سے اُسنے ابی موسی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نہیں نکاح بدون ولی کے اور ذکر کیا ہے بعض اصحاب سفیان نے سفیان سے
اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے ابی بردہ سے اُسنے ابی موسی سے اور نہیں صحیح ہے یہ روایت اور روایت اُن لوگوں کی جنھوں نے ابی اسحاق سے روایت کی اُسنے
ابی بردہ سے اُسنے ابی موسی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نہیں نکاح بدون اذن ولی کے نزدیک میرے زیادہ تر صحیح ہے اسواسطے کہ انھوں نے ابی اسحاق سے
مختلف وقتوں میں سنا ہے اگرچہ شعبہ اور ثوری زیادہ تر حافظ اور ثابت ہیں اُن لوگوں سے جنھوں نے یہ حدیث ابی اسحاق سے روایت کی پس تحقیق روایت
انکی نزدیک میرے زیادہ مشابہ اور زیادہ صحیح ہے اسلیے کہ شعبہ اور ثوری نے یہ حدیث ابی اسحاق سے ایک مجلس میں سُنی ہے اور اس چیز سے کہ دلالت کرتی ہے اوپر
اس دعوی کے یہ ہے جو کہ حدیث بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو داؤد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے اسنے کہا سنا میں نے
سفیان ثوری سے کہ سوال کرتا تھا ابی اسحاق سے کہ کیا سُنا ہے تو نے ابی بردہ سے کہتا تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں نکاح بغیر اذن ولی کے
سو اُسنے کہا کہ ہاں سُنا ہے پس دلالت کی اس حدیث نے کہ شعبہ اور ثوری نے اس حدیث کو ایک وقت میں سُنا ہے۔ اور اسرائیل ثبت ہے ابی اسحاق میں سُنا میں نے محمد
بن مثنی سے کہتا تھا سنا میں نے عبد الرحمن بن مہدی سے کہتا تھا کہ نہیں فوت ہوئی مجھسے وہ چیز کہ فوت ہوئی حدیث ثوری سے جو ابی اسحاق سے روایت کی ہے مگر
بھروسا کیا میں نے اوپر اسرائیل کے اسواسطے کہ وہ اسکو پورا بیان کرتا تھا اور حدیث عائشہ کی اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نہیں نکاح مگر ساتھ اذن ولی کے
یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ابن جریج نے سلیمان بن موسی سے اُسنے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی
حجاج اور جعفر نے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی گئی ہے ہشام سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اسنے عائشہ سے
اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور تحقیق کلام کیا ہے بعض اہل حدیث نے بیچ حدیث زہری کے عروہ سے اُسنے عائشہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ابن جریج نے
کہ پھر ملا میں زہری سے اور پوچھا میں نے اُس سے سو انکار کیا اُسنے اُس سے سو ضعیف کیا ہے محدثین نے اس حدیث کو اسوجہ سے اور ذکر کیا گیا ہے یحیی بن معین سے کہ کہا نہیں ذکر کیا
اس حرف کو ابن جریج سے مگر اسمعیل بن ابراہیم نے اور یحیی بن معین نے کہا کہ سماع اسمعیل کا ابن جریج سے صحیح نہیں ہے سوائے اسکے نہیں کہ صحیح کیا اُسنے کتابوں اپنی کو۔

ف ۱ یعنی پھر میں زہری سے ملا اور اس سے پوچھا تو اسنے انکار کیا ۱۲

على كتب عبد المجيد بن عبد العزيز ابن ابی رَوَّادٍ ما سمع من ابن جريج وضعف يحيى رواية اسماعيل بن ابراهيم عن ابن جريج والعمل فی هذا الباب على حديث النبی صلی الله عليه وسلم لا نكاح الا بولی عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم منهم عمر بن الخطاب وعلی بن ابی طالب وعبد الله بن عباس وابو هريرة وغيرهم وهكذا روی عن بعض فقهاء التابعين انهم قالوا لا نكاح الا بولی منهم سعيد بن المسيب والحسن البصری وشريح وابراهيم النخعی وعمر بن عبد العزيز وغيرهم وبهذا القول سفيان الثوری والاوزاعی ومالك وعبد الله بن المبارك والشافعی واحمد واسحاق **باب** ما جاء لا نكاح الا ببينة **حدثنا** يوسف بن حماد المعنی البصری نا عبد الاعلى عن سعيد عن قتادة عن جابر بن بن زيد عن ابن عباس ان النبی صلی الله عليه وسلم قال البغايا اللاتی ينكحن انفسهن بغير بينة قال يوسف بن حماد رفع عبد الاعلى هذا الحديث فی التفسير ووقفه فی كتاب الطلاق ولم يرفعه **حدثنا** قتيبة نا غندر عن سعيد نحوه ولم يرفعه وهذا اصح هذا حديث غير محفوظ لا نعلم احدا رفعه الا ما روی عن عبد الاعلى عن سعيد عن قتادة مرفوعا وروی عن عبد الاعلى عن سعيد هذا الحديث موقوفا والصحيح ما روی عن ابن عباس قوله لا نكاح الا ببينة وهكذا روی غير واحد عن سعيد بن ابی عروبة نحو هذا موقوفا وفی الباب عن عمران بن حصين وانس وابی هريرة والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم ومن بعدهم من التابعين وغيرهم قالوا لا نكاح الا بشهود لم يختلفوا فی ذلك عندنا من مضى منهم الا قوما من المتأخرين من اهل العلم وانما اختلف اهل العلم فی هذا اذا اشهد واحد بعد واحد فقال اكثر اهل العلم من اهل الكوفة وغيرهم لا يجوز النكاح حتى يشهد الشاهدان معا عند عقدة النكاح وقد رأى بعض اهل المدينة اذا اشهد واحد بعد واحد انه جائز اذا اعلنوا ذلك وهو قول مالك

اوپر کتابوں عبد المجید بن عبد العزیز بن ابی رواد کے نہیں سنا اُسنے ابن جریج سے اور ضعیف کیا یحیی نے روایت اسماعیل بن ابراہیم ابن جریج کو اور عمل اس باب میں اوپر حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے کہ نہیں نکاح مگر ساتھ ولی کے نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے انھیں میں سے ہیں عمر فاروق اور حضرت علی اور ابن عباس اور ابو ہریرہ وغیرہ اور اسی طرح روایت کی گئی ہے بعض فقہاء تابعین کو انھوں نے کہا کہ نہیں ہوتا نکاح مگر ساتھ اذن ولی کے انھیں میں سے ہیں سعید بن مسیب اور حسن بصری اور شریح اور ابراہیم نخعی اور عمر بن عبد العزیز وغیرہ اور یہ سب اسی کے قائل ہیں سفیان ثوری اور اوزاعی اور مالک اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** نہیں نکاح بغیر گواہوں[۵۱] کے **حدیث** بیان کی ہمسے یوسف بن حماد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الاعلیٰ نے سعید سے اُسنے روایت کی قتادہ سے اُسنے جابر بن زید سے اُسنے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زنا کرنے والی ہیں وہ عورتیں کہ نکاح کرتی ہیں اپنا بغیر شاہدوں کے یوسف بن حماد نے کہا کہ عبد الاعلیٰ نے یہ حدیث تفسیر میں مرفوع کی ہے اور کتاب الطلاق میں موقوف بیان کی ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو غندر نے سعید سے مثل اُسکے اور نہیں مرفوع کیا اُسکو اور یہ زیادہ صحیح ہے اور مرفوع محفوظ نہیں نہیں جانتے ہم کہ کسی نے اُسکو مرفوع کیا ہے مگر عبد الاعلیٰ نے سعید سے اُسنے قتادہ سے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث عبد الاعلیٰ سے اُسنے سعید سے موقوف اور صحیح ابن عباس سے قول اُسکا ہے یعنی حضرت کا یہ فرمان کہ نہیں نکاح بغیر گواہوں کے اور اسی طرح روایت کی ہے بہت لوگوں نے سعید بن ابی عروبہ سے مثل اُسکے موقوف اور اس باب میں عمران بن حصین اور انس اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب[۵۲] اور جو اُنکے پیچھے ہیں تابعین وغیرہ سے کہتے ہیں کہ نہیں[۵۳] نکاح ہوتا مگر ساتھ گواہوں کے نہیں اختلاف کیا اسمیں کسی نے نزدیک ہمارے جو انمیں سے پہلے گذرے ہیں مگر ایک قوم اہل علم کی متاخرین سے اور سوا اسکے نہیں کہ یہ اختلاف اُنکا صرف اُسی وقت ہے جبکہ گواہ رکھا جاوے ایک بعد دوسرے کے سو اکثر اہل علم اہل کوفہ وغیرہ سے کہتے ہیں کہ نہیں جائز ہے نکاح یہانتک کہ حاضر ہوں دو گواہ اکٹھے وقت منعقد ہونے نکاح[۵۴] کے اور بعض لوگ اہل مدینہ سے کہتے ہیں کہ اگر ایک کے بعد دوسرا گواہ ہو یعنی اول ایک گواہ کے سامنے ایجاب و قبول ہوا اور وہ چلا گیا پھر دوسرا آیا اور اُسکے سامنے ایجاب و قبول ہوا تو یہ نکاح جائز ہے جبکہ لوگوں میں ظاہر کریں اُسکو اور یہ قول امام مالک

[۵۱] اور ہدایہ میں ہے کہ گواہی شرط ہے نکاح میں کہ بغیر اُسکے نکاح درست نہیں واسطے اس حدیث کے کہ نہیں نکاح بغیر گواہوں کے اور امام مالک کہتے ہیں کہ نکاح میں اعلان شرط ہے گواہی شرط نہیں اور ضرور ہے کہ گواہ بالغ ہو اور عاقل ہو اور مسلمان ہو اور عدالت گواہ کی شرط نہیں اور امام شافعی کہتے ہیں کہ عدالت شرط ہے اور اسی طرح عورت کی گواہی شافعی کے نزدیک درست نہیں اور حنفیہ کے نزدیک درست ہے ۱۲ [۵۲] امام شافعی اور امام ابو حنیفہ اور جمہور علماء کے نزدیک نکاح میں گواہ رکھنا شرط ہے بدون گواہ کے نکاح درست نہیں ۱۲ [۵۳] یعنی نکاح کے وقت دونوں گواہ اکٹھے موجود ہوں تو نکاح درست ہے ورنہ نہیں ۱۲

بن انس وھکذا قال اسحاق بن ابراھیم فیما حکی عن اھل المدینة وقال بعض اھل العلم شھادة رجل وامرأتین تجوز فی النکاح وھو قول احمد واسحاق **باب** ماجاء فی خطبة النکاح **حدثنا** قتیبة نا عبثر بن القاسم عن الاعمش عن ابی اسحاق عن ابی الاحوص عن عبد اللہ قال علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التشھد فی الصلوٰة والتشھد فی الحاجة قال التشھد فی الصلوٰة التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ والتشھد فی الحاجة ان الحمد للہ نستعینہ ونستغفرہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا وسیئات اعمالنا من یھدی اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ واشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ قال ویقرأ ثلاث آیات قال عبثر ففسرھا سفیان الثوری اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون واتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیدا الآیة وفی الباب عن عدی بن حاتم حدیث عبد اللہ حدیث حسن رواہ الاعمش عن ابی اسحاق عن ابی الاحوص عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورواہ شعبة عن ابی اسحاق عن ابی عبیدة عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکلا الحدیثین صحیح لان اسرائیل جمعھما فقال عن ابی اسحاق عن ابی الاحوص وابی عبیدة عن عبد اللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد قال بعض اھل العلم ان النکاح جائز بغیر خطبة وھو قول سفیان الثوری وغیرہ من اھل العلم **حدثنا**

بن انس کا ہی اور سیطرح کہا اسحاق ابن ابراہیم نے بیچ اسکے کہ حکایت کی گئی ہی اہل مدینہ سے اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ ایک مرد اور دو عورتون کی گواہی نکاح مین جائز ہی اور یہ قول احمد اور اسحاق کا ہی **باب** نکاح کے خطبہ کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبثر بن قاسم نے اعمش سے اُسنے روایت کی ابی اسحاق سے اُسنے ابی احوص سے اُسنے عبد اللہ سے کہا کہ سکھلائی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد پڑھنی نماز مین اور تشہد پڑھنی حاجت مین کہا عبد اللہ نے تشہد پڑھنی نماز مین یہ ہی کہ سب عبادتین قولیہ اور سب عبادتین بدنیہ اور سب عبادتین مالیہ واسطے اللہ کے ہین سلام ہو تمپر اے نبی اور رحمت اُسکی اور برکتین اُسکی سلام ہو ہمپر اور سب نیک بندون پر گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ خدا کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہین اور گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ محمد بندہ اللہ کا ہی اور اُسکا رسول ہی اور تشہد پڑھنی حاجت مین یہ ہی کہ سب تعریف واسطے اللہ کے ہی مدد چاہتے ہین ہم اُس سے اور بخشش مانگتے ہین اُس سے اور پناہ مانگتے ہین ہم ساتھ اللہ کے برائیون سے اپنے نفسون کے جسکو ہدایت کرے اللہ (یعنی ہدایت کی توفیق دے) پس نہین کوئی گمراہ کرنے والا اُسکو اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس نہین کوئی ہدایت کرنے والا اسکو اور گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ خدا کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہین اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد بندہ اُسکا ہی اور اُسکا رسول ہی اور کہا کہ پڑھتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین آیتین تفسیر سفیان ثوری نے ایک آیت یہ ہی کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے حق ڈرنے اسکی کا اور نہ مرو مگر اس حال مین کہ تم مسلمان ہو۔ اور دوسری آیت یہ ہی کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے ایسا اللہ کہ مانگتے ہو تم آپس مین بوسیلہ نام اسکے کے یعنی کہتے ہو کہ اللہ کے واسطے یہ چیز دے اور ڈرو توڑنے سے ناتے کے تحقیق اللہ تمپر نگہبان ہی۔ اور تیسری آیت یہ ہی کہ اے لوگو کہ ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور کہو بات مضبوط درست کریگا اللہ واسطے تمہارے عمل تمہارے یعنی نیکیان قبول کریگا اور گناہ بخشیگا اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی اور اُسکے رسول کی پس تحقیق مطلب پایا[1] اب ہوا وہ اور اس باب مین عدی بن حاتم سے بھی روایت ہی عبد اللہ کی حدیث حسن ہی روایت کیا اُسکو اعمش نے ابی اسحاق سے اُسنے ابی احوص سے اُسنے عبد اللہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اُسکو شعبہ نے ابی اسحاق سے اُسنے ابی عبیدہ سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دونون حدیثین صحیح ہین اسواسطے کہ اسرائیل نے دونون کو جمع کیا ہی پس روایت کی ابی اسحاق سے اسنے ابی احوص اور ابی عبیدہ سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ نکاح بغیر خطبہ کے جائز ہی اور یہی ہی قول سفیان ثوری وغیرہ اہل علم کا **حدیث** بیان کی ہمسے

[1] یہ سب خطبہ نکاح کا ہی۔ جب نکاح باندھنے بیٹھے تو اول یہ خطبہ پڑھے بعد ازان ایجاب و قبول کرا دے۔ اور خواہ ایجاب و قبول دونون لفظ ماضی سے ہون جیسے کہ عورت کہے کہ مین نے نفس اپنا تیری بیوی گری مین دیا۔ اور مرد کہے قبول کیا یا مرد کہے کہ مین نے تجھسے نکاح کیا اور عورت کہے قبول کیا یا دونون لفظون سے ایک ماضی اور ایک امر ہو جیسے عورت کہے کہ نکاح کر مجھسے اور مرد کہے نکاح کیا مین نے یا بالعکس اسکے تو ہر طرح سے درست ہی۔ ۱۲

ابو هشام الرفاعي نا ابن فضيل عن عاصم بن كليب عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل خطبة ليس فيها تشهد فهي كاليد الجذماء هذا حديث حسن غريب **باب** ما جاء في استيمار البكر والثيب **حدثنا** اسحاق بن منصور نا محمد بن يوسف نا الاوزاعي عن يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تنكح الثيب حتى تستامر ولا تنكح البكر حتى تستاذن واذنها الصموت وفي الباب عن عمر وابن عباس وعائشة والعرس بن عميرة حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم ان الثيب لا تزوج حتى تستامر وان زوجها الاب من غير ان يستامرها فكرهت ذلك فالنكاح مفسوخ عند عامة اهل العلم واختلف اهل العلم في تزويج الابكار اذا زوجهن الاباء فراى اكثر اهل العلم من اهل الكوفة وغيرهم ان الاب اذا زوج البكر وهي بالغة بغير امرها فلم ترض بتزويج الاب فالنكاح مفسوخ وقال بعض اهل المدينة تزويج الاب على البكر جائز وان كرهت ذلك وهو قول مالك بن انس والشافعي واحمد واسحاق **حدثنا** قتيبة نا مالك بن انس عن عبد الله بن الفضل عن نافع بن جبير بن مطعم عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الايم احق بنفسها من وليها والبكر تستاذن في نفسها واذنها صماتها هذا حديث حسن صحيح وقد روى شعبة وسفيان الثوري هذا الحديث عن مالك بن انس واحتج بعض الناس في اجازة النكاح بغير ولي بهذا الحديث وليس في هذا الحديث ما احتجوا به لانه قد روي من غير وجه عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا نكاح الا بولي وهكذا

ابو ہشام رفاعی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن فضیل نے عاصم بن کلیب سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو خطبہ یعنی نکاح کا نہو اُسمین تشہد یعنی حمد اور ثنا اللہ کی[١] تو وہ مانند ہاتھ کٹے ہوئے کے ہی **باب** کنواری اور بیوہ عورت کے اجازت چاہنے کا بیان یعنی نکاح کے وقت اجازت چاہنی ضرور ہے۔ **حدیث** بیان کی ہمسے اسحاق بن منصور نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن یوسف نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اوزاعی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُسنے روایت کی ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ رضہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ نکاح کی جاوے عورت شوہر دیدہ یہانتک کہ طلب کیا جاوے اذن اُسکا اور نہ نکاح کی جاوے عورت کنواری بالغہ یہانتک کہ طلب کیا جاوے اذن اُسکا اور اذن اُسکا چپ رہنا ہی اور اس باب مین عمر اور ابن عباس اور عائشہ رضہ سے بھی روایت ہی اور حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک اہل علم کے کہ نہ نکاح کیا جاوے عورت شوہر دیدہ سے یہانتک کہ طلب کیا جاوے اذن اُسکا اور اگر نکاح کر دے اُسکا باپ بغیر اسکے کہ طلب کرے اذن اُسکا پس مکروہ جانے وہ عورت اُس نکاح کو تو نکاح اُسکا باطل ہی نزدیک اکثر اہل علم کے اور اہل علم کو کنواری عورتوں کے نکاح کر دینے مین اختلاف ہی جبکہ نکاح کر دیوین اُنکو باپ اُنکے پس اکثر اہل علم اہل کوفہ وغیرہ یہ کہتے ہین کہ جبکہ نکاح کر دیوے باپ کنواری عورت کا اور وہ بالغہ ہو بغیر حکم اُسکے کے اور وہ راضی نہو ساتھ نکاح کر دینے باپ کے تو نکاح اُسکا باطل ہی اور بعض اہل مدینہ کہتے ہین کہ باپ کو کنواری عورت کا نکاح کر دینا جائز ہی اگرچہ وہ راضی نہو اور یہی ہی قول مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مالک بن انس نے عبد اللہ بن فضل سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت شوہر دیدہ[٢] زیادہ تر لائق ہی ساتھ نفس اپنے کے ولی اپنے سے اور کنواری عورت بالغہ اذن طلب کی جاوے بیچ ذات اپنی کے اور اذن اُسکا چپ رہنا اُسکا ہی اور یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور تحقیق روایت کی ہی سفیان ثوری اور شعبہ نے یہ حدیث مالک بن انس سے اور بعض لوگون نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہی اسپر کہ بغیر ولی کے نکاح درست ہی اور نہین ہی اس حدیث مین وہ چیز جو دلیل پکڑی ہی اُنھون نے ساتھ اُسکے اسواسطے کہ ابن عباس سے کئی طرح سے روایت آئی ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین نکاح بغیر ولی کے اور اسی طرح

---

[١] یعنے جیسے ہاتھ کٹا ہوا بے فائدہ ہی کہ ہاتھ والے کو اُس سے کوئی فائدہ نہین اسی طرح نکاح بدون خطبہ کے بیفائدہ ہی کہ خالی ہی خیر اور برکت سے اور تشہد کے معنی ہین ظاہر کرنا گواہی ایمان کا اور مراد یہان تشہد سے ایک عبارت ہی کہ اُسمین اللہ کی تعریف اور دونون کلمے شہادت کے ہون امام شافعی کے نزدیک خطبہ سنت ہی تمام عقود مین ١٢

[٢] ایم کہتے ہین اُس عورت کو کہ خاوند نہ رکھتی ہو خواہ باکرہ ہو یا ثیب یعنے خاوند کیا تھا وہ مرگیا یا طلاق دی اور یہان مراد ثیب ہی یعنے جسنے کوئی خاوند دیکھا ہو اور مدار ولایت کی حنفیہ کے نزدیک صغر پر ہی اور شافعیہ کے نزدیک بکارت پر ہی یعنی حنفیہ کہتے ہین کہ نابالغہ کا نکاح کر دینا بغیر اذن اُسکے کے جائز ہی خواہ باکرہ ہو یا ثیبہ اور شافعیہ کہتے ہین کہ کنواری کا نکاح کر دینا بغیر اذن اُسکے کے جائز ہی خواہ بالغہ ہو یا نابالغہ ١٢ ع ح

ع ع

افتی به ابن عباس بعد النبی صلی الله علیه وسلم فقال لا نکاح الا بولی وانما معنی قول النبی صلی الله علیه وسلم الایم احق بنفسها من ولیها عند اکثر اهل العلم ان الولی لا یزوجها الا برضاها وامرها فان زوجها فالنکاح مفسوخ علی حدیث خنساء بنت خدام حیث زوجها ابوها وهی ثیب فکرهت ذلک فرد النبی صلی الله علیه وسلم نکاحه **باب** ماجاء فی اکراه الیتیمة علی التزویج **حدثنا** قتیبة نا عبد العزیز بن محمد عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الیتیمة تستامر فی نفسها فان صمتت فهو اذنها وان ابت فلا جواز علیها وفی الباب عن ابی موسی وابن عمر **قال** ابو عیسی حدیث ابی هریرة حدیث حسن واختلف اهل العلم فی تزویج الیتیمة فرای بعض اهل العلم ان الیتیمة اذا زوجت فالنکاح موقوف حتی تبلغ فاذا بلغت فلها الخیار فی اجازة النکاح وفسخه وهو قول بعض التابعین وغیرهم وقال بعضهم لا یجوز نکاح الیتیمة حتی تبلغ ولا یجوز الخیار فی النکاح وهو قول سفیان الثوری والشافعی وغیرهما من اهل العلم وقال احمد واسحاق اذا بلغت الیتیمة تسع سنین فزوجت فرضیت فالنکاح جائز ولا خیار لها اذا ادرکت واحتجا بحدیث عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم بنی بها وهی بنت تسع سنین وقد قالت عائشة اذا بلغت الجاریة تسع سنین فهی امرأة **باب** ماجاء فی الولیین یزوجان **حدثنا** قتیبة نا غندر نا سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ایما امرأة زوجها ولیان فهی للاول منهما ومن باع بیعا من رجلین فهو للاول منهما[1] حدیث حسن والعمل علی هذا عند اهل العلم لا نعلم بینهم فی ذلک اختلافا اذا زوج احد الولیین قبل الآخر فنکاح الاول جائز ونکاح الآخر مفسوخ واذا زوج جمیعا فنکاحهما جمیعا مفسوخ وهو قول الثوری واحمد واسحاق **باب** ماجاء فی نکاح العبد بغیر اذن سیده

فتوی دیا ساتھ اسکے ابن عباس نے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا کہ نہیں نکاح بغیر ولی کے اور سوا اسکے نہیں کہ معنی اس قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ وہ زیادہ تر لائق ہی ساتھ نفس اپنے کے ولی اپنے سے اکثر اہل علم کے نزدیک یہ ہی کہ نکاح کر دے اسکا ولی مگر ساتھ رضامندی اسکی کے اور حکم اسکے کے اور اگر نکاح کر دے اسکا بدون اذن اسکے کے تو نکاح اسکا باطل ہی اور منسوخ ہی بنا بر حدیث خنساء بنت خدام کے جبکہ نکاح کر دیا اسکا باپ اسکے نے اور وہ عورت شوہر دیدہ تھی پس مکروہ رکھا اسنے اس نکاح کو پس رد کر دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح اسکا **باب** یتیم لڑکی کا جبراً نکاح کر دینا **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اسنے کہا خبر دی ہمکو عبد العزیز بن محمد نے محمد بن عمرو سے اسنے روایت کی ابی سلمہ سے اسنے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کنواری لڑکی یتیمہ نابالغہ اذن طلب کی جاوے بیچ ذات اپنی کے یعنی نکاح میں پس اگر چپ رہے تو وہی اذن اسکا ہی اور اگر انکار کرے تو نہیں ہی کوئی جبر اسپر۔ اور اس باب میں ابی موسی اور ابن عمر سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسی نے ابو ہریرہ کی حدیث حسن ہی اور اختلاف کیا ہی اہل نے بیچ نکاح کر دینے یتیم عورت کے بعض اہل علم کہتے ہیں کہ یتیم عورت جب نکاح کی جاوے تو نکاح اسکا موقوف رہی یہاں تک کہ بالغ ہو سو جب بالغ ہو جاوے تو اسکو اختیار ہی بیچ جائز رکھنے نکاح اور توڑنے اسکے کے اور یہی ہی قول بعض تابعین وغیرہ کا اور بعضے کہتے ہیں کہ یتیم لڑکی کا نکاح درست نہیں یہاں تک کہ بالغ ہو اور نہیں جائز ہی خیار نکاح میں اور یہ قول سفیان ثوری اور شافعی وغیرہ اہل علم کا ہی اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں کہ جب پہونچے یتیم لڑکی نو سال کو پس نکاح کی جاوے اور وہ راضی ہو تو نکاح اسکا جائز ہی اور نہیں ہی اختیار واسطے اسکے جب کہ بالغہ ہوا اور دلیل پکڑی انھوں نے ساتھ حدیث عائشہ کے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں لائی گئیں اس حال میں کہ وہ نو برس کی تھیں اور عائشہ رض نے کہا کہ جب پہونچے لڑکی نو برس کو تو وہ عورت ہی یعنی اگر وہ نکاح پر راضی ہو تو اسکا نکاح صحیح ہی **باب** جس عورت کا دو ولی نکاح کریں تو اسکا کیا حکم ہی **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اسنے کہا خبر دی ہمکو غندر نے اسنے کہا خبر دی ہمکو سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے اسنے روایت کی حسن سے اسنے سمرہ بن جندب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت کہ نکاح کر دیں اسکا دو ولی تو وہ عورت واسطے پہلے کے ہی اور جو بیچے کوئی بیع دو آدمیوں کے ہاتھ پس وہ چیز ان دونوں میں سے واسطے پہلے کے ہی یہ حدیث حسن ہی اور عمل اسی پر ہی نزدیک اہل علم کے نہیں جانتے ہم درمیان انکے بیچ اسکے اختلاف کچھ کہ جب نکاح کر دے ایک دو ولیوں کا پہلے دوسرے سے تو نکاح پہلے کا جائز ہی اور نکاح دوسرے کا باطل ہی۔ اور اگر نکاح کر دیں وہ دونوں اکٹھے ایک وقت میں تو دونوں کا نکاح باطل ہی اور یہی ہی قول ثوری اور احمد اور اسحق کا **باب** اگر کوئی غلام نکاح کرے بغیر اذن مالک اپنے کے تو اسکا کیا حکم ہی

[1] نکاح کر دیں دو ولی دو مردوں سے اسطرح کہ پہلے ایک ولی نے ایک مرد سے کیا اور بعد اسکے دوسرے نے کسی اور سے کیا تو وہ عورت واسطے اول کے ہی یعنی جس سے کہ پہلے ولی نے نکاح کر دیا تھا اسی کی بیوی ہو گئی۔ اور یہ حکم اس صورت میں ہی کہ دو ولی ایک درجہ کے ہوں نزدیک قرابت قریبہ والا مقدم ہی دور کے ناتے والے پر اور اگر دو ولی برابر درجہ کے اکٹھا نکاح باندھیں تو دو نکاح باطل ہی۔ بالاتفاق ۱۲

حدثنا علی بن حجر نا الولید بن مسلم عن زهیر بن محمد عن عبد الله بن محمد بن عقیل عن جابر بن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم ایما عبد تزوج بغیر اذن سیده فهو عاهر وفی الباب عن ابن عمر حدیث جابر حدیث حسن وروی بعضهم هذا الحدیث عن عبد الله بن محمد بن عقیل عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم ولا یصح والصحیح عن عبد الله بن محمد بن عقیل عن جابر بن عبد الله والعمل علی هذا عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم ان نکاح العبد بغیر اذن سیده لا یجوز وهو قول احمد واسحاق وغیرهما **حدثنا** سعید بن یحیی بن سعید الاموی نا ابی نا ابن جریج عن عبد الله بن محمد بن عقیل عن جابر بن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ایما عبد تزوج بغیر اذن سیده فهو عاهر هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی مهور النساء **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید وعبد الرحمن بن مهدی ومحمد بن جعفر قالوا نا شعبة عن عاصم بن عبید الله قال سمعت عبد الله بن عامر بن ربیعة عن ابیه ان امراة من بنی فزارة تزوجت علی نعلین فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ارضیت من نفسك ومالك بنعلین قالت نعم قال فاجازه وفی الباب عن عمر وابی هریرة وسهل بن سعد وابی سعید وانس وعائشة وجابر وابی حدرد الاسلمی حدیث عامر بن ربیعة حدیث حسن صحیح واختلف اهل العلم فی المهر فقال بعضهم المهر علی ما تراضوا علیه وهو قول سفیان الثوری والشافعی واحمد واسحاق وقال مالك بن انس لا یکون المهر اقل من ربع دینار وقال بعض اهل الکوفة لا یکون المهر اقل من عشرة دراهم **حدثنا** الحسن بن علی الخلال نا اسحاق بن عیسی وعبد الله بن نافع قالا نا مالك بن انس عن ابی حازم بن دینار عن سهل

حدیث بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ولید بن مسلم نے زہیر بن محمد سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو غلام کہ نکاح کرے بغیر اذن مالک اپنے کے تو وہ زانی ہے یعنی اُسکا نکاح درست نہیں ہے اور اس باب مین ابن عمر سے بھی روایت ہے اور جابر کی حدیث حسن ہے اور روایت کی بعض نے یہ حدیث عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہین صحیح ہے یہ روایت اور صحیح وہ ہے جو عبد اللہ بن محمد بن عقیل نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ نکاح غلام کا بغیر اذن مالک اپنے کے درست نہین اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق وغیرہ کا **حدیث** بیان کی ہمسے سعید بن یحیی بن سعید اموی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو میرے باپ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن جریج نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کہ جو غلام کہ نکاح کرے بغیر اذن مالک اپنے کے تو وہ زانی ہے اُسکا نکاح درست نہین یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** عورتون کے مہرون کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحیی بن سعید اور عبد الرحمن بن مہدی اور محمد بن جعفر نے اُنھون نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے عاصم بن عبید اللہ سے اُسنے کہا سنا مین نے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے کہ ایک عورت نے بنی فزارہ سے نکاح کیا اوپر دو جوتیون کے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو فرمایا کہ کیا راضی ہوئی تو بدلے نفس اپنے کے باوجود ہونے مال اپنے کے ساتھ دو جوتیون کے یعنی اپنے نفس کو بدلے ان دو جوتیون کے دیا تو نے اور راضی ہوئی تو ساتھ لنکے باوجود مالدار ہونے کے اُسنے کہا ہان پس روا رکھا حضرت نے اُسکو اور اس باب مین عمر اور ابی ہریرہ اور سہل بن سعد اور ابی سعید اور انس اور عائشہ اور جابر اور ابی حدرد اسلمی سے بھی روایت ہے اور عامر بن ربیعہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کو مہر کی تعیین مین اختلاف ہے سو بعضے کہتے ہین کہ مہر وہ ہے جسپر دونون راضی ہوجاوین اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور مالک بن انس کہتے ہین کہ چوتھائی دینار سے کم مہر جائز نہین اور بعض اہل کوفہ کہتے ہین کہ مہر دس درہم سے کم جائز نہین **حدیث** بیان کی ہمسے حسن بن علی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسحاق بن عیسی اور عبد اللہ بن نافع نے اُن دونون نے کہا خبر دی ہمکو مالک بن انس نے ابی حازم بن دینار سے اُسنے سہل

[1] ادنی درجہ مہر کا نزدیک امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے دس درہم ہے اور امام مالک کے نزدیک چوتھائی دینار کی ہے اور امام شافعی اور احمد کے نزدیک جو چیز کہ صلاحیت مول ہونے کی رکھے اُسکے ساتھ مہر باندھنا درست ہے اور دس درہم وزن مین اکیس[1] ماشہ بھر چاندی ہوتی ہے پس چہرہ شاہی روپیہ کے حساب سے دو روپیہ اور دس آنہ ہوتے ہین اور دینار ہوتا ہے دس درہم کا اور مہر حضرت کی سب بی بیون کا سوا ام حبیبہ کے اور مہر حضرت کی سب بیٹیون کا سوا فاطمہ رض کے پانسو درہم کا تھا تو کل دار روپیہ کے حساب سے ایک سو اکیس[2] روپیہ چار آنہ ہوتے ہین اور مہر ام حبیبہ کا ایک ہزار پچاس روپیہ تھا اور مہر فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا ڈیڑھ سو روپیہ تھا ۱۲ مولانا رفیع الدین وغیرہ

بن سعد الساعدی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءتہ امراۃ فقالت انی وہبت نفسی لک فقامت طویلا فقال رجل یا رسول اللہ زوجنیہا
ان لم یکن لک بہا حاجۃ فقال ہل عندک من شئ تصدقہا فقال ما عندی الا ازاری ہذا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازارک
ان اعطیتہا جلست ولا ازار لک فالتمس شیئا فقال ما اجد قال التمس ولو خاتما من حدید قال فالتمس فلم یجد شیئا فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ہل معک من القران شئ قال نعم سورۃ کذا وسورۃ کذا لسور سماہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوجتکہا
بما معک من القران ہذا حدیث حسن صحیح وقد ذہب الشافعی الی ہذا الحدیث فقال ان لم یکن لہ شئ یصدقہا فتزوجہا علی سورۃ
من القران فالنکاح جائز ویعلمہا سورۃ من القران وقال بعض اہل العلم النکاح جائز ویجعل لہا صداق مثلہا وہو قول اہل الکوفۃ واحمد
واسحاق **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینۃ عن ایوب عن ابن سیرین عن ابی العجفاء قال قال عمر بن الخطاب الا لا تغالوا صدقۃ
النساء فانہا لو کانت مکرمۃ فی الدنیا او تقوی عند اللہ لکان اولاکم بہا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما علمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نکح شیئا من نسائہ ولا انکح شیئا من بناتہ علی اکثر من ثنتی عشرۃ اوقیۃ ہذا حدیث حسن صحیح وابو العجفاء السلمی اسمہ ہرم والاوقیۃ
عند اہل العلم اربعون درہما وثنتا عشرۃ اوقیۃ ہو اربعمائۃ وثمانون درہما **باب** ما جاء فی الرجل یعتق الامۃ ثم یتزوجہا **حدثنا**
قتیبۃ نا ابو عوانۃ عن قتادۃ وعبد العزیز بن صہیب عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتق صفیۃ وجعل عتقہا
صداقہا وفی الباب عن صفیۃ حدیث انس حدیث حسن صحیح والعمل علی ہذا عند بعض اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم

بن سعد ساعدی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت آئی سو اسنے کہا کہ تحقیق میں نے بخشی جان اپنی[1] واسطے آپکے اور کھڑی رہی دیر تک
اور حضرت چپ رہے سو کھڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ نکاح کر دو میرا اس سے یعنی حکم کرو اسکو نکاح کرنے کا مجھسے اگر نہیں آپکو اسکی حاجت
پس حضرت نے فرمایا کیا ہے تیرے پاس کوئی چیز کہ مہر میں دے تو اسکو سو کہا اس شخص نے کہ نہیں ہے میرے پاس کوئی چیز مگر تہبند میرا سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ اگر دے تو اسکو تہبند اپنا تو بیٹھیگا تو ننگا سو ڈہونڈ لا کوئی چیز سو اسنے کہا کہ نہیں پاتا میں کوئی چیز فرمایا ڈہونڈ لا اور اگرچہ ہو ایک انگوٹھی لوہیکی
کہا پس ڈہونڈا اسنے پس نہ پائی اسنے کوئی چیز سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا ہے ساتھ تیرے قرآن سے کچھ اسنے کہا ہاں سورہ فلانی اور
سورہ فلانی واسطے کئی سورتوں کے کہ نام لیا انکا سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح کر دیا میں نے تیرا اس سے بدلے اس چیز کے کہ ساتھ تیرے
ہے قرآن سے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق گئے ہیں شافعی طرف اس حدیث کے پس کہا کہ اگر نہ ہو واسطے اسکے کوئی چیز کہ مہر میں دے اسکو اور نکاح کرے
اسکو اوپر سورہ کے قرآن سے تو نکاح جائز ہے[2] اور پڑھا دے اسکو سورہ قرآن سے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ نکاح جائز ہے اور کردے واسطے اسکے مہر مثل اور یہ قول
اہل کوفہ کا ہے اور احمد اور اسحاق کا **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے ایوب سے اسنے ابن سیرین سے اسنے ابی عجفا
سے کہا اسنے کہ کہا عمر بن خطاب نے کہ نہ باندہو بھاری مہر عورتوں کا پس تحقیق بھاری مہر باندہنا اگر ہوتا سبب بزرگی کا دنیا میں اور موجب تقوی کا نزدیک
اللہ کے تو البتہ لائق تر ہوتے ساتھ اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں جانتا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نکاح کیا ہو کسی کا عورتوں اپنی سے
اور نہ نکاح کر دیا ہو کسی کا بیٹیوں اپنی سے زیادہ بارہ اوقیہ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اوقیہ اہل علم کے نزدیک چالیس درہم کا ہوتا ہے تو بارہ اوقیہ چار سو اسی درہم ہوئے (جو
انگریزی روپیہ کے حساب سے ایکسو انتیس[3] روپیہ چار آنہ ہوتے ہیں) **باب** اگر کوئی شخص اپنی باندی کو آزاد کرے اور پھر اس سے نکاح کرے تو اسکا کیا حکم ہے **حدیث** بیان کی
ہمسے قتیبہ نے اسنے کہا خبر دی ہمکو ابو عوانہ نے قتادہ اور عبد العزیز بن صہیب سے وہ روایت کرتے ہیں انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کیا صفیہ[4] کو اور نکاح کیا اس سے اور
ٹھہرایا آزاد کرنا اسکا مہر اسکا اور اس باب میں صفیہ سے بھی روایت ہے اور انس کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے

---

[1] اگر کوئی عورت اپنی جان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشے تو حلال ہے آپکو اور مہر واجب نہیں اور یہ حضرت کا خاصہ تھا اور کو درست نہیں اور امام شافعی کے نزدیک ہبہ سے نکاح کرنا حضرت کا خاصہ تھا اور کو درست نہیں اور حنفیہ کہتے ہیں کہ لفظ ہبہ سے
سبکا نکاح ہو جاتا ہے اور [2] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے کم باندہنا مہر کا ساتھ اس چیز کے کہ قسم مال سے ہو جبکہ دونوں راضی ہوں اور یہی ہے مذہب امام شافعی اور جمہور علماء کا اور امام ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک
اقل مہر کا دس درہم ہے پس انکے نزدیک اس صورت میں مہر مثل دینا آئیگا یعنی جو اسکی بہنوں اور پھوپھیوں کا مہر ہے [3] مگر یہ اسوقت ہے جبکہ روپیہ بارہ ماشہ کا ہو اور اگر گیارہ ماشہ کا ہو تو ایک سو چھتیس روپیہ
چند آنہ ہوتے ہیں اور ایک حدیث میں ہے کہ جو ام حبیبہ کا چار ہزار درہم تھا تو وہ اس سے مخصوص ہے اسلیئے کہ مہر اسکا نجاشی نے اپنی طرف سے باندہا تھا واسطے تعظیم حضرت کے اور یہ سب کلام اولی اور افضل میں ہے نہ جواز
میں اسلیئے کہ کتنا بھی مہر باندہنا بھی درست ہے [4] صفیہ جنگ خیبر میں ہاتھ لگی تھیں بنی قریظہ اور نظیر کی سردار تھیں اور اس میں اختلاف ہے کہ آزادی مہر ہو سکتا ہے یا نہیں بعض اصحاب کے نزدیک آزادی کو مہر
ٹھہرانا جائز ہے اور یہی ہے قول امام شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور حنفیہ کہتے ہیں کہ آزادی کو مہر ٹھہرانا جائز نہیں مگر پہلا قول زیادہ صحیح ہے اور حنفیہ کہتے ہیں کہ یہ حضرت کا خاصہ ہے مگر خاصہ بدون دلیل کے ثابت نہیں [illegible]

وهو قول الشافعي واحمد واسحاق وكره بعض اهل العلم ان يجعل عتقها صداقها حتى يجعل لها مهرا سوى العتق والقول الاول اصح **باب** ماجاء في الفضل في ذلك **حدثنا** هناد نا علي بن مسهر عن الفضل بن يزيد عن الشعبي عن ابي بردة بن ابي موسى عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة يؤتون اجرهم مرتين عبد ادى حق الله وحق مواليه فذلك يؤتى اجره مرتين ورجل كانت عنده جارية وضيئة فادبها فاحسن ادبها ثم اعتقها ثم تزوجها يبتغي بذلك وجه الله فذلك يؤتى اجره مرتين ورجل آمن بالكتاب الاول ثم جاءه الكتاب الآخر فآمن به فذلك يؤتى اجره مرتين **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان عن صالح بن صالح وهو ابن حي عن الشعبي عن ابي بردة عن ابي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه بمعناه حديث ابي موسى حديث حسن صحيح وابو بردة بن ابي موسى اسمه عامر بن عبد الله بن قيس وقد روى شعبة والثوري عن صالح بن صالح بن حي هذا الحديث **باب** ماجاء فيمن يتزوج المرأة ثم يطلقها قبل ان يدخل بها هل يتزوج ابنتها ام لا **حدثنا** قتيبة نا ابن لهيعة عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ايما رجل نكح امرأة فدخل بها فلا يحل له نكاح ابنتها فان لم يكن دخل بها فلينكح ابنتها وايما رجل نكح امرأة فدخل بها او لم يدخل بها فلا يحل له نكاح امها **قال** ابو عيسى هذا حديث لا يصح من قبل اسناده وانما رواه ابن لهيعة والمثنى بن الصباح عن عمرو بن شعيب والمثنى ابن الصباح وابن لهيعة يضعفان في الحديث والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم قالوا اذا تزوج الرجل امرأة ثم طلقها قبل ان يدخل بها حل له ان ينكح ابنتها واذا تزوج الرجل الابنة فطلقها قبل ان يدخل بها لم يحل له نكاح امها لقول الله تعالى وامهات نسائكم وهو قول الشافعي واحمد واسحاق **باب** ماجاء في من يطلق امرأته ثلاثا فيتزوجها آخر فيطلقها قبل ان يدخل بها

اور یہی ہے قول امام شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ آزادی کو مہر ٹھہرانا مکروہ ہے یہانتک کہ ٹھہرائے واسطے اسکے مہر سوائے عتق کے اور پہلا قول زیادہ تر صحیح ہے **باب** آزاد کرکے نکاح کرنے کی فضیلت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو علی بن مسہر نے فضل بن یزید سے اُسنے روایت کی شعبی سے اُسنے ابی بردہ سے اُسنے ابی موسے سے اُسنے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمی ہیں جنکو دوہرا ثواب ملیگا اوّل وہ غلام ہے جسنے خدا کا حق اور اپنے مالکوں کا حق ادا کیا ہو پس اُس شخص کو دوہرا ثواب ملیگا دوسرا وہ مرد ہے جسکے پاس ایک لونڈی خوبصورت ہے سو اُسنے اُسکو ادب سکھایا سو بہت اچھی طرح اُسکو ادب سکھایا پھر اُسکو آزاد کیا پھر بعد اُسکے اسطرح سے نکاح کیا کہ چاہتا ہو رضامندی اللہ کی ساتھ اُسکے تو اُسکو بھی دوہرا ثواب ملیگا تیسرا وہ مرد ہے کہ ایمان لایا پہلی کتاب پر پھر آئی دوسری کتاب سو اُسپر بھی ایمان لایا پس اُسکو بھی دوہرا ثواب ملیگا **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے صالح بن صالح سے اُسنے روایت کی شعبی سے اُسنے ابی بردہ سے اُسنے ابی موسے سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل معنے اُسکے کے اور ابو موسے کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابو بردہ کا نام عامر ہے اور تحقیق روایت کی شعبہ اور ثوری نے صالح بن صالح بن حی سے یہ حدیث

باب اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور پھر طلاق دے اُسکو پہلے صحبت کرنے سے تو پھر اُسکی بیٹی سے نکاح کرے یا نہین **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن لہیعہ نے عمرو بن شعیب سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ نکاح کرے کسی عورت سے پس صحبت کرے اُس سے پس نہین حلال ہے واسطے اُسکے نکاح بیٹی اُسکی سے اور اگر اُس سے صحبت نہ کی ہو تو چاہیے کہ نکاح کرے اُسکی بیٹی سے[1] اور جو مرد کہ نکاح کرے کسی عورت سے پس اگر صحبت کرے اُس سے یا نہ صحبت کرے اُس سے پس نہین حلال ہے اُسکو نکاح ماں اُسکی سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث اسناد کے رو سے صحیح نہین اور سوا اسکے نہین کہ روایت کیا ہے اسکو ابن لہیعہ اور مثنے بن صباح نے عمرو بن شعیب سے اور وہ دونون ضعیف ہین حدیث مین اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے کہتے ہین کہ جب نکاح کرے مرد کسی عورت سے پھر طلاق دے اُسکو پہلے دخول کرنے سے تو حلال ہے اُسکو یہ کہ نکاح کرے بیٹی اُسکی سے اور جبکہ نکاح کرے مرد بیٹی اُسکی سے پھر طلاق دے اُسکو پہلے صحبت کرنے سے تو نہین حلال ہے اُسکو نکاح ماں اُسکی سے واسطے دلیل اس آیت کے کہ حرام ہین تمپر مائین عورتون تمھاری کی اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** اگر کوئی شخص طلاق دے عورت اپنی کو تین طلاق پھر نکاح کرے اُس سے کوئی اور آدمی پس طلاق دے اُسکو صحبت کرنے سے پہلے تو اُسکا کیا حکم ہے

---

[1] یعنے بعد طلاق اُس عورت کے یا بعد مرنے اُسکے کے اسواسطے کہ جمع کرنا ماں اور بیٹی کا درست نہین ١٢ ش ح

حدثنا ابن ابی عمر واسحاق ابن منصور قالا نا سفیان بن عیینة عن الزهری عن عروة عن عائشة قالت جاءت امرأة رفاعة القرظی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت انی کنت عند رفاعة فطلقنی فبت طلاقی فتزوجت عبد الرحمن بن الزبیر وما معه الا مثل هدبة الثوب فقال اتریدین ان ترجعی الی رفاعة لا حتی تذوقی عسیلته ویذوق عسیلتک وفی الباب عن ابن عمر وانس والرمیصاء او الغمیصاء وابی هریرة حدیث عائشة حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند عامة اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم ان الرجل اذا طلق امرأته ثلاثا فتزوجت زوجا غیره فطلقها قبل ان یدخل بها انها لا تحل للزوج الاول اذا لم یکن جامع الزوج الآخر

باب ماجاء فی المحل والمحلل له **حدثنا** ابو سعید الاشج نا اشعث بن عبد الرحمن بن زبید الایامی نا مجالد عن الشعبی عن جابر بن عبد الله وعن الحارث عن علی قالا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لعن المحل والمحلل له وفی الباب عن ابن مسعود وابی هریرة وعقبة بن عامر وابن عباس **قال** ابو عیسی حدیث علی وجابر حدیث معلول وهکذا روی اشعث بن عبد الرحمن عن مجالد عن عامر عن الحارث عن علی وعامر عن جابر بن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم وهذا حدیث لیس اسناده بالقائم لان مجالد بن سعید قد ضعفه بعض اهل العلم منهم احمد بن حنبل وروی عبد الله بن نمیر هذا الحدیث عن مجالد عن عامر عن جابر بن عبد الله عن علی وهذا قد وهم فیه ابن نمیر والحدیث الاول اصح وقد رواه مغیرة وابن ابی خالد وغیر واحد عن الشعبی عن الحارث عن علی **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو احمد نا سفیان عن ابی قیس عن هزیل بن شرحبیل عن عبد الله بن مسعود قال لعن رسول الله صلی الله علیه وسلم المحل والمحلل له هذا حدیث حسن صحیح وابو قیس الاودی اسمه عبد الرحمن بن ثروان وقد روی هذا الحدیث عن النبی صلی الله علیه وسلم من غیر وجه

حدیث بیان کی ہمسے ابن ابی عمر اور اسحاق بن منصور نے انھوں نے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے روایت کی عروہ سے اُسنے عائشہ سے کہا کہ آئی عورت رفاعہ کی پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق میں تھی نزدیک رفاعہ کے یعنی اُسکے نکاح میں پس طلاق دی اُسنے مجھکو یعنے تین طلاقین دین اور نکاح کیا مین نے بعد اُسکے عبد الرحمان بن زبیر سے اور نہین ساتھ اُسکے یعنے ستر اُسکا مگر مانند پھند نی کپڑے کے یعنی عبد الرحمان نامرد ہی پس فرمایا حضرت نے کیا ارادہ رکھتی ہی تو پھر جانے کا طرف رفاعہ کے اُسنے کہا ہان فرمایا حضرت صلعم نے نہین جائز ہی تجھکو رجوع کرنا طرف اُسکے یہانتک کہ چکھے تو مزا اُسکا اور چکھے وہ مزا تیرا[1] اور اس باب مین ابن عمر اور انس اور رُمیصا اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہی اور عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسی پر ہی نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ جب کوئی مرد طلاق دے عورت اپنی کو تین طلاقین پس نکاح کرے وہ اور خاوند سے پس طلاق دے اُسکو وہ دوسرا پہلے صحبت کرنے سے تو نہین حلال ہی وہ عورت واسطے خاوند پہلے کے جبکہ دوسرے خاوند نے اُس سے صحبت نکی ہو **باب** حلالہ کرنے والے کا اور جسکے واسطے حلالہ کیا گیا ہو کیا حکم ہی **حدیث** بیان کی ہمسے ابو سعید اشج نے کہا اُسنے خبر دی ہمکو اشعث بن عبد الرحمن بن زبید ایامی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مجالد نے شعبی سے اُسنے روایت کی جابر بن عبد اللہ اور حارث سے اُسنے علی سے کہا اُن دونون نے کہ لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ نکالنے والے کو اور جسکے واسطے حلالہ نکالا گیا اور اس باب مین ابن مسعود اور ابی ہریرہ اور عقبہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے علی اور جابر کی حدیث معلول ہی۔ اور اسی طرح روایت کی ہی اشعث نے مجالد سے اُسنے عامر سے اُسنے حارث سے اُسنے علی سے اور عامر نے جابر بن عبد اللہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس حدیث کی اسناد قائم نہین اسلیے کہ بعض اہل علم نے مجالد کو ضعیف کہا ہی اُنمین سے ہین احمد بن حنبل اور روایت کی عبد اللہ بن نمیر نے یہ حدیث مجالد سے اُسنے عامر سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے اُسنے علی سے اور وہم کیا ہی اسمین ابن نمیر نے اور پہلی حدیث زیادہ تر صحیح ہی اور تحقیق روایت کی ہی مغیرہ اور ابن ابی خالد وغیرہ نے شعبی سے اُسنے حارث سے اُسنے علی سے **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو احمد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے ابی قیس سے اُسنے روایت کی ہزیل سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے کہ لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محلل کو اور محلل لہ کو یہ حدیث حسن صحیح ہی اور ابو قیس کا نام عبد الرحمان ہی اور تحقیق روایت کی گئی ہی یہ حدیث نبی صلعم سے کئی وجہ سے

---

[1] یعنی جبتک کہ دوسرا خاوند صحبت نہ کرے تب تک پہلے خاوند سے نکاح کرنا حلال نہین اور یہ حدیث مشہور ہی دلالت کرتی ہی اسپر کہ پہلے خاوند کے لیے حلال ہونے کے واسطے فقط نکاح کا ہونا کافی نہین بلکہ ضرور ہی اُس سے صحبت کرنا اور صحبت مین فقط دخول شرط ہی انزال شرط نہین اور اسپر اجماع ہی مگر ابن مسیب سے منقول ہی کہ فقط نکاح کافی ہی [2] محلل وہ کہ جسنے نکاح کیا کسی عورت سے کہ اُسکو تین طلاق دیگئی تھین بقصد اسکے یا بشرط اسکے کہ طلاق دیکر اُسکو بعد صحبت کرنے کے تا حلال ہو جاوے تین طلاق دینے والے کو نکاح کرنا اُس سے اور محلل لہ پہلا خاوند ہی جسنے تین طلاقین دی تھین اور اسیطرح اگر کہے محلل کہ مین نکاح کرتا ہون اس شرط پر کہ حلال کرون تجھکو واسطے پہلے خاوند کے یا عورت کہے کہ نکاح کرتی ہون تجھسے اس شرط پر کہ حلال کرے تو مجھکو واسطے پہلے خاوند کے تو یہ حرام ہی اور نکاح اس صورت مین باطل ہی اور اگر نکاح صحیح ہوا تو صحبت کرنیکے کوئی معنے نہین

والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم عمر بن الخطاب وعثمان بن عفان وعبد الله بن عمرو وغيرهم
وهو قول الفقهاء من التابعين وبه يقول سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي واحمد واسحاق وسمعت الجارود يذكر عن وكيع
انه قال بهذا وقال ينبغي ان يرمى بهذا الباب من قول اصحاب الراي قال وكيع وقال سفيان اذا تزوج المراة ليحللها ثم بدا له ان يمسكها فلا يحل
له ان يمسكها حتى يتزوجها بنكاح جديد **باب** ما جاء في نكاح المتعة **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان عن الزهري عن عبد الله والحسن ابني
محمد بن علي عن ابيهما عن علي بن ابي طالب ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن متعة النساء وعن لحوم الحمر الاهلية زمن خيبر وفي الباب
عن سبرة الجهني وابي هريرة حديث علي حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم
وانما روي عن ابن عباس شيء من الرخصة في المتعة ثم رجع عن قوله حيث اخبر عن النبي صلى الله عليه وسلم وامر اكثر اهل العلم على تحريم
المتعة وهو قول الثوري وابن المبارك والشافعي واحمد واسحاق **حدثنا** محمود بن غيلان نا سفيان بن عقبة اخو قبيصة بن عقبة
نا سفيان الثوري عن موسى ابن عبيدة عن محمد بن كعب عن ابن عباس قال انما كانت المتعة في اول الاسلام كان الرجل يقدم البلدة
ليس له بها معرفة فيتزوج المراة بقدر ما يرى انه يقيم فتحفظ له متاعه وتصلح له شيئه حتى اذا نزلت الاية الا على ازواجهم او ما ملكت
ايمانهم قال ابن عباس فكل فرج سواهما فهو حرام **باب** ما جاء من النهي عن نكاح الشغار **حدثنا** محمد بن عبد الملك بن ابي الشوارب
نا بشر بن المفضل نا حميد وهو الطويل قال حدث الحسن عن عمران بن حصين عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا جلب

اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اور انہیں میں سے ہیں عمر بن خطابؓ اور عثمان بن عفانؓ اور
عبد اللہ بن عمرؓ وغیرہ اُنکے اور یہی ہے قول فقہا کا تابعین سے اور ساتھ اسی کے قائل ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق اور سُنا میں نے جارود سے ذکر کرتا تھا
وکیع سے کہ اُسکا بھی یہی قول ہے اور کہا نہیں چاہئے یہ کہ دیکھا جاوے اس باب میں طرف قول اہل رائےؒ کے اور وکیع نے کہا اور سفیان نے کہا کہ جب کوئی نکاح کرے کسی عورت سے
اس شرط سے کہ حلال کرے اُسکو یعنی پہلے خاوند کے لیے پھر ظاہر ہوا واسطے اُسکے کہ روک رکھے اُسکو یعنی یہ نیت کی کہ اُسکو اپنے نکاح میں رکھے طلاق نہ دے تو نہیں حلال ہے
اُسکو روکنا اُسکا یہانتک کہ عقد کرے اُسکو ساتھ نکاح جدید کے **باب** نکاح متعہ کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمرؒ نے کہا خبر دی ہمکو سفیانؒ نے زہری سے
اُسنے روایت کی عبد اللہ اور حسن دونوں بیٹوں محمد سے اُنھوں نے اپنے باپ سے اُسنے علی بن ابیطالب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا متعہ کرنے عورتوں کے سے
اور کھانے گوشت گدہوں اہلیہ کے سے دن خیبر کے اور اس باب میں سبرہ جہنی اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک
اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اور سوا اسکے نہیں کہ ابن عباسؓ سے متعہ کی اجازت مروی ہے لیکن پھر رجوع کیا ابن عباسؓ نے اس قول اپنے سے
جبکہ خبر دی اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ متعہ حرام ہے اور اکثر اہل علم کا یہی قول ہے کہ نکاح متعہ کا حرام ہے اور یہی ہے قول ثوری اور شافعی اور ابن مبارک اور احمد اور
اسحاق کا **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عقبہ نے بھائی قبیصہ بن عقبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان ثوری نے موسی بن عبیدہ
سے اُسنے روایت کی محمد بن کعب سے اُسنے ابن عباسؓ سے کہا کہ نہ تھا نکاح متعہ مگر اول اسلام میں تھا مرد کہ آتا تھا ایک شہر میں کہ نہ تھی واسطے اُسکے اُس شہر میں آشنائی
یعنی لوگوں سے کہ ٹھکانا دے اُسکو کوئی پس نکاح کرتا تھا ایک عورت سے مقدار اُس مدت کے کہ جانتا کہ ٹھیرونگا اس شہر میں پس نگہبانی کرتی وہ عورت واسطے اسباب اُسکے کے
اور پکاتی کھانا اُسکا یہانتک کہ اُتری یہ آیت مگر اوپر بی بیوں اپنی کے یا اوپر لونڈیوں اپنی کے ابن عباسؓ نے کہا کہ جو شرمگاہ ہے سوا ان دونوں کے یعنی بی بی اور لونڈی
کی شرمگاہ کے سوا پس وہ حرام ہے **باب** نکاح شغار کے منع ہونے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے کہا خبر دی ہمکو بشر بن مفضل نے اُسنے
کہا خبر دی ہمکو حمید نے اور وہ طویل ہے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے حسن نے عمران بن حصین سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپنے نہیں جائز ہے جلب

ف اور اُسکو محلل بطور تشبیہ کے کہا گیا ہے جیسے کہ زانیہ کی خرچی کو مہر کہا گیا ہے ۱۲ ف۵۱ یعنی حنفیہ وغیرہ کا قول ہے اس باب میں صحیح نہیں ۱۲ ف۵۲ اس سے معلوم ہوا کہ محلل کا پہلا نکاح درست نہیں ہے پس اس نکاح کے بعد طلاق دینے سے پہلے خاوند کے واسطے حلال نہیں ہوگی ۱۲ ف۵۳ نکاح متعہ کا باطل ہے قیامت تک نہیں ہے مفید حلت کو اور نہیں واقع ہوگی اُسپر طلاق اور نہ ایلا اور نہ ظہار اور نہ وارث ہونگے بیچ آپسمیں اور نکاح متعہ یہ ہے کہ کہے مرد اُس عورت کو خالی ہو موانع سے کہ تمتع یعنی فائدہ اُٹھاؤنگا ساتھ تیرے مدت دس روز تک مثلاً یا کہے چند روز تک یا کہے بہرہ مند کر مجھکو نفس اپنے سے چند روز یا دس روز یا نہ ذکر کرے دونوں کا اتنے مال پر اور نہیں فرق ہے درمیان مدت طویلہ اور قصیرہ اور معلومہ اور مجہولہ کے اور نکاح موقت بھی باطل ہے اور تحقیق یہ ہے کہ حلال ہونا اور حرام ہونا نکاح متعہ کا دوبارہ واقع ہوا کہ پہلے حلال تھا پیش از خیبر پھر حرام ہوا دن خیبر کے پھر مباح ہوا دن فتح مکہ کے بعد ازاں حرام ہوا ابد الآباد کو اور منسوخ ہونا اسکا بہت حدیثوں سے ثابت ہے اور اسکے حرام ہونے پر سب علماء کا اجماع ہے اصحاب وغیرہم سے کسی کو اسمیں اختلاف نہیں مگر روافض کو اور ابن عباسؓ پہلے قائل تھے پھر رجوع کیا اس سے جیسا کہ ترمذی نے نقل کیا ۱۲ ح ف۵۴ یعنی جو کہ گھروں میں رہتے ہیں نہ جنگلی گورخر کہ وہ بالاتفاق حلال ہیں ۱۲ ف۵۵ جلب اُسکو کہتے ہیں کہ عامل زکوٰۃ لینے والا دور اُترے اور لوگوں کو ناحق پاس بُلاوے اور جنب یہ ہے کہ زکوٰۃ دینے والے دور جا اُتریں تاکہ زکوٰۃ لینے والے کو تکلیف ہو ۱۲

ولاجنب ولاشغار فی الاسلام ومن انتہب نہبۃ فلیس منا ھذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن انس وابی ریحانۃ وابن عمر وجابر ومعاویۃ وابی ھریرۃ ووائل بن حجر **حدثنا** اسحاق بن موسی الانصاری نا معن نا مالک عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الشغار ھذا حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند عامۃ اھل العلم لایرون نکاح الشغار والشغار ان یزوج الرجل ابنتہ علی ان یزوجہ الآخر ابنتہ ولختہ ولاصداق بینھما وقال بعض اھل العلم نکاح الشغار مفسوخ ولایحل وان جعل لھما صداقا وھو قول الشافعی واحمد واسحاق وروی عن عطاء ابن ابی رباح قال یقران علی نکاحھما ویجعل لھما صداق المثل وھو قول اھل الکوفۃ

باب ماجاء لاتنکح المرأۃ علی عمتھا ولاعلی خالتھا **حدثنا** نصر بن علی الجھضمی نا عبد الاعلی نا سعید بن ابی عروبۃ عن ابی جریز عن عکرمۃ عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان تزوج المرأۃ علی عمتھا او علی خالتھا **حدثنا** نصر بن علی نا عبد الاعلی عن ھشام بن حسان عن ابن سیرین عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ وفی الباب عن علی وابن عمر وعبد اللہ بن عمرو وابی سعید وابی امامۃ وجابر وعائشۃ وابی موسی وسمرۃ ابن جندب **حدثنا** الحسن بن علی نا یزید بن ھارون نا داود بن ابی ھند نا عامر عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان تنکح المرأۃ علی عمتھا والعمۃ علی بنت اخیھا والمرأۃ علی خالتھا والخالۃ علی بنت اختھا ولاتنکح الصغری علی الکبری ولاالکبری علی الصغری حدیث ابن عباس وابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند عامۃ اھل العلم لانعلم بینھم اختلافا انہ لایحل للرجل ان یجمع بین المرأۃ وعمتھا او خالتھا فان نکح امرأۃ علی عمتھا او خالتھا او العمۃ

اور جنب اور شغار اسلام میں اور جو شخص کہ کوئی چیز اچک کر لے بھاگے یعنے ظلم سے تو وہ ہمسے نہیں یعنے ہمارے طریقہ پر نہیں یہ حدیث حسن ہے صحیح اور اس باب میں انس اور ابی ریحانہ اور ابن عمر اور جابر اور معاویہ اور ابی ہریرہ اور وائل بن حجر سے بھی روایت ہے **حدیث** بیان کی ہمسے اسحاق بن موسے انصاری نے اسنے کہا خبر دی ہمکو معن نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مالک نے نافع سے اُسنے روایت کی ابن عمر سے کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح شغار سے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسیپر ہے نزدیک عام اہل علم کے کہتے ہیں کہ نکاح شغار درست نہیں اور شغار[1] یہ ہے کہ نکاح کر دے آدمی اپنی بیٹی کا یعنی کسی شخص سے اس شرط پر کہ نکاح کر دے اُس سے وہ دوسرا بیٹی اپنی کا یا بہن اپنی کا اور نہ ہوا یسمین کچھ مہر اور بعضے کہتے ہیں کہ نکاح شغار باطل ہے درست نہیں اگرچہ اُن دونوں کے واسطے مہر مثل مقرر کیا جاوے اور عطاء سے مروی ہے کہ برقرار رکھی جائیں وہ دونوں نکاح اپنے پر اور کیا جاوے واسطے اُنکے مہر مثل[2] اور یہی ہے قول کوفہ والوں کا **باب** نہ نکاح کی جاوے کوئی عورت پھوپھی اپنی پر اور نہ خالہ اپنی پر **حدیث** بیان کی ہمسے نصر بن علی جہضمی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الاعلےٰ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سعید بن ابی عروبہ نے ابی جریر سے اُسنے روایت کی عکرمہ سے اُسنے ابن عباس رضہ سے کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نکاح کی جاوے عورت اپنی پھوپھی پر اور نہ اپنی خالہ پر **حدیث** بیان کی ہمسے نصر بن علی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الاعلیٰ نے ہشام بن حسان سے اُسنے روایت کی ابن سیرین سے اُسنے ابی ہریرہ رضہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور اس باب میں علی اور ابن عمر اور عبد اللہ بن عمر اور ابی سعید اور ابی امامہ اور جابر اور عائشہ اور ابی موسے اور سمرہ سے بھی روایت ہے **حدیث** بیان کی ہمسے حسن بن علی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یزید بن ہارون نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو داؤد بن ابی ہند نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عامر نے ابی ہریرہ رضہ سے کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ نکاح کی جاوے عورت اوپر پھوپھی اپنی کے یا پھوپھی اوپر بیٹی بھائی اپنے کے یا عورت اوپر خالہ اپنی کے یا خالہ اوپر بیٹی بہن اپنی کے اور نہ نکاح کی جاوے چھوٹی بڑی[3] پر اور نہ بڑی چھوٹی پر اور ابن عباس اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک عام اہل علم کے نہیں جانتے ہم درمیان اُنکے کچھ اختلاف یہ کہ نہیں حلال ہے مرد کو یہ کہ جمع کرے درمیان عورت کے اور پھوپھی اُسکی کے یا خالہ اُسکی کے پس اگر نکاح کرے کسی عورت سے اوپر پھوپھی اُسکی کے یا خالہ اُسکی کے یا نکاح کرے پھوپھی کو

[1] یہ نکاح ایام جاہلیت میں کیا کرتے تھے اسلام میں اس سے ممانعت ہو گئی اور یہ نکاح امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ہو جاتا ہے اور مہر مثل دینا آتا ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک یہ نکاح نہیں ہوتا ۱۲ [2] مہر مثل اُسکو کہتے ہیں جو کہ عورت کی بہنوں اور پھوپھیوں اور ماسیوں وغیرہ کا مہر ہو ۱۲ [3] چھوٹی سے مراد بھانجی اور بھتیجی ہے اور بڑی سے مراد پھوپھی اور خالہ ہے یعنے بھانجی اور بھتیجی کو پھوپھی اور خالہ پر نکاح کرنا منع ہے اور اسی طرح بھانجی اور بھتیجی کو پھوپھی اور خالہ پر ممانعت ہے ۱۲

علی بنت اخیہا فنکاح الاخری منہما مفسوخ وبہ یقول عامۃ اہل العلم **قال** ابو عیسی ادرک الشعبی ابا ہریرۃ وروی عنہ وسالت محمدا عن ہذا فقال صحیح **قال** ابو عیسی وروی الشعبی عن رجل عن ابی ہریرۃ **باب** ما جاء فی الشرط عند عقدۃ النکاح **حدثنا** یوسف بن عیسی نا وکیع نا عبد الحمید بن جعفر عن یزید بن ابی حبیب عن مرثد بن عبد اللہ الیزنی ابی الخیر عن عقبۃ بن عامر الجہنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احق الشروط ان یوفی بہا ما استحللتم بہ الفروج **حدثنا** ابو موسی محمد بن المثنی نا یحیی بن سعید عن عبد الحمید بن جعفر نحوہ ہذا حدیث حسن صحیح والعمل علی ہذا عند بعض اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منہم عمر بن الخطاب قال اذا تزوج الرجل امراۃ وشرط لہا ان لا یخرجہا من مصرہا فلیس لہ ان یخرجہا وہو قول بعض اہل العلم وبہ یقول الشافعی واحمد واسحاق وروی عن علی بن ابی طالب انہ قال شرط اللہ قبل شرطہا کانہ رای للزوج ان یخرجہا وان کانت اشترطت علی زوجہا ان لا یخرجہا وذہب بعض اہل العلم الی ہذا وہو قول سفیان الثوری وبعض اہل الکوفۃ **باب** ما جاء فی الرجل یسلم وعندہ عشر نسوۃ **حدثنا** ہناد نا عبدۃ عن سعید بن ابی عروبۃ عن معمر عن الزہری عن سالم بن عبد اللہ عن ابن عمر ان غیلان ابن سلمۃ الثقفی اسلم ولہ عشر نسوۃ فی الجاہلیۃ فاسلمن معہ فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یتخیر منہن اربعا ہکذا رواہ معمر عن الزہری عن سالم عن ابیہ وسمعت محمد بن اسماعیل یقول ہذا حدیث غیر محفوظ والصحیح ما روی شعیب ابن ابی حمزۃ وغیرہ عن الزہری قال حدثت عن محمد بن سوید الثقفی ان غیلان بن سلمۃ اسلم وعندہ عشر نسوۃ قال محمد وانما حدیث الزہری عن سالم عن ابیہ ان رجلا من ثقیف طلق نساءہ فقال لہ عمر

اور بیٹی بھائی اسکے کے تو نکاح پچھلی کا انمین سے باطل ہے اور ساتھ اسی کے قائل ہین عام اہل علم کہا ابو عیسی نے شعبی نے ابا ہریرہ رض کو پایا ہے اور اس سے روایت کی ہے اور مین نے بخاری کو اس سے پوچھا تو کہا اسنے کہ صحیح ہے کہا ابو عیسے نے کہ روایت کی شعبی نے ایک مرد سے اسنے ابی ہریرہ سے **باب** نکاح باندہنے کے وقت شرط کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے یوسف بن عیسی نے اسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے اسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الحمید بن جعفر نے یزید بن ابی حبیب سے اسنے روایت کی مرثد بن عبد اللہ یزنی ابی الخیر سے اسنے عقبہ بن عامر جہنی سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لائق ترین شرطون کی کہ وفا کرو تم انکو وہ شرطین ہین کہ حلال کین تمنے ساتھ اسکے شرم گاہین **حدیث** بیان کی ہمسے ابو موسے محمد بن مثنی نے اسنے کہا خبر دی ہمکو یحیے بن سعید نے عبد الحمید بن جعفر سے مثل اسکے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے انہین مین سے ہین عمر فاروق رض کہا کہ جب نکاح کرے مرد کسی عورت سے اور شرط کرے واسطے اسکے یہ کہ نہ نکالے اسکو شہر اپنے سے تو نہین جائز ہے اسکو یہ کہ نکالے اسکو اور یہی ہے قول بعض اہل علم کا اور ساتھ اسی کے قائل ہے امام شافعی اور احمد اور اسحاق اور حضرت علی بن ابیطالب رض سے روایت ہے کہا کہ شرط اللہ کی مقدم ہے شرط عورت کے سے گویا کہ وہ جائز رکھتے ہین یہ کہ نکالے اسکو خاوند اسکا اگرچہ شرط کی ہو اسنے خاوند اپنے سے یہ کہ نہ نکالے اسکو اور بعض اہل علم گئے ہین طرف اسکے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا۔

باب اگر کوئی شخص مسلمان ہوا اور اسکے نکاح مین دس عورتین ہون تو انکو کیا کرے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اسنے کہا خبر دی ہمکو عبدہ نے سعید بن ابی عروبہ سے اسنے روایت کی معمر سے اسنے زہری سے اسنے سالم بن عبد اللہ سے اسنے ابن عمر سے کہ غیلان بن سلمہ ثقفی مسلمان ہوا اس حال مین کہ اسکے نکاح مین دس عورتین تھین جاہلیت مین سو وہ عورتین بھی مسلمان ہوگئین ساتھ اسکے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اختیار کرلے انہین سے چار عورتون کو یعنے اپنے نکاح مین رکھ (اور جدا کردے باقیون کو) اسی طرح روایت کیا اسکو معمر نے زہری سے اسنے سالم سے اسنے اپنے باپ سے اور سنا مین نے امام بخاری سے کہتا تھا کہ یہ حدیث محفوظ نہین اور صحیح وہ ہے جو روایت کی شعیب ابن ابی حمزہ وغیرہ نے زہری سے اسنے کہا حدیث بیان کیا گیا مین محمد بن سوید ثقفی سے کہ تحقیق غیلان بن سلمہ مسلمان ہوا اور پاس اسکے دس عورتین تھین بخاری نے کہا اور سوا اسکے نہین کہ حدیث زہری کی سالم سے اسنے اپنے باپ سے کہ ایک مرد نے ثقیف سے طلاق دی عورتون اپنی کو پس عمر فاروق رض نے کہا

۱؎ مراد شرط سے مہر ہین یا تمام حقوق عورتون کے یعنے کھانے پینے کے لیے خرچ دے اور رہنے کے لیے مکان دے اور اچھی طرح گذران کرے اور اگر اپنے شہر مین رہنے کی شرط کی ہے تو اسکا وفا کرنا لازم نہین جیسا کہ متن مین مذکور ہے ۱۲ ۲؎ اس سے معلوم ہوا کہ نکاح کافرون کا صحیح ہے جب مسلمان ہون تو تجدید نکاح کی کچھ حاجت نہین مگر جبکہ انکے نکاح مین ایسی عورتین ہون کہ انکا جمع کرنا درست نہین اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نہین جائز ہے نکاح کرنا زیادہ چار عورتون سے ۱۲ ح ع

لتراجعن نساءك او لآمرن بقبرك فيرجم كما رجم قبر ابي رغال والعمل على حديث غيلان بن سلمة عند اصحابنا منهم الشافعي واحمد واسحاق **باب** ما جاء في الرجل يسلم وعنده اختان **حدثنا** قتيبة نا ابن لهيعة عن ابي وهب الجيشاني انه سمع ابن فيروز الديلمي يحدث عن ابيه قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله اني اسلمت وتحتي اختان فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اختر ايتهما شئت هذا حديث حسن غريب وابو وهب الجيشاني اسمه الديلم بن هوشع **باب** الرجل يشتري الجارية وهي حامل **حدثنا** عمر بن حفص الشيباني البصري نا عبد الله بن وهب نا يحيى بن ايوب عن ربيعة بن سليم عن بسر بن عبيد الله عن رويفع بن ثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يسقي ماءه ولد غيره هذا حديث حسن وقد روي من غير وجه عن رويفع بن ثابت والعمل على هذا عند اهل العلم لا يرون للرجل اذا اشترى جارية وهي حامل ان يطأها حتى تضع وفي الباب عن ابن عباس وابي الدرداء والعرباض بن سارية وابي سعيد **باب** ما جاء في الرجل يسبي الامة ولها زوج هل يحل له وطيها **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم نا عثمان البتي عن ابي الخليل عن ابي سعيد الخدري قال اصبنا سبايا يوم اوطاس ولهن ازواج في قومهن فذكروا ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فنزلت والمحصنت من النساء الا ما ملكت ايمانكم هذا حديث حسن وهكذا رواه الثوري عن عثمان البتي عن ابي الخليل عن ابي سعيد وابو الخليل اسمه صالح بن ابي مريم وروى همام هذا الحديث عن قتادة عن صالح

کہ البتہ رجوع کر تو عورتوں اپنی سے اور یا سنگسار کرونگا میں قبر تیری کو جیسے کہ سنگسار کی گئی قبر ابی رغال کی اور عمل غیلان بن سلمہ کی حدیث پر ہے نزدیک اصحاب ہمارے کے انہیں میں سے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** اگر کوئی شخص مسلمان ہوا اور اسکے نکاح میں دو بہنیں سگی ہوں تو اسکا کیا حکم ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اسنے کہا خبر دی ہمکو ابن لہیعہ نے ابی وہب سے کہ اسنے سنا فیروز دیلمی سے کہ حدیث بیان کرتا تھا اپنے باپ سے کہا کہ آیا میں پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ تحقیق میں مسلمان ہوا ہوں اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں سگی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اختیار کر لے[1] ان دونوں میں سے جسکو چاہے تو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابو وہب جیشانی کا نام دیلم ابن ہوشع ہے۔ **باب** اگر کوئی شخص لونڈی خرید کرے اور وہ حاملہ ہو تو اس سے صحبت کرے یا نہیں **حدیث** بیان کی ہمسے عمرو بن حفص نے اسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن وہب نے اسنے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن ایوب نے ربیعہ بن سلیم سے اسنے روایت کی بسر بن عبید اللہ سے اسنے رویفع بن ثابت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے تو نہ پلاوے پانی اپنا اولاد غیر اپنے کو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی رویفع بن ثابت سے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ جب کوئی مرد لونڈی خریدا کرے اس حال میں کہ وہ حاملہ ہو تو نہ صحبت کرے اس سے یہانتک کہ رکھے حمل اپنا۔ اور اس باب میں ابن عباس اور ابی درداء اور عرباض بن ساریہ اور ابی سعید سے بھی روایت ہے **باب** اگر کوئی شخص لونڈی کو بندی میں پکڑ کے لاوے اور واسطے اسکے خاوند ہو یعنی دار الحرب میں تو اس سے صحبت کرنی درست ہے یا نہیں **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اسنے کہا خبر دی ہمکو ہشیم نے اسنے کہا خبر دی ہمکو عثمان بتی نے ابی خلیل سے اسنے روایت کی ابی سعید خدری سے کہ پائی ہمنے بندی دن اوطاس[2] کے (کہ نام ہے ایک جگہہ کا نزدیک طائف کے) اور واسطے انکے خاوند تھے اپنی قوم میں سو ذکر کی لوگوں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پس اتری یہ آیت اور حرام کی گئی ہیں تم پر عورتیں خاوند والیاں مگر وہ عورتیں کہ مالک ہوئی ہیں ہاتھ تمھارے کی یعنے جو لونڈیاں[3] کہ دار الحرب سے پکڑ لائے ہو لڑائی میں اور انکے خاوند دار الحرب میں موجود ہیں تو یہ لونڈیاں واسطے تمھارے حلال ہیں جبکہ گذر جاوے عدت انکی یعنے ایک حیض یہ حدیث حسن ہے اور اسیطرح روایت کیا ہے اسکو ثوری نے عثمان بتی سے اسنے ابی خلیل سے اسنے ابی سعید سے اور ابو خلیل نام اسکا صالح بن ابی مریم ہے۔ اور روایت کی ہمام نے یہ حدیث قتادہ سے اسنے صالح سے

---

[1] امام شافعی اور مالک اور احمد کا مذہب یہ ہے کہ اگر اسلام لاوے کوئی شخص اور اسکے نکاح میں دو بہنیں ہوں کہ وہ بھی اسلام لائی ہوں تو جائز ہے اسکو یہ کہ اختیار کرے ان دونوں میں سے جسکو چاہے خواہ پہلے نکاح کو خواہ پچھلے کو اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ اگر دونوں سے نکاح اکٹھا کیا تھا تو نہیں جائز ہے اختیار کرنا ایک کو اور اگر آگے پیچھے کیا تھا تو پہلی نکاحی کو اختیار کرے نہ دوسری کو کیونکہ وہ درست نہیں ۱۲ ع ح

[2] یعنی کافروں کی عورتیں بندیوں میں پکڑے آئیں لڑائی میں ۱۲

[3] جو عورت کہ کسی کے نکاح میں ہو اس سے اور کسی کو نکاح کرنا درست نہیں مگر کافروں کی عورتیں کہ بندیوں میں پکڑ آویں اور خاوند انکے دار الحرب میں موجود ہوں تو انکو اپنے تصرف میں لانا درست ہے جبکہ انکی عدت گذر جاوے یعنے ایک حیض یا بچہ یا ایک مہینا۔ اور ابن عباس کہتے ہیں کہ لونڈی خاوند والی جب بیچی جاوے تو اسکا نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور باقی سب علما کہتے ہیں کہ اسکا نکاح نہیں ٹوٹتا ۱۲ ع ح

ابی الخلیل عن ابی علقمة الهاشمی عن ابی سعید عن النبی صلی الله علیه وسلم حدثنا بذالک عبد بن حمید نا حیان بن هلال نا همام

باب ما جاء فی کراهیة مهر البغی **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن ابن شهاب عن ابی بکر بن عبد الرحمن عن ابی مسعود الانصاری قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن ثمن الکلب ومهر البغی وحلوان الکاهن وفی الباب عن رافع بن خدیج وابی جحیفة وابی هریرة وابن عباس وحدیث ابی مسعود حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء ان لا یخطب الرجل علی خطبة اخیه **حدثنا** احمد بن منیع وقتیبة قالا نا سفیان بن عیینة عن الزهری عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة قال قتیبة یبلغ به وقال احمد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یبیع الرجل علی بیع اخیه ولا یخطب علی خطبة اخیه وفی الباب عن سمرة وابن عمر **قال** ابو عیسی حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح قال مالک بن انس انما معنی کراهیة ان یخطب الرجل علی خطبة اخیه اذا خطب الرجل المرأة ورضیت به فلیس لاحد ان یخطب علی خطبته وقال الشافعی معنی هذا الحدیث لا یخطب الرجل علی خطبة اخیه هذا عندنا اذا خطب الرجل المرأة فرضیت به ورکنت الیه فلیس لاحد ان یخطب علی خطبته فاما قبل ان یعلم رضاها او رکونها الیه فلا باس ان یخطبها والحجة فی ذلک حدیث فاطمة بنت قیس حیث جاءت النبی صلی الله علیه وسلم فذکرت له ان ابا جهم بن حذیفة ومعاویة بن ابی سفیان خطباها فقال اما ابو جهم فرجل لا یرفع عصاه عن النساء واما معاویة فصعلوک لا مال له ولکن انکحی اسامة فمعنی هذا الحدیث عندنا والله اعلم ان فاطمة لم تخبره برضاها بواحد منهما ولو اخبرته لم یشر علیها بغیر الذی ذکرت **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داود انبانا شعبة قال اخبرنی ابو بکر بن ابی الجهم

ابی خلیل سے اُسنے ابی علقمہ ہاشمی سے اُسنے ابی سعید سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی ہمسے ساتھ اسکے عبد بن حمید نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حبان بن ہلال نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ہمام نے **باب** زنا کرنے والی عورت کی خرچی حرام ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو لیث نے ابن شہاب سے اُسنے روایت کی ابی بکر بن عبد الرحمان سے اُسنے ابی مسعود انصاری سے کہا کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مول کتے کے سے اور خرچی زنا کرنے والی عورت کے سے اور شیرینی کاہن[۱] کی سے اور اس باب مین رافع بن خدیج اور ابی جحیفہ اور ابی ہریرہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے اور ابی مسعود کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** نہ پیغام بھیجے مرد نکاح کا اوپر پیغام بھائی اپنے کے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع اور قتیبہ نے اُن دونون نے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے روایت کی سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے قتیبہ نے کہا یہ حدیث مرفوع ہے اور احمد نے مرفوع نہین کہا بلکہ قال رسول اللہ کہا یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہ بیع کرے کوئی مرد اوپر بیع بھائی اپنے کے اور نہ پیغام بھیجے مرد نکاح کا اوپر پیغام بھائی اپنے کے اور اس باب مین سمرہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے کہ ابو ہریرہ رض کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور کہا مالک بن انس رض نے سوا اسکے نہین معنے مکروہ ہونے پیغام نکاح کا اوپر پیغام بھائی اپنے کے یہ ہے کہ جب پیغام بھیجے مرد نکاح کا کسی عورت کو اور وہ راضی ہو جاوے ساتھ اُسکے تو نہین جائز ہے واسطے کسی کے یہ کہ پیغام بھیجے نکاح کا اوپر پیغام اُس بھائی کے اور شافعی رح نے کہا کہ معنے اس حدیث کا نزدیک ہمارے یہ ہے کہ جب پیغام بھیجے نکاح کا کوئی مرد کسی عورت کو اور راضی ہو جاوے وہ ساتھ اُسکے اور میل کرے طرف اُسکے تو نہین جائز ہے کسی کو یہ کہ پیغام بھیجے نکاح کا اوپر پیغام بھائی اپنے کے اور لیکن پہلے اس سے کہ معلوم ہو رضامندی اُسکی اور میل کرنا اُسکا طرف اُسکے پس نہین ہے کوئی ڈر یہ کہ پیغام بھیجے اسکو نکاح کا اور دلیل اسمین حدیث فاطمہ بنت قیس کی ہے جبکہ آئی وہ پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سو ذکر کیا اُسنے کہ تحقیق ابا جہم اور معاویہ بن ابی سفیان نے پیغام نکاح کا بھیجا ہے مجھکو سو آپ نے فرمایا کہ ابو جہم تو ایسا مرد ہے کہ نہین اُٹھاتا لاٹھی اپنی عورتون سے اور لیکن معاویہ پس وہ محتاج ہے اُسکے پاس کچھ مال نہین ولیکن نکاح کر تو اسامہ سے پس معنے حدیث کا نزدیک ہمارے اور خدا خوب جانتا ہے یہ ہین کہ فاطمہ نے نہ خبر دی آپ کو ساتھ راضی ہونے اپنے کے ساتھ ایک کے اُن دونون مین سے پس اگر خبر دیتی وہ آپ کو تو نہ اشارہ کرتے آپ ساتھ غیر اُسکے کے کہ ذکر کیا اُسکو فاطمہ نے **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو داؤد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے اُسنے کہا خبر دی مجھکو ابو بکر بن ابی الجہم نے

[۱] کاہن اور نجومی کے پاس جانا بالاجماع حرام ہے اور کاہن اُسکو کہتے ہین جو آیندہ کی خبرین دے اور جو کوئی خبر دینے پر مٹھائی یا کپڑا یا کھانا یا نقدی دیوے یہ سب حرام ہے اسکو حلوان کہتے ہین اور حلوان کے معنے شیرینی کے ہین ۱۲ منہ

قال دخلت انا وابو سلمة بن عبد الرحمن على فاطمة بنت قيس حدثت ان زوجها طلقها ثلاثا ولم يجعل لها سكنى ولا نفقة قالت ووضع لي عشرة اقفزة عند ابن عم له خمسة شعير وخمسة بر قالت فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له قالت فقال صدق فامرني ان اعتد في بيت ام شريك ثم قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ان بيت ام شريك بيت يغشاه المهاجرون ولكن اعتدي في بيت ابن ام مكتوم فعسى ان تلقي ثيابك فلا يراك فاذا انقضت عدتك فجاء احد يخطبك فاتيني فلما انقضت عدتي خطبني ابو جهم ومعاوية قالت فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فقال اما معاوية فرجل لا مال له واما ابو جهم فرجل شديد على النساء قالت فخطبني اسامة بن زيد فتزوجني فبارك الله لي في اسامة هذا حديث حسن صحيح وقد رواه سفيان الثوري عن ابي بكر بن ابي جهم نحو هذا الحديث وزاد فيه فقال لي النبي صلى الله عليه وسلم انكحي اسامة حدثنا بذلك محمود بن غيلان نا وكيع عن سفيان عن ابي بكر بن ابي الجهم بهذا **باب** ما جاء في العزل **حدثنا** محمد بن عبد الملك بن ابي الشوارب نا يزيد بن زريع نا معمر عن يحيى بن ابي كثير عن محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان عن جابر قال قلنا يا رسول الله انا كنا نعزل فزعمت اليهود انه الموؤدة الصغرى فقال كذبت اليهود ان الله اذا اراد ان يخلقه لم يمنعه وفي الباب عن عمر والبراء وابي هريرة وابي سعيد **حدثنا** قتيبة وابن ابي عمر قالا نا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن عطاء عن جابر بن عبد الله قال كنا نعزل والقران ينزل حديث جابر حديث حسن صحيح وقد روي عنه من غير وجه وقد رخص قوم من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم في العزل وقال مالك بن انس تستامر الحرة في العزل ولا تستامر الامة **باب** ما جاء في كراهية العزل **حدثنا** ابن ابي عمر وقتيبة قالا نا سفيان بن عيينة

کہا داخل ہوا میں اور ابو سلمہ فاطمہ بنت قیس پر سو حدیث بیان کی اُسنے یہ کہ میرے خاوند نے مجھکو تین طلاقیں دیں اور نہ کیا واسطے اُسکے گھر اور نہ کچھ خرچ اور رکھیں اُسنے واسطے میرے دس قفیز ابن عم کی نزدیک یعنی چچیرے بھائی اپنے کے پانچ جو کی اور پانچ گیہوں کی کہا سو آئی میں پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ذکر کیا میں نے اُسکو واسطے آپکے آپنے فرمایا سچ کہا اُسنے اور فرمایا مجھکو کہ عدت گذاروں میں بیچ گھر ام شریک کے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق گھر ام شریک کا ایک گھر ہے کہ آمد ورفت رکھتے ہیں اُسکے گھر میں میرے یار مہاجرین لیکن عدت گذار تو بیچ گھر ابن ام مکتوم کے پس قریب ہے کہ رکھے تو کپڑے اپنے یعنی بدن سے اُتار کر تو نہ دیکھیگا وہ تجھکو کہ وہ اندھا آدمی ہے سو جب تیری عدت گذر جاوے اور کوئی تجھکو نکاح کا پیغام بھیجا وے تو میرے پاس آ سو جب میری عدت گذر گئی تو نکاح کا پیغام بھیجا مجھے ابو جہم اور معاویہ نے کہا سو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور ذکر کیا میں نے اسکو واسطے آپکے سو فرمایا حضرت نے کہ ابو جہم تو مرد سخت ہے اوپر عورتوں کے اور معاویہ پس مفلس ہے نہیں ہے مال واسطے اُسکے کہا اور نکاح کا پیغام بھیجا مجھکو اسامہ نے پس نکاح کیا اُسنے مجھسے سو برکت دی اللہ نے واسطے میرے بیچ اسامہ کے یعنی مجھ میں اور اسامہ میں ایسی محبت ہوئی کہ لوگ مجھپر رشک لیجاتے تھے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی سفیان ثوری نے ابی بکر بن ابی جہم سے مثل اس حدیث کے اور زیادہ کیا ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو فرمایا کہ نکاح کر تو اسامہ سے حدیث کی ہمکو ساتھ اُسکے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے سفیان سے اُسنے ابی بکر بن ابی جہم سے ساتھ اسکے **باب** عزل کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یزید بن زریع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معمر نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُسنے روایت کی محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان سے اُسنے جابر سے کہا کہ کہا ہمنے یا رسول اللہ ہم تھے عزل کیا کرتے سو یہود کہتے ہیں کہ یہ عزل کرنا چھوٹے زندہ بچے کا گاڑنا ہے سو حضرت نے فرمایا کہ جھوٹ کہا یہود نے تحقیق اللہ جب ارادہ کرتا ہے پیدا کرنے کسی چیز کا تو نہیں باز رکھتی اُسکو کوئی چیز اور اس باب میں عمر اور براء اور ابی ہریرہ اور ابی سعید سے بھی روایت ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ اور ابن ابی عمر نے اُن دونوں نے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اُسنے روایت کی عطا سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہ کہا تھے ہم عزل کرتے اس حال میں کہ قرآن اُترتا تھا یعنی حضرت کے زمانہ میں کہ وحی اُترتی تھی تو ہم عزل کرتے تھے سو نہی نہ آئی) جابر کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے اُس سے کئی وجہ پر اور ایک جماعت اہل علم کے اصحاب وغیرہ کہتے ہیں کہ عزل کرنا جائز ہے اور مالک بن انس کہتے ہیں کہ اگر آزاد عورت ہو تو اُس سے اذن طلب کرے اور اگر لونڈی ہو تو اذن لینے کی کچھ حاجت نہیں بدون اذن کے بھی اُس سے عزل کرنا جائز ہے **باب** عزل کے مکروہ ہونے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر اور قتیبہ نے اُنھوں نے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے

سلہ یعنے حاجت پردہ کی نہوگی کہ وہ اندھا ہے اور اُسکے گھر میں کوئی آتا جاتا نہیں یا یہ معنی ہیں کہ عدت میں زینت کے کپڑے رکھدے اور یہ سنے ہیں کہ عدت کے ایام میں باہر نکلنا درست نہیں کہا نووی نے کہ دلیل پکڑی بعض نے ساتھ اس حدیث کے کہ جائز ہے عورت کو دیکھنا طرف مرد اجنبی کے اگر مرد نہ دیکھے اُسکو اور یہ دلیل اُنکی ضعیف ہے اور صحیح وہ ہے کہ جسپر جمہور ہیں کہ حرام ہے عورت کو دیکھنا مرد اجنبی کا اور حرام ہے مرد کو دیکھنا عورت اجنبیہ کا جیسا کہ قرآن اور حدیث سے معلوم ہوتا ہے اور حنفیہ کے نزدیک جائز ہے دیکھنا عورت کا مرد اجنبی کو سوا زیر ناف سے زیر زانو تک اگر امن ہو شہوت سے والا تمام بدن دیکھنا حرام ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسکو عیب معلوم ہو مرد کا یا عورت کا تو منگنی کے وقت اُسکو بیان کردے تاکہ کسی کو ضرر نہ پہنچے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم

عن ابن ابی نجیح عن مجاهد عن قزعة عن ابی سعید قال ذکر العزل عند رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال لم یفعل ذلک احدکم زاد ابن ابی عمر فی حدیثه ولم یقل لا یفعل
ذاک احدکم قالا فی حدیثهما فانها لیست نفس مخلوقة الا الله خالقها وفی الباب عن جابر حدیث ابی سعید حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن ابی سعید
وقد کره العزل قوم من اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم **باب** ماجاء فی القسمة للبکر والثیب **حدثنا** ابو سلمة یحیی بن خلف نا بشر بن المفضل عن
خالد الحذاء عن ابی قلابة عن انس بن مالک قال لو شئت ان اقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ولکنه قال السنة اذا تزوج
الرجل البکر علی امراته اقام عندها سبعا واذا تزوج الثیب علی امراته اقام عندها ثلاثا وفی الباب عن ام سلمة حدیث انس حدیث
حسن صحیح وقد رفعه محمد بن اسحاق عن ایوب عن ابی قلابة عن انس ولم یرفعه بعضهم والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم
قالوا اذا تزوج الرجل امراة بکرا علی امراته اقام عندها سبعا ثم قسم بینهما بعد بالعدل واذا تزوج الثیب علی امراته اقام عندها
ثلاثا **باب** ماجاء فی التسویة بین الضرائر **حدثنا** ابن ابی عمر نا بشر بن السری نا حماد بن سلمة عن ایوب عن ابی قلابة عن
عبدالله بن یزید عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یقسم بین نسائه فیعدل ویقول اللهم هذه قسمتی فیما املک
فلا تلمنی فیما تملک ولا املک حدیث عائشة هکذا رواه غیر واحد عن حماد بن سلمة عن ایوب عن ابی قلابة عن عبدالله
بن یزید عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یقسم ورواه حماد بن زید وغیر واحد عن ایوب عن ابی قلابة
مرسلا ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یقسم وهذا اصح من حدیث حماد بن سلمة ومعنی قوله لا تلمنی فیما تملک ولا املک انما

ابن ابی نجیح سے اُسنے روایت کی مجاہد سے اُسنے قزاعہ سے اُسنے ابی سعید سے کہا کہ ذکر کیا گیا عزل نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سو فرمایا آپ نے
کہ کسواسطے کرتا ہے اسکو ایک تمہارا اور ابن ابی عمر کی حدیث مین اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے یہ نہ فرمایا کہ نہ کرے اسکو کوئی تمہارا کہا دونون نے اپنی حدیث
مین کہا کہ پس تحقیق قصہ یہ ہے کہ نہین کوئی جان پیدا کی گئی مگر کہ اللہ پیدا کرنے والا ہے اُسکو اور اِس باب مین جابر سے بھی روایت ہے اور ابو سعید کی حدیث
حسن صحیح ہے۔ اور ابو سعید سے کئی طرح پر مروی ہے اور ایک جماعت اہل علم کی اصحاب وغیرہ سے کہتی ہے کہ عزل کرنا مکروہ ہے **باب** کنواری اور
بیوہ عورت کے لیے باری مقرر کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ابو سلمہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو بشر بن مفضل نے خالد حذاء سے اُسنے روایت
کی ابی قلابہ سے اُسنے انس بن مالک سے کہ کہا اگر چاہون مین تو کہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یعنے یہ حدیث مرفوع ہے ولیکن اُسنے
کہا کہ سنت یہ ہے کہ جب نکاح کرے کوئی مرد کواری عورت سے شوہر دیدہ پر تو رہے پاس کواری کے سات رات اور جبکہ نکاح کرے بیوہ عورت سے
اوپر عورت اپنی کے تو رہے پاس اُسکے تین رات اور اِس باب مین ام سلمہ سے بھی روایت ہے اور انس کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق مرفوع
کیا ہے اسکو محمد بن اسحاق نے ایوب سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے انس رضہ سے اور نہین مرفوع کیا اُسکو بعض نے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے
کہتے ہین کہ جب نکاح کرے کوئی مرد کسی عورت کواری سے اوپر عورت اپنی کے تو ٹھیرے پاس اُسکے سات رات پھر باری مقرر کرے درمیان اُن
دونون کے پیچھے اُسکے ساتھ عدل کے اور جب نکاح کرے بیوہ عورت سے تو ٹھیرے پاس اُسکے تین رات **باب** سوتون کے درمیان برابری کرنے
کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو بشر بن سری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حماد بن سلمہ نے ایوب سے اُسنے روایت کی
ابی قلابہ سے اُسنے عبداللہ بن یزید سے اُسنے عائشہ رضہ سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم کرتے درمیان بیویون اپنی کے یعنی باری مقرر کرتے از
راہ تفضل کے اور عدل کرتے یعنے برابری کرتے درمیان اُنکے رات کے رہنے مین اور کہتے الٰہی یہ ہے تقسیم کرنا میرا اُس چیز مین کہ مالک ہون مین پس نہ
ملامت کر مجھکو اُس چیز مین کہ مالک ہے تو اسکا اور نہین مالک مین۔ عائشہ رضہ کی حدیث کو اسی طرح بہت لوگون نے روایت کیا ہے حماد بن سلمہ سے
اُسنے ایوب سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے عبداللہ بن یزید سے اُسنے عائشہ رضہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے تقسیم کرتے اور روایت کیا اُسکو حماد وغیرہ نے ایوب سے اُسنے
ابی قلابہ سے مرسل کہ تھے نبی صلعم تقسیم کرتے اور یہ زیادہ صحیح ہے حماد کی حدیث سے اور معنی اِس قول کا کہ نہ ملامت کر مجھکو اُس چیز سے کہ تو مالک ہے اور مین مالک نہین سوا اسکے نہین

سلہ اپنی بیبیون کے لیے نوبت مقرر کرنی یعنے اُنکے پاس باری باری جانا واجب ہے اور ایک کی باری مین دوسری کے گھر مین رات کو رہنا درست نہین اور دو کو ایک رات مین جمع
کرنا بھی جائز نہین ہے مگر اُنکی اذن سے اور اسیطرح واجب ہے برابری کرنی کھلانے اور پہنانے مین اور صحبت مین نہ جماع مین اور صحبت مین اور سفر مین جسکو چاہے ساتھ لیجاوے مگر اولی یہ ہے کہ قرعہ ڈالے اور حنفیہ کے
نزدیک ایک بار جماع کرنے سے عورت کا حق ساقط ہو جاتا ہے اور عورت کی طاقت سے زیادہ جماع کرنا جائز نہین ۱۲ ہدایہ وغیرہ سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص کے پاس پہلے کوئی عورت ہو
اور پھر نکاح کرے کسی اور عورت سے تو اگر وہ عورت باکرہ ہے تو اُسکے پاس سات رات ٹھیرے پھر باری مقرر کرے اور اگر وہ عورت بیوہ ہے تو اُسکے پاس تین رات ٹھیرے پھر بعد ازان باری مقرر کرے اور
یہی ہے قول امام شافعی رح کا اور امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک کواری اور بیوہ اور نئی اور پرانی باری مین سب برابر ہین کسی کے واسطے کوئی خصوصیت نہین مگر یہ قول اُنکا اِس حدیث کے صریح مخالف ہے ۱۲

يعني به الحب والمودة كذا فسره بعض اهل العلم **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا همام عن قتادة عن النضر بن انس عن بشير بن نهيك عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا كانت عند الرجل امراتان فلم يعدل بينهما جاء يوم القيمة وشقه ساقط وانما اسند هذا الحديث همام بن يحيى عن قتادة ورواه **هشام الدستوائي عن قتادة** قال كان يقال ولا نعرف هذا الحديث مرفوعا الا من حديث همام **باب** ما جاء في الزوجين المشركين يسلم احدهما **حدثنا** احمد بن منيع وهناد قالا نا ابو معاوية عن الحجاج عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رد ابنته زينب على ابي العاص بن الربيع بمهر جديد ونكاح جديد هذا حديث في اسناده مقال والعمل على هذا الحديث عند اهل العلم ان المراة اذا اسلمت قبل زوجها ثم اسلم زوجها وهي في العدة ان زوجها احق بها ما كانت في العدة وهو قول مالك بن انس والاوزاعي والشافعي واحمد واسحاق **حدثنا** هناد نا يونس بن بكير عن محمد بن اسحاق قال ثني داود بن حصين عن عكرمة عن ابن عباس قال رد النبي صلى الله عليه وسلم ابنته زينب على ابي العاص بن الربيع بعد ست سنين بالنكاح الاول ولم يحدث نكاحا هذا حديث ليس باسناده باس ولكن لا نعرف وجه الحديث ولعله قد جاء هذا من قبل داود بن الحصين من قبل حفظه **حدثنا** يوسف بن عيسى نا وكيع نا اسرائيل عن سماك بن حرب عن عكرمة عن ابن عباس ان رجلا جاء مسلما على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم جاءت امراته مسلمة فقال يا رسول الله انها كانت اسلمت معي فردها عليه هذا حديث صحيح سمعت عبد بن حميد يقول سمعت يزيد بن هارون يذكر عن محمد بن اسحاق هذا الحديث وحديث الحجاج عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم رد ابنته على ابي العاص بن الربيع بمهر جديد ونكاح جديد فقال يزيد بن هارون حديث ابن عباس اجود اسنادا والعمل على حديث

کہ مراد اس سے محبت اور مروت ہے کہ وہ اختیاری امر نہیں اسی طرح تفسیر کیا اسکو بعض اہل علم نے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدالرحمن بن مهدی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ہمام نے قتادہ سے اُسنے نضر بن انس سے اُسنے بشیر بن نہیک سے اُسنے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبکہ ہوں پاس کسی شخص کے دو بیویاں یعنی مثلا پھر نہ انصاف کرے درمیان اُنکے تو آویگا دن قیامت کے اس حال میں کہ آدھا دھڑ اسکا گرا ہوا ہوگا اور سوا اسکے نہیں کہ مسند کیا ہے اس حدیث کو ہمام بن یحیٰ نے قتادہ سے اور روایت کیا ہے اسکو ہشام دستوائی نے قتادہ سے کہا کہ تھا کہا جاتا اور نہیں پہچانی جاتی یہ حدیث مرفوع مگر حدیث ہمام سے **باب** اگر مرد اور عورت دونوں کافر ہوں اور دونوں میں سے ایک مسلمان ہو جاوے تو اسکا کیا حکم ہے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع اور ہناد نے اُن دونوں نے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے حجاج سے اُسنے روایت کی عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھیر دیا بیٹی اپنی زینب کو اوپر ابی العاص کے ساتھ مہر جدید اور نکاح جدید کے یہ حدیث ہے اسکی اسناد میں کلام ہے اور عمل اوپر اس حدیث کے ہے نزدیک اہل علم کے کہ جب مسلمان ہووے عورت پہلے خاوند اپنے سے پھر مسلمان ہووے خاوند اسکا اور وہ عورت عدت میں اُسکے ہو تو خاوند اسکا لائق ہے ساتھ اُسکے جبتک کہ ہو اُسکی عدت میں اور یہی ہے قول مالک بن انس اور اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **حدیث** بیان کی ہمکو ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو داؤد بن حصین نے عکرمہ سے اُسنے روایت کی ابن عباس سے کہ پھیر دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹی اپنی زینب کو ابی العاص بن ربیع پر بعد چھ برس کے ساتھ نکاح پہلے کے اور نہ باندھا نکاح نیا اس حدیث کی اسناد کے ساتھ کچھ ڈر نہیں ولیکن نہیں پہچانتے ہم وجہ اس حدیث کی اور شاید کہ یہ داؤد بن حصین کی طرف سے آئی ہو اُسکے حافظہ کی وجہ سے **حدیث** بیان کی ہمسے یوسف بن عیسیٰ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسرائیل نے سماک بن حرب سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہ تحقیق ایک مرد آیا مسلمان ہو کر بیچ زمانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر آئی عورت اُسکی مسلمان ہو کر سو اُسنے عرض کی کہ یا رسول اللہ تحقیق میری عورت میرے ساتھ مسلمان ہوئی تھی سو پھیر دیا حضرت نے اُسکو اُسکے خاوند پر یہ حدیث صحیح ہے سنا میں نے عبد بن حمید سے کہتا تھا سنا میں نے یزید بن ہارون سے ذکر کرتا محمد بن اسحاق سے یہ حدیث اور حدیث حجاج کی عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھیر دیا بیٹی اپنی کو اوپر ابی العاص کے ساتھ مہر جدید اور نکاح جدید کے پس یزید بن ہارون نے کہا کہ ابن عباس کی حدیث کی اسناد بہت کھری ہے اور عمل اوپر حدیث

[۱] یعنی باری مقرر کرنی اور نفقہ مقرر کرنے کا میں مالک ہوں اسمیں برابری کرتا ہوں اور دل کی محبت کا میں مالک نہیں اسمیں برابری نہیں کر سکتا اس سے معلوم ہوا کہ برابری نفقہ اور رہنا چاہیے نہ محبت میں نہیں [۲] اسلئے یہ سزا دو عورتوں کی بے انصافی پر موقوف نہیں بلکہ اگر تین یا چار ہونگی تو انکا بھی یہی حکم ہے [۳] جب اسلام لائے خاوند اور بیوی پہلے گذرنے عدت کے تو ثابت رہتا ہے نکاح اُنکا برابر ہے کہ ایک دین پر ہوں یا نہوں اور برابر ہے کہ دونوں دارالاسلام میں ہوں یا دارالحرب میں ہوں یا جدا ہوں اور یہی ہے مذہب شافعی اور احمد کا اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ نہیں حاصل ہوتی فرقت درمیان میں مگر بسبب ایک چیز کے تین چیزوں سے یا تو عورت کا گذر جانا یا ایک کا دوسرے پر اسلام عرض کرنا اور اسکا نہ قبول کرنا یا ایک کا ایک دار سے دوسرے دار کی طرف انتقال کرنا برابر ہے کہ اسلام لانا ایک صحبت ہو یا پیچھے

وبن ... فی الرجل یتزوج المراۃ فیموت عنھا قبل ان یفرض لھا حدثنا

نا سفیان عن منصور عن ابراھیم عن علقمۃ عن ابن مسعود انہ سئل عن رجل تزوج امراۃ ولم یفرض لھا صداقا ولم یدخل بھا حتی مات فقال ابن مسعود لھا مثل صداق نسائھا لا وکس ولا شطط وعلیھا العدۃ ولھا المیراث فقام معقل بن سنان الاشجعی فقال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بروع بنت واشق امراۃ منا مثل ما قضیت ففرح بھا ابن مسعود وفی الباب عن الجراح حدثنا الحسن بن علی الخلال نا یزید بن ھارون وعبد الرزاق کلاھما عن سفیان عن منصور نحوہ حدیث ابن مسعود حدیث حسن صحیح وقد روی عنہ من غیر وجہ والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم وبہ یقول الثوری واحمد واسحاق وقال بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منھم علی بن ابی طالب وزید بن ثابت وابن عباس وابن عمر اذا تزوج الرجل امراۃ ولم یدخل بھا ولم یفرض لھا صداقا حتی مات قالوا لھا المیراث ولا صداق لھا وعلیھا العدۃ وھو قول الشافعی وقال ولو ثبت حدیث بروع بنت واشق لکانت الحجۃ فیما روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروی عن الشافعی انہ رجع بمصر عن ھذا القول وقال بحدیث بروع بنت واشق

ابواب الرضاع

باب ماجاء یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب حدثنا احمد بن منیع نا اسماعیل بن ابراھیم نا علی بن زید عن سعید بن المسیب عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ حرم من الرضاع ما حرم من النسب وفی الباب عن عائشۃ وابن عباس وام حبیبۃ ھذا حدیث صحیح حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سعید نا مالک بن انس ح ونا اسحاق بن موسی الانصاری نا معن نا مالک عن عبد اللہ بن دینار عن سلیمان بن یسار

عمرو بن شعیب کے بھی باب اگر کوئی مرد نکاح کرے کسی عورت سے پھر مرجاوے پہلے مہر مقرر کرنے کے تو اسکا کیا حکم ہے حدیث بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو زید بن حباب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے منصور سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے اُسنے ابن مسعود رضہ سے کہ وہ پوچھے گئے حکم ایک مرد سے کہ نکاح کیا اُسنے ایک عورت سے اور نہ مقرر کیا واسطے اُسکے مہر اور نہ صحبت کی اُس سے یہانتک کہ مرگیا وہ سو ابن مسعود نے کہا کہ واسطے اُس عورت کے مہر ہے مانند مہر عورتوں قوم اپنی کے یعنی مہر مثل دینا آئیگا نہ کم نہ زیادہ اور اُسپر عدت ہے اور واسطے اُسکے میراث ہے سو معقل بن سنان کھڑے ہوئے اور کہا کہ فیصلہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حق بروع بیٹی واشق کے جو ایک عورت ہے ہم میں سے مثل اُسکے جو فیصلہ کیا تو نے سو ابن مسعود رضہ اُس سے بہت خوش ہوئے حدیث بیان کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یزید بن ہارون اور عبد الرزاق نے اُن دونوں نے روایت کی سفیان سے اُسنے منصور سے مثل اُسکے اور حدیث ابن مسعود کی حسن صحیح ہے اور کئی وجہ پر اُس سے مروی ہے اور عمل اوپر اسکے ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اور ساتھ اسی کے قائل ہے ثوری اور احمد اور اسحاق اور بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے کہتے ہیں انہیں میں سے ہیں علی بن ابی طالب اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور ابن عمر رض کہ جب نکاح کرے مرد کسی عورت سے اور نہ صحبت کرے اُس سے اور نہ مقرر کیا ہو واسطے اُسکے مہر یہانتک کہ مرگیا کہتے ہیں کہ واسطے اُسکے میراث ہے یعنی اُسکو میراث خاوند کی پہنچیگی اور نہیں ہے واسطے اُسکے مہر اور اُسپر عدت ہے یعنی وفات کی کہ چار مہینے اور دس دن ہیں اور یہی ہے قول امام شافعی کا اور کہا کہ اگر ثابت ہو جاوے حدیث بروع بیٹی واشق کی تو ہوگی دلیل بیچ اُسکے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور امام شافعی سے مروی ہے کہ اُسنے مصر میں اس قول سے رجوع کیا اور قائل ہوا ساتھ حدیث بروع بیٹی واشق کے

ابواب الرضاع

رضاعت کے بابوں کا بیان یعنی دودھ پینے کا بیان باب حرام ہوتی ہے بسبب دودھ پینے کے وہ چیز کہ حرام ہوتی ہے نسب سے حدیث بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسماعیل بن ابراہیم نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو علی بن زید نے سعید بن مسیب سے اُسنے روایت کی علی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ نے حرام کی ہے دودھ پینے سے وہ چیز کہ حرام کی ہے نسب سے اور اس باب میں عائشہ اور ابن عباس اور ام حبیبہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحیی بن سعید نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مالک بن انس نے ح اور خبر دی ہمکو اسحق بن موسی انصاری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معن نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مالک نے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے روایت کی سلیمان بن یسار سے

ف ۱ یعنی اگر کوئی لڑکی یا لڑکا کسی عورت اجنبیہ کا دودھ پئے دو برس کی عمر سے کم میں تو جو عورتیں کہ نسب کے علاقہ سے حرام ہوتی ہیں دودھ پینے سے بھی حرام ہوتی ہیں اور نسب کے سبب سات عورتیں حرام ہیں ماں اور بیٹی اور بہن اور پھوپھی اور خالہ اور بھتیجی اور بھانجی پس یہ عورتیں دودھ کے سبب بھی حرام ہوتی ہیں پس حرام ہے دودھ پینے والے پر ماں باپ رضاعی اُسکے یعنی دودھ پلانے والی اور اُسکا خاوند کہ دودھ اُسکے سبب صحبت کرنے اُسکے کے اترا حرام ہیں اُسپر بھائی اور بہن رضاعی اُسکی یعنی جو اس دودھ پلانے والی عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو یا اُسکے خاوند کے نطفہ سے پیدا ہوا ہو پس یہ سب بھائی اور بہن ہیں دودھ پینے والے کے اور اولاد ان کی بھتیجے اور بھانجے اُسکے ہونگے اور بھائی رضاعی باپ کا چچا اُسکا ہوگا اور بہن اُسکی پھوپھی اُسکی ہوگی اور بھائی ماں رضاعی کا ماموں اُسکا ہوگا اور بہن ماں رضاعی کی خالہ اُسکی ہوگی اور اسیطرح

عن عروة بن الزبير عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله حرم من الرضاعة ما حرم من الولادة هذا حديث حسن صحيح وحديث علي حديث صحيح والعمل على هذا عند عامة اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم لا نعلم بينهم في ذلك اختلافا **باب** ما جاء في لبن الفحل **حدثنا** الحسن بن علي نا ابن نمير عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت جاء عمي من الرضاعة يستأذن علي فابيت ان آذن له حتى استامر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فليلج عليك فانه عمك قالت انما ارضعتني المرأة ولم يرضعني الرجل قال فانه عمك فليلج عليك هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم كرهوا لبن الفحل والاصل في هذا حديث عائشة وقد رخص بعض اهل العلم في لبن الفحل والقول الاول اصح **حدثنا** قتيبة نا مالك بن انس ح وثنا الانصاري نا معن نا مالك بن انس عن ابن شهاب عن عمرو بن الشريد عن ابن عباس انه سئل عن رجل له جاريتان ارضعت احدهما جارية والاخرى غلاما ايحل للغلام ان يتزوج الجارية فقال لا اللقاح واحد وهذا تفسير لبن الفحل وهذا الاصل في هذا الباب وهو قول احمد واسحاق **باب** ما جاء لا تحرم المصة ولا المصتان **حدثنا** محمد بن علي الصنعاني نا المعتمر بن سليمان قال سمعت ايوب يحدث عن عبد الله بن ابي مليكة عن عبد الله بن الزبير عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تحرم المصة ولا المصتان وفي الباب عن ام الفضل وابي هريرة والزبير وابن الزبير عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تحرم المصة ولا المصتان وروى محمد بن دينار عن هشام بن عروة عن ابيه عن عبد الله بن الزبير عن الزبير عن النبي صلى الله عليه وسلم وزاد فيه محمد بن دينار عن الزبير عن النبي صلى الله عليه وسلم وهو غير محفوظ

اُسنے عروہ بن زبیر سے اُسنے عائشہ رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے حرام کی ہے دودھ پینے سے وہ چیز کہ حرام کی ہے نسب سے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور علی کی حدیث بھی صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے نہیں جانتے ہم درمیان اُنکے اختلاف کچھ **باب** مرد کے دودھ کا بیان حدیث بیان کی ہمسے حسن بن علی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن نمیر نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے کہا کہ آیا چچا میرا دودھ کے ناتے کا اس حال میں کہ اجازت چاہی اُسنے میرے پاس آنے کی پس انکار کیا میں نے اذن دینے سے یہانتک کہ پوچھوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آنا اُسکا میرے پاس درست ہے یا نہیں سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاہیے کہ داخل ہو تجھپر یعنی آوے تیرے پاس کہ تحقیق وہ چچا تیرا ہے کہا اُسنے سوا اسکے نہیں کہ دودھ پلایا مجھکو عورت نے اور نہیں دودھ پلایا مجھکو مرد نے فرمایا کہ تحقیق وہ چچا تیرا ہے چاہیے کہ آوے تیرے پاس ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ دودھ مرد کا مکروہ ہے یعنے دودھ پلانے والی عورت کے خاوند سے ملنا مکروہ ہے اور اصل اس باب میں عائشہ کی حدیث ہے ۔ اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ دودھ کے ناتے والی کو مرد سے ملنا درست ہے اور پہلا قول زیادہ تر صحیح ہے حدیث بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مالک بن انس نے ح اور خبر دی ہمکو انصاری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معن نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مالک بن انس نے ابن شہاب سے اُسنے روایت کی عمرو بن شرید سے اُسنے ابن عباس رض سے کہ وہ پوچھے گئے حکم ایک مرد کے سے کہ واسطے اُسکے دو عورتیں ہیں کہ دودھ پلایا اُن دونوں میں سے ایک نے ایک لڑکی کو اور دوسری نے ایک لڑکے کو کیا حلال ہے واسطے اُس لڑکے کے کہ نکاح کرے اُس لڑکی سے سو اُسنے کہا کہ نہیں جائز ہے کہ منی ایک ہے اور یہ ہے تفسیر لبن الفحل کی اور یہ حدیث اصل ہے اس باب میں اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا **باب** نہیں حرام کرتا نکاح کو ایک بار دودھ پینا اور دو بار دودھ پینا یعنی ایک بار چوسنا اور دو بار چوسنا حدیث بیان کی ہمسے محمد بن علی صنعانی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معتمر بن سلیمان نے اُسنے کہا سنا میں نے ایوب سے حدیث بیان کرتا تھا عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن زبیر سے اُسنے عائشہ رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں حرام کرتا یعنی نکاح کو ایک بار دودھ چوسنا اور دو بار دودھ چوسنا ۔ اور اس باب میں ام الفضل اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور زبیر اور ابن زبیر نے عائشہ سے روایت کی ہے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں حرام کرتا ایک بار کا دودھ چوسنا اور دو بار کا دودھ چوسنا اور روایت کی محمد بن دینار نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ بن زبیر سے اُسنے زبیر سے اُسنے نبی صلعم سے اور زیادہ کیا اُس میں محمد بن دینار نے واسطہ زبیر کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ محفوظ نہیں

ف ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تین بار دودھ چوسنا حرام کرتا ہے اور یہی ہے مذہب بعض علما کا اور بعضے کہتے ہیں کہ پانچ بار چوسنا حرام کرتا ہے یہ قول حضرت عائشہ کا ہے اور یہی ہے قول امام شافعی اور اسحاق کا اور بعضے کہتے ہیں کہ مطلق دودھ چوسنا حرام کرتا ہے یہ قول مالک اور اوزاعی اور امام ابو حنیفہ وغیرہ رحمہم اللہ تعالیٰ کا ہے ۱۲

والصحیح عند اهل الحدیث حدیث ابن ابی ملیکه عن عبد الله بن الزبیر عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم حدیث عائشة
حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم قالت عائشة انزل فی القرآن
عشر رضعات معلومات فنسخ من ذلك خمس وصار الی خمس رضعات معلومات فتوفی رسول الله صلی الله علیه وسلم و
الامر علی ذلك **حدثنا** بذلك اسحاق بن موسی الانصاری نا معن نا مالك عن عبد الله بن ابی بكر عن عمرة عن عائشة بهذا وبهذا كانت
عائشة تفتی وبعض ازواج النبی صلی الله علیه وسلم وهو قول الشافعی واسحاق وقال احمد بحدیث النبی صلی الله علیه وسلم لا تحرم
المصة ولا المصتان وقال ان ذهب ذاهب الی قول عائشة فی خمس رضعات فهو مذهب قوی وجبن عنه ان یقول فیه شیئا وقال بعض
اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم یحرم قلیل الرضاع وكثیره اذا وصل الی الجوف وهو قول سفیان الثوری ومالك بن
انس والاوزاعی وعبد الله بن المبارك ووكیع واهل الكوفة **باب** ما جاء فی شهادة المرأة الواحدة فی الرضاع **حدثنا** علی بن حجر نا
اسمعیل بن ابراهیم عن ایوب عن عبد الله بن ابی ملیکه قال ثنی عبید بن ابی مریم عن عقبة بن الحارث قال وسمعته من عقبة ولكنی
لحدیث عبید احفظ قال تزوجت امرأة فجاءتنا امرأة سوداء فقالت انی قد ارضعتكما فاتیت النبی صلی الله علیه وسلم فقلت تزوجت فلانة
بنت فلان فجاءتنا امرأة سوداء فقالت انی قد ارضعتكما وهی كاذبة قال فاعرض عنی قال فاتیته من قبل وجهه فقلت انها كاذبة قال وكیف
بها وقد زعمت انها قد ارضعتكما دعها عنك حدیث عقبة بن الحارث حدیث حسن صحیح وقد روی غیر واحد هذا الحدیث عن ابن ابی ملیكة

اور صحیح اہل حدیث کے نزدیک حدیث ابن ابی ملیکہ کی ہے جو عبد اللہ بن زبیر سے روایت کی ہے اُسنے عائشہ رضہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے اور عائشہ رضہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہا عائشہ نے
کہ اُتارا گیا قرآن میں دس بار دودھ پینا کہ یقینا معلوم ہو وجود اسکا سو منسوخ کیا گیا اُس سے پانچ بار دودھ پینا اور پھر امر طرف پانچ بار دودھ
پینے کے کہ یقینا معلوم ہو وجود اسکا سو وفات کیے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور امر اسی پر تھا حدیث بیان کی ہمسے ساتھ اسکے اسحق
بن موسیٰ انصاری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معن نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مالک نے عبد اللہ بن ابی بکر سے اُسنے روایت کی عمرہ سے اُسنے عائشہ سے
ساتھ اسکے اور ساتھ اسی کے تھیں عائشہ رضہ فتوی دیتیں اور بعض بیبیاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہی ہے قول شافعی اور اسحاق کا اور قائل ہے
احمد ساتھ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ نہیں حرام کرتا ایک بار دودھ چوسنا اور نہ دو بار دودھ چوسنا اور کہا احمد نے اگر جاوے کوئی جانے والا طرف قول عائشہ
کے بیچ پانچ بار دودھ پینے کے تو وہ مذہب قوی ہے اور نامردی ہے یہ کہ کہے بیچ اسکے کوئی چیز یعنے اسمین حجت کرنی درست نہیں اور کہا بعض
اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ مطلق دودھ چوسنا حرام کرتا ہے یعنے نکاح کو خواہ تھوڑا ہو خواہ بہت ہو جبکہ
پہنچے طرف پیٹ کے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور مالک بن انس اور اوزاعی اور عبد اللہ ابن مبارک اور وکیع اور اہل کوفہ کا **باب** دودھ چوسنے میں
ایک عورت کے گواہی دینے کا بیان یعنی ایک عورت کی گواہی مقبول ہے یا نہیں **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسمعیل
بن ابراہیم نے ایوب سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے اُسنے کہا حدیث کی مجھکو عبید بن ابی مریم نے عقبہ بن حارث سے اور کہا کہ سنا میں نے اسکو عقبہ
سے ولیکن میں عبید کی حدیث خوب یاد رکھتا ہوں کہا کہ نکاح کیا میں نے ایک عورت سے سو آئی ہمارے پاس ایک عورت کالی اور کہا اُسنے کہ تحقیق دودھ
پلایا ہے میں نے تم دونوں کو سو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا سو میں نے عرض کی کہ نکاح کیا تھا میں نے فلانی عورت فلانے کی بیٹی سے
سو آئی ہمارے پاس ایک عورت کالی اور کہا اُسنے کہ تحقیق دودھ پلایا ہے میں نے تم دونوں کو اور وہ جھوٹ کہتی ہے کہا کہ پس منہ پھیرا حضرت نے
مجھسے سو آیا میں طرف منہ آپکے سے سو میں نے کہا کہ وہ جھوٹ کہتی ہے سو فرمایا حضرت نے کہ کسطرح نکاح میں رکھیگا تو اُسکو اس حال میں کہ تحقیق کہتی
ہے وہ کہ دودھ پلایا اُسنے تم دونوں کو پس چھوڑ دے اسکو آپ سے حدیث عقبہ بن حارث کی حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی بہت لوگوں نے یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے

ف پہلے حکم یہی تھا کہ دس بار دودھ چوسنا حرام کرتا ہے اس سے کم نہیں پھر یہ حکم منسوخ ہوا اور تلاوت بھی منسوخ ہوئی اور حکم ہوا کہ پانچ بار پینا
حرام کرتا ہے پھر رہا قرآن میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی قراءت میں اور امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک حکم اسکا باقی ہے اور تلاوت منسوخ اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ
کے نزدیک اسکا حکم بھی منسوخ ہے ۱۲ مولانا اسحاق ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک عورت کی گواہی دودھ کے مقدمہ میں قبول ہے اور امام ابو حنیفہ اور اکثر علماء رحمہم اللہ
کے نزدیک ثبوت دودھ پلانے کا دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں عادل سے ہوتا ہے ۱۲ ع

عن عقبة بن الحارث ولم يذكروا فيه عن عبيد بن ابي مريم ولم يذكروا فيه دعها عنك والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم اجازوا شهادة المرأة الواحدة في الرضاع وقال ابن عباس تجوز شهادة امرأة واحدة في الرضاع وتؤخذ يمينها وبه يقول احمد واسحاق وقال بعض اهل العلم لا تجوز شهادة امرأة واحدة في الرضاع حتى يكون اكثر وهو قول الشافعي وعبد الله بن ابي مليكة هو عبد الله بن عبيد الله بن ابي مليكة ويكنى ابا محمد وكان عبد الله بن الزبير قد استقضاه على الطائف وقال ابن جريج عن ابن ابي مليكة ادركت ثلثين من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم سمعت الجارود بن معاذ يقول سمعت وكيعا يقول لا تجوز شهادة امرأة واحدة في الرضاع في الحكم ويفارقها في الورع **باب** ما جاء ان الرضاعة لا تحرم الا في الصغر دون الحولين **حدثنا** قتيبة نا ابو عوانة عن هشام بن عروة عن فاطمة بنت المنذر عن ام سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحرم من الرضاع الا ما فتق الامعاء في الثدي وكان قبل الفطام هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ان الرضاعة لا تحرم الا ما كان دون الحولين وما كان بعد الحولين الكاملين فانه لا يحرم شيئا وفاطمة بنت المنذر بن الزبير بن العوام وهي امرأة هشام بن عروة **باب** ما يذهب مذمة الرضاع **حدثنا** قتيبة نا حاتم بن اسمعيل عن هشام بن عروة عن ابيه عن حجاج بن حجاج الاسلمي عن ابيه انه سأل النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ما يذهب عني مذمة الرضاع فقال غرة عبد او امة هذا حديث حسن صحيح هكذا رواه يحيى بن سعيد القطان وحاتم بن اسمعيل وغير واحد عن هشام بن عروة عن ابيه عن حجاج بن حجاج عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم وروى سفيان بن عيينة عن هشام بن عروة عن ابيه عن حجاج بن ابي حجاج عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم وحديث ابن عيينة غير محفوظ والصحيح ما روى هؤلاء عن هشام بن عروة عن ابيه وهشام بن عروة يكنى ابا المنذر وقد ادرك جابر بن عبد الله وقال معنى قوله ما يذهب عني مذمة الرضاع يقول انما يعني

اسنے عقبہ بن حارث سے اسنے اور نہین ذکر کیا اسمین واسطہ عبید ابن ابی مریم کا۔ اور نہین ذکر کیا اسمین کہ چھوڑ دو تم سے اسکو اور عمل اسیر ہے نزدیک بعض اہل علم کے حضرت کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ ایک عورت کی گواہی دودھ پلانے کے ثبوت مین کافی ہے۔ اور ابن عباسؓ نے کہا کہ دودھ کے مقدمہ مین ایک عورت کی گواہی جائز ہے اور لی جاوے قسم اسکی اور ساتھ اسی کے قائل ہین احمد اور اسحاق۔ اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ دودھ کے مقدمہ مین ایک عورت کی گواہی جائز نہین اور اس سے دودھ پلانے کا ثبوت نہین ہوسکتا یہان تک کہ بہت ہو اور یہی ہے قول شافعی کا۔ اور عبداللہ بن ابی ملیکہ وہ عبداللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ ہے اور کنیت اسکی ابو محمد ہے۔ اور عبداللہ بن زبیر نے اسکو طائف پر قاضی کیا تھا۔ اور ابن جریج نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کی ہے کہ پایا مین نے تیس آدمیون کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے سنا مین نے جارود بن معاذ سے کہتا تھا سنا مین نے وکیع سے کہتا تھا کہ دودھ کے مقدمہ مین ایک عورت کی گواہی قبول نہین حکم مین اور جدا کرے اسکو از روے احتیاط کے **باب** دودھ پینا نہین حرام کرتا مگر چھوٹی عمر مین کم دو برس سے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اسنے کہا خبر دی ہمکو ابو عوانہ نے ہشام بن عروہ سے اسنے روایت کی فاطمہ بنت منذر سے اسنے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین حرام کرتی دودھ پینے سے کوئی قسم مگر وہ قسم کہ کھولے انتڑیون کو بیچ پینے چھاتی کے اور ہووے پہلے وقت دودھ چھڑانے کے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور عمل اسپر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ دودھ پینا نہین حرام کرتا مگر وہ کہ ہووے اندر دو برس کے اور وہ دودھ پینا کہ ہووے بعد دو برس کامل کے تو نہین حرام کرتا کسی چیز کو اور فاطمہ بنت منذر بن زبیر بن عوام وہ عورت ہشام بن عروہ کی ہے **باب** کیا چیز ہے کہ دودھ پینے کا حق دور کرے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اسنے کہا خبر دی ہمکو حاتم بن اسمعیل نے ہشام بن عروہ سے اسنے روایت کی اپنے باپ سے اسنے حجاج بن حجاج اسلمی سے اسنے اپنے باپ سے کہ تحقیق سوال کیا اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سو کہا کہ یا حضرت کیا چیز دور کرتی ہے مجھے حق دودھ کو فرمایا بردہ دینا غلام ہو یا لونڈی ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسیطرح روایت کیا اسکو یحیی بن سعید القطان اور حاتم بن اسمعیل وغیرہ نے ہشام بن عروہ سے اسنے اپنے باپ سے اسنے حجاج ابن حجاج سے اسنے اپنے باپ سے اسنے حضرت صلعم سے۔ اور روایت کی سفیان بن عیینہ نے ہشام بن عروہ سے اسنے اپنے باپ سے اسنے حجاج بن ابی حجاج سے اسنے اپنے باپ سے اسنے نبی صلعم سے اور سفیان بن عیینہ کی حدیث محفوظ نہین اور صحیح وہ ہے جو روایت کی ان لوگون نے ہشام بن عروہ سے اسنے اپنے باپ سے اور ہشام بن عروہ کی کنیت ابو المنذر ہے تحقیق پایا اسنے جابر بن عبداللہ کو اور کہا کہ معنی اس حدیث کے سوا اسکے نہین ہے کہ مراد اس سے حق دودھ پلانے کا ہے یعنے

ذمام الرضاعة وحقها ايتها اذا استطيعت للمرضعة عبدا او امة فقد قضيت ذمامها ويروى عن ابى الطفيل قال كنت جالسا مع النبى صلى الله عليه وسلم اذ اقبلت امراة فبسط النبى صلى الله عليه وسلم رداءه فقعدت عليه فلما ذهبت قيل هذه كانت ارضعت النبى صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء فى الامة تعتق ولها زوج **حدثنا** على بن حجر نا جرير بن عبد الحميد عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت كان زوج بريرة عبدا فخيرها النبى صلى الله عليه وسلم فاختارت نفسها ولو كان حرا لم يخيرها **حدثنا** هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت كان زوج بريرة حرا فخيرها رسول الله صلى الله عليه وسلم حديث عائشة حديث حسن صحيح هكذا روى هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت كان زوج بريرة عبدا وروى عكرمة عن ابن عباس قال رايت زوج بريرة وكان عبدا يقال له مغيث وهكذا روى عن ابن عمر والعمل على هذا عند بعض اهل العلم وقالوا اذا كانت الامة تحت الحر فاعتقت فلا خيار لها وانما يكون لها الخيار اذا اعتقت وكانت تحت عبد وهو قول الشافعى واحمد واسحاق وروى غير واحد عن الاعمش عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت كان زوج بريرة حرا فخيرها رسول الله صلى الله عليه وسلم وروى ابو عوانة هذا الحديث عن الاعمش عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة فى قصة بريرة قال الاسود وكان زوجها حرا والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من التابعين ومن بعدهم وهو قول سفيان الثورى واهل الكوفة **حدثنا** هناد نا عبدة عن سعيد عن ايوب وقتادة عن عكرمة عن ابن عباس ان زوج بريرة كان عبدا اسود لبنى المغيرة يوم اعتقت بريرة والله لكانى به فى طرق المدينة ونواحيها وان دموعه لتسيل على لحيته يترضاها لتختاره فلم تفعل هذا حديث حسن صحيح وسعيد بن ابى عروبة هو سعيد بن مهران ويكنى ابا النضر

یعنی آپ نے فرمایا کہ جب دیا تو نے دودھ پلانے والی کو غلام یا لونڈی تو ادا کیا تو نے حق اُسکا۔ اور ابی طفیل سے مروی ہے کہا کہ تھا میں بیٹھا ہوا ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ ناگہاں آئی ایک عورت یعنی حضرت حلیمہ جسنے آپ کو دودھ پلایا تھا سو بچھادی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر اپنی یعنی انکی تعظیم اور خوش کرنے کو سو بیٹھ گئی وہ چادر پر سو جب چلی گئی وہ کسی جگہ یعنی اور لوگوں نے تعجب کیا اس معاملہ سے کہا گیا کہ اس عورت نے دودھ پلایا تھا نبی صلعم کو **باب** اگر کوئی لونڈی آزاد کی جاوے اور واسطے اسکے خاوند ہو تو اُسکا کیا حکم ہے **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے جریر بن عبد الحمید نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رضہ سے کہ تھا خاوند بریرہ کا غلام سو اختیار دیا اُسکو نبی صلعم نے اُس سے نکاح رکھنے کا سو اختیار کیا اُسنے نفس اپنے کو اور اگر ہوتا خاوند اُسکا آزاد تو نہ اختیار دیتے نبی صلعم اسکو حدیث بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے روایت کی ابراہیم سے اسنے اسود سے اسنے عائشہ رضہ سے کہا کہ تھا خاوند بریرہ کا آزاد سو اختیار دیا اسکو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حضرت عائشہ رضہ کی حدیث حسن صحیح ہے اسی طرح کہا ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رضہ سے کہ تھا خاوند بریرہ کا غلام۔ اور روایت کی عکرمہ نے ابن عباس سے کہا کہ دیکھا میں نے خاوند بریرہ کو اور تھا وہ غلام کہا جاتا تھا اسکو مغیث اور اسیطرح روایت کی گئی ہے ابن عمر سے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور کہتے ہیں کہ اگر لونڈی آزاد کسیکے نکاح میں ہو تو آزاد کیجاوے وہ تو نہیں ہے کوئی اختیار اسکو بیچ رکھنے یا نہ رکھنے نکاح کے اور سوا اسکے نہیں کہ ہوتا ہے واسطے اسکے اختیار جب کہ آزاد کیجاوے اور ہووے نکاح میں غلام کے اور یہی ہے قول امام شافعی اور احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اور روایت کی ہے بہت لوگوں نے اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے اسود سے اُسنے عائشہ رضہ سے کہا کہ تھا خاوند بریرہ کا آزاد سو اختیار دیا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور روایت کی ابو عوانہ نے یہ حدیث اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے اسود سے اُسنے عائشہ سے بیچ قصہ بریرہ کے کہا اسود نے اور تھا خاوند اسکا آزاد اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے تابعین میں سے اور جو اُنکے بعد ہیں اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدہ نے سعید سے اسنے روایت کی ایوب سے اور قتادہ سے انھوں نے عکرمہ سے انھوں نے ابن عباس سے کہا کہ تحقیق خاوند بریرہ کا تھا غلام کالا واسطے بنی مغیرہ کے اُسدن کہ آزاد کی گئی بریرہ قسم ہے خدا کی البتہ دیکھا تھا میں نے اسکو بیچ راہوں مدینہ کے اور طرفوں اُسکے کے اور اسکے آنسو بہتے تھے اوپر داڑھی اسکی کے راضی کرتا تھا اُسکو تا کہ اختیار کرے وہ اُسکو سو نہ اختیار کیا بریرہ نے اسکو یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سعید بن ابی عروبہ وہ سعید بن مہران ہے اور کنیت اُسکی ابو النضر ہے

ملا یہ مذہب ائمہ ثلثہ کا ہے اور امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک ہر حال میں اختیار ہے خواہ خاوند اُسکا آزاد ہو یا غلام ہو ۱۲

باب ما جاء ان الولد للفراش **حدثنا** احمد بن منیع نا سفیان عن الزهری عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الولد للفراش وللعاهر الحجر وفی الباب عن عمر وعثمان وعائشة وابی امامة وعمرو بن خارجة وعبد الله بن عمرو والبراء بن عازب وزید بن ارقم حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح وقد رواه الزهری عن سعید بن المسیب وابی سلمة عن ابی هریرة والعمل علی هذا عند اهل العلم **باب** ما جاء فی الرجل یری المرأة فتعجبه **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الاعلی بن عبد الاعلی نا هشام بن ابی عبد الله وهو الدستوائی عن ابی الزبیر عن جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم رأی امرأة فدخل علی زینب فقضی حاجته وخرج وقال ان المرأة اذا اقبلت اقبلت فی صورة شیطان فاذا رأی احدکم امرأة فاعجبته فلیأت اهله فان معها مثل الذی معها وفی الباب عن ابن مسعود حدیث جابر حدیث حسن صحیح غریب وهشام بن ابی عبد الله هو صاحب الدستوائی هو هشام بن سنبر **باب** ما جاء فی حق الزوج علی المرأة **حدثنا** محمود بن غیلان نا النضر بن شمیل نا محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لو کنت آمر احدا ان یسجد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها وفی الباب عن معاذ بن جبل وسراقة بن مالک بن جعشم وعائشة وابن عباس وعبد الله بن ابی اوفی وطلق بن علی وام سلمة وانس وابن عمر حدیث ابی هریرة حدیث حسن غریب من هذا الوجه من حدیث محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هریرة **حدثنا** هناد نا ملازم بن عمرو ثنی عبد الله بن بدر عن قیس بن طلق عن ابیه طلق بن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا الرجل دعا زوجته لحاجته فلتأته وان کانت علی التنور هذا حدیث حسن غریب

باب اس بیان میں کہ فرزند واسطے صاحب فراش کے ہے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکا واسطے صاحب فراش کے ہے یعنی مالک کے اور واسطے زنا کرنے والے کے پتھر ہے[1] یعنی محرومی ہے اور اس باب مین عمر اور عثمان اور عائشہ اور ابی امامہ اور عمرو بن خارجہ اور عبد اللہ بن عمرو اور براء بن عازب اور زید بن ارقم سے بھی اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کیا ہے اُسکو زہری نے سعید بن مسیب سے اور ابی سلمہ سے اُنھوں نے ابی ہریرہ سے اور اوپر اسی کے عمل ہے نزدیک اہل علم کے **باب** اگر مرد دیکھے کسی عورت کو اور خوش لگے اُسکو تو کیا کرے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الاعلی بن عبد الاعلی نے اُسنے ہشام بن عبد اللہ سے جو صاحب دستوائی ہے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے کہ تحقیق نبی صلعم نے دیکھا ایک عورت کو سو داخل ہوئے آپ زینب پر پس ادا کی حاجت اپنی اور باہر آئے اور فرمایا کہ عورت جب سامنے آتی ہے تو آتی ہے بیچ صورت شیطان کے سو جب دیکھے ایک تمہارا کسی عورت کو اور خوش لگے اُسکو تو چاہیے کہ صحبت کرے بیوی اپنی سے پس تحقیق جو چیز کہ اُسکے ساتھ ہے اُسکے ساتھ بھی ہے[2] یعنی شرمگاہ اور اس باب مین ابن مسعود سے بھی روایت آئی ہے اور جابر کی حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ہشام بن ابی عبد اللہ وہی ساتھی دستوائی کا ہے جو ہشام بن سنبر ہے **باب** خاوند کا حق بیوی پر کیا ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن شمیل نے اُسنے محمد بن عمرو سے اُنھوں نے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مین حکم کرتا کسی کو یہ کہ سجدہ کرے کسی کو[3] تو البتہ حکم کرتا عورت کو کہ سجدہ کرے اپنے خاوند کو اور اس باب مین معاذ بن جبل و سراقہ بن مالک بن جعشم اور عائشہ اور ابن عباس اور عبد اللہ بن ابی اوفی اور طلق بن علی اور ام سلمہ اور انس اور ابن عمر سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن غریب ہے اس وجہ سے جو حدیث محمد بن عمرو سے ہے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے ملازم بن عمرو سے اُسنے کہا حدیث بیان کی مجکو عبد اللہ بن بدر نے قیس سے اُسنے روایت کی اپنے باپ طلق بن علی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بلاوے کوئی شخص بی بی اپنی کو واسطے حاجت اپنی کے یعنی جماع کرنے کے لیے تو چاہیے کہ حاضر ہو اُس پاس اگرچہ ہو تنور پر۔ یہ حدیث حسن غریب ہے

[1] پتھر یعنی محرومی ہے کہ نسبت لڑکے کی اُس سے ثابت نہین ہے اور میراث اُسکی اُسکو نہین پہونچیگی یا مراد پتھر سے سنگسار کرنا ہے کہ وہ زانی کی جزا ہے معلوم ہوا کہ اُسکی نسب صاحب فراش سے ثابت ہے اور وہی اُسکا وارث ہے ۱۲ [3] یعنی سجدہ کرنا کسی کو درست نہین سوا رب المعبود کے اگر درست ہوتا کسی کو سجدہ تو بیبیون کو کہتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کیا کرین اسلیے کہ حقوق خاوند کے بہت ہین بیوی پر اور عاجز ہے وہ ادا کرنے حقوق اُسکے سے۔ اس سے معلوم ہوا کہ عورت پر خاوند کی اطاعت واجب ہے ۱۲ [2] یعنی عورت کا دیکھنا بھی شیطان کی طرح باعث وسوسہ کا ہے پس معلوم ہوا کہ عورت بدون ضرورت اور زینت سے باہر نہ نکلے اور مرد کو لائق نہین ہے کہ اُسکی طرف دیکھے ۱۲ ع

حدثنا واصل بن عبد الاعلى الكوفى نا محمد بن فضيل عن عبد الله بن عبد الرحمن ابى نصر عن مساور الحميرى عن امه عن ام سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايما امراة ماتت وزوجها عنها راض دخلت الجنة هذا حديث حسن غريب **باب** ماجاء فى حق المراة على زوجها **حدثنا** ابو كريب محمد بن العلاء نا عبدة بن سليمان عن محمد بن عمرو نا ابو سلمة عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكمل المؤمنين ايمانا احسنهم خلقا وخياركم خياركم لنسائهم وفى الباب عن عائشة وابن عباس حديث ابى هريرة حديث حسن صحيح **حدثنا** الحسن بن على الخلال نا الحسين بن على الجعفى عن زائدة عن شبيب بن غرقدة عن سليمان بن عمرو بن الاحوص قال ثنى ابى انه شهد حجة الوداع مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فحمد الله واثنى عليه وذكر ووعظ فذكر فى الحديث قصة فقال الا واستوصوا بالنساء خيرا فانما هن عوان عندكم ليس تملكون منهن شيئا غير ذلك الا ان ياتين بفاحشة مبينة فان فعلن فاهجروهن فى المضاجع واضربوهن ضربا غير مبرح فان اطعنكم فلا تبغوا عليهن سبيلا الا ان لكم على نسائكم حقا ولنسائكم عليكم حقا فاما حقكم على نسائكم فلا يوطئن فرشكم من تكرهون ولا ياذن فى بيوتكم لمن تكرهون الا وحقهن عليكم ان تحسنوا اليهن فى كسوتهن وطعامهن هذا حديث حسن صحيح ومعنى قوله عوان عندكم يعنى اسرى فى ايديكم **باب** ماجاء فى كراهية اتيان النساء فى ادبارهن **حدثنا** احمد بن منيع وهناد قالا نا ابو معاوية عن عاصم الاحول عن عيسى بن حطان عن مسلم ابن سلام عن على بن طلق قال اتى اعرابى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله الرجل منا يكون فى الفلاة فتكون منه الرويحة وتكون فى الماء قلة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا فسا احدكم فليتوضا ولا تاتوا النساء فى اعجازهن فان الله لا يستحيى من الحق وفى الباب عن عمر وخزيمة بن ثابت وابن عباس وابى هريرة حديث على بن طلق حديث حسن

حدیث کی ہمسے واصل بن عبد الاعلے نے محمد بن فضیل سے اُسنے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے اُسنے مساور حمیری سے اُسنے اپنی ماں سے اُسنے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت مرے اس حال مین کہ خاوند اُسکا اُس سے راضی ہو تو داخل ہو گی بہشت مین یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** بیوی کا حق خاوند پر کیا ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو کریب محمد بن علاء نے عبدہ بن سلیمان سے اُسنے محمد بن عمرو سے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ابو سلمہ نے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زیادہ تر کامل مومنین مین سے وہ شخص ہے کہ بہت اچھا ہے خلق مین یعنی سب لوگون کے خوش خلقی کے ساتھ پیش آوے اور بہتر تم مین وہ ہین کہ بہتر ہون واسطے عورتون اپنی کے آور اس باب مین عائشہ اور ابن عباس سے بھی روایت آئی ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے حسن بن علی خلال نے حسین بن علی جعفی سے اُسنے زائدہ سے اُسنے شبیب بن غرقدہ سے اُسنے سلیمان بن عمرو بن احوص سے اُسنے اپنے باپ سے کہ وہ حاضر ہوا حجۃ الوداع مین ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ثنا کی اُسپر اور نصیحت کی اور وعظ کیا پس ذکر کیا اُسنے حدیث مین قصہ۔ پس فرمایا کہ وصیت قبول کرو ساتھ عورتون کے بہتری کی۔ پس سوا اسکے نہین کہ وہ قیدی ہین نزدیک تمھارے نہین مالک ہو تم اُنمین سے کسی چیز کے سوا اسکے مگر یہ کہ آوین ساتھ بیحیائی ظاہر کے۔ پس اگر کرین وہ یہ تو جدا ہو اُنسے بچھونون مین اور مارو اُنکو مارنا ہلکا۔ پس اگر اطاعت کرین وہ تمھاری تو نہ ڈھونڈھو اُنپر کوئی راہ خبردار ہو تحقیق واسطے تمھارے اوپر عورتون تمھاری کے حق ہے۔ اور واسطے عورتون تمھاری کے اوپر تمھارے حق ہے لیکن حق تمھارا اوپر عورتون تمھاری کی یہ ہے کہ نہ پائمال کراوین بچھونون تمھارے کو اُس شخص سے کہ بُرا جانتے ہو اُسکو۔ اور نہ اجازت دین آنے کی بیچ گھرون تمھارے کے اُس شخص کو کہ بُرا جانتے ہو تم اُسکو خبردار ہو تحقیق حق اُنکا اوپر تمھارے یہ ہے کہ احسان کرو تم ساتھ اُنکے بیچ کپڑے اُنکے کے اور کھانے اُنکے کے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور معنی عوان کے یہ ہین کہ وہ قیدی ہین بیچ ہاتھون تمھارے کے **باب** عورتون سے پاخانہ کی جگہ مین جماع کرنا منع ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع اور ہناد نے اُن دونون نے حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے عاصم احول[ع] سے اُسنے عیسی بن حطان سے اُسنے مسلم بن سلام سے اُسنے علی بن طلق سے کہ ایک جنگلی مرد نبی صلعم کے پاس آیا سو اُسنے عرض کی کہ یا حضرت کوئی مرد ہمسے ہوتا ہے بیچ جنگل کے سو نکلتی ہے اُس سے تھوڑی سی ہوا یعنی وہ بے اور ہوتی ہے پانی مین کمی یعنی مناسب ہے کہ اسقدر ہوا نکلنے سے وضو نہ ٹوٹے سو حضرت نے فرمایا کہ جب بے وضو ہو ایک تمھارا تو چاہیے کہ وضو کرے اور نہ جماع کرو عورتون سے بیچ دبرون اُنکی کے پس تحقیق اللہ نہین شرم کرتا حق کہنے سے اور اس باب مین عمر اور خزیمہ بن ثابت اور ابن عباس اور ابی ہریرہ سے بھی روایت آئی ہے اور علی بن طلق کی حدیث حسن ہے

[ع] عاصم احول آپ سلیمان احول کے صاحبزادے ہین ابو عبد الرحمن بصری کنیت ہے۔ چوتھے درجہ مین آپکا شمار ہے۔ ثقہ ہین انکی ثقاہت پر کسی کو کلام نہین سوا سے قطان کے۔ بعد ۱۴۰ھ کے وفات ہوئی ۱۲ تقریب

سمعت محمدا يقول لا اعرف لعلي بن طلق عن النبي صلى الله عليه وسلم غير هذا الحديث الواحد ولا اعرف هذا الحديث من حديث طلق بن علي السحيمي وكانه راى ان هذا رجل آخر من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وروى وكيع هذا الحديث **حدثنا** قتيبة وغير واحد قالوا نا وكيع عن عبد الملك بن مسلم وهو ابن سلام عن ابيه عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا فسا احدكم فليتوضأ ولا تأتوا النساء في اعجازهن وعلي هذا هو علي بن طلق **حدثنا** ابو سعيد الاشج نا ابو خالد الاحمر عن الضحاك بن عثمان عن مخرمة بن سليمان عن كريب عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينظر الله الى رجل اتى رجلا او امرأة في الدبر هذا حديث حسن غريب **باب** ماجاء في كراهية خروج النساء في الزينة **حدثنا** علي بن خشرم نا عيسى بن يونس عن موسى بن عبيدة عن ايوب بن خالد عن ميمونة ابنة سعد وكانت خادمة للنبي صلى الله عليه وسلم قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل الرافلة في الزينة في غير اهلها كمثل ظلمة يوم القيمة لا نور لها هذا حديث لا نعرفه الا من حديث موسى بن عبيدة وموسى بن عبيدة يضعف في الحديث من قبل حفظه وهو صدوق وقد روى عنه شعبة والثوري وقد رواه بعضهم عن موسى بن عبيدة ولم يرفعه **باب** ماجاء في الغيرة **حدثنا** حميد بن مسعدة نا سفين بن حبيب عن الحجاج الصواف عن يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يغار والمؤمن يغار وغيرة الله ان ياتي المؤمن ما حرم عليه وفي الباب عن عائشة وعبد الله بن عمر حديث ابي هريرة حديث حسن غريب وقد روي عن يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة عن عروة عن اسماء ابنة ابي بكر عن النبي صلى الله عليه وسلم هذا الحديث وكلا الحديثين صحيح والحجاج الصواف هو حجاج بن ابي عثمان وابو عثمان اسمه ميسرة وحجاج يكنى ابا الصلت وثقه يحيى بن سعيد القطان **حدثنا** ابو عيسى نا ابو بكر العطار عن علي بن عبد الله المديني قال سألت يحيى بن سعيد القطان عن حجاج الصواف فقال هو فطن كيس **باب** ماجاء في كراهية ان تسافر المرأة وحدها **حدثنا** احمد بن منيع نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

سنا مین نے محمد سے کہتا تھا کہ نہیں پہچانتے ہم واسطے علی بن طلق کے حضرت سے سوا اس ایک حدیث کے اور یہ حدیث طلق بن علی سحیمی کی نہیں گویا یہ کوئی اور شخص ہی حضرت کے اصحاب سے اور روایت کی ہی وکیع نے یہ حدیث **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ اور کئی ایک لوگوں نے انھوں نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے عبد الملک بن مسلم سے وہی ابن سلام ہے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے علی سے کہا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب بے وضو ہوا ایک تمھارا تو چاہیے کہ وضو کرے اور نہ جماع کرو عورتوں سے اُنکی دبروں مین اور یہ علی وہی علی بن طلق ہی **حدیث** بیان کی ہمسے ابو سعید اشج نے ابو خالد احمر سے اسنے ضحاک بن عثمان سے اُسنے مخرمہ بن سلیمان سے اُسنے کریب سے اسنے ابن عباس سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ نہ دیکھے گا اللہ طرف اُس مرد کے کہ جماع کرے کسی مرد سے یا عورت سے بیچ دُبر کے یعنی خدا اسپر رحمت نہ کریگا یہ حدیث حسن غریب ہی **باب** عورتوں کو زینت سے باہر نکلنا منع ہی **حدیث** کی ہمسے علی بن خشرم نے عیسی بن یونس سے اسنے موسی بن عبیدہ سے اسنے ایوب بن خالد سے اسنے میمونہ بنت سعد سے اور وہ خادمہ تھی نبی صلعم کی کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زینت سے نکلنے والی عورت بیچ غیر اہل اپنے کی مثل اندھیری کے ہی دن قیامت کے کہ نہیں روشنی واسطے اسکے نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر حدیث موسی بن عبیدہ سے اور وہ ضعیف کیا جاتا ہی حدیث مین حافظہ کی وجہ سے اور وہ بہت سچا ہی تحقیق روایت کی اُس سے شعبہ اور ثوری نے اور تحقیق روایت کیا ہی اسکو بعض نے موسی بن عبیدہ سے اور نہین مرفوع کیا اُسکو **باب** غیرت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے سفیان بن حبیب سے اُسنے حجاج صواف سے اُسنے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی غیرت کرتا ہی اور مومن بھی غیرت کرتا ہی اور غیرت اللہ کی یہ ہی کہ نہ کرے مومن اس چیز کو کہ حرام کی اللہ تعالی نے اُسپر۔ اس باب مین عائشہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہی اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن غریب ہی اور تحقیق روایت کی گئی ہی یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے عروہ سے اُسنے اسماء بنت ابی بکر سے اُسنے نبی صلعم سے یہ حدیث اور دونو حدیثین صحیح ہین اور حجاج صواف وہی حجاج بن ابی عثمان ہی اور نام اسکا میسرہ ہی اور حجاج کی کنیت ابو صلت ہی ثقہ کہا ہے اُسکو یحیی بن سعید قطان نے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو عیسی نے اُسنے ابو بکر عطار سے اُسنے علی بن عبد اللہ مدنی سے کہا پوچھا مینے یحیی بن سعید قطان سے حجاج صواف کا حال تو کہا اُنھوں نے وہ مرد عقلمند دانا ہی **باب** عورتوں کو اکیلے سفر کرنا منع ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے ابو معاویہ سے اسنے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی سعید سے کہ نبی صلعم نے فرمایا

لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر ان تسافر سفرا يكون ثلاثة ايام فصاعدا الا ومعها ابوها او اخوها او زوجها او ابنها او ذو محرم منها وفي الباب عن ابي هريرة وابن عباس وابن عمر هذا حديث حسن صحيح وروي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال لا تسافر امرأة مسيرة يوم وليلة الا مع ذي محرم والعمل على هذا عند اهل العلم يكرهون للمرأة ان تسافر الا مع ذي محرم واختلف اهل العلم في المرأة اذا كانت موسرة ولم يكن لها محرم هل تحج فقال بعض اهل العلم لا يجب عليها الحج لان المحرم من السبيل لقول الله عز وجل من استطاع اليه سبيلا فقالوا اذا لم يكن لها محرم فلم تستطع اليه سبيلا وهو قول سفيان الثوري واهل الكوفة وقال بعض اهل العلم اذا كان الطريق آمنا فانها تخرج مع الناس في الحج وهو قول مالك بن انس والشافعي **حدثنا** الحسن بن علي الخلال نا بشر بن عمر نا مالك بن انس عن سعيد بن ابي سعيد عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسافر المرأة مسيرة يوم وليلة الا ومعها ذو محرم هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في كراهية الدخول على المغيبات **حدثنا** قتيبة نا الليث عن يزيد بن ابي حبيب عن ابي الخير عن عقبة بن عامر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اياكم والدخول على النساء فقال رجل من الانصار يا رسول الله افرأيت الحمو قال الحمو الموت وفي الباب عن عمر وجابر وعمرو بن العاص حديث عقبة بن عامر حديث حسن صحيح وانما معنى كراهية الدخول على النساء على نحو ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يخلون رجل بامرأة الا كان ثالثهما الشيطان ومعنى قوله الحمو يقال الحمو اخو الزوج كانه كره له ان يخلو بها **باب** **حدثنا** نصر بن علي نا عيسى بن يونس عن مجالد عن الشعبي عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تلجوا على المغيبات فان الشيطان يجري من احدكم مجرى الدم قلنا ومنك قال ومني ولكن الله اعانني عليه فاسلم هذا حديث غريب من هذا الوجه وقد تكلم بعضهم في مجالد بن سعيد من قبل حفظه وسمعت علي بن خشرم

کہ نہیں حلال ہے عورت کو کہ ایمان رکھتی ہو ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے یہ کہ سفر کرے تین دن یا زیادہ کا مگر کہ ہو ساتھ اُسکے باپ اُسکا یا بھائی اُسکا یا خاوند اُسکا یا بیٹا اُسکا یا محرم اُسکا۔ اور اس باب میں ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نبی صلعم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ نہ سفر کرے کوئی عورت ایک دن اور رات کا مگر ساتھ محرم کے۔ اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ مکروہ ہے عورت کو یہ کہ سفر کرے مگر ساتھ محرم کے (جس سے نکاح درست نہیں) اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے اس مسئلہ میں جبکہ ہو عورت مالدار اور نہو واسطے اُسکے کوئی محرم کیا حج کرے یا نہیں۔ سو بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اسپر حج واجب نہیں اسواسطے کہ محرم کا ہونا راہ میں داخل ہے واسطے فرمانے اللہ تعالیٰ کے جو طاقت رکھے طرف اُسکی راہ کے۔ پس راستہ میں کہ جب نہو واسطے اُسکے کوئی محرم تو نہ طاقت رکھیگی طرف اسکی راہ کے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا۔ اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر راہ امن والی ہو تو وہ لوگوں کے ساتھ حج میں جاوے اور یہی ہے قول مالک بن انس اور شافعی کا **حدیث** بیان کی ہمسے حسن بن علی خلال نے بشر بن عمر سے اُسنے مالک بن انس سے اُسنے سعید بن ابی سعید سے اُسنے ابو ہریرہ رض سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ نہ سفر کرے عورت بقدر مسافت ایک دن اور رات کے مگر کہ ساتھ اسکے محرم ہو یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** جن عورتوں کے خاوند غائب ہیں اُنکے پاس جانا منع ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے یزید بن ابی حبیب سے اُسنے روایت کی ابی الخیر سے اُسنے عقبہ بن عامر سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ بچو تم داخل ہونے سے عورتوں پر یعنی اجنبی عورتوں پر بطریق خلوت کے یا جب کہ ننگی کھلی بیٹھی ہوں) سو ایک مرد انصاری نے کہا کہ یا حضرت خبر دو مجھکو داخل ہونے حمو کے سے عورتوں پر فرمایا کہ دیور یا جیٹھ کا عورت پر داخل ہونا موت ہے یعنی موت کیطرح ہلاک کرنے والا ہے۔ اور اس باب میں عمر اور جابر اور عمرو بن عاص سے بھی روایت آئی ہے اور عقبہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور سوا اسکے نہیں کراہت دخول عورتوں پر کی مانند اسکے ہے جو حضرت صلعم سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے کہ نہیں خلوت میں جمع ہوتا کوئی مرد ساتھ کسی عورت اجنبیہ کے مگر کہ ہوتا ہے تیسرا اُنکا شیطان اور حمو کہتے ہیں خاوند کے بھائی کو گویا کہ مکروہ رکھا ہے آپ نے یہ کہ خلوت کرے دیور ساتھ اُسکے **باب** **حدیث** بیان کی ہمسے نصر بن علی نے اُسنے حدیث کی عیسی بن یونس سے اسنے مجالد سے اُسنے شعبی سے اُسنے جابر سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ نہ داخل ہو اُن عورتوں پر جنکے خاوند غائب ہوں یعنی کہیں تجارت وغیرہ کو گئے ہوں اسلیے کہ تحقیق شیطان جاری ہوتا ہے بیچ ایک تمہارے کے جگہ جاری ہونے خون کے یعنی اُسکا تصرف اور وسوسہ آدمی کی تمام رگ و پوست میں سرایت کرتا ہے ہمنے کہا اور آپ میں بھی جاری ہوتا ہے فرمایا ہاں مجھ میں بھی جاری ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے مدد کی میری شیطان پر پس سلامت رہتا ہوں میں اُسکی شر سے۔ یہ حدیث غریب ہے اسوجہ سے اور تحقیق کلام کیا ہے بعض نے بیچ حق مجالد بن سعید کے اُسکے حافظہ کی وجہ سے اور سنا میں نے علی بن خشرم

يقول قال سفيان بن عيينة في تفسير قول النبي صلى الله عليه وسلم ولكن الله اعانني عليه فاسلم يعني فاسلم انا منه قال سفيان فالشيطان لا يسلم لا تلجوا على المغيبات والمغيبة المراة التي يكون زوجها غائبا والمغيبات جماعة المغيبة **باب** حدثنا محمد بن بشار نا عمرو بن عاصم نا همام عن قتادة عن مورق عن ابي الاحوص عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المراة عورة فاذا خرجت استشرفها الشيطان هذا حديث حسن صحيح غريب **باب** حدثنا الحسن بن عرفة نا اسمعيل بن عياش عن بحير بن سعد عن خالد بن معدان عن كثير بن مرة الحضرمي عن معاذ بن جبل عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تؤذي امراة زوجها في الدنيا الا قالت زوجته من الحور العين لا تؤذيه قاتلك الله فانما هو عندك دخيل يوشك ان يفارقك الينا هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه ورواية اسمعيل بن عياش عن الشاميين اصلح وله عن اهل الحجاز واهل العراق مناكير

ابواب الطلاق واللعان

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم **باب** ماجاء في طلاق السنة حدثنا قتيبة بن سعيد نا حماد بن زيد عن ايوب عن محمد بن سيرين عن يونس بن جبير قال سالت ابن عمر عن رجل طلق امراته وهي حائض فقال هل تعرف عبد الله بن عمر فانه طلق امراته وهي حائض فسال عمر النبي صلى الله عليه وسلم فامره ان يراجعها قال قلت فيعتد بتلك التطليقة قال فمه ارايت ان عجز واستحمق حدثنا هناد نا وكيع عن سفيان عن محمد بن عبد الرحمن مولى آل طلحة عن سالم عن ابيه انه طلق امراته في الحيض فسال عمر

کہتا تھا کہ سفیان بن عیینہ نے اس قول کی تفسیر میں کہا کہ اللہ نے مدد کی میری شیطان پر یعنی میں اُس سے سلامت رہتا ہوں کہا سفیان نے اور شیطان مسلمان نہیں ہوتا۔ اور نہ داخل ہو مغیبات پر مغیبہ اُس عورت کو کہتے ہیں جس کا خاوند غائب ہو۔ اور مغیبات جمع مغیبہ کی ہے یعنی اُسکا واحد مغیبہ ہے **باب** حدیث بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے عمرو بن عاصم سے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ہمام نے قتادہ سے اُسنے روایت کی مورق سے اُسنے ابی احوص سے اُسنے عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت ستر ہے پس جبکہ باہر نکلتی ہے یعنی اپنے پردے سے تو اچھا کر کر دکھاتا ہے اُسکو شیطان۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب** حدیث کی ہمسے حسن بن عرفہ نے اسماعیل بن عیاش سے اُسنے بحیر بن سعد سے اُسنے خالد بن معدان سے اُسنے کثیر بن مرہ حضرمی سے اُسنے معاذ بن جبل سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ایذا دیتی کوئی عورت اپنے خاوند کو دنیا میں مگر کہتی ہے بیوی اُسکی جو بڑی آنکھوں والی ہیں نہ ایذا دے اُسکو مارے تجکو اللہ یعنی دور کرے تجکو اپنی رحمت اور جنت سے۔ بس سوا اسکے نہیں کہ وہ نزدیک تیرے مہمان ہے قریب ہے کہ وہ جدا ہوگا تجھسے اور آویگا طرف ہمارے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی وجہ سے اور روایت اسمعیل بن عیاش کی شامیوں سے اچھی ہے اور واسطے اُسکے اہل حجاز اور اہل عراق سے منکر حدیثیں ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابواب الطلاق واللعان

ابواب بیچ بیان طلاق اور لعان کے جو نبی صلعم سے منقول ہیں **باب** طلاق سنت کا بیان یعنی سنت کے موافق کون طلاق ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے روایت کی محمد بن سیرین سے اُسنے یونس بن جبیر سے کہا کہ پوچھا میں نے ابن عمر کو ایک مرد سے کہ طلاق دی اُسنے اپنی بیوی کو حالت حیض میں سو اُسنے کہا کہ کیا پہچانتا ہے تو عبد اللہ ابن عمر کو کہ تحقیق اُسنے طلاق دی تھی اپنی بیوی کو حالت حیض میں سو پوچھا عمر فاروق نے نبی صلعم سے سو حکم کیا اُسکو آپنے یہ کہ رجوع کرے عبد اللہ ساتھ اُس عورت کے کہا کہ میں نے کہا پس کیا شمار کرے اس طلاق کو فرمایا آپ نے باز رہو اس سوال سے کیا جانتا ہے تو اگر وہ عاجز یا احمق ہو تو وہ طلاق محسوب نہ ہوگی یعنی وہ طلاق بھی محسوب ہوگی **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے روایت کی محمد بن عبد الرحمن سے جو غلام ہے آل طلحہ کا اُسنے سالم سے اُسنے اپنے باپ سے کہ اُسنے طلاق دی اپنی بیوی کو حالت حیض میں سو عمر فاروق نے

---

[1] یعنی عورتوں کے خاوند غائب ہیں اُنکو اسواسطے خاص کیا کہ وہ جماع کی بہت مشتاق ہوتی ہیں قوت فتنہ کا وہاں زیادہ ہے [2] اس سے معلوم ہوا کہ آسمان کے رہنے والے مطلع ہوتے ہیں اور اعمال اہل دنیا کے [3] طلاق کے معنی لغت میں کھولنے اور چھوڑنے کے ہیں اور شرع میں چھوڑنا مرد کا عورت کو قید نکاح سے [4] لعان کے معنے ہیں ایک دوسرے کو لعنت کرنا اور شرع میں لعان اسکو کہتے ہیں کہ جب مرد اپنی عورت کو تہمت زنا کی کرے اور عورت اس سے انکار کرے کہ تو مجھپر تہمت کرتا ہے تو قاضی کے پاس جاوے اور قاضی اُسکے خاوند کو بلاوے پس خاوند اگر چار گواہ ثابت کردے تو قاضی حد قائم کرے اسکی بیوی پر اور اگر گواہوں سے ثابت نہ کرے تو قاضی حکم کرے اول یہ چار بار گواہی دے اسطرح کہ گواہی دیتا ہوں میں ساتھ اللہ کے کہ بیشک میں سچوں میں سے ہوں بیچ اس چیز کے کہ نسبت کی میں نے اسکو زنا کی اور اشارہ کرے طرف عورت کے برابر پھر کہے عورت چار بار گواہی دیتی ہوں میں ساتھ اللہ کے کہ یہ جھوٹا ہے بیچ اس چیز کے کہ نسبت کی مجکو زنا کی اور پانچویں بار

النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال مرہ فلیراجعہا ثم لیطلقہا طاہرا او حاملا حدیث یونس بن جبیر عن ابن عمر حدیث حسن صحیح وکذلک حدیث سالم عن ابن عمر وقد روی ہذا الحدیث من غیر وجہ عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والعمل علی ہذا عند اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم ان طلاق السنۃ ان یطلقہا طاہرا من غیر جماع وقال بعضہم ان طلقہا ثلاثا وہی طاہر فانہ یکون للسنۃ ایضا وہو قول الشافعی واحمد وقال بعضہم لا یکون ثلاثا للسنۃ الا ان یطلقہا واحدۃ وہو قول الثوری واسحاق وقالوا فی طلاق الحامل یطلقہا متی شاء وہو قول الشافعی واحمد واسحاق وقال بعضہم یطلقہا عند کل شہر تطلیقۃ **باب** ما جاء فی الرجل طلق امراتہ البتۃ **حدثنا** ہناد نا قبیصۃ عن جریر بن حازم عن الزبیر بن سعید عن عبد اللہ بن یزید بن رکانۃ عن ابیہ عن جدہ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انی طلقت امراتی البتۃ فقال ما اردت بہا قلت واحدۃ قال واللہ قلت واللہ قال فہو ما اردت ہذا حدیث لا نعرفہ الا من ہذا الوجہ وقد اختلف اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم فی طلاق البتۃ فروی عن عمر بن الخطاب انہ جعل البتۃ واحدۃ وروی عن علی انہ جعلہا ثلاثا وقال بعض اہل العلم فیہ نیۃ الرجل ان نوی واحدۃ فواحدۃ وان نوی ثلاثا فثلاث وان نوی ثنتین لم تکن الا واحدۃ وہو قول الثوری واہل الکوفۃ وقال مالک بن انس فی البتۃ ان کان قد دخل بہا فہی ثلاث تطلیقات

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا سو فرمایا آپ نے کہ حکم کر عبد اللہ کو کہ رجوع کرے ساتھ اسکے پھر طلاق دے اسکو پاکی کی حالت مین یا حالت حمل مین[۱] حدیث یونس بن جبیر کی ابن عمر سے حسن صحیح ہے اور اسی طرح حدیث سالم کی ابن عمر سے اور تحقیق روایت کی گئی یہ حدیث کئی وجہ پر ابن عمر سے اُسنے روایت کی نبی صلعم سے اور عمل اسی پر نزدیک اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے یہ کہ طلاق سنت کی یہ ہے کہ طلاق دے اسکو پاکی کی حالت مین جسمین کہ جماع نہ کیا ہو اور کہا بعض نے اگر پاکی کی حالت مین تین طلاقین دے تو البتہ وہ طلاق سنت ہوگی یہ شافعی اور احمد نے کہا بعض نے کہا طلاق سنت جبھی ہوگی کہ ایک طلاق دیوے یہ قول ثوری اور اسحاق کا ہے اور کہتے ہین بیچ طلاق حمل والی کے کہ طلاق دے جب چاہے۔ یہ قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا ہے۔ اور بعض نے کہا کہ ہر مہینے مین ایک طلاق دیوے **باب** جو شخص کہ بتہ طلاق دے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے قبیصہ نے جریر بن حازم سے اُسنے زبیر بن سعد سے اُسنے عبد اللہ بن یزید بن رکانہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا کہ آیا مین پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو مینے کہا کہ یا حضرت تحقیق مینے طلاق دی بیوی اپنی کو طلاق بتہ پس فرمایا کیا ارادہ کیا تونے ساتھ اسکے کہا اُسنے نہین ارادہ کیا مینے مگر ایک طلاق کا۔ فرمایا قسم ہے خدا کی مینے کہا قسم ہے خدا کی فرمایا پس وہ وہی ہے جو ارادہ کیا تونے۔ یہ حدیث ہے کہ نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اس وجہ سے اور تحقیق اختلاف کیا ہے اہل علم نے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے بیچ طلاق بتہ کے یعنی جب کہے مرد اپنی عورت کو کہ مینے تجکو طلاق بتہ دی تو اُس سے کتنی طلاقین پڑتی ہین سو عمر فاروق سے مروی ہے کہ کیا اُسنے بتہ طلاق کو ایک طلاق اور حضرت علی سے مروی ہے کہ کیا اُسنے اسکو تین طلاقین اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ اسمین مرد کی نیت پر مدار ہے اگر ایک طلاق کی نیت کرے تو ایک طلاق پڑیگی اور اگر تین کی نیت کرے تو تین پڑینگی۔ اور اگر دو کی نیت کرے تو فقط ایک ہی پڑیگی اور یہی ہے قول ثوری اور اہل کوفہ کا اور مالک بن انس کہتے ہین کہ اگر عورت سے صحبت کر چکا ہے تو اُس سے تین طلاقین پڑینگی

[۱] یہ دلیل ہے اوپر حرام ہونے طلاق کے حالت حیض مین اور باوجود حرام ہونے کے اگر طلاق دی تو پڑ جاتی ہے اسلیے حضرت صلعم نے فرمایا کہ رجوع کر ساتھ اسکے اور بعد طلاق کے رجعت کرنی چاہیے کہ طلاق تین قسم ہے احسن اور حسن اور بدعی اور حسن کو سنی بھی کہتے ہین احسن تو یہ ہے کہ ایک طلاق دے اس حال مین کہ جماع نہ کیا ہو اسمین اور چھوڑ دے اسکو یہانتک کہ گذر جاوے مدت اسکی۔ اور حسن یہ ہے کہ تین طلاقین دے تین طہرون مین کہ نہ جماع کیا ہو اُنمین۔ اگر ہو وہ عورت مدخول بہا۔ اور غیر مدخول بہا کے لیے ایک طلاق حسن ہے اگرچہ حیض مین ہو اور آیسہ اور صغیرہ اور حاملہ کے لیے بھی طلاق سنی یہ ہے کہ ہر مہینے مین ایک طلاق دے۔ اور جماع کے بعد بھی طلاق دینی جائز ہے۔ اور طلاق بدعی یہ ہے کہ تین طلاقین دی یا دو ایک دفعہ یا ایک طہر مین کہ رجعت کی ہو اسمین اگر ہو مدخول بہا یا طلاق دی اس طہر مین کہ جماع کیا ہو اسمین اور اسیطرح اسکو طلاق دینی حالت حیض مین بھی بدعی ہے اور واجب ہے رجوع کرنا ساتھ اسکے۔ اور ایک قسم طلاق کی یہ ہے کہ طلاق رجعی اور بائن ہے۔ رجعی یہ ہے کہ ایک یا دو بار کہے کہ تجکو طلاق دی۔ پس اس طلاق سے عورت سے بغیر نکاح کے رجوع کرنا درست ہے کہ زبان سے کہے کہ مین نے تجھسے رجوع کی یا ہاتھ لگاوے یا جماع کرے اور طلاق بائن پڑتی ہے ساتھ الفاظ کنایات کے پس اسکے ساتھ عورت نکاح سے نکل جاتی ہے اور نکاح جدید کی حاجت پڑتی ہے ۱۲ مولانا اسحاق [۲] بتہ کے معنے قطع کے ہین یعنی یہ طلاق نکاح کو قطع کرتی ہے اور شافعی کے نزدیک طلاق بتہ ایک طلاق رجعی ہوتی ہے اور اگر نیت کرے اسکو ساتھ دو کی یا تین کی تو موافق نیت کے ہوتی ہے۔ اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک یہ طلاق بائن ہوتی ہے خواہ نیت کرے ایک یا دو کی یا نہ کرے اسمین نکاح جدید کی حاجت پڑتی ہے اور اگر تین کی نیت کرے تو تین پڑینگی ۱۲

وقال الشافعی ان نوی واحدة فواحدة یملك الرجعة وان نوی ثنتین فثنتین وان نوی ثلاثا فثلاث

باب ما جاء فی امرك بیدك

حدثنا علی بن نصر بن علی نا سلیمان بن حرب نا حماد بن زید قال قلت لایوب هل علمت احدا قال فی امرك بیدك انها ثلاث الا الحسن قال لا الا الحسن ثم قال اللهم غفرا الا ما حدثنی قتادة عن کثیر مولی بنی سمرة عن ابی سلمة عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ثلاث قال ایوب فلقیت کثیرا مولی بنی سمرة فسألته فلم یعرفه فرجعت الی قتادة فاخبرته فقال نسی هذا حدیث لا نعرفه الا من حدیث سلیمان بن حرب عن حماد بن زید وسألت محمدا عن هذا الحدیث فقال نا سلیمان بن حرب عن حماد بن زید بهذا وانما هو عن ابی هریرة موقوف ولم یعرف حدیث ابی هریرة مرفوعا وکان علی بن نصر حافظا صاحب حدیث وقد اختلف اهل العلم فی امرك بیدك وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم منهم عمر بن الخطاب وعبد الله بن مسعود هی واحدة وهو قول غیر واحد من اهل العلم من التابعین ومن بعدهم وقال عثمان بن عفان وزید بن ثابت القضاء ما قضت وقال ابن عمر اذا جعل امرها بیدها وطلقت نفسها ثلاثا وانکر الزوج وقال لم اجعل امرها بیدها الا فی واحدة استحلف الزوج وکان القول قوله مع یمینه وذهب سفیان واهل الکوفة الی قول عمر وعبد الله واما مالك بن انس فقال القضاء ما قضت وهو قول احمد واما اسحاق فذهب الی قول ابن عمر

باب ما جاء فی الخیار

حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدی نا سفیان عن اسماعیل بن ابی خالد عن الشعبی عن مسروق عن عائشة قالت خیرنا

اور امام شافعی کہتے ہیں کہ اگر ایک کی نیت کرے تو ایک ہی پڑیگی اور رجوع کا مالک ہوگا اور اگر دو کی نیت کرے تو دو طلاقیں پڑینگی اور اگر تین کی نیت کرے تو تین طلاقیں پڑینگی

باب امر تیرا تیرے ہاتھ میں ہے یعنی اگر کہے مرد اپنی بیوی کو کہ کام تیرا تیرے ہاتھ میں ہے تو اس سے طلاق پڑتی ہے یا نہیں

حدیث بیان کی ہمسے علی ابن نصر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان بن حرب نے حماد بن زید سے کہا کہ مینے ایوب سے کہا کہ کیا جانتا ہے تونے کسی کو کہ کہا ہو بیچ حکم اسکے کہ امر تیرا تیرے ہاتھ میں ہے کہ وہ تین طلاقیں ہیں سوائے حسن بصری کے اُسنے کہا نہیں جانتا میں مگر حسن کو پھر کہا اے الٰہی بخشیے بخشنے کو مگر وہ چیز جو حدیث کی مجھکو قتادہ نے کثیر غلام بنی سمرہ سے اُسنے روایت کی ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس لفظ کے کہنے سے تین طلاقیں پڑتی ہیں۔ کہا ایوب نے پھر ملا میں کثیر کو سو میں نے اُس سے یہ حدیث پوچھی نہ پہچانا اُسنے اُسکو پھر پلٹ گیا میں طرف قتادہ کے پس خبر دی مینے اُس سے پس کہا اُسنے کہ بھول گیا وہ یہ حدیث نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث سلیمان بن حرب سے اُسنے حماد بن زید سے اور مینے بخاری سے اس حدیث کو پوچھا سو اُسنے کہا کہ حدیث کی ہمسے سلیمان بن حرب نے حماد بن زید سے ساتھ اُسکے اور سوا اسکے نہیں کہ وہ ابی ہریرہ سے موقوف مروی ہے۔ اور نہیں پہچانی جاتی یہ حدیث ابی ہریرہ سے مرفوع اور تھا علی بن نصر حافظ صاحب حدیث کا اور تحقیق اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ اس لفظ کے کہ کہے مرد اپنی بیوی سے کہ امر تیرا تیرے ہاتھ میں ہے۔ سو بعض اہل علم نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں اُنھیں میں سے ہیں عمر فاروق اور ابن مسعود کہ وہ ایک طلاق ہے اور یہی ہے قول بہت اہل علم کا تابعین میں سے اور جو اُنکے پیچھے ہیں اور عثمان ابن عفان اور زید بن ثابت کہتے ہیں کہ حکم وہ ہے جو حکم کرے عورت اور ابن عمر کہتے ہیں کہ جب عورت کو اختیار دے اسکے کام میں اور وہ تین طلاقیں لے اور خاوند انکار کرے اور کہے کہ نہیں کیا میں نے امر اسکا بیچ ہاتھ اسکے کے مگر ایک طلاق میں تو قسم لیجاوے خاوند سے اور ہوگا قول قول اُسکا یعنی جو خاوند کہے وہی ہوگا ساتھ قسم اُسکی کے اور سفیان اور اہل کوفہ گئے ہیں طرف قول عمر اور ابن مسعود کے اور مالک بن انس کہتے ہیں کہ حکم وہی ہے جو حکم کرے وہ عورت اور یہی ہے قول احمد کا۔ اور اسحاق بن عمر کے قول کی طرف گئے ہیں

باب اختیار دینے کا بیان یعنی اگر مرد کہے اپنی بیوی کو کہ تجکو میں نے اختیار دیا خواہ میرے پاس رہ یا نہ رہ تو اُس سے طلاق پڑتی ہے یا نہیں

حدیث بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمن بن مہدی نے سفیان سے اُسنے اسماعیل بن ابی خالد سے اُسنے شعبی سے اُسنے مسروق سے اُسنے عائشہ سے کہا کہ اختیار دیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] یہ اشارہ ہے اُس قول کی طرف جو نبی صلعم نے اپنی بیبیوں کی طرف کیا کہ اگر تم دنیا کی زینت چاہتی ہو تو آؤ تمکو فائدہ دیکر چھوڑ دوں۔ اور اگر خدا اور رسول کو چاہتی ہو تو اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر خاوند کہے اپنی بیوی کو کہ اختیار کر اپنے نفس کو یا مجھکو اور اختیار کرے وہ خاوند اپنے کو تو نہیں واقع ہوگی طلاق اور یہی ہے مذہب امام ابو حنیفہ اور شافعی کا اور اگر اختیار کرے نفس اپنے کو تو واقع ہوگی طلاق رجعی نزدیک امام شافعی اور احمد کے اور طلاق بائن نزدیک امام ابی حنیفہ کے۔ اور تین طلاقیں نزدیک امام مالک کے اور علی سے مروی ہے کہ محض اختیار دینے سے ایک طلاق رجعی واقع ہوگی۔ اگرچہ اختیار کرے خاوند کو۔ اور زید بن ثابت کہتے ہیں کہ ایک طلاق بائن واقع ہوگی لیکن عائشہ نے رد کیا اس قول کو ساتھ اس حدیث کے ۱۲م

رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخترناه أفكان طلاقا **حدثنا** بندار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن الاعمش عن ابي الضحى عن
مسروق عن عائشة بمثله هذا حديث حسن صحيح واختلف اهل العلم في الخيار فروي عن عمر وعبد الله بن مسعود انهما قالا ان اختارت
نفسها فواحدة بائنة وروي عنهما انهما قالا ايضا واحدة يملك الرجعة وان اختارت زوجها فلا شيء وروي عن علي انه قال ان اختارت
نفسها فواحدة بائنة وان اختارت زوجها فواحدة يملك الرجعة وقال زيد بن ثابت ان اختارت زوجها فواحدة وان اختارت
نفسها فثلاث وذهب اكثر اهل العلم والفقه من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم في هذا الباب الى قول عمر وعبد الله وهو
قول الثوري واهل الكوفة واما احمد بن حنبل فذهب الى قول علي **باب ما جاء في المطلقة ثلاثا لا سكنى لها ولا نفقة** **حدثنا** هناد نا جرير عن مغيرة
عن الشعبي قال قالت فاطمة بنت قيس طلقني زوجي ثلاثا على عهد النبي صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا سكنى لك ولا نفقة قال
مغيرة فذكرته لابراهيم فقال قال عمر لا ندع كتاب الله وسنة نبينا صلى الله عليه وسلم لقول امرأة لا ندري احفظت ام نسيت وكان عمر
يجعل لها السكنى والنفقة **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم نا حصين واسماعيل ومجالد قال هشيم ونا داود ايضا عن الشعبي قال دخلت
على فاطمة ابنة قيس فسألتها عن قضاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فيها فقالت طلقها زوجها البتة فخاصمته في السكنى والنفقة فلم
يجعل لها النبي صلى الله عليه وسلم سكنى ولا نفقة وفي حديث داود قالت وامرني ان اعتد في بيت ابن ام مكتوم هذا حديث حسن صحيح
وهو قول بعض اهل العلم منهم الحسن البصري وعطاء بن ابي رباح والشعبي وبه يقول احمد واسحاق وقالوا ليس للمطلقة سكنى ولا نفقة اذا
لم يملك زوجها الرجعة وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم عمر وعبد الله ان المطلقة ثلاثا لها السكنى والنفقة
وهو قول سفيان الثوري واهل الكوفة وقال بعض اهل العلم لها السكنى ولا نفقة لها وهو قول مالك بن انس والليث بن سعد والشافعي

سو اختیار کیا ہمنے نبی صلعم کو۔ پس کیا وہ طلاق تھی یعنی طلاق نہین تھی حدیث کی ہمسے بندار نے عبد الرحمن بن مہدی سے اسنے سفیان سے اُسنے
اعمش سے اُسنے روایت کی ابی ضحی سے اُسنے مسروق سے اُسنے عائشہ سے مثل اسکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ خیار کے
سو روایت کی گئی ہے عمر اور عبد اللہ بن مسعود سے کہ اُن دونون نے کہا کہ اگر اختیار کرے وہ عورت جدائی کو تو ایک طلاق بائن پڑیگی جسمین کہ نکاح
جدید کی حاجت ہے اور انھین دونو نسے یہ بھی مروی ہے کہ فقط ایک طلاق پڑتی ہے جسمین رجوع کا مالک ہے۔ اور اگر اختیار کرے وہ خاوند اپنے کو تو کوئی
طلاق نہین پڑتی۔ اور حضرت علی سے مروی ہے کہ اگر اختیار کرے اپنے تئین تو ایک طلاق بائن پڑتی ہے۔ اور اگر اختیار کرے اپنے خاوند کو تو ایک طلاق رجعی
پڑتی ہے اور زید بن ثابت نے کہا کہ اگر اختیار کرے اپنے خاوند کو تو ایک طلاق پڑتی ہے۔ اور اگر اختیار کرے عورت اپنے نفس کے تئین
تو تین طلاقین پڑتی ہین۔ اور اکثر اہل علم اور اہل فقہ نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے گئے ہین طرف قول عمر اور عبد اللہ کے اور یہی ہے قول ثوری اور اہل
کوفہ کا۔ لیکن احمد بن حنبل پس گئے ہین طرف قول علی کے **باب** تین طلاق والی عورت کو عدت مین نہ گھر ہے اور نہ نفقہ ہے **حدیث** بیان کی
ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو جریر نے مغیرہ سے اسنے روایت کی شعبی سے کہا کہ کہا فاطمہ بنت قیس نے کہ میرے خاوند نے مجکو تین طلاقین
دین بیچ زمانے نبی صلعم کے سو حضرت نے فرمایا کہ نہین ہے گھر واسطے تیرے اور نہ نفقہ (یعنی عدت مین) مغیرہ نے کہا سو مین نے اُسکو
ابراہیم سے ذکر کیا سو اُنھلے کہا کہ حضرت عمر نے کہا کہ نہین چھوڑینگے ہم اپنے رب کی کتاب کو اور اپنی نبی کی سُنت کو بسبب کہنے ایک عورت کے
نہین جانتے ہم کہ اُسنے یاد رکھا اُسکو یا بھول گئی سو تھے عمر کرتے واسطے اُسکے سکنے اور نفقہ **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُنکو کہا حدیث کی ہمسے
ہشیم نے اُنکو کہا حدیث کی ہمسے حصین اور اسمعیل اور مجالد نے ہشیم نے کہا اور حدیث کی ہمسے داؤد نے بھی شعبی سے اُسنے کہا داخل ہوا مین فاطمہ بنت
قیس پر پس پوچھا مینے اسکو نبی صلعم کے حکم سے بیچ حق اُسکے کے سو کہا کہ طلاق دی اُسکو خاوند اُسکے نے البتہ یعنی طلاق بتہ دی پس جھگڑا کیا مین نے
اُسسے بیچ لینے گھر اور نفقہ کے پس نکیا نبی صلعم نے واسطے میرے سکنی اور نہ نفقہ۔ اور ابو داؤد کی حدیث مین ہے کہ حکم کیا مجکو نبی صلعم نے یہ کہ عدت بیٹھون
مین بیچ گھر ابن ام مکتوم کے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہی ہے قول بعض اہل علم کا انھین مین سے ہین حسن بصری اور عطا اور شعبی اور ساتھ اسی کے قائل ہے احمد
اور اسحق۔ اور کہتے ہین کہ نہین ہے واسطے تین طلاق والی کے گھر اور نہ نفقہ جبکہ نہ مالک ہو خاوند اُسکا رجعت کا اور بعض اہل علم حضرت نبی صلعم کے
اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین انھین مین سے ہین عمر اور عبد اللہ کہ تین طلاق والی کے لیے گھر بھی ہے اور نفقہ بھی ہے یہی ہے قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور
بعض اہل علم کہتے ہین کہ اسکے لیے سکنے ہے اور نفقہ نہین اور یہی ہے قول مالک بن انس اور لیث بن سعد اور شافعی کا

وقال الشافعي انما جعلنا لها السكنى بكتاب الله قال الله تعالى لا تخرجوهن من بيوتهن ولا يخرجن الا ان يأتين بفاحشة مبينة قالوا هو البذاء ان تبذو على اهلها واعتل بان فاطمة ابنة قيس لم يجعل لها النبي صلى الله عليه وسلم السكنى لما كانت تبذو على اهلها قال الشافعي ولا نفقة لها لحديث رسول الله صلى الله عليه وسلم في قصة حديث فاطمة بنت قيس **باب** ما جاء لا طلاق قبل النكاح **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم نا عامر الاحول عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نذر لابن آدم فيما لا يملك ولا عتق له فيما لا يملك ولا طلاق له فيما لا يملك وفي الباب عن علي ومعاذ وجابر وابن عباس وعائشة حديث عبد الله بن عمرو حديث حسن صحيح وهو احسن شيء روي في هذا الباب وهو قول اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم روي ذلك عن علي بن ابي طالب وابن عباس وجابر بن عبد الله وسعيد بن المسيب والحسن وسعيد بن جبير وعلي بن حسين وشريح وجابر بن زيد وغير واحد من فقهاء التابعين وبه يقول الشافعي وروي عن ابن مسعود انه قال في المنسوبة انها تطلق وروي عن ابراهيم النخعي والشعبي وغيرهما من اهل العلم انهم قالوا اذا وقت نزل وهو قول سفيان الثوري ومالك بن انس انه اذا سمى امراة بعينها او وقت وقتا او قال ان تزوجت من كورة كذا فانه ان تزوج فانها تطلق واما ابن المبارك فشدد في هذا الباب وقال ان فعل لا اقول هي حرام وذكر عن عبد الله بن المبارك انه سئل عن رجل حلف بالطلاق ان لا يتزوج ثم بدا له ان يتزوج هل له رخصة ان ياخذ بقول الفقهاء الذين رخصوا في هذا فقال ابن المبارك ان كان يرى هذا القول حقا من قبل ان يبتلى بهذه المسالة فله ان ياخذ بقولهم فاما من لم يرض بهذا فلما ابتلى احب ان ياخذ بقولهم

اور امام شافعی نے کہا کہ سوا اسکے نہیں کہ کیا ہمنے اُسکے لیے سکنے ساتھ کتاب اللہ کے کہ فرمایا اللہ نے کہ مت نکالو انکو انکے گھروں سے اور نہ وہ بھی باہر نکلیں مگر یہ کہ کریں صریح بیحیائی یعنی یہ نکلنا بیحیائی ہے کہتے ہیں وہ فحش سبکنے والی ہے کہ بیہودہ بکے اوپر اہل اپنے کے اور دلیل بیان کرتے ہیں ساتھ اسطرح کے کہ فاطمہ بنت قیس کے لیے حضرت نے سکنے نہ کیا اسواسطے کہ وہ بیہودہ بکتی تھی اہل اپنے سے پھر کہا شافعی نے کہ اسکے لیے نفقہ نہیں واسطے اس حدیث صلعم کے جو بیچ قصہ فاطمہ بنت قیس کے ہے **باب** میں طلاق پہلے نکاح سے یعنی اگر پہلے نکاح کے طلاق دے تو وہ طلاق نہیں پڑتی حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے عامر احول سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ نہیں صحیح ہوتی نذر واسطے ابن آدم کے اُس چیز میں کہ نہیں ہے مالک اور نہیں آزاد کرنا اس چیز میں کہ نہیں ہے مالک اور نہیں طلاق[عہ۱] اس چیز میں کہ نہیں ہے مالک اور اس باب میں علی اور معاذ اور جابر اور ابن عباس اور عائشہ سے بھی روایت ہے اور عبد اللہ بن عمرو کی حدیث حسن صحیح ہے اور وہ بہت عمدہ اس چیز کی ہے کہ روایت کی گئی اس باب میں اور یہی ہے قول اکثر اہل علم کا نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے روایت کی گئی ہے یہ حضرت علی اور ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ اور سعید بن مسیب اور حسن اور سعید بن جبیر اور علی بن حسین[عہ۵] اور شریح اور جابر بن زید وغیرہ بہت فقہا تابعین سے اور ساتھ اسی کے قائل ہے شافعی اور ابن مسعود سے روایت ہے کہ جو عورت نسبت[عہ۲] کی گئی کسی شہر یا قبیلہ کیطرف اُسپر طلاق پڑجاتی ہے اور ابراہیم نخعی اور شعبی وغیرہ اہل علم سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا کہ جب وقت مقرر کرے تو طلاق پڑجائیگی اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور مالک کا کہ جب نام لے کسی خاص عورت کا یا مقرر کرے کوئی وقت یا کہے کہ اگر نکاح کروں میں طرف ایسے قبیلہ یا شہر کے پس اگر نکاح کرے تو طلاق پڑجاویگی لیکن ابن مبارک نے پس سختی کی ہے اس باب میں اور کہا کہ اگر کرے وہ تو نہیں کہتا میں کہ وہ حرام ہے۔ اور عبد اللہ بن مبارک سے مذکور ہے کہ وہ پوچھے گئے حکم ایک مرد سے کہ قسم کی اُسنے[عہ۳] ساتھ طلاق کے یہ کہ نہ نکاح کریگا پھر ضرورت پڑی اُسکو کہ نکاح کرے کیا اُسکو اجازت ہے کہ پکڑے ساتھ قول اُن فقہا کے جنھوں نے اجازت دی ہے اسمیں سو ابن مبارک نے کہا کہ اگر وہ اس قول کو سچا جانتا تھا پہلے اس سے کہ مبتلا ہو ساتھ اس مسئلہ کے تو اُسکو جائز ہے کہ پکڑے ساتھ قول اُنکے کے اور اگر اس قول سے راضی نہیں تھا پھر جب مبتلا ہوا تو پسند رکھا اُسنے یہ کہ پکڑے قول اُنکا

عہ۱ اسلیے کہ طلاق فرع نکاح کی ہے۔ پس بدون نکاح کے کیونکر واقع ہو اور یہی ہے مذہب امام شافعی اور احمد وغیرہ جمہور علما کا اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک طلاق کو نکاح پر معلق کرنا درست ہے یعنے اگر کہے مرد کسی اجنبی عورت کو کہ اگر نکاح کروں میں تجھسے تو تجھے طلاق ہے یا کہے کہ جس عورت سے میں نکاح کروں اسکو طلاق پس جب نکاح کریگا اسوقت طلاق پڑجاویگی ۱۲ عہ۲ یعنی جو عورت کہ نسبت کی گئی یا معین کی گئی ساتھ کسی قوم خاص کے یا شہر خاص کے جیسے کہے کہ اگر فلانی قوم سے یا فلانے شہر سے نکاح کروں تو اسکو طلاق ہے تو اس صورت میں طلاق پڑجاویگی ۱۲ عہ۳ یعنے قسم کی کہ میں کبھی نکاح نہیں کرونگا ۱۲ عہ۴ یعنے زبان درازی کرتی تھی اور برا کہتی تھی اپنے خاوند کے قرابتیوں کو ۱۲ عہ۵ علی بن حسین بن علی بن ابی طالب۔ زین العابدین۔ ثقہ۔ ثبت۔ عابد۔ فقیہ۔ فاضل مشہور ہیں۔ ابن عیینہ نے زہری سے روایت کی ہے کہ میں نے کسی قرشی کو ان سے افضل نہیں دیکھا ۹۴ھ میں بقول صحیح آپ کی وفات ہوئی ۱۲ سلیم اللہ

فلا اری له ذلک وقال احمد ان تزوج لا آمره ان یفارق امراته وقال اسحاق انا اجیز فی المنصوبة (المنسوبة) لحدیث ابن مسعود وان تزوجها لا اقول تحرم علیه امراته ووسع اسحاق فی غیر المنصوبة **باب** ماجاء ان طلاق الامة تطلیقتان **حدثنا** محمد بن یحیی النیسابوری نا ابو عاصم عن ابن جریج قال نا مظاهر بن اسلم قال حدثنی القاسم عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال طلاق الامة تطلیقتان وعدتها حیضتان قال محمد بن یحیی ونا ابو عاصم نا مظاهر بهذا وفی الباب عن عبد الله بن عمر حدیث عائشة حدیث غریب لا نعرفه مرفوعا الا من حدیث مظاهر بن اسلم ومظاهر لا یعرف له فی العلم غیر هذا الحدیث والعمل علی هذا عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم وهو قول سفیان الثوری والشافعی واحمد واسحاق **باب** ماجاء فیمن یحدث نفسه بطلاق امراته **حدثنا** قتیبة نا ابو عوانة عن قتادة عن زرارة بن اوفی عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تجاوز الله لامتی ما حدثت به انفسها ما لم تکلم به او تعمل به هذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم ان الرجل اذا حدث نفسه بالطلاق لم یکن شیء حتی یتکلم به **باب** ماجاء فی الجد والهزل فی الطلاق **حدثنا** قتیبة نا حاتم بن اسمعیل عن عبد الرحمن بن اردک المدنی عن عطاء عن ابن ماهک عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلاث جدهن جد وهزلهن جد النکاح والطلاق والرجعة هذا حدیث حسن غریب والعمل علی هذا عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم وعبد الرحمن هو ابن حبیب بن اردک وابن ماهک هو عندی یوسف بن ماهک **باب** ماجاء فی الخلع

تو نہیں جائز رکھتا ہوں واسطے اُسکے یہ اور کہا امام احمد نے کہ اگر نکاح کرے تو نہیں حکم کرتا ہوں اُسکو یہ کہ جدا کرے عورت اپنی کو اور کہا اسحاق نے میں جائز رکھتا ہوں نکاح کو بیچ حق اُس عورت کے کہ نکاح کی گئی ہو طرف کسی قوم خاص یا شہر کے واسطے حدیث ابن مسعود کے کہ اگر نکاح کرے اُس سے تو نہیں کہتا ہوں کہ حرام ہے اُسپر عورت اُسکی اور وسعت رکھی ہے اسحاق نے بیچ حق غیر نسبت کی گئی کے **باب** لونڈی کی دو طلاقیں ہیں یعنی لونڈی دو طلاقوں سے حرام ہو جاتی ہے جیسے کہ آزاد عورت تین طلاقوں سے حرام ہوتی ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیی نیساپوری نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ابو عاصم نے ابن جریج سے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مظاہر بن اسلم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو قاسم نے عائشہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ طلاق لونڈی کی دو طلاقیں ہیں اور عدت اُسکی دو حیض ہیں کہا محمد بن یحیی نے اور حدیث کی ہمسے ابو عاصم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مظاہر نے ساتھ اسکے اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے اور عائشہ کی حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اُسکو مرفوع مگر حدیث مظاہر بن اسلم سے اور مظاہر کے لیے نہیں پہچانی جاتی علم میں کوئی حدیث سوا اس حدیث کے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے حضرت کے اصحاب وغیرہ سے اور یہی قول سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا ہے **باب** اگر خیال کرے کوئی مرد بیچ دل اپنے کے ساتھ طلاق عورت اپنی کے تو اُسکی طلاق ہوتی ہے یا نہیں **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُسنے روایت کی زرارہ بن اوفی سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جو خطرے اور خیال دل میں آتے ہیں سو خدا نے اُسکے گناہ میری امت سے معاف کر دیے جبتک اُسکو نہ بولے یا اُسپر عمل نہ کرے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے حضرت کے اصحاب وغیرہ سے کہ جب کوئی مرد اپنے دل میں طلاق کا خیال کرے یعنی اپنے دل میں طلاق کا خیال کرے کہ میں نے اپنی عورت کو طلاق دی تو یہ کچھ چیز نہیں ہوتی اور اس سے طلاق نہیں پڑتی جبتک کہ نہ کلام کرے ساتھ اُسکے اور زبان سے نہ کہے **باب** طلاق میں قصد کرنے اور ہنسی کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے حاتم بن اسمعیل سے اُسنے عبد الرحمن بن اردک سے اُسنے روایت کی عطا سے اُسنے ابن ماہک سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تین چیزیں ہیں کہ قصد کرنا اُنکا بھی قصد ہے اور ہنسی کی راہ سے کہنا بھی قصد ہے نکاح کرنا اور طلاق دینا اور رجعت کرنا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے اور عبد الرحمن وہی ابن حبیب بن اردک ہے اور ابن ماہک وہی یوسف بن ماہک ہے — **باب** خلع کرنے کے بیان میں

ملہ اسلیے کہ طلاق فرع نکاح کی ہے پس بدون نکاح کے کیونکر واقع ہو اور یہی ہے مذہب امام شافعی اور احمد وغیرہ جمہور علما کا اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک طلاق کو نکاح پر معلق کرنا درست ہے ۔ یعنی اگر کہے مرد کسی اجنبی عورت کو کہ اگر نکاح کروں میں تجھسے تو تجھے طلاق ہے یا کہے کہ جس عورت سے میں نکاح کروں اُسکو طلاق ہے پس جب نکاح کریگا اُسوقت طلاق پڑ جاویگی ۱۲ ع ع ملہ یعنی جو عورت کہ نسبت کی گئی یا معین کی گئی ساتھ کسی قوم خاص یا شہر خاص کے جیسے کہے کہ اگر فلانی قوم سے یا فلانے شہر سے نکاح کروں تو اسکو طلاق ہے تو اس صورت میں طلاق پڑ جاویگی ۱۲ ملہ یعنے قسم کی کہ میں کبھی نکاح نہیں کرونگا ۱۲ ملہ یعنے زبان درازی کرتی تھی اور بُرا کہتی تھی اپنے خاوند کے قرابتیوں کو ۱۲

حدثنا محمود بن غیلان نا الفضل بن موسی عن سفیان نا محمد بن عبد الرحمن وھو مولی آل طلحة عن سلیمان بن یسار عن الربیع بنت معوذ بن عفراء انھا اختلعت علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامرھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم او امرت ان تعتد بحیضة وفی الباب عن ابن عباس قال ابو عیسی حدیث الربیع بنت معوذ الصحیح انھا امرت ان تعتد بحیضة حدثنا محمد بن عبد الرحیم البغدادی ثنا علی بن بحر ثنا ھشام بن یوسف عن معمر عن عمرو بن مسلم عن عکرمة عن ابن عباس ان امرأة ثابت بن قیس اختلعت من زوجھا علی عھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامرھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان تعتد بحیضة ھذا حدیث حسن غریب واختلف اھل العلم فی عدة المختلعة فقال اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم ان عدة المختلعة عدة المطلقة وھو قول الثوری واھل الکوفة وبه یقول احمد واسحاق وقال بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم عدة المختلعة حیضة قال اسحاق وان ذھب ذاھب الی ھذا فھو مذھب قوی باب ماجاء فی المختلعات حدثنا ابو کریب ثنا مزاحم بن ذواد بن علبة عن ابیه عن لیث عن ابی الخطاب عن ابی زرعة عن ابی ادریس عن ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المختلعات ھن المنافقات وھذا حدیث غریب من ھذا الوجه ولیس اسناده بالقوی وروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال ایما امرأة اختلعت من زوجھا من غیر باس لم ترح رائحة الجنة حدثنا بذلک محمد بن بشار ثنا عبد الوھاب الثقفی ثنا ایوب عن ابی قلابة عن من حدثه عن ثوبان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما امرأة سالت زوجھا طلاقا من غیر باس فحرام علیھا رائحة الجنة وھذا حدیث حسن ویروی ھذا الحدیث عن ایوب عن ابی قلابة عن ابی اسماء عن ثوبان ورواہ بعضھم عن ایوب بھذا الاسناد ولم یرفعه باب ماجاء فی مداراة النساء حدثنا عبد اللہ بن ابی زیاد ثنا یعقوب بن ابراھیم بن سعد ثنی ابن اخی ابن شھاب عن عمه عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ

حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسی نے سفیان سے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عبد الرحمن نے سلیمان بن یسار سے اُسنے روایت کی ربیع بنت معوذ سے کہ خلع کیا اُسنے بیچ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سو حکم کیا اُسکو نبی صلعم نے یا حکم کی گئی یہ کہ عدت بیٹھے ایک حیض اور اس باب مین ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے کہ حدیث ربیع بنت معوذ کی کہ وہ حکم کی گئی کہ عدت بیٹھے ایک حیض صحیح ہے حدیث بیان کی ہمسے محمد بن عبد الرحیم بغدادی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہمکو علی بن بحر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ہشام بن یوسف نے معمر سے اُسنے عمرو بن مسلم سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے عبّاس سے کہ تحقیق ثابت بن قیس کی عورت نے خلع کیا اپنے خاوند سے حضرت صلعم کے زمانہ مین سو حکم کیا اُسکو حضرت صلعم نے یہ کہ عدت بیٹھے ایک حیض یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ عدت خلع کرنے والی کے سو کہا اکثر اہل علم نے حضرت صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہ خلع کرنے والی عورت کی عدت مانند عدت طلاق والی کے ہے اور یہی ہے قول ثوری اور اہل کوفہ کا اور ساتھ اسی کے قائل ہے احمد اور اسحاق اور بعض اہل علم حضرت صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ خلع والی عورت کی عدت ایک حیض ہے اور کہا اسحاق نے کہ اگر جاوے کوئی جانے والا طرف اسکے تو یہ مذہب قوی ہے **باب** خلع کرنے والی عورتون کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مزاحم بن ذواد نے اپنے باپ سے اُسنے لیث سے اُسنے ابی خطاب سے اُسنے ابی زرعہ سے اُسنے ابی ادریس سے اسنے ثوبان سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ عورتین خلع طلب کرنے والی وہ ہین منافق اور یہ حدیث غریب ہے اسوجہ سے اور اسکی اسناد قوی نہین ہے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو عورت کہ خلع طلب کرے خاوند اپنے سے بلا ضرورت تو نہ پاویگی بو بہشت کی **حدیث** کی ہمکو ساتھ اسکے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمکو عبد الوہاب ثقفی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ایوب نے ابی قلابہ سے اُسنے اپنی راوی سے اُسنے ثوبان سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت کہ مانگے اپنے خاوند سے طلاق بغیر ضرورت کے تو حرام ہے اُسپر بو بہشت کی اور یہ حدیث حسن ہے۔ اور یہ حدیث ایوب سے مروی ہے۔ اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ابی اسماء سے اُسنے ثوبان سے اور روایت کیا اُسکو بعض نے ایوب سے ساتھ اسی اسناد کے اور نہین مرفوع کیا اُسکو **باب** عورتون سے اچھی طرح سے رکھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے عبد اللہ بن ابی زیاد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یعقوب ابن ابراہیم بن سعد بن اخی بن شہاب نے اُسنے کہا حدیث کی مجکو میرے بھائی کے بیٹے ابن شہاب نے اپنے چچا سے اُسنے روایت کی سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

صلی اللہ علیہ وسلم ان المراۃ کالضلع ان ذھبت تقیمھا کسرتھا وان ترکتھا استمتعت بھا علی عوج وفی الباب عن ابی ذر وسمرۃ وعائشۃ حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح غریب من ھذا الوجہ **باب** ماجاء فی الرجل یسالہ ابوہ ان یطلق امراتہ **حدثنا** احمد بن محمد ثنا ابن المبارک ثنا ابن ابی ذئب عن الحارث بن عبد الرحمن عن حمزۃ بن عبد اللہ بن عمر عن ابن عمر قال کانت تحتی امراۃ احبھا وکان ابی یکرھھا فامرنی ان اطلقھا فابیت فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا عبد اللہ بن عمر طلق امراتک ھذا حدیث حسن صحیح انما نعرفہ من حدیث ابن ابی ذئب **باب** ماجاء لا تسال المراۃ طلاق اختھا **حدثنا** قتیبۃ ثنا سفیان بن عیینۃ عن الزھری عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تسال المراۃ طلاق اختھا لتکفئ ما فی انائھا وفی الباب عن ام سلمۃ حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی طلاق المعتوہ **حدثنا** محمد بن عبد الاعلی ثنا مروان بن معاویۃ الفزاری عن عطاء بن عجلان عن عکرمۃ بن خالد المخزومی عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل طلاق جائز الا طلاق المعتوہ المغلوب علی عقلہ ھذا حدیث لا نعرفہ مرفوعا الا من حدیث عطاء بن عجلان وعطاء بن عجلان ضعیف ذاھب الحدیث والعمل علی ھذا عند اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم ان طلاق المعتوہ المغلوب علی عقلہ لا یجوز الا ان یکون معتوھا یفیق الاحیان فیطلق فی حال افاقتہ **باب حدثنا** قتیبۃ ثنا یعلی بن شبیب عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت کان الناس والرجل یطلق امراتہ ماشاء ان یطلقھا وھی امراتہ اذا ارتجعھا

کہ عورت مانند پسلی[1] کے ہے یعنی اصل پیدائش اسکی پسلی سے ہے سو اگر ارادہ کرے تو کہ سیدھا کرے اُس پسلی کو تو توڑ دیگا اُسکو اور اگر چھوڑ دیگا تو پسلی کو اپنی حال پر تو فائدہ اٹھاوے تو ساتھ اُسکے باوجود کجی کے۔ اور اِس باب میں ابی ذر اور سمرہ اور عائشہ سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے اسوجہ سے **باب** اگر کوئی شخص اپنے بیٹے سے کہے کہ تو اپنی بیوی کو طلاق دے تو اُسکا حکم مانے یا نہیں **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن محمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی ذئب نے حارث بن عبد الرحمن سے اُسنے روایت کی حمزہ بن عبد اللہ بن عمر سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ تھی میرے نکاح میں ایک عورت کہ محبت رکھتا تھا میں اُس سے اور باپ میرا اُسکو بُرا جانتا تھا سو حکم کیا اُسنے مجکو کہ طلاق دون اُسکو سو انکار کیا میں نے سو ذکر کیا میں نے اِسکو حضرت صلعم سے سو آپ نے فرمایا کہ اے عبد اللہ بن عمر طلاق دے عورت اپنی کو یعنی اپنے باپ کا حکم مان۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سوا اسکے نہیں کہ ہم پہچانتے ہیں اِسکو حدیث ابن ابی ذئب سے **باب** نہ مانگے عورت طلاق سوکن اپنی کی **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے روایت کی سعید بن مسیب نے اُسنے ابی ہریرہ سے مرفوعاً کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ نہ مانگے کوئی عورت طلاق سوکن اپنی کی تا کہ اُٹھاوے وہ چیز کہ بیچ برتن اُسکے کے ہے اور اِس باب میں ام سلمہ سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** دیوانہ اور بے عقل کی طلاق کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن عبد الاعلے نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے مروان ابن معاویہ فزاری نے عطاء بن عجلان سے اُسنے روایت کی عکرمہ بن خالد مخزومی سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ ہر طلاق واقع ہوتی ہے مگر طلاق بے عقل کی کہ مغلوب العقل ہو یہ حدیث مرفوع نہیں مگر عطاء بن عجلان کی حدیث سے اور عطاء بن عجلان ضعیف اور ذاہب الحدیث ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے حضرت صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہ بے عقل اور دیوانہ کی طلاق واقع نہیں ہوتی مگر ایسا بے عقل ہو کہ کبھی ہوش میں آجاتا ہو پس طلاق دے اپنے ہوش کی حالت میں **باب**۔ **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یعلی بن شبیب نے ہشام بن عروہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے کہا کہ تھے لوگ یعنی جاہلیت کے زمانہ میں اور مرد طلاقیں دیتا تھا اپنی عورت کو جتنی کہ چاہتا تھا۔ اور وہ اُسی کی عورت رہتی جب کہ رجوع کرتا اُس سے۔

[1] یعنی حضرت حوا کہ اصل سب عورتوں کی ہیں حضرت آدم کی پسلی سے پیدا ہوئیں کہ وہ بہت ٹیڑھی ہوتی ہے پس اُنکی اصل میں ٹیڑھا پن ہے کوئی اُسکو بدل نہیں سکتا اور بدون طلاق کے کوئی صورت ممکن نہیں جیسے کہ ٹیڑھی لکڑی کو سیدھا کرنا ممکن نہیں پس حاصل یہ ہے کہ انسے معاملہ اچھی طرح رکھو اور اُنکے ٹیڑھے پن پر صبر کرو اور اس ٹیڑھے پن میں اُس سے فائدہ اُٹھاؤ اور ایسے طور پر ہو کہ سب باتوں میں تمہاری مرضی کے موافق کام کریں ۱۲ [2] مراد اس سے مخطوبہ عورت ہے یا سوکن یعنی سوت ہے اور بہن باعتبار دین کے کہا کہ دونوں کا دین ایک ہے ۱۲ [3] نشہ والے کی طلاق میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ اُسکی طلاق واقع نہیں ہوتی ہے۔ یہ قول عثمان اور ابن عباس وغیرہ کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ اُسکی طلاق ہو جاتی ہے یہ قول حضرت علی کا ہے اور یہی ہے قول مالک اور ثوری اور امام اوزاعی کا ۱۲

وهي في العدة وان طلقها مائة مرة او اكثر حتى قال رجل لامراته والله لا اطلقك فتبينين مني ولا اويك ابدا قالت كيف ذاك قال اطلقك فكلما همت عدتك ان تنقضي راجعتك فذهبت المراة حتى دخلت على عائشة فاخبرتها فسكتت عائشة حتى جاء النبي صلى الله عليه وسلم فاخبرته فسكت النبي صلى الله عليه وسلم حتى نزل القران الطلاق مرتان فامساك بمعروف او تسريح باحسان قالت عائشة فاستانف الناس الطلاق مستقبلا من كان طلق ومن لم يكن طلق **حدثنا** ابو كريب محمد بن العلاء قال ثنا عبد الله بن ادريس عن هشام بن عروة عن ابيه نحو هذا الحديث بمعناه ولم يذكر فيه عن عائشة وهذا اصح من حديث يعلى بن شبيب **باب** ما جاء في الحامل المتوفى عنها زوجها تضع **حدثنا** احمد بن منيع ثنا حسين بن محمد ثنا شيبان عن منصور عن ابراهيم عن الاسود عن ابي السنابل بن بعكك قال وضعت سبيعة بعد وفاة زوجها بثلثة وعشرين يوما او خمسة وعشرين يوما فلما تعلت تشوفت للنكاح فانكر عليها ذلك فذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال ان تفعل فقد حل اجلها **حدثنا** احمد بن منيع ثنا الحسن بن موسى ثنا شيبان عن منصور نحوه وفي الباب عن ام سلمة حديث ابي السنابل حديث مشهور غريب من هذا الوجه ولا نعرف للاسود شيئا عن ابي السنابل وسمعت محمدا يقول لا اعرف ان ابا السنابل عاش بعد النبي صلى الله عليه وسلم والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ان الحامل المتوفى عنها زوجها اذا وضعت فقد حل لها التزويج وان لم تكن انقضت عدتها وهو قول سفيان الثوري والشافعي واحمد واسحاق وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم تعتد اخر الاجلين والقول الاول اصح

عدت کی حالت میں اگرچہ طلاق دی ہوتی اسکو سو بار یا زیادہ یہانتک کہ ایک مرد نے اپنی بیوی سے کہا قسم ہی خدا کی کہ نہ طلاق دونگا میں تجکو کہ بائن ہوجاوے تو مجھسے اور ٹوٹ جاوے نکاح تیرا اور نہ جگہ دونگا میں تجکو ہمیشہ اُس عورت نے کہا کہ یہ کس طرح ہوگا اُسنے کہا کہ طلاق دونگا میں تجکو سو جب تیری عدت گذرنے کے قریب ہوگی تو رجوع کرونگا تجھسے سو وہ عورت گئی یہانتک کہ عائشہ پاس داخل ہوئی اور خبر دی اُسکو سو عائشہ چپ رہیں یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے سو عائشہ نے آپ سے کہا سو حضرت صلعم چپ رہے یہانتک کہ قرآن اُترا کہ طلاق ہی دو بار تک پھر رکھنا موافق دستور کے[1] یا رخصت کرنا ہی ساتھ نیکی کے عائشہ نے کہا آیندہ لوگون نے شروع کی طلاق یعنی ابتدا سے جسنے طلاق دی تھی اور جسنے طلاق نہین دی تھی **حدیث** بیان کی ہمسے ابو کریب محمد بن علاء نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن ادریس نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے مثل اس حدیث کے ساتھ اُسی معنے کے اور نہین ذکر کیا اُسنے واسطہ عائشہ کا اور یہ زیادہ ترصحیح ہی یعلی بن شبیب کی حدیث سے **باب** اگر حمل والی عورت کا خاوند مرجاوے تو عدت اُسکی بچہ جننا ہی **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے حسین بن محمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شیبان نے اُسنے منصور سے اُسنے روایت کی ابراہیم سے اُسنے اسود سے اُسنے ابی سنابل بن بعکک سے کہا بچہ جنی سبیعہ نے پیچھے وفات خاوند اپنے کے بعد تئیس دن کے یا پچیس دن کے سو جب پاک ہوئی نفاس سے تو زینت کی واسطے نکاح کے یعنی پیغام بھیجنے والونکے لیے اپنے تئین سنوارا۔ سو لوگون نے اُسپر انکار کیا سو کسی نے یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہی سو فرمایا کہ اگر نکاح کرے وہ تو درست ہی کہ اسکی عدت گذر چکی ہی **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حسن بن موسی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شیبان نے منصور سے مثل اسکے اور اس باب مین ام سلمہ سے بھی روایت ہی اور ابی سنابل کی حدیث مشہور ہی غریب ہی اس وجہ سے اور نہین پہچانتے ہم اسود کو ابی سنابل سے اس بارہ مین کچھ اور امام بخاری نے کہا کہ مین نہین جانتا کہ ابی سنابل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زندہ رہا ہو اور عمل اسپر ہی نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ اگر کسی عورت کا خاوند مرجاوے اور وہ حاملہ[2] ہو تو جب وہ بچہ جنے تو جائز ہی واسطے اُسکے نکاح کرنا اگرچہ اُسکی وفات کی عدت نہ گذری ہو یعنی چار مہینے اور دس دن اور یہی ہی قول سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور بعض اہل علم حضرت کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ عدت اس نامہ تک ہے جو دونون مین زیادہ مدت ہو اور پہلا قول زیادہ صحیح ہی

[1] یعنی رجعت خاص پہلی اور دوسری طلاق مین ہے کہ بعد اُسکے رجعت درست نہین یعنی عدت تک مرد چاہے تو عورت سے رجعت کرے یہ بات پہلی طلاق مین ہے اور دوسری میں پھر نہ پھر سکے گی۔ سو اگر موافق شرع کے اسکے حق ادا کر سکے تو پھر رکھے کہ پھر قضیہ نہو اور نہ رکھ سکے تو رخصت کرے ۱۲ [2] یعنی اگر خاوند کے مرنے کے بعد چار مہینے اور دس دن سے پیچھے بچہ جنی تو اُسکی عدت یہی بچہ جننا ہے اور اگر چار مہینے اور دس دن سے پہلے بچہ جنی تو مدت اُسکی چار مہینے اور دس دن ہے مگر جمہور علما خلاف ہین ۱۲

حدثنا قتيبة ثنا الليث عن يحيى بن سعيد عن سليمان بن يسار ان ابا هريرة وابن عباس وابا سلمة بن عبد الرحمن تذاكروا المتوفى عنها زوجها الحامل تضع عند وفاة زوجها فقال ابن عباس تعتد آخر الاجلين وقال ابو سلمة بل تحل حين تضع وقال ابو هريرة انا مع ابن اخي يعني ابا سلمة فارسلوا الى ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم فقالت قد وضعت سبيعة الاسلمية بعد وفاة زوجها بيسير فاستفتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فامرها ان تتزوج هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في عدة المتوفى عنها زوجها

حدثنا الانصاري ثنا معن بن عيسى ثنا مالك بن انس عن عبد الله بن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن حميد بن نافع عن زينب بنت ابي سلمة انها اخبرته بهذه الاحاديث الثلاثة قال قالت زينب دخلت على ام حبيبة زوج النبي صلى الله عليه وسلم حين توفي ابوها ابو سفيان بن حرب فدعت بطيب فيه صفرة خلوق او غيره فدهنت به جارية ثم مست بعارضيها ثم قالت والله ما لي بالطيب من حاجة غير اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر ان تحد على ميت فوق ثلاثة ايام الا على زوج اربعة اشهر وعشرا قالت زينب فدخلت على زينب بنت جحش حين توفي اخوها فدعت بطيب فمست منه ثم قالت والله ما لي في الطيب من حاجة غير اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر ان تحد على ميت فوق ثلث ليال الا على زوج اربعة اشهر وعشرا قالت زينب وسمعت امي ام سلمة تقول جاءت امرأة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ان ابنتي توفي عنها زوجها وقد اشتكت عينيها افنكحلها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم

حدیث بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے لیث نے یحیی بن سعید سے اُسنے روایت کی سلیمان بن یسار سے کہ تحقیق ابو ہریرہ اور ابن عباس اور ابو سلمہ نے آپسمین ذکر کیا اُس عورت کا جسکا خاوند مر گیا اور وہ حاملہ ہے اور جنی بعد مرنے خاوند اپنے کے سو ابن عباس نے کہا کہ عورت بیٹھے لمبی دو مدتون کی اور ابو سلمہ نے کہا کہ بلکہ حلال ہو جاتی ہے جبکہ بچہ جنے اور ابو ہریرہ نے کہا کہ مین ساتھ بھتیجے اپنے کے ہون یعنی ابو سلمہ کے سو بھیجا اُنھون نے کسی کو پاس ام سلمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی کے سو اُسنے کہا کہ بچہ جنی سبیعہ پیچھے وفات خاوند اپنے کے بعد تھوڑے دنون کے سو اُسنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے فتوی پوچھا سو حضرت صلعم نے اُسکو حکم کیا نکاح کرنے کا یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** جس عورت کا خاوند مر جاوے اُسکی عدت کیا ہے **حدیث** بیان کی ہمسے انصاری نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے معن بن عیسی نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے مالک بن انس نے عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے اُسنے حمید بن نافع سے اُسنے زینب بنت ابی سلمہ سے کہ اُسنے خبر دی اُسکو ساتھ اُن تینون حدیثون کے کہا زینب نے کہ مین ام حبیبہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی پاس گئی جب کہ وفات کیا گیا باپ اُسکا ابو سفیان بن حرب سو اُسنے خوشبو منگائی کہ اسمین زرد خوشبو تھی یا سوا اُسکے سو لگائی اُسنے وہ خوشبو ایک لڑکی کو پھر لگائی دونون رخسارون اپنے پر پھر کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ نہین مجکو خوشبو کی کچھ حاجت لیکن سُنا ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ نہین درست کسی عورت کو کہ ایمان رکھتی ہے ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے یہ کہ سوگ رکھے کسی مردے پر زیادہ تین دن سے مگر اپنے خاوند پر چار مہینے اور دس دن سوگ رکھنا چاہیے زینب نے کہا کہ پھر گئی مین پاس زینب بنت جحش کے جب کہ وفات کیا گیا بھائی اُسکا سو منگائی اُسنے خوشبو اور اُس سے بدن پر لگائی پھر کہا کہ مجکو خوشبو کی کچھ حاجت نہین لیکن مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے فرماتے تھے کہ نہین درست کسی عورت کو کہ ایمان رکھتی ہو ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے یہ سوگ کرے کسی مردے پر زیادہ تین دن سے مگر خاوند پر چار مہینے اور دس دن سوگ رکھنا چاہیے۔ زینب نے کہا اور سُنا مین نے اپنی ماں ام سلمہ سے کہتی تھین کہ آئی ایک عورت پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سو اُسنے کہا کہ یا حضرت میری بیٹی کا خاوند مر گیا ہے اور تحقیق دُکھتی ہین آنکھین اُسکی کیا سرمہ[1] لگاؤن اُسکی آنکھون مین سو حضرت صلعم نے فرمایا نہین

---

[1] اس سے معلوم ہوا کہ نہین جائز ہے سرمہ لگانا ساتھ اثمد کے اس عورت کو کہ مر جاوے خاوند اُسکا خواہ آنکھ دُکھتی ہو یا نہ دُکھتی ہو۔ یہ قول امام احمد کا ہے اور امام ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک سرمہ لگانا جائز ہے آنکھ دُکھنے مین اور امام شافعی کہتے ہین کہ سرمہ رات کو لگاوے اور دن کو پونچھ ڈالے اور شاید اوس عورت نے زینت کا ارادہ کیا ہوگا اسلیے اُسکو منع فرمایا اور آخیر حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جاہلیت کے زمانہ مین حضرت صلعم سے پہلے یہ رسم تھی کہ جس عورت کا خاوند مر جاتا وہ ایک گھر تنگ مین بیٹھی رہتی اور ٹاٹ و کمبل وغیرہ بُرے کپڑے پہنتی اور زینت اور خوشبو چھوڑ دیتی برس روز تک پھر لاتے اُسکے پاس گدھا یا بکری یا کوئی پرندہ اور وہ رگڑتی ساتھ اُسکے شرمگاہ اپنی اور نکلتی اُس گھر سے اور دیا جاتا اُسکے ہاتھ مین چند مینگنیان پس پھینکتی مینگنیون کو اور نکلتی ساتھ اُسکے عدت سے پس اس حدیث مین اشارہ ہے کہ مدت عدت کی

مرتین او ثلث مرات کل ذلک یقول لا ثم قال انما ھی اربعة اشھر و عشر و قد کانت احداکن فی الجاھلیة ترمی بالبعرة علی راس الحول و فی الباب عن فریعة ابنة مالک بن سنان اخت ابی سعید الخدری و حفصة بنت عمر حدیث زینب حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم و غیرھم ان المتوفی عنھا زوجھا تتقی فی عدتھا الطیب والزینة و ھو قول سفیان الثوری و مالک والشافعی و احمد و اسحاق **باب** ما جاء فی المظاھر یواقع قبل ان یکفر **حدثنا** ابو سعید الاشج ثنا عبد اللہ بن ادریس عن محمد بن اسحاق عن محمد بن عمرو بن عطاء عن سلیمان بن یسار عن سلمة بن صخر البیاضی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المظاھر یواقع قبل ان یکفر قال کفارة واحدة ھذا حدیث حسن غریب والعمل علی ھذا عند اکثر اھل العلم و ھو قول سفیان الثوری و مالک والشافعی و احمد و اسحاق و قال بعضھم اذا واقعھا قبل ان یکفر فعلیه کفارتان و ھو قول عبد الرحمن بن مھدی **حدثنا** ابو عمار الحسین بن حریث ثنا الفضل بن موسی عن معمر عن الحکم بن ابان عن عکرمة عن ابن عباس ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد ظاھر من امراته فوقع علیھا فقال یا رسول اللہ انی ظاھرت من امراتی فوقعت علیھا قبل ان اکفر فقال و ما حملک علی ذلک یرحمک اللہ قال رایت خلخالھا فی ضوء القمر قال فلا تقربھا حتی تفعل ما امرک اللہ ھذا حدیث حسن صحیح غریب **باب** ما جاء فی کفارة الظھار **حدثنا** اسحاق بن منصور ثنا ھرون بن اسمٰعیل الخزاز ثنا علی بن المبارک ثنا یحیی بن ابی کثیر ثنا ابو سلمة و محمد بن عبد الرحمن ان سلمان بن صخر الانصاری احد بنی بیاضة جعل امراته علیه کظھر امه حتی یمضی رمضان فلما مضی نصف من رمضان وقع علیھا لیلا فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک له فقال له

دو بار یا تین بار ہر بار فرماتے تھے نہیں پھر فرمایا کہ سوا اسکے نہیں کہ عدت چار مہینے اور دس دن ہے اور تحقیق تھی ایک تمہاری جاہلیت میں پھینکتی مینگنیاں برس روز تک اور اس باب میں فریعہ ابوسعید خدری کی بہن اور حفصہ سے بھی روایت آئی ہے اور زینب کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اصحاب وغیرہم کے کہ جسکا خاوند مرجاوے وہ عدت میں خوشبو اور زینت سے بچے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** ظہار[1] کرنے والا اگر کفارہ دینے سے پہلے جماع کرلے تو اسکا کیا حکم ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابوسعید اشج نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن ادریس نے محمد بن اسحاق سے اُسنے محمد بن عمرو بن عطاء سے اُسنے سلیمان بن یسار سے اُسنے سلمہ بن صخر بیاضی سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیچ حق ظہار کرنے والے کے کہ جماع کرے پہلے کفارہ دینے سے فرمایا فقط ایک ہی کفارہ ہے یہ حدیث حسن غریب ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ اگر جماع کرے پہلے کفارہ دینے سے تو دو کفارے ہیں اور یہ قول عبد الرحمن بن مہدی کا ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو عمار حسین بن حریث نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسی نے معمر سے اُسنے حکم بن ابان سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہ تحقیق ظہار کیا تھا اُسنے عورت اپنی سے سو واقع ہوا وہ اُسپر سو اُسنے عرض کی کہ یا حضرت تحقیق ظہار کیا تھا میں نے عورت اپنی سے سو جماع کیا میں نے اس سے پہلے کفارہ دینے کے سو فرمایا کہ کیا چیز باعث ہوئی تجکو اوپر اُسکے رحمت کرے تجکو اللہ کہا اُسنے کہا کہ دیکھی میں نے پازیب اسکی چاندنی میں سو فرمایا کہ نہ پاس جا اُسکے یہانتک کہ کرے تو وہ چیز کہ حکم کیا ہے تجکو اللہ نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب** ظہار کے کفارہ کا **حدیث** بیان کی ہمسے اسحاق بن منصور نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہارون بن اسماعیل بن خزاز نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مبارک نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن ابی کثیر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابوسلمہ اور محمد بن عبد الرحمن نے کہ تحقیق سلمان بن صخر انصاری نے کر دانا اپنی عورت کو اپنے اوپر مانند پیٹھ ماں اپنی کے یعنی کہا کہ تو مجھپر مانند پیٹھ ماں میری کے ہے کہ اسکو ظہار کہتے ہیں یہاں تک کہ گذرے رمضان یعنی حرام کیا اسکو اپنے اوپر ماہ رمضان کے گذرنے تک سو جبکہ گذرا آدھا مہینہ رمضان کا تو گرا سلمان اُسپر ایک رات کو یعنی صحبت کی اُس سے پھر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس۔ اور ذکر کیا اسکو حضرت صلعم سے سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

---

[1] ظہار کہتے ہیں اسکو کہ تشبیہ دے اپنی بیوی کو یا اسکے اُس عضو کو کہ تعبیر کیجاتی کل سے ساتھ اسکی یا تشبیہ دے اسکی جز شایع کو ساتھ اس عضو محرم کے کہ حرام ہو اسکو دیکھنا اسکا جیسے کہے بیوی اپنی سے کہ تو مجھپر حرام ہے مانند پیٹھ ماں میری کا یا سر تیرا یا نصف پیٹھ یا پیٹ ماں میری کے ہے یا مانند ران ماں میری کی ہے یا مانند پیٹھ بہن اور پھوپھی میری کے اسی مانند اسکے۔ پس اسطرح کے کہنے سے حرام ہو جاتی ہے صحبت کرنی اُس سے یہانتک کہ کفارہ ادا کرے اور اگر صحبت کرے پہلے کفارہ دینے سے تو نہیں آتا اُسپر کچھ سوائے ایک کفارہ

له رسول الله صلى الله عليه وسلم اعتق رقبة قال لا احدها قال فصم شهرين متتابعين قال لا استطيع قال اطعم ستين مسكينا قال لا اجد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لفروة ابن عمرو اعطه ذلك العرق وهو مكتل ياخذ خمسة عشر صاعا او ستة عشر صاعا اطعام ستين مسكينا هذا حديث حسن يقال سلمان بن صخر ويقال سلمة بن صخر البياضي والعمل على هذا الحديث عند اهل العلم في كفارة الظهار وفي الباب عن خولة بنت ثعلبة وهي امرأة اوس بن الصامت **باب** ماجاء في الايلاء **حدثنا** الحسن بن قزعة البصري ثنا مسلمة بن علقمة ثنا داؤد عن عامر عن مسروق عن عائشة قالت آلى رسول الله صلى الله عليه وسلم من نسائه وحرم فجعل الحرام حلالا وجعل في اليمين كفارة وفي الباب عن ابي موسى وانس حديث مسلمة بن علقمة عن داؤد رواه علي بن مسهر وغيره عن داؤد عن الشعبي عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا وليس فيه عن مسروق عن عائشة وهذا اصح من حديث مسلمة بن علقمة والايلاء ان يحلف الرجل ان لا يقرب امرأته اربعة اشهر واكثر واختلف اهل العلم فيه اذا مضت اربعة اشهر فقال بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم اذا مضت اربعة اشهر يوقف فاما ان يفيئ واما ان يطلق وهو قول مالك بن انس والشافعي واحمد واسحق وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم اذا مضت اربعة اشهر فهي تطليقة بائنة وهو قول الثوري واهل الكوفة **باب** ماجاء في اللعان **حدثنا** هناد ثنا عبدة بن سليمان عن عبد الملك بن ابي سليمان عن سعيد بن جبير قال سئلت عن المتلاعنين في امارة مصعب بن الزبير ايفرق بينهما فما دريت ما اقول فقمت مكاني الى منزل عبد الله بن عمر استاذنت عليه فقيل لي انه قائل فسمع كلامي فقال ابن جبير ادخل ما جاء بك الا حاجة قال فدخلت فاذا هو مفترش برذعة رحل له فقلت يا ابا عبد الرحمن

کہ آزاد کر ایک بردہ کہا سلمان نے نہیں پاتا میں اُسکو یعنی مجکو اسقدر مقدور نہیں فرمایا پس روزے رکھ دو مہینے کے پے در پے کہا نہیں طاقت رکھتا ہوں یعنی غلبہ شہوت کے سبب سے دو مہینے ترک نہیں سکتا فرمایا کھلا ساٹھ مسکینوں کو کھانا۔ کہا نہیں پاتا میں ساٹھ مسکینوں کا کھانا۔ یعنے مجھے مقدور نہیں ہے۔ سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فروہ بن عمرو صحابی سے فرمایا کہ دے اُسکو وہ عرق کھجوروں کا کہ کوئی اُسکو لایا تھا۔ اور عرق ایک تھیلا ہوتا ہے کھجوروں کا کہ سماتی ہیں اُسمیں کھجوریں پندرہ سیر یا سولہ سیر تاکہ کھلاوے ساٹھ مسکینوں کو یہ حدیث حسن ہے سلمان بن صخر کو سلمہ بن صخر بیاضی بھی کہتے ہیں۔ اور عمل اسیر ہے نزدیک اہل علم کے بیچ کفارہ ظہار کے اور اس باب میں خولہ بنت ثعلبہ سے بھی روایت ہے وہ عورت اوس بن صامت کی ہے **باب** ایلا کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے حسن بن قزعہ بصری نے کہا حدیث کی ہمسے مسلمہ بن علقمہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے داؤد نے عامر سے اُسنے مسروق سے اُسنے عائشہ سے کہ ایلا کیا حضرت صلعم نے اپنی بیویوں سے اور حرام کیا اُنکو پس آپ نے حرام کو حلال کیا اور قسم کا کفارہ دیا۔ اور اس باب میں ابی موسی اور انس سے بھی روایت ہے اور حدیث مسلمہ بن علقمہ کی جو داؤد سے ہے روایت کیا ہے اُسکو علی بن مسہر وغیرہ نے داؤد سے اُسنے شعبی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور نہیں ہے اُسمیں واسطہ مسروق کا عائشہ سے اور یہ زیادہ صحیح ہے حدیث مسلمہ بن علقمہ سے اور ایلا یہ ہے کہ قسم کھاوے مرد یہ کہ اپنی عورت سے صحبت نہ کرے چار مہینے یا زیادہ اس سے اور اہل علم کو اسمیں اختلاف ہے کہ جب چار مہینے گذر جاویں اور صحبت نہ کرے سو بعض اہل علم حضرت صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ جب چار مہینے گذر جاویں تو ایلا کرنے والا ٹھہر جاوے پس یا تو رجوع کرے اپنی عورت سے یعنی کفارہ دے قسم کا یا طلاق دے اور یہی ہے قول مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم حضرت صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ جب چار مہینے گذر جاویں تو اُسپر ایک طلاق بائن پڑتی ہے اور یہی ہے قول ثوری اور اہل کوفہ کا **باب** لعان کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے عبدہ بن سلیمان نے عبد الملک بن ابی سلیمان سے اُسنے سعید بن جبیر سے کہا کہ پوچھا گیا میں دو لعان کرنے والوں سے بیچ خلافت مصعب بن زبیر کے کہ کیا تفریق کیجاوے درمیان اُن دونوں کے سو نہ جانا میں نے کہ کیا کہوں یعنی مجکو اُسکا جواب نہ آیا سو گیا میں وہیں سے طرف گھر عبد اللہ بن عمر کی اور اجازت چاہی میں نے اندر جانے کی سو مجکو کہا گیا کہ وہ اسوقت سوتے ہیں سو اُسنے میری بات سنی اور کہا کہ اے ابن جبیر اندر آ نہیں آیا تو مگر کسی حاجت کے لیے کہا سو میں اندر گیا اور دیکھا کہ وہ پالان بچھاوے کا بچھائے ہوئے تھے سو میں نے کہا کہ اے ابا عبد الرحمن (یہ کنیت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ کی)

المتلاعنان ایفرق بینہما فقال سبحان اللہ نعم ان اول من سال عن ذلک فلان بن فلان اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ارایت لو ان احدنا رای امراتہ علی فاحشۃ کیف یصنع ان تکلم تکلم بامر عظیم وان سکت سکت علی امر عظیم قال فسکت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یجبہ فلما کان بعد ذلک اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان الذی سالتک عنہ قد ابتلیت بہ فانزل اللہ الایات التی فی سورۃ النور والذین یرمون ازواجہم ولم یکن لہم شہداء الا انفسہم حتی ختم الایات فدعا الرجل فتلاہن علیہ ووعظہ وذکرہ واخبرہ ان عذاب الدنیا اہون من عذاب الاخرۃ فقال لا والذی بعثک بالحق ما کذبت علیہا ثم ثنی بالمرأۃ ووعظہا وذکرہا واخبرہا ان عذاب الدنیا اہون من عذاب الاخرۃ فقالت لا والذی بعثک بالحق ما صدق قال فبدأ بالرجل فشہد اربع شہادات باللہ انہ لمن الصادقین والخامسۃ ان لعنۃ اللہ علیہ ان کان من الکاذبین ثم ثنی بالمرأۃ فشہدت اربع شہادات باللہ انہ لمن الکاذبین والخامسۃ ان غضب اللہ علیہا ان کان من الصادقین ثم فرق بینہما وفی الباب عن سہل بن سعد وابن عباس وحذیفۃ وابن مسعود حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح والعمل علی ہذا الحدیث عند اہل العلم **حدثنا** قتیبۃ نا مالک بن انس عن نافع عن ابن عمر قال لاعن رجل امرأتہ وفرق النبی صلی اللہ علیہ وسلم بینہما والحق الولد بالام ہذا حدیث حسن صحیح والعمل علی ہذا عند اہل العلم **باب**

کیا دو لعان کرنے والوں کے درمیان تفریق کیجاوے سو اُسنے کہا اللہ پاک ہے ہاں تحقیق اول وہ مرد کہ پوچھا اس مسئلہ سے فلانا بیٹا فلانے کا ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا سو اُسنے عرض کی کہ یا حضرت بتلایئے کہ اگر ایک ہمارا دیکھے اپنی عورت کو زنا پر تو کیا کرے اگر بولے تو بولے ساتھ امر بڑی کے یعنے اگر اُسکو لوگوں میں کہے تو حد مارا جاوے اور اگر چپ رہے کسی کو بتلاوے نہیں تو چپ رہے اوپر امر بڑے کے کہا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم چپ رہے اور اُسکو جواب نہ دیا سو بعد چند روز کے وہ شخص پھر آیا اور کہا کہ یا حضرت جو مسئلہ کہ میں نے آپ سے پوچھا تھا تحقیق مبتلا ہوا میں ساتھ اُسکے یعنی میں نے اپنی عورت کو ایک مرد کے ساتھ پایا۔ سو اُتاریں خدا نے وہ آیتیں جو سورۂ نور میں ہیں کہ جو لوگ تہمت لگاویں اپنی بیویوں کو اور نہوں واسطے اُنکے گواہ مگر نفس اُنکے یہانتک کہ ختم کیا آیتوں کو سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد کو بلایا اور اُسکو لعان کا حکم سُنایا اور نصیحت کی اُسکو اور یاد دلایا اُسکو عذاب آخرت کا یعنی تاکہ جھوٹ نہ کہے اور افترا نہ کرے عورت پر اور خبر دی اُسکو کہ عذاب دنیا کا سہل ہے عذاب آخرت سے سو اُسکو مرد نے کہا کہ قسم ہے اُس ذات کی کہ بھیجا آپ کو ساتھ حق کے نہیں جھوٹ کہا میں نے اُسپر پھر دوسری بار حضرت نے عورت کو لعان کا حکم سنایا اور نصیحت کی اُسکو اور یاد دلایا اُسکو عذاب آخرت کا اور خبر دی اُسکو کہ عذاب دنیا کا سہل ہے عذاب آخرت سے سو کہا اُس عورت نے کہ قسم ہے اُس ذات کی کہ بھیجا آپ کو ساتھ حق کے اُسنے یعنی مرد نے سچ نہیں کہا۔ سو حضرت صلعم نے شروع کیا ساتھ مرد کے سو گواہی دی اُسنے چار بار ساتھ اللہ کے کہ بیشک میں سچوں میں سے ہوں۔ اور پانچویں دفعہ کہا کہ غضب خدا کا مجھپر اگر میں جھوٹوں میں سے ہوں پھر دوسری بار شروع کیا ساتھ عورت کے سو گواہی دی اُسنے چار بار ساتھ اللہ کے کہ بیشک وہ شخص جھوٹوں میں سے ہے اور پانچویں بار کہا کہ غضب خدا کا مجھپر اگر ہو وہ مرد سچوں میں سے پھر تفریق کی آپنے درمیان اُنکے اور اس باب میں سہل بن سعد اور ابن عباس اور حذیفہ اور ابن مسعود سے بھی روایت آئی ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اس حدیث پر ہے نزدیک اہل علم کے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے مالک بن انس نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ لعان کیا ایک مرد نے اپنی عورت سے اور تفریق کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان اُنکے اور لاحق کیا فرزند کو ساتھ ماں کے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے **باب**

ف طلاق واقع نہیں ہوتی بمجرد گذر جانے چار مہینے کے نزدیک اکثر علماء کے بلکہ اُسکو ٹھہرایا جاوے کہ رجوع کرے یا طلاق دے اور امام شافعی کہتے ہیں کہ اگر وہ طلاق نہ دے تو حاکم اُسکو ایک طلاق دلادے۔ اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ اگر چار مہینے کے اندر صحبت کی تو ایلاء ساقط ہو جاتا ہے اور کفارہ قسم کا لازم آتا ہے اور اگر صحبت نہ کی تو ایک طلاق بائن پڑتی ہے ۱۲ع اور اسیطرح اگر کوئی حرام کرے کسی چیز کو اپنے پر خواہ بیوی کو خواہ کسی اور چیز کو تو اُسپر کفارہ آتا ہے اور وہ چیز حرام نہیں یہ مذہب ابن عباس کا ہے۔ اور حنفیہ کے نزدیک اگر کسی مرد اپنی بیوی کو کہ تو مجھپر حرام ہے تو یہ بھی ایلاء میں داخل ہے جبکہ نیت کرے اُسکی باقی تفصیل فقہ میں ہے

ع آپ صحابی ہیں کنیت آپ کی ابو العباس ہے۔ اور نسب یہ ہے سہل بن سعد بن مالک ابن خالد انصاری خزرجی ساعدی۔ آپ کے والد بھی صحابی ہیں وفات آپ کی ۸۸ھ بقول اصح و بقول بعض بعد ۹۱ھ کے۔ عمر شریف سو سال سے تجاوز کر گئی تھی ۱۲ عہ آپ صحابی ہیں اور آپکے والد یمان بھی صحابی ہیں جو جنگ احد میں شہید ہوئے اور وفات حذیفہ رضہ کی حضرت عثمان کی خلافت ۳۶ھ میں ہوئی ۱۲

ما جاء این تعتد المتوفی عنها زوجها حدثنا الانصاری ثنا معن ثنا مالک عن سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرة عن عمته زینب
بنت کعب بن عجرة ان الفريعة بنت مالك بن سنان وهي اخت ابي سعيد الخدري اخبرتها انها جاءت رسول الله صلى الله عليه وسلم
تسأله ترجع الى اهلها في بني خدرة وان زوجها خرج في طلب اعبد له ابقوا حتى اذا كان بطرف القدوم لحقهم فقتلوه قالت
فسألت رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ارجع الى اهلي فان زوجي لم يترك لي مسكنا يملكه ولا نفقة قالت فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم نعم قالت فانصرفت حتى اذا كنت في الحجرة او في المسجد ناداني رسول الله صلى الله عليه وسلم او امر بي فنوديت له فقال كيف
قلت قالت فرددت عليه القصة التي ذكرت له من شان زوجي قال امكثي في بيتك حتى يبلغ الكتاب اجله قالت فاعتددت فيه
اربعة اشهر وعشرا قالت فلما كان عثمان ارسل الي فسألني عن ذلك فاخبرته فاتبعه وقضى به حدثنا محمد بن بشار ثنا يحيى بن
سعيد ثنا سعد بن اسحاق بن كعب بن عجرة فذكر نحوه بمعناه هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا الحديث عند اكثر اهل العلم
من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم لم يروا للمعتدة ان تنتقل من بيت زوجها حتى تنقضي عدتها وهو قول سفيان الثوري
والشافعي واحمد واسحاق وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم للمرأة ان تعتد حيث شاءت وان
لم تعتد في بيت زوجها والقول الاول اصح بسم الله الرحمن الرحيم **ابواب البيوع** عن رسول الله صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء في ترك الشبهات

جس عورت کا خاوند مرجاوے وہ عدت کہاں بیٹھے[1] حدیث بیان کی ہمسے انصاری نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معن نے اُسنے کہا حدیث کی
ہمسے مالک نے سعد بن اسحاق بن کعب سے اُسنے اپنی پھپھی زینب بنت کعب سے کہ تحقیق فریعہ بنت مالک بن سنان نے خبر دی اُنکو وہ بہن ابو سعید
خدری کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور سوال کیا آپ سے یہ کہ پھر جاوے طرف گھر والوں اپنے کے بیچ قبیلہ بنی خدرہ کے
اور تحقیق خاوند اُسکا نکلا بیچ تلاش اپنے غلاموں کے کہ بھاگ گئے تھے یہانتک کہ جب پہونچا قدوم مین تو پایا اُنکو سو مار ڈالا اُنھوں نے اُسکو کہا
سو پوچھا مین نے حضرت صلعم سے یہ کہ پھر جاؤن مین طرف اہل اپنے کے کہ تحقیق خاوند میرے نے نہین چھوڑا میرے لیے کوئی مکان کہ وہ مالک ہو اُسکا
اور نہ کچھ خرچ سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان پھر جا کہا اُسنے سو پھری مین یہانتک کہ جب تھی مین حجرے مین یا مسجد مین پکارا مجکو حضرت
صلعم نے یا حکم کیا مجھے بلانے میرے کا سو مین آپ کے پاس بلائی گئی سو آپ نے فرمایا کس طرح کہا تو نے کہا اُسنے سو مین نے وہ قصہ آپ سے پھر کہا
جو پہلے ذکر کیا تھا اپنے خاوند کے حال سے فرمایا کہ ٹھہر اپنے گھر مین یہانتک کہ پہونچے حکم اللہ کا اپنی مدت[3] کو کہا اُسنے سو مین عدت بیٹھی اُسمین چار مہینے
اور دس دن کہا سو جب عثمان خلیفہ ہوے تو اُسنے کسی کو میرے پاس بھیجا اور مجھ سے یہ قصہ پوچھا سو مین نے اُسکو اُس سے خبر دی کہ پیروی کی اُسنے
اُسکی اور حکم کیا ساتھ اُسکے حدیث بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے یحیی بن سعید نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے سعد
بن اسحاق نے پس ذکر کیا مثل اُسکے اُسکے معنے مین یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب
وغیرہ سے نہین جائز رکھتے یہ کہ نقل کرے عورت اپنے خاوند کے گھر سے یہانتک کہ گذر جاوے عدت اُسکی اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور
شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ جائز ہے عورت کو یہ کہ عدت بیٹھے
جس جگہ چاہے اگرچہ نہ عدت بیٹھے بیچ گھر خاوند اپنے کے اور پہلا قول زیادہ ترجیح ہے ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم **ابواب البیوع** بیعوں[2] کے
بابوں کا بیان جو حضرت صلعم سے ثابت ہے **باب** شبہے والی چیزوں کے ترک کرنے کا بیان

[1] جس عورت کا خاوند مرجاوے اُسکو عدت مین سوگ کرنا واجب ہے۔ اور اسپر اجماع ہے سب علما کا لیکن اسمین تفصیل ہے جمہور کے نزدیک برابر ہے اسمین مدخول بہا اور غیر مدخول بہا خواہ چھوٹی ہو خواہ بڑی خواہ باکرہ ہو یا ثیبہ خواہ لونڈی ہو خواہ آزاد مسلمہ ہو خواہ کافرہ اور حنفیہ کے نزدیک کافرہ اور مجنونہ اور صغیرہ وغیرہ سات عورتوں پر سوگ نہین اور سوگ کہتے ہین ترک زینت اور خوشبو لگانے کو [2] بیع کے معنے بیچنا اور کبھی اسکے معنے خریدنے کے بھی آتے ہین۔ اور بیع شرع مین کہتے ہین مال بدلنے کو ساتھ مال کے آپس کی رضامندی سے اور جواز بیع کا ثابت ہے اور قرآن سے اور حدیثوں سے اور بیع چار قسم کی ہوتی ہے۔ معاوضہ صرف سلم بیع مطلق۔ معاوضہ وہ بیع ہے کہ بیچے عین کو بدلے عین کے جیسے کہ بیچے کپڑا بدلے کتاب کے۔ اور بیع صرف یہ ہے کہ بیچے نقد بدلے نقد کے مثلا روپیہ بدلے روپیوں کے یا اشرفی بدلے روپیوں کے۔ اور سلم بیچنا دین کا ہے بدلے غلے کے مثلا غلہ مول لینا ہو بدلے بدلے روپیوں کے۔ اور بیع مطلق یہ ہے کہ بیع کرے ایک چیز کو بدلے نقد کے [3] مراد یہاں سے عدت متوفی عنہا کی ہے جو چار مہینے دس روز ہین حکم اللہ سے مراد قول اللہ تعالی یتربصن بانفسہن اربعۃ اشہر وعشرا

حدثنا قتيبة بن سعيد ثنا حماد بن زيد عن مجالد عن الشعبي عن النعمان بن بشير قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الحلال بين والحرام بين وبين ذلك امور مشتبهات لا يدري كثير من الناس امن الحلال هي ام من الحرام فمن تركها استبراء لدينه وعرضه فقد سلم ومن واقع شيئا منها يوشك ان يواقع الحرام كما انه من يرعى حول الحمى يوشك ان يواقعه الا وان لكل ملك حمى الا وان حمى الله محارمه **حدثنا** هناد ثنا وكيع عن زكريا بن ابي زائدة عن الشعبي عن النعمان بن بشير عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه بمعناه هذا حديث حسن صحيح وقد رواه غير واحد عن الشعبي عن النعمان بن بشير **باب** ما جاء في اكل الربوا **حدثنا** قتيبة ثنا ابو عوانة عن سماك بن حرب عن عبد الرحمن بن عبد الله بن مسعود عن ابن مسعود قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم آكل الربوا وموكله وشاهديه وكاتبه وفي الباب عن عمر وعلي وجابر حديث عبد الله حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في التغليظ في الكذب والزور ونحوه **حدثنا** محمد بن عبد الاعلى الصنعاني ثنا خالد بن الحارث عن شعبة ثنا عبيد الله بن ابي بكر بن انس عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم في الكبائر قال الشرك بالله وعقوق الوالدين وقتل النفس وقول الزور وفي الباب عن ابي بكرة وايمن بن خريم وابن عمر حديث انس حديث حسن صحيح غريب **باب** ماجاء في التجار وتسمية النبي صلى الله عليه وسلم اياهم

حدیث بیان کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے حماد بن زید نے[1] مجالد سے اُسنے شعبی سے اُسنے نعمان بن بشیر سے کہا سُنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ حلال ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے[1] اور حلال اور حرام کے درمیان بہت چیزین ہین شبہے والی نہین جانتے انکو بہت آدمی پس جو شخص کہ بچا شبہے والی چیزون سے تو پاک کیا اُسنے اپنے دین کو اور اپنی آبرو کو یعنی طعنے والون کی طعن سے بچا اور جو پڑا کسی چیز مین شبہ کی چیزون مین سے قریب ہی کہ پڑے حرام مین مانند چرواہے کے کہ چراتا ہے گرد رونے کے قریب ہی کہ چرین اُسمین جانور چرواہ کے واسطے ہر بادشاہ کے رونہ ہے اور اللہ کی رونہ حرام چیزین ہین **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے وکیع نے زکریا بن ابی زائدہ سے اُسنے شعبی سے اُسنے نعمان بن بشیر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے معنی مین یہ حدیث حسن صحیح ہے تحقیق روایت کی اُسکو بہت لوگون نے شعبی سے اُسنے نعمان بن بشیر سے **باب** بیاج[2] کھانے والے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابو عوانہ نے سماک بن حرب سے اُسنے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود سے اُسنے ابن مسعود سے کہا کہ لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیاج لینے والے کو اور دینے والے کو اور لکھنے والے کو اور گواہون کو اور اس باب مین علی اور عمر اور جابر سے بھی روایت ہی اور ابن مسعود کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** جھوٹ اور فریب وغیرہ کے گناہ کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن عبد الاعلی صنعانی نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے خالد بن حارث نے شعبہ سے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے عبد اللہ بن ابی بکر بن انس نے انس سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کبیرہ گناہون کے بیان مین فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور مان باپ کے نافرمانی کرنا اور ناحق خون کرنا۔ اور جھوٹی بات کہنا کبیرہ گناہون مین سے ہین اور اس باب مین ابی بکرہ اور ایمن بن خریم اور ابن عمر سے بھی روایت ہے۔ اور انس کی حدیث حسن صحیح غریب ہی **باب** تجار کا بیان اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انکو یہ نام رکھنا۔

[1] حلال ظاہر ہے کہ ساتھ نص کے حلال ہونا اُسکا معلوم ہو جیسے کھانے کی چیزین کہ متعارف ہین۔ اور کلام نیک کرنا اور نکاح کرنا اور حلال چیزونکو دیکھنا اور حرام ظاہر ہی کہ ساتھ نص کے حرام ہونا اُسکا معلوم ہو جیسے شراب اور سور اور مردار اور خون جاری اور زنا اور جھوٹ اور غیبت اور چغلی وغیرہ اور چیزین شبہے والی ہین وہ کہ اُنمین دلیلین متعارض ہین۔ پس اُنکی حقیقت کو بہت نہین جانتے پس اُنسے بچنا بہت بہتر ہے کیتے ہین لیکن اُنکو نہ حلال کہا جاوے نہ حرام کہا جاوے اور اتفاق ہی علما کا اس حدیث مین بڑے بڑے فائدے ہین اور یہ حدیث اُن چیزون مین ہی جنپر اسلام کا مدار ہے [2] بیاج شرع مین زیادتی کو کہ خالی ہو عوض سے اور شرط کیجاوے زیادتی درمیان عقد کے اور بیاج حرام ہی بیع اور قرض مین اور اُسکی حرمت کا منکر کافر ہے۔ اور بیاج دو قسم ہے ایک بیاج نسیہ کا یعنے نقد کو ساتھ وعدے کے بیچنا اور دوسرا ربو فضل کا یعنی تھوڑی چیز کو بدلے بہت کے بیچنا پھر اگر دونون چیزین پائی جاوین یعنی ایک اتحاد جنس اور دوسری اتحاد قدر یعنی کیل اور وزن تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک دونون قسم حرام ہین جیسے گیہون بدلے گیہون کے کہ جنس بھی ایک ہی اور قدر بھی ایک ہی کہ کیلی ہی اور اگر اتحاد جنس اور قدر ایک چیز مین پائی جاوے تو بیاج نسیہ کا حرام ہے فضل حرام نہین جیسے کہ چنون کے ساتھ بیچے کہ اسمین فضل حلال ہے اور نسیہ حرام اور امام مالک کے نزدیک علت بیاج جن چیزون مین جو حدیث مین آئی ہین ثمنیت اور قوت مدخر ہونا ہے۔ پس اُنکے نزدیک ترکاری وغیرہ مین جو ذخیرہ نہین ہوسکتین بیاج نہین اور امام شافعی کے نزدیک علت ربا کی ثمنیت ہے سونے چاندی اور قوت ہونا باقی چیزون مین پس اُنکے نزدیک ترکاریون مین بیاج ہوتا ہی در مختار ۱۲

حدثنا هناد ثنا ابو بكر بن عياش عن عاصم عن ابی وائل عن قيس بن ابی غرزة قال خرج علينا رسول الله صلی الله عليه وسلم ونحن نسمی السماسرة فقال يا معشر التجار ان الشيطن والاثم يحضران البيع فشوبوا بيعكم بالصدقة وفی الباب عن البراء بن عازب ورفاعة حديث قيس بن ابی غرزة حديث حسن صحيح رواه منصور والاعمش وحبيب بن ابی ثابت وغير واحد عن ابی وائل عن قيس بن ابی غرزة ولا نعرف لقيس عن النبی صلی الله عليه وسلم غير هذا **حدثنا** هناد ثنا ابو معاوية عن الاعمش عن شقيق بن سلمة عن قيس بن ابی غرزة عن النبی صلی الله عليه وسلم نحوه بمعناه هذا حديث صحيح **حدثنا** هناد ثنا قبيصة ثنا سفيان عن ابی حمزة عن الحسن عن ابی سعيد عن النبی صلی الله عليه وسلم قال التاجر الصدوق الامين مع النبيين والصديقين والشهداء **حدثنا** سويد ثنا ابن المبارك عن سفيان عن ابی حمزة بهذا الاسناد نحوه هذا حديث حسن لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث الثوری عن ابی حمزة وابو حمزة اسمه عبد الله بن جابر وهو شيخ بصری **حدثنا** يحيی بن خلف ثنا بشر بن المفضل عن عبد الله بن عثمان بن خثيم عن اسماعيل بن عبيد بن رفاعة عن ابيه عن جده انه خرج مع النبی صلی الله عليه وسلم الی المصلی فرای الناس يتبايعون فقال يا معشر التجار فاستجابوا لرسول الله صلی الله عليه وسلم ورفعوا اعناقهم وابصارهم اليه فقال ان التجار يبعثون يوم القيمة فجارا الا من اتقی الله وبر وصدق هذا حديث حسن صحيح ويقال اسمعيل بن عبيد الله بن رفاعة ايضا **باب** ما جاء فيمن حلف علی سلعته كاذبا **حدثنا** محمود بن غيلان ثنا ابو داود انبانا شعبة قال اخبرنی علی بن مدرك قال سمعت ابا زرعة بن عمرو بن جرير يحدث عن خرشة بن الحر عن ابی ذر عن النبی صلی الله عليه وسلم قال ثلثة لا ينظر الله اليهم يوم القيمة ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم قلت من هم يا رسول الله فقد خابوا وخسروا قال المنان والمسبل ازاره والمنفق سلعته بالحلف الكاذب

حدیث بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو بکر بن عیاش نے عاصم سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے قیس بن ابی غرزہ سے کہا کہ نکلے ہمپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تھے ہم گروہ تجار کے نام رکھے جاتے سماسرہ سو فرمایا اسے معشر تجار کے یعنے اے گروہ سوداگرون کے کہ تحقیق شیطان اور گناہ حاضر ہوتے ہین بیع کو یعنی بیچنے شرا مین اکثر باتین بے فائدہ اور جھوٹی قسمین پیش آجاتی ہین سو ملاؤ بیع کو ساتھ صدقہ کے اور اس باب مین براء بن عازب اور رفاعہ سے بھی روایت آئی ہے اور قیس بن ابی غرزہ کی حدیث حسن صحیح ہے روایت کیا اُسکو منصور اور اعمش اور حبیب وغیرہ نے ابو وائل سے اُسنے قیس سے اور نہین جانتے ہم واسطے قیس کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سوا اس حدیث کے کچھ **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے شقیق بن سلمہ سے اُسنے روایت کی قیس بن ابی غرزہ سے اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اسی معنے مین یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے قبیصہ نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے سفیان نے ابی حمزہ سے اُسنے حسن سے اُسنے ابی سعید سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوداگر بڑا سچا یعنی قول مین اور فعل مین بڑا امانتدار ساتھ نبیون اور صدیقون اور شہیدون کے ہوگا۔ **حدیث** بیان کی ہمسے سوید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے سفیان سے اُسنے ابی حمزہ سے ساتھ اس اسناد کے مثل اُسکے یہ حدیث حسن ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اس وجہ سے حدیث سفیان ثوری سے اُسنے ابی حمزہ سے اور اسکا نام عبد اللہ ہے اور وہ شیخ بصری ہے **حدیث** بیان کی ہمسے یحیی بن خلف نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے بشر بن مفضل نے عبد اللہ بن عثمان بن خثیم سے اُسنے اسماعیل بن عبید بن رفاعہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ نکلا وہ ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف عیدگاہ کے سو دیکھا آپ نے لوگون کو بیع شرا کرتے سو فرمایا کہ اے گروہ سوداگرون کے سو جواب دیا اُنھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اُٹھائین اپنی گردنین اور آنکھین طرف حضرت صلعم کے سو فرمایا کہ تحقیق سوداگر اُٹھائے جاوینگے دن قیامت کے گنہگار یعنی جھوٹ کہنے والے اور نافرمان مگر جو شخص کہ ڈرا اللہ سے یعنی خیانت اور فریب وغیرہ نہ کیا اور نیکی کی یعنی تجارت مین لوگون سے یا عبادت کی اللہ کی اور سچ بولا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسماعیل بن عبید کو اسماعیل بن عبید اللہ بن رفاعہ بھی کہتے ہین **باب** اسباب پر جھوٹی قسم کھانے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داود نے اُسنے کہا خبر دی ہمسے شعبہ نے اُسنے کہا خبر بیان کی ہمسے علی بن مدرک نے اُسنے کہا سنا مین نے ابا زرعہ بن عمرو بن جریر سے حدیث بیان کرتا تھا خرشہ بن حر سے اُسنے روایت کی ابی ذر سے کہ حضرت صلعم نے فرمایا تین شخص ہین کہ نہ دیکھیگا طرف اُنکے اللہ دن قیامت کے اور نہ پاک کریگا اُنکو گناہون سے اور اُنکے لیے دُکھ کی مار ہے مینے کہا کون ہین وہ یا حضرت کہ وہ محروم اور خاسرون سے ہین فرمایا ایک تو احسان رکھنے والا اور دوسرا دراز کرنے والا تہ بند کا یعنی ٹخنون سے نیچے چھوڑنے والا۔ تیسرا رواج دینے والا اسباب کا ساتھ جھوٹی قسم کے

وفی الباب عن ابن مسعود وابی ہریرۃ وابی امامۃ بن ثعلبۃ وعمران بن حصین ومعقل بن یسار حدیث ابی ذر حدیث حسن صحیح

باب ما جاء فی التبکیر بالتجارۃ **حدثنا** یعقوب بن ابراہیم الدورقی ثنا ہشیم ثنا یعلی بن عطاء عن عمارۃ بن حدید عن صخر الغامدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم بارک لامتی فی بکورہا قال وکان اذا بعث سریۃ او جیشا بعثہم اول النہار وکان صخر رجلا تاجرا وکان اذا بعث تجارۃ بعثہم اول النہار فاثری وکثر مالہ وفی الباب عن علی وبریدۃ وابن مسعود وانس وابن عمر وابن عباس وجابر حدیث صخر الغامدی حدیث حسن ولا نعرف لصخر الغامدی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیر ہذا الحدیث وقد روی سفیان الثوری عن شعبۃ عن یعلی بن عطاء ہذا الحدیث **باب** ما جاء فی الرخصۃ فی الشراء الی اجل **حدثنا** ابو حفص عمرو بن علی ثنا یزید بن زریع ثنا عمارۃ بن ابی حفصۃ ثنا عکرمۃ عن عائشۃ قالت کان علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثوبین قطریین غلیظین فکان اذا قعد فعرق ثقلا علیہ فقدم بز من الشام لفلان الیہودی فقلت لو بعثت الیہ فاشتریت منہ ثوبین الی المیسرۃ فارسل الیہ فقال قد علمت ما یرید انما یرید ان یذہب بمالی او بدراہمی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذب قد علم انی من اتقاہم واداہم للامانۃ وفی الباب عن ابن عباس وانس واسماء ابنۃ یزید حدیث عائشۃ حدیث حسن صحیح غریب وقد رواہ شعبۃ ایضا عن عمارۃ بن ابی حفصۃ سمعت محمد بن فراس البصری یقول سمعت ابا داود الطیالسی یقول سئل شعبۃ یوما عن ہذا الحدیث فقال لست احدثکم حتی تقوموا الی حرمی بن عمارۃ فتقبلوا راسہ قال وحرمی فی القوم **حدثنا** محمد بن بشار ثنا ابن ابی عدی وعثمان بن ابی عمر عن ہشام بن حسان عن عکرمۃ عن ابن عباس قال توفی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ودرعہ مرہونۃ بعشرین صاعا من طعام اخذہ لاہلہ ہذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن بشار ثنا ابن ابی عدی عن ہشام الدستوائی عن قتادۃ عن انس ح

اور اس باب میں ابن مسعود اور ابی ہریرہ اور ابی امامہ بن ثعلبہ اور عمران بن حصین اور معقل بن یسار سے بھی روایت ہی اور ابوذر کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** دوپہر سے پہلے سوداگری کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے یعقوب بن ابراہیم دورقی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یعلی بن عطاء نے عمارہ بن حدید سے اُسنے روایت کی صخر غامدی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الٰہی برکت دے واسطے امت میری کے بیچ اول روز انکے یعنی دوپہر سے پہلے طلب علم کرنے یا کسب یا سفر وغیرہ کرنے میں اور تھے حضرت صلعم جبکہ بھیجتے کوئی لشکر چھوٹا یا بڑا تو بھیجتے اُسکو اول روز میں اور تھا صخر مرد سوداگر پس جب بھیجتا مال تجارت کا تو بھیجتا اُنکو اول روز میں پس مالدار ہوا اور بہت ہوا مال اُسکا۔ اور اس باب میں بریدہ اور علی اور ابن مسعود اور انس اور ابن عمر اور ابن عباس اور جابر سے بھی روایت ہی اور صخر غامدی کی حدیث حسن ہی۔ اور نہیں جانتے ہم واسطے صخر غامدی کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سوا اس حدیث کے کچھ اور تحقیق روایت کی سفیان ثوری نے شعبہ سے اُسنے یعلی بن عطاء سے یہ حدیث **باب** ایک مدت تک وعدہ کرکے کوئی چیز خرید لی جائز ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو حفص عمرو بن علی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن زریع نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے عمارہ بن ابی حفصہ نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے عکرمہ نے عائشہ سے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو کپڑے قطری موٹے سو جب آپ بیٹھتے اور پسینہ آتا تو وہ دونوں کپڑے آپ پر بھاری ہو جاتے تھے سو شام سے چادریں آئیں واسطے فلانے یہودی کے اُسکا نام لیا سو میں نے کہا کہ اگر آپ کسی کو اُس پاس بھیجیں اور اُس سے دو کپڑے خریدیں قیمت میسر آنے کی مہلت تک تو بہت بہتر ہو سو آپنے کسیکو اُس پاس بھیجا سو کہا اُسنے کہ تحقیق میں نے جانا جو ارادہ کرتا ہی وہ سوا اسکے نہیں کہ لیجاوے مال میرا اور درہم میرے سو حضرت صلعم نے فرمایا کہ جھوٹ کہا اُسنے تحقیق جانتا ہی وہ کہ میں اُنمیں زیادہ تر متقی ہوں زیادہ تر ادا کرنے والا ہوں امانت کا اور اس باب میں ابن عباس اور انس اور اسما بنت یزید سے بھی روایت آئی ہی اور عائشہ کی حدیث حسن صحیح غریب ہی اور تحقیق روایت کیا ہی اسکو شعبہ نے بھی عمارہ بن ابی حفصہ سے سنا میں نے محمد بن فراس بصری سے کہتا تھا سنا میں نے ابو داؤد طیالسی سے کہتا تھا کہ پوچھا گیا شعبہ ایک دن اس حدیث سے سو کہا اُسنے کہ نہیں حدیث بیان کرونگا میں تمسے یہانتک کہ کھڑے ہو تم طرف حرمی بن عمارہ کے اور چومو سر اُسکا کہا پھر شروع ہوا یہ دستور قوم میں **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابن ابی عدی اور عثمان بن ابی عمر نے ہشام بن حسان سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ وفات کیے گئے نبی صلعم اس حالت میں کہ زرہ انکی گرو تھی نزدیک یہودی کے بدلے بیس جو سیری جو کے کہ لیا تھا اُسکو اپنے گھر والوں کے لیے یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابن ابی عدی نے ہشام دستوائی سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے ح

قال محمد واخبرنا معاذ بن هشام قال ثنی ابی عن قتادة عن انس قال مشيت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم بخبز شعير واهالة سنخة ولقد رهن له درع مع يهودى بعشرين صاعا من طعام اخذه لاهله ولقد سمعته ذات يوم يقول ما امسى عند آل محمد صاع تمر ولا صاع حب وان عنده يومئذ لتسع نسوة هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فى كتابة الشروط **حدثنا** محمد بن بشار ثنا عباد بن ليث صاحب الكرابيس ثنا عبد المجيد بن وهب قال قال لى العداء بن خالد بن هوذة الا اقرئك كتابا كتبه لى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قلت بلى فاخرج لى كتابا هذا ما اشترى العداء بن خالد بن هوذة من محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم اشترى منه عبدا او امة لا داء ولا غائلة ولا خبثة بيع المسلم المسلم هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث عباد بن ليث وقد روى عنه هذا الحديث غير واحد من اهل الحديث **باب** ما جاء فى المكيال والميزان **حدثنا** سعيد بن يعقوب الطالقانى ثنا خالد بن عبد الله الواسطى عن حسين بن قيس عن عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاصحاب الكيل والميزان انكم قد وليتم امرين هلكت فيه الامم السابقة قبلكم هذا حديث لا نعرفه مرفوعا الا من حديث الحسين بن قيس وحسين بن قيس يضعف فى الحديث وقد روى هذا باسناد صحيح موقوفا عن ابن عباس **باب** ما جاء فى بيع من يزيد **حدثنا** حميد بن مسعدة ثنا عبيد الله بن شميط بن عجلان ثنا الاخضر بن عجلان عن عبد الله الحنفى عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم باع حلسا وقدحا وقال من يشترى هذا الحلس والقدح فقال الرجل اخذتهما بدرهم وقال النبى صلى الله عليه وسلم من يزيد على درهم من يزيد على درهم

کہا محمد نے اور خبر دی ہمکو معاذ بن ہشام نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے باپ میرے نے قتادہ سے اُسنے انس سے کہ گیا مین پاس رسول اللہ صلعم کے مع روٹی جو اور چربی بدبودار کے اور تحقیق گرو رکھی تھی آپ نے زرہ اپنی پاس یہودی کے بدلے بیس جو سیری طعام کے کہ لیا تھا اُسکو اپنے گھر والون کے لیے اور سنا مین نے آپ سے ایک دن فرماتے تھے کہ نہین شام کی نزدیک آل محمد کے ایک صاع کھجور نے اور نہ ایک صاع دانے تھے اور تحقیق نزدیک آپکے اُسدن نو عورتین تھین یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** شرطون کے لکھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عباد بن لیث بزاز نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد المجید بن وہب نے کہا کہ کہا مجکو عداء بن خالد بن ہوذہ نے کہ کیا نہ پڑھوں مین تمپر وہ خط کہ لکھا تھا اُسکو واسطے میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین نے کہا کیون نہین پس نکالا اُسنے واسطے میرے ایک خط (جسکا مضمون یہ تھا کہ) یہ وہ خط ہے کہ خریدا عداء بن خالد بن ہوذہ نے محمد اللہ کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک غلام یا لونڈی کہ نہین بیماری اور نہین بدی[1] اُسمین اور نہ کوئی فریب مانند خریدنے مسلمان کے مسلمان سے یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث عباد بن لیث سے اور تحقیق روایت کی ہے اُس سے یہ حدیث بہت اہل حدیث نے **باب** ناپنے اور وزن کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے سعید بن یعقوب طالقانی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن عبد اللہ واسطی نے حسین بن قیس سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ناپنے والون اور تولنے والون کے کہ تحقیق تم والی کیے گئے ہو دو کامون کے (یعنے ناپنے اور تولنے کے) کہ ہلاک ہوئین اُسمین امتین پہلی[2] یہ حدیث ہے کہ مرفوع نہین جانتے ہم اُسکو مگر حدیث حسین بن قیس سے اور حسین بن قیس[3] ضعیف کیا جاتا ہے حدیث مین اور تحقیق روایت کی گئی یہ حدیث ساتھ اسناد صحیح کے ابن عباس سے موقوف **باب** نیلام کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن شمیط بن عجلان نے اخضر بن عجلان سے اُسنے عبد اللہ حنفی سے اسنے انس بن مالک سے کہ تحقیق حضرت صلعم نے بیچا ٹاٹ اور پیالہ (یعنے ارادہ کیا اُنکے بیچنے کا) سو فرمایا کون خریدتا ہے اس ٹاٹ اور پیالہ کو سو کہا ایک شخص نے لیتا ہون مین ان دونون کو بدلے ایک درہم کے سو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے کہ زیادہ دے ایک درہم سے کون ہے کہ زیادہ دے ایک درہم سے

---

[1] یعنی جنون اور جذام وغیرہ اور بدی سے مراد مصیبت ہے مانند چور ہونے اور بھگوڑا ہونے غلام کے حاصل یہ ہے کہ یہ غلام اچھا ہے عیب دار نہین اور اس بیع مین طرفین سے دغا فریب نہین ہوا ۱۲ منہ

[2] یعنی شعیب علیہ السلام وغیرہ کی قوم کہ لیتے تھے لوگون سے پورا اور دیتے تھے کم حاصل یہ کہ تم ناپ اور تول مین کم مت کرو ۱۲

[3] واضح ہو کہ حسین بن قیس کو ترمذی نے ضعیف لکھا ہے اور صاحب تقریب التہذیب نے انکے ترجمہ مین لکھا ہے کہ حسین بن قیس الرحبی ابو علی الواسطی لقب انکا حنش بفتح حا سے حطی و نون و شین معجمہ ہے چھٹے طبقہ سے ہین متروک ہین ۱۲ سلیم اللہ عنہ مرفوع وہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول یا فعل یا تقریر آپ سے ثابت ہوا ہو ۱۲

فاعطاه رجل درهمين فباعهما منه هذا حديث حسن لا نعرفه الا من حديث الاخضر بن عجلان و عبد الله الحنفي الذي روى عن انس هو ابو بكر الحنفي والعمل على هذا عند بعض اهل العلم لم يروا باسا ببيع من يزيد في الغنائم والمواريث وقد روى هذا الحديث المعتمر بن سليمان وغير واحد من اهل الحديث عن الاخضر بن عجلان **باب ما جاء في بيع المدبر حدثنا** ابن ابي عمر ثنا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن جابر ان رجلا من الانصار دبر غلاما له فمات ولم يترك مالا غيره فباعه النبي صلى الله عليه وسلم فاشتراه ابو نعيم بن النحام قال جابر عبدا قبطيا مات عام الاول في امارة ابن الزبير هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن جابر بن عبد الله والعمل على هذا الحديث عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ولم يروا باسا ببيع المدبر وهو قول الشافعي واحمد واسحاق وكره قوم من اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم بيع المدبر وهو قول سفيان الثوري ومالك والاوزاعي **باب ما جاء في كراهية تلقي البيوع حدثنا** هناد ثنا ابن المبارك ثنا سليمان التيمي عن ابي عثمان عن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم انه نهى عن تلقي البيوع وفي الباب عن علي وابن عباس وابي هريرة وابي سعيد وابن عمر ورجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** سلمة بن شبيب ثنا عبد الله بن جعفر الرقي ثنا عبيد الله بن عمرو الرقي عن ايوب عن محمد بن سيرين عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى ان يتلقى الجلب فان تلقاه انسان فابتاعه فصاحب السلعة فيها بالخيار اذا ورد السوق هذا حديث حسن غريب من حديث ايوب وحديث ابن مسعود حديث حسن صحيح وقد كره قوم من اهل العلم تلقي البيوع وهو ضرب من الخديعة وهو قول الشافعي وغيره من اصحابنا **باب ما جاء لا يبيع حاضر لباد حدثنا**

پس دیئے آپ کو ایک شخص نے دو درہم پس بیچا ان دونوں چیزوں کو نبی صلعم نے اُس شخص کے ہاتھ۔ یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اُسکو مگر حدیث اخضر بن عجلان سے اور عبد اللہ حنفی جسنے انس سے روایت کی وہ ابو بکر حنفی ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہ نہیں دیکھتے کچھ ڈر ساتھ نیلام کے لوٹ اور ورثہ کے مال میں اور تحقیق روایت کی یہ حدیث معتمر بن سلیمان اور کئی ایک اہل حدیث نے اخضر بن عجلان سے

باب غلام مدبر کے بیچنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اُسنے جابر سے کہ ایک مرد انصار نے اپنے غلام کو مدبر کیا یعنی (اُسکو لکھ دیا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے) سو مر گیا وہ شخص اور نہ چھوڑا مال[1] سوا اسکے کچھ سو بیچا اُسکو حضرت صلعم نے اور خرید اُسکو ابو نعیم بن نحام نے جابر نے کہا کہ وہ غلام قبطی تھا مرا پہلے سال خلافت ابن زبیر کے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی کئی وجہ پر جابر بن عبد اللہ سے اور عمل اس حدیث پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ مدبر غلام کے بیچنے میں کوئی مضائقہ نہیں اور یہی ہے قول شافعی رحمہ اللہ اور احمد اور اسحاق کا۔ اور بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ مدبر غلام کو بیچنا مکروہ ہے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور مالک اور اوزاعی کا

باب غلہ کے لانے والے قافلے کو آگے سے جا کر ملنا[2] مکروہ ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان تیمی نے ابی عثمان سے اُسنے روایت کی ابن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا آگے جا ملنے قافلے کے سے اور اس باب میں علی اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابی سعید اور ابن عمر اور ایک مرد اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی روایت آئی ہے **حدیث** بیان کی ہمسے سلمہ بن شبیب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن جعفر رقی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن عمرو رقی نے ایوب سے اُسنے روایت کی محمد بن سیرین سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا آگے جا ملنے قافلے کے سے پس اگر ملا اُس سے کوئی آدمی اور خرید اُس سے سو اسباب والا اسمیں مختار ہے جبکہ آوے بازار میں یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث ایوب سے اور ابن مسعود کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق مکروہ رکھا ہے ایک جماعت اہل علم نے آگے جا ملنے قافلے سے اور وہ ایک قسم ہے فریب سے اور یہی قول شافعی وغیرہ کا ہے اصحاب ہمارے سے

باب نہ بیچے شہری[3] واسطے جنگلی کے **حدیث** بیان کی ہمسے

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مدبر غلام کی بیع جائز ہے اور یہی ہے قول امام شافعی اور احمد کا۔ اور امام ابو حنیفہ اور مالک کہتے ہیں کہ مدبر کی بیع درست نہیں ۱۲ منہ

[2] یعنی اگر خبر سنو کہ ایک قافلہ غلہ وغیرہ لایا ہے تو نہ جا ملو اُنسے سستا خریدنے کے لیے پہلے اسکے کہ آویں شہر اور بازار میں اور نرخ معلوم کریں بازار کا اور اس سے منع اسواسطے فرمایا کہ اسمیں فریب دینا اور ضرر پہونچانا ہے بیچنے والے کو یا عام مخلوق کو کہ وہ شہر میں آکر یہ نسبت شہر والوں کے سستا اناج بیچیں گے ۱۲ منہ

[3] یعنی ایک گنوار غلہ وغیرہ شہر میں لایا اس ارادے

قتیبة واحمد بن منیع قالا ثنا سفیان بن عیینة عن الزهری عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال قتیبة یبلغ به النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یبیع حاضر لباد وفی الباب عن طلحة وانس وجابر وابن عباس وحکیم بن ابی یزید عن ابیه وعمرو بن عوف المزنی جد کثیر بن عبد الله ورجل من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم **حدثنا** نصر بن علی واحمد بن منیع قالا ثنا سفیان بن عیینة عن ابی الزبیر عن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یبیع حاضر لباد دعوا الناس یرزق الله بعضهم من بعض حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح وحدیث جابر فی هذا هو حدیث حسن صحیح ایضا والعمل علی هذا الحدیث عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم کرهوا ان یبیع حاضر لباد ورخص بعضهم فی ان یشتری حاضر لباد وقال الشافعی یکره ان یبیع حاضر لباد وان باع فالبیع جائز

باب ماجاء فی النهی عن المحاقلة والمزابنة **حدثنا** قتیبة ثنا یعقوب بن عبد الرحمن عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن المحاقلة والمزابنة وفی الباب عن ابن عمر وابن عباس وزید بن ثابت وسعد وجابر ورافع بن خدیج وابی سعید حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح والمحاقلة بیع الزرع بالحنطة والمزابنة بیع الثمر علی رؤس النخل بالتمر والعمل علی هذا عند اهل العلم کرهوا بیع المحاقلة والمزابنة **حدثنا** قتیبة ثنا مالک بن انس عن عبد الله بن یزید ان زیدا ابا عیاش سال سعدا عن البیضاء بالسلت فقال ایهما افضل قال البیضاء فنهی عن ذلک وقال سعد سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یسال عن اشتراء التمر بالرطب فقال لمن حوله اینقص الرطب اذا یبس قالوا نعم فنهی عن ذلک **حدثنا** هناد ثنا وکیع عن مالک عن عبد الله بن یزید عن زید ابی عیاش

قتیبہ اور احمد بن منیع نے اُن دونوں نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے سعید ابن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور قتیبہ نے کہا کہ وہ اسکو نبی صلعم تک پہونچاتے تھے کہ آپ نے فرمایا کہ نہ بیچے شہری واسطے جنگلی کے اور اس باب میں طلحہ اور انس اور جابر اور ابن عباس اور حکیم بن ابی یزید اُسنے اپنے باپ سے اور عمرو بن عوف مزنی کثیر بن عبد اللہ کے دادا اور ایک مرد صحابی سے بھی روایت ہو حدیث کی ہمسے نصر بن علی اور احمد بن منیع نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے ابی زبیر سے اُسنے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ بیچے شہری واسطے جنگلی کے چھوڑ دو لوگوں کو کہ روزی دے اللہ بعض اُنکے کو بعض سے ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہو اور جابر کی حدیث بھی اسمین حسن صحیح ہو اور عمل اسی حدیث پر ہو نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں مکروہ ہو کہ بیچے شہری واسطے جنگلی کے اور بعضے کہتے ہیں کہ شہری کا جنگلی کے واسطے بیچنا جائز ہے اور امام شافعی کہتے ہیں کہ مکروہ ہو یہ کہ بیچے شہری واسطے جنگلی کے اور اگر بیچے تو بیع جائز ہے

باب بیع محاقلت[1] اور مزابنت کے منع ہونے کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یعقوب بن عبد الرحمن نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ منع فرمایا نبی صلعم نے بیع محاقلت اور مزابنت سے اور اس باب میں ابن عباس اور ابن عمر اور زید بن ثابت اور سعد اور جابر اور رافع بن خدیج اور ابی سعید سے بھی روایت ہو اور ابی ہریرہ رضہ کی حدیث حسن صحیح ہے کہ محاقلت یہ ہو کہ بیچے آدمی کھیتی کو بدلے گیہوں کے اور مزابنت یہ ہو کہ بیچے کھجور کو درختوں پر بدلے کھجور کے کہ زمین پر ہو اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ بیع محاقلت اور مزابنت مکروہ ہو **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے عبد اللہ بن یزید سے کہ تحقیق زید ابو عیاش نے پوچھا سعد کو حکم گیہوں سے کہ بیچا دے بدلے جو کے فرمایا کون اُن دونوں کا افضل ہے اُسنے کہا گیہوں سو منع فرمایا آپ نے اُس سے اور کہا سعد نے سُنا میں نے نبی صلعم کو کہ پوچھے گئے خریدنے خشک کھجور سے بدلے کھجور تر کے سو نبی صلعم نے اپنے گرد والوں سے پوچھا کہ کیا کم ہو جاتی ہو تازی کھجور جبکہ خشک ہو لوگوں نے کہا ہاں سو منع فرمایا آپ نے اُس سے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے مالک سے اُسنے عبد اللہ بن یزید سے اُسنے زید ابی عیاش سے

[1] مزابنت عام ہے کہ استعمال اسکا میووں میں آتا ہے اور کھیتی میں بھی آتا ہے اور محاقلت کا استعمال صرف کھیتی ہی میں آتا ہے اور بعضے محاقلت زمین کرایہ دینے کو کہتے ہیں بدلے گیہوں کے اور بعضے مزارعۃ کو کہتے ہیں ساتھ حصہ معلوم کے اور یہ منع اسواسطے ہو کہ یہ کیل سے ہے اور کیل میں جب کہ ایک جنس ہو تو برابر ہونا اور دست بدست ہونا ضرور ہو اور یہ دست بدست نہیں اور اُسکا اندازہ بھی مجہول ہے اس سے منع اسواسطے کیا کہ یہ دونوں برابر نہیں ہونے کے پس بیاج لازم آویگا اور یہی ہے مذہب امام شافعی اور مالک اور احمد اور ابو یوسف اور محمد اور اکثر علماء کا۔ اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ یہ بیع جائز ہے جبکہ پیمانہ میں برابر ہوں

قال سألنا سعدا فذكر نحوه هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم وهو قول الشافعي واصحابنا **باب** ما جاء في كراهية بيع الثمرة قبل ان يبدو صلاحها **حدثنا** احمد بن منيع ثنا اسماعيل بن ابراهيم عن ايوب عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع النخل حتى يزهو وبهذا الاسناد ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع السنبل حتى يبيض ويأمن العاهة نهى البائع والمشتري وفي الباب عن انس وعائشة وابي هريرة وابن عباس وجابر وابي سعيد وزيد بن ثابت حديث ابن عمر حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم كرهوا بيع الثمار قبل ان يبدو صلاحها وهو قول الشافعي واحمد واسحاق **حدثنا** الحسن بن علي الخلال ثنا ابو الوليد وعفان وسليمان بن حرب قالوا ثنا حماد بن سلمة عن حميد عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع العنب حتى يسود ومن بيع الحب حتى يشتد هذا حديث حسن غريب لا نعرفه مرفوعا الا من حديث حماد بن سلمة **باب** ما جاء في النهي عن بيع حبل الحبلة **حدثنا** قتيبة ثنا حماد بن زيد عن ايوب عن نافع عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع حبل الحبلة وفي الباب عن عبد الله بن عباس وابي سعيد الخدري حديث ابن عمر حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم وحبل الحبلة نتاج النتاج وهو بيع مفسوخ عند اهل العلم وهو من بيوع الغرر وقد روى شعبة هذا الحديث عن ايوب عن سعيد بن جبير عن ابن عباس وروى عبد الوهاب الثقفي وغيره عن ايوب عن سعيد بن جبير ونافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم وهذا اصح **باب** ما جاء في كراهية بيع الغرر **حدثنا** ابو كريب ثنا ابو اسامة عن عبيد الله بن عمر عن

کہا کہ پوچھا ہمنے سعد کو پس ذکر کیا مثل اسکے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے اور یہی ہے قول شافعی اور اصحاب ہمارے کا **باب** پختگی ظاہر ہونے سے پہلے پھل کھجوروں کا بیچنا منع ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچنے پھل کھجوروں سے منع فرمایا ہے یہانتک کہ خوشرنگ ہوں اور ساتھ اسی اسناد کے ہے کہ نبی صلعم نے منع فرمایا بیچنے خوشہ کھیتی کے سے یہانتک کہ پختہ ہو اور امن میں ہو آفت سے[1] منع فرمایا بیچنے والے اور خریدنے والے کو ایسی چیز و نمیں اس باب مین انس اور عائشہ اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور جابر اور ابی سعید اور زید سے بھی روایت ہی اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ پھل کو پختگی ظاہر ہونے سے پہلے بیچنا منع ہے۔ اور یہی قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو الولید اور عفان اور سلیمان بن حرب نے انھوں نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے حمید سے اُسنے انس سے کہ تحقیق نبی صلعم نے منع فرمایا انگور کے بیچنے کو یہانتک کہ سیاہ ہو یعنی پک جاوے اور منع کیا بیچنے غلہ سے یہانتک کہ سخت ہو جاوے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مرفوع مگر حدیث حماد بن سلمہ سے **باب** حبل کا حمل بیچنا منع ہے[2] **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ منع فرمایا نبی صلعم نے بیچنے حمل حمل کے سے اور اس باب مین ابن عباس اور ابی سعید خدری سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے (حبل الحبلہ بچے کا بچہ ہے اور وہ بیع باطل ہے نزدیک اہل علم کے) اور وہ بیع غرر سے ہے اور روایت کی شعبہ نے اس حدیث کو ایوب سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے اور روایت کی عبد الوہاب ثقفی وغیرہ نے ایوب سے اُسنے سعید بن جبیر اور نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور یہ زیادہ تر صحیح ہے **باب** مجہول شئی کی بیع مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے

---

[2] یعنے ایک اُونٹنی کے پیٹ مین بچہ ہے ایک شخص نے بیع کی کہ اگر اسکے یہان اُونٹنی پیدا ہوگی اور وہ بچہ دیگی اُس بچہ کو مین نے بیچا۔ یہ بیع منع اسواسطے ہے کہ بیع معدوم کی ہے کہ ابھی پیدا نہین ہوا۔ اور اگر پیٹ کے بچہ کو بیچے تو اُسکا بھی یہی حکم ہے۔ اور بعضے کہتے ہین کہ مراد حمل حبل کی بیع سے یہ ہے کہ بیچے ساتھ تاخیر مول کے یعنے مول اسوقت دونگا جب کہ بچہ دیوے وہ بچہ کہ اب اُونٹنی کے پیٹ مین ہے [1] آفت سے امن مین ہو۔ مطلب یہ ہے کہ وہ بیع ایسی ہو کہ اگر ایسی ہوا اُڑ جاوے اور گر جاوے تو قیمت اسکی ضائع نہ جاوے مثلاً درخت انبہ کا کہ ایک شخص نے درخت انبہ کا خریدا اور اسی سال آفت سماوی سے پھل گر گیا اور وہ کیریان بالکل ضائع گئین تو ایسی صورت مین یہ بیع جائز نہوگی واللہ اعلم ۱۲ تسلیم اللہ

بی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الغرر وبیع الحصاۃ وفی الباب عن ابن عمر و ابن عباس وابی سعید وانس حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا الحدیث عند اھل العلم کرھوا بیع الغرر قال الشافعی ومن بیع الغرر بیع السمک فی الماء وبیع العبد الآبق وبیع الطیر فی السماء ونحو ذلک من البیوع ومعنی بیع الحصاۃ ان یقول البائع للمشتری اذا نبذت الیک بالحصاۃ فقد وجب البیع فیما بینی وبینک وھو یشبہ بیع المنابذۃ وکان ھذا من بیوع اھل الجاھلیۃ **باب** ماجاء فی النھی عن بیعتین فی بیعۃ **حدثنا** ھناد ثنا عبدۃ بن سلیمان عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیعتین فی بیعۃ وفی الباب عن عبد اللہ بن عمرو وابن عمر وابن مسعود حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اھل العلم وقد فسر بعض اھل العلم قالوا بیعتین فی بیعۃ ان یقول ابیعک ھذا الثوب بنقد بعشرۃ وبنسیئۃ بعشرین ولا یفارقہ علی احد البیعین فاذا فارقہ علی احدھما فلا باس اذا کانت العقدۃ علی واحد منھما قال الشافعی ومن معنی ما نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن بیعتین فی بیعۃ ان یقول ابیعک داری ھذہ بکذا علی ان تبیعنی غلامک بکذا فاذا وجب لی غلامک وجبت لک داری وھذا تفارق عن بیع بغیر ثمن معلوم ولا یدری کل واحد منھما علی ما وقعت علیہ صفقتہ **باب** ماجاء فی کراھیۃ بیع ما لیس عندہ **حدثنا** قتیبۃ ثنا ھشیم عن ابی بشر عن یوسف بن ماھک عن حکیم بن حزام قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یاتینی الرجل فیسالنی من البیع ما لیس عندی ابتاع لہ من السوق ثم ابیعہ قال

ابی زناد سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع غرر[1] اور بیع کنکر پھینکنے کو اور اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس اور ابی سعید اور انس سے بھی روایت ہی اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی حدیث پر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ بیع غرر کی مکروہ ہی امام شافعی نے کہا اور بیع غرر سے بیچنا مچھلی کا ہے پانی میں اور بیچنا غلام بھاگے ہوئے کا اور بیچنا چڑیا اُڑتی کا ہے اور مثل اسکے جو بیع ہو۔ اور معنے بیع حصاۃ[2] کے یہ ہین کہ بیچنے والا مول لینے والے کو کہے کہ جب مین تیری طرف کنکر پھینکوں تو واجب ہوگی بیع بیچ اس چیز کے کہ ہے درمیان میرے اور درمیان تیرے اور وہ بیع مانند منابذہ کے ہی اور یہ بیع جاہلیت کی ہی باب ایک بیع میں دو بیعوں کا کرنا منع ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بیعوں سے بیچ ایک بیع کے یعنی ایک عقد میں اور اس باب میں عبد اللہ بن عمرو اور ابن عمر اور ابن مسعود سے بھی روایت ہی اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے اور اسکی تفسیر میں بعض اہل علم نے کہا ہے کہ دو بیعوں کا ایک بیع میں ہونا یہ ہے کہ کہے ایک شخص مثلاً کہ بیچا میں نے یہ کپڑا تیرے ہاتھ دس روپیے نقد پر اور بیس روپیے اُدھار پر اور نہ جدا ہووے اُس سے اوپر ایک دو بیعوں کے اور جبکہ جدا ہوا اُس سے اوپر ایک ان دونوں کے تو نہیں ہے کچھ ڈر جبکہ واقع ہو عقد اوپر ایک کے اُن دونوں میں سے اور کہا شافعی نے کہ معنے اس بیع ممنوع کے یہ ہین کہ ایک شخص کہے کہ بیچتا ہوں تیرے ہاتھ یہ گھر اپنا بدلے اتنے روپیوں کے اس شرط پر کہ بیچے تو میرے ہاتھ غلام اپنا بدلے اتنے روپیے کے موجب واجب ہوگا واسطے میرے غلام تیرا تو واجب ہوگا واسطے تیرے گھر میرا اور یہ جدا ہوتا ہے بیع سے بغیر مول کے اور نہیں جانتا ہر ایک اُن دونوں میں سے کہ کس چیز پر واقع ہوا عقد اُسکا باب جو چیز کہ اپنے پاس نہو اُسکا بیچنا منع ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے ابی بشر سے اُسنے یوسف بن ماہک سے اُسنے حکیم بن حزام سے کہا کہ پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آتا ہے میرے پاس ایک مرد پس سوال کرتا ہی مجھسے بیچنا اُس چیز کا کہ نہیں نزدیک میرے کیا خریدوں میں واسطے اُسکے بازار سے پھر بیچوں اُسکے ہاتھ فرمایا

[1] بیع غرر یہ ہے کہ مبیع مجہول ہو یا بیچنے والے کی قدرت میں نہو جیسے مچھلی دریا میں اور چڑیا اُڑتی ہوا وغیرہ میں بیچنا ۱۲ [2] اور بعضوں نے اسکی صورت یہ لکھی ہے کہ مول لینے والا بیچنے والے کو کہے کہ جب میں تیری چیز پر کنکر پھینکوں تو واجب ہوگی بیع یا بائع مشتری کو کہے کہ بیچا میں نے تیرے ہاتھ اسباب میں سے وہ چیز کہ پڑے اُسپر کنکری تیری جب کہ پھینکے تو اُسکو ۱۲ ع [3] اور بعضوں نے اسکی یہ تفسیر کی ہے کہ مثلاً کسیکو کہے بیچا میں نے تیرے ہاتھ اپنا غلام بدلے ہزار روپیے کے بشرطیکہ بیچے تو میرے ہاتھ غلام اپنا بعوض سو روپیے کے یہ درست نہیں ہے [4] تو الاعرج۔ آپ عبد الرحمن بن ہرمز اعرج ابو داؤد مدنی ہیں مول ربیعہ بن حارث کے ثقہ ثبت عالم ہیں۔ وفات آپکی ۱۱۷ ہجری میں ہوئی ہے ۱۲ سلیم لعد

دتبیع ما لیس عندك حدثنا قتیبة ثنا حماد بن زید عن ایوب عن یوسف بن ماهك عن حکیم بن حزام قال نهانی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ابیع ما لیس عندی هذا حدیث حسن وفی الباب عن عبدالله بن عمرو حدثنا احمد بن منیع ثنا اسمٰعیل بن ابراهیم ثنا ایوب ثنا عمرو بن شعیب قال ثنی ابی عن ابیه حتی ذکر عبدالله بن عمرو ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لایحل سلف وبیع ولا شرطان فی بیع ولا ربح ما لم یضمن ولا بیع ما لیس عندك وهذا حدیث حسن صحیح قال اسحاق بن منصور قلت لاحمد ما معنی نهی عن سلف وبیع قال ان یکون یقرضه قرضا ثم یبایعه بیعا یزداد علیه ویحتمل ان یکون یسلف الیه فی شیء فیقول ان لم یتهیأ عندك فهو بیع علیك قال اسحاق کما قال قلت لاحمد وعن بیع ما لم تضمن قال لا یکون عندی الا فی الطعام یعنی ما لم تقبض قال اسحاق کما قال فی کل ما یکال ویوزن قال احمد واذا قال ابیعك هذا الثوب وعلی خیاطته وقصارته فهذا من نحو شرطین فی بیع واذا قال ابیعکه وعلی خیاطته فلا باس به او قال ابیعکه وعلی قصارته فلا باس به انما هذا شرط واحد قال اسحاق کما قال حدیث حکیم بن حزام حدیث حسن وقد روی من غیر وجه وروی ایوب السختیانی وابو بشر عن یوسف بن ماهك عن حکیم ابن حزام وروی هذا الحدیث عوف وهشام بن حسان عن ابن سیرین عن حکیم بن حزام عن النبی صلی الله علیه وسلم وهذا حدیث مرسل انما رواه ابن سیرین عن ایوب السختیانی عن یوسف بن ماهك عن حکیم بن حزام هکذا حدثنا الحسن بن علی الخلال وعبدة بن عبدالله وغیر واحد قالوا ثنا عبدالصمد بن عبدالوارث عن یزید بن ابراهیم عن ابن سیرین عن ایوب عن یوسف بن ماهك عن حکیم قال نهانی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ابیع ما لیس عندی وروی وکیع هذا الحدیث عن یزید بن ابراهیم عن ابن سیرین عن ایوب عن حکیم بن حزام ولم یذکر فیه عن یوسف بن ماهك وروایة عبدالصمد اصح وقد روی یحیی بن ابی کثیر هذا الحدیث عن یعلی بن حکیم عن یوسف بن ماهك عن عبدالله بن عصمة عن حکیم بن حزام عن النبی صلی الله علیه وسلم

نہ بیچ وہ چیز کہ نہین ہے نزدیک تیرے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے یوسف بن ماہک سے اُسنے حکیم بن حزام سے کہا کہ منع فرمایا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بیچون مین وہ چیز کہ نہین ہو میرے نزدیک یہ حدیث حسن ہے اور اس باب مین عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہی حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ایوب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن شعیب نے اُسنے کہا حدیث کی مجکو باپ میرے نے باپ اپنے سے یہانتک کہ ذکر کیا عبداللہ بن عمرو کو یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین حلال ہے قرض اور بیع اور نہین درست ہو دو شرطین کرنی بیع مین اور نہین درست نفع اُٹھانا اُس چیز کا کہ نہین ضمان مین آئی اُسکے اور نہین درست بیچنا اُس چیز کا کہ نہین نزدیک تیرے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کہا اسحاق بن منصور نے کہ مین نے احمد سے کہا کہ کیا معنی ہین منع کرنے کے قرض اور بیع سے اُسنے کہا اسکے معنے یہ ہین کہ کوئی شخص کسی کو کچھ قرض دے پھر اُسکے ہاتھ کوئی چیز بیچے زیادہ قیمت سے اور احتمال ہے کہ قرض دے اُسکو کوئی چیز اور کہے کہ اگر نہ میسر ہو تجکو تو وہ بیع ہے اوپر تیرے اور اسحاق نے کہا کہ مین نے احمد سے کہا کہ بیع ما لم تضمن کے کیا معنے ہین کہا نہین ہوتا نزدیک میرے یہ مگر کھانے مین یعنی جبتک نہ قبض کیا جاوے اور کہا اسحاق نے یہ ہر چیز مین ہے خواہ ناپی جاوے یا تولی جاوے کہا احمد نے اور جبکہ کہے بیچتا ہون مین تجھسے یہ کپڑا اور مجھپر ہے سینا اُسکا اور دھونا اُسکا تو یہ بیع مثل دو شرط والی کے ہے اور جبکہ کہے کہ بیچتا ہون مین اُسکو تیرے ہاتھ اور مجھپر ہے سینا اُسکا تو کچھ مضائقہ نہین یا کہے کہ بیچتا ہون اُسکو تیرے ہاتھ اور مجھپر ہے دھونا اُسکا تو بھی مضائقہ نہین اسواسطے کہ یہ فقط ایک شرط ہے دو شرطین نہین کہا اسحاق نے کہ کہا حدیث حکیم بن حزام کی حسن ہو اور تحقیق روایت کی گئی ہو کئی وجہ سے اور روایت کی ایوب سختیانی اور ابو بشر نے یوسف بن ماہک سے اُسنے حکیم بن حزام سے اور روایت کیا اس حدیث کو عوف اور ہشام بن حسان نے ابن سیرین سے اسنے حکیم بن حزام سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ حدیث مرسل ہے سوا اسکے نہین کہ روایت کیا اُسکو ابن سیرین نے ایوب سختیانی سے اُسنے یوسف بن ماہک سے اُسنے حکیم بن حزام سے ایسی ہی حدیث کی ہمسے حسن بن علی خلال اور عبدہ بن عبداللہ اور کئی ایک نے عبدالصمد بن عبدالوارث سے اُسنے یزید بن ابراہیم سے اُسنے ابن سیرین سے اُسنے ایوب سے اُسنے حکیم سے کہا کہ منع فرمایا مجکو نبی صلعم نے یہ کہ بیچون مین وہ چیز کہ نہین ہو نزدیک میرے اور روایت کی وکیع نے یہ حدیث یزید بن ابراہیم سے اُسنے ابن سیرین سے اُسنے ایوب سے اُسنے حکیم سے اور نہین ذکر کیا اُسمین واسطہ یوسف بن ماہک کا اور روایت عبدالصمد کی زیادہ تر صحیح ہے اور تحقیق روایت کی یہ حدیث یحیٰی بن ابی کثیر نے یعلی بن حکیم سے اُسنے یوسف بن ماہک سے اُسنے عبداللہ بن عصمہ سے اُسنے حکیم بن حزام سے اُسنے نبی صلعم سے

والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم کرهوا ان یبیع الرجل ما لیس عنده **باب** ماجاء فی کراهیة بیع الولاء وهبته **حدثنا**
محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن بن مهدی ثنا سفیان وشعبة عن عبد الله بن دینار عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی
عن بیع الولاء وعن هبته هذا حدیث حسن صحیح لا نعرفه الا من حدیث عبد الله بن دینار عن ابن عمر والعمل علی هذا الحدیث
عند اهل العلم وقد روی یحیی بن سلیم هذا الحدیث عن عبید الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم
انه نهی عن بیع الولاء وهبته وهو وهم وهم فیه یحیی بن سلیم وقد روی عبد الوهاب الثقفی وعبد الله بن نمیر وغیر واحد
عن عبید الله بن عمر عن عبد الله بن دینار عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم وهذا اصح من حدیث یحیی بن سلیم **باب**
ماجاء فی کراهیة بیع الحیوان بالحیوان نسیئة **حدثنا** محمد بن المثنی ابو موسی ثنا عبد الرحمن بن مهدی عن حماد بن سلمة
عن قتادة عن الحسن عن سمرة ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن بیع الحیوان بالحیوان نسیئة وفی الباب عن ابن عباس وجابر
وابن عمر حدیث سمرة حدیث حسن صحیح وسماع الحسن من سمرة صحیح هکذا قال علی بن المدینی وغیره والعمل علی هذا عند اکثر
اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم فی بیع الحیوان بالحیوان نسیئة وهو قول سفیان الثوری واهل الکوفة وبه
یقول احمد وقد رخص بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم فی بیع الحیوان بالحیوان نسیئة وهو قول الشافعی و
اسحاق **حدثنا** ابو عمار الحسین بن الحریث ثنا عبد الله بن نمیر عن الحجاج وهو ابن ارطاة عن ابی الزبیر عن جابر قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم الحیوان اثنین بواحدة لا یصلح نسئًا ولا باس به یدا بید هذا حدیث حسن **باب** ماجاء
فی شراء العبد بالعبدین **حدثنا** قتیبة ثنا اللیث عن ابی الزبیر عن جابر قال جاء عبد فبایع النبی صلی الله علیه وسلم علی الهجرة
ولا یشعر النبی صلی الله علیه وسلم انه عبد فجاء سیده یریده فقال النبی صلی الله علیه وسلم بعنیه فاشتراه بعبدین اسودین ثم لم یبایع احد

اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے مکروہ رکھا ہے انھوں نے یہ کہ بیچے آدمی وہ چیز کہ نہیں ہے نزدیک اسکے **باب** ولا[1] کو بیچنا اور ہبہ
کرنا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان اور شعبہ نے
عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمر سے کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کے بیچنے سے اور اُسکے ہبہ کرنے سے یہ حدیث حسن صحیح ہے
نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمر سے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے اور تحقیق روایت کی یحیی
بن سلیم نے یہ حدیث عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ نبی صلعم نے منع فرمایا ولاء کے بیچنے سے اور اسکے ہبہ کرنے سے اور وہ وہم ہے
وہم کیا اُسمین یحیی بن سلیم نے اور تحقیق روایت کی عبد الوہاب ثقفی اور عبد اللہ بن نمیر وغیرہ نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے عبد اللہ بن دینار سے
اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ زیادہ صحیح ہے حدیث یحیی بن سلیم سے **باب** جانور کو بدلے جانور کے بیچنا اُدھار پر مکروہ
ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن مثنی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے حماد بن مسلمہ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے
سمرہ سے کہ منع فرمایا نبی صلعم نے جانور کو بدلے جانور کے اُدھار بیچنے سے اور اس باب میں ابن عباس اور جابر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے
اور سمرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور سماع حسن کا سمرہ سے صحیح ہے اسی طرح کہا علی بن مدینی وغیرہ نے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب
وغیرہ سے جانور کو بدلے جانور کے اُدھار بیچنے میں اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور ساتھ اسی کے قائل ہے احمد اور بعض اہل علم نبی
صلعم کے اصحاب سے حیوان کو بدلے حیوان کے اُدھار بیچنے میں رخصت دی ہے۔ یہ قول شافعی اور اسحاق کا ہے **حدیث** کی ہمسے ابو عمار حسین بن حریث نے اُسنے کہا حدیث کی
ہمسے عبد اللہ بن نمیر نے حجاج بن ارطاة سے اُسنے ابی زبیر سے اُسنے جابر سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ بیع دو حیوان کی بدلے ایک کے بطریق اُدھار درست
نہیں اور دست بدست میں مضائقہ نہیں یہ حدیث حسن ہے۔ **باب** ایک غلام کا بدلے دو غلام کے خریدنے میں **حدیث** کی ہمسے
قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابی زبیر سے اُسنے جابر سے کہ ایک غلام آیا اور بیعت کی اُسنے نبی صلعم سے ہجرت پر اور نہ معلوم کیا نبی صلعم
نے کہ وہ غلام ہے پس آیا مالک اُسکو ڈھونڈھتا ہوا سو نبی صلعم نے فرمایا کہ بیچ اُسکو میرے ہاتھ سو خریدا اسکو نبی صلعم نے بدلے دو غلام حبشی
کے پھر نہ بیعت کرتے تھے آپ کسی سے

---

[1] ولا کہتے ہیں حق آزادی کو کہ کوئی شخص اپنے غلام کو آزاد کرے اور غلام آزاد مر جاوے اور کچھ مال چھوڑ جاوے تو اُس مال کا وارث آزاد کرنے والا ہوگا۔ جب کوئی کسی ح

بعد حتی یسالہ اعبد ہو وفی الباب عن انس حدیث جابر حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اھل العلم انہ لاباس بعبد بعبدین یدا بید واختلفوا فیہ اذا کان نسأ **باب** ماجاء ان الحنطۃ بالحنطۃ مثلا بمثل وکراھیۃ التفاضل فیہ **حدثنا** سوید بن نصر ثنا ابن المبارک ثنا سفیان عن خالد الحذاء عن ابی قلابۃ عن ابی الاشعث عن عبادۃ ابن الصامت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الذھب بالذھب مثلا بمثل والفضۃ بالفضۃ مثلا بمثل والتمر بالتمر مثلا بمثل والبر بالبر مثلا بمثل والملح بالملح مثلا بمثل والشعیر بالشعیر مثلا بمثل فمن زاد او ازداد فقد اربی بیعوا الذھب بالفضۃ کیف شئتم یدا بید وبیعوا البر بالتمر کیف شئتم یدا بید وبیعوا الشعیر بالتمر کیف شئتم یدا بید وفی الباب عن ابی سعید وابی ھریرۃ وبلال حدیث عبادۃ حدیث حسن صحیح وقد روی بعضھم ھذا الحدیث عن خالد بھذا الاسناد وقال بیعوا البر بالشعیر کیف شئتم یدا بید وروی بعضھم ھذا الحدیث عن خالد عن ابی قلابۃ عن ابی الاشعث عن عبادۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث وزاد فیہ قال خالد قال ابو قلابۃ بیعوا البر بالشعیر کیف شئتم فذکر والعمل علی ھذا عند اھل العلم لا یرون ان یباع البر بالبر الا مثلا بمثل والشعیر بالشعیر الا مثلا بمثل فاذا اختلف الاصناف فلا باس ان یباع متفاضلا اذا کان یدا بید وھذا قول اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم وھو قول سفیان الثوری والشافعی واحمد واسحاق وقال الشافعی والحجۃ فی ذلک قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیعوا الشعیر بالبر کیف شئتم یدا بید وقد کرہ قوم من اھل العلم ان یباع الحنطۃ بالشعیر الا مثلا بمثل وھو قول مالک بن انس والقول الاول اصح **باب** ماجاء فی الصرف **حدثنا** احمد بن منیع ثنا حسین بن محمد ثنا شیبان عن یحیی بن ابی کثیر عن نافع قال انطلقت انا وابن عمر الی ابی سعید فحدثنا

یہاں تک کہ پوچھتے تھے کہ وہ غلام تو نہیں ہے۔ اور اس باب میں انس سے بھی روایت ہے اور جابر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہ نہیں ہے کچھ ڈر بیچ خریدنے ایک غلام کے بدلے دو غلاموں کے دست بدست اور جب وعدے سے ہو تو اسمیں اختلاف ہے **باب** گیہوں بدلے گیہوں کے برابر بیچنا تو درست ہے اور زیادتی مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے خالد حذاء سے اسنے ابی قلابہ سے اسنے ابی اشعث سے اسنے عبادہ بن صامت سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ سونا[1] بدلے سونے کے برابر ساتھ برابر کے اور چاندی بدلے چاندی کے برابر ساتھ برابر کے اور کھجور بدلے کھجور کے برابر ساتھ برابر کے اور گیہوں ساتھ گیہوں کے برابر ساتھ برابر کے اور نمک ساتھ نمک کے برابر ساتھ برابر کے اور جو بدلے جو کے برابر ساتھ برابر کے درست[2] ہے۔ پس جسنے کہ زیادہ دیا یا زیادہ لیا۔ پس اسنے سود دیا بیچو تم سونے کو بدلے چاندی کے جسطرح کہ چاہو ہاتھوں ہاتھ اور بیچو گیہوں کو بدلے کھجور کے جسطرح چاہو دست بدست اور بیچو تم جو کو بدلے کھجور کے جسطرح چاہو دست بدست یعنی اگر جنس مختلف ہو تو دست بدست کم و بیش لینا درست ہے۔ اور اس باب میں ابی سعید اور ابی ہریرہ اور بلال سے بھی روایت ہے اور عبادہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی یہ حدیث بعض نے خالد سے ساتھ اس سند کے۔ فرمایا کہ بیچو گیہوں کو بدلے جو کے جسطرح چاہو دست بدست اور روایت کی بعض نے یہ حدیث خالد سے اسنے ابی قلابہ سے اسنے ابی اشعث سے اسنے عبادہ سے انہوں نے نبی صلعم سے اور زیادہ کیا اسمیں کہ کہا خالد نے کہا ابو قلابہ نے بیچو گیہوں کو بدلے جو کے جسطرح چاہو اسکے بعد پوری حدیث بیان کی اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے۔ کہتے ہیں کہ نہیں جائز ہے کہ بیچے جاویں گیہوں بدلے گیہوں کے مگر برابر برابر۔ اور جو بدلے جو کے مگر برابر برابر اور جب کہ مختلف ہوں جنسیں تو دست بدست کم و بیش بیچنے میں ڈر کچھ نہیں یہ قول اکثر اہل علم کا نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے ہے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہا شافعی نے دلیل اس میں قول حضرت کا ہے کہ بیچو جو کو بدلے گیہوں کے جسطرح چاہو دست بدست اور ایک جماعت اہل علم کہتے ہیں کہ مکروہ ہے یہ کہ بیچا جاوے گیہوں بدلے جو کے مگر برابر ساتھ برابر کے اور یہی ہے قول مالک بن انس کا اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے **باب** بیع صرف کا بیان یعنے نقد کو بدلے نقد کے بیچنا **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے حسین بن محمد نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے شیبان نے یحیی بن ابی کثیر سے اسنے نافع سے کہا کہ گیا میں اور ابن عمر پاس ابی سعید کے سو حدیث کی ہمسے یہ کہ

---

[1] یعنے اسی مجلس میں جدا ہونے بائع اور مشتری کے مول کو اور اس چیز کو قبض کر لیں۔ یہ نہیں درست ہے کہ ایک چیز وعدے سے ہو اور ایک نقد موجود ہو ۱۲

[2] حاصل یہ ہے کہ اگر جنس ایک ہو اور قدر بھی ایک ہو تو اسمیں کم و بیش لینا برابر دست بدست درست ہے کم و بیش لینا درست نہیں اور وعدہ کرنا بھی درست نہیں اور اگر جنس مختلف ہو جیسے کہ گیہوں بدلے جو کے تو اسمیں کم و بیش لینا درست ہے مگر وعدہ کرنا درست نہیں جیسے کہ ایک طرف سے موجود ہو اور دوسری طرف سے وعدہ ہو ۱۲

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سمعت اُذنای هاتین یقول لا تبیعوا الذهب بالذهب الا مثلا بمثل والفضة بالفضة الا مثلا بمثل لا یشف بعضه علی بعض ولا تبیعوا منه غائبا بناجز وفی الباب عن ابی بکر و عمر و عثمان و ابی هریرة و هشام بن عامر و البراء و زید بن ارقم و فضالة بن عبید و ابی بکرة و ابن عمر و ابی الدرداء و بلال حدیث ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرهم الا ما روی عن ابن عباس انه کان لا یری باسا ان یباع الذهب بالذهب متفاضلا والفضة بالفضة متفاضلا اذا کان یدا بید وقال انما الربوا فی النسیئة وکذلک روی عن بعض اصحابه شیئا من هذا وقد روی عن ابن عباس انه رجع عن قوله حین حدثه ابو سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والقول الاول اصح والعمل علی هذا عند اهل العلم وهو قول سفیان الثوری وابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق وروی عن ابن المبارک انه قال لیس فی الصرف اختلاف **حدثنا** الحسن بن علی الخلال ثنا یزید بن هارون ثنا حماد بن سلمة عن سماک بن حرب عن سعید بن جبیر عن ابن عمر قال کنت ابیع الابل بالبقیع فابیع بالدنانیر فاخذ مکانها الورق وابیع بالورق فاخذ مکانها الدنانیر فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجدته خارجا من بیت حفصة فسالته عن ذلک فقال لا باس به بالقیمة هذا حدیث لا نعرفه مرفوعا الا من حدیث سماک بن حرب عن سعید بن جبیر عن ابن عمر وروی داود بن ابی هند هذا الحدیث عن سعید بن جبیر عن ابن عمر موقوفا والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم ان لا باس ان یقتضی الذهب من الورق والورق من الذهب وهو قول احمد واسحاق وقد کره بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرهم ذلک **حدثنا** قتیبة ثنا اللیث عن ابن شهاب عن مالک بن اوس بن الحدثان انه قال اقبلت اقول من یصطرف الدراهم فقال طلحة بن عبید اللہ وهو عند عمر بن الخطاب ارنا ذهبک ثم ائتنا اذا جاء خادمنا نعطک ورقک فقال عمر بن الخطاب کلا واللہ لتعطینه ورقه او لتردن الیه ذهبه فان رسول اللہ

تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سُنا اسکو ان دونوں کانوں میرے نے فرماتے تھے کہ نہ بیچو سونا بدلے سونے کے مگر برابر ساتھ برابر کے اور چاندی بدلے چاندی کے مگر برابر ساتھ برابر کے نہ زیادہ کیا جاوے بعض اُسکا بعض پر اور نہ بیچو اُنمیں سے غائب کو بدلے حاضر کے یعنی نہ بیچو وعدہ بدلے نقد کے۔ اس باب میں ابی بکر اور عثمان اور ابی ہریرہ اور ہشام بن عامر اور براء اور زید بن ارقم اور فضالہ بن عبید اور ابی بکرہ اور ابن عمر اور ابی درداء اور بلال سے بھی روایت ہے اور ابی سعید کی حدیث نبی صلعم سے حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب غیرہ سے مگر ابن عباس سے مروی ہے کہ مضائقہ نہیں اگر بیچا جاوے سونا بدلے سونے کے کم و بیش اور چاندی بدلے چاندی کے کم و بیش جبکہ ہو دست بدست۔ اور کہا کہ نہیں ہے بیاج مگر وعدے میں اسیطرح روایت کی گئی ہے اس بارہ میں بعض اصحاب سے اور ابن عباس سے مروی ہے کہ اُسنے اپنے قول سے رجوع کیا جبکہ حدیث بیان کی اُس سے ابو سعید نے نبی صلعم سے اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور ابن مبارک سے مروی ہے کہ بیع نقدی میں کچھ اختلاف نہیں۔ حدیث کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے سماک بن حرب سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عمر سے کہا تھا میں بیچتا اونٹوں کو بقیع میں سو بیچتا تھا میں بدلے دیناروں کے سو لیتا میں بدلے اُنکے چاندی اور بیچتا میں اونٹوں کو چاندی سے اور لیتا بدلے اُنکے دینار میں سو آیا میں پاس نبی صلعم کے سو پایا میں نے آپ کو باہر گھر حفصہ کے سو پوچھا میں نے آپ کو اس سے فرمایا کہ نہیں کچھ ڈر اسمیں کچھ ساتھ قیمت کے اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مرفوع مگر حدیث سماک بن حرب سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عمر سے اور روایت کی داؤد ابن ابی ہند نے یہ حدیث سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عمر سے موقوف اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے کہ نہیں کچھ ڈر یہ کہ لیا جاوے سونا بدلے چاندی کے اور چاندی بدلے سونے کے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا اور مکروہ رکھا ہے اسکو بعض اہل علم نے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے حدیث بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے اُسنے مالک بن اوس سے کہ سامنے آیا میں اسحالت میں کہ کہتا تھا کون ہے کہ سونے کے بدلے درہم دے سو طلحہ بن عبید اللہ نے کہا اور وہ عمر فاروق کے پاس تھا کہ دکھا ہمکو سونا اپنا پھر آئیو ہمارے پاس جبکہ آوے خادم ہمارا دینگے ہم تجکو چاندی سو عمر رض نے کہا ہرگز نہیں قسم اللہ کی یا دے اسکو چاندی اُسکی یا پھیر دے اُسکو سونا اُسکا اسواسطے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم قال الورق بالذھب ربوا الا ھاء وھاء والبر بالبر ربوا الا ھاء وھاء والشعیر بالشعیر ربوا الا ھاء وھاء والتمر بالتمر ربوا الا ھاء وھاء ھذا حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اھل العلم ومعنی قولہ الا ھاء وھاء یدا بید **باب** ما جاء فی ابتیاع النخل بعد التابیر والعبد ولہ مال **حدثنا** قتیبۃ ثنا اللیث عن ابن شھاب عن سالم عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من ابتاع نخلا بعد ان تؤبر فثمرتھا للذی باعھا الا ان یشترط المبتاع ومن ابتاع عبدا ولہ مال فمالہ للذی باعہ الا ان یشترط المبتاع وفی الباب عن جابر حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح ھکذا روی من غیر وجہ عن الزھری عن سالم عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ابتاع نخلا بعد ان تؤبر فثمرتھا للبائع الا ان یشترط المبتاع ومن باع عبدا ولہ مال فمالہ للبائع الا ان یشترط المبتاع وروی عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ابتاع نخلا قد ابرت فثمرتھا للبائع الا ان یشترط المبتاع وروی عن نافع عن ابن عمر عن عمر انہ قال من باع عبدا ولہ مال فمالہ للبائع الا ان یشترط المبتاع ھکذا رواہ عبید اللہ بن عمر وغیرہ عن نافع الحدیثین وقد روی بعضھم ھذا الحدیث عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایضا وروی عکرمۃ بن خالد عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو حدیث سالم والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم وھو قول الشافعی واحمد واسحاق قال محمد وحدیث الزھری عن سالم عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصح **باب** ما جاء البیعان بالخیار ما لم یتفرقا

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چاندی بدلے سونے کے بیاج ہے یعنے وعدے میں مگر دست بدست ہو تو درست ہے اور گیہون بدلے گیہون کے بیاج ہے مگر دست بدست اور جو بدلے جو کے بیاج ہے مگر ہاتھون ہاتھ اور کھجور بدلے کھجور کے بیاج ہے مگر دست بدست یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے اور معنے ہاتھون ہاتھ کے دست بدست ہین **باب** خریدنا کھجورون کا بعد پیوند لگانے کے اور خریدنا غلام کا کہ اسکے پاس مال ہو **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے اُسنے سالم سے اُسنے اپنے باپ سے کہا سُنا مین نے نبی صلعم سے فرماتے تھے جو شخص کہ خریدے درخت کھجور کا بعد پیوند[1] کے تو میوہ اُسکا واسطے بیچنے والے کے ہے مگر یہ کہ شرط کر لیوے خریدنے والا۔ اور جو شخص کہ خریدے غلام اور اُسکے پاس مال ہو تو مال اُسکا واسطے بیچنے والے کے ہے مگر یہ کہ شرط کرے خریدنے والا اور اس باب مین جابر سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اسیطرح روایت کی گئی ہے کئی وجہ پر زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلعم سے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص خریدے درخت کھجور کا بعد پیوند لگانے کے تو میوہ اُسکا واسطے بیچنے والے کے ہے مگر یہ کہ شرط کرے خریدنے والا۔ اور جو شخص کہ بیچے غلام اور اُسکے پاس مال ہو اور مال اُسکا واسطے بیچنے والے کے ہے مگر یہ کہ شرط کر لیوے خریدنے والا اور روایت کی گئی ہے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلعم سے کہ فرمایا آپ نے جو شخص کہ خریدے درخت کھجور کا کہ پیوند کیا گیا ہو تو میوہ اُسکا واسطے بیچنے والے کے ہے مگر یہ کہ شرط کرے خریدنے والا اور روایت کی گئی ہے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے عمر سے کہا جو شخص کہ خریدے غلام اور اُسکے پاس کچھ مال ہو تو مال اُسکا واسطے بیچنے والے کے ہے مگر یہ کہ شرط کرے خریدنے والا۔ اسیطرح روایت کی عبید اللہ بن عمر وغیرہ نے نافع سے دونون حدیثین۔ اور تحقیق روایت کی بعض نے یہ حدیث نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اور روایت کی عکرمہ بن خالد نے ابن عمر سے اُسنے نبی صلعم سے مثل حدیث سالم کے اور عمل اس حدیث پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی ہے قول امام شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہا محمد نے اور حدیث زہری کی سالم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے حضرت ﷺ سے زیادہ صحیح ہے۔ **باب** بائع اور مشتری کو بیع مین اختیار ہے کہ جب تک جُدے نہون

[1] تابیر اسکو کہتے ہین کہ رکھتے ہون پھول نر کھجور کے بیچ پھول مادہ کھجور کے اور اس سبب سے میوہ زیادہ ہوتا ہے حکم الٰہی سے سو فرمایا کہ جو کوئی بعد تابیر کے درخت کھجور کا مول لے اور اُسمین میوہ لگا ہو تو بائع کا حق ہے مگر خریدنے والا شرط کرلے یعنے کہے کہ مین نے لیا درخت کھجور کا ساتھ اس پھل کے تو وہ حق خریدنے والے کا ہے۔ اور جو درخت کہ بغیر تابیر کے ہو اُسمین یہ شرط کرنے کی کچھ ضرورت نہین بلکہ ہر صورت مین وہ میوہ خریدنے والے کا ہوگا۔ اور یہی ہے قول امام شافعی اور مالک اور احمد کا۔ اور امام ابو حنیفہ کہتے ہین کہ ایسین پھل کی شرط کرلی ضرور ہی [2] خیار اسم ہے اختیار سے اور معنی اسکے ہین دو امر مین سے اچھا امر طلب کرنا یا جائز رکھنا بیع کا یا فسخ کرنا اسکا اور اختیار بیع مین کئی قسم پر ہے خیار شرط اور خیار عیب اور خیار رویت اور خیار تعیین اور معنی اور احکام انکے فقہ مین مذکور ہین اور مراد یہان خیار سے خیار مجلس ہے کہ وہ جدا ہوئے ان ہی سے اور وہ یہ ہے کہ جب عقد تمام ہوا ساتھ ہو نے ایجاب و قبول کے تو ہر ایک بائع اور مشتری کو اختیار باقی رہتا ہے جب تک کہ مجلس مین بیٹھے رہین اور جب اُٹھ کھڑے ہوئے تو اختیار جاتا رہتا ہے اور اس اختیار مین اختلاف ہے امام شافعی اور احمد وغیرہ بعض امام کہتے ہین کہ مراد اس سے اختیار مجلس ہے کہ جب تک دونون ایک مجلس مین بیٹھے رہین تب تک اختیار باقی رہتا ہے اور امام ابو حنیفہ وغیرہ اہل علم کہتے ہین کہ

حدثنا واصل بن عبد الاعلی الکوفی نا محمد بن فضیل عن یحیی بن سعید عن نافع عن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول البیعان بالخیار ما لم یتفرقا او یختارا قال فکان ابن عمر اذا ابتاع بیعا وھو قاعد قام لیجب له البیع **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید عن شعبة نی قتادة عن صالح ابی الخلیل عن عبد اللہ بن الحارث عن حکیم بن حزام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیعان بالخیار ما لم یتفرقا فان صدقا وبینا بورك لھما فی بیعھما وان کذبا وکتما محقت برکة بیعھما وھذا حدیث صحیح وفی الباب عن ابی برزة وعبد اللہ بن عمرو وسمرة وابی ھریرة وابن عباس حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم وھو قول الشافعی واحمد واسحاق وقالوا الفرقة بالابدان لا بالکلام وقد قال بعض اھل العلم معنی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما لم یتفرقا یعنی الفرقة بالکلام والقول الاول اصح لان ابن عمر ھو روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو اعلم بمعنی ما روی وروی عنه انه کان اذا اراد ان یوجب البیع مشی لیجب له وھکذا روی عن ابی برزة الاسلمی ان رجلین اختصما الیه فی فرس بعد ما تبایعا وکانوا فی سفینة فقال لا اراکما افترقتما وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیعان بالخیار ما لم یتفرقا وقد ذھب بعض اھل العلم من اھل الکوفة وغیرھم الی ان الفرقة بالکلام وھو قول الثوری وھکذا روی عن مالك بن انس وروی عن ابن المبارك انه قال کیف ارد ھذا والحدیث فیه عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم صحیح فقوی ھذا المذھب ومعنی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا بیع الخیار معناہ ان یخیر البائع المشتری بعد ایجاب البیع فاذا خیرہ فاختار البیع فلیس له خیار بعد ذلك فی فسخ البیع وان لم یتفرقا ھکذا فسرہ الشافعی وغیرہ

حدیث بیان کی ہمسے واصل بن عبد الاعلی نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے محمد بن فضیل نے یحییٰ بن سعید سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا سُنا مینے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ بایع اور مشتری کو اختیار ہے جبتک کہ نہ جدے ہوں مگر یہ کہ شرط کرین اختیار کی (یعنی اگر بیع مین یہ شرط کی ہو کہ اختیار ہے مجھے چاہونگا رکھونگا اُس چیز کو اور چاہونگا تو نہ رکھونگا تو اُسمین باوجود جدا ہونے کے بھی اختیار باقی رہتا ہے گو اُس مجلس سے اُٹھ کھڑے ہوں) اور تھے ابن عمر جب خریدتے کسی چیز کو اس حالت مین کہ بیٹھے ہوتے تو کھڑے ہو جاتے تاکہ بیع پوری ہو جاوے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید نے شعبہ سے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے قتادہ نے صالح ابو خلیل سے اُسنے عبد اللہ بن حارث سے اُسنے حکیم بن حزام سے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بیچنے والا اور خریدنے والا ساتھ اختیار کے ہے جبتک کہ نہ جدا ہو (یعنی ایک مجلس سے جب اُٹھ کھڑے ہونگے اور جدا ہونگے تو اختیار نہ رہے گا) اور اگر سچ کہین اور بیان کرین مبیع اور ثمن کے عیب کو تو برکت ہوتی ہے دونون کے لیے خرید و فروخت مین اور اگر چھپائین عیب اور جھوٹ بولین تو دور کی جاتی ہی برکت اُنکے بیع کی یہ حدیث صحیح ہے اور اس باب مین ابی برزہ اور عبد اللہ بن عمرو اور سمرہ اور ابی ہریرہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہتے ہین کہ موجب بیع کا جدا ہونا بدن سے ہے نہ کلام سے اور کہا بعض اہل علم نے کہ معنی حضرت صلعم کے اس قول کا کہ جب تک نہ جدے ہوں مراد جدا ہونا ساتھ کلام کے ہی اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے کہ ابن عمر ہی نے یہ حدیث حضرت صلعم سے روایت کی ہے اور وہ وقت بیع کے بیٹھے ہوتے تو اُٹھ کھڑے ہوتے تاکہ بیع واجب ہو جاوے تو وہ اپنی روایت کا آپ ہی خوب مطلب سمجھتے تھے اور اسیطرح روایت کی گئی ہی ابی برزہ اسلمی سے کہ دو مرد جھگڑتے آئے پاس اُسکے (ابن عمر) بیچ ایک گھوڑے کے بعد اِسکے کہ بیع کر چکے تھے اور تھے وہ دونون ایک کشتی مین۔ پس کہا کہ نہین دیکھتا مین تمکو کہ جدے ہوئے کیونکہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ بایع اور مشتری ساتھ خیار کے ہین جبتک کہ نہ جدے ہوں اور تحقیق گئے ہین بعض اہل علم اہل کوفہ وغیرہ سے طرف اِسکے کہ موجب بیع کا جدا ہونا ساتھ کلام کے ہی اور یہی ہے قول ثوری کا اور اسیطرح روایت ہی مالک بن انس سے اور ابن مبارک سے روایت ہی کہا کہ کس طرح کرون مین فرقت بالکلام کو حالانکہ اسمین حدیث نبی صلعم سے صحیح ہے سو قوی کیا اس مذہب کو اور معنی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول کا لیکن بیع خیار مین یہ ہے کہ اختیار دے بائع مشتری کو یعنی بعد واجب کرنے بیع کے (یعنی بعد واجب ہونے ایجاب اور قبول کے بایع مشتری کو کہے کہ مین نے تجھکو اختیار دیا خواہ بیع کو رکھ خواہ توڑ ڈال سو جب بایع اُسکو اختیار دے اور مشتری اُسکو اختیار کرلے تو نہین رہتا ہے واسطے اُسکے کچھ اختیار بعد اسکے بیچ فسخ کرنے بیع کے اگرچہ وہ ایک مجلس سے جدے نہوں۔ اسیطرح تفسیر کیا ہے اسکی شافعی وغیرہ نے

ومایقوی قول من یقول الفرقۃ بالابدان لا بالکلام حدیث عبد اللہ بن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** بذلک قتیبۃ ثنا اللیث بن سعد عن ابن عجلان عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال البیعان بالخیار ما لم یتفرقا الا ان تکون صفقۃ خیار ولا یحل لہ ان یفارق صاحبہ خشیۃ ان یستقیلہ ہذا حدیث حسن ومعنی ہذا ان یفارقہ بعد البیع خشیۃ ان یستقیلہ ولو کان الفرقۃ بالکلام ولم یکن لہ خیار بعد البیع لم یکن لہذا الحدیث معنی حیث قال ولا یحل لہ ان یفارقہ خشیۃ ان یستقیلہ **باب حدثنا** نصر بن علی ثنا ابو احمد ثنا یحیی بن ایوب قال سمعت ابا زرعۃ ابن عمرو یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یتفرقن عن بیع الا عن تراض ہذا حدیث غریب **حدثنا** عمر بن حفص الشیبانی ثنا ابن وہب عن ابن جریج عن ابی الزبیر عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خیر اعرابیا بعد البیع وہذا حدیث حسن غریب **باب** ماجا زفیمن یخدع فی البیع **حدثنا** یوسف بن حماد البصری ثنا عبد الاعلی بن عبد الاعلی عن سعید عن قتادۃ عن انس ان رجلا کان فی عقدتہ ضعف وکان یبایع وان اہلہ اتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ احجر علیہ فدعاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنہاہ فقال یا رسول اللہ انی لا اصبر عن البیع فقال اذا بایعت فقل ہاء وہاء ولا خلابۃ وفی الباب عن ابن عمر حدیث انس حدیث حسن صحیح غریب والعمل علی ہذا الحدیث عند بعض اہل العلم وقالوا الحجر علی الرجل الحر فی البیع والشراء اذا کان ضعیف العقل وہو قول احمد واسحق ولم یر بعضہم ان یحجر علی الحر البالغ

لیکن فرقت بالابدان کی تقویت حدیث ابن عمر سے ہے جو اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے (جیسا کہ اُسپر خود بھی عمل کیا ہے) **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے ابن عجلان سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بایع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک نہ جدا ہوں مگر یہ کہ ہو عقد خیار کا (یعنی اُسمین خیار کی شرط ہووے) اور نہیں درست اُسکو یہ کہ جدا ہووے ساتھی اپنے سے (یعنی اُٹھ کھڑا ہووے مجلس[۱] سے) بخوف اسکے کہ ساتھی اُسکا بیع کو فسخ کرا دے یہ حدیث حسن ہے اور اسکے معنی یہ ہین کہ جدا ہووے بعد بیع (پوری ہو جانیکے) اس خوف سے کہ بیع کو فسخ نہ کرا وے اور اگر ہوتا مراد اُس سے جدا ہونا ساتھہ کلام کے تو نہ ہوتا واسطے اسکے اختیار بعد بیع کے اور نہ ہوتا واسطے اس حدیث کے کوئی معنے جس جگہ کہا کہ نہین درست ہے اُسکو یہ کہ جُدا ہو ساتھی اپنے سے بخوف اسکے کہ طلب کرے اُس سے توڑنا بیع کا **باب** – **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن ایوب نے اُسنے کہا سنا مین نے ابا زرعہ ابن عمرو سے کہ حدیث کرتا تھا ابی ہریرہ سے اُسنے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ نہ جدا ہووے کوئی بیع سے مگر آپس کی رضامندی سے یہ حدیث غریب ہے **حدیث** کی ہمسے عمر بن حفص شیبانی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن وہب نے ابن جریج سے اُسنے ابی زبیر سے اُسنے جابر سے کہ اختیار دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگلی کو بعد بیع کے – یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** جو شخص فریب دیا جاوے بیع مین تو کیا حکم ہے **حدیث** کی ہمسے یوسف بن حماد بصری نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الاعلی بن عبد الاعلے نے سعید سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے کہ ایک مرد کی عقل مین ضعف تھا اور تھا معاملہ کرتا ساتھ بیع کے سو اُسکے گھر والے حضرت کے پاس آئے اور کہا کہ آپ اُسکو بیع سے روکیے سو بلایا اُسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور منع کیا اُسکو سو اُسنے کہا کہ یا حضرت مین نہین باز رہ سکتا بیع سے یعنی مجکو اُسکی ضرورت رہتی ہے سو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بیع کرے تو کہہ[۲] سودا دست بدست ہے اور اسمین فریب نہین ہے – اس باب مین ابن عمر سے بھی روایت ہے اور انس کی حدیث حسن صحیح غریب ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے – کہتے ہین کہ جب آزاد مرد کم عقل ہو تو اُسکو بیچنے اور خریدنے سے روکا جاوے – یہ قول احمد اور اسحاق[۱] کا ہے – اور بعضے کہتے ہین کہ آزاد مرد بالغ کو بیع و شرا سے روکنا درست نہین ہے –

[۱] یعنی جب تک بائع اور مشتری آپس مین راضی نہون ساتھ قیمت دینے اور قبض کرنے مبیع کے تب تک جدا نہون – والا ضرر رسانی ہوگی اور وہ منع ہے شرع مین اور یا یہ مراد ہے کہ بائع اور مشتری سے جسکا ارادہ جدا ہونے کا ہو وہ اپنے ساتھی سے مشورہ کرلے کہ یہ بیع تجکو منظور ہے اگر اسی وقت واپس مانگے تو واپس کرو سے ۱۲ [۳] یعنے بیع کے وقت خریدار سے کہہ کہ مجکو بیع و شرا مین واقفیت نہین پس مجکو فریب نہ دینا – اور لوگ اُسوقت مین ایک دوسرے کے خیر خواہ تھے پس اس کہنے سے وہ تیری خیر خواہی لحوظ رکھے گا ۱۲

باب ماجاء فی المصراۃ **حدثنا** ابوکریب ثنا وکیع عن حماد بن سلمۃ عن محمد بن زیاد عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اشتری مصراۃ فھو بالخیار اذا حلبھا ان شاء ردھا ورد معھا صاعا من تمر و فی الباب عن انس ورجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** محمد بن بشار ثنا ابو عامر ثنا قرۃ بن خالد عن محمد بن سیرین عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اشتری مصراۃ فھو بالخیار ثلاثۃ ایام فان ردھا رد معھا صاعا من طعام لا سمراء معنی لا سمراء لا بر ھذا حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا الحدیث عند اصحابنا منھم الشافعی واحمد واسحاق **باب** ماجاء فی اشتراط ظھر الدابۃ عند البیع **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا وکیع عن زکریا عن الشعبی عن جابر بن عبد اللہ انہ باع من النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعیرا واشترط ظھرہ الی اھلہ ھذا حدیث حسن صحیح قد روی من غیر وجہ عن جابر والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم یرون الشرط جائزا فی البیع اذا کان شرطا واحدا وھو قول احمد واسحاق وقال بعض اھل العلم لا یجوز الشرط فی البیع ولا یتم البیع اذا کان فیہ شرط **باب** الانتفاع بالرھن **حدثنا** ابوکریب ویوسف بن عیسی قالا ثنا وکیع عن زکریا عن عامر عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظھر یرکب اذا کان مرھونا ولبن الدر یشرب اذا کان مرھونا وعلی الذی یرکب ویشرب نفقتہ ھذا حدیث حسن صحیح لا نعرفہ مرفوعا الا من حدیث عامر الشعبی عن ابی ھریرۃ وقد روی غیر واحد ھذا الحدیث عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ موقوفا والعمل علی ھذا

باب بکری وغیرہ کے تھنون مین دودھ جمع کرنا اور پھر اُسکو بیچنا تاکہ خریدار کو دھوکا ہو **حدیث** کی ہمسے ابوکریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے حماد بن سلمہ سے اُسنے محمد بن زیاد سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ خریدے اس جانور کو جسکے تھنون مین دودھ جمع کیا گیا ہو تو وہ اختیار رکھتا ہے جب کہ دُہے دودھ اُسکا[1] اگر چاہے تو پھیر دے اُسکو اور دیوے عوض دودھ کے چار سیر کھجورین اور اس باب مین انس اور ایک اور صحابی سے بھی روایت ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے قرہ بن خالد نے محمد بن سیرین سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خریدے اُس جانور کو جسکے تھنون مین دودھ جمع کیا گیا ہو تو وہ اختیار رکھتا ہے تین دن تک سو اگر پھیر دے اُسکو تو پھیر دے ساتھ اُسکے چار سیر طعام سواے گیہون کے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اس حدیث پر ہے نزدیک اصحاب ہمارے کے انھین مین سے شافعی اور احمد اور اسحاق ہین **باب** جانور بیچنے کے وقت سواری کی شرط کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے زکریا سے اُسنے شعبی سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہ اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ایک اونٹ بیچا اور شرط کی سواری اُسکے کی اپنے گھر تک یہ حدیث حسن صحیح ہے کئی طرح پر جابر رضہ سے مروی ہے اور عمل اسیپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ بیع مین شرط کر لی جائز ہے جبکہ ایک شرط ہو اور یہی ہے قول احمد اور اسحٰق کا۔ اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ بیع مین شرط کرنی جائز نہین اور جب بیع مین کوئی شرط ہو تو وہ درست نہین **باب** رہن سے نفع اٹھانے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابوکریب اور یوسف بن عیسی نے اُنھون نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے زکریا سے اُسنے عامر سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جانور سواری کا جو گروی ہے سواری کیا جاوے بدلے خرچ[2] کرنے اُسکے کے (یعنے گھاس وغیرہ دینے سے) اور دودھ جانور گروی کا پیا جاوے بدلے خرچ کرنے اسکے کے۔ اور جو سواری کرے اور دودھ پیوے اُسپر ہے خرچ اُسکا یہ حدیث حسن صحیح ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مرفوع مگر حدیث عامر شعبی سے اُسنے ابی ہریرہ سے اور روایت کی ہے بہت لوگون نے یہ حدیث اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے موقوف اور عمل اسیپر ہے

[1] اگر کوئی شخص جانور خریدے اور بعد دودھ دُہنے کے معلوم ہو کہ دودھ کم ہے تو مختار ہے چاہے رکھے اور چاہے پھیر دے اگر پھیر دے تو چار سیر کھجورین عوض مین دودھ کے دے اسلیے کہ دودھ سے نفع اٹھایا ہے۔ اور امام ابوحنیفہ کہتے ہین کہ نہین ہے خیار اُس بیع مین فسخ کا اور نہ پھیر دینا بدلے اُسکے کھجور کا کیونکہ یہ حدیث منسوخ ہے مگر اس حدیث کی ناسخ کوئی حدیث صحیح محدثین کے نزدیک ثابت نہین ۱۲ [2] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے بیچنا جانور کا ساتھ شرط کرنے بائع کے سواری اُسکی کو اپنے لیے ایک مدت تک یہ مذہب امام احمد اور مالک کا ہے۔ اور امام شافعی اور ابوحنیفہ کہتے ہین کہ بیع مین یہ شرط کرنی درست نہین ۱۲ [3] یعنے جو شخص کہ سوار ہو یا دودھ پیوے تو اسپر نفقہ ہے خواہ راہن ہو خواہ مرتہن ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ گروی سے نفع اٹھانا مرتہن کو درست ہے اور بعض کہتے ہین کہ نہین ۱۲ [4] یعنی کھجور وغیرہ دے نہ گیہون شاید اسمین حضرت نے زیادتی قیمت کا خیال فرمایا ہو واللہ اعلم

عند بعض اهل العلم وهو قول احمد واسحاق وقال بعض اهل العلم ليس له ان ينتفع من الرهن بشئ **باب** ما جاء فی شراء القلادة وفيها ذهب وخرز **حدثنا** قتيبة ثنا الليث عن ابی شجاع سعيد بن يزيد عن خالد بن ابی عمران عن حنش الصنعانی عن فضالة بن عبيد قال اشتريت يوم خيبر قلادة باثنی عشر دينارا فيها ذهب وخرز ففصلتها فوجدت فيها اكثر من اثنی عشر دينارا فذكرت ذلك للنبی صلی الله عليه وسلم فقال لا تباع حتی تفصل **حدثنا** قتيبة ثنا ابن المبارك عن ابی شجاع سعيد بن يزيد بهذا الاسناد نحوه هذا حديث حسن صحيح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم وغيرهم لم يروا ان يباع سيف محلی او منطقة مفضضة او مثل هذا بدراهم حتی يميز ويفصل وهو قول ابن المبارك والشافعی واحمد واسحاق وقد رخص بعض اهل العلم فی ذلك من اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم وغيرهم **باب** ما جاء فی اشتراط الولاء والزجر عن ذلك **حدثنا** محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن بن مهدی ثنا سفيان عن منصور عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة انها ارادت ان تشتری بريرة فاشترطوا الولاء فقال النبی صلی الله عليه وسلم اشتريها فانما الولاء لمن اعطی الثمن او لمن ولی النعمة وفی الباب عن ابن عمر حديث عائشة حديث حسن صحيح والعمل علی هذا عند اهل العلم وقال منصور بن المعتمر يكنی ابا عتاب **حدثنا** ابو بكر العطار البصری عن علی بن المدينی قال سمعت يحيی بن سعيد يقول اذا حدثت عن منصور فقد ملأت يدك من الخير لا ترد غيره ثم قال يحيی ما اجد فی ابراهيم النخعی ومجاهد اثبت من منصور واخبرنی محمد عن عبد الله بن ابی الاسود قال قال عبد الرحمن بن مهدی منصور اثبت اهل الكوفة

نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا۔ اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ نہیں جائز اسکو یہ کہ نفع اٹھاوے گروسے کچھ **باب** سونے اور نگینہ والے ہار کے خریدنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابی شجاع سعید بن یزید سے اُسنے خالد بن ابی عمران سے اُسنے حنش صنعانی سے اُسنے فضالہ بن عبید سے کہا کہ خریدا مین نے خیبر کے سال مین ایک ہار بدلے بارہ دینار کے کہ تھا اسمین سونا اور نگینہ سو جدا کیا مین نے اُس ہار کو یعنی سونے مین سے نگینے نکال ڈالے پس پایا مین نے اسمین سونا زیادہ بارہ دینار سے پس ذکر کیا مین نے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو فرمایا کہ نہ بیچا جاوے ہار[1] یہانتک کہ جدا کیا جاوے یعنی اُسکا سونا نگینون سے جدا کیا جاوے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے ابی شجاع سعید بن یزید سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے نہین جائز رکھتے یہ کہ بیچی جاوے تلوار جڑاؤ سونے سے یا کمربند جڑاؤ چاندی سے یا مثل اسکے بدلے درہمون کے یہانتک کہ علیحدہ کیا جاوے یا جدا کیا جاوے۔ اور یہی ہے قول ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ جائز ہے **باب** بیچنے مین ولا کی شرط سے زجر کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے منصور سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے اسود سے اُسنے عائشہ سے کہ تحقیق ارادہ کیا اُسنے یہ کہ خریدے بریرہ لونڈی کو سو اُسکے مالک نے شرط کی کہ ولا اُسکا ہمارے لیے ہوگا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خرید اسکو سوا اسکے نہین کہ ولا[2] واسطے اُسکے ہے کہ دے قیمت یا واسطے اُسکے کہ مالک ہو اُسکا اور اس باب مین ابن عمر سے بھی روایت آئی ہے اور عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے اور منصور کی کنیت ابو عتاب ہے **حدیث** کی ہمسے ابو بکر عطار بصری نے علی بن مدینی سے اُسنے کہا سنا مین نے یحیی بن سعید سے کہتا تھا کہ جب حدیث بیان کیجاوے منصور سے تو بھر گئے تو ہاتھ اپنے بہتری سے اب نہ ارادہ کر سوا اُسکے پھر کہا یحیی نے کہ نہین پایا مین نے بیچ ابراہیم نخعی کے زیادہ ثابت منصور سے کسی کو اور حدیث کی ہمسے محمد نے عبد اللہ بن ابو اسود سے اُسنے کہا کہ عبد الرحمن بن مہدی نے کہا کہ منصور زیادہ تر ثابت ہے اہل کوفہ سے۔

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر بیچے مال کو ساتھ جنس اُسکی کے اور بیع اور ثمن کے ساتھ یا اُنمین سے ایک کے ساتھ کوئی اور چیز ہو تو درست نہین ہے۔ پس اگر بیچے سونے کا جڑاؤ زیور وغیرہ بدلے سونے کے خواہ اشرفیان ہون تو نگینے وغیرہ اُس سے جدا کرکے برابر سونے کے تول کرکے بیچے اور یہی حکم چاندی کا ہے اور اگر مثلاً سونے کا جڑاؤ زیور چاندی کے بدلے بیچے تو اسمین نگینہ کا اُکھاڑنا ضرورت نہین رکھتا ہے کیونکہ اسصورت مین جنس مختلف ہوگئی پس کم و بیش جائز ہوگا ۱۲ منہ

[2] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص غلام بیچے اور اُسکے ساتھ یہ شرط کرے کہ ولا اُسکا میرے لیے ہوگا تو یہ درست نہین بلکہ ولا حق اُسکا ہے جو مول دے اور آزاد کرے اور ولا کہتے ہین حق آزادی کو ۱۲

باب - **حدثنا** ابو کریب ثنا ابو بکر بن عیاش عن ابی حصین عن حبیب بن ابی ثابت عن حکیم بن حزام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث حکیم بن حزام یشتری لہ اضحیۃ بدینار فاشتری اضحیۃ فاربح فیھا دینارا فاشتری اخری مکانھا فجاء بالاضحیۃ والدینار الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ضح بالشاۃ وتصدق بالدینار حدیث حکیم بن حزام لانعرفہ الا من ھذا الوجہ وحبیب بن ابی ثابت لم یسمع عندی من حکیم بن حزام **حدثنا** احمد بن ابی سعید الدارمی ثنا حبان ثنا ھارون بن موسی ثنا الزبیر بن خریت عن ابی لبید عن عروۃ البارقی قال دفع الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دینارا لاشتری لہ شاۃ فاشتریت لہ شاتین فبعت احدھما بدینار وجئت بالشاۃ والدینار الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر لہ ماکان من امرہ فقال بارک اللہ لک فی صفقۃ یمینک فکان بعد ذلک یخرج الی کناسۃ الکوفۃ فیربح الربح العظیم فکان من اکثر اھل الکوفۃ مالا **حدثنا** احمد بن سعید ثنا حبان ثنا سعید بن زید ثنا الزبیر بن خریت عن ابی لبید فذکر نحوہ وقد ذھب بعض اھل العلم الی ھذا الحدیث وقالوا بہ وھو قول احمد واسحق ولم یاخذ بعض اھل العلم بھذا الحدیث منھم الشافعی وسعید بن زید اخو حماد بن زید وابو لبید اسمہ لمازۃ **باب** ماجاء فی المکاتب اذا کان عندہ مایودی **حدثنا** ھارون بن عبد اللہ البزاز ثنا یزید بن ھارون ثنا حماد بن سلمۃ عن ایوب عن عکرمۃ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اصاب المکاتب حدا او میراثا ورث بحساب ماعتق منہ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یودی المکاتب بحصۃ ما ادی دیۃ حر ومابقی دیۃ عبد وفی الباب عن ام سلمۃ حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح وھکذا روی یحیی بن ابی کثیر عن عکرمۃ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروی خالد الحذاء عن عکرمۃ عن علی قولہ والعمل علی ھذا الحدیث عند بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم وقال اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم

باب - **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو بکر بن عیاش نے ابی حصین سے اسنے حبیب بن ابی ثابت سے اسنے حکیم بن حزام سے کہ تحقیق نبی صلعم نے بھیجا اسکو تاکہ خریدے واسطے آپ کے قربانی بدلے دینار کے سو خریدی اسنے قربانی پس نفع پایا انمین ایک دینار (یعنی ایک دینار کو خریدا پھر دو دینار کو بیچ ڈالا) پھر خرید کی اسنے دوسری بدلے اسکے اور لایا اس قربانی اور دینار کو پاس نبی صلعم کے سو فرمایا آپنے کہ ذبح کر قربانی اور صدقہ کر دینار کو۔ یہ حدیث فقط اسی طریق سے مروی ہے۔ اور حبیب بن ابی ثابت نے حکیم بن حزام سے نہین سنا **حدیث** کی ہمسے احمد بن ابی سعید دارمی نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے حبان نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے ہارون بن موسی نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے زبیر بن خریت نے ابی لبید سے اسنے عروہ بارقی سے کہا کہ دیا مجکو نبی صلعم نے ایک دینار تاکہ خریدون مین آپکے لیے بکری سو خریدی مین نے آپکے لیے دو بکریان اور بیچی مینے ایک انمین سے بدلے ایک دینار کے اور لایا مین ایک بکری اور دینار پاس نبی صلعم کے اور اس قصہ کو آپسے ذکر کیا سو فرمایا آپنے کہ برکت دے اللہ واسطے تیرے بیچ سودے میں واہنے ہاتھ تیرے کے۔ اسکے بعد جب مین کوفہ کی بازار مین جاتا تو بہت نفع پاتا۔ پس وہ سب اہل کوفہ سے مال مین زیادہ تھا **حدیث** کی ہمسے احمد بن سعید نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے حبان نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن زید نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے زبیر بن خریت نے ابی لبید سے پس ذکر کیا مثل اسکے اور تحقیق گئے ہین بعض اہل علم طرف اس حدیث کے اور قائل ہین ساتھ اسکے اور یہ قول احمد اور اسحاق کا ہے اور بعض اہل علم نے اس حدیث کو نہین لیا انھین مین سے شافعی ہین سعید بن زید بھائی حماد بن زید کا ہے اور ابو لبید کا نام لمازہ ہے

باب جب مکاتب کے پاس دیت دینے کی برابر مال ہو تو اسکا کیا حکم ہے **حدیث** کی ہمسے ہارون بن عبد اللہ بزاز نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے ایوب سے اسنے عکرمہ سے اسنے ابن عباس سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جب مستحق ہو مکاتب[1] دیت یا میراث کا تو وارث ہوگا مقدار اس چیز کے کہ آزاد کیا گیا ہے اس سے اور فرمایا نبی صلعم نے کہ دیت دیا جاوے مکاتب ساتھ حصے اس چیز کے کہ ادا کرے بدلے کتابت کے دیت آزاد کی اور جو باقی رہے سو دیت غلام کی اور اس باب مین ام سلمہ سے بھی روایت ہے۔ اور ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسیطرح روایت کی یحیی بن ابی کثیر نے عکرمہ سے اسنے ابن عباس سے اسنے نبی صلعم سے اور روایت کی خالد بن حذا نے عکرمہ سے اسنے علی سے قول اسکا اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے۔ اور اکثر اہل علم نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین۔

---

[1] مکاتب اس غلام کو کہتے ہین کہ مالک اسکو لکھ دے کہ جب تو اسقدر روپیہ ادا کر دیگا تو تو آزاد ہے اور اسکے مستحق ہونے کے یہ معنے ہین کہ جب ثابت ہو مکاتب کے لیے دیت یا میراث تو ثابت ہوگی واسطے موافق اس چیز کے کہ آزاد ہوا اس سے جیسے کہ اگر ادا کیا آدھا بدلے کتابت کے پھر مرگیا باپ اسکا اس حال مین کہ وہ آزاد تھا منہ

المکاتب عبد ما بقی علیہ درھم وھو قول سفیان الثوری والشافعی واحمد واسحٰق **حدثنا** قتیبۃ ثنا عبد الوارث
بن سعید عن یحیی بن ابی اُنَیسۃ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یخطب یقول من کاتب عبدہ علی مائۃ اوقیۃ فاداھا الا عشرۃ اواق اوقال عشرۃ الدراھم ثم عجز فھو رقیق
وھذا حدیث غریب والعمل علیہ عند اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم ان المکاتب عبد ما بقی
علیہ شیء من کتابتہ وقد رواہ الحجاج بن ارطاۃ عن عمرو بن شعیب نحوہ **حدثنا** سعید بن عبد الرحمٰن المخزومی
ثنا سفیان عن الزھری عن نبہان عن ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان عند مکاتب احدکن
ما یودی فلتحتجب منہ ھذا حدیث حسن صحیح ومعنی ھذا الحدیث عند اھل العلم علی التورع وقالوا لا یعتق المکاتب وان کان
عندہ ما یودی حتی یودی **باب** ماجاء اذا افلس للرجل غریم فیجد عندہ متاعہ **حدثنا** قتیبۃ ثنا اللیث عن یحیی
بن سعید عن ابی بکر بن حزم عن عمر بن عبد العزیز عن ابی بکر بن عبد الرحمٰن بن الحارث بن ھشام عن ابی ھریرۃ عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ایما امرأ افلس ووجد رجل سلعتہ عندہ بعینھا فھو اولی بھا من غیرہ وفی الباب
عن سمرۃ وابن عمر حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم وھو قول الشافعی واحمد
واسحٰق وقال بعض اھل العلم ھو اسوۃ الغرماء وھو قول اھل الکوفۃ

کہ مکاتب غلام ہے جبتک کہ باقی رہے اُسپر ایک درہم اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوارث بن سعید نے یحییٰ بن ابی اُنیسہ سے اُسنے روایت کی عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا سنا مین نے نبی صلعم کو خطبے مین فرماتے تھے کہ جو شخص کہ کتابت کرے غلام اپنے سے اوپر سو اوقیہ کے مثلاً پس ادا کیا اُسنے مگر دس اوقیہ یا فرمایا دس درہم پھر عاجز ہوا ادا کرنے سے تو وہ غلام ہی ہے آزاد نہین یہ حدیث غریب ہے اور عمل اسیر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہ مکاتب غلام ہے جبتک کہ باقی رہے اُسپر کوئی چیز بدلے کتابت اُسکی کے اور روایت کیا اس حدیث کو حجاج بن ارطاۃ نے عمرو بن شعیب سے اسی طرح **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے نبہان سے اُسنے ام سلمہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جب ہو پاس مکاتب ایک تمہارے کے اسقدر روپیہ کہ بدلے کتابت کے پورا دے سکے تو چاہیے کہ پردہ کرے اس سے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور معنی اس حدیث کا نزدیک اہل علم کے احتیاط پر مبنی ہے اور کہتے ہین کہ نہین آزاد ہوتا مکاتب اگرچہ ہو نزدیک اُسکے اسقدر روپیہ کہ تمام بدل کتابت ادا کر سکے یہانتک کہ ادا کرے

باب جب کوئی شخص مفلس ہو جاوے اور واسطے اُسکے قرضخواہ ہو پس پاوے نزدیک اُسکے مال اپنا بعینہٖ تو کیا کرے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے یحییٰ بن سعید سے اُسنے ابی بکر بن حزم سے اُسنے عمر بن عبد العزیز سے اُسنے ابی بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ مفلس ہوا اور پایا ایک شخص نے مال اپنا بعینہٖ اُسکے پاس پس وہ زیادہ تر لائق ہے ساتھ اُس مال کے غیر اپنے سے اور اس باب مین سمرہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ وہ برابر ہے ساتھ اور قرضخواہون کے اور یہی ہے قول اہل کوفہ کا

ھ اور کوئی وارث اُسنے چھوڑا نہو سوا بیٹے کے تو وارث ہوگا بیٹا اُسکے آدھے مال کا یا آدھا بدل کتابت مکاتب نے ادا کیا تھا کہ اُسکو کسینے مار ڈالا تو قاتل ادا کرے آدھی دیت آزاد کی اُسکے وارثون کو اور اُسکے مالک کو آدھی دیت غلام کی ہے کہ آدھی قیمت اُسکی ہو۔ مثلاً کتابت تھی ہزار درہم اور قیمت اُسکی سو درہم ہے۔ پس ادا کیے اُسنے پانسو درہم بعد ازان مارا گیا تو غلام کے وارثون کے لیے دے پانسو درہم کہ آدھی دیت آزاد ہے اور اُسکے مالک کو پچاس درہم دے کہ آدھی قیمت اُسکی ہے ۱۲ ؎ یعنی جب تک ایک درہم اُسپر باقی رہے گا وہ غلام ہے جب سب روپیہ بیباق کریگا آزاد ہوگا یا نہین کہ بحساب ان روپیون کے کہ پہونچائے ہین اور بعض اُسکا آزاد ہو جاتا ہے ۱۲ ؎ یعنے مثلاً ایک شخص نے کچھ خریدا تھا اور اُسکا مول نہ دیا تھا کہ وہ مفلس ہوگیا۔ اور قاضی نے حکم اُسکے افلاس کا کر دیا۔ اور پائی بیچنے والے نے وہ چیز بعینہٖ تو اُسکا مستحق وہی ہے اور قرضخواہون کا اسمین کچھ حق نہیں۔ یہ مذہب امام شافعی اور مالک کا ہے۔ اور امام حنیفہ کے نزدیک فسخ کرنا بیع کا درست نہین۔ پس اگر بائع مفلس کے پاس اپنی چیز بعینہ پاوے تو اُسکو اسکا لے لینا درست نہین بلکہ حصہ رسد کے موافق یہ شخص پاوے گا۔ اور باقی مال قرضدارون کو ملے گا یہ مذہب ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہے لیکن ظاہر لفظ حدیث کا اسپر دلالت کرتا ہے کہ جس شخص کی یہ چیز ہے اُسکو دیجاوے نہ اور ون کو ۱۲ واللہ اعلم بالصواب

باب ما جاء في النهي للمسلم ان يدفع الى الذمي الخمر يبيعها له **حدثنا** علي بن خشرم نا عيسى بن يونس عن مجالد عن ابي الوداك
عن ابي سعيد قال كان عندنا خمر ليتيم فلما نزلت المائدة سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم عنه وقلت انه ليتيم قال اهريقوه
وفي الباب عن انس بن مالك حديث ابي سعيد حديث حسن وقد روي من غير وجه عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو
هذا وقال بهذا بعض اهل العلم وكرهوا ان يتخذ الخمر خلا وانما كره من ذلك والله اعلم ان يكون المسلم في بيته خمر حتى يصير خلا
ورخص بعضهم في خل الخمر اذا وجد قد صار خلا **باب حدثنا** ابو كريب نا طلق بن غنام عن شريك وقيس عن ابي حصين
عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اد الامانة الى من ائتمنك ولا تخن من خانك هذا حديث
حسن غريب وقد ذهب بعض اهل العلم الى هذا الحديث وقالوا اذا كان للرجل على آخر شيء فذهب به فوقع له عنده شيء فليس
له ان يحبس عنه بقدر ما ذهب له عليه ورخص فيه بعض اهل العلم من التابعين وهو قول الثوري وقال ان كان له عليه
دراهم فوقع له عنده دنانير فليس له ان يحبس بمكان دراهمه الا ان يقع عنده له دراهم فله حينئذ ان يحبس من دراهمه
بقدر ماله عليه **باب** ما جاء ان العارية مؤداة **حدثنا** هناد وعلي بن حجر قالا نا اسمعيل بن عياش عن شرحبيل
بن مسلم الخولاني عن ابي امامة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في خطبة عام حجة الوداع العارية
مؤداة والزعيم غارم والدين مقضي

باب مسلمان ذمی کو شراب نہ دیوے کہ تو میری طرف سے بیچ **حدیث** کی ہمسے علی بن خشرم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عیسی بن یونس
نے مجالد سے اُسنے ابی وداک سے اُسنے ابی سعید سے کہا کہ ہم مین سے ایک یتیم کے پاس شراب تھی۔ سو جب اُتری آیت سورۂ مائدہ کی تو پوچھا
مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس سے اور کہا مین نے کہ وہ ایک یتیم لڑکے کا مال ہے فرمایا گرادو اُسکو[1]۔ اور اس باب مین انس بن مالک
سے بھی روایت ہی اور ابی سعید کی حدیث حسن ہی۔ اور تحقیق روایت کی گئی ہی کئی وجہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور قائل ہین
ساتھ اسکے۔ بعض اہل علم کہتے ہین مکروہ ہے یہ کہ بنایا جاوے شراب کو سرکہ اور مکروہ کی علت سوا اسکے نہین کہ مسلمان کے گھر
مین شراب رکھی رہے یہانتک کہ سرکہ ہوجاوے اور بعضے کہتے ہین کہ شراب کا سرکہ بنانا درست ہی جب کہ پایا جاوے اس حال سے کہ گویا
سرکہ یعنی خود بخود سرکہ ہوجاوے تو درست ہی **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے طلق بن غنام نے شریک اور قیس سے
اُنھون نے ابی حصین سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ادا کر امانت کو طرف اُس شخص کے کہ امانت رکھی
تیرے پاس اور نہ خیانت کر اُسکی کہ جو خیانت کرے تیری یہ حدیث حسن غریب ہی۔ اور تحقیق گئے ہین بعض اہل علم طرف اس حدیث کے کہتے ہین
کہ جب کسی شخص کی دوسرے پر کوئی چیز ہو اور لیجاوے وہ اُسکو یعنی اُسمین خیانت کرے پس واقع ہو واسطے اُسکے کوئی چیز نزدیک اُسکے
تو نہین درست اِسکو کہ روکے اُس سے مقدار اس چیز کی کہ خیانت کی اُسنے اوپر اسکے اور اجازت دی ہے اسمین بعض اہل علم نے تابعین
مین سے اور یہی ہے قول ثوری کا اور کہا کہ اگر درہم چاہئے ہون اور دینار اُسکے پاس نکلین تو روکنا درست نہین ہان اگر درہم نکلین تو البتہ
درست ہی کہ اپنے درہم لے لیوے اور باقی اُسکو واپس کر دیوے۔ **باب** مانگی ہوئی چیز ادا کیجاوے **حدیث** کی ہمسے ہناد اور
علی بن حجر نے اُنھون نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن عیاش نے شرحبیل بن مسلم خولانی سے اُنھون نے ابی امامہ سے کہا سُنا مین نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے بیچ خطبے کے حجۃ الوداع کے سال مین کہ مانگی چیز ادا کیجاوے۔ اور ضامن اپنی ضمانت کو ادا کرے۔

[1] گرا دینا اُسکو فرمایا کہ شرع مین اس مال کی قیمت نہین پس نفع اُٹھانا اُس سے حرام ہے۔ اور اس سے معلوم ہوا کہ شراب کو ذمی کافر کے سپرد کرنا تاوہ اُسکو مسلمان کے لیے بیچے
درست نہین اگر درست ہوتا تو نبی صلعم اُسکے گرا دینے اور بہا دینے کا حکم نکرتے بلکہ کسی کافر ذمی کے سپرد کرواتے کہ اُسکو بیچتا۔ اور نیز جب مسلمانون کو اسکی تجارت خود درست نہین تو کافر
کے ذریعہ سے اسکی تجارت کرنی بطریق اولی منع ہوگی۔ مگر حنیفہ سے اسکا جواز مروی ہے اور نیز شراب کا سرکہ بنانا بھی حنفیہ کے نزدیک درست ہے ۱۲ حاشیہ صفحہ ۳۹۶

[2] صاحب ہاتھ کے ہے یعنی لینے والے کو ہی پہونچا دینا اس چیز کا کہ لی ہی یہانتک کہ ادا کرے وہ چیز کہ لی ہی۔ حاصل یہ ہی کہ جو شخص مال کسی کا بطریق چھین لینے کے یا چرا لینے کے یا عاریت کے یا امانت کے
تو اُسپر واجب ہی ادا کرنا اور پھیر دینا طرف مالک کے اگرچہ وہ طلب نکرے ۱۲ع [3] احتکار شرع مین کہتے ہین غلے کے بند رکھنے کو باین طریق کہ جب گرانی کے وقت لوگ غلہ وغیرہ کی حاجت رکھتے
ہون غلہ مول لیکر بند رکھنا اس نیت سے کہ جب اور زیادہ مہنگا ہوگا تو بیچونگا یہ حرام ہی اگر اُسکی اپنی زمین سے آیا ہو یا ارزانی کے وقت خرید رکھا ہو اور شہر بڑا ہو اور اُسکا بند رکھنا م

وفی الباب عن سمرة وصفوان بن امیة وانس حدیث ابی امامة حدیث حسن وقد روی عن ابی امامة عن النبی صلی الله علیه
وسلم ایضا من غیر هذا الوجه حدثنا محمد بن المثنی ثنا ابن ابی عدی عن سعید عن قتادة عن الحسن عن سمرة عن النبی صلی الله
علیه وسلم قال علی الید ما اخذت حتی تودی قال قتادة ثم نسی الحسن فقال هو امینک لاضمان علیه یعنی العاریة هذا حدیث
حسن صحیح وقد ذهب بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم الی هذا وقالوا یضمن صاحب العاریة وهو
قول الشافعی واحمد وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم لیس علی صاحب العاریة ضمان الا ان یخالف
وهو قول الثوری واهل الکوفة وبه یقول اسحق **باب ماجاء فی الاحتکار** حدثنا اسحق بن منصور ثنا یزید بن هارون
ثنا محمد بن اسحق عن محمد بن ابراهیم عن سعید بن المسیب عن معمر بن عبد الله بن نضلة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول
لا یحتکر الا خاطیء فقلت لسعید یا ابا محمد انک تحتکر قال ومعمر قد کان یحتکر وانما روی عن سعید بن المسیب انه کان یحتکر الزیت
والخبط ونحو هذا وفی الباب عن عمر وعلی وابی امامة وابن عمر حدیث معمر حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم کرهوا احتکار
الطعام ورخص بعضهم فی الاحتکار فی غیر الطعام وقال ابن المبارک لا بأس بالاحتکار فی القطن والسختیان ونحوه **باب ماجاء فی بیع
المحفلات** حدثنا هناد ثنا ابو الاحوص عن سماک عن عکرمة عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تستقبلوا السوق ولا تحفلوا
ولا ینفق بعضکم لبعض وفی الباب عن ابن مسعود وابی هریرة حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم کرهوا بیع المحفلة
وهی المصراة لا یحلبها صاحبها ایاما او نحو ذلک لیجتمع اللبن فی ضرعها فیغتر بها المشتری وهذا ضرب من الخدیعة والغرر

اور اس باب میں سمرہ اور صفوان بن امیہ اور انس سے بھی روایت ہے۔ اور ابی امامہ کی حدیث حسن ہے اور کئی وجہ پر ابی امامہ سے اُسنے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حدیث کی ہمسے محمد بن مثنی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن عدی نے سعید سے اُسنے قتادہ سے اُسنے
حسن سے اُسنے سمرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوپر ہاتھ کے ہے وہ چیز کہ لی اُسنے یہانتک کہ ادا کرے قتادہ نے کہا پھر بھول گئے حسن
پس کہا کہ وہ امانت رکھنے والا تیرا ہے نہیں ہے ضمان اوپر اُسکے یعنی عاریت بمنزلہ امانت کے ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور تحقیق گئے بعض
اہل علم حضرت کے اصحاب وغیرہ سے طرف اسکے اور کہتے ہیں کہ ضامن ہوگا مانگے والا مانگے کی چیز کا۔ اور یہی ہے قول شافعی اور احمد کا اور بعض اہل علم
نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ نہیں ہے مانگنے والے پر ضمانت مگر یہ کہ مخالفت کرے (صاحب امانت کے قول کی) اور یہی ہے
قول ثوری اور اہل کوفہ کا۔ اور ساتھ اسی کے قائل ہیں اسحاق **باب احتکار کا بیان** یعنی غلہ بند رکھنا اس نیت سے کہ جب گران ہوگا تو بیچیگا
جائز ہے یا نہیں حدیث کی ہمسے اسحق بن منصور نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن اسحاق نے محمد
بن ابراہیم سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے معمر بن عبد اللہ سے کہا سُنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ نہیں غلہ بند رکھتا مگر وہ شخص
کہ گنہگار ہو۔ سو میں نے سعید سے کہا کہ اے ابا محمد تو احتکار کرتا ہے کہا اُسنے کہ تھا معمر احتکار کرتا۔ اور سوا اسکے نہیں کہ روایت کی گئی ہے سعید بن مسیب سے
کہ تھا وہ احتکار کرتا تیل کو اور تبن کو یعنی گھاس کو اور مانند اُسکے کو۔ اور اس باب میں عمر اور علی اور ابی امامہ اور ابن عمر سے بھی حدیث ہے
اور معمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہ مکروہ رکھتے ہیں بند رکھنے غلہ کو۔ اور اجازت دی بعض نے احتکار کی سوائے
غلہ کے۔ اور ابن مبارک نے کہا کہ نہیں کوئی ڈر ساتھ احتکار کے بیچ روئی اور کھال کے اور مانند اُسکے کے **باب** جس جانور کے تھنوں میں دودھ جمع کیا گیا
ہو یعنی اُسکے مالک نے کئی دن نہ دُہا ہو کہ بہت دودھ معلوم ہو تو اُسکے بیچنے کا بیان حدیث کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے
سماک سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ نہ آگے جا طرف قافلے کو اور نہ بند رکھو دودھ جانور کے تھنوں میں اور نہ بڑھاؤ
مول کو بعض تمہارا واسطے بعض کے اور اس باب میں ابن مسعود اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے
نزدیک اہل علم کے مکروہ رکھتے ہیں بیچنا محفلہ کا اور وہ مصراۃ ہے کہ نہ دوہے اُسکو مالک اُسکا کئی دن یا مانند اُسکے تاکہ جمع ہووے دودھ
بیچ تھنوں اُسکے کے تاکہ فریب کھاوے خریدنے والا۔ اور یہ قسم فریب اور دھوکے سے ہے۔

ط شہر والوں کو ضرر نہ کریں کہ اُسکے بند کرنے سے زیادہ گرانی ہو جاوے تو یہ حرام نہیں اور سیطرح حرام نہیں بند رکھنا اُن چیزوں کا کہ قوت نہیں ۱۲ ۔ ۵ مراد اس سے نجش ہے اور نجش اُسکو کہتے ہیں کہ ایک شخص کچھ خریدتا
ہے اور ایک اور آدمی آیا اُسنے تعریف کی اُس جنس کی یا مول زیادہ لگایا اُسکا اور خریدنا منظور نہیں منظور یہی ہے کہ لینے والا میری دیکھا دیکھی زیادہ رغبت کرے اور اسکی لینی میں اس لینے والے کو دھوکا دینا ۱۲

باب ما جاء فی الیمین الفاجرۃ یقتطع بہا مال المسلم حدثنا ہناد ثنا ابو معاویۃ عن الاعمش عن شقیق بن سلمۃ عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف علی یمین وہو فیہا فاجر لیقتطع بہا مال امرء مسلم لقی اللہ وہو علیہ غضبان فقال الاشعث بن قیس فیّ واللہ لقد کان ذلک کان بینی وبین رجل من الیہود ارض فجحدنی فقدمتہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الک بینۃ فقلت لا فقال للیہودی احلف فقلت یا رسول اللہ اذن یحلف فیذہب بمالی فانزل اللہ عزوجل ان الذین یشترون بعہد اللہ وایمانہم ثمنا قلیلا الآیۃ الی اٰخرہا وفی الباب عن وائل بن حجر وابی موسی وابی امامۃ بن ثعلبۃ الانصاری وعمران بن حصین حدیث ابن مسعود حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء اذا اختلف البیعان حدثنا قتیبۃ ثنا سفیان عن ابن عجلان عن عون بن عبد اللہ عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اختلف البیعان فالقول قول البائع والمبتاع بالخیار ہذا حدیث مرسل عون بن عبد اللہ لم یدرک ابن مسعود وقد روی عن القاسم بن عبد الرحمن عن ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہذا الحدیث ایضا وہو مرسل ایضا قال ابن منصور قلت لاحمد اذا اختلف البیعان ولم تکن بینۃ قال القول ما قال رب السلعۃ او یترادان قال اسحٰق کما قال وکل من قال القول قولہ فعلیہ الیمین وقد روی نحو ہذا عن بعض التابعین منہم شریح **باب** ما جاء فی بیع فضل الماء حدثنا قتیبۃ ثنا داود بن عبد الرحمن العطار عن عمرو بن دینار عن ابی المنہال عن ایاس بن عبد المزنی قال نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الماء وفی الباب عن جابر وبہیسۃ

باب جھوٹی قسم کھانی کہ کاٹے ساتھ اُسکے مال مسلمان کا۔ حدیث کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معاویہ نے اعمش سے اُسنے شقیق بن سلمہ سے اُسنے ابن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جھوٹی قسم کھاوے تاکہ مال مسلمان کا فریب سے لیوے وہ قیامت کے روز ملیگا خدا سے اُس حال میں کہ خدا اُسپر بہت غصے ہو گا۔ اشعث نے کہا قسم خدا کی کہ یہ حدیث البتہ آپ نے میرے ہی حق میں فرمائی تھی کہ تھی درمیان میرے اور درمیان ایک یہود کے کچھ زمین شترک سو انکار کیا اُسنے مجھ سے سو لے گیا میں اُسکو پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو فرمایا کیا تیرے لیے گواہ ہیں میں نے کہا نہیں سو آپنے یہودی سے فرمایا کہ تو قسم کھا سو میں نے کہا کہ یا حضرت اسوقت قسم کھاویگا وہ پس لیجاویگا مال میرا۔ سو اُتاری خدا بلند اور بزرگ نے یہ آیت کہ تحقیق جو لوگ کہ خریدتے ہیں بدلے عہد اللہ کے اور قسمون اپنی کے مول تھوڑا آخر آیت تک اور اس باب میں وائل بن حجر اور ابی موسیٰ اور ابی امامہ بن ثعلبہ اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے اور ابن مسعود کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** جبکہ اختلاف کریں بائع اور مشتری تو کسکا قول معتبر ہے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابن عجلان سے اُسنے ابن عبد اللہ سے اُسنے ابن مسعود سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جبکہ اختلاف کریں بائع اور مشتری تو قول معتبر قول بیچنے والے کا ہے اور لینے والا مختار ہے۔ یہ حدیث مرسل ہے کہ عون نے نہیں پایا ابن مسعود کو اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث قاسم بن عبد الرحمن سے اُسنے ابن مسعود سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ بھی مرسل ہے کہا ابن منصور نے کہ میں نے احمد کو کہا کہ جب اختلاف کریں بائع اور مشتری اور نہوں گواہ تو کیا حکم ہے اُسنے کہا قول وہ ہے جو مالک اسباب کہے یا دونوں آپس میں بیع پھیر دیں کہا اسحاق نے جیسے کہ کہا کہ ہر وہ شخص کہ ہووے قول قول اُسکا تو اُسپر قسم ہے اور تحقیق مروی ہے مثل اسکے بعض تابعین سے انھیں میں سے ہیں شریح

باب پانی کی بیع کا بیان حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے داود بن عبد الرحمن عطار نے عمرو بن دینار سے اسنے روایت کی ابی منہال سے اُسنے ایاس بن عبد مزنی سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کی بیع سے اور اس باب میں جابر اور بہیسہ سے

دریا کے پانی میں سب لوگوں کا حق ہے خواہ خود پیویں یا زمین کو پلا دیں۔ اور جو نہر کہ دریا سے کھود کر لائی جاوے اسمیں بھی سب کا حق ہے لیکن اُس سے اُفتادہ زمین کو آباد کریں تو نہر والے اُسکو منع کر سکتے ہیں۔ اور کنوؤں میں بھی سب کا حق ہے اسمیں کسی کی خصوصیت نہیں ہے اور جو پانی کہ کسی باسن میں رکھا ہووے تو اسمیں کسی کا حق نہیں۔ وہ خاص اُسی کا حق ہے ۱۲ عہ یعنی یہ حدیث دونوں طریق سے مرسل ہے۔ مرسل اس حدیث کو کہتے ہیں کہ تابعی صحابی کا نام ترک کر دے اور آپ خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرے اور کہے کہ آپ نے ایسا کہا یا ایسا کیا ۱۲ عہ شریح آپ قاضی ہیں۔ ستر برس تک حکومت کی نسب یہ ہے۔ شریح بن الحارث بن قیس کوفی نخعی۔ ثقہ ہیں۔ اور بعض نے صحابی سے شمار کیا ہے عمر آپ کی ۱۰۰ برس کی تھی ۱۲ اسلیم اللہ

عن ابيها وابي هريرة وعائشة وانس وعبد الله بن عمرو حديث اياس حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم
انهم كرهوا بيع الماء وهو قول ابن المبارك والشافعي واحمد واسحق وقد رخص بعض اهل العلم في بيع الماء منهم الحسن البصري
حدثنا قتيبة ثنا الليث عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يمنع
فضل الماء ليمنع به الكلاء هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في كراهية عسب الفحل **حدثنا** احمد بن منيع
وابو عمار قالا ثنا اسمعيل بن علية ثنا علي بن الحكم عن نافع عن ابن عمر قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن عسب الفحل
وفي الباب عن ابي هريرة وانس وابي سعيد حديث ابن عمر حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم
وقد رخص قوم في قبول الكرامة على ذلك **حدثنا** عبدة بن عبد الله الخزاعي البصري ثنا يحيى بن آدم عن ابراهيم
بن حميد الرؤاسي عن هشام بن عروة عن محمد بن ابراهيم التيمي عن انس بن مالك ان رجلا من كلاب سال رسول الله
صلى الله عليه وسلم عن عسب الفحل فنهاه فقال يا رسول الله انا نطرق الفحل فنكرم فرخص له في الكرامة هذا
حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث ابراهيم بن حميد عن هشام بن عروة **باب** ما جاء
في ثمن الكلب **حدثنا** قتيبة ثنا الليث عن ابن شهاب

اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ اور عائشہ اور انس اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت کی ہے اور ایاس کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر
نزدیک اکثر اہل علم کے کہ تحقیق انھوں نے مکروہ رکھا ہے بیچنا پانی کا اور یہی ہے قول ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور بعض
اہل علم کہتے ہیں کہ پانی کا بیچنا جائز ہے انھیں میں سے ہیں حسن بصری **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے ابی زناد سے
اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ منع کیا جاوے فاضل پانی کے لینے سے تاکہ زیادتی گھاس
میں نقص ہو[1] یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** نر کا جست کروانا مکروہ ہے **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع اور ابو عمار نے انھوں نے
کہا حدیث کی ہم سے اسمعیل بن علیہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے علی بن حکم نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے جست کروانے نر کے سے[2] اور اس باب میں ابی ہریرہ اور انس اور ابی سعید سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل
اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور تحقیق اجازت دی ہے ایک قوم نے بیچ قبول کرنے انعام کے اوپر اسکے **حدیث** کی ہم سے
عبدہ بن عبد اللہ خزاعی بصری نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن آدم نے ابراہیم بن حمید رواسی سے اُسنے ہشام بن عروہ سے اُسنے
محمد بن ابراہیم تیمی سے اُسنے انس بن مالک سے کہ ایک مرد نے قبیلے کلاب کے سے پوچھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو جست کروانے نر کے سے (یعنی اسکے
مادہ پر چھوڑنے کی اُجرت سے) پس منع فرمایا آپنے اُسکو سو اُسنے پھر عرض کی کہ یا حضرت ہم مار دیا دیتے ہیں نر کو پھر انعام دیے جاتے ہیں
یعنی کچھ اجرت ہم نہیں ٹھہراتے یونہیں بطریق انعام کے ہمیں دیتے ہیں۔ پس اجازت دی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکو بیچ لینے انعام
کے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر ابراہیم بن حمید سے اُسنے ہشام بن عروہ سے **باب** کتے کی قیمت
لینے کا بیان **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے ابن شہاب سے

[1] مواشی کو گھاس وہاں چرلتے ہیں جہاں پانی ہوتا ہے۔ پس اگر پانی پلانے سے جانور کو منع کیا تو گویا گھاس سے منع کیا کہ بدون پانی کے گھاس کوئی جانور
نہیں کھا سکتا۔ پس اگر اپنے مواشی کے پانی پینے سے پانی زیادہ ہو تو اسکو منع کرے۔ اور یہ نہی بعض کے نزدیک مکروہ تحریمی ہے اور بعض
کے نزدیک تنزیہی ہے۔ ۱۲ [2] یعنے خواہ اونٹ ہو خواہ گھوڑا۔ خواہ کچھ اور کسی کو دے مادہ پر چھوڑنے کے لیے اور اسکی اجرت لے اُس سے
منع فرمایا ہے۔ اسلیے کہ اسمیں جہالت ہے نر کبھی جست کرتا ہے کبھی نہیں کرتا۔ اور کبھی مادہ حاملہ ہوتی ہے اور کبھی نہیں ہوتی۔ اور یہ اجرت اکثر
فقہا اور صحابہ کے نزدیک حرام ہے اور اگر عاریتاً دیوے تو مستحب ہے اور اگر دو کچھ بطور انعام کے بلا تعین بعد اسکے دیوے تو درست ہے۔ ۱۲

حاشیہ متعلق صفحہ ۳۹۹ [1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کتے کا بیچنا درست نہیں۔ اور یہی ہے مذہب امام شافعی اور جمہور کا کہ کتے کا بیچنا درست نہیں خواہ معلّم ہو یا غیر معلّم
خواہ جائز ہو پالنا اسکا یا نہ ہو۔ اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ جائز ہے بیچنا اُس کتے کا کہ اسمیں نفع ہو اور واجب ہے قیمت اسکی تلف کرنے والے پر ۱۲ طیبی [2] اس سے معلوم ہوا
کہ سینگی لگانے کی مزدوری مکروہ ہے[3] اُس بلی کا بیچنا منع ہے کہ جسمیں کوئی نفع نہ ہو اور اگر اسمیں کوئی نفع ہو تو جمہور کے نزدیک بیچنا اسکا اور مول اسکا حلال ہے۔ مگر بعض

ح وثنا سعید بن عبد الرحمٰن المخزومی وغیر واحد قالوا ثنا سفیان بن عیینة عن الزہری عن ابی بکر بن عبد الرحمٰن عن ابی مسعود الانصاری قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ثمن الکلب ومہر البغی وحلوان الکاہن ھٰذا حدیث حسن صحیح حدثنا محمد بن رافع ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن یحیی بن ابی کثیر عن ابراھیم بن عبد اللہ بن قارظ عن السائب بن یزید عن رافع بن خدیج ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کسب الحجام خبیث ومہر البغی خبیث وثمن الکلب خبیث وفی الباب عن عمر وابن مسعود وجابر وابی ھریرة وابن عباس وابن عمر وعبد اللہ بن جعفر حدیث رافع حدیث حسن صحیح والعمل علی ھٰذا عند اکثر اھل العلم کرھوا ثمن الکلب وھو قول الشافعی واحمد واسحٰق وقد رخص بعض اھل العلم فی ثمن کلب الصید **باب** ماجاء فی کسب الحجام حدثنا قتیبة عن مالک بن انس عن ابن شھاب عن ابن محیصة اخی بنی حارثة عن ابیہ انہ استاذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اجارة الحجام فنہاہ عنہا فلم یزل یسالہ ویستاذنہ حتی قال اعلفہ ناضحک واطعمہ رقیقک وفی الباب عن رافع بن خدیج وابی جحیفة وجابر والسائب حدیث محیصة حدیث حسن والعمل علی ھٰذا عند بعض اھل العلم وقال احمد ان سالنی حجام نہیتہ واخذ بھٰذا الحدیث **باب** ماجاء من الرخصة فی کسب الحجام حدثنا علی بن حجر ثنا اسمٰعیل بن جعفر عن حمید قال سئل انس عن کسب الحجام فقال انس احتجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحجمہ ابو طیبة فامر لہ بصاعین من طعام وکلم اھلہ فوضعوا عنہ من خراجہ وقال ان افضل ما تداویتم بہ الحجامة او ان من امثل دوائکم الحجامة وفی الباب عن علی وابن عباس وابن عمر حدیث انس حسن صحیح وقد رخص بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم فی کسب الحجام وھو قول الشافعی **باب** ماجاء فی کراھیة ثمن الکلب والسنّور حدثنا

ح اور حدیث کی ہمسے سعید بن عبد الرحمٰن مخزومی وغیرہ نے کہا انھوں نے حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے ابی بکر بن عبد الرحمٰن سے اُسنے ابی مسعود سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت سے اور خرچی عورت زنا کرنے والی کیسے اور شیرنی اور اجرت کاہن کی سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن رافع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ابراہیم بن عبد اللہ بن قارظ سے اُسنے سائب بن یزید سے اُسنے رافع بن خدیج سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسب سینگی لگانے کا پلید ہے اور خرچی عورت زانیہ کی حرام ہے اور مول کتے کا حرام ہے اور اس باب میں ابن مسعود اور عمر اور ابن جابر اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابن عمر اور عبد اللہ بن جعفر سے بھی روایت ہے۔ اور رافع کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر نزدیک اکثر اہل علم کے کہتے ہیں کہ مول کتے کا مکروہ ہے۔ اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اسحاق کا۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ شکاری کتے کا مول درست ہے **باب** سینگی لگانے والے کی کمائی کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے مالک بن انس سے اُسنے ابن شہاب سے اُسنے ابن محیصہ بنی حارثہ کے بھائی سے اُسنے اپنے باپ سے کہ اُسنے اجازت چاہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ مزدوری سینگی کھینچنے کے سو منع فرمایا آپنے اُسکو اُس سے سو ہمیشہ وہ سوال کرتا آپ سے اور اذن چاہتا۔ یہانتک کہ آپ نے فرمایا کہ کھلا اُس سے اونٹ اپنے کو اور کھلا اُس سے غلام اپنے کو اور اس باب میں رافع ابن خدیج اور ابی جحیفہ اور جابر اور سائب رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور محیصہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور احمد نے کہا کہ اگر پوچھے مجھ سے سینگی لگانے والا تو منع کروں میں اُسکو اور دلیل پکڑی ساتھ اس حدیث کے **باب** سینگی لگانے کی اجرت درست ہے **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن جعفر نے حمید سے کہا پوچھے گئے انس کمائی سینگی لگانے والی کی سے سو انس نے کہا کہ سینگی لگوائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور سینگی لگائی آپ کو طیبہ نے سو نبی صلعم نے حکم کیا اُسکے لیے دو صاع طعام دینے کا اور کلام کیا نبی صلعم نے اُسکے مالکوں سے۔ پس معاف کیا اُنھوں نے خراج اُسکے سے اور فرمایا کہ افضل یا مثل اُس چیز کا کہ علاج کرتے ہو تم ساتھ اُسکے سینگی لگانا ہے۔ اور اس باب میں ابن عباس اور علی اور ابن عمر سے بھی روایت ہے اور انس کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق اجازت دی ہے بعض اہل علم نے حضرت کے اصحاب وغیرہ سے حجام کی اجرت میں یہ قول شافعی کا ہے **باب** کتے اور بلی کا مول مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے

٭ صحابہ اور بعض تابعین سے اُسکی کراہت مروی ہے۔ واللہ اعلم

علی بن حجر وعلی بن خشرم قالا انا عیسی بن یونس عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ثمن الکلب والسنور ھذا حدیث فی اسنادہ اضطراب وقد روی ھذا الحدیث عن الاعمش عن بعض اصحابہ عن جابر واضطربوا علی الاعمش فی روایۃ ھذا الحدیث وقد کرہ قوم من اھل العلم ثمن الھر ورخص فیہ بعضھم وھو قول احمد واسحق وروی ابن فضیل عن الاعمش عن ابی حازم عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غیر ھذا الوجہ **حدثنا** یحیی بن موسی ثنا عبد الرزاق ثنا عمر بن زید الصنعانی عن ابی الزبیر عن جابر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الھر وثمنہ ھذا حدیث غریب وعمر بن زید لا نعرف کبیر احد روی عنہ غیر عبد الرزاق **باب حدثنا** ابو کریب ثنا وکیع عن حماد بن سلمۃ عن ابی المھزم عن ابی ھریرۃ قال نھی عن ثمن الکلب الا کلب الصید ھذا حدیث لا یصح من ھذا الوجہ وابو المھزم اسمہ یزید بن سفیان وتکلم فیہ شعبۃ بن الحجاج وروی عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو ھذا ولا یصح اسنادہ ایضا **باب** ما جاء فی کراھیۃ بیع المغنیات **حدثنا** قتیبۃ ثنا بکر بن مضر عن عبید اللہ بن زحر عن علی بن یزید عن القاسم عن ابی امامۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تبیعوا القینات ولا تشتروھن ولا تعلموھن ولا خیر فی تجارۃ فیھن وثمنھن حرام فی مثل ھذا انزلت ھذہ الآیۃ ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ الی آخر الآیۃ وفی الباب عن عمر بن الخطاب حدیث ابی امامۃ انما نعرفہ مثل ھذا من ھذا الوجہ وقد تکلم بعض اھل العلم فی علی بن یزید وضعفہ وھو شامی

علی بن حجر اور علی بن خشرم نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہے عیسے بن یونس نے اعمش سے اُسنے ابو سفیان سے اُسنے جابر سے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مول کتے اور بلی کے سے۔ اور اس حدیث کی اسناد مین اضطراب ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث اعمش سے بعض اصحاب اُسکے نے جابر سے۔ اور اضطراب کیا ہو اُنھوں نے اعمش پر بیچ روایت اس حدیث کے اور ایک جماعت اہل علم کہتے ہین کہ مول بلی کا مکروہ ہے۔ اور بعضے کہتے ہین کہ درست ہے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا اور روایت کی ابن فضیل نے اعمش سے اُسنے ابی حازم سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سوا سے اس طریق کے **حدیث** کی ہمسے یحیی بن موسی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن زید صنعانی نے ابی زبیر سے اُسنے روایت کی جابر سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کھانے بلی کے سے اور مول اُسکے سے یہ حدیث غریب ہے۔ اور عمر بن زید نہین جانتے ہم کسی بڑے کہ روایت کی ہو اُس سے سوائے عبد الرزاق کے **باب حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے حماد بن سلمہ سے اُسنے ابی مہزم سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ منع فرمایا آپ نے مول کتے کے سے مگر کتا شکار کا۔ اور یہ حدیث اس وجہ سے صحیح نہین اور ابو مہزم کا نام یزید بن سفیان ہے۔ اور کلام کیا اسمین شعبہ نے اور روایت کی گئی جابر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے۔ اور نہین صحیح ہے اسناد اُسکی بھی **باب** گانیوالی لونڈیون کو بیچنا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے بکر بن مضر نے عبد اللہ بن زحر سے اُسنے علی بن یزید سے اُسنے قاسم سے اُسنے ابی امامہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ بیچو لونڈی گانے والی کو تم اور نہ خریدو اُنکو۔ اور نہ سکھاؤ لونڈیون کو گانا۔ اور نہین بہتری بیچ سوداگری اُنکی کے۔ اور مول اُنکا حرام ہے ایسی ہی مثال کے مسائل کے لیے یہ آیت اُتری۔ اور بعضے آدمیون مین سے وہ ہین کہ مول لیتے ہین کھیل کی بات تاکہ گمراہ کرے راہ اللہ کی سے آخر آیت تک اور اس باب مین عمر بن خطاب سے بھی روایت ہے اور نہین جانتے ہم حدیث ابو امامہ کو مگر اسی وجہ سے اور تحقیق کلام کیا ہو بعض اہل علم نے بیچ حق علی بن یزید کے اور ضعیف کہا ہے اسکو اور وہ شامی ہے

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیچنا لونڈیون کا صحیح نہین۔ اور جمہور کے نزدیک بیچنا اُنکا صحیح ہے۔ اور حدیث باوجود ضعیف ہونے کے مؤول ہے اور کھیل کی بات سے مراد گانا اور آوازین حرام ہین کہ باز رکھین ذکر اللہ سے پس داخل ہین انمین کہانیان اور جھوٹی باتین اور خرافات کہنا اور ٹھٹھے کی باتین۔ اور سیکھنا موسیقی وغیرہ کا ہے

باب ماجاء فی کراھیۃ ان یفرق بین الاخوین او بین الوالدۃ وولدھا فی البیع **حدثنا** عمر بن حفص الشیبانی ثنا عبد اللہ بن وھب اخبرنی حیی بن عبد اللہ عن ابی عبد الرحمٰن عن ابی ایوب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من فرّق بین الوالدۃ وولدھا فرّق اللہ بینہ وبین احبتہ یوم القیٰمۃ ھذا حدیث حسن غریب **حدثنا** الحسن بن علی ثنا عبد الرحمن بن مھدی عن حماد بن سلمۃ عن الحجاج عن الحکم عن میمون بن ابی شبیب عن علی قال وھب لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلامین اخوین فبعت احدھما فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ما فعل غلامك فاخبرتہ فقال ردہ ردہ ھذا حدیث حسن غریب وقد کرہ بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم التفریق بین السبی فی البیع ورخص بعض اھل العلم فی التفریق بین المولدات الذین ولدوا فی الارض الاسلام والقول الاول اصح وروی عن ابراھیم انہ فرّق بین والدۃ وولدھا فی البیع فقیل لہ فی ذلك فقال انی قد استاذنتھا فی ذلك فرضیت **باب** ماجاء فی من یشتری العبد ویستغلہ ثم یجد بہ عیبا **حدثنا** محمد بن المثنی ثنا عثمان بن عمر وابو عامر العقدی عن ابن ابی ذئب عن مخلد بن خفاف عن عروۃ عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی ان الخراج بالضمان ھذا حدیث حسن وقد روی ھذا الحدیث من غیر ھذا الوجہ والعمل علی ھذا عند اھل العلم **حدثنا** ابو سلمۃ یحیی بن خلف ثنا عمر بن علی عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی ان الخراج بالضمان وھذا حدیث صحیح غریب من حدیث ھشام بن عروۃ واستغرب محمد بن اسمٰعیل ھذا الحدیث من حدیث عمر بن علی وقد روی مسلم بن خالد الزنجی ھذا الحدیث عن ھشام بن عروۃ ورواہ جریر عن ھشام ایضا وحدیث جریر یقال تدلیس دلس فیہ جریر لم یسمعہ من ھشام بن عروۃ وتفسیر الخراج بالضمان ھو الرجل الذی یشتری العبد فیستغلہ ثم یجد بہ عیبا فیردہ علی البایع فالغلۃ

باب مکروہ ہی یہ کہ جدائی ڈالی جاوے درمیان دو بھائیون کے یا درمیان ماں اور بیٹے کے بیچ بیع کے **حدیث** کی ہمسے عمر بن حفص شیبانی نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن وہب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حیی بن عبد اللہ نے ابی عبد الرحمن سے اُسنے ابی ایوب سے کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔ جو شخص کہ جدائی ڈالے درمیان ماں اور بیٹے اُسکے کے جدائی ڈالے گا اللہ تعالیٰ درمیان اُسکے اور درمیان محبوبون اُسکے کے دن قیامت کے یہ حدیث حسن غریب ہی **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی نے اُسنے کہا حدیث کی عبد الرحمن بن مہدی نے حماد بن سلمہ سے اُسنے حجاج سے اُسنے حکم سے اُسنے میمون بن ابی شبیب سے اُسنے علی سے کہا کہ بخشے مجکو حضرت صلعم نے دو غلام کہ بھائی تھے وہ آپس میں پس بیچا مینے ایک کو اُنمین سے سو فرمایا مجکو نبی صلعم نے کہ اے علی کیا ہوا غلام تیرا (یعنی جسکو مینے بیچ ڈالا تھا) پس خبر دی مین نے آپ کو اُس سے سو فرمایا پھیر لے اُسکو پھیر لے اُسکو یہ حدیث حسن غریب ہے اور بعض اہل علم حضرت صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ جدائی ڈالنی درمیان قیدیوں کے بیچ بیع کے مکروہ ہی اور رخصت دی بعض اہل علم نے بیچ جدا کرنیکے درمیان مولدات کے کہ پیدا ہوے بیچ زمین اسلام کے اور قول اول زیادہ صحیح ہی اور ابراہیم سے مروی ہی کہ اُسنے جدائی ڈالی درمیان ماں اور بیٹے اُسکے کے بیچ بیع کے سو کسینے اُسپر اعتراض کیا سو اُسنے کہا کہ مین نے اذن چاہا تھا اسمین اُسکی ماں سے سو راضی ہوئی وہ اس بات پر **باب** جو شخص کہ خریدے غلام اور لے کمائی اُسکی پھر پاوے اُسمین کوئی عیب تو کیا کرے **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنیٰ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عثمان بن عمر اور ابو عامر عقدی نے ابن ابی ذئب سے اُسنے مخلد بن خفاف سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے کہ حضرت صلعم نے حکم کیا کہ خراج سبب ضمانت کا ہی یعنی جو چیز جسکی ضمان مین آئی وہی اُسکے نفع کا مستحق ہی یہ حدیث حسن ہی اور یہ حدیث کئی وجہ سے مروی ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک اہل علم کے **حدیث** کی ہمسے ابو سلمۃ یحیی بن خلف نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن علی نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے کہ نبی صلعم نے حکم کیا یہ کہ خراج بسبب ضمان کے ہی اور یہ حدیث صحیح غریب ہے حدیث ہشام بن عروہ سے اور غریب کہا اُسکو بخاری نے حدیث عمر بن علی سے اور تحقیق روایت کی مسلم بن خالد زنجی نے یہ حدیث ہشام بن عروہ سے اور روایت کیا اُسکو جریر نے ہشام سے بھی اور کہا جاتا ہے کہ جریر کی حدیث مدلس ہی تدلیس کی ہی اسمین جریر نے نہین سنا اُسنے ہشام بن عروہ سے اور تفسیر خراج بالضمان کی یہ ہی کہ ایک مرد خریدے غلام پھر لے کمائی اُسکی پھر پاوے اُسمین کوئی عیب یعنے عیب قدیمی پس رد کرے اُسکو اوپر بیچنے والے کے پس کمائی اُسکی

للمشتری لان العبد لو هلك هلك من مال المشتری ونحو هذا من المسائل یکون فیه الخراج بالضمان **باب** ماجاء من الرخصة فی اکل الثمرة للمار بها **حدثنا** محمد بن عبد الملك بن ابی الشوارب ثنا یحیی بن سلیم عن عبید الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من دخل حائطا فلیاکل ولا یتخذ خبنة و فی الباب عن عبد الله بن عمرو وعباد بن شرحبیل ورافع بن عمرو وعمیر مولی ابی اللحم وابی هریرة حدیث ابن عمر حدیث غریب لا نعرفه من هذا الوجه الا من حدیث یحیی بن سلیم وقد رخص فیه بعض اهل العلم لابن السبیل فی اکل الثمار وکرهه بعضهم الا بالثمن **حدثنا** قتیبة ثنا اللیث عن ابن عجلان عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان النبی صلی الله علیه وسلم سئل عن الثمر المعلق فقال من اصاب منه من ذی حاجة غیر متخذ خبنة فلا شیء علیه هذا حدیث حسن **حدثنا** ابو عمار الحسین بن حریث الخزاعی ثنا الفضل بن موسی عن صالح بن ابی جبیر عن ابیه عن رافع بن عمرو قال کنت ارمی نخل الانصار فاخذونی فذهبوا بی الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رافع لم ترمی نخلهم قال قلت یا رسول الله الجوع قال لا ترم وکل ما وقع اشبعك الله وارواك هذا حدیث حسن غریب صحیح **باب** ماجاء فی النهی عن الثنیا **حدثنا** زیاد بن ایوب البغدادی ثنا عباد بن العوام اخبرنی سفیان بن حسین عن یونس بن عبید عن عطاء عن جابر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن المحاقلة والمزابنة والمخابرة والثنیا الا ان تعلم هذا حدیث حسن صحیح غریب من هذا الوجه من حدیث یونس بن عبید عن عطاء عن جابر

باب ماجاء فی کراهیة بیع الطعام حتی یستوفیه

واسطے خریدار کے ہے اسلیے کہ اگر غلام ہلاک ہوتا تو ضائع ہوتا مال خریدار کا اور اس قسم کے مال میں نفع بعد ضمان کے ہے **باب** مسافر کے لیے راستے میں باغ کا میوہ کھانا درست ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الملک بن ابی شوارب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سلیم نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اسنے ابن عمر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ داخل ہووے کسی باغ میں تو چاہیے کہ کھاوے اور نہ باندھ لیجاوے۔ اس باب میں عبد اللہ بن عمرو اور عباد بن شرحبیل و رافع بن عمرو اور عمیر مولی ابی اللحم اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو اسوجہ سے مگر حدیث یحیی بن سلیم سے اور تحقیق اجازت دی ہے بیچ اسکے بعض اہل علم نے واسطے مسافر کے بیچ کھانے میوے کے اور بعضے کہتے ہیں کہ کھانا اُسکا مکروہ ہے مگر قیمت سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن عجلان نے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے میوے لٹکے ہوئے سے فرمایا جو شخص کہ کھاوے اُس سے بسبب حاجت (بھوک) کے اور نہ باندھ لے تو کچھ حرج نہیں یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے ابو عمار حسین بن حریث خزاعی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے فضیل بن موسی نے صالح بن ابی جبیر سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے رافع بن عمرو سے کہ تھا میں پتھر پھینکتا انصار کی کھجوروں پر سو پکڑا انھوں نے مجکو اور لے گئے پاس نبی صلعم کے سو فرمایا حضرت نے کہ اے رافع کیوں پتھر پھینکتا تھا انکی کھجوروں پر میں نے کہا یا حضرت بھوک سے فرمایا نہ پھینک پتھر اُنپر بلکہ جو زمین پر گرے ہوں انکو کھا۔ پیٹ بھر دیگا تیرا اُس سے اللہ اور آسودہ کردے گا یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **باب** بیع سے استثنا کرنا منع ہے **حدیث** کی ہمسے زیاد بن ایوب بغدادی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عباد بن عوام نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن حسین نے یونس بن عبید سے اُسنے عطا سے اُسنے جابر سے کہ منع فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے محاقلت اور مزابنت اور مخابرت اور استثنا کرنے سے مگر یہ کہ جانا جاوے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اسوجہ سے یعنی حدیث یونس بن عبید سے

باب غلے کا بیچنا منع ہے یہاں تک کہ قبض کرے۔

ف یہ حکم موافق عادت کے ہے اور مدار اسکا عرف اور عادت پر ہے جہاں جس چیز کی اجازت ہوگی لینا اُسکا درست ہوگا اور جہاں اجازت نہوگی لینا درست نہیں ۱۲ ف مخابرت کے معنی کرایہ دینا زمین کا حصہ میں پیداوار کے جیسے تہائی یا چوتھائی یعنے ایک شخص اپنی زمین کسی کو باین شرط دے کہ اسمیں بودے جوتے اور کاشتکاری کرے۔ اور جو اسمیں پیدا ہو اسمیں سے تہائی یا چوتھائی مجکو دینا۔ اس سے منع فرمایا کہ اسمیں جہالت اجرت کی ہے اور معدوم ہے اور مخابرت کو بھی کہتے ہیں اس مخابرت میں تخم بونے والے کا ہوتا ہے اور مزارعت میں مالک کا اور مزارعت امام ابوحنیفہ کے نزدیک درست نہیں اور صاحبین کے نزدیک درست ہے اور فتوی بھی اسی پر ہے۔ اور استثنا کے معنے یہ ہیں کہ کچھ بیچ میں سے

حدثنا قتیبة ثنا حماد بن زید عن عمرو بن دینار عن طاؤس عن ابن عباس ان النبی صلے الله علیه وسلم قال من ابتاع طعاما فلا یبعه حتے یستوفیه قال ابن عباس واحسب کل شیء مثله وفی الباب عن جابر وابن عمر حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح والعمل علے هذا عند اکثر اهل العلم کرهوا بیع الطعام حتی یقبضه المشتری وقد رخص بعض اهل العلم فی من ابتاع شیئا مما لا یکال ولا یوزن من ما لا یوکل ولا یشرب ان یبیعه قبل ان یستوفیه وانما التشدید عند اهل العلم فی الطعام وهو قول احمد واسحٰق **باب** ما جاء فی النهی عن البیع علی بیع اخیه **حدثنا** قتیبة ثنا اللیث عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلے الله علیه وسلم قال لا یبیع بعضکم علی بیع بعض ولا یخطب بعضکم علے خطبة بعض وفی الباب عن ابی هریرة وسمرة حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح وروی عن النبی صلے الله علیه وسلم انه قال لا یسوم الرجل علی سوم اخیه ومعنی البیع فی هذا الحدیث عن النبی صلے الله علیه وسلم عند بعض اهل العلم هو السوم **باب** ما جاء فی بیع الخمر والنهی عن ذلک **حدثنا** حمید بن مسعدة ثنا المعتمر بن سلیمان قال سمعت لیثا یحدث عن یحیی بن عباد عن انس عن ابی طلحة انه قال یا نبی الله انی اشتریت خمرا لایتام فی حجری قال اهرق الخمر واکسر الدنان وفی الباب عن جابر وعائشة وابی سعید وابن مسعود وابن عمر وانس حدیث ابی طلحة روی الثوری هذا الحدیث عن السدی عن یحیی بن عباد عن انس عن ابا طلحة کان عنده وهذا اصح من حدیث اللیث **حدثنا** محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید ثنا سفیان عن السدی عن یحیی بن عباد عن انس بن مالک قال سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم ایتخذ الخمر خلا قال لا هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** عبد الله بن منیر قال سمعت ابا عاصم عن شبیب بن بشر عن انس بن مالک

حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے اُسنے طاؤس سے اُسنے ابن عباس سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جو شخص کہ خریدے غلہ پس نہ بیچے اُسکو یہانتک کہ قبضہ کرے اُسپر ابن عباس نے کہا کہ مین گمان کرتا ہون کہ ہر چیز مین اسی صرف غلہ مین یہی حکم ہے۔ اس باب مین جابر اور ابن عمر سے بھی روایت ہی ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے کہتے ہین کہ غلہ بیچنا مکروہ ہے یہانتک کہ قبض کرے اُسکو خریدنے والا۔ اور بعض اہل علم نے اجازت دی ہو بیچ اسکے کہ جو چیز کھانے پینے کی نہو خواہ وہ کیلی ہو یا وزنی قبل قبضہ کے بیچے تو جائز ہے اور یہ تشدد تو کھانے کی چیزون مین ہے اہل علم کے نزدیک یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا **باب** اپنے بھائی کے بیچے پر بیچنا منع ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ نہ بیچے بعض تمہارا اوپر بیچنے بعض کے اور نہ بھیجے پیغام نکاح کا اوپر پیغام نکاح بعض کے اور اس باب مین ابی ہریرہ اور سمرہ سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور نبی صلعم سے مروی ہے کہ فرمایا نہ چکاوے آدمی اوپر چکانے بھائی اپنے کے اور بیع کے معنے چکانا ہے۔ اس حدیث مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نزدیک بعض اہل علم کے **باب** شراب کا بیچنا منع ہے **حدیث** کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معمر بن سلیمان نے اُسنے کہا سُنا مین نے لیث سے حدیث بیان کرتا تھا یحیی بن عباد سے اُسنے انس سے اُسنے ابی طلحہ سے کہ اُسنے کہا کہ یا حضرت تحقیق مین نے خریدی تھی شراب واسطے یتیمون کے کہ میری پرورش مین ہین یعنے واسطے سرکہ بنانے کے فرمایا پھینک دی شراب کو اور توڑ ڈال شراب کے برتن کو اس باب مین جابر اور عائشہ اور ابی سعید اور ابن مسعود اور ابن عمر اور انس سے بھی روایت ہی اور ابی طلحہ کی حدیث کو ثوری نے روایت کیا ہی سدی سے اُسنے یحیی بن عباد سے اُسنے انس سے کہ تحقیق ابو طلحہ تھا نزدیک اُسکے اور یہ زیادہ تر صحیح ہے لیث کی حدیث سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے سدی سے اُسنے یحیی بن عباد سے اُسنے انس بن مالک سے کہا کہ پوچھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا شراب کا سرکہ بنایا جاوے فرمایا نہین یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن منیر نے اُسنے کہا سُنا مین نے ابا عاصم سے کہ روایت کرتا تھا شبیب بن بشر سے اُسنے روایت کی انس بن مالک سے

لہ بیچنا کسی چیز کا پہلے قبض کے جائز نہین نزدیک شافعی اور محمد کے خواہ وہ چیز عقار یعنی زمین ہو خواہ وہ چیز منقول ہو اور امام مالک کے نزدیک جائز نہین بیچنا غلے کا پہلے قبض کے اور باقی چیزون کا بیچنا درست ہی اور امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے نزدیک بیچنا عقار کا جائز ہے نہ منقول کا اور امام احمد کا بھی ظاہر قول یہی ہی ۱۲ ع ح ع ۲ یعنے ایک شخص نے ایک چیز مع خیار کرکے لی اور دوسرا ایک شخص کہے لینے والے کو کہ فسخ کر اس بیع کو مین تیرے ہاتھ ایسی ہی چیز اس سے سستے مول کو دونگا۔ اس سے منع فرمایا۔ اور یا مراد اس سے بیع نجش ہے ۱۲ ع ح ۳ یہ خریدنا شراب کا پہلے حرام ہونے اُسکے کے تھا اور پوچھنا اُسکے حکم کا بعد حرام ہونے اُسکے کے تھا اور شراب کے باسن توڑ دینے کا اسواسطے حکم فرمایا کہ نجاست اُسمین اثر کر گئی تھی یا واسطے مبالغہ کے سبب اس حدیث کے

قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الخمر عشرۃ عاصرہا ومعتصرہا وشاربہا وحاملہا والمحمولۃ الیہ وساقیہا وبایعہا واٰکل ثمنہا والمشتری لہا والمشتراۃ لہ هٰذا حدیث غریب من حدیث انس وقد روی نحو هٰذا عن ابن عباس وابن مسعود وابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ماجاء فی احتلاب المواشی بغیر اذن الارباب **حدثنا** ابو سلمۃ یحیی بن خلف ثنا عبد الاعلی عن سعید عن قتادۃ عن الحسن عن سمرۃ بن جندب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اتی احدکم علی ماشیۃ فان کان فیہا صاحبہا فلیستاذنہ فان اذن لہ فلیحتلب ولیشرب وان لم یکن فیہا احد فلیصوت ثلثا فان اجابہ احد فلیستاذنہ فان لم یجبہ احد فلیحتلب ولیشرب ولا یحمل وفی الباب عن ابن عمر وابی سعید حدیث سمرۃ حدیث حسن غریب صحیح والعمل علی هٰذا عند بعض اهل العلم وبہ یقول احمد واسحٰق وقال علی بن المدینی سماع الحسن من سمرۃ صحیح وقد تکلم بعض اهل الحدیث فی روایۃ الحسن عن سمرۃ وقالوا انما یحدث عن صحیفۃ سمرۃ **باب** ماجاء فی بیع جلود المیتۃ والاصنام **حدثنا** قتیبۃ ثنا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن عطاء بن ابی رباح عن جابر بن عبد اللہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الفتح وھو بمکۃ یقول ان اللہ ورسولہ حرم بیع الخمر والمیتۃ والخنزیر والاصنام فقیل یارسول اللہ ارایت شحوم المیتۃ فانہ یطلی بہ السفن ویدھن بہا الجلود ویستصبح بہا الناس قال لا ھو حرام ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند ذلک قاتل اللہ الیہود ان اللہ حرم علیہم الشحوم فاجملوہ ثم باعوہ فاکلوا ثمنہ وفی الباب عن عمر وابن عباس حدیث جابر حدیث حسن صحیح والعمل علی هٰذا عند اهل العلم

کہا کہ لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے مقدمہ میں دس شخصوں کو شراب کے نچوڑنے والے[1] اور نچڑوانے والے کو اور پینے والے کو اور اُٹھانے والے کو اور جسکے لیے اٹھا کی جاوے اور پلانے والے کو اور بیچنے والے کو اور اُسکے مول کھانے والے کو اور اسکے مول لینے والے کو اور جسکے لیے خریدی جاوے یہ حدیث غریب ہی حدیث انس کی سے۔ اور تحقیق روایت کی گئی ہو مثل اسکے ابن عباس اور ابن عمر اور ابن مسعود سے اُنھوں نے روایت کی نبی صلعم سے **باب** بدون اذن مالک کے چار پایوں کا دودھ دوہنا جائز ہے یا نہیں **حدیث** کی ہمسے ابو سلمہ یحیی بن خلف نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الاعلی نے سعید سے اُسنے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ بن جندب سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جب آوے ایک تمھارا اوپر مواشی کے سو اگر ہوا اُنمین مالک اُنکا تو چاہیے کہ اجازت لے اُس سے پس اگر اجازت دے تو دودھ دوہے اور پیوے اور اگر نہو اُنمین کوئی تو آواز دے تین بار سو اگر جواب دے اُسکو کوئی تو چاہیے کہ اذن لے اُس سے اور اگر نہ جواب دے اُسکو کوئی تو چاہیے کہ دودھ دوہے اور پی لے اور نہ اُٹھاوے ساتھ اپنے گھر لیجانے کے لیے اور اُس باب مین ابن عمر اور ابی سعید سے بھی روایت ہی اور سمرہ کی حدیث حسن صحیح اور غریب ہی اور عمل اسیر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور ساتھ اسی کے قائل ہے احمد اور اسحاق۔ اور کہا علی بن مدینی نے کہ سماع حسن کا سمرہ سے صحیح ہے اور تحقیق کلام کیا ہے بعض اہل حدیث نے بیچ روایت حسن کے جو سمرہ سے ہے اور کہتے ہین کہ سوا اسکے نہین کہ حدیث کرتا ہے وہ کتاب سمرہ سے (یعنی سماعاً حدیث نہین بیان کرتا ہے بلکہ کتاب سے نقل بیان کرتا ہے) **باب** مردار کے چمڑون اور بتون کے بیچنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے یزید سے اُسنے عطاء بن ابی رباح سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہ اُسنے سُنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سال فتح مکہ کے اور آپ مکہ مین تھے فرماتے کہ اللہ اور اُسکے رسول نے حرام کیا بیچنا شراب کا اور مردار اور سور اور بتون کا سو کہا گیا کہ یا حضرت خبر دو ہمکو مردار کی چربی کے حال سے کہ اُس سے کشتی اور چمڑے مین ملتے ہین چکناہٹ کے لیے اور چراغ مین جلاتے ہین۔ پس فرمایا نہین جائز ہے۔ نفع اُٹھانا ساتھ اُسکے حرام ہے پھر فرمایا نبی صلعم نے کہ لعنت کرے اللہ یہود پر کہ تحقیق اللہ نے جبکہ حرام کین اُنپر چربیان جانورونکی تو پگھلاتے چربی کو پھر بیچتے اُسکو پھر کھاتے مول اُسکا اور اس باب مین عمر اور ابن عباس سے بھی روایت ہی۔ اور جابر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے۔

[1] نچوڑنے والا وہ ہے کہ جو شیرہ انگور کا نچوڑے شراب بنانے کے لیے خواہ اپنے واسطے نچوڑے خواہ کسی اور کے واسطے اور اسیطرح نچڑوانے والا خواہ اپنے واسطے نچڑوائے خواہ کسی اور کے واسطے اور بیچنے والے کو اگرچہ وکیل ہو یا دلال ہو اور جو کہ بیچے انگور نچوڑنے والے کے ہاتھ اور مول اُسکا۔ پس وہ زیادہ تر لائق ہی ساتھ لعنت کرنے کے۔ اکثر علماء کے نزدیک یہ حکم

باب ما جاء فی کراھیۃ الرجوع من الھبۃ حدثنا احمد بن عبدۃ الضبی ثنا عبد الوھاب الثقفی ثنا ایوب عن عکرمۃ عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس لنا مثل السوء العائد فی ھبتہ کالکلب یعود فی قیئہ وفی الباب عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا یحل لاحد ان یعطی عطیۃ فیرجع فیھا الا الوالد فیما یعطی لولدہ حدثنا بذلک محمد بن بشارۃ ثنا محمد بن عدی عن حسین المعلم عن عمرو بن شعیب انہ سمع طاؤسا یحدث عن ابن عمر وابن عباس یرفعان الحدیث الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الحدیث حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم قالوا من وھب ھبۃ لذی رحم محرم فلیس لہ ان یرجع فی ھبتہ ومن وھب ھبۃ لغیر ذی رحم محرم فلہ ان یرجع فیھا ما لم یثب منھا وھو قول الثوری وقال الشافعی لا یحل لاحد ان یعطی عطیۃ فیرجع فیھا الا الوالد فیما یعطی ولدہ واحتج الشافعی بحدیث عبد اللہ بن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لاحد ان یعطی عطیۃ فیرجع فیھا الا الوالد فیما یعطی ولدہ **باب** ما جاء فی العرایا والرخصۃ فی ذلک حدثنا ھناد ثنا عبدۃ عن محمد بن اسحق عن نافع عن ابن عمر عن زید بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن المحاقلۃ والمزابنۃ الا انہ قد اذن لاھل العرایا ان یبیعوھا بمثل خرصھا وفی الباب عن ابی ھریرۃ وجابر حدیث زید بن ثابت ھکذا روی محمد بن اسحق ھذا الحدیث وروی ایوب وعبید اللہ بن عمر ومالک بن انس عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن المحاقلۃ والمزابنۃ

باب بخشی ہوئی چیز کو پھیر لینا مکروہ ہے حدیث کی ہم سے احمد بن عبدہ ضبی نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے عبد الوہاب ثقفی نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ایوب نے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں لائق ہم کو مثل بُری پھیرنے والے کے اپنے ہبہ میں یعنی ایک چیز کسی کو دیکر پھیر لینے والا مانند کتے کے ہے کہ چاٹتا ہے قے اپنی۔ اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے اُسنے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں حلال ہے کسی کو کہ بخشے کوئی چیز پھر رجوع کرے اُس سے یعنی دیکر پھیر لے مگر باپ کو کہ دے بیٹے اپنے کو پھر پھیر لے تو یہ پھیر لینا اُسکا درست ہے حدیث کی ہم سے ساتھ اسکے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی عدی نے حسین معلم سے اُسنے روایت کی عمرو بن شعیب سے اُسنے سُنا طاؤس سے کہ ابن عمر اور ابن عباس مرفوع کرتے تھے اس حدیث کو طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ اور ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ جو شخص کہ بخشے کوئی چیز واسطے ذی رحم اپنے کے تو نہیں جائز ہے اُسکو یہ کہ رجوع کرے بیچ ہبہ اپنے کے اور جو شخص کہ بخشے کوئی چیز واسطے غیر ذی رحم کے تو درست ہے اُسکو یہ کہ رجوع کرے جبتک کہ نہ بدلا دیا جاوے اُس سے۔ اور یہی ہے قول ثوری کا۔ اور شافعی نے کہا کہ نہیں جائز کسی کو یہ کہ بخشے کوئی چیز پھر رجوع کرے بیچ اُسکے مگر باپ بیٹے اپنے سے اور دلیل پکڑی ہے شافعی نے ساتھ حدیث ابن عمر کے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں جائز کسی کو یہ کہ بخشے کوئی چیز پھر رجوع کرے اُسمیں مگر باپ بیٹے اپنے سے **باب** عرایا اور اسکے جائز ہونے کا بیان حدیث کی ہم سے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے عبدہ نے محمد بن اسحاق سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے زید بن ثابت سے کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلت اور مزابنت سے مگر یہ کہ اجازت دی آپ نے عرایا میں کہ بیچیں اُس میوے کو درخت پر ساتھ اندازہ کرنے اسکے کے حالت خشک ہونے میں یعنی اندازہ کرے کہ بعد خشک ہونے کے کسقدر ہوگا اُسقدر خشک کھجوریں دیکر لیلے۔ اور اس باب میں ابی ہریرہ اور جابر سے بھی روایت ہے۔ اور اسیطرح روایت کی محمد بن اسحاق نے یہ حدیث اور روایت کی ایوب اور عبید اللہ بن عمر اور مالک بن انس نے نافع سے اُنہوں نے روایت کی ابن عمر سے کہ تحقیق منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلت اور مزابنت سے

ف۱ امام شافعی کے نزدیک ہبہ سے رجوع کرنا درست نہیں مگر باپ کو درست ہے بیٹے کی ہبہ سے رجوع کرنا۔ اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ باپ کو بھی اپنے بیٹے سے رجوع کرنا درست نہیں [illegible]

ف۲ عرایا اُس کو کہتے ہیں کہ مدینہ کے محتاج [illegible] کھانے کو [illegible] مطلب یہ ہے کہ بعض شخص [illegible] باغ میں سے ایک یا دو درخت میوہ دار کسی محتاج کو میوہ کھانے کے لیے دے دیتے تھے [illegible] اپنے اہل و عیال کے ساتھ باغ میں آکر بیٹھتے تھے اور اس فقیر کے آنے سے [illegible] ہوتا اور نہ راضی ہوتا کہ وہ [illegible] کرے اور [illegible] میں رجوع کرے تو اُسکو اپنے پاس سے اُسکے [illegible] درخت پر ہے [illegible] اُسکو درست رکھا اور یہ پانچ وسق سے کم میں درست ہے زیادہ میں نہیں [illegible]

وبهذا الاسناد عن ابن عمر عن زید بن ثابت عن النبی صلی الله علیه وسلم انه رخص فی العرایا فیما دون خمسة اوسق وهذا
اصح من حدیث محمد بن اسحق **حدثنا** ابو کریب ثنا زید بن حباب عن مالک عن داؤد بن الحصین عن ابی سفیان مولی
ابن ابی احمد عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم ارخص فی بیع العرایا فیما دون خمسة اوسق او کذا **حدثنا**
قتیبة عن مالک عن داؤد بن حصین نحوه وروی هذا الحدیث عن مالک ان النبی صلی الله علیه وسلم ارخص فی
فی بیع العرایا فی خمسة اوسق او فیما دون خمسة اوسق **حدثنا** قتیبة ثنا حماد بن زید عن ایوب عن نافع عن ابن عمر
عن زید بن ثابت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم ارخص فی بیع العرایا بخرصها وهذا حدیث حسن صحیح وحدیث
ابی هریرة حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم منهم الشافعی واحمد واسحق وقالوا ان العرایا مستثنی من
جملة نهی النبی صلی الله علیه وسلم اذ نهی عن المحاقلة والمزابنة واحتجوا بحدیث زید بن ثابت وحدیث ابی هریرة وقالوا
له ان یشتری ما دون خمسة اوسق ومعنی هذا عند بعض اهل العلم ان النبی صلی الله علیه وسلم اراد التوسعة علیهم
فی هذا لانهم شکوا الیه وقالوا لا نجد ما نشتری من الثمر الا بالتمر فرخص لهم فیما دون خمسة اوسق ان یشتروها فیأکلوها
رطبا **حدثنا** الحسن بن علی الخلال ثنا ابو اسامة عن الولید بن کثیر ثنا بشیر بن یسار مولی بنی حارثة ان رافع بن
خدیج وسهل بن ابی حثمة حدثاه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن بیع المزابنة الثمر بالتمر الا لاصحاب العرایا
فانه قد اذن لهم وعن بیع العنب بالزبیب وعن کل ثمر بخرصها هذا حدیث حسن صحیح غریب من هذا الوجه **باب**
ما جاء فی کراهیة النجش **حدثنا** قتیبة واحمد بن منیع قالا ثنا سفیان عن الزهری عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال قتیبة یبلغ به النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تناجشوا وفی الباب

اور ساتھ اسی اسناد کے ابن عمر سے اُسنے زید بن ثابت سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ رخصت دی آپ نے عرایا میں جو کم ہو پانچ
وسق سے (جو تخمیناً تیس من انگریزی کے قریب ہوتے ہیں) اور یہ زیادہ تر صحیح ہے حدیث محمد بن اسحاق سے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب
نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے مالک سے اُسنے داؤد بن حصین سے اُسنے ابی سفیان مولی ابن ابی احمد سے اُسنے ابی ہریرہ سے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی بیچ بیچنے عرایا کے جو کم ہو پانچ وسق سے اسیطرح **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے مالک سے اُسنے داؤد ابن حصین
سے مثل اُسکے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث مالک سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی بیچ بیچنے عرایا کے بیچ پانچ وسق کے
یا فرمایا بیچ اُس چیز کے کہ کم ہو پانچ وسق سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے نافع سے اُسنے
ابن عمر سے اُسنے زید بن ثابت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی بیچ بیچنے عرایا کے ساتھ اندازہ کرنے اُسکے کے حالت خشک ہونے
میں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث بھی حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے انھیں میں سے ہیں امام شافعی
اور احمد اور اسحق اور کہتے ہیں کہ عرایا مستثنے ہے جملہ نہی سے جبکہ منع فرمایا آپ نے محاقلت اور مزابنت سے اور دلیل پکڑی ہے اُنھوں نے
ساتھ حدیث زید بن ثابت اور ابی ہریرہ کے اور کہتے ہیں کہ جائز ہے اُسکو یہ کہ خریدے وہ چیز کہ کم ہو پانچ وسق سے اور معنی اسکا نزدیک
بعض اہل علم کے یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا فراخی اور سہولت کا اُنپر بیچ اسکے اسلیے کہ شکایت کی اُنھوں نے پاس نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور کہا کہ نہیں پاتے ہم وہ چیز کہ خریدیں ساتھ اُسکے میوے سے مگر ساتھ خشک کھجور کے سو رخصت دی آپ نے واسطے
اُنکے بیچ اُس چیز کے کہ کم ہو پانچ وسق سے یہ کہ خریدیں اُسکو پس کھاویں اُسکو تازہ **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث
کی ہمسے ابو اسامہ نے ولید بن کثیر سے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے بشیر بن یسار مولی بنی حارثہ نے کہ تحقیق رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ نے
حدیث بیان کی اُس سے کہ تحقیق نبی صلعم نے منع فرمایا بیع مزابنت سے یعنی بیچنے پھل تازہ کو بدلے خشک کھجور کے مگر واسطے اصحاب عرایا کے کہ اجازت دی آپ نے واسطے
اُنکے اور منع فرمایا بیچنے تازہ انگور سے ساتھ خشک انگور کے اور ہر میوہ کو کہ اندازہ کرکے تخمیناً بیچا جاوے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور غریب ہے اس وجہ سے
باب خریدار کو فریب دینے کیواسطے مبیع کا مول زیادہ کرنا منع ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے
زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ نہ نجش کرو اور قتیبہ نے اپنی روایت کو حضرت سے مرفوع بیان کی ہے اور اس باب میں

عن ابن عمر وانس حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم کرهوا النجش والنجش ان یأتی
الذی یبصر السلعة الی صاحب السلعة فیستام باکثر مما تسوی وذلک عندما یحضره المشتری یرید ان یغتر المشتری
به ولیس من رأیه الشراء انما یرید ان یخدع المشتری بما یستام وهذا ضرب من الخدیعة قال الشافعی وان نجش
رجل فالناجش اثم فیما یصنع والبیع جائز لان البائع غیر الناجش **باب** ماجاء فی الرجحان فی الوزن **حدثنا**
هناد ومحمود بن غیلان قالا ثنا وکیع عن سفیان عن سماک بن حرب عن سوید بن قیس قال جلبت انا ومخرفة العبدی
بزا من هجر فجاءنا النبی صلی الله علیه وسلم فساومنا بسراویل وعندی وزان یزن بالاجر فقال النبی صلی الله علیه وسلم
للوزان زن وارجح وفی الباب عن جابر وابی هریرة حدیث سوید حدیث حسن صحیح واهل العلم یستحبون الرجحان فی
الوزن وروی شعبة هذا الحدیث عن سماک فقال عن ابی صفوان وذکر الحدیث **باب** ماجاء فی انظار المعسر والرفق به
حدثنا ابوکریب ثنا اسحق بن سلیمان الرازی عن داؤد بن قیس عن زید بن اسلم عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم من انظر معسرا او وضع له اظله الله یوم القیمة تحت ظل عرشه یوم لا ظل الا ظله وفی الباب
عن ابی الیسر وابی قتادة وحذیفة وابی مسعود وعبادة حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح غریب من هذا الوجه **حدثنا**
هناد ثنا ابومعاویة عن الاعمش عن شقیق عن ابی مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم حوسب رجل ممن کان
قبلکم فلم یوجد له من الخیر شیء الا انه کان رجلا موسرا فکان یخالط الناس فکان یامر غلمانه ان یتجاوزوا عن المعسر فقال
الله تعالی نحن احق بذلک منه تجاوزوا عنه هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی مطل الغنی ظلم **حدثنا** محمد بن بشار

ابن عمر اور انس سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ نجش کرنا مکروہ
اور نجش یہ ہے کہ آوے ایک مرد کہ دیکھتا ہے اسباب کو طرف مالک اسباب کے پس مول لگاوے زیادہ اس سے کہ قیمت اسکی ہو اور
یہ نزدیک اسکے ہے کہ حاضر ہووے خریدار ارادہ کرتا ہو یہ کہ فریب کھاوے ساتھ اسکے خریدنے والا اور نہو اسکی نیت میں خریدنا سوا
اسکے نہیں کہ ارادہ کرتا ہو یہ کہ فریب کھاوے خریدنے والا ساتھ اسکے کہ مول لگا دے وہ اور یہ قسم فریب ہے۔ کہا شافعی نے کہ اگر
نجش کرے کوئی مرد تو نجش کرنے والا گنہگار ہوگا بیچ اسکے کہ کرتا ہے اور بیع جائز ہے اسواسطے کہ بیچنے والا فریب دینے والے کا غیر
ہے **باب** تول میں زیادہ دینا۔ **حدیث** کی ہم سے ہناد اور محمود بن غیلان نے انھوں نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے سفیان سے
اسنے سماک بن حرب سے اسنے سوید بن قیس سے کہا کہ لایا میں اور مخرفہ عبدی کپڑا بیچنے کے لیے ہجر سے کہ نام ہے ایک جگہ کا قریب مدینے کے
پھر آئے ہمارے پاس نبی صلعم پس چکایا ہم سے پایجامہ کو جو میرے پاس تھا اور ایک تولنے والا تھا کہ تولتا تھا ساتھ اجرت کے سو نبی صلعم نے تولنے والے سے فرمایا
کہ تول دے اور جھکتی تول یعنی جتنا مول ٹھہرا ہے اس سے کچھ زیادہ تول دے اور اس باب میں جابر اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور سوید کی حدیث
حسن صحیح ہے اور اہل علم کہتے ہیں کہ مستحب ہے رجحان تولنے میں یعنی غلے وغیرہ کا پلہ تلے جھکا رہے **باب** تنگدست کو مہلت دینی اور اسکے ساتھ
نرمی کرنے کا بیان **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے اسنے کہا حدیث کی ہم سے اسحاق بن سلیمان رازی نے داؤد بن قیس سے اسنے زید بن اسلم
سے اسنے ابی صالح سے اسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص کہ مہلت دے تنگدست کو یا موقوف کر دے اس سے قرض اپنا جگہ دیگا اسکو
اللہ تعالی دن قیامت کے تلے سایہ عرش اپنے کے اسدن کہ کوئی سایہ نہوگا مگر سایہ اسکا اور اس باب میں ابی الیسر اور ابی قتادہ اور حذیفہ
اور ابی مسعود اور عبادہ سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے اس وجہ سے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے اسنے کہا
حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے اسنے روایت کی شقیق سے اسنے ابی مسعود سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ حساب لیا گیا ایک مرد کا ان لوگوں
میں سے کہ تھے پہلے تمسے سو نہ پائی گئی واسطے اسکے نیکی سے کوئی چیز مگر یہ کہ تھا وہ مرد مالدار اور تھا معاملہ کرتا لوگوں سے اور تھا حکم کرتا اپنے غلاموں کو یہ کہ معاف
کریں تنگدست سے سو خدا نے فرمایا کہ ہم زیادہ تر لائق ہیں ساتھ اسکے یعنی معاف کرنے کے اس سے اور فرمایا فرشتوں سے کہ درگذر کرو
اس سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** تاخیر کرنا غنی کا ظلم ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے

ف۱ مگر یہ اسی وقت مستحب ہے جبکہ مبیع اپنی ذاتی چیز ہو اور اگر کسی دوسرے کی چیز تولنے لگے تو بدون اذن بیچنے والے کے خریدار کو زیادہ تول کر دینا درست نہیں ہے

ثنا عبد الرحمن بن مهدی ثنا سفیان عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال مطل الغنی ظلم
واذا اتبع احدکم علی ملی فلیتبع وفی الباب عن ابن عمر والشرید حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح ومعناه انه
اذا احیل احدکم علی ملی فلیتبع وقال بعض اهل العلم اذا احیل الرجل علی ملی فاحتاله فقد برئ المحیل ولیس له
ان یرجع علی المحیل وهو قول الشافعی واحمد واسحق وقال بعض اهل العلم اذا توی مال هذا بافلاس المحال علیه
فله ان یرجع علی الاول واحتجوا بقول عثمان وغیره حین قالوا لیس علی مال مسلم توی وقال اسحق معنی هذا الحدیث
لیس علی مال مسلم توی هذا اذا احیل الرجل علی اخر وهو یری انه ملی فاذا هو معدم فلیس علی مال مسلم توی

باب ما جاء فی المنابذة والملامسة **حدثنا** ابو کریب ومحمود بن غیلان قالا ثنا وکیع عن سفیان عن ابی الزناد عن
الاعرج عن ابی هریرة قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن بیع المنابذة والملامسة وفی الباب عن
ابی سعید وابن عمر حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح ومعنی هذا الحدیث ان یقول اذا نبذت الیک الشئ
فقد وجب البیع بینی وبینک والملامسة ان یقول اذا لمست الشئ فقد وجب البیع وان کان لا یری منه شیئا
مثل ما یکون فی الجراب او غیر ذلک وانما کان هذا من بیوع اهل الجاهلیة فنهی عن ذلک

اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی زناد سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلعم سے کہ تاخیر کرنا مالدار کا ظلم ہے
اور جبکہ حوالہ کیا جاوے ایک تمہارا غنی پر تو چاہیے کہ قبول کرے حوالہ اور اس باب میں ابن عمر اور شرید سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور معنی اُسکے یہ ہیں کہ
جب حوالہ کیا جاوے ایک تمہارا مالدار پر تو چاہیے کہ قبول کرے حوالہ اُسکا اور کہا بعض اہل علم نے کہ جب حوالہ کیا جاوے کوئی مرد کسی مالدار پر اور قبول کیا قرضخواہ
حوالہ اُسکا تو بس تحقیق بری ہوا اُس سے حوالہ کرنے والا۔ اور نہیں جائز اُسکو یہ کہ رجوع کرے حوالہ کرنے والے پر اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض
اہل علم کہتے ہیں کہ جب ہلاک ہو مال اُسکا ساتھ مفلس ہونے محال علیہ کے تو جائز ہے اُسکو یہ کہ رجوع کرے پہلے شخص پر اور دلیل پکڑی ہے اُنھوں نے ساتھ قول عثمان
وغیرہ کے جبکہ کہا اُنھوں نے کہ نہیں ہے اوپر مال مسلمان کے ہلاک ہونا اور اسحاق نے کہا کہ معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ نہیں اوپر مال مسلمان کے ہلاک ہونا یہ
فقط اُسیوقت ہے جبکہ حوالہ کیا جاوے مرد کسی دوسرے پر اور وہ جانتا ہو کہ وہ مالدار ہے اور جبکہ وہ مفلس ہے تو نہیں اوپر مال مسلمان کے کوئی ہلاکت **باب**
منابذت اور ملامست کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابو کریب اور محمود بن غیلان نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے ابی زناد
سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع منابذت اور ملامست سے اور اس باب میں ابی سعید اور
ابن عمر سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ کہے ایک شخص جب کہ پھینکوں میں طرف تیرے
چیز تو واجب ہو گی بیع درمیان میرے اور درمیان تیرے یعنی بدون دیکھنے اور رضامندی کے اور ملامست یہ ہے کہ کہے ایک شخص جبکہ ہاتھ
لگاؤں چیز کو تو واجب ہو گی بیع اگرچہ نہ دیکھے اُس سے کوئی چیز یعنی اگرچہ کپڑے کو اُٹھا کر نہ دیکھے مانند اُس چیز کے کہ ہو بوری میں یا غیر اسکے
اور سوا اسکے نہیں کہ یہ بیع بیعوں اہل جاہلیت کے سے تھی سو منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے

---

۵۱ یعنی جسکو مقدور ہو ایک چیز کے مول دینے کا اور پھر وہ دیر کرے یا قرضدار کو مقدور ہے قرض ادا کرنے کا اور وہ تاخیر کرے تو یہ ظلم ہے اور حوالہ کرنے کا یہ حاصل ہے کہ جب
ایک شخص پر قرض ہو کسی کا اور وہ مقدور نہیں رکھتا ادا کرنے کا اور وہ کسی غنی کو کہے کہ تو میری طرف سے ادا کر پس چاہیے قرضخواہ کو کہ اس بات کو جلدی قبول کرے
تاکہ اُسکا مال ضائع نہو اور یہ مستحب ہے یا واجب ہے ۱۲ ع ش ۵۲ بیع منابذہ یہ ہے کہ پھینکے ایک شخص طرف دوسرے کے کپڑا اپنا اور پھینکے دوسرا کپڑا اپنا
اور ہو وے یہ بیع اُنکی بدون دیکھنے اور تامل کے اور بغیر رضامندی کے۔ اور ملامست یہ ہے کہ لگا دے ایک آدمی ہاتھ اپنا دوسرے کے کپڑے کو رات میں یا دن میں
اور نہ اُلٹے اُسکو مگر بسبب بیع کے بغیر اسکے کہ جاری ہو درمیان بائع اور مشتری کے ایجاب اور قبول کے لفظ میں اور لین دین مبیع ثمن میں اور حق یہ تھا کہ کھول کر
اور دیکھتا اُسکو پہلے بیع سے کیونکہ صرف چھونے اور ہاتھ لگانے سے کھولنا دیکھنا حاصل نہیں ہوتا۔ حاصل یہ ہے کہ یہ بیع ایام جاہلیت کی تھی جہاں ایک نے
دوسرے کے کپڑے کو ہاتھ لگایا پس وہی بیع ہو گئی دیکھنے بھالنے اُسکو کچھ نہ تھے اور نہ شرط خیار کی کرتے تھے کہ بعد دیکھنے کے چاہوں گا تو رکھونگا
ورنہ پھیر دوں گا۔ اور بیع منابذہ یہ ہے کہ جہاں آپس میں ایک دوسرے میں کپڑا ڈال دیا پس وہی بیع ہو گئی حاجت دیکھنے اور رضامندی کی
کچھ نہ تھی اس سے آپ نے منع فرمائی ۱۲

باب ما جاء فی کراھیۃ الرجوع من الھبۃ **حدثنا** احمد بن عبدۃ الضبی ثنا عبد الوھاب الثقفی ثنا ایوب عن عکرمۃ عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس لنا مثل السوء العائد فی ھبتہ کالکلب یعود فی قیئہ وفی الباب عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا یحل لاحد ان یعطی عطیۃ فیرجع فیھا الا الوالد فیما یعطی ولدہ **حدثنا** بذلک محمد بن بشار ثنا محمد بن عدی عن حسین المعلم عن عمرو بن شعیب انہ سمع طاؤسا یحدث عن ابن عمر وابن عباس یرفعان الحدیث الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الحدیث حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم قالوا من وھب ھبۃ لذی رحم محرم فلیس لہ ان یرجع فی ھبتہ ومن وھب ھبۃ لغیر ذی رحم محرم فلہ ان یرجع فیھا ما لم یثب منھا وھو قول الثوری وقال الشافعی لا یحل لاحد ان یعطی عطیۃ فیرجع فیھا الا الوالد فیما یعطی ولدہ واحتج الشافعی بحدیث عبد اللہ بن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لاحد ان یعطی عطیۃ فیرجع فیھا الا الوالد فیما یعطی ولدہ **باب** ما جاء فی العرایا والرخصۃ فی ذلک **حدثنا** ھناد ثنا عبدۃ عن محمد بن اسحٰق عن نافع عن ابن عمر عن زید بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن المحاقلۃ والمزابنۃ الا انہ قد اذن لاھل العرایا ان یبیعوھا بمثل خرصھا وفی الباب عن ابی ھریرۃ وجابر حدیث زید بن ثابت ھٰکذا روی محمد بن اسحٰق ھذا الحدیث وروی ایوب وعبید اللہ بن عمر ومالک بن انس عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن المحاقلۃ والمزابنۃ

باب بخشی ہوئی چیز کو پھیر لینا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب ثقفی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ایوب نے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں لائق ہمکو مثل بُرے پھیرنے والے کے اپنے ہبہ میں یعنی ایک چیز کسی کو دیکر پھیر لینے والا مانند کتے کے ہے کہ چاٹتا ہے قے اپنی۔ اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے اُسنے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں حلال ہے کسی کو کہ بخشے کوئی چیز پھیر رجوع کرے اُس سے یعنی دیکر پھیر لے مگر باپ کو کہ دے بیٹے اپنے کو پھر پھیر لے تو یہ پھیر لینا اسکا درست ہے **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے حسین معلم سے اُسنے روایت کی عمرو بن شعیب سے اُسنے سُنا طاؤس سے کہ ابن عمر اور ابن عباس مرفوع کرتے تھے اِس حدیث کو طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ جو شخص کہ بخشے کوئی چیز واسطے ذی رحم اپنے کے تو نہیں جائز ہے اُسکو یہ کہ رجوع کرے بیچ ہبہ اپنے کے اور جو شخص کہ بخشے کوئی چیز واسطے غیر ذی رحم کے تو درست ہے اُسکو یہ کہ رجوع کرے جبتک کہ نہ بدلا دیا جاوے اُس سے۔ اور یہی ہے قول ثوری کا۔ اور شافعی نے کہا کہ نہیں جائز کسی کو یہ کہ بخشے کوئی چیز پھیر رجوع کرے بیچ اسکے مگر باپ بیٹے اپنے سے اور دلیل پکڑی ہے شافعی نے ساتھ حدیث ابن عمر کے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں جائز کسی کو یہ کہ بخشے کوئی چیز پھیر رجوع کرے اُسمیں مگر باپ بیٹے اپنے سے **باب** عرایا اور اُسکے جائز ہونے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے محمد بن اسحاق سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے زید بن ثابت سے کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلت اور مزابنت سے مگر یہ کہ اجازت دی آپ نے عرایا میں کہ بیچیں اُس میوے کو درخت پر ساتھ اندازہ کرنے اُسکے کے حالت خشک ہونے میں یعنی اندازہ کرے کہ بعد خشک ہونے کے کسقدر رہیگا اُسقدر خشک کھجوریں دیکر لیلے۔ اور اس باب میں ابی ہریرہ اور جابر سے بھی روایت ہے۔ اور اسیطرح روایت کی محمد بن اسحاق نے یہ حدیث اور روایت کی ایوب اور عبید اللہ بن عمر اور مالک بن انس نے نافع سے اُنہی روایت کی ابن عمر سے کہ تحقیق منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلت اور مزابنت سے

۱؎ امام شافعی کے نزدیک رجوع کرنا ہبہ سے درست نہیں مگر باپ کو درست ہے بیٹے کو ہبہ سے رجوع کرنا۔ اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ باپ کو بھی اپنے بیٹے سے رجوع کرنا درست نہیں ۱۲ ع

۲؎ عریہ اُس کھجور کو کہتے ہیں کہ عاریتاً محتاج کو دیا ہو کھانے کے لیے تو مطلب یہ ہے کہ بعضے شخص اپنے باغ میں سے ایک یا دو درخت میوہ دار کسی محتاج کو میوہ کھانے کے لئے دیدیتے تھے اور معمول تھا کہ وہ اپنے اہل و عیال کے ساتھ باغ میں آکر بیٹھتے تھے اور اس فقیر کے آنے سے اُنکو رنج ہوتا اور نہ راضی ہوتا کہ وعدہ خلاف کرے اور ہبہ میں رجوع کرے تو اُسکو اپنے پاس سے اُسکے بدلے میں میوہ دیتے اور درخت مع میوہ آپ لیتے اُسکو درست رکھا اور یہ پانچ وسق سے کم میں درست ہے زیادہ میں نہیں ۱۲ ع

وبهذا الاسناد عن ابن عمر عن زيد بن ثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم انه رخص في العرايا فيما دون خمسة اوسق وهذا اصح من حديث محمد بن اسحق **حدثنا** ابو كريب ثنا زيد بن حباب عن مالك عن داؤد ابن الحصين عن ابي سفيان مولى ابن ابي احمد عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ارخص في بيع العرايا فيما دون خمسة اوسق او كذا **حدثنا** قتيبة عن مالك عن داؤد بن حصين نحوه وروى هذا الحديث عن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم ارخص في بيع العرايا في خمسة اوسق او فيما دون خمسة اوسق **حدثنا** قتيبة ثنا حماد بن زيد عن ايوب عن نافع عن ابن عمر عن زيد بن ثابت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ارخص في بيع العرايا بخرصها وهذا حديث حسن صحيح وحديث ابي هريرة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم منهم الشافعي واحمد واسحق وقالوا ان العرايا مستثنى من جملة نهي النبي صلى الله عليه وسلم اذ نهى عن المحاقلة والمزابنة واحتجوا بحديث زيد بن ثابت وحديث ابي هريرة وقالوا له ان يشتري ما دون خمسة اوسق ومعنى هذا عند بعض اهل العلم ان النبي صلى الله عليه وسلم اراد التوسعة عليهم في هذا لانهم شكوا اليه وقالوا لا نجد ما نشتري من الثمر الا بالتمر فرخص لهم فيما دون خمسة اوسق ان يشتروها فياكلوها رطبا **حدثنا** الحسن بن علي الخلال ثنا ابو اسامة عن الوليد بن كثير ثنا بشير بن يسار مولى بني حارثة ان رافع بن خديج وسهل بن ابي حثمة حدثاه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع المزابنة الثمر بالتمر الا لاصحاب العرايا فانه قد اذن لهم وعن بيع العنب بالزبيب وعن كل ثمر بخرصها هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه **باب** ما جاء في كراهية النجش **حدثنا** قتيبة واحمد بن منيع قالا ثنا سفيان عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال قتيبة يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تناجشوا وفي الباب

اور ساتھ اسی اسناد کے ابن عمر سے اُسنے زید بن ثابت سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ رخصت دی آپ نے عرایا میں جو کم ہو پانچ وسق سے (جو تخمیناً تیس من انگریزی کے قریب ہوتے ہیں) اور یہ زیادہ تر صحیح ہے حدیث محمد بن اسحاق سے حدیث کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے مالک سے اُسنے داؤد بن حصین سے اُسنے ابی سفیان مولی ابن ابی احمد سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی بیچ بیچنے عرایا کے جو کم ہو پانچ وسق سے اسیطرح حدیث کی ہمسے قتیبہ نے مالک سے اُسنے داؤد ابن حصین سے مثل اُسکے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث مالک سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی بیچ بیچنے عرایا کے بیچ پانچ وسق کے یا فرمایا بیچ اُس چیز کے کہ کم ہو پانچ وسق سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے زید بن ثابت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی بیچ بیچنے عرایا کے ساتھ اندازہ کرنے اُسکے کے حالت خشک ہونے میں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث بھی حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اُنھیں میں سے ہیں امام شافعی اور احمد اور اسحق اور کہتے ہیں کہ عرایا مستثنے ہے جملہ نہی سے جبکہ منع فرمایا آپ نے محاقلت اور مزابنت سے اور دلیل پکڑی ہے اُنھوں نے ساتھ حدیث زید بن ثابت اور ابی ہریرہ کے اور کہتے ہیں کہ جائز ہے اُسکو یہ کہ خریدے وہ چیز کہ کم ہو پانچ وسق سے اور معنی اسکا نزدیک بعض اہل علم کے یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا فراخی اور سہولت کا اُنپر بیچ اسکے اسلیے کہ شکایت کی اُنھوں نے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ نہیں پاتے ہم وہ چیز کہ خریدیں ساتھ اُسکے میوہ سے مگر ساتھ خشک کھجور کے سو رخصت دی آپ نے واسطے اُنکے بیچ اُس چیز کے کہ کم ہو پانچ وسق سے یہ کہ خریدیں اُسکو پس کھاویں اُسکو تازہ **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے ولید بن کثیر سے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے بشیر بن یسار مولی بنی حارثہ نے کہ تحقیق رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ نے حدیث بیان کی اُس سے کہ تحقیق نبی صلعم نے منع فرمایا بیع مزابنت سے یعنی بیچنے پھل تازہ کو بدلے خشک کھجور کے مگر واسطے اصحاب عرایا کے کہ اجازت دی آپ نے واسطے اُنکے اور منع فرمایا بیچنے تازہ انگور سے ساتھ خشک انگور کے اور ہر میوہ سے کہ اندازہ کرکے تخمیناً بیچا جاوے یہ حدیث حسن صحیح اور غریب ہے اسوجہ سے

باب خریدار کو فریب دینے کیواسطے مبیع کا مول زیادہ کرنا منع ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ نہ نجش کرو اور قتیبہ نے اپنی روایت کو حضرت سے مرفوع بیان کی ہے اور اس باب میں

عن ابن عمر وانس حدیث ابی ہریرۃ حدیث حسن صحیح والعمل علی ہذا عند اهل العلم کرھوا النجش والنجش ان یاتی الرجل
الذی یبصر السلعة الی صاحب السلعة فیستام باکثر مما تسوی وذلك عندما یحضره المشتری یرید ان یغتر المشتری
به ولیس من رایه الشراء انما یرید ان یخدع المشتری مما یستام وهذا ضرب من الخدیعة قال الشافعی وان نجش
رجل فالناجش اثم فیما یصنع والبیع جائز لان البائع غیر الناجش **باب** ماجاء فی الرجحان فی الوزن **حدثنا**
هناد ومحمود بن غیلان قالا ثنا وکیع عن سفیان عن سماك بن حرب عن سوید بن قیس قال جلبت انا ومخرفة العبدی
بزا من هجر فجاءنا النبی صلی الله علیه وسلم فساومنا بسراویل وعندی وزان یزن بالاجر فقال النبی صلی الله علیه وسلم
للوزان زن وارجح وفی الباب عن جابر وابی هریرة حدیث سوید حدیث حسن صحیح واهل العلم یستحبون الرجحان فی
الوزن وروی شعبة هذا الحدیث عن سماك فقال عن ابی صفوان وذکر الحدیث **باب** ماجاء فی انظار المعسر والرفق به
حدثنا ابوکریب ثنا اسحق بن سلیمان الرازی عن داود بن قیس عن زید بن اسلم عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم من انظر معسرا او وضع له اظله الله یوم القیمة تحت ظل عرشه یوم لا ظل الا ظله وفی الباب
عن ابی الیسر وابی قتادة وحذیفة وابی مسعود وعبادة حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح غریب من هذا الوجه **حدثنا**
هناد ثنا ابومعاویة عن الاعمش عن شقیق عن ابی مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم حوسب رجل ممن کان
قبلکم فلم یوجد له من الخیر شیء الا انه کان رجلا موسرا فکان یخالط الناس فکان یامر غلمانه ان یتجاوزوا عن المعسر فقال
الله تعالی نحن احق بذلك منه تجاوزوا عنه هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی مطل الغنی ظلم **حدثنا** محمد بن بشار

ابن عمر اور انس سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ نجش کرنا مکروہ ہے
اور نجش یہ ہے کہ آوے ایک مرد کہ دیکھتا ہے اسباب کو طرف مالک اسباب کے پس مول لگاوے زیادہ اُس سے کہ قیمت اسکی ہو اور
یہ نزدیک اُسکے ہے کہ حاضر ہووے خریدار ارادہ کرتا ہو یہ کہ فریب کھاوے ساتھ اُسکے خریدنے والا اور نہو اسکی نیت میں خریدنا سوا
اسکے نہیں کہ ارادہ کرتا ہو یہ کہ فریب کھاوے خریدنے والا ساتھ اُسکے کہ مول لگاوے وہ اور یہ قسم فریب کی ہے۔ کہا شافعی نے کہ اگر
نجش کرے کوئی مرد تو نجش کرنے والا گنہ گار ہوگا بیچ اُسکے کہ کرتا ہے اور بیع جائز ہے اسواسطے کہ بیچنے والا فریب دینے والا نہیں
ہے **باب** تول میں زیادہ دینا۔ **حدیث** کی ہمسے ہناد اور محمود بن غیلان نے انھون نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے
اُسنے سماک بن حرب سے اُسنے سوید بن قیس سے کہا لایا میں اور مخرفہ عبدی کپڑا بیچنے کے لیے ہجر سے کہ نام ہے ایک جگہ کا قریب مدینے کے
پھر آئے ہمارے پاس نبی صلعم پس چکایا ہمسے پاجامہ کو جو میرے پاس تھا اور ایک تولنے والا تھا کہ تولتا تھا ساتھ اُجرت کے سو نبی صلعم نے تولنے والے سے فرمایا
کہ تول دے تو یعنی مول اور زیادہ تول یعنی جتنا مول ٹھہرا ہے اُس سے کچھ زیادہ تول دے اور اس باب میں جابر اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور سوید کی حدیث
حسن صحیح ہے اور اہل علم کہتے ہیں کہ مستحب ہے رجحان تولنے میں یعنی غلے وغیرہ کا پلہ تلے جھکا رہے **باب** تنگدست کو مہلت دینی اور اُسکے ساتھ
نرمی کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن سلیمان رازی نے داؤد بن قیس سے اُسنے زید بن اسلم
سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص کہ مہلت دے تنگدست کو یا موقوف کردے اس سے قرض اپنا جگہ دیگا اُسکو
اللہ تعالیٰ دن قیامت کے تلے سایہ عرش اپنے کے اُسدن کہ کوئی سایہ نہوگا مگر سایہ اُسکا۔ اور اس باب میں ابی الیسر اور ابی قتادہ اور حذیفہ
اور ابی مسعود اور عبادہ سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے اسوجہ سے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا
حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے روایت کی شقیق سے اُسنے ابی مسعود سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ حساب لیا گیا ایک مرد کا اُن لوگوں
میں کہ تھے پہلے تمسے سو نہ پائی گئی واسطے اُسکے نیکی سے کوئی چیز مگر یہ کہ تھا وہ مرد مالدار اور تھا معاملہ کرتا لوگوں سے اور تھا حکم کرتا اپنے غلاموں کو یہ کہ موقوف
کریں تنگدست سے سو خدا نے فرمایا کہ ہم زیادہ تر لائق ہیں ساتھ اسکے یعنی معاف کرنے کے اُس سے اور فرمایا فرشتوں سے کہ درگذر کرو
اُس سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** تاخیر کرنا غنی کا ظلم ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے

ملا مگر یہ اُسی وقت مستحب ہے جبکہ مبیع اپنی ذاتی چیز ہو اور اگر کسی دوسرے کی چیز تولنے لگے تو بدون اذن بیچنے والے کے خریدار کو زیادہ تول کر دینا درست نہیں ہے

ثنا عبد الرحمن بن مهدی ثنا سفیان عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مطل الغنی ظلم
واذا اتبع احدکم علی ملی فلیتبع وفی الباب عن ابن عمر والشرید حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح ومعناه اذا
اذا احیل احدکم علی ملی فلیتبع وقال بعض اهل العلم اذا احیل الرجل علی ملی فاحتاله فقد برئ المحیل ولیس له
ان یرجع علی المحیل وهو قول الشافعی واحمد واسحٰق وقال بعض اهل العلم اذا توی مال هذا بافلاس المحال علیه
فله ان یرجع علی الاول واحتجوا بقول عثمان وغیره حین قالوا لیس علی مال مسلم توی وقال اسحٰق معنی هذا الحدیث
لیس علی مال مسلم توی هذا اذا احیل الرجل علی آخر وهو یری انه ملی فاذا هو معدم فلیس علی مال مسلم توی **باب**
ما جاء فی المنابذة والملامسة حدثنا ابو کریب ومحمود بن غیلان قالا ثنا وکیع عن سفیان عن ابی الزناد عن
الاعرج عن ابی هریرة قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع المنابذة والملامسة وفی الباب عن
ابی سعید وابن عمر حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح ومعنی هذا الحدیث ان یقول اذا نبذت الیک بالشیء
فقد وجب البیع بینی وبینک والملامسة ان یقول اذا لمست الشیء فقد وجب البیع وان کان لا یری منه شیئا
مثل ما یکون فی الجراب او غیر ذلک وانما کان هذا من بیوع اهل الجاهلیة فنهی عن ذلک

اسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی زناد سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلعم سے کہ تاخیر کرنا مالدار کا ظلم ہے[۵۱]
اور جبکہ حوالہ کیا جاوے ایک تمہارا غنی پر تو چاہیے کہ قبول کرے حوالہ اور اس باب میں ابن عمر اور شرید سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور معنی اسکے یہ ہیں کہ
جب حوالہ کیا جاوے ایک تمہارا مالدار پر تو چاہیے کہ قبول کرے حوالہ اُسکا اور کہا بعض اہل علم نے کہ جب حوالہ کیا جاوے کوئی مرد کسی مالدار پر اور قبول کیا قرضخواہ
حوالہ اُسکا تو بس تحقیق بری ہوا اُس سے حوالہ کرنے والا۔ اور نہیں جائز اسکو یہ کہ رجوع کرے حوالہ کرنے والے پر اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض
اہل علم کہتے ہیں کہ جب ہلاک ہو مال اُسکا ساتھ مفلس ہونے محال علیہ کے تو جائز ہے اسکو یہ کہ رجوع کرے پہلے شخص پر اور دلیل پکڑی ہے اُنھوں نے ساتھ قول عثمان
وغیرہ کے جبکہ کہا اُنھوں نے کہ نہیں ہے اوپر مال مسلمان کے ہلاک ہونا اور اسحاق نے کہا کہ معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ نہیں اوپر مال مسلمان کے ہلاک ہونا یہ
فقط اُسیوقت ہے جبکہ حوالہ کیا جاوے مرد کسی دوسرے پر اور وہ جانتا ہو کہ وہ مالدار ہے اور جبکہ وہ مفلس ہے تو نہیں اوپر مال مسلمان کے کوئی ہلاکت **باب**
منابذت[۵۲] اور ملامست کا بیان حدیث کی ہمسے ابو کریب اور محمود بن غیلان نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے ابی زناد
سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع منابذت اور ملامست سے اور اس باب میں ابی سعید اور
ابن عمر سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ کہے ایک شخص جب کہ پھینکوں میں طرف تیرے
چیز تو واجب ہو گی بیع درمیان میرے اور درمیان تیرے یعنی بدون دیکھنے اور رضامندی کے اور ملامست یہ ہے کہ کہے ایک شخص جبکہ تو ہاتھ
لگاوے چیز کو تو واجب ہو گی بیع اگرچہ نہ دیکھے اُس سے کوئی چیز یعنی اگرچہ کپڑے کو اُٹھا کر نہ دیکھے مانند اُس چیز کے کہ ہو بورے میں یا غیر اسکے
اور سوا اسکے نہیں کہ یہ بیع بیعوں اہل جاہلیت کے سے تھی سو منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے

---

[۵۱] یعنی جبکہ مقدور ہو ایک چیز کے مول دینے کا اور پھر وہ نہ دے یا قرضدار کو مقدور ہے قرض ادا کرنے کا اور وہ تاخیر کرے تو یہ ظلم ہے اور حوالہ کرنے کا یہ حاصل ہے کہ جب
ایک شخص پر قرض ہو کسی کا اور وہ مقدور نہیں رکھتا ادا کرنے کا اور وہ کسی غنی کو کہے کہ تو میری طرف سے ادا کر پس چاہیے قرضخواہ کو کہ اس بات کو جلدی قبول کرے
تاکہ اُسکا مال ضائع نہو اور یہ مستحب ہے یا واجب ہے ۱۲ ع ح [۵۲] بیع منابذہ یہ ہے کہ پھینکے ایک شخص طرف دوسرے کے کپڑا اپنا اور پھینکے دوسرا کپڑا اپنا
اور ہووے یہ بیع اُنکی بدون دیکھنے اور تامل کے اور بغیر رضامندی کے۔ اور ملامست یہ ہے کہ لگا دے ایک آدمی ہاتھ اپنا دوسرے کے کپڑے کو رات میں یا دن میں
اور نہ اُلٹے اُسکو مگر بسبب بیع کے بغیر اسکے کہ جاری ہو درمیان بائع اور مشتری کے ایجاب اور قبول کے لفظ میں اور لین دین مبیع ثمن میں اور حق یہ تھا کہ کھولنا اسکو
اور دیکھنا اسکو پہلے بیع سے کیونکہ صرف چھونے اور ہاتھ لگانے سے کھولنا دیکھنا حاصل نہیں ہوتا۔ حاصل یہ ہے کہ یہ بیع ایام جاہلیت کی تھی جبکہ ایک نے
دوسرے کے کپڑے کو ہاتھ لگایا پس وہی بیع ہو گئی دیکھتے بھالتے اُسکو کچھ نہ تھے اور نہ شرط خیار کی کرتے تھے کہ بعد دیکھنے کے چاہوں گا تو رکھونگا
ورنہ پھیر دونگا۔ اور بیع منابذہ یہ ہے کہ جس آن آپس میں ایک دوسرے میں کپڑا ڈال دیا پس وہی بیع ہو گئی حاجت دیکھنے اور رضامندی کی
کچھ نہ تھی اس سے آپ نے منع فرمایا ۱۲

باب ماجاء فی السلف فی الطعام والتمر **حدثنا** احمد بن منیع ثنا سفیان عن ابن ابی نجیح عن عبداللہ بن کثیر
عن ابی المنھال عن ابن عباس قال قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وھم یسلفون فی التمر فقال من اسلف فلیسلف
فی کیل معلوم ووزن معلوم الی اجل معلوم قال وفی الباب عن ابن ابی اوفی وعبدالرحمن بن ابزی حدیث ابن عباس حدیث
حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم اجازوا السلف فی الطعام والثیاب
وغیر ذالک مما یعرف حدہ وصفتہ واختلفوا فی السلم فی الحیوان فرای بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ
وسلم وغیرھم السلم فی الحیوان جائزا وھو قول الشافعی واحمد واسحق وکرہ بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ
وسلم وغیرھم السلم فی الحیوان وھو قول سفیان الثوری واھل الکوفۃ **باب** ماجاء فی ارض المشترک یرید بعضھم
بیع نصیبہ **حدثنا** علی بن خشرم ثنا عیسی بن یونس عن سعید عن قتادۃ عن سلیمان الیشکری عن جابر بن عبداللہ
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان لہ شریک فی حائط فلا یبیع نصیبہ من ذالک حتی یعرضہ علی شریکہ ھذا
حدیث لیس اسنادہ بمتصل سمعت محمدا یقول سلیمان الیشکری یقال انہ مات فی حیوۃ جابر بن عبداللہ قال ولم یسمع
منہ قتادۃ ولا ابو بشر قال محمد ولا نعرف لاحد منھم سماعا من سلیمان الیشکری الا ان یکون عمرو بن دینار ولعلہ سمع
منہ فی حیوۃ جابر بن عبداللہ قال وانما یحدث قتادۃ عن صحیفۃ سلیمان الیشکری وکان لہ کتاب عن جابر بن عبداللہ
فقال علی بن المدینی قال یحیی بن سعید قال سلیمان التیمی ذھبوا بصحیفۃ جابر بن عبداللہ الی الحسن البصری فاخذھا
اوقال فرواھا فذھبوا بھا الی قتادۃ

باب غلے اور میوے میں بیع سلم[1] کرنے کا بیان حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابن ابی نجیح سے
اُسنے عبداللہ بن کثیر سے اُسنے ابی منہال سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ تشریف لائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یعنی مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ
میں اور مدینے کے لوگ بیع سلم کرتے تھے میووں میں یعنی ایک سال تک اور دو سال تک اور تین سال تک سو فرمایا نبی صلعم نے کہ جو شخص کہ بیع سلم
کرے کسی چیز میں پس چاہیے کہ سلم کرے کیل معلوم میں مثلاً دس کیل یا بیس کیل[2] اور وزن معلوم میں مدت معلوم تک کہا اور اس باب میں ابن
ابی اوفی اور عبدالرحمن بن ابزی سے بھی روایت ہے اور ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ ہی
کہتے ہیں کہ جائز ہے سلم کرنی غلہ اور کپڑوں وغیرہ میں اُس قسم سے کہ پہچانی جاوے حد اسکی اور صفت اسکی اور آپس میں اختلاف ہے کہ بیع سلم کی حیوان میں
درست ہے یا نہیں سو بعض اہل علم نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ حیوان میں بھی بیع سلم کرنی جائز ہے اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحاق
کا اور بعض اہل علم نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سو کہتے ہیں کہ حیوان میں بیع سلم کرنی مکروہ ہے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا **باب** زمین مشترک
میں سو اگر بعض شریک اپنا حصہ بیچنا چاہے تو اُسکا کیا حکم ہے حدیث کی ہمسے علی بن خشرم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عیسی بن یونس نے سعید سے
اُسنے قتادہ سے اُسنے سلیمان یشکری سے اُسنے جابر سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جو شخص کہ ہو واسطے اُسکے کوئی شریک[3] باغ میں تو نہ بیچے وہ حصہ اپنا اُس
باغ سے یہانتک کہ پیش کرے اُسکو شریک اپنے پر یہ اس حدیث کی اسناد متصل نہیں سنا میں نے محمد سے کہ کہتے تھے کہ کہا جاتا ہے کہ سلیمان یشکری مر گیا تھا
بیچ زندگی جابر کے اور نہیں سنا اُس سے قتادہ نے اور نہ ابو بشر نے کہا محمد نے اور نہیں پہچانتے ہم کسیکو اُنمیں سے کہ سنا ہو سلیمان یشکری سے مگر عمرو بن
دینار نے اور شاید کہ سنا ہے اُسنے اُس سے بیچ زندگی جابر بن عبداللہ کے اور سوا اسکے نہیں کہ حدیث کرتا ہے قتادہ سلیمان یشکری کی کتاب سے اور تھی
واسطے اُسکے کتاب جابر بن عبداللہ سے سو کہا علی بن مدینی نے کہ کہا یحیی بن سعید نے کہا سلیمان تیمی نے کہ لیگئے لوگ کتاب جابر بن عبداللہ کی طرف حسن بصری
کے سو لیا اُسنے اُسکو یا کہا کہ روایت کیا اُسکو۔ پھر لے گئے اُسکو پاس قتادہ کے

[1] بیع سلم نام ہے اُس بیع کا کہ بالفعل روپیہ دیدیا جاوے اور ایک جنس ٹھہرا لیجاوے کہ اتنی مدت تک لونگا مثلاً سو روپیہ ایک شخص کو بالفعل دیدیا اور آپس سے ٹھہرا لیا کہ دو مہینے میں گیہوں
سو من اس قسم کے تجھ سے لونگا اسکو عربی میں بیع سلم کہتے ہیں چھ شرطیں پائی جاویں تو یہ بیع درست ہے اور شرطیں اسکے سوا بھی ہیں جو فقہ میں مذکور ہیں [2] یعنی جو کوئی
بیع سلم کرے اُس چیز میں کہ بیچی جاتی ہے تکڑی میں جیسے زعفران اور [illegible] تو سلم کرے وزن معلوم میں مثلاً چار تولے یا پانچ تولے اور مدت معلوم تک جیسے ایک مہینا یا ایک برس اور
مثل اسکے اس سے معلوم ہوا کہ اسمیں مدت کا معلوم ہونا شرط ہے اور یہی ہے مذہب ابو حنیفہ اور مالک اور احمد کا۔ اور امام شافعی کے نزدیک مدت معلوم کا ہونا شرط نہیں

فرواها فاتونی بمنا فلم ارو ها حدثنا بذلك ابوبكر العطار عن علی بن المدینی **باب** ماجاء فی المخابرة والمعاومة **حدثنا** محمد بن بشار ثنا عبد الوهاب الثقفی ثنا ایوب عن ابی الزبیر عن جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن المحاقلة والمزابنة والمخابرة والمعاومة ورخص فی العرایا هذا حدیث حسن صحیح **باب حدثنا** محمد بن بشار ثنا الحجاج بن منهال ثنا حماد بن سلمة عن قتادة وثابت وحمید عن انس قال غلا السعر علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم فقالوا یا رسول الله سعّر لنا فقال ان الله هو المسعّر القابض الباسط الرزاق وانی لارجو ان القی ربی ولیس احد منكم یطلبنی بمظلمة فی دم ولا مال هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی كراهیة الغش فی البیوع **حدثنا** علی بن حجر ثنا اسمعیل بن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم مر علی صبرة من طعام فادخل یده فیها فنالت اصابعه بللا فقال یا صاحب الطعام ما هذا قال اصابته السماء یا رسول الله فقال افلا جعلته فوق الطعام حتی یراه الناس ثم قال من غش فلیس منا وفی الباب عن ابن عمر وابی الحمراء وابن عباس وبریدة وابی بردة بن نیار وحذیفة بن الیمان حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم كرهوا الغش وقالوا الغش حرام **باب** ماجاء فی استقراض البعیر او الشیء من الحیوان **حدثنا** ابو كریب ثنا وكیع عن علی بن صالح عن سلمة بن كهیل عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال استقرض رسول الله صلی الله علیه وسلم سنا فاعطاه سنا خیرا من سنه وقال خیاركم احاسنكم قضاء وفی الباب عن ابی رافع حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح وقد رواه شعبة

پس روایت کی اسنے اس سے پھر لائے میرے پاس منا مین پس نہین روایت کی مین نے اس سے **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے ابوبکر عطار نے علی بن مدینی سے **باب** مخابرت[۱] اور معاومت کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب ثقفی نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے ایوب نے ابی زبیر سے اُسنے جابر سے کہ نبی صلعم نے منع فرمایا محاقلت اور مزابنت اور مخابرت اور معاومت سے اور رخصت دی بیع عرایا کی یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** - **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حجاج بن منہال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے قتادہ اور ثابت اور حمید سے اُنھون نے انس سے کہا کہ مہنگا ہوا نرخ غلہ کا بیچ زمانہ نبی صلعم کے سو لوگون نے عرض کی کہ یا حضرت نرخ مقرر کیجیے واسطے ہمارے یعنی حکم کیجیے لوگون کو کہ اس بھاؤ بیچا کرو سو حضرت صلعم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ نرخ مقرر کرنے والا تنگ کرنے والا فراخ کرنے والا روزی دینے والا ہے اور مین البتہ امید رکھتا ہون یہ کہ ملون پروردگار اپنے سے اس حالت مین کہ نہ ہووے کوئی تم مین سے کہ طلب کرے مجھ سے کچھ حق بسبب خون کے یا مال کے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** بیع مین فریب دینے کا بیان **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن جعفر نے علاء بن عبد الرحمن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ تحقیق نبی صلعم گذرے اوپر ڈھیر غلہ کے پس داخل کیا ہاتھ اپنا ڈھیر مین پس پائی آپنے اُسمین تری سو فرمایا کیا ہے یہ ای مالک غلہ کے یعنی یہ تری کہان سی پہونچی اور کیون تر کیا کہا اُسنے کہ پہونچا تھا اُسکو مینھہ یا حضرت یعنی مین نے خود تر نہین کیا بلکہ مینھ سے تر ہو گیا ہے فرمایا آپنے کیون نہ کیا تو نے تر کو اوپر کی جانب تا کہ دیکھتے اُسکو لوگ پھر فرمایا جو فریب دے پس نہین مجھ سے یعنی میرے طریقہ پر نہین اور اس باب مین ابن عمر اور ابی حمرا اور ابن عباس اور بریدہ اور ابی بریدہ بن نیار اور حذیفہ بن یمان سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے مکروہ رکھتے ہین غش کو اور کہتے ہین کہ فریب دینا حرام ہے **باب** اونٹ وغیرہ جانور کے قرض لینے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے علی بن صالح سے اُسنے سلمہ سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ قرض لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ جوان پس دیا اُسکو اونٹ اچھا اونٹ اُسکے سے پھر فرمایا کہ بہتر لوگون مین سے وہ ہے کہ بہت اچھا ہو اُنمین قرض ادا کرنے مین اور اس باب مین ابی رافع سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کیا ہے اُسکو شعبہ

[۱] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شفعہ نہین مگر اس چیز مین کہ نہ ممکن ہو نقل کرنا اُسکا مانند زمین اور مکان اور باغ کے نہ اس چیز مین کہ ممکن ہو نقل کرنا اُسکا مانند اسباب اور جانورکے اور یہی ہے مذہب سب علما کا اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ واجب ہے آگاہ کر دینا شریک کو جبکہ ارادہ کرے بیچنے کا - پھر جاننا چاہیے کہ شفعہ ثابت ہے شریک کے لیے تینون اماموں کے نزدیک اور ہمسایہ کے لیے نہین اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہمسایہ کے لیے بھی شفعہ ثابت ہے ۱۲ ملہ مخابرت کے معنے اوپر معلوم ہو چکے ہین اور معاومت اُسکو کہتے ہین کہ بیچنا میوے کا درخت پر ایک سال کا یا دو سال کا یا زیادہ اس سے پہلے ظاہر ہونے میوہ کے اس سے منع فرمایا واسطے جہالت مبیع کے ۱۲ ملہ یعنی روزی کا لوگون پر تنگ کرنا اور فراخ کرنا اللہ کے اختیار میں ہے

وسفیان عن سلمة والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم لم یروا باستقراض السن باسًا من الابل وهو قول الشافعی واحمد واسحٰق وکره بعضهم ذلك حدثنا محمد بن المثنی ثنا وهب بن جریر ثنا شعبة عن سلمة بن کهیل عن ابی سلمة عن ابی هریرة ان رجلا تقاضا رسول الله صلی الله علیه وسلم فاغلظ له فهمّ به اصحابه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم دعوه فان لصاحب الحق مقالا وقال اشتروا له بعیرا فاعطوه ایاه فطلبوه فلم یجدوا الا سنا افضل من سنه فقال اشتروه فاعطوه ایاه فان خیرکم احسنکم قضاء حدثنا محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة عن سلمة بن کهیل نحوه هذا حدیث حسن صحیح حدثنا عبد بن حمید ثنا روح بن عبادة ثنا مالك بن انس عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابی رافع مولی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال استسلف رسول الله صلی الله علیه وسلم بکرا فجاءته ابل من الصدقة قال ابو رافع فامرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اقضی الرجل بکره فقلت لا اجد فی الابل الا جملا خیارا رباعیا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اعطه ایاه فان خیار الناس احسنهم قضاء هذا حدیث حسن صحیح **باب** اخبرنا ابو کریب ثنا اسحٰق بن سلیمان عن مغیرة بن مسلم عن یونس عن الحسن عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الله یحب سمح البیع سمح الشراء سمح القضاء هذا حدیث غریب وقد روی بعضهم هذا الحدیث عن یونس عن سعید المقبری عن ابی هریرة حدثنی عباس بن محمد الدوری ثنا عبد الوهاب بن عطاء ثنا اسرائیل عن زید بن عطاء بن السائب عن محمد بن المنکدر عن جابر قال

اور سفیان نے سلمہ سے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہین کہ اونٹ کا قرض لینا درست ہی اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضے کہتے ہین کہ حیوان[1] کا قرض لینا مکروہ ہے۔ حدیث کی ہمسے محمد بن مثنے نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وہب بن جریر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے سلمہ بن کہیل سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ ایک شخص[2] نے تقاضا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی اونٹ کا قرض لیا تھا اُس سے پس سخت کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر قصد کیا آپ کے اصحاب نے اُسکے ایذا دینے کا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھوڑ دو اُسکو اسلیے کہ حقدار کو جگہ ہے کہنے کی۔ اور خرید و اسکے لیے اونٹ اور دو اُسکو سو تلاش کیا اُسکو اصحاب نے پس نہ پایا اُنھون نے مگر زیادہ تر اُسکی عمر سے یعنی اُسکا اونٹ چھوٹا تھا اور یہ بڑا اور اچھا ہے۔ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے خرید و اُسکو یعنی اُس اچھے اونٹ کو پھر دو اُسکو وہ اونٹ اسلیے کہ تحقیق بہتر تم مین وہ ہے جو اچھا ہو تم مین سے از روے ادا کرنے قرض کے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے سلمہ بن کہیل سے مثل اسکے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے زید بن اسلم سے اُسنے عطا بن یسار سے اُسنے ابی رافع سے جو مولے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں کہا کہ قرض لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ جوان۔ پس آئے پاس آپ کے اونٹ زکوٰۃ کے کہا ابو رافع نے پس حکم کیا مجکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ دونون مین اُس شخص کو مانند اونٹ اُسکے کے کہ قرض لیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے پس عرض کی مین نے کہ نہین پایا مین بیچ اونٹون کے مگر اونٹ اچھا کہ ساتوین برس مین لگا ہے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دے اُسکو اونٹ اچھا اسلیے کہ تحقیق لوگون مین بہتر وہ ہے کہ بہت[3] اچھا ہو انمین ادا ے قرض مین یہ حدیث حسن صحیح **باب** خبر دی ہمکو ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن سلیمان نے مغیرہ بن مسلم سے اُسنے یونس سے اُسنے حسن سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر اللہ دوست رکھتا ہے نرمی کرنے والے کو بیچنے مین اور نرمی کرنیوالے کو خریدنے مین اور نرمی کرنے والے کو تقاضا کرنے مین یہ حدیث غریب ہی۔ اور روایت کی بعض نے یہ حدیث یونس سے اُسنے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے حدیث کی ہمسے عباس بن محمد دوری نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب بن عطا نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسرائیل نے زید بن عطا سے اُسنے محمد بن منکدر سے اُسنے جابر سے کہا کہ

[1] اس سے معلوم ہو کہ حیوان کا قرض لینا درست ہی اور یہی ہے مذہب امام شافعی رحمہ اللہ اور مالک اور اکثر علما کا۔ اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک درست نہین ہی ۱۲ ح [2] وہ تقاضا کرنے والا کافر ہوگا یہود مین سے یا غیر اُنکے سے اور مراد حق سے یہان دین ہے یعنی جسکا کسی پر قرض آتا ہو وہ تاخیر کری ادا کرنے مین ۱۲ ع

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غفر اللہ لرجل کان قبلکم کان سھلا اذا باع سھلا اذا اشتری سھلا اذا اقتضی ھذا حدیث غریب صحیح حسن من ھذا الوجہ **باب** النھی عن البیع فی المسجد **حدثنا** الحسن بن علی الخلال ثنا عارم ثنا عبد العزیز بن محمد قال اخبرنی یزید بن خصیفۃ عن محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رایتم من یبیع او یبتاع فی المسجد فقولوا لا اربح اللہ تجارتک واذا رایتم من ینشد فیہ ضالۃ فقولوا لا رد اللہ علیک حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن غریب والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم کرھوا البیع والشراء فی المسجد وھو قول احمد واسحٰق وقد رخص بعض اھل العلم فی البیع والشراء فی المسجد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **ابواب الاحکام** عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ماجاء عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القاضی **حدثنا** محمد بن عبد الاعلی ثنا المعتمر بن سلیمان قال سمعت عبد الملک یحدث عن عبد اللہ بن موھب ان عثمان قال لابن عمر اذھب فاقض بین الناس قال او تعافینی یا امیر المومنین قال فما تکرہ من ذلک وقد کان ابوک یقضی قال انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کان قاضیا فقضی بالعدل فبالحری ان ینقلب منہ کفافا فما ارجو بعد ذلک وفی الحدیث قصۃ وفی الباب عن ابی ھریرۃ حدیث ابن عمر حدیث غریب ولیس اسنادہ عندی بمتصل وعبد الملک الذی روی عنہ المعتمر ھذا ھو عبد الملک ابن ابی جمیلۃ **حدثنا** ھناد ثنا وکیع عن اسرائیل عن عبد الاعلی عن بلال بن ابی موسی عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سال القضاء وکل الی نفسہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مغفرت کی اللہ نے واسطے ایک شخص کے کہ تھا پہلے تمسے نرمی کرتا جبکہ بیچتا اور تھا نرمی کرتا جبکہ خریدتا اور تھا نرمی کرتا جبکہ تقاضا کرتا کسی سے قرض کا۔ یہ حدیث غریب صحیح حسن ہے اسوجہ سے **باب** مسجد مین بیع کرنی منع ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی بن خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عارم نے اُسنے کہا حدیث ہمسے عبد العزیز بن محمد نے اُسنے کہا خبر دی مجکو یزید بن خصیفہ نے محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دیکھو تم اُس شخص کو کہ بیچے یا خریدے مسجد مین پس کہو کہ نہ نفع مند کرے اللہ تجارت تیری کو اور جب کہ دیکھو تم کسی شخص کو کہ ڈھونڈھتا ہو اُسمین گم ہوئی چیز کو تو اُس سے یون کہو کہ خدا کرے تیری چیز تجکو نہ ملے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن غریب ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہین کہ مسجد مین بیچنا اور خریدنا مکروہ ہے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا۔ اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ مسجد مین بیع و شرار جائز ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم **ابواب الاحکام** یہ باب ہین حکمون کے بیان مین جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہین یعنی بطریق رفع کے **باب** قاضی اور حاکم کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الاعلی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معتمر بن سلیمان نے اُسنے کہا سنا مین نے عبد الملک سے حدیث کرتا تھا عبد اللہ بن موہب سے کہ حضرت عثمانؓ نے ابن عمر سے کہا کہ جا اور حکم کر درمیان لوگون کے یعنی قاضی ہو ابن عمر نے کہا کہ معاف کرو مجکو اے امیر المومنین اس کام سے کہا عثمانؓ نے کیون مکروہ رکھتے ہو اسکو اور تحقیق تھے باپ تمھارے حکم کرتے غرض زمانے خلافت مین بھی ابن عمر نے کہا کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہی فرماتے تھے جو شخص کہ ہو قاضی پس حکم کرے ساتھ انصاف کے پس لائق ہے کہ پھرے اور نکلے اُس سے برابر کہ نہ فائدہ دے اور نہ نقصان اور نہ ثواب پاوے اور نہ عقاب۔ پس نہین امید رکھتا مین پیچھے اسکے اور اس حدیث مین قصہ ہی۔ اور اس باب مین ابی ہریرہ سے بھی روایت ہی اور ابن عمر کی حدیث غریب ہی اور اسکی اسناد میرے نزدیک متصل نہین۔ اور عبد الملک جس سے معتمر نے روایت کی وہ عبد الملک بن ابی جمیلہ ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اسرائیل سے اُسنے عبد الاعلی سے اُسنے بلال بن ابی موسی سے اُسنے انس سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سوال کری منصب قضا کا یعنے بادشاہ سے کہ قاضی کرے اُسکو سونپا جاتا ہے وہ طرف نفس اپنے کے یعنی توفیق اور مدد اللہ کی اسکے ساتھ نہین ہوتی

ہ تو قرضخواہ کو درست ہے کہ اُسکا شکوہ کرے اور اُسکو حاکم پاس لیجاوے اور اسپر غصہ کرے ۱۲ ع ۵۳ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دینا قرض مین اچھی چیز کا بہ نسبت اُسکے کہ قرض لی ہو مستحب ہے بیاج کی قسم سے نہین بشرطیکہ اصل عقد مین شرط نہ کی ہو ۱۲ ع ح ۵ ابوہریرہ دوسی صحابی جلیل القدر حافظ حدیث ہین۔ آپکے نام مین اور آپکے والد کے نام مین بہت اختلاف ہی۔ پس کہا گیا ہی عبد الرحمن بن صخر۔ ابن غنم۔ عبید اللہ بن عائذ۔ ابن عامر۔ ابن عمرو۔ سکین بن ذرمہ۔ ابن ہانی۔ شرملی۔ ابن صخرہ

ومن جبر علیه ینزل علیه ملك فیسدده **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن ثنا یحیی بن حماد عن ابی عوانة عن عبد الاعلی الثعلبی عن بلال بن مرداس الفزاری عن خیثمة وهو البصری عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من ابتغی القضاء وسال فیه شفعاء وکل الی نفسه ومن اکره علیه انزل الله علیه ملکا یسدده هذا حدیث حسن غریب وهو اصح من حدیث اسرائیل عن عبد الاعلی **حدثنا** نصر بن علی الجهضمی ثنا الفضیل بن سلیمان عن عمرو بن ابی عمرو عن سعید المقبری عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ولی القضاء او جعل قاضیا بین الناس فقد ذبح بغیر سکین هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه وقد روی ایضا من غیر هذا الوجه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم **باب** ما جاء فی القاضی یصیب ویخطی **حدثنا** حسین بن مهدی ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن سفیان الثوری عن یحیی بن سعید عن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا حکم الحاکم فاجتهد فاصاب فله اجران واذا حکم فاخطا فله اجر واحد وفی الباب عن عمرو بن العاص وعقبة بن عامر حدیث ابی هریرة حدیث حسن غریب من هذا الوجه لا نعرفه من حدیث سفیان الثوری عن یحیی بن سعید الا من حدیث عبد الرزاق عن معمر عن سفیان الثوری **باب** ما جاء فی القاضی کیف یقضی **حدثنا** هناد ثنا وکیع عن شعبة عن ابی عون عن الحارث بن عمرو عن رجال من اصحاب معاذ عن معاذ ان رسول الله صلی الله علیه وسلم بعث معاذا الی الیمن فقال کیف تقضی فقال اقضی بما فی کتاب الله قال فان لم یکن فی کتاب الله قال فبسنة رسول الله قال فان لم یکن فی سنة رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اجتهد رائی قال الحمد لله الذی وفق رسول رسول الله **حدثنا** محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر وعبد الرحمن بن مهدی قالا ثنا شعبة عن ابی عون عن الحارث بن عمرو ابن اخ للمغیرة بن شعبة عن اناس من اهل حمص عن معاذ عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه هذا حدیث لا نعرفه الا من هذا الوجه ولیس اسناده عندی بمتصل وابو عون الثقفی اسمه محمد بن عبید الله **باب** ما جاء فی الامام العادل

اور جو شخص کہ زبردستی کیا گیا قضا دینے پر اُترتا ہے اُس پر فرشتہ کہ مضبوط اور درست رکھتا ہے اُسکو گفتگو میں اور باعث ہوتا ہے اُسکو اوپر صواب کے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن حماد نے ابی عوانہ سے اُسنے عبد الاعلی ثعلبی سے اُسنے بلال بن مرداس فزاری سے اُسنے خیثمہ بصری سے اُسنے انس سے کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص چاہے قاضی ہونا اور اسکے لیے سفارشی لاوے تو سونپا جاتا ہے وہ طرف نفس اپنے کے اور جو شخص کہ زبردستی کیا جاوے قضا کے دینے پر تو اُتارتا ہے اُسپر اللہ فرشتہ کہ مضبوط رکھے اُسکو یہ حدیث حسن غریب ہے اور وہ زیادہ ترصحیح ہے حدیث اسرائیل سے اُسنے عبد الاعلی سے **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی جہضمی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے فضیل بن سلیمان نے عمرو ابی عمر سے اُسنے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص سردار کیا گیا قضا کا یا کیا گیا قاضی درمیان لوگوں کے تو تحقیق ذبح کیا گیا وہ بغیر چھری کے یہ حدیث حسن غریب ہے اس وجہ سے اور سوا اسکے اور کئی وجہ سے بھی ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلعم سے مروی ہے **باب** قاضی کبھی صواب پاتا ہے اور کبھی خطا کرتا ہے **حدیث** کی ہمسے حسین بن مہدی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے سفیان ثوری سے اُسنے یحیی بن سعید سے اُسنے ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جب قصد کرے حکم کا حاکم پس اجتہاد کرے اور صواب پاوے تو اُسکے لیے دُہرا ثواب ہے اور جبکہ حکم کرے اور خطا کرے تو اُسکے لیے ایک ثواب ہے اور اس باب میں عمرو بن عاص اور عقبہ بن عامر سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن غریب ہے اس وجہ سے نہیں پہچانتے ہم اُسکو حدیث سفیان سے اُسنے یحیی بن سعید سے مگر حدیث عبد الرزاق سے اُسنے معمر سے اُسنے سفیان ثوری سے **باب** قاضی کس طرح حکم کرے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے شعبہ سے اُسنے ابی عون سے اُسنے حارث بن عمرو سے اُسنے بعض اصحاب معاذ سے اُنھوں نے معاذ سے کہا کہ نبی صلعم نے بھیجا معاذ کو طرف یمن کے قاضی اور حاکم کرکے سو فرمایا کہ کس طرح حکم کریگا تو یعنی جب کہ پیش آوے تجکو کوئی مقدمہ کہا حکم کرونگا میں ساتھ اُس چیز کے کہ کتاب اللہ میں ہے سو فرمایا کہ اگر نہ پاوے تو صراحت کتاب اللہ میں کہا پس حکم کرونگا میں بموجب سنت رسول خدا کے فرمایا پس اگر نہ پاوے تو بیچ سنت رسول خدا کے کہا اجتہاد کرونگا میں اپنی عقل سے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تعریف ہے واسطے اُس خدا کے کہ توفیق دی قاصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر اور عبد الرحمن بن مہدی نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے ابی عون سے کہا اُسنے حارث بن عمرو بن اخ مغیرہ بن شعبہ سے اُسنے کئی ایک اہل حمص سے اُنھوں نے معاذ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے۔ نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر اسی وجہ سے اور اسناد اُسکی نزدیک میرے متصل نہیں۔ ابو عون ثقفی کا نام محمد بن عبید اللہ ہے **باب** انصاف کرنے والے حاکم اور امام کا بیان۔

حدثنا علی بن المنذر الکوفی ثنا محمد بن فضیل عن فضیل بن مرزوق عن عطیۃ عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احب الناس الی اللہ یوم القیمۃ وادناھم منہ مجلسا امام عادل وابغض الناس الی اللہ وابعدھم منہ مجلسا امام جائر وفی الباب عن ابن ابی اوفی حدیث ابی سعید حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ حدثنا عبد القدوس بن محمد ابو بکر العطار ثنا عمرو بن عاصم ثنا عمران القطان عن ابی اسحاق الشیبانی عن ابن ابی اوفی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ مع القاضی ما لم یجر فاذا جار تخلّی عنہ ولزمہ الشیطان ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث عمران القطان **باب** ماجاء فی القاضی لا یقضی بین الخصمین حتی یسمع کلامھما حدثنا ھنّاد ثنا حسین بن علی الجعفی عن زائدۃ عن سماک بن حرب عن حنش عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تقاضی الیک رجلان فلا تقض للاول حتی تسمع کلام الآخر فسوف تدری کیف تقضی قال علی فما زلت قاضیا بعد ھذا حدیث حسن **باب** ماجاء فی امام الرعیۃ حدثنا احمد بن منیع ثنا اسمعیل بن ابراھیم قال ثنی علی بن الحکم ثنی ابو الحسن قال قال عمرو بن مرۃ لمعاویۃ انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من امام یغلق بابہ دون ذوی الحاجۃ والخلۃ والمسکنۃ الا اغلق اللہ ابواب السماء دون خلتہ وحاجتہ ومسکنتہ فجعل معاویۃ رجلا علی حوائج الناس وفی الباب عن ابن عمر حدیث عمرو بن مرۃ حدیث غریب وقد روی ھذا الحدیث من غیر ھذا الوجہ وعمرو بن مرۃ الجھنی یکنی ابا مریم حدثنا علی بن حجر ثنا یحیی بن حمزۃ عن یزید بن ابی مریم عن القاسم بن المخیمرۃ عن ابی مریم صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو ھذا الحدیث بمعناہ **باب** ماجاء لا یقضی القاضی وھو غضبان حدثنا قتیبۃ ثنا ابو عوانۃ عن عبد الملک بن عمیر عن عبد الرحمن بن ابی بکرۃ

حدیث کی ہمسے علی بن منذر کوفی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے فضیل بن مرزوق سے اسنے عطیہ سے اسنے ابی سعید سے کہا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت پیارا لوگون مین طرف اللہ کے دن قیامت کے اور بہت قریب اُنکا اُس سے ازروے مجلس کے یعنی مرتبہ کے امام عادل ہے اور تحقیق بہت دشمن رکھا گیا لوگون مین طرف اللہ کے دن قیامت کے اور بہت دور اُنکا اللہ سے ازروے مرتبہ کے امام ظالم ہے اور اس باب مین ابن ابی اوفی سے بھی روایت ہے اور ابی سعید کی حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی وجہ سے **حدیث** کی ہمسے عبد القدوس بن محمد ابو بکر عطار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن عاصم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عمران قطان نے ابی اسحاق شیبانی سے اُسنے ابن ابی اوفی سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی ساتھ قاضی کے ہے جب تک کہ نہین ظلم کرتا ہے پس جب ظلم کرتا ہے تو الگ ہو جاتا ہے اُس سے اللہ تعالی اور ہمیشہ رہتا ہے ساتھ اُسکے شیطان یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث عمران قطان سے **باب** قاضی نہ حکم کرے درمیان دو جھگڑنے والون کے یہانتک کہ سنے کلام دونون کا **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حسین بن علی جعفی نے زائدہ سے اُسنے سماک بن حرب سے اُسنے حنش سے اُسنے علی سے کہا کہ فرمایا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کہ لاوین تیرے پاس جھگڑا دو شخص پس نہ حکم کر تو واسطے پہلے کے کہ وہ مدعی ہے یہانتک کہ سنے تو کلام دوسرے کا۔ پس قریب ہے کہ جانے گا تو کسطرح قضا کرے علی نے کہا سو ہمیشہ قضا کرتا تھا مین بعد اسکے یہ حدیث حسن ہے **باب** رعیت کا بیان **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے علی بن حکم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو الحسن نے کہا کہ کہا عمرو بن مرہ نے معاویہ سے کہ تحقیق مین نے سُنا ہے نبی صلعم سے فرماتے تھے کہ نہین کوئی امام اور حاکم کہ بند کرے دروازہ اپنا اوپر صاحب حاجت اور فقر اور محتاجی کے مگر کہ بند کریگا اللہ دروازے آسمان کے نزدیک محتاجی اور حاجت اور غربت اسکی کے پس مقرر کیا معاویہ نے ایک شخص کو کہ لوگونکی حاجت کو رفع کرے اور اس باب مین ابن عمر سے بھی روایت ہے اور عمرو بن مرہ کی حدیث غریب ہے اور تحقیق روایت کی گئی یہ حدیث غیر اس وجہ سے بھی اور عمرو بن مرہ جہنی کی کنیت ابا مریم ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن حمزہ نے یزید بن ابی مریم سے اُسنے قاسم بن مخیمرہ سے اُسنے ابی مریم نبی صلعم کے یار سے مثل اس حدیث کے اسی معنی مین **باب** نہ حکم کرے قاضی بیحالتیکہ غصہ مین ہو **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے

۱۵ اسواسطے کہ غضب مانع ہے اجتہاد اور فکر کا۔ اسی طرح بہت گرمی اور سردی اور بھوک اور پیاس اور بیماری مین بھی نہ حکم کرے اگر ان حالات مین حکم کریگا تو وہ جاری ہوگا ساتھ کراہت کے۱۲

قال کتب ابی الی عبید اللہ بن ابی بکرۃ وھو قاض ان لا تحکم بین اثنین وانت غضبان فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یحکم الحاکم بین اثنین وھو غضبان ھٰذا حدیث حسن صحیح وابوبکرۃ اسمہ نفیع **باب** ماجاء فی ھدایا الامراء **حدثنا** ابوکریب ثنا ابواسامۃ عن داؤد بن یزید الاودی عن المغیرۃ بن شبیل عن قیس بن ابی حازم عن معاذ بن جبل قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن فلما سرت ارسل فی اثری فرددت فقال اتدری لم بعثت الیک قال لا تصیبن شیئا بغیر اذنی فانہ غلول ومن یغلل یات بما غل یوم القیمۃ لھذا دعوتک امض لعملک وفی الباب عن عدی بن عمیرۃ وبریدۃ والمستورد بن شداد وابی حمید وابن عمر حدیث معاذ حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من ھٰذا الوجہ من حدیث ابی اسامۃ عن داود الاودی **باب** ماجاء فی الراشی والمرتشی فی الحکم **حدثنا** قتیبۃ ثنا ابوعوانۃ عن عمر بن ابی سلمۃ عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراشی والمرتشی فی الحکم وفی الباب عن عبد اللہ بن عمرو وعائشۃ وابن حدیدۃ وام سلمۃ حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن وقد روی ھٰذا الحدیث عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن عن عبد اللہ بن عمرو وروی عن ابی سلمۃ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا یصح وسمعت عبد اللہ بن عبد الرحمن یقول حدیث ابی سلمۃ عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم احسن شیء فی ھٰذا الباب واصح **حدثنا** ابوموسی محمد بن المثنی ثنا ابو عامر العقدی ثنا ابن ابی ذئب عن خالہ الحارث بن عبد الرحمن عن ابی سلمۃ عن عبد اللہ بن عمرو قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراشی والمرتشی ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی قبول الھدیۃ واجابۃ الدعوۃ **حدثنا** محمد بن عبد اللہ بن بزیع ثنا بشر بن المفضل ثنا سعید عن قتادۃ عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو اھدی الی کراع لقبلت ولو دعیت علیہ لاجبت وفی الباب عن علی وعائشۃ والمغیرۃ بن شعبۃ وسلمان ومعاویۃ بن حیدۃ وعبد الرحمن بن علقمۃ حدیث انس حدیث حسن صحیح

کہا کہ لکھا باپ میرے نے طرف عبید اللہ بن ابی بکرہ کے اور وہ قاضی تھا یہ کہ نہ حکم کر تو درمیان دو شخصوں کے اُس حالت میں کہ تو غضب میں ہو پس تحقیق میں نے سنا ہے نبی صلعم سے فرماتے تھے کہ نہ حکم کرے کوئی حکم کرنے والا درمیان دو شخصوں کے اس حالت میں کہ وہ غصہ میں ہو یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوبکرہ کا نام نفیع ہے **باب** حاکموں کے ہدیوں اور تحفوں کا بیان **حدیث** کی ہم سے ابوکریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ابواسامہ داؤد بن یزید اودی سے اُسنے مغیرہ بن شبیل سے اُسنے قیس بن ابی حازم سے اُسنے معاذ بن جبل سے کہا کہ بھیجا مجکو رسول اللہ صلعم نے طرف یمن کے سو جب گیا میں تھوڑی دور تو بھیجا کسی کو پیچھے میرے پس پھیر آگیا میں سو فرمایا کیا جانتا ہے تو کہ کسواسطے بھیجا میں نے طرف تیری آدمی پھر فرمایا اسلیے کہ کچھ نہ لے تو بغیر اذن میرے کے کہ وہ خیانت ہے اور جو شخص کہ خیانت کریگا لاویگا خیانت کی چیز دن کو قیامت کے دن پس جا اپنے کام پر اس باب میں عدی بن عمیرہ اور بریدہ اور مستورد بن شداد اور ابی حمید اور ابن عمر سے بھی روایت ہے اور معاذ کی حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی وجہ سے حدیث ابواسامہ سے اُسنے داؤد اودی سے **باب** رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے کا بیان **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ابوعوانہ نے عمر بن ابی سلمہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ لعنت کی نبی صلعم نے رشوت دینے والے کو اور رشوت لینے والے کو بیچ حکم کرنے کے اس باب میں عبد اللہ بن عمرو اور عائشہ اور ابن حدیدہ اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے اور ابوہریرہ کی حدیث حسن ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے اور روایت کی گئی ہے ابی سلمہ سے اسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلعم سے اور نہیں صحیح ہے اور سنا میں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن کو کہتا تھا کہ حدیث ابی سلمہ کی عبد اللہ بن عمرو سے اُسنے نبی صلعم سے بہت اچھی چیز ہے اور اس باب میں وہ زیادہ تر صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابوموسی محمد بن مثنی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر عقدی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی ذئب نے اپنے خالہ حارث بن عبد الرحمن سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے کہا کہ لعنت کی نبی صلعم نے رشوت دینے والیکو اور رشوت لینے والیکو یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** ہدیہ اور دعوت کے قبول کرنیکا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد اللہ بن بزیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن مفضل نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سعید نے قتادہ سے اُسنے انس بن مالک سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ اگر بکری کا پایا مجکو تحفہ دیا جاوے تو البتہ قبول کروں اور اگر میں دعوت میں بکری کے دست پاچہ کیطرف بلایا جاؤں تو البتہ قبول کرونگا اور اس باب میں علی اور عائشہ اور مغیرہ بن شعبہ اور سلمان اور معاویہ بن حیدہ اور عبد الرحمن بن علقمہ سے بھی روایت ہے اور انس کی حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ماجاء فی التشدید علی من یقضی لہ بشیء لیس لہ ان یأخذہ **حدثنا** هرون بن اسحٰق الهمدانی ثنا عبدة بن سلیمان عن هشام بن عروة عن ابیه عن زینب بنت ابی سلمة عن ام سلمة قالت قال رسول الله صلے الله علیه وسلم انکم تختصمون الی وانما انا بشر ولعل بعضکم ان یکون الحن بحجته من بعض فان قضیت لاحد منکم بشیء من حق اخیه فانما اقطع له قطعة من النار فلا یاخذ منه شیئا وفی الباب عن ابی هریرة وعائشة حدیث ام سلمة حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی ان البینة علی المدعی والیمین علی المدعی علیه **حدثنا** قتیبة ثنا ابوالاحوص عن سماك بن حرب عن علقمة بن وائل عن ابیه قال جاء رجل من حضرموت ورجل من کندة الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال الحضرمی یارسول الله ان هذا غلبنی علی ارض لی فقال الکندی هی ارضی فی یدی لیس له فیها حق فقال النبی صلے الله علیه وسلم للحضرمی الك بینة قال لا قال فلك یمینه قال یارسول الله ان الرجل فاجر لایبالی علی ماحلف علیه ولیس یتورع من شیء قال لیس لك منه الا ذلك قال فانطلق الرجل لیحلف له فقال رسول الله صلے الله علیه وسلم لما ادبر لئن حلف علی ماله لیاکله ظلما لیلقین الله وهو عنه معرض وفی الباب عن عمر وابن عباس وعبد الله بن عمرو والاشعث بن قیس حدیث وائل بن حجر حدیث حسن صحیح **حدثنا** علی بن حجر ثنا علی بن مسهر وغیره عن محمد بن عبید الله عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان النبی صلی الله علیه وسلم قال فی خطبته البینة علی المدعی والیمین علی المدعی علیه هذا حدیث فی اسناده مقال ومحمد بن عبید الله العرزمی یضعف فی الحدیث من قبل حفظه ضعفه ابن المبارك وغیره

باب اگر حکم کیا جاوے واسطے کسی شخص کے ساتھ حق غیر کے اور وہ اُسکو لے لے تو اُسکو کیا گناہ ہے **حدیث** کی ہمسے ہارون بن اسحاق ہمدانی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے زینب بنت ابی سلمہ سے اُسنے ام سلمہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ سوا اسکے نہین کہ مین آدمی ہون اور تحقیق تم جھگڑتے آتے ہو طرف میرے اور شاید کہ بعض تمہارا ہووے خوب تقریر کرنے والا اپنی دلیل اپنی کے بعض سے سو اگر حکم کرون مین واسطے کسی کے تمسے ساتھ کسی چیز کے حق بھائی اُسکے سے تو سوا اسکے نہین کہ حکم کرتا ہون واسطے اُسکے ایک ٹکڑا آگ سے سو نہ لیوے اُس سے کوئی چیز اور اس باب مین ابی ہریرہ اور عائشہ سے بھی روایت ہے۔ اور ام سلمہ کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** گواہ لانا مدعی پر ہے اور قسم مدعی علیہ پر **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابوالاحوص نے سماک بن حرب سے اُسنے علقمہ بن وائل سے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ آیا ایک شخص حضرموت سے (کہ نام ہے ایک شہر کا یمن سے) اور آیا ایک شخص کندی مین سے (کہ قبیلہ یمن سے ہے) طرف نبی صلعم کے یعنی جھگڑتے ہوے آئے سو حضرمی نے کہا کہ یا حضرت تحقیق اسنے غلبہ کیا مجھپر اوپر زمین میری کے یعنی جبر آ چھین لی ہے مجھسے اور کہا کندی نے کہ وہ زمین میری ہے اور بیچ ہاتھ میرے کے ہے نہین واسطے اُسکے اُس زمین مین کچھ حق سو نبی صلعم نے حضرمی سے فرمایا کہ کیا تیرے پاس گواہ ہین اُسنے کہا نہین فرمایا پس واسطے تیرے ہے قسم اُسکی یعنی مدعی علیہ کی حضرمی نے کہا یا حضرت یہ شخص فاجر گنہگار ہے نہین پروا کرتا اوپر اُس چیز کے کہ قسم کھاوے اُسپر یعنی سچ ہو یا جھوٹ ہو اور نہین پرہیز کرتا کسی چیز سے فرمایا نہین واسطے تیرے اُس سے مگر یہ یعنی قسم۔ پس چلا کندی تا کہ قسم کھاوے سو فرمایا نبی صلعم نے جب کہ پیٹھ پھیری اُسنے اگر قسم کھاویگا یہ اوپر مال اُسکے کے تا کہ کھاوے مال اُسکا ازراہ ظلم کے تو البتہ ملاقات کریگا اللہ تعالیٰ سے اس حال مین کہ وہ اُس سے بیزار ہو اور اس باب مین عمر اور ابن عباس اور عبداللہ بن عمرو اور اشعث بن قیس سے بھی روایت ہے اور وائل بن حجر کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مسہر وغیرہ نے محمد بن عبیداللہ سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ نبی صلعم نے فرمایا بیچ خطبے اپنے کے کہ گواہ اوپر مدعی کے ہین اور قسم اوپر مدعی علیہ کے۔ اس حدیث کی اسناد مین کلام ہے اور محمد بن عبیداللہ ضعیف کیا جاتا ہے حدیث مین اپنے حافظہ کی رو سے ضعیف کہا ہے اُسکو ابن مبارک وغیرہ نے

صـ٤١٥ ١ رشوت اُس مال کو کہتے ہین کہ دیا جاوے واسطے باطل کرنے حق کے اور ثابت کرنے باطل کے اور اگر واسطے ثابت کرنے حق کے اور دفع کرنے ظلم کے نفس اپنے سے دیوے تو اُسکا کچھ مضائقہ نہین ١٢ ع ٢ یہ اشارہ ہے اسطرف کہ مین غیب کا حال نہین جانتا بسبب ظاہر حکم کرتا ہون باطن کا حال مجھے معلوم نہین۔ پس اگر مین مدعی کی تقریر سے سمجھون کہ حق اُسکا اور درحقیقت وہ اُسکا حق نہو تو وہ اُسکو حلال نہ جانے بلکہ جانے کہ یہ ٹکڑا آگ کا ہے پس بچے اُس سے اس سے معلوم ہوا کہ قضا قاضی کی باطن مین نافذ نہین ہوتی ١٢

حدثنا محمد بن سہل بن عسکر البغدادی ثنا محمد بن یوسف ثنا نافع بن عمر الجمحی عن عبد اللہ بن ابی ملیکۃ عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی ان الیمین علی المدعی علیہ ہذا حدیث حسن صحیح والعمل علی ہذا عند اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم ان البینۃ علی المدعی والیمین علی المدعی علیہ

باب ماجاء فی الیمین مع الشاہد

حدثنا یعقوب بن ابراہیم الدورقی ثنا عبد العزیز بن محمد قال ثنی ربیعۃ بن ابی عبد الرحمن عن سہیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ہریرۃ قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالیمین مع الشاہد الواحد قال ربیعۃ واخبرنی ابن لسعد بن عبادۃ قال وجدنا فی کتاب سعد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالیمین مع الشاہد وفی الباب عن علی وجابر وابن عباس وسرق حدیث ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالیمین مع الشاہد حدیث حسن غریب **حدثنا** محمد بن بشار ومحمد بن ابان قالا ثنا عبد الوہاب الثقفی عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالیمین مع الشاہد **حدثنا** علی بن حجر ثنا اسمعیل بن جعفر ثنا جعفر بن محمد عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالیمین مع الشاہد الواحد قال وقضی بہا علی فیکم وہذا اصح وہکذا روی سفیان الثوری عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا وروی عبد العزیز بن ابی سلمۃ ویحیی بن سلیم ہذا الحدیث عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والعمل علی ہذا عند بعض اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم راوا ان الیمین مع الشاہد الواحد جائزۃ فی الحقوق والاموال وہو قول مالک بن انس والشافعی واحمد واسحق وقالوا لا یقضی بالیمین مع الشاہد الواحد الا فی الحقوق والاموال ولم یر بعض اہل العلم من اہل الکوفۃ وغیرہم ان یقضی بالیمین مع الشاہد الواحد

باب ماجاء فی العبد یکون بین رجلین فیعتق احدہما نصیبہ

حدثنا احمد بن منیع ثنا اسمعیل بن ابراہیم عن ایوب عن نافع عن ابن عمر

حدیث کی ہمسے محمد بن سہل بن عسکر بغدادی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یوسف نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے نافع بن عمر جمحی نے عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے اُسنے ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلعم نے فیصلہ کیا کہ قسم اوپر مدعی علیہ کے ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ گواہ اوپر مدعی کے ہے[1] اور قسم اوپر مدعی علیہ کے

باب گواہ کے ساتھ قسم کھانے کا بیان یعنی اگر مدعی کے پاس فقط ایک ہی گواہ ہو تو دوسرے گواہ کے بدلے اُس سے قسم لیجاوے[2] **حدیث** بیان کی ہمسے یعقوب بن ابراہیم دورقی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ حکم کیا نبی صلعم نے ساتھ قسم اور ایک گواہ کے کہا ربیعہ نے اور خبر دی مجکو سعد بن عبادہ کے ایک لڑکے نے کہا کہ پایا ہمنے بیچ کتاب سعد کے کہ تحقیق نبی صلعم نے حکم کیا ساتھ قسم کے اور ایک گواہ کے اور اس باب میں علی اور جابر اور ابن عباس اور سرق سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث کہ نبی صلعم نے حکم کیا ساتھ قسم کے اور ایک گواہ کے حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار اور محمد بن ابان نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب ثقفی نے جعفر بن محمد سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے جابر سے کہ تحقیق نبی صلعم نے حکم کیا ساتھ قسم کے اور ایک گواہ کے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن جعفر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن محمد نے اپنے باپ سے کہ نبی صلعم نے حکم کیا ساتھ قسم اور ایک گواہ کے کہا اور حکم کیا ساتھ اُسکے علی نے بیچ تمہارے اور یہ زیادہ صحیح ہے اور اسیطرح روایت کی سفیان ثوری نے جعفر بن محمد سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلعم سے مرسل اور روایت کی عبد العزیز بن ابی سلمہ اور یحییٰ بن سلیم نے یہ حدیث جعفر بن محمد سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے حضرت علی سے اُسنے نبی صلعم سے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ قسم ساتھ ایک گواہ کے جائز ہے حقوق اور مالوں میں اور یہی ہے قول مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہتے ہیں کہ نہ حکم کیا جاوے ساتھ قسم اور ایک گواہ کے مگر حقوق اور مالوں میں اور بعض اہل علم کوفہ وغیرہ سے کہتے ہیں کہ نہ حکم کیا جاوے ساتھ قسم اور ایک گواہ کے

باب اگر کوئی غلام دو شخصوں میں مشترک ہو اور ایک شخص اُنمیں سے اپنا حصہ آزاد کردے تو اُسکا کیا حکم ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے۔

---

[1] یعنی اول مدعی سے گواہ طلب کیے جاویں اور اگر اُسکے پاس گواہ نہوں تو مدعا علیہ سے قسم لیجاوے ۱۲ [2] یعنی اگر مدعی کے پاس فقط ایک ہی گواہ ہو تو دوسرے گواہ کے بدلے اُس سے قسم لیجاوے اور اُسپر فیصلہ کیا جاوے اور یہی ہے مذہب تینوں اماموں کا اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ جائز نہیں حکم کرنا ساتھ قسم اور ایک گواہ کے مگر یہ اختلاف فقط اموال میں ہے اور اگر دعوی ۱۲

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعتق نصیبا او قال شقیصا او قال شرکا لہ فی عبد فکان لہ من المال ما یبلغ ثمنہ بقیمۃ العدل فھو عتیق والا فقد عتق منہ ما عتق قال ایوب وربما قال نافع فی ھذا الحدیث یعنی فقد عتق منہ ما عتق حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح وقد رواہ سالم عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا بذلک الحسن بن علی الخلال ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن الزھری عن سالم عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعتق نصیبا لہ فی عبد فکان لہ من المال ما یبلغ ثمنہ فھو عتیق من مالہ ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا علی بن خشرم ثنا عیسی بن یونس عن سعید بن ابی عروبۃ عن قتادۃ عن النضر بن انس عن بشیر بن نھیک عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعتق نصیبا او قال شقیصا فی مملوک فخلاصہ فی مالہ ان کان لہ مال فان لم یکن لہ مال قوم قیمۃ عدل ثم یستسعی فی نصیب الذی لم یعتق غیر مشقوق علیہ وفی الباب عن عبد اللہ بن عمرو حدثنا محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید عن سعید بن ابی عروبۃ نحوہ وقال شقیصا ھذا حدیث حسن صحیح وھکذا روی ابان بن یزید عن قتادۃ مثل روایۃ سعید بن ابی عروبۃ وروی شعبۃ ھذا الحدیث عن قتادۃ ولم یذکر فیہ امر السعایۃ واختلف اھل العلم فی السعایۃ فرای بعض اھل العلم السعایۃ فی ھذا وھو قول سفیان الثوری واھل الکوفۃ وبہ یقول اسحق وقد قال بعض اھل العلم اذا کان العبد بین رجلین فاعتق احدھما نصیبہ فان کان لہ مال غرم نصیب اخیہ واعتق العبد من مالہ وان لم یکن لہ مال عتق من العبد ما عتق ولا یستسعی

اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جو شخص کہ آزاد کرے حصہ اپنا غلام مین اور ہو واسطے آزاد کرنے والے کے مال سے اسقدر کہ پہونچے ہو مول غلام کو یعنی اُسکی باقی قیمت کو ساتھ قیمت انصاف کے تو وہ غلام آزاد ہے اور اگر نہین مال پاس اُسکے تو تحقیق آزاد ہوا اُس سے جو کہ آزاد ہوا یعنی فقط آزاد کرنے والے کا حصہ آزاد ہوا باقی شریکون کے حصے مملوک ہین کہا ایوب نے اور بہت وقت کہا نافع نے بیچ اس حدیث کے یعنی پس آزاد ہوا اُس سے جو کچھ آزاد ہوا اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کیا اُسکو سالم نے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جو شخص کہ آزاد کرے حصہ اپنا غلام مین اور ہو واسطے اُسکے مال کہ پہونچتا ہو مول غلام کو تو وہ آزاد ہے مال اُسکے سے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے علی بن خشرم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عیسی بن یونس نے سعید بن ابی عروبہ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے نضر بن انس سے اُسنے بشیر بن نہیک سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص کہ آزاد کرے حصہ اپنا غلام مین تو خلاص اُسکا اُسکے مال مین ہے جبکہ ہو واسطے اُسکے مال اور اگر نہو مال تو قیمت انصاف کی لگائی جاوے یعنی بغیر کمی اور زیادتی کے۔ پھر محنت لیجاوے غلام سے بیچ حصہ اُس شخص کے کہ نہین آزاد کیا اُسنے یعنی اُس سے مزدوری کرالیجاوے تاکہ مملوک اپنے حصہ کی قیمت کما کر ادا کرے اس حال مین کہ نہ مشقت ڈالی جاوے اُسپر محنت کرنے مین اس باب مین عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے سعید بن ابی عروبہ سے مثل اسکے اور اُسنے نصیبا کی جگہ شقیصا کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسیطرح روایت کی ہے ابان بن یزید نے قتادہ سے مثل روایت سعید بن ابی عروبہ کے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث قتادہ سے اور نہین ذکر کیا اسمین حکم سعی کرانیکا۔ اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ سعی کرانے کے غلام سے سو بعض اہل علم کہتے ہین کہ اُس سے سعی کرائی جاوے اور یہی ہے قول ثوری اور اہل کوفہ کا۔ اور ساتھ اسی کے قائل ہے اسحاق اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ اگر ہو غلام درمیان دو شخصون کے اور آزاد کرے ایک اُنکا حصہ اپنا سو اگر ہو واسطے اُسکے مال تو ضامن ہوگا حصہ شریک اپنے کا اور آزاد ہوگا غلام مال سے اُسکے اور اگر نہو واسطے اُسکے مال تو آزاد ہوگا غلام سے جو کہ آزاد ہوا۔ اور نہ سعی کرایا جاوے

۱؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر آزاد کرنے والا غنی ہو تو شریک کا حصہ پھیر دے اور آزاد ہو جاوے گا غلام اُسپر اور اگر وہ مفلس ہو تو جسقدر آزاد ہوا آزاد ہے اور جو کچھ نہ آزاد ہوا غلام ہے اور آزادی اور بندگی کی تجزی ہوتی ہے۔ اور شریک کو اپنا حصہ آزاد کرنے مین تکلیف نہ دیجاوے اور نہ استسعا کیا جاوے غلام۔ یہ مذہب امام شافعی کا اور مذہب امام ابو حنیفہ کا اور جو کہ قائل ہین وہ ساتھ تجزی عتق کے یہ ہے کہ اگر معتق غنی ہو تو حصہ شریک کا پھیر دے یا استسعا کرے شریک غلام سے یا آزاد کرے غلام کو اور اگر مفلس ہو تو حصہ شریک کا نہین پھیرتا۔ لیکن شریک یا استسعا کرے غلام سے یا آزاد کرے ۱۲

وقالوا بھا یروی عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھذا قول اھل المدینۃ وبہ یقول مالک بن انس والشافعی واحمد واسحٰق **باب** ما جاء فی العمری **حدثنا** محمد بن المثنی ثنا ابن ابی عدی عن سعید عن قتادۃ عن الحسن عن سمرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العمری جائزۃ لاھلھا او میراث لاھلھا وفی الباب عن زید بن ثابت وجابر وابی ھریرۃ وعائشۃ وابن الزبیر ومعاویۃ **حدثنا** الانصاری ثنا معن ثنا مالک عن ابن شھاب عن ابی سلمۃ عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما رجل اُعمِرَ عمری لہ ولعقبہ فانھا للذی یعطاھا لا ترجع الی الذی اعطاھا لانہ اعطی عطاء وقعت فیہ المواریث ھذا حدیث حسن صحیح وھکذا روی معمر وغیر واحد عن الزھری مثل روایۃ مالک وروی بعضھم عن الزھری ولم یذکر فیہ ولعقبہ والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم قالوا اذا قال ھی لک حیاتک ولعقبک فانھا لمن اعمرھا لا ترجع الی الاول واذا لم یقل لعقبک فھی راجعۃ الی الاول اذا مات المعمر وھو قول مالک بن انس والشافعی وروی من غیر وجہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العمری جائزۃ لاھلھا والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم قالوا اذا مات المعمر فھی لورثتہ وان لم یجعل لعقبہ وھو قول سفیان الثوری واحمد واسحٰق **باب** ما جاء فی الرقبی **حدثنا** احمد بن منیع ثنا ہشیم عن داؤد بن ابی ھند عن ابی الزبیر عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العمری جائزۃ لاھلھا والرقبی جائزۃ لاھلھا ھذا حدیث حسن۔

اور قائل ہین وہ لوگ ساتھ اس حدیث کے کہ مروی ہے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ قول اہل مدینہ کا ہے اور ساتھ اسی کے قائل ہیں مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحٰق **باب** عمرے کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنے نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے سعید سے اُسنے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ عمری جائز ہی واسطے عمری والون کے یعنے جنکو بطور عمری کے دیا یا فرمایا عمری میراث ہوتا ہے واسطے اہل اسکے کے اور اس باب مین زید بن ثابت اور جابر اور ابی ہریرہ اور عائشہ اور ابن زبیر اور معاویہ سے بھی روایت ہی **حدیث** کی ہمسے انصاری نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ابن شہاب سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ کیا گیا عمری واسطے اُسکے اور واسطے وارثون اُسکے کے پس تحقیق وہ عمری واسطے اُس شخص کے ہی کہ دیا گیا عمری اُسکو یعنی اُسکی ملک ہو جاتا ہے نہین پھرتا طرف دینے والے کے یعنی مالک کے اسواسطے کہ اُسنے دیا دینا کہ واقع ہوئی ہے اُسمین میراث یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسیطرح روایت کی معمر وغیرہ نے زہری سے مثل روایت مالک کے اور روایت کی بعض نے زہری سے اور نہین ذکر کیا اُسمین وارثون کو اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہین کہ جب کہے کوئی شخص کسی کو کہ مثلاً یہ مکان مین نے تجکو تیری عمر تک دیا اور جب تو مرے تو تیرے وارثون کے لیے ہے تو پس تحقیق وہ عمری واسطے اُس شخص کے ہے کہ دیا گیا عمری نہین پھرتا طرف پہلے کے یعنی دینے والے کے اور اگر وارثون کے لیے نہ کہے تو وہ پھرنے والا ہے طرف دینے والے کے جبکہ مر جاوے وہ شخص کہ عمری دیا گیا۔ اور یہی ہے قول مالک بن انس اور شافعی کا۔ اور کئی وجہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی کہ فرمایا آپنے کہ عمری جائز ہی واسطے اہل اُسکے کے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہین کہ جب مر جاوے وہ شخص کہ دیا گیا عمری تو وہ واسطے وارثون اُسکے کے ہی اگرچہ دینے والے نے اُسکے وارثون کے واسطے نہ کیا ہو اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور احمد اور اسحٰق کا **باب** رقبی کا بیان **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے داؤد بن ابی ہند سے اُسنے ابی زبیر سے اُسنے جابر سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ عمری جائز ہے واسطے اہل اُسکے کے یعنی جنکو عمر تک دیا گیا۔ اور رقبی جائز ہے واسطے اہل اُسکے کے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۵ عمری اُسکو کہتے ہین کہ ایک شخص مثلاً مکان اپنا کسیکو دے اسطرح کہ یہ مکان مین نے تجکو تیری عمر تک دیا یہ جائز ہے اور جب تک کہ وہ شخص زندہ ہے یہ اُس سے نہین لے سکتا اور اسمین اختلاف ہی کہ بعد اُسکے اُسکے وارثون کو ملتا ہے یا نہین سو یہ کہنا تین طرح پر ہے اول یہ کہ مالک کہے کہ یہ مکان مین نے تجکو دیا جب تک کہ تو زندہ ہی اور بعد موت تیرے کے تیرے وارثون کا ہوگا تو اسمین سب علما کا اتفاق ہے کہ یہ ہبہ اور مکان مالک کی ملک سے نکل جاتا ہی اور جسکو دیا اُسکی ملک مین آجاتا ہے اور بعد اُسکے اُسکے مالک وارث ہوتے ہین اور وارث نہون تو بیت المال مین داخل ہو۔ اور دوسرے یہ کہ کہے یہ مکان مین نے تجکو تیری زندگی تک دیا جمہور کے نزدیک اسکا حکم بھی حکم اول کا سا ہے اور یہی قول ابو حنیفہ اور شافعی کا۔ اور بعضے کہتے ہین کہ اس صورت مین بعد اُسکے اُسکے وارثون کو نہین پہونچتا بلکہ مالک کی طرف پھر جاتا ہے اور تیسرے یہ کہ کہے کہ یہ تیرے لیے ہے تیری مدت عمر تک اور اگر تو مرے تو میرے اور میرے وارثون کی ملک مین ہو۔ صحیح یہ ہے کہ یہ بھی حکم اول کا رکھتا ہے اور صحیح قول امام شافعی کا بھی یہی ہے اور یہ شرط فاسد ہی

وقد رواہ بعضہم عن ابی الزبیر عن جابر موقوفا والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم ان الرقبی جائزۃ مثل العمرٰی وھو قول احمد واسحٰق وفرق بعض اھل العلم من اھل الکوفۃ وغیرھم بین العمرٰی والرقبی فاجازوا العمرٰی ولم یجیزوا الرقبی وتفسیر الرقبی ان یقول ھذا الشیٔ لک ما عشت فان مت قبلی فھی راجعۃ الیّ وقال احمد واسحٰق الرقبی مثل العمرٰی وھی لمن اعطیھا ولا ترجع الی الاول **باب ماذکر** عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلح بین الناس **حدثنا** الحسن بن علی الخلال ثنا ابو عامر العقدی ثنا کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف المزنی عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصلح جائز بین المسلمین الا صلحا حرم حلالا او احل حراما والمسلمون علی شروطھم الا شرطا حرم حلالا او احل حراما ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی الرجل یضع علی حائط جارہ خشبا **حدثنا** سعید بن عبد الرحمٰن ثنا سفیان بن عیینۃ عن الزھری عن الاعرج عن ابی ھریرۃ قال سمعتہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استاذن احدکم جارہ ان یغرز خشبۃ فی جدارہ فلا یمنعہ فلما حدث ابو ھریرۃ طأطؤا رؤسھم فقال مالی اراکم عنھا معرضین واللہ لارمین بھا بین اکتافکم وفی الباب عن ابن عباس ومجمع بن جاریۃ حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم وبہ یقول الشافعی وروی عن بعض اھل العلم منھم مالک بن انس قالوا لہ ان یمنع جارہ ان یضع خشبۃ فی جدارہ والقول الاول اصح **باب** ماجاء ان الیمین علی ما یصدقہ صاحبہ **حدثنا** قتیبۃ واحمد بن منیع المعنی واحد قالا ثنا ھشیم عن عبد اللہ بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور تحقیق روایت کیا ہے اسکو بعض نے ابی زبیر سے اُسنے جابر سے موقوف اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ رقبی جائز ہے مثل عمرےٰ کے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا۔ اور فرق کیا ہے بعض اہل علم نے اہل کوفہ وغیرہ سے درمیان عمرٰی اور رقبی کے سو جائز رکھا اُنھوں نے عمرٰی کو اور نہین جائز رکھا رقبی کو اور تفسیر رقبی کی یہ ہے کہ کہے ایک شخص کسیکو کہ یہ چیز واسطے تیرے ہے جبتک کہ زندہ رہے تو اور اگر تو مرے پہلے میرے تو وہ پھرنے والی ہے طرف میری اور کہا احمد اور اسحق نے کہ رقبی مانند عمرے کے ہے۔ پس وہ واسطے اُس شخص کے ہے کہ دیا گیا رقبی نہین پھرتا طرف پہلے کے **باب** لوگون کے درمیان صلح کرنے کا بیان حضرت سے جو منقول ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُنے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر عقدی نے اُسنے کہا حدیث کی کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف مزنی نے اپنے باپ سے اُسنے روایت کی اپنے دادا سے کہا نبی صلعم نے فرمایا کہ صلح کرنی جائز ہے مسلمانون مین مگر وہ صلح کہ حرام کرے حلال کو یا حلال کرے حرام کو۔ اور مسلمان اوپر شرطون اپنی کے ہین مگر وہ شرط کہ حرام کرے حلال کو اور حلال کرے حرام کو یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اپنے ہمسایہ کی دیوار مین لکڑی گاڑنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبد الرحمن نے اُنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا سُنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ جب اجازت مانگے ایک تمھارا اپنے ہمسایہ سے یہ کہ گاڑے لکڑی بیچ دیوار اُسکی کے تو نہ منع کرے اُسکو سو جب حدیث کی ابو ہریرہ نے تو حاضرین نے سر کو جھکا لیا سو ابو ہریرہ نے کہا کہ کیا ہے مجکو کہ دیکھتا ہون مین تمکو منھ پھیرنے والے اُس سے قسم ہے اللہ کی البتہ گاڑون گا مین اُسکو درمیان مونڈھون تمھارے کے اور اس باب مین ابن عباس اور مجمع بن جاریہ سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسیپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور ساتھ اسکے قائل ہین امام شافعی اور روایت کی گئی ہے بعض اہل علم سے اُنھین مین سے ہین مالک بن انس کہتے ہین کہ جائز ہے کہ منع کرے اپنے ہمسایہ کو اس سے کہ گاڑے لکڑی بیچ دیوار اپنی کے اور پہلا قول زیادہ تر صحیح ہے **باب** تحقیق قسم واقع ہوتی ہے اُس چیز پر کہ سچا جانے تجکو صاحب تیرا **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور احمد بن منیع نے معنی ایک ہی ہے اُن دونون نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے عبد اللہ بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

۲ اور امام احمد کے نزدیک عمرٰی اسطرح کا فاسد ہے اور امام مالک نے کہا کہ عمرٰی سب صورتون مین مالک کرنا منافع کا ہے ۱۲ ع ۔ رقبی یہ ہے کہ کہے کوئی شخص کسی کو کہ مین تجکو مکان دیتا ہون بایں شرط کہ اگر مین مرون پہلے تجھسے تو یہ مکان تیرے پاس رہے اور اگر تو مجھسے پہلے مرے تو پھر آوے میری طرف اور یہ رقبی امام ابو حنیفہ کے نزدیک صحیح نہین اور ابو یوسف کے نزدیک صحیح ہے اور یہی ہے قول امام شافعی اور مالک کا ۱۲ ع ۔ یعنی جس صورت مین کہ ضرر نہ کرے گاڑنا لکڑی کا تو منع نہ کرے یہ امر وجوب کے لیے ہے نزدیک امام احمد اور محدثین کے اور استحباب کے لیے ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور شافعی کے۔ لیکن وجوب کے جو قائل ہوئے اُنکی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہ کا یہ قول کہ کیون اس سے روگردانی کرتے ہو اور البتہ گاڑونگا درمیان مونڈھون تمھارے کے۔ صریح دلیل ہے کہ اگر وجوب پر نہ ہوتا تو یہ سختی ابو ہریرہ نہ کرتے ۱۲

الیمین علی ما یصدقک بہ صاحبک ھذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من حدیث ھشیم عن عبداللہ بن ابی صالح وعبداللہ ھو اخو سھیل بن ابی صالح والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم وبہ یقول احمد واسحق وروی عن ابراھیم النخعی انہ قال اذا کان المستحلف ظالما فالنیۃ نیۃ الحالف وان کان المستحلف مظلوما فالنیۃ نیۃ الذی استحلف **باب** ماجاء فی الطریق اذا اختلف فیہ کم یجعل **حدثنا** ابو کریب ثنا وکیع عن المثنی بن سعید الضبعی عن قتادۃ عن بشیر بن نھیک عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلوا الطریق سبعۃ اذرع **حدثنا** محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید ثنا المثنی بن سعید عن قتادۃ عن بشیر بن کعب العدوی عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تشاجرتم فی الطریق فاجعلوہ سبعۃ اذرع وھذا اصح من حدیث وکیع وفی الباب عن ابن عباس حدیث بشیر بن کعب عن ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح وروی بعضھم عن قتادۃ عن بشیر بن نھیک عن ابی ھریرۃ وھو غیر محفوظ **باب** ماجاء فی تخییر الغلام بین ابویہ اذا افترقا **حدثنا** نصر بن علی ثنا سفیان عن زیاد بن سعد عن ھلال بن ابی میمونۃ التغلبی عن ابی میمونۃ عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خیر غلاما بین ابیہ وامہ وفی الباب عن عبداللہ بن عمرو وجد عبدالحمید بن جعفر حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح وابو میمونۃ اسمہ سلیم والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم قالوا یخیر الغلام بین ابویہ اذا وقعت بینھما المنازعۃ فی الولد وھو قول احمد واسحق وقالا ما کان الولد صغیرا فالام احق فاذا بلغ الغلام سبع سنین خیر بین ابویہ وھلال بن ابی میمونۃ ھو ھلال بن اسامۃ وھو مدنی وقد روی عنہ یحیی بن ابی کثیر ومالک بن انس وفلیح بن سلیمان

کہ قسم واقع ہوتی ہے اُس چیز پر کہ سچا جانے[1] تجھکو ساتھی تیرا یعنی قسم دینے والا یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث ہشیم سے اُسنے عبداللہ بن ابی صالح سے اور عبداللہ بھائی سہیل بن ابی صالح کا ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور ساتھ اسی کے قائل ہیں احمد اور اسحاق۔ اور ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ کہا اُسنے کہ جب قسم دینے والا ظالم ہو تو نیت معتبر قسم کھانے والے کی ہے اور اگر قسم دینے والا مظلوم ہو تو نیت معتبر اُسی کی ہے کہ قسم دی اُسنے **باب** جب راہ میں اختلاف پڑے تو کتنی گز چھوڑی جاوے حدیث کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے مثنی بن سعید ضبعی سے اُسنے قتادہ سے اُسنے بشیر بن نہیک سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ چھوڑو تم راہ کو سات ہاتھ حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو مثنی بن سعید نے قتادہ سے اُسنے بشیر بن کعب سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جب جھگڑا کرو تم بیچ راہ کے تو ٹھہراؤ اُسکو سات ہاتھ یعنی سات ہاتھ چوڑی راہ چھوڑو اور یہ زیادہ صحیح ہے وکیع کی حدیث سے اور اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے اور بشیر بن کعب کی حدیث ابی ہریرہ سے حسن صحیح ہے اور روایت کی بعض نے قتادہ سے اُسنے بشیر بن نہیک سے اُسنے ابی ہریرہ سے اور وہ محفوظ نہیں **باب** جب ماں باپ جدا ہوں تو لڑکے کو اختیار ہے یعنی چاہے جسکے پاس رہے حدیث کی ہمسے نصر بن علی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زیاد بن سعد سے اُسنے ہلال بن ابی میمونہ تغلبی سے اُسنے ابی میمونہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے اختیار دیا ایک لڑکے کو درمیان اُسکے باپ اور ماں کے اور اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور جد عبدالحمید بن جعفر سے بھی روایت ہے اور ابو ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابو میمونہ کا نام سلیم ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے حضرت کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ اختیار دیا جاوے لڑکا درمیان ماں باپ اپنے کے جبکہ واقع ہو درمیان اُنکے جھگڑا بیچ لڑکے کے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا۔ اور کہتے ہیں کہ جب تک لڑکا چھوٹا ہو پس ماں زیادہ تر لائق ہے ساتھ اُسکے اور جبکہ پہونچے لڑکا سات برس کو تو اختیار دیا جاوے درمیان ماں باپ اپنے کے اور ہلال بن ابی میمونہ وہ ہلال بن اُسامہ مدنی ہے روایت کی اُس سے یحیی بن ابی کثیر اور مالک بن انس اور فلیح بن سلیمان نے

---

[1] یعنی معتبر بیچ ہونے قسم کے نیت قسم دینے والے کی ہے اور جو ارادہ رکھے وہ نہ نیت قسم کھانے والے کی اور توریہ اور تاویل اُسکی اور یہ اس صورت میں ہے کہ توریہ اُسکا حق باطل ہوتا ہو ورنہ توریہ کرنا درست ہے جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیوی کو بہن کہا تھا تاکہ ظالم کے ہاتھ سے اُسکو خلاص کریں ۱۲ ع مثال اسکی یہ ہے

باب ماجاء ان الوالد يأخذ من مال ولده **حدثنا** احمد بن منيع ثنا يحيى بن زكريا ابن ابي زائدة ثنا الاعمش عن عمارة بن عمير عن عمته عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اطيب ما اكلتم من كسبكم وان اولادكم من كسبكم وفي الباب عن جابر وعبد الله بن عمرو وهذا حديث حسن وقد روى بعضهم هذا عن عمارة بن عمير عن امه عن عائشة واكثرهم قالوا عن عمته عن عائشة والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم قالوا ان يد الوالد مبسوطة في مال ولده يأخذ ما شاء وقال بعضهم لا يأخذ من ماله الا عند الحاجة اليه **باب** ماجاء فيمن يكسر له الشيء ما يحكم له من مال الكاسر **حدثنا** محمود بن غيلان ثنا ابو داود الحفري عن سفيان عن حميد عن انس قال اهدت بعض ازواج النبي صلى الله عليه وسلم الى النبي صلى الله عليه وسلم طعاما في قصعة فضربت عائشة القصعة بيدها فالقت ما فيها فقال النبي صلى الله عليه وسلم طعام بطعام واناء باناء هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** علي بن حجر ثنا سويد بن عبد العزيز عن حميد عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم استعار قصعة فضاعت فضمنها لهم وهذا حديث غير محفوظ وانما اراد عندي سويد الحديث الذي رواه الثوري وحديث الثوري اصح **باب** ماجاء في حد بلوغ الرجل والمرأة **حدثنا** محمد بن وزير الواسطي ثنا اسحق بن يونس الازرق عن سفيان عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال عرضت على رسول الله صلى الله عليه وسلم في جيش وانا ابن اربع عشرة فلم يقبلني فعرضت عليه من قابل في جيش وانا ابن خمس عشرة فقبلني قال نافع فحدثت بهذا الحديث عمر بن عبد العزيز فقال هذا حد ما بين الصغير والكبير ثم كتب ان يفرض لمن بلغ الخمس عشرة **حدثنا** ابن ابي عمر ثنا سفيان بن عيينة عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه ولم يذكر فيه عن عمر بن عبد العزيز كتب ان هذا حد ما بين الصغير والكبير وذكر ابن عيينة في حديثه قال حدثت به عمر بن عبد العزيز

باب باپ کو اپنے لڑکے کے مال سے خرچ کرنا درست ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن زکریا بن ابی زائدہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اعمش نے عمارہ بن عمیر سے اُسنے اپنی پھپھی سے اُسنے عائشہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ تحقیق بہت پاک وہ کھانا ہے جو کھاؤ اپنی کمائی سے - اور تحقیق اولاد تمھاری تمھاری کمائی سے ہے اور اس باب مین جابر اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے - یہ حدیث حسن ہے اور تحقیق روایت کی یہ حدیث بعض نے عمارہ بن عمیر سے اُسنے اپنی ماں سے اُسنے عائشہ سے اور اکثر روایت کرتے ہین پھپھی اُسکی سے اُسنے عائشہ سے اور عمل اسیپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ ہاتھ باپ کا فراخ ہے بیچ مال اولاد اپنی کے لے اسمین سے جو چاہے - اور بعض کہتے ہین کہ نہ لے اُسکے مال سے مگر وقت حاجت کے **باب** اگر کوئی شخص کسیکی چیز توڑ ڈالے تو اُسکے واسطے توڑنے والے کے مال سے کس چیز کا حکم کیا جاوے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو داود حفری نے سفیان سے اُسنے حمید سے اُسنے انس سے کہا کہ حضرت کی بعض بیوی نے آپکے پاس ہدیۃً کھانا بھیجا سو عائشہ نے پیالہ کو ہاتھ سے گرا دیا تو اُسمین جو کھانا تھا ہاتھ سے گر گیا سو حضرت نے فرمایا کہ کھانا بدلے کھانے کے اور پیالہ بدلے پیالہ کے ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سوید بن عبد العزیز نے حمید سے اُسنے انس سے کہ نبی صلعم نے لیا عاریۃً ایک پیالہ پس ٹوٹ گیا وہ پس تاوان دی آپنے صاحب پیالہ کو - یہ حدیث محفوظ نہین اور سوا اسکے نہین کہ ارادہ کیا سوید نے وہ حدیث کہ روایت کی ثوری نے اور ثوری کی حدیث زیادہ تر صحیح ہے **باب** مرد اور عورت کے بالغ ہونیکی حد کہانتک ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن وزیر واسطی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسحق بن یوسف ازرق نے سفیان سے اُسنے عبیداللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ پیش کیا گیا مین آگے رسول اللہ صلعم کے ایک لشکر مین یعنی جہاد مین جانے کے لیے جبکہ مین چودہ برس کا تھا - سو نہ قبول کیا آپنے مجھکو یعنی جہاد مین جانے کی اجازت نہ دی پھر پیش کیا گیا مین آپ کے آگے جبکہ مین پندرہ برس کا ہوا پس قبول کیا مجھکو نافع نے کہا سو مین نے یہ حدیث عمر بن عبد العزیز سے بیان کی سو اُسنے کہا کہ یہ حد ہے درمیان چھوٹے اور بڑے کے پھر لکھا اُسنے یہ کہ پندرہ برس کے لڑکے کا حصہ مقرر کیا جاوے (غنیمت مین) **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عبداللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلعم سے مثل اسکی اور نہین ذکر کیا اسمین کہ عمر بن عبد العزیز نے لکھا کہ یہ حد ہے درمیان چھوٹے اور بڑے کے اور ابن عیینہ نے اپنی حدیث مین کہا کہ بیان کی مین نے یہ حدیث پاس عمر بن عبد العزیز کے

فقال هٰذا احد ما بين الذرية والمقاتلة هٰذا حديث حسن صحيح والعمل على هٰذا عند اهل العلم وبه يقول الثوري وابن المبارك والشافعي واحمد واسحٰق يرون ان الغلام اذا استكمل خمس عشرة فحكمه حكم الرجال وان احتلم قبل خمس عشرة فحكمه حكم الرجال وقال احمد واسحٰق للبلوغ ثلث منازل بلوغ خمس عشرة او الاحتلام فان لم يعرف سنه ولا احتلامه فالانبات يعني العانة **باب** ماجاء في من تزوج امرأة ابيه **حدثنا** ابو سعيد الاشج ثنا حفص بن غياث عن اشعث عن عدي بن ثابت عن البراء قال مر بي خالي ابو بردة بن نيار ومعه لواء فقلت اين تريد فقال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم الى رجل تزوج امرأة ابيه ان اٰتيه براسه وفي الباب عن قرة حديث البراء حديث حسن غريب وقد روى محمد بن اسحٰق هٰذا الحديث عن عدي بن ثابت عن عبد الله بن يزيد عن البراء وقد روى هٰذا الحديث عن اشعث عن عدي عن يزيد بن البراء عن ابيه وروي عن اشعث عن عدي عن يزيد بن البراء عن خاله عن النبي صلى الله عليه وسلم **باب** ماجاء في الرجلين ان يكون احدهما اسفل من الاٰخر في الماء **حدثنا** قتيبة ثنا الليث عن ابن شهاب عن عروة انه حدثه ان عبد الله بن الزبير حدثه ان رجلا من الانصار خاصم الزبير عند رسول الله صلى الله عليه وسلم في شراج الحرة التي يسقون بها النخل فقال الانصاري سرح الماء يمر فابى عليه فاختصموا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم للزبير اسق يا زبير ثم ارسل الماء الى جارك فغضب الانصاري فقال ان كان ابن عمتك فتلون وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال يا زبير اسق ثم احبس الماء حتى يرجع الى الجدر فقال الزبير والله اني لاحسب نزلت هٰذه الاٰية في ذٰلك فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا في انفسهم حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما الاٰية هٰذا حديث حسن صحيح

سو کہا اُسنے کہ یہ حد ہے درمیان لڑنے والوں کے لڑکوں کی یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسیپر ہے نزدیک اہل علم کے اور ساتھ اسی کے قائل ہین ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہتے ہین کہ لڑکا جب پورا پندرہ برس کا ہو جاوے تو حکم اُسکا حکم مردونکا ہے اور اگر احتلام ہووے پہلے پندرہ برس سے تو حکم اُسکا حکم مردونکا ہے اور کہا احمد اور اسحاق نے کہ واسطے بلوغت کے تین علامتین ہین ایک پندرہ برس کو پہونچنا دوسرا احتلام ہونا اور اگر نہ پہچانا جاوے سن اُسکا اور نہ احتلام اُسکا تو نشانی اُسکی زیر ناف کا بال جمنا ہے **باب** جو شخص اپنے باپ کی عورت سے نکاح کرے تو اُسکا کیا حکم ہے حدیث کی ہمسے ابو سعید اشج نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے اشعث سے اسنے عدی بن ثابت سے اُسنے براء سے کہا کہ گذرا ساتھ میرے ماموں میرا ابو بردہ بن نیار اور ساتھ اسکے نشان تھا سو مین نے کہا کہ کہاں کا ارادہ رکھتے ہو سو کہا اُسنے کہ بھیجا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف ایک مرد کے کہ نکاح کیا اُسنے اپنے باپ کی عورت سے یہ کہ لاؤن مین آپ سر اُسکا اور اس باب مین قرہ سے بھی روایت ہے اور براء کی حدیث حسن غریب ہے اور تحقیق روایت کی محمد بن اسحاق نے یہ حدیث عدی بن ثابت سے اُسنے عبد اللہ بن یزید سے اسنے براء سے اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث اشعث سے اُسنے عدی سے اُسنے یزید بن براء سے اُسنے اپنے باپ سے اور روایت کی گئی ہے اشعث سے اُسنے عدی سے اُسنے یزید بن براء سے اُسنے اپنے خالو سے اُسنے نبی صلعم سے **باب** اگر دو آدمی ہون اور ایک اُنکا دوسرے سے نیچے ہو پانی مین تو اُسکا کیا حکم ہے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے اُسنے عروہ سے کہ عبد اللہ بن زبیر نے حدیث کی اُسکو کہ ایک شخص نے انصار مین سے جھگڑا کیا زبیر سے نزدیک رسول صلعم کے بیچ نالیون زمین سنگستانی کے کہ پانی دیتے ہین ساتھ اُسکے کھجورونکو سو انصاری نے کہا کہ چھوڑ دے پانی کو گذرے طرف زراعت کے سو انکار کیا زبیر نے اوپر اُسکے پس جھگڑا کیا ان دونون نے پاس نبی صلعم کے زبیر سے فرمایا پانی دے اے زبیر یعنی اپنی زراعت کو پھر چھوڑ دے پانی طرف ہمسایہ اپنے کے یعنی طرف زراعت اُسکی کے سو غصے ہوا انصاری اور کہا کہ یہ حکم اسواسطے کرتے ہو کہ ابن زبیر تمھاری پھپھی کے بیٹے ہین یعنی قرابت کی وجہ سے آپنے اُسکی رعایت کی سو متغیر ہوا چہرہ نبی صلعم کا پھر فرمایا پانی دے اے زبیر پھر روک رکھ پانی کو یعنی اُسکی زراعت مین پانی مت چھوڑ یہانتک کہ پہونچے منڈیر تک یعنی پہونچے پانی تمام زمین مین سو زبیر نے کہا قسم خدا کی تحقیق مین البتہ گمان کرتا ہون کہ اتری یہ آیت بیچ اس معاملہ کے پس قسم ہے رب تیرے کی کہ نہ ایمان لاوینگے وہ یہانتک کہ حاکم ٹھہراوین تجکو بیچ اُسکے کہ جھگڑا پڑا وین بیچ دلون اپنے کے کچھ حرج اُس سے کہ حکم کرے تو اور مان لے ماننا یہ حدیث حسن صحیح ہے

ع۵ اپنے باپ کی عورت سے مراد سوتیلی ماں ہے کہ وہ بھی مثل ماں کے حرام ہے۔ اسلیئے آپ نے ایسے شخص کی یہ سزا مقرر کی ۱۲

وروی شعیب بن ابی حمزة عن الزھری عن عروة بن الزبیر عن الزبیر ولم یذکر فیه عن عبداللہ بن الزبیر ورواہ عبداللہ بن وھب عن اللیث ویونس عن الزھری عن عروة عن عبداللہ بن الزبیر نحو الحدیث الاول **باب** ماجاء فی من یعتق ممالیکه عند موته ولیس له مال غیرھم **حدثنا** قتیبة ثنا حماد بن زید عن ایوب عن ابی قلابة عن ابی المھلب عن عمران بن حصین ان رجلا من الانصار اعتق ستة اعبد له عند موته ولم یکن له مال غیرھم فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال له قولا شدیدا قال ثم دعاھم فجزاھم ثم اقرع بینھم فاعتق اثنین وارق اربعة وفی الباب عن ابی ھریرة حدیث عمران بن حصین حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن عمران بن حصین والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم وھو قول مالک بن انس والشافعی واحمد واسحق یرون القرعة فی ھذا وفی غیرہ واما بعض اھل العلم من اھل الکوفة وغیرھم فلم یروا القرعة وقالوا یعتق من کل عبد الثلث ویستسعی فی ثلثی قیمته وابو المھلب اسمه عبدالرحمن بن عمرو ویقال معاویة بن عمرو **باب** ماجاء فی من ملک ذا محرم **حدثنا** عبداللہ بن معاویة الجمحی ثنا حماد بن سلمة عن قتادة عن الحسن عن سمرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال من ملک ذا رحم محرم فھو حر ھذا حدیث لا نعرفه مسندا الا من حدیث حماد بن سلمة وقد روی بعضھم ھذا الحدیث عن قتادة عن الحسن عن عمر شیئا من ھذا **حدثنا** عقبة بن مکرم العمی البصری وغیر واحد قالوا ثنا محمد بن بکر البرسانی عن حماد بن سلمة عن قتادة وعاصم الاحول عن الحسن عن سمرة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال من ملک ذا رحم محرم فھو حر ولا نعلم احدا ذکر فی ھذا الحدیث عاصم الاحول عن حماد بن سلمة غیر محمد بن بکر والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم

اور روایت کی شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے اُسنے عروہ بن زبیر سے اُسنے زبیر سے اور نہین ذکر کیا اُسمین واسطہ عبداللہ بن زبیر کا اور روایت کیا اُسکو عبداللہ بن وہب نے لیث اور یونس سے اُنھون نے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عبداللہ بن زبیر سے مانند حدیث پہلی کی **باب** اگر کوئی شخص آزاد کرے غلام وقت مرنے اپنے باپ کے اور نہو واسطے اُسکے کچھ مال سوا اُسکے تو اُسکا کیا حکم ہے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ابی مہلب سے اُسنے عمران بن حصین سے کہ تحقیق ایک مرد انصاری نے آزاد کیے چھ غلام وقت مرنے اپنے کے نہ تھا واسطے اُسکے مال سوا اُن غلامون کے سو پہونچی یہ خبر نبی صلعم کو پس کہی آپنے واسطے اُسکے سخت بات پھر بلایا اُن غلامونکو اور اُنکے تین حصہ کیے پھر قرعہ ڈالا درمیان اُنکے پس آزاد کیے دو اور رکھے چار۔ اور اس باب مین ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور عمران بن حصین کی حدیث حسن صحیح ہے کئی وجہ پر عمران سے مروی ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی ہے قول مالک اور شافعی اور احمد اسحاق کا کہتے ہین کہ قرعہ ڈالا جاوے بیچ اسکے اور بیچ غیر اسکے کے اور بعض اہل علم کوفہ وغیرہ سے کہتے ہین کہ قرعہ نہ ڈالا جاوے۔ اور کہتے ہین کہ آزاد ہوتا ہے ہر غلام سے تیسرا حصہ اور سعی کرایا جاوے غلام بیچ دو ثلث قیمت اپنی کے ابو المہلب کا نام عبدالرحمن بن عمرو ہے اور بعض نے معاویہ بن عمرو کہا ہے **باب** جو شخص کہ مالک ہو ذی رحم کا تو اُسکا کیا حکم ہے حدیث کی ہمسے عبداللہ بن معاویہ جمحی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ مالک ہو ذی رحم یعنی ناتے دار محرم کا یعنی بسبب خریدنے یا ہبہ کے یا ارث کے تو وہ آزاد ہے نہین پہچانتے ہم اس حدیث کو مسند مگر حدیث حماد بن سلمہ سے اور تحقیق روایت کی بعض نے یہ حدیث قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے عمر سے کوئی چیز اس سے حدیث کی ہمسے عقبہ بن مکرم عمی بصری اور کئی ایک نے محمد بن بکر برسانی سے اُسنے حماد بن سلمہ سے اُسنے قتادہ اور عاصم احول سے اُنھون نے حسن سے اُسنے سمرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جو شخص مالک ہو ذی رحم محرم کا پس وہ آزاد ہے۔ اور نہین جانتے ہم کسی کو کہ ذکر کیا ہو اس حدیث مین واسطہ عاصم احول کا حماد بن سلمہ سے سوا محمد بن بکر کے۔ اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے

ف اس سے معلوم ہوا کہ آزاد کرنا مرض الموت مین جاری ہوتا ہے تہائی مال مین بسبب متعلق ہونے حق دارون کے ساتھ اُسکے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہر غلام سے تہائی آزاد نہین بلکہ پورے آزاد ہوتے ہین اور باقی غلام رہتے ہین اور یہی ہے قول امام شافعی اور جمہور علما کا۔ اور امام ابوحنیفہ کہتے ہین کہ ہر غلام سے ایک تہائی آزاد ہوتی ہے مگر یہ حدیث ظاہرا اُنکی رد مین ہے

ف مثلا باپ بیٹے کو مول لیا کہ کسی کی ملک مین تھا یا بیٹے نے باپ کو مول لیا یا بھائی نے بھائی کو مول لیا تو مجرد مول لینے سے آزاد ہو جاتا ہے اور ذی رحم وہ ہے کہ قرابت ولادت کی رکھے کہ رحم کے واسطے سے ہو اور محرم وہ کہ نکاح اُس سے جائز ہو پس چچا کا بیٹا وغیرہ اس قید سے نکل گیا اور نووی نے کہا کہ اسمین اختلاف ہے علما کو اہل ظاہر کہتے ہین اہل ظاہر کہتے ہین کہ محض ملک سے کوئی آزاد نہین ہوتا بلکہ ضرور ہے آزاد کرنا اور جمہور علما کہتے ہین کہ محض ملک سے آزادی حاصل ہوتی ہے۔ اصول مین اگرچہ اوپر کے درجہ ہون اور فروع مین بھی اگرچہ نیچے کے درجے ہون اور اُنکے سوا مین اختلاف ہے

وقد روی عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ملک ذارحم محرم فھو حر رواہ ضمرۃ بن ربیعہ عن سفیان الثوری عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا یتابع ضمرۃ بن ربیعۃ علی ھذا الحدیث وھو حدیث خطأ عند اھل الحدیث **باب** ماجاء من زرع فی ارض قوم بغیر اذنھم **حدثنا** قتیبۃ نا شریک بن عبد اللہ النخعی عن ابی اسحٰق عن عطاء عن رافع بن خدیج ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من زرع فی ارض قوم بغیر اذنھم فلیس لہ من الزرع شیئ ولہ نفقتہ ھذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ من حدیث ابی اسحٰق الا من ھذا الوجہ من حدیث شریک بن عبد اللہ والعمل علی ھذا الحدیث عند بعض اھل العلم وھو قول احمد واسحٰق وسالت محمد بن اسمعیل عن ھذا الحدیث فقال ھو حدیث حسن وقال لا اعرفہ من حدیث ابی اسحٰق الا من روایۃ شریک قال محمد نا معقل بن مالک البصری نا عقبۃ بن الاصم عن عطاء عن رافع بن خدیج عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ **باب** ماجاء فی النحل والتسویۃ بین الولد **حدثنا** نصر بن علی وسعید بن عبد الرحمٰن المخزومی المعنی واحد قالا نا سفیان عن الزھری عن حمید بن عبد الرحمٰن وعن محمد بن النعمان بن بشیر یحدثان عن النعمان بن بشیر ان اباہ نحل ابنا لہ غلاما فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشھدہ فقال اکل ولدک قد نحلتہ مثل ما نحلت ھذا قال لا قال فاردُدہ ھذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجہ عن النعمان بن بشیر والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم یستحبون التسویۃ بین الولد حتی قال بعضھم یسوی بین ولدہ حتی فی القبلۃ وقال بعضھم یسوی بین ولدہ فی النحل والعطیۃ الذکر والانثی سواء وھو قول سفیان الثوری وقال بعضھم التسویۃ بین الولد ان یعطی الذکر مثل حظ الانثیین مثل قسمۃ المیراث وھو قول احمد واسحٰق

اور تحقیق روایت کی گئی ہے ابن عمر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جو شخص کہ مالک ہو ذی رحم محرم کا تو وہ آزاد ہے روایت کیا اسکو ضمرہ نے سفیان ثوری سے اُسنے عبداللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں متابعت کیا گیا ضمرہ بن ربیعہ اوپر اس حدیث کے اور یہ حدیث خطاء ہے نزدیک اہل حدیث کے **باب** جو شخص کہ کھیتی کرے بیچ زمین کسی قوم کے بغیر اذن اُنکے کے تو اُسکا کیا حکم ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شریک بن عبداللہ نخعی نے ابی اسحاق سے اُسنے عطاء سے اُسنے رافع بن خدیج سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص کہ زراعت کرے بیچ زمین کسی قوم کے بغیر اذن اُنکے کے تو نہیں ہے واسطے اُسکے کھیتی سے کوئی چیز[1] اور واسطے اُسکے ہے نفقہ اُسکا یعنی تخم اُسکا اُسکو ملیگا اور زمین کی پیداوار کا مالک زمین والا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو حدیث ابی اسحاق سے مگر اسی وجہ سے یعنی حدیث شریک سے اور عمل اس حدیث پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا اور مین نے بخاری کو پوچھا اس حدیث سے سو کہا اُسنے کہ یہ حدیث حسن ہے اور کہا نہیں پہچانتے ہم اس کو حدیث ابی اسحاق سے مگر روایت شریک سے کہا محمد نے حدیث کی ہمسے معقل بن مالک بصری نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عقبہ بن اصم نے عطاء سے اُسنے رافع بن خدیج سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **باب** بخشش مین اولاد کے درمیان برابری کرنا **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی اور سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی نے معنی ایک ہی ہین اون دونون نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے حمید بن عبدالرحمن اور محمد بن نعمان سے حدیث کرتے تھے وہ دونون نعمان بن بشیر سے کہ تحقیق باپ اُسکے نے بخشا بیٹے اپنے کو غلام پس آیا وہ پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے تاکہ گواہ کرے آپ کو سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو نے اپنے سب فرزندون کو دیا ہے مانند اسکے کہ دیا تو نے اس بیٹے کو کہا اُسنے نہین فرمایا پس پھیر لے اسکو یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی وجہ پر نعمان بن بشیر سے مروی ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہین کہ اولاد کے درمیان برابری کرنی مستحب ہے یہانتک کہ کہا بعض نے کہ برابری کرے درمیان اولاد اپنی کے یہانتک کہ بوسہ لینے مین بھی اور بعض کہتے ہین کہ برابری کیجاوے درمیان اولاد کے بیچ بخشش اور عطاء کے واسطے مرد اور عورت کے برابر اور یہی ہے قول سفیان ثوری کا۔ اور بعضے کہتے ہین کہ برابری کرنی درمیان اولاد کے یہ ہے کہ دیا جاوے مرد مانند حصے دو عورتون کے مثل قسمت میراث کے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا

[1] یعنی کھیتی مالک کی ہوگی اور تخم بونے والے کا۔ اور یہی ہے قول احمد کا۔ اور اُسکے سوا اور لوگ کہتے ہین کہ پیداوار کا مالک زراعت کرنیوالا ہے اور اوپر اُسکے اجرت زمین کی ہے [illegible] معلوم ہوا کہ مستحب ہے برابر دینا بیٹون اور بیٹیون کو اور امام شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ کہتے ہین کہ اگر اولاد مین سے بعضون کو دے اور بعضون کو نہ دے تو یہ ہبہ صحیح ہوگا ساتھ کراہت کے اور امام احمد و ترمذی و اسحاق اسکی حرمت کے قائل ہین ۱۲

باب ماجاء فی الشفعة حدثنا علی بن حجر ثنا اسمعیل بن علیة عن سعید عن قتادة عن الحسن عن سمرة قال قال رسول الله صلے الله علیہ وسلم جار الدار احق بالدار **قال** ابو عیسے وفی الباب عن الشرید وابی رافع وانس حدیث سمرة حدیث حسن صحیح وقد روی عیسی بن یونس عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن انس عن النبی صلے الله علیہ وسلم مثلہ وروی عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن الحسن عن سمرة عن النبی صلے الله علیہ وسلم والصحیح عند اهل العلم حدیث الحسن عن سمرة ولانعرف حدیث قتادة عن انس الامن حدیث عیسی بن یونس وحدیث عبدالله بن عبدالرحمن الطائفی عن عمرو بن الشرید عن ابیہ عن النبی صلے الله علیہ وسلم فی هذا الباب هو حدیث حسن وروی ابراهیم بن میسرة عن عمرو بن الشرید عن ابی رافع عن النبی صلے الله علیہ وسلم سمعت محمدا یقول کلا الحدیثین عندی صحیح **باب** ماجاء فی الشفعة للغائب حدثنا قتیبة ثنا خالد بن عبدالله الواسطی عن عبدالملک بن ابی سلیمان عن عطاء عن جابر قال قال رسول الله صلے الله علیہ وسلم الجار احق بشفعته ینتظر به وان کان غائبا اذا کان طریقهما واحدا هذا حدیث حسن غریب ولا نعلم احدا روی هذا الحدیث غیر عبدالملک بن ابی سلیمان عن عطاء عن جابر وقد تکلم شعبة فی عبدالملک بن ابی سلیمان من اجل هذا الحدیث وعبدالملک هو ثقة مامون عند اهل الحدیث لا نعلم احدا تکلم فیہ غیر شعبة من اجل هذا الحدیث وقد روی وکیع عن شعبة عن عبدالملک هذا الحدیث وروی عن ابن المبارک عن سفیان الثوری قال عبدالملک بن ابی سلیمان میزان یعنی فی العلم والعمل علی هذا الحدیث عند اهل العلم ان الرجل احق بشفعته وان کان غائبا فاذا قدم فله الشفعة وان تطاول ذلک **باب** اذا احدثت الحدود ووقعت السهام فلا شفعة حدثنا عبد بن حمید ثنا عبدالرزاق ثنا معمر عن الزهری عن ابی سلمة بن عبدالرحمن عن جابر بن عبدالله قال قال رسول الله صلے الله علیہ وسلم اذا وقعت الحدود وصرفت الطرق فلا شفعة هذا حدیث حسن صحیح

باب شفعہ کا بیان - **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن علیہ نے سعید سے اُسنے روایت کی قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمسایہ[1] گھر کا لائق تر ہے ساتھ گھر کے امام ترمذی نے کہا اور اس باب مین شرید اور ابی رافع اور انس سے بھی روایت ہے اور سمرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی عیسی بن یونس نے سعید بن ابی عروبہ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور روایت کی گئی ہے سعید بن ابی عروبہ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور صحیح نزدیک اہل علم کے حدیث حسن کی ہے سمرہ سے اور نہین پہچانتے ہم حدیث قتادہ کی انس سے مگر حدیث عیسی بن یونس سے اور حدیث عبداللہ بن عبدالرحمن طائفی کی عمرو بن شرید سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلعم سے اس باب مین وہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ابراہیم نے عمرو بن شرید سے اُسنے ابی رافع سے اُسنے نبی صلعم سے سُنا مینے محمد سے کہتا تھا کہ دونون حدیثین میرے نزدیک صحیح ہین **باب** غائب کے واسطے شفعہ کا ہونا **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن عبداللہ نے عبدالملک بن ابی سلیمان سے اُسنے عطا سے اُسنے جابر سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمسایہ زیادہ تر لائق ہے ساتھ شفعہ اپنے کے انتظار کیا جاوے اُسکا اگرچہ ہو وہ غائب جبکہ ہو راہ اُن دونو کی ایک یہ حدیث حسن غریب ہے اور نہین جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی ہو یہ حدیث سوائے عبدالملک کے اُسنے عطا سے اُسنے جابر سے اور تحقیق کلام کیا شعبہ نے بیچ حق عبدالملک کے واسطے اس حدیث کے اور عبدالملک ثقہ ہے نزدیک اہل حدیث کے اور مامون ہے اہل طعن سے نہین جانتے ہم کسیکو کہ کلام کیا ہو بیچ حق اُسکے کے سوائے شعبہ کے واسطے اس حدیث کے اور تحقیق روایت کی وکیع نے یہ حدیث شعبہ سے اُسنے عبدالملک سے اور روایت کی گئی ہے ابن مبارک سے اُسنے روایت کی سفیان ثوری سے کہ کہا اُسنے کہ عبدالملک بن سلیمان ترازو ہے یعنی بیچ علم کے اور عمل اس حدیث پر نزدیک اہل علم کے کہ ہمسایہ زیادہ تر لائق ہے ساتھ شفعہ اپنے کے اگرچہ ہو وہ غائب پس جب آوے تو اُسکے واسطے شفعہ ہوگا اگرچہ مدت دراز ہو جاوے **باب** جبکہ مقرر کیجاوین حدین اور واقع ہون حصے تو نہین باقی رہتا حق شفعہ کا **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرزاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے ابی سلمہ بن عبدالرحمن سے اُسنے جابر بن عبداللہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب واقع ہون حدین یعنی تقسیم کیجاوے ملک مشترک اور پھیری جاوین راہین یعنی ہر ایک حصہ کی راہ جدی ہو جاوے تو نہین باقی رہتا حق شفعہ کا - یہ حدیث حسن صحیح ہے

[1] یہ حدیث دلیل ہے واسطے امام ابو حنیفہ کے کہ کہتے ہین کہ ہمسایہ کے لیے حق شفعہ کا ثابت ہے اور تینون اماموں کے نزدیک ہمسایہ کے لیے حق شفعہ ثابت نہین اُنکے نزدیک م

وقد رواہ بعضہم مرسلاً عن ابی سلمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منہم عمر بن الخطاب وعثمان بن عفان وبہ یقول بعض فقہاء التابعین مثل عمر بن عبد العزیز وغیرہ وھو قول اھل المدینۃ منہم یحیی بن سعید الانصاری وربیعۃ بن ابی عبد الرحمن ومالک بن انس وبہ یقول الشافعی واحمد واسحٰق لا یرون الشفعۃ الا للخلیط ولا یرون للجار شفعۃ اذا لم یکن خلیطاً وقال بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم الشفعۃ للجار واحتجوا بالحدیث المرفوع عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال جار الدار احق بالدار وقال الجار احق بسقبہ وھو قول الثوری وابن المبارک واھل الکوفۃ باب حدثنا یوسف بن عیسٰی ثنا الفضل بن موسٰی عن ابی حمزۃ السکری عن عبد العزیز بن رفیع عن ابن ابی ملیکۃ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشریک شفیع والشفعۃ فی کل شیء ھذا حدیث لا نعرفہ مثل ھذا الا من حدیث ابی حمزۃ السکری وقد روی غیر واحد ھذا الحدیث عن عبد العزیز بن رفیع عن ابن ابی ملیکۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلاً وھذا اصح حدثنا ھناد ثنا ابو بکر بن عیاش عن عبد العزیز بن رفیع عن ابن ابی ملیکۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ بمعناہ ولیس فیہ عن ابن عباس وھکذا روی غیر واحد عن عبد العزیز بن رفیع مثل ھذا لیس فیہ عن ابن عباس وھذا اصح من حدیث ابی حمزۃ وابو حمزۃ ثقۃ یمکن ان یکون الخطاء من غیر ابی حمزۃ حدثنا ھناد ثنا ابو الاحوص عن عبد العزیز بن رفیع عن ابن ابی ملیکۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو حدیث ابی بکر بن عیاش وقال اکثر اھل العلم انما تکون الشفعۃ فی الدور والارضین ولم یروا الشفعۃ فی کل شیء وقال بعض اھل العلم الشفعۃ فی کل شیء والقول الاول اصح

باب ما جاء فی اللقطۃ وضالۃ الابل والغنم

اور تحقیق بعض نے اسکو مرسل روایت کیا ہے ابی سلمہ سے اسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے انھیں میں سے ہیں عمر فاروق اور عثمان بن عفان اور ساتھ اسی کے قائل ہیں بعض فقہا تابعین سے مثل عمر بن عبد العزیز وغیرہ کے اور یہی ہے قول اہل مدینہ کا انھیں میں سے ہیں یحیی بن سعید انصاری اور ربیعہ بن ابی عبد الرحمن اور مالک بن انس اور ساتھ اسی کے قائل ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں کہ نہیں ثابت ہے شفعہ مگر واسطے شریک کے اور کہتے ہیں کہ ہمسایہ کے واسطے شفعہ ثابت نہیں جبکہ نہو شریک اور بعض اہل علم نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ ہمسایہ کے لیے شفعہ ثابت ہے اور دلیل پکڑی ہے انھوں نے ساتھ حدیث مرفوع کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمسایہ گھر کا زیادہ تر لائق ہے ساتھ گھر کے (یعنی بہ نسبت غیروں کے) اور نیز فرمایا کہ ہمسایہ زیادہ تر لائق ہے بسبب[1] نزدیک ہونے اپنے کے اور یہی ہے قول ثوری اور ابن مبارک اور اہل کوفہ کا باب - حدیث کی ہمسے یوسف بن عیسی نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسی نے ابی حمزہ سکری سے اسنے عبد العزیز بن رفیع سے اسنے ابن ابی ملیکہ سے اسنے ابن عباس سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شریک یعنی زمین میں کہ بیچی جاوے شفیع ہے اور شفعہ بیچ ہر چیز کے ہے غیر منقولات میں مانند زمین اور باغ وغیرہ کے) یہ حدیث ہے کہ نہیں پہچانتے ہم اسکو مانند اسکے مگر حدیث ابی حمزہ سے اور تحقیق روایت کی بہت لوگوں نے یہ حدیث عبد العزیز بن رفیع سے اسنے ابن ابی ملیکہ سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور یہ زیادہ تر صحیح ہے - حدیث کی ہمسے ہناد نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو بکر بن عیاش نے عبد العزیز بن رفیع سے اسنے ابن ابی ملیکہ سے اسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے ساتھ معنی اسکے کے اور نہیں ہے اسمیں واسطہ ابن عباس کا - اور اسیطرح روایت کی بہت لوگوں نے عبد العزیز بن رفیع سے مانند اسکے نہیں ہے بیچ اسکے واسطہ ابن عباس کا اور یہ زیادہ تر صحیح ہے ابی حمزہ کی حدیث سے اور ابو حمزہ ثقہ ہے ممکن ہے یہ کہ ہووے خطا غیر اسکے سے حدیث کی ہمسے ہناد نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو احوص نے عبد العزیز بن رفیع سے اسنے ابن ابی ملیکہ سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث ابی بکر بن عیاش کے اور اکثر اہل علم کہتے ہیں سوا اسکے نہیں کہ حق شفعہ گھر اور زمین میں ہے نہ ہر چیز میں اور کہا بعض اہل علم نے کہ حق شفعہ ہر چیز میں ثابت ہے اور پہلا قول زیادہ تر صحیح ہے

باب گری اور پڑی ہوئی چیز[2] اور گم ہوئے اونٹ اور بکری کے لینے کا بیان

[1] یعنی لائق تر ہے ساتھ شفعہ کے اور شفعہ اسکو پہونچتا ہے۔ ۱۲ [2] لقطہ اُس چیز کو کہتے ہیں کہ کوئی آدمی پڑی ہوئی چیز پاوے اور مالک اس چیز کا نہو کہ یہ کسکی ہے اُٹھا لینا اسکا مستحب ہے اگر اعتماد ہو اپنے نفس پر اسکی تعریف کرنے کا والا ترک اولی ہے اور جس چیز کے ضائع ہونے کا خوف ہو اسکا اٹھا لینا واجب ہے اگر اسکو ترک کرے اور وہ ضائع ہو جاوے تو گنہگار ہوگا ۱۲ در مختار

حدثنا الحسن بن علي الخلال نا يزيد بن هارون وعبد الله بن نمير عن سفيان عن سلمة بن كهيل عن سويد بن غفلة قال خرجت مع زيد
بن صوحان وسلمان بن ربيعة فوجدت سوطا قال ابن نمير في حديثه فالتقطت سوطا فاخذته قالا دعه فقلت لا ادعه تأكله
السباع لآخذنه فلاستمتعن به فقدمت على ابي بن كعب فسألته عن ذلك وحدثته الحديث فقال احسنت وجدت على عهد رسول الله
صلى الله عليه وسلم صرة فيها مائة دينار قال فاتيته بها فقال لي عرفها حولا فعرفتها حولا فما اجد من يعرفها ثم اتيته بها فقال عرفها حولا
آخر فعرفتها حولا ثم اتيته فقال عرفها حولا آخر وقال احص عدتها ووعاءها ووكاءها فان جاء طالبها فاخبرك بعدتها ووعاءها ووكاءها
فادفعها اليه والا فاستمتع بها هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** قتيبة نا اسمعيل بن جعفر عن ربيعة بن ابي عبد الرحمن عن يزيد مولى المنبعث
عن زيد بن خالد الجهني ان رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اللقطة فقال عرفها سنة ثم اعرف وكاءها ووعاءها وعفاصها
ثم استنفق بها فان جاء ربها فادها اليه فقال يا رسول الله فضالة الغنم فقال خذها فانما هي لك او لاخيك او للذئب فقال يا رسول الله فضالة
الابل قال فغضب النبي صلى الله عليه وسلم حتى احمرت وجنتاه او احمر وجهه فقال ما لك ولها معها حذاؤها وسقاؤها حتى تلقى ربها وفي
الباب عن ابي بن كعب وعبد الله بن عمرو والجارود بن المعلى وعياض بن حمار وجرير بن عبد الله حديث زيد بن خالد حديث حسن صحيح وقد
روي عنه من غير وجه وحديث يزيد مولى المنبعث عن زيد بن خالد حديث حسن صحيح وقد روي عنه من غير وجه والعمل على هذا
عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم رخصوا في اللقطة اذا عرفها سنة فلم يجد من يعرفها ان ينتفع بها وهو قول الشافعي واحمد واسحق

حدیث کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون اور عبداللہ بن نمیر نے سفیان سے اُسنے سلمہ بن کہیل سے اُسنے سوید بن غفلہ
سے کہ نکلا مین ساتھ زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے یعنی حج کو سو پایا مین نے ایک کوڑا - کہا ابن نمیر نے بیچ حدیث اپنی کے سو اُٹھا لیا مین نے اُسکو
سو کہا اُن دو نون نے کہ چھوڑ دے اسکو مین نے کہا مین نہین چھوڑونگا اِسکو تا کہ کھاوین اُسکو درندے البتہ لونگا مین اُسکو اور نفع اُٹھاؤنگا مین
ساتھ اُسکے سو آیا مین پاس ابی بن کعب کے سو پوچھا مین نے اُسکو اُس سے اور بیان کی مین نے وہ بات سو کہا اُسنے کہ اچھا کیا تو نے - پائی مین نے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ایک ہمیانی کہ اُسمین سو دینار تھے سو مین اُسکو آپکے پاس لایا سو آپنے فرمایا کہ تعریف کر اُسکی ایک برس یعنی
مشہور کر اُسکو لوگون مین سو مشہور کیا مین نے اُسکو ایک برس پس نہ پایا مین نے کسیکو کہ پہچانے اُسکو پھر لایا مین اُسکو آپکے پاس سو فرمایا
کہ مشہور کر اُسکو لوگون مین ایک برس سو مشہور کیا مین نے اُسکو ایک برس اور پھر لایا مین اُسکو آپکے پاس سو فرمایا کہ مشہور کر اُسکو لوگون مین ایک
برس اور فرمایا کہ پہچان رکھ گنتی اُنکی اور برتن یعنی ظرف اُنکا جسمین وہ دینار رکھے ہین چمڑے مین ہون خواہ کپڑے مین اور پہچان رکھ سربند اُنکا
پھر اگر آوے کوئی تلاش کرنے والا اُسکا اور خبر دے تجکو ساتھ گنتی اُنکی کے اور ظرف اُنکے کے اور سربند اُنکے کے تو دفع کر اُنکو طرف اُسکے اور
اگر نہ آوے مالک اُنکا تو تو فائدہ اُٹھا ساتھ اُنکے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن جعفر نے
ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے اُسنے یزید مولی منبعث سے اُسنے زید بن خالد جہنی سے کہ ایک شخص نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احوال پڑی چیز کا سو
فرمایا آپنے کہ مشہور کر اُسکو لوگون مین ایک برس پھر پہچان رکھ سربند اُسکا اور ظرف اُسکا - پھر خرچ کر اُسکو سو اگر آوے مالک اُسکا تو دیدے
اُسکو سو اُسنے عرض کی کہ یا حضرت پس گم ہوئی بکری کا کیا حکم ہے سو فرمایا کہ پکڑ لے اُسکو پس سوا اِسکے نہین کہ وہ تیرے واسطے ہے یا واسطے بھائی
تیرے کے یا واسطے بھیڑیے کے سو کہا اُسنے کہ یا حضرت پس گم ہوئے اونٹ کا کیا حکم ہے یعنی اگر کسی اونٹ کا مالک معلوم نہو تو اُسکو پکڑنا درست ہے
یا نہین کہا پس غضبناک ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ سُرخ ہوگئے دونون رخسارے آپکے یا سُرخ ہوگیا چہرہ آپکا سو فرمایا کہ کیا کام ہے تجھکو اُس سے
یعنی چھوڑ دے اُسکو اور نہ لے کہ اُسکے لینے کی حاجت نہین کہ وہ ضائع نہین ہوئیگا کہ اُسکے ساتھ مشک اور موزے اُسکے ہین یہانتک کہ ملے اُس سے
مالک اُسکا اور اِس باب مین ابی بن کعب اور عبداللہ بن عمرو جارود بن معلی اور عیاض بن حمار اور جریر بن عبداللہ سے بھی روایت ہے زید بن خالد کی حدیث حسن صحیح ہے اور کئی وجہ پر اُس سے
مروی ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے حضرت کے اصحاب وغیرہ سے اجازت دی ہے انھون نے بیچ اُٹھانے گری ہوئی چیز کے جبکہ مشہور کرے اُسکو
لوگون مین ایک برس تک پس اگر نہ پاوے مالک اُسکے کو تو جائز ہے اُسکو یہ کہ نفع اُٹھاوے ساتھ اُسکے اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا -

ف کتاب شرح السنۃ مین لکھا ہے کہ اختلاف ہے علما کو اسمین کہ اگر ایک شخص آیا اور اسنے اسکا ظرف اور سربند پہچانا تو اُسکا دینا واجب ہے - امام احمد اور مالک کہتے ہین کہ اسکا
دینا واجب ہے بغیر گواہون کے اور شافعی اور ابوحنیفہ کہتے ہین کہ دینا اُسکا جائز ہے بغیر گواہون کے اسپر جبر کرنا نہین آتا - اور مشہور کر یعنی بازارون اور مسجدون اور تمام مجمعون مین

فقال بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرهم یعرفها سنة
سفيان الثوری وعبد اللہ بن المبارك وهو قول اهل الکوفة لم یروا
ان کان غنیا لان ابی بن کعب اصاب علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرة فیها مائة دینار فامرہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان یعرفها ثم ینتفع بها وکان ابی کثیر المال من میاسیر اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامرہ النبی
علیہ وسلم ان یعرفها فلم یجد من یعرفها فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یاکلها فلو کانت اللقطة لم تحل الا لمن تحل له
الصدقة لم تحل لعلی بن ابی طالب لان علی بن ابی طالب اصاب دینارا علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معرفته
من یعرفه فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاکله وکان علی لا تحل له الصدقة وقد رخص بعض اهل العلم اذا کانت اللقطة یسیرا ان
ینتفع بها ولا یعرفها وقال بعضهم اذا کان دون دینار یعرفها قدر جمعة وهو قول اسحق بن ابراهیم حدثنا محمد بن بشار نا ثنا ابو بکر
الحنفی ثنا الضحاك بن عثمان ثنی سالم ابو النضر عن بسر بن سعید عن زید بن خالد الجهنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سئل عن اللقطة فقال عرفها سنة فان اعترفت فادها والا فاعرف عفاصها ووکاءها وعددها ثم کلها فان جاء صاحبها فادها
هذا حدیث حسن صحیح غریب من هذا الوجه وقال احمد بن حنبل اصح شئ فی هذا الباب هذا الحدیث والعمل علی هذا عند
العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرهم رخصوا فی اللقطة اذا عرفها سنة فلم یجد من یعرفها ان ینتفع بها

قول الشافعی واحمد واسحق

اور بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ مشہور کرے اسکو ایک برس تک پس اگر آوے مالک اسکا تو دے
اُسکو اور نہیں تو خیرات کرے اُسکو بیچ راہ اللہ کے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور عبد اللہ بن مبارک کا اور یہی ہے قول اہل کوفہ کا کہتے ہیں
کہ اگر لقطہ اُٹھانے والا مالدار ہو تو اسکو اُس سے فائدہ اُٹھانا درست نہیں اور امام شافعی کہتے ہیں کہ نفع اُٹھاوے ساتھ اسکے اگرچہ غنی
اسواسطے کہ ابی بن کعب نے پائی ایک تھیلی بیچ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اُسمین سو دینار تھے سو حکم فرمایا اسکو نبی صلی اللہ علیہ و
کہ مشہور کرے اُسکو لوگون مین ایک سال تک پھر فائدہ اُٹھاوے ساتھ اُسکے اور تھے ابی بڑے مالدار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے
حکم کیا اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ مشہور کرے اُسکو سو نہ پایا اُسنے مالک اُسکا سو حکم کیا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کھاوے اُسکو
پس اگر لقطہ نہ حلال ہوتا مگر واسطے اُسکے کہ حلال ہے واسطے اُسکے صدقہ تو نہ حلال ہوتا واسطے علی بن ابی طالب کے اسواسطے کہ علی بن ابی طالب
نے پایا ایک دینار بیچ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس مشہور کیا اُسکو لوگون مین پس نہ پایا اُس شخص کو کہ پہچانے اُسکو سو حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ و
وسلم نے ساتھ کھانے اُسکے کے اور تھے علی کہ نہ حلال تھا واسطے اُنکے صدقہ اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ اگر لقطہ تھوڑی چیز ہو تو جائز ہے کہ نفع اُٹھاوے
ساتھ اُسکے اور نہ مشہور کرے اُسکو لوگون مین اور بعضے کہتے ہین کہ اگر دینار سے کم ہو تو مشہور کرے اُسکو مقدار ایک جمعہ کے اور یہی ہے قول اسحاق بن ا
حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو بکر حنفی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ضحاک بن عثمان نے اُسنے کہا حدیث کی مجکو سالم ابو
بسر بن سعید سے اُسنے زید بن خالد سے کہا کہ پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لقطہ کے حکم سے سو فرمایا کہ مشہور کر اُسکو لوگون مین ایک برس تک پس
پہچانا جاوے یعنی کوئی اُسکو پہچان لے تو دیدے اُسکے تئین اور نہیں تو پہچان رکھ ظرف اُسکا اور سربند اُسکا اور گنتی اُسکی پھر کھا لے پس اگر آوے مالک اُسکا
تو دیدے اُسکو یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اسوجہ سے اور کہا احمد بن حنبل نے کہ زیادہ ترصحیح اس باب مین یہ حدیث ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ جب مشہور کرے لقطہ کو ایک سال تک پس نہ پائے مالک اُسکے کو تو جائز ہے اُسکو یہ کہ فائدہ
اُٹھاوے ساتھ اُسکے اور یہی ہے قول امام شافعی اور احمد اور اسحاق کا

حاشیہ متعلقہ صفحہ ۴۲۸ - اور طریقہ اسکا یہ ہے کہ پکارے جسکی کوئی چیز گم گئی ہو آوے اور اُسکی صفت بیان کرے اور سال بھر تک تعریف بیان کرنا قول شافعی اور محمد اور مالک
اور احمد کا ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک اُسکی کوئی مدت معین نہیں جب تلک کہ ظن غالب ہو کہ اسکے بعد کوئی طلب نہیں کریگا تب تک تعریف کرے بعد اُسکے اپنے کام مین لاوے ۱۲ - اور
معلوم ہوا کہ گم ہوئے اونٹ اور گائے کا جنگل مین پکڑنا درست نہیں اور یہی ہے مذہب امام شافعی اور مالک کا اور اسیطرح حکم ہے گھوڑے اور گدھے وغیرہ جانورون کا جنکے ضائع ہونیکا
خوف نہیں اور اگر یہ جانور دیہات اور شہرون مین گم ہون تو انکا اُٹھانا ابو حنیفہ کے نزدیک مستحب ہے ۱۲ یعنی پیٹ اُسکا بمنزلہ مشک کے ہے جسمین رطوبت ہوتی ہے کہ کفایت کرتی ہے ۱۲

باب ماجاء فی الوقف **حدثنا** علی بن حجر ثنا اسمعیل بن ابراھیم عن ابن عون عن نافع عن ابن عمر قال اصاب عمر ارضا بخیبر فقال یارسول اللہ اصبت مالا بخیبر لم اصب مالا قط انفس عندی منہ فما تامرنی قال ان شئت حبست اصلھا وتصدقت بھا فتصدق بھا عمر انھا لا یباع اصلھا ولا یوھب ولا یورث تصدق بھا فی الفقراء والقربی وفی الرقاب وفی سبیل اللہ وابن السبیل والضیف لاجناح علی من ولیھا ان یاکل منھا بالمعروف اویطعم صدیقا غیر متمول فیہ قال فذکرتہ لمحمد بن سیرین فقال غیر متاثل مالا قال ابن عون فحدثنی بہ رجل اخر انہ قراھا فی قطعۃ ادیم احمر غیر متاثل مالا هذا حدیث حسن صحیح قال اسمعیل وانا قراتھا عند ابن عبید اللہ بن عمر فکان فیہ غیر متاثل مالا والعمل علی هذا عند اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم لانعلم بین المتقدمین منھم فی ذلک اختلافا فی اجازۃ وقف الارضین وغیر ذلک **حدثنا** علی بن حجر ثنا اسمعیل بن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیہ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا مات الانسان انقطع عنہ عملہ الا من ثلث صدقۃ جاریۃ وعلم ینتفع بہ وولد صالح یدعو لہ هذا حدیث حسن صحیح

باب ماجاء فی العجماء ان جرحھا جبار **حدثنا** احمد بن منیع ثنا سفیان عن الزھری عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العجماء جرحھا جبار والبیر جبار والمعدن جبار وفی الرکاز الخمس

باب وقف کا بیان **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے ابن عون سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ عمر فاروق نے پائی غنیمت سے ایک زمین خیبر میں سو عمر نے کہا کہ یا حضرت پائی مین نے ایک زمین خیبر مین کہ نہین پایا مین نے کوئی مال کبھی کہ بہت نفیس اور بیش قیمت ہو نزدیک میرے اُس زمین سے پس کیا حکم کرتے ہو مجھکو اسمین یعنی مین چاہتا ہون کہ مقرر کرون اُسکو واسطے اللہ کے اور مین جانتا نہین کہ کسطرح مقرر کرون سو آپ اُسکا طریقہ بیان فرمائیے تو فرمایا کہ اگر چاہو تو وقف کر اصل زمین کو اور خیرات کر حاصل اُسکے کو سو خیرات کیا اس زمین کو حضرت عمر نے اس شرط پر کہ بیچی جاوے اصل اُسکی اور نہ ہبہ کی جاوے اور نہ میراث کی جاوے اور خیرات کیا عمر نے حاصل اُسکا فقیرون اور قرابتیون اور غلامون کے آزاد کرنے مین (مثلاً مکاتب کو روپیہ دیئے کہ وہ روپیہ مالک کو دیکر آزاد ہو جاوے) اور اللہ کی راہ مین اور بیچ مسافرون کے اور مہمانون کے نہین گناہ اُس شخص پر کہ متولی ہو اُس زمین کا یعنی تدبیر کرے اُسکی اور بہو پنچاوے حاصل اُسکا مصارف مذکورہ مین یہ کہ کھاوے اُسمین سے موافق عرف کے یا کھلاوے اہل اپنے کو جو کہ مالدار نہو اُس حالت مین کہ نہ جمع کرنے والا ہو مال کو اُسکے حاصل مین سے سو مین نے اُسکو ابن سیرین سے ذکر کیا سو اُسنے کہا کہ غیر متمول کے معنے یہ ہین کہ نہ جمع کرنے والا ہو مال کا کہا ابن عون نے پس حدیث کی مجھکو ایک مرد نے کہ تحقیق اُسنے پڑھا اُسکو بیچ ایک ٹکڑے چمڑے سرخ کے غیر متاثل مالا اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسمعیل نے کہا کہ مین نے اُسکو عبید اللہ بن عمر کے پاس پڑھا سو اسمین بھی یہی لفظ تھا اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے حضرت کے اصحاب وغیرہ سے نہین جانتے ہم درمیان پہلون کے اُنمین سے کچھ اختلاف بیچ جائز ہونے وقف زمین وغیرہ کے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن جعفر نے علاء بن عبد الرحمن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ آدمی مرجاتا ہے تو اُسکا عمل بند ہو جاتا ہے مگر تین طرح کے عمل ہین کہ موت کے بعد بھی اُنکا ثواب موقوف نہین ہوتا ایک تو خیرات اور صدقہ جسکا فائدہ ہمیشہ جاری رہے دوسرے وہ علم جس سے خلق فائدہ پاوے۔ تیسرے نیک بخت بیٹا جو باپ کے واسطے دعا کرے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اگر چارپایہ کسی کو زخمی کرے تو معاف ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چارپایہ کا زخمی کر دینا معاف ہے اور کنوان بھی معاف ہے اور کان بھی معاف ہے اور کافرون کے گڑے ہوئے خزانہ مین پانچوان حصہ خدا کی راہ مین ہے

ف اسمین دلیل ہے اوپر صحت وقف کے اور یہ اجماع اسپر ہے سب مسلمانون کا اور دلیل ہے اسپر کہ وقف کا بیچنا اور ہبہ کرنا درست نہین اور اسمین میراث جاری نہین ہوتی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وقف کرنے والے کو وقف سے نفع اٹھانا درست ہے اسلیے کہ حضرت نے متولی کے لیے کھانا اُسکا مباح کیا اور وقف کرنے والا متولی ہوتا ہے اور یہ زمین اُنکو خیبر سے ملی تھی اسلیے کہ جب خیبر فتح ہوا تو وہان کی زمینین اور باغات مسلمانون کے ہاتھ لگے اور انھون نے اُسکو آپس مین تقسیم کیا ہو ع ملہ یعنی جانور کے منہ یا دم سے یا پانون سے کوئی شخص مر جاوے یا کوئی چیز ضائع ہو جاوے تو اُسکا بدلہ کچھ نہین بشرطیکہ اُسکے ساتھ اُسکا مالک نہو اور اگر اُسکے ساتھ مالک ہو تو اُسکا تاوان آتا ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک اور امام شافعی کہتے ہین کہ اگر دن مین کوئی چیز تلف کرے تو مالک پر تاوان نہین اور اگر رات کو تلف کرے تو تاوان ہے کہ رات کو جانور کی نگہبانی مالک پر ہے

وفی الباب عن جابر وعمرو بن عوف المزنی وعبادة بن الصامت حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح **حدثنا** قتیبة ثنا اللیث عن ابن شهاب عن سعید بن المسیب وابی سلمة بن عبد الرحمن عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه **حدثنا** الانصاری ثنا معن قال قال مالک بن انس وتفسیر حدیث النبی صلی الله علیه وسلم العجماء جرحها جبار یقول هدر لا دیة فیه ومعنی قوله العجماء جرحها جبار فسر بعض اهل العلم قالوا العجماء الدابة المنفلتة من صاحبها فما اصابت فی انفلاتها فلا غرم علی صاحبها والمعدن جبار یقول اذا احتفر الرجل معدنا فوقع فیها انسان فلا غرم علیه وکذلک البئر اذا احتفر الرجل للسبیل فوقع فیها انسان فلا غرم علی صاحبها وفی الرکاز الخمس قال الرکاز ما وجد من دفن اهل الجاهلیة فمن وجد رکازا ادی منه الخمس الی السلطان وما بقی منه فهو له **باب** ما ذکر فی احیاء ارض الموات **حدثنا** محمد بن بشار ثنا عبد الوهاب ثنا ایوب عن هشام بن عروة عن ابیه عن سعید بن زید عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من احیی ارضا میتة فهی له ولیس لعرق ظالم حق هذا حدیث حسن غریب **حدثنا** محمد بن بشار ثنا عبد الوهاب الثقفی عن ایوب عن هشام بن عروة عن وهب بن کیسان عن جابر بن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من احیی ارضا میتة فهی له هذا حدیث حسن صحیح وقد رواه بعضهم عن هشام بن عروة عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم مرسلا والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم وهو قول احمد واسحق وقالوا له ان یحیی الارض الموات بغیر اذن السلطان وقال بعضهم لیس له ان یحییها الا باذن السلطان والقول الاول اصح وفی الباب عن جابر وعمرو بن عوف المزنی جد کثیر وسمرة

اور اس باب میں جابر اور عمرو بن عوف اور عبادہ سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے اُسنے ابن شہاب سے اُسنے سعید بن مسیب اور ابی سلمہ سے اُنھوں نے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **حدیث** کی ہمسے انصاری نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا کہ کہا مالک بن انس نے کہ تفسیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول العجماء جرحها جبار کی یہ ہے کہ چارپایوں کا زخمی کر دینا معاف ہے نہیں دیت ہے بیچ اُسکے اور بعض اہل علم نے یہ کہا ہے کہ عجماء چارپایہ ہے جو چھوٹ جاوے مالک اپنے سے پس جو چیز کہ تلف کرے بیچ چھوٹنے اپنے کے تو اُسکے مالک پر کچھ ڈانڈ نہیں اور کان بھی معاف ہے یعنی اگر کھودے کوئی شخص کان اور گر پڑے اُسمیں کوئی انسان تو نہیں آتا اُسکے کھودنے والے پر ڈانڈ اور اسیطرح جبکہ کنواں کھودے کوئی شخص اور گر پڑے اُسمیں کوئی آدمی اور مر جاوے تو اُسکے کھودنے والے پر ڈانڈ نہیں اور گڑے خزانہ میں پانچواں حصہ ہے۔ پس رکاز وہ خزانہ ہے جو پایا جاوے اہل جاہلیت کے دفینہ میں سو جو شخص کہ پاوے دفینہ تو پہنچاوے اُس سے پانچواں حصہ طرف بادشاہ کے اور جو کچھ کہ باقی رہے اُس سے پس وہ اُسکی ملک ہے

باب خراب اور افتادہ زمین کا آباد کرنا **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ایوب نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے سعید بن زید سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ زندہ کرے زمین[۱] مردہ کو پس وہ واسطے اُسیکے ہے یعنی اُسیکی ملک ہو گئی اور نہیں واسطے رگ ظالم کے حق یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب ثقفی نے ایوب سے اُسنے ہشام بن عروہ سے اُسنے وہب بن کیسان سے اُسنے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ زندہ کرے زمین مردہ کو پس وہ واسطے اُسی کے ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کیا ہے اُسکو بعض نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا۔ اور کہتے ہیں کہ جائز ہے اُسکو یہ کہ آباد کرے زمین مردہ کو بغیر اذن بادشاہ کے اور بعضے کہتے ہیں کہ نہیں جائز ہے اُسکو یہ کہ زندہ کرے اُسکو بغیر اذن بادشاہ کے۔ اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے اور اس باب میں جابر اور عمرو بن عوف مزنی جو دادا ہیں کثیر کا اور سمرہ سے بھی روایت ہے۔

[۱] یعنی جو شخص کہ زندہ کرے اور آباد کرے زمین ویران کو پس وہ ملک اُسکی ہے بشرطیکہ مسلمان کی ملک نہو اور نہ متعلق ہو ساتھ کاموں مصلحت شہر کے یا گانوں کے جیسے کہ مواشی وہاں بیٹھتے ہیں یا دھوبی کپڑے دھوتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک امام کا اذن ہونا شرط ہے اور امام شافعی اور احمد اور صاحبین کے نزدیک شرط نہیں اگر کوئی شخص کھیتی کرے یا درخت لگا دے بیچ زمین آباد کیے تو وہ بسبب اُسکے مستحق اُس زمین کا نہیں ہوتا

حدثنا ابو موسى محمد بن المثنى قال سالت ابا الوليد الطيالسي عن قوله وليس لعرق ظالم حق فقال العرق الظالم الغاصب الذي يأخذ ما ليس له قلت هو الرجل الذي يغرس في ارض غيره قال هو ذلك **باب** ما جاء في القطائع **قلت** لقتيبة بن سعيد حدثكم محمد بن يحيى بن قيس المأربي قال اخبرني ابي عن ثمامة بن شراحيل عن سمي بن قيس عن شمير عن ابيض بن حمال انه وفد الى رسول الله صلى الله عليه وسلم استقطعه الملح فقطع له فلما ان ولى قال رجل من المجلس اتدري ما قطعت له انما قطعت له الماء العد قال فانتزعه منه قال وساله عن ما يحمى من الاراك قال ما لم تنله خفاف الابل فاقر به قتيبة وقال نعم **حدثنا** محمد بن يحيى بن ابي عمر ثنا محمد بن يحيى بن قيس المأربي نحوه وفي الباب عن وائل واسماء ابنة ابي بكر حديث ابيض بن حمال حديث حسن غريب والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم في القطائع يرون جائزا ان يقطع الامام لمن رأى ذلك **حدثنا** محمود بن غيلان ثنا ابو داود الطيالسي ثنا شعبة عن سماك قال سمعت علقمة بن وائل يحدث عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم اقطعه ارضا بحضرموت قال محمود وثنا النضر عن شعبة وزاد فيه وبعث معه معاوية ليقطعها اياه هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في فضل الغرس **حدثنا** قتيبة ثنا ابو عوانة عن قتادة عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من مسلم يغرس غرسا او يزرع زرعا فيأكل منه انسان او طير او بهيمة الا كانت له صدقة وفي الباب عن ابي ايوب وام مبشر وجابر وزيد بن خالد حديث انس حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في المزارعة

حدیث کی ہمسے ابو موسیٰ محمد بن مثنیٰ نے کہا اُسنے کہ پوچھا مین نے ابو ولید طیالسی کو قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سے کہ نہین واسطے رگ ظالم کے حق سو کہا اُسنے کہ رگ ظالم غاصب ہو کہ چھین لے وہ چیز کہ نہین ہو اُسکی مین نے کہا وہ وہ شخص ہے کہ درخت لگا دے بیچ زمین غیر اپنی کے کہا اُسنے وہ یہی ہے **باب** جاگیر دینے کا بیان۔ مین نے قتیبہ بن سعید سے کہا کہ کیا حدیث کی تمسے محمد بن یحییٰ بن قیس نے اُسنے کہا خبر دی مجکو باپ میرے نے ثمامہ بن شرحبیل سے اُسنے سمی بن قیس سے اُسنے شمیر سے اُسنے ابیض بن حمال سے کہ گیا وہ پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسحالت مین کہ طلب کرتا تھا آپ سے یہ کہ جاگیر دین اُسکو کان نمک کی سو جاگیر دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو کان نمک کی سو جبکہ پیٹھ پھیری اُسنے تو کہا ایک مرد نے مجلس سے کیا آپ جانتے ہین کیا جاگیر دی آپ نے اُسکو سوا اسکے نہین کہ دیا آپ نے اُسکو پانی طیار[1] یعنی جو کبھی بند نہو سو نکال لیا آپ نے اُسکو اُس سے کہا اور پوچھا اُسنے آپ کو اُس سے کہ گھیری جاوے زمین پیلو کی سے فرمایا جب تک کہ نہ پہونچین اُسکو پاؤن اونٹون کے سو اقرار کیا ساتھ اُسکے قتیبہ نے اور کہا ہان **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحییٰ بن ابی عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یحییٰ بن قیس نے مثل اُسکے اور اس باب مین وائل اور اسماء بنت ابی بکر سے بھی روایت ہو اور حدیث ابیض کی حسن ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے بیچ جاگیرون کے کہتے ہین جائز ہے امام کو یہ کہ مقرر کرے جاگیر واسطے اُس شخص کے کہ دیکھے لائق اُسکے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے داؤد طیالسی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے سماک سے اُسنے کہا سنا مین نے علقمہ بن وائل سے حدیث بیان کرتا تھا اپنے باپ سے کہ تحقیق جاگیر دی اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک زمین بیچ شہر حضرموت کے کہا محمود نے اور حدیث کی ہمسے نضر نے شعبہ سے اور زیادہ کیا اُسمین یہ کہ بھیجا آپ نے ساتھ اُسکے معاویہ کو تا کہ ناپ دیوے وہ زمین اُسکو یہ حدیث حسن صحیح ہے
باب درخت لگانے کی فضیلت کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُسنے روایت کی انس سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین کوئی مسلمان کہ لگاوے درخت یا بووے کھیتی سو کھاوے اُس سے آدمی یا جانور یا چارپایہ مگر کہ ہوتی ہے واسطے اُسکے خیرات اور اس باب مین ابو ایوب اور ام مبشر اور جابر اور زید بن خالد سے بھی روایت ہو اور انس کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** مزارعت کا بیان۔

[1] پانی طیار وہ ہے جو کہ ہمیشہ رہے مادہ اسکا منقطع نہو اور پھیر لیا اُسکو یعنی اول گمان کیا تھا کہ وہ قطع مانند اُس کان کے ہے کہ حاصل ہوتا ہے اُس سے نمک ساتھ محنت اور مشقت کے جب جانا کہ وہ طیار ہے بغیر محنت کے نمک موجود ہے مانند پانی اور گھاس کے تو پھیر لیا اُسکو کہ اُسکے ساتھ سب لوگون کا حق متعلق ہے پس حلال اُسکے پھیرنے مین دیکھی اس سے معلوم ہوا کہ جاگیر کر دینا کانون کا جائز ہے جبکہ پوشیدہ ہون اور محنت کے ساتھ اُنسے فائدہ حاصل ہو اور جبکہ بلا محنت اُن سے فائدہ ہو تو اُسکا جاگیر کر دینا جائز نہین ہے کہ اُسمین سب لوگ شریک ہین مانند گھاس اور پانی کے اور اس سے معلوم ہوا کہ حاکم کو اپنے حکم سے رجوع کرنا درست ہے جبکہ حق م

حدثنا اسحق بن منصور ثنا يحيى بن سعيد عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم عامل اهل خيبر بشطر ما يخرج منها من ثمر او زرع وفي الباب عن انس وابن عباس وزيد بن ثابت وجابر هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم لم يروا بالمزارعة باسا على النصف والثلث والربع واختار بعضهم ان يكون البذر من رب الارض وهو قول احمد واسحق وكره بعض اهل العلم المزارعة بالثلث والربع ولم يروا بمساقاة النخيل بالثلث والربع باسا وهو قول مالك بن انس والشافعي ولم ير بعضهم ان يصح شيء من المزارعة الا ان تستاجر الارض بالذهب والفضة **باب** حدثنا هناد ثنا ابو بكر بن عياش عن ابي حصين عن مجاهد عن رافع بن خديج قال نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن امر كان لنا نافعا اذا كانت لاحدنا ارض ان يعطيها ببعض خراجها او بدراهم وقال اذا كانت لاحدكم ارض فليمنحها اخاه او ليزرعها حدثنا محمود بن غيلان ثنا الفضل بن موسى الشيباني ثنا شريك عن شعبة عن عمرو بن دينار عن طاوس عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يحرم المزارعة ولكن امر ان يرفق بعضهم ببعض هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن زيد بن ثابت حديث رافع حديث فيه اضطراب يروى هذا الحديث عن رافع بن خديج عن عمومته ويروى عنه عن ظهير بن رافع وهو احد عمومته وقد روي هذا الحديث عنه على روايات مختلفة بسم الله الرحمن الرحيم

ابواب الديات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

باب ما جاء في الدية كم هي من الابل

حدیث کی ہمسے اسحاق بن منصور نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معاملہ کیا اہل خیبر سے ساتھ نصف اُس چیز کے کہ نکلے اُس سے میوہ سے یا کھیتی سے یعنی اُسمین محنت وہ کرین اور جو پیدا ہو آدھا اُنکا اور آدھا آپ کا۔ اور اس باب مین انس اور ابن عباس اور زید بن ثابت اور جابر سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسیر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ آدھی اور تہائی اور چوتھائی پیداوار پر کھیتی کرانی درست ہے۔ اور بعضے کہتے ہین کہ تخم زمین والے کا ہو اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا اور بعضے کہتے ہین کہ تہائی اور چوتھائی حصے پر مزارعت[1] کرانی مکروہ ہے اور مساقات تہائی اور چوتھائی سے بھی جائز ہے۔ یہ قول مالک بن انس اور شافعی کا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مزارعت کسیطرح درست نہین مگر یہ کہ لیجاوے زمین بدلے چاندی اور سونے کے **باب** حدیث کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابوبکر بن عیاش نے ابی حصین سے اُسنے مجاہد سے اُسنے رافع بن خدیج سے کہا کہ منع فرمایا ہمکو نبی صلعم نے ایک امر کہ تھا وہ ہمارے لیے نفع دینے والا جبکہ ہوتی واسطے ایک ہمارے کے زمین تو دیتا تھا اُسکو ساتھ بعض پیداوار اُسکی کے یا بدلے درہموں کے اور فرمایا جبکہ ہو واسطے ایک تمھارے کے زمین تو چاہیے کہ کھیتی کرے اُسمین خود یا دیوے اپنے بھائی کو عاریت حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسی شیبانی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے شعبہ سے اُسنے عمرو بن دینار سے اُسنے طاوس سے اُسنے ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حرام کیا مزارعت کو لیکن حکم کیا یہ کہ احسان کرے بعض اُنکا ساتھ بعض کے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب مین زید بن ثابت سے بھی روایت ہے اور رافع کی حدیث مین اضطراب ہے روایت کیجاتی ہے یہ حدیث رافع بن خدیج سے اُسنے اپنے چچون مین سے اور روایت کیجاتی ہے اُس سے ظہیر بن رافع سے اور وہ ایک چچاؤن مین سے ہے۔ اور یہ حدیث اُس سے مختلف طریقون پر مروی ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابواب الدیات بیان مین دیتون کے جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہین یعنی بطریق رفع کے **باب** دیت مین کتنے اونٹ دینے لازم آتے ہین۔

[1] مزارعت یہ ہے کہ کسی کو زمین دے کہ اس زمین مین بووے جو اُسمین پیدا ہو آپس مین بانٹ لین آدھوآدھ یا تہائی چوتھائی وغیرہ سے اور یہ مزارعت سب علماء کے نزدیک درست ہے سوا ابوحنیفہ کے مگر فتوی حنفیہ کے نزدیک بھی جواز پر ہے اور امام کا قول متروک ہے۔ اور مساقات اُسکو کہتے ہین کہ اپنے درخت کسی کو دے اور یہ کہدے کہ انہین پانی دینا اور اصلاح کرنا اور میوہ جو حاصل ہوگا اُسکو آپسمین بانٹ لینگے آدھوآدھ یا تہائی یا چوتھائی وغیر ذلک۔ پس مساقات درختون مین ہوتی ہے اور مزارعت زمین مین ہوتی ہے اور مساقات کھجورون کی ساتھ تہائی اور چوتھائی کے درست ہے یہی ہے قول مالک و شافعی کا ۱۲

حدثنا علی بن سعید الکندی الکوفی ثنا ابن ابی زائدة عن الحجاج عن زید بن جبیر عن خشف بن مالک قال سمعت ابن مسعود قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی دیة الخطاء عشرین ابنة مخاض وعشرین بنی مخاض ذکورا وعشرین بنت لبون وعشرین جذعة وعشرین حقة **حدثنا** ابو هشام الرفاعی ثنا ابن ابی زائدة وابو خالد الاحمر عن الحجاج بن ارطاة نحوه وفی الباب عن عبد اللہ بن عمرو وحدیث ابن مسعود لا نعرفه مرفوعا الا من هذا الوجه وقد روی عن عبد اللہ موقوفا وقد ذهب بعض اهل العلم الی هذا وهو قول احمد واسحق وقد اجمع اهل العلم علی ان الدیة توخذ فی ثلث سنین فی کل سنة ثلث الدیة وراوا ان دیة الخطاء علی العاقلة فرای بعضهم ان العاقلة قرابة الرجل من قبل ابیه وهو قول مالک والشافعی وقال بعضهم انما الدیة علی الرجال دون النساء والصبیان من العصبة ویحمل کل رجل منهم ربع دینار وقد قال بعضهم الی نصف دینار فان تمت الدیة والا نظر الی اقرب القبائل منهم فالزموا ذلک **حدثنا** احمد بن سعید الدارمی ثنا حبان ثنا محمد بن راشد ثنا سلیمان بن موسی عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل متعمدا دفع الی اولیاء المقتول

حدیث کی ہمسے علی بن سعید کندی کوفی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی زائدہ نے حجاج سے اُسنے زید بن جبیر سے اُسنے خشف بن مالک سے اُسنے کہا سُنا مین نے ابن مسعود سے کہا کہ حکم فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ دیت[١] خطا کے بیس اونٹنیان کہ دوسرے برس مین لگی ہون اور بیس اونٹ کہ دوسرے برس مین لگے ہون اور بیس اونٹنیان کہ تیسرے برس مین لگی ہون اور بیس اونٹنیان کہ پانچوین برس مین لگی ہون اور بیس اونٹنیان کہ چوتھے سال مین لگی ہون **حدیث** کی ہمسے ابو ہشام رفاعی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی زائدہ اور ابو خالد احمر نے حجاج بن ارطاۃ سے مثل اُسکے اور اس باب مین عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے اور ابن مسعود کی حدیث کو نہین پہچانتے ہم مرفوع مگر اسی وجہ سے اور تحقیق روایت کی گئی ہے عبد اللہ سے موقوفاً۔ اور گئے ہین بعض اہل علم طرف اسکے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا اور تحقیق اجماع کیا ہے اہل علم نے اسپر کہ دیت لیجاوے تین برسون مین ہر سال مین تہائی دیت کی اور کہتے ہین کہ دیت[٢] خطا کی عاقلہ پر ہے سو بعضے کہتے ہین کہ عاقلہ قرابتی مرد کے ہین باپ کی طرف سے اور یہ قول مالک اور شافعی کا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ سوا اسکے نہین کہ دیت فقط مردون پر ہے عورتون اور بچون پر نہین عصبون سے اور اُٹھایا جاوے ہر مرد اُنمین سے چوتھائی دینار کی اور بعضے کہتے کہ آدھے دینار تک اور اگر پوری ہو جاوے دیت تو فبہا اور نہین تو نظر کیجاوے طرف زیادہ قریب قبیلون کے اُنمین سے پس دیت لی جاوے اُن سے **حدیث** کی ہمسے احمد بن سعید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حبان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن راشد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان بن موسی نے اُسنے روایت کی عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قتل[٣] کرے کسی کو جان بوجھ کر حوالہ کیا جاوے طرف وارثون مقتول کے

[١] دیت اُس مال کو کہتے ہین کہ دیا جاتا ہے بدلے قتل کرنے نفس کے یا قطع کرنے کسی کے اعضا کے اور دیت دو طرح کی ہوتی ہے۔ مغلظہ اور مخففہ مغلظہ یہ ہے کہ سو اونٹنیان ہون چار طرح کی پچیس بنت مخاض اور پچیس بنت لبون اور پچیس حقہ اور پچیس جذعہ یہ قول امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کا ہے اور امام شافعی اور محمد کے نزدیک تیس حقہ اور تیس جذعہ اور چالیس ثنیہ کہ سب حاملہ ہون اور یہ دیت قتل شبہ عمد مین دینی آتی ہے اور دیت مخففہ یہ ہے کہ ہزار دینار دے یا دس ہزار درہم دے یا اونٹ دے پانچ طرح کے بیس ابن مخاض اور بیس بنت مخاض اور بیس بنت لبون اور بیس حقہ اور بیس جذعہ اور یہ دیت لازم آتی ہے قتل خطا مین اور جاری مجری خطا مین اور قتل تسبیب مین ملاح اور منتقی [٣] قتل پانچ قسم ہے۔ قتل عمد اور شبہ عمد اور خطا اور جاری مجری خطا اور قتل تسبیب۔ قتل عمد یہ ہے کہ مارے ساتھ ایسی چیز کے کہ جدا کردے اعضا کو خواہ وہ کوئی ہتھیار ہو یا کوئی تیز لکڑی یا پتھر یا تیر وغیرہ ہو اس سے قصاص لازم آتا ہے یا دیت یا عفو کیا جاوے اور شبہ عمد یہ ہے کہ مارے قصداً ساتھ چیزون مذکورہ کے اسمین دیت ہے عاقلہ پر نہ قصاص اور خطا یہ ہے کہ ایک شخص کو تیر مارا شکار گمان کرکے یا نشانہ خطا ہو کر آدمی کو جا لگا تو اسمین بھی دیت لازم آتی ہے عاقلہ پر اور جاری مجری خطا کی یہ ہے کہ ایک شخص سوتا ہوا جا پڑا کسی شخص پر اور اُسکو مار ڈالا تو اسمین بھی دیت آتی ہے عاقلہ پر۔ اور قتل سبب یہ ہے کہ ایک شخص نے کنواں کُھدوایا تھا اُسمین کوئی آدمی گرکر مرگیا اُسمین دیت آتی ہے ۱۲ ہدایہ وغیرہ

[٢] اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دیت خطا کی پانچ طرح کی ہوتی ہے اور اسمین سب کا اتفاق ہے۔ لیکن امام شافعی کے نزدیک بیس ابن لبون کی جگہ ابن مخاض دینے لگتے ہین یعنے دو برس کے اونٹ دینے لازم آتے ہین نہ تین برس کے۔ و عن قوله خشف بن مالک طائی۔ خا معجمہ مکسورہ بعدہ شین معجمہ ساکن۔ آپ کا شمار صاحب تقریب التہذیب نے دوسرے درجہ مین کیا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ خشف بن مالک کی توثیق نسائی نے کی ہے۔

فان شاؤا قتلوا وان شاؤا اخذوا الدية وهى ثلثون حقة وثلثون جذعة واربعون خلفة وما صالحوا عليه فهو لهم وذلك لتشديد العقل حديث عبد الله بن عمرو حديث حسن غريب **باب** ماجاء فى الدية كم هى من الدراهم **حدثنا** محمد بن بشار ثنا معاذ بن هانئ ثنا محمد بن مسلم هو الطائفى عن عمرو بن دينار عن عكرمة عن ابن عباس عن النبى صلى الله عليه وسلم انه جعل الدية اثنا عشر الفا **حدثنا** سعيد بن عبد الرحمن المخزومى ثنا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن عكرمة عن النبى صلى الله عليه وسلم نحوه ولم يذكر فيه عن ابن عباس وفى حديث ابن عيينة كلام اكثر من هذا ولا نعلم احدا يذكر هذا الحديث عن ابن عباس غير محمد بن مسلم والعمل على هذا الحديث عند بعض اهل العلم وهو قول احمد واسحق وراى بعض اهل العلم الدية عشرة الاف وهو قول سفيان الثورى واهل الكوفة وقال الشافعى لا اعرف الدية الا من الابل وهى مائة من الابل **باب** ماجاء فى الموضحة **حدثنا** حميد بن مسعدة ثنا يزيد بن زريع ثنا حسين المعلم عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان النبى صلى الله عليه وسلم قال فى المواضح خمس خمس هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم وهو قول سفيان الثورى والشافعى واحمد واسحق ان فى الموضحة خمسا من الابل **باب** ماجاء فى دية الاصابع **حدثنا** ابو عمار ثنا الفضل بن موسى عن الحسين بن واقد عن يزيد النحوى عن عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم دية اصابع اليدين والرجلين سواء عشرة من الابل لكل اصبع وفى الباب عن ابى موسى وعبد الله بن عمرو حديث ابن عباس حديث حسن صحيح غريب والعمل على هذا عند بعض اهل العلم وبه يقول سفيان الثورى والشافعى واحمد واسحق

پس اگر چاہیں تو مار ڈالیں اور اگر چاہیں تو لیویں دیت یعنی خون بہا اور دیت[1] یہ ہے تیس اونٹنیاں کہ چوتھے برس میں لگی ہوں اور تیس اونٹنیاں کہ پانچویں برس میں لگی ہوں اور چالیس اونٹنیاں کہ حاملہ ہوں اور جس چیز پر صلح کریں پس وہ واسطے انکے ہے یعنی اصل دیت کہ مقتول کے وارثوں کا حق ہے یہ ہے جو ذکر کی گئی اور اگر صلح کریں وارث اُس سے کم پر تو وہی واجب ہوگا اور یہ واسطے سخت ہونے دیت کے ہے حدیث عبد اللہ بن عمرو کی حسن غریب ہے **باب** دیت میں درہم کتنے دینے لازم آتے ہیں حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن ہانی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن مسلم طائفی نے عمرو بن دینار سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہ ٹھہرائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت[2] بارہ ہزار درہم **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور نہیں ذکر کیا اُسمیں واسطہ ابن عباس کا اور ابن عیینہ کی حدیث میں اس سے زیادہ کلام ہے اور نہیں جانتے ہم کسی کو کہ ذکر کرتا ہو یہ حدیث ابن عباس سے سوائے محمد بن مسلم کے اور عمل اس حدیث پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ دیت دس ہزار درہم ہے اور یہی قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور کہا شافعی نے کہ نہیں جانتا میں دیت کو مگر اونٹوں سے اور وہ سو اونٹ ہیں **باب** ان زخموں کی دیت کا بیان جنمیں ہڈی کھل جاوے حدیث کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن زریع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حسین معلم نے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا دیت کا ایسے زخموں میں کہ کھل جاوے ہڈی پانچ پانچ اونٹ ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے اور یہی ہے قول ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہ بیچ زخم کے پانچ اونٹ ہیں **باب** انگلیوں کی دیت کا بیان حدیث کی ہمسے ابو عمار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسی نے حسین بن واقد سے اُسنے یزید نحوی سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ دیت انگلیاں دونوں ہاتھوں اور پانوں کی برابر ہے دس دس اونٹ بدلے[3] ہر انگلی کے اور اس باب میں ابی موسی اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے اور ابن عباس کی حدیث حسن صحیح غریب ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے۔ اور ساتھ اسی کے قائل ہیں سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق

---

[1] یہ مذہب امام شافعی اور احمد کا ہے اور امام ابو حنیفہ وغیرہ کے نزدیک سو اونٹ چار قسم کے ہیں پچیس اونٹ یکسالہ اور پچیس دو سالہ اور پچیس سہ سالہ اور پچیس چار سالہ ۱۲ع [2] اور یہی ہے قول امام شافعی کا اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ دیت دس ہزار درہم ہے۔ ۱۲ع اور امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔ اور شافعی کے نزدیک دیت میں سوا اونٹوں کے کچھ درست نہیں مگر بضرورت ۱۲ [3] یعنی اگر ایک انگلی کاٹے تو دس اونٹ دینے لازم آتے ہیں اور اگر دو انگلیں کاٹے تو بیس ۱۲

حدثنا محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید و محمد بن جعفر قالا ثنا شعبة عن قتادة عن عكرمة عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال هذه وهذه سواء يعني الخنصر والابهام هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في العفو حدثنا احمد بن محمد ثنا عبد الله بن المبارك ثنا يونس بن ابي اسحق ثنا ابو السفر قال دق رجل من قريش سن رجل من الانصار فاستعدى عليه معاوية فقال لمعاوية يا امير المؤمنين ان هذا دق سني فقال معاوية انا سنرضيك والح الآخر على معاوية فابرمه فقال له معاوية شانك بصاحبك وابو الدرداء جالس عنده فقال ابو الدرداء سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من رجل يصاب بشيء في جسده فيتصدق به الا رفعه الله به درجة وحط عنه به خطيئة فقال الانصاري انت سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سمعته اذناي ووعاه قلبي قال فاني اذرها له قال معاوية لا جرم لا اخيبك فامر له بمال هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه ولا اعرف لابي السفر سماعا عن ابي الدرداء وابو السفر اسمه سعيد بن احمد ويقال ابن يحمد الثوري **باب** ما جاء فيمن رضخ راسه بصخرة حدثنا علي بن حجر ثنا يزيد بن هارون ثنا همام عن قتادة عن انس قال خرجت جارية عليها اوضاح فاخذها يهودي فرضخ راسها واخذ ما عليها من الحلي قال فادركت وبها رمق فاتي النبي صلى الله عليه وسلم فقال من قتلك افلان فقالت براسها لا قال ففلان حتى سمي اليهودي فقالت براسها نعم قال فاخذ فاعترف فامر به رسول الله صلى الله عليه وسلم فرضخ راسه بين حجرين هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم وهو قول احمد واسحق وقال بعض اهل العلم لا قود الا بالسيف

حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید اور محمد بن جعفر نے ان دونوں نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اور یہ یعنی چھنگلیا اور انگوٹھا برابر ہین دیت مین یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** دیت کے معاف کرنے مین حدیث کی ہمسے احمد بن محمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن ابی اسحاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو السفر نے کہا کہ توڑا ایک شخص قریشی نے دانت ایک مرد انصاری کا سو استغاثہ کیا اُسنے معاویہ سے کہ وہ خلیفہ تھے سو کہا اُسنے معاویہ سے کہ اے امیر المومنین مقرر اس شخص نے توڑا دانت میرا سو معاویہ نے کہا کہ تحقیق ہم تجکو راضی کرینگے اور پیچھا کیا دوسرے نے معاویہ پر اور عاجز کیا اُسکو سو معاویہ نے اُس سے کہا کہ لازم پکڑ چال اپنی کو واسطے ساتھی اپنے کے یعنی جسطرح چاہے اُسکے ساتھ کر اور ابو درداء بیٹھے ہوے تھے سو کہا ابو درداء نے سُنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہین کوئی شخص کہ زخمی کیا گیا بیچ بدن اپنے کے پھر معاف کیا زخمی کرنیوالے سے یعنی بدلہ نہ لیا اور بخشدیا اُسکو اور صبر کیا تقدیر الٰہی پر مگر کہ بلند کرتا ہے اُسکا اللہ بسبب اُسکے ایک درجہ اور دور کرتا ہے اُس سے ایک گناہ سو انصاری نے کہا کہ کیا تو نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپ نے فرمایا ابو درداء نے کہا کہ سنا اُسکو دونون کانون میرے نے اور یاد رکھا اُسکو دل میرے نے انصاری نے کہا کہ پس تحقیق مین معاف کرتا ہون اُسکو کہا معاویہ نے ہم تجکو محروم نرکھین گے سو حکم کیا واسطے اُسکے کچھ مال کا یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر اسیوجہ سے اور نہین پہچانتے ہم واسطے ابی سفر کے سماع ابی درداء سے اور ابو السفر کا نام سعید بن احمد یا ابن یحمد ثوری ہی **باب** جسکا سر پتھر سے کچلا جاوے اُسکے قاتل کی کیا سزا ہے حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہمام نے قتادہ سے اُسنے انس سے کہ نکلی ایک لڑکی اور اُسکے پاس زیور تھا چاندیکا سو پکڑا اُسکو ایک یہودی نے اور کچلا سر اُسکا۔ اور اُتار لیا زیور اُسکا کہا پس پائی گئی وہ لڑکی اُس حال مین کہ اُسمین تھوڑی سی جان باقی تھی سو لائے اُسکو پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سو فرمایا حضرت نے کہ کسنے قتل کیا ہے تجکو کیا فلانے نے سو اشارہ کیا اُسنے اپنے سر سے کہ نہین کہا پس فلانے نے اور فلانے نے یہان تک کہ نام لیا آپ نے یہودی کا سو اشارہ کیا اُسنے اپنے سر سے کہ ہان اُسی نے مجکو قتل کیا ہے پس پکڑا گیا وہ سو اقرار کیا اُسنے سو حکم کیا ساتھ اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سو کچلا گیا سر اُسکا درمیان دو پتھرون کے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض اہل علم نے کہ نہین قصاص مگر ساتھ تلوار کے

---

۱۰ اونٹ دینے لازم آتے ہین و ملے بذا القیاس ۱۲ منہ یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ مرد قتل کیا جاوے بدلے عورت کے جیسے کہ قتل کیجاتی ہے عورت بدلے مرد کے اور یہی قول اکثر اہل علم کا اور دلیل ہے اسپر کہ قتل کرنا ساتھ پتھر بھاری کے کہ حاصل ہو ساتھ اُسکے قتل غالب موجب قصاص ہے اور یہی قول ہے تینون اماموں کا اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک اسمین قصاص نہین آتا ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مجرد قول مقتول کا مثبت قصاص نہین جبتک وہ خود آواز نہ کرے اور یہی ہے قول جمہور کا اور امام مالک کہتے ہین کہ مجرد قول مقتول

باب ماجاء فی تشدید قتل المؤمن **حدثنا** ابو سلمۃ یحیی بن خلف و محمد بن عبد اللہ بن بزیع قالا ثنا ابن ابی عدی عن شعبۃ عن یعلی بن عطاء عن ابیہ عن عبد اللہ بن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ و سلم قال لزوال الدنیا اھون علی اللہ من قتل رجل مسلم **حدثنا** محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبۃ عن یعلی بن عطاء عن ابیہ عن عبد اللہ بن عمرو نحوہ ولم یرفعہ وھذا اصح من حدیث ابن ابی عدی و فی الباب عن سعد وابن عباس وابی سعید وابی ھریرۃ وعقبۃ بن عامر وبریدۃ حدیث عبد اللہ بن عمرو ھکذا رواہ ابن ابی عدی عن شعبۃ عن یعلی بن عطاء فلم یرفعہ وھکذا روی سفیان الثوری عن یعلی بن عطاء موقوفا وھذا اصح من الحدیث المرفوع **باب الحکم** فی الدماء **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا وھب بن جریر ثنا شعبۃ عن الاعمش عن ابی وائل عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول ما یحکم بین العباد فی الدماء حدیث عبد اللہ حدیث حسن صحیح وھکذا روی غیر واحد عن الاعمش مرفوعا وروی بعضھم عن الاعمش ولم یرفعوہ **حدثنا** ابو کریب ثنا وکیع عن الاعمش عن ابی وائل عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول ما یحکم بین العباد فی الدماء **حدثنا** ابو کریب ثنا وکیع عن الاعمش عن ابی وائل عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول ما یقضی بین العباد فی الدماء **حدثنا** الحسین بن حریث ثنا الفضل بن موسی عن الحسین بن واقد عن یزید الرقاشی ثنا ابو الحکم البجلی قال سمعت ابا سعید الخدری وابا ھریرۃ یذکران عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لو ان اھل السماء واھل الارض اشترکوا فی دم مؤمن لاکبھم اللہ فی النار ھذا حدیث غریب **باب** ماجاء فی الرجل یقتل ابنہ یقاد منہ ام لا **حدثنا** علی بن حجر ثنا اسمعیل بن عیاش ثنا المثنی بن الصباح عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن سراقۃ بن مالک قال حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقید الاب من ابنہ ولا یقید الابن من ابیہ

باب مسلمان کے قتل کرنے کا کیا گناہ ہے **حدیث** کی ہم سے ابو سلمہ یحیی بن خلف اور محمد بن عبد اللہ بن بزیع نے انھوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی عدی نے شعبہ سے اُسنے یعلی سے اُسنے اپنے باپ عطا سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ جاتا رہنا تمام دنیا کا بہت آسان ہے نزدیک اللہ کے قتل کرنے مرد مسلمان سے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے یعلی بن عطا سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے مانند اُسکے اور نہیں مرفوع کیا اُسکو اور یہ زیادہ صحیح ہے حدیث ابن ابی عدی سے اور اس باب میں سعد اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابی ہریرہ اور عقبہ بن عامر اور بریدہ سے بھی روایت ہے اور حدیث عبد اللہ بن عمرو کو روایت کیا ابن ابی عدی نے شعبہ سے اُسنے یعلی بن عطا سے اور نہیں مرفوع کیا اُسکو اور اسیطرح روایت کی سفیان ثوری نے یعلی بن عطا سے موقوفا اور یہ زیادہ صحیح ہے حدیث مرفوع سے **باب** خونوں میں حکم کرنیکا بیان **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے وہب بن جریر نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے اعمش سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے عبد اللہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اول حکم کرنا اللہ تعالی کا درمیان لوگوں کے حکم بیچ خونوں کے ہوگا یعنی بندوں کے حقوق میں سے پہلے خون کے مقدمہ ہونگے اور عبد اللہ کی حدیث حسن صحیح ہے اسی طرح روایت کی بہت لوگوں نے اعمش سے مرفوع اور بعض نے اس سے موقوف روایت کی ہے **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے اعمش سے اُسنے روایت کی ابی وائل سے اُسنے روایت کی عبد اللہ سے کہا کہ فرمایا نبی صلعم نے کہ تحقیق اول حکم کرنا اللہ تعالی کا درمیان لوگوں کے حکم کرنا خونوں میں ہوگا **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے اعمش سے اُسنے روایت کی ابو وائل سے اُسنے روایت کی عبد اللہ سے کہا کہ فرمایا نبی صلعم نے کہ تحقیق اول حکم کرنا اللہ تعالی کا درمیان لوگوں کے حکم کرنا خونوں میں ہوگا (حدیث اول میں یحکم ہے اور حدیث ثانی میں یقضی ہے باقی موافق ہے) **حدیث** کی ہم سے حسین بن حریث نے فضل بن موسی سے اُسنے روایت کی حسین بن واقد سے اُسنے یزید رقاشی سے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ابو الحکم بجلی نے اُسنے کہا سنا میں نے ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ سے کہ ذکر کرتے تھے نبی صلعم سے کہ فرمایا آپ نے کہ اگر تحقیق آسمان والے اور زمین والے شریک ہوں بیچ خون کرنے ایک مرد مسلمان کے تو البتہ ڈالیگا انکو اللہ دوزخ میں یہ حدیث غریب ہے **باب** اگر کوئی شخص اپنے بیٹے کو مار ڈالے تو اُس سے قصاص لیا جاوے یا نہیں **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے اسمعیل بن عیاش نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے مثنی بن صباح نے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اُسنے سراقہ بن مالک سے کہا کہ حاضر ہوا میں پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ قصاص لیتے تھے باپ کا اُسکے بیٹے سے اور نہ قصاص لیتے تھے بیٹے کا باپ اُسکے سے

هذا حديث لا نعرفه من حديث سراقة الا من هذا الوجه وليس اسناده بصحيح رواه اسمعيل بن عياش عن المثنى بن الصباح والمثنى بن الصباح يضعف في الحديث وقد روى هذا الحديث ابو خالد الاحمر عن الحجاج عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم وقد روى هذا الحديث عن عمرو بن شعيب مرسلا وهذا حديث فيه اضطراب والعمل على هذا عند اهل العلم ان الاب اذا قتل ابنه لا يقتل به واذا قذفه لا يحد حدثنا ابو سعيد الاشج ثنا ابو خالد الاحمر عن حجاج بن ارطاة عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عن عمر بن الخطاب قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يقاد الوالد بالولد حدثنا محمد بن بشار ثنا ابن ابي عدي عن اسمعيل بن مسلم عن عمرو بن دينار عن طاؤس عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقام الحدود في المساجد ولا يقتل الوالد بالولد هذا حديث لا نعرفه بهذا الاسناد مرفوعا الا من حديث اسمعيل بن مسلم واسمعيل بن مسلم المكي تكلم فيه بعض اهل العلم من قبل حفظه **باب** ماجاء لا يحل دم امرء مسلم الا باحدى ثلث حدثنا هناد ثنا ابو معاوية عن الاعمش عن عبد الله بن مرة عن مسروق عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحل دم امرء مسلم يشهد ان لا اله الا الله واني رسول الله الا باحدى ثلث الثيب الزاني والنفس بالنفس والتارك لدينه المفارق للجماعة وفي الباب عن عثمان وعائشة وابن عباس حديث ابن مسعود حديث حسن صحيح **باب** ماجاء فيمن يقتل نفسا معاهدا حدثنا محمد بن بشار ثنا مهدي بن سليمان عن ابن عجلان عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الا

یہ حدیث ہی کہ نہیں پہچانتے ہم اُسکو حدیث سراقہ سے مگر اسو جہ سے اور نہیں ہی اسناد اسکی صحیح روایت کیا اُسکو اسمعیل بن عیاش نے مثنی بن صباح سے اور مثنی بن صباح ضعیف کیا جاتا ہی حدیث مین اور روایت کی ہی ابو خالد احمر نے یہ حدیث حجاج سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اُسنے عمر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور تحقیق روایت کی گئی ہی یہ حدیث عمرو بن شعیب سے مرسل اور اس حدیث مین اضطراب ہے اور عمل اسیپر ہے نزدیک اہل علم کے کہ جب باپ اپنے بیٹے کو قتل کرے تو نہ قتل کیا جاوی باپ بدلے اُسکے اور جب تہمت لگاوے اُسکو تو نہ حد مارا جاوے **حدیث** کی ہمسے ابو سعید اشج نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو خالد احمر نے حجاج بن ارطاۃ سے اُسنے روایت کی عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اُسنے عمر سے کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ نہ قصاص لیا جاوے باپ سے بدلے اولاد کے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے اسمعیل بن مسلم سے اُسنے عمرو بن دینار سے اُسنے طاؤس سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کہ نہ قائم کیجاوین حدین مسجدوں مین اور نہ قتل کیا جاوے باپ بدلے بیٹے کے نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو اس اسناد سے مرفوع مگر حدیث اسمعیل بن مسلم سی اور اسمعیل بن مسلم مکی مین کلام کیا ہے بعض اہل علم نے اُسکے حافظہ کی وجہ سے **باب** نہیں جائز ہے خون کرنا آدمی مسلمان کا مگر بسبب ایک بات کے تین مین سے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن مرہ سے اُسنے مسروق سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں حلال ہی خون کرنا آدمی مسلمان کا کہ گواہی دیتا ہو اسکی کہ نہیں کوئی معبود برحق سوا اللہ کے اور تحقیق مین اللہ کا رسول ہون مگر بسبب ایک بات کے تین مین سے ایک تو زنا ہے کہ سنگسار کیا جاوے زانی بیاہا ہوا۔ اور دوسرے قتل کرنا عمداً کہ مارا جاوے نفس بدلے نفس کے یعنی قصاص لینا۔ اور یہ حق ولی مقتول کا ہے جسطرح کہ شرع مین مقرر ہے اور تیسرے نکلنا دین اپنے سے یعنی چھوڑ دینے والا جماعت کا۔ اور اس باب مین عثمان اور عائشہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے اور ابن مسعود کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** جو شخص کہ قتل کرے عہد والے کو تو اسکا کیا حکم ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مہدی بن سلیمان نے ابن عجلان سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار ہو۔

سلہ حاصل حدیث کا یہ ہی کہ مسلمان کا خون کرنا درست نہین مگر ساتھ ایک کے تین چیزون سے یا تو کسیکو ناحق مارنا اور یا زنا کرنا اور یا اپنے دین سے نکلنا یعنی مرتد ہو جانا پس ان صورتون مین مسلمان کو قتل کرنا درست ہی۔ اور اگر عورت مرتد ہو جاوے تو حنفیہ کے نزدیک اُسکا قتل کرنا درست نہین ہی۔ واللہ اعلم بالصواب الیہ المرجع والمآب سلہ عہد والے سے مراد وہ کافر ہی کہ عہد کیا ہو ساتھ امام کے اوپر ترک کرنے لڑائی کے ذمی ہو یا غیر ذمی یعنی حربی اور چالیس برس سے مراد طول مسافت ہی نہ تحدید اور نہ پانی بو بہشت کی یہ کہ اول مقرب اور صالحین کے ساتھ بو بہشت کی نہ پاوینگے نہ یہ کہ ہمیشہ محروم رہینگے۔ اور بعض کہتے ہین کہ یہ حدیث زجر پر محمول ہے ۱۲ ع ح

من قتل نفسا معاھدۃ لہ ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ فقد اخفر بذمۃ اللہ فلا یرح رائحۃ الجنۃ وان ریحھا لتوجد من مسیرۃ سبعین خریفا وفی الباب عن ابی بکرۃ حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** **حدثنا** ابو کریب ثنا یحیی بن ادم عن ابی بکر بن عیاش عن ابی سعد عن عکرمۃ عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ودی العامریین بدیۃ المسلمین وکان لھما عھد من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ وابو سعد البقال اسمہ سعید بن المرزبان **باب** ماجاء فی حکم ولی القتیل فی القصاص والعفو **حدثنا** محمود بن غیلان ویحیی بن موسی قالا ثنا الولید بن مسلم ثنا الاوزاعی ثنا یحیی بن ابی کثیر قال حدثنی ابو سلمۃ قال ثنی ابو ھریرۃ قال لما فتح اللہ علی رسولہ مکۃ قام فی الناس فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ومن قتل لہ قتیل فھو بخیر النظرین اما ان یعفو واما ان یقتل وفی الباب عن وائل بن حجر وانس وابی شریح خویلد بن عمرو **حدثنا** محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید ثنا ابن ابی ذئب قال ثنی سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی شریح الکعبی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ حرم مکۃ ولم یحرمھا الناس من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلا یسفکن فیھا دما ولا یعضدن فیھا شجرا فان ترخص فقال احلت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان اللہ احلھا لی ولم یحلھا للناس وانما احلت لی ساعۃ من نھار ثم ھی حرام الی یوم القیمۃ ثم انکم معشر خزاعۃ قتلتم ھذا الرجل من ھذیل وانی عاقلہ فمن قتل لہ قتیل بعد الیوم فاھلہ بین خیرتین اما ان یقتلوا او یاخذوا العقل ھذا حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح ورواہ شیبان ایضا عن یحیی بن ابی کثیر مثل ھذا وروی عن ابی شریح الخزاعی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل لہ قتیل فلہ ان یقتل او یعفو او یاخذ الدیۃ وذھب الی ھذا بعض اھل العلم وھو قول احمد واسحق

جو شخص کہ قتل کرے نفس عہدوالے کو کہ ہو واسطے اُسکے ذمہ اللہ کا اور ذمہ رسول اللہ کا تو تحقیق توڑ ڈالا اُسنے ذمہ اللہ کا پس نہ پاویگا بو بہشت کی اور تحقیق بو بہشت کی آتی ہے چالیس برس کی راہ سے اور اس باب مین ابی بکرہ سے بھی روایت ہی اور ابو ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہی اور تحقیق روایت کی گئی ہے کئی وجہ پر ابی ہریرہ سے اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے **باب** **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن آدم نے ابی بکر بن عیاش سے اُسنے ابی سعید سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت دی عامریین کو ساتھ دیت مسلمانون کے اور تھا واسطے اُنکے عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسیوجہ سے اور ابو سعد کا نام سعید بن مرزبان ہی **باب** مقتول کے ولی کو قصاص لینے او معاف کردینے مین اختیار ہی **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان اور یحیی بن موسی نے اُن دونون نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اوزاعی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن ابی کثیر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو سلمہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو ہریرہ نے کہا کہ جب فتح کیا اللہ نے اپنے رسول پر مکہ تو کھڑے ہوئے نبی صلعم لوگو نمین پس تعریف کی اللہ کی اور ثنا پھر فرمایا کہ جسکا کوئی آدمی مارا جاوے تو وہ دو باتو نمین سے ایک اختیار کرے جو بہتر جانے یا یہ کہ معاف کرے اور یا خون کے بدلے خون لیوے جو لوگو نمین مشہور ہی اور اس باب مین وائل بن حجر اور انس اور ابی شریح سے بھی روایت ہی **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی ذئب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن ابی سعید مقبری نے ابی شریح کعبی سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ تحقیق حرام کیا اللہ نے مکہ کو اور نہین حرام کیا اسکو لوگون نے یعنی یہ حرمت اور تعظیم اُسکی اللہ کیطرف سے مقرر ہی لوگون نے اپنی طرف سے نہین بنائی جو شخص کہ اللہ اور دن قیامت کے ساتھ ایمان رکھتا ہو وہ اُسمین خون نہ بہاوے یعنی کسیکو نہ مارے اور اُسکے درخت نہ کاٹے۔ اور اگر کوئی مکہ مین خون کرنا درست جانے یعنے پیغمبر کے قتل کرنیکی دلیل سے تو اُس سے کہدو کہ البتہ اللہ نے اپنے رسول کے واسطے حلال کیا تھا اور تمہارے واسطے حلال نہین کیا صرف میرے واسطے ایک ساعت بھر حلال ہوا پھر وہ حرام ہوا قیامت تک پھر تم اے گروہ خزاعہ کے قتل کیا تمنے اس مرد کو قبیلہ ہذیل سے اور مین خونبہا دینے والا ہون اُسکا پس جو شخص کہ قتل کیا جاوے واسطے اُسکے کوئی پیچھے اس دن کے تو وارث اُسکے مختار ہین درمیان دو امرون کے اگر چاہین تو مار ڈالین قتل کرنیوالے کو اور اگر چاہین تو پھیر لین اُس سے خونبہا یہ حدیث ابو ہریرہ کی حسن صحیح ہی اور روایت کیا اسکو شیبان نے بھی یحیی بن ابی کثیر سے مثل اُسکے اور ابی شریح خزاعی سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قتل کیا جاوے واسطے اُسکے کوئی قتیل تو جائز ہی وارث مقتول کو کہ مار ڈالے قتل کرنیوالے کو یا معاف کرے یا دیت لے اور گئے ہین طرف اسکے بعض اہل علم اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا

حدثنا ابو کریب ثنا ابو معاویة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قتل رجل فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فدفع القاتل الی ولیه فقال القاتل یا رسول الله والله ما اردت قتله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اما انه ان کان صادقا فقتلته دخلت النار فخلاه الرجل وکان مکتوفا بنسعة قال فخرج یجر نسعته فکان یسمی ذا النسعة هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی النهی عن المثلة **حدثنا** محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن بن مهدی ثنا سفیان عن علقمة بن مرثد عن سلیمان بن بریدة عن ابیه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا بعث امیرا علی جیش اوصاه فی خاصة نفسه بتقوی الله ومن معه من المسلمین خیرا فقال اغزوا بسم الله وفی سبیل الله قاتلوا من کفر بالله اغزوا ولا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا وفی الحدیث قصة وفی الباب عن ابن مسعود وشداد بن اوس وسمرة والمغیرة ویعلی بن مرة وابی ایوب حدیث بریدة حدیث حسن صحیح وکره اهل العلم المثلة **حدثنا** احمد بن منیع ثنا هشیم ثنا خالد عن ابی قلابة عن ابی الاشعث الصنعانی عن شداد بن اوس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان الله کتب الاحسان علی کل شیء فاذا قتلتم فاحسنوا القتلة واذا ذبحتم فاحسنوا الذبحة ولیحد احدکم شفرته ولیرح ذبیحته هذا حدیث حسن صحیح وابو الاشعث اسمه شرحبیل صوابه شراحیل بن آدة **باب** ما جاء فی دیة الجنین **حدثنا** الحسن بن علی الخلال ثنا وهب بن جریر ثنا شعبة عن منصور عن ابراهیم عن عبید بن نضلة عن المغیرة بن شعبة ان امراتین کانتا ضرتین فرمت احداهما الاخری بحجر او عمود فسطاط فالقت جنینها فقضی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الجنین غرة عبد او امة وجعله علی عصبة المرأة قال الحسن وثنا زید بن الحباب عن سفیان عن منصور بهذا الحدیث

هذا حدیث حسن صحیح

حدیث کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ قتل کیا گیا ایک مرد بیچ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس حوالہ کیا گیا قتل کرنے والا وارث مقتول کے سو قاتل نے عرض کی کہ یا حضرت قسم ہے اللہ کی نہیں ارادہ کیا میں نے مارنے اُسکے کا سو حضرت نے فرمایا خبردار ہو اگر ہے وہ سچ کہنے والا پس قتل کرے تو اُسکو تو داخل ہوگا تو آگ میں سو چھوڑ دیا اُسکو اُس مرد نے اور تھا باندھا گیا ساتھ رسی چمڑے کے کہا پس نکلا کھال میں کہ کھینچتا تھا رسی اپنی کو پس نام رکھا جاتا تھا وہ ذو نسعہ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** مثلہ کرنا منع ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے علقمہ بن مرثد سے اُسنے سلیمان بن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ سردار کرتے کسی امیر کو بڑے لشکر پر تو نصیحت کرتے اُسکو بیچ حق نفس اُسکے کے ساتھ تقوی اللہ کے اور نصیحت کرتے امیر کو بیچ حق اُن لوگوں کہ ساتھ اُسکے ہوتے مسلمانوں سے ساتھ نیکی کے یعنی سلوک اور احسان اور نرمی کرنا اُنسے پھر فرماتے حضرت جہاد کرو اور جاؤ جہاد کے لیے ساتھ نام اللہ کے بیچ راہ خدا کے واسطے رضامندی اُسکی کے اور بول بالا کرنے دین اُسکے کے۔ لڑو اُس شخص سے کہ کفر کیا اُسنے ساتھ اللہ کے جہاد کرو اور نہ خیانت کرو غنیمت میں یعنی لوٹ کے مال میں اور نہ عہد توڑو اور نہ مثلہ کرو یعنی اعضا مانند ناک کان وغیرہ کے نہ کاٹو اور نہ مار ڈالو لڑکوں کو اور اس حدیث میں قصہ ہے اور اس باب میں ابن مسعود اور شداد بن اوس اور سمرہ اور مغیرہ اور یعلی بن مرہ اور ابی ایوب سے بھی روایت ہے اور بریدہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کہتے ہیں کہ مثلہ کرنا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے خالد نے ابی قلابہ سے اُسنے ابی اشعث صنعانی سے اُسنے شداد بن اوس سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی نے لازم کیا احسان کرنا ہر چیز پر یہاں تک کہ قتل کرنے اور ذبح کرنے میں بھی۔ پس جسوقت کہ قتل کرو تم یعنی کسیکو قصاص میں یا حد میں پس اچھی طرح قتل کرو اُسکو یعنی ایذا نہو قتل کرنے میں تلوار تیز ہو اور جلد ہی قتل کرو اور جسوقت کہ ذبح کرو تم کسی جانور کو پس اچھی طرح ذبح کرو اُسکو اور چاہیے کہ تیز کرے ہر ایک تمہارا چھری اپنی کو اور آرام دے جانور مذبوح کو[۱] یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو اشعث کا نام شرحبیل ہے اور صحیح شراحیل بن آدہ ہے **باب** پیٹ کے بچے کی دیت کا بیان **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو وہب بن جریر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے منصور سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے عبید بن نضلہ سے اُسنے مغیرہ بن شعبہ سے کہ دو عورتیں تھیں آپسمیں سوکنیں پس مارا ایک نے اُن دونوں میں سے دوسری کو ساتھ پتھر یا چوب خیمہ کے پس گرا دیا اُسکے پیٹ سے بچہ کو پس حکم فرمایا نبی صلعم نے بیچ بچہ کے غرہ غلام ہو یا لونڈی اور حکم کیا اور واجب کیا اُسکو اوپر عصبہ کے یعنی عورت مارنے والی کے قبیلے پر کہا حسن نے حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے سفیان سے اُسنے منصور سے یہ حدیث حسن صحیح ہے

[۱] یعنی چھوڑ دیوے اُسکو تاکہ مر جاوے اور سرد ہو جاوے اور یہ بیان ہے احسان کا۔ بعضے علما کہتے ہیں کہ ٹھنڈا ہونے سے پہلے چمڑا کھینچنا مکروہ ہے اور جس جانور کے ذبح کرنے کا م

حدثنا علی بن سعید الکندی ثنا ابن ابی زائدة عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی ہریرة قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجنین بغرة عبد او امة فقال الذی قضی علیہ ایعطی من لا شرب ولا اکل ولا صاح فاستہل فمثل ذلک یطل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ہذا لیقول بقول الشاعر بلی فیہ غرة عبد او امة وفی الباب عن حمید بن مالک بن النابغة حدیث ابی ہریرة حدیث حسن صحیح والعمل علی ہذا عند اہل العلم وقال بعضہم الغرة عبد او امة او خمس مائة درہم وقال بعضہم او فرس او بغل **باب** ماجاء لا یقتل مسلم بکافر **حدثنا** احمد بن منیع ثنا ہشیم ثنا مطرف عن الشعبی ثنا ابو جحیفة قال قلت لعلی یا امیر المؤمنین ہل عندکم سوداء فی بیضاء لیس فی کتاب اللہ قال والذی فلق الحبة وبرا النسمة ما علمتہ الا فہما یعطیہ اللہ رجلا فی القرآن ومافی الصحیفة قال قلت ومافی الصحیفة قال فیہا العقل وفکاک الاسیر وان لا یقتل مؤمن بکافر وفی الباب عن عبد اللہ بن عمرو وحدیث علی حدیث حسن صحیح والعمل علی ہذا عند بعض اہل العلم وہو قول سفیان الثوری ومالک بن انس والشافعی واحمد واسحق قالوا لا یقتل مؤمن بکافر وقال بعض اہل العلم یقتل المسلم بالمعاہد والقول الاول اصح **حدثنا** عیسی بن احمد ثنا ابن وہب عن اسامة بن زید عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقتل مسلم بکافر

حدیث کی ہمسے علی بن سعید کندی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی زائدہ نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ بچہ پیٹ کے ساتھ غرہ کے غلام ہو یا لونڈی یعنی جو لڑکا کہ مارا جاوے اپنی ماں کے پیٹ میں اُسکے بدلے ایک غلام یا لونڈی دے پس کہا اُس شخص نے کہ حکم کیا گیا تھا اُسپر کہ کسطرح تاوان بھروں میں اُس شخص کا کہ نہ پی اُسنے کوئی چیز اور نہ کھائی اور نہ بولا اور نہ چلایا اور مانند اس قتل کے ساقط کیا جاتا ہے۔ سو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق یہ البتہ کہتا ہے ساتھ قول شاعر کے یعنی شاعروں کی طرح مقفی عبارت بولتا ہے بیچ اُسکے غرہ ہے غلام ہو یا لونڈی اور اس باب میں حمید بن مالک بن نابغہ سے بھی روایت ہے۔ اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے اور بعض کہتے ہیں کہ غرہ ہے غلام ہو یا لونڈی یا پانچسو درہم اور بعضے کہتے ہیں کہ گھوڑا ہو یا خچر ہو **باب** نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مطرف نے شعبی سے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو جحیفہ نے کہا کہ میں نے علی سے کہا کہ اے امیر المؤمنین کیا ہے تمھارے پاس کوئی چیز سوا ے قرآن کے کہ قرآن میں نہو اُنھوں نے کہا قسم ہے اُس ذات کی کہ پیدا کیا اناج اور پیدا کی جان نہیں جانتا میں اُسکو یعنی ہمارے پاس سوا ے قرآن کے کوئی چیز نہیں مگر سمجھ ہے کہ دیتا ہی اللہ کسی شخص کو بیچ قرآن کے اور وہ چیز کہ کاغذ میں لکھی ہوئی ہے میں نے کہا وہ کیا ہو فرمایا حضرت علی نے کہ خونبہا اور تعداد اُسکا اور چھڑانا قیدی کا یعنی ثواب اُسکا لکھا تھا اور یہ کہ نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے یعنی اُسکے قصاص میں اور اس باب میں عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہو اور علی کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہتے ہیں کہ نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے اور کہا بعض اہل علم نے کہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر ذمی کے جس سے عہد ہو چکا ہو اور پہلا قول زیادہ ترصحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عیسی بن احمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن وہب نے اُسامہ بن زید سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے

[1] یعنی اللہ تعالی نے ہمکو سمجھ دی کہ استنباط کرتا ہوں اُس سے معانی قرآن کے اور دریافت کرتا ہوں اُس سے اشارات اور علوم پوشیدہ اور ابن عباس سے منقول ہے کہ تمام علوم قرآن میں ہیں لیکن قاصر ہیں اُس سے فہم لوگوں کی اور وہ کاغذ بیچ غلاف تلوار کے رکھا تھا۔ اُسمیں خونبہا وغیرہ کی نسبت احکام لکھے تھے لیکن یہاں فقط یہی احکام بیان فرمائے کہ مقصود یہاں یہی تھا۔ یعنے خون بہا اور قصاص وغیرہ کا۔ اور یہ جو فرمایا کہ نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے سو اس مسئلہ میں علما کو اختلاف ہو مذہب اکثر صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور تینوں اماموں کا یہی ہے کہ نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے خواہ کافر ذمی ہو خواہ حربی اور مذہب امام ابو حنیفہ وغیرہ کا یہ ہے کہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر ذمی کے اور سوال مذکور ابی جحیفہ کا اسواسطے تھا کہ شیعہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اسرار علم وحی کے خاص علی کو بتائے تھے کہ وہ اور کسیکو نہیں بتاتے۔ سو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ ہمارے پاس کوئی چیز خاص نہیں ہے سوائے قرآن اور اُس کاغذ لکھے ہوئے کے ۱۲ ع

وبهذا الاسناد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال دية عقل الكافر نصف عقل المؤمن حديث عبد الله بن عمرو في هذا الباب حديث حسن واختلف اهل العلم في دية اليهودي والنصراني فذهب بعض اهل العلم الى ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم وقال عمر بن عبد العزيز دية اليهودي والنصراني نصف دية المسلم وبهذا يقول احمد بن حنبل وروي عن عمر بن الخطاب انه قال دية اليهودي والنصراني اربعة آلاف ودية المجوسي ثمان مائة وبهذا يقول مالك والشافعي واحمد واسحق وقال بعض اهل العلم دية اليهودي والنصراني مثل دية المسلم وهو قول سفيان الثوري واهل الكوفة **باب ما جاء في الرجل يقتل عبده** **حدثنا** قتيبة ثنا ابو عوانة عن قتادة عن الحسن عن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قتل عبده قتلناه ومن جدع عبده جدعناه هذا حديث حسن غريب وقد ذهب بعض اهل العلم من التابعين منهم ابراهيم النخعي الى هذا وقال بعض اهل العلم منهم الحسن البصري وعطاء بن ابي رباح ليس بين الحر والعبد قصاص في النفس ولا في ما دون النفس وهو قول احمد واسحق وقال بعضهم اذا قتل عبده لا يقتل به واذا قتل عبد غيره قتل به وهو قول سفيان الثوري **باب ما جاء في المرأة ترث من دية زوجها** **حدثنا** قتيبة وابو عمار وغير واحد قالوا ثنا سفيان بن عيينة عن الزهري عن سعيد بن المسيب ان عمر كان يقول الدية على العاقلة ولا ترث المرأة من دية زوجها شيئا حتى اخبره الضحاك بن سفيان الكلابي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب اليه ان ورث امرأة اشيم الضبابي من دية زوجها هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم

اور ساتھ اسی اسناد کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ دیت کافر کی آدھی دیت ہے مسلمان کی۔ اور حدیث عبداللہ بن عمرو کی اس باب میں حسن ہے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ دیت یہودی اور نصرانی کے سو گئے ہیں بعض اہل علم طرف اُس چیز کے کہ روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی جو حدیث کہ ابھی گذری اور کہا عمر بن عبد العزیز نے کہ دیت یہودی اور نصرانی کی آدھی دیت مسلمان کی ہے اور ساتھ اسی کے قائل ہیں احمد بن حنبل اور حضرت عمر سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا کہ دیت یہودی اور نصرانی کی چار ہزار درہم ہے اور دیت مجوس کی آٹھ سو درم ہے۔ اور ساتھ اسی کے قائل ہیں مالک اور شافعی اور اسحاق اور کہا بعض اہل علم نے کہ دیت یہودی اور نصرانی کی مانند دیت مسلمان کے ہے۔ اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا **باب** اگر کوئی شخص اپنے غلام کو قتل کرے تو اُسکے بدلے قتل مارا جاوے یا نہیں **حدیث** کی ہے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قتل کرے اپنے غلام کو قتل کرینگے ہم اُسکو اور جو شخص کہ کاٹے اعضا۔ یعنی ناک کان ہاتھ پانوں وغیرہ تو کاٹینگے ہم وہی اعضا اُسکے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور تحقیق گئے ہیں بعض اہل علم تابعین سے طرف اسکے انھیں میں سے ہیں ابراہیم نخعی اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ نہیں ہے درمیان آزاد[1] اور غلام کے قصاص نہ بیچ جان کے اور نہ بیچ اُس چیز کے کہ کم ہے جان سے یہ قول حسن بصری اور عطا کا ہے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا اور بعضے کہتے ہیں کہ اگر کوئی اپنے غلام کو مار ڈالے تو نہ مارا جاوے وہ بدلے اسکے اور اگر کسی غیر کے غلام کو مارے تو مارا جاوے بدلے اسکے اور یہی ہے قول سفیان ثوری کا **باب** عورت کو اپنے خاوند کی دیت سے حصہ ملتا ہے **حدیث** کی ہے قتیبہ اور ابو عمار وغیرہ نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے کہ حضرت عمر تھے کہتے کہ دیت مرد کی اوپر قبیلے اسکے کے ہے اور نہیں وارث ہوتی عورت دیت خاوند اپنے کی سے کسی چیز کی یہاں تک کہ خبر دی اُسکو ضحاک بن سفیان[2] کلابی نے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا طرف اسکے کہ وارث کر عورت اشیم ضبابی کو دیت خاوند اسکی سے۔ یعنی اسکے خاوند کی دیت سے اسکو حصہ دے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے۔

---

[1] یہ مذہب تینوں اماموں کا ہے کہ اُنکے نزدیک آزاد اور غلام میں مطلق قصاص نہیں ہے اگرچہ غیر کے غلام کو قتل کرے۔ لیکن اسمیں سب کا اتفاق ہے کہ اعضا آزاد کے نہ کاٹے جاویں بدلے اعضا غلام کے۔ پس اس سبب سے کہتے ہیں کہ یہ حدیث محمول ہے زجر پر اور یا آزاد کیے ہوئے غلام پر اور یا منسوخ ہے مگر دعوی نسخ سے تطبیق اولی ہے ۱۲ ع

[2] آپ مشہور صحابی ہیں کنیت آپ کی ابو سعید ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقات کے عاملوں سے ایک آپ کو بھی کیا تھا۔ نسب یہ ہے ضحاک بن سفیان بن عوف بن کعب بن ابی بکر بن کلاب الکلابی ۱۲ منہ

باب ماجاء فی القصاص **حدثنا** علی بن خشرم ثنا عیسی بن یونس عن شعبة عن قتادة قال سمعت زرارة بن اوفی یحدث عن عمران بن حصین ان رجلا عض ید رجل فنزع یده فوقعت ثنیتاه فاختصموا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یعض احدکم اخاه کما یعض الفحل لادیة لك فانزل اللہ تعالیٰ والجروح قصاص وفی الباب عن یعلی بن امیة وسلمة بن امیة وهما اخوان حدیث عمران بن حصین حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی الحبس فی التهمة **حدثنا** علی بن سعید الکندی ثنا ابن المبارك عن معمر عن بهز بن حکیم عن ابیه عن جده ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حبس رجلا فی تهمة ثم خلی عنه وفی الباب عن ابی هریرة حدیث بهز عن ابیه عن جده حدیث حسن وقد روی اسمعیل بن ابراهیم عن بهز بن حکیم هذا الحدیث اتم من هذا واطول **باب** ماجاء من قتل دون ماله فهو شهید **حدثنا** سلمة بن شبیب وحاتم بن سیاه المروزی وغیر واحد قالوا ثنا عبد الرزاق عن معمر عن الزهری عن طلحة بن عبد اللہ بن عوف عن عبد الرحمن بن عمرو بن سهل عن سعید بن زید بن عمرو بن نفیل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل دون ماله فهو شهید هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن بشار ثنا ابو عامر العقدی ثنا عبد العزیز بن المطلب عن عبد اللہ بن الحسن عن ابراهیم بن محمد بن طلحة عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل دون ماله فهو شهید وفی الباب عن علی وسعید بن زید وابی هریرة وابن عمر وابن عباس وجابر حدیث عبد اللہ بن عمرو حدیث حسن وقد روی عنه من غیر وجه وقد رخص بعض اهل العلم للرجل ان یقاتل عن نفسه وماله وقال ابن المبارك یقاتل عن ماله ولو درهمین

باب قصاص کا بیان **حدیث** کی ہمسے علی بن خشرم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عیسیٰ بن یونس نے شعبہ سے اُسنے قتادہ سے اُنھی کہا سُنا مین نے زرارہ بن اوفی سے حدیث بیان کرتا تھا عمران بن حصین سے کہ تحقیق ایک شخص نے کاٹا ہاتھ ایک مرد کا۔ پس کھینچا اُس شخص نے کہ کاٹا گیا ہاتھ اُسکا کاٹنے والے کے منھ سے پس گر پڑے اگلے دانت اُسکے پس جھگڑا کیا اُنھون نے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو فرمایا کہ کاٹتا ہے ایک تمھارا اپنے بھائی کو جیسے کہ کاٹتا ہے اونٹ یعنی اونٹ کی طرح اپنے منھ سے اُسکا ہاتھ چباتا ہے نہین ہے دیت واسطے تیرے۔ سو اُتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اور زخمون کا بدلہ ہے۔ اور اس باب مین یعلی بن امیہ اور سلمہ بن امیہ سے بھی روایت ہے اور وہ دونون بھائی ہین اور عمران بن حصین کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** تہمت مین قید کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے علی بن سعید کندی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے معمر سے اُسنے بہز بن حکیم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا کہ قید کیا نبی صلی اللہ نے ایک مرد کو بیچ تہمت کے پھر چھوڑ دیا اُسکو اور اس باب مین ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن ہے اور تحقیق روایت کی اسمعیل بن ابراہیم نے بہز بن حکیم سے یہ حدیث پوری اور لمبی **باب** جو شخص کہ مارا جاوے اپنے مال کے لیے پس وہ شہید ہے **حدیث** کی ہمسے سلمہ بن شبیب اور حاتم بن سیاہ مروزی وغیرہ نے اُنھون نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے زہری سے اُسنے طلحہ بن عبد اللہ بن عوف سے اُسنے عبد الرحمن بن عمرو بن سہل سے اُسنے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جو شخص کہ مارا جاوے واسطے محافظت مال اپنے کے پس وہ شہید ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر عقدی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن مطلب نے عبد اللہ بن حسن سے اُسنے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ مارا جاوے واسطے مال اپنے کے پس وہ شہید ہے اور اس باب مین علی اور سعید بن زید اور ابی ہریرہ اور ابن عمر اور ابن عباس اور جابر سے بھی روایت ہے اور عبد اللہ بن عمرو کی حدیث حسن ہے کئی وجہ پر اُس سے مروی ہے اور تحقیق اجازت دی بعض اہل علم نے یہ کہ لڑے واسطے محافظت جان اپنی کے اور مال اپنے کے اور کہا ابن مبارک نے کہ لڑے اپنے مال کے لیے یعنی اُسکے بچانے کے لیے اگرچہ دو ہی درہم ہون

لہ یعنی اسواسطے کہ وہ معذور ہے اُسنے اپنے ہاتھ بچانے کے لیے اُسکے منھ مین سے ہاتھ کھینچا اور اسیطرح اگر کوئی شخص کسی عورت سے بدکاری کرے پس اگر وہ عورت اپنی جان بچانے کے لیے اس شخص کو مار ڈالے تو اُسمین بھی قصاص نہین۔ یہ قول شافعی کا ہے اور اسی طرح اگر کوئی اپنا مال اور جان بچانے کے لیے چور کو مار ڈالے تو اُسمین بھی قصاص نہین ۱۲ع ع زرارہ بن اوفی عامری حرشی کنیت آپ کی ابو حاجب ہو رہنے والے بصرہ کے۔ آپ قاضی ہین۔ ثقہ ہین۔ عابد ہین ۹۳ھ مین نماز پڑھتے پڑھتے

حدثنا هارون بن اسحٰق الهمدانی ثنی محمد بن عبد الوهاب عن سفیان الثوری عن عبد الله بن الحسن قال ثنی ابراهیم بن محمد بن طلحة قال سفیان واثنی علیه خیرا قال سمعت عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ارید ماله بغیر حق فقاتل فقتل فهو شهید هذا حدیث صحیح **حدثنا** محمد بن بشار ثنا عبد الرحمٰن بن مهدی ثنا سفیان عن عبد الله بن الحسن عن ابراهیم بن محمد بن طلحة عن عبد الله بن عمرو عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه **حدثنا** عبد بن حمید قال اخبرنی یعقوب بن ابراهیم بن سعد ثنا ابی عن ابیه عن ابی عبیدة بن محمد بن عمار بن یاسر عن طلحة بن عبد الله بن عوف عن سعید بن زید قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من قتل دون ماله فهو شهید ومن قتل دون دمه فهو شهید ومن قتل دون دینه فهو شهید ومن قتل دون اهله فهو شهید هذا حدیث حسن صحیح وهکذا روی غیر واحد عن ابراهیم بن سعد نحو هذا ویعقوب هو ابن ابراهیم بن سعد بن ابراهیم بن عبد الرحمٰن بن عوف الزهری **باب** ماجاء فی القسامة **حدثنا** قتیبة ثنا اللیث عن یحیی بن سعید عن بُشیر بن یسار عن سهل بن ابی حثمة قال قال یحیی وحسبت عن رافع بن خدیج انهما قالا خرج عبد الله بن سهل بن زید ومُحیّصة بن مسعود بن زید حتی اذا کانا بخیبر تفرقا فی بعض ما هناك ثم ان محیصة وجد عبد الله بن سهل قتیلا قد قتل فاقبل الی رسول الله صلی الله علیه وسلم هو وحویصة بن مسعود وعبد الرحمٰن بن سهل وکان اصغر القوم ذهب عبد الرحمٰن لیتکلم قبل صاحبه

حدیث کی ہمسے ہارون بن اسحاق ہمدانی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عبد الوہاب نے سفیان ثوری سے اُسنے عبد اللہ بن حسن سے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن محمد بن طلحہ نے کہا سفیان نے اور تعریف کی اُسپر بھلائی کی اُسنے کہا سُنا مین عبد اللہ بن عمرو سے کہتے تھے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ارادہ کیا جاوے لینے مال اُسکے کا بغیر حق کے یعنی ظلم سے پس لڑائی کی اُسنے مال چھیننے والے سے پس مارا گیا تو وہ شہید ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عبد اللہ بن حسن سے اُسنے روایت کی ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اُسکے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے اُسنے کہا خبر دی مجکو یعقوب بن ابراہیم نے اُسنے کہا حدیث کی مجکو باپ میرے نے باپ اپنے سے اُسنے روایت کیا ابی عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر سے اُسنے طلحہ بن عبد اللہ بن عوف سے اُسنے سعید بن زید سے کہا کہ سنا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے[1] تھے جو شخص قتل کیا جاوے واسطے محافظت مال اپنے کے پس وہ شہید ہے اور جو شخص کہ مارا جاوے واسطے بچانے جان اپنی کے پس وہ شہید ہے اور جو شخص کہ مارا جاوے واسطے بچانے دین اپنے کے تو وہ بھی شہید ہے اور جو شخص کہ مارا جاوے واسطے بچانے اہل اپنے کے وہ بھی شہید ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسیطرح روایت کی بہت لوگون نے ابراہیم بن سعد سے مانند اسکے اور یعقوب وہ پوتا ہے عبد الرحمٰن بن عوف کا **باب** قسامت[2] کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے یحیی بن سعید سے اُسنے بشیر بن یسار سے اُسنے سہل بن ابی حثمہ اور رافع بن خدیج سے اُن دونون نے کہا کہ نکلے عبد اللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود طرف خیبر کے یہان تک کہ جب پہونچے خیبر مین تو جدے ہوگئے بیچ بعض اُس چیز کے کہ وہان تھی یعنی کھجورون مین پھر تحقیق محیصہ نے پایا عبد اللہ بن سہل کو مقتول سو آئے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے محیصہ اور حویصہ بیٹے مسعود کے اور عبد الرحمٰن بن سہل یعنی بھائی مقتول کا اور عبد الرحمٰن اپنے بھائیون سے چھوٹا تھا نبی صلعم سے کلام کرنا چاہا

[1] واسطے محافظت دین کے یعنے اگر کوئی کافر یا مبتدع اسکے دین کی حقارت کرے اور وہ اسکا مقابلہ کرے اور مارا جاوے تو وہ شہید ہے اور اکثر علما اسپر ہین کہ اگر کوئی قصد کرے کسی کے مال لینے کا یا مار ڈالنے کا یا تعرض کرے اسکے مال وعیال سے تو جائز ہے اُسکو یہ کہ دفع کرے اس قصد کرنے والے کو ساتھ نرمی کے اور اگر وہ باز نہ آوے تو اُس سے لڑائی کرے۔ اگر یہ مارا گیا تو شہید ہوا اور اگر اُسکو مارا تو اُسپر قصاص لازم نہین آتا ۱۲ ع ح

[2] شرع مین قسامت اُسکو کہتے ہین کہ جو ایک شخص مقتول پایا گیا اور اُسکا قتل کرنے والا معلوم نہین تو اس محلہ کے لوگون سے پچاس آدمی قسم کھا دین کہ ہمنے نہین مارا اُسکو اور نہ ہم مارنے والے کو جانتے ہین پس یہ مذہب امام ابو حنیفہ رح کا ہے اور نزدیک شافعی اور احمد کے اگر ہو درمیان اہل محلہ کے اور قتیل کے عداوت یا ظاہر کرے کوئی علامت کہ اُنھون نے مارا ہے جیسے پایا گیا اُنکے محلہ مین تو سوگند دیجاوے وارثون مقتول کو۔ اور وہ لوگ قسم کھا دین کہ قسم خدا کی انھین نے مارا ہے اور اگر وہ قسم سے انکار کرین تو قسم دیجاوے اُنکو

قال له رسول الله صلی الله علیه وسلم کبر الکبر فصمت وتکلم صاحباه ثم ... علیه وسلم

مقتل عبد الله بن سهل فقال لهم اتحلفون خمسین یمینا فتستحقون صاحبکم او قاتلکم ... لم نشهد قال

فتبرئکم یهود بخمسین یمینا قالوا وکیف نقبل ایمان قوم کفار فلما رای ذلک رسول الله صلی الله علیه وسلم اعطی عقله **حدثنا**

الحسن بن علی الخلال ثنا یزید بن هارون ثنا یحیی بن سعید عن بشیر بن یسار عن سهل بن ابی حثمة ورافع بن خدیج نحو هذا

الحدیث بمعناه هذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم فی القسامة وقد رای بعض فقهاء المدینة القود بالقسامة

وقال بعض اهل العلم من اهل الکوفة وغیرهم ان القسامة لا توجب القود وانما توجب الدیة بسم الله الرحمن الرحیم **ابواب**

الحدود عن رسول الله صلی الله علیه وسلم **باب** ماجاء فیمن لا یجب علیه الحد **حدثنا** محمد بن یحیی القطعی

ثنا بشر بن عمر ثنا همام عن قتادة عن الحسن عن علی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال رفع القلم عن ثلثة عن النائم حتی یستیقظ

وعن الصبی حتی یشب وعن المعتوه حتی یعقل وفی الباب عن عائشة حدیث علی حدیث حسن غریب من هذا الوجه وقد

روی من غیر وجه عن علی وذکر بعضهم وعن الغلام حتی یحتلم ولا نعرف للحسن سماعا من علی بن ابی طالب

سو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُسکو کہ بڑائی رکھ بڑے کی یعنی جو تجھسے بڑا ہے مقدم کر اسکو کلام کرنے مین سو چپ رہا وہ اور کلام کیا

دونون ساتھیون اُسکے نے پھر کلام کیا اُسنے ساتھ اُنکے سو ذکر کیا اُنھون نے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقتول ہونا عبد اللہ بن سہل

کا یعنی وہ خیبر مین مارا گیا اور اُسکا مارنے والا کوئی معلوم نہین سو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنسے فرمایا کہ کیا کھاتے ہو تم پچاس قسمین اور

مستحق ہوتے ہو تم دیت قاتل اپنے کے یا فرمایا ساتھی اپنے کے اُنھون نے کہا کس طرح قسم کھاوین ہم اور نہین حاضر تھے وہان ہم اور نہین دیکھا

اُسکو کہ کسنے مارا سو حضرت نے فرمایا پس پاک کرینگے تمکو یعنی اس گمان سے یہود ساتھ پچاس قسمون کے تو کہا اُنھون نے کہ کسطرح قبول

کرین ہم قسمین کافرون کی سو جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بات دیکھی تو اپنے پاس سے اُسکی دیت دی **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی

خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیے بن سعید نے بشیر ابن یسار سے اُسنے سہل

بن ابی حثمہ سے اور رافع بن خدیج سے مانند اس حدیث کے ساتھ معنی اُسکے کے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی حدیث پر ہے نزدیک

اہل علم کے بیچ قسامت کے اور بعض فقہا مدینے کے کہتے ہین کہ اسمین قصاص لازم آتا ہے اور بعض اہل علم اہل کوفہ وغیرہ سے کہتے ہین کہ

قسامت مین قصاص واجب نہین بلکہ فقط دیت واجب ہوتی ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم **ابواب الحدود** یہ باب ہین حدون کے بیان مین جو نبی صلی اللہ

علیہ وسلم سے منقول ہین **باب** اُس شخص کا بیان جسپر حد واجب نہین **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیی قطعی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن عمر

نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہمام نے قتادہ سے اُسنے حسن بصری سے اُسنے علی سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُٹھایا گیا قلم

تکلیف کا تین شخصون سے یعنی قول و فعل اُنکا معتبر نہین اور لکھے نہین جاتے اعمال اُنکے تا مواخذہ نہو بسبب اُنکے ایک تو سونے والے

سے یہان تک کہ جاگے اور دوسرے لڑکے سے یہان تک کہ بالغ ہو اور جوان ہو۔ اور تیسرے بے عقل سے یہان تک کہ عاقل

ہو اور اس باب مین عائشہ سے بھی روایت ہے اور علی کی حدیث حسن غریب ہے اسوجہ سے اور کئی وجہ پر حضرت علی رض سے

مروی ہے اور ذکر کیا بعض نے یہ لفظ کہ لڑکے سے یہان تک کہ احتلام ہو اُسکو۔ اور نہین پہچانتے ہم واسطے حسن کے سماع حضرت

علی ابن ابی طالب رض سے

---

[1] حد اصل مین بمعنے منع اور بمعنے حائل کے درمیان دو چیزون کے آئے ہین۔ اور حد کو حد اسواسطے کہتے ہین کہ منع کرتی ہے آدمی کو واقع ہونے سے

گناہ مین۔ اور حدود بمعنے محارم بھی آئے ہین۔ اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ حد شریعت مین عقوبت ہے کہ تقدیر کی گئی واسطے حق خدا کے تا اسکو قصاص کو

حد نہین کہتے کہ حق بندے کا ہے اور تعزیر کو حد نہین کہتے ہین کہ اُسمین تقدیر اور تعین نہین ۱۲ع ح حاشیہ متعلق صفحہ ۴۴۶ [1] یہ خطاب ہے

حاکمون کو کہ جب تک ہوسکے حدون کو دفع کرین مسلمانون سے ساتھ تلقین کرنے عذر کے ۱۲ ع ۵۲ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر عیب چھپانے سے

ساقط ہو جاتے ہین۔ واللہ اعلم یعنی امام سہواً یا خطأً ایسے مجرم کو کہ قابل سزا ہے درگذر کرے اور سزا نہ دیوے یہ بہتر ہے اُس سے کہ مجرم غیر قابل سزا کو

خطأً سزا دیوے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کو سزا دینے مین احتیاط کرنی چاہیے ۱۲

وقد روی هذا الحدیث عن عطاء بن السائب عن ابی ظبیان عن علی عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو هذا الحدیث ورواه عن الاعمش عن ابی ظبیان عن ابن عباس عن علی موقوفا ولم یرفعه والعمل علی هذا الحدیث عند اهل العلم وابو ظبیان اسمه حصین بن جندب **باب** ما جاء فی درء الحدود **حدثنا** عبد الرحمن بن الاسود ابو عمرو البصری ثنا محمد بن ربیعة ثنا یزید بن زیاد الدمشقی عن الزهری عن عروة عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ادرؤا الحدود عن المسلمین ما استطعتم فان کان له مخرج فخلوا سبیله فان الامام ان یخطی فی العفو خیر من ان یخطی فی العقوبة **حدثنا** هناد ثنا وکیع عن یزید بن زیاد نحو حدیث محمد بن ربیعة ولم یرفعه وفی الباب عن ابی هریرة وعبد الله بن عمرو وحدیث عائشة لا نعرفه مرفوعا الا من حدیث محمد بن ربیعة عن یزید بن زیاد الدمشقی عن الزهری عن عروة عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم ورواه وکیع عن یزید بن زیاد نحوه ولم یرفعه ورواية وکیع اصح وقد روی نحو هذا عن غیر واحد من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم انهم قالوا مثل ذلک ویزید بن زیاد الدمشقی ضعیف فی الحدیث ویزید بن ابی زیاد الکوفی اثبت من هذا واقدم **باب** ما جاء فی الستر علی المسلم **حدثنا** قتیبة ثنا ابو عوانة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من نفس عن مسلم کربة من کرب الدنیا نفس الله عنه کربة من کرب الآخرة ومن ستر علی مسلم ستره الله فی الدنیا والآخرة والله فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیه

اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث عطاء بن سائب سے اُسنے ابی ظبیان سے اُسنے علی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس حدیث کے اور روایت کیا اُسکو اعمش نے ابی ظبیان سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے علی سے موقوف اور نہین مرفوع کیا اُسکو اور عمل اس حدیث پر نزدیک اہل علم کے ہے اور ابو ظبیان کا نام حصین بن جندب ہے **باب** حدون کے ساقط کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عبد الرحمن بن اسود اور ابو عمرو بصری نے دونون نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن ربیعہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن زیاد دمشقی نے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دفع کرو حدون کو مسلمانون سے جہانتک کہ طاقت رکھو تم پس اگر ہو واسطے مسلمان کے جگہ خلاصی کی تو چھوڑ دو راہ اُسکی پس تحقیق خطا کرنا امام کا معاف کرنے مین بہتر ہے خطا کرنے اُسکی سے سزا ہونچانے مین **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے یزید بن زیاد سے مانند حدیث محمد بن ربیعہ کے اور نہین مرفوع کیا اُسکو اور اس باب مین ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے اور عائشہ کی حدیث کو مرفوع نہین پہچانتے ہم مگر حدیث محمد بن ربیعہ سے اُسنے یزید بن زیاد سے اُسنے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اُسکو وکیع نے یزید بن زیاد سے مانند اسکے اور نہین مرفوع کیا اسکو اور روایت وکیع کی زیادہ صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے مثل اسکے بہت اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ اُنھون نے کہا مثل اسکے اور یزید بن زیاد دمشقی ضعیف ہے حدیث مین اور یزید بن ابی زیاد کوفی اثبت ہے اس سے اور اقدم ہے (اور اس روایت مین دمشقی ہے جو ضعیف ہے) **باب** مسلمان کے عیب چھپانے کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ دوسرے مسلمان کی سختی دور کر دے دنیا کی سختیون سے تو اللہ اُسکی سختی دور کر دیگا قیامت کی سختیون سے اور جو شخص کہ مسلمان کی پردہ پوشی کرے اور اُسکے عیب چھپا دے تو خدا اُسکا عیب دنیا اور آخرت مین چھپا دیگا یعنی اُسکو لوگون مین ذلیل نہین کریگا اور خدا بندہ کی مدد پر ہے جبتک کہ بندہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد پر ہے

ع ابو عمرو بصری اسد الی العین محمد و ال محلہ مقبول ہین تیسرے طبقہ مین شمار کیا ہے ۱۲ کذا فی التقریب حاشیہ متعلق صفحہ ۴۴۴ ملا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دفع حد کے واسطے عذرات تلقین کرنے درست ہین۔ جیسے کہو کہ کیا دیوانہ ہو گیا ہے تو یا شراب پی ہے تو نے یا بوسہ لیا تو نے یا ہاتھ لگایا تو نے والا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سوال کرنے کے اُس سے کوئی معنے نہ تھے۔ اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اُسکا زنا کرنا پہلے سے معلوم تھا۔ اور آئندہ کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو معلوم نہین تھا پس یہ تعارض ہے سو جواب اسکا یہ ہے کہ ممکن ہے کہ پہلے ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر پہونچی ہو پھر اُس سے بلا کر پوچھا ہو تا اقرار کرے وہ ۱۲ طیبی

وفی الباب عن عقبۃ بن عامر وابن عمر حدیث ابی ھریرۃ ھکذا روی غیر واحد عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو روایۃ ابی عوانۃ وروی اسباط بن محمد عن الاعمش قال حدثت عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ **حدثنا** بذلک عبید بن اسباط بن محمد قال ثنی ابی عن الاعمش بھذا الحدیث **حدثنا** قتیبۃ ثنا اللیث عن عقیل عن الزھری عن سالم عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المسلم اخو المسلم لا یظلمہ ولا یسلمہ ومن کان فی حاجۃ اخیہ کان اللہ فی حاجتہ ومن فرج عن مسلم کربۃ فرج اللہ عنہ کربۃ من کرب یوم القیمۃ ومن ستر مسلما سترہ اللہ یوم القیمۃ ھذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث ابن عمر **باب** ماجاء فی التلقین فی الحد **حدثنا** قتیبۃ ثنا ابو عوانۃ عن سماک بن حرب عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لماعز بن مالک احق ما بلغنی عنک قال ما بلغک عنی قال بلغنی انک وقعت علی جاریۃ آل فلان قال نعم فشھد اربع شھادات فامر بہ فرجم وفی الباب عن السائب بن یزید حدیث ابن عباس حدیث حسن وروی شعبۃ ھذا الحدیث عن سماک بن حرب عن سعید بن جبیر مرسلا ولم یذکر فیہ عن ابن عباس **باب** ماجاء فی درء الحد عن المعترف اذا رجع **حدثنا** ابو کریب ثنا عبدۃ بن سلیمان عن محمد بن عمرو ثنا ابو سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال جاء ماعز الاسلمی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ قد زنی

اور اس باب مین عقبہ بن عامر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث اسی طرح روایت کی بہت لوگون نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند روایت ابو عوانہ کے اور روایت کی اسباط بن محمد نے اعمش سے کہا کہ حدیث کیا گیا مین ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے عبید بن اسباط بن محمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہمارے باپ نے اعمش سے ساتھ اس حدیث کے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے عقیل سے اُسنے زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مسلمان بھائی ہے دوسرے مسلمان کا نہ ظلم کرے اُسپر اور نہ ڈالے اُسکو ہلاکت مین۔ اور جو شخص کہ اپنے بھائی مسلمان کا کام کاج کیا کریگا تو خدا اُسکا کام بنایا کریگا۔ یعنی اللہ اُسکی مراد حاصل کریگا۔ اور جو شخص کہ دور کرے مسلمان سے کوئی تکلیف دور کریگا اللہ اس سے بدلے اُسکے ایک تکلیف دن قیامت کے اور جو شخص کہ پردہ ڈھانکے مسلمان کا پردہ ڈھانکے گا اُسکا اللہ دن قیامت کے یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے حدیث ابن عمر سے **باب** حد مین تلقین کرنیکا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے سماک بن حرب سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماعز بن مالک سے کہ کیا سچ ہے وہ چیز کہ پہونچی مجکو تیری طرف سے کہا ماعز نے کہ کیا چیز پہونچی ہے آپ کو میری طرف سے فرمایا آپ نے پہونچی مجکو یہ خبر کہ تو نے زنا کیا ہے فلانے کی لونڈی سے اُسنے کہا ہان پس اقرار کیا اُسنے چار بار یعنی چار مجلسون مین۔ پس حکم کیا آپ نے اُسکے سنگسار کرنے کا۔ پس سنگسار کیا گیا وہ۔ اور اس باب مین سائب بن یزید سے بھی روایت ہے اور ابن عباس کی حدیث حسن ہے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث سماک بن حرب سے اُسنے سعید بن جبیر سے مرسل اور نہین ذکر کیا اسمین واسطہ ابن عباس کا **باب** اگر کوئی شخص زنا کا اقرار کرکے پھر جاوے تو اُس سے حد ساقط ہو جاتی ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان نے محمد بن عمرو سے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو سلمہ نے ابی ہریرہ سے کہا کہ آیا ماعز اسلمی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق مین نے زنا کیا

حاشیہ ہذا متعلق صفحہ ۴۴۴ سطر ۱۱ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص زنا کا اقرار کرکے پھر جاوے تو حد اس سے ساقط ہو جاتی ہے۔ اور اسیطرح اگر کہے یعنے بعد اقرار کے کہ مین نے زنا نہین کیا یا مین نے جھوٹ کہا یا مین نے رجوع کیا تو حد ساقط ہو جاتی ہے واضح ہو کہ ماعز کے بھاگنے کا حال مجمل معلوم ہوا یعنے صراحۃً معلوم ہوا کہ وہ زنا کے اقرار سے پھر گیا اسلیے آپ نے فرمایا کہ تم لوگون نے اُسکو کیون نہ چھوڑ دیا اور دوسری روایت مین آیا ہے کہ شاید وہ توبہ کرتا اور اللہ اُسکی توبہ قبول کر لیتا۔ مطلب یہ ہے کہ حد ظاہر حکم پر لگائی جاتی ہے اگر اُسنے زنا بھی کیا تھا اور اس قول سے رجوع کر گیا تو چھوڑ دینا چاہیے تھا

فاعرض عنه ثم جاء من الشق الآخر فقال انه قد زنی فاعرض عنه ثم جاء من الشق الآخر فقال یا رسول الله انه قد زنی فامر به فی الرابعة فاخرج الی الحرة فرجم بالحجارة فلما وجد مس الحجارة فر یشتد حتی مر برجل معه لحی جمل فضربه به وضربه الناس حتی مات فذکروا ذلك لرسول الله صلی الله علیه وسلم انه فر حین وجد مس الحجارة ومس الموت فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم هلا ترکتموه هذا حدیث حسن قد روی من غیر وجه عن ابی هریرة وروی هذا الحدیث عن ابی سلمة عن جابر بن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو هذا حدثنا بذلك الحسن بن علی الخلال ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن الزهری عن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن جابر بن عبد الله ان رجلا من اسلم جاء النبی صلی الله علیه وسلم فاعترف بالزنا فاعرض عنه ثم اعترف فاعرض عنه حتی شهد علی نفسه اربع شهادات فقال النبی صلی الله علیه وسلم ابك جنون قال لا قال احصنت قال نعم فامر به فرجم فی المصلی فلما اذلقته الحجارة فر فادرك فرجم حتی مات فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم خیرا ولم یصل علیه هذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا الحدیث عند بعض اهل العلم ان المعترف بالزنا اذا اقر علی نفسه اربع مرات اقیم علیه الحد وهو قول احمد واسحق وقال بعض اهل العلم اذا اقر علی نفسه مرة اقیم علیه الحد وهو قول مالك بن انس والشافعی

پس منہ پھیر لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے پھر آیا وہ دوسری طرف سے اور کہا کہ تحقیق میں نے زنا کیا پس منہ پھیر لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے پھر آیا دوسری طرف سے سو کہا کہ یا حضرت میں نے زنا کیا پس حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے سنگسار کرنے کا چوتھی بار میں نکالا گیا وہ طرف سنگستان مدینے کے۔ پس مارا گیا ساتھ پتھروں کے۔ سو جب اُسنے پائی ایذا پتھروں کے لگنے کی تو بھاگا دوڑتا ہوا یہاں تک کہ گذرا ایک شخص پر کہ تھا پاس اُسکے کلا اونٹ کا پس مارا اسکو ساتھ کلے کے اور مارا اسکو لوگوں نے یہاں تک کہ مرگیا سو ذکر کیا لوگوں نے یہ روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق وہ بھاگا تھا جب کہ پائی اُسنے ایذا پتھروں کے لگنے کی اور ایذا موت کی سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیوں نہ چھوڑ دیا تمنے اُسکو یہ حدیث حسن ہے۔ اور کئی وجہ پر ابی ہریرہ سے مروی ہے۔ اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث ابی سلمہ سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے اُنہی جابر بن عبد اللہ سے کہ تحقیق ایک مرد قبیلۂ اسلم سے آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو اقرار کیا اُسنے ساتھ زنا کے پس منہ پھیر لیا اُس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اقرار کیا اُسنے سو منہ پھیر لیا اُنہوں اُس سے حضرت نے یہاں تک کہ اقرار کیا اُسنے اپنی جان پر چار بار۔ سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو دیوانہ ہو گیا ہے اُسنے کہا نہیں پھر فرمایا کیا محصن ہے تو یعنی بیاہا ہوا ہے اُسنے کہا ہاں پس حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے سنگسار کرنے کا سو سنگسار کیا گیا عیدگاہ میں سو جب لگے اُسکو پتھر یعنی ایذا ہوئی تو بھاگا پس پایا گیا۔ پس سنگسار کیا گیا۔ یہاں تک کہ مرگیا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکی تعریف کی اور اُسکے جنازے کی نماز نہ پڑھی یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہ اقرار کرنیوالا ساتھ زنا کے جب اقرار کرے اپنی جان پر چار بار تو قائم کیجاوے اُس پر حد اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض اہل علم نے کہ جب اقرار کرے اوپر جان اپنی کے ایک بار تو قائم کیجاوے اوس پر حد اور یہی ہے قول مالک بن انس اور شافعی کا

یعنی کہ قیامت کے روز خدا اُسکو سزا دیتا یا توبہ اُسکی قبول کر لیتا مگر یہ خوب ظاہر ہے کہ ماعز کا بھاگ جانا بسبب تکلیف کے تھا نہ اپنے قول سے رجوع کرنے کا کیونکہ اگر انیسر قول سے وہ رجوع کیا ہوتا تو زبان سے کچھ کہتا اور حضرت نے جو فرمایا تو احتیاطاً فرمایا کیونکہ آپ کو نرمی بہت پسند تھی خصوصاً معاملات حدود میں ۱۲ منہ یہ قول امام ابو حنیفہ کا ہے کہ اُنکے نزدیک چار بار اقرار کرنا شرط ہے واسطے رجم کرنے کے اور اگر چار بار اقرار نہ کرے تو رجم واجب نہیں ہوتا۔ اور امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک ایک بار زنا کا اقرار کرنا بھی رجم کو واجب کر دیتا ہے۔ اور اس سے معلوم ہوا کہ اقرار مجنون کا باطل ہے اور نہیں جاری ہوتی اسپر حد۔ اور کہا نووی نے کہ اسمیں اشارہ ہے کہ امام پر واجب ہے کہ شروط رجم سے پوچھ لیوے یعنی محصن ہونا وغیرہ۔ پس اسمیں کنایہ ہے کہ اگر اقرار سے رجوع کرے تو حد معاف ہو جاتی ہے۔ اور کہا ابن ہمام نے کہ مرد کو کھڑا کر کے حد ماری جاوے اور عورت کو بٹھا کر حد ماری جاوے۔ اور اگر عورت کے لیے گڑھا کھود جاوے سنگسار کرنے میں تو جائز ہے۔ اور جب کہ بھاگے کوئی سنگسار کرنے میں پس اگر ہو اقرار کرنے والا زنا کا تو پیچھا نہ کیا جاوے اُسکا اور جو گواہی دی گئی ہو اُسپر تو اُسکا پیچھا کیا جاوے۔ اور ابن ہمام نے کہا کہ حد اور تعزیر کا مسجد میں قائم کرنا بالاجماع درست نہیں

رجعة من قال هذا القول حديث ابی هريرة وزيد بن خالد ان رجلين اختصما الی رسول الله صلی الله عليه وسلم فقال احدهما يا رسول الله ان ابنی زنی بامراة هذا الحديث بطوله وقال النبی صلی الله عليه وسلم اغد يا انيس الی امراة هذا فان اعترفت فارجمها ولم يقل فان اعترفت اربع مرات **باب** ما جاء فی کراهية ان يشفع فی الحدود **حدثنا** قتيبة ثنا الليث عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة ان قريشا اهمتهم شان المراة المخزومية التی سرقت فقالوا من يکلم فيها رسول الله صلی الله عليه وسلم فقالوا من يجتری عليه الا اسامة بن زيد حب رسول الله صلی الله عليه وسلم فکلمه اسامة فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم اتشفع فی حد من حدود الله ثم قام فاختطب فقال انما اهلك الذين من قبلکم انهم کانوا اذا سرق فيهم الشريف ترکوه واذا سرق فيهم الضعيف اقاموا عليه الحد وايم الله لو ان فاطمة بنت محمد سرقت لقطعت يدها وفی الباب عن مسعود بن العجماء ويقال ابن الاعجم وابن عمر وجابر حديث عائشة حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فی تحقيق الرجم **حدثنا** سلمة بن شبيب واسحق بن منصور والحسن بن علی الخلال وغير واحد قالوا انا عبد الرزاق ثنا معمر عن الزهری عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس عن عمر بن الخطاب قال ان الله بعث محمدا بالحق وانزل عليه الکتاب وکان فيما انزل عليه اية الرجم فرجم رسول الله صلی الله عليه وسلم ورجمنا بعده وانی خائف ان يطول بالناس زمان فيقول قائل لا نجد الرجم فی کتاب الله فيضلوا بترك فريضة انزلها الله

اور دلیل اُنکی حدیث ابی ہریرہ اور زید بن خالد کی ہے کہ تحقیق دو شخص جھگڑتے آئے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو کہا ایک اُن دونوں نے کہ یا حضرت تحقیق بیٹے میرے نے زنا کیا ساتھ عورت اسکی کے آخر حدیث تک فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے انیس جا اُسکی عورت پاس پس اگر اقرار کرے زنا کا تو سنگسار کر اُسکو اور نہیں فرمایا آپ نے یہ کہ اگر اقرار کرے چار بار یعنی یہ حدیث مطلق ہے اسمین چار بار کی قید کا تذکرہ نہیں **باب** حد مین سفارش کرنی مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے یہ کہ اصحاب قریش کو فکر مین ڈالا حال عورت مخزومیہ نے کہ چوری کی تھی اُسنے (اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے ہاتھ کاٹنے کا حکم کیا تھا) پس کہا اصحاب نے آپسمین کہ کون کلام کرے یعنی سفارش کرے اُسکی مقدمہ مین حضرت سے پس کہا اُنھون نے کہ نہین جرأت کر سکتا کوئی حضرت سے کہنے کی مگر اُسامہ بن زید کہ پیارے ہین نبی صلعم کے پس کلام کیا اُنھون نے اُسامہ سے پھر اُسامہ نے نبی صلعم سے کہا سو نبی صلعم نے فرمایا کیا سفارش کرتا ہے تو بیچ حد کے اللہ کی حدون سے پھر کھڑے ہوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خطبہ فرمایا کہ نہین ہلاک کیا اُن لوگون کو کہ تھے پہلے تمسے مگر اسنے کہ وہ تھے جبکہ چراتا درمیان اُنکے کوئی شریف تو چھوڑ دیتے اُسکو اور جبکہ چراتا اُنمین کوئی غریب تو قائم کرتے اُسپر حد اور قسم ہے اللہ کی اگر تحقیق فاطمہ بیٹی محمد کی چرا دے تو البتہ کاٹون مین ہاتھ اُسکا اور اس باب مین مسعود بن عجماء (اسکو ابن العجم بھی کہتے ہین) اور ابن عمر اور جابر سے بھی روایت ہے اور عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** رجم کے ثابت کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے سلمہ بن شبیب اور اسحاق بن منصور اور حسن بن علی خلال وغیرہ نے اُنھون نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے عمر بن خطاب رض سے کہا کہ تحقیق اللہ تعالی نے بھیجا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو ساتھ حق کے اور اُتاری اُنپر کتاب اور تھی اُس چیز سے کہ اُتاری اللہ نے آیت رجم کی سنگسار کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور سنگسار کیا ہمنے بعد حضرت کے اور مین خوف کرنے والا ہون اسکا کہ دراز ہو ساتھ لوگون کے زمانہ پس کہے کوئی کہنے والا کہ نہین پاتے ہم سنگسار کرنا بیچ کتاب اللہ کے پس گمراہ ہون ساتھ ترک کرنے فرض کے کہ اُتارا اُسکو اللہ تعالی نے

۱؎ یعنی امام سے درخواست کرے کہ درگذر کرے قائم کرنے حد سے اور اجماع ہے علما کا اسپر کہ حرام ہے سفارش کرنی حد مین بعد پہونچنے واقعہ کے پاس امام کے اور پہلے اسمین سفارش کروانی بھی بالاجماع حرام ہے اور امام کے پاس واقعہ پہونچنے سے پہلے سفارش کرنی جائز ہے نزدیک اکثر علما کے اور تعزیر مین بھی سفارش جائز ہے اور اگر کوئی شخص عاریتاً کوئی چیز لیکر منکر ہو جاوے تو جمہور کے نزدیک اُسمین ہاتھ کاٹنا لازم نہین آتا اور امام احمد اور اسحاق کے نزدیک اسمین ہاتھ کاٹنا واجب ہے ۲؎ مخزومیہ منسوب بہ مخزوم کہ نام ہے ایک بڑے قبیلہ کا قریش مین اور یہ عورت اُسی قبیلہ سے تھی ۳؎ آیت رجم یعنی سنگسار کرنے کی اول قرآن مین تھی بعد ازان تلاوت اُسکی منسوخ ہوئی اور حکم باقی رہا اور وہ آیت

الا وان الرجم حق علی من زنی اذا احصن وقامت البینۃ او کان حمل او الاعتراف هذا حدیث صحیح حدثنا احمد بن منیع ثنا اسحٰق بن یوسف الازرق عن داؤد بن ابی هند عن سعید بن المسیب عن عمر بن الخطاب قال رجم رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجم ابوبکر ورجمت ولولا انی اکرہ ان ازید فی کتاب اللہ لکتبتہ فی المصحف فانی قد خشیت ان یجیئ اقوام فلا یجدونہ فی کتاب اللہ فیکفرون بہ وفی الباب عن علی حدیث عمر حدیث حسن صحیح وروی من غیر وجہ عن عمر **باب** ماجاء فی الرجم علی الثیب حدثنا نصر بن علی وغیر واحد قالوا ثنا سفیان بن عیینۃ عن الزهری عن عبید اللّٰہ بن عبد اللہ سمعہ من ابی هریرۃ وزید بن خالد وشبل انهم کانوا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتاہ رجلان یختصمان فقام الیہ احدهما فقال انشدک اللہ یا رسول اللہ لما قضیت بیننا بکتاب اللہ فقال خصمہ وکان افقہ منہ اجل یا رسول اللہ اقض بیننا بکتاب اللہ وائذن لی فاتکلم ان ابنی کان عسیفا علی هذا فزنی بامرأتہ فاخبرونی ان علی ابنی الرجم ففدیت منہ بمائۃ شاۃ وخادم ثم لقیت ناسا من اهل العلم فزعموا ان علی ابنی جلد مائۃ وتغریب عام وانما الرجم علی امرأۃ هذا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لاقضین بینکما بکتاب اللہ المائۃ شاۃ والخادم رد علیک وعلی ابنک جلد مائۃ وتغریب عام واغد یا انیس علی امرأۃ هذا فان اعترفت فارجمها فغدا علیها فاعترفت فرجمها حدثنا اسحٰق بن موسی الانصاری ثنا معن ثنا مالک عن ابن شهاب عن عبید اللہ بن عبد اللہ عن ابی هریرۃ وزید بن خالد الجهنی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ بمعناہ حدثنا قتیبۃ

خبردار ہو تحقیق رجم کرنا حق اور ثابت ہے اس شخص پر کہ زنا کرے جب بیاہا ہو جب کہ ثابت ہو گواہوں سے یا ہو وے حمل یا ہو اقرار یہ حدیث صحیح ہے حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسحق بن یوسف ازرق نے داؤد بن ابی ہند سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے عمر بن خطاب سے کہا کہ سنگسار کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور سنگسار کیا ابوبکر نے اور سنگسار کیا مین نے اور اگر نہوتی یہ بات کہ مکروہ جانتا ہوں میں یہ کہ زیادہ کروں بیچ کتاب اللہ تع کے تو البتہ لکھتا میں اسکو قرآن میں پس تحقیق خوف کیا میں نے یہ کہ آوے کوئی قوم بعد میرے پس نہ پاویں اسکو بیچ کتاب اللہ کے پس انکار کریں ساتھ اسکے اور اس باب میں علی سے بھی روایت ہے اور عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور کئی وجہ پر انہی سے مروی ہے **باب** بیاہے ہوئے کو سنگسار کرنے کا بیان حدیث کی ہمسے نصر بن علی وغیرہ نے انھوں نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ سے اُسنے سنا ابی ہریرہ اور زید بن خالد اور شبل سے کہ تحقیق تھے وہ پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو دو شخص آئے پاس نبی صلعم کے جھگڑتے ہوئے اور ان دونوں میں سے ایک آپکے پاس کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ حکم کرو درمیان ہمارے ساتھ کتاب اللہ کے سو اُسکے دعی نے کہا اور وہ بہت سمجھ دار تھا کہ ہاں یا رسول اللہ حکم کیجیے درمیان ہمارے ساتھ کتاب اللہ کے اور مجھکو اجازت ہو کہ میں کلام کروں سو اُسے عرض کی کہ صورت واقعہ یہ ہے کہ تحقیق میرا بیٹا اسکے یہاں مزدور تھا سو اُسنے اسکی عورت سے زنا کیا سو مجھکو لوگوں نے خبر دی کہ میرے بیٹے پر سنگسار کرنا آتا ہے سو میں نے اُسکی طرف سے اسکے بدلے میں سو بکریاں دیں اور ایک غلام دیا یعنی اُسکے سنگسار ہونے کے بدلے میں پھر ملا میں کئی عالموں سے سو انھوں نے کہا کہ تحقیق میرے بیٹے پر سو درہ اور برس روز کا وطن سے نکالدینا لازم آتا ہے اور سنگسار کرنا فقط اُسکی عورت پر ہے سو فرمایا نبی صلعم نے کہ قسم ہے اس ذات کی جسکے قابو میں میری جان ہے البتہ حکم کرونگا میں درمیان تمھارے ساتھ کتاب اللہ کے سو بکریاں اور غلام پھر آویگی طرف تیری اور تیرے بیٹے پر سو درہ ہیں اور برس روز کا وطن سے نکالدینا۔ اور جا تو اے انیس اسکی عورت کے پاس پس اگر اقرار کرے زنا کا تو سنگسار کر اُسکو پس گیا وہ پاس اُسکے سو اقرار کیا اُسنے پس سنگسار کیا اسکو حدیث کی ہمسے اسحق بن موسی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ابن شہاب سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ سے اُسنے ابی ہریرہ اور زید بن خالد سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی اس معنی میں حدیث کی ہمسے قتیبہ نے

ملہ برس روز کا وطن سے نکال دینا امام شافعی کے نزدیک حد میں داخل ہے اور حنفیہ کہتے ہیں کہ یہ حد میں داخل نہیں بلکہ بطور مصلحت کے تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ حکم پہلے تھا پھر منسوخ ہو گیا اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایکبار کا اقرار کرنا کفایت کرتا ہے حد کے واجب ہونے کو اور یہی ہے مذہب امام شافعی کا اور امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ لازم ہے کہ تکرار کرے چار بار

ثنا الليث عن ابن شهاب باسناده نحو حديث مالك بمعناه وفي الباب عن علي وابي بكرة وعبادة بن الصامت وابي هريرة وابي سعيد وابن عباس وجابر بن سمرة وهزال وبريدة وسلمة بن المحبق وابي برزة وعمران بن حصين حديث ابي هريرة وزيد بن خالد حديث حسن صحيح وهكذا روى مالك بن انس ومعمر وغير واحد عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن ابي هريرة وزيد بن خالد عن النبي صلى الله عليه وسلم وروا بهذا الاسناد عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال اذا زنت الامة فاجلدوها فان زنت في الرابعة فبيعوها ولو بضفير وروى سفيان بن عيينة عن الزهري عن عبيد الله عن ابي هريرة وزيد بن خالد وشبل قالوا كنا عند النبي صلى الله عليه وسلم هكذا روى ابن عيينة الحديثين جميعا عن ابي هريرة وزيد بن خالد وشبل وحديث ابن عيينة وهم وهم فيه سفيان بن عيينة ادخل حديثا في حديث والصحيح ما روى الزبيدي ويونس بن يزيد وابن اخي الزهري عن الزهري عن عبيد الله عن ابي هريرة وزيد بن خالد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا زنت الامة والزهري عن عبيد الله عن شبل بن خالد عن عبد الله بن مالك الاوسي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا زنت الامة وهذا الصحيح عند اهل الحديث وشبل بن خالد لم يدرك النبي صلى الله عليه وسلم انما روى شبل عن عبد الله بن مالك الاوسي عن النبي صلى الله عليه وسلم وهذا الصحيح وحديث ابن عيينة غير محفوظ وروي عنه انه قال شبل بن حامد وهو خطاء انما هو شبل بن خالد ويقال ايضا شبل بن خليد حدثنا قتيبة ثنا هشيم عن منصور بن زاذان عن الحسن عن حطان بن عبد الله عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خذوا عني فقد جعل الله لهن سبيلا الثيب بالثيب جلد مائة ثم الرجم والبكر بالبكر جلد مائة ونفي سنة هذا حديث صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم علي بن ابي طالب وابي بن كعب وعبد الله بن مسعود وغيرهم

اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے ساتھ اسناد اپنی کے مانند حدیث مالک کے اُسکے معنی میں اور اس باب میں ابی بکرہ اور عبادہ بن صامت اور ابی ہریرہ اور ابی سعید اور ابن عباس اور جابر بن سمرہ اور ہزال اور بریدہ اور سلمہ بن المحبق اور ابی برزہ اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے اور ابو ہریرہ اور زید بن خالد کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اسیطرح روایت کی مالک بن انس اور معمر وغیرہ نے زہری سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ سے اُسنے ابی ہریرہ اور زید بن خالد سے اُنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی انھوں نے ساتھ اسی اسناد کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ جب زنا کرے لونڈی تو دُرّے مارے اُسکو پس اگر زنا کرے چوتھی بار تو بیچ ڈالو اُسکو اگرچہ ساتھ رسّی بالوں کے ہو یعنی کم قیمت کو بیچ اور روایت کی سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے عبید اللہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے زید بن خالد اور شبل سے کہا اُنھوں نے کہ تھے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسیطرح اور روایت کی ابن عیینہ نے دونوں حدیثیں اکٹھی ابی ہریرہ اور زید بن خالد اور شبل سے اور حدیث ابن عیینہ کی وہم ہے۔ وہم کیا اُسمیں سفیان بن عیینہ نے کہ داخل کیا ایک حدیث کو دوسری حدیث میں اور صحیح وہ ہے جو روایت کی زبیدی نے اور یونس بن یزید اور ابن اخی زہری نے زہری سے اُسنے عبید اللہ سے اُسنے ابی ہریرہ اور زید بن خالد سے اُنھوں نے نبی صلعم سے فرمایا کہ جب زنا کرے لونڈی آخر حدیث تک اور روایت کی زہری نے عبید اللہ سے اُسنے شبل بن خالد سے اُسنے عبد اللہ بن مالک اوسی سے اُسنے نبی صلعم سے فرمایا کہ جب زنا کرے لونڈی اور یہی ہے نزدیک اہل حدیث کے صحیح اور شبل بن خالد نے نہ پایا نبی صلعم کو سوا اسکے نہیں کہ روایت کی شبل نے عبد اللہ بن مالک اوسی سے اُسنے نبی صلعم سے اور یہ صحیح ہے اور ابن عیینہ کی حدیث محفوظ نہیں اور اُسی سے مروی ہے کہ اُسنے کہا شبل بن حامد اور وہ خطا ہے سوا اسکے نہیں کہ وہ شبل بن خالد ہے اور کہا جاتا ہے اُسکو شبل بن خلید بھی حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے منصور بن زاذان سے اُسنے حسن سے اُسنے حطان بن عبد اللہ سے اُسنے عبادہ بن صامت سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ سیکھو مجھسے یعنی یہ حکم کہ مقرر کر دی اللہ نے کہ تحقیق مقرر کی اللہ نے واسطے عورتوں کے راہ محصن مرد کی کہ زنا کرے محصن عورت سے سو کوڑے مارنے ہیں پھر سنگسار کرنا اور اگر غیر محصن مرد زنا کرے ساتھ عورت غیر محصنہ کے تو اُسکو سو دُرّے مارنے چاہئیں اور برس دن وطن سے نکال دینا یہ حدیث صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے اُنھیں میں سے ہیں حضرت علی اور ابی بن کعب اور عبد اللہ بن مسعود وغیرہ۔

قال الثيب يجلد ويرجم والى هذا ذهب بعض اهل العلم وهو قول اسحق وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم ابو بكر وعمر وغيرهما الثيب انما عليه الرجم ولا يجلد وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم مثل هذا في غير حديث في قصة ماعز وغيره انه امر بالرجم ولم يامر ان يجلد قبل ان يرجم والعمل على هذا عند بعض اهل العلم وهو قول سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي واحمد **باب** منه **حدثنا** الحسن بن علي ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن يحيى بن ابي كثير عن ابي قلابة عن ابي المهلب عن عمران بن حصين ان امرأة من جهينة اعترفت عند النبي صلى الله عليه وسلم بالزنا وقالت اني حبلى فدعا النبي صلى الله عليه وسلم وليها فقال احسن اليها فاذا وضعت حملها فاخبرني ففعل فامر بها فشدت عليها ثيابها ثم امر برجمها فرجمت ثم صلى عليها فقال له عمر بن الخطاب يا رسول الله رجمتها ثم تصلي عليها فقال لقد تابت توبة لو قسمت بين سبعين من اهل المدينة لوسعتهم وهل وجدت شيئا افضل من ان جادت بنفسها لله وهذا حديث صحيح **باب** ما جاء في رجم اهل الكتاب **حدثنا** اسحق بن موسى الانصاري ثنا معن ثنا مالك بن انس عن نافع عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم رجم يهوديا ويهودية وفي الحديث قصة هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** هناد ثنا شريك عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة ان النبي صلى الله عليه وسلم رجم يهوديا ويهودية وفي الباب عن ابن عمر والبراء وجابر وابن ابي اوفى وعبد الله بن الحارث بن جزء وابن عباس حديث جابر بن سمرة حديث حسن غريب من حديث جابر بن سمرة والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم قالوا اذا اختصم اهل الكتاب وترافعوا الى حكام المسلمين حكموا بينهم بالكتاب والسنة وباحكام المسلمين وهو قول احمد واسحق وقال بعضهم لا يقام عليهم الحد في الزنا والقول الاول اصح

کہتے ہیں کہ بیاہا ہوا اول درّے مارا جاوے اور پھر سنگسار کیا جاوے اور طرف اسی کے گئے ہیں بعض اہل علم اور یہی ہے قول اسحق کا اور بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ بیاہے ہوئے زانی پر فقط سنگسار کیا جاوے اور درّے نہ مارا جاوے انھیں میں سے ہیں ابوبکر اور عمر وغیرہ اور تحقیق روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے بیچ غیر اس حدیث کے بیچ قصہ ماعز وغیرہ کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرمایا سنگسار کرنیکا اور نہ حکم فرمایا درّے مارنیکا پہلے سنگسار کرنے سے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد کا **باب** یہ باب بھی پہلے باب سے متعلق ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرزاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ابی مہلب سے اُسنے عمران بن حصین سے کہا کہ ایک عورت نے قبیلہ جہینہ سے اقرار کیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زنا کے اور کہا کہ میں زنا سے حمل والی ہوں سو بلایا آپ نے ولی اُسکے کو اور فرمایا کہ احسان کر ساتھ اسکے سو جب وہ بچہ جنے تو خبر دے ہمکو۔ سو کیا اُسنے جیسا کہ آپ نے فرمایا یعنے جب وہ بچہ جنی تو آپ کو خبر کی سو حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اُسکے پس باندھے گئے اُسپر کپڑے اُسکے پھر حکم کیا اُسکے سنگسار کرنے کا پس سنگسار کی گئی وہ پھر نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسپر۔ سو عمر فاروق نے آپ سے عرض کی کہ یا حضرت سنگسار کیا آپنے اسکو پھر نماز پڑھی آپ نے اسپر یعنی آپ کو اسکا جنازہ پڑھنا لائق نہ تھا۔ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ توبہ کی اُسنے ایسی توبہ کہ اگر مدینے کے لوگوں میں سے ستر آدمیوں میں بانٹی جاوے تو مقرر انکو بھی کفایت کرے اور کیا پایا تو نے کوئی افضل اس سے کہ خرچ کی اسنے جان اپنی اللہ کی راہ میں یہ حدیث صحیح ہے **باب** اہل کتاب کے سنگسار کرنیکا بیان **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ نبی صلعم نے سنگسار کیا ایک یہودی اور یہودیہ کو اور اس حدیث میں قصہ ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے سماک بن حرب سے اُسنے جابر بن سمرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ سنگسار کیا ایک یہودی مرد اور عورت کو اور اس باب میں ابن عمر اور براء اور جابر اور ابن ابی اوفی اور عبداللہ بن حارث بن جزء اور ابن عباس سے بھی روایت ہے اور جابر بن سمرہ کی حدیث حسن غریب ہے یعنے اس طریق سے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے کہتے ہیں کہ جب جھگڑیں اہل کتاب اور مقدمہ لیجاویں طرف مسلمان حاکم کے تو حکم کریں درمیان اُنکے ساتھ قرآن اور حدیث کے اور ساتھ احکام مسلمانوں کے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض نے کہ نہ قائم کیجاوے اُنپر حد بیچ زنا کے اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

باب ما جاء فی النفی **حدثنا** ابو کریب و یحیی بن اکثم قالا ثنا عبد اللہ بن ادریس عن عُبَید اللہ عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ضرب وغرّب وان ابا بکر ضرب وغرب وان عمر ضرب وغرب وفی الباب عن ابی ھریرۃ وزید بن خالد وعبادۃ بن الصامت حدیث ابن عمر حدیث غریب رواہ غیر واحد عن عبد اللہ بن ادریس فرفعوہ وروی بعضھم عن عبد اللہ بن ادریس ھذا الحدیث عن عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر ان ابا بکر ضرب وغرب وان عمر ضرب وغرّب **حدثنا** بذلک ابو سعید الاشج ثنا عبد اللہ بن ادریس وقد روی ھذا الحدیث من غیر روایۃ ابن ادریس عن عبید اللہ بن عمر نحو ھذا وھکذا رواہ محمّد بن اسحٰق عن نافع عن ابن عمر ان ابا بکر ضرب وغرب وان عمر ضرب وغرب ولم یذکروا فیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد صح عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النفی رواہ ابو ھریرۃ وزید بن خالد وعبادۃ بن الصامت وغیرھم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والعمل علی ھذا عند اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منھم ابو بکر وعمر وعلی وابی بن کعب وعبد اللہ بن مسعود وابو ذر وغیرھم وکذلک روی عن غیر واحد من فقھاء التابعین وھو قول سفیان الثوری ومالک بن انس وعبد اللہ بن المبارک والشافعی واحمد واسحٰق **باب** ما جاء ان الحدود کفارۃ لاھلھا **حدثنا** قتیبۃ ثنا سفیان بن عیینۃ عن الزھری عن ابی ادریس الخولانی عن عبّادۃ بن الصّامت قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال تبایعونی علی ان لا تشرکوا باللہ ولا تسرقوا ولا تزنوا قرا علیھم الایۃ فمن وفی منکم فاجرہ علی اللہ ومن اصاب من ذلک شیئا فعوقب علیہ فھو کفارۃ لہ ومن اصاب من ذلک شیئا فسترہ اللہ علیہ فھو الی اللہ ان شاء عذبہ وان شاء غفر لہ ۔

باب وطن سے نکال دینے کا بیان، **حدیث** کی ہمسے ابو کریب اور یحیی بن اکثم نے اُن دونوں نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن ادریس نے عبید اللہ سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے درے مارا اور وطن سے نکالا۔ اور ابو بکر نے درے مارا اور وطن سے نکالا اور عمر نے بھی درے مارا اور وطن سے نکالا۔ اور اس باب میں ابی ہریرہ اور زید بن خالد اور عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہی اور ابن عمر کی حدیث غریب ہے روایت کیا اُسکو بہتوں نے عبد اللہ بن ادریس سے پس مرفوع کیا اُسکو اور روایت کی بعض نے یہ حدیث عبد اللہ بن ادریس سے اُسنے عبید اللہ سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ تحقیق ابو بکر نے مارا اور وطن سے نکالا اور عمر نے بھی مارا اور وطن سے نکالا حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے ابو سعید اشج نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن ادریس نے اور اسیطرح روایت کی گئی ہی یہ حدیث سوا سے روایت ابن ادریس کے عبید اللہ ابن عمر سے مانند اسکے اور اسی طرح روایت کیا اُسکو محمد بن اسحاق نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ تحقیق ابو بکر نے مارا اور وطن سے نکالا اور عمر نے بھی مارا اور وطن سے نکالا اور نہیں ذکر کیا اُنھوں نے اُسمین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تحقیق صحیح ہو چکا ہی نبی صلعم کا وطن سے نکال دینا روایت کیا اُسکو ابو ہریرہ اور زید بن خالد اور عبادہ بن صامت وغیرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عمل اسی پر ہی نزدیک اہل علم کے حضرت کے اصحاب وغیرہ سے اُنھیں میں سے ہیں ابو بکر اور عمر اور علی اور ابی بن کعب اور عبد اللہ بن مسعود اور ابو ذر وغیرہ اور اسیطرح روایت کی گئی ہے بہت فقہا سے تابعین سے اور یہی ہی قول سفیان ثوری اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** حدوں قائم ہونے سے گناہ کے کفارہ ہوجانے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے ابی ادریس خولانی سے اُسنے عبادہ بن صامت سے کہا کہ تھے ہم پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو فرمایا کہ بیعت کرو تم مجھسے اسپر کہ نہ شریک کرو کسی چیز کو ساتھ اللہ کے اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو اور پڑھی اُنپر یہ آیت سو جسنے پورا کیا تم میں سے عہد اپنا پس بدلہ اُسکا اوپر اللہ کے ہی اور جو پہونچا اُس سے کسی چیز کو پس عذاب کیا گیا اوپر اُسکے پس وہ کفارہ ہی واسطے اُسکے یعنی مٹانے والا ہی واسطے گناہ اُسکے کے اور جو شخص سے اس سے کسی چیز کو اور چھپایا اُسکو اللہ نے اُسپر تو وہ اللہ کے اختیار میں ہی اگر چاہے تو عذاب کرے اُسکو اور اگر چاہے تو بخشدے اُسکو۔

ف یعنی دنیا میں حد یا تعزیر اُسپر ماری گئی تو وہ کفارہ ہے واسطے اُسکے ۱۲ ف یعنے وہا نکا اُسکو اللہ تعالے نے اسپر اسطرح کہ توبہ کی اُسنے گناہ سے اور جمہور اسپر ہین کہ پردہ پوشی کرنی بندے کی اپنے نفس پر اور توبہ کرنی اُسکی اللہ سے بہتر ہے ظاہر کرنے اُسکے سے ۱۲ ع یحیی بن اکثم (تا مثلثہ) بن محمد بن قطن تمیمی مروزی۔ ابو محمد قاضی مشہور ہین۔ فقیہ ہین۔ سچے ہین۔ سرقہ حدیث کا عیب اُنپر لگایا گیا ہی مگر واقع مین ایسا نہین ۔۔ صرف اسقدر تو البتہ ہی کہ اجازۃً روایت کرتے تھے۔ وفات ۲۴۲ھ میں ہوئی

وفی الباب عن علی وجریر بن عبد اللہ وخزیمۃ بن ثابت حدیث عبادۃ بن الصامت حدیث حسن صحیح وقال الشافعی لم اسمع
فی ھذا الباب ان الحد یکون کفارۃ لاھلہ شیئا احسن من ھذا الحدیث قال الشافعی واحب لمن اصاب ذنبا فسترہ اللہ علیہ ان
یستر علی نفسہ ویتوب فیما بینہ وبین ربہ وکذلک روی عن ابی بکر وعمر انھما امرا رجلا ان یستر علی نفسہ **باب** ما جاء فی اقامۃ
الحد علی الاماء **حدثنا** الحسن بن علی الخلال ثنا ابو داؤد الطیالسی ثنا زائدۃ عن السدی عن سعد بن عبیدۃ عن ابی عبد الرحمن
السلمی قال خطب علی فقال یا ایھا الناس اقیموا الحدود علی ارقائکم من احصن منھم ومن لم یحصن وان امۃ لرسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم زنت فامرنی ان اجلدھا فاتیتھا فاذا ھی حدیثۃ عھد بنفاس فخشیت ان انا جلدتھا ان اقتلھا او قال تموت فاتیت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فقال احسنت ھذا حدیث صحیح **حدثنا** ابو سعید الاشج ثنا ابو خالد الاحمر
ثنا الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا زنت امۃ احدکم فلیجلدھا ثلثا بکتاب اللہ
فان عادت فلیبعھا ولو بحبل من شعر وفی الباب عن زید بن خالد وشبل عن عبد اللہ بن مالک الاوسی حدیث ابی ھریرۃ حدیث
حسن صحیح وقد روی عنہ من غیر وجہ والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم راوا ان
یقیم الرجل الحد علی مملوکہ دون السلطان وھو قول احمد واسحق وقال بعضھم یدفع الی السلطان ولا یقیم الحد ھو بنفسہ والقول الاول اصح

اور اس باب مین علی اور جریر بن عبد اللہ اور خزیمہ بن ثابت سے بھی روایت ہی اور عبادہ بن صامت کی حدیث حسن صحیح ہے اور کہا
شافعی نے کہ نہین سنی مین نے اس باب مین کہ حد کفارہ ہوتی ہے واسطے اہل اپنی کے کوئی چیز زیادہ اچھی اس حدیث سے اور کہا
شافعی نے اور دوست رکھتا ہون واسطے اس شخص کے کہ پہونچے گناہ کو اور ڈھانکا اسکو اللہ نے اوپر اسکے یہ کہ پردہ کرے اوپر جان اپنی
کے اور توبہ کرے درمیان اپنے اور درمیان رب اپنے کے اور اسیطرح ابی بکر اور عمر سے مروی ہے کہ انھون نے حکم کیا ایک مرد کو یہ کہ
چھپاوے اوپر جان اپنی کے یعنی اس گناہ کو کسی کے آگے ظاہر نہ کرے **باب** لونڈیون پر حد قائم کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے
حسن بن علی خلال نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے زائدہ نے سدی سے اسنے سعد بن عبیدہ سے اسنے
ابی عبد الرحمن سلمی سے کہا کہ خطبہ پڑھا علی رضؓ نے سو فرمایا کہ اے لوگو قائم کرو اپنے غلام اور لونڈیون پر حد یعنی اگر زنا کرین تو پچاس درے
مارو اسپر کہ بیاہا ہوا ہو ان مین سے اور اسپر کہ نہ بیاہا ہوا سواسطے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لونڈی نے زنا کیا تھا سو فرمایا مجکو یہ کہ
مارون مین اسکو حد سو آیا مین اس پاس پس اچانک وہ قریب جنی ہوئی تھی سو ڈرا مین کہ اگر مارتا ہون مین اسکو پچاس درے تو غالبا وہ
مرجاویگی سو ذکر کیا مین نے یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا کہ اچھا کیا تو نے یہ حدیث صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے ابو سعید اشج نے اسنے
کہا حدیث کی ہمسے ابو خالد احمر نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے اعمش نے ابی صالح سے اسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جب زنا کرے لونڈی ایک تمھارے کی تو چاہیے کہ درے مارے اسکو تین بار ساتھ حکم اللہ تعالے کے اور اگر پھر زنا
کرے تو چاہیے کہ بیچ ڈالے اسکو اگرچہ بالون کی رسی کے بدلے ہو۔ اور اس باب مین زید بن خالد اور شبل سے اسنے عبد اللہ بن مالک
اوسی سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور کئی وجہ پر اس سے مروی ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم
کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ جائز ہے مالک کو یہ کہ قائم کرے حد اوپر غلام اپنے کے سوای اذن بادشاہ
کے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا۔ اور بعضے کہتے ہین کہ دفع کیا جاوے طرف بادشاہ کے اور خود آپ اسپر حد قائم نہ کرے اور
پہلا قول زیادہ صحیح ہے

ف۱ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مارنا درون کا تاخیر کیا جاوے نفاس والی عورت سے یہانتک کہ نکلے نفاس سے اور اگر کوئی مریض زنا کرے تو حد مارنی فی الفور اور تعزیر
مین تاخیر کیجاوے اور اگر بیماری کے دفع ہونے کی امید نہو جیسے مرض سل وغیرہ ہو تو اسمین ایک شاخ کھجور کی مارے جسپر سو ٹہنیان ہون اور یہی ہے مذہب شافعی اور ابو حنیفہ وغیرہ کا
اور طیبی نے کہا کہ یہ حدیث دلیل ہے اوپر واجب ہونے حد زنا کے لونڈیون اور غلامون پر اور دلیل ہی اسپر کہ مالک کو جائز ہے کہ قائم کرے انپر حد یہی ہے مذہب شافعی اور مالک
اور احمد اور جمہور علما کا اور ابو حنیفہ کہتے ہین کہ مالک کو اپنے غلام پر خود حد قائم کرنی درست نہین بلکہ حاکم حد قائم کرے ۱۲ ف۲ اور یہی ہے مذہب جمہور کا کہ حدین
گناہ کی کفارہ ہین ۱۲

باب ماجاء فی حد السکران **حدثنا** سفیان بن وکیع ثنا ابی عن مسعر عن زید العمی عن ابی الصدیق عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرب الحد بنعلین اربعین قال مسعر اظنہ فی الخمر وفی الباب عن علی وعبدالرحمن بن ازھر وابی ھریرۃ والسائب وابن عباس وعقبۃ بن الحارث حدیث ابی سعید حدیث حسن وابو صدیق الناجی اسمہ بکر بن عمرو **حدثنا** محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبۃ قال سمعت قتادۃ یحدث عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ اتی برجل قد شرب الخمر فضربہ بجریدتین نحو الاربعین وفعلہ ابوبکر فلما کان عمر استشار الناس فقال عبدالرحمن بن عوف کاخف الحدود ثمانین فامر بہ عمر حدیث انس حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم ان الحد السکران ثمانون

باب ماجاء من شرب الخمر فاجلدوہ فان عاد فی الرابعۃ فاقتلوہ **حدثنا** ابوکریب ثنا ابوبکر بن عیاش عن عاصم عن ابی صالح عن معاویۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شرب الخمر فاجلدوہ فان عاد فی الرابعۃ فاقتلوہ وفی الباب عن ابی ھریرۃ والشرید وشرحبیل بن اوس وجریر وابی الرمد البلوی وعبداللہ بن عمرو وحدیث معاویۃ ھکذا روی الثوری ایضا عن عاصم عن ابی صالح عن معاویۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروی ابن جریج ومعمر عن سھیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمعت محمدا یقول حدیث ابی صالح عن معاویۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذا اصح من حدیث ابی صالح عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانما کان ھذا فی اول الامر ثم نسخ بعد

باب نشے والے کی حد کا بیان **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے باپ میرے نے مسعر سے اُسنے زید عمی سے اُسنے ابی صدیق سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ماری حد شراب کی ساتھ چالیس[۱] جوتوں کے کہا مسعر نے گمان کرتا ہوں کہ یہ حد شراب ہی مین تھی اس باب مین علی اور عبدالرحمن بن ازہر اور ابی ہریرہ اور سائب اور ابن عباس اور عقبہ بن حارث سے بھی روایت ہی اور ابی سعید کی حدیث حسن ہے اور ابو صدیق کا نام بکر بن عمرو ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے اُسنے کہا سُنا مین نے قتادہ سے حدیث بیان کرتا تھا انس سے کہا کہ لاگیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک شخص کہ پی تھی شراب سو مارا اُسکو دو چھڑیون سے مانند چالیس کے اور کیا اسکو ابوبکر نے سو جب خلیفہ ہوئے حضرت عمر تو مشورہ کیا اصحاب سے بیچ تعیین حد شراب کے سو کہا عبدالرحمن بن عوف نے ہلکی حد اسّی درے ہین سو حکم کیا ساتھ اُسکے عمر نے اور انس کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ حد نشے والے کی اسی درے ہین

باب جو شخص کہ پیوے شراب پس مارو اُسکو درے پس اگر عود کرے اور چوتھی بار پیوے تو قتل کرو اُسکو **حدیث** کی ہمسے ابوکریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابوبکر بن عیاش نے عاصم سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے معاویہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پیوے شراب پس مارو اُسکو درے ۔ پھر اگر چوتھی بار پیوے تو قتل کرو اُسکو اور اس باب مین ابی ہریرہ اور شرید اور شرحبیل بن اوس اور جریر اور ابی رمد بلوی اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے اور معاویہ کی حدیث اسیطرح روایت کی ثوری نے بھی عاصم سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے معاویہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی ابن جریج اور معمر نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا مین نے محمد سے کہتا تھا کہ حدیث ابی صالح کی معاویہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین زیادہ تر صحیح ہے بہ نسبت اُس حدیث کے جو ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی تھی اور سوا اسکے نہین کہ یہ حکم[۲] اول امر مین تھا پھر منسوخ[۳] ہوگیا پیچھے اُسکے

---

[۱] پینا شراب کا حرام ہے ساتھ کتاب اور سنت نبی اور اجماع امت کے اور حد شراب کی اسّی کوڑے ہین نزدیک جمہور ائمہ کے اور یہی ہی مذہب ابو حنیفہ کا اور مذہب امام شافعی اور ایک جماعت کا یہ ہی کہ چالیس کوڑے ہین جو کوئی پیوے شراب اگرچہ ایک قطرہ ہو اور پھر پکڑا جاوے اور بو شراب کی اُسکے منھ مین ہو یا نشے مین ہو اگرچہ بسبب پینے نبیذ کے ہو اور گواہی دین اُسکے پینے کی دو شخص یا وہ خود اقرار کرے تو حد مارا جاوے جبکہ ہو ہوشیار اسّی کوڑے یا چالیس کوڑے آزاد کے لیے اور آدھے اُس سے غلام کے لیے ۱۲ ملتقی اور اکثر اصحاب وغیرہ کا بھی یہی مذہب ہے کہ شرابخوار کی حد اسی درے ہین اور پہلے حد شراب کی کچھ معین نہ تھی جو چاہتے مارتے پھر مشورہ سے اسی درے مقرر ہوئے ۱۲ [۲] اکثر اہل علم کا یہی مذہب ہے کہ یہ حکم قتل کا ۱۲

هكذا روى محمد بن اسحاق عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان من شرب الخمر فاجلدوه فان عاد في الرابعة فاقتلوه قال ثم اتي النبي صلى الله عليه وسلم بعد ذلك برجل قد شرب في الرابعة فضربه ولم يقتله وكذلك روى الزهري عن قبيصة بن ذويب عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا قال فرفع القتل وكانت رخصة والعمل على هذا عند عامة اهل العلم لا نعلم بينهم اختلافا في ذلك في القديم والحديث ومما يقوي هذا ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم من اوجه كثيرة انه قال لا يحل دم امرء مسلم يشهد ان لا اله الا الله واني رسول الله الا باحدى ثلث النفس بالنفس والثيب الزاني والتارك لدينه **باب** ما جاء في كم يقطع السارق **حدثنا** علي بن حجر نا سفيان بن عيينة عن الزهري اخبرته عمرة عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقطع في ربع دينار فصاعدا حديث عائشة حديث حسن صحيح وقد روي هذا الحديث من غير وجه عن عمرة عن عائشة مرفوعا ورواه بعضهم عن عمرة عن عائشة موقوفا **حدثنا** قتيبة نا الليث عن نافع عن ابن عمر قال قطع رسول الله صلى الله عليه وسلم في مجن قيمته ثلثة دراهم وفي الباب عن سعد وعبد الله بن عمرو وابن عباس وابي هريرة وايمن حديث ابن عمر حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم ابو بكر الصديق قطع في خمسة دراهم وروي عن عثمان وعلي انهما قطعا في ربع دينار وروي عن ابي هريرة وابي سعيد انهما قالا تقطع اليد في خمسة دراهم والعمل على هذا عند بعض فقهاء التابعين وهو قول مالك بن انس والشافعي واحمد واسحق رأوا القطع في ربع دينار فصاعدا وقد روي عن ابن مسعود انه قال لا قطع الا في دينار او عشرة دراهم وهو حديث مرسل رواه القاسم بن عبد الرحمن عن ابن مسعود والقاسم لم يسمع من ابن مسعود والعمل على هذا عند بعض اهل العلم وهو قول سفيان الثوري واهل الكوفة قالوا لا قطع في اقل من عشرة دراهم

اسی طرح روایت کی محمد بن اسحاق نے محمد بن منکدر سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو شخص کہ پیوے شراب پس درے مارو اُسکو پھر اگر عود کرے اور پیوے شراب چوتھی بار تو قتل کرو اُسکو پھر لایا گیا روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اسکے ایک مرد کہ پی تھی شراب اُسنے چوتھی بار میں پس مارا اُسکو اور قتل کیا اُسکو۔ اور روایت کی زہری نے قبیصہ بن ذویب سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے کہا پس اُٹھا یا گیا قتل یعنے منسوخ ہو گیا اور تھی پہلے رخصت اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نہیں جانتے ہم درمیان اُنکے کچھ اختلاف بیچ اسکے نہ پہلے زمانہ میں اور نہ پچھلے زمانہ میں اسکی تقویت اس حدیث سے ثابت ہے جو بہت طریقوں سے مروی ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ نہیں حلال ہے خون کرنا مسلمان کا کہ گواہی دیتا ہو اسکی کہ خدا کے سوائے کوئی معبود برحق نہیں اور تحقیق میں اللہ کا رسول ہوں مگر بسبب ایک بات کے تین میں سے ایک تو قتل کرنا عمد کہ مارا جاوے نفس بدلے نفس کے یعنی قصاص لینا اور دوسری زنا ہے کہ سنگسار کیا جاوے زانی بیاہا ہوا۔ اور تیسرے اپنے دین سے نکلنا یعنی مرتد ہو جانا **باب** کتنی سی چیز میں چور کا ہاتھ کاٹا جاوے حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے کہ خبر دی اُسکو عمرہ نے عائشہ سے کہا کہ تھے نبی صلعم کاٹتے ہاتھ چور کا چوتھائی دینار یا زیادہ کے چرالے میں اور عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث عمرہ کی عائشہ سے کئی وجہ پر مروی ہے بطور رفع کے اور بعض نے اُسکو عمرہ سے اُسنے عائشہ سے موقوف روایت کیا ہے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ کاٹا تھا نبی صلعم نے چور کا یعنی داہنا ہاتھ بیچ چرانے ایک سپر کے کہ قیمت اُسکی تین درہم تھی اور اسی باب میں سعد اور عبد اللہ بن عمرو اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ایمن سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے انھیں میں سے ہیں ابو بکر صدیق کہ کاٹا انھوں نے ہاتھ چور کا بیچ چرانے پانچ درہم کے اور حضرت عثمان اور علی سے روایت ہے کہ انھوں نے کاٹا ہاتھ چور کا بیچ چرانے چوتھائی دینار کے اور ابی ہریرہ اور ابی سعید سے روایت ہے کہ کہا انھوں نے نہ کاٹا جاوے ہاتھ چور کا بیچ چرانے پانچ درہم کے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض فقہائے تابعین کے اور یہی ہے قول مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہتے ہیں کہ کاٹا جاوے ہاتھ چور کا بیچ چوتھائی دینار یا زیادہ کے اور تحقیق روایت کی گئی ہے ابن مسعود سے کہ کہا انھوں نے کہ نہیں درست ہاتھ کاٹنا مگر بیچ دینار کے یا دس درہم کے اور یہ حدیث مرسل ہے روایت کیا اُسکو قاسم بن عبد الرحمن نے ابن مسعود سے اور قاسم نے نہیں سُنا ابن مسعود سے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا کہ دس درہم سے کم میں ہاتھ کاٹنا درست نہیں

ف نصاب چوری کی امام ابو حنیفہ کے نزدیک دس درہم ہیں کہ اُس سے کم میں ہاتھ کاٹنا نہیں لازم آتا ہے۔ اور امام شافعی کے نزدیک چوتھائی دینار سونے کی ہے اور

باب ماجاء فی تعلیق ید السارق **حدثنا** قتیبة ثنا عمرو بن علی المقدمی ثنا الحجاج عن مکحول عن عبد الرحمن بن محیریز قال سالت فضالة بن عبید عن تعلیق الید فی عنق السارق امن السنة هو قال اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم بسارق فقطعت یده ثم امر بها فعلقت فی عنقه هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من حدیث عمرو بن علی المقدمی عن الحجاج بن ارطاة وعبد الرحمن بن محیریز هو اخو عبد الله بن محیریز شامی **باب** ماجاء فی الخائن والمختلس والمنتهب **حدثنا** علی بن خشرم ثنا عیسی بن یونس عن ابن جریج عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی الله علیه قال لیس علی خائن ولا منتهب ولا مختلس قطع هذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم وقد روی مغیرة بن مسلم عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو حدیث ابن جریج ومغیرة بن مسلم هو بصری اخو عبد العزیز القسملی کذا قال علی بن المدینی **باب** ماجاء لا قطع فی ثمر ولا کثر **حدثنا** قتیبة ثنا اللیث عن یحیی بن سعید عن محمد بن یحیی بن حبان عن عمه واسع بن حبان ان رافع بن خدیج قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا قطع فی ثمر ولا کثر هکذا روی بعضهم عن یحیی بن سعید عن محمد بن یحیی بن حبان عن عمه واسع بن حبان عن رافع عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو روایة اللیث بن سعد وروی مالک بن انس وغیر واحد هذا الحدیث عن یحیی بن سعید عن محمد بن یحیی بن حبان عن رافع بن خدیج عن النبی صلی الله علیه وسلم ولم یذکروا فیه عن واسع بن حبان **باب** ماجاء ان لا یقطع الایدی فی الغزو **حدثنا** قتیبة ثنا ابن لهیعة عن عیاش بن عباس عن شییم بن بیتان عن جنادة بن ابی امیة عن بسر بن ارطاة

باب چور کی گردن میں ہاتھ لٹکانے کا بیان **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے عمرو بن علی مقدمی نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے حجاج نے مکحول سے اُسنے عبد الرحمن بن محیریز سے کہا پوچھا میں نے فضالہ بن عبید کو لٹکانے ہاتھ کے سے بیچ گردن چور کے کہ کیا سنت ہی کہا اُسنے کہ سامنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چور لایا گیا سو کاٹا گیا ہاتھ اُسکا۔ پھر حکم فرمایا واسطے ہاتھ اُسکے کے سو کہ لٹکایا جاوے اُسکی گردن میں پس لٹکایا گیا اُسکی گردن میں (تا کہ لوگوں کو عبرت ہو جاوے) یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں جانتے ہم اُسکو مگر حدیث عمرو بن علی مقدمی سے اُسنے حجاج بن ارطاۃ سے اور عبد الرحمن وہ بھائی عبد اللہ بن محیریز شامی کا ہے **باب** خائن اور اُچکے لوٹنے والے کا بیان **حدیث** کی ہم سے علی بن خشرم نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے عیسی بن یونس نے اُسنے ابن جریج سے اُسنے ابی زبیر سے اُسنے جابر سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں اوپر خائن کے اور نہ لوٹنے والے کے اور نہ اُچکے کے ہاتھ کاٹنا یہ حدیث صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے اور تحقیق روایت کی مغیرہ بن مسلم نے ابی زبیر سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلعم سے مانند حدیث ابن جریج کے اور مغیرہ بن مسلم بصری ہے اور عبد العزیز قسملی کا بھائی ہے اسیطرح کہا ابن مدینی نے **باب** لٹکے ہوئے میوے اور گابھے سفید کے چرانے میں ہاتھ کاٹنا نہیں آتا **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے یحیی بن سعید سے اُسنے محمد بن یحیی بن حبان سے اُسنے اپنے چچا واسع بن حبان سے کہ رافع بن خدیج نے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہیں ہاتھ کاٹنا آتا بیچ چرانے میوے کے کہ درخت پر لگا ہو اور نہ بیچ چرانے گابھے سفید کھجور کے اسیطرح روایت کی بعض نے یحیی بن سعید سے اُسنے محمد بن یحیی بن حبان سے اُسنے اپنے چچا واسع بن حبان سے اُسنے رافع سے اُسنے نبی صلعم سے مانند روایت لیث بن سعد کے اور روایت کی مالک بن انس وغیرہ نے یہ حدیث یحیی بن سعید سے اُسنے محمد بن یحیی بن حبان سے اُسنے رافع بن خدیج سے اُسنے نبی صلعم سے اور نہیں ذکر کیا اسمیں واسطہ واسع بن حبان کا **باب** جہاد میں ہاتھ نہ کاٹا جاوے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ابن لہیعہ نے عیاش بن عباس سے اُسنے شییم بن بیتان سے اُسنے جنادہ بن ابی امیہ سے اُسنے بسر بن ارطاۃ سے

---

[1] امام شافعی اور احمد سے منقول ہے کہ سنت ہے ہاتھ لٹکانا چور کا چور کے گلے میں اور حنیفہ کے نزدیک یہ موقوف ہے رائے امام پر اگر مناسب جانے تو لٹکاوے اور سنت نہیں ہے [2] خائن اُس شخص کو کہتے ہیں کہ کوئی چیز مانگ کر لیوے یا اُسکو کوئی چیز امانت دیجاوے اور وہ لیکر منکر ہو جاوے کہ میں نے نہیں لی یا ضائع ہونے کا دعوی کرے تو اُسکا ہاتھ کاٹنا نہیں آتا۔ اسلئے کہ حرز یعنی حفاظت کامل نہیں اور لوٹنے والے اور اُچکے کا ہاتھ کاٹنا اسواسطے نہیں آتا کہ وہ پوشیدہ نہیں لیتے اور یہی ہے مذہب حنفیہ وغیرہ اماموں کا

قال سمعت النبی صلے اللہ علیہ وسلم یقول لا یقطع الایدی فی الغزو ھذا حدیث غریب وقد رواہ غیر ابن لھیعۃ بھذا الاسناد نحو ھذا وقال بسر بن ابی ارطاۃ ایضا والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم منھم الاوزاعی لا یرون ان یقام الحد فی الغزو بحضرۃ العدو مخافۃ ان یلحق من یقام علیہ الحد بالعدو فاذا خرج الامام من ارض الحرب ورجع الی دار الاسلام اقام الحد علی من اصابہ کذلک قال الاوزاعی **باب** ماجاء فی الرجل یقع علی جاریۃ امرأتہ **حدثنا** علی بن حجر ثنا ھشیم عن سعید بن ابی عروبۃ وایوب بن مسکین عن قتادۃ عن حبیب بن سالم قال رفع الی النعمان بن بشیر رجل وقع علی جاریۃ امرأتہ فقال لاقضین فیھا بقضاء رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لئن کانت احلتھا لہ لاجلدنہ مائۃ وان لم تکن احلتھا لہ رجمتہ **حدثنا** علی بن حجر ثنا ھشیم عن ابی بشر عن حبیب بن سالم عن النعمان بن بشیر نحوہ وفی الباب عن سلمۃ بن المحبق نحوہ حدیث النعمان فی اسنادہ اضطراب سمعت محمدا یقول لم یسمع قتادۃ من حبیب بن سالم ھذا الحدیث انما رواہ عن خالد بن عرفطۃ وابو بشر لم یسمع من حبیب بن سالم ھذا الحدیث ایضا انما رواہ عن خالد بن عرفطۃ وقد اختلف اھل العلم فی الرجل یقع علی جاریۃ امرأتہ فروی عن غیر واحد من اصحاب النبی صلے اللہ علیہ وسلم منھم علی وابن عمر ان علیہ الرجم وقال ابن مسعود لیس علیہ حد ولکن یعزر وذھب احمد واسحق الی ما روی النعمان بن بشیر عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم **باب** ماجاء فی المرأۃ اذا استکرھت علی الزنا

کہا کہ سنا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ نہ کاٹا جاوے ہاتھ بیچ جہاد کے اور یہ حدیث غریب ہو اور تحقیق روایت کیا اُسکو غیر ابن لہیعہ نے بھی ساتھ اس سناد کے مانند اسکے (اور بسر بن ابی ارطاۃ بھی کہتے ہین) اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے انھین مین سے ہین اوزاعی کہتے ہین کہ نہین درست ہو یہ کہ قائم کیجاوے حد بیچ جہاد کے روبرو دشمن کے بخوف اسکے کہ لاحق ہو وہ شخص کہ قائم کیجاوے اسپر حد ساتھ دشمن کے پس جب نکلے امام زمین حرب سے اور پھرے طرف دار اسلام کے تو قائم کرے حد اُس شخص پر جو پہونچا اُسکو اسیطرح کہا اوزاعی نے **باب** اگر کوئی شخص اپنی عورت کی لونڈی سے جماع کرے تو اسپر حد آتی ہو یا نہین حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے سعید بن ابی عروبہ اور ایوب بن مسکین سے اُنھوں نے روایت کی قتادہ سے اُسنے حبیب بن سالم سے کہا کہ لایا گیا پاس نعمان بن بشیر کے ایک شخص کہ جماع کیا تھا اپنی عورت کی لونڈی سے سو کہا اُسنے کہ حکم کرونگا اُسمین موافق حکم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اگر حلال کر دیا تھا اُسنے اُسکو اُسکے لیے تو البتہ مارونگا مین اُسکو سو دُرّے اور اگر نہین حلال کیا تھا اُسکے لیے تو سنگسار کرونگا اُسکو حدیث کیا ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے ابی بشر سے اُسنے حبیب بن سالم سے اُسنے نعمان بن بشیر سے مانند اسکے اور اس باب مین سلمہ بن محبق سے بھی روایت ہو مثل اسکے اور نعمان کی حدیث کی اسناد مین اضطراب ہو۔ سنا مین نے محمد سے کہتا تھا کہ قتادہ نے حبیب بن سالم سے یہ حدیث نہین سُنی سوا اسکے نہین کہ روایت کیا اُسکو خالد بن عرفطہ سے اور ابو بشر نے بھی حبیب بن سالم سے یہ حدیث نہین سُنی۔ سوا اسکے نہین کہ روایت کیا اُسکو خالد بن عرفطہ سے اور تحقیق اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ حق اُس شخص کے کہ جماع کرے اپنی عورت کی لونڈی سے سو بہت اصحاب سے روایت ہو کہ اسپر سنگسار کرنا آتا ہے اُنھین مین سے ہین علی اور ابن عمر۔ اور کہا ابن مسعود نے کہ نہین آتی اُسپر حد لیکن تعزیر دیا جاوے اور گئے ہین احمد اور اسحاق طرف اُسکے جو روایت کی نعمان بن بشیر نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے **باب** جب کسی عورت سے زبردستی زنا کیا جاوے تو اُسپر حد آتی ہے یا نہین

حاشیہ متعلق صفحہ ۴۵۷ سطر ۱ یہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہے کہ اُنکے نزدیک کسی میوے تر و تازہ مین ہاتھ کاٹنا لازم نہین آتا محرز محفوظ ہو یا غیر محفوظ اور اسیطرح زراعت اگر کاٹ کر خرمن مین جمع نہ کیا ہو اور اسیطرح دودھ اور گوشت وغیرہ چیزین کہ جلدی خراب ہو جاوین۔ اور دوسرے اماموں نے واجب کیا ہے ہاتھ کاٹنا ان دونوں چیزون مین اگر محرز اور محفوظ ہوں اور یہی ہے قول امام مالک اور شافعی کا ۱۲ ع سلہ اس حدیث کی اسناد متصل نہین اور نہ اسپر عمل ہے علما کا یہ خطابی نے لکھا ہے قالہ السیوطی فی حاشیۃ ابو داؤد ۱۲ ع ۵ سلمہ بن محبق آپ صحابی ہین کوفہ مین اقامت گزین تھے۔ بعض نے آپکو ابن ربیعہ بن صخر ہذلی کہا ہے۔ کنیت ابو سنان ۱۲ ع ۵ خالد بن عرفطہ بضم عین وسکون راء مہملتین وضم فا و طاء حطی۔ مقبول ہین چھٹے طبقے سے۔ ۱۲

حدثنا علی بن حجر ثنا معمر بن سلیمان الرقی عن الحجاج بن ارطاۃ عن عبد الجبار بن وائل بن حجر عن ابیہ قال استکرہت امرأۃ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدرء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنہا الحد واقامہ علی الذی اصابہا ولم یذکر انہ جعل لہا مہرا ہذا حدیث غریب ولیس اسنادہ بمتصل وقد روی ہذا الحدیث من غیر ہذا الوجہ سمعت محمدا یقول عبد الجبار بن وائل بن حجر لم یسمع من ابیہ ولا ادرکہ یقال انہ ولد بعد موت ابیہ باشہر والعمل علی ہذا الحدیث عند اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم ان لیس علی المستکرہ حد **حدثنا** محمد بن یحیی ثنا محمد بن یوسف عن اسرائیل ثنا سماک بن حرب عن علقمۃ بن وائل الکندی عن ابیہ ان امرأۃ خرجت علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترید الصلوۃ فتلقاہا رجل فتجللہا فقضی حاجتہ منہا فصاحت فانطلق ومر بہا رجل فقالت ان ذلک الرجل فعل بی کذا وکذا ومرت بعصابۃ من المہاجرین فقالت ان ذاک الرجل فعل بی کذا وکذا فانطلقوا فاخذوا الرجل الذی ظنت انہ وقع علیہا فاتوہا فقالت نعم ہو ہذا فاتوا بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما امر بہ لیرجم قام صاحبہا الذی وقع علیہا فقال یا رسول اللہ انا صاحبہا فقال لہا اذہبی فقد غفر اللہ لک وقال للرجل قولا حسنا وقال للرجل الذی وقع علیہا ارجموہ وقال لقد تاب توبۃ لو تابہا اہل المدینۃ لقبل منہم ہذا حدیث حسن غریب صحیح وعلقمۃ بن وائل بن حجر سمع من ابیہ وہو اکبر من عبد الجبار بن وائل وعبد الجبار بن وائل لم یسمع من ابیہ

حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معمر بن سلیمان رقی نے حجاج بن ارطاۃ سے اُسنے عبد الجبار بن وائل بن حجر سے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے زبردستی زنا کیا بیچ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ پس دفع کی نبی صلعم نے عورت سے حد اور قائم کی حد مرد پر اور نہ ذکر کیا اُسنے یہ کہ ٹھہرایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے لیے مہر[1] یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اسکی متصل نہین۔ اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث غیر اسوجہ سے بھی۔ سُنا مین نے محمد سے کہتا تھا کہ عبد الجبار بن وائل بن حجر نے نہین سنا اپنے باپ سے اور نہین پایا اُسکو۔ کہا جاتا ہے کہ وہ پیدا ہوا بعد مرنے باپ اپنے کے پیچھے کئی مہینون کے اور عمل اس حدیث پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ زبردستی کیے گئے پر حد نہین ہے

حدیث کی ہمسے محمد بن یحیی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یوسف نے اسرائیل سے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سماک بن حرب نے علقمہ بن وائل کندی سے اُسنے اپنے باپ سے کہ تحقیق ایک عورت نکلی بیچ زمانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کے ارادے سے سو ملا اُسے ایک شخص اور ڈھانکا اُسکو اپنے کپڑے سے اور زنا کیا اُس سے پس چلائی وہ عورت اور چلا گیا وہ شخص اور گذرا پاس اسکے ایک مرد سو کہا اُس عورت نے کہ تحقیق اُس شخص نے کیا ساتھ میرے ایسا اور ایسا۔ اور گذری ایک جماعت مہاجرین کی سو کہا اُسنے کہ تحقیق اس شخص نے کیا ساتھ میرے ایسا اور ایسا سو چلے وہ اور پکڑا اُنھون نے اُس شخص کو کہ کہا تھا اُس عورت نے کہ وہ واقع ہوا اوپر میرے سو لے آئے اُسکو پاس اُس عورت کے سو کہا اُس عورت نے کہ ہان وہ یہی ہے۔ سو لائے اُسکو پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو جب حضرت نے حکم کیا اُسکے سنگسار کرنے کا تو کھڑا ہوا ساتھی اُسکا جو واقع ہوا تھا اُسپر سو اُسنے عرض کی کہ یا حضرت مین ہون ساتھی اُسکا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس عورت سے فرمایا کہ جا پس تحقیق اللہ نے بخشدیا تجکو یعنے بسبب کراہت اور بے رضائی تیری کے اور کہی واسطے مرد کے بات اچھی اور حکم کیا واسطے اُس شخص کے کہ واقع ہوا تھا اُسپر سنگسار کرو اُسکو یعنی اُسنے اقرار کیا زنا کا پس حکم کیا اُسکے سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا لوگون نے اُسکو بسبب محصن ہونے اُسکے کے اور فرمایا آپ نے کہ تحقیق توبہ کی اُسنے یعنی بسبب قبول کرنے حد کے ایسی توبہ کہ اگر کرتے اُسکو اہل مدینہ یعنی مثل توبہ اُسکے کے تو البتہ قبول کیجاتی توبہ[2] اور یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ اور علقمہ بن وائل بن حجر نے سُنا ہے باپ اپنے سے اور وہ بڑا ہے عبد الجبار بن وائل سے۔ اور عبد الجبار نے نہین سُنا اپنے باپ سے

[1] یعنی زنا کرنے والے پر۔ اور راوی کے نہ ذکر کرنے سے یہ لازم نہین آتا کہ مہر واجب نہو اسلیے کہ اور حدیث مین سے مہر کا واجب ہونا ثابت ہو چکا ہے۔ یہ مذہب ابو حنیفہ اور ابراہیم نخعی وغیرہ کا ہے۔ لیکن مہر اسی صورت مین واجب ہوگا جب کہ زانی پر حد واجب نہو اسلیے کہ اگر حد واجب ہو تو مہر باطل ہو جاوے گا۔ کہ وہ دونون جمع نہین ہوتے موطا امام محمد۔ [2] یعنی اگر تقسیم کیجاوے وہ توبہ اہل مدینہ پر تو قبول کیجاتی اُنسے اور کفایت کرتی اُنکو یعنی اگرچہ اُسنے اول گناہ کیا تھا لیکن حد کے ساتھ بخشا گیا ۱۲

باب ماجاء فيمن يقع على البهيمة **حدثنا** محمد بن عمرو السواق ثنا عبد العزيز بن محمد عن عمرو بن ابی عمرو عن عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من وجدتموه وقع على بهيمة فاقتلوه واقتلوا البهيمة فقيل لابن عباس ماشان البهيمة فقال ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك شيئا ولكن ارى رسول الله صلى الله عليه وسلم كره ان يوكل من لحمها او ينتفع بها وقد عمل بها ذلك العمل هذا حديث لانعرفه الا من حديث عمرو بن ابی عمرو عن عكرمة عن ابن عباس عن النبی صلى الله عليه وسلم وروى سفيان الثوری عن عاصم عن ابی رزين عن ابن عباس انه قال من اتى بهيمة فلا حد عليه **حدثنا** بذلك محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن بن مهدی ثنا سفيان الثوری وهذا اصح من الحديث الاول والعمل على هذا عند اهل العلم وهو قول احمد واسحق **باب** ماجاء فی حد اللوطی **حدثنا** محمد بن عمرو السواق ثنا عبد العزيز بن محمد عن عمرو بن ابی عمرو عن عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من وجدتموه يعمل عمل قوم لوط فاقتلوا الفاعل والمفعول به وفی الباب عن جابر وابی هريرة وانما نعرف هذا الحديث عن ابن عباس عن النبی صلى الله عليه وسلم من هذا الوجه وروى محمد بن اسحق هذا الحديث عن عمرو بن ابی عمرو فقال ملعون من عمل عمل قوم لوط ولم يذكر فيه القتل وذكر فيه ملعون من اتى بهيمة وقد روى هذا الحديث عن عاصم بن عمر عن سهيل بن ابی صالح عن ابيه عن ابی هريرة عن النبی صلى الله عليه وسلم فاقتلوا الفاعل والمفعول به هذا حديث فی اسناده مقال ولا نعلم احدا رواه عن سهيل بن ابی صالح غير عاصم بن عمر العمری وعاصم بن عمر يضعف فی الحديث من قبل حفظه واختلف اهل العلم فی حد اللوطی فرای بعضهم ان عليه الرجم احصن او لم يحصن وهذا قول مالك والشافعی واحمد واسحق

باب اگر کوئی شخص چارپائے سے بدفعلی کرے تو اُسپر حد آتی ہے یا نہیں **حدیث** کی ہمسے محمد بن عمرو سواق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے عمرو بن ابی عمرو سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو پاؤ تم کہ بدفعلی کرتا ہے چارپائے سے تو مار ڈالو اُسکو اور مار ڈالو اُس چارپائے کو ساتھ اسکے سو کسی نے ابن عباس سے پوچھا کہ کیا حال ہے اس جانور کا یعنی وہ کس لئے کیوں قتل کیا جاوے۔ سو اُسنے کہا کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسمین کچھ نہیں سنا یعنی اسکی حکمت ولیکن مین گمان کرتا ہون کہ مکروہ جانا آپ نے یہ کہ کھایا جاوے گوشت اُسکا یا نفع لیا جاوے ساتھ اُسکے جبکہ کیا گیا ہے ساتھ اُسکے یہ فعل بد یعنی ایسے جانور سے فائدہ اُٹھانا منع ہے پس لازم آیا قتل کرنا اُسکا۔ نہین پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر حدیث عمرو بن ابو عمرو سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی سفیان ثوری نے عاصم سے اُسنے ابی رزین سے اُسنے ابن عباس سے کہا جو شخص کہ بدفعلی کرے چارپائے سے تو نہین آتی اُسپر حد حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے محمد بن بشار نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان ثوری نے اور یہ زیادہ ترصحیح ہے پہلی حدیث سے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا **باب** اغلام کرنے والے کی حد کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن عمرو سواق نے اُسنے کہا حدیث ہمسے عبد العزیز بن محمد نے عمرو بن ابی عمرو سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو کہ پاؤ تم کہ کرتا ہے فعل قوم لوط کا یعنی اغلام تو مار ڈالو فاعل اور مفعول بہ کو اور اس باب مین جابر اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور سوا اسکے نہین کہ پہچانتے ہین ہم اس حدیث کو ابن عباس سے اُسنے نبی صلعم سے اسی وجہ سے اور روایت کی محمد ابن اسحاق نے یہ حدیث عمرو بن ابی عمرو سے پس کہا کہ ملعون ہے وہ شخص کہ کرے فعل قوم لوط کا اور نہین ذکر کیا اُسمین قتل کو اور ذکر کیا اُسمین ملعون ہے وہ شخص کہ بدفعلی کرے چارپائے سے اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث عاصم بن عمر سے اُسنے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ مار ڈالو فاعل اور مفعول بہ کو اس حدیث کی اسناد مین کلام ہے۔ اور نہین جانتے ہم کسیکو کہ روایت کیا ہو اسکو سہیل بن ابی صالح سے سوا عاصم بن عمر عمری کے اور عاصم بن عمر ضعیف کیا جاتا ہے بیچ حدیث کے اپنے حافظہ کی وجہ سے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ حد لوطی کے سو بعضے کہتے ہین کہ اُسپر سنگسار کرنا آتا ہے محصن ہو یا غیر محصن اور یہی ہے قول مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا

[1] بعض نے کہا حکمت اس جانور کی مار ڈالنے کی یہ ہے کہ تا نہ پیدا ہو جاوے اُس سے حیوان بصورت انسان کے یا نہ لاحق ہو اسکے صاحب کو عار اور رسوائی دیناحق بسبب

وقال بعض اهل العلم من فقهاء التابعين منهم الحسن البصري وابراهيم النخعي وعطاء بن ابي رباح وغيرهم قالوا حد اللوطي حد الزاني وهو قول الثوري واهل الكوفة **حدثنا** احمد بن منيع ثنا يزيد بن هارون ثنا همام عن القاسم بن عبد الواحد المكي عن عبد الله بن محمد بن عقيل انه سمع جابرا يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اخوف ما اخاف على امتي عمل قوم لوط هذا حديث حسن غريب انما نعرفه من هذا الوجه عن عبد الله بن محمد بن عقيل بن ابي طالب عن جابر **باب** ماجاء في المرتد **حدثنا** احمد بن عبدة الضبي ثنا عبد الوهاب الثقفي ثنا ايوب عن عكرمة ان عليا حرق قوما ارتدوا عن الاسلام فبلغ ذلك ابن عباس فقال لو كنت انا لقتلتهم بقول رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من بدل دينه فاقتلوه ولم اكن لاحرقهم لان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تعذبوا بعذاب الله فبلغ ذلك عليا فقال صدق ابن عباس هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم في المرتد واختلفوا في المرأة اذا ارتدت عن الاسلام فقالت طائفة من اهل العلم تقتل وهو قول الاوزاعي واحمد واسحق وقالت طائفة منهم تحبس ولا تقتل وهو قول سفيان الثوري وغيره من اهل الكوفة **باب** ماجاء فيمن شهر السلاح **حدثنا** ابو كريب وابو سائب قالا ثنا ابو اسامة عن بريدة بن عبد الله بن ابي بردة عن جده ابي بردة عن ابي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من حمل علينا السلاح فليس منا وفي الباب عن ابن عمر وابن الزبير وابي هريرة وسلمة بن الاكوع حديث ابي موسى حديث حسن صحيح

اور کہا بعض اہل علم نے فقہاے تابعین سے کہ حد اغلام کرنے والے کی مانند حد زانی کے ہے۔ انھیں میں سے ہیں حسن بصری اور ابراہیم نخعی اور عطاء وغیرہ اور یہی ہے قول ثوری اور اہل کوفہ کا یعنی اگر محصن ہو تو سنگسار کیا جاوے اور اگر محصن نہ ہو تو سو درے مارا جاوے اور ایک سال وطن سے نکال دیا جاوے **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے اسنے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے اسنے کہا حدیث کی ہم سے ہمام نے قاسم بن عبد الواحد مکی سے اسنے روایت کی عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے اسنے سنا جابر سے کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق بہت خوف اس چیز کا کہ ڈرتا ہوں میں اپنی امت پر فعل کرنا قوم لوط کا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے سوا اسکے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے یعنی عبد اللہ بن عقیل بن ابی طالب سے اسنے جابر سے **باب** مرتد[1] کا بیان یعنی جو شخص اپنے دین سے پھر جاوے اسکی کیا سزا ہے **حدیث** کی ہم سے احمد بن عبدہ ضبی نے اسنے کہا حدیث کی ہم سے عبد الوہاب ثقفی نے اسنے کہا حدیث کی ہم سے ایوب نے عکرمہ سے کہا کہ حضرت علی نے آگ میں جلایا ایک قوم کو کہ پھر گئے تھے وہ دین اسلام سے سو پہونچی یہ خبر ابن عباس کو سو کہا اگر ہوتا میں وہاں تو قتل کرتا میں انکو موافق فرمانے نبی صلعم کے کہ آپ نے فرمایا جو شخص کہ بدل ڈالے دین اپنا پس مار ڈالو اسکو اور نہ جلاتا میں انکو اسواسطے کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے نہ عذاب کرو ساتھ عذاب خدا کے سو پہونچی یہ خبر حضرت علی کو پس کہا کہ سچ کہا ابن عباس نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے بیچ حق مرتد کے۔ اور اختلاف کیا ہے انھوں نے بیچ حق عورت[2] کے جبکہ مرتد ہو جاوے اسلام سے سو ایک گروہ اہل علم کے کہتے ہیں کہ مار ڈالی جاوے۔ اور یہی ہے قول اوزاعی اور احمد اور اسحق کا۔ اور کہا ایک گروہ نے انمیں سے کہ قید کی جاوے اور نہ قتل کیجاوے اور یہی ہے قول سفیان ثوری وغیرہ اہل کوفہ کا **باب** ہتھیار اٹھانے والے کا بیان **حدیث** کی ہم سے ابو کریب اور ابو سائب نے انھوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابو اسامہ نے برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ سے اسنے اپنے دادا ابی بردہ سے اسنے ابی موسی سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[3] جو شخص کہ اٹھاوے ہمپر ہتیار پس نہیں وہ ہم سے یعنی ہمارے طریقہ پر نہیں اور اس باب میں ابن عمر اور ابن زبیر اور ابی ہریرہ اور سلمہ بن اکوع سے بھی روایت ہے اور ابو موسی کی حدیث حسن صحیح ہے۔

---

[1] امام ابو حنیفہ کے نزدیک لواطت میں حد نہیں بلکہ تعزیر ہے۔ جسطرح امام مصلحت دیکھے چاہے مارے چاہے قید کرے ۱۲ ع [2] یعنی ڈرتا ہوں کہ اصحاب میری نکرین اور اس ورطہ میں نہ پڑین۔ یا یہ فعل نہایت بد اور قبیح ہے اور حرمت اسکی سخت ہے۔ ڈرتا ہوں کہ اسمیں پڑین اور اسکا عذاب دیکھیں ۱۲ ع [3] مرتد اسکو کہتے ہیں کہ جو اسلام سے پھر جاوے۔ اور مسلمان جب اسلام سے پھر جاوے تو عرض کیا جاوے اسپر اسلام اور مستحب ہے کہ حبس کریں اسکو تین دن اگر مسلمان ہو گیا تو فبہا ورنہ قتل کریں اسکو امام شافعی کے نزدیک واجب ہے کہ مہلت دیں اسکو تین دن اور بعضے کہتے ہیں کہ اگر مہلت طلب کرے تو دیں ورنہ کچھ حاجت نہیں ۱۲ ع [4] یعنی اگرچہ ارادہ ہنسی کھیل کا ہو اسلیے کہ شیطان انسان کا دشمن ہے اگر اسکے ہاتھ سے ہتیار لگوا دے بھائی مسلمان کو۔ تو اسکے سبب سے مستحق عذاب دوزخ کا ہوگا واللہ اعلم۔

باب ما جاء فی حد الساحر ۔ حدثنا احمد بن منیع ثنا ابو معاویة عن اسمعیل بن مسلم عن الحسن عن جندب
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حد الساحر ضربة بالسیف هذا حدیث لا نعرفه مرفوعا الا من هذا الوجه
واسمعیل بن مسلم المکی یضعف فی الحدیث من قبل حفظه واسمعیل بن مسلم العبدی البصری قال وکیع هو ثقة
ویروی عن الحسن ایضا والصحیح عن جندب موقوف والعمل علی هذا الحدیث عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ
علیه وسلم وغیرهم وهو قول مالك بن انس وقال الشافعی انما یقتل الساحر اذا کان یعمل من سحره ما یبلغ الکفر فاذا
عمل عملا دون الکفر فلم نر علیه قتلا **باب** ما جاء فی الغال ما یصنع به **حدثنا** محمد بن عمرو ثنا
عبد العزیز بن محمد عن صالح بن محمد بن زائدة عن سالم بن عبد اللہ بن عمر عن عبد اللہ بن عمر عن عمر ان رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم قال من وجدتموه غل فی سبیل اللہ فاحرقوا متاعه قال صالح فدخلت علی مسلمة ومعه سالم
بن عبد اللہ فوجد رجلا قد غل فحدث سالم بهذا الحدیث فامر به فاحرق متاعه فوجد فی متاعه مصحف فقال
سالم بع هذا وتصدق بثمنه هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه والعمل علی هذا عند بعض اهل
العلم وهو قول الاوزاعی واحمد واسحق وسألت محمدا عن هذا الحدیث فقال انما روی هذا صالح بن محمد بن زائدة وهو
ابو واقد اللیثی وهو منکر الحدیث قال محمد وقد روی فی غیر حدیث عن النبی صلی اللہ علیه وسلم فی الغال فلم یأمر
فیه بحرق متاعه وقال هذا حدیث غریب **باب** ما جاء فی من یقول للآخر یا مخنث

باب جادوگر کی حد کا بیان **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اسمٰعیل بن مسلم سے انہون نے حسن سے اُسنے جندب سے
کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حد جادوگر کی مار ڈالنا ہے[۱] ساتھ تلوار کے اس حدیث کو ہم مرفوع نہین جانتے مگر اسی وجہ سے اور اسمٰعیل
بن مسلم مکی ضعیف کیا جاتا ہے حدیث مین اپنے حافظہ کی وجہ سے اور اسمٰعیل بن مسلم عبدی بصری کو وکیع نے کہا کہ وہ ثقہ ہے اور روایت کرتا ہے
حسن سے بھی اور صحیح جندب سے موقوف حدیث ہی اور عمل اسی حدیث پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے
اور یہی ہے قول مالک بن انس کا اور شافعی نے کہا کہ جادوگر فقط اُسوقت قتل کیا جاوے جبکہ کرے جادو سے وہ چیز کہ پہونچے کفر کو اور جبکہ کرے
کوئی عمل سوا کفر کے تو اُسپر قتل نہین آتا **باب** جو شخص کہ لوٹ کا مال چراوے اُسکے ساتھ کیا کیا جاوے **حدیث** کی ہمسے محمد بن عمرو نے
اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے صالح بن محمد بن زائدہ سے اُسنے سالم بن عبد اللہ بن عمر سے اُسنے عبد اللہ بن عمر سے اُسنے عمر سے
کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو کہ پاؤ تم کہ خیانت کی اُسنے مال غنیمت مین پس جلادو اسباب اُسکا کہا صالح نے
پس داخل ہوا مین مسلمہ پر اور ساتھ اُسکے سالم بن عبد اللہ تھے سو پایا انہون نے ایک مرد کو کہ خیانت کی مال غنیمت مین پس بیان کی
سالم نے یہ حدیث پس حکم کیا گیا ساتھ جلانے اسباب اُسکے کے پس جلایا گیا اسباب اُسکا سو پایا گیا اُسکے اسباب مین قرآن شریف
سو کہا سالم نے بیچ ڈال اسکو اور خیرات کر مول اُسکا راہ خدا مین ۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی وجہ سے اور
عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی ہے قول اوزاعی اور احمد اور اسحاق کا ۔ اور پوچھا مین نے محمد کو اس حدیث سے سو کہا
سوا اسکے نہین کہ روایت کیا اُسکو صالح بن محمد بن زائدہ نے اور وہ ابو واقد لیثی ہے اور وہ منکر الحدیث ہے کہا محمد نے اور تحقیق روایت
کی گئی ہے کئی حدیثون مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیچ حق خیانت کرنے والے کے مال غنیمت مین ۔ اور نہین حکم کیا اُسمین ساتھ
جلادینے اسباب کے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **باب** کوئی شخص کسیکو ہیجڑا[۱] کہے اُسکی سزا کا بیان ۔

۱ سب علما کا اجماع ہے اسپر کہ جادو کرنا حرام ہے اور امام شافعی نے کہا کہ قتل کیا جاوے اور امام مالک نے کہا کہ جادوگر کافر ہے اور اُسکا
سیکھنا اور سکھانا بھی کفر ہے ۔ اور قتل کیا جاوے بدون طلب توبہ کے اور کہا حنفیہ نے کہ اگر اعتقاد کیا کہ شیطان کرتا ہے اُسکے لیے جو چاہتا ہے
تو یہ کفر ہے ۱۲ ۲ امام احمد وغیرہ کا یہی قول ہے کہ اُسکا اسباب جلا دیا جاوے سوا حیوان اور قرآن کے اور اس چیز کے کہ خیانت کی ہے اور تینون امام کہتے ہین کہ اسباب
نہ جلایا جاوے لیکن تعزیر دیا جاوے اور حمل کیا ہے اس حدیث کو زجر پر ۱۲ ع ۳ ہیجڑا اُسکو کہتے ہین جسکے کلام اور اعضا مین نرمی ہو ۔ اور حرکات اور سکنات
مین مشابہ عورتونکے ہو اُسکو زنانہ بھی کہتے ہین ۱۲

حدثنا محمد بن رافع ثنا ابن ابی فدیک عن ابراهیم بن اسمعیل بن ابی حبیبة عن داؤد بن حصین عن عکرمة عن ابن عباس
عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا قال الرجل للرجل یا یهودی فاضربوه عشرین واذا قال یا مخنث فاضربوه عشرین ومن وقع علی ذات محرم
فاقتلوه هذا حدیث لا نعرفه الا من هذا الوجه وابراهیم بن اسمعیل یضعف فی الحدیث وقد روی عن النبی صلی الله
علیه وسلم من غیر وجه رواه البراء بن عازب وقرة بن ایاس المزنی ان رجلا تزوج امرأة ابیه فامر النبی صلی الله علیه وسلم
بقتله والعمل علی هذا عند اصحابنا قالوا من اتی ذات محرم وهو یعلم فعلیه القتل وقال احمد من تزوج امه قتل وقال اسحق
من وقع علی ذات محرم قتل **باب** ما جاء فی التعزیر **حدثنا** قتیبة ثنا اللیث بن سعد عن یزید بن ابی حبیب عن
بکیر بن عبد الله بن الاشج عن سلیمان بن یسار عن عبد الرحمن بن جابر بن عبد الله عن ابی بردة بن نیار قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم لا یجلد فوق عشر جلدات الا فی حد من حدود الله وقد روی هذا الحدیث ابن لهیعة عن بکیر فاخطأ
فیه وقال عن عبد الرحمن بن جابر بن عبد الله عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم وهو خطأ والصحیح حدیث
اللیث بن سعد انما هو عبد الرحمن بن جابر بن عبد الله عن ابی بردة بن نیار عن النبی صلی الله علیه وسلم
وهذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث بکیر بن الاشج وقد اختلف اهل العلم فی التعزیر واحسن شیء روی
فی التعزیر هذا الحدیث **ابواب الصید** عن رسول الله صلی الله علیه وسلم **باب** ما جاء
ما یؤکل من صید الکلب وما لا یؤکل **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا قبیصة ثنا سفیان عن منصور عن ابراهیم عن همام
بن الحارث عن عدی بن حاتم قال قلت یا رسول الله انا نرسل کلابا لنا معلمة

حدیث کی ہمسے محمد بن رافع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی فدیک نے ابراہیم بن اسمعیل بن ابی حبیبہ سے اُسنے روایت کی داؤد بن
حصین سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب کہ کہے کوئی شخص دوسرے کو اے یہودی تو
مارو اُسکو بیس درے اور جب کہ کہے اے ہیجڑے تو مارو اُسکو بیس درّے۔ اور جو شخص کہ زنا کرے کسی محرم عورت سے تو مار ڈالو اسکو
نہین پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر اسی وجہ سے اور ابراہیم بن اسمعیل ضعیف کیا جاتا ہے حدیث مین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کئی وجہ پر مروی ہے۔ اور روایت کیا اُسکو براء بن عازب اور قرہ بن ایاس مزنی نے کہ تحقیق ایک مرد نے نکاح کیا اپنے باپ کی جورو
سے سو حکم کیا نبی صلعم نے اُسکے قتل کرنے کا اور عمل اسی پر ہے نزدیک اصحاب ہمارے کے کہتے ہین کہ جو شخص زنا کرے محرم عورت سے
اس حال مین کہ جانتا ہو تو اُسپر مار ڈالنا آتا ہے اور کہا احمد نے جو شخص کہ نکاح کرے ماں اپنی سے مار ڈالا جاوے۔ اور کہا اسحق نے جو
شخص کہ واقع ہو صاحب حرمت پر قتل کیا جاوے **باب** تعزیر[1] کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد
نے یزید بن ابی حبیب سے اُسنے بکیر بن عبد اللہ بن اشج سے اُسنے سلیمان بن یسار سے اُسنے عبد الرحمن بن جابر بن عبد اللہ سے اُسنے ابی بردہ بن
نیار سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ مارے جاوین کوڑے زیادہ دس[2] سے مگر بیچ حد کے اللہ کی حدون سے اور تحقیق روایت کی یہ
حدیث ابن لہیعہ نے بکیر سے اور خطا کی اسمین اور کہا عبد الرحمن بن جابر بن عبد اللہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلعم سے اور یہ خطا ہے
اور صحیح حدیث لیث بن سعد کی ہے جو روایت کی عبد الرحمن بن جابر بن عبد اللہ نے ابی بردہ سے اُسنے نبی صلعم سے اور یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے
ہم اسکو مگر حدیث بکیر بن اشج سے اور تحقیق اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ تعزیر کے اور احسن چیز کہ تعزیر مین مروی ہے یہ حدیث ہے **ابواب الصید**[3]
شکار کے بابوں کا بیان جو نبی صلعم سے مروی ہین **باب** کتے کے شکار سے کیا چیز کھائی جاوے اور کیا چیز نہ کھائی جاوے **حدیث** کی ہمسے
محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے قبیصہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے منصور سے اُسنے روایت کی ابراہیم سے اُسنے ہمام بن حارث
سے اُسنے عدی بن حاتم سے کہا کہ کہا مین نے یا حضرت ہم چھوڑتے ہین اپنے کتوں سدھے ہوؤنکو

---

[1] تعزیر کہتے ہین ادب دینے اور باز رکھنے کو اور فرق درمیان اُسکے اور حد کے یہ ہے کہ حد معین ہے شارع کی طرف سے نہ تعزیر بلکہ تعزیر موقوف ہے رائے حاکم پر بسبب اقتضائے
وقت کے ۱۲ [2] اس سے معلوم ہوا کہ تعزیر مین زیادہ دس کوڑون سے نہ مارے جاوین بعضے کہتے ہین کہ یہ حدیث منسوخ ہے اور علما کو اسمین اختلاف ہے امام ابو حنیفہ اور محمد کے
نزدیک اکثر تعزیر انتالیس درے ہین اور ابو یوسف کے نزدیک پچھتر درے ہین اور اقل اسکے تین درے ہین بالاتفاق [3] شکار کرنا حلال ہے غیر حرم مین واسطے غیر محرم کے اور شکار

قال کل ما امسکن علیک قلت یا رسول اللہ وان قتلن قال وان قتلن ما لم یشرکھا کلب من غیرھا قال قلت یا رسول اللہ انا نرمی بالمعراض قال ما خزق فکل وما اصاب بعرضہ فلا تاکل حدثنا محمد بن یحیی ثنا محمد بن یوسف ثنا سفیان عن منصور نحوہ الا انہ قال وسئل عن المعراض وھذا حدیث حسن صحیح حدثنا احمد بن منیع ثنا یزید بن ھارون ثنا الحجاج عن مکحول عن ابی ثعلبۃ والحجاج عن الولید بن ابی مالک عن عائذ اللہ بن عبد اللہ انہ سمع ابا ثعلبۃ الخشنی قال قلت یا رسول اللہ انا اھل صید فقال اذا ارسلت کلبک وذکرت اسم اللہ علیہ فامسک علیک فکل قلت وان قتل قال وان قتل قال قلت انا اھل رمی قال ما ردت علیک قوسک فکل قال قلت انا اھل سفر نمر بالیھود والنصاری والمجوس فلا نجد غیر اٰنیتھم قال فان لم تجدوا غیرھا فاغسلوھا بالماء ثم کلوا فیھا واشربوا وفی الباب عن عدی بن حاتم وھذا حدیث حسن وعائذ اللہ ھو ابو ادریس الخولانی **باب** ما جاء فی صید کلب المجوسی حدثنا یوسف بن عیسی ثنا وکیع ثنا شریک عن الحجاج عن القاسم بن ابی بزۃ عن سلیمان الیشکری عن جابر بن عبد اللہ قال نھینا عن صید کلب المجوسی ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ والعمل علی ھذا عند اکثر اھل العلم لا یرخصون فی صید کلب المجوسی والقاسم بن ابی بزۃ ھو القاسم بن نافع المکی **باب** فی صید البزاۃ حدثنا نصر بن علی وھناد وابو عمار قالوا ثنا عیسی بن یونس عن مجالد عن الشعبی عن عدی بن حاتم قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صید البازی فقال ما امسک علیک فکل ھذا حدیث لا نعرفہ الا من حدیث مجالد عن الشعبی

کہا کہ کھا اُس چیز کو کہ پکڑ رکھیں کتے تیرے لیے کہا میں نے اور اگرچہ مار ڈالیں فرمایا اگرچہ مار ڈالیں جبتک کہ نہ شریک ہو ساتھ اُنکے کوئی کتا غیر اُنکے سے کہا کہ عرض کی میں نے یا حضرت ہم پھینکتے ہیں تیر بے پروں کا[1] فرمایا کھا اُس چیز کو کہ زخم کر دے یعنی جس شکار میں وہ تیر سیدھا جا لگے بھال کی طرف سے اور مار ڈالے اُسکو تو وہ کھا لے اور وہ چیز کہ پہونچے ساتھ چوڑان اُسکی کے یعنی لگے اسطرح کہ زخمی نہ کرے شکار کو پس قتل کرے اُسکو پس مت کھا اُسکو **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یوسف نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے منصور سے مانند اسکے مگر اُسنے کہا کہ پوچھے گئے آپ معراض سے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حجاج نے مکحول سے اُسنے ابی ثعلبہ اور حجاج سے اُسنے ولید بن ابی مالک سے اُسنے عائذ اللہ بن عبد اللہ سے کہ سُنا اُسنے ابا ثعلبہ خشنی سے کہا اُسنے کہ کہا میں نے یا حضرت ہم صاحب شکار ہیں سو آپ اُسکا حکم بیان فرمایے کہ حلال کیا ہے اور حرام کیا ہے سو فرمایا آپ نے کہ جب چھوڑے تو اپنا کتا اور ذکر کرے نام اللہ کا اور وہ تیرے لیے پکڑ لاوے پس کھا اُسکو میں نے کہا اگرچہ مار ڈالے فرمایا اگرچہ مار ڈالے میں نے کہا ہم شکار پر تیر پھینکتے ہیں فرمایا وہ چیز کہ رد کرے تجھ پر تیرا یعنی شکار کرے تیرا تیر پس کھا میں نے عرض کی کہ ہم صاحب سفر کے ہیں گذرتے ہیں پاس یہود اور نصاری اور مجوس کے سو نہیں پاتے ہم کوئی باسن سوائے باسنوں اُنکے کے فرمایا پس اگر نہ پاؤ سوا اُنکے باسنوں کے تو دھو لو اُنکو پانی سے پھر کھاؤ اُنمیں اور پیو اور اس باب میں عدی بن حاتم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور عائذ اللہ وہی ابو ادریس خولانی ہے **باب** مجوسی کے کتے کے شکار کا بیان **حدیث** کی ہمسے یوسف بن عیسی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے حجاج سے اُسنے قاسم بن ابی بزہ سے اُسنے سلیمان یشکری سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا کہ منع کیے گئے ہم کھانے شکار کتے مجوسی کے سے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے اور عمل اسیر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نہیں اجازت دیتے بیچ شکار کتے مجوسی کے اور قاسم بن ابی بزہ قاسم بن نافع مکی ہے **باب** باز کے شکار کا بیان **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی اور ہناد اور ابو عمار نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہمسے عیسی بن یونس نے مجالد سے اُسنے شعبی سے اُسنے عدی بن حاتم سے کہا کہ پوچھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے باز کے شکار کو فرمایا جو جانور کہ پکڑ رکھے تیرے لیے پس کھا اُسکو نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر مجالد سے اُسنے شعبی سے

[1] معراض کہتے ہیں اُس تیر کو جسمیں پر نہیں ہوتا اور چوڑا جاتا ہے اور لگتا ہے چوڑا۔ اور اتفاق رکھتے ہیں علما اسپر کہ جب شکار کرے ساتھ معراض کے پس قتل کرے شکار کو ساتھ تیزی اپنی کے تو حلال ہے اور اگر قتل کرے اسکو ساتھ چوڑان اپنی کے تو نہیں حلال وہ شکار کہ مارے اُسکو ساتھ بندقہ یعنی گولی اور غلہ کے اسلیے کہ وہ زخمی نہیں کرتا شکار کو اور اگر بندقہ ثقیلہ ہو جو کہ ہڈی کو توڑ ڈالے اور زخم نہ کرے تو وہ شکار حلال نہیں۔ لیکن اگر بندقہ ہلکا اور تیز ہو تو نہیں حرام کرتا ہے۔ اور بندوق کو بھی بعضوں نے بندقہ اور معراض میں داخل کیا ہے لیکن امام شوکانی نے لکھا ہے کہ بندوق کا شکار حلال ہے کہ چھٹا اور گولی شکار کو زخمی کر دیتی ہے بلکہ پھٹا تو شکار سے دوسری طرف نکلجاتا ہے ۱۲ [2] اُن برتنوں سے مراد وہ برتن ہیں کہ جنمیں خنزیر پکاتے اور شراب پیتے تھے پس یہ امر وجوبی ہے ۱۲

العمل علی ھٰذا عند اھل العلم لا یرون بصید البزاۃ والصقور بأسا وقال مجاھد البزاۃ والطیر الذی یصاد بہ من الجوارح الّا الله تعالٰی وما علمتم من الجوارح فسر الکلاب والطیر الذی یصاد بہ وقد رخص بعض اھل العلم فی صید البازی وان اکل منہ وقالوا انما تعلیمہ اجابتہ وکرھہ بعضھم والفقہاء اکثرھم قالوا یاکل وان اکل منہ **باب** فی الرجل یرمی الصید فیغیب عنہ **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا ابوداود ثنا شعبۃ عن ابی بشر قال سمعت سعید بن جبیر یحدث عن عدی بن حاتم قال قلت یا رسول الله ارمی الصید فاجد فیہ من الغد سھمی قال اذا علمت ان سھمک قتلہ ولم تر فیہ اثر سبع فکل ھٰذا حدیث حسن صحیح والعمل علی ھٰذا عند اھل العلم وروی شعبۃ ھٰذا الحدیث عن ابی بشر و عبد الملک بن میسرۃ عن سعید بن جبیر عن عدی بن حاتم وکلا الحدیثین صحیح وفی الباب عن ابی ثعلبۃ الخشنی **باب** فی من یرمی الصید فیجدہ میتا فی الماء **حدثنا** احمد بن منیع ثنا ابن المبارک قال اخبرنی عاصم الاحول عن الشعبی عن عدی بن حاتم قال سالت رسول الله صلی الله علیہ وسلم عن الصید فقال اذا رمیت بسھمک فاذکر اسم الله فان وجدتہ قد قتل فکل الا ان تجدہ قد وقع فی ماء فلا تاکل فانک لا تدری الماء قتلہ او سھمک ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان عن مجالد عن الشعبی عن عدی بن حاتم قال سالت رسول الله صلی الله علیہ وسلم عن صید الکلب المعلم قال اذا ارسلت کلبک المعلم وذکرت اسم الله فکل ما امسک علیک فان اکل فلا تاکل فانما امسک علی نفسہ قلت یا رسول الله ارایت ان خالطت کلابنا کلاب اخری قال انما ذکرت اسم الله علی کلبک ولم تذکر علی غیرہ قال سفیان کرہ لہ اکلہ والعمل علی ھٰذا عند بعض اصحاب النبی صلی الله علیہ وسلم وغیرھم فی الصید والذبیحۃ اذا وقعا فی الماء ان لا یاکل

اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ باز اور شکرے کے شکار میں کچھ ڈر نہیں اور کہا مجاہد نے باز جانور پرندہ ہے کہ شکار کیا جاتا ہے ساتھ اسکے جوارح میں سو جنکو خدا نے بیان فرمایا۔ اور وہ جو کہ سکھاؤ تم شکاری جانوروں سے تفسیر کیا اُسکو ساتھ کتے اور پرندے کے کہ شکار کیا جاوے ساتھ اسکے۔ اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ باز کا شکار کھانا درست ہے اگرچہ کھا لے اُس سے اور کہتے ہیں کہ تعلیم اُسکی اجابت اُسکی ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ باز کا شکار مکروہ ہے۔ اور اکثر فقہا کہتے ہیں کہ کھا لیوے اگرچہ کھایا ہو اُس سے **باب** اگر کوئی شخص شکار کو تیر مارے اور شکار اس سے غائب ہو جاوے تو اُسکا کیا حکم ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے ابو بشر سے اُسنے کہا سنا میں نے سعید بن جبیر سے حدیث بیان کرتا تھا عدی بن حاتم سے کہا کہ کہا میں نے یا حضرت پھینکتا ہوں میں تیر شکار پر پھر پاتا ہوں میں اسمیں اگلے دن تیر اپنا۔ فرمایا جب کہ جانے تو یہ کہ تیر تیرے نے قتل کیا اُسکو اور نہ دیکھے تو اسمیں نشان کسی درندے کا۔ پس کھا یعنی اگر نشان درندے کا پاوے تو نہ کھا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث ابی بشر اور عبد الملک بن میسرہ سے اسنے سعید بن جبیر سے اسنے عدی بن حاتم سے اور دونوں حدیثیں صحیح ہیں اور اس باب میں ابی ثعلبہ خشنی سے بھی روایت ہے **باب** اگر کوئی شخص تیر مارے شکار کو پس اُسکو مردہ پاوے پانی میں تو اُسکو کھاوے یا نہیں **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عاصم احول نے شعبی سے اُسنے عدی بن حاتم سے کہا کہ پوچھا میں نے نبی صلعم کو شکار سے پس فرمایا کہ جب پھینکے تو تیر اپنا تو ذکر کر نام اللہ کا سو اگر پاوے تو شکار کو اس حال میں کہ قتل کیا گیا تو کھا مگر یہ کہ پاوے تو اُسکو اس حال میں کہ واقع ہوا پانی میں پس نہ کھا اسلیے کہ نہیں جانتا تو کہ پانی نے قتل کیا اُسکو یا تیر سے تیرے نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے مجالد سے اُسنے شعبی سے اسنے عدی بن حاتم سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شکار کتے سکھائے ہوئے کے سے فرمایا جب کہ چھوڑے تو اپنے کتے معلّم کو یعنی ارادہ کر کے چھوڑے شکار کے لیے اور ذکر کرے نام اللہ کا اوپر اسکے تو کھا وہ شکار کہ پکڑ رکھے کتا تیرے لیے پس اگر کھا لے کتا اُسمیں سے تو نہ کھا سوا اسکے نہیں کہ بند رکھا کتے نے اس شکار کو اپنے لیے میں نے عرض کی کہ یا حضرت بھلا بتلائیے کہ اگر ہمارے کتوں کے ساتھ اور کتے شریک ہوں فرمایا سوا اسکے نہیں کہ ذکر کیا تو نے نام اللہ کا اوپر کتے اپنے کے اور نہیں ذکر کیا تو نے اوپر غیر اسکے پس وہ شکار درست نہیں کہا سفیان نے مکروہ ہے کھانا اُسکا اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اصحاب نبی صلعم اور سوا انکے کے بیچ حکم شکار کے اور ذبیحہ کے جب کہ گر پڑیں پانی میں یہ کہ نہ کھاوے اُسکو

سلہ اور علامت تعلیم کی جوارح پرند میں یہ ہے کہ بلانے سے آوے اور درندوں میں یہ ہے کہ تین بار شکار کو پکڑ کر چھوڑ دے کھانے سے نہیں۔ ۲

وقال بعضهم فی الذبیحة اذا قطع الحلقوم فوقع فی الماء فمات فیه فانه یؤکل وهو قول ابن المبارک وقد اختلف اهل العلم فی الکلب اذا اکل من الصید فقال اکثر اهل العلم اذا اکل الکلب منه فلا یاکل وهو قول سفیان وعبد الله بن المبارک والشافعی واحمد واسحٰق وقد رخص بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم فی الاکل منه وان اکل الکلب منه **باب** ماجاء فی الصید المعراض **حدثنا** یوسف بن عیسٰی ثنا وکیع ثنا زکریا عن الشعبی عن عدی بن حاتم قال سالت النبی صلی الله علیه وسلم عن صید المعراض فقال ما اصبت بحده فکل وما اصبت بعرضه فهو وقید **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان عن زکریا عن الشعبی عن عدی بن حاتم عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه هذا حدیث صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم **باب** فی الذبح بالمروة **حدثنا** محمد بن یحیٰی ثنا عبد الاعلٰی عن سعید عن قتادة عن الشعبی عن جابر بن عبد الله ان رجلا من قومه صاد ارنبا او اثنتین فذبحهما بمروة فتعلقهما حتی لقی رسول الله صلی الله علیه وسلم فسأله فامره باکلهما وفی الباب عن محمد بن صفوان ورافع وعدی بن حاتم وقد رخص بعض اهل العلم فی ان یذکی بمروة ولم یروا باکل الارنب باسا وهو قول اکثر اهل العلم وقد کره بعضهم اکل الارنب اختلف اصحاب الشعبی فی روایة هذا الحدیث فروی داود بن ابی هند عن الشعبی عن محمد بن صفوان وروی عاصم الاحول عن الشعبی عن صفوان بن محمد او محمد بن صفوان ومحمد بن صفوان اصح وروی جابر الجعفی عن الشعبی عن جابر بن عبد الله نحو حدیث قتادة عن الشعبی ویحتمل ان یکون الشعبی روی عنهما جمیعا قال محمد حدیث الشعبی عن جابر غیر محفوظ **باب** ماجاء فی کراهیة اکل المصبورة **حدثنا** ابو کریب ثنا عبد الرحیم بن سلیمان عن ابی ایوب الافریقی عن صفوان بن سلیم عن سعید بن المسیب عن ابی الدرداء قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن اکل المجثمة وهی التی تصبر بالنبل وفی الباب عن عرباض بن ساریة وانس وابن عمر وابن عباس وجابر وابی هریرة وحدیث ابی الدرداء حدیث غریب **حدثنا**

اور کہا بعض نے بیچ حق ذبیحہ کے کہ جب کاٹا جاوے حلقوم اسکا پس گر پڑے پانی میں اور مر جاوے اسمیں تو کھایا جاوے اور یہ قول ابن مبارک کا ہے اور تحقیق اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ حکم کتے کے جبکہ کھالیوے شکار سے سو اکثر اہل علم کہتے ہیں کہ جب کتا اس سے کھالیوے تو نہ کھاوے اس سے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور عبد اللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ اس سے کھانا درست ہے اگرچہ کھالیا ہو اس سے کتے نے **باب** تیر بے پر کے شکار کا بیان **حدیث** کی ہمسے یوسف بن عیسیٰ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے زکریا نے شعبی سے اُسنے عدی بن حاتم سے کہا کہ پوچھا میں نے نبی صلعم کو تیر بے پر کے شکار سے فرمایا جو شکار کہ زخمی کرے تو اسکو ساتھ بھال اور نیزہ کے پس کھالے اور جو شکار کہ پہونچے تو اسکو ساتھ چوڑان اسکے کے تو وہ وقید ہے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زکریا سے اُسنے شعبی سے اُسنے عدی بن حاتم سے اُسنے نبی صلعم سے مثل اسکے یہ حدیث صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے **باب** پتھر سے ذبح کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحییٰ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الاعلیٰ نے سعید سے اُسنے قتادہ سے اُسنے شعبی سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے قوم اسکی سے شکار کیا ایک خرگوش یا دو کا پس حلال کیا اُنکو ساتھ پتھر کے پس لٹکایا اُنکو یہانتک کہ ملا نبی صلعم سے سو پوچھا اُسنے آپ سے سو حکم کیا آپنے ساتھ کھانے اُنکے کے اور اس باب میں محمد بن صفوان اور رافع اور عدی بن حاتم سے بھی روایت ہے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ پتھر کے ساتھ ذبح کرنے میں کچھ ڈر نہیں اور کہتے ہیں کہ خرگوش کے کھانے میں کچھ ڈر نہیں اور یہی ہے قول اکثر اہل علم کا اور بعضے کہتے ہیں کہ خرگوش کا کھانا مکروہ ہے اور اختلاف کیا ہے اصحاب شعبی نے بیچ روایت اس حدیث کے پس روایت کی داؤد بن ابی ہند نے شعبی سے اُسنے محمد بن صفوان سے اور روایت کی عاصم نے شعبی سے اُسنے صفوان بن محمد سے یا محمد بن صفوان سے اور محمد بن صفوان زیادہ صحیح ہے اور روایت کی جابر جعفی نے شعبی سے اُسنے جابر سے مانند حدیث قتادہ کے شعبی سے اور احتمال ہے کہ شعبی نے یہ حدیث دونوں سے روایت کی ہو بخاری نے کہا کہ حدیث شعبی کی اُسنے جابر سے محفوظ نہیں **باب** جو جانور کہ نشانہ ٹھہرا کر مارا گیا ہو اسکا کھانا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحیم بن سلیمان نے ابو ایوب افریقی سے اُسنے صفوان بن سلیم سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی درداء سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلعم نے کھانے مجثمہ سے مجثمہ وہ جانور ہے کہ باندھا جاوے اور نشانہ ٹھہرا کر تیر سے ماریں اور اس باب میں عرباض بن ساریہ اور انس اور ابن عمر اور ابن عباس اور جابر اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور ابی درداء کی حدیث غریب ہے **حدیث** کی ہمسے

لہ اتفاق رکھتے ہیں علماء اسپر کہ جب شکار کرے ساتھ معراض کے پس قتل کرے شکار کو ساتھ تیز اپنے کے تو حلال ہے اور اگر قتل کرے اسکو ساتھ چوڑائی کے تو نہیں حلال ہے اسیطرح اگر پھینکے شکار پر چھری یا تلوار۔ اگر لگے اسکے تیزی کے رخ سے تو حلال ہے ورنہ حلال نہیں اور یہی ہے حکم پتھر بھاری اور ملکے کا یعنی معلوم ہو کہ اگر قتل کرے شکار کو

محمد بن یحیی وغیر واحد قالوا ثنا ابو عاصم عن وهب بن ابی خالد قال حدثتنی ام حبیبة بنت العرباض بن ساریة عن ابیها ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی یوم خیبر عن کل ذی ناب من السباع وعن کل ذی مخلب من الطیر وعن لحوم الحمر الاهلیة وعن المجثمة وعن الخلیسة وان توطاء الحبالی حتی یضعن ما فی بطونهن قال محمد بن یحیی هو القطعی سئل ابو عاصم عن المجثمة فقال ان ینصب الطیر والشیء فیرمی وسئل عن الخلیسة فقال الذئب او السبع یدرکه الرجل فیاخذ منه فیموت فی یده قبل ان یذکیها **حدثنا** محمد بن عبد الاعلی ثنا عبد الرزاق عن الثوری عن سماك عن عکرمة عن ابن عباس قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یتخذ شیء فیه الروح غرضا هذا حدیث حسن صحیح **باب فی ذکوة الجنین** **حدثنا** محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید عن مجالد ح وثنا سفیان بن وکیع ثنا حفص بن غیاث عن مجالد عن ابی الوداك عن ابی سعید عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ذکوة الجنین ذکوة امه وفی الباب عن جابر وابی امامة وابی الدرداء وابی هریرة وهذا حدیث حسن وقد روی من غیر هذا الوجه عن ابی سعید والعمل علی هذا عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم وهو قول سفیان وابن المبارك والشافعی واحمد واسحق وابو الوداك اسمه جبر بن نوف **باب فی کراهیة کل ذی ناب وذی مخلب** **حدثنا** احمد بن الحسن ثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك بن انس عن ابن شهاب عن ابی ادریس الخولانی عن ابی ثعلبة الخشنی قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن کل ذی ناب من السباع **حدثنا** سعید بن عبد الرحمن وغیر واحد قالوا ثنا سفیان عن الزهری بهذا الاسناد نحوه هذا حدیث حسن صحیح وابو ادریس الخولانی اسمه عائذ الله بن عبد الله **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا ابو النضر ثنا عکرمة بن عمار عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمة عن جابر

محمد بن یحیی وغیرہ نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عاصم نے وہب بن ابی خالد سے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ام حبیبہ بنت عرباض بن ساریہ نے اپنے باپ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر (سال فتح خیبر) کے دن منع فرمایا ہر کچلیے دانت والے کھانے سے درندوں میں سے اور منع فرمایا کھانے ہر پنجہ والے کے سے پرندوں میں سے یعنی جو شکار کرتا ہے پنجہ سے مانند باز اور چرغ وغیرہ کے اور منع فرمایا کھانے گوشت گھریلے گدھوں سے (یہ گورخر سے) اور منع فرمایا مجثمہ سے اور منع فرمایا اُس جانور کے کھانے سے جو چھین لیا جاوے درندے سے اور مر جاوے پہلے ذبح کرنیکے اور منع فرمایا صحبت کرنی لونڈی جہاد میں کی پکڑی ہوئی سے اس حالت میں کہ ہو وہ حاملہ یہانتک کہ جنے کہا محمد بن یحیی قطعی نے کہ پوچھے گئے ابو عاصم مجثمہ کے معنے سے پس کہا مجثمہ اسکو کہتے ہیں کہ ٹھہرایا جاوے پرندہ یا اور چیز یعنی چرندہ پھر تیر سے مارا جاوے ۔ اور پوچھے گئے ابو عاصم معنے خلیسہ کی سے پس کہا بھیڑیے یا کسی اور درندے نے پکڑ لیا ہو کسی جانور کو اور پاوے اُسکو کوئی پس چھین لیوے اس سے وہ جانور پھر مر جاوے اُسکے ہاتھوں میں پہلے ذبح کرنے اُسکے سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الاعلی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے ثوری سے اُسنے سماک سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ ٹھہرایا جاوے نشانہ اُس چیز کو کہ اُسمیں روح ہو یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** پیٹ کے بچے کے ذبح ہونے کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو یحیی بن سعید نے مجالد سے ح اور حدیث کی ہمسے سفیان بن وکیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے مجالد سے اُسنے ابی وداک سے اُسنے ابی سعید سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا ذبح کرنا بچہ کا ماں کے پیٹ میں ہے ذبح کرنا ماں اسکی کا۔ (یعنی ماں کے ذبح ہونے سے اگر پیٹ میں بچہ ہو تو وہ بھی ذبح ہو جاتا ہے) اور اس باب میں جابر اور ابی امامہ اور ابی درداء اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے غیر اسوجہ سے ابی سعید سے بھی اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اور یہی ہے قول سفیان اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا ابو وداک کا نام جبر بن نوف ہے **باب** ہر کچلیے دانت والے درندے اور ہر پنجہ والے پرندے کا کھانا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن حسن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مسلمہ نے مالک بن انس سے اُسنے روایت کی ابن شہاب سے اُسنے ابی ادریس خولانی سے اُسنے ابی ثعلبہ خشنی سے کہا کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے ہر کچلیے دانت والے درندے کے سے **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبد الرحمن وغیرہ نے اُنھنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان ابن عیینہ نے زہری سے ساتھ اسی اسناد کے مانند اسکے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو ادریس خولانی کا نام عائذ اللہ بن عبد اللہ ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو النضر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عکرمہ بن عمار نے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے جابر سے

قال حرّم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی یوم خیبر الحمر الانسیۃ ولحوم البغال وکل ذی ناب من السباع وذی مخلب من الطیر وفی الباب عن ابی ہریرۃ وعرباض بن ساریۃ وابن عباس وحدیث جابر حدیث حسن غریب **حدثنا** قتیبۃ ثنا عبد العزیز بن محمد عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حرّم کل ذی ناب من السباع ھذا حدیث حسن والعمل علی ھذا عند اکثر اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم وھو قول عبد اللہ بن المبارک والشافعی واحمد واسحٰق **باب** ما جاء ما قطع من الحی فھو میت **حدثنا** محمد بن عبد الاعلی الصنعانی ثنا سلمۃ بن رجاء ثنا عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابی واقد اللیثی قال قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وھم یجبون اسنمۃ الابل ویقطعون الیات الغنم فقال ما یقطع من البہیمۃ وھی حیۃ فھو میتۃ **حدثنا** ابراھیم بن یعقوب ثنا ابو النضر عن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار نحوہ ھذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من حدیث زید بن اسلم والعمل علی ھذا عند اہل العلم وابو واقد اللیثی اسمہ الحارث بن عوف **باب** فی الزکوۃ فی الحلق واللبۃ **حدثنا** ہناد ومحمد بن العلاء قالا ثنا وکیع عن حماد بن سلمۃ ح وثنا احمد بن منیع ثنا یزید بن ھارون ثنا حماد بن سلمۃ عن ابی العشراء عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ اما تکون الزکوۃ الا فی الحلق واللبۃ قال لو طعنت فی فخذھا لاجزاء عنک قال احمد بن منیع قال یزید بن ھارون ھذا فی الضرورۃ وفی الباب عن رافع بن خدیج وھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث حماد بن سلمۃ

کہا کہ حرام کیا نبی صلعم نے یعنی دن خیبر کے گدھے گھر کے پلے ہوؤن کو اور حرام کیا خچر کے گوشت کو اور حرام کیا ہر کچلے والے کو درندوں مین سے اور ہر پنجہ والے کو پرندوں مین سے اور اس باب مین ابی ہریرہ اور عرباض بن ساریہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے اور جابر کی حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ تحقیق حرام کیا نبی صلعم نے ہر کچلے والے کو درندوں مین سے یہ حدیث حسن ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے اور یہی ہے قول عبد اللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** جو چیز کہ کاٹی جاوے زندہ جانور سے پس وہ مردار ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الاعلی صنعانی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو سلمہ بن رجاء نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار نے زید بن اسلم سے اُسنے عطاء بن یسار سے اُسنے ابی واقد لیثی سے کہ تشریف لائے نبی صلعم مدینہ مین یعنی مکہ سے ہجرت کرکے اس حال مین کہ مدینہ والے کاٹ لیا کرتے تھے کوہان اونٹوں کی اور کاٹ لیتے تھے چکتیان دنبوں کی کھانے کے لیے پس فرمایا نبی صلعم نے جو چیز کہ کاٹی جاوے جانور سے اس حال مین کہ جانور زندہ ہے تو وہ چیز مردار ہے **حدیث** کی ہمسے ابراہیم بن یعقوب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو النضر نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار سے مانند اسکے یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث زید بن اسلم سے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے اور ابو واقد کا نام حارث بن عوف ہے **باب** حلق اور لبہ مین ذبح کرنیکا بیان[1] **حدیث** کی ہمسے ہناد اور محمد بن علاء نے ان دونوں نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے حماد بن سلمہ سے ح اور حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے ابی عشراء سے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ عرض کی مین نے نبی صلعم سے کہ کیا نہین ہوتا ذبح مگر بیچ حلق اور سر سینہ کے۔ پس فرمایا اگر زخم لگاوے تو شکار کی ران مین تو البتہ کفایت کریگا تجھسے۔ کہا احمد بن منیع نے کہا یزید بن ہارون نے کہ یہ ذبح کرنا حالت ضرورت مین ہے اور اس باب مین رافع بن خدیج سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث حماد بن سلمہ سے

[1] ذبح دو قسم پر ہے اختیاری اور اضطراری۔ اختیاری یہ ہے کہ ذبح کرے بیچ حلق اور لبہ کے اور کاٹے رگوں کو یا نحر کرے نیزہ وغیرہ کے مارنے سے سینہ مین۔ اور اضطراری سا تھ زخمی کرنے کے ہے جس جگہ ہو جیسے کہ شکار کو تیر مارتا ہے۔ مثلاً کوئی جانور کوئین مین گر پڑے اور نکالنا اسکا ممکن نہووے یا جانور بھاگ جاوے اور پکڑنا اسکا ممکن نہو تو ان سب صورتون مین اگر شکار کو تیر سے مارے اور وہ مر جاوے تو حلال ہے کھانا اسکا ۱۲ منہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے معلوم ہوا کہ جو عضو جانور زندہ سے کاٹ لیا جاوے تو وہ مردار ہے اور اسکا کھانا درست نہین ہے ۱۲ مولانا محمد اسحاق محدث دہلوی عنہ ابو واقد لیثی صحابی ہین نام انکا حارث بن مالک ہے۔ اور بقول بعض حارث بن عوف ہے۔ وفات آپکی ۶۸ھ مین بعمر پچاسی سال کے ہوئی ۱۲ الملحقہ سلیم اللہ۔

ولا نعرف لابی العشراء عن ابیہ غیر ھذا الحدیث واختلفوا فی اسم ابی العشراء فقال بعضہم اسمہ اسامۃ بن قہطم ویقال یسار بن برز ویقال ابن بلز ویقال اسمہ عطارد **باب فی قتل الوزغ حدثنا** ابوکریب ثنا وکیع عن سفیان عن سہیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل وزغۃ بالضربۃ الاولی کان لہ کذا وکذا حسنۃ فان قتلہا فی الضربۃ الثانیۃ کان لہ کذا وکذا حسنۃ فان قتلہا فی الضربۃ الثالثۃ کان لہ کذا وکذا حسنۃ وفی الباب عن ابن مسعود وسعد وعائشۃ وام شریک وحدیث ابی ہریرۃ حدیث حسن صحیح **باب فی قتل الحیات حدثنا** قتیبۃ ثنا اللیث عن ابن شہاب عن سالم بن عبد اللہ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتلوا الحیات واقتلوا ذا الطفیتین والابتر فانہما یلتمسان البصر ویسقطان الحبل وفی الباب عن ابن مسعود وعائشۃ وابی ہریرۃ وسہل بن سعد وھذا حدیث حسن صحیح وقد روی عن ابن عمر عن ابی لبابۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی بعد ذلک عن قتل جنان البیوت وھی العوامر ویروی عن ابن عمر عن زید بن الخطاب ایضا وقال عبد اللہ بن المبارک انما یکرہ من قتل الحیات الحیۃ التی تکون دقیقۃ کانہا فضۃ ولا تلتوی فی مشیتہا **حدثنا** ہناد ثنا عبدۃ عن عبید اللہ بن عمر عن صیفی عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لبیوتکم عمارا فحرجوا علیہن ثلثا فان بدا لکم بعد ذلک منہن شیء فاقتلوہ ھکذا روی عبید اللہ بن عمر ھذا الحدیث عن صیفی عن ابی سعید

اور نہیں پہچانتے ہم واسطے ابی العشراء کے باپ اپنے سے سوا اس حدیث کے اور ابی عشراء[1] کے نام میں اختلاف ہے سو بعضے کہتے ہیں کہ نام اُسکا اسامہ بن قہطم ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ نام اُسکا یسار ابن بلز ہے اور بعضے کہتے ہیں نام اسکا عطارد ہے **باب** گرگٹ کے قتل کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابوکریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی قتل کرے گرگٹ[2] کو اول چوٹ میں ہوتی ہیں اُسکے لیے ایسی اور ایسی نیکیاں اور اگر قتل کرے اُسکو دوسری چوٹ میں تو ہوتی ہیں واسطے اُسکے ایسی اور ایسی نیکیاں یعنی اول سے کم۔ اور اگر قتل کرے اُسکو تیسری چوٹ میں سو ہوتی ہیں اُسکے لیے ایسی ایسی نیکیاں یعنی دوسری بار سے کم۔ اور اس باب میں ابن مسعود اور سعد اور عائشہ اور ام شریک سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** سانپ کے قتل کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے اُسنے سالم بن عبد اللہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا قتل کرو سانپوں کو۔ اور قتل کرو اُس سانپ کو کہ جسکی پشت پر دو خط ہوں اور قتل کرو اُس سانپ کو کہ نام اُسکا ابتر ہے یعنی اُسکی دُم چھوٹی ہوتی ہے مشابہ کٹی دُم کے پس تحقیق یہ دونوں سانپ اندھا کر دیتے ہیں بینائی کو یعنی بمجرد دیکھنے اُنکے کے آدمی اندھا ہو جاتا ہے بسبب خاصیت زہر کے کہ انمیں رکھی گئی ہے اور گرا دیتے ہیں حمل کو یعنی اگر حاملہ عورت اُسکو دیکھے تو حمل اُسکا گر پڑے بوجہ خوف کے یا بسبب خاصیت زہر کے) اور اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور ابی ہریرہ اور سہل بن سعد سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور تحقیق روایت کی گئی ہے ابن عمر سے اُسنے ابی لبابہ سے کہ نبی صلعم نے منع فرمایا ہے بعد حکم کرنے کے مارنے گھر کے رہنے والے سانپوں سے۔ اور وہ ہیں آباد کرنیوالے یعنی گھر انکو ہمیشہ آباد رکھتے ہیں اور اُنکی عمر بڑی ہوتی ہے۔ اور ابن عمر سے مروی ہے اُسنے روایت کی زید بن خطاب سے بھی اور کہا عبد اللہ بن مبارک نے سوا اسکے نہیں کہ سانپوں میں سے اُس سانپ کا قتل کرنا مکروہ ہے جو کہ باریک ہو اور سفید ہو گویا کہ وہ چاندی ہے اور نہیں پیچ کرتا وہ بیچ چلنے اپنے کے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے صیفی سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ تحقیق تمہارے گھروں کے لیے آباد کرنیوالے ہیں یعنی اُنمیں جن رہتے ہیں مومن اور کافر پس تنگی پکڑو تم اُنپر تین بار یا تین روز پس اگر ظاہر ہو واسطے تمہارے بعد اسکے اُنمیں سے کوئی چیز تو مار ڈالو اُنکو اسیطرح روایت کی عبد اللہ بن عمر نے یہ حدیث صیفی سے اُسنے ابی سعید خدری سے

[1] ابو العشراء بعد اومی اول مضموم ثانی معجمہ مفتوح ثالث رابع مہملہ۔ نام اُنکا اسامہ بن مالک بن قہطم ہے۔ یا عطارد۔ یا یسار۔ یا سنان بن بوز۔ یا بلز۔ یا بلال بن یسار ایک اعرابی شخص ہیں ۱۲ کذا فی التقریب۔

[2] سلمہ اللہ۔ اسمیں رغبت دلائی اوپر جلدی مارنے اسکے۔ اور اسکے مارنے کا حکم اسواسطے فرمایا کہ وہ حضرت ابراہیم پر آگ پھونکتا تھا۔ یا یہ کہ یہ جانور زہریلا اور موذی ہے ۱۲

وروی مالك بن انس هذا الحديث عن صيفي عن ابی السائب مولی هشام بن زهرة عن ابی سعيد وفی الحديث قصة **حدثنا** بذلك الانصاری ثنا معن ثنا مالك وهذا اصح من حديث عبيد الله بن عمر وروی محمد بن عجلان عن صيفي نحو رواية مالك **حدثنا** هناد ثنا ابن ابی زائدة ثنا ابن ابی ليلی عن ثابت البنانی عن عبد الرحمن بن ابی ليلی قال قال ابو ليلی قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا ظهرت الحية فی المسكن فقولوا لها انا نسألك بعهد نوح وبعهد سليمان بن داؤد ان لا تؤذينا فان عادت فاقتلوها هذا حديث حسن غريب لا نعرفه من حديث ثابت البنانی الا من هذا الوجه من حديث ابن ابی ليلی **باب** ما جاء فی قتل الكلاب **حدثنا** احمد بن منيع ثنا هشيم ثنا منصور بن زاذان ويونس عن الحسن عن عبد الله بن مغفل قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم لولا ان الكلاب امة من الامم لامرت بقتلها كلها فاقتلوا منها كل اسود بهيم وفی الباب عن ابن عمر وجابر وابی رافع وابی ايوب وحديث عبد الله بن مغفل حديث حسن صحيح ويروی فی بعض الحديث ان الكلب الاسود البهيم شيطان والكلب الاسود البهيم الذی لا يكون فيه شیء من البياض وقد كره بعض اهل العلم صيد الكلب الاسود البهيم **باب** من امسك كلبا ما ينقص من اجره **حدثنا** احمد بن منيع ثنا اسمعيل بن ابراهيم عن ايوب عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من اقتنی كلبا او اتخذ كلبا ليس بضار ولا كلب ماشية نقص من اجره كل يوم قيراطان

اور روایت کی مالک بن انس نے یہ حدیث صیفی سے اُسنے ابی سائب مولی ہشام بن زہرہ سے اُسنے ابی سعید سے اور اس حدیث میں قصہ ہے حدیث کی ہمکو ساتھ اسکے انصاری نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے اور وہ زیادہ صحیح ہے حدیث عبید اللہ بن عمر سے اور روایت کی محمد بن عجلان نے صیفی سے مانند روایت مالک کے حدیث کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی زائدہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی لیلی نے ثابت بنانی سے اُسنے روایت کی عبد الرحمن بن ابی لیلی سے کہا کہ ابو لیلی نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ظاہر ہو سانپ بیچ گھر کے سو کہو تم کہ ہم سوال کرتے ہیں تجھسے ساتھ عہد نوح کے اور ساتھ عہد سلیمان بن داؤد کے یہ کہ نہ ایذا دے تو ہمکو اور اگر پھر ظاہر ہو تو مار ڈالو اُسکو یہ حدیث غریب حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے یعنی حدیث ابن ابی لیلی سے **باب** کتون کے قتل کرنے کا بیان حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے منصور بن زادان اور یونس نے حسن سے اُسنے عبد اللہ بن مغفل سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ اگر نہوتی یہ بات کہ کتے ایک امت ہیں امتوں میں سے تو البتہ حکم کرتا میں ساتھ قتل کرنے اُن سب کے۔ پس قتل کرو اُنمیں سے ہر کتے سیاہ خالص کو اور اس باب میں ابن عمر اور جابر اور ابی رافع اور ابی ایوب سے بھی روایت ہے اور حدیث عبد اللہ بن مغفل کی حسن صحیح ہے اور بعض حدیثوں میں مروی ہے کہ کتا سیاہ خالص شیطان ہے۔ اور سیاہ خالص وہ کتا ہے جسمیں کوئی چیز سفید نہو اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ خالص سیاہ کتے کا شکار مکروہ ہے **باب** اگر کوئی شخص کتا پالے تو اُسکی نیکیاں کسقدر کم ہوتی ہیں حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ رکھے کتا یا پالے کتا سوا کتے شکار کے اور مویشی کے تو کم ہوتا ہے ثواب اُسکے سے ہر روز موافق دو قیراط کے

۱؎ کہا نووی نے کہ اتفاق رکھتے ہیں علما اوپر قتل کرنے کتے عقور کے یعنی کاٹ کھانے کے اگرچہ سیاہ نہو اور اختلاف رکھتے ہیں اُس کتے میں کہ نہیں ضرر اسمیں امام الحرمین نے کہا کہ پہلے حضرت صلعم نے سب کتون کے مارنے کا حکم دیا تھا پھر نسخ کیا گیا یہ حکم سوا کتے سیاہ رنگ کے ۱۲ ۲؎ یعنی یہ بھی ایک مخلوق خدا کی ہے مانند اور مخلوق کے پس اسکو بالکل فنا کرنا درست نہیں اسلیے کہ کوئی مخلوق خدا کی نہیں مگر کہ اسمیں ایک طرح کی حکمت ہے اور مصلحت۔ پس جب نہوئی طرف مارنے اسکے کے راہ تو پس قتل کرو انکی خراب قسم کو کہ وہ سیاہ ہے اور ایذا بہت دیتی ہے بسبب اسکے کہ بدتر ہوتا ہے نگہبانی میں اور دور تر ہوتا ہے شکار سے حتے کہ امام احمد اور اسحاق نے کہا کہ نہیں حلال ہے شکار کتے سیاہ رنگ کا ۱۲ ۳؎ قیراط آدھے دانگ کو کہتے ہیں اور مراد یہاں ایک مقدار معلوم ہے نزدیک اللہ تعالی کے اور ثواب کم ہونے کی نسبت میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ وہاں فرشتے رحمت کے نہیں آتے ہیں۔ اور بعضوں نے کہا کہ وہ لوگوں کو ایذا پہونچاتے ہیں۔ اور بعضوں نے کہا کہ وہ غفلت کے وقت برتنوں میں منہ ڈال دیتے ہیں۔ اور لوگ انکو نہیں دھوتے ۱۲ ۴؎ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کتے کے پالنے یا رکھنے کو فرمایا یہ دونوں ایک ہی ہیں صرف فرق اعتباری ہے غرض پالنے سے ہے ۱۲

فی الباب عن عبد اللہ بن المغفل وابی ھریرۃ وسفیان بن ابی زھیر وحدیث ابن [illegible] وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال او کلب زرع حدثنا قتیبۃ ثنا حماد بن زید عن عمرو بن دینار عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتل الکلاب الا کلب صید او کلب ماشیۃ قال قیل لہ ان ابا ھریرۃ یقول او کلب زرع فقال ان ابا ھریرۃ لہ زرع ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا الحسن بن علی وغیر واحد قالوا ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن الزھری عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اتخذ کلبا الا کلب ماشیۃ او صید او زرع انتقص من اجرہ کل یوم قیراط ھذا حدیث حسن صحیح ویروی عن عطاء بن ابی رباح انہ رخص فی امساك الکلب وان کان للرجل شاۃ واحدۃ حدثنا بذلك اسحق بن منصور ثنا حجاج بن محمد عن ابن جریج عن عطاء بھذا حدثنا عبید بن اسباط بن محمد القرشی ثنا ابی عن الاعمش عن اسمعیل بن مسلم عن الحسن عن عبد اللہ بن مغفل قال انی لممن یرفع اغصان الشجرۃ عن وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یخطب فقال لولا ان الکلاب امۃ من الامم لامرت بقتلھا فاقتلوا منھا کل اسود بھیم وما من اھل بیت یرتبطون کلبا الا نقص من عملھم کل یوم قیراط الا کلب صید او کلب حرث او کلب غنم ھذا حدیث حسن وقد روی ھذا الحدیث من غیر وجہ عن الحسن عن عبد اللہ بن مغفل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب فی الذکاۃ بالقصب وغیرہ حدثنا ھناد ثنا ابو الاحوص عن سعید بن مسروق عن عبایۃ بن رفاعۃ بن رافع بن خدیج عن ابیہ عن جدہ رافع بن خدیج قال قلت یا رسول اللہ انا نلقی العدو غدا ولیست معنا مدی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما انھر الدم وذکر اسم اللہ علیہ فکلوا مالم یکن سن او ظفر وساحدثکم عن ذلك

اور اس باب میں عبد اللہ بن مغفل اور ابی ہریرہ اور سفیان بن ابی زہیر سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ یا کتا کھیتی کا یعنی اسمیں بھی گناہ نہیں حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے اسنے روایت کی ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساتھ قتل کرنے کتوں کے یعنی تمام کتوں کے سوا ئے کتے شکاری کے یا کتے مویشی کے کہا کہ کہا گیا واسطے اسکے کہ ابوہریرہ رض فرماتے ہیں یا کتے کھیتی کے سو ابن عمر نے کہا کہ ابوہریرہ کے لیے کھیتی ہے یعنی لفظ حدیث کا نہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے حسن بن علی وغیرہ نے انھوں نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اسنے ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے اسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جو شخص پالے کتا سوا ئے کتے مویشی کے یا کتے شکاری کے یا کھیتی کے تو کم ہوتا ہے ثواب اسکے سے ہر روز موافق ایک قیراط کے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیجاتی ہے عطا ابن ابی رباح سے کہ رخصت دی اسنے بیچ پالنے کتے کے اگرچہ ہو واسطے مرد کے ایک بکری حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے اسحق بن منصور نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے حجاج بن محمد نے ابن جریج سے اسنے عطا سے ساتھ اسکے حدیث کی ہمسے عبید بن اسباط بن محمد قرشی نے اسنے کہا حدیث کی مجکو باپ میرے نے اعمش سے اسنے روایت کی اسمعیل بن ابراہیم سے اسنے حسن سے اسنے عبد اللہ بن مغفل سے کہا کہ تحقیق البتہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جو اٹھاتے تھے ٹہنیاں درخت کی حضرت کے منھ سے اس حالت میں کہ آپ خطبہ پڑھتے تھے سو فرمایا کہ اگر نہوتی یہ بات کہ کتے ایک امت ہیں امتوں میں سے یعنی ایک مخلوق ہیں مخلوقات خدا سے تو البتہ حکم کرتا میں ساتھ قتل کرنے انکے کے پس قتل کرو انمیں سے ہر کتے سیاہ خالص کو اور نہیں کوئی گھروالے کہ پالیں کتے کو مگر کہ کم کیا جاتا ہے ثواب عمل انکے سے ہر روز ایک حصہ میں۔ مگر کتا شکاری یا کتا کھیتی کا یا کتا ریوڑ کا۔ یہ حدیث حسن ہے اور یہ حدیث کئی وجہ پر حسن سے مروی ہے اسنے روایت کی عبد اللہ بن مغفل سے اسنے نبی صلعم سے باب کھپاچ وغیرہ سے ذبح کرنے کا بیان حدیث کی ہمسے ہناد نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے سعید بن مسروق سے اسنے روایت کی عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج سے اسنے اپنے باپ رفاعہ سے اسنے اسکے دادا رافع سے کہا کہ کہا میں نے یا حضرت ہم ملتے ہیں دشمنوں سے یعنی کفار سے لڑتے ہیں اور نہیں ہوتیں ساتھ ہمارے چھریاں پس کس چیز سے ذبح کریں ہم فرمایا جو چیز کہ بہاوے خون کو اور ذکر کیا جاوے نام اللہ کا اسپر پس کھاؤ یعنی جائز ہے کھانا اس جانور کا کہ ذبح کیا جاوے ایسی چیز سے کہ بہاوے خون کو خواہ لوہا ہو یا اور کچھ اسپر اتفاق ہے سب علما کا سوا اسکے دانت اور ناخن کے۔ اور قریب ہے کہ بیان کروں گا میں تمسے حال ہر ایک چیز کا۔

اما السّن فعظم واما الظفر فمدی الحبشة **حدثنا** محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید عن سفیان الثوری قال ثنی ابی عن عبایة بن رفاعة عن رافع بن خدیج عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم نحوہ ولم یذکر فیہ عن عبایة عن ابیہ وھذا اصح وعبایة قد سمع من رافع والعمل علی ھذا عند اھل العلم لا یرون ان یذکی بسن ولا بعظم **باب حدثنا** ھناد ثنا ابو الاحوص عن سعید بن مسروق عن عبایة بن رفاعة بن رافع بن خدیج عن ابیہ عن جدہ رافع قال کنا مع النبی صلے اللہ علیہ وسلم فی سفر فند بعیر من ابل القوم ولم یکن معھم خیل فرماہ رجل بسھم فحبسہ اللہ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان ھذہ البھائم اوابد کاوابد الوحش فما فعل منھا ھذا فافعلوا بہ ھکذا **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا وکیع ثنا سفیان عن ابیہ عن عبایة بن رفاعة عن جدہ رافع بن خدیج عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم نحوہ ولم یذکر فیہ عبایة عن ابیہ وھذا اصح والعمل علی ھذا عند اھل العلم وھکذا رواہ شعبة عن سعید بن مسروق من روایة سفیان **اخر ابواب الصید ابواب الاضاحی** عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم **باب** ما جاء فی فضل الاضحیة **حدثنا** ابو عمرو مسلم بن عمرو الحذاء المدینی ثنی عبداللہ بن نافع الصائغ عن ابی المثنی عن ھشام بن عروة عن ابیہ عن عائشة ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال ما عمل ادمی من عمل یوم النحر احب الی اللہ من اھراق الدم انہ لیاتی یوم القیمة بقرونھا واشعارھا واظلافھا وان الدم لیقع من اللہ بمکان قبل ان یقع من الارض فطیبوا بھا نفسا وفی الباب عن عمران بن حصین وزید بن ارقم وھذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ من حدیث ھشام بن عروة الا من ھذا الوجہ وابو المثنی اسمہ سلیمان بن یزید

لیکن دانت پس ہڈی ہے اور لیکن ناخن پس چھریاں ہیں حبشیوں کی یعنی اُن سے ذبح کرنا درست نہیں کہ اسمیں کفار کے ساتھ مشابہت لازم آتی ہے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے سفیان ثوری سے اُسنے کہا حدیث کی مجکو باپ میرے نے عبایہ بن رفاعہ سے اُسنے روایت کی رافع بن خدیج سے اُسنے نبی صلعم سے مانند اسکے اور نہیں ذکر کیا اسمیں واسطہ عبایہ اور باپ اُسکے کا اور یہ زیادہ صحیح ہے اور تحقیق عبایہ نے سُنا ہے رافع سے۔ اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ دانت اور ہڈی سے حلال کرنا درست نہیں **باب** یہ باب بھی پہلے باب سے متعلق ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے سعید بن مسروق سے اُسنے روایت کی عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اُسکے دادا رافع سے کہا تھے ہم ساتھ نبی صلعم کے بیچ ایک سفر کے سو بھاگا ایک اونٹ قوم کے اونٹوں میں سے اور نہ تھا ساتھ اُنکے کوئی گھوڑا۔ پس مارا اُسکو ایک شخص نے تیر پس روک رکھا اُسکو سو نبی صلعم نے فرمایا کہ واسطے ان چارپایوں کے یعنی انمیں نفرت رکھنے والے ہیں لوگوں سے مانند نفرت رکھنے والوں جنگلی جانوروں کے سو جو جانور کہ کرے ایسا یعنی نفرت پکڑے پس کرو تم ساتھ اُسکے ایسا یعنی اُسکو تیر وغیرہ سے مار ڈالو جیسے کہ جنگلی جانوروں کو مارا جاتا ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اپنے باپ سے اُسنے عبایہ بن رفاعہ سے اُسنے اپنے دادا رافع سے اُسنے نبی صلعم سے مانند اسکے اور نہیں ذکر کیا اسمیں واسطے عبایہ اور باپ اُسکے کا اور یہ زیادہ صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے اور اسیطرح روایت کیا اسکو شعبہ نے سعید بن مسروق سے سفیان کی روایت سے **آخر ابواب الصید ابواب الاضاحی** اخیر باب شکار کا اور اول باب قربانیوں کا جو نبی صلعم سے مروی ہے **باب** قربانی کی فضیلت کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابو عمرو مسلم بن عمرو نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن نافع صائغ نے ابی مثنی سے اُسنے روایت کی ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کوئی عمل آدمی کا قربانی کے دن میں ایسا نہیں کہ خدا کو بہت پیارا ہو بہانے خون کے سے اور تحقیق وہ قربانی قیامت کے دن آویگی تمام ساتھ سینگوں اپنی کے اور بالوں اپنے کے اور کُھروں اپنی کے اور تحقیق وہ خون البتہ واقع ہوتا ہے پاس اللہ کے قبولیت کی جگہ میں پہلے اس سے کہ واقع ہو زمین پر پس خوش ہو ساتھ اُسکے اپنے جی میں اور اس باب میں عمران بن حصین اور زید بن ارقم سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو حدیث ہشام بن عروہ سے مگر اسی وجہ سے اور ابو المثنی کا نام سلیمان بن یزید ہے

ف پس ہڈی ہے اور ہڈی سے ذبح کرنا درست نہیں اور امام نووی نے کہا کہ علت اسکی یہ ہے کہ ہڈی نجس ہو جاتی ہے خون سے جبکہ ذبح کیا جاوے ساتھ اُسکے جانور اور ہڈی کے نجس کرنے سے نہی واقع ہوئی ہے کہ وہ خوراک جنات کی ہے۔ اور حبشی کافر ہیں نصاری اور ہمکو حکم ہے اُنکی مخالفت کرنیکا۔ اسلیے ناخن سے ذبح کرنا درست نہیں۔ لیکن منع کرنا ذبح کرنے سے ساتھ متعلق ہے

روی عنہ ابن ابی فدیک ویروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال فی الاضحیۃ لصاحبہا بکل شعرۃ حسنۃ ویروی
بقرونہا **باب** فی الاضحیۃ بکبشین **حدثنا** قتیبۃ ثنا ابو عوانۃ عن قتادۃ عن انس بن مالک قال ضحی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بکبشین اقرنین املحین ذبحہما بیدہ وسمی وکبر ووضع رجلہ علی صفاحہما وفی الباب عن علی وعائشۃ
وابی ہریرۃ وجابر وابی ایوب وابی الدرداء وابی رافع وابن عمر وابی بکرۃ وہذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن عبید المحاربی
الکوفی ثنا شریک عن ابی الحسناء عن الحکم عن حنش عن علی انہ کان یضحی بکبشین احدہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
والاخر عن نفسہ فقیل لہ فقال امرنی بہ یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلا ادعہ ابدا ہذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من
حدیث شریک وقد رخص بعض اہل العلم ان یضحی عن المیت ولم یر بعضہم ان یضحی عنہ وقال عبد اللہ بن المبارک احب
الی ان یتصدق عنہ ولا یضحی وان ضحی فلا یاکل منہا شیئا ویتصدق بہا کلہا **باب** ما یستحب من الاضاحی **حدثنا**
ابو سعید الاشج ثنا حفص بن غیاث عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن ابی سعید الخدری قال ضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بکبش اقرن فحیل یاکل فی سواد ویمشی فی سواد وینظر فی سواد ہذا حدیث حسن صحیح غریب لا نعرفہ الا من حدیث حفص بن غیاث
باب ما لا یجوز من الاضاحی **حدثنا** علی بن حجر ثنا جریر عن محمد بن اسحق عن یزید بن ابی حبیب عن سلیمان بن عبد الرحمن
عن عبید بن فیروز عن البراء بن عازب رفعہ قال لا یضحی بالعرجاء بین ظلعہا ولا بالعوراء بین عورہا ولا بالمریضۃ بین
مرضہا ولا بالعجفاء التی لا تنقی **حدثنا** ہناد ثنا ابن ابی زائدۃ ثنا شعبۃ عن سلیمان بن عبد الرحمن عن عبید بن فیروز
عن البراء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ بمعناہ ہذا حدیث حسن صحیح لا نعرفہ الا من حدیث عبید بن فیروز

روایت کی اُس سے ابن ابی فدیک نے اور روایت کیجاتی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا بیچ حق قربانی کے کہ واسطے صاحب اسکے کے
بدلے ہر بال کے نیکی ہے اور روایت کی جاتی ہے بسے سینگوں اُسکے کے **باب** دو مینڈھوں سے قربانی کرنے کا بیان **حدیث** کی ہے
قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُسنے روایت کی انس سے کہا کہ قربانی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھے سینگ
والے سفید رنگ سیاہی ملے ہوئے کو ذبح کیا اُنکو اپنے ہاتھ سے اور بسم اللہ کہا اور تکبیر پڑھی اور رکھا پانون اپنا اُسکی گردن پر اور اس
باب مین علی اور عائشہ اور ابی ہریرہ اور جابر اور ابی ایوب اور ابی درداء اور ابی رافع اور ابن عمر اور ابی بکرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن
صحیح ہے **حدیث** کی ہے محمد بن عبید محاربی کوفی نے اُسنے کہا حدیث کی ہے شریک نے ابی حسنار سے اُسنے حکم سے اُسنے روایت کی حنش سے
اُسنے علی سے کہ تحقیق تھے وہ قربانی کرتے ساتھ دو مینڈھوں کے ایک حضرت کی طرف سے اور ایک اپنی طرف سے سو کسی نے اُس سے پوچھا سو
کہا اُسنے کہ حکم کیا ہے مجکو ساتھ اسکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے۔ پس نہ چھوڑونگا مین اسکو کبھی یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر
حدیث شریک سے اور تحقیق اجازت دی بعض اہل علم نے کہ میت کی طرف سے قربانی کرنی جائز ہے۔ اور بعض کہتے ہین کہ میت کی طرف سے
قربانی کرنی درست نہین ہے۔ اور ابن مبارک نے کہا کہ مجکو بہت پیارا یہ ہے کہ خیرات کیا جاوے اُسکی طرف سے اور نہ قربانی کی جاوے اور
اگر قربانی کیجاوے میت کی طرف سے تو اُس سے کچھ نہ کھاوے بلکہ اُسکا سب گوشت و پوست خیرات کر دیوے **باب** کس جانور کی قربانی
کرنی مستحب ہے **حدیث** کی ہے ابو سعید اشج نے اُسنے کہا حدیث کی ہے حفص بن غیاث نے جعفر بن محمد سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی سعید
خدری سے کہا کہ قربانی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ مینڈھے نر کے کہ اُسکا منھ سیاہ تھا اور پانون بھی سیاہ تھے اور آنکھین بھی
سیاہ تھین۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث حفص بن غیاث سے **باب** کس قسم کی قربانی جائز نہین۔
حدیث کی ہے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہے جریر نے محمد بن اسحاق سے اُسنے روایت کی یزید بن ابی حبیب سے اُسنے
سلیمان بن عبد الرحمن سے اُسنے عبید بن فیروز سے اُسنے براء بن عازب سے مرفوع روایت کی کہ نہ قربانی کیجاوے ساتھ لنگڑے
کے کہ ظاہر ہو لنگڑا پن اُسکا۔ اور نہ ساتھ کانے کے کہ ظاہر ہو کانا پن اُسکا۔ اور نہ ساتھ مریض کے کہ ظاہر ہو بیماری اُسکی اور نہ ساتھ دبلے کے کہ اُسکی
ہڈی مین مغز نہو **حدیث** کی ہے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہے ابن ابی زائدہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہے شعبہ نے سلیمان بن عبد الرحمن سے
اُسنے روایت کی عبید بن فیروز سے اُسنے براء سے اُسنے نبی صلعم سے مانند اسکے اُسی کے معنے مین یہ حدیث حسن صحیح ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث عبید بن فیروز سے

عن البراء والعمل على هذا الحديث عند اهل العلم **باب** ما يكره من الاضاحي **حدثنا** الحسن بن علي الخلال ثنا يزيد بن هارون ثنا شريك بن عبد الله عن ابي اسحق عن شريح
بن النعمان عن علي قال امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نستشرف العين والاذن وان لا نضحي بمقابلة ولا مدابرة ولا شرقاء
ولا خرقاء **حدثنا** الحسن بن علي ثنا عبيد الله بن موسى ثنا اسرائيل عن ابي اسحق عن شريح بن النعمان بن علي عن النبي صلى الله عليه
وسلم مثله وزاد قال المقابلة ما قطع طرف اذنها والمدابرة ما قطع من جانب الاذن والشرقاء المشقوقة والخرقاء المثقوبة هذا حديث
حسن صحيح وشريح بن نعمان الصائدي كوفي وشريح بن الحارث الكندي الكوفي القاضي يكنى ابا امية وشريح بن هانئ كوفي ولوالده
صحبة وكلهم من اصحاب علي في عصر واحد **باب** في الجذع من الضان في الاضاحي **حدثنا** يوسف بن عيسى ثنا وكيع ثنا
عثمان بن واقد عن كدام بن عبد الرحمن عن ابي كباش قال جلبت غنما جذعا الى المدينة فكسدت علي فلقيت ابا هريرة فسالته
فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول نعم او نعمت الاضحية الجذع من الضان قال فانتهبه الناس وفي الباب عن
ابن عباس وام بلال بنت هلال عن ابيها وجابر وعقبة بن عامر ورجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وحديث ابي هريرة
حديث غريب وقد روي هذا عن ابي هريرة موقوفا والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ان
الجذع من الضان يجزي في الاضحية **حدثنا** قتيبة ثنا الليث عن يزيد بن ابي حبيب عن ابي الخير عن عقبة بن عامر ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم اعطاه غنما يقسمها في اصحابه ضحايا فبقي عتود او جدي فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ضح به
انت قال وكيع الجذع يكون ابن سبعة او ستة اشهر هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير هذا الوجه عن عقبة بن عامر
انه قال قسم النبي صلى الله عليه وسلم الضحايا فبقيت جذعة فسالت النبي صلى الله عليه وسلم فقال ضح بها انت **حدثنا** بذلك محمد بن بشار ثنا

اُسنے براء سے اور عمل اسی حدیث پر ہے نزدیک اہل علم کے **باب** کس جانور کی قربانی کرنی مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی حلوانی نے
اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے ابی اسحاق سے اُسنے روایت کی شریح بن نعمان سے اُسنے علی
سے کہا کہ حکم کیا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ تامل کریں ہم آنکھوں میں اور کانوں میں تاکہ اُنمیں کوئی نقص نہو اور حکم کیا ہمکو یہ کہ نہ قربانی کریں
ساتھ اُس جانور کے کہ جسکا کان آگے سے کٹا ہوا اور نہ اُسکی جسکا کان پیچھے سے کٹا ہوا اور نہ ساتھ شرقا کے اور نہ ساتھ خرقا کے **حدیث** کی ہمسے
حسن بن علی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن موسی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسرائیل نے ابی اسحاق سے اُسنے روایت کی شریح بن نعمان
سے اُسنے علی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور زیادہ کیا اُسمیں یہ کہ مقابلہ وہ جانور ہے جسکا کان کنارے سے کٹا ہو اور مدابرہ وہ جانور ہے
جسکا کان ایک طرف سے کٹا ہو اور شرقاء وہ ہے جسکا کان پھٹا ہو اور خرقاء وہ جانور ہے جسکے کان میں سوراخ ہو یہ حدیث حسن صحیح ہے اور شریح
بن نعمان صائدی کوفی ہیں اور شریح بن حارث کندی کوفی قاضی ہے کنیت اُسکی ابو امیہ ہے اور شریح بن ہانی کوفی کو صحبت ہے اور یہ سب حضرت علی
کے اصحاب میں سے ہیں بیچ ایک زمانہ کے **باب** ایک سال یا چھ مہینے کے مینڈھے کی قربانی کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے یوسف بن عیسے
نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عثمان بن واقد نے کدام بن عبد الرحمن سے اُسنے روایت کی ابی کباش سے کہا اُسنے
کہ لایا میں مینڈھے چھ ماہی طرف مدینے کے پس کساد کیا مجھپر یعنی فروخت نہوئے سو ملا میں ابو ہریرہ کو اور پوچھا اُس سے کہ کیا سبب ہے نہ بکنے کا
سو ابو ہریرہ نے کہا کہ سنا میں نے نبی صلعم سے فرماتے تھے کہ اچھی قربانی ہے مینڈھا چھ مہینے کا پس اُچک لیا اُنکو لوگوں نے
یعنی بہت جلد ہی فروخت ہو گئے اور اس باب میں ابن عباس اور ام بلال بنت ہلال سے اُسنے اپنے باپ سے اور جابر اور عقبہ بن عامر
اور ایک شخص نبی صلعم کے اصحاب سے بھی روایت ہے اور ابو ہریرہ کی حدیث غریب ہے اور یہ حدیث ابو ہریرہ سے موقوف مروی ہے اور عمل اسی پر ہے
نزدیک اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ چھ مہینے کا مینڈھا قربانی میں جائز ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا
حدیث کی ہمسے لیث نے یزید بن ابی حبیب سے اُسنے ابو الخیر سے اُسنے عقبہ بن عامر سے کہ نبی صلعم نے اُسکو بکریاں دیں تاکہ بانٹے اُنکو
آپکے اصحاب میں واسطے قربانی کے پس تقسیم کیں اُسنے اور باقی رہا ایک بچہ سو ذکر کیا گیا وہ پاس نبی صلعم کے پس فرمایا قربانی کر ساتھ اُسکے وکیع نے
کہا کہ جذعہ سات یا چھ مینڈھے کا ہوتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی غیر اس وجہ سے عقبہ بن عامر سے کہا کہ تقسیم کیں نبی صلعم نے قربانیاں اور
باقی رہا چھ مہینے کا ایک بچہ سو پوچھا میں نے نبی صلعم سے سو فرمایا کہ قربانی کر ساتھ اُسکے تو **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے

يزيد بن هارون وابو داؤد قالا انا هشام الدستوائي عن يحيى بن ابي كثير عن بعجة بن عبد الله بن بدر عن عقبة بن عامر عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا الحديث **باب**
في الاشتراك في الاضحية **حدثنا** ابو عمار الحسين بن حريث ثنا الفضل بن موسى عن الحسين بن واقد عن علباء بن احمر
عن عكرمة عن ابن عباس قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فحضر الاضحى فاشتركنا في البقرة سبعة وفي البعير
عشرة وفي الباب عن ابي الاشد الاسلمي عن ابيه عن جده وابي ايوب وحديث ابن عباس حديث حسن غريب لا نعرفه
الا من حديث فضل بن موسى **حدثنا** قتيبة ثنا مالك بن انس عن ابي الزبير عن جابر قال نحرنا مع رسول الله صلى الله
عليه وسلم بالحديبية البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم
من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم وهو قول سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي واحمد واسحق وقال اسحاق
يجزئ ايضا البعير عن عشرة واحتج بحديث ابن عباس **حدثنا** علي بن حجر ثنا شريك عن سلمة بن كهيل عن
حجية بن عدي عن علي قال البقرة عن سبعة قلت فان ولدت قال اذبح ولدها معها قلت فالعرجاء قال اذا بلغت المنسك
قلت فمكسورة القرن فقال لا باس امرنا او امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نستشرف العينين والاذنين هذا حديث
حسن صحيح وقد رواه سفيان الثوري عن سلمة بن كهيل **حدثنا** هناد ثنا عبدة عن سعيد عن قتادة عن جري
بن كليب النهدي عن علي قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يضحى باعضب القرن والاذن قال قتادة فذكرت
ذلك لسعيد بن المسيب فقال العضب ما بلغ النصف فما فوق ذلك هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء
ان الشاة الواحدة تجزي عن اهل البيت **حدثنا** يحيى بن موسى ثنا ابو بكر الحنفي ثنا الضحاك بن عثمان قال ثني عمارة بن عبد الله
قال سمعت عطاء بن يسار

یزید بن ہارون اور ابو داؤد نے اُن دونوں نے کہا حدیث کی ہمسے ہشام دستوائی نے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے روایت کی بعجہ بن عبد اللہ
بن بدر سے اُسنے عقبہ بن عامر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھ اسکے **باب** قربانی میں شریک ہونے کا بیان حدیث کی ہمسے
ابو عامر حسین بن حریث نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسی نے حسین بن واقد سے اُسنے علباء بن احمر سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس
سے کہا تھے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ ایک سفر کے سو پہونچا دن قربانی کا سو شریک ہوئے ہم بیچ ایک گائے کے سات آدمی اور
اونٹ میں دس آدمی اور اس باب میں ابی اشد اسلمی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اور ابی ایوب سے بھی روایت ہے اور ابن عباس
کی حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث فضل بن موسی سے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے
ابی زبیر سے اُسنے روایت کی جابر سے کہا کہ قربانی کی ہمنے ساتھ نبی صلعم کے حدیبیہ میں کہ نام ہے ایک جگہ کا پاس مکہ کے اونٹ سات آدمی
سے اور گائے سات آدمی سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے۔ اور یہی ہے
قول سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور اسحاق نے کہا کہ اونٹ دس آدمی سے بھی کفایت کرتا ہے اور دلیل
پکڑی اُسنے ساتھ حدیث ابن عباس کے حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے سلمہ بن کہیل سے اُسنے روایت کی
حجیہ بن عدی سے اُسنے علی سے کہا کہ گائے سات آدمی سے کافی ہے میں نے کہا کہ اگر بچہ جنے تو اسکا کیا حکم ہے کہا کہ حلال کر بچہ اُسکے
ساتھ ماں اُسکی کے۔ کہا میں لنگڑی کا کیا حکم ہے کہا کہ اگر قربانی کی جگہ تک چل سکے تو درست ہے میں نے کہا جسکا سینگ ٹوٹا ہو کہا کوئی ڈر
نہیں حکم کیا ہمکو نبی صلعم نے یہ کہ دیکھ لیں ہم آنکھوں کو اور کانوں کو یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کیا اُسکو سفیان ثوری نے
سلمہ بن کہیل سے حدیث کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے سعید سے اُسنے روایت کی قتادہ سے اُسنے جری
بن کلیب نہدی سے اُسنے علی سے کہا کہ منع فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ قربانی کیجاوے ساتھ سینگ ٹوٹے اور کان کٹے
کے کہا قتادہ نے سو ذکر کیا میں نے اسکو پاس سعید بن مسیب کے کہا اُسنے عضب وہ کٹنا ہے کہ آدھے کان کو پہونچے یا زیادہ کو
یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** ایک بکری سب گھر والوں کی طرف سے کفایت کرتی ہے حدیث کی ہمسے یحیی بن موسی نے اُسنے کہا حدیث کی
ہمسے ابو بکر حنفی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ضحاک بن عثمان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عمارہ بن عبد اللہ نے اسنے کہا سنا میں نے عطا بن یسار سے

يقول سألت ابا ايوب كيف كانت الضحايا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كان الرجل يضحي بالشاة
عنه وعن اهل بيته فياكلون ويطعمون حتى تباهى الناس فصارت كما ترى هذا حديث حسن صحيح وعمارة بن عبد الله
هو مدينى وقد روى عنه مالك بن انس والعمل على هذا عند بعض اهل العلم وهو قول احمد واسحق واحتجا بحديث
النبي صلى الله عليه وسلم انه ضحى بكبش فقال هذا عمن لم يضح من امتي وقال بعض اهل العلم لا تجزئ الشاة الا عن
نفس واحدة وهو قول عبد الله بن المبارك وغيره من اهل العلم **باب حدثنا** احمد بن منيع ثنا هشيم ثنا حجاج عن
جبلة بن سحيم ان رجلا سأل ابن عمر عن الاضحية اواجبة هي فقال ضحى رسول الله صلى الله عليه وسلم والمسلمون
فاعادها عليه فقال اتعقل ضحى رسول الله صلى الله عليه وسلم والمسلمون هذا حديث حسن والعمل على هذا عند اهل العلم ان
الاضحية ليست بواجبة ولكنها سنة من سنن النبي صلى الله عليه وسلم يستحب ان يعمل بها وهو قول سفيان الثوري
وابن المبارك **حدثنا** احمد بن منيع وهناد قالا ثنا ابن ابي زائدة عن حجاج بن ارطاة عن نافع عن ابن عمر قال اقام
رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمدينة عشر سنين يضحي هذا حديث حسن **باب** في الذبح بعد الصلوة **حدثنا**
علي بن حجر ثنا اسمعيل بن ابراهيم عن داود بن ابي هند عن الشعبي عن البراء بن عازب قال خطبنا رسول الله صلى الله
عليه وسلم في يوم نحر فقال لا يذبحن احدكم حتى يصلي قال فقام خالي فقال يا رسول الله هذا يوم اللحم فيه مكروه واني عجلت
نسيكتي لاطعم اهلي واهل داري او جيراني قال فاعد ذبحك باخر فقال يا رسول الله عندي عناق لبن هي خير من شاتي لحم افاذبحها
قال نعم وهي خير نسيكتك ولا تجزئ جذعة بعدك وفي الباب عن جابر وجندب وانس وعويمر بن اشقر وابن عمر وابي زيد الانصاري وهذا حديث حسن صحيح

کہا تھا پوچھا میں نے ابوایوب سے کس طرح تھیں قربانیاں بیچ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا اُسنے کہ تھا مرد قربانی کرتا
ساتھ ایک بکری کے[1] اپنی طرف سے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے پس آپ بھی کھاتا تھا اور لوگوں کو بھی کھلاتا تھا یہانتک کہ فخر کیا
لوگوں نے پس ہوگئی قربانی جیسے کہ دیکھتا ہے تو یعنی فخر کے لیے ہر شخص جدی قربانی کرتا ہے اور عمارہ بن عبداللہ وہ مدنی ہے روایت کی اُن
مالک بن انس نے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا۔ اور دلیل پکڑی ہو اُنھوں نے ساتھ حدیث نبی صلعم
کے کہ آپ نے قربانی کیا ایک مینڈھا پس فرمایا یہ اُس شخص کیطرف سے ہے جو قربانی نہ کرے امت میری سے اور کہا بعض اہل علم نے کہ نہیں کفایت
کرتی ایک بکری مگر ایک آدمی سے اور یہی ہے قول ابن مبارک وغیرہ اہل علم کا **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے ہشیم سے اُسنے کہا حدیث کی
ہمسے حجاج نے جبلہ بن سحیم سے کہا ایک شخص نے پوچھا ابن عمر کو قربانی سے کہ کیا واجب ہے سو کہا اُسنے کہ قربانی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور
قربانی کی مسلمانوں نے سو پھر پوچھا اُسنے تو فرمایا کیا تجکو عقل ہو قربانی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مسلمانوں نے یہ حدیث حسن ہو اور عمل
اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہ قربانی واجب نہیں ولیکن ایک سنت ہو نبی صلعم کی سنتوں سے مستحب ہو کہ عمل کیا جاوے ساتھ اُسکے
اور یہی ہو قول سفیان ثوری اور ابن مبارک کا **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع اور ہناد نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی زائدہ نے حجاج بن
ارطاۃ سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا ٹھہرے حضرت صلعم مدینے میں دس برس یعنی قربانی کرتے تھے ہر سال یہ حدیث حسن
ہو **باب** بعد نماز عید کے قربانی کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے داود بن ابی ہند
سے اُسنے شعبی سے اُسنے براء بن عازب سے کہا کہ نصیحت کی ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ دن قربانی کے سو فرمایا کہ نہ ذبح کرے ایک تمہارا
قربانی کو یہانتک کہ نماز پڑھے عید کی کہا پس کھڑا ہوا ماموں میرا سو اُسنے عرض کی کہ یا حضرت یہ دن ہو کہ اسمیں گوشت ناپسند ہوتا ہے یعنی بہت
ہونے کی وجہ سے رغبت کم ہوتی ہے اور میں نے جلدی ذبح کی قربانی اپنی یعنی پہلے نماز سے تاکہ کھلاؤں میں اپنے اہل کو اور ہمسایوں کو فرمایا دوسری
قربانی کر اُسنے کہا یا حضرت میرے پاس برس سے کم کا بکری کا بچہ ہے وہ بہتر ہے دو بکری گوشت والی سے پس کیا ذبح کروں میں اُسکو فرمایا ہاں
کرلے اور وہ بہترین قربانیوں تیری کا ہے۔ اور نہیں کفایت کرتا جذعہ پیچھے تیرے کسی کو اور اس باب میں جابر اور جندب اور انس اور عویمر بن اشقر اور ابن عمر
اور ابی زید انصاری سے بھی روایت ہو یہ حدیث حسن صحیح ہو

[1] یعنی سب گھر والوں کی طرف سے فقط ایک قربانی کرنی کافی ہو جاتی ہے۔ یہ ضرور نہیں کہ گھر میں جتنے آدمی ہوں ہر ایک جدی جدی قربانی کریں ۱۲

والعمل علی ھذا عند اھل العلم ان لا یضحی بالمصر حتی یصلی الامام وقد رخص قوم من اھل العلم لاھل القری فی الذبح اذا طلع الفجر وھو قول ابن المبارک وقد اجمع اھل العلم ان لا یجزئ الجذع من المعز وقالوا انما یجزئ الجذع من الضان **باب** فی کراھیۃ اکل الاضحیۃ فوق ثلثۃ ایام **حدثنا** قتیبۃ ثنا اللیث عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یاکل احدکم من لحم اضحیتہ فوق ثلثۃ ایام وفی الباب عن عائشۃ وانس حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح وانما کان النھی من النبی صلی اللہ علیہ وسلم متقدما ثم رخص بعد ذلک **باب** فی الرخصۃ فی اکلھا بعد ثلاث **حدثنا** محمد بن بشار ومحمود بن غیلان والحسن بن علی الخلال قالوا ثنا ابو عاصم النبیل ثنا سفیان عن علقمۃ بن مرثد عن سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنت نھیتکم عن لحوم الاضاحی فوق ثلث لیتسع ذو الطول علی من لا طول لہ فکلوا ما بدا لکم واطعموا وادخروا وفی الباب عن ابن مسعود وعائشۃ ونبیشۃ وابی سعید وقتادۃ بن النعمان وانس وام سلمۃ وحدیث بریدۃ حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم **حدثنا** قتیبۃ ثنا ابو الاحوص عن ابی اسحق عن عابس بن ربیعۃ قال قلت لام المومنین اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن لحوم الاضاحی قالت لا ولکن قل من کان یضحی من الناس فاحب ان یطعم من لم یضح فلقد کنا نرفع الکراع فناکلہ بعد عشرۃ ایام ھذا حدیث حسن صحیح وام المومنین ھی عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد روی عنھا ھذا الحدیث من غیر وجہ **باب** فی الفرع والعتیرۃ **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن الزھری عن ابن المسیب عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا فرع ولا عتیرۃ والفرع اول النتاج کان ینتج لھم فیذبحونہ وفی الباب

اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے یہ کہ نہ قربانی کیجاوے شہر میں یہانتک کہ نماز پڑھے امام اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ گانوں والوں کو فجر سے پیچھے اور نماز سے پہلے قربانی کرنی درست ہے اور یہی ہے قول ابن مبارک کا۔ اور تحقیق اجماع کیا ہے اہل علم نے اسپر کہ چند مہینے کی بکری سے قربانی درست نہیں۔ اور کہتے ہیں کہ چند مہینے کا مینڈھا یا بھیڑ ہو تو جائز ہے۔ **باب** تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ کھاوے ایک تمہارا گوشت قربانی[1] کا زیادہ تین دن سے اور اس باب میں عائشہ اور انس سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور سوا اسکے نہیں کہ یہ نہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اول اسلام میں تھی پھر اجازت دی آپ نے بعد اسکے **باب** قربانی کا گوشت تین دن کے بعد بھی کھانا درست ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار اور محمود بن غیلان اور حسن بن علی خلال نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عاصم نبیل نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے علقمہ بن مرثد سے اُسنے سلیمان بن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا میں نے منع کیا تھا تمکو تین دن سے زیادہ قربانی کے گوشت کھانے کو اسلیے کہ جو لوگ امیر ہیں فقیروں پر تقسیم کر دیویں اپنے پاس باقی نہ رکھ چھوڑیں تاکہ فقیر محروم نہ رہ جاویں) پس اب کھاؤ اور کھلاؤ اور ذخیرہ کرو اور اس باب میں ابن مسعود۔ عائشہ۔ نبیشہ۔ ابی سعید۔ قتادہ انس اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے ابی اسحاق سے اُسنے روایت کی عابس بن ربیعہ سے کہا کہ کہا میں نے عائشہ سے کہ کیا تھے نبی صلعم منع کرتے کھانے گوشت قربانیوں سے اُسنے کہا نہیں ولیکن قربانی بہت کم لوگ کرتے تھے۔ پس دوست رکھا آپ نے یہ کہ کھلایا جاوے وہ شخص کہ نہ قربانی کرے۔ پس تحقیق تھے ہم اُٹھا رکھتے دست قربانی کا پس کھاتے تھے اسکو بعد دس دن کے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ام المومنین عائشہ بی بی حضرت صلعم کی ہیں یہ روایت آپ سے کئی طرح پر مروی ہے **باب** فرع اور عتیرہ[2] کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے ابن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا نہیں ہے فرع اور نہ عتیرہ اسلام میں اور فرع اول بچہ اُونٹنی کا ہے کہ پیدا ہوتا تھا پس ذبح کرتے تھے اسکو۔ اور اس باب میں

---

[1] ایک سال قحط شدید ہوا تھا مدینہ میں کہ باہر کے رہنے والوں سے تمام مدینہ پھر گیا۔ اُسی سال حضرت نے فرمایا تھا کہ جتنا گوشت قربانی کا ہو تقسیم کر دیں جمع نہ رکھیں آئندہ سال میں جب حاجت نہ رہی تو جمع رکھنے کی اجازت دیدی ۱۲ [2] شرح سنہ میں ہے کہ ذبح کرتے تھے اسکو واسطے بتوں اپنے کے جاہلیت میں۔ اور مسلمان بھی اول اسلام

عن نبيشة ومخنف بن سليم وهذا حديث حسن صحيح والعتيرة ذبيحة كانوا يذبحونها في رجب يعظمون شهر رجب لانه اول شهر من اشهر الحرم واشهر الحرم رجب وذو القعدة وذو الحجة والمحرم واشهر الحج شوال وذو القعدة وعشر من ذي الحجة كذلك روي عن بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم في اشهر الحج **باب ما جاء في العقيقة** **حدثنا** يحيى بن خلف ثنا بشر بن المفضل ثنا عبد الله بن عثمان بن خثيم عن يوسف بن ماهك انهم دخلوا على حفصة بنت عبد الرحمن فسالوها عن العقيقة فاخبرتهم عن عائشة اخبرتها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امرهم عن الغلام شاتان مكافئتان وعن الجارية شاة وفي الباب عن علي وام كرز وبريدة وسمرة وابي هريرة وعبد الله بن عمرو وانس وسلمان بن عامر وابن عباس وحديث عائشة حديث حسن صحيح وحفصة هي ابنة عبد الرحمن بن ابي بكر الصديق **حدثنا** الحسن بن علي الخلال ثنا عبد الرزاق ثنا ابن جريج قال اخبرني عبيد الله بن ابي يزيد عن سباع بن ثابت ان محمد بن ثابت بن سباع اخبره ان ام كرز اخبرته انها سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن العقيقة فقال عن الغلام شاتان وعن الجارية واحدة لا يضركم ذكرانا كن ام اناثا هذا حديث صحيح **حدثنا** الحسن بن علي ثنا عبد الرزاق ثنا هشام بن حسان عن حفصة بنت سيرين عن الرباب عن سلمان بن عامر الضبي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مع الغلام عقيقة فاهريقوا عنه دما واميطوا عنه الاذى **حدثنا** الحسن ثنا عبد الرزاق ثنا ابن عيينة عن عاصم بن سليمان الاحول عن حفصة بنت سيرين عن الرباب عن سلمان بن عامر عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله هذا حديث صحيح **باب الاذان في اذن المولود** **حدثنا** محمد بن بشار ثنا يحيى بن سعيد وعبد الرحمن بن مهدي قالا ثنا سفيان عن عاصم بن عبيد الله عن عبيد الله بن ابي رافع عن ابيه

نبیشہ اور مخنف سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عتیرہ وہ جانور ہے کہ ذبح کرتے تھے اسکو رجب کے مہینے میں رجب کی تعظیم کے لیے کہ وہ پہلا مہینا ہے حرام کے مہینوں میں سے۔ مہینے حرام کے یہ ہیں۔ رجب۔ ذیقعدہ۔ ذیحجہ۔ محرم۔ اور مہینے حج کے یہ ہیں۔ شوال۔ ذیقعدہ۔ اور دس دن ذیحجہ کے۔ اسیطرح روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے بیچ مہینوں حج کے **باب عقیقہ[1] کا بیان** **حدیث** کی ہمسے یحیی بن خلف نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن مفضل نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عثمان بن خثیم نے یوسف بن ماہک سے کہ وہ گئے پاس حفصہ بنت عبد الرحمن کے سو پوچھا اُنھوں نے عقیقہ سے۔ پس خبر دی اُنکو یہ کہ عائشہ نے خبر دی اُسکو کہ حضرت صلعم نے حکم کیا ذبح کرنیکا لڑکے کی طرف سے دو بکریاں برابر عمر کی اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری۔ اس باب میں حضرت علی اور ام کرز۔ ام بریدہ۔ ام سمرہ۔ ابی ہریرہ۔ عبد اللہ بن عمرو اور انس۔ سلمان بن عامر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے اور عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور حفصہ بنت عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق ہیں **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن جریج نے اُسنے کہا خبر دی مجکو عبید اللہ بن ابی یزید نے سباع بن ثابت سے کہ محمد بن ثابت نے خبر دی اُسکو کہ ام کرز نے خبر دی اُسکو کہ اُسنے نبی صلعم کو پوچھا عقیقہ سے سو فرمایا کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں ذبح کیجاویں اور لڑکی کیطرف سے ایک بکری ذبح کیجاوے۔ اور نہیں ضرر کرتا تمکو نر ہوں یا مادہ یعنی نہ خیال کرو کہ بیٹے کیطرف سے نر چاہیے اور بیٹی کی طرف سے مادہ۔ یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہشام بن حسان نے حفصہ بنت سیرین سے اُسنے رباب سے اُسنے سلمان بن عامر ضبی سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا ساتھ پیدا ہونے لڑکے کے مسنون ہے عقیقہ کرنا۔ پس ذبح کرو اُسکی طرف سے جانور اور دور کرو اس سے ایذا۔ یعنی بال بھرکے اور میل وغیرہ **حدیث** کی ہمسے حسن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن عیینہ نے عاصم بن سلیمان احول سے۔ اُسنے حفصہ بنت سیرین سے اُسنے رباب سے اُسنے سلمان بن عامر سے اُسنے نبی صلعم سے مثل اُسکے یہ حدیث صحیح ہے **باب لڑکے کے کان میں اذان دینے کا** **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید اور عبد الرحمن بن مہدی نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عاصم بن عبید اللہ سے اُسنے عبید اللہ بن ابی رافع سے اُسنے اپنے باپ سے

---

[1] عقیقہ عق سے مشتق ہے اُسکے معنی پھاڑنے کے ہیں۔ اور یہاں اون بالوں کا نام ہے کہ لڑکے کے سر پر ہوتے ہیں وقت پیدا ہونے کے۔ عقیقہ اُس بکری کو بھی کہتے ہیں کہ سر منڈانے کے وقت ذبح کیجاتی ہے۔ عقیقہ سنت ہے تینوں اماموں کے نزدیک۔ اور ایک روایت میں امام احمد سے واجب ہے۔ اکثر حدیثوں سے سنت ہونا ثابت ہے

قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذن فی اذن الحسن بن علی حین ولدتہ فاطمۃ بالصلوۃ ہذا حدیث صحیح والعمل علیہ وروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی العقیقۃ من غیر وجہ عن الغلام شاتان مکافاتان وعن الجاریۃ شاۃ وروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایضا انہ عق عن الحسن بن علی بشاۃ وقد ذہب بعض اھل العلم الی ھذا الحدیث **باب** حدثنا سلمۃ بن شبیب ثنا ابو المغیرۃ عن عفیر بن معدان عن سلیم بن عامر عن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر الاضحیۃ الکبش وخیر الکفن الحلۃ ھذا حدیث غریب عفیر بن معدان یضعف فی الحدیث **باب** حدثنا احمد بن منیع ثنا روح بن عبادۃ ثنا ابن عون ثنا ابو رملۃ عن مخنف بن سلیم قال کنا وقوفا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرفات فسمعتہ یقول یا ایھا الناس علی کل اھل بیت فی کل عام اضحیۃ وعتیرۃ ھل تدرون ما العتیرۃ ھی التی تسمونھا الرجبیۃ ھذا حدیث حسن غریب لا نعرف ھذا الحدیث الا من ھذا الوجہ من حدیث ابن عون **باب** حدثنا محمد بن یحیی القطعی ثنا عبد الاعلی عن محمد بن اسحق عن عبد اللہ بن ابی بکر عن محمد بن علی الحسین عن علی بن ابی طالب قال اعق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحسن بشاۃ وقال یا فاطمۃ احلقی راسہ وتصدقی بزنۃ شعرہ فضۃ فوزنتہ فکان وزنہ درھما او بعض درھم ھذا حدیث حسن غریب واسنادہ لیس بمتصل ابو جعفر محمد بن علی لم یدرک علی بن ابی طالب **باب** حدثنا الحسن بن علی الخلال ثنا ازھر بن سعد السمان عن ابن عون عن محمد بن سیرین عن عبد الرحمن بن ابی بکرۃ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب ثم نزل فدعا بکبشین فذبحھما ھذا حدیث صحیح حدثنا قتیبۃ ثنا یعقوب بن عبد الرحمن عن عمرو بن ابی عمرو عن المطلب عن جابر بن عبد اللہ قال شھدت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الاضحی بالمصلی فلما قضی خطبتہ نزل عن منبرہ فاتی بکبش فذبحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ وقال بسم اللہ واللہ اکبر ھذا عنی وعمن

اسنے کہا دیکھا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ اذان دی بیچ کان حسن بن علی کے اسوقت کہ جنا انکو حضرت فاطمہ نے یعنے اذان نماز کے[۵۲] یہ حدیث صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے اور روایت کی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ حکم عقیقہ کے کئی وجہ پر لڑکے کی طرف سے دو بکریان اور لڑکی کیطرف سے ایک بکری۔ روایت کی گئی نبی صلعم سے بھی کہ تحقیق آپنے عقیقہ کیا حسین بن علی کی طرف سے ساتھ ایک بکری کے اور تحقیق گئے ہین بعض اہل علم طرف اس حدیث کے **باب** حدیث کی ہمسے سلمہ بن شبیب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو المغیرہ نے عفیر بن معدان سے اُسنے سلیم بن عامر سے اُسنے ابی امامہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا۔ زیادہ تر بہتر قربانی دنبہ سینگ[۵۳] والا ہے اور بہتر ین کفن حلہ ہے یہ حدیث غریب ہے۔ عفیر بن معدان ضعیف کیا جاتا ہے حدیث مین **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن عون نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو رملہ نے مخنف سے کہا تھے ہم کھڑے ساتھ نبی صلعم کے بیچ عرفات کے پس سُنا مین نے آپ سے فرماتے تھے اے لوگو ہر گھر والون پر ہر برس مین ایک[اسمہ عامر لا یعرف] قربانی ہے۔ اور ایک عتیرہ[۵۴] ہے۔ کیا جانتے ہو تم کیا ہے عتیرہ سو عتیرہ وہ ہے جسکو تم رجبیہ کہتے ہو یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر ابن عون کے طریق سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیی قطعی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الاعلیٰ نے محمد بن اسحاق سے اُسنے عبد اللہ بن ابی بکر سے اُسنے محمد بن علی بن حسین سے اُسنے علی بن ابی طالب سے کہا کہ عقیقہ کیا نبی صلعم نے امام حسین کیطرف سے ساتھ ایک بکری کے اور فرمایا آپنے اے فاطمہ مونڈ تو سر اُسکا اور صدقہ دے ہموزن بالون اُسکے کے چاندی سو تولا ہمنے بالون کو پس تھا وزن بالون کا ایک درہم یا کم درہم سے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اسناد اسکی متصل نہین اسواسطے کہ محمد بن علی بن حسین نے نہین پایا علی بن ابی طالب کو **باب** حدیث کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ازہر بن سعد سمان نے ابن عون سے اُسنے محمد بن سیرین سے اُسنے عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ نبی صلعم نے خطبہ فرمایا پھر اُترے ممبر سے پھر منگائے دو مینڈھے اور ذبح کیا اُنکو یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یعقوب بن عبد الرحمن نے عمرو بن ابی عمرو سے اُسنے مطلب سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا کہ حاضر ہوا مین ساتھ نبی صلعم کے عید قربانی کو عیدگاہ مین سو جب تمام کیا آپنے خطبہ اپنا تو اُترے منبر سے۔ پس لایا گیا آپ کے پاس مینڈھا سو ذبح کیا اُسکو رسول اللہ صلعم نے اپنے ہاتھ سے اور کہا بسم اللہ واللہ اکبر یعنی شروع ساتھ نام اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے یہ قربانی میری طرف سے ہے اور اُس شخص کیطرف سے

[۵۲] لڑکا پیدا ہونے کے وقت اسکے کان مین اذان کہنی سنت ہے کہ مولود کو ابتدا سے اسلام کی تعلیم ہو۔ تخصیص اذان کی اسواسطے ہے کہ اُس سے شیطان بھاگتا ہے ۱۲ منہ

لم يضح من امتي هٰذا حديث غريب من هٰذا الوجه والعمل على هٰذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ان يقول الرجل اذا ذبح بسم الله والله اكبر وهو قول ابن المبارك والمطلب بن عبد الله بن حنطب يقال انه لم يسمع من جابر **باب** **حدثنا** علي بن حجر ثنا علي بن مسهر عن اسمٰعيل بن مسلم عن الحسن عن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الغلام مرتهن بعقيقته يذبح عنه يوم السابع ويسمى ويحلق راسه **حدثنا** الحسن بن علي الخلال ثنا يزيد بن هارون ثنا سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه هٰذا حديث حسن صحيح والعمل على هٰذا عند اهل العلم يستحبون ان يذبح عن الغلام العقيقة يوم السابع فان لم يتهيأ يوم السابع فيوم الرابع عشر فان لم يتهيأ عق عنه يوم احدى وعشرين وقالوا لا يجزئ في العقيقة من الشاة الا ما يجزئ في الاضحية **باب** **حدثنا** احمد بن الحكم البصري ثنا محمد بن جعفر عن شعبة عن مالك بن انس عن عمرو او عمر بن مسلم عن سعيد بن المسيب عن ام سلمة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من راى هلال ذي الحجة واراد ان يضحي فلا ياخذن من شعره ولا من اظفاره هٰذا حديث حسن والصحيح هو عمرو بن مسلم قد روى عنه محمد بن عمرو بن علقمة وغير واحد وقد روي هٰذا الحديث عن سعيد بن المسيب عن ام سلمة عن النبي صلى الله عليه وسلم من غير هٰذا الوجه نحو هٰذا وهو قول بعض اهل العلم وبه كان يقول سعيد بن المسيب والى هٰذا الحديث ذهب احمد واسحٰق ورخص بعض اهل العلم في ذلك فقالوا لا باس ان ياخذ من شعره واظفاره وهو قول الشافعي واحتج بحديث عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يبعث بالهدي من المدينة فلا يجتنب

کہ نہیں قربانی کی امت میری سے یہ حدیث غریب ہے اس وجہ سے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہ جب آدمی کسی جانور کو حلال کرے تو کہے بسم اللہ واللہ اکبر اور یہی ہے قول ابن مبارک اور مطلب بن عبد اللہ بن حنطب کا اور کہا جاتا ہے کہ مطلب نے نہیں سنا جابر سے **باب** حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مسہر نے اسمٰعیل بن مسلم سے اسنے حسن سے اسنے سمرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ لڑکا گرو ہے بدلے عقیقہ اپنے کے۔ ذبح کیا جاوے اسکی طرف سے ساتویں دن اور نام رکھا جاوے اور مونڈا جاوے سر اسکا **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے۔ اسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے اسنے حسن سے اسنے سمرہ بن جندب سے انہوں نے نبی صلعم سے مثل اسکے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں مستحب ہے یہ کہ ذبح کیا جاوے لڑکے کی طرف سے عقیقہ ساتویں دن اور اگر ساتویں دن نہ میسر ہو تو چودھویں دن کرے۔ اور اگر چودھویں دن بھی نہ میسر ہو تو اکیسویں دن کرے۔ اور کہتے ہیں کہ نہیں کافی عقیقہ میں بکریوں سے مگر وہ چیز کہ کافی ہے قربانی میں **باب** **حدیث** کی ہمسے احمد بن حکم بصری نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے شعبہ سے اسنے مالک بن انس سے اسنے عمرو سے یا عمرو بن مسلم سے اسنے سعید بن مسیب سے اسنے ام سلمہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا۔ جو شخص کہ دیکھے چاند ذیحجہ کا اور ارادہ کرے قربانی کرنے کا تو نہ کاٹے بال اپنے اور نہ ناخن اپنے۔ یہ حدیث حسن ہے اور صحیح عمرو بن مسلم ہے روایت کی اس سے محمد بن عمرو وغیرہ نے اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث سعید بن مسیب سے اسنے روایت کی ام سلمہ سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے غیر اس وجہ سے مانند اسکے اور یہی ہے قول بعض اہل علم کا اور ساتھ اسی کے قائل ہیں سعید بن مسیب اور طرف اسی حدیث کے گئے ہیں احمد اور اسحاق اور بعض اہل علم کہتے ہیں نہیں ڈر یہ کہ لیوے بال اپنے اور ناخن اور یہی ہے قول شافعی کا اور دلیل پکڑی اسنے ساتھ حدیث عائشہ کے کہ تحقیق حضرت صلعم بھیجتے تھے ہدی کو مدینے سے طرف مکہ کے پس نہ پرہیز کرتے کسی چیز سے

ف بعض حدیثوں میں ایک ایک بکری کا ذکر آیا ہے اور بعض میں دو دو بکریوں کا ذکر آیا ہے لیکن دو بکری کی حدیثوں کو ترجیح ہے کہ وہ زیادہ تر قوی اور صحیح میں اور احتمال ہے کہ ایک بکری جائز ہو اور دو مستحب ہوں یا اقل درجہ استحباب کا ایک ہے اور کمال استحباب کا دو ہو یا ایک بکری پہلے دن کرے اور دوسری ساتویں دن کرے ۱۲۔ اور کہا امام شافعی اور احمد نے کہ مستحب ہے کہ عقیقہ کے بکری کی ہڈیاں نہ توڑی جاویں بلکہ صحیح و سالم یکجائی جاویں واسطے تفاؤل کے ساتھ سالم ہوتے ہڈیوں بچے کے۔ لیکن امام مالک کے نزدیک فقط ایک بکری عقیقہ کرے خواہ لڑکا ہو خواہ لڑکی ۱۲ [illegible] والا اکثر فربہ ہوتا ہے اسلیے اسکو بہتر فرمایا۔ اور بہتر کفن حلہ یعنی لنگی اور چادر ہے اور قمیص کے یعنی کفن کے اور یہ کفن سنت ہے یا یہ کہ بدون قمیص کے مراد ہو اس صورت میں یہ معنی ہونگے کہ ایک کپڑے پر اکتفا نہ کرے بلکہ دو کپڑے بہتر ہیں۔ ادنیٰ درجہ میں اور تین سنت اور مرتبہ کمال کا ہے جیسے کہ مذہب جمہور کا ہے ۱۲ ف [illegible] قربانی کرنے والے کو مستحب ہے کہ بعد ذیحجہ کے تا وقتیکہ قربانی کر لیوے بال و غیرہ منڈوا دے اور نہ ناخن کترواوے [illegible]

شیئاً مما یجتنب منہ المحرم بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابواب النذور والایمان

عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

باب ماجاء عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا نذر فی معصیۃ

حدثنا قتیبۃ ثنا ابو صفوان عن یونس بن یزید عن ابن شہاب عن ابی سلمۃ عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر فی معصیۃ وکفارتہ کفارۃ یمین وفی الباب عن ابن عمر وجابر وعمران بن حصین وھذا حدیث لا یصح لان الزھری لم یسمع ھذا الحدیث من ابی سلمۃ وسمعت محمداً یقول روی غیر واحد منھم موسی بن عقبۃ وابن ابی عتیق عن الزھری عن سلیمان بن ارقم عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال محمد والحدیث ھو ھذا حدثنا ابو اسمعیل محمد بن اسمعیل بن یوسف الترمذی ثنا ایوب بن سلیمان بن بلال ثنی ابو بکر بن اویس عن سلیمان بن بلال عن موسی بن عقبۃ وعبد اللہ بن ابی عتیق عن الزھری عن سلیمان بن ارقم عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نذر فی معصیۃ اللہ وکفارتہ کفارۃ یمین ھذا حدیث غریب وھو اصح من حدیث ابی صفوان وابو صفوان ھو مکی واسمہ عبد اللہ بن سعید وقد روی عنہ الحمیدی وغیر واحد من اجلۃ اھل الحدیث عن یونس وقال قوم من اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم لا نذر فی معصیۃ اللہ وکفارتہ کفارۃ یمین وھو قول احمد واسحٰق واحتجا بحدیث الزھری عن ابی سلمۃ عن عائشۃ وقال بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم لا نذر فی معصیۃ ولا کفارۃ فی ذلک وھو قول مالک والشافعی

اُس چیز سے کہ پرہیز کرتا ہے اُس سے محرم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم **ابواب النذور والایمان** نذروں اور قسموں کا بیان جو حضرت صلعم سے مروی ہیں **باب** نہیں جائز ہے پورا کرنا نذر کا گناہ میں حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو صفوان نے یونس بن یزید سے اُسنے ابن شہاب سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے عائشہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں جائز پورا کرنا نذر کا گناہ میں اور کفارہ اُسکا کفارہ قسم کا ہے۔ اور اس باب میں ابن عمر اور جابر اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث صحیح نہیں اسواسطے کہ زہری نے یہ حدیث ابی سلمہ سے نہیں سُنی۔ اور سُنا میں نے محمد سے کہتا تھا کہ کئی لوگوں سے مروی ہے اُنھیں میں سے ہیں موسی بن عقبہ اور ابن ابی عتیق اُنھوں نے روایت کی زہری سے اُسنے سلیمان بن ارقم سے اُسنے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے عائشہ سے اُسنے نبی صلعم سے کہا محمد نے وہ حدیث یہی ہے حدیث کی ہمسے ابو اسمٰعیل محمد بن اسمٰعیل بن یوسف ترمذی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ایوب بن سلیمان بن بلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو بکر بن ابی اویس نے سلیمان بن بلال سے اُسنے موسی بن عقبہ اور عبد اللہ بن ابی عتیق سے اُسنے زہری سے اُسنے سلیمان بن ارقم سے اُسنے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے عائشہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا نہیں جائز پورا کرنا نذر کا گناہ میں اور کفارہ اُسکا کفارہ قسم کا ہے یہ حدیث غریب ہے اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہے حدیث ابی صفوان سے۔ اور ابو صفوان مکی ہے اور نام اُسکا عبد اللہ بن سعید ہے اور تحقیق روایت کی اُس سے حمیدی وغیرہ نے بزرگان اہل حدیث سے اُسنے یونس سے اور کہا ایک جماعت اہل علم نے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے گناہ میں نذر منعقد ہوجاتی ہے۔ اور کفارہ اُسکا کفارہ قسم کا ہے۔ اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا۔ اور دلیل پکڑی ہے اُنھوں نے ساتھ حدیث زہری کے ابی سلمہ سے اُسنے عائشہ سے اور بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ نہیں جائز پورا کرنا نذر کا گناہ میں اور نہیں لازم آتا ہے کفارہ اسمیں اور یہی ہے قول مالک اور شافعی کا

بقیہ صفحہ ۴۸۰ اختلاف ہے کہ لڑکا بدلے عقیقہ کے کسطرح گرو ہے باوجودیکہ وہ مکلف نہیں تا ماخوذ ہو بسبب ترک کرنے عقیقہ کے سوا امام احمد نے کہا کہ معنی اُسکے یہ ہیں کہ فرزند والدین کی شفاعت سے روکا گیا ہے جبتک کہ اُسکا عقیقہ نہ کریں اور بعضے کہتے ہیں کہ فرزند روکا گیا ہے بھلایوں سے اور سلامتی آفات سے اور زیادہ نشو نما سے اور بعضے کہتے ہیں کہ گروی ہے ساتھ پلیدی اور اذی کے اور عقیقہ کے خون سے فرزند کا تر کرنا منع ہے ۱۲ ع ح ملہ نذر اُسکو کہتے ہیں کہ واجب کرے اپنے نفس پر اُس چیز کو کہ نہیں واجب ہے اور بعض علما نے اجماع نقل کیا ہے اُسپر کہ ماننا نذر کا صحیح ہے اور واجب ہے پورا کرنا اُسکا اگر ہو نذر طاعت یعنی عبادت کی اور اگر نذر گناہ ہو تو اکثر کے نزدیک منعقد نہیں ہوتی اور یہی ہے قول جمہور علما کا اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ منعقد نہیں ہوتی لیکن لازم آتا ہے اسمیں کفارہ قسم کا۔ اور نذر یعنی منت ماننی خدا کے سوا کسیکی جائز نہیں نہ کسی نبی نہ فرشتہ نہ ولی نہ پیر وغیرہ کی پس اگر کوئی شخص نذر مانے کہ اگر خدا تعالیٰ نے میری حاجت بر لا دی تو فلانے ولی کے مزار پر اسقدر نقد اور جنس کھانے پکے ہوئے بھیجونگا تو یہ نذر درست نہیں۔ چنانچہ تفصیل اُسکی مولانا اسحاق نے مائۃ مسائل میں کی ہے اور زیادہ تفصیل اسکی فتاوی عالمگیری میں ہے ۱۲ اور قسم تین قسم ہے ایک کا نام

حدثنا قتیبۃ بن سعید عن مالک عن طلحۃ بن عبد الملک الایلی عن القاسم بن محمد عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من نذر ان یطیع اللہ فلیطعہ ومن نذر ان یعصی اللہ فلا یعصہ **حدثنا** الحسن بن علی الخلال ثنا عبد اللہ بن نمیر عن عبید اللہ بن عمر عن طلحۃ بن عبد الملک الایلی عن القاسم بن محمد عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ هذا حدیث حسن صحیح وقد رواہ یحیی بن ابی کثیر عن القاسم بن محمد وھو قول بعض اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم وبہ یقول مالک والشافعی قالوا لا یعصی اللہ ولیس فیہ کفارۃ یمین اذا کان النذر فی معصیۃ

باب لا نذر فی ما لا یملک ابن آدم **حدثنا** احمد بن منیع ثنا اسحق بن یوسف الازرق عن ھشام الدستوائی عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی قلابۃ عن ثابت بن الضحاک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس علی العبد نذر فیما لا یملک وفی الباب عن عبد اللہ بن عمرو وعمران بن حصین هذا حدیث حسن صحیح **باب** فی کفارۃ النذر اذا لم یسم **حدثنا** احمد بن منیع ثنا ابو بکر بن عیاش قال ثنی محمد مولی المغیرۃ بن شعبۃ قال ثنی کعب بن علقمۃ عن ابی الخیر عن عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفارۃ النذر اذا لم یسم کفارۃ یمین هذا حدیث حسن صحیح غریب **باب** فیمن حلف علی یمین فرای غیرہا خیرا منہا **حدثنا** محمد بن عبد الاعلی ثنا المعتمر بن سلیمان عن یونس ثنا الحسن عن عبد الرحمن بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عبد الرحمن لا تسال الامارۃ فانک ان اتتک عن مسئلۃ وکلت الیہا وانک ان اتتک من غیر مسئلۃ اعنت علیہا واذا حلفت علی یمین فرایت غیرہا خیرا منہا فات الذی ھو خیر ولتکفر عن یمینک وفی الباب عن عدی بن حاتم وابی الدرداء وانس وعائشۃ وعبد اللہ بن عمرو وابی ھریرۃ وام سلمۃ وابی موسی حدیث عبد الرحمن بن سمرۃ حدیث حسن صحیح

حدیث کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے مالک سے اُسنے طلحہ بن عبد الملک ایلی سے اُسنے قاسم بن محمد سے اُسنے عائشہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ نذر مانے یہ کہ اطاعت کرے اللہ کی تو چاہیے کہ اطاعت کرے اُسکی اور جو شخص کہ نذر مانے اللہ کی گناہ کرنے کی تو نہ گناہ کرے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن نمیر نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے روایت کی طلحہ بن عبد الملک ایلی سے اُسنے قاسم بن محمد سے اُسنے عائشہ سے مانند اسکے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کیا اُسکو یحیی بن ابی کثیر نے قاسم بن محمد سے اور یہی ہے قول بعض اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اور ساتھ اسکے قائل ہیں مالک اور شافعی کہتے ہیں کہ نافرمانی نہ کرے اللہ کی اور لازم نہیں آتا انہیں کفارہ قسم کا جب کہ ہو نذر گناہ کی **باب** نہیں پورا کرنا آتا نذر کا اُس چیز میں کہ نہیں مالک ہوتا بندہ **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن یوسف نے ہشام دستوائی سے اُسنے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ثابت بن ضحاک سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا نہیں لازم بندے پر پورا کرنا نذر کا اُس چیز میں کہ نہیں مالک ہوتا اُسکا بندہ اور اس باب میں عبد اللہ بن عمرو اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اگر نذر معین نہ کرے تو اُسکا کیا کفارہ ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو بکر بن عیاش نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد مولی مغیرہ بن شعبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے کعب بن علقمہ نے ابی الخیر سے اُسنے عقبہ بن عامر سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ اگر نذر معین نہ کرے تو قسم کا کفارہ دے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اگر کوئی شخص قسم کھائے کسی چیز پر پھر دیکھے خلاف اُسکے بہتر اُس سے تو کیا کرے **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الاعلی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معتمر بن سلیمان نے یونس سے اُسنے حسن سے اُسنے عبد الرحمن بن سمرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا اے ابا عبد الرحمن نہ مانگ تو سرداری کسی جگہ کا یعنی حاکم کریں پس اگر تحقیق تو دیا جاویگا سرداری مانگنے سے تو سونپا جاویگا طرف اُسکی اور اگر دیا جاویگا بے مانگے تو مدد دیا جاویگا اُسپر اور جب کہ قسم کھاوے تو کسی چیز پر پھر دیکھے تو خلاف اُسکا بہتر اُس سے تو کفارہ دے اپنی قسم کا اور اگر تو وہ چیز کہ وہ بہتر ہے یعنی قسم کو توڑ ڈال اور اس باب میں عدی بن حاتم اور ابی درداء اور انس اور عائشہ اور عبد اللہ بن عمرو اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ اور ابی موسی سے بھی روایت ہے اور عبد الرحمن بن سمرہ کی حدیث حسن صحیح ہے

۱؎ مثلا کوئی شخص کہے غیر کے غلام کو یا کسی چیز کو کہ میں نے لازم کیا اپنے پر اسکو خدا کی راہ میں آزاد کرنا تو اُسکے ذمہ لازم نہیں ہوتا بسبب نہ صحیح ہونے نذر کے ۱۲ طیبی ۲؎ مثلا کہے کہ اگر مطلب میرا حاصل ہو تو مجھ پر نذر اور منت ہے اور نہ معین کرے روزہ کو یا مال وغیرہ کو ۱۲ ۳؎ مثلا قسم کھاوے کہ میں نماز نہیں پڑھونگا یا والدین سے کلام نکرونگا وغیر ذالک تو واجب ہے

باب فی الکفارۃ قبل الحنث **حدثنا** قتیبۃ عن مالک بن انس عن سھیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من حلف علی یمین فرای غیرھا خیرا منھا فلیکفر عن یمینہ ولیفعل وفی الباب عن ام سلمۃ حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم ان الکفارۃ قبل الحنث تجزی وھو قول مالک والشافعی واحمد واسحق وقال بعض اھل العلم لا یکفر الا بعد الحنث قال سفیان الثوری ان کفر بعد الحنث احب الی وان کفر قبل الحنث اجزاہ **باب** فی الاستثناء فی الیمین **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا عبد الصمد بن عبد الوارث قال حدثنی ابی حماد بن سلمۃ عن ایوب عن نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من حلف علی یمین فقال ان شاء اللہ فلا حنث علیہ وفی الباب عن ابی ھریرۃ حدیث ابن عمر حدیث حسن وقد رواہ عبید اللہ بن عمر وغیرہ عن نافع عن ابن عمر موقوفا وھکذا روی سالم عن ابن عمر موقوفا ولا نعلم احدا رفعہ غیر ایوب السختیانی وقال اسمعیل بن ابراھیم کان ایوب احیانا یرفعہ واحیانا لا یرفعہ والعمل علی ھذا عند اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم ان الاستثناء اذا کان موصولا بالیمین فلا حنث علیہ وھو قول سفیان الثوری والاوزاعی ومالک بن انس وعبد اللہ بن المبارک والشافعی واحمد واسحق **حدثنا** یحیی بن موسی ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن ابن طاؤس عن ابیہ عن ابی ھریرۃ

باب قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے مالک بن انس سے اُسنے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قسم کھائے کسی چیز پر پھر دیکھے خلاف اُسکا بہتر اُس سے تو چاہیے کہ کفارہ دے اپنی قسم کا اور چاہیے کہ کرے اُس کام کو اور اس باب میں ام سلمہ سے بھی روایت ہے اور ابو ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا کافی ہے اور یہی ہے قول مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ قسم توڑنے سے پہلے کفارہ نہ دے کہا سفیان ثوری نے کہ اگر قسم توڑنے سے پیچھے کفارہ دے تو بہت پیارا ہے مجکو اور اگر قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دے تو کفایت کرتا ہی **باب** قسم میں انشاء اللہ کہنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الصمد بن عبد الوارث نے اُسنے کہا حدیث کی مجکو میرے باپ اور حماد بن سلمہ نے ایوب سے اُسنے نافع ابن عمر سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قسم کھاوے کسی چیز پر اور کہے انشاء اللہ تعالی یعنے ساتھ قسم کے کہے پس نہیں ہے حنث اُسپر۔ اور اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہی اور ابن عمر کی حدیث حسن ہی اور تحقیق روایت کیا اُسکو عبید اللہ بن عمر وغیرہ نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے موقوف اور اسیطرح روایت کی سالم نے ابن عمر سے موقوف اور نہیں جانتے ہم کسیکو کہ مرفوع کیا ہو اُسکو سواے ایوب سختیانی کے اور کہا اسمعیل بن ابراہیم نے۔ تھا ایوب کبھی مرفوع کرتا اُسکو اور کبھی نہ مرفوع کرتا اُسکو اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ انشاء اللہ تعالی اگر قسم کے متصل ہو تو حنث[1] نہیں اُسپر۔ یہی ہے قول سفیان ثوری اور اوزاعی اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **حدیث** کی ہمسے یحیی بن موسی نے۔ اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے ابن طاؤس سے۔ اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سی

ف امام شافعی اور مالک اور احمد کے نزدیک قسم کا کفارہ توڑنے سے پہلے دینا درست ہے۔ لیکن امام شافعی رح کے نزدیک روزے کے کفارہ میں قسم توڑنے سے پہلے کفارہ ادا کرنا جائز نہیں۔ اور امام ابو حنیفہ رح کہتے ہیں کہ قسم توڑنے سے پہلے مطلق کفارہ درست نہیں ہے ۱۲ ع ح [1] حنث کے معنے ہیں گناہ اور خلاف کرنا قسم کا یعنی اگر متصل قسم کے انشاء اللہ کہے تو وہ قسم نہیں ہوتی تا حنث اُسپر مترتب ہو۔ حاصل یہ ہے کہ نہ وہ قسم ہوتی ہے اور نہ اُسکے توڑنے سے کفارہ لازم آتا ہے۔ اور اسیطرح انشاء اللہ کہنا متصل قسم کے مانع ہے منعقد ہونے تمام عقود کے سے۔ اور یہی ہے مذہب اکثر علما کا۔ اور امام ابو حنیفہ رح کہتے ہیں کہ انشاء اللہ منفصل کا بھی یہی حکم ہے۔ اور حد متصل ہونے کی یہ ہو کہ اور کلام میں مشغول نہو جب قسم کھاوے اسیوقت انشاء اللہ کہے اور اگر بعد قسم کے اور کلام میں مشغول ہو رہا پھر انشاء اللہ کہا تو متصل نہوا وہ منفصل ہے ۱۲

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من حلف فقال ان شاء الله لم يحنث سالت محمد بن اسمعيل عن هذا الحديث فقال هذا حديث خطأ أخطأ فيه عبد الرزاق اختصره من حديث معمر عن ابن طاؤس عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان سليمان بن داؤد عليه السلام قال لاطوفن الليلة على سبعين امرأة تلد كل امراة غلاما فطاف عليهن فلم تلد امرأة منهن الا امراة نصف غلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو قال ان شاء الله لكان كما قال هكذا روى عبد الرزاق عن معمر عن ابن طاؤس عن ابيه هذا الحديث بطوله وقال سبعين امرأة وقد روى هذا الحديث من غير وجه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال قال سليمان بن داؤد لاطوفن الليلة على مائة امرأة

باب في كراهية الحلف بغير الله **حدثنا** قتيبة ثنا سفيان عن الزهري عن سالم عن ابيه سمع النبي صلى الله عليه وسلم عمر وهو يقول وابي وابي فقال الا ان الله ينهاكم ان تحلفوا بآبائكم فقال عمر فوالله ما حلفت به بعد ذلك ذاكرا ولا آثرا وفي الباب عن ثابت بن الضحاك وابن عباس وابي هريرة وقتيلة وعبد الرحمن بن سمرة وهذا حديث حسن صحيح قال ابو عبيد معنى قوله ولا آثرا يقول لا آثره عن غيره يقول لم اذكره عن غيره **حدثنا** هناد ثنا عبدة عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ادرك عمر وهو في ركب وهو يحلف بابيه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله ينهاكم ان تحلفوا بآبائكم ليحلف حالف بالله او ليسكت هذا حديث حسن صحيح

باب حدثنا قتيبة ثنا ابو خالد الاحمر عن الحسن بن عبيد الله عن سعد بن عبيدة ان ابن عمر سمع رجلا يقول لا والكعبة فقال ابن عمر لا تحلف بغير الله فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من حلف بغير الله فقد كفر او اشرك

وهذا حديث حسن

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم کھاوے پس کہے ساتھ اسکے انشاء اللہ تعالیٰ تو نہیں حانث ہوتا۔ پوچھا میں نے بخاری کو اس حدیث سے تو کہا اُنہوں نے کہ یہ حدیث خطا ہے خطا کی اسمیں عبدالرزاق نے اختصار کیا اسکو حدیث معمر سے اُسنے ابن طاؤس سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہا سلیمان ابن داؤد نے کہ البتہ پھرونگا میں آج رات کو ستر عورتوں پر اور جنیگی ہر عورت ایک لڑکا سو پھرا اُنپر یعنی جماع کیا اُنسے۔ پس نہ جنی کوئی عورت اُنمیں سے مگر ایک عورت آدھا بچہ سو نبی صلعم نے فرمایا اگر کہتے سلیمان انشاء اللہ تو البتہ ہو جاتا جیسے کہ کہا تھا یعنی سب عورتیں لڑکا جنتیں۔ اسیطرح روایت کی عبدالرزاق نے معمر سے اُسنے روایت کی ابن طاؤس سے اُسنے اپنے باپ سے یہ حدیث لمبی اور کہا ستر عورتیں اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث کئی وجہ پر ابی ہریرہ سے اُسنے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ کہا سلیمان بن داؤد نے البتہ طواف کرونگا میں آج کی رات سو عورت پر **باب** غیر اللہ کی قسم کھانے کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے اپنے باپ سے کہا سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر کو اسحال میں کہ وہ کہتے تھے قسم ہے باپ میری کی قسم ہے باپ میری کی سو آپنے فرمایا خبردار ہو تحقیق اللہ منع کرتا ہے تمکو اس سے قسم کھاؤ تم اپنے باپوں کی پس کہا عمر نے پس قسم ہے اللہ کی نہیں قسم کھائی میں نے ساتھ اسکے پیچھے اسکے نہ اپنی طرف سے اور نہ بطور نقل کے غیر کی طرف سے اور اس باب میں ثابت بن ضحاک اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور قتیلہ اور عبدالرحمن بن سمرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے کہا ابو عبید نے معنی آثرا کے یہ ہیں کہ نہیں ذکر کیا میں اُسکو غیر کی طرف سے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ نبی صلعم نے پایا عمر کو اسحال میں کہ وہ کئی سواروں میں تھا اور قسم کھاتا تھا اپنے باپ کی سو نبی صلعم نے فرمایا تحقیق اللہ منع کرتا ہے تمکو اس سے کہ قسم کھاؤ تم اپنے باپوں کی چاہیے کہ قسم کھاوے قسم کھانیوالا اللہ کی یا چپ رہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو خالد احمر نے حسن بن عبید اللہ سے اُسنے روایت کی سعد بن عبیدہ سے کہ تحقیق ابن عمر نے سنا ایک مرد کو کہتا تھا قسم ہے کعبہ کی سو ابن عمر نے کہا کہ نہ قسم کھاوے غیر کی۔ پس تحقیق میں نے سنا ہے نبی صلعم سے پس فرماتے تھے جو شخص کہ قسم کھاوے غیر اللہ کی پس تحقیق کفر اور شرک کیا اُسنے یہ حدیث حسن ہے

ف اللہ کے سوا اور کی قسم کھانے سے اسواسطے منع فرمایا کہ قسم مختص ہے ساتھ ذات باری کے بسبب کمال عظمت اُسکی کے پس مشابہ کیا جاوے ساتھ اُسکے غیر اُسکا ابن عباس سے مروی ہے کہ اگر میں سو بار خدا کی قسم کھا کر توڑ ڈالوں تو بہتر ہے اُس سے کہ قسم کھاؤں غیر اللہ کی پھر پورا کروں اُسکو اور خاص باپ کی قسم سے اسواسطے منع کیا کہ

وتفسیر هذا الحدیث عند بعض اهل العلم ان قوله فقد کفر او اشرك علی التغلیظ والحجة فی ذلك حدیث ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم سمع عمر یقول وابی وابی فقال الا ان الله ینهاکم ان تحلفوا بآبائکم وحدیث ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال من قال فی حلفه واللات والعزی فلیقل لا اله الا الله وهذا مثل ما روی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال الریاء شرك وقد فسر بعض اهل العلم هذه الآیة من کان یرجو لقاء ربه فلیعمل عملا صالحا الآیة قال لا یرائی باب فیمن یحلف بالمشی ولا یستطیع حدثنا عبد القدوس بن محمد العطار البصری ثنا عمرو بن عاصم عن عمران القطان عن حمید عن انس قال نذرت امرأة ان تمشی الی بیت الله فسئل نبی الله صلی الله علیه وسلم عن ذلك فقال ان الله لغنی عن مشیها مروها فلترکب وفی الباب عن ابی هریرة وعقبة بن عامر وابن عباس حدیث انس حدیث حسن صحیح غریب حدثنا ابو موسی محمد بن المثنی ثنا خالد بن الحارث ثنا حمید عن ثابت عن انس قال مر رسول الله صلی الله علیه وسلم بشیخ کبیر یتهادی بین ابنیه فقال ما بال هذا قالوا نذر یا رسول الله ان یمشی قال ان الله لغنی عن تعذیب هذا نفسه قال فامره ان یرکب حدثنا محمد بن المثنی ثنا ابن ابی عدی عن حمید عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رای رجلا فذکر نحوه هذا حدیث صحیح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم وقالوا اذا نذرت المرأة ان تمشی فلترکب ولتهد شاة

اور تفسیر اس حدیث کی نزدیک بعض اہل علم کے یہ ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ پس کفر کیا اُسنے اور شرک کیا اُسنے محمول ہے تغلیظ پر یعنی مراد اُس سے زجر اور جھڑکی ہے حقیقی معنے مراد نہیں اور دلیل اسپر حدیث ابن عمرؓ کی ہی کہ حضرت صلعم نے سنا عمرؓ سے کہ کہتے تھے قسم ہے باپ میری کی قسم ہے باپ میرے کی۔ پس فرمایا خبردار ہو تحقیق اللہ منع کرتا ہے تمکو اس سے کہ قسم کھاؤ تم اپنے باپوں کی اور نیز دلیل اسپر حدیث ابی ہریرہ کی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ کہے اپنی قسم میں کہ قسم کھاتا ہوں لات اور عزی کی تو چاہیے کہ کہے لا الہ الا اللہ یعنی کلمہ پڑھے[1] اور یہ مثل اسکے ہی جو نبی صلعم سے مروی ہی کہ آپ نے فرمایا ریا کرنا شرک ہی اور تحقیق تفسیر کیا بعض اہل علم نے اس آیت کی کہ جسکو امید ہو ملنے کی اپنے رب سے تو چاہیے کہ کرے کام نیک۔ کہا کہ نہ دکھاوے لوگوں کو باب اگر کوئی شخص پیادہ چلنے کی قسم کھاوے اور چلنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو کیا کرے حدیث کی ہمسے عبد القدوس بن محمد العطار بصری نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن عاصم نے عمران قطان سے اُسنے روایت کی حمید سے اُسنے انس سے کہا کہ نذر مانی ایک عورت نے اسکی کہ پیادہ پا جاوے طرف خانہ کعبے کے پس پوچھے گئے حضرت صلعم اسکے حکم سے سو فرمایا کہ بیشک اللہ بے پرواہ ہی اسکے پیادہ چلنے سے حکم کرو اُسکو پس چاہیے کہ سوار ہو۔ اس باب میں ابی ہریرہ اور عقبہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہی اور انس کی حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث کی ہمسے ابو موسی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن الحارث نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حمید نے ثابت سے اُسنے روایت کی انس سے کہا کہ گذرے نبی صلعم ایک بوڑھے پر اس حال میں کہ راہ چلتا تھا درمیان دو بیٹوں اپنے کے سو فرمایا کیا حال ہی اسکا لوگوں نے کہا نذر مانی ہے اِسنے یہ کہ پیادہ جاوے یعنی بیت اللہ کو سو فرمایا کہ تحقیق اللہ بے پرواہ ہی عذاب کرنے اسکے سے اپنی جان کو پس حکم کیا اُسکو سوار ہونے کا حدیث کی ہمسے محمد بن مثنی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے حمید سے اُسنے انس سے کہا کہ تحقیق نبی صلعم نے دیکھا ایک مرد کو پس ذکر کیا مانند اسکے اور یہ حدیث صحیح ہے اور عمل اسی پر ہی نزدیک بعض اہل علم کے اور کہتے ہیں کہ اگر نذر مانے عورت اسکی کہ پیادہ پا جاوی تو چاہیے کہ سوار ہووے اور ذبح کرے ایک بکری[2]

[1] اسلیے کہ حضرت صلعم نے یہ نہ فرمایا کہ یہ شرک ہی اور نہ اس سے توبہ کرنا ۱۲ منہ یعنی توبہ کرے طرف اللہ تعالی کے اور اسکے دو معنے ہیں ایک یہ کہ اگر جاری ہو نام لات اور عزی کا کسی نو مسلم کی زبان پر از راہ سہو کے بسبب عادت سابق کے تو وہ کہے لا الہ الا اللہ از راہ کفارہ ان الفاظ کے پس یہ توبہ ہوگی غفلت سے۔ دوسرے یہ کہ جاری ہونا مراد لات اور عزی کا زبان پر بقصد تعظیم اُنکی کے تو یہ صریح کفر اور مرتد ہونا ہے۔ پس کہے لا الہ الا اللہ واسطے تجدید ایمان کے پس یہ توبہ گناہ سے ہوگی ۱۲ ع منہ یعنی تکیے کیے ہوئے اُنپر بسبب ضعف کے ۱۲ منہ

[2] ہدی کہتے ہیں اس جانور کو کہ مکہ کے حرم میں بھیجا جاوے ذبح کرنے کے لیے اور ادنے درجہ اُسکا بکری ہے اور اعلی درجہ اُسکا اونٹ اور اسکے واجب ہونے میں اختلاف ہی سو حضرت علی سے روایت ہے کہ واجب ہی اونٹ اور بعضے کہتے ہیں کہ واجب ہے بکری اور عمل کیا انھوں نے حدیث اونٹ کی استحباب پر اور یہی ہے قول مالک اور ظاہر قول شافعی کا ۱۲ منہ سوار ہونیکا حکم کیا اسکو نبی صلعم نے بسبب عاجز ہونے اسکے کے پیادہ پا چلنے سے اور یہی ہے قول شافعی کا کہ سوار ہونے سے کچھ لازم نہیں آتا ۱۲م

باب فی کراھیۃ النذر **حدثنا** قتیبۃ ثنا عبد العزیز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنذروا فان النذر لا یغنی من القدر شیئا وانما یستخرج بہ من البخیل وفی الباب عن ابن عمر حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم کرھوا النذر وقال عبد اللہ بن المبارک معنی الکراھۃ فی النذر فی الطاعۃ والمعصیۃ فان نذر الرجل بالطاعۃ فوفی بہ فلہ فیہ اجر ویکرہ لہ النذر **باب** فی وفاء النذر **حدثنا** اسحق بن منصور ثنا یحیی بن سعید القطان عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر عن عمر قال یا رسول اللہ انی کنت نذرت ان اعتکف لیلۃ فی المسجد الحرام فی الجاھلیۃ قال اوف بنذرک وفی الباب عن عبد اللہ بن عمرو وابن عباس وحدیث عمر حدیث حسن صحیح وقد ذھب بعض اھل العلم الی ھذا الحدیث قالوا اذا اسلم الرجل وعلیہ نذر طاعۃ فلیف بہ وقال بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم لا اعتکاف الا بصوم وقال اٰخرون من اھل العلم لیس علی المعتکف صوم الا ان یوجب علی نفسہ صوما واحتجوا بحدیث عمر انہ نذر ان یعتکف لیلۃ فی الجاھلیۃ فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالوفاء وھو قول احمد واسحق **باب** کیف کان یمین النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** علی بن حجر ثنا عبد اللہ بن المبارک وعبد اللہ بن جعفر عن موسی بن عقبۃ عن سالم بن عبد اللہ عن ابیہ قال کثیرا ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحلف بھذا الیمین لا ومقلب القلوب ھذا حدیث حسن صحیح۔

باب نذر ماننی مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے علاء بن عبد الرحمن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ حضرت صلعم نے فرمایا نہ نذر مانو تم اسلیے کہ تحقیق نذر نہین دور کرتی تقدیر سے کسی چیز کو اور سوا اسکے نہین کہ نکالا جاتا ہے بخیل سے بسبب نذر[1] کے یعنی کچھ مال اور اس باب مین ابن عمر سے بھی روایت ہی اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے حضرت صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ نذر ماننی مکروہ ہے اور کہا عبد اللہ بن المبارک[2] نے معنی کراہت کا نذر مین ہے طاعت مین اور گناہ مین یعنی خواہ نذر طاعت کی ہو خواہ گناہ کی ہو دونون مین کراہت ہی پس اگر نذر مانے کوئی شخص ساتھ طاعت کے اور پورا کرے تو اُسکو اُسمین ثواب ہی اور اُسکو نذر ماننی مکروہ ہی **باب** نذر کے پورا کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے اُسنے کہا حدیث ہمسے یحیی بن سعید القطان نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے عمر سے کہا کہ یا حضرت تحقیق نذر مانی تھی مین نے یہ کہ اعتکاف بیٹھون ایک رات مسجد حرام مین (یعنی خانہ کعبے کی مسجد مین) جاہلیت مین فرمایا پوری کر نذر اپنی اور اس باب مین عبد اللہ بن عمرو اور ابن عباس سے بھی روایت ہی اور عمر کی حدیث صحیح ہے اور تحقیق گئے ہین بعض اہل علم طرف اس حدیث کے کہتے ہین جبکہ مسلمان ہو کوئی شخص اور ہو اُسپر نذر طاعت کی تو چاہیے کہ پورا کرے اُسکو اور بعض اہل علم حضرت کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ نہین جائز ہے اعتکاف کرنا مگر ساتھ روزے کے اور دوسرے اہل علم کہتے ہین کہ نہین واجب ہی اعتکاف کرنے والے پر روزہ مگر یہ کہ واجب کرلیوے اپنی جان پر روزے کو اور دلیل پکڑی ہے اُنھون نے ساتھ حدیث عمر کے کہ نذر مانی اُسنے جاہلیت مین یہ کہ اعتکاف بیٹھے ایک رات پس حکم کیا اُنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا کرنے نذر کا۔ یعنی معلوم ہوا کہ اعتکاف مین روزہ شرط نہین ورنہ رات کا اعتکاف صحیح نہوتا کہ اُسمین روزہ نہین ہی اور یہی ہے قول احمد اور اسحق کا **باب** حضرت صلعم کسطرح قسم کھاتے تھے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک اور عبد اللہ بن جعفر نے موسی بن عقبہ سے اُسنے روایت کی سالم بن عبد اللہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ اکثر نبی صلی اللہ علیہ وسلم قسم کھاتے کہ قسم ہی پھیرنے والے دلون کی یہ حدیث حسن صحیح ہی

[1] یعنی سخی وہ ہے جو دیتا ہے خدا کے نام پر باختیار خود بلا واسطہ نذر کے اور بخیل کا یہ کام ہے کہ کہتا ہے کہ اگر خدا مجکو یہ چیز دیگا تو اسکے نام پر اسقدر دونگا۔ اور اس حدیث سے دلیل پکڑی ہی بعض نے کہ نذر ماننی بالکل مکروہ ہی کہ یہ تقدیر کو دور نہین کرتی ولیکن نذر کبھی موافق ہو جاتی ہی تدبیر کے پس نکالتی ہے بخیل سے مال کو ۱۲ منہ اس سے معلوم ہوا کہ صفات الٰہی کی قسم کھانی درست ہے ۱۲

[2] عبد اللہ بن مبارک مروزی مولی بنی حنظلہ۔ ثقہ۔ اثبت۔ فقیہ۔ عالم جواد۔ مجاہد ہین۔ علاوہ برین بہت سی خوبیاں آپ مین جمع تھین۔ آٹھوین طبقہ سے ہین۔ وفات آپ کی بعمر تریسٹھ سال کے ۱۸۱ھ مین ہوئی ۱۲

باب فی ثواب من اعتق رقبۃ **حدثنا** قتیبۃ ثنا اللیث عن ابن الھاد عن عمر بن علی بن الحسین عن سعید بن مرجانۃ عن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اعتق رقبۃ مومنۃ اعتق اللہ منہ بکل عضو منہ عضوا من النار حتی یعتق فرجہ بفرجہ وفی الباب عن عائشۃ وعمرو بن عبسۃ وابن عباس وواثلۃ بن الاسقع وابی امامۃ وکعب بن مرۃ وعقبۃ بن عامر حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح غریب من ھذا الوجہ وابن الھاد اسمہ یزید بن عبد اللہ بن اسامۃ بن الھاد وھو مدینی ثقۃ وقد روی عنہ مالک بن انس وغیر واحد من اھل العلم **باب** فی الرجل یلطم خادمہ **حدثنا** ابو کریب ثنا المحاربی عن شعبۃ عن حصین عن ھلال بن یساف عن سوید بن مقرن المزنی قال لقد رایتنا سبع اخوۃ ما لنا خادم الا واحدۃ فلطمھا احدنا فامرنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان نعتقھا وفی الباب عن ابن عمر وھذا حدیث حسن صحیح وقد روی غیر واحد ھذا الحدیث عن عقبۃ عن حصین بن عبد الرحمن وذکر بعضھم فی ھذا الحدیث فقال لطمھا علی وجھھا **باب** **حدثنا** احمد بن منیع ثنا اسحق بن یوسف الازرق عن ھشام الدستوائی عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی قلابۃ عن ثابت بن الضحاک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف بملۃ غیر الاسلام کاذبا فھو کما قال ھذا حدیث حسن صحیح وقد اختلف اھل العلم فی ھذا اذا حلف الرجل بملۃ سوی الاسلام قال ھو یھودی او نصرانی ان فعل کذا وکذا ففعل ذلک الشیء فقال بعضھم قد اتی عظیما ولا کفارۃ علیہ وھو قول اھل المدینۃ وبہ یقول مالک بن انس والی ھذا القول ذھب ابو عبید وقال بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین وغیرھم علیہ فی ذلک الکفارۃ وھو قول سفیان واحمد واسحق

باب جو شخص کہ بردہ آزاد کرے اسکو کیا ثواب ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن الہاد سے اُسنے روایت کی عمر بن علی بن حسین سے اُسنے سعید بن مرجانہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا سُنا مین نے نبی صلعم سے فرماتے تھے جو شخص کہ آزاد کرے بردہ مسلمان[1] آزاد کریگا اللہ یعنی نجات دیگا بدلے ہر عضو بندے کے عضو آزاد کرنے والے کو آگ دوزخ سے یہانتک کہ ستر اُسکے کو بدلے ستر اسکے کے اور اس باب مین عائشہ اور عمرو بن عبسہ اور ابن عباس اور واثلہ بن اسقع اور ابی امامہ اور کعب بن مرہ اور عقبہ بن عامر سے بھی روایت ہے ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اسوجہ سے اور ابن الہاد کا نام یزید بن عبد اللہ ہے اور وہ مدنی اور ثقہ ہے روایت کی اُنسے مالک بن انس وغیرہ بہت اہل علم نے **باب** اگر کوئی شخص اپنے غلام کو طمانچہ مارے تو اُسکا کفارہ کیا ہے[2] **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے محاربی سے اُسنے شعبہ سے اُسنے حصین سے اُسنے ہلال بن یساف سے اُسنے سوید بن مقرن مزنی سے کہا کہ البتہ تھے ہمارے سات بھائی اور تھا ہمارے لیے کوئی خادم مگر ایک سو طمانچہ مارا اُسکو ایک ہمارے نے سو حکم کیا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ آزاد کرے اُسکو۔ اس باب مین ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی بہت لوگوں نے یہ حدیث عقبہ سے اُسنے حصین بن عبد الرحمن سے اور ذکر کیا بعض نے اس حدیث مین کہ طمانچہ مارا اُسکے مُنھ پر **باب** **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن یوسف ازرق نے ہشام دستوائی سے اُسنے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ثابت بن ضحاک سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قسم کھاوے کسی دین کی سوا اسلام کے ہی جھوٹی پس وہ ہوتا ہے جیسے کہ کہا اُسنے[3] یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ اسکے جب کہ قسم کھاوے کوئی شخص کسی دین کی سواے اسلام کے کہے کہ مین یہودی ہوں یا نصرانی ہوں اگر کروں ایسا اور ایسا۔ پس کیا اُس کام کو پھر کرے اُس چیز کو سو بعضے کہتے ہین کہ اُسنے بڑا گناہ کیا۔ اور نہین کفارہ اُسپر اور یہی ہے قول اہل مدینہ کا۔ اور ساتھ اسی کے قائل ہے مالک بن انس اور اِس قول کیطرف گیا ہے ابو عبید اور بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین کہتے ہین کہ اس قسم مین اُسپر کفارہ آتا ہے اور یہی ہے قول سفیان اور احمد اور اسحق کا

---

[1] اسلام کی قید اسواسطے لگائی تا ثواب اُسکا زیادہ ہو اور ستر کو خاص اسلیے کیا کہ وہ جگہ زنا کی ہے کہ وہ اکبر کبائر ہے بعد شرک کے بعضے کہتے ہین کہ اس سے معلوم ہوتا کہ غلام جو آزاد کرے تو چاہیے کہ خصی اور سرکٹا نہو اور عورت عورت کو آزاد کرے اور مرد مرد کو پس یہ اولی ہے ۱۲ ع [2] اس سے معلوم ہوا کہ اپنے غلام کے ساتھ نرمی سے پیش آوے اور اجماع ہے سب مسلمانوں کا اسپر کہ طمانچہ مارنے کے بدلے آزاد کرنا مستحب ہے ۱۲ ط [3] اگر کوئی شخص کہے کہ اگر مین یہ کام کروں تو یہودی ہوں یا نصرانی یا بیزار ہوں

باب حد ثنا محمود بن غیلان ثنا وکیع عن سفیان عن یحیی بن سعید عن عبید الله بن زحر عن ابی سعید الرعینی عن عبد الله بن مالک الیحصبی عن عقبة بن عامر قال قلت یا رسول الله ان اختی نذرت ان تمشی الی البیت حافیة غیر مختمرة فقال النبی صلی الله علیه وسلم ان الله لا یصنع بشقاء اختک شیئا فلترکب ولتختمر ولتصم ثلاثة ایام وفی الباب عن ابن عباس وهذا حدیث حسن والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم وهو قول احمد واسحق **باب** حد ثنا اسحق بن منصور ثنا ابو المغیرة ثنا الاوزاعی ثنا الزهری عن حمید ابن عبد الرحمن عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من حلف منکم فقال فی حلفه واللات والعزی فلیقل لا اله الا الله ومن قال تعال اقامرک فلیتصدق هذا حدیث حسن صحیح وابو المغیرة هو الخولانی الحمصی واسمه عبد القدوس بن الحجاج **باب** قضاء النذر عن المیت حد ثنا قتیبة ثنا اللیث عن ابن شهاب عن عبید الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس عن سعد بن عبادة استفتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی نذر کان علی امه توفیت قبل ان تقضیه فقال النبی صلی الله علیه وسلم اقضه عنها هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی فضل من اعتق حد ثنا محمد بن عبد الاعلی ثنا عمران بن عیینة وهو اخو سفیان بن عیینة عن حصین عن سالم بن ابی الجعد عن ابی امامة وغیره من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ایما امرء مسلم اعتق امرء مسلما کان فکاکه من النار یجزی کل عضو منه عضوا منه وایما امرء مسلم اعتق امرأتین مسلمتین کانتا فکاکه من النار یجزی کل عضو منهما عضوا منه وایما امرأة مسلمة اعتقت امرأة مسلمة کانت فکاکها من النار یجزی کل عضو منها عضوا منها

هذا حدیث حسن صحیح غریب من هذا الوجه

باب - حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے یحیی بن سعید سے اُسنے عبید اللہ بن زحر سے اُسنے ابی سعید رعینی سے اُسنے عبد اللہ بن مالک یحصبی سے اُسنے عقبہ بن عامر سے کہا کہ مین نے عرض کی کہ یا حضرت تحقیق بہن میری نے نذر مانی ہے یہ کہ جاوے طرف خانہ کعبے کے یعنی حج کو ننگے پانون ننگے سر[1] پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق اللہ نہین کرتا ساتھ مشقت بہن تیری کے کوئی چیز یعنی خدا کو ایسی مشقت اُٹھانے کی کچھ پرواہ نہین۔ پس چاہیے کہ سوار ہو اور سر ڈھانپے اور چاہیے کہ روزے رکھے[2] تین دن اور اس باب مین ابن عباس سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا حدیث کی ہمسے اسحاق بن منصور نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو المغیرہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اوزاعی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے زہری نے حمید بن عبد الرحمن سے اُسنے روایت کی ابو ہریرہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قسم کھاوے تم مین سے سو کہے اپنی قسم مین کہ قسم کھاتا ہون مین ساتھ لات اور عزی کے پس چاہیے کہ کہے لا الہ الا اللہ اور جو شخص کہ کہے واسطے یار اپنے کے آ جوا کھیلون[3] مین تجھسے پس چاہیے کہ خیرات کرے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو مغیرہ کا نام عبد القدوس ہے اور وہ خولانی حمصی ہے **باب** مردے کی طرف سے نذر ادا کرنے کا بیان حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے اُسنے ابن عباس سے کہ تحقیق سعد بن عبادہ نے فتوی پوچھا نبی صلعم سے بیچ حکم ایک نذر کے کہ تھی اُسکی ماں پر سو مر گئی وہ پہلے ادا کرنے سے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ادا کر تو نذر کو اُسکی طرف سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** بردہ آزاد کرنے کی کیا فضیلت ہے حدیث کی ہمسے محمد بن عبد الاعلی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عمران بن عیینہ (وہ بھائی سفیان بن عیینہ کا ہے) نے حصین سے اُسنے روایت کی سالم بن ابی الجعد سے اُسنے ابی امامہ وغیرہ اصحاب سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص مسلمان کہ آزاد کرے آدمی مسلمان کو ہو گا وہ سبب خلاصی اُسکے کا آگ سے کفایت کریگا ہر عضو اسکا بدلے ہر عضو آزاد کئے ہوئے کے اور جو مرد مسلمان کہ آزاد کرے دو عورت مسلمان کو ہونگی وہ خلاصی اُسکی آگ سے کفایت کریگا ہر عضو اُسکا بدلے ہر عضو آزاد کیئے ہوئے کے اور جو عورت مسلمان کہ آزاد کرے ایک عورت مسلمان کو ہوگی خلاصی اُسکی آگ سے کفایت کریگا ہر عضو اُسکا بدلے ہر عضو آزاد کرنے والے کے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی غریب ہی اسوجہ سے

[1] عورت کا سر اور بال ستر ہین۔ اور کھلا رکھنا اُنکا گناہ ہے اسلیے اُسکو سر ڈھانکنے کا حکم فرمایا۔ اور حکم سواری کا اسواسطے کیا کہ وہ عاجز تھی پیادہ چلنے سے اور روزے رکھنے سے یعنی وقت عاجز ہونے کے ہدی سے یا کہ روزے بھی کفارہ قسم کا ہے ۱۲ ع [2] یعنی اپنے مال مین سے کچھ بطور صدقہ دے تا کفارہ اس کہنے کا ہو یا اُس مال کو صدقہ دے جسکے ساتھ جوا کھیلنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ اور جب کہنے کا یہ گناہ ہے تو کھیلنے کا کیا گناہ ہو گا ۱۲ ع [3] جمہور علما کہتے ہین کہ اگر مردے پر نذر واجب غیر مالی ہو تو وارث کو مردے کیطرف سے اُسکا ادا کرنا واجب نہین

ابواب السیر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ما جاء فی الدعوۃ قبل القتال **حدثنا** قتیبۃ ثنا
ابو عوانۃ عن عطاء بن السائب عن ابی البختری ان جیشا من جیوش المسلمین کان امیرھم سلمان الفارسی حاصروا
قصرا من قصور فارس فقالوا یا ابا عبد اللہ الا ننھد الیھم قال دعونی ادعوھم کما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یدعوھم فاتاھم سلمان فقال لھم انما انا رجل منکم فارسی ترون العرب یطیعوننی فان اسلمتم فلکم مثل الذی لنا وعلیکم
مثل الذی علینا وان ابیتم الا دینکم ترکناکم علیہ واعطونا الجزیۃ عن ید وانتم صاغرون قال ورطن الیھم بالفارسیۃ وانتم
غیر محمودین وان ابیتم نابذناکم علی سواء قالوا ما نحن بالذی یعطی الجزیۃ ولکنا نقاتلکم فقالوا یا ابا عبد اللہ الا ننھد الیھم قال
لا قال فدعاھم ثلثۃ ایام الی مثل ھذا ثم قال انھدوا الیھم قال فنھدنا الیھم ففتحنا ذلک القصر وفی الباب عن بریدۃ والنعمان
بن مقرن وابن عمر وابن عباس وحدیث سلمان حدیث حسن لا نعرفہ الا من حدیث عطاء بن السائب وسمعت محمدا یقول ابو البختری
لم یدرک سلمان لانہ لم یدرک علیا وسلمان مات قبل علی وقد ذھب بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وغیرھم الی ھذا وراوا ان یدعوا قبل القتال وھو قول اسحاق بن ابراھیم قال ان تقدم الیھم فی الدعوۃ فحسن یکون ذلک اھیب
وقال بعض اھل العلم لا دعوۃ الیوم وقال احمد لا اعرف الیوم احدا یدعی وقال الشافعی لا یقاتل العدو حتی یدعوا الا ان یعجلوا
عن ذلک فان لم یفعل فقد بلغتھم الدعوۃ **باب حدثنا** محمد بن یحیی العدنی المکی ویکنی بابی عبد اللہ الرجل
الصالح ھو ابن ابی عمر ثنا سفیان بن عیینۃ عن عبد الملک بن نوفل بن مساحق عن ابن عصام المزنی عن ابیہ وکانت لہ
صحبۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابواب السیر جہاد اور لڑائیوں کا بیان جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **باب** لڑائی کرنے سے پہلے اسلام کی طرف بلانے کا بیان
حدیث کی ہم سے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ابو عوانہ نے عطاء بن سائب سے اُسنے ابی البختری سے کہ ایک لشکر مسلمانوں سے
تھا سردار اُنکا سلمان فارسی گھیرا اُنھوں نے ایک قلعہ کو قلعوں فارس سے پس کہا لوگوں نے کہ اے ابا عبد اللہ (یہ کنیت ہے سلمان فارسی
کی) کیا نہ کھڑے ہو دیں ہم طرف اُنکے یعنی واسطے لڑنے کے کہا اُسنے چھوڑو مجھکو کہ دعوت کروں میں اُنکو جیسے کہ سُنا میں نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ دعوت کرتے تھے اُنکو سو آئے اُن پاس سلمان اور کہا اُنکو کہ سوا اسکے نہیں کہ میں ایک مرد ہوں تم میں سے فارسی دیکھتے ہو
تم عرب کو کہ فرمانبرداری کرتے ہیں میری۔ پس اگر اسلام لاؤ تم تو واسطے تمھارے وہ چیز ہے کہ واسطے ہمارے ہے اور تم پر ہے مثل
اُس چیز کے کہ ہم پر ہے۔ اور اگر نہ مانو تم مگر دین اپنے کو تو چھوڑ دینگے ہم تمکو اُسپر۔ اور دو ہمکو جزیہ اپنے ہاتھ سے اس حال میں کہ تم ذلیل ہو
اور کلام کیے اُنسے فارسی میں۔ اور تم نہیں تعریف کیے گئے۔ اور اگر نہ مانو تم تو لڑینگے ہم تم سے برابر۔ سو اُنھوں نے کہا ہم جزیہ نہیں دینگے
لیکن تم سے لڑینگے سو لوگوں نے کہا کہ کیا نہ کھڑے ہو دیں ہم طرف اُنکے کہا نہ سو بلایا اُنکو تین دن تک طرف اسی مثل اس بات کے پھر فرمایا کھڑے
ہو طرف اُنکے یعنی لڑو اُن سے سو کھڑے ہوئے ہم طرف اُنکے سو فتح کیا ہمنے اُس قلعہ کو اور اس باب میں بریدہ اور نعمان بن مقرن
اور ابن عمر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے اور سلمان کی حدیث حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث عطاء بن سائب سے
اور سُنا میں نے بخاری سے کہ کہتے تھے کہ ابو البختری نے نہیں پایا سلمان کو اسواسطے کہ نہیں پایا اُسنے علی کو اور سلمان مرگیا تھا پہلے علی کے
اور تحقیق گئے ہیں بعض اہل علم نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے طرف اسکے اور کہتے ہیں کہ کافرونکو لڑائی سے پہلے اسلام کیطرف بلایا جاوے اور یہی ہے
قول اسحاق بن ابراہیم کا۔ کہا کہ اگر لڑائی سے پہلے اُنکو اگر دعوت کیجاوے تو بہتر ہے کہ اسمیں اُنکو خوف پیدا ہوگا۔ اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اسوقت دعوت
ضرور نہیں۔ اور کہا احمد نے نہیں پہچانتے ہم آج کے دن کسیکو کہ دعوت کیا جاوے اور کہا شافعی نے کہ نہ لڑے دشمن سے یہانتک کہ بلاوے اُنکو طرف
اسلام کے مگر یہ کہ جلدی کیجاوے اُس سے پس اگر نہ کرے تو تحقیق پہونچ چکی ہے اُنکو دعوت اسلام کی **باب حدیث** کی ہم سے محمد بن یحیی عدنی مکی نے جنکی
کنیت ابو عبد اللہ رجل الصالح ابن ابی عمر ہے) اُسنے کہا حدیث کی ہم سے سفیان ابن ابی عیینہ نے عبد الملک بن نوفل بن مساحق سے اُسنے ابن عصام مزنی
سے اُسنے اپنے باپ سے اور تھی اُسکو صحبت نبی صلعم سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

[1] یعنی احکام مسلمانوں کے کہ واجب ہوتا نماز۔ روزہ۔ زکوۃ وغیرہ کا ہے اور قصاص اور دیت وغیرہ حدیں اللہ کی ۱۲ منہ کہا ابن عباس نے کہ لیا جاوے جزیہ ذمی سے اس حال میں کہ کوٹی جاوے گردن اُسکی ۱۲

اذا بعث جیشا او سریۃ یقول لہم اذا رأیتم مسجدا او سمعتم مؤذنا فلا تقتلوا احدا هٰذا حدیث حسن غریب وهو حدیث ابن عیینۃ

باب فی البیات والغارات حدثنا الانصاری ثنا معن ثنی مالک بن انس عن حمید عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین خرج الی خیبر اتاها لیلا وکان اذا جاء قوما بلیل لم یغر علیهم حتی یصبح فلما اصبح خرجت یهود بمساحیهم ومکاتلهم فلما راوه قالوا محمد وافق واللہ محمد الخمیس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین حدثنا قتیبۃ ومحمد بن بشار قالا ثنا معاذ بن معاذ عن سعید بن ابی عروبۃ عن قتادۃ عن انس عن ابی طلحۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا ظهر علی قوم اقام بعرصتهم ثلاثا هٰذا حدیث حسن صحیح وحدیث حمید عن انس حدیث حسن صحیح وقد رخص قوم من اهل العلم فی الغارۃ باللیل وان یبیتوا وکرهه بعضهم وقال احمد واسحٰق لا باس ان یبیت العدو لیلا ومعنی قولہ وافق محمد الخمیس یعنی بہ الجیش **باب فی التحریق والتخریب** حدثنا قتیبۃ ثنا اللیث عن نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرق نخل بنی النضیر وقطع وهی البویرۃ فانزل اللہ ما قطعتم من لینۃ او ترکتموها قائمۃ علی اصولها فباذن اللہ ولیخزی الفاسقین وفی الباب عن ابن عباس وهٰذا حدیث حسن صحیح وقد ذهب قوم من اهل العلم الی هٰذا ولم یروا باسا بقطع الاشجار وتخریب الحصون وکرہ بعضهم ذٰلک وهو قول الاوزاعی قال الاوزاعی ونهی ابوبکر الصدیق ان یقطع شجرا مثمرا او یخرب عامرا وعمل بذٰلک المسلمون بعدہ وقال الشافعی لا باس بالتحریق فی ارض العدو وقطع الاشجار والثمار وقال احمد وقد تکون فی مواضع لا یجدون منہ بدا فاما بالعبث

جب بھیجتے کسی بڑے لشکر کو یا چھوٹے لشکر کو تو فرماتے جبکہ دیکھو تم مسجد یا سنو تم کسی موذن کو اذان کہتے تو نہ قتل کرو کسی کو یعنے وہاں کے لوگوں کو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور یہ حدیث ابن عیینہ کی ہے **باب شبخون کرنے اور لوٹ کرنے کا بیان** حدیث کی ہمسے انصاری نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے حمید سے اُسنے انس سے کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ نکلے طرف خیبر کے تو آئے اُن پاس رات کو اور تھا جب کہ آتے کسی قوم پر رات کو تو نہ شبخون کرتے اور نہ لوٹ کرتے اُنپر اُنکو یہانتک کہ صبح کرتے سو جب صبح کی ہنچے تو نکلے یہود خیبر کے ساتھ تھیلیوں اور بیلچوں اپنے کے یعنی حضرت کے آنے کی اُنکو خبر نہ تھی وہ لوگ اپنے کاروبار کے لیے باہر نکلے) سو جب دیکھا اُنھوں نے نبی صلعم کو تو کہا آئے محمد اور قسم ہے اللہ کی آئے محمد اور لشکر سو حضرت صلعم نے فرمایا یعنی از راہ تفاول کے ساتھ شکست کھانے اُنکے کے اللہ بڑا ہے اللہ بڑا ہے! خراب ہوا خیبر تحقیق ہم جسوقت اُترتے ہیں بیچ میدان ایک قوم کے تو بری ہوئی صبح اُس قوم کی کہ ڈرائے گئے ہیں۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور محمد بن بشار نے انھوں نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ نے سعید بن ابی عروبہ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے اُسنے ابی طلحہ سے کہ تحقیق نبی صلعم جبکہ غالب ہوتے کسی قوم پر تو ٹھہرتے اُنکے میدان میں تین دن یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حدیث حمید کی انس سے حسن صحیح ہے اور تحقیق اجازت دی ہے ایک قوم نے اہل علم سے اسمیں کہ اُنکو لوٹا اور شبخون کرنا درست ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مکروہ ہے اور کہا احمد اور اسحاق نے کہ نہیں ڈر ہے کہ شبخون کرے دشمن پر رات کو اور خمیس کے معنی لشکر ہیں **باب جلانے اور خراب کرنے کا بیان** حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ تحقیق نبی صلعم نے بنی نضیر کی کھجوروں کے کاٹنے اور جلانے کا حکم فرمایا اور وہ بویرہ (نام ہے ایک جگہ کا) سو خدا تعالیٰ نے اُسکے حق میں یہ آیت اُتاری۔ جو کچھ کہ کاٹا تمنے درخت کھجوروں سے یا چھوڑا تمنے اُسکو کھڑا اُسکی جڑوں پر یعنے نہ کاٹا پس ساتھ حکم اللہ کے ہے اور تاکہ سزا دے گنہگاروں کو اور اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق گئی ہے ایک جماعت اہل علم کی طرف اسکے کہ درختوں کا کاٹنا اور قلعوں کا خراب کرنا اور ڈھانا درست ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ درختوں کا کاٹنا مکروہ ہے۔ اور یہی ہے قول اوزاعی کا کہا اوزاعی نے کہ منع کیا حضرت ابوبکر نے یہ کہ کاٹا جاوے درخت پھلدار یا خراب کیا جاوے مکان آباد اور عمل کیا ساتھ اسکے مسلمانوں نے بعد اُسکے اور امام شافعی نے کہا کہ دشمن کی زمین میں درختوں اور میووں کا جلانا اور کاٹنا درست ہے اور کہا احمد نے کہ کبھی ایسی جگہ میں ہوتے ہیں کہ نہیں پاتے کوئی چارہ اُس سے اور لیکن بیفائدہ

۱؎ یعنی جب کہ پاؤ تم کوئی علامت فعلی یا قولی شعار اسلام سے تو قتل کرو کسی کو یہانتک کہ جدے کرو مومن کو کافر سے ۱۲ع ۲؎ یہ جملہ مستانفہ بیان ہے واسطے سبب خرابی خیبر کے اور ڈرائے گئے ہیں اُس سے کفار یعنی بری ہے صبح اُنکی بسبب نازل ہونے عذاب اللہ کے ساتھ قتل اور غارت کرنے کے کہا نووی نے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے تکبیر کہنا وقت ملنے دشمن کے اور جائز ہے استشہاد ساتھ قرآن کے بیچ ایسے حال کے ۱۲ ۳؎ بنی نضیر نام ایک قبیلے کا ہے قبایل یہود سے جب اُنھوں نے عہد توڑا اور قصد کیا حضرت

الا غرق وقال اسحق التحریق سنة اذا کان انکی فیهم **باب** ما جاء فی الغنیمة حدثنا محمد بن عبید المحاربی ثنا اسباط
بن محمد عن سلیمان التیمی عن سیار عن ابی امامة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان الله فضلنی علی الانبیاء او قال
امتی علی الامم واحل لنا الغنائم وفی الباب عن علی وابی ذر وعبد الله بن عمرو وابی موسی وابن عباس حدیث ابی امامة
حدیث حسن صحیح وسیار هذا یقال له سیار مولی بنی معاویة وروی عنه سلیمان التیمی وعبد الله بن بحیر وغیر واحد
حدثنا علی بن حجر ثنا اسمعیل بن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیه عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه
وسلم قال فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجدا
وطهورا وارسلت الی الخلق کافة وختم بی النبیون هذا حدیث حسن صحیح **باب** فی سهم الخیل حدثنا احمد بن عبدة الضبی
وحمید بن مسعدة قالا انا سلیم بن اخضر عن عبید الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قسم
فی النفل للفرس بسهمین وللرجل بسهم حدثنا محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن بن مهدی عن سلیم بن اخضر نحوه وفی الباب
عن مجمع بن جاریة وابن عباس وابن ابی عمرة عن ابیه وهذا حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند
اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم وهو قول سفیان الثوری والاوزاعی ومالک بن انس وابن المبارک
والشافعی واحمد واسحق قالوا للفارس ثلاثة اسهم سهم له وسهمان لفرسه وللراجل سهم **باب** ما جاء فی السرایا حدثنا
محمد بن یحیی الازدی البصری وابو عمار وغیر واحد قالوا انا وهب بن جریر عن ابیه عن یونس بن یزید عن الزهری عن عبید الله
بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس

نہ جلائے جاویں۔ اور کہا اسحق نے کہ جلانا سنت ہے جب کہ جلانا ان کا بہت نکایت (زیادہ تکلیف) دے ان کو **باب** لوٹ کے بیان میں حدیث کی ہم سے محمد بن
عبید محاربی نے اُسنے کہا کہ حدیث کی ہم سے اسباط بن محمد نے سلیمان تیمی سے اُسنے سیار سے اُسنے ابی امامہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نے بزرگی دی مجکو نبیوں پر یا فرمایا بزرگی دی امت میری کو اور امتوں پر اور حلال کین ہمارے لیے غنیمتیں
اور اس باب میں علی اور ابی ذر اور عبد اللہ بن عمرو اور ابی موسیٰ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے اور ابی امامہ کی حدیث حسن صحیح ہے
(اور سیار کو سیار مولی بنی معاویہ بھی کہتے ہیں) اور روایت کی سیار سے سلیمان تیمی اور عبد اللہ بن بحیر وغیرہ نے حدیث کی ہم سے علی بن حجر نے اُسنے
کہا حدیث کی ہم سے اسمعیل بن جعفر نے علاء بن عبد الرحمن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا۔ اور نبیوں پر
چھ چیزوں میں فضیلت دیا گیا۔ دیا گیا میں جوامع الکلم[1]۔ اور فتح دیا گیا میں ساتھ رعب کے اور حلال کی گئی میرے لیے لوٹ۔ اور کی گئی میرے لیے
زمین مسجد اور پاک کرنیوالی۔ اور بھیجا گیا میں تمام خلق میں نبی۔ اور مجھ پر نبوت ختم ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** گھوڑے کی غنیمت میں حصہ لگانے کا بیان
حدیث کی ہم سے احمد بن عبدہ ضبی اور حمید بن مسعدہ نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہم سے سلیم بن اخضر نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے
اُسنے ابن عمر سے کہا کہ تحقیق حضرت صلعم نے تقسیم کی غنیمت میں واسطے گھوڑے کے دو حصے اور واسطے مرد کے ایک حصہ حدیث کی
ہم سے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمن بن مہدی نے سلیم بن اخضر سے مانند اسکے اور اس باب میں مجمع بن جاریہ اور ابن
عباس اور ابن ابی عمرۃ سے اُسنے اپنے باپ سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے حضرت
صلعم کے اصحاب وغیرہ سے۔ اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور اوزاعی اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہتے ہیں کہ[2]
واسطے سوار کے تین حصے ہیں ایک حصہ اُسکا ہے اور دو حصے اُسکے گھوڑے کا اور واسطے پیادہ کے ایک حصہ ہے **باب** چھوٹے لشکر
کا بیان حدیث کی ہم سے محمد بن یحییٰ بصری ازدی اور ابو عمار وغیرہ نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہم سے وہب بن جریر نے اپنے باپ سے اُسنے یونس
بن یزید زہری سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے اُنھوں نے ابن عباس سے

[1] یعنی کلام تھوڑے اور معنے بہت جیسے کہ حدیث الاعمال بالنیات اور الخراج بالضمان وغیرہ اور فتح دی اللہ نے مجکو ساتھ جگہ ڈالنے خوف کے بیچ دل دشمنوں میرے کے
[2] اور یہی مذہب ہے جمہور علما کا۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ سوار کے دو حصے ہیں اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے ص ۲۹۲ ج ا ساتھی اسلیے معترض کہ اگر ایک پیادہ اور جا
رہیت کرے کسی رفیق کو تو دو گواہ ہوجاویں اور اگر اس سے زیادہ ہوں تو اور بہتر ہیں اور علیہ ہر سبب کی کے منسوب ہونگے کہ یہ عدد کم نہیں ہے اگر مغلوب ہو گئے تو ...

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير الصحابة اربعة وخير السرايا اربع مائة وخير الجيوش اربعة الاف ولا يغلب اثنا عشر الفا من قلة هذا حديث حسن غريب لا يسنده كبير احد غير جرير بن حازم وانما روى هذا الحديث عن الزهري عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا وقد رواه حبان بن علي العنزي عن عقيل عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم ورواه الليث بن سعد عن عقيل عن الزهري عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا **باب** من يعطي الفيء **حدثنا** قتيبة ثنا حاتم بن اسمعيل عن جعفر بن محمد عن ابيه عن يزيد عن هرمز ان نجدة الحروري كتب الى ابن عباس يسأله هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغزو بالنساء وهل كان يضرب لهن بسهم فكتب اليه ابن عباس كتبت الي تسألني هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغزو بالنساء وكان يغزو بهن فيداوين المرضى ويحذين من الغنيمة واما يسهم فلم يضرب لهن بسهم وفي الباب عن انس وام عطية وهذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم وهو قول سفيان الثوري والشافعي وقال بعضهم يسهم للمرأة والصبي وهو قول الاوزاعي قال الاوزاعي واسهم النبي صلى الله عليه وسلم للصبيان بخيبر واسهمت ائمة المسلمين لكل مولود ولد في ارض الحرب قال الاوزاعي واسهم النبي صلى الله عليه وسلم للنساء بخيبر واخذ بذلك المسلمون بعده **حدثنا** بذلك علي بن خشرم ثنا عيسى بن يونس عن الاوزاعي بهذا ومعنى قوله ويحذين من الغنيمة يقول يرضخ لهن بشيء من الغنيمة يعطين شيئا **باب** هل يسهم للعبد **حدثنا** قتيبة ثنا بشر بن المفضل عن محمد بن زيد عن عمير مولى ابي اللحم قال شهدت خيبر مع سادتي فكلموا في رسول الله صلى الله عليه وسلم وكلموه اني مملوك

کہا فرمایا نبی صلعم نے بہتر ساتھیوں اور رفیقوں کے چار ہیں۔ اور زیادہ تر بہتر چھوٹے لشکروں کے چار سو ہیں اور زیادہ تر بہتر بڑی لشکروں کے چار ہزار ہیں۔ اور ہرگز مغلوب نہیں ہوتے بارہ ہزار بسبب قلت کے یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں مسند کیا اسکو کسی بڑے نے سوا جریر بن حازم کے اور سوا اسکے نہیں کہ روایت کی گئی ہے یہ حدیث زہری سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور تحقیق روایت کیا ہے اسکو حبان بن علی نے عقیل سے اسنے زہری سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ سے اسنے نبی صلعم سے اور روایت کیا ہے اسکو لیث بن سعد نے عقیل سے اُسنے زہری سے اُسنے نبی صلعم سے مرسل **باب** لوٹ کے مال سے کسکو حصہ دیا جاوے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حاتم بن اسمعیل نے جعفر بن محمد سے اُسنے اپنے باپ سے اسنے یزید سے اسنے ہرمز سے کہا کہ لکھا نجدہ حروری نے طرف ابن عباس کے اس حال میں کہ پوچھتے تھے ابن عباس سے کہ کیا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کرتے ساتھ عورتوں کے یعنی عورتیں بھی آپ کے ساتھ جہاد میں جاتی تھیں اور کیا تھے بانٹتے واسطے انکے حصہ لوٹ سے سو لکھا ابن عباس نے طرف اسکے کہ لکھا تھا تو نے طرف میرے اس حال میں کہ پوچھتا تھا مجھسے کہ کیا تھے حضرت جہاد کرتے ہمراہ عورتوں کے سو اسکا جواب یہ ہے کہ تھے حضرت صلعم جہاد کرتے ساتھ اُنکے کہ دوا کرتیں بیماروں کی اور دیجاتی کچھ مال غنیمت میں سے۔ اور لیکن حصہ پس نہیں مقرر کیا واسطے اُنکے حصہ اور اس باب میں انس اور ام عطیہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور شافعی کا اور بعضے کہتے ہیں کہ حصہ دیا جاوے عورت اور لڑکے کو بھی اور یہی ہے قول اوزاعی کا اور کہا اوزاعی نے کہ حصہ دیا نبی صلعم نے لڑکوں کو خیبر میں اور حصہ دیا اماموں مسلمین نے واسطے ہر لڑکے کے کہ پیدا ہوا دار الحرب میں اور کہا اوزاعی نے کہ حصہ دیا حضرت صلعم نے عورتوں کو خیبر میں اور عمل کیا ساتھ اُسکے مسلمانوں نے بعد آپ کے حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے علی بن خشرم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عیسیٰ بن یونس نے اوزاعی سے ساتھ اسکے اور معنی قول یحذین من الغنیمۃ کے یہ ہیں کہ دیجاوے انکو کوئی چیز لوٹ میں سے **باب** غلام کو پورا حصہ دیا جاوے یا نہیں حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن مفضل نے محمد بن زید سے اُسنے عمیر مولی ابی اللحم سے کہا کہ حاضر ہوا میں جنگ خیبر میں ساتھ مالکوں اپنے کے پس کلام کیا مالکوں نے میرے مقدمہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کلام کیا انھوں نے آپ سے یعنی معلوم کرادیا آپ کو یہ کہ میں غلام ہوں

اور اسپر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ غلام اور لڑکے اور عورتیں دیئے جاویں کچھ مال غنیمت سے یعنے حصہ سے کم اور حصہ پورا نہ مقرر کیا جاوے اور یہی ہے مذہب حنفیہ کا۔ مگر یہ اسی صورت میں ہے کہ لڑائی میں مدد کریں ۱۲ ح پس معلوم ہوا کہ عورتوں کے لیے مال غنیمت میں کچھ حصہ نہیں بلکہ وہ فقط مجاہدین کا ہے

...ية كنت ... بها المجانين ... فامر بي فقلدت السيف فاذا انا اجره فامر لي بشيء

فامرني بطرح بعضها وحبس بعضها وفي الباب عن ابن عباس وهذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم لا يسهم للمملوك ولكن يرضخ له بشيء وهو قول الثوري والشافعي واحمد واسحق **باب** ما جاء في اهل الذمة يغزون مع المسلمين هل يسهم لهم **حدثنا** الانصاري ثنا معن ثنا مالك بن انس عن الفضيل بن ابي عبد الله عن عبد الله بن نيار الاسلمي عن عروة عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج الى بدر حتى اذا كان بحرة الوبر لحقه رجل من المشركين يذكر منه جرأة ونجدة فقال له النبي صلى الله عليه وسلم تؤمن بالله ورسوله قال لا قال ارجع فلن استعين بمشرك وفي الحديث كلام اكثر من هذا هذا حديث حسن غريب والعمل على هذا عند بعض اهل العلم قالوا لا يسهم لاهل الذمة وان قاتلوا مع المسلمين العدو ورأى بعض اهل العلم ان يسهم لهم اذا شهدوا القتال مع المسلمين ويروى عن الزهري ان النبي صلى الله عليه وسلم اسهم لقوم من اليهود قاتلوا معه **حدثنا** بذلك قتيبة بن سعيد نا عبد الوارث بن سعيد عن عزرة بن ثابت عن الزهري بهذا **حدثنا** ابو سعيد الاشج ثنا حفص بن غياث ثنا بريد وهو ابن عبد الله بن ابي بردة عن جده ابي بردة عن ابي موسى[1] قال قدمت على رسول الله صلى الله عليه وسلم في نفر من الاشعريين خيبر فاسهم لنا مع الذين افتتحوها هذا حديث حسن صحيح غريب العمل على هذا عند اهل العلم قال الاوزاعي من لحق بالمسلمين قبل ان يسهم للخيل اسهم له **باب** ما جاء في الانتفاع بآنية المشركين

پس حکم کیا مجکو کہ اٹھاؤں ہتھیار اور شامل ہوں ساتھ مجاہدوں کے۔ پس پہنایا گیا میں تلوار یعنی ایک تلوار میری گردن میں ڈالدی پس ناگاہ میں کھینچتا تھا اسکو یعنی زمین پر بسبب صغر سنی کے یا کوتاہ قد کے سو حکم کیا نبی صلعم نے میرے لیے یعنی وقت تقسیم کرنے غنیمت کے ساتھ تھوڑی سی چیز کے غنیمت میں سے اور بیان کیا میں نے روبرو نبی صلعم کے ایک منتر کہ تھا میں پڑھتا اسکو دیوانوں پر یعنی پڑھکر انکو دم کرتا تھا۔ پس حکم کیا مجکو ساتھ موقوف کرنے بعض منتر کے اور رہنے دینے بعض منتر کے اور اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے یہ کہ نہ مقرر کیا جاوے حصہ واسطے غلام کے لیکن دیجاوے اسکو کوئی چیز بطور انعام کے کم حصے سے اور یہی ہے قول ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** اگر اہل ذمہ یعنی کفار ذمی مسلمانوں کے ہمراہ جہاد کریں تو انکو بھی مال غنیمت سے حصہ دیا جاوے یا نہیں حدیث کی ہمسے انصاری نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے معن نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے فضیل بن ابی عبد اللہ سے اسنے عبید اللہ بن نیار اسلمی سے اسنے عروہ سے اسنے عائشہ سے کہ تحقیق نبی صلعم نکلے طرف جنگ بدر کے یہانتک کہ جب پہونچے کنکریلی زمین وبرمیں (کہ اطراف مدینے سے ایک مقام کا نام ہے) تو ساتھ ہولیا انکے ایک مرد مشرکین سے کہ ذکر کیجاتی تھی اسکی دلاوری اور بہادری سو نبی صلعم نے اسکو فرمایا کہ کیا ایمان لاتا ہے تو ساتھ اللہ کے اور رسول اسکے کے کہا اسنے نہیں فرمایا پھر جا۔ پس ہرگز نہیں مدد چاہتے ہیں ساتھ مشرک کے اور اس حدیث میں اس سے زیادہ کلام ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں کہ نہ حصہ دیا جاوے اہل ذمہ کو اگرچہ لڑیں ہمراہ مسلمانوں کے دشمن سے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ حصہ دیا جاوے واسطے انکے جبکہ حاضر ہوں ہمراہ مسلمانوں کے لڑائی میں۔ اور روایت کیجاتی ہے زہری سے کہ حضرت صلعم نے حصہ دیا ایک قوم یہود کو کہ لڑے تھے وہ ہمراہ نبی صلعم کے حدیث کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوارث بن سعید نے عزرہ بن ثابت سے اسنے زہری سے ساتھ اسکے حدیث کی ہمسے ابو سعید اشج نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے برید بیٹے عبد اللہ بن ابی بردہ نے اپنے دادا ابی بردہ سے اسنے روایت کی ابی موسی سے کہا کہ آیا میں پاس نبی صلعم کے ہمراہ چند آدمی اشعریوں کے خیبر میں پس حصہ دیا ہمکو ساتھ ان لوگوں کے کہ فتح کیا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے اور کہا اوزاعی نے جو شخص کہ ملے ساتھ مسلمانوں کے پہلے اس سے کہ حصہ دیا جاوے گھوڑے کو حصہ دیا جاوے **باب** مشرکین کے باسنوں سے نفع اٹھانے کا بیان

---

[1] ابو موسی اشعری یمن سے مکے میں آئے اور اسلام لائے پھر ہجرت کر کے حبشہ کو گئے۔ اور صحابہ بھی وہاں ہجرت کر گئے تھے جب انھوں نے نبی صلعم کے ہجرت کی خبر

حدثنا زيد بن اخزم الطائی ثنا ابو قتيبة سلم بن قتيبة ثنا شعبة عن ايوب عن ابی قلابة عن ابی ثعلبة الخشنی قال
سئل رسول الله صلی الله عليه وسلم عن قدور المجوس قال انقوها غسلا واطبخوا فيها ونهی عن كل سبع ذی ناب وقد روی
هذا الحديث من غير هذا الوجه عن ابی ثعلبة رواه ابو ادريس الخولانی عن ابی ثعلبة وابو قلابة لم يسمع من ابی ثعلبة انما
رواه عن ابی اسماء عن ابی ثعلبة رضه ثنا هناد ثنا ابن المبارك عن حيوة ابن شريح قال سمعت ربيعة بن يزيد الدمشقی
يقول اخبرنی ابو ادريس الخولانی عائذ الله بن عبيد الله قال سمعت ابا ثعلبة الخشنی يقول اتيت رسول الله صلی الله
عليه وسلم فقلت يا رسول الله انا بارض قوم اهل كتاب نأكل فی آنيتهم قال ان وجدتم غير آنيتهم فلا تاكلوا فيها فان لم تجدوا فاغسلوها
وكلوا فيها هذا حديث حسن صحيح باب فی النفل حدثنا محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن بن مهدی ثنا سفيان عن عبد الرحمن
بن الحارث عن سليمان بن موسی عن مكحول عن ابی سلام عن ابی امامة عن عبادة بن الصامت ان النبی صلی الله عليه وسلم
كان ينفل فی البدأة الربع وفی القفول الثلث وفی الباب عن ابن عباس وحبيب بن مسلمة ومعن بن يزيد وابن عمر وسلمة بن
الاكوع وحديث عبادة حديث حسن وقد روی هذا الحديث عن ابی سلام عن رجل من اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم
حدثنا هناد ثنا ابن ابی الزناد عن ابيه عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس ان النبی صلی الله عليه وسلم
تنفل سيفه ذا الفقار يوم بدر وهو الذی رأی فيه الرؤيا يوم احد هذا حديث حسن غريب

حدیث کی ہمسے زید بن اخزم طائی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے ایوب سے اُسنے روایت کی
ابی قلابہ سے اُسنے ابی ثعلبہ خشنی سے کہا کہ پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنڈٹوں مجوس سے فرمایا صاف کرو اُنکو دھونے سے اور پکاؤ
بیچ اُنکے اور منع فرمایا ہر درندہ کے کھانے سے کچلیے دانت والے سے۔ اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث غیر اسوجہ سے بھی ابی ثعلبہ سے روایت کیا اسکو ابو ادریس
خولانی نے ابی ثعلبہ سے اور ابو قلابہ نے نہیں سُنا ابی ثعلبہ سے سوا اسکے نہیں کہ روایت کیا اسکو ابی اسماء سے اُسنے ابی ثعلبہ سے حدیث
کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے حیوہ بن شریح سے کہا کہ سنا مین نے ربیعہ بن یزید دمشقی سے کہتا تھا کہ خبر دی مجکو ابو ادریس
خولانی عائذ اللہ بن عبید اللہ نے اُسنے کہا سُنا مین نے ابو ثعلبہ خشنی سے کہتا تھا کہ حاضر ہوا مین پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو عرض کی مینے
کہ یا حضرت تحقیق ہم ہین بیچ زمین قوم اہل کتاب کے۔ کیا کھاوین ہم اُنکے برتنون مین فرمایا اگر پاؤ تم سوا اُن برتنون کے پس نہ کھاؤ اُنکے
برتنون مین اور اگر نہ پاؤ سوا اُنکے برتنون کے تو دھوؤ اُنکو اور کھاؤ اُن مین یہ حدیث حسن صحیح ہے باب انعام اور زیادہ حصہ دینے کا
بیان حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے
عبد الرحمن بن حارث سے اُسنے روایت کی سلیمان بن موسی سے اُسنے مکحول سے اُسنے ابی سلام سے اُسنے ابی امامہ سے اُسنے عبادہ
بن صامت سے کہا کہ تھے نبی صلعم زیادہ حصہ دیتے چوتھائی وقت ابتداے جہاد کے اور تہائی بیچ وقت پھرنے جہاد کے اور اس باب مین
ابن عباس اور حبیب بن مسلمہ اور معن بن یزید اور ابن عمر اور سلمہ بن اکوع سے بھی روایت ہے اور عبادہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور
تحقیق روایت کی گئی یہ حدیث ابی سلام سے اُسنے نبی صلعم کے ایک اصحاب سے حدیث کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن
ابی زناد نے اپنے باپ سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ حضرت صلعم نے حصہ سے زیادہ لی تلوار اپنی
کہ نام اُسکا ذو الفقار تھا دن جنگ بدر کے اور وہ تلوار تھی کہ دیکھا تھا نبی صلعم نے خواب مین اُسکو احد کے دن۔ یہ حدیث حسن غریب ہے

ف یعنی اگر اُٹھتی ایک جماعت لشکر مین سے بیچ ابتداے جنگ کے اور مشغول ہوتے بیچ جنگ دشمنون کے پہلے پہونچنے لشکر سے تو دیتے اُنکو حضرت صلعم چوتھائی مال
غنیمت مین سے اور شریک کرتے اُنکو ساتھ تمام لشکر کے بیچ تین ربع باقی کے اور جب پھرتا لشکر جہاد سے اور ایک جماعت دشمنون کی لڑائی مین مشغول ہوتی تو
دیتے اُنکو تہائی مال غنیمت سے اور شریک کرتے اُنکو باقی دو ثلث مین ساتھ تمام لشکر کے اسلیے کہ پھرنے کے وقت جان کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے کیونکہ ابتدا مین مدد پہنچتا
ہے اور پھرنے کے وقت مدد نہین پہونچتی ہے مگر شاید یہ اسی غنیمت مین سے ہے کہ خاص وہ جماعت لوٹ لاوے نہ اس سے کہ لشکر اکٹھے لوٹ لاوے اور یا کہ اس تمام غنیمت
سے ہے۔ ف یعنی نبی صلعم نے اُسکو پسند کرکے حصہ سے زیادہ لیا غنیمت مین کر اور یہ بات سوا حضرت صلعم کے اور کسیکو جائز نہ تھی۔ اور وہ تلوار ابن منبہ کافر کی تھی کہ بدر کے دن مارا گیا
سو آپنے وہ تلوار سب سے زیادہ لی۔ اور آپکے پاس سب لڑائیون مین رہی پھر آپنے حضرت علی کو بخشدی۔ کہتے ہین کہ اُسکی پشت پر مہر تھی مشابہ مہر پشت کے اور خواب یہ تھا

انما نعرفه من هذا الوجه من حديث ابن ابي الزناد وقد اختلف اهل العلم في النفل من الخمس فقال مالك بن انس لم يبلغني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نفل في مغازيه كلها وقد بلغني انه نفل في بعضها وانما ذلك على وجه الاجتهاد من الامام في اول المغنم واخره قال بن منصور قلت لاحمد ان النبي صلى الله عليه وسلم نفل اذا فصل بالربع بعد الخمس واذا قفل بالثلث بعد الخمس فقال اخرج الخمس ثم ينفل مما بقي ولا يجاوز هذا وهذا الحديث على ماقال بن مسيب النفل من الخمس قال اسحٰق كما قال **باب** ماجاء فيمن قتل قتيلا فله سلبه حدثنا الانصاري ثنا معن ثنا مالك بن انس عن يحيى بن سعيد عن عمر بن كثير بن افلح عن ابي محمد مولى ابي قتادة عن ابي قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قتل قتيلا له عليه بينة فله سلبه وفي الحديث قصة حدثنا ابن ابي عمر ثنا سفيان بن عيينة عن يحيى بن سعيد بهذا الاسناد نحوه وفي الباب عن عوف بن مالك وخالد بن الوليد وانس وسمرة وهذا حديث حسن صحيح وابو محمد هو نافع مولى ابي قتادة والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم وهو قول الاوزاعي والشافعي واحمد وقال بعض اهل العلم للامام ان يخرج من السلب الخمس وقال الثوري النفل ان يقول الامام من اصاب شيئا فهو له ومن قتل قتيلا فله سلبه فهو جائز وليس فيه الخمس وقال اسحٰق السلب للقاتل الا ان يكون شيئا كثيرا فرأى الامام ان يخرج منه الخمس كما فعل عمر بن الخطاب **باب** في كراهية بيع المغانم حتى تقسم حدثنا هناد ثنا حاتم بن اسمٰعيل عن جهضم بن عبد الله عن محمد بن ابراهيم عن محمد بن زيد عن شهر بن حوشب عن ابي سعيد الخدري قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن شراء المغانم حتى تقسم وفي الباب عن ابي هريرة وهذا حديث غريب

سوا اسکے نہیں کہ پہچانتے ہیں ہم اسکو اسی وجہ سے یعنے حدیث ابن زناد سے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ زیادہ حصہ لینے کے خمس ہی یعنی انعام خمس میں سے دیا جاوے۔ یا باقی مال غنیمت میں سے دیا جاوے یا کل میں سے۔ سو امام مالک کہتے ہیں کہ نہیں پہونچا مجکو یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لڑائیوں میں حصہ زیادہ دیا ہو بلکہ بعض لڑائیوں میں آپ نے بعض کو زیادہ حصہ دیا۔ اور سوا اسکے نہیں کہ یہ امام کی راے پر موقوف ہے ابتدا غنیمت میں اور اخیر میں یعنی ہر طرح سے درست ہے کہا ابن منصور نے کہ میں نے امام احمد سے کہا کہ تحقیق حضرت صلعم زیادہ حصہ دیا چوتھائی بیچ ابتدا جہاد کے پیچھے نکالنے خمس کے۔ اور زیادہ دی تہائی وقت پھرنے کے جہاد سے پیچھے نکالنے خمس کے پس کہا کہ پہلے تمام غنیمت سے پانچواں حصہ نکالا جاوے پھر باقی چار ربع میں سے زیادہ حصہ دے بطور انعام کے۔ یعنی چوتھائی یا تہائی۔ اور نہ تجاوز کیا جاوے اس سے اور یہ حدیث بنا پر اسکے ہے کہ کہا ابن مسیب نے زیادہ حصہ دینا پانچویں حصہ میں سے ہے کہا اسحاق نے جیسے کہ کہا **باب** جو شخص کہ قتل کرے کسی کافر کو تو اسی کے لیے ہے اسباب اسکا حدیث کی ہمسے انصاری نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے یحییٰ بن سعید سے اُسنے عمر بن کثیر بن افلح سے اُسنے ابی محمد مولی ابی قتادہ سے اُسنے ابی قتادہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جو شخص مارے کسی کافر کو کہ اسکے لیے اُسپر گواہ ہو تو اُسی کے لیے ہے اسباب اُسکا اور اس حدیث میں قصہ ہے حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے یحییٰ بن سعید سے ساتھ اس اسناد کے مانند اسکے اور اس باب میں عوف بن مالک اور خالد بن ولید اور انس اور سمرہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے (ابو محمد وہی نافع مولی ابی قتادہ ہے) اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے اور یہی ہے قول اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض اہل علم نے کہ جائز ہے امام کو یہ کہ نکالے اُس اسباب میں سے بھی پانچواں حصہ اور کہا ثوری نے کہ نفل یہ ہے کہ کہے امام کہ جو شخص کوئی چیز پاوے تو اسکے لیے ہے اور جو شخص کہ قتل کرے کسی کافر کو تو اُسی کے لیے ہے اسباب اسکا پس یہ لینا جائز ہے یعنی اگر امام لڑائی سے پہلے یہ بات کہی ہو تو قاتل کو مقتول کا اسباب لینا درست نہیں۔ اور کہا اسحق نے کہ اسباب مقتول کا قاتل ہی کے لیے ہے۔ مگر یہ کہ اگر بہت ہو بہت چیز تو جائز ہے امام کو یہ کہ نکالے اُس سے پانچواں حصہ جیسے کہ کہا عمر بن خطاب نے **باب** غنیمتوں کو تقسیم سے پہلے بیچنا مکروہ ہے حدیث کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو حاتم بن اسمٰعیل نے جہضم بن عبد اللہ سے اُسنے محمد بن ابراہیم سے اُسنے روایت کی محمد بن زید سے اُسنے روایت کی شہر بن حوشب سے اُسنے روایت کی ابی سعید خدری سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلعم نے خرید کرنے غنیمتوں سے پہلے اس سے کہ تقسیم کیجاویں یعنی بسبب عدم ملکیت کے اور اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث غریب ہے

۱؎ یہ قول ہے امام احمد اور اسحاق کا۔ کہتے ہیں کہ اول خمس نکالکر باقی چار ربعوں میں سے زیادہ حصہ دیا جاوے اور ابن مسیب اور شافعی کہتے ہیں کہ امام کے خمس میں سے

باب ماجاء فی کراھیة وطی الحبالی من السبایا **حدثنا** محمد بن یحیی النیسابوری ثنا ابو عاصم النبیل عن وھب ابی خالد قال حدثتنی ام حبیبة بنت عرباض بن ساریة ان اباھا اخبرھا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان توطا السبایا حتی یضعن ما فی بطونھن وفی الباب عن رویفع بن ثابت وحدیث عرباض حدیث غریب والعمل علی ھذا عند اھل العلم وقال الاوزاعی اذا اشتری الرجل الجاریة من السبی وھی حامل فقد روی عن عمر بن الخطاب انہ قال لا توطا حامل حتی تضع قال الاوزاعی واما الحرائر فقد مضت السنة فیھن بان امرن بالعدة کل ھذا حدثنی علی بن خشرم قال ثنا عیسی بن یونس عن الاوزاعی **باب** ماجاء فی طعام المشرکین **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا ابو داؤد الطیالسی عن شعبة اخبرنی سماک بن حرب قال سمعت قبیصة بن ھلب یحدث عن ابیہ قال سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن طعام النصاری فقال لا یتخلجن فی صدرک طعام ضارعت فیہ النصرانیة ھذا حدیث حسن قال محمود وقال عبید اللہ بن موسی عن اسرائیل عن سماک عن قبیصة عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ قال محمود وقال وھب بن جریر عن شعبة عن سماک عن مری بن قطری عن عدی بن حاتم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ والعمل علی ھذا عند اھل العلم من الرخصة فی طعام اھل الکتاب **باب** فی کراھیة التفریق بین السبی **حدثنا** عمر بن حفص بن عمر الشیبانی نا عبد اللہ بن وھب اخبرنی حیی عن ابی عبد الرحمن الحبلی عن ابی ایوب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من فرق بین والدة وولدھا فرق اللہ بینہ وبین احبتہ

باب بندیوں میں سے حاملہ عورت کے ساتھ صحبت کرنی مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیی نیشاپوری نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ابو عاصم نبیل نے وہیب ابی خالد سے کہا کہ حدیث کی ہمسے ام حبیبہ بنت عرباض بن ساریہ نے یہ کہ خبر دی اُنکو اُسکے باپ نے یہ کہ منع فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صحبت کرنے بندیوں سے یہانتک کہ جنیں جو کچھ انکے پیٹ میں ہے اور اس باب میں رویفع بن ثابت سے بھی روایت ہے اور عرباض کی حدیث غریب ہے۔ عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے۔ اور کہا اوزاعی نے کہ جب خریدے کوئی شخص لونڈی کو قیدیوں میں سے اسحال میں کہ وہ حاملہ ہو پس تحقیق روایت کی گئی عمر بن خطاب سے اُسنے کہا کہ نہ صحبت کیجاوے حمل والی عورت یہانتک کہ وہ بچہ جنے کہا اوزاعی نے ولیکن آزاد عورتیں پس گذر چکی ہے سنت بیچ اُنکے کہ حکم کیجاویں ساتھ بیٹھنے عدت کے۔ یہ سب باتیں علی بن خشرم نے مجھ سے بیان کیں کہا اُسنے حدیث کی ہمسے عیسی بن یونس نے اوزاعی سے **باب** مشرکوں کے کھانے کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے شعبہ سے اُسنے کہا خبر دی مجکو سماک بن حرب نے اُسنے کہا سنا میں نے قبیصہ بن ہلب سے کہ حدیث کرتا تھا اپنے باپ سے کہا کہ پوچھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نصاری کے کھانے سے کہ کھائیں یا نہیں فرمایا کہ نہ آوے بیچ سینے تیرے کے کچھ شک شبہ کہ مشابہ ہووے تو اُسمیں نصرانیت کے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے کہا محمود نے اور کہا عبید اللہ بن موسی نے اسرائیل سے اُسنے سماک سے اُسنے قبیصہ اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے کہا محمود نے اور کہا وہب بن جریر نے شعبہ سے اُسنے روایت کی سماک سے اُسنے مری بن قطری سے اُسنے عدی بن حاتم سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ اہل کتاب کا کھانا کھانا درست ہے **باب** بندیوں کے درمیان جدائی ڈالنی مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے عمر بن حفص شیبانی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن وہب نے اُسنے کہا خبر دی مجکو حیی نے ابی عبد الرحمن حبلی سے اُسنے روایت کی ابی ایوب سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ جدائی ڈالے درمیان ماں اور بیٹے اسکے کے جدائی ڈالے گا اللہ درمیان اُسکے اور محبوبوں اُسکے کے

ف یعنی مشابہ ہوا تو بسبب اُسکے اہل ذمہ نصرانیہ کے ہیں کہ وہ پرہیز کرتے ہیں جبکہ واقع ہوتا ہے اُنکے دل میں کہ یہ حرام ہے یا مکروہ ہے پس حاصل یہ ہے کہ نہ پرہیز کر اور شک مت میں مت پڑ اور اوپر ملت حنیفیہ سہل کے عمل ظاہر پر کر اگر پرہیز کریگا تو مشابہ ہوگا نصرانیت کے اسلیے کہ یہ داب نصاری سے ہے ۱۲ ع ف جدائی ڈالے یعنی ساتھ بیچنے اور ہبہ اور سوا اسکے کے یعنی مثلاً ماں کو بیچ ڈالے اور اُسکے چھوٹے بیٹے کو رہنے دے یا برعکس اسکے یا ایک کو کسی کے ہاتھ بیچے اور دوسرے کو دوسرے کے ہاتھ پس جو کوئی جدائی ڈالے گا اُنمیں جدائی ڈالے گا اللہ تعالی اُسمیں اور اسکے محبوبوں میں یعنی اولاد اور ماں باپ وغیرہ میں دن قیامت کے اس موقف میں کہ جمع ہونگے اُسمیں احباب اور شفاعت کریگا ایک دوسرے کی۔ اور یہ جدائی حنفیہ کے نزدیک مکروہ ہے۔ مگر یہ کہ بالغ ہو۔ اور حد بلوغ کی شافعی کے نزدیک سات یا آٹھ برس ہیں اور امام احمد نے کہا کہ تفریق مطلق درست نہیں اگرچہ بڑا ہوا ۱۲ ع

یوم القیمۃ وفی الباب عن علی وھذا حدیث حسن غریب والعمل علی ھذا عند اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم کرھوا التفریق بین السبی بین الوالدۃ وولدھا وبین الولد والوالد وبین الاخوۃ **باب** ماجاء فی قتل الاساری والفداء **حدثنا** ابوعبیدۃ بن ابی السفر اسمہ احمد بن عبد اللہ الھمدانی ومحمود بن غیلان قالا ثنا ابوداؤد الحفری ثنا یحیی بن زکریا بن ابی زائدۃ عن سفیان بن سعید عن ھشام عن ابن سیرین عن عبیدۃ عن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان جبرئیل ھبط علیہ فقال لہ خیرھم یعنی اصحابک فی اساری بدر القتل او الفداء علی ان یقتل منھم قابل مثلھم قالوا الفداء ویقتل منا وفی الباب عن ابن مسعود وانس وابی برزۃ وجبیر بن مطعم ھذا حدیث حسن غریب من حدیث الثوری لا نعرفہ الا من حدیث ابن ابی زائدۃ وروی ابواسامۃ عن ھشام عن ابن سیرین عن عبیدۃ عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ وروی ابن عون عن ابن سیرین عن عبیدۃ عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا وابوداؤد الحفری اسمہ عمر بن سعد **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان ثنا ایوب عن ابی قلابۃ عن عمہ عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدی رجلین من المسلمین برجل من المشرکین ھذا حدیث حسن صحیح وعم ابی قلابۃ ھو ابوالمھلب اسمہ عبد الرحمن بن عمرو ویقال معاویۃ بن عمرو وابوقلابۃ اسمہ عبد اللہ بن زید الجرمی والعمل علی ھذا عند اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم ان للامام ان یمن علی من شاء من الاساری ویقتل من شاء منھم ویفدی من شاء واختار بعض اھل العلم القتل علی الفداء وقال الاوزاعی بلغنی ان ھذہ الآیۃ منسوخۃ قولہ تعالی فاما منا بعد واما فداء نسختھا فاقتلوھم حیث ثقفتموھم

دن قیامت کے اور اس باب میں حضرت علی سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن غریب ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ مکروہ ہے جدائی ڈالنی درمیان بندیوں اور ماں اور بیٹوں اُسکے کے اور درمیان بیٹے اور باپ اور بھائیوں کے **باب** قیدیوں کے قتل کرنے اور فدیہ لینے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابوعبیدہ بن ابی السفر (نام اسکا احمد بن عبد اللہ ہمدانی ہے) اور محمود بن غیلان نے اُن دونوں نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد جفری نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن زکریا بن ابی زائدہ نے سفیان بن سعید سے اُسنے روایت کی ہشام سے اُسنے ابن سیرین سے اُسنے عبیدہ سے اُسنے علی سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ اُترے جبرئیل مجھپر اور کہا کہ اختیار دے یاروں اپنے کو بیچ حق قیدیوں بدر کے کہ قتل کریں اُنکو یا بدلہ لیں اس شرط پر کہ قتل کیے جاویں صحابہ میں سے آیندہ سال مثل اُنکے یعنی گنتی میں اُنھوں نے کہا کہ ہمکو فدیہ لینا منظور ہے اور قتل کیے جاویں ہم میں سے اور اس باب میں ابن مسعود اور انس اور ابی ہریرہ اور جبیر بن مطعم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث ثوری سے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث ابن ابی زائدہ سے اور روایت کی ابواسامہ نے ہشام سے اُسنے ابن سیرین سے اُسنے عبیدہ سے اُسنے علی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور روایت کی ابن عون نے ابن سیرین سے اُسنے عبیدہ سے اُسنے علی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور ابوداؤد جفری نام اُسکا عمر بن سعد ہے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ایوب نے ابی قلابہ سے اُسنے روایت کی اپنے چچا عمران بن حصین سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدلا دیے دو مرد مسلمان بدلے ایک مرد مشرک کے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابی قلابہ کا چچا ابوالمہلب ہے جسکا نام عبد الرحمن بن عمرو ہے اور کہا جاتا ہے معویہ بن عمرو اور ابوقلابہ کا نام عبد اللہ بن زید جرمی ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں جائز ہے امام کو یہ کہ احسان کرے جس شخص پر کہ چاہے قیدیوں میں سے اور قتل کرے جسکو چاہے انھیں سے اور بدلہ لے یعنے مال لیکر چھوڑ دے جسکو چاہے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ بدلا لینے پر قتل مقدم ہے اور کہا اوزاعی نے کہ پہونچی مجکو یہ بات کہ یہ آیت منسوخ ہے پس یا تو احسان کرنا ہے بعد اسکے اور یا بدلا لینا[1] منسوخ کیا اسکو اس آیت نے کہ قتل کرو اُنکو جس جگہ پاؤ تم اُنکو یعنے کافروں کو

[1] یعنی مال لیکر چھوڑ دینا۔ جنگ بدر کے دن ستر کافر قریش میں سے مارے گئے اور ستر قید کرکے لائے حضرت صلعم کے پاس حضرت نے مشورہ کیا اُنکے مقدمہ میں بعض اصحاب نے کہا کہ مال لیکر اُنکو چھوڑ دیجیے شاید کہ یہ مسلمان ہو جاویں حضرت عمر نے کہا کہ اُنکی گردن ماریے کہ یہ سب کفر کے پیشوا ہیں۔ پس حضرت صلعم نے اصحاب کو اختیار دیا کہ ایک چیز کو دونوں میں سے اختیار کرو۔ قتل یا فدیہ۔ لیکن فدیہ اس شرط کہ مارے جاویں تم میں سے ستر آدمی سال آئندہ کو اور فتح کا فرق تجھی ہوگی سو اصحاب نے مال لیکر چھوڑ دینا

حدثنا ہناد ثنا ابن المبارک عن الاوزاعی قال اسحٰق بن منصور قلت لاحمد اذا اسر الاسیر یقتل او یفادی احب الیک
قال ان قدروا ان یفادوا فلیس به باس وان قتل فما اعلم به باسا قال اسحٰق الاثخان احب الی الا ان یکون معروفا فاطمع به الکثیر **باب**
ما جاء فی النھی عن قتل النساء والصبیان **حدثنا** قتیبة ثنا اللیث عن نافع عن ابن عمر اخبره ان امراۃ وجدت فی بعض مغازی
رسول الله صلے الله علیه وسلم مقتولة فانکر رسول الله صلے الله علیه وسلم ذلک ونھی عن قتل النساء والصبیان وفی الباب عن بریدة
ورباح ویقال ریاح بن الربیع والاسود بن سریع وابن عباس والصعب بن جثامة ھذا حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند بعض اھل
العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرھم کرھوا قتل النساء والولدان وھو قول سفیان الثوری والشافعی ورخص بعض اھل العلم فی البیات
وقتل النساء فیھم والولدان وھو قول احمد واسحٰق ورخصا فی البیات **حدثنا** نصر بن علی الجھضمی ثنا سفیان بن عیینة عن الزھری
عن عبید الله بن عبد الله عن ابن عباس قال اخبرنی الصعب بن جثامة قال قلت یا رسول الله ان خیلنا اوطئت من نساء المشرکین
واولادھم قال ھم من آبائھم ھذا حدیث حسن صحیح **باب** **حدثنا** قتیبة ثنا اللیث عن بکیر بن عبد الله عن سلیمان بن یسار
عن ابی ھریرة قال بعثنا رسول الله صلے الله علیه وسلم فی بعث فقال ان وجدتم فلانا وفلانا لرجلین من قریش فاحرقوھما بالنار ثم قال
رسول الله صلے الله علیه وسلم حین اردنا الخروج انی کنت امرتکم ان تحرقوا فلانا وفلانا بالنار وان النار لا یعذب بھا الا الله فان وجدتموھما
فاقتلوھما وفی الباب عن ابن عباس وحمزة بن عمرو الاسلمی حدیث ابی ھریرة حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اھل العلم

حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے اوزاعی سے کہا اسحٰق بن منصور نے کہا مین نے احمد سے کہ جب پکڑا جاوے قیدی تو قتل
کیا جاوے یا بدلا لیا جاوے۔ کیا بہت پیارا ہے تجکو کہا کہ اگر قادر ہون بدلا لینے پر تو کچھ ڈر نہین۔ اور اگر قتل کیا جاوے تو اسمین بھی کچھ ڈر نہین ہے
اور کہا اسحاق نے کہ خون بہانا بہت محبوب ہے مجکو مگر یہ کہ ہنون موافق دستور کے پس کہلاؤن گا مین ساتھ اسکے کثیر کو **باب** عورتون اور لڑکون
کو قتل کرنا منع ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے خبر دی اُسکو کہ تحقیق ایک عورت پائی گئی
بیچ بعض لڑائیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو انکار کیا نبی صلعم نے اُس سے اور منع فرمایا قتل کرنے سے عورتون اور لڑکون کے اور اس باب مین
بریدہ اور رباح بن ربیع اور اسود بن سریع اور ابن عباس اور صعب بن جثامہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک
بعض اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ عورتون اور بچون کا قتل کرنا منع ہے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور شافعی کا
اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ شبخون کرنا اور عورتون اور بچون کا اسمین قتل ہونا درست ہے یعنی اگر شبخون کی حالت مین عورتین اور بچے مارے جاوین
تو درست ہے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا اور اجازت دی اُنھون نے شبخون کرنے مین **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی جہضمی نے
اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے روایت کی عبید اللہ بن عبد اللہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ خبر دی مجکو صعب
بن جثامہ نے کہا کہ کہا مین نے یا حضرت ہمارے گھوڑون نے مشرکین کی عورتون اور اولاد کو روندڈالا فرمایا وہ تابع ہین اپنے باپون کے یہ حدیث
حسن صحیح ہے **باب** **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے بکیر بن عبد اللہ سے اُسنے روایت کی سلیمان بن یسار سے
اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ بھیجا ہمکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت مین اور فرمایا کہ اگر پاؤ تم فلانے اور فلانے کو واسطے دو مردون کے
قریش مین سے تو جلا دو اُنکو آگ سے پھر فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ ارادہ کیا ہمنے نکلنے کا کہ تحقیق مین نے حکم کیا تھا تمکو کہ
جلادو تم فلانے اور فلانے کو اور نہین عذاب کرتا ساتھ آگ کے مگر اللہ پس اگر پاؤ تم اُنکو قتل کر ڈالو تم اُنکو اور اس باب مین
ابن عباس اور حمزہ بن عمرو اسلمی سے بھی روایت ہے۔ اور ابو ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی حدیث پر ہے نزدیک اہل علم کے

[1] یعنی عورتون اور لڑکون کو جہاد مین قصداً قتل نہ کیجیے اگر شبخون کی حالت مارے جاوین تو کچھ مضایقہ نہین کہ یہ بھی کافر ہین اور
بڑے مردون کے حکم قتل مین بسبب نہ امتیاز ہونے اُنکے کے بڑے مردون لڑنے والون سے ۱۲ع [2] امام نووی رحمہ اللہ تعالی نے کہا کہ
مشرکین کے لڑکون مین اختلاف ہے کہ وہ بہشت مین جاوینگے یا دوزخ مین سو بعضے کہتے ہین کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ دوزخ مین جاوینگے اور بعضے کہتے ہین
کہ بہشت مین جاوینگے۔ اور یہی ہے قول صحیح جسکی طرف اہل تحقیق گئے ہین۔ اور بعض نے اُنمین توقف کیا ہے ۔ [3] صعب بن جثامہ لیثی بفتح صاد مہملہ
وسکون عین مہملہ وفتح جیم وتشدید مثلثہ۔ آپ صحابی ہین۔ بقول بعض صدیق اکبر کی خلافت مین آپ کی وفات ہوئی لیکن صحیح یہ ہے کہ حضرت عثمان کی خلافت تک زندہ رہے

وفيه ذكر محمد بن اسحق بين سليمان بن يسار وبين ابي هريرة رجلا في هذا الحديث وروى غير واحد مثل رواية
الليث وحديث الليث بن سعد اشبه واصح **باب** ما جاء في الغلول **حدثنا** قتيبة ثنا ابو عوانة عن قتادة
عن سالم بن ابي الجعد عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من مات وهو بريء من الكبر والغلول
والدين دخل الجنة وفي الباب عن ابي هريرة وزيد بن خالد الجهني **حدثنا** محمد بن بشار ثنا ابن ابي عدي
عن سعيد عن قتادة عن سالم بن ابي الجعد عن معدان بن ابي طلحة عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم من فارق الروح الجسد وهو بريء من ثلاث الكنز والغلول والدين دخل الجنة هكذا قال سعيد الكنز وقال ابو عوانة
في حديثه الكبر ولم يذكر فيه عن معدان ورواية سعيد اصح **حدثنا** الحسن بن علي ثنا عبد الصمد بن عبد الوارث
ثنا عكرمة بن عمار ثنا سماك ابو زميل الحنفي قال سمعت ابن عباس يقول ثني عمر بن الخطاب قال قيل يا رسول الله ان فلانا
قد استشهد قال كلا قد رأيته في النار بعباءة قد غلها قال قم يا عمر فناد انه لا يدخل الجنة الا المومنون ثلاثا هذا حديث
حسن غريب **باب** ما جاء في خروج النساء في الحرب **حدثنا** بشر بن هلال الصواف ثنا جعفر بن سليمان الضبعي
عن ثابت عن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغزو بام سليم ونسوة معها من الانصار يسقين الماء و
يداوين الجرحى وفي الباب عن الربيع بنت معوذ وهذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في قبول هدايا المشركين
حدثنا علي بن سعيد الكندي ثنا عبد الرحيم بن سليمان عن اسرائيل عن ثوير عن ابيه عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم

اور محمد ابن اسحاق نے سلیمان بن یسار اور ابو ہریرہ کے درمیان ایک مرد کا ذکر کیا اور اکثر نے مثل روایت لیث کے ذکر کیا ہے لیکن
حدیث لیث کی بہت صحیح ہے **باب** مال غنیمت میں خیانت کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ
نے قتادہ سے اُسنے روایت کی سالم بن ابی الجعد سے اُسنے ثوبان سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ مرے اس حال میں
کہ پاک ہو کبر سے اور خیانت کرنے سے مال غنیمت میں اور قرض سے تو داخل ہوگا بہشت میں اور اس باب میں ابی ہریرہ اور زید بن خالد
جہنی سے بھی روایت ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے سعید سے اُسنے قتادہ سے اُسنے سالم
بن ابی الجعد سے اُسنے معدان بن ابی طلحہ سے اُسنے ثوبان سے کہا کہ حضرت صلعم نے فرمایا جو شخص کہ جدا ہو روح اُسکی جسم سے اُس حال میں کہ پاک
ہو خزانے سے کہ اُسکی زکوۃ ادا نہ کی ہو اور خیانت کرنے سے مال غنیمت میں اور قرض سے تو داخل ہوگا بہشت میں۔ ایسا ہی کہا سعید نے کنز اور
ذکر کیا ابو عوانہ نے اپنی حدیث میں کبر کو اور نہیں ذکر کیا گیا اُسمیں معدان سے اور روایت سعید کی زیادہ صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی
نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الصمد بن عبد الوارث نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عکرمہ بن عمار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سماک[ع] ابو زمیل حنفی
نے اُسنے کہا سنا میں نے ابن عباس سے کہتے تھے کہ مجکو عمر فاروق نے کہا کہ کہا گیا یا حضرت فلان شخص شہید کیا گیا فرمایا ہرگز نہیں تحقیق
میں نے دیکھا اُسکو آگ میں بدلے ایک کملی کے کہ خیانت کیا تھا اُسکو مال غنیمت میں سے فرمایا کھڑا ہو اے عمر اور پکار دے تو لوگوں میں کہ
کہ نہیں داخل ہونگے بہشت میں مگر ایماندار (تین مرتبہ) یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** عورتوں کا لڑائی میں نکلنا **حدیث** کی ہمسے
بشر بن ہلال صواف نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان ضبعی نے ثابت سے اُسنے روایت کی انس سے کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم
جنگ میں لے جاتے ام سلیم[1] کو اور کتنے عورتوں کو انصار سے ساتھ اُسکے یعنی مع اصحاب کے پانی پلاتیں یہ عورتیں غازیوں کو اور دوا کرتیں
زخموں کی اور اس باب میں ربیع بنت معوذ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** مشرکین کا ہدیہ قبول کرنا درست ہے
یا نہیں **حدیث** کی ہمسے علی بن سعید کندی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحیم بن سلیمان نے اسرائیل سے اُسنے روایت کی
ثویر سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے علی سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہاد میں لے جانا عورتوں کا واسطے مصلحت پانی پلانے اور دوا کرنے کے جائز ہے اور اگر صحبت کے واسطے لے جاوے
تو لونڈی بہتر ہے آزاد سے ۱۲ ع ۔ [ع] قولہ سماک۔ آپ کی کنیت ابو زمیل ہے بزا معجمہ۔ اور نام سماک بن الولید حنفی یمامی کوفی۔ انکی روایت میں کوئی مضائقہ نہیں
شمار انکا تیسرے طبقہ میں ہے ۔ ۱۲ کذا فی التقریب۔

ان کسریٰ اهدی له فقبل وان الملوك اهدوا اليه فقبل منهم وفی الباب عن جابر وهذا حديث حسن غريب وثوير هو ابن
ابی فاختة اسمه سعيد بن علاقة وثوير يكنى ابا جهم **حدثنا** محمد بن بشار ثنا ابو داؤد عن عمران القطان عن قتادة عن
يزيد بن عبد الله بن الشخير عن عياض بن حمار انه اهدى للنبی صلى الله عليه وسلم هدية له ناقة فقال النبی صلى الله
عليه وسلم اسلمت فقال لا قال فانی نهيت عن زبد المشركين **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح ومعنى قوله
انی نهيت عن زبد المشركين يعنی هداياهم وقد روی عن النبی صلى الله عليه وسلم انه كان يقبل من المشركين هداياهم
وذكر فی هذا الحديث الكراهية واحتمل ان يكون هذا بعد ما كان يقبل منهم ثم نهى عن هداياهم **باب** ما جاء فی
سجدة الشكر **حدثنا** محمد بن المثنى ثنا ابو عاصم ثنا بكار بن عبد العزيز بن ابی بكرة عن ابيه عن ابی بكرة ان النبی
صلى الله عليه وسلم اتاه امر فسر به فخر ساجدا هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث بكار بن عبد العزيز
والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم رأوا سجدة الشكر **باب** ما جاء فی امان المرأة والعبد **حدثنا** يحيى بن اكثم
ثنا عبد العزيز بن ابی حازم عن كثير بن زيد عن وليد بن رباح عن ابی هريرة عن النبی صلى الله عليه وسلم قال
ان المرأة لتاخذ للقوم يعنی تجير على المسلمين وفی الباب عن ام هانئ وهذا حديث حسن غريب **حدثنا**
ابو الوليد الدمشقی ثنا الوليد بن مسلم قال اخبرنی ابن ابی ذئب عن سعيد المقبری عن ابی مرة مولى عقيل بن ابی طالب
عن ام هانئ انها قالت اجرت رجلين من احمائی فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد امنا من امنت هذا حديث حسن والعمل على هذا
عند اهل العلم اجازوا امان المرأة والعبد وهو قول احمد واسحق اجازا امان المرأة والعبد

تحقیق کسریٰ نے ہدیہ بھیجا آپ کو سو قبول کیا آپ نے اور بادشاہوں نے ہدیے بھیجے آپ کو سو قبول کیا آپ نے اُنسے اور اس
باب میں جابر سے بھی روایت ہی اور یہ حدیث حسن غریب ہی اور ثویر وہ ابن فاختہ ہے نام اُسکا سعید بن علاقہ ہے حدیث کی ہم سے
محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے عمران قطان سے اُسنے روایت کی قتادہ سے اُسنے یزید بن عبد اللہ بن شخیر سے
اُسنے عیاض بن حمار سے کہ اُسنے ہدیہ بھیجا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک اونٹنی سو حضرت صلعم نے فرمایا کیا اسلام لایا تو اُسنے کہا نہیں فرمایا
پس میں منع کیا گیا ہوں ہدیہ مشرکین سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور معنے آپ کے قول زبد المشرکین کے یہ ہین کہ ہدیوں سے
مشرکین کا مراد ہی اور ذکر کی گئی ہے اس حدیث میں کراہیت اور احتمال ہے کہ ہو یہ نہی پیچھے اُسکے کہ تھے قبول کرتے اُنسے ہدیہ پھر منع کیا
ہدیے اُنکے سے **باب** سجدہ شکر کا بیان حدیث کی ہمسے محمد بن مثنے نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو عاصم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے
بکار بن عبد العزیز بن ابی بکرہ نے اپنے باپ سے اُسنے روایت کی ابی بکرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کوئی خبر آئی پس خوش ہوئے ساتھ
اُسکے سو گر پڑے سجدے میں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر اس وجہ سے یعنی حدیث بکار بن عبد العزیز سے اور عمل اسی پر ہے
نزدیک اکثر اہل علم کے کہتے ہین کہ سجدہ شکر کا ثابت ہے **باب** عورت اور غلام کو پناہ دینے کا بیان حدیث کی ہمسے
یحییٰ بن اکثم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن ابی حازم نے کثیر بن زید سے اُسنے روایت کی ولید بن رباح سے اُسنے ابی ہریرہ سے
کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق ایک عورت البتہ پکڑتی ہے امان واسطے قوم کے یعنی پناہ دیتی ہے مسلمانوں کو
اور اس باب میں ام ہانی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن غریب ہی حدیث کی ہمسے ابو الولید دمشقی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے
ولید بن مسلم نے کہا خبر دی مجکو ابن ابی ذئب نے سعید مقبری سے اُسنے روایت کی ابی مرہ مولیٰ عقیل بن ابی طالب سے اُسنے
ام ہانی سے کہا کہ پناہ دی میں نے دو شخصوں کو کہ ناتے دار تھے میری خاوند کے سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق امان دی
ہمنے اُس شخص کو کہ امان دی تو نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہین کہ عورت کو پناہ دینی جائز ہے
اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا کہ عورت اور غلام کی امان دینی جائز ہے یعنی مسلمانوں کو جائز نہیں توڑنا اُسکا

---

[1] یعنے اگر کوئی مسلمان عورت امان دے ایک قوم کافرونکو تو لازم ہے سب مسلمانوں کو کہ امان دین اُنکو اور توڑین نہین اُنکو ۱۲ اور بعضے کہتے ہین کہ یہ نہی منسوخ
ہے اور بعضے کہتے ہین کہ آپ نے اسواسطے ہدیہ رد کیا کہ باعث ہوں اُنکو قبول کرنے پر یا یہ ہدیہ مشرک کا تھا۔ اور جنکا ہدیہ قبول کیا وہ اہل کتاب تھے ۱۲ انجاح الحاجہ

وقد روی عن عمر بن الخطاب انہ اجاز امان العبد وابو مرۃ مولی عقیل بن ابی طالب ویقال لہ ایضا مولی ام ہانی واسمہ یزید وروی عن علی بن ابی طالب وعبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ذمۃ المسلمین واحدۃ یسعی بہا ادناہم ومعنی ھذا عند اھل العلم ان من اعطی الامان من المسلمین فہو جائز علی کلہم **باب** ما جاء فی الغدر **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا ابو داؤد انبانا شعبۃ قال اخبرنی ابو الفیض قال سمعت سلیم بن عامر یقول کان بین معاویۃ وبین اہل الروم عہد وکان یسیر فی بلادہم حتی اذا انقضی العہد اغار علیہم فاذا رجل علی دابۃ او علی فرس وہو یقول اللہ اکبر وفاء لا غدر واذا ہو عمرو بن عبسۃ فسالہ معاویۃ عن ذلک فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کان بینہ وبین قوم عہد فلا یحلن عہدا ولا یشدنہ حتی یمضی امدہ او ینبذ الیہم علی سواء قال فرجع معاویۃ بالناس ہذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء ان لکل غادر لواء یوم القیمۃ **حدثنا** احمد بن منیع ثنا اسمعیل بن ابراہیم قال ثنی صخر بن جویریۃ عن نافع عن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الغادر ینصب لہ لواء یوم القیمۃ وفی الباب عن علی وعبد اللہ بن مسعود وابی سعید الخدری وانس وہذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی النزول علی الحکم **حدثنا** قتیبۃ ثنا اللیث عن ابی الزبیر عن جابر انہ قال رمی یوم الاحزاب سعد بن معاذ فقطعوا اکحلہ او ابجلہ فحسمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالنار فانتفخت یدہ

اور روایت ہی عمر بن خطاب سے کہ اُسنے جائز رکھی امان غلام کی ۔ اور ابو مرہ غلام آزاد کیا ہوا عقیل بن ابی طالب کا ہے اور اُسکو ام ہانی کا غلام بھی کہتے ہین اور نام اُسکا یزید ہے اور حضرت علی اور عبد اللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذمہ اور عہد مسلمانون کا ایک ہی ۔ اور سعی اور کوشش کرتا ہے ساتھ ذمہ اُنکے کے ادنی اُنکا ۔ اور معنے اس حدیث کا نزدیک اہل علم کے یہ ہے کہ جو شخص کہ پناہ[1] دے مسلمانون مین سے کسی کافر کو تو امان اُسکی جائز ہے سب مسلمانون پر **باب** عہد توڑنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے اُسنے کہا خبر دی مجکو شعبہ نے ابو الفیض سے اُسنے کہا کہ سنا مین نے سلیم بن عامر سے کہتے تھے کہ تھا درمیان معاویہ اور رومیون کے عہد اور صلح کہ ایک وقت معلوم تک آپسمین لڑین نہین اور تھے معاویہ سیر کرتے طرف شہرون اُنکے کے تاکہ جسوقت پورا ہووے عہد اور گذرے وہ وقت کہ عہد اُسوقت تک کیا تھا غارت کرین اُنپر یعنی اچانک اُنپر جا پڑین اور لوٹین اور اگر اپنے مکان مین بیٹھے رہتے اور اُسوقت جاتے تو وہ خبردار ہو جاتے سو اچانک آیا ایک شخص سوار چارپائے پر یا گھوڑے پر اس حال مین کہ کہتا تھا وہ اللہ اکبر اللہ اکبر وفا ہوئے غدر یعنی واجب ہی کہ وفا سے عہد کہ نہ عہد شکنی یعنی تم کہ پھرتے ہو ایام صلح مین دشمنون کے شہرون کی طرف داخل غدر مین ہی ۔ سو واپس دیکھا لوگون نے تو ناگاہ وہ تھا عمرو بن عبسہ صحابی سو پوچھا اُس سے معاویہ نے اس بات کو یعنی یہ کہ پھرنا ہمارا یہان غدر کیون ہی پس کہا عمرو نے کہ سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ ہو درمیان اُسکے اور درمیان کسی قوم کے عہد پس نہ توڑے عہد کو اور نہ باندھے[2] اُسکو یہانتک کہ گذرے مدت عہد کی یا توڑ دے عہد طرف اُنکے اوپر برابری کے یعنی آگاہ کر دے اُنکو اور کہدے کہ صلح جو ہم مین اور تم مین تھی اب نہ رہی اب ہم اور تم برابر ہین نقض عہد کے علم مین کہا سلیم نے پس پھر سے معاویہ ساتھ لوگو نکے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** ہر عہد توڑنیوالے کے لیے نشان عہد شکنی کا ہوگا دن قیامت کے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے کہا حدیث کی مجکو صخر بن جویریہ نے نافع سے اُسنے روایت کی ابن عمر سے کہا سنا مین نے نبی صلعم سے فرماتے تھے کہ کھڑا کیا جاویگا واسطے فریبی[3] اور عہد شکن کے نشان عہد شکنی کا دن قیامت کے اور اس باب مین علی اور عبد اللہ بن مسعود اور ابی سعید خدری اور انس سے بھی روایت ہی یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** حکم پر اُترنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابی زبیر سے اُسنے روایت کی جابر سے کہا کہ تیر مارے گئے جنگ احزاب کے دن سعد بن معاذ سو کاٹ رگ اکحل اُسکی کہ وسط بازو مین ہی ۔ سو داغا اُسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ آگ کے یعنی خون بند کرنیکے لیے سو سوج گیا ہاتھ اُنکا

[1] یعنی اگر ایک ادنی مسلمان مانند عورت یا غلام کے کسی کافر کو امن دے تو چاہیے کہ اُسکو سب مسلمان امن دین اور اُسکے عہد کو نہ توڑین ۱۲ [2] یعنی عہد کو متغیر نہ کرے کسیطرح اس کلام سے مراد ہی نہ تغیر کرنا عہد کا ور نہ بر شدِ عہد کہ معنی باندھنے اور محکم کرنیکے ہے محمود ہے ۱۲ [3] یعنی تمام خلائق کے روبرو اُسکی فضیحت ہوگی اور حدیث مین آیا ہے کہ عہد شکن کو ...

فتركه فنزفه الدم فحسمه أخرى فانتفخت يده فلما رأى ذلك قال اللهم لا تخرج نفسي حتى تقر عيني من بني قريظة فاستمسك
عرقه فما قطر قطرة حتى نزلوا على حكم سعد بن معاذ فارسل اليه فحكم ان يقتل رجالهم وتستحيى نساءهم يستعين بهن المسلمون
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اصبت حكم الله فيهم وكانوا اربعمائة فلما فرغ من قتلهم انفتق عرقه فمات وفي الباب
عن ابي سعيد وعطية القرظي وهذا حديث حسن صحيح **حدثنا** ابو الوليد الدمشقي ثنا الوليد بن مسلم عن سعيد بن بشير
عن قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اقتلوا شيوخ المشركين واستحيوا شرخهم والشرخ الغلمان
الذين لم ينبتوا هذا حديث حسن صحيح غريب ورواه حجاج بن ارطاة عن قتادة نحوه **حدثنا** هناد ثنا وكيع عن سفيان عن
عبد الملك بن عمير عن عطية القرظي قال عرضنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم قريظة فكان من انبت قتل ومن لم ينبت
خلي سبيله فكنت فيمن لم ينبت فخلي سبيلي هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم انهم يرون الانبات بلوغا ان لم يعرف احتلامه
ولا سنه وهو قول احمد واسحق **باب** ما جاء في الحلف **حدثنا** حميد بن مسعدة ثنا يزيد بن زريع ثنا حسين المعلم عن عمرو
بن شعيب عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في خطبته اوفوا بحلف الجاهلية فانه لا يزيده يعني الاسلام الا شدة
ولا تحدثوا حلفا في الاسلام وفي الباب عن عبد الرحمن بن عوف وام سلمة وجبير بن مطعم وابي هريرة وابن عباس وقيس بن عاصم

پس نکلا اس سے خون پس داغا اسکو دوسری بار پس سوج گیا ہاتھ انکا سو جب دیکھا سعد نے اسکو یعنی خون کے بند نہونے کو تو کہا الٰہی
نہ نکال جان میری یہانتک کہ ٹھنڈی کرے تو آنکھ میری بنی قریظہ سے یعنی وہ سب ہلاک ہو جاویں تو مین بہت خوش ہوں سو تھم
ہو گئی رگ اُسکی اور نہ گرا اُس سے ایک قطرہ لہو کا یہانتک کہ اُترے بنی قریظہ اوپر حکم سعد بن معاذ کے سو بھیجا نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے کسی کو واسطے بلانے اُنکے کے پس آئے سعد اور حکم کیا یہ کہ مارے جاویں مرد اُنکے اور زندہ رکھی جاویں عورتین اُنکی اور
بندی کیجائین کہ مدد لین اُنسے مسلمان یعنی فائدہ اُٹھاوین اُنسے سو نبی صلعم نے فرمایا کہ پہونچا تو حکم اللہ کو بیچ اُنکے یعنی ایسا حکم کیا تو نے
کہ اللہ راضی ہوا اُس سے اور تھے چار سو آدمی۔ پس جب فارغ ہوئے قتل سے انکے تو کھل گئی رگ اُنکی اور جاری ہوا اُس سے خون پس مر گئے
اُس خون سے اور اس باب مین ابی سعید اور عطیہ قرظی سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابو الولید دمشقی نے
اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے سعید بن بشیر سے اُسنے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ بن جندب سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا
قتل کرو تم مشرکین بڑی عمر والے کو اور زندہ رکھو چھوٹی عمر والے کو یعنی لڑکے اُنکے کو اور شرخ وہ لڑکے ہین جنکے زیر ناف کے بال نہ جمے
ہوں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے روایت کیا اُسکو حجاج بن ارطاۃ نے قتادہ سے مانند اسکے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے
وکیع نے سفیان سے اُسنے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے عطیہ قرظی سے کہا کہ پیش کیے گیے ہم آگے نبی صلعم کے دن جنگ بنی قریظہ کے پس
جس کسی کے جمے ہوئے تھے بال یعنی زیر ناف کے تو قتل کرتے اُسکو اسلیے کہ یہ علامت بلوغ کی ہے پس گنا جاتا لڑنے والون سے اور
جسکے نہ جمے ہوتے بال پس چھوڑ دیتے اُسکو اور تھا مین اُنمین سے کہ نہ جمے تھے بال اُنکے سو چھوڑ دیا مجکو اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور
عمل اسیر ہے نزدیک بعض علما کے کہتے ہین کہ بالونکا جمنا[1] بالغ ہونا ہے اگر نہ پہچانا جاوے احتلام اُسکا اور نہ عمر اُسکی اور یہی ہے قول احمد اور
اسحاق کا **باب** عہد اور قسم کا پورا کرنا **حدیث** کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن زریع نے اُسنے کہا حدیث
کی ہمسے حسین معلم نے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے خطبہ مین پوری
کرو جاہلیت[2] کی قسم کو پس تحقیق وہ نہین زیادہ کرتا اسکو یعنی اسلام زیادہ نہین کرتا اُس قسم مین مگر قوۃ کو اور نہ پیدا کرو قسم کو بیچ اسلام کے
اور اس باب مین عبد الرحمن بن عوف اور ام سلمہ اور جبیر بن مطعم اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور قیس بن عاصم سے بھی روایت ہے

[1] کہا تورپشتی نے کہ گردانا گیا جمنا بالون کا علامت بلوغ کی بنا بر ضرورت کے اسلیے کہ اگر پوچھے جاتے احتلام سے یا سن عمر سے تو سچ نہ کہتے واسطے خوف قتل
کے ۱۲ [2] پورا کرو جاہلیت کی قسم کو یعنی عہد اور قسمین کہ زمانہ جاہلیت مین اوپر مدد کرنے کے آپس مین بموجب آیت اوفوا بالعقود کے اور مراد وہ قسمین مین کہ زمان
نہ کھین اور جو قسمین کہ ایام جاہلیت مین قتل کرنے پر واقع ہوئین انکا پورا کرنا درست نہین موافق اس حدیث کے اور جو کہ ہون جاہلیت مین اوپر مدد کرنے مظلوم کے اور صلہ رحم
کے اور مانند انکے کے پس اسلام انکا مدد کرنیوالا ہے بموجب اس حدیث کے اسلیے کہ اسلام کافی ہے بیچ واجب ہونا ایک دوسرے کی پس ایسی قسم کا پورا کرنا واجب ہے ۱۲

هذا حديث حسن صحيح **باب** اخذ الجزية من المجوسي ... بن ... رية ثنا الحجاج بن ارطاة عن عمرو بن دينار عن بجالة بن عبدة قال كنت كاتبا لجزء بن معاوية على مناذر فجاءنا كتاب عمر انظر مجوس من قبلك فخذ منهم الجزية فان عبد الرحمن بن عوف اخبرني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اخذ الجزية من مجوس هجر هذا حديث حسن **حدثنا** ابن ابي عمر ثنا سفيان عن عمرو بن دينار عن بجالة ان عمر كان لا يأخذ الجزية من المجوس حتى اخبره عبد الرحمن بن عوف ان النبي صلى الله عليه وسلم اخذ الجزية من مجوس هجر وفي الحديث كلام اكثر من هذا هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء ما يحل من اموال اهل الذمة **حدثنا** قتيبة ثنا ابن لهيعة عن يزيد بن ابي حبيب عن ابي الخير عن عقبة بن عامر قال قلت يا رسول الله انا نمر بقوم فلا هم يضيفونا ولا هم يؤدون ما لنا عليهم من الحق ولا نحن نأخذ منهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ابوا الا ان تأخذوا كرها فخذوا هذا حديث حسن وقد رواه الليث بن سعد عن يزيد بن ابي حبيب ايضا وانما معنى هذا الحديث انهم كانوا يخرجون في الغزو فيمرون بقوم ولا يجدون من الطعام ما يشترون بالثمن فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان ابوا ان يبيعوا الا ان تأخذوا كرها فخذوا هكذا روي في بعض الحديث مفسرا وقد روي عن عمر بن الخطاب انه كان يأمر بنحو هذا **باب** ما جاء في الهجرة **حدثنا** احمد بن عبدة الضبي ثنا زياد بن عبد الله ثنا منصور بن معتمر عن مجاهد عن طاؤس عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم فتح مكة

یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** مجوس سے جزیہ لینے کا بیان **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حجاج بن ارطاۃ نے عمرو بن دینار سے اُسنے روایت کی بجالہ بن عبدہ سے کہا کہ تھا مین منشی جزء بن معاویہ تابعی کا کہ چچا تھا احنف کا پس آیا ہمارے پاس خط حضرت عمر رضؓ کا کہ مضمون اسکا یہ تھا کہ دیکھ مجوس کو جو آگے تیرے ہین سو لے اُن سے جزیہ اسلیے کہ تحقیق عبد الرحمن بن عوف نے خبر دی مجکو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لیا جزیہ ہجر کے مجوسون سے یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عمرو بن دینار سے اُسنے روایت کی بجالہ سے کہا کہ نہ لیتے تھے حضرت عمر رضؓ جزیہ مجوس سے یہانتک کہ خبر دی اُنکو عبد الرحمن بن عوف نے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لیا جزیہ مجوس ہجر سے اور اس حدیث مین کلام اکثر ہی اس سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اہل ذمہ کا مال حلال نہین یعنی انکا لینا درست نہین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے اُسنے ابی الخیر سے اُسنے عقبہ بن عامر سے کہا کہ عرض کی مین نے کہ یا حضرت تحقیق ہم گذرتے ہین ایک قوم پر یعنی وقت نکلنے کے جہاد کے لیے پس نہ وہ مہمانی کرتے ہین ہماری اور نہ دیتے ہین وہ چیز کہ واسطے ہمارے ہے انپر حق سے یعنی حق اسلام کہ وہ خبرگیری کرنی اور مدد کرنی ہی ساتھ دینے قرض اور اناج اُسکے کے اور نہ ہم خود لیتے ہین اُنسے یعنی زبردستی پس حاصل ہوتا ہے ہمکو بسبب اضطرار کے ضرر عظیم سو نبی صلعم نے فرمایا کہ اگر انکار کرین وہ یعنی ضیافت کرنے سے اور بیچنے سے نقد یا قرض مگر یہ کہ لو تم زبردستی پس لو یعنی زبردستی یہ حدیث حسن ہے اور تحقیق روایت کیا اسکو لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے بھی اور سوا اسکے نہین کہ معنی اس حدیث کے یہ ہین کہ تھے وہ نکلتے جہاد مین سو گذرتے ایک قوم پر اور نہ پاتے کھانے سے وہ چیز کہ خریدین ساتھ مول کے پس حضرت صلعم نے فرمایا کہ اگر انکار کرین ہم بیچنے سے مگر یہ کہ لو زبردستی تو لو اسیطرح روایت کی گئی ہے بعض حدیثون مین ساتھ تفسیر کے اور عمر فاروق سے مروی ہے کہ تھے وہ حکم کرتے مانند اسکے **باب** ہجرت کا بیان **حدیث** کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے زیاد بن عبد اللہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے منصور بن معتمر نے مجاہد سے اُسنے طاؤس سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا دن فتح مکہ کے

۱؎ جزیہ اس مال کو کہتے ہین کہ لیا جاوے ذمی سے اور یہ مشتق ہے جزاء سے یعنی بدلے کے اسلیے کہ وہ جزا یعنی بدلہ ہے اسکے ترک اسلام کا اور باقی رہنے کا کفر پر اور جمہور علماء اتفاق رکھتے ہین اوپر لینے جزیہ کے مجوس سے اور حنفیہ کے نزدیک عجم کے بت پرستون سے بھی لیا جاوے اور شافعی کو اسمین اختلاف ہو اور حنفیہ کے نزدیک غنی پر ہر سال مین اڑتالیس درہم ہین کہ ہر مہینے مین چار درہم دے اور اوسط درجہ والے پر چوبیس درہم ہین کہ ہر مہینے مین دو درہم دے اور فقیر مزدوری کرنیوالے پر بارہ درہم کہ ہر مہینے مین ایک درہم دے ۱۲ ع ح ملا سیہ لوگ ذمی تھے اور شرط کی گئی تھی اُن سے کہ جو مسلمان جہاد کے لیے جاتا ہوا انکے ہان گذرے اُنکی ضیافت کرین پس جو مسلمان اُنکے ہان پہونچتے نہ وہ ضیافت کرتے اُنکی اور نہ بیچتے اُنسے غلہ وغیرہ پس نبی صلعم نے فرمایا کہ مضطر آدمی کو جائز ہے اُنکے مال کا لینا زبردستی سے اگرچہ وہ راضی نہون ۱۲

لا هجرة بعد الفتح ولكن جهاد ونية واذا استنفرتم فانفروا وفي الباب عن ابي سعيد وعبد الله بن عمرو وعبد الله بن حبشي وهذا حديث حسن صحيح وقد رواه سفيان الثوري عن منصور بن المعتمر نحو هذا **باب** ما جاء في بيعة النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** سعيد بن يحيى بن سعيد الاموي ثنا عيسى بن يونس عن الاوزاعي عن يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة عن جابر بن عبد الله في قوله تعالى لقد رضي الله عن المؤمنين اذ يبايعونك تحت الشجرة قال جابر بايعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم على ان لا نفر ولم نبايعه على الموت وفي الباب عن سلمة بن الاكوع وابن عمر وعبادة وجرير بن عبد الله وقد روي هذا الحديث عن عيسى بن يونس عن الاوزاعي عن يحيى بن ابي كثير قال قال جابر بن عبد الله ولم يذكر فيه ابو سلمة **حدثنا** قتيبة ثنا حاتم بن اسمعيل عن يزيد بن ابي عبيد قال قلت لسلمة بن الاكوع على اي شيء بايعتم رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الحديبية قال على الموت هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** علي بن حجر ثنا اسمعيل بن جعفر عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر قال كنا نبايع رسول الله صلى الله عليه وسلم على السمع والطاعة فيقول لنا فيما استطعتم هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** احمد بن منيع ثنا سفيان بن عيينة عن ابي الزبير عن جابر بن عبد الله قال لم نبايع رسول الله صلى الله عليه وسلم على الموت انما بايعناه على ان لا نفر هذا حديث حسن صحيح ومعنى كلا الحديثين صحيح قد بايعه قوم من اصحابه على الموت وانما قالوا لا نزال بين يديك ما لم نقتل وبايعه آخرون فقالوا لا نفر **باب** في نكث البيعة **حدثنا** ابو عمار ثنا وكيع عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة

نہیں فرض ہے ہجرت بعد فتح مکہ کے ولیکن جہاد اور نیت ہے یعنی ہر کام میں نیکی کی نیت کرنی اور جہاد کرنے سے ہجرت کا ثواب حاصل ہوتا ہے اور جس وقت کہ بلائے جاؤ تم یعنی جہاد کے لیے پس نکلو بنا بر امر فرض ہونے کے اور اس باب میں ابی سعید اور عبد اللہ بن عمرو اور عبد اللہ بن حبشی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کیا اسکو سفیان ثوری نے منصور بن معتمر سے مانند اسکے **باب** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کا بیان **حدیث** کی ہمسے سعید بن یحیی بن سعید اموی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عیسی بن یونس نے اُسنے اوزاعی سے اُسنے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے بیچ تفسیر اِس آیت کے کہ تحقیق اللہ خوش ہوا ایمان والوں سے جبکہ ہاتھ ملانے لگے تجھسے اُس درخت کے نیچے کہا جابر نے بیعت کی ہمنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ نہ بھاگینگے ہم لڑائی سے اور نہ بیعت کی ہمنے آپ سے موت پر اور اس باب میں سلمہ بن الکوع اور ابن عمر اور عبادہ اور جریر بن عبد اللہ سے بھی روایت ہے اور تحقیق روایت کی گئی یہ حدیث عیسی بن یونس سے اُسنے اوزاعی سے اُسنے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے جابر سے اور نہیں ذکر کیا اسمیں واسطہ ابو سلمہ کا **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حاتم بن اسمٰعیل نے یزید بن ابی عبیدہ سے کہا کہ کہا میں نے سلمہ بن اکوع سے کس چیز پر بیعت کی تھی تمنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دن حدیبیہ کے جبکہ قریش نے نبی صلعم کو مکہ میں جانے سے روکا تھا۔ کہا اُسنے موت پر یعنی جبتک جان ہے لڑینگے اور منھ نہ پھیرینگے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن جعفر نے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ تھے ہم بیعت کرتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر سننے اور فرمانبرداری کرنے کے پس فرماتے ہمسے بیچ اُس چیز کے کہ طاقت رکھو تم یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے ابی زبیر سے اُسنے جابر سے کہا نہیں بیعت کی ہمنے نبی صلعم سے مرنے پر سوا اسکے نہیں کہ بیعت کی ہمنے آپ سے یہ کہ نہ بھاگینگے ہم یہ حدیث حسن صحیح ہے اور معنی دونوں حدیثوں کے صحیح ہیں کہ ایک جماعت نے آپ سے مرنے پر بیعت کی تھی اور کہا کہ ہمیشہ ہم آپکے آگے رہینگے جبتک کہ مارے جاویں ہم اور بیعت کی آپسے دوسروں نے اسپر کہ نہ بھاگینگے **باب** بیعت توڑنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابو عمار نے - اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے

لہ فتح مکہ سے پہلے ہجرت فرض عین تھی طرف مدینہ کے بلکہ ہر دار الکفر سے اسپر کہ مسلمان ہوتا اسلیے کہ اہل دین مدینہ میں کم تھے پس ہجرت فرض ہوئی کہ مسلمانوں کو زور ہو پس جب مکہ فتح ہوا تو وہ علت زائل ہوئی اور فرضیت ہجرت کی وہاں سے موقوف ہوئی لیکن باقی ہے استحباب ہجرت کا واسطے جہاد اور طلب علم وغیرہ کے اور نیت یعنی قصد جہاد کا یا اخلاص عمل کا حاصل یہ ہے کہ مدینہ کی طرف ہجرت کرنی اب فرض نہیں ولیکن چھوڑنا وطن کا بسبب جہاد کے یا نیت صالحہ کے مانند بھاگنے کے دار الکفر سے یا بدعت یا جہل یا فتنہ وغیرہ باقی ہے منسوخ نہیں ۱۲ ع عہ یہ رخصت ہے حضرت صلعم کی طرف سے یعنی جسقدر فرمانبرداری ہو سکے اُسیقدر کرو ۱۲ ع ف چھٹے سال ہجری میں حضرت صلعم پندرہ سو آدمی ساتھ لیکر عمرہ کرنے کی نیت سے مکہ کو روانہ ہوئے جب حدیبیہ میں کہ نام ہے ایک جگہ کا پاس مکہ کے پہونچے تو کفار قریش مانع ہوئے اور مکہ میں داخل ہونے سے آپ کو روکا تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلثة لا يكلمهم الله يوم القيمة ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم رجل بايع اماما فان اعطاه وفى له وان لم يعطه لم يف له هذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء فى بيعة العبد **حدثنا** قتيبة ثنا الليث عن ابى الزبير عن جابر انه قال جاء عبد فبايع رسول الله صلى الله عليه وسلم على الهجرة ولا يشعر النبى صلى الله عليه وسلم انه عبد فجاء سيده فقال النبى صلى الله عليه وسلم بعنيه فاشتراه بعبدين اسودين ولم يبايع احدا بعد حتى يسأله اعبد هو وفى الباب عن ابن عباس حديث جابر حديث حسن غريب صحيح لا نعرفه الا من حديث ابى الزبير **باب** ماجاء فى بيعة النساء **حدثنا** قتيبة ثنا سفيان عن محمد بن المنكدر سمع اميمة بنت رقيقة تقول بايعت رسول الله صلى الله عليه وسلم فى نسوة فقال لنا فيما استطعتن واطقتن قلت الله ورسوله ارحم بنا منا بانفسنا فقلت يا رسول الله بايعنا قال سفيان تعنى صافحنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما قولى لمائة امرأة كقولى لامرأة واحدة وفى الباب عن عائشة وعبد الله بن عمرو واسماء بنت يزيد وهذا حديث حسن صحيح لا نعرفه الا من حديث محمد بن المنكدر وروى سفيان الثورى ومالك بن انس وغير واحد هذا الحديث عن محمد بن المنكدر نحوه **باب** ماجاء فى عدة اصحاب بدر **حدثنا** واصل بن عبد الاعلى الكوفى ثنا ابو بكر بن عياش عن ابى اسحق عن البراء قال كنا نتحدث ان اصحاب بدر يوم بدر كعدة اصحاب طالوت ثلاثمائة وثلاثة عشر وفى الباب عن ابن عباس وهذا حديث حسن صحيح وقد رواه الثورى وغيره عن ابى اسحق **باب** ماجاء فى الخمس **حدثنا** قتيبة ثنا عباد بن عباد المهلبى عن ابى جمرة عن ابن عباس ان النبى صلى الله عليه وسلم قال لوفد عبد القيس آمركم ان تؤدوا خمس ما غنمتم وفى الحديث قصة هذا حديث حسن صحيح

کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین قسم کے آدمی ہیں کہ نہ کلام کریگا انسے اللہ دن قیامت کے اور نہ پاک کریگا انکو گناہوں سے اور واسطے انکے عذاب ہے درد دینے والا۔ ایک مرد وہ ہے کہ بیعت کی اُسنے امام سے پس اگر دیا اُسکو کچھ مال تو پورا کیا اُسکو۔ اور اگر نہ دیا کچھ تو نہ پورا کیا اُسکو یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** غلام کی بیعت کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابی زبیر سے اُسنے جابر سے کہا کہ آیا ایک غلام پس بیعت کی اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت پر یعنی عہد کیا حضرت سے کہ اپنے وطن سے نکل کر آپکی خدمت بابرکت میں حاضر ہونگا اور نہ معلوم ہوا نبی صلعم کو کہ یہ غلام ہے۔ پھر آیا مالک اُسکا ڈھونڈتا ہوا اُسکو پس فرمایا اُسکو نبی صلعم نے کہ بیچ دے اُسکو میرے ہاتھ۔ پس خریدا آپ نے اُسکو بدلے دو غلاموں سیاہ رنگ کے اور نہ بیعت کی کسی سے پیچھے اُسکے یہانتک کہ پوچھ لیتے اُس سے کہ غلام ہے یا آزاد اور اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے اور جابر کی حدیث حسن غریب صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث ابی زبیر سے **باب** عورتوں کی بیعت کرنیکا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے محمد بن منکدر سے اُسنے سُنا امیمہ بنت رقیقہ سے کہتی تھی کہ بیعت کی میں نے نبی صلعم سے بیچ کئی عورتوں کے کہ اُنھوں نے بھی بیعت کی سو آپ نے فرمایا واسطے ہمارے کہ بیعت کی میں نے تمکو اُسے عورتو بیچ اُس چیز کے کہ استطاعت رکھو تم اور طاقت رکھو تم کہا میں نے اللہ اور اُسکا رسول زیادہ تر مہربان ہے بیچ حق ہمارے کے ہمسے ساتھ جانوں اپنی کے سو میں نے عرض کی کہ یا حضرت بیعت کیجیے ہمسے کہا سفیان نے یعنی مصافحہ کیجیے ہمسے سو حضرت صلعم نے فرمایا سوا اسکے نہیں کہ کہنا میرا واسطے سو عورتوں کے مانند کہنے میرے کے ہے واسطے ایک عورت کے یعنی فقط میرا زبان سے کہنا کافی ہے ہاتھ ملانے کی کچھ ضرورت نہیں اور اس باب میں عائشہ اور عبداللہ بن عمرو اور اسماء بنت یزید سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث محمد بن منکدر سے اور روایت کی یہ حدیث سفیان اور مالک وغیرہ نے محمد بن منکدر سے مانند اسکے **باب** اصحاب بدر کی گنتی کا بیان **حدیث** کی ہمسے واصل بن عبد الاعلیٰ کوفی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابوبکر بن عیاش نے ابی اسحاق سے اُسنے براء سے کہا کہ تھے ہم گفتگو کرتے آپس میں کہ تحقیق اصحاب بدر کی گنتی مانند اصحاب طالوت کے ہے تین سو تیرہ آدمی اور اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کیا اُسکو ثوری وغیرہ نے ابی اسحاق سے **باب** پانچویں حصہ کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے عباد بن عباد مہلبی سے اُسنے ابی جمرہ سے اُسنے ابن عباس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایلچیوں عبد القیس کے لیے یہ کہ ادا کرو تم پانچواں حصہ غنیمت میں سے اور اس حدیث میں قصہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

حدثنا قتيبة ثنا حماد بن زيد عن ابي جمرة عن ابن عباس نحوه **باب** ما جاء في كراهية النهبة **حد** ثنا هناد ثنا ابو الاحوص عن سعيد بن مسروق عن عباية بن رفاعة عن ابيه عن جده رافع قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فتقدم سرعان الناس فتعجلوا من الغنائم فاطبخوا ورسول الله صلى الله عليه وسلم في اخرى الناس فمر بالقدور فامر بها فاكفئت ثم قسم بينهم فعدل بعيرا بعشر شياه وروى سفيان الثوري عن ابيه عن عباية عن جده رافع بن خديج ولم يذكر فيه عن ابيه **حد** ثنا بذلك محمود بن غيلان ثنا وكيع عن سفيان وهذا اصح وعباية بن رفاعة سمع من جده رافع بن خديج وفي الباب عن ثعلبة بن الحكم وانس وابي ريحانة وابي الدرداء وعبد الرحمن بن سمرة وزيد بن خالد وجابر وابي هريرة وابي ايوب **حد** ثنا محمود بن غيلان ثنا عبد الرزاق عن معمر عن ثابت عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من انتهب فليس منا هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث انس **باب** ما جاء في التسليم على اهل الكتاب **حد** ثنا قتيبة ثنا عبد العزيز بن محمد عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تبدؤا اليهود والنصارى بالسلام واذا لقيتم احدهم في الطريق فاضطروه الى اضيقه وفي الباب عن ابن عمر وانس وابي بصرة الغفاري صاحب النبي صلى الله عليه وسلم هذا حديث حسن صحيح ومعنى هذا الحديث لا تبدؤا اليهود والنصارى قال بعض اهل العلم انما معنى الكراهية لانه يكون تعظيما لهم وانما امر المسلمون بتذليلهم وكذلك اذا لقي احدهم في الطريق فلا يترك الطريق عليه لان فيه تعظيما لهم

حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ابی جمرہ سے اُسنے ابن عباس سے مانند اسکے **باب** تقسیم کے پہلے مال غنیمت کا لینا منع ہے حدیث کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے سعید بن مسروق سے اُسنے عبایہ بن رفاعہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا رافع سے کہ تھے ہم ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سفر مین سو آگے بڑھے جلدباز قوم کے سو جلدی کی اُنھون نے غنیمت مین سے اور پکایا گوشت اور نبی صلعم پچھلے لوگون مین تھے۔ پس گذرے حضرت صلعم ہنڈیون کی طرف سو حکم فرمایا اُنکے اُلٹ دینے کا پس اُلٹا دی گئین[1]۔ پھر تقسیم کی درمیان اُنکے غنیمت سو برابر کیا ایک اونٹ کو بدلے دس بکریون کے اور روایت کی سفیان ثوری نے اپنے باپ سے اُسنے عبایہ سے اُسنے اپنے دادا رافع بن خدیج سے اور نہین ذکر کیا اُسمین واسطہ باپ کا حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اور یہ زیادہ تر صحیح ہے اور عبایہ نے اپنے دادا رافع سے سنا ہے اور اس باب مین ثعلبہ بن الحکم اور انس اور ابی ریحانہ اور ابی درداء اور عبد الرحمن بن سمرہ اور زید بن خالد اور جابر اور ابی ہریرہ اور ابی ایوب سے بھی روایت ہے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے ثابت سے اُسنے انس سے کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص کہ لے مال غنیمت سے پہلے تقسیم کے پس نہین وہ ہم مین سے یعنی ہمارے طریقے پر یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث انس سے **باب** اہل کتاب یعنی یہود اور نصاری پر سلام کرنے کا بیان حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہود اور نصاری کو پہلے تم نہ سلام کیا کرو اور جسکو ملو تم اُنمین سے کسیکو راہ مین پس تنگ کیا کرو انکو طرف تنگ راہ کے۔ اور اس باب مین ابن عمر اور انس اور ابی بصرہ غفاری نبی صلعم کے مصاحب سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کہا بعض اہل علم نے کہ معنی اس حدیث کے یہ ہین کہ یہود اور نصاری سے سلام کے ساتھ ابتدا کرنا اسواسطے مکروہ ہے کہ اسمین اُنکی تعظیم ہے۔ اور مسلمانون کو حکم ہے ذلیل کرنے اُنکے کا اور اسیطرح جبکہ ملے ایک اُنکا راہ مین تو نہ چھوڑی جاوے راہ واسطے اُنکے اسلیے کہ اسمین اُنکی تعظیم لازم آتی ہے

[1] اسلیے کہ اُنھون نے ذبح کیا تھا جانورون کو غنیمت مین سے پہلے تقسیم کرنے کے ۱۲ کہا امام نووی نے کہ یہود و نصاری سے سلام کے ساتھ ابتدا کرنی حرام ہے اور بعضے کہتے ہین کہ ضرورت کے لیے جائز ہے۔ یہ قول نخعی اور علقمہ کا ہے اور اہل بدعت سے ابتدا کرنا بھی درست نہین مگر واسطے خوف مفسدہ اور ضرر کے درست ہی ۱۲ یہود اور نصاری کو پہلے سلام کرنا حرام ہے اگر وہ سلام کرین تو جواب مین کہو وعلیکم یعنی تمپر وہی جو کہ تم لائق ہو اور تنگ کرو انکی راہ سے ایک طرف اور کنارہ پر جاوین اور راہ اُنپر تنگ ہو اور یہ اسواسطے کہ جب اُنھون نے راہ حق کو چھوڑا تو ذلت کے لائق ہوے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد تنگ کرنے سے حکم کرنا ہے ساتھ ایک طرف ہونے کے تاکہ راہ کا درمیان مسلمانون کو چھوڑتا رہے ۱۲

حدثنا علی بن حجر ثنا اسمعیل بن جعفر عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الیہود اذا سلم علیکم احدہم فانما یقول السام علیکم فقل علیک هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی کراهیة المقام بین اظہر المشرکین حدثنا هناد ثنا ابو معاویة عن اسمعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم عن جریر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث سریة الی خثعم فاعتصم ناس بالسجود فاسرع فیہم القتل فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامر لہم بنصف العقل وقال انا بریء من کل مسلم یقیم بین اظہر المشرکین قالوا یا رسول اللہ ولم قال لا ترایا نارا هما حدثنا هناد ثنا عبدة عن اسمعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم مثل حدیث ابی معاویة ولم یذکر فیہ عن جریر وهذا اصح وفی الباب عن سمرة واکثر اصحاب اسمعیل قالوا عن اسمعیل عن قیس بن ابی حازم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث سریة ولم یذکروا فیہ عن جریر وروی حماد بن سلمة عن الحجاج بن ارطاة عن اسمعیل بن ابی خالد عن قیس عن جریر مثل حدیث ابی معاویة وسمعت محمدا یقول الصحیح حدیث قیس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسل وروی سمرة بن جندب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تساکنوا المشرکین ولا تجامعوہم فمن ساکنہم او جامعہم فہو مثلہم **باب** ماجاء فی اخراج الیہود والنصاری من جزیرة العرب حدثنا الحسن بن علی الخلال ثنا ابو عاصم وعبد الرزاق قالا انا ابن جریج ثنا ابو الزبیر انہ سمع جابر بن عبد اللہ یقول اخبرنی عمر بن الخطاب انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لاخرجن الیہود والنصاری من جزیرة العرب فلا اترک فیہا الا مسلما هذا حدیث حسن صحیح حدثنا موسی بن عبد الرحمن الکندی ثنا زید بن حباب ثنا سفیان الثوری عن ابی الزبیر عن جابر عن عمر بن الخطاب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لئن عشت ان شاء اللہ لاخرجن الیہود والنصاری من جزیرة العرب

حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسماعیل نے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے روایت کی ابن عمر سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ یہود جب کہ سلام کہے تمپر ایک اُنکا تو سوا اسکے نہیں کہ کہیگا السام علیک سو کہہ تو علیک یعنی وہ ہے جسکے تم لائق ہو یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** مشرکون کے درمیان ٹھہرنا مکروہ ہے حدیث کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اسماعیل بن ابی خالد سے اُسنے روایت کی قیس بن ابی حازم سے اُسنے جریر بن عبد اللہ سے کہا کہ نبی صلعم نے بھیجا ایک چھوٹا لشکر طرف قبیلے خثعم کے پس پناہ پکڑی کئی آدمیون نے سجدے سے یعنی سجدے میں گر پڑے کہ تا مسلمان ہمکو جانکر چھوڑ دین پس جلدی کی گئی اُنمین قتل کی۔ پس پہونچی یہ خبر نبی صلعم کو سو حکم کیا اُنکے لیے آدھی دیت دینے کا اور فرمایا کہ مین بیزار ہون ہر مسلمان سے کہ ٹھہرے درمیان مشرکون کے۔ اصحاب نے عرض کی کہ یا حضرت آپ بیزار کیون ہین فرمایا نہ مشابہ ہووے مسلمان بیچ شکل کافر کے حدیث کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے اسماعیل بن ابی خالد سے اُسنے روایت کی قیس بن ابی حازم سے مانند حدیث ابی معاویہ کے۔ اور نہیں ذکر کیا اُسمین واسطہ جریر کا اور یہ زیادہ صحیح ہے اور اس باب مین سمرہ سے بھی روایت ہے۔ اور اکثر اصحاب اسماعیل کے روایت کرتے ہین اسماعیل سے اُسنے قیس بن ابی حازم سے کہا کہ نبی صلعم نے بھیجا ایک لشکر کو اور نہین ذکر کیا اسمین واسطہ جریر کا اور روایت کی حماد بن سلمہ نے حجاج بن ارطاۃ سے اُسنے اسماعیل بن ابی خالد سے اُسنے قیس سے اُسنے جریر سے مانند حدیث ابی معاویہ کے اور سنا مین نے محمد سے کہتے تھے کہ صحیح قیس کی نبی صلعم سے مرسل ہے اور روایت کی سمرہ بن جندب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نہ ٹھہرو مشرکون مین اور نہ جمع ہو اُنسے پس جو شخص کہ ٹھہرے اُنمین یا ملے اُنسے پس وہ مثل اُنکے ہے **باب** یہود اور نصاری کا جزیرہ عرب سے نکالنا حدیث کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو عاصم اور عبد الرزاق نے انھون نے کہا خبر دی ہمکو ابن جریج نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو زبیر نے کہ اُسنے سُنا جابر سے کہتا تھا خبر دی مجھکو عمر فاروق نے کہ اُسنے سُنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے البتہ نکالونگا مین یہود اور نصاری کو جزیرہ عرب سے یہانتک کہ نہ چھوڑونگا مین اُنمین مگر مسلمان کو یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے موسی بن عبد الرحمن کندی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی زبیر سے اُسنے روایت کی جابر سے اُسنے عمر فاروق سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر جیتا رہا مین ان شاء اللہ تو البتہ نکالونگا مین یہود و نصاری کو جزیرہ عرب سے

۱؎ جزیرہ اُس زمین کو کہتے ہین کہ احاطہ کیا ہو اُسکو دریا نے اور جزیرۂ عرب وہ ہے کہ احاطہ کیا ہے دریاے ہند اور دریاے شام اور دجلہ اور فرات نے عدن سے اطراف

باب ما جاء فی ترکۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** محمد بن المثنی ثنا ابو الولید ثنا حماد بن سلمۃ عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ قال جاءت فاطمۃ الی ابی بکر فقالت من یرثک قال اہلی و ولدی قال فما لی لا ارث ابی فقال ابو بکر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا نورث ولکن اعول من کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعولہ وانفق علی من کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینفق علیہ وفی الباب عن عمر وطلحۃ والزبیر وعبد الرحمن بن عوف وسعد وعائشۃ حدیث ابی ہریرۃ حدیث حسن غریب من ہذا الوجہ انما اسندہ حماد بن سلمۃ وعبد الوہاب بن عطاء عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ وقد روی ہذا الحدیث من غیر وجہ عن ابی بکر الصدیق عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** الحسن بن علی الخلال ثنا بشر بن عمر ثنا مالک بن انس عن ابن شہاب عن مالک بن اوس بن الحدثان قال دخلت علی عمر بن الخطاب ودخل علیہ عثمان بن عفان والزبیر بن العوام وعبد الرحمن بن عوف وسعد بن ابی وقاص ثم جاء علی والعباس یختصمان فقال عمر لہم انشدکم باللہ الذی باذنہ تقوم السماء والارض تعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نورث ما ترکنا صدقۃ قالوا نعم قال عمر فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو بکر انا ولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجئت انت وہذا الی ابی بکر تطلب انت میراثک من ابن اخیک ویطلب ہذا میراث امرأتہ من ابیہا فقال ابو بکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نورث ما ترکناہ صدقۃ واللہ یعلم انہ صادق بار راشد تابع للحق وفی الحدیث قصۃ طویلۃ ہذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث مالک بن انس

باب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکہ کا بیان جو آپ نے مرنے کے پیچھے چھوڑا حدیث کی ہمسے محمد بن مثنی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو الولید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ آئین حضرت فاطمہ پاس ابی بکر صدیق کے سو کہا کہ کون وارث ہوگا تیرا۔ ابو بکر نے کہا کہ گھر والے میرے اور اولاد میری۔ کہا فاطمہ رض نے پس کیا ہے مجکو کہ نہین وارث ہوتی مین اپنے باپ کی کہا ابو بکر نے سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین وارث کیے جاتے ہم لیکن دونگا مین اُنکو جنکو تھے نبی صلعم دیتے اُنکو۔ اور خرچ کرونگا مین اُس شخص پر کہ تھے نبی صلعم خرچ کرتے اُسپر۔ اور اس باب مین عمر اور طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد اور عائشہ سے بھی روایت ہے۔ اور ابو ہریرہ کی حدیث حسن غریب ہے اسوجہ سے سوا اسکے نہین کہ مسند کیا اُسکو حماد بن سلمہ اور عبد الوہاب بن عطا نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اور یہ حدیث حضرت ابی بکر سے کئی طرح پر مروی ہے حدیث کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے ابن شہاب سے اُسنے مالک بن اوس سے کہا کہ داخل ہوا مین عمر فاروق پر۔ اور آئے اُس پاس عثمان ابن عفان اور زبیر بن عوام اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص پھر آئے حضرت علی اور عباس جھگڑتے ہوے سو عمر نے اُنکو کہا کہ قسم دیتا ہون تمکو اُس خدا کی کہ اُسکے حکم سے قائم ہین آسمان اور زمین کیا جانتے ہو تم کہ حضرت صلعم نے فرمایا نہین وارث کیے جاتے ہم یعنی گروہ انبیا کے جو کچھ کہ ہم چھوڑتے ہین صدقہ ہی کہا اُن اصحاب نے جو وہان بیٹھے تھے ہان بیشک نبی صلعم نے فرمایا ہے کہا عمر نے کہ جب وفات فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کہا ابو بکر نے کہ مین والی ہون نبی صلعم کا یعنی پس خلیفہ ہوے ابو بکر۔ پس آیا تو اور یہ طرف ابو بکر رض کے اس حال مین کہ طلب کرتا تھا تو میراث اپنے بھتیجے سے اور طلب کرتا تھا یہ یعنی علی میراث عورت اپنی کی باپ اُسکے سے سو کہا ابو بکر نے کہ تحقیق نبی صلعم نے فرمایا کہ نہین وارث کیے جاتے ہین ہم جو کچھ کہ چھوڑتے ہین صدقہ ہی راہ خدا مین کوئی مالک اُسکا نہین۔ اور اللہ جانتا ہی کہ ابو بکر اس کام مین صادق اور نیکوکار اور راہ راست پر اور تابع حق کے تھے اور اس حدیث مین قصہ لنبا ہی یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی حدیث مالک بن انس سے

لہ حضرت صلعم کے پاس کچھ زمین مدینہ مین تھی اور کچھ فدک اور خیبر مین سو حضرت صلعم کا معمول تھا کہ اُسکے حاصلات سے اپنی بیویون کو سال بھر کا خرچ دیتے اور جو باقی رہتا اُسکو محتاج مسلمانون مین خرچ کرتے۔ سو حضرت صلعم کی وفات کے بعد حضرت فاطمہ نے صدیق اکبر سے اپنے باپ کے ورثہ مانگے ان زمینون مذکور سے تب صدیق نے اُنکو فرمایا کہ نبی کے مال مین میراث نہین جو چھوڑین وہ صدقہ ہے خدا کی راہ مین۔ اور البتہ حضرت صلعم کی بیبیان اور اولاد اس مال سے بقدر کھانے کے پاوینگی اور جو حضرت صلعم اس مال مین عمل کرتے تھے وہی مین بھی کرونگا میری طرف سے اُسمین کچھ کمی بیشی نہوگی۔ پہلے حضرت فاطمہ کو یہ حدیث معلوم نہ تھی جب اُنکو یہ حدیث معلوم ہوئی تو چپ رہین اور رنجیدہ ہونا حضرت فاطمہ کا

باب ما جاء قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ ان ہذہ لا تغزی بعد الیوم **حدثنا** محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید ثنا زکریا بن ابی زائدۃ عن الشعبی عن الحارث بن مالک بن برصاء قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ یقول لا تغزی ہذہ بعد الیوم الی یوم القیمۃ وفی الباب عن ابن عباس وسلیمان بن صرد ومطیع ہذا حدیث حسن صحیح وہو حدیث زکریا بن ابی زائدۃ عن الشعبی لا نعرفہ الا من حدیثہ **باب** ما جاء فی الساعۃ التی یستحب فیہا القتال **حدثنا** محمد بن بشار ثنا معاذ بن ہشام قال ثنا ابی عن قتادۃ عن النعمان بن مقرن قال غزوت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان اذا طلع الفجر امسک حتی تطلع الشمس فاذا طلعت قاتل فاذا انتصف النہار امسک حتی تزول الشمس فاذا زالت الشمس قاتل حتی العصر ثم امسک حتی یصلی العصر ثم یقاتل وکان یقال عند ذلک تہیج ریاح النصر ویدعو المؤمنون لجیوشہم فی صلوتہم وقد روی ہذا الحدیث عن النعمان بن مقرن باسناد اوصل من ہذا وقتادۃ لم یدرک النعمان بن مقرن مات النعمان فی خلافۃ عمر بن الخطاب **حدثنا** الحسن بن علی الخلال ثنا عفان بن مسلم والحجاج بن منہال قال ثنا حماد بن سلمۃ ثنا ابو عمران الجونی عن علقمۃ بن عبد اللہ المزنی عن معقل بن یسار ان عمر بن الخطاب بعث النعمان بن مقرن الی الہرمزان فذکر الحدیث بطولہ فقال النعمان بن مقرن شہدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان اذا لم یقاتل اول النہار انتظر حتی تزول الشمس وتہب الریاح وینزل النصر ہذا حدیث حسن صحیح وعلقمۃ بن عبد اللہ ہو اخو بکر بن عبد اللہ المزنی **باب** ما جاء فی الطیرۃ

باب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دن فتح مکہ کے فرمایا کہ نہ جہاد کیا جاویگا۔ بعد اس دن کے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے زکریا بن ابی زائدہ نے شعبی سے اُسنے حارث بن مالک سے کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دن فتح مکہ کے فرماتے تھے کہ نہ جہاد کیا جاوے گا یہ مکہ بعد اس دن کے قیامت تک یعنی یہ دار الکفر نہوگا کہ اسپر مسلمان جہاد کرین یا کفار اسپر کبھی جہاد نہ کرینگے[1]۔ اور اس باب مین ابن عباس اور سلیمان بن صرد اور مطیع سے بھی روایت ہی اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث شعبی سے **باب** کس گھڑی مین لڑنا مستحب ہی **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے اُسنے کہا حدیث مجکو میرے باپ نے قتادہ سے اُسنے نعمان بن مقرن سے کہا کہ جہاد کیا مین نے ساتھ نبی صلعم کے پس تھے نبی صلعم جبکہ ظاہر ہوتی فجر تو ٹھہرتے یعنی باز رہتے شروع کرنے لڑائی سے یہانتک کہ نکلتا آفتاب اور فارغ ہوتے نماز صبح سے پھر جسوقت کہ نکلتا آفتاب لڑتے پھر جسوقت کہ دوپہر ہوتی (شرعی وقت چاشت کا ہے یہانتک کہ ڈھلتی دوپہر عرفی) پس جبکہ ڈھلتی دوپہر اور نماز سے فارغ ہوتے تو لڑتے عصر تک پھر ٹھہرتے یہانتک کہ پڑھتے نماز عصر کی پھر لڑتے اور کہا جاتا تھا۔ یعنی صحابہ کہتے تھے بیچ حکمت اس فعل کے کہ اس جہت سے تھا کہ نزدیک ان اوقات کے چلتی ہین ہوائین فتح اور مدد کی اور دعا کرتے ہین مسلمان واسطے لشکرون اپنے کے بیچ نماز اپنی کے یعنی بعد نماز کے یا درمیان نماز کے اور تحقیق روایت کی گئی یہ حدیث نعمان بن مقرن سے ساتھ ایسی اسناد کے کہ زیادہ متصل ہی اس سے اور قتادہ نے نہین پایا نعمان بن مقرن کو کہ وفات ہوگئی تھی نعمان کی بیچ خلافت عمر فاروق کے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عفان بن مسلم اور حجاج بن منہال نے اُنھون نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو عمران جونی نے علقمہ بن عبد اللہ مزنی سے اُسنے معقل بن یسار سے کہ تحقیق عمر فاروق نے بھیجا نعمان بن مقرن کو طرف ہرمزان کے پس ذکر کیا حدیث کو ساتھ طوالت کے۔ پس کہا نعمان بن مقرن نے کہ حاضر ہوا مین ساتھ نبی صلعم کے یعنی جہاد مین پس تھے نبی صلعم جبکہ پہلے پہر نہ لڑتے تو انتظار کرتے یہانتک کہ ڈھلتی دوپہر اور چلتی ہوا اور اترتی مدد یہ حدیث حسن صحیح ہی اور علقمہ بن عبد اللہ بھائی بکر بن عبد اللہ مزنی کا ہی **باب** شگون اور بدفالی کا بیان

---

[1] کفار اسپر کبھی جہاد نہ کرینگے اسلیے کہ مسلمانون نے اسپر کئی بار جہاد کیا بیچ زمانہ یزید کے اور عبد الملک بن مروان کے ساتھ حجاج کے اور بعد اسکے علاوہ ازین جن اُنھون جہاد کیا تو انکا ارادہ مکہ کے ڈھانے اور خرابی کرنے اور بے ادبی اسکے کا نہین تھا بلکہ اُنھون نے اُسکی تعظیم مد نظر رکھی اگرچہ امنین منجنیق سے آگ اور پتھر پھینکے گئے [2] مجمع البحار [2] کفار عرب کو اعتقاد تھا کہ بیماری کو طاقت ہی کہ خود دوسرے آدمی کو لگ جاتی ہی سو فرمایا کہ یہ بات بالکل غلط ہے اور انمین یہ بھی دستور تھا کہ چڑیا اور جانور وغیرہ کی آوازون پر شگون بد لیتے تھے سو حضرت صلعم نے اُسکو منع فرمایا کہ یہ محض وہم اور خیال ہی بے حکم خدا کے کچھ نہین ہو سکتا۔ اور فال اُسکو کہتے ہین کہ کسی سے لفظ حسن کے نیک گمان کرنا خدا کے بھروسے جیسے کہ بیمار سالم کی لفظ سے سنکر گمان کرے کہ مین خدا کے فضل سے صحیح اور سالم ہوا اور جو فال نامے بے علمون مین مشہور ہین

حدثنا محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن بن مهدي ثنا سفيان عن سلمة بن كهيل عن عيسى بن عاصم
عن زر عن عبد الله ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الطيرة من الشرك وما منا الا ولكن الله يذهبه بالتوكل قال
ابو عيسى سمعت محمد ابن اسمعيل يقول كان سليمان بن حرب يقول في هذا الحديث وما منا ولكن الله يذهبه بالتوكل قال سليمان
هذا عندي قول عبد الله بن مسعود وفي الباب عن سعد وابي هريرة وحابس التميمي وعائشة وابن عمر هذا حديث حسن صحيح
لا نعرفه الا من حديث سلمة بن كهيل وروى شعبة ايضا عن سلمة هذا الحديث حدثنا محمد بن بشار ثنا ابن ابي عدي
عن هشام عن قتادة عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا عدوى ولا طيرة واحب الفال قالوا يا رسول الله وما الفال قال
الكلمة الطيبة هذا حديث حسن صحيح حدثنا محمد بن رافع ثنا ابو عامر العقدي عن حماد بن سلمة عن حميد عن انس بن مالك
ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يعجبه اذا خرج لحاجة ان يسمع يا راشد يا نجيح هذا حديث حسن صحيح غريب باب
ما جاء في وصية النبي صلى الله عليه وسلم في القتال حدثنا محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن بن مهدي عن سفيان عن علقمة بن مرثد
عن سليمان بن بريدة عن ابيه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا بعث اميرا على جيش اوصاه في خاصة نفسه بتقوى الله
ومن معه من المسلمين خيرا وقال اغزوا بسم الله وفي سبيل الله قاتلوا من كفر بالله ولا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا وليدا
فاذا لقيت عدوك من المشركين فادعهم الى احدى ثلث خصال او خلال ايتها اجابوك فاقبل منهم وكف عنهم ادعهم
الى الاسلام والتحول من دارهم الى دار المهاجرين واخبرهم انهم ان فعلوا ذلك فان لهم ما للمهاجرين
وعليهم ما على

حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمن بن مہدی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے سلمہ بن کہیل سے اُسنے عیسی
بن عاصم سے اُسنے زر سے اُسنے عبداللہ بن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شگون بد لینا شرک ہے۔ اور نہین ہے ہم مین سے یعنی اُسکا خطرہ سے دین مین
کچھ اعتبار نہین لیکن لیجاتا ہے اُسکو توکل کرنا اوپر اللہ کے یعنی اگر کبھی کسی کے دل مین شگون بد کا خیال آوے تو اللہ پر توکل کرے اللہ اُسکی طرف سے دور کرے کہا ترمذی نے
سنا مین نے محمد بن اسمٰعیل سے کہتے تھے تھا سلیمان بن حرب کہتا بیچ اس حدیث کے اور نہین ہے وہ ہم مین سے ولیکن اللہ لیجاتا ہے اُسکو ساتھ توکل کے سلیمان نے کہا کہ میرے
نزدیک قول ابن مسعود کا ہے اور اس باب مین سعد اور ابی ہریرہ اور حابس تمیمی اور عائشہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث
سلمہ بن کہیل سے اور شعبہ نے بھی حضرت صلعم سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن عدی نے
ہشام سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگ نہین جاتی اور شگون بد لینے کی کچھ حقیقت نہین اور دوست رکھتا
ہون مین نیک فال لینے کو اصحاب نے عرض کی کہ یا حضرت فال کیا ہے فرمایا بات اچھی کہ سُنے اُسکو مسلمان یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے محمد بن رافع نے ابو عامر
عقدی سے اُسنے حماد بن سلمہ سے اُسنے حمید سے اُسنے انس سے کہ تحقیق تھے نبی صلعم خوش آتا انکو جبکہ نکلتے واسطے کسی حاجت اپنی کے کہ سُنتے اے راشد اے نجیح یہ حدیث
حسن صحیح غریب ہے باب نبی صلعم نے لڑائی کے وقت کیا وصیت کی حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمن بن مہدی نے
سفیان سے اُسنے علقمہ بن مرثد سے اُسنے سلیمان بن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا تھے نبی صلعم جب سردار کرتے کسی امیر کو بڑے لشکر پر تو نصیحت کرتے اسکو
بیچ حق نفس اُسکے کے ساتھ تقوی اللہ کے اور نصیحت کرتے امیر کو بیچ حق ان لوگوں کے کہ ہوتے ساتھ اُسکے مسلمانوں سے ساتھ نیکی کے یعنی احسان اور
نرمی کرنا اُنسے۔ پھر فرماتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کرو اور جاو جہاد کے لیے ساتھ نام اللہ کے بیچ راہ خدا کے یعنی واسطے رضامندی اسکی
کے لڑو اُس شخص سے کہ کفر کیا اُسنے ساتھ اللہ تعالے کے جہاد کرو اور نہ خیانت کرو غنیمت مین اور نہ عہد توڑو اور نہ مثلہ کرو یعنی اعضا
مانند ناک کان وغیرہ نہ کاٹو اور نہ مارو الو لڑکون کو اور جس وقت کہ ملاقات کرے تو اے امیر دشمنون سے مشرکین مین سے پس بلا انکو
طرف ایک چیز کے تین چیزون مین۔ پس جو چیز کہ ان تینون مین قبول کرین تجھسے قبول کرین مشرک پس قبول کر اُنسے اور باز رہ اُنسے یعنی اُنسے
زیادہ تکلیف نہ دے پھر بلا انکو طرف اسلام کے اور نقل کے یعنی چلے آنے کے اپنے ملک دار الحرب سے طرف ملک مہاجرین کے
یعنی دار الاسلام کے۔ اور خبر دے انکو یہ کہ اگر کرین وہ یعنی اپنے ملک سے دار الاسلام مین چلے آوین تو پس واسطے اُنکے ہے وہ چیز کہ
واسطے مہاجرین کے ہے اور اُنپر ہے وہ چیز

المهاجرين وان ابوا ان يتحولوا فاخبرهم انهم يكونون كاعراب المسلمين يجري عليهم ما يجري على الاعراب ليس لهم في الغنيمة والفئ شيء الا ان يجاهدوا فان ابوا فاستعن بالله عليهم وقاتلهم واذا حاصرت حصنا فارادوك ان تجعل لهم ذمة الله وذمة نبيه فلا تجعل لهم ذمة الله ولا ذمة نبيه واجعل لهم ذمتك وذمم اصحابك فانكم ان تخفروا ذممكم وذمم اصحابكم خير لكم من ان تخفروا ذمة الله وذمة رسوله واذا حاصرت اهل حصن فارادوك ان تنزلهم على حكم الله فلا تنزلوهم ولكن انزلهم على حكمك فانك لا تدري اتصيب حكم الله فيهم ام لا او نحو هذا وفي الباب عن النعمان بن مقرن وحديث بريدة حديث حسن صحيح حدثنا محمد بن بشار ثنا ابو احمد ثنا سفيان عن علقمة بن مرثد نحوه بمعناه وزاد فيه فان ابوا فخذ منهم الجزية فان ابوا فاستعن بالله عليهم هكذا رواه وكيع وغير واحد عن سفيان وروى غير محمد بن بشار عن عبد الرحمن بن مهدي وذكر فيه امر الجزية حدثنا الحسن بن علي الخلال ثنا عفان ثنا حماد بن سلمة ثنا ثابت عن انس بن مالك قال كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يغير الا عند صلوة الفجر فان سمع اذانا امسك والا اغار واستمع ذات يوم فسمع رجلا يقول الله اكبر فقال على الفطرة فقال اشهد ان لا اله الا الله قال خرجت من النار قال الحسن وثنا الوليد ثنا حماد بن سلمة بهذا الاسناد مثله هذا حديث حسن صحيح

ابواب فضائل الجهاد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

کہ مہاجرین پر ہے۔ پس اگر نہ قبول کریں وہ ہجرت کرنا اپنے ملک سے تو خبر دے انکو یہ کہ ہونگے وہ مانند گواروں مسلمانوں کے جاری کیا جاوے انپر حکم خدا کا وہ کہ جاری کیا جاتا ہے سب مسلمانوں پر یعنی واجب ہونا نماز اور زکوۃ اور قصاص اور دیت وغیرہ کا۔ اور نہ ہوگا واسطے انکے مال غنیمت اور فی میں سے کچھ حصہ مگر یہ کہ جہاد کریں ساتھ مسلمانوں کے یعنی مہاجرین کے لیے بدون جہاد کے بھی حصہ مقرر تھا۔ پس یہ مثل انکے ہونگے۔ پس اگر وہ قبول نہ کریں یہ۔ پس مدد چاہ اللہ سے اور لڑ انسے اور جبکہ گھیرے تو ایک قلعے والوں کو اور بستی والوں کو یعنی کفار کو پس چاہیں تجھسے یہ کہ دے تو واسطے انکے ذمہ اللہ کا اور ذمہ نبی اسکے کا پس نہ دے تو انکو ذمہ اللہ کا اور ذمہ نبی اسکے کا ولیکن دے انکو ذمہ اپنا اور ذمہ اپنے یاروں کا اسلیے کہ تحقیق تم اگر توڑو ذمہ اپنا اور ذمہ اپنے یاروں کا تو سہل اس سے ہے کہ توڑو تم ذمہ اللہ کا اور ذمہ رسول اسکے کا اور اگر گھیرے تو کسی قلعے والوں کو اور چاہیں تجھسے یہ کہ نکالے تو انکو اوپر حکم اللہ کے پس نہ نکال انکو اوپر حکم اللہ کے ولیکن نکال تو انکو اپنے حکم پر اسلیے کہ تحقیق تو نہیں جانتا کہ پہونچیگا حکم اللہ کا انمین یا نہیں یعنی کیا جانتا ہے تو کہ حکم اللہ کا انکے نکالنے میں کیا ہے اور جو کچھ کہ حکم کرے تو انمین وہ موافق حکم خدا کے ہے یا نہیں اور اس باب میں نعمان بن مقرن سے بھی روایت ہے اور بریدہ کی حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے علقمہ بن مرثد سے مانند اسکے معنی اسکے میں اور زیادہ کیا اسمین یہ کہ اگر نہ قبول کریں وہ تو لے جزیہ پس اگر نہ مانیں وہ پس مدد چاہ اللہ سے اوپر انکے۔ اسیطرح روایت کیا اسکو وکیع وغیرہ نے سفیان سے اور روایت کی غیر محمد بن بشار نے عبد الرحمن بن مہدی سے اور ذکر کیا اسمین حکم جزیہ کا حدیث کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عفان نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے ثابت نے انس بن مالک سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ غارت کرتے مگر نزدیک نماز فجر کے پس اگر سنتے اذان تو باز رہتے انسے اور اگر نہ سنتے اذان تو غارت کرتے اور انتظار کی آپنے ایک دن سو سنا ایک مرد کو کہ کہتا ہے اللہ اکبر اللہ اکبر سو فرمایا آپ نے کہ اسلام پر ہے تو پھر کہا اسنے اشہد ان لا الہ الا اللہ نبی صلعم نے فرمایا نکلا تو آگ سے یعنی دوزخ سے نجات پائی حسن نے کہا اور حدیث کی ہمسے ولید نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے اسی اسناد سے مثل اسکے یہ حدیث حسن صحیح ہے

ابواب فضائل الجہاد جہاد کی فضیلتوں کا بیان جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں

بعضوں نے کہا کہ ہجرت ارکان اسلام سے تھی پہلے فتح مکے کے اور وہ خاص کہ واسطے مہاجرون کے ہے یعنی ثواب اور مستحق ہوگا مال فی کا۔ اور یہ حکم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا۔ اور اب نہیں ہے۔ اور غنیمت اور فی کے ایک معنی ہیں اور بعض نے فرق کیا ہے۔ اسمیں جیسا کہ پہلے بتصریح اسکا بیان گزرا اگر توڑا انھون نے ذمہ یعنے عہد اور امان اللہ اور رسول اُسکے کا تو نہیں جانے گا تو کہ کیا کرے ساتھ انکے یہانتک کہ وحی سے معلوم ہوا۔ اور یہ مشکل ہے کہ تو مراد ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بخلاف اسکے کہ جب وہ توڑیں عہد تیرا تو جسطرح مصلحت دیکھے گا تو انمیں اسی طرح کا خواہ انکو قتل کرے یا

جزیہ سے یا بندی میں پکڑے ۱۲ ع ح

باب فضل الجهاد **حدثنا** قتيبة بن سعيد نا ابو عوانة عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة قال قيل يا رسول الله ما يعدل الجهاد قال انكم لا تستطيعونه فردوا عليه مرتين او ثلاثا كل ذلك يقول لا تستطيعونه فقال في الثالثة مثل المجاهد في سبيل الله مثل الصائم القائم الذي لا يفتر من صلوة ولا صيام حتى يرجع المجاهد في سبيل الله وفي الباب عن الشفاء وعبد الله بن حبشي وابي موسى وابي سعيد وام مالك البهزية وانس بن مالك هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** محمد بن عبد الله بن بزيع نا معتمر بن سليمان ثني مرزوق ابو بكر عن قتادة عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يعني يقول الله المجاهد في سبيلي هو علي ضمان ان قبضته اورثته الجنة وان رجعته رجعته باجر او غنيمة هذا حديث حسن غريب صحيح من هذا الوجه **باب** ما جاء في فضل من مات مرابطا **حدثنا** احمد بن محمد نا عبد الله بن المبارك نا حيوة بن شريح قال اخبرني ابو هاني الخولاني ان عمرو بن مالك الجنبي اخبره انه سمع فضالة بن عبيد يحدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال كل ميت يختم على عمله الا الذي مات مرابطا في سبيل الله فانه ينمى له عمله الى يوم القيمة ويامن فتنة القبر وسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول المجاهد من جاهد نفسه وفي الباب عن عقبة بن عامر وجابر حديث فضالة بن عبيد حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في فضل الصوم في سبيل الله **حدثنا** قتيبة نا ابن لهيعة عن ابي الاسود عن عروة وسليمان بن يسار انهما حدثاه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من صام يوما في سبيل الله زحزحه الله عن النار سبعين خريفا

باب جہاد کی فضیلت کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ اصحاب نے عرض کی کہ یا حضرت کیا برابر ہے جہاد کے یعنی جہاد کی کیا فضیلت ہی فرمایا کہ تحقیق تم نہیں طاقت رکھتے ہو جہاد کی پس پوچھا لوگون نے آپ سے دو بار یا تین بار پھر بار یہی فرماتے تھے کہ تم اُسکی طاقت نہیں رکھتے ہو پس فرمایا تیسری بار مین مثل مجاہد فی سبیل اللہ کی مثل روزے دار قیام کرنے والے کے ہے یعنی ساتھ نماز اور عبادت وغیرہ کے پڑھنے والے خدا کی آیتون کے نہیں تھکتا روزے سے اور نہ نماز سے یعنی نہیں تھکتا عبادت سے یہانتک کہ پھری جہاد کرنے سے بیچ راہ اللہ کے طرف گھر کے اور اس باب مین شفا اور عبد اللہ بن حبشی اور ابی موسی اور ابی سعید اور اُم مالک بہزیہ اور انس بن مالک سے بھی روایت ہی اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی طرح پر ابی ہریرہ سے مروی ہے اُسنے نبی صلعم سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد اللہ بن بزیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معتمر بن سلیمان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مرزوق ابو بکر نے قتادہ سے اُسنے انس سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ خدا کہتا ہی کہ مجاہد مجھپر ہے ضمانت اُسکی اگر قبض کرون مین روح اُسکی تو وارث کرونگا اُسکو بہشت کا اور اگر پھیرون مین اُسکو طرف گھر کے تو پھیرونگا اُسکو ساتھ ثواب اور غنیمت کے یہ حدیث غریب صحیح اسوجہ سے ہی **باب** جو شخص چوکیداری کی حالت مین مرے اللہ کی راہ مین تو اُسکو کیا فضیلت ہی **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حیوہ بن شریح نے اُسنے کہا خبر دی مجکو ابو ہانی خولانی نے کہ عمرو بن مالک جنبی نے خبر دی اُسکو کہ سنا اُسنے فضالہ بن عبید سے حدیث بیان کرتا تھا نبی صلعم سے کہ آپ نے فرمایا ہر مردہ ختم کیا جاتا ہے اوپر عمل اپنے کے یعنی عمل اُسکا زندگی تک ہی بعد مرنے کے عمل باقی نہیں رہتا اور اُسکے لیے ثواب جدید نہیں لکھا جاتا مگر وہ شخص کہ مرا بیچ حالت چوکیداری کے بیچ راہ اللہ کے پس تحقیق شان یہ ہی کہ بڑھایا جاتا ہے واسطے اُسکے عمل اُسکا قیامت تک اور امن مین رہتا ہے فتنہ قبر کے سے اور سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے مجاہد وہ شخص ہی کہ جہاد کرے ساتھ نفس اپنے کے یعنی اپنی جان کو خدا کی راہ مین فدا کرے اور اس باب مین عقبہ بن عامر اور جابر سے بھی روایت ہے اور فضالہ کی حدیث حسن صحیح ہی **باب** خدا کی راہ مین روزہ رکھنے کی کیا فضیلت ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے ابی الاسود سے اُسنے عروہ اور سلیمان بن یسار سے اُنھون نے حدیث کی ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص کہ اللہ کی راہ یعنی جہاد اور حج مین ایک روزہ رکھیگا خدا اُسکو دوزخ کی راہ سے ستر برس دور ڈالیگا

---

[1] یعنی اگرچہ مجاہد کو سستی ہوتی ہے بعض اوقات مین بسبب کھانے اور پینے وغیرہ کے لیکن لکھا جاتا ہی ثواب اُسکو ہمیشہ ہر جنبش مین [12] یعنی اُسکو ہر لحظہ ثواب جدید ہوتا جاتا ہی

احدهما يقول سبعين والآخر يقول اربعين هذا حديث غريب من هذا الوجه وابو الاسود اسمه محمد بن عبد الرحمن بن نوفل الاسدى المدينى وفى الباب عن ابى سعيد وانس وعقبة بن عامر وابو امامة **حدثنا** سعيد بن عبد الرحمن ثنا عبد الله بن الوليد العدنى عن سفيان الثورى ح وثنا محمود بن غيلان ثنا عبيد الله بن موسى عن سفيان عن سهيل بن ابى صالح عن النعمان بن ابى عياش الزرقى عن ابى سعيد الخدرى عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لا يصوم عبد يوما فى سبيل الله الا باعد ذلك اليوم النار عن وجهه سبعين خريفا هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** زياد بن ايوب ثنا يزيد بن هارون ثنا الوليد بن جميل عن القاسم ابى عبد الرحمن عن ابى امامة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال من صام يوما فى سبيل الله جعل الله بينه وبين النار خندقا كما بين السماء والارض هذا حديث غريب من حديث ابى امامة **باب** ماجاء فى فضل النفقة فى سبيل الله **حدثنا** ابو كريب ثنا حسين الجعفى عن زائدة عن الركين بن الربيع عن ابيه يسير بن عميلة عن خريم بن فاتك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من انفق نفقة فى سبيل الله كتب له سبع مائة ضعف وفى الباب عن ابى هريرة هذا حديث حسن انما نعرفه من حديث الركين بن الربيع **باب** ماجاء فى فضل الخدمة فى سبيل الله **حدثنا** محمد بن رافع ثنا زيد بن حباب ثنا معاوية بن صالح عن كثير بن الحارث عن القاسم ابى عبد الرحمن عن عدى بن حاتم الطائى انه سال رسول الله صلى الله عليه وسلم اى الصدقة افضل قال خدمة عبد فى سبيل الله او ظل فسطاط او طروقة فحل فى سبيل الله وقد روى عن معاوية بن صالح هذا الحديث مرسلا وخولف زيد فى بعض اسناده وروى الوليد بن جميل هذا الحديث عن القاسم ابى عبد الرحمن عن ابى امامة عن النبى صلى الله عليه وسلم **حدثنا** بذلك زياد بن ايوب ثنا يزيد بن هارون ثنا الوليد بن جميل عن القاسم ابى عبد الرحمن عن ابى امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

یا چالیس برس کی راہ یہ حدیث غریب ہے اس وجہ سے ابو الاسود کا نام محمد بن عبد الرحمن بن نوفل اسدی مدینی ہے اور اس باب میں ابی سعید اور انس اور عقبہ بن عامر اور ابی امامہ سے بھی روایت ہے **حدیث** کی ہم سے سعید بن عبد الرحمن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن ولید عدنی نے سفیان ثوری سے ح اور حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن موسی نے سفیان سے اُسنے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے نعمان بن ابی عیاش زرقی سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا نہیں روزہ رکھتا کوئی بندہ ایک دن بیچ راہ خدا کے مگر کہ دور کرتا ہے اُسکو یہ دن آگ سے مقدار مسافت ستر برس کے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے زیاد بن ایوب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن جمیل نے قاسم بن عبد الرحمن سے اُسنے ابی امامہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص کہ روزہ رکھے ایک دن کا خدا کی راہ میں کر دیتا ہے اللہ درمیان اُسکے اور درمیان آگ کے ایک کھائی[1] مانند اُسکے کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے یہ حدیث غریب ہے حدیث ابی امامہ سے **باب** خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حسین جعفی نے زائدہ سے اُسنے رکین بن ربیع سے اُسنے اپنے باپ یسیر بن عمیلہ سے اُسنے خریم بن فاتک سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ خرچ کرے کوئی چیز بیچ راہ اللہ کے یعنی جہاد میں تو لکھا جاتا ہے واسطے اُسکے ثواب سات سو گنا اور اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے سوا اسکے نہیں کہ پہچانتے ہیں ہم اس حدیث کو رکین بن الربیع سے **باب** اللہ کی راہ میں خدمت کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن رافع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معاویہ بن صالح نے کثیر بن حارث سے اُسنے روایت کی قاسم ابی عبد الرحمن سے اُسنے عدی بن حاتم سے کہ اُسنے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا خدمت غلام کی اللہ کی راہ میں یا دینا غلام کہ کسی کی ملک میں کر دے یا عاریتاً دے خدمت کے لیے یا سایہ خیمہ کا ہے یا مجاہد کو دے یا حاجی وغیرہ یا بیچ راہ اللہ کے دینا اونٹنی کہ جست کرے اُسپر نر یعنی وہ اونٹنی ایسے سن کو پہنچی ہوئی ہو کہ نر اُسپر جست کرتا ہے یعنی خدا کی راہ میں ایسی اونٹنی دی سواری کے لیے اور تحقیق روایت کی گئی ہے معاویہ بن صالح سے یہ حدیث مرسل اور مخالفت ہوئی زید سے اسکی بعض اسناد میں اور روایت کی ولید بن جمیل نے یہ حدیث قاسم ابی عبد الرحمن سے اُسنے ابی امامہ سے اُسنے نبی صلعم سے **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے زیاد بن ایوب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن جمیل نے قاسم ابی عبد الرحمن سے اُسنے ابی امامہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا

---

[1] یعنی اتنی چوڑی کھائی ہوتی ہے جتنا کہ زمین اور آسمان کے درمیان فرق ہے اور مراد اس سے رکاوٹ بڑا اور پردہ شدید۔ یہ ادنی درجہ ہے اور اللہ جسکو چاہے زیادہ ثواب بھی دیتا ہے۔

افضل الصدقات ظل فسطاط فی سبیل اللہ ومنیحۃ خادم فی سبیل اللہ او طروقۃ فحل فی سبیل اللہ هذا حدیث حسن غریب صحیح وھو اصح عندی من حدیث معاویۃ بن صالح **باب** ما جاء فیمن جھز غازیا **حدثنا** ابو زکریا یحیی بن درست ثنا ابو اسمعیل ثنا یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ عن بسر بن سعید عن زید بن خالد الجھنی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من جھز غازیا فی سبیل اللہ فقد غزی ومن خلف غازیا فی اھلہ فقد غزی هذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر هذا الوجہ **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان ابن ابی لیلی عن عطاء عن زید بن خالد الجھنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جھز غازیا فی سبیل اللہ او خلفہ فی اھلہ فقد غزی هذا حدیث حسن **حدثنا** محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن بن مھدی ثنا حرب بن شداد عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ عن بسر بن سعید عن زید بن خالد الجھنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جھز غازیا فی سبیل اللہ فقد غزی هذا حدیث صحیح **حدثنا** محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید ثنا عبد الملک بن ابی سلیمان عن عطاء عن زید بن خالد الجھنی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ **باب** من اغبرت قدماہ فی سبیل اللہ **حدثنا** ابو عمار ثنا الولید بن مسلم عن یزید بن ابی مریم قال لحقنی عبایۃ بن رفاعۃ بن رافع وانا ماشی الی الجمعۃ فقال ابشر فان خطاک ھذہ فی سبیل اللہ سمعت ابا عبس یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اغبرت قدماہ فی سبیل اللہ فھما حرام علی النار هذا حدیث حسن صحیح غریب وابو عبس اسمہ عبد الرحمن بن جبر وفی الباب عن ابی بکر ورجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویزید بن ابی مریم وھو رجل شامی روی عنہ الولید بن مسلم ویحیی بن حمزۃ وغیر واحد من اھل الشام وبرید بن ابی مریم کوفی ابوہ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم واسمہ مالک بن ربیعۃ

افضل صدقوں کا سایہ خیمہ کا ہی کہ دیا جاوے بیچ راہ اللہ کے اور دینا خادم کا ہی بیچ راہ اللہ کے یا بیچ راہ اللہ کے دینا اونٹنی کا ہے کہ جست کرے اسپر نر یعنی ایسی اونٹنی راہ خدا میں دے سواری کے لیے یہ حدیث حسن غریب ہی اور وہ زیادہ تر صحیح حدیث معاویہ بن صالح سے ہی **باب** جو شخص غازی کا سامان تیار کردے اُسکو کیا ثواب ہے **حدیث** کی ہمسے ابو زکریا یحیی بن درست نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسمعیل نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن ابی کثیر نے ابی سلمہ سے اُسنے بسر بن سعید سے اُسنے زید بن خالد سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ سامان درست کردے جہاد کرنے والے کا بیچ راہ اللہ کے پس تحقیق جہاد کیا اُسنے خود یعنی اُسکو بھی جہاد کا ثواب ملتا ہے اور جو کہ خلیفہ ہو غازی کا بیچ اہل اُسکے کے یعنی اُنکا خدمت گزار ہے پس تحقیق جہاد کیا اُسنے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے غیر اسوجہ سے بھی **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابن ابی لیلی سے اُسنے عطاء سے اُسنے زید بن خالد جہنی سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص کہ سامان تیار کردے غازی کا بیچ راہ اللہ کے یا خلیفہ ہو بیچ اہل اُسکے کے تو تحقیق جہاد کیا اُسنے یہ حدیث حسن ہی **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حرب بن شداد نے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے بسر بن سعید سے اُسنے زید بن خالد سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص کہ سامان طیار کردے لڑنے والے کا بیچ راہ اللہ کے تو تحقیق جہاد کیا اُسنے یعنی حکم جہاد کرنے کا رکھتا ہے اور شریک ہی بیچ ثواب جہاد کے یہ حدیث صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الملک بن ابی سلیمان نے عطاء سے اُسنے زید بن خالد سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **باب** جو شخص کہ گرد آلود ہون پانون اُسکے بیچ راہ اللہ کے اُسکو کیا ثواب ہی **حدیث** کی ہمسے ابو عمار نے اُسنے کہا حدیث ہمسے ولید بن مسلم نے یزید بن ابی مریم سے کہا کہ ملا مجھکو عبایہ بن رفاعہ بن رافع اس حال میں کہ جاتا تھا میں طرف جمعہ کے سو کہا اُسنے کہ خوشخبری ہو جیو کہ تحقیق قدم تیرے یہ بیچ راہ اللہ کے ہیں سنا میں نے ابو عبس سے کہتا تھا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ گرد آلودہ ہون دونون قدم اُسکے بیچ راہ اللہ کے یعنی جہاد وغیرہ کے تو لیس وہ دونون ہیں اوپر آگ کے کہ آگ اُنکو نہیں پہونچیگی یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی اور ابو عبس کا نام عبد الرحمن بن جبر ہے اور اس باب میں ابی بکر اور ایک اور صحابی سے بھی روایت ہے اور یزید بن ابی مریم شامی ہے روایت کی اس سے ولید بن مسلم اور یحیی بن حمزہ وغیرہ اہل شام نے اور برید بن ابی مریم کوفی باپ اُسکا صحابی ہی نام اُسکا مالک بن ربیعہ ہی

لہ یہ کنایہ ہے سعی کرنے سے بیچ راہ جہاد کے اور اسمین مبالغہ ہے کہ جب گرد آلودہ ہونا قدموں کا راہ جہاد میں دور کرنیوالا آگ دوزخ کا ہے۔ تو نفس جہاد کا جو بذات خود کرے کیا کچھ ثواب ہوگا

باب ماجاء فی فضل الغبار فی سبیل الله **حدثنا** هناد ثنا ابن المبارك عن عبد الرحمن بن عبد الله المسعودی عن محمد بن عبد الرحمن عن عیسی بن طلحة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یلج النار رجل بکی من خشیة الله حتی یعود اللبن فی الضرع ولا یجتمع غبار فی سبیل الله ودخان جهنم هذا حدیث حسن صحیح ومحمد بن عبد الرحمن هو مولی آل طلحة مدینی **باب** ماجاء من شاب شیبة فی سبیل الله **حدثنا** هناد ثنا ابو معاویة عن الاعمش عن عمرو بن مرة عن سالم بن ابی الجعد عن شرحبیل بن السمط قال یا کعب بن مرة حدثنا عن رسول الله صلی الله علیه وسلم واحذر قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول من شاب شیبة فی الاسلام کانت له نوراً یوم القیمة وفی الباب عن فضالة بن عبید و عبد الله بن عمرو حدیث کعب بن مرة حدیث حسن هکذا رواه الاعمش عن عمرو بن مرة وقد روی هذا الحدیث عن منصور عن سالم بن ابی الجعد وادخل بینه وبین کعب بن مرة فی الاسناد رجلا ویقال کعب بن مرة ویقال مرة بن کعب البهزی والمعروف من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم مرة بن کعب البهزی وقد روی عن النبی صلی الله علیه وسلم احادیث **حدثنا** اسحق بن منصور ثنا حیوة بن شریح عن بقیة عن بحیر بن سعد عن خالد بن معدان عن کثیر بن مرة الحضرمی عن عمرو بن عبسة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من شاب شیبة فی سبیل الله کانت له نوراً یوم القیمة هذا حدیث حسن صحیح غریب وحیوة بن شریح هو ابن یزید الحمصی **باب** ماجاء من ارتبط فرساً فی سبیل الله **حدثنا** قتیبة ثنا عبد العزیز بن محمد عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

باب جو گرد کہ اللہ کی راہ مین پہونچے اسکی کیا فضیلت ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے عبد الرحمن بن عبد اللہ مسعودی سے اُسنے محمد بن عبد الرحمن سے اُسنے عیسی بن طلحہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین داخل ہوگا آگ مین وہ شخص کہ رویا خوف خدا سے یہانتک کہ پھر جاوے دودھ تھنونمین اور نہین جمع ہوگا اوپر بندے کے غبار بیچ راہ اللہ کے اور دھوان دوزخ کا یعنی جو کوئی گرد آلودہ ہو راہ خدا مین اُسکو دھوان دوزخ کا نہین پہونچیگا یعنی جہاد کرنے والا دوزخ مین نہین جاویگا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور محمد بن عبد الرحمن مولی آل طلحہ کا مدینی ہے **باب** جو شخص بوڑھا ہوا بوڑھا ہونا بیچ راہ اللہ کے تو اُسکو کیا ثواب ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے عمرو بن مرہ سے اُسنے سالم بن ابی الجعد سے کہ شرحبیل بن سمط نے کہا اے کعب بن مرہ حدیث بیان کر ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بچ لمی بیشی سے کہا اُسنے سنا مین نے نبی صلعم سے فرماتے تھے جو شخص کہ بوڑھا ہوا بوڑھا ہونا اسلام مین ہوگا وہ بڑھاپا واسطے اُسکے نور دن قیامت کے اور اس باب مین فضالہ بن عبید اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے اور کعب بن مرہ کی حدیث حسن ہے۔ اسی طرح روایت کیا اُسکو اعمش نے عمرو بن مرہ سے اور تحقیق روایت کی گئی ہے۔ یہ حدیث منصور سے اُسنے روایت کی سالم بن ابی جعد سے اور داخل کیا درمیان اپنے اور کعب بن مرہ کے ایک مرد اور اُسکو کعب بن مرہ بھی کہتے ہین اور مرہ بن کعب بن بہزی بھی کہتے ہین اور مشہور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے مرہ بن کعب بہزی ہے اور تحقیق روایت کی اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثین **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حیوہ بن شریح نے بقیہ سے اُسنے بحیر بن سعد سے اُسنے خالد بن معدان سے اُسنے کثیر بن مرہ سے اُسنے عمرو بن عبسہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ بوڑھا ہوا بوڑھا ہونا بیچ راہ اللہ کے ہوگا وہ بڑھاپا واسطے اُسکے نور دن قیامت کے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور حیوہ بن شریح وہی ابن یزید حمصی ہے **باب** جو شخص کہ گھوڑا باندھے بیچ راہ اللہ کے تو اُسکو کیا ثواب ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اُسکو تعلیق بالمحال کہتے ہین یعنی دودھ دوبارہ پھر تھنون مین جانا محال ہے۔ اسیطرح اُسکا دوزخ مین جانا محال ہے ۱۲ ع ۵۵ اس سے معلوم ہوا کہ منع ہے چننا سفید بال کا اور دیکھا ابو یزید نے آئنہ مین منہ اپنا اور کہا یظہر الشیب ولم یظہر الغیب ما ادری فی الغیب ۱۲

الخیل معقود فی نواصیها الخیر الی یوم القیمة الخیل لثلاثة هی لرجل اجر وهی لرجل ستر وهی علی رجل وزر فاما التی هی له اجر فالذی یتخذها فی سبیل الله فیعدها له هی له اجر لا یغیب فی بطونها شیئا الا کتب الله له اجرا هذا حدیث حسن صحیح وقد روی مالک عن زید بن اسلم عن ابی صالح عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو هذا الحدیث **باب** ماجاء فی فضل الرمی فی سبیل الله **حدثنا** احمد بن منیع ثنا یزید بن هارون ثنا محمد بن اسحق عن عبد الله بن عبد الرحمن بن ابی حسین ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الله لیدخل بالسهم الواحد ثلثة الجنة صانعه یحتسب فی صنعته الخیر والرامی به والممد به قال ارموا وارکبوا ولان ترموا احب الی من ان ترکبوا کل ما یلهو به الرجل المسلم باطل الا رمیة بقوس وتادیبه فرسه وملاعبته اهله فانهن من الحق **حدثنا** احمد بن منیع ثنا یزید بن هارون ثنا هشام الدستوائی عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلام عن عبد الله بن الازرق عن عقبة بن عامر عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله وفی الباب عن کعب بن مرة وعمرو بن عبسة وعبد الله بن عمرو هذا حدیث حسن **حدثنا** محمد بن بشار ثنا معاذ بن هشام عن ابیه عن قتادة عن سالم بن ابی الجعد عن معدان بن ابی طلحة عن ابی نجیح السلمی قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من بلغ بسهم فی سبیل الله فهو له عدل محرر هذا حدیث حسن صحیح وابو نجیح هو عمرو بن عبسة السلمی وعبد الله بن الازرق هو عبد الله بن زید **باب** ماجاء فی فضل الحرس فی سبیل الله **حدثنا** نصر بن علی الجهضمی ثنا بشر بن عمر ثنا شعیب بن رزیق ابو شیبة ثنا عطاء الخراسانی عن عطاء بن ابی رباح عن ابن عباس قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم

گھوڑے سے بندھی ہے انکی پیشانیون مین بھلائی روز قیامت تک یعنی اسلیے کہ حاصل ہوتا ہی بسبب انکے سامان جہاد کا کہ اسمین خیر دنیا اور آخرت ہی۔ سو یہ گھوڑے تین مردونکے واسطے ہین ایک مرد کے واسطے تو ثواب ہین اور ایک کے لیے پردہ اور ایک قسم کے لوگونکو وبال ہین۔ تو جسکو ثواب ہین سو وہ لوگ ہین جنھون نے گھوڑونکو جہاد کے واسطے باندھے اور انکو اللہ کے واسطے تیار کیے تو وہ انکے لیے موجب ثواب ہی نہین کھلاتا انکو کوئی چیز مگر کہ لکھتا ہے اللہ اسکے لیے ثواب یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی مالک نے زید بن اسلم سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس حدیث کے **باب** اللہ کی راہ مین تیر اندازی کرنیکی فضیلت کا بیان **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن اسحاق نے عبد اللہ بن عبد الرحمن بن حسین سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا تحقیق اللہ داخل کرتا ہے بسبب ایک تیر کے یعنے تیر لگانے کے کفار پر۔ تین شخصون کو بہشت مین ایک تو بنانے والے اسکے کو کہ امید رکھے بیچ پیشہ اپنے کے ثواب کا یعنی اس نیت سے بناوے کہ جہاد مین کام آوے اور دوسرے تیر پھینکنے والے کو یعنی جہاد مین اور تیسرے تیر دینے والے کو یعنی تیر انداز کے ہاتھ مین خواہ اپنا تیر دے اسکو خواہ اُسکا اور خواہ پہلے دے یا نشانے پر سے اُٹھا کر اور فرمایا کہ تیر اندازی کرو۔ اور سواری کرو گھوڑون پر یعنی سواری سیکھو اور تیر اندازی تمھاری بہت پیاری ہے طرف میرے سوار ہونے سے جو چیز کہ کھیلے ساتھ اُسکے مرد مسلمان پس وہ باطل اور ناجائز ہے مگر تیر اندازی کرنی کمان سے۔ اور ادب سکھانا اپنے گھوڑے کو اور کھیلنا اپنی بی بی سے پس تحقیق یہ تینون چیزین حق ہین **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہشام دستوائی نے اُسنے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلام سے اُسنے عبد اللہ بن ازرق سے اُسنے عقبہ بن عامر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور اس باب مین کعب بن مرہ اور عمرو بن عبسہ اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہی اور یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے اپنے باپ سے اُسنے روایت کی قتادہ سے اُسنے سالم بن ابی جعد سے اُسنے معدان بن ابی طلحہ اُسنے ابی نجیح سلمی سے اُسنے کہا سنا مین نے نبی صلعم سے فرماتے تھے جو شخص کہ پھینکے تیر بیچ راہ اللہ کے یعنی کسی کافر کو مارے لگے اُسکے یا نہ لگے پس وہ واسطے اُسکے برابر بردہ آزاد کرنے کے ہی یہ حدیث حسن صحیح ہی اور ابو نجیح کا نام عمرو بن عبسہ سلمی ہے اور عبد اللہ بن ازرق وہ عبد اللہ بن زید ہے **باب** اللہ کی راہ مین نگہبانی کی فضیلت کا بیان **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شعیب بن زریق ابو شیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عطاء خراسانی نے عطا بن ابی رباح سے اُسنے ابن عباس سے۔ کہا کہ سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

يقول عينان لا تمسهما النار عين بكت من خشية الله وعين باتت تحرس في سبيل الله وفي الباب عن عثمان وابي ريحانة
حديث ابن عباس حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث شعيب بن رزيق **باب ما جاء في ثواب الشهيد**
حدثنا ابن ابي عمر ثنا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن الزهري عن ابن كعب بن مالك عن ابيه ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال ان ارواح الشهداء في طير خضر تعلق من ثمر الجنة او شجر الجنة هذا حديث حسن صحيح
حدثنا محمد بن بشار ثنا عثمان بن عمر ثنا علي بن المبارك عن يحيى بن ابي كثير عن عامر العقيلي عن ابيه عن ابي هريرة
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عرض علي اول ثلثة يدخلون الجنة شهيد وعفيف متعفف وعبد احسن
عبادة الله ونصح لمواليه هذا حديث حسن **حدثنا** يحيى بن طلحة الكوفي ثنا ابو بكر بن عياش عن حميد عن انس قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم القتل في سبيل الله يكفر كل خطيئة فقال جبرئيل الا الدين فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم الا الدين وفي الباب عن كعب بن عجرة وجابر وابي هريرة وابي قتادة وحديث انس حديث غريب لا نعرفه من حديث ابي بكر الا
من حديث هذا الشيخ وسالت محمد بن اسمعيل عن هذا الحديث فلم يعرفه وقال ارى انه اراد حديث حميد عن انس عن
النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ليس احد من اهل الجنة يسره ان يرجع الى الدنيا الا الشهيد **حدثنا** علي بن حجر
ثنا اسمعيل بن جعفر عن حميد عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ما من عبد يموت له عند الله خير يحب ان يرجع
الى الدنيا وان له الدنيا وما فيها الا الشهيد لما يرى من فضل الشهادة فانه يحب ان يرجع الى الدنيا فيقتل مرة اخرى
هذا حديث صحيح

فرماتے تھے دو آنکھیں ہیں کہ نہ لگیگی انکو آگ ایک وہ آنکھ جو روئی خدا کے خوف سے اور دوسری وہ کہ رات گذاری نگہبانی کرتی ہوئی بیچ راہ خدا کے
یعنی رات کو مجاہدوں کی نگہبانی کرتی رہیں کفار سے اور اس باب میں عثمان اور ابی ریحانہ سے بھی روایت ہے اور ابن عباس کی حدیث حسن غریب ہے
نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث شعیب بن زریق سے **باب** شہید کے ثواب کا بیان حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے
سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اُسنے زہری سے اُسنے ابن کعب بن مالک سے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہیدوں کی
روحیں سبز پرندوں کے پیٹوں میں ہیں کھاتی ہیں میوہ بہشت میں سے اور درختوں بہشت کے سے یہ حدیث حسن صحیح **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے
اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عثمان بن عمر نے اُسنے کہا حدیث کی علی بن مبارک نے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے عامر عقیلی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے
ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا سامنے لائے گئے میرے اول تین شخص کہ داخل ہونگے بہشت میں ایک شہید دوسرا بچنے والا حرام سے
سوال نکرنے والا یعنی بچنے والا فسق و فجور سے اور سوال کرنے سے اور تیسرا غلام کہ اچھی کی بندگی اللہ کی اور خیر خواہی کی اپنے مالکوں کی
یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے یحیی بن طلحہ کوفی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو بکر بن عیاش نے حمید سے اُسنے انس سے کہا کہ نبی صلعم نے
فرمایا کہ مارا جانا بیچ راہ خدا کے جھاڑتا ہے ہر گناہ کو پس کہا جبرئیل نے مگر قرض فرمایا نبی صلعم نے ہاں سوائے قرض کے یعنی حقوق آدمیوں کے
اور اس باب میں کعب بن عجرہ اور جابر اور ابی ہریرہ اور ابی عبادہ سے بھی روایت ہے اور انس کی حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو
مگر حدیث ابی بکر سے اور پوچھا میں نے بخاری کو اس حدیث سے پس نہ پہچانا اُسکو اور کہا گمان کرتا ہوں میں کہ مراد رکھی اُسنے حدیث حمید کی
انس سے اُسنے نبی صلعم سے کہ آپنے فرمایا نہیں کوئی اہل بہشت میں سے کہ خوش لگے اُسکو پھر آنا طرف دنیا کے مگر شہید کو کہ دوست رکھتا ہے
کہ پھر آوے طرف دنیا کے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسماعیل بن جعفر نے حمید سے اُسنے روایت کی انس سے کہا کہ نبی صلعم نے
فرمایا کہ نہیں کوئی بندہ کہ اُسکے لیے نزدیک اللہ کے بہتری ہو دوست رکھے پھر آنا طرف دنیا کے اور ہووے واسطے اُسکے تمام دنیا اور جو کچھ کہ دنیا میں ہے مگر شہید
بسبب اُس چیز کے کہ دیکھتا ہے فضیلت اور ثواب شہادت کا۔ پس تحقیق وہ دوست رکھتا ہے کہ پھر آوے دنیا میں اور قتل کیا جاوے دوسری بار یہ حدیث
حسن صحیح ہے

۱؎ کہا بعض علمانے کہ رکھنا ارواح شہیدوں کا بیچ جانوروں کے مانند رکھنے جواہر کے ہے صندوقوں میں بسبب تکریم اُنکی کے اور داخل کرے اُنکے بہشت میں ساتھ اُس صورت کے متشکل
ساتھ ابدان کے جگہ پکڑتے ہیں بہشت میں اور کھاتے ہیں میوے اُسکے اور پاتے ہیں خوشبوئیاں اور ہوائیں وہاں کی اس سے معلوم ہوا کہ بہشت اب موجود ہے اور یہی ہے

باب ما جاء فی افضل الشہداء عند الله **حدثنا** قتیبة ثنا ابن لهیعة عن عطاء بن دینار عن ابی یزید الخولانی انه سمع فضالة بن عبید یقول سمعت عمر بن الخطاب یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الشهداء اربعة رجل مؤمن جید الایمان لقی العدو فصدق الله حتی قتل فذاك الذی یرفع الناس الیه اعینهم یوم القیمة هكذا ورفع راسه حتی وقعت قلنسوته فلا ادری قلنسوة عمر اراد ام قلنسوة النبی صلی الله علیه وسلم قال ورجل مؤمن جید الایمان لقی العدو فكانما ضرب جلده بشوك طلح من الجبن اتاه سهم غرب فقتله فهو فی الدرجة الثانیة ورجل مومن خلط عملا صالحا واخر سیئا لقی العدو فصدق الله حتی قتل فذاك فی الدرجة الثالثة ورجل مومن اسرف علی نفسه لقی العدو فصدق الله حتی قتل فذاك فی الدرجة الرابعة هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من حدیث عطاء بن دینار وسمعت محمدا یقول قد روی سعید بن ابی ایوب هذا الحدیث عن عطاء بن دینار عن اشیاخ من خولان ولم یذكر فیه عن ابی یزید وقال عطاء بن دینار لیس به باس **باب** ماجاء فی غزو البحر **حدثنا** اسحق بن موسی الانصاری ثنا معن ثنا مالك عن اسحق بن عبد الله بن ابی طلحة عن انس انه سمعه یقول كان رسول الله صلی الله علیه وسلم یدخل علی ام حرام بنت ملحان فتطعمه وكانت ام حرام تحت عبادة بن الصامت فدخل علیها رسول الله صلی الله علیه وسلم یوما فاطعمته وحبسته تفلی راسه فنام رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم استیقظ وهو یضحك قالت فقلت ما یضحكك یا رسول الله قال ناس من امتی عرضوا علی غزاة فی سبیل الله یركبون ثبج هذا البحر ملوك علی الاسرة او مثل الملوك علی الاسرة قلت یا رسول الله ادع الله ان یجعلنی منهم فدعا لها

باب بہترین شہیدوں کا خدا کے نزدیک کون ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے عطاء بن دینار سے اُسنے روایت کی ابی یزید خولانی سے اُسنے سُنا فضالہ بن عبید سے کہتا تھا سُنا مین نے عمر فاروق سے کہتے تھے سُنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ شہید چار طرح کے ہوتے ہین ایک وہ شخص ہے کہ ہو مسلمان کامل ملاقات کی دشمن سے پس سچ کر دکھایا اللہ کو یہانتک کہ مارا گیا۔ پس یہ وہ شخص ہے کہ اٹھاوینگے لوگ طرف اُسکے آنکھین اپنی دن قیامت کے اسطرح یعنی مانند اُٹھانے سر میرے کے اسطرح اُٹھایا سر اپنا یہانتک کہ گر پڑی ٹوپی اُنکی کہا فضالہ کے پیچھے کے راوی نے پس نہین جانتا مین کہ کیا ٹوپی عمر کی ارادہ کی فضالہ نے یا ٹوپی نبی صلعم کی یعنی بسبب عالی رتبہ اُسکے کے لوگ اسطرح دیکھینگے حضرت صلعم نے فرمایا اور دوسرا شخص مومن جید الایمان ہے کہ ملاقات کرے دشمن سے بایں صفت کہ گویا چبھوئے گئے ہین اسکے بدن مین کانٹے درخت خاردار کے بسبب نامردی کے یعنی ڈر سے اُسکا بدن کانپنے لگا اور بدن پر بال کھڑے ہوگئے آیا اُسکو تیر کہ مارنے والا اُسکا معلوم نہین پس مار ڈالا اُسکو پس وہ شخص بیچ دوسرے درجہ کے ہے یعنی بہ نسبت پہلے کے اور تیسرا شخص وہ مومن ہے کہ عمل کیے کچھ اچھے اور کچھ برے۔ ملاقات کی دشمن سے پس سچ کر دکھایا اللہ کو یہانتک کہ مارا گیا۔ پس یہ شخص بیچ درجہ تیسرے کے ہے۔ اور چوتھا شخص وہ مسلمان ہے کہ اسراف کیا اپنی جان پر یعنی گناہ بہت کیے۔ ملاقات کی دشمن سے پس سچ کر دکھلایا اللہ کو یہانتک کہ مارا گیا پس یہ شخص بیچ درجے چوتھے کے ہے یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانی جاتی مگر حدیث عطاء بن دینار سے اور سنا مین نے محمد سے کہتا کہ تحقیق روایت کی یہ حدیث سعید بن ابی ایوب نے عطاء بن دینار سے اسنے اشیاخ خولان سے اور نہین ذکر کیا اُسمین واسطہ یزید کا اور کہا عطاء نے کہ نہین ہے ساتھ اُسکے کوئی خوف **باب** دریا مین جہاد کرنیکا بیان **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے اسحاق بن عبداللہ سے اُسنے روایت کی انس سے کہا تھے نبی صلعم جاتے ام حرام بنت ملحان کے پاس پس کھانا کھلاتی وہ آپ کو اور تھی وہ بی بی عبادہ بن صامت کی پس ایک روز حضرت اُسکے پاس گئے۔ پس کھانا کھلایا اُسنے آپ کو اور روکا آپ کو اسحال مین کہ کنگھی کرتی تھی سر مبارک کو پس سو گئے نبی صلعم پھر جاگے ہنستے ہوئے سو مین نے کہا یا حضرت آپ کیون ہنستے ہین فرمایا چند لوگ میری امت کے میرے سامنے کیے گئے لڑتے خدا کی راہ مین اس سمندر کے اندر سوار بادشاہ سے تختون پر یا فرمایا جیسے بادشاہ تختون پر مین نے کہا یا حضرت میرے واسطے دعا کیجیے کہ خدا مجھکو بھی اُن غازیون مین شریک کرے سو آپ نے اُسکے لیے دعا کی

لہ یعنی بسبب شجاعت کے کہ اس چیز کو کہ عہد کیا ہے اللہ نے اُسپر راست کر دکھایا اللہ کو بسبب عمل اور شجاعت اپنی کی وہ جہاد پر صبر کیا اور امید رکھی ثواب کی پس گویا تصدیق کی اللہ کی ساتھ عمل اپنے کے اسلیئے کہ تعریف کی اللہ نے مجاہدوں کی ساتھ صبر کے اور طلب ثواب کے۔ پس جب یہ لڑا اور صبر کیا تو گویا اللہ کی تصدیق کی پس حاصل اُسکا یہ ہے کہ شہید یا متقی شجاع ہو یا متقی غیر شجاع یا م

ثم وضع راسه فنام ثم استيقظ وهو يضحك فقلت له ما يضحكك يا رسول الله قال ناس من امتى عرضوا على غزاة فى سبيل الله نحو ما قال فى الاول قالت فقلت يا رسول الله ادع الله ان يجعلنى منهم قال انت من الاولين فركبت ام حرام البحر فى زمان معاوية بن ابى سفيان فصرعت عن دابتها حين خرجت من البحر فهلكت هذا حديث حسن صحيح وام حرام بنت ملحان هى اخت ام سليم وهى خالة انس بن مالك **باب** ماجاء من يقاتل رياء وللدنيا **حدثنا** هناد ثنا ابو معاوية عن الاعمش عن شقيق عن ابى موسى قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الرجل يقاتل شجاعة ويقاتل حمية ويقاتل رياء فاى ذلك فى سبيل الله قال من قاتل لتكون كلمة الله هى العليا فهو فى سبيل الله وفى الباب عن عمر هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن المثنى ثنا عبد الوهاب الثقفى عن يحيى بن سعيد عن محمد بن ابراهيم عن علقمة بن وقاص الليثى عن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما الاعمال بالنية وانما لامرئ مانوى فمن كانت هجرته الى الله والى رسوله فهجرته الى الله والى رسوله ومن كانت هجرته الى دنيا يصيبها او امرأة يتزوجها فهجرته الى ما هاجر اليه هذا حديث حسن صحيح وقد روى مالك بن انس وسفيان الثورى وغير واحد من الائمة هذا عن يحيى بن سعيد ولا نعرفه الا من حديث يحيى بن سعيد **باب** فى الغدو والرواح فى سبيل الله **حدثنا** على بن حجر ثنا اسمعيل بن جعفر عن حميد عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الغدوة فى سبيل او روحة خير من الدنيا وما فيها ولقاب قوس احدكم او موضع يده فى الجنة خير من الدنيا وما فيها ولو ان امرأة من نساء اهل الجنة اطلعت الى الارض لاضاءت ما بينهما ولملأت ما بينهما ريحا ولنصيفها على راسها خير من الدنيا وما فيها هذا حديث صحيح

پھر اپنے سر کو رکھکر سو گئے پھر ہنستے جاگے سو میں نے کہا کہ یا حضرت آپ کیوں ہنستے ہیں۔ فرمایا کہ کچھ لوگ میری امت کے میرے سامنے کیے گئے کرتے خدا کی راہ میں مانند اسکے کہ کہا پہلی بار کہا اُسنے کہ میں نے کہا کہ یا حضرت میرے واسطے دعا کیجیے کہ خدا مجھکو بھی اُن غازیوں میں شریک کرے فرمایا تو پہلوں میں سے ہے سو معاویہ کے زمانہ میں ام حرام جہاز پر سوار ہوئیں یعنی غازیوں کے ساتھ جہاز میں سوار ہو کر جہاد میں گئیں سو اپنی سواری سے گر پڑیں جبکہ جہاز سے باہر نکلیں اور مر گئیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ام حرام بنت ملحان بہن ام سلیم کی اور خالہ انس بن مالک کی ہیں **باب** جو شخص اپنی بہادری دکھانے اور دنیا کے لیے لڑے تو اسکا کیا حال ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے روایت کی شقیق سے اُسنے ابی موسیٰ سے کہا پوچھے گئے نبی صلعم ایک مرد سے کہ لڑتا ہے واسطے بہادری کے کہ لوگوں میں بہادر مشہور ہو اور نام ہو اور ایک شخص لڑتا ہے واسطے حمیت کے اور ایک لڑتا ہے واسطے ریا کے یعنی اپنی شجاعت دکھانے کے لیے لوگوں کو پس کون ہے بیچ راہ خدا کے یعنی خدا کی راہ کا مجاہد کون ہے۔ فرمایا جو شخص اسواسطے لڑے کہ اللہ کا دین بلند ہو تو وہ راہ خدا کا غازی ہے اور اس باب میں عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب ثقفی نے یحیی بن سعید سے اُسنے محمد بن ابراہیم سے اُسنے علقمہ بن وقاص لیثی سے اُسنے عمر فاروق سے کہا نبی صلعم نے فرمایا کہ عملوں کا اعتبار صرف نیتوں سے ہے اور ہر ایک مرد کے واسطے وہی ہے جو اُسنے نیت کی ہے یعنی کوئی عمل بدون نیت کے لائق ثواب کے نہیں سو جسکی ہجرت اللہ اور رسول کے واسطے ہوئی تو اُسکی ہجرت خدا اور رسول کے واسطے ہو چکی یعنی اُسکا ثواب پاویگا اور جسکی ہجرت دنیا کے واسطے ہوئی کہ اُسکو پاوے یا کسی عورت کے واسطے کہ اُس سے نکاح کرے تو اُسکی ہجرت اُسی کی طرف ہوئی جسکے واسطے اُسنے ہجرت کی یعنی دنیا اور عورت یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی مالک بن انس اور سفیان وغیرہ بہت اماموں نے یہ حدیث یحیی بن سعید سے اور نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث سے **باب** صبح شام جہاد میں جانے کی فضیلت **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اسمعیل بن جعفر سے اُسنے حمید سے اُسنے انس سے کہا حضرت صلعم نے فرمایا البتہ صبح یا شام کو جہاد میں جانا بہتر ہے ساری دنیا سے اور اُس سے کہ دنیا میں ہے اور البتہ مقدار کمان ایک تمہارے کی یا جگہ ہاتھ اُسکے کی بیچ بہشت کے بہتر ہے ساری دنیا سے اور اُس سے کہ دنیا میں ہے اور اگر ایک عورت بہشت کی جھانکے طرف زمین کے تو البتہ روشن کرے اُس چیز کو کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے اور البتہ بھر دے اُس چیز کو کہ درمیان اُن دونوں کے ہے خوشبو سے اور البتہ اوڑھنی اُسکے سر پر بہتر ہے ساری دنیا سے اور اُس چیز سے کہ دنیا میں ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حدثنا قتیبۃ ثنا العطاف بن خالد المخزومی عن ابی حازم عن سھل بن سعد الساعدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غدوۃ فی سبیل اللہ خیر من الدنیا وما فیہا وموضع سوط فی الجنۃ خیر من الدنیا وما فیہا وفی الباب عن ابی ہریرۃ وابن عباس وابی ایوب وانس وھذا حدیث حسن صحیح حدثنا ابو سعید الاشج ثنا ابو خالد الاحمر عن ابن عجلان عن ابی حازم عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والحجاج عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال غدوۃ فی سبیل اللہ او روحۃ خیر من الدنیا وما فیہا ھذا حدیث حسن غریب وابو حازم الذی روی عن ابی ہریرۃ ھو الکوفی اسمہ سلمان ھو مولی عزۃ الاشجعیۃ حدثنا عبید بن اسباط بن محمد ثنا ابی عن ھشام بن سعد عن سعید بن ابی ھلال عن ابن ابی ذباب عن ابی ہریرۃ قال مر رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشعب فیہ عیینۃ من ماء عذبۃ فاعجبتہ لطیبہا فقال لو اعتزلت الناس فاقمت فی ھذا الشعب ولن افعل حتی استأذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تفعل فان مقام احدکم فی سبیل اللہ افضل من صلوتہ فی بیتہ سبعین عاما الا تحبون ان یغفر اللہ لکم ویدخلکم الجنۃ اغزوا فی سبیل اللہ من قاتل فی سبیل اللہ فواق ناقۃ وجبت لہ الجنۃ ھذا حدیث حسن **باب** ما جاء ای الناس خیر حدثنا قتیبۃ ثنا ابن لھیعۃ عن بکیر بن الاشج عن عطاء بن یسار عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الا اخبرکم بخیر الناس رجل ممسک بعنان فرسہ فی سبیل اللہ الا اخبرکم بالذی یتلوہ رجل معتزل فی غنیمۃ لہ یؤدی حق اللہ فیہا الا اخبرکم بشر الناس رجل یسأل باللہ ولا یعطی بہ ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ ویروی ھذا الحدیث من غیر وجہ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عطاف بن خالد مخزومی نے ابی حازم سے اُسنے سہل بن سعد ساعدی سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک صبح کو راہ اللہ مین جانا بہتر ہی تمام دنیا سے اور اُس چیز سے کہ دنیا مین ہی اور کوڑا رکھنے کا مکان بہشت مین بہتر ہو ساری دنیا سے اور اُس چیز سے کہ دنیا مین ہی اور اس باب مین ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابی ایوب اور انس سے بھی روایت ہی اور یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے ابو سعید اشج نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو خالد احمر نے ابن عجلان سے اُسنے ابی حازم سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلعم سے اور حجاج نے حکم سے اُسنے مقسم سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلعم سے فرمایا ایک بار راہ اللہ مین جانا صبح یا شام کو بہتر ہے تمام دنیا وما فیہا سے اور یہ حدیث حسن غریب ہی اور ابو حازم کوفی ہی۔ اور نام اُسکا سلمان ہی مولی عزہ اشجعیہ کا **حدیث** کی ہمسے عبید بن اسباط بن محمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے میری باپ نے ہشام بن سعد سے سو اُسنے سعید بن ابی ہلال سے اُسنے ابن ابی ذباب سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا گذرا ایک شخص نبی صلعم کے اصحاب سے بیچ درے پہاڑ کے کہ تھا اُسمین ایک چشمہ میٹھے پانی کا پس خوش لگا اُسکو وہ اور کہا کاش کہ الگ ہو تا مین لوگون سے اور رہتا اس درے مین پہاڑ کے تو بہت خوب ہو اور نہ کرونگا مین یہ بات یہانتک کہ پروانگی مانگون مین حضرت صلعم سے پس ذکر کی گئی یہ بات روبرو حضرت صلعم کے پس فرمایا نہ کر تو یہ اسلیے کہ تحقیق ٹھہرنا ایک تمہارے کا بیچ راہ اللہ کے بہتر ہے نماز اُسکی سے گھر مین ستر برس کی نہین دوست رکھتے ہو تم کہ بخشے اللہ واسطے تمہارے یعنی پورا بخشنا اور داخل کرے تمکو بہشت مین یعنی اللہ کی راہ مین اول ہی جہاد کرو جو کوئی لڑے اللہ کی راہ مین بقدر ٹھہرنے کے درمیان دو دوہنے اُونٹنی کے واجب ہوئی اُسکے لیے بہشت یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** سب آدمیون مین کونسا آدمی بہتر ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے بکیر بن اشج سے اُسنے روایت کی عطاء بن یسار سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ بہترین لوگون کے بہتر وہ ہے کہ پکڑ لاتے والا ہے باگ گھوڑے اپنے کی بیچ راہ خدا کے۔ کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ اُس شخص کے کہ پیچھے آتا ہے اُس سے یعنی دوسرے درجے مین اُس سے وہ شخص ہے کہ گوشہ اختیار کرے بیچ تھوڑی بکریون کے اور ادا کرے حق اللہ کا جو اُنمین ہے۔ کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ بدترین لوگون کے وہ شخص ہی کہ سوال کیا جاوے ساتھ نام اللہ کے اور نہ دے یہ حدیث حسن غریب ہی اسوجہ سے اور یہ حدیث ابن عباس سے کئی طرح پر مروی ہی اُسنے نبی صلعم سے

[1] مراد اس سے کثرت ہے نہ تحدید۔ اور اس سے معلوم ہوا کہ گوشہ گزینی مین مغفرت حاصل نہین ہوئی لیکن یہ اُسی زمانہ تک تھا کہ جہاد فرض تھا اور اب گوشہ گزینی افضل ہے آدمیونکی صحبت سے ۱۲ ع

باب ماجاء فیمن سال الشهادة **حدثنا** احمد بن منیع ثنا روح بن عبادة ثنا ابن جریج عن سلیمان بن موسی عن مالك بن یخامر السکسکی عن معاذ بن جبل عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من سال الله القتل فی سبیله صادقا من قلبه اعطاه الله اجر الشهید هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن سهل بن عسکر ثنا القاسم بن کثیر ثنا عبد الرحمن بن شریح انه سمع سهل بن ابی امامة بن سهل بن حنیف یحدث عن ابیه عن جده عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من سال الله الشهادة من قلبه صادقا بلغه الله منازل الشهداء وان مات علی فراشه هذا حدیث حسن غریب من حدیث سهل بن حنیف لا نعرفه الا من حدیث عبد الرحمن بن شریح وقد رواه عبد الله بن صالح عن عبد الرحمن بن شریح وعبد الرحمن بن شریح یکنی ابا شریح وهو اسکندرانی وفی الباب عن معاذ بن جبل **باب** ماجاء فی المجاهد والمکاتب والناکح وعون الله ایاهم **حدثنا** قتیبة ثنا اللیث عن ابن عجلان عن سعید المقبری عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلاثة حق علی الله عونهم المجاهد فی سبیل الله والمکاتب الذی یرید الاداء والناکح الذی یرید العفاف هذا حدیث حسن **حدثنا** احمد بن منیع ثنا روح بن عبادة ثنا ابن جریج عن سلیمان بن موسی عن مالك بن یخامر عن معاذ بن جبل عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من قاتل فی سبیل الله من رجل مسلم فواق ناقة وجبت له الجنة ومن جرح جرحا فی سبیل الله او نکب نکبة فانها تجیء یوم القیمة کاغزر ما کانت لونها الزعفران وریحها کالمسك هذا حدیث صحیح

باب جو شخص کہ شہادت طلب کرے اُسکو کیا ثواب ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن جریج نے سلیمان بن موسی سے اُسنے روایت کی مالک بن یخامر سے اُسنے معاذ بن جبل سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ مانگے اللہ سے شہادت کو بیچ راہ اُسکی کے اس حال مین کہ سچا ہو اپنے دل سے تو دیتا ہی اُسکو اللہ ثواب شہید کا[1] یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن سہل بن عسکر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے قاسم بن کثیر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن شریح نے اُسنے سنا سہل بن ابی امامہ سے حدیث کرتا تھا اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص اللہ سے شہادت مانگے سچے دل سے تو پہونچا دیگا اُسکو اللہ شہیدوں کے مرتبہ مین اگرچہ مرے اپنے بچھونے پر یعنی اپنے گھر مین یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث سہل بن حنیف کی نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث عبد الرحمن بن شریح سے اور تحقیق روایت کیا اُسکو عبد اللہ بن صالح نے عبد الرحمن بن شریح سے اور عبد الرحمن بن شریح کی کنیت ابو شریح ہے وہ اسکندرانی ہے۔ اور اس باب مین معاذ بن جبل سے بھی روایت ہے **باب** مجاہد اور مکاتب اور نکاح کرنے والے کی اللہ مدد کرتا ہی **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن عجلان سے اُسنے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہین کہ لازم ہے اللہ پر مدد اُنکی یعنے بمقتضاے وعدے اُسکے کے ایک تو مکاتب[2] وہ جو ارادہ کرتا ہی ادا کرنے بدل کتابت کا اور دوسرے وہ نکاح کرنے والا جو ارادہ رکھتا ہو بچنے کا زنا سے۔ اور تیسرے جہاد کرنے والا خدا کی راہ مین یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن جریج نے سلیمان بن موسی سے اُسنے مالک بن یخامر سے اُسنے معاذ بن جبل سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرد مسلمان کہ لڑے اللہ کی راہ مین مقدار دو دھ دُھنے اونٹنی کے[3] پس تحقیق واجب ہوئی واسطے اُسکے بہشت یعنی ابتداً اور جو شخص کہ زخمی کیا گیا زخمی کرنا یعنی ساتھ ہتھیار دشمن کے بیچ راہ اللہ کے یا مصیبت زخم کی پہونچایا گیا غیر دشمن سے مصیبت پہونچانا۔ پس تحقیق آویگا وہ زخم دن قیامت کے مانند اکثر اُس چیز کے کہ پایا جاتا تھا دنیا مین یعنی جیسے کہ وہ زخم بہت تازہ تھا دنیا مین رنگ اُسکا زعفران کا ہوگا۔ اور خوشبو اُسکی مشک کی ہوگی۔ یہ حدیث صحیح ہے

[1] یعنی بسبب صدق نیت کے ثواب شہیدون کا پاتا ہی اس سے معلوم ہوا کہ ہر کام مین سچی نیت کو دخل ہے ۱۲ [2] مکاتب اس غلام کو کہتے ہین کہ مالک اُسکا لکھ دے کہ جب اسقدر روپیہ تو مجھے کما دیگا تو آزاد ہے اور جو روپیہ کہ اس سے لینا مقرر کیا تھا اُسکو بدل کتابت کہتے ہین ۱۲ [3] یعنے درمیان دو دھ دُھنے اونٹنی کے یعنی ایکبار اونٹنی کا دودھ دُھو لیا تھوڑی دیر کے بعد پھر دُہنا اس دیر کا نام فواق ہے ۱۲

باب ما جاء في فضل من يكلم في سبيل الله **حدثنا** قتيبة ثنا عبد العزيز بن محمد عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يكلم احد في سبيل الله والله اعلم بمن يكلم في سبيله الا جاء يوم القيمة اللون لون الدم والريح ريح المسك هذا حديث صحيح وقد روي من غير وجه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم **باب** اي الاعمال افضل **حدثنا** ابو كريب ثنا عبدة عن محمد بن عمرو ثنا ابو سلمة عن ابي هريرة رضي الله عنه قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم اي الاعمال افضل او اي الاعمال خير قال ايمان بالله ورسوله قيل ثم اي شيء قال الجهاد سنام العمل قيل ثم اي شيء يا رسول الله قال ثم حج مبرور هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم **باب** **حدثنا** قتيبة ثنا جعفر بن سليمان الضبعي عن ابي عمران الجوني عن ابي بكر بن ابي موسى الاشعري قال سمعت ابي بحضرة العدو يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ابواب الجنة تحت ظلال السيوف فقال رجل من القوم رث الهيئة انت سمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكره قال نعم قال فرجع الى اصحابه فقال اقرء عليكم السلام وكسر جفن سيفه فضرب به حتى قتل هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث جعفر بن سليمان وابو عمران الجوني اسمه عبد الملك بن حبيب وابو بكر بن ابي موسى قال احمد بن حنبل هو اسمه **باب** ما جاء اي الناس افضل **حدثنا** ابو عمار ثنا الوليد بن مسلم عن الاوزاعي ثني الزهري عن عطاء بن يزيد الليثي عن ابي سعيد الخدري قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم اي الناس افضل قال رجل يجاهد في سبيل الله قالوا ثم من قال ثم مؤمن في شعب من الشعاب يتقي ربه ويدع الناس من شره هذا حديث حسن صحيح

باب جو شخص کہ زخمی کیا جاوے بیچ راہ اللہ کے اُسکی کیا فضیلت ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا نہیں زخمی کیا جاتا کوئی شخص راہ اللہ میں اور اللہ خوب جانتا ہے اُسکو کہ زخمی کیا جاتا ہے اُسکی راہ میں یعنی جو ریا سے خالی ہو مگر آویگا وہ دن قیامت کے اُس حال میں کہ اُسکے زخم سے بہتا ہوگا خون رنگ خون کا ہوگا اور خوشبو مشک کی ہوگی یہ حدیث صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی کئی وجہ پر ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلعم سے **باب** کونسا عمل افضل ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے محمد بن عمرو سے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو سلمہ نے اُنکو ابو ہریرہ نے کہا کہ پوچھے گئے نبی صلعم کہ اعمالوں میں کونسا عمل افضل ہے فرمایا ایمان لانا ساتھ اللہ کے اور اُسکے رسول کے کہا گیا پھر کون چیز افضل ہے فرمایا جہاد کرنا کوہان عمل کی ہے کہا گیا پھر کون افضل ہے فرمایا حج مقبول یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی وجہ پر یہ حدیث ابو ہریرہ سے اُسنے نبی صلعم سے مروی ہے **باب** **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان ضبعی نے ابی عمران جونی سے اُسنے ابی بکر بن ابی موسی اشعری سے کہا سنا میں نے باپ اپنے سے سامنے دشمن کے کہتا تھا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ تحقیق دروازے بہشت کے نیچے سایہ تلواروں کے ہیں سو قوم میں سے ایک شخص پراگندہ حال نے کہا کیا تو نے سنا ہے اِسکو نبی صلعم سے کہ ذکر کرتے تھے اُسکو اُسنے کہا ہاں سو پھر آیا طرف یاروں اپنے کے اور کہا کہ میں تمکو سلام کہتا ہوں یعنی وداع ہوتا ہوں تمسے اور اپنی تلوار کا میان توڑا اور لڑا ساتھ اُسکے یعنی دشمن سے یہاں تک کہ شہید کیا گیا یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث جعفر بن سلیمان سے اور ابو عمران جونی کا نام عبد الملک بن ابی حبیب ہے اور احمد بن حنبل نے کہا کہ اُسکا نام ابو بکر بن ابی موسی ہے **باب** کون آدمی لوگوں میں افضل ہے **حدیث** کی ہمسے ابو عمار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے اوزاعی سے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے زہری نے عطاء بن یزید لیثی سے اُسنے ابی سعید سے کہا کہ پوچھے گئے نبی صلعم کہ کون آدمی لوگوں میں افضل ہے فرمایا وہ شخص کہ جہاد کرے راہ اللہ میں اصحاب نے کہا پھر کون افضل ہے فرمایا پھر وہ مومن کہ ٹھہرا ہو بیچ درے پہاڑ کے ڈر سے اللہ کے عذاب اور غصہ سے اور چھوڑ دے لوگوں کو اپنی بدی سے یعنی لوگوں کو اپنی بدی سے بچا رکھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

ف جاننا چاہیے کہ حدیثوں میں بیان اور تعیین افضل اعمال کا مختلف آیا ہے اور تطبیق اسطور سے ہے کہ جسطرح جس مقام میں نبی صلعم نے مناسب حال سائل کے دیکھا اسیطرح جواب دیا مثلاً جسمیں نماز کی سستی دیکھی اسکو جواب دیا کہ افضل تہجد کی نماز ہے وغیر ذلک پس مراد اُس سے افضل اعمال بیچ حق سائل کے ہے یا یہ عمل افضل اعمال میں سے ہیں ۱۲ منہ

باب حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن ثنا نعيم بن حماد ثنا بقية بن الوليد عن بحير بن سعد عن خالد بن معدان
عن المقدام بن معد يكرب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للشهيد عند الله ست خصال يغفر له في
اول دفعة ويرى مقعده من الجنة ويجار من عذاب القبر ويامن من الفزع الاكبر ويوضع على راسه
تاج الوقار الياقوتة منها خير من الدنيا وما فيها ويزوج اثنتين وسبعين زوجة من الحور العين ويشفع في سبعين
من اقاربه هذا حديث صحيح غريب **حدثنا** محمد بن بشار ثنا معاذ بن هشام ثني ابي عن قتادة ثنا انس
بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من احد من اهل الجنة يسره ان يرجع الى الدنيا غير الشهيد فانه
يحب ان يرجع الى الدنيا يقول حتى اقتل عشر مرات في سبيل الله مما يرى مما اعطاه الله من الكرامة هذا حديث
حسن صحيح **حدثنا** محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة عن قتادة عن انس عن النبي صلى الله عليه
وسلم نحوه بمعناه **حدثنا** ابو بكر بن ابي نضر ثني ابو النضر ثنا عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار
عن ابي حازم عن سهل بن سعد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رباط يوم في سبيل الله خير
من الدنيا وما عليها والروحة يروحها العبد في سبيل الله او الغدوة خير من الدنيا وما عليها
وموضع سوط احدكم في الجنة خير من الدنيا وما عليها هذا حديث حسن صحيح

باب حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے نعیم بن حماد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے بقیہ
بن ولید نے بحیر بن سعد سے اُسنے خالد بن معدان سے اُسنے مقدام بن معدیکرب سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واسطے
شہید کے نزدیک اللہ کے چھ خصلتین ہین بخشش کیجاتی ہے واسطے اُسکے اول دفعہ مین یعنی لہو کے پہلے قطرے مین کہ گرتا ہے
اور دکھلایا جاتا ہے ٹھکانا اپنا بہشت مین سے یعنی جان نکلنے کے وقت اور محفوظ رہتا ہے قبر کے عذاب سے اور امن مین ہوگا بڑی
گھبراہٹ سے یعنی آگ کے عذاب سے اور رکھا جاویگا اُسکے سر پر تاج وقار کا کہ ایک یاقوت اُسمین سے بہتر ہوگا تمام دنیا سے اور اُس چیز
سے کہ دنیا مین ہے اور نکاح مین دیجاوینگی اُسکے بہتر بیبیان حور عین سے یعنی بڑی آنکھون والیان اور شفاعت قبول کیجاویگی اُسکی ستر
آدمیون مین اُسکے قرابتیون سے یہ حدیث صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے
اُسنے کہا حدیث کی مجکو میرے باپ نے قتادہ سے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے انس بن مالک نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا
بہشتی نہین کہ اُسکو خوش معلوم ہووے یہ بات کہ پلٹ آوے دنیا کی طرف اس حالت مین کہ اُسکو تمام دنیا ملے اور جو چیز کہ دنیا کے اندر ہے
یعنی جو بہشت مین گیا اور بخشا گیا اُسکو یہ آرزو نہین کہ دنیا مین پھر آوے اگرچہ اُسکو ہفت اقلیم کی سلطنت ملے مگر شہید کہ وہ دوست
رکھتا ہے کہ پھر آوے دنیا مین کہتا ہے یہانتک کہ مارا جاؤن مین اللہ کی راہ مین دس بار اُس سبب سے کہ دیکھتا ہے وہ چیز کہ دیا اُسکو
اللہ نے بزرگی اور ثواب سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے اُسنے
کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے اُسنے انس سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اسی کے معنی ہین **حدیث** کی
ہمسے ابوبکر بن ابی نضر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو النضر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار نے ابی حازم
سے اُسنے روایت کی سہل بن سعد سے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی راہ مین دار الاسلام کی سرحد پر ایک دن چوکیداری
کرنا بہتر ہے تمام دنیا سے اور دنیا کی آرائش سے۔ اور جہاد مین ایک پہلے پہر یا پچھلے پہر بندے کی کوشش کرنا بہتر ہے تمام دنیا
کی آرائش سے۔ اور بہشت مین تمہارے کوڑے رکھنے کا مکان بہتر ہے تمام دنیا سے اور دنیا کی آرائش سے یہ حدیث
(یعنی بروایت سہل بن سعد کے) حسن صحیح ہے

سلہ اسمین شہادت کے درجے کا بیان ہے یعنے شہید کے سب مطلب پورے ہوتے ہین سوا اسکے اسکو اور کوئی آرزو دنیا کی
دنیا کی دل مین باقی نہین رہتی کہ دنیا مین پھر قتل ہووے تاکہ خدائے تعالیٰ کے نزدیک زیادہ عزت پاوے ۱۲ منہ آخرت کا ثواب اور آخرت کا
کمتر مکان تمام دنیا سے اسواسطے بہتر ہے کہ دنیا فانی ہے اور آخرت باقی ہے ۱۲

حدثنا ابن ابی عمر ثنا سفیان ثنا محمد بن المنکدر قال مر سلمان الفارسی بشرحبیل بن السمط وهو فی مرابط له وقد شق علیه وعلی اصحابه فقال الا احدثک یا ابن السمط بحدیث سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم قال بلی قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول رباط یوم فی سبیل الله افضل وربما قال خیر من صیام شهر وقیامه ومن مات فیه وقی فتنة القبر ونمی له عمله الی یوم القیمة هذا حدیث حسن **حدثنا** علی بن حجر ثنا الولید بن مسلم عن اسمعیل بن رافع عن سمی عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من لقی الله بغیر اثر من جهاد لقی الله وفیه ثلمة هذا حدیث غریب من حدیث مسلم عن اسمعیل بن رافع واسمعیل بن رافع قد ضعفه بعض اهل الحدیث وسمعت محمدا یقول هو ثقة مقارب الحدیث وقد روی هذا الحدیث من غیر هذا الوجه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم وحدیث سلمان اسناده لیس بمتصل محمد بن المنکدر لم یدرک سلمان الفارسی وقد روی هذا الحدیث عن ایوب بن موسی عن مکحول عن شرحبیل بن السمط عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه **حدثنا** الحسن بن علی الخلال ثنا هشام بن عبد الملک ثنا اللیث بن سعد ثنی ابو عقیل زهرة بن معبد عن ابی صالح مولی عثمان بن عفان قال سمعت عثمان وهو علی المنبر یقول انی کتمتکم حدیثا سمعته عن رسول الله صلی الله علیه وسلم کراهیة تفرقکم عنی ثم بدا لی ان احدثکموه لیختار امرء لنفسه ما بدا له سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول رباط یوم فی سبیل الله خیر من الف یوم فی ماسواه من المنازل هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه قال محمد ابو صالح مولی عثمان اسمه ترکان

حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن منکدر نے کہا کہ گذرے سلمان فارسی شرحبیل بن سمط پر اور وہ اسلام کی سرحد پر چوکیداری مین تھے اس حال مین کہ مشکل ہوئی تھی اُنپر اور اُنکے یارون پر چوکیداری کرنا سو کہا کہ کیا نہ بیان کرون مین تجھسے اے ابن سمط حدیث کہ سنا ہین نے اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسنے کہا کیون نہین بیان کر کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ خدا کی راہ مین ایک دن چوکیداری کرنا افضل ہے یا فرمایا بہتر ہے ایک مہینے کے روزے رکھنے اور شب بیداری سے اور جو اُسمین مرگیا وہ قبر کے فتنہ[1] سے محفوظ رہیگا اور اُسکے عمل کا ثواب قیامت تک جاری رہیگا یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ولید بن مسلم نے اسمعیل بن رافع سے اُسنے سمی سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی ملا اللہ سے بدون نشانی[2] جہاد کے تو ملیگا اللہ سے اس حال مین کہ اُسکے دین مین نقصان ہوگا یہ حدیث غریب ہے مسلم کی حدیث سے جو اسمعیل بن رافع نے روایت کی ہے اور اسمعیل بن رافع کو بعض اہل حدیث نے ضعیف کہا ہے اور امام بخاری نے کہا کہ وہ ثقہ ہے مقارب الحدیث ہے۔ اور تحقیق روایت کی گئی یہ حدیث سوائے اسوجہ کے ابی ہریرہ سے اُسنے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سلمان کی حدیث کی اسناد متصل نہین کہ محمد بن منکدر نے سلمان کو نہین پایا اور تحقیق روایت کی گئی یہ حدیث ایوب بن موسے سے اُسنے مکحول سے اُسنے شرحبیل بن سمط سے اُسنے سلمان سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اُسکے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہشام بن عبد الملک نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو عقیل زہرہ بن معبد نے ابی صالح مولی عثمان بن عفان سے اُسنے کہا سنا مین نے عثمان سے اور وہ ممبر پر کہتے تھے کہ تحقیق مین نے چھپا رکھی تھی تمسے ایک حدیث جسکو مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے واسطے کراہیت جدا ہونے تمہارے کے مجھسے پھر میرے جی مین آیا کہ وہ حدیث تمسے بیان کرون تاکہ اختیار کرے ہر شخص واسطے جان اپنی کے وہ چیز کہ بھلی معلوم ہو اُسکو سُنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ خدا کی راہ مین ایک دن چوکیداری کرنا بہتر ہے ہزارون کی عبادت سے غیر اس چوکیداری کے مراتب سے یہ حدیث حسن غریب ہے اسوجہ سے محمد نے کہا کہ ابو صالح مولی عثمان کا نام ترکان ہے

[1] شہید کا رزق اور عمل موقوف نہین ہوتا اور قبر سے سوال و جواب کا کچھ کھٹکا نہین ہوتا ۱۲ [2] یعنی جو کوئی بدون علامت جہاد کے مرے کہ وہ زخم ہے یا غبار ہے یا خرچ کرنا مال یا تیار کرنا اسباب مجاہدون کا ہے تو اُسکے دین مین نقصان رہیگا۔ اور احتمال ہے کہ یہ حدیث اُسکے حق مین محمول ہو کہ اُسپر جہاد کرنا فرض ہو چکا ہو اور پھر وہ جہاد نہ کرے ۱۲ [3] کہا طیبی نے کہ وہ شہید ہے کہ لذت پاتا ہے ساتھ دینے جان کے خدا کی راہ مین اور خوش ہوتا ہے نفس اُسکا ساتھ اُسکے اور احتمال ہے کہ رنج اور تکلیف شہید کو نسبت اذیت ونکے بمنزلہ کاٹنے چیونٹیون کے ہو ۱۲ م

حدثنا محمد بن بشار واحمد بن نصر النیسابوری وغیر واحد قالوا ثنا صفوان بن عیسی ثنا محمد بن عجلان عن القعقاع بن حکیم عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما یجد الشهید من مس القتل الا کما یجد احدکم من مس القرصة هذا حدیث حسن غریب صحیح حدثنی ثنا زیاد بن ایوب ثنا یزید بن هارون ثنا الولید بن جمیل عن القاسم ابی عبد الرحمن عن ابی امامة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لیس شیء احب الی الله من قطرتین واثرین قطرة دموع من خشیة الله وقطرة دم تهراق فی سبیل الله واما الاثران فاثر فی سبیل الله واثر فی فریضة من فرائض الله هذا حدیث حسن غریب **ابواب الجهاد** عن رسول الله صلی الله علیه وسلم **باب** فی اهل العذر فی القعود **حدثنا** نصر بن علی الجهضمی ثنا المعتمر بن سلیمان عن ابیه عن ابی اسحاق عن البراء بن عازب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ائتونی بالکتف او اللوح فکتب لا یستوی القاعدون من المؤمنین وعمرو بن ام مکتوم خلف ظهره فقال هل لی رخصة فنزلت غیر اولی الضرر وفی الباب عن ابن عباس وجابر وزید بن ثابت هذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث سلیمان التیمی عن ابی اسحاق وقد روی شعبة والثوری عن ابی اسحق هذا الحدیث **باب** ما جاء فیمن خرج الی الغزو وترک ابویه **حدثنا** محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید عن سفیان وشعبة عن حبیب بن ابی ثابت عن ابی العباس عن عبد الله بن عمرو قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم یستاذنه فی الجهاد فقال الک والدان قال نعم قال ففیهما فجاهد وفی الباب عن ابن عباس هذا حدیث حسن صحیح وابو العباس هو الشاعر الاعمی المکی واسمه السائب بن فروخ

حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے اور احمد بن نصر نیشاپوری وغیرہ نے انھوں نے کہا حدیث کی ہمسے صفوان بن عیسی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد ابن عجلان نے قعقاع بن حکیم سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہید نہین پاتا دکھ قتل ہونے کا مگر جیسے کہ پاتا ہے ایک تمھارا دکھ کاٹنے چیونٹی کا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے زیاد بن ایوب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن جمیل نے قاسم ابی عبد الرحمن سے اُسنے ابی امامہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین کوئی چیز بہت پیاری طرف اللہ کے دو قطروں سے اور دو نشانوں سے ایک قطرہ آنسو کا کہ خدا کے خوف سے گرے اور دوسرا قطرہ خون کا کہ اللہ کی راہ مین گرایا جاوے لیکن نشان پس ایک نشان اللہ کی راہ مین ہے یعنی جہاد مین اور دوسرا فرض مین خدا کے فرضوں سے یہ حدیث حسن غریب ہے **ابواب الجہاد** جہاد کا بیان جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے **باب** اہل عذر کے گھر بیٹھنے اور جہاد مین نہ جانے کا بیان **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی جہضمی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معتمر بن سلیمان نے اپنے باپ سے اُسنے ابی اسحق سے اُسنے براء بن عازب سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ لاؤ میرے پاس مونڈھا یا تختے سو لکھا آپ نے کہ نہین برابر ہین بیٹھنے والے مومنین اپنے گھر مین ساتھ جہاد کرنے والے اللہ کی راہ کے اور ابن ام مکتوم آپکے پیچھے بیٹھے تھے سو اُسنے عرض کی کہ کیا میرے لیے اجازت جہاد مین نہ جانے کی ہے پس اتری یہ آیت سواے اہل ضرر یعنی اہل ضرر کو جہاد مین نہ جانا درست ہے اور اس باب مین ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ سے بھی روایت ہے اور زید بن ثابت سے اور یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث سلیمان سے اُسنے روایت کی ابی اسحاق سے اور تحقیق روایت کی شعبہ اور ثوری نے یہ حدیث ابی اسحاق سے **باب** اگر کوئی شخص اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر جہاد مین جاوے تو درست ہے یا نہین **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی یحیی بن سعید نے سفیان اور شعبہ سے انھوں نے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے ابی العباس سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے کہا کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسحال مین کہ اجازت مانگتا تھا آپ سے جہاد مین جانے کی فرمایا کیا تیرے ماں باپ زندہ ہین اُسنے کہا ہاں فرمایا پس انھین مین جہاد کر۔ یعنی انھین کی خدمت مین کوشش کر کہ یہ حکم جہاد کا رکھتا ہے اور اس باب مین ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو العباس شاعر مکی ہے اور نام اُسکا سائب بن فروخ ہے

ف مانند قدم رکھنے یا غبار یا زخم کے جہاد مین یا سیاہی دوات کہ طلب علم مین اور فرض خدا سے یہ ایک نشان ہے کہ اگر جاڑون مین خزان کے سبب سے ہاتھ اور پانون پھٹ جاوین اور گرمی مین تپتی زمین مین جلے اور روزے کے سبب منھ مین بو پیدا ہو اور حج مین قدم غبار آلود ہو ۱۲ منہ یعنی چارپایہ کے مونڈھے کی ہڈی کہ وہ چوڑی ہوتی ہے ۱۲ منہ شرح السنہ مین ہے کہ یہ جہاد نفل مین ہے کہ بدون اذن والدین کے اُسمین نہ جاوے جبکہ ہون وہ مسلمان اور اگر جہاد فرض ہو تو اُنکے اذن کی حاجت نہین اور اگر وہ منع کرین تو گنہگار ہون

[illegible]

باب ماجاء فی الرجل یبعث سریۃ وحدہ **حدثنا** محمد بن یحیی ثنا الحجاج بن محمد قال قال ابن جریج فی قولہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم قال عبد اللہ بن حذافۃ بن قیس بن عدی السھمی بعثہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی سریۃ اخبرنیہ یعلی بن مسلم عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ھذا حدیث حسن صحیح غریب لا نعرفہ الا من حدیث ابن جریج **باب** ماجاء فی کراھیۃ ان یسافر الرجل وحدہ **حدثنا** احمد بن عبدۃ الضبی البصری ثنا سفیان عن عاصم بن محمد عن ابیہ عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لو ان الناس یعلمون ما اعلم من الوحدۃ ما سار راکب بلیل یعنی وحدہ **حدثنا** اسحاق بن موسی الانصاری ثنا معن ثنا مالک عن عبد الرحمن بن حرملۃ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الراکب شیطان والراکبان شیطانان والثلاثۃ رکب حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ من حدیث عاصم وھو ابن محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر وحدیث عبد اللہ بن عمرو احسن **باب** ماجاء فی الرخصۃ فی الکذب والخدیعۃ فی الحرب **حدثنا** احمد بن منیع ونصر بن علی قالا ثنا سفیان عن عمرو بن دینار سمع جابر بن عبد اللہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحرب خدعۃ وفی الباب عن علی وزید بن ثابت وعائشۃ وابن عباس وابی ھریرۃ واسماء بنت یزید وکعب بن مالک وانس بن مالک ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی غزوات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کم غزی **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا وھب بن جریر وابو داؤد قالا ثنا شعبۃ عن ابی اسحٰق قال کنت الی جنب زید بن ارقم

باب ایک شخص کو چھوٹے لشکر پر بھیجنا اور اوراس پر امیر کرنا **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حجاج بن محمد نے اُسنے کہا کہ کہا ابن جریج نے اس آیت کی تفسیر مین کہ اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور جو اختیار والے ہین تم مین سے کہا کہ عبد اللہ بن حذافہ کو بھیجا نبی صلعم نے ایک چھوٹے لشکر پر خبر دی ہمکو یعلی بن مسلم نے ساتھ اسکے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے اور یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث ابن جریج سے **باب** آدمی کو اکیلے سفر کرنا منع ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عاصم بن محمد سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ جانین جو کہ مین جانتا ہون تنہائی کے ضرر سے[۱] تو رات کو کوئی سوار اکیلا کبھی نہ چلے **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسی انصاری نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے عبد الرحمن بن حرملہ سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ ایک سوار ایک شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان ہین اور تین سوار سوار ہین[۲] اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے یعنی حدیث عاصم سے جو ابن محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر ہے اور حدیث عبد اللہ بن عمرو کی حسن ہے **باب** لڑائی مین جھوٹ اور فریب کا بیان **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع اور نصر بن علی نے اُنھون نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عمرو بن دینار سے اُسنے سُنا جابر بن عبد اللہ سے کہتے تھے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ لڑائی فریب[۳] ہے۔ اور اس باب مین حضرت علی اور زید بن ثابت اور عائشہ اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور اسماء بنت یزید اور کعب بن مالک اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کتنی لڑائیاں کی ہین **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وہب بن جریر اور ابو داؤد نے اُنھون نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے ابی اسحاق سے کہا کہ مین زید بن ارقم کے پہلو مین بیٹھا تھا

---

[۱] معلوم ہوا کہ اکیلے سفر کرنا درست نہین کہ اسمین دینی اور دنیاوی دونون نقصان ہین۔ دینی یہ کہ جماعت سے محروم رہا۔ اور دنیاوی یہ کہ تنہائی مین رات کو وحشت اور ڈر رہزن اور شیر وغیرہ کا اکثر ہوتا ہے ۱۲ ع ح [۲] انکو اس واسطے سوار کہا کہ شیطان سے محفوظ ہین۔ اور ایک اور دو کو اسواسطے منع فرمایا کہ ایک مین جماعت فوت ہوتی ہے اور حاجت کے وقت کوئی مددگار نہین اور دو مین سے اگر ایک بیمار ہو یا مرجاوے تو دوسرا بیقرار ہو جاتا ہے اور شیطان خوش ہوتا ہے ۱۲ ح ع [۳] یعنی لڑائی مین مکر اور فریب زیادہ مفید ہوتا ہے لڑنے سے۔ اور فریب اسطرح سے دیوے کہ میدان جنگ کا ہٹ جاوے یا غنیم غافل ہو اور خیال کرے کہ جنگ پھر گیا۔ پھر یکایک حملہ کرے۔ اسطرح فریب کرے اور صریح جھوٹ نہ بولے اور سب علما کا اتفاق ہے اسپر کہ لڑائی مین فریب کرنا کفار کے ساتھ درست ہے مگر ایسی صورت مین کہ نقض عہد لازم آوے تو نہ کرے ۱۲ ع

فقیل له کم غزی النبی صلی الله علیه وسلم من غزوة قال تسع عشرة فقلت کم غزوت انت معه قال سبع عشرة قلت وایتهن کان اول قال ذات العشیراء او العسیراء هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی الصف والتعبیة عند القتال **حدثنا** محمد بن حمید الرازی ثنا سلمة بن الفضل عن محمد بن اسحق عن عکرمة عن ابن عباس عن عبد الرحمن بن عوف قال عبانا رسول الله صلی الله علیه وسلم ببدر لیلا وفی الباب عن ابی ایوب هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه وسالت محمد بن اسمعیل عن هذا الحدیث فلم یعرفه وقال محمد بن اسحق سمع من عکرمة وحین رایته کان حسن الرای فی محمد بن حمید الرازی ثم ضعفه بعد **باب** ماجاء فی الدعاء عند القتال **حدثنا** احمد بن منیع ثنا یزید بن هارون ثنا اسمعیل بن ابی خالد عن ابن ابی اوفی قال سمعته یقول یعنی النبی صلی الله علیه وسلم یدعو علی الاحزاب فقال اللهم منزل الکتاب سریع الحساب اهزم الاحزاب اللهم اهزمهم وزلزلهم وفی الباب عن ابن مسعود هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی الالویة **حدثنا** ابو کریب محمد بن عمر بن الولید الکندی ومحمد بن رافع قالا ثنا یحیی بن ادم عن شریک عن عمار هو الدهنی عن ابی الزبیر عن جابر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم دخل مکة ولواءه ابیض هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث یحیی بن ادم عن شریک وسالت محمدا عن هذا الحدیث فلم یعرفه الا من حدیث یحیی بن ادم عن شریک وقال غیر واحد عن شریک عن عمار عن ابی الزبیر عن جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم دخل مکة وعلیه عمامة سوداء قال محمد والحدیث هو هذا والدهن بطن من بجیلة وعمار الدهنی هو عمار بن معاویة الدهنی ویکنی ابا معاویة وهو کوفی ثقة عند اهل الحدیث **باب** فی الرایات **حدثنا** احمد بن منیع ثنا یحیی بن زکریا بن ابی زائدة ثنا ابو یعقوب الثقفی ثنا یونس بن عبید مولی محمد بن القاسم

سو کسی نے اُس سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کتنی لڑائیاں کی ہیں اُسنے کہا انیس سو میں نے کہا کہ تم کتنی لڑائیوں میں نبی صلعم کے ساتھ تھے کہا سترہ لڑائیوں میں۔ میں نے کہا کہ سب سے پہلی لڑائی کون سی تھی کہا صاحب عشیرا کی یا عسیرا کی یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** لڑائی کے وقت صف باندھنے اور ترتیب لشکر کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن حمید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سلمہ بن فضل نے محمد بن اسحاق سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے عبد الرحمن بن عوف سے کہا کہ ترتیب دیا ہمکو نبی صلعم نے ایک رات بدر میں یعنی ہمکو ہتھیار پہنائے اور صفیں برابر کیں ہر ایک کو مناسب جگہ کھڑا کیا تا دن کو اسطرح کھڑے رہیں اور اس باب میں ابی ایوب سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسو جہ سے اور پوچھا میں نے بخاری کو اس حدیث سے سو نہ پہچانا اُسنے اسکو اور کہا کہ محمد بن اسحاق نے سنا ہے عکرمہ سے اور جب دیکھا میں نے بخاری کو تو اُسکی رائے اچھی تھی محمد بن حمید کے حق میں پھر ضعیف کہا اُسکو بعد اسکے **باب** لڑائی کے وقت کے دعا کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابی خالد نے ابن ابی اوفی سے کہا سُنا میں نے نبی صلعم سے دعا کرتے تھے گروہ کفار پر بس فرمایا الٰہی اُتارنے والے کتاب کے جلد ہی لینے والے حساب کے شکست دے گروہ کافروں کو اور زلزلہ ڈال انمیں یعنی اُنکے دلوں میں خوف ڈال دے اور اس باب میں ابن مسعود سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** نشان رکھنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابو کریب اور محمد بن عمر اور محمد بن رافع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن آدم نے شریک سے اُسنے عمار دہنی سے اُسنے ابی زبیر سے اُسنے جابر سے کہ نبی صلعم مکے میں داخل ہوئے اسحال میں کہ آپ کا نشان سفید تھا یعنے دن فتح مکے کے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث یحیی کی سے اُسنے شریک سے اور پوچھا میں نے محمد کو اس حدیث سے سو اُسنے نہ پہچانا اُسکو مگر حدیث یحیی بن آدم سے اُسنے شریک سے اور بہتوں نے روایت کی شریک سے اُسنے عمار سے اُسنے ابی زبیر سے اُسنے جابر سے کہ نبی صلعم مکہ میں داخل ہوئے اسحال میں کہ سر پر سیاہ عمامہ یعنی پگڑی تھی۔ بخاری نے کہا یہ حدیث یہی ہے اور عمار بن معاویہ دہنی کی کنیت ابو معاویہ ہے اور وہ کوفی ثقہ ہے نزدیک اہل حدیث کے **باب** جھنڈا رکھنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن زکریا نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو یعقوب ثقفی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن عبید مولے بن محمد قاسم نے

١٥ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لڑائی کے وقت کافروں پر بددعا کرنی درست ہے ١٢ ١٥٢ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لڑائی میں جھنڈے اور نشان رکھنا درست ہے بلکہ سنت ہے اور رایت بڑا ہوتا ہے ١

قال بعثنی محمد بن القاسم الی البراء بن عازب اسالہ عن رایۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کانت سوداء مربعۃ من نمرۃ وفی الباب عن علی والحارث بن حسان وابن عباس هذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من حدیث ابن ابی زائدۃ وابو یعقوب الثقفی اسمہ اسحق بن ابراهیم وروی عنہ ایضا عبید اللہ بن موسی **حدثنا** محمد بن رافع ثنا یحیی بن اسحاق هو السالحینی ثنا یزید بن حیان قال سمعت ابا مجلز لاحق بن حمید یحدث عن ابن عباس قال کانت رایۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سوداء ولواءہ ابیض هذا حدیث غریب من هذا الوجہ من حدیث ابن عباس **باب** ما جاء فی الشعار **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا وکیع ثنا سفیان عن ابی اسحاق عن المهلب بن ابی صفرۃ عمن سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان بیتکم العدو فقولوا حم لا ینصرون وفی الباب عن سلمۃ بن الاکوع وهکذا روی بعضهم عن ابی اسحق مثل روایۃ الثوری وروی عنہ عن المهلب بن ابی صفرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا **باب** ما جاء فی صفۃ سیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** محمد بن شجاع البغدادی ثنا ابو عبیدۃ الحداد عن عثمان بن سعد عن ابن سیرین قال صنعت سیفی علی سیف سمرۃ وزعم سمرۃ انہ صنع سیفہ علی سیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان حنفیا هذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من هذا الوجہ وقد تکلم یحیی بن سعید القطان فی عثمان بن سعد الکاتب وضعفہ من قبل حفظہ **باب** فی الفطر عند القتال **حدثنا** احمد بن محمد بن موسی ثنا عبد اللہ بن المبارک ثنا سعید بن عبد العزیز عن عطیۃ بن قیس عن قزعۃ عن ابی سعید الخدری قال لما بلغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عام الفتح مر الظهران فاذننا بلقاء العدو فامرنا بالفطر فافطرنا اجمعین هذا حدیث حسن صحیح

کہا کہ بھیجا مجکو محمد بن قاسم نے طرف براء بن عازب کے کہ میں اُس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کا حال پوچھوں سو کہا کہ تھا نشان سیاہ رنگ کا کہ کپڑا اُسکا مربعہ تھا قسم نمرہ سے اور اس باب میں علی اور حارث اور ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث ابن ابی زائدہ سے اور ابو یعقوب کا نام اسحاق بن ابراہیم ہے روایت کی اُس سے عبید اللہ بن موسی نے بھی **حدیث** کی ہمسے محمد بن رافع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن اسحاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن حیان نے اُسنے کہا سُنا میں نے ابا مجلز سے حدیث کرتا تھا ابن عباس سے کہا کہ نبی صلعم کا جھنڈا سیاہ تھا اور آپ کا نشان سفید یہ حدیث غریب ہے اسوجہ سے یعنی حدیث ابن عباس سے **باب** مسلمانوں کی نشانی کا بیان یعنی جس سے کہ لڑائی میں پہچانے جاویں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے اُسنے روایت کی مہلب بن ابی صفرہ سے اُسنے اُس شخص سے کہ اُسنے نبی صلعم سے سُنا فرماتے تھے کہ اگر شبخون کریں تمپر دشمن یعنی یکایک رات کو آپڑیں[1] تو کہو تم حم لا ینصرون یعنی ساتھ برکت سورہ حم کے نہ مدد کیے جاویں اور اس باب میں سلمہ بن اکوع سے بھی روایت ہے اور اسیطرح روایت کی بعض نے ابی اسحاق سے مثل روایت ثوری کے اور روایت کی گئی ہے اُس سے اُسنے مہلب سے اُسنے نبی صلعم سے مرسل **باب** نبی صلعم کی تلوار کی صفت کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن شجاع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو عبیدہ حداد نے عثمان بن سعد سے اُسنے روایت کی ابن سیرین سے کہا کہ تیار کی میں نے تلوار اوپر تلوار سمرہ کے یعنی اُسکی شکل پر اور کہا سمرہ نے کہ تیار کی میں نے تلوار نبی صلعم کی تلوار پر اور تھی وہ قبیلہ بنی حنیفہ کی تلواروں کی طرح یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی وجہ سے اور تحقیق کلام کیا یحیی بن سعید قطان نے عثمان بن سعد کے حق میں اور ضعیف کیا اُسکو حافظہ کی وجہ سے **باب** لڑائی کے وقت روزہ افطار کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن عبد العزیز نے عطیہ بن قیس سے اُسنے قزعہ سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا کہ نبی صلعم سال فتح مکہ کے مر الظہران میں پہونچے کہ ایک جگہ ہے پاس مکہ کے تو خبر دی ہمکو ساتھ لڑائی دشمن کے سو حکم کیا ہمکو روزہ افطار کرنے کا سو ہم سب نے روزہ افطار کیا یہ حدیث حسن صحیح ہے

[1] لڑائی کے وقت مستحب ہے یہ آیت پڑھی جاوے تاکہ پہچانا جاوے کہ مسلمان کون ہے اور کافر کون ہے کہ یہ علامت اسلام کی ہے ۱۲ ع ۲ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لڑائی میں روزہ رکھنا بہتر نہیں۔ بلکہ افطار کرنا سنت اور بہتر ہے تاکہ مجاہدین کو قوت لڑائی لڑنے کی رہے ۱۲ ح ع۔

باب ما جاء في الخروج عند الفزع حدثنا محمود بن غيلان ثنا ابو داؤد الطيالسي انبانا شعبة عن قتادة ثنا
انس بن مالك قال ركب النبي صلى الله عليه وسلم فرسا لابي طلحة يقال له مندوب فقال ما كان من فزع وان وجدناه
لبحرا وفي الباب عن عمرو بن العاص هذا حديث حسن صحيح حدثنا محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر وابن ابي عدي
وابو داؤد قالوا ثنا شعبة عن قتادة عن انس قال كان فزع بالمدينة فاستعار رسول الله صلى الله عليه وسلم
فرسا لنا يقال له مندوب فقال ما راينا من فزع وان وجدناه لبحرا هذا حديث حسن صحيح باب ما جاء في
الثبات عند القتال حدثنا محمد بن بشار ثنا يحيى بن سعيد ثنا سفيان ثنا ابو اسحق عن البراء بن عازب
قال له رجل افررتم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ابا عمارة قال لا والله ما ولى رسول الله صلى الله عليه
وسلم ولكن ولى سرعان الناس تلقتهم هوازن بالنبل ورسول الله صلى الله عليه وسلم على بغلته وابو سفيان
بن الحارث بن عبد المطلب اخذ بلجامها ورسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انا النبي لا كذب انا ابن عبد المطلب
وفي الباب عن علي وابن عمر هذا حديث حسن صحيح حدثنا محمد بن عمر بن علي المقدمي ثنى ابي عن سفيان بن حسين
عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال لقد رايتنا يوم حنين وان الفئتين لموليتان وما مع رسول الله صلى
الله عليه وسلم مائة رجل هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث عبيد الله لا نعرفه الا من هذا الوجه
حدثنا قتيبة ثنا حماد بن زيد عن ثابت عن انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم احسن الناس واجود الناس
واشجع الناس قال ولقد فزع اهل المدينة ليلة سمعوا صوتا قال فتلقاهم النبي صلى الله عليه وسلم على فرس لابي طلحة

باب گھبراہٹ اور ہول کے وقت باہر نکلنے کا بیان حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی
نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے انس بن مالک نے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ کے گھوڑے پر
سوار ہوئے جسکو مندوب کہا جاتا تھا فرمایا نہیں ہے کوئی ہول اور ہمنے اس گھوڑے کا قدم تو دریا پایا یعنے یہ گھوڑا بہت تیز ہے۔ اور
اس باب میں عمرو بن عاص سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے
محمد بن جعفر اور ابن ابی عدی اور ابو داؤد نے انھوں نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے اُسنے روایت کی انس سے کہا کہ ایکبار مدینہ
میں بہی ہول ہوئی یعنی رات کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارا گھوڑا عاریۃً لیا جسکو مندوب کہا جاتا تھا سو فرمایا کہ ہمنے تو کچھ ڈر نہیں دیکھا
اور اس گھوڑے کا قدم البتہ دریا پایا یہ حدیث حسن صحیح ہے باب لڑائی کے وقت ثابت رہنے کا بیان حدیث
کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید نے سفیان سے اُسنے ابو اسحاق سے اُسنے براء بن عازب سے کہ ایک شخص نے
اُن سے پوچھا کہ کیا تم لوگ اصحاب جنگ حنین کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھاگ گئے تھے اے ابا عمارہ کہا اُسنے کہ واللہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے تو پیٹھ نہیں پھیری ولیکن جلد باز لوگوں کے قدم پھر گئے تھے۔ سامنے آملے انکو ہوازن ساتھ تیروں کے
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر سوار تھے۔ اور ابو سفیان بن حارث اسکی لگام پکڑے ہوئے تھے اور نبی صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میں نبی ہوں اس میں کچھ جھوٹ نہیں میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں اور اس باب میں علی اور ابن عمر سے بھی
روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے محمد بن عمر نے اُسنے کہا حدیث کی مجھکو باپ میرے نے سفیان
بن حسین سے اُسنے روایت کی عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ ہمنے اپنے تئیں حنین کے دن دیکھا
اور دونوں گروہ البتہ پیٹھ پھیرنے والے تھے اور نہ رہے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو آدمی یہ حدیث حسن صحیح ہے
غریب ہے حدیث عبید اللہ سے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے
حماد بن زید نے ثابت سے اُسنے انس سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر حسین سب لوگوں میں اور زیادہ سخی سب لوگوں میں
اور زیادہ شجاع سب لوگوں میں۔ اور تحقیق گھبرائے اہل مدینہ ایک رات کہ سنی انھوں نے ایک آواز۔ سو آگے سے آملے انکو نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کہ ابو طلحہ کے

عرى وهو متقلد سيفه فقال لم تراعوا لم تراعوا ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وجدته بحرا يعني الفرس
هذا حديث صحيح **باب** ماجاء في السيوف وحليتها **حدثنا** محمد بن صدران ابو جعفر البصري ثنا طالب
بن حجير عن هود وهو ابن عبد الله بن سعد عن جده مزيدة قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الفتح وعلى
سيفه ذهب وفضة قال طالب فسألته عن الفضة فقال كانت قبيعة السيف فضة وفي الباب عن انس هذا حديث غريب
وجد هود اسمه مزيدة العصري **حدثنا** محمد بن بشار ثنا وهب بن جرير ثنا ابي عن قتادة عن انس قال كانت قبيعة سيف
رسول الله صلى الله عليه وسلم من فضة هذا حديث حسن غريب وهكذا روي عن همام عن قتادة عن انس وقد روى
بعضهم عن قتادة عن سعيد بن ابي الحسن قال كانت قبيعة سيف رسول الله صلى الله عليه وسلم من فضة **باب**
ماجاء في الدرع **حدثنا** ابو سعيد الاشج ثنا يونس بن بكير عن محمد بن اسحاق عن يحيى بن عباد بن عبد الله بن الزبير
عن ابيه عن جده عبد الله بن الزبير عن الزبير بن العوام قال كان على النبي صلى الله عليه وسلم درعان يوم احد
فنهض الى الصخرة فلم يستطع فاقعد طلحة تحته فصعد النبي صلى الله عليه وسلم حتى استوى على الصخرة فقال
سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول اوجب طلحة وفي الباب عن صفوان بن امية والسائب بن يزيد هذا حديث حسن
غريب لا نعرفه الا من حديث محمد بن اسحق **باب** ماجاء في المغفر **حدثنا** قتيبة ثنا مالك بن انس عن ابن شهاب
عن انس بن مالك قال دخل النبي صلى الله عليه وسلم عام الفتح وعلى راسه المغفر فقيل له ابن خطل متعلق باستار الكعبة
قال اقتلوه هذا حديث حسن صحيح لا نعرف كبير احد رواه غير مالك عن الزهري **باب** ماجاء في فضل الخيل **حدثنا**
هناد ثنا عبثر بن القاسم عن حصين عن الشعبي عن عروة البارقي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخير معقود

ننگی پشت گھوڑے پر سوار تھے اس حالت میں کہ اپنی تلوار لٹکائے ہوئے تھے سو فرمایا نبی صلعم نے کہ نہ گھبراؤ نہ گھبراؤ پھر آپ نے فرمایا کہ
پایا میں نے اسکو دریا یعنی گھوڑے کو یہ حدیث صحیح ہے **باب** تلواروں اور انکے زیوروں کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن صدران نے
اسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو طالب نے ہود سے اُسنے روایت کی اپنے دادا مزیدہ سے کہا کہ فتح مکہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے
اس حال میں کہ انکی تلوار پر تھا سونا اور چاندی کہا طالب نے پس پوچھا میں نے اسکو چاندی سے پس کہا کہ تھی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کی تلوار کے قبضہ کی ٹوپی چاندی سے۔ اور اس باب میں انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اور ہود کا نام مزیدہ عصری ہے
حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وہب بن جریر نے اُسنے کہا حدیث کی مجکو باپ میرے نے قتادہ سے اسنے
روایت کی انس سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے قبضہ کی ٹوپی چاندی سے تھی یہ حدیث حسن غریب ہے اسیطرح روایت
کی گئی ہے ہمام سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے اور روایت کی بعض نے قتادہ سے اُسنے سعید بن ابی الحسن سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کی تلوار کے قبضہ کی ٹوپی چاندی سے تھی **باب** زرہ کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابو سعید اشج نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن
بکیر نے محمد بن اسحاق سے اُسنے روایت کی یحییٰ بن عباد بن عبد اللہ سے اُسنے اپنے باپ سے اسنے اپنے دادا عبد اللہ بن زبیر سے اُسنے روایت کی
زبیر بن عوام سے کہ جنگ احد کے دن نبی صلعم پر دو زرہیں تھیں سو نبی صلعم نے ایک پتھر پر چڑھنے کا قصد کیا سو نہ چڑھ سکے سو طلحہ کو اپنے
تلے بٹھایا۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوپر چڑھے یہاں تک کہ پتھر پر سیدھے ہوئے سو سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
فرماتے تھے کہ ابو طلحہ نے اپنے واسطے بہشت واجب کرلی۔ اور اس باب میں صفوان اور سائب سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب
ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث محمد بن اسحاق سے **باب** خود کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے مالک
بن انس نے ابن شہاب سے اُسنے انس سے کہا کہ فتح مکہ کے سال حضرت صلعم مکہ میں داخل ہوئے اس حال میں کہ آپکے سر پر خود تھا سو کسی نے آپسے کہا کہ ابن خطل کعبے
کے پردوں میں لٹکا ہوا ہے فرمایا اُسکو قتل کر ڈالو یہ حدیث حسن صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم کسی بڑے کو کہ اسکو روایت کیا ہو سوا مالک کے زہری سے
باب گھوڑے پالنے کی فضیلت کا بیان **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے عبثر بن قاسم نے حصین سے اسنے شعبی سے
اُسنے عروہ بارقی سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ بھلائی

فی نواصی الخیل الی یوم القیمۃ الاجر والمغنم وفی الباب عن ابن عمرو ابی سعید وجریر وابی ہریرۃ واسماء بنت یزید والمغیرۃ بن شعبۃ وجابر ہذا حدیث حسن صحیح وعروۃ ہو ابن ابی الجعد البارقی ویقال عروۃ بن الجعد قال احمد بن حنبل وفقہ ہذا الحدیث ان الجہاد مع کل امام الی یوم القیمۃ **باب** مایستحب من الخیل **حدثنا** عبد اللہ بن صباح الہاشمی البصری ثنا یزید بن ہارون ثنا شیبان ہو ابن عبد الرحمن ثنا عیسی بن علی بن عبد اللہ عن ابیہ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمن الخیل فی الشقر ہذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من ہذا الوجہ من حدیث شیبان **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد اللہ بن المبارک ثنا ابن لہیعۃ عن یزید بن ابی حبیب عن علی بن رباح عن ابی قتادۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر الخیل الادہم الاقرح الارثم ثم الاقرح المحجل طلق الیمین فان لم یکن ادہم فکمیت علی ہذہ الشیۃ **حدثنا** محمد بن بشار ثنا وہب بن جریر ثنا ابی عن یحیی بن ایوب عن یزید بن ابی حبیب نحوہ بمعناہ ہذا حدیث حسن غریب صحیح **باب** مایکرہ من الخیل **حدثنا** محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید ثنا سفیان ثنا سلم بن عبد الرحمن عن ابی زرعۃ بن عمرو بن جریر عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کرہ الشکال فی الخیل ہذا حدیث حسن صحیح وقد رواہ شعبۃ عن عبد اللہ بن یزید الخثعمی عن ابی زرعۃ عن ابی ہریرۃ نحوہ وابو زرعۃ ابن عمرو بن جریر اسمہ ہرم **حدثنا** محمد بن حمید الرازی ثنا جریر عن عمارۃ بن القعقاع قال قال لی ابراہیم النخعی اذا حدثتنی فحدثنی عن ابی زرعۃ فانہ حدثنی مرۃ بحدیث ثم سالتہ بعد ذلک بسنین فما اخرم منہ حرفا

گھوڑوں کی چوٹیوں میں بندھی ہے قیامت کے دن تک ثواب آخرت کا اور غنیمت دنیا کی اور اس باب میں ابن عمر اور ابی سعید اور جریر اور ابی ہریرہ اور اسماء اور مغیرہ بن شعبہ اور جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عروہ ابن ابی الجعد بارقی ہے اور کہا جاتا ہے عروہ بن جعد کہا امام احمد بن حنبل نے کہ فقہ اس حدیث کی یہ ہے کہ جہاد ساتھ ہر امام کے واجب ہے قیامت تک **باب** کس قسم کا گھوڑا پالنا مستحب ہے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن صباح نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو یزید بن ہارون نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شیبان (ابن عبد الرحمن) نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عیسی بن علی نے اپنے باپ سے اُسنے روایت کی ابن عباس سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ برکت گھوڑوں کی بیچ گھوڑوں سرخ خالص کے ہے یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے یعنی حدیث شیبان سے **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے اُسنے روایت کی علی بن رباح سے اُسنے ابی قتادہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین گھوڑوں کا گھوڑا سیاہ ہے کہ اُسکے ماتھے میں تھوڑی سی سفیدی ہو اور ناک کی طرف سفیدی ہو۔ پھر وہ گھوڑا بہتر ہے کہ اُسکے ماتھے میں تھوڑی سی سفیدی ہو اور ہاتھ پاؤں سفید ہوں لیکن داہنا ہاتھ سفید نہو اور اگر نہو سیاہ پس کمیت گھوڑا بہتر ہے اسی علامت پر **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وہب بن جریر نے اُسنے کہا حدیث کی مجکو میرے باپ نے یحیی بن ایوب سے اُسنے روایت کی یزید بن ابی حبیب سے مانند اُسکے اُسی کے معنی میں یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **باب** کس قسم کا گھوڑا رکھنا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے یحیی بن سعید سے اُسنے سفیان سے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سلم بن عبد الرحمن نے ابی زرعہ بن عمرو بن جریر سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکروہ رکھا ہے شکال[1] گھوڑے سے میں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کیا اُسکو شعبہ نے عبد اللہ بن یزید سے اُسنے ابی زرعہ سے اُسنے ابو ہریرہ سے مانند اسکے اور ابو زرعہ کا نام ہرم ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن حمید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے جریر نے عمارہ بن قعقاع سے کہا کہ مجکو ابراہیم نخعی نے کہا کہ جب تو حدیث کرے مجھسے تو حدیث کر مجکو ابو زرعہ سے اسواسطے کہ اُسنے حدیث کی ہے مجھسے ایک بار پھر پوچھا میں نے اُسکو بعد کئی برس کے پس نہ چھوڑا اُسنے اُس سے ایک حرف یعنی اُسکا حافظہ بڑا قوی ہے[2] کہ برسوں تک حدیث نہیں بھولتا

[1] شکال اُس گھوڑے کو کہتے ہیں کہ تین پاؤں اُسکے سفید ہوں اور ایک پاؤں ہمرنگ تمام بدن کے ہو یا بالعکس اُسکے ۱۲ ح

[2] یعنی جیسے کہ پہلی حدیث بیان کی تھی ۱۲

باب ما جاء في الرهان **حدثنا** محمد بن الوزير ثنا اسحق بن يوسف الازرق عن سفيان عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اجرى المضمر من الخيل من الحفياء الى ثنية الوداع وبينهما ستة اميال وما لم يضمر من الخيل من ثنية الوداع الى مسجد بني زريق وبينهما ميل وكنت فيمن اجرى فوثب بي فرسي جدارا وفي الباب عن ابي هريرة وجابر وانس وعائشة هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث الثوري **حدثنا** ابو كريب ثنا وكيع عن ابن ابي ذئب عن نافع بن ابي نافع عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا سبق الا في نصل او خف او حافر **باب** ما جاء في كراهية ان ينزى الحمر على الخيل **حدثنا** ابو كريب ثنا اسمعيل بن ابراهيم ثنا موسى بن سالم ابو جهضم عن عبد الله بن عبيد الله بن عباس عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم عبدا مامورا ما اختصنا دون الناس بشيء الا بثلث امرنا ان نسبغ الوضوء وان لا ناكل الصدقة وان لا ننزي حمارا على فرس وفي الباب عن علي هذا حديث حسن صحيح وروى سفيان الثوري عن ابي جهضم هذا فقال عن عبيد الله بن عبد الله بن عباس عن ابن عباس سمعت محمدا يقول حديث الثوري غير محفوظ ووهم فيه الثوري والصحيح ما روى اسمعيل بن علية وعبد الوارث بن سعيد عن ابي جهضم عن عبد الله بن عبيد الله بن عباس عن ابن عباس

باب گھوڑ دوڑ کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن وزیر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن یوسف ازرق نے سفیان سے اُسنے روایت کی عبید اللہ سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مضمر[1] یعنے پالا ہوا گھوڑا دوڑایا مقام حفیا سے ثنیۃ الوداع[2] تک اور درمیان اُنکے چھ کوس کا فاصلہ ہے اور دوڑایا اُس گھوڑے کو کہ نہ تضمیر کیا تھا گھوڑوں میں سے ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک اور درمیان اُن دونوں کے ایک میل کا فاصلہ ہے اور تھا میں اُن لوگوں میں کہ گھوڑے دوڑائے سو میرا گھوڑا مجکو دیوار سے لیکر کود پڑا اس باب میں ابی ہریرہ اور جابر اور انس اور عائشہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث ثوری سے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے ابن ابی ذئب سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابی نافع سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا نہیں حلال ہے مال لینا ساتھ گھوڑ دوڑ[3] کے مگر تیر چلانے میں یا اونٹ دوڑانے میں یا گھوڑا دوڑانے میں **باب** گدھوں سے گھوڑیوں پر جست کروانی منع ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے موسی بن سالم نے عبد اللہ بن عبید اللہ سے اُسنے روایت کی ابن عباس سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بندے امر کیے گئے[4] نہیں خاص کیا ہمکو سوا سے لوگوں کے ساتھ کسی چیز کے مگر ساتھ تین چیزوں کے حکم کیا ہمکو یہ کہ پورا کریں ہم وضو کو اور یہ کہ نہ کھاویں ہم صدقہ اور یہ کہ نہ جست کروادیں ہم گدھوں کو گھوڑیوں پر اور اس باب میں علی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کی سفیان نے یہ حدیث ابی جہضم سے سو کہا عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے سنا میں نے بخاری سے کہتے تھے کہ حدیث سفیان کی محفوظ نہیں وہم کیا اُنہیں سفیان نے اور صحیح وہ ہے جو روایت کی اسمعیل اور عبد الوارث نے ابی جہضم سے اُسنے عبد اللہ بن عبید اللہ سے اُسنے ابن عباس سے

---

[1] مضمر اُسکو کہتے ہیں کہ گھوڑے کو خوب گھاس کھلاتے ہیں تاکہ قوی اور فربہ ہو۔ بعد اُسکے کم کرتے جاتے ہیں گھاس کو یہاں تک کہ اصلی خوراک پر لاتے ہیں اور ایک میں بند کرکے گردنیاں ڈالتے ہیں کہ وہ گرم ہوتا ہے اور پسینہ لاتا ہے جب وہ پسینہ خشک ہوجاتا ہے تو ہلکا ہوتا ہے گوشت اُسکا اور قوی ہوتا ہے راہ چلنے میں [2] حفیا ایک جگہ کا ہے چند کوس پر مدینے سے اور ثنیۃ الوداع ایک پہاڑ کا نام ہے کہ اہل مدینہ مسافروں کو وہاں تک پہونچانے جاتے تھے [3] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو مال گھوڑ دوڑ وغیرہ میں شرط کیا جاوے اُسکا لینا حلال نہیں مگر ان تین چیزوں میں۔ اور بعض لوگوں نے خچر اور گدھے اور فیل کو بھی اِنکے ساتھ لاحق کیا ہے۔ مگر اس مال کے حلال ہونے میں شرط ہے کہ تیسرے شخص کی طرف سے ہو یا ایک طرف سے شرط ہو ورنہ جوا ہو جاویگا۔ اور گھوڑ دوڑ کہتے ہیں کہ دو شخص گھوڑے دوڑاویں کہ دیکھیں کون آگے نکل جاتا ہے [4] یعنی حکم الٰہی کے تابع تھے۔ کوئی حکم اپنی طرف سے اور اپنی خواہش نفس سے نہیں کہتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ گدھے سے گھوڑی پر جست کروانی منع ہے کہ اس سے قطع نسل لازم آتی ہے۔ اور تیز رو اور سبک رفتار بہ نسبت گھوڑے کے کہ خچر جہاد میں کام نہیں آتے اور اسمیں رد ہے شیعہ پر کہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل بیت کو خاص کیا ساتھ علوم مخصوصہ کے

باب ماجاء فی الاستفتاح بصعالیك المسلمین **حدثنا** احمد بن محمد ثنا ابن المبارك ثنا عبدالرحمن
بن یزید بن جابر حدثنی زید بن ارطاة عن جبیر بن نفیر عن ابی الدرداء قال سمعت رسول الله صلی الله
علیه وسلم یقول ابغونی فی ضعفائكم فانما ترزقون وتنصرون بضعفائكم هذا حدیث حسن صحیح **باب**
ماجاء فی الاجراس علی الخیل **حدثنا** قتیبة ثنا عبدالعزیز بن محمد عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن
ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تصحب الملائكة رفقة فیها كلب ولا جرس وفی الباب عن عمر وعائشة
وام حبیبة وام سلمة هذا حدیث حسن صحیح **باب** من یستعمل علی الحرب **حدثنا** عبدالله بن ابی زیاد ثنا
الاحوص بن ابو الجواب عن یونس بن ابی اسحق عن ابی اسحق عن البراء ان النبی صلی الله علیه وسلم بعث
جیشین وامر علی احدهما علی بن ابی طالب وعلی الاخر خالد بن الولید وقال اذا كان القتال فعلی قال فافتتح علی
حصنا فاخذ منه جاریة فكتب معی خالد الی النبی صلی الله علیه وسلم یشیء به فقدمت علی النبی صلی الله علیه
وسلم فقرأ الكتاب فتغیر لونه ثم قال ما تری فی رجل یحب الله ورسوله ویحبه الله ورسوله قلت اعوذ بالله من
غضب الله وغضب رسوله انما انا رسول فسكت وفی الباب عن ابن عمر هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من
حدیث الاحوص بن جواب ومعنی قوله یشی به یعنی النمیمة **باب** ماجاء فی الامام **حدثنا** قتیبة ثنا اللیث
عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال الا كلكم راع وكلكم مسئول عن رعیته

باب فقیر اور محتاج مسلمانوں سے مدد چاہنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے
اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمن بن یزید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے زید بن ارطاة نے جبیر بن نفیر سے اُسنے روایت کی ابی درداء سے
کہا کہ سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ ڈھونڈھو مجکو اپنے غریب لوگوں میں یعنی اُنکی خاطر کرو سو اسکے نہیں کہ تمکو روزی
اور فتح ملتی ہے بسبب اپنے ناچار غریبوں کے[1] یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** گھوڑوں کے گلے میں گھنٹہ ڈالنے کا کیا حکم ہے **حدیث**
کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدالعزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے
کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ ساتھ نہیں دیتے رحمت کے فرشتے[2] اُن لوگوں کا جنمیں کہ کتا اور گھنٹا ہوتا ہے اور اس باب میں عمر اور عائشہ اور ام حبیبہ
اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اُس شخص کہ لڑائی پر سردار کیا جاوے **حدیث** کی ہمسے عبداللہ بن ابی زیاد
نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے احوص بن ابو الجواب نے یونس بن ابی اسحق سے اُسنے روایت کی ابی اسحاق سے اُسنے براء سے کہا کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے دو لشکر بھیجے ایک پر علی کو سردار کیا اور دوسرے پر خالد بن ولید کو امیر کیا اور فرمایا کہ جب لڑائی شروع
ہو تو سب کا سردار علی ہے۔ سو حضرت علی نے قلعہ فتح کیا اور بندیوں میں سے ایک لونڈی لی[3] سو خالد نے میرے ساتھ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو خط لکھا اس حال میں کہ چغلی کرتا تھا علی کی۔ سو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوا۔ اور آپ نے خط پڑھا سو آپ کا رنگ
متغیر ہوا۔ پھر فرمایا کیا عیب دیکھتا ہے تو اُس مرد میں کہ خدا اور رسول اُسکو دوست رکھتے ہیں۔ میں نے کہا میں پناہ مانگتا ہوں اللہ
اور اُسکے رسول کے غضب سے اور میں تو صرف ایلچی ہوں پیغام پہونچانے والا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہوے اور اس باب میں
ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث احوص سے اور معنی یشی بہ کے چغلی کرنے کے ہیں
باب امام کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے نافع سے اُسنے روایت کی ابن عمر سے کہا
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں میں ہر ایک شخص حاکم ہے۔ اور ہر ایک شخص اپنی رعیت اور زیر دستوں سے پوچھا جاوے گا

[1] یعنی اپنی قوت اور زور پر گھمنڈ نہ کرو بلکہ تمکو فتح اور روزی غریبوں کی برکت سے ملتی ہے پس اُنکی خدمت کرنی اپنے حق میں غنیمت جانو۔ اور اُنکو ذلیل
ست سمجھو ۱۲ ع [3] اور چغلی یہ کہ اُنھوں نے مال غنیمت میں سے لونڈی لی ہے ۱۲ [2] مراد فرشتوں سے فرشتے رحمت کے ہیں نہ کتا اور نہ جرس
مراد سنگتے سے وہ کتا ہے کہ نگہبانی کے لیے نہو کہ وہ مباح ہے کما مر۔ اور جرس اُسکو کہتے ہیں کہ جانور کے گلے میں ڈالا جاتا ہے مانند گھنٹے اور گھنگرو کے
اور یہ مشابہ یہود کے ہے اسواسطے اُس سے منع فرمایا ۱۲

فالامیر الذی علی الناس راع ومسئول عن رعیتہ والرجل راع علی اھل بیتہ وھو مسئول عنھم والمرأۃ راعیۃ فی بیت بعلھا وھی مسئولۃ عنہ والعبد راع علی مال سیدہ وھو مسئول عنہ الا فکلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ وفی الباب عن ابی ھریرۃ وانس وابی موسی حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح وحدیث ابی موسی غیر محفوظ وحدیث انس غیر محفوظ ورواہ ابراھیم بن بشار الرمادی عن سفیان بن عیینۃ عن برید بن عبد اللہ بن ابی بردۃ عن ابی بردۃ عن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرنی بذلک محمد بن ابراھیم بن بشار قال محمد وروی غیر واحد عن سفیان عن برید بن ابی بردۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا وھذا اصح قال محمد وروی اسحق بن ابراھیم عن معاذ بن ھشام عن ابیہ عن قتادۃ عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ سائل کل راع عما استرعاہ سمعت محمدا یقول ھذا غیر محفوظ وانما الصحیح عن معاذ بن ھشام عن ابیہ عن قتادۃ عن الحسن عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا **باب** ماجاء فی طاعۃ الامام **حدثنا** محمد بن یحیی ثنا محمد بن یوسف ثنا یونس بن ابی اسحق عن العیزار بن حریث عن ام الحصین الاحمسیۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فی حجۃ الوداع وعلیہ برد قد تقنع بہ من تحت ابطہ قالت وانا انظر الی عضلۃ عضدہ ترتج سمعتہ یقول یا ایھا الناس اتقوا اللہ وان امر علیکم عبد حبشی مجدع فاسمعوا لہ واطیعوا ما اقام لکم کتاب اللہ وفی الباب عن ابی ھریرۃ وعرباض بن ساریۃ ھذا حدیث حسن صحیح قد روی من غیر وجہ عن ام حصین **باب** ماجاء لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق **حدثنا** قتیبۃ ثنا اللیث عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال

پس بادشاہ جو سب لوگوں پر نگہبان ہو حاکم ہے اور اپنی رعیت سے پوچھا جاویگا کہ انصاف کیا یا ظلم۔ اور مرد اپنے گھر اور جورو پر حاکم ہے تو وہ بھی اُنسے پوچھا جاویگا کہ اُسنے نیک کام سکھایا اور گناہ سے روکا یا نہیں اور جورو اپنے خاوند کے مال اور گھر کی حاکم ہے تو وہ بھی پوچھی جاویگی کہ اُسنے اُسکے مال کی حفاظت کی یا نہیں۔ اور اسی طرح غلام اور نوکر بھی اپنے مالک اور آقا کے مال کا حاکم ہے اور وہ بھی اُس سے پوچھا جاویگا۔ خبردار رہو کہ تم لوگوں میں سے ہر ایک شخص حاکم ہے اور ہر ایک اپنی رعیت سے پوچھا جاویگا اور اس باب میں ابی ہریرہ اور انس اور ابی موسی سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابی موسی اور انس کی حدیث محفوظ نہیں ہے اور روایت کیا ہے اسکو ابراہیم نے سفیان بن عیینہ سے اُسنے برید سے اُسنے ابی بردہ سے اُسنے ابی موسی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دی مجکو ساتھ اسکے محمد نے کہا محمد نے اور روایت کیا ہے اُسکو بہت لوگوں نے سفیان سے اُسنے برید سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور یہ زیادہ تر صحیح ہے۔ کہا محمد نے اور روایت کی اسحاق نے معاذ بن ہشام سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ فرمایا کہ اللہ پوچھنے والا ہے ہر حاکم کو اُس چیز سے کہ رعیت کی اُسکی سنا میں نے بخاری سے کہتے تھے کہ یہ حدیث محفوظ نہیں۔ اور سوا اسکے نہیں کہ صحیح روایت معاذ سے ہے۔ اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل

باب امام کی تابعداری کرنے کا بیان

حدیث کی ہمسے محمد بن یحیی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یوسف نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن ابی اسحق عیزار بن حریث نے اُسنے روایت کی ام الحصین سے۔ کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خطبہ فرماتے تھے حجۃ الوداع میں اور آپ کے پاس ایک چادر تھی کہ لپیٹا تھا اُسکو اپنی بغل کے نیچے سے اور میں آپ کے گوشت بازو کی طرف دیکھتی تھی کہ جنبش کرتا تھا فرماتے تھے اے لوگو ڈرو اللہ سے اور اسپر کا کہنا مانو اگرچہ حبشی غلام منڈا تمپر سردار ہو سو اُسکا کہنا سنو۔ اور فرمانبرداری کرو جب تک کہ قائم رکھے واسطے تمہارے کتاب اللہ کو۔ اور اس باب میں ابی ہریرہ اور عرباض بن ساریہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ تحقیق روایت کی گئی کئی وجہ سے ام الحصین سے

باب نہیں درست ہے تابعداری کرنی مخلوق کی خالق کے گناہ میں

حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا

لہ برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ بن ابی موسی اشعری کوفی دال مفتوح ثانی مفتوح بدال مہملہ موقوف۔ ثقہ ہیں لیکن کبھی کبھی روایت میں خطا کرتے ہیں۔ شمار انکا چھٹے طبقہ سے ہے ۱۲ تقریب

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم السمع والطاعة على المرء المسلم فيما احب وكره ما لم يؤمر بمعصية فان امر بمعصية فلا سمع عليه ولا طاعة وفى الباب عن علي وعمران بن حصين والحكم بن عمرو الغفاري هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فى التحريش بين البهائم والوسم فى الوجه **حدثنا** ابو كريب ثنا يحيى بن ادم عن قطبة بن عبد العزيز عن الاعمش عن ابى يحيى عن مجاهد عن ابن عباس قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن التحريش بين البهائم **حدثنا** محمد بن المثنى ثنا عبد الرحمن بن مهدى عن سفيان عن الاعمش عن ابى يحيى عن مجاهد ان النبى صلى الله عليه وسلم نهى عن التحريش بين البهائم ولم يذكر فيه عن ابن عباس ويقال هذا اصح من حديث قطبة وروى شريك هذا الحديث عن الاعمش عن مجاهد عن ابن عباس عن النبى صلى الله عليه وسلم نحوه ولم يذكر فيه عن ابى يحيى وروى ابو معاوية عن الاعمش عن مجاهد عن النبى صلى الله عليه وسلم نحوه وفى الباب عن طلحة وجابر وابى سعيد وعكراش بن ذويب **حدثنا** احمد بن منيع ثنا روح عن ابن جريج عن ابى الزبير عن جابر ان النبى صلى الله عليه وسلم نهى عن الوسم فى الوجه والضرب هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فى حد بلوغ الرجل ومتى يفرض له **حدثنا** محمد بن الوزير الواسطى ثنا اسحق بن يوسف عن سفيان عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال عرضت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فى جيش وانا ابن اربع عشرة فلم يقبلنى ثم عرضت عليه من قابل فى جيش وانا ابن خمس عشرة فقبلنى قال نافع فحدثت بهذا الحديث عمر بن عبد العزيز فقال هذا حد ما بين الصغير والكبير ثم كتب ان يفرض لمن بلغ الخمس عشرة **حدثنا** ابن ابى عمر ثنا سفيان بن عيينة عن عبيد الله نحوه بمعناه الا انه قال قال عمر هذا حد ما بين الذرية والمقاتلة ولم يذكر انه كتب ان يفرض حديث اسحق بن يوسف حديث حسن صحيح غريب من حديث سفيان الثوري

کہنا ماننا اور فرمانبرداری کرنی واجب ہے ہر مسلمان مرد پر اس چیز میں کہ خوش لگے اور ناخوش لگے جبتک کہ نہ حکم کیا جاوے ساتھ گناہ کے پس جبکہ حکم کیا جاوے ساتھ گناہ کے تو نہیں درست سننا اور فرمانبرداری کرنی اور اس باب میں علی اور عمران اور حکم بن عمرو غفاری سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** چارپایوں میں لڑائی کرانے اور داغ دینے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن آدم نے قطبہ بن عبد العزیز سے اُسنے روایت کی اعمش سے اُسنے ابی یحییٰ سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی سے چارپایوں کی **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے سفیان سے اُسنے روایت کی اعمش سے اُسنے ابی یحییٰ سے اُسنے مجاہد سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا لڑائی کرانے سے درمیان چارپایوں کے اور نہیں ذکر کیا اُسمیں واسطہ ابن عباس کا اور کہا جاتا ہے کہ یہ زیادہ تر صحیح ہے حدیث قطبہ سے اور روایت کی شریک نے یہ حدیث اعمش سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور نہیں ذکر کیا اُسمیں واسطہ ابی یحییٰ کا۔ اور روایت کی ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے مجاہد سے اُسنے نبی صلعم سے مانند اسکے اور اس باب میں طلحہ اور جابر اور ابی سعید اور عکراش بن ذویب سے بھی روایت ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے روح نے ابن جریج سے اُسنے ابی زبیر سے اُسنے جابر سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلعم نے داغ دینے سے منہ پر[1] اور مارنے سے یعنی آدمی یا جانور کے منہ پر طمانچہ یا کوڑا وغیرہ مارنا درست نہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** آدمی کب بالغ ہوتا ہے اور کب مقرر کیا جاتا ہے واسطے اسکے حصہ **حدیث** کی ہمسے محمد بن وزیر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن سفیان نے اُسنے روایت کی عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ پیش کیا گیا میں لشکر میں اس حال میں کہ چودہ برس کا تھا سو نہ قبول کیا مجکو پھر پیش کیا گیا میں آئندہ سال لشکر میں اس حال میں کہ میں پندرہ برس کا تھا سو قبول کیا مجکو نافع نے کہا سو میں نے یہ حدیث عمر بن عبد العزیز سے کی سو کہا اُسنے کہ یہ حد ہے درمیان چھوٹے اور بڑے کے پھر لکھا اُسنے یہ کہ مقرر کیا جاوے حصہ غنیمت وغیرہ سے واسطے اُس شخص کے کہ پہونچے پندرہ برس کو **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عبید اللہ سے مانند اسکے اسکے معنی میں مگر یہ کہ کہا اُسنے کہ کہا عمر نے یہ حد صحیح درمیان لڑکوں کے ہے کہ قابل لڑنے کے ہیں اور درمیان لڑکوں کے اور نہیں ذکر کی اُس نے کہ لکھا حصہ مقرر کیا واسطے اسکے اور حدیث اسحاق بن یوسف کی حسن صحیح غریب ہے حدیث سفیان ثوری کی سے

[1] مثلاً مینڈھوں اور ہاتھیوں وغیرہ کو لڑوانا درست نہیں اور یہی حکم ہر ساتھ تو ر پرند ہوں یا چارپایہ ۱۲ منہ پر داغ دینا بالاجماع درست نہیں خواہ

باب ماجاء فيمن يستشهد وعليه دين **حدثنا** قتيبة ثنا الليث عن سعيد بن ابی سعيد عن عبد الله بن ابی قتادة عن ابيه انه سمعه يحدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قام فيهم فذكر لهم ان الجهاد في سبيل الله والايمان بالله افضل الاعمال فقام رجل فقال يا رسول الله ارايت ان قتلت في سبيل الله يكفر عني خطاياي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم ان قتلت في سبيل الله وانت صابر محتسب مقبل غير مدبر ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف قلت قال ارايت ان قتلت في سبيل الله ايكفر عني خطاياي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم وانت صابر محتسب مقبل غير مدبر الا الدين فان جبرئيل قال لي ذلك وفي الباب عن انس ومحمد بن جحش وابي هريرة هذا حديث حسن صحيح وروى بعضهم هذا الحديث عن سعيد المقبري عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا وروى يحيى بن سعيد الانصاري وغير واحد نحو هذا عن سعيد المقبري عن عبد الله بن ابی قتادة عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم هذا اصح من حديث سعيد المقبري عن ابي هريرة **باب** ماجاء في دفن الشهداء **حدثنا** ازهر بن مروان البصري ثنا عبد الوارث بن سعيد عن ايوب عن حميد بن هلال عن ابی الدهماء عن هشام بن عامر قال شكي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم الجراحات يوم احد فقال احفروا واوسعوا واحسنوا وادفنوا الاثنين والثلاثة في قبر واحد وقدموا اكثرهم قرانا فمات ابی فقدم بين يدي رجلين وفي الباب عن خباب وجابر وانس هذا حديث حسن صحيح وروى سفيان وغيره هذا الحديث عن ايوب عن حميد بن هلال عن هشام بن عامر وابو الدهماء اسمه قرفة بن بهيس **باب** ماجاء في المشورة **حدثنا** هناد ثنا ابو معاوية عن الاعمش عن عمرو بن مرة عن ابي عبيدة عن عبد الله قال لما كان يوم بدر جيئ بالاسارى قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما تقولون في هؤلاء الاسارى وذكر قصة طويلة

باب اگر کوئی شخص شہید کیا جاوے اور اسپر قرض ہو تو اُسکا کیا حکم ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے سعید بن ابی سعید سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن ابی قتادہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب میں خطبہ فرمایا سو اُنکے واسطے ذکر کیا کہ خدا کی راہ میں جہاد کرنا اور اللہ کے ساتھ ایمان لانا افضل عملوں میں سے ہے سو ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کی کیا حضرت خبر دو مجکو کہ اگر میں مارا جاؤں اللہ کی راہ میں کیا جھاڑے جاوینگے مجھسے گناہ میرے سو نبی صلعم نے فرمایا اُسکو کہ ہاں اگر مارا جاوے تو اللہ کی راہ میں اس حال میں کہ ہو تو صبر کرنے والا اور طالب ثواب کا سامنے ہونے والا نہ پیٹھ دینے والا پھر نبی صلعم نے فرمایا کہ کسطرح کہا تو نے اُسنے کہا کہ خبر دو مجکو کہ اگر اللہ کی راہ میں مارا جاؤں تو کیا مٹائے جاوینگے گناہ میرے سو حضرت صلعم نے اُسکو فرمایا کہ ہاں اگر مارا جاوے تو اُس حال میں صبر کرنے والا طالب ثواب کا سامنے ہونے والا نہ پھرنے والا مگر قرض یعنی وہ قرض کہ نیت اُسکے ادا کرنے کی نہو وہ نہیں بخشا جاتا پس تحقیق جبرئیل نے کہا کہ واسطے میرے یہ تمام کلام یا قرض اور اس باب میں انس اور محمد اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے روایت کی بعض نے یہ حدیث سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور روایت کی یحیی وغیرہ نے مانند اسکے سعید سے اُسنے عبد اللہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ زیادہ ترصحیح ہے سعید کی حدیث سے جو ابی ہریرہ سے روایت کی ہے **باب** شہیدوں کے دفن کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ازہر بن مروان بصری نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوارث بن سعید نے ایوب سے اُسنے حمید بن ہلال سے اُسنے ابی دہما سے اُسنے ہشام بن عامر سے کہا کہ شکایت کی گئی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زخموں کی دن جنگ احد کے پس فرمایا کہ قبر کھودو اور فراخ کرو اور احسان کرو اور دفن کرو دو دو اور تین تین کو ایک قبر میں اور قبلے کی طرف کرو زیادہ قرآن جاننے والے کو پس مرگیا باپ میرا سو مقدم کیا گیا آگے دو مردوں کے اور اس باب میں خباب اور جابر اور انس سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کی سفیان وغیرہ نے یہ حدیث ایوب سے اُسنے حمید سے اُسنے ہشام سے اور ابو الدہما کا نام قرفہ ہے **باب** مشورہ کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے روایت کی عمرو بن مرہ سے اُسنے ابی عبیدہ سے اُسنے عبد اللہ سے کہا کہ جب ہوا دن جنگ بدر کا تو لائے گئے قیدی حضرت نے اصحاب سے کہا کہ تم اُن قیدیوں کے حق میں کیا مشورہ دیتے ہو یعنی قتل کیے جاویں یا اُنسے فدیہ لیا جاوے اور ذکر کیا قصہ لمبا

وفی الباب عن عمر وابی ایوب وانس وابی ہریرۃ ہذا حدیث حسن وابو عبیدۃ لم یسمع من ابیہ ویروی عن ابی ہریرۃ قال ما رایت احدا اکثر مشورۃ لاصحابہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ماجاء لا تفادی جیفۃ الاسیر **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا ابو احمد ثنا سفیان عن ابن ابی لیلی عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس ان المشرکین ارادوا ان یشتروا جسد رجل من المشرکین فابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یبیعہم ہذا الحدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث الحکم ورواہ الحجاج بن ارطاۃ ایضا عن الحکم وقال احمد بن الحسن سمعت احمد بن حنبل یقول ابن ابی لیلی لا یحتج بحدیثہ قال محمد بن اسمعیل ابن ابی لیلی صدوق ولکن لا یعرف صحیح حدیثہ من سقیمہ ولا اروی عنہ شیئا وابن ابی لیلی صدوق فقیہ وربما یہم فی الاسناد **حدثنا** نصر بن علی ثنا عبد اللہ بن داود عن سفیان الثوری قال فقہاءنا ابن ابی لیلی وعبد اللہ بن شبرمۃ **باب** ماجاء فی الفرار من الزحف **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان عن یزید بن ابی زیاد عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن ابن عمر قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سریۃ فحاص الناس حیصۃ فقدمنا المدینۃ فاختبانا بہا وقلنا ہلکنا ثم اتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا یا رسول اللہ نحن الفرارون قال بل انتم العکارون وانا فئتکم ہذا حدیث حسن لا نعرفہ الا من حدیث یزید بن ابی زیاد ومعنی قولہ فحاص الناس حیصۃ یعنی انہم فروا من القتال ومعنی قولہ بل انتم العکارون العکار الذی یفر الی امامہ لینصرہ لیس یرید الفرار من الزحف **باب حدثنا** محمود بن غیلان ثنا ابو داود ثنا شعبۃ عن الاسود بن قیس قال سمعت نبیحا العنزی یحدث عن جابر بن عبد اللہ قال لما کان یوم احد جاءت عمتی بابی لتدفنہ فی مقابرنا فنادی منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور اس باب میں عمر اور ابی ایوب اور انس اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہی یہ حدیث حسن ہے اور ابو عبیدہ نے اپنے باپ سے نہیں سنا اور ابی ہریرہ سے مروی ہی کہ نہیں دیکھا میں نے کسی کو زیادہ تر مشورہ کرنیوالا اپنے یاروں سے نبی صلعم سے **باب** کافر قیدی کے مردے کا بدلہ لینا درست نہیں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابن ابی لیلی سے اُسنے روایت کی حکم سے اُسنے مقسم سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ تحقیق مشرکین نے ارادہ کیا یہ کہ خریدیں مردہ ایک مرد کا مشرکین میں سے سو نبی صلعم نے انکار کیا یہ کہ بیچیں اُن پاس یہ حدیث غریب ہی نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث حکم سے اور روایت کیا اسکو حجاج نے حکم سے اور کہا احمد بن حسن نے کہ سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہ کہتے تھے کہ ابن ابی لیلی کے ساتھ حجت نہیں پکڑی جاتی۔ اور کہا محمد بن اسمعیل نے کہ ابن ابی لیلی سچا ہی ولیکن اُسکی صحیح حدیث ضعیف سے نہیں پہچانی جاتی۔ اور نہیں روایت کرتا میں اُس سے کوئی چیز اور ابن ابی لیلی سچا ہے فقیہ ہی اور اکثر اوقات وہم کرتا ہی اسناد میں **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن داود نے سفیان ثوری سے کہا کہ فقیہ ہمارے ابن ابی لیلی اور عبد اللہ بن شبرمہ ہیں یعنی بڑے معتبر ہیں **باب** جنگ سے بھاگنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے یزید بن ابی زیاد نے اُسنے روایت کی عبد الرحمن بن ابی لیلی سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ ہمکو نبی صلعم نے ایک لشکر میں بھیجا سو بھاگے لوگ بھاگنا۔ سو ہم بھاگ کر مدینہ میں آئے اور چھپ رہے اُسمیں یعنی بسبب جہاد کے سو کہا ہمنے یعنی اپنے دل میں یا آپسمیں کہ ہلاک ہوگئے ہم یعنی گنہگار ہوئے بسبب بھاگنے کے دشمنوں سے پھر ہم نبی صلعم کے پاس حاضر ہوئے اور کہا کہ یا حضرت ہم بھاگنے والے ہیں حضرت نے فرمایا یعنی واسطے رفع خجالت ہماری کے بلکہ تم حملہ پر حملہ کرنے والے ہو اور میں تمھاری جماعت ہوں یعنی تمھارا مددگار اور ناصر ہوں یہ حدیث حسن ہی نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث یزید سے اور معنی فحاص حیصۃ کا یہ ہی کہ وہ لڑائی سے بھاگے اور معنی بل انتم العکارون کا یہ کہ عکار اسکو کہتے ہیں کہ امام کیطرف بھاگے تاکہ مدد کرے اُسکی اور نہ ارادہ رکھتا ہو بھاگنے کا لڑائی سے **باب حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو داود نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے اسود بن قیس سے اُسنے کہا سنا میں نے نبیح عنزی سے حدیث بیان کرتا تھا جابر سے کہا جبکہ ہوا دن احد کا تو میری پھوپھی میرے باپ کو لائی تاکہ دفن کریں اسکو ہمارے قبرستان میں سو حضرت صلعم کے منادی نے پکارا

لعلا یعنی حضرت صلعم سے کہا کہ ہم معذور رہ، یہ سے لو اور فلانے شخص کا مردہ ہمکو دیدو ۱۲ سے عکر کے معنے ہیں میل کرنا اور پھر آنا لڑائی میں یعنی اگر لڑائی میں اس نیت سے بھاگے

ردوا القتلى الى مضاجعها هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في تلقي الغائب اذا قدم **حدثنا** ابن ابي عمر وسعيد بن عبد الرحمن قالا ثنا سفيان عن الزهري عن السائب بن يزيد قال لما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم من تبوك خرج الناس يتلقونه الى ثنية الوداع قال السائب فخرجت مع الناس وانا غلام هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في الفيء **حدثنا** ابن ابي عمر ثنا سفيان عن عمرو بن دينار عن ابن شهاب عن مالك ابن اوس بن الحدثان قال سمعت عمر بن الخطاب يقول كانت اموال بني النضير مما افاء الله على رسوله مما لم يوجف المسلمون عليه بخيل ولا ركاب فكانت لرسول الله صلى الله عليه وسلم خالصا فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعزل نفقة اهله سنة ثم يجعل ما بقي في الكراع والسلاح عدة في سبيل الله هذا حديث حسن صحيح

ابواب اللباس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

باب ما جاء في الحرير والذهب للرجال **حدثنا** اسحق بن منصور ثنا عبد الله بن نمير ثنا عبيد الله بن عمر عن نافع عن سعيد بن ابي هند عن ابي موسى الاشعري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال حرم لباس الحرير والذهب على ذكور امتي واحل لاناثهم وفي الباب عن عمر وعلي وعقبة بن عامر وام هانئ وانس وحذيفة وعبد الله بن عمرو وعمران بن حصين وعبد الله بن الزبير وجابر وابي ريحانة وابن عمر والبراء هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن بشار ثنا معاذ بن هشام ثني ابي عن قتادة عن الشعبي عن سويد بن غفلة عن عمر انه خطب بالجابية فقال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحرير الا موضع اصبعين او ثلاث او اربع هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في لبس الحرير في الحرب **حدثنا** محمود بن غيلان ثنا عبد الصمد بن عبد الوارث ثنا همام ثنا قتادة عن انس

کہ پھیر دو شہیدوں کو اپنے مرنے کی جگہ میں یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** جب کوئی غائب سفر سے آوے تو اسکی پیشوائی کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر اور سعید بن عبد الرحمن نے ان دونوں نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے روایت کی سائب بن یزید سے کہا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک سے تشریف لائے تو لوگ آپ کی پیشوائی کو نکلے ثنیۃ الوداع تک کہا سائب نے کہ میں بھی لوگوں کے ساتھ نکلا اور میں لڑکا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** فیٔ کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عمرو بن دینار سے اُسنے روایت کی ابن شہاب سے اُسنے مالک سے کہا سنا میں نے عمر فاروق سے کہتے تھے کہ بنی نضیر اموال کے اُس قسم سے تھے کہ عطا فرمایا تھا اللہ نے اپنے رسول پر کہ نہیں دوڑائے تھے مسلمانوں نے اُسپر گھوڑے اور نہ اونٹ پس ہوا وہ مال خاص واسطے نبی صلعم کے خرچ کرتے تھے اپنے اہل پر خرچ برس روز کا پھر خرچ کرتے باقی کو ہتیاروں اور چارپایوں میں بسبب سامان کرنے کے خدا کی راہ میں یعنی جہاد کے لیئے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ابواب اللباس** کا بیان جو نبی صلعم سے منقول ہیں **باب** مردوں کو ریشم اور سونا پہننا جائز ہے یا نہیں **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن نمیر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن عمر نے نافع سے اُسنے روایت کی سعید بن ابی ہند سے اُسنے ابی موسیٰ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حرام کیا گیا پہننا ریشم اور سونے کا میری امت کے مردوں پر اور حلال کیا گیا اُنکی عورتوں کے لیے اور اس باب میں عمر اور علی اور عقبہ اور ام ہانی اور انس اور حذیفہ اور عبد اللہ بن عمرو اور عمران بن حصین اور عبد اللہ بن زبیر اور جابر اور ابی ریحانہ اور ابن عمر اور براء سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے اُسنے کہا حدیث کی مجھکو باپ میرے نے قتادہ سے اُسنے روایت کی شعبی سے اُسنے سوید بن غفلہ سے اُسنے عمر سے کہ اُسنے خطبہ پڑھا جابیہ میں کہ نام ہے ایک جگہ کا شام میں سو کہا کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم کے پہننے سے مگر بقدر دو انگل یا تین انگل یا چار انگل کے[1] یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** لڑائی میں ریشم پہننا جائز ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الصمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہمام نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے قتادہ نے انس

---

[1] اس سے معلوم ہوا کہ بقدر چار انگل کے ریشم پہننا جائز ہے۔ پس معلوم ہوا کہ پہلی حدیث مطلق نہیں ہے بلکہ مقید ہے ساتھ زیادہ کے چار انگشت سے

ان عبد الرحمن بن عوف والزبير بن العوام شكيا القمل الى النبي صلى الله عليه وسلم في غزاة لهما فرخص لهما في قمص
الحرير قال ورأيته عليهما هذا حديث حسن صحيح **باب حدثنا** ابو عمار ثنا الفضل بن موسى عن محمد بن عمرو
ثني واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ قال قدم انس بن مالك فاتيته فقال من انت فقلت انا واقد بن عمرو قال فبكى
وقال انك لشبيه بسعد وان سعدا كان من اعظم الناس واطول وانه بعث الى النبي صلى الله عليه وسلم جبة
من ديباج منسوج فيها الذهب فلبسها رسول الله صلى الله عليه وسلم فصعد المنبر فقام او قعد فجعل الناس
يلمسونها فقالوا ما رأينا كاليوم ثوبا قط فقال اتعجبون من هذه لمناديل سعد في الجنة خير مما ترون وفي الباب عن اسماء
بنت ابي بكر هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في الرخصة في الثوب الاحمر للرجل **حدثنا** محمود بن غيلان
ثنا وكيع ثنا سفيان عن ابي اسحق عن البراء قال ما رايت من ذي لمة في حلة حمراء احسن من رسول الله صلى الله عليه
وسلم له شعر يضرب منكبيه بعيد ما بين المنكبين لم يكن بالقصير ولا بالطويل وفي الباب عن جابر بن سمرة وابي رمثة
وابي جحيفة هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في كراهية المعصفر للرجال **حدثنا** قتيبة ثنا مالك بن انس عن
نافع عن ابراهيم بن عبد الله بن حنين عن ابيه عن علي قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن لبس القسي
والمعصفر وفي الباب عن انس وعبد الله بن عمرو حديث علي حديث حسن صحيح

کہا کہ عبد الرحمن بن عوف اور زبیر بن العوام نے ایک جہاد میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جوؤں[1] کی شکایت کی سو
آپ نے اُنکو ریشم کے کرتے پہننے کی اجازت دی اور کہا کہ میں نے ریشم کو اُنپر دیکھا یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب حدیث** کی
ہمسے ابو عمار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسی نے محمد بن عمرو سے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے واقد نے کہا کہ انس بن مالک
آئے سو میں اُن پاس گیا پس کہا انس نے کہ کون ہے تو یعنی مجکو نہ پہچانا میں نے کہا کہ میں واقد بیٹا عمرو کا ہوں سو رو دئے اور کہا کہ یہ سعد
کے مشابہ ہے اور سعد لوگوں میں بہت بڑے اور لانبے تھے اور اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاس دیباج کا ایک جبہ بھیجا جس میں
سونا بُنا تھا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو پہنا اور منبر پر چڑھے پس کھڑے ہوے یا بیٹھے سو لوگ اُسکو ہاتھ لگانے لگے یعنے
اُسکی نرمی سے تعجب کرنے لگے کہ ہمنے آج جیسے کپڑا کبھی نہیں دیکھا سو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم تعجب کرتے ہو اس سے
البتہ سعد کے رومال بہشت میں[2] بہتر ہیں اس سے کہ وہ دیکھتے ہو تم۔ اور اس باب میں اسماء بنت ابی بکر سے بھی روایت ہی
یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** مردوں کو سرخ کپڑا پہننا جائز ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے
وکیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے اُسنے روایت کی براء سے کہا کہ نہیں دیکھا میں نے کوئی صاحب بالوں
سرخ حلہ[3] میں زیادہ تر حسین نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ کے بال مونڈھوں پر پڑتے تھے تھوڑا فرق تھا درمیان دونوں مونڈھوں
کے نہ پست قد تھے اور نہ لانبے تھے یعنے میانہ قد تھے اور اس باب میں جابر اور ابی رمثہ اور ابی جحیفہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے
باب مردوں کو کسمبی کپڑا پہننا منع ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے نافع سے اُسنے روایت کی ابراہیم
سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے علی سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہننے قسی اور کسمبی کے رنگے ہوئے کپڑے سے اور
اس باب میں انس اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہی اور علی کی حدیث حسن صحیح ہے

---

[1] اس سے معلوم ہوا کہ جوؤں اور کھجلی کے سبب سے ریشم پہننا جائز ہی ۱۲ [2] یعنی دنیا کا نفیس اسباب اس لائق نہیں کہ اُسکی خواہش کیجیے بلکہ آخرت کی
عمدگی طلب کرو اسواسطے کہ جب بہشت کا رومال دنیا کی قبا سے بہتر ٹھہرا تو وہاں کی قبا کو خدا ہی جانے کہ کیسی عمدہ ہوگی ۱۲ [3] مراد سرخ سے
وہ کپڑا کہ اُسمیں سرخ اور سیاہ خط ہوں کہ وہ دور سے سرخ معلوم ہوتا ہے نرا سرخ مراد نہیں کہ اُسکا پہننا مردوں کو منع ہے ۱۲ مجمع البحار
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسمبی کا رنگا ہوا کپڑا پہننا حرام ہے اور علما کو اسمیں اختلاف ہی بعضے مطلق حرام کہتے ہیں اور بعضے مکروہ کہتے ہیں اور بعضے
مباح لیکن مختار حرمت ہے اور نماز اُس سے مکروہ ہے اور کسمبی کے سوا اور سرخ رنگ میں بھی اختلاف ہی لیکن احتیاطاً اُس سے بھی بچنا
مگر عورتوں کو ہر قسم کا سرخ رنگ کپڑا پہننا درست ہے ۱۲ ح اور قسی ایک قسم کا کپڑا ہے کہ اسمیں خط ریشمی ہوتا ہی ۱۲

باب ماجاء فی لبس الفراء **حدثنا** اسمعیل بن موسی الفزاری ثنا سیف بن هارون عن سلیمان التیمی عن ابی عثمان عن سلمان قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن السمن والجبن والفراء فقال الحلال ما احل اللہ فی کتابہ والحرام ما حرم اللہ فی کتابہ وما سکت عنہ فهو مما عفی عنہ وفی الباب عن المغیرة هذا حدیث غریب لانعرفہ مرفوعا الا من هذا الوجہ وروی سفیان وغیرہ عن سلیمان التیمی عن ابی عثمان عن سلمان قولہ وکان الحدیث موقوف اصح **باب** ماجاء فی جلود المیتة اذا دبغت **حدثنا** قتیبة ثنا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن عطاء بن ابی رباح قال سمعت ابن عباس یقول ماتت شاة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاهلها الا نزعتم جلدها ثم دبغتموہ فاستمتعتم بہ وفی الباب عن سلمة بن المحبق ومیمونة وعائشة حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجہ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو هذا وروی عن ابن عباس عن میمونة وروی عنہ عن سودة وسمعت محمدا یصحح حدیث ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وحدیث ابن عباس عن میمونة وقال احتمل ان یکون روی ابن عباس عن میمونة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروی ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یذکر فیہ عن میمونة والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم وهو قول سفیان الثوری وابن المبارک والشافعی واحمد واسحق **حدثنا** قتیبة ثنا سفیان بن عیینة وعبد العزیز بن محمد عن زید بن اسلم عن عبد الرحمن بن وعلة عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما اهاب دبغ فقد طهر هذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم قالوا فی جلود المیتة اذا دبغت فقد طهرت وقال الشافعی ایما اهاب دبغ فقد طهر الا الکلب والخنزیر وکرہ بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرهم جلود السباع وشدد وا

باب پوستین پہننے کا بیان **حدیث** کی ہمسے اسمعیل بن موسی نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے سیف بن ہارون نے سلیمان تیمی سے اسنے روایت کی ابی عثمان سے اُسنے سلمان سے کہا کہ پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سمن اور جبن اور پوستین کے پہننے سے سو فرمایا کہ حلال وہ چیز ہے جسکو حلال کیا اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں اور حرام وہ چیز ہے جسکو حرام کیا اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں۔ اور جس چیز سے چپ ہوا وہ معاف ہے[1] اور اس باب میں مغیرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مرفوع مگر اسی وجہ سے اور روایت کی سفیان وغیرہ نے سلیمان سے اسنے ابی عثمان سے قول اسکا اور گویا کہ یہ حدیث موقوف زیادہ تر صحیح ہے **باب** جب مردار کا چمڑا رنگا جاوے تو اسکا کیا حکم ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے یزید بن ابی حبیب سے اُسنے روایت کی عطا سے کہا سُنا میں نے ابن عباس سے کہتے تھے کہ ایک بکری مر گئی سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ تمنے اُسکا چمڑا کیوں نہیں اُتارا کہ اُسکو رنگ کر اُس سے فائدہ اُٹھاتے اور اس باب میں سلمہ بن محبق اور میمونہ اور عائشہ سے بھی روایت ہے اور ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی کئی وجہ پر ابن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور مروی ہے ابن عباس سے اُسنے میمونہ سے اور روایت کی اُس سے سودہ نے اور سنا میں نے بخاری سے کہ ابن عباس کی حدیث کو صحیح کہتے تھے جو اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور حدیث ابن عباس کو میمونہ سے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اور عبد العزیز بن محمد نے زید بن اسلم سے اُسنے روایت کی عبد الرحمن بن وعلہ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلعم سے فرمایا کہ جو چمڑا کہ رنگا گیا پس تحقیق وہ پاک ہوا اور امام شافعی نے کہا کہ ہر چمڑا رنگنے سے پاک ہو جاتا ہے۔ مگر کتے اور سور کا چمڑا پاک نہیں ہوتا اور بعض اہل علم نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ درندوں کا چمڑا مکروہ ہے

[1] اس سے معلوم ہوا کہ پوستین وغیرہ کا پہننا درست ہے کہ خدا نے اس سے سکوت فرمایا پس معاف ہو گا ۱۲ امام اعظم کے نزدیک سب چمڑے رنگنے سے پاک ہو جاتے ہیں سوائے آدمی اور سور کے [margin note continues, illegible]

فی لبسها والصلوٰۃ فیها قال اسحٰق بن ابراهیم انما معنی قول النبی صلی الله علیه وسلم ایما اهاب دبغ فقد طهر انما یعنی به جلد ما یوکل لحمه هکذا فسره النضر بن شمیل وقال انما یقال اهاب لجلد ما یوکل لحمه وکره ابن المبارک واحمد واسحٰق والحمیدی الصلوٰۃ فی جلود السباع **حدثنا** محمد بن طریف الکوفی ثنا محمد بن فضیل عن الاعمش والشیبانی عن الحکم عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلی عن عبد الله بن عکیم قال اتانا کتاب رسول الله صلی الله علیه وسلم ان لا تنتفعوا من المیتة باهاب ولا عصب هٰذا حدیث حسن ویروی عن عبد الله بن عکیم عن اشیاخ له هٰذا الحدیث ولیس العمل علی هٰذا عند اکثر اهل العلم وقد روی هٰذا الحدیث عن عبد الله بن عکیم انه قال اتانا کتاب رسول الله صلی الله علیه وسلم قبل وفاته بشهرین سمعت احمد بن الحسن یقول کان احمد بن حنبل یذهب الی هٰذا الحدیث لما ذکر فیه قبل وفاته بشهرین وکان یقول هٰذا اٰخر امر النبی صلی الله علیه وسلم ثم ترک احمد هٰذا الحدیث لما اضطربوا فی اسناده حیث روی بعضهم وقال عن عبد الله بن عکیم عن اشیاخ من جهینة **باب** ما جاء فی کراهیة جر الازار **حدثنا** الانصاری ثنا معن ثنا مالک ح وثنا قتیبة عن مالک عن نافع وعبد الله بن دینار وزید بن اسلم کلهم یخبر عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا ینظر الله یوم القیٰمة الی من جر ثوبه خیلاء وفی الباب عن حذیفة وابی سعید وابی هریرة وسمرة وابی ذر وعائشة وهُبَیب بن مُغفِل حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی ذیول النساء **حدثنا** الحسن بن علی الخلال ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن ایوب عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من جر ثوبه خیلاء لم ینظر الله الیه یوم القیٰمة فقالت ام سلمة فکیف یصنع النساء بذیولهن قال یرخین شبرا فقالت اذا تنکشف اقدامهن قال فیرخینه ذراعا

اور کہتے ہیں کہ اسکو پہننا اور اسمیں نماز پڑھنا درست نہیں اور اسحاق بن ابراہیم نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ قول کہ جو چمڑا رنگا جاوے تو وہ پاک ہو جاتا ہے تو مراد اس سے اُس جانور کا چمڑا ہے کہ اُسکا گوشت کھایا جاتا ہے اسیطرح تفسیر کیا اُسکی نضر بن شمیل نے اور کہا کہ اہاب اُس جانور کے چمڑے کو کہتے ہیں جسکا گوشت کھایا جاوے اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق اور حمیدی کہتے ہیں کہ درندے جار پایوں کے چمڑے پر نماز پڑھنی مکروہ ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن طریف نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو محمد بن فضیل نے اعمش اور شیبانی سے اُنھوں نے روایت کی حکم سے اُسنے عبد الرحمٰن بن ابی لیلے سے اُسنے عبد اللہ سے کہا کہ ہمارے پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا خط آیا یہ کہ نہ فائدہ اُٹھاؤ مردار سے نہ ساتھ چمڑے کے اور نہ عصب کے یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث عبد اللہ سے اُسنے اپنے شیخوں سے اور نہیں ہے عمل اسپر نزدیک اکثر اہل علم کے اور روایت کی گئی یہ حدیث عبد اللہ سے کہا کہ آیا ہمارے پاس خط نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا آپکی وفات سے پہلے دو مہینے سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتا تھا کہ احمد بن حنبل اس حدیث پر عمل کرتے تھے اسواسطے کہ آپ نے وفات سے پہلے دو مہینے یہ حدیث فرمائی اور کہتے تھے کہ یہ آخری حکم نبی صلعم کا ہے جو احتمال نسخ کا نہیں رکھتا پھر احمد نے یہ حدیث چھوڑ دی کہ اُسکی اسناد میں راویوں نے[1] اضطراب کیا ہے اسواسطے کہ بعض نے عبد اللہ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان اُسکے اُستاد ونکا واسطہ ذکر کیا ہے اور بعض نے نہیں کیا **باب** تہ بند کو ٹخنوں سے نیچے چھوڑنا مکروہ ہے **حدیث** بیان کی ہمسے انصاری نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو معن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو مالک نے ح اور حدیث کی ہمکو قتیبہ نے مالک سے اُسنے روایت کی نافع سے اور عبد اللہ بن دینار سے اور زید بن اسلم سے وہ سب روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن عمر سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نظر رحمت کی نہیں کریگا اللہ دن قیامت کے طرف اُس شخص کے کہ دراز کرے[2] کپڑا اپنا ازراہ تکبر کے یعنی ٹخنوں سے نیچے اور اس باب میں حذیفہ اور ابی سعید اور ابی ہریرہ اور سمرہ اور ابی ذر اور عائشہ اور ہبیب سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے
باب عورتوں کے دامن لٹکانیکا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو عبد الرزاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو معمر نے ایوب سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ لٹکاوے کپڑا اپنا تکبر[3] سے نہ نظر کریگا اللہ طرف اُسکے دن قیامت کے سو ام سلمہ نے کہا کہ عورتیں اپنے دامنوں کو کہاں تک لٹکاویں فرمایا ایک بالشت سو ام سلمہ نے کہا کہ اسوقت اُنکے پانوں کھل جاوینگے فرمایا کہ لٹکاویں ایک ہاتھ

[1] اس قسم کا اضطراب موجب قدح حدیث نہیں ہوسکتا ہے اسلئے کہ زیادتی ثقہ کی مقبول ہے ۱۲ [2] اس سے معلوم ہوا کہ سبب حرمت کا ازار کے لٹکانے میں ٹخنوں سے

لایزدن علیہ هذا حدیث حسن صحیح وفی الحدیث رخصۃ للنساء فی جر الازار لانہ یکون استر لهن **حدثنا** اسحٰق بن منصور ثنا حماد بن سلمۃ عن علی بن زید عن ام الحسن ان ام سلمۃ حدثتهم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم شبر لفاطمۃ شبرا من نطاقها ورواہ بعضهم عن حماد بن سلمۃ عن علی بن زید عن الحسن عن امہ عن ام سلمۃ **باب** ماجاء فی لبس الصوف **حدثنا** احمد بن منیع ثنا اسمٰعیل بن ابراهیم ثنا ایوب عن حمید بن هلال عن ابی بردۃ قال اخرجت الینا عائشۃ کساء ملبدا وازارا غلیظا فقالت قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی هذین وفی الباب عن علی وابن مسعود وحدیث عائشۃ حدیث حسن صحیح **حدثنا** علی بن حجر ثنا خلف بن خلیفۃ عن حمید الاعرج عن عبد اللہ بن الحارث عن ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان علی موسٰی یوم کلمہ ربہ کساء صوف وجبۃ صوف وکمۃ صوف وسراویل صوف وکانت نعلاہ من جلد حمار میت هذا حدیث غریب لانعرفہ الا من حدیث حمید الاعرج وحمید هو ابن علی الاعرج منکر الحدیث وحمید بن قیس الاعرج المکی صاحب مجاهد ثقۃ الکمۃ القلنسوۃ الصغیرۃ **باب** ماجاء فی العمامۃ السوداء **حدثنا** محمد بن بشار ثنا عبد الرحمٰن بن مهدی عن حماد بن سلمۃ عن ابی الزبیر عن جابر قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ یوم الفتح وعلیہ عمامۃ سوداء وفی الباب عن عمرو بن حریث وابن عباس ورکانۃ حدیث جابر حدیث حسن صحیح **حدثنا** هارون بن اسحٰق الهمدانی ثنا یحیی بن محمد المدینی عن عبد العزیز بن محمد عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعتم سدل عمامتہ بین کتفیہ قال نافع وکان ابن عمر یسدل عمامتہ بین کتفیہ قال

اور اسپر زیادہ نکرین یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس حدیث مین اجازت ہے واسطے عورتون کے تہ بند کے لٹکانے مین اسلئے کہ وہ زیادہ تر پردہ کرنیوالا واسطے اُنکے **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو حماد نے علی بن زید سے اُسنے روایت کی ام الحسن سے کہ ام سلمہ نے حدیث کی اُنکو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا واسطے فاطمہ کے ایک بالشت کمربند اُنکے سے **باب** اون کے پہننے کا بیان **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو اسمٰعیل نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ایوب نے حمید بن ہلال سے اُسنے روایت کی ابی قتادہ سے کہا کہ حضرت عائشہ نے ایک چادر پیوند کی ہوئی ہماری طرف نکالی اور ایک تہ بند موٹا نکالا اور کہا کہ قبض کی گئی روح نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ان دو کپڑون مین اور اس باب مین علی اور ابن مسعود سے بھی روایت ہے اور عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو خلف نے حمید اعرج سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن حارث سے اُسنے ابن مسعود سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس دن موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے کلام کئے تھے اُنپر چادر پشم کی اور جبہ پشم کا اور ٹوپی بھی پشم کی اور پائجامہ بھی پشم کا اور جوتی اُنکی گدہے مردار کے چمڑے سے تھی یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث حمید سے اور حمید وہ ابن علی اعرج ہے اور وہ منکر الحدیث ہے اور حمید بن قیس ثقہ ہے اور کمہ کہتے ہین چھوٹی ٹوپی کو **باب** سیاہ پگڑی کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو عبد الرحمٰن نے حماد سے اُسنے روایت کی ابی زبیر سے اُسنے جابر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فتح کے دن مکہ مین داخل ہوئے اس حال مین کہ آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا اور اس باب مین عمرو بن حریث اور ابن عباس سے بھی روایت ہے اور جابر کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ہارون نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو یحییٰ نے عبد العزیز سے اُسنے روایت کی عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت باندھتے پگڑی تو چھوڑتے شملہ اپنی پگڑی کا درمیان اپنے مونڈھون کے کہا نافع نے اور ابن عمر بھی شملہ چھوڑتے تھے اپنی پگڑی کا درمیان اپنے مونڈھون کے کہا

لہ جاننا چاہئے کہ عمامہ باندھنا سنت ہے اور پگڑی کے ساتھ دو رکعتون کا پڑھنا ستر رکعتون سے بہتر ہے اور شملہ چھوڑنا افضل ہے لیکن دائمی نہین کبھی حضرت چھوڑتے تھے اور کبھی نہ اور کبھی گردن سے نیچا ہوتا اور کبھی اونچا اور آپ کا شملہ اکثر پیچھے ہوتا اور کبھی داہنی طرف اور کبھی دو شملہ ہوتے درمیان دو مونڈھون کے اور ادنیٰ مقدار شملہ کی چار انگشت ہے اور

عبید اللہ و رایت القاسم و سالما یفعلان ذلک ھذا حدیث غریب و فی الباب عن علی ولا یصح حدیث علی من قبل اسنادہ **باب** ماجاء فی کراھیۃ خاتم الذھب **حدثنا** سلمۃ بن شبیب والحسن بن علی الخلال وغیر واحد قالوا ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن الزھری عن ابراھیم بن عبد اللہ بن حنین عن ابیہ عن علی بن ابی طالب قال نھانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التختم بالذھب وعن لباس القسی وعن القراءۃ فی الرکوع والسجود وعن لبس المعصفر ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** یوسف بن حماد المعنی البصری ثنا عبد الوارث بن سعید عن ابی التیاح ثنا حفص اللیثی قال اشھد علی عمران بن حصین انہ ثنا قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التختم بالذھب و فی الباب عن علی وابن عمر وابی ھریرۃ ومعٰویۃ حدیث عمران حدیث حسن صحیح وابو التیاح اسمہ یزید بن حمید **باب** ماجاء فی خاتم الفضۃ **حدثنا** قتیبۃ وغیر واحد عن عبد اللہ بن وھب عن یونس عن ابن شھاب عن انس قال کان خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ورق وکان فصہ حبشیا و فی الباب عن ابن عمر وبریدۃ ھذا حدیث حسن صحیح غریب من ھذا الوجہ **باب** ما جاء ما یستحب من فص الخاتم **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا حفص بن عمر بن عبید الطنافسی ثنا زھیر ابو خیثمۃ عن حمید عن انس قال کان خاتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فضۃ فصہ منہ ھذا حدیث حسن صحیح غریب من ھذا الوجہ **باب** ماجاء فی لبس الخاتم فی الیمین **حدثنا** محمد بن عبید المحاربی ثنا عبد العزیز بن ابی حازم عن موسی بن عقبۃ عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صنع خاتما من ذھب فتختم بہ فی یمینہ

عبید اللہ نے کہ میں نے قاسم اور سالم کو دیکھا کہ وہ بھی اسیطرح کرتے تھے یہ حدیث غریب ہے اور اس باب میں علی سے بھی روایت ہے مگر اُسکی اسناد صحیح نہیں **باب** سونیکی انگوٹھی بنانی مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے سلمہ نے اور حسن بن علی وغیرہ نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہمکو عبد الرزاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو معمر نے زہری سے اُسنے روایت کی ابراہیم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے علی بن ابی طالب سے کہا کہ منع فرمایا مجھکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سونیکی انگوٹھی کے پہننے سے اور قسی کے پہننے سے اور رکوع اور سجود میں قرارت پڑھنے سے اور کسنبی کپڑے کے پہننے سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے یوسف بن حماد بصری نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو عبد الوارث نے ابی تیاح سے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو حفص لیثی نے کہا گواہی دیتا ہوں میں عمران پر کہ اُسنے حدیث کی ہمکو کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سونیکی انگوٹھی پہننے سے اور اس باب میں علی اور ابن عمر اور ابی ہریرہ اور معاویہ سے بھی روایت ہے اور عمران کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** چاندی کی انگوٹھی کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ وغیرہ نے عبد اللہ بن وہب سے اُسنے روایت کی یونس سے اُسنے روایت کی ابن شہاب سے اُسنے انس سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور نگینہ اُسکا حبشی تھا[1] اور اس باب میں ابن عمر اور بریدہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے اسوجہ سے **باب** انگوٹھی کا نگینہ کس چیز سے بنانا مستحب ہے **حدیث** کی ہمسے محمود نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو حفص نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو زہیر نے اُسنے روایت کی حمید سے اُسنے انس سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی سے تھی اور نگینہ اُسکا بھی چاندی سے تھا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اسوجہ سے **باب** داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننے کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو عبد العزیز نے موسی بن عقبہ سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سونیکی انگوٹھی بنوائی اور اُسکو داہنے ہاتھ میں پہنا

[1] یعنی حبشی عقیق تھا یا کوئی اور قسم نگینہ تھا کہ حبش میں ہوتا ہے اسلئے امام نووی نے لکھا ہے کہ اجماع ہے اور جائز ہونے پہننے انگوٹھی داہنے ہاتھ میں اور بائیں ہاتھ میں لیکن ہمارے مذہب میں داہنے ہاتھ میں پہنی افضل اور اشرف ہے اور سونیکی انگوٹھی پہلے درست تھی پھر منسوخ ہوگئی اب مرد کو سونیکی انگوٹھی درست نہیں اور رہ

ثم جلس على المنبر فقال انی كنت اتخذت هذا الخاتم فی یمینی ثم نبذه ونبذ الناس خواتيمهم وفی الباب عن علی وجابر وعبد الله بن جعفر وابن عباس وعائشة وانس وحديث ابن عمر حديث حسن صحيح وقد روی هذا الحديث عن نافع عن ابن عمر نحو هذا من غير هذا الوجه ولم يذكر فيه انه تختم فی يمينه **حدثنا** محمد بن حميد الرازی ثنا جرير عن محمد بن اسحٰق عن الصلت بن عبد الله بن نوفل قال رايت ابن عباس يتختم فی يمينه ولا اخاله الا قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يتختم فی يمينه قال محمد بن اسمٰعيل حديث محمد بن اسحٰق عن الصلت بن عبد الله بن نوفل حديث حسن صحيح **حدثنا** قتيبة ثنا حاتم بن اسمٰعيل عن جعفر بن محمد عن ابيه قال كان الحسن والحسين يتختمان فی يسارهما هذا حديث صحيح **حدثنا** احمد بن منيع ثنا يزيد بن هارون عن حماد بن سلمة قال رايت ابن ابی رافع يتختم فی يمينه فسالته عن ذلك فقال رايت عبد الله بن جعفر يتختم فی يمينه وقال كان النبی صلى الله عليه وسلم يتختم فی يمينه قال محمد وهذا اصح شیء روی عن النبی صلى الله عليه وسلم فی هذا الباب **باب**

ما جاء فی نقش الخاتم

حدثنا محمد بن بشار ومحمد بن يحيٰی وغير واحد قالوا ثنا محمد بن عبد الله الانصاری ثنی ابی عن ثمامة عن انس بن مالك قال كان نقش خاتم النبی صلى الله عليه وسلم ثلاثة اسطر محمد سطر ورسول سطر والله سطر ولم يقل محمد بن يحيٰی فی حديثه ثلاثة اسطر وفی الباب عن ابن عمر حديث انس حديث حسن صحيح غريب **حدثنا** الحسن بن علی الخلال ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن ثابت عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صنع خاتمه من ورق فنقش فيه محمد رسول الله ثم

پھر منبر پر بیٹھے پھر فرمایا کہ مین نے اس انگوٹھی کو اپنے داہنے ہاتھ مین پہنا تھا پھر پھینکدیا اُسکو اور لوگون نے بھی اپنی انگوٹھیان پھینکدین اور اس باب مین حضرت علی اور جابر اور عبداللہ بن جعفر اور ابن عباس اور عائشہ اور انس سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث نافع سے اُسنے ابن عمر سے مانند اسکے غیر اس وجہ پر اور نہین ذکر کیا اُسمین کہ انگوٹھی اپنے داہنے ہاتھ مین پہنی **حدیث** کی ہمسے محمد بن حمید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو جریر نے محمد بن اسحاق سے اُسنے روایت کی صلت بن عبداللہ سے کہا کہ دیکھا مین نے ابن عباس کو کہ داہنے ہاتھ مین انگوٹھی پہنتے تھے اور نہین گمان کرتا مین اُسکا مگر کہا کہ دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ انگوٹھی پہنتے تھے اپنے داہنے ہاتھ مین امام بخاری نے کہا کہ محمد ابن اسحاق کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو حاتم نے جعفر بن محمد سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے کہا کہ حضرت حسن اور حسین بائین ہاتھ مین انگوٹھی پہنتے تھے یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو یزید نے حماد بن سلمہ سے کہا کہ دیکھا مین نے ابن ابی رافع[عہ] کو کہ انگوٹھی پہنتے تھے اپنے داہنے ہاتھ مین پس پوچھا مین نے اُسکو اس سے سو کہا اُسنے کہ دیکھا مین نے جعفر کو کہ انگوٹھی پہنتے تھے اپنے داہنے ہاتھ مین کہا اُسنے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم انگوٹھی پہنتے اپنے داہنے ہاتھ مین اور بخاری نے کہا کہ یہ حدیث زیادہ تر صحیح اُس چیز سے ہے کہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین **باب**

انگوٹھی کے نقش کا بیان

حدیث کی ہمسے محمد بن بشار اور محمد بن یحیٰی وغیرہ نے اُنھون نے کہا حدیث کی ہمکو محمد بن عبداللہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو باپ میرے نے ثمامہ سے اُسنے روایت کی انس سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا نقش تین سطرمین تھا محمد ایک سطر یعنی اسم مبارک پہلی سطر مین تھا اور رسول ایک سطر یعنی درمیان کی سطر مین تھا اور اللہ ایک سطر یعنی نیچے کی سطر مین تھا اور محمد بن یحیٰی نے اپنی حدیث مین تین سطرون کا ذکر نہین کیا اور اس باب مین ابن عمر سے بھی روایت آئی ہے اور انس کی حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو عبدالرزاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو معمر نے ثابت سے اُسنے روایت کی انس سے کہا کہ نبی صلعم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور نقش کیا اُسمین محمد رسول اللہ پھر

عہ ابن ابی رافع کئی ایک ہین یہان پر عبدالرحمن بن ابی رافع مراد ہین انکو ابن علان بن ابی رافع بھی کہتے ہین یہ بھتیجے حماد بن سلمہ کے ہین اور روایت عبداللہ بن جعفر سے کرتے ہین ۱۲

قال لا تنقشوا عليه هذا حديث حسن صحيح ومعنى قوله لا تنقشوا عليه نهى ان ينقش احد على خاتمه محمد رسول الله **حدثنا** اسحق بن منصور ثنا سعيد بن عامر والحجاج بن منهال قالا ثنا همام عن ابن جريج عن الزهري عن انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا دخل الخلاء نزع خاتمه هذا حديث حسن صحيح غريب **باب** ماجاء في الصورة **حدثنا** احمد بن منيع ثنا روح بن عبادة ثنا ابن جريج ثنى ابو الزبير عن جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصورة في البيت ونهى ان يصنع ذلك وفي الباب عن علي وابي طلحة وعائشة وابي هريرة وابي ايوب حديث جابر حديث حسن صحيح **حدثنا** اسحق بن موسى الانصاري ثنا معن ثنا مالك عن ابي النضر عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة انه دخل على ابي طلحة الانصاري يعوده فوجد عنده سهل بن حنيف قال فدعى ابو طلحة انسانا ينزع نمطا تحته فقال له سهل لم تنزعه قال لان فيها تصاوير وقال فيه النبي صلى الله عليه وسلم ما قد علمت قال سهل اولم يقل الا ما كان رقما في ثوب قال بلى ولكنه اطيب لنفسي هذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء في المصورين **حدثنا** قتيبة ثنا حماد بن زيد عن ايوب عن عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صور صورة عذبه الله حتى ينفخ فيها يعني الروح وليس بنافخ فيها ومن استمع الى حديث قوم يفرون منه صب في اذنه الآنك يوم القيامة وفي الباب عن عبد الله بن مسعود وابي هريرة وابي جحيفة وعائشة وابن عمر حديث ابن عباس حديث حسن صحيح **باب** ماجاء في الخضاب **حدثنا** قتيبة ثنا ابو عوانة عن عمر بن ابي سلمة عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم غيروا الشيب ولا تشبهوا باليهود وفي الباب عن الزبير وابن عباس وجابر وابي ذر

فرمایا کہ نقش نہ کرو اس نقش پر یعنی کسی کو اپنی انگوٹھی میں محمد رسول اللہ کا نقش کرنا درست نہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور معنی آپ کے اس قول کا کہ نقش نہ کرو اسپر یعنی منع کیا اس سے کہ نقش کرے کوئی اپنی انگوٹھی پر محمد رسول اللہ **حدیث** کی ہمسے اسحاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو سعید نے اور حجاج نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہمکو ہمام نے ابن جریج سے اُنہنے روایت کی زہری سے اُسنے انس سے کہا کہ تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جبکہ داخل ہوتے پاخانہ میں تو اپنی انگوٹھی اُتار رکھتے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب** تصویر بنانیکے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو روح بن عبادہ نے ابن جریج سے اُسنے ابو زبیر سے اُسنے جابر سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تصویر بنانیسے گھر میں اور منع فرمایا بنانے اسکے سے اور اس باب میں علی اور طلحہ اور عائشہ اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے۔ اور جابر کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے اسحاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو معن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو مالک نے ابی نضر سے اُسنے روایت کی عبید اللہ سے کہ وہ ابو طلحہ کی بیمار پرسیکو گئے سو اُن پاس سہل کو پایا سو ابو طلحہ نے ایک آدمی بلایا کہ اُسکے تلے سے بچھونا نمط کا نکالے سو سہل نے اُس سے کہا کہ تو اسکو کیوں نکالتا ہے اُسنے کہا اسوا سطے کہ اسمیں تصویریں ہیں اور نبی صلعم نے جو اسمیں فرمایا وہ بھی تمکو معلوم ہے سہل نے کہا کہ آپ نے یہ نہیں فرمایا مگر کپڑے میں نقش کاری درست ہے اُسنے کہا کیوں نہیں ولیکن میرے جیمیں یہ بھلی بات معلوم ہوئی یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** تصویریں بنانے والونکا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو حماد نے ایوب سے اُسنے روایت کی عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جسنے جاندار تصویر بنائی تو اللہ اُسکو عذاب کرتا رہیگا یہانتک کہ وہ اُسمیں جان ڈالے اور جان ڈالنا اُس سے کبھی نہو سکیگا یعنی عذاب بھی موقوف نہوگا اور جو کان لگادے کسی قوم کی بات سننے کے واسطے اور اُسکا سننا اُنکو برا لگتا ہے تو قیامت کے دن اُسکے کان میں پگھلا کر شیشہ ڈالا جاویگا اور اس باب میں عبد اللہ اور ابی ہریرہ اور ابی حجیفہ اور عائشہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے اور ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** خضاب کرنیکا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ابو عوانہ نے عمر بن ابی سلمہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا بدلا ؤ بڑھاپے کو یعنی سفید بالوں کو ساتھ خضاب کے اور نہ مشابہت کرو یہود اور نصاری سے اور اس باب میں زبیر سے اور ابن عباس اور جابر اور ابی ذر

۱؎ نبی صلعم کے سوا اور کسی کو اپنی مہر میں محمد رسول اللہ کندہ کرانا درست نہیں تاکہ شبہ نپڑے کہ نبی صلعم کی مہر ہے یا کسی اور کی اور وہ انگوٹھی نبی صلعم کے بعد ابو بکر رضؓ کے پاس رہی پھر عمرؓ پاس پھر عثمانؓ

وانس وابی رمثة والجهدمة وابی الطفیل وجابر بن سمرة وابی جحیفة وابن عمر وحدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم **حدثنا** سوید بن نصر ثنا ابن المبارك عن الاجلح عن عبد الله بن بریدة عن الاسود عن ابی ذر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان احسن ما غیر به الشیب الحناء والکتم هذا حدیث حسن صحیح وابو الاسود الدیلی اسمه ظالم ابن عمرو بن سفیان **باب** ما جاء فی الجمة واتخاذ الشعر **حدثنا** حمید بن مسعدة ثنا عبد الوهاب عن حمید عن انس قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم ربعة لیس بالطویل ولا بالقصیر حسن الجسم اسمر اللون وکان شعره لیس بجعد ولا سبط اذا مشی یتکفاء وفی الباب عن عائشة والبراء وابی هریرة وابن عباس وابی سعید ووائل بن حجر وجابر وام هانئ حدیث انس حدیث حسن غریب صحیح من هذا الوجه من حدیث حمید **حدثنا** هناد ثنا عبد الرحمن بن ابی الزناد عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت کنت اغتسل انا ورسول الله صلی الله علیه وسلم من اناء واحد وکان له شعر فوق الجمة ودون الوفرة هذا حدیث حسن غریب صحیح من هذا الوجه وقد روی من غیر وجه عن عائشة قالت کنت اغتسل انا ورسول الله صلی الله علیه وسلم من اناء واحد ولم یذکروا فیه هذا الحرف وکان له شعر فوق الجمة وانما ذکره عبد الرحمن بن ابی الزناد وهو ثقة حافظ **باب** ما جاء فی النهی عن الترجل الا غبا

اور انس اور ابی رمثہ اور جہدمہ اور ابی طفیل اور جابر بن سمرہ اور ابی جحیفہ اور ابن عمر سے بھی حدیث آئی ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور کئی وجہ پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے ابن مبارک سے اُسنے اجلح سے اُسنے عبد اللہ سے اُسنے اسود سے اُسنے ابی ذر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ بہتر بن اُس چیز کی کہ تغیر کرے ساتھ اُسکے بڑھاپا مہندی اور وسمہ ہے[1] یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو الاسود کا نام ظالم ہے **باب** بال رکھنے اور کندھوں تک بال رکھنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے حمید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو عبد الوہاب نے حمید سے اُسنے روایت کی انس سے کہا کہ تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم میانہ قد نہ لمبے اور نہ پستہ عمدہ جسم والے گندم گون اور آپ کے بال نہ گھنگرالے تھے اور سیدھے تھے جب چلتے تو مونڈھوں پر پڑتے اور اس باب میں عائشہ اور برا اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابی سعید اور وائل بن حجر اور جابر اور ام ہانی سے بھی روایت ہے اور انس کی حدیث حسن غریب صحیح ہے اسوجہ سے یعنے حدیث حمید سے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو عبد الرحمن نے ہشام بن عروہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے کہا تھی میں نہاتی اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک باسن سے اور آپ کے بال جمہ[2] سے زیادہ تھے اور وفرہ سے کم تھے یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے اسوجہ سے اور کئی وجہ پر عائشہ سے مروی ہے کہا تھی میں نہاتی اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک باسن سے اور نہیں ذکر کیا رواۃ نے اسمیں یہ حرف کہ آپ کے بال جمہ سے زیادہ تھے فقط عبد الرحمن نے اُسکو ابن ابی زناد سے ذکر کیا ہے اور وہ ثقہ اور حافظ ہے

باب ہر روز کنگھی کرنے کی ممانعت میں

[1] کتم ایک گھاس کا نام ہے کہ وسمہ کے ساتھ ملائی جاتی ہے اور اُس سے بال رنگے جاتے ہیں کہ مراد اس حدیث میں خضاب ساتھ مجموع مہندی اور وسمہ کے ہے یا تنہا سو نہایہ میں لکھا ہے کہ مراد تنہا وسمہ ہے یا تنہا مہندی اسلئے کہ دونوں سے مرکب سیاہ ہوتا ہے اور وہ ممنوع ہے اور بعضے حواشی میں لکھا ہے کہ خضاب نری مہندی کا سرخ ہوتا ہے اور نرے وسمہ کا سبز ہوتا ہے پس مراد خضاب سے خضاب ساتھ مجموع مہندی اور وسمہ کے ہے ۱۲ ح ع [2] سر کے بالوں کے تین نام ہیں جمہ اور وفرہ اور لمہ جمہ بال کندھوں تک آور وفرہ لو ؤں تک آور لمہ بابین کانوں اور کندھے کے سو عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بال جمہ اور وفرہ کے بین بین تھے جسکو لمہ کہتے ہیں لراح حاشیہ ص۵۴۷ [1] اثمد سرمہ اصفہانی کو کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ اسی عام سرمہ کو کہتے ہیں اور رات کو ڈالنے کی حکمت یہ ہے کہ وہ آنکھ میں رہتا ہے اور طبقات آنکھوں میں خوب سرایت کرتا ہے ۱۲ و اللہ اعلم [2] اُسکی صورت یہ ہے کہ ایک کپڑا سر سے پاؤں تک بدن پر لپیٹے کہ ہاتھ بھی اسمیں م

حدثنا علی بن خشرم ثنا عیسی بن یونس عن هشام عن الحسن عن عبد الله بن مغفل قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الترجل الا غبا حدثنا محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید عن هشام نحوه هذا حدیث حسن صحیح و فی الباب عن انس **باب** ما جاء فی الاکتحال حدثنا محمد بن حمید ثنا ابو داود الطیالسی عن عباد بن منصور عن عکرمة عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اکتحلوا بالاثمد فانه یجلو البصر وینبت الشعر وزعم ان النبی صلی الله علیه وسلم کانت له یکتحل بها کل لیلة ثلاثة فی هذه وثلاثة فی هذه حدثنا علی بن حجر ومحمد بن یحیی قالا ثنا یزید بن هارون عن عباد بن منصور نحوه وفی الباب عن جابر وابن عمر حدیث ابن عباس حدیث حسن لا نعرفه علی هذا اللفظ الا من حدیث عباد بن منصور وقد روی من غیر وجه عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال علیکم بالاثمد فانه یجلو البصر وینبت الشعر **باب** ما جاء فی النهی عن اشتمال الصماء والاحتباء بالثوب الواحد حدثنا قتیبة ثنا یعقوب بن عبد الرحمن عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن لبستین الصماء وان یحتبی الرجل بثوبه لیس علی فرجه منه شیء وفی الباب عن علی وابن عمر وعائشة و ابی سعید وجابر وابی امامة حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح وقد روی هذا من غیر وجه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم **باب** ما جاء فی مواصلة الشعر حدثنا سوید ثنا عبد الله بن المبارک عن عبید الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لعن الله الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة قال نافع الوشم فی اللثة هذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن ابن مسعود وعائشة واسماء بنت ابی بکر ومعقل بن یسار وابن عباس ومعویة **باب** ما جاء فی رکوب المیاثر حدثنا علی بن حجر ثنا علی بن مسهر

حدیث کی ہمسے علی بن خشرم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو عیسی بن یونس نے ہشام سے اُسنے حسن سے اُسنے عبداللہ بن مغفل سے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کنگھی کرنے سے مگر یہ کہ ایکدن کرے اور ایک دن نکرے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو یحیی نے ہشام سے مانند اسکے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں انس سے بھی روایت ہے **باب** آنکھ میں سرمہ ڈالنے کا بیان حدیث کی ہمسے محمد بن حمید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ابوداؤد نے عباد بن منصور سے اُسنے روایت کی عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرمہ لگاؤ ساتھ اثمد یعنی سرمہ اصفہانی کے یعنی اُسے ہمیشگی کرو اسلیے کہ وہ بینائی کو روشن کرتا ہے اور بالوں کو اگاتا ہے یعنی پلکوں کو کہ علامت زینت اور صحت آنکھوں کی ہے اور کہا ابن عباس نے کہ نبی صلعم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی کہ اُس سے سرمہ لگاتے تھے ہر رات میں تین بار یعنی پے در پے اس آنکھ میں یعنی داہنی آنکھ میں اور تین بار بائیں آنکھ میں حدیث کی ہمسے علی نے اور محمد نے انھوں نے کہا حدیث کی ہمکو یزید بن ہارون نے عباد سے مانند اسکے اور اس باب میں جابر اور ابن عمر سے بھی روایت آئی ہے اور ابن عباس کی حدیث حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث عباد سے اور کئی طرح پر نبی صلعم سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا کہ لازم پکڑو سرمہ اصفہانی کو اسلیے کہ وہ تحقیق وہ روشن کرتا ہے آنکھ کو اور اگاتا ہے پلکوں کو

باب تمام بدن پر کپڑا لپیٹنا اسطرح کہ نماز وغیرہ کام کے واسطے ہاتھ باہر نہ نکل سکے منع ہے اور ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنا اسطرح سے کہ ستر کھلا رہے منع ہے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو یعقوب نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلعم نے دو طرح کے پہناوے سے ایک تو سب بدن پر کپڑا لپیٹ کر اوڑھنے سے کہ نماز یا اور کام کے واسطے ہاتھ باہر نہ نکل سکیں اور دوسرا یہ کہ گوٹ مار کر بیٹھے مرد اسطرح سے کہ نہو اُسکی شرم گاہ پر اس کپڑے سے کچھ اور اس باب میں ابن عمر اور علی اور عائشہ اور ابی سعید اور جابر اور ابی امامہ سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور کئی طرح پر بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلعم سے مروی ہے **باب** بالوں کا ملانا منع ہے حدیث کی ہمسے سوید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو عبداللہ نے عبیداللہ بن عمر سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ لعنت کی اللہ تعالی نے اُس عورت کو کہ ملادے بال اپنے ساتھ بالوں اور عورت کے یعنی درازی کرے اور لعنت کی اس عورت کو کہ ملوادے اپنے بالوں کے ساتھ اور کے بال اور لعنت کی گودنے والی کو اور گدوانے والی کو کہا نافع نے کہ گودنا مسوڑھوں میں ہوتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور اسما اور معقل بن یسار اور ابن عباس اور معاویہ سے بھی روایت ہے **باب** ریشمی زین پوش پر سوار ہونے کا بیان حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو علی بن مسہر نے

ابو اسحٰق الشیبانی عن اشعث بن ابی الشعثاء عن معاویۃ بن سوید بن مقرن عن البراء بن عازب قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن رکوب المیاثر وفی الباب عن علی ومعاویۃ حدیث البراء حدیث حسن صحیح وقد روی شعبۃ عن اشعث بن ابی الشعثاء نحوہ وفی الحدیث قصۃ **باب** ماجاء فی فراش النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** علی بن حجر ثنا علی بن مسھر عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت انما کان فراش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی ینام علیہ ادم حشوہ لیف ھذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن حفصۃ وجابر **باب** ماجاء فی القمیص **حدثنا** محمد بن حمید الرازی ثنا ابو تمیلۃ والفضل بن موسی وزید بن حباب عن عبد المؤمن بن خالد عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ام سلمۃ قالت کان احب الثیاب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القمیص ھذا حدیث حسن غریب انما نعرفہ من حدیث عبد المؤمن بن خالد تفرد بہ وھو مروزی وروی بعضھم ھذا الحدیث عن ابی تمیلۃ عن عبد المؤمن بن خالد عن عبد اللہ بن بریدۃ عن امہ عن ام سلمۃ وسمعت محمد بن اسمعیل قال حدیث ابن بریدۃ عن امہ عن ام سلمۃ اصح وانما یذکر فیہ ابو تمیلۃ عن امہ **حدثنا** زیاد بن ایوب ثنا ابو تمیلۃ عن عبد المؤمن بن خالد عن عبد اللہ بن بریدۃ عن امہ عن ام سلمۃ قالت کان احب الثیاب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القمیص **حدثنا** علی بن حجر ثنا الفضل بن موسی عن عبد المؤمن بن خالد عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ام سلمۃ قالت کان احب الثیاب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القمیص **حدثنا** علی بن نصر بن علی الجھضمی ثنا عبد الصمد بن عبد الوارث ثنا شعبۃ عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ابو اسحاق شیبانی نے اشعث سے اُسنے روایت کی معاویہ سے اُسنے براء سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی زین پوش پر سوار ہونے سے اور اس باب میں علی اور معاویہ سے بھی روایت ہے اور براء کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی شعبہ نے اشعث سے مانند اسکے اور اس حدیث میں قصہ ہے **باب** نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بچھونے کا بیان **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو علی بن مسہر نے ہشام بن عروہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے کہا تھا بچھونا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ سوتے تھے اُس پر چمڑے کا بھرا ہوا اسکے اندر پوست کھجور کا یعنی روئی کی جگہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حفصہ اور جابر سے بھی روایت ہے **باب** کرتے کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد نے اُسنے حدیث کی ہمکو ابو تمیلہ نے اور فضل اور زید نے عبد المؤمن سے اُسنے روایت کی عبد اللہ سے اُسنے ام سلمہ سے کہا کہ تھا محبوب ترین کپڑوں کا طرف نبی صلعم کے کرتا یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث عبد المؤمن سے متفرد ہوا وہ ساتھ اسکے اور روایت کی بعض نے یہ حدیث ابی تمیلہ سے اُسنے عبد المؤمن سے اُسنے عبد اللہ سے اُسنے اپنی ماں سے اُسنے ام سلمہ سے اور میں نے بخاری سے سنا کہ کہتے تھے کہ حدیث ابن بریدہ کی اُسنے اپنی ماں سے اُسنے ام سلمہ سے زیادہ تر صحیح ہے اور ابو تمیلہ اسمیں ماں کا واسطہ بیان کرتا ہے **حدیث** کی ہمسے زیاد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ابو تمیلہ نے عبد المؤمن سے اُسنے روایت کی عبد اللہ سے اُسنے اپنی ماں سے اُسنے ام سلمہ سے کہا کہ تھا محبوب ترین کپڑوں کا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتا **حدیث** کی ہمسے علی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو فضل نے عبد المؤمن سے اُسنے روایت کی عبد اللہ سے اُسنے ام سلمہ سے کہا کہ زیادہ تر پیارا سب کپڑوں میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف کرتا تھا **حدیث** کی ہمسے علی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو عبد الصمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو شعبہ نے اعمش سے اُسنے روایت کی ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا جب نبی صلعم

لہ یہ منع اس صورت میں ہے کہ سرخ ہو خواہ ریشمی ہو یا سوتی ورنہ نہیں ۱۲ لہ اس سے معلوم ہوا کہ آرام کے واسطے بچھونے کا بنانا درست ہے خواہ روئی سے بھرے یا کسی اور چیز سے ۱۲ لہ یعنی اسلئے کہ اُن سے اعضا خوب ڈھکتے ہیں اور سبک ہوتا ہے بدن پر اور پہننے والا اُسکا بہت متواضع ہوتا ہے لیکن لازم ہے کہ ٹخنوں سے اونچا رہے ۱۲ لہ ابو تمیلہ بتا فوقانی کنیت ہے نام اُنکا یحیی بن واضح انصاری مروزی ہے آپ ثقہ ہیں اور مشہور اپنی کنیت سے ہیں نہ نام سے۔ کذا فی تقریب التہذیب ۱۲

اذا لبس قميصا بدأ بميامنه وقد روى غير واحد هذا الحديث عن شعبة بهذا الاسناد ولم يرفعه وانما رفعه عبد الصمد **حدثنا** عبد الله بن محمد بن الحجاج الصواف البصرى نا معاذ بن هشام الدستوائى ثنى ابى عن بديل العقيلى عن شهر بن حوشب عن اسماء بنت يزيد بن السكن الانصارية قالت كان كم يد رسول الله صلى الله عليه وسلم الى الرسغ هذا حديث حسن غريب **باب** ما يقول اذا لبس ثوبا جديدا **حدثنا** سويد ثنا عبد الله بن المبارك عن سعيد الجريرى عن ابى نضرة عن ابى سعيد قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا استجد ثوبا سماه باسمه عمامة او قميصا او رداء ثم يقول اللهم لك الحمد انت كسوتنيه اسألك خيره وخير ما صنع له واعوذ بك من شره وشر ما صنع له وفى الباب عن عمر وابن عمر **حدثنا** هشام بن يونس الكوفى ثنا القاسم بن مالك المزنى عن الجريرى نحوه هذا حديث حسن **باب** ما جاء فى لبس الجبة **حدثنا** يوسف بن عيسى ثنا وكيع ثنا يونس بن ابى اسحق عن الشعبى عن عروة بن المغيرة بن شعبة عن ابيه ان النبى صلى الله عليه وسلم لبس جبة رومية ضيقة الكمين هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** قتيبة ثنا ابن ابى زائدة عن الحسن بن عياش عن ابى اسحق هو الشيبانى عن الشعبى عن المغيرة بن شعبة اهدى دحية الكلبى لرسول الله صلى الله عليه وسلم خفين فلبسهما وقال اسرائيل عن جابر عن عامر وجبة فلبسهما حتى تخرقا لا يدرى النبى صلى الله عليه وسلم اذكى هما ام لا هذا حديث حسن غريب وابو اسحق الذى روى هذا عن الشعبى هو ابو اسحق الشيبانى واسمه سليمان والحسن بن عياش هو اخو ابى بكر بن عياش

کرتا پہننے کا ارادہ کرتے تو اپنے داہنی طرف سے شروع کرتے تھے اور بہت لوگوں نے یہ حدیث شعبہ سے اس اسناد کے ساتھ روایت کی ہے اور نہیں مرفوع کیا اسکو فقط عبد الصمد نے مرفوع کی ہے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معاذ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو باپ میرے نے بدیل سے اُسنے روایت کی شہر بن حوشب سے اُسنے اسما بنت یزید سے کہا کہ نبی صلعم کے کرتے کی آستین پہونچے تک تھی یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** جب کوئی شخص نیا کپڑا پہنے تو کیا کہے **حدیث** کی ہمسے سوید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ابن مبارک نے سعید سے اُسنے روایت کی ابی نضرہ سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نیا کپڑا پہنتے تو اُسکا نام لیتے تھے اُسکے نام سے پگڑی یا کرتا یا چادر پھر کہتے تھے الٰہی تیرے ہی لئے ہے سب تعریف تو ہی نے پہنایا مجھکو یہ کپڑا الٰہی مانگتا ہوں میں تجھسے بھلائی اس کپڑے کی کہ خیریت سے بدن پر رہے اور نہ کوئی آفت اُسکو پہونچے اور مانگتا ہوں میں بھلائی اُس چیز کی کہ بنایا گیا یہ کپڑا اُسکے لئے اور اس باب میں عمر اور ابن عمر سے بھی روایت آئی ہے **حدیث** کی ہمسے ہشام نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو قاسم نے جریری سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے **باب** جبہ کے پہننے کا بیان **حدیث** کی ہمسے یوسف نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو وکیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو یونس نے شعبی سے اُسنے روایت کی عروہ بن مغیرہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پہنا جبہ رومی تنگ آستینوں کا یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ابن ابی زائدہ نے حسن سے اُسنے روایت کی ابی اسحاق سے اُسنے شعبی سے اُسنے مغیرہ سے کہ ہدیہ بھیجے دحیہ کلبی[ع] نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے دو موزے سو آپ نے انکو پہنا اور کہا اسرائیل نے جابر سے اُسنے عامر سے اور ایک جبہ بھی سو آپ نے پہنا انکو یہاں تک کہ پھٹ گئے وہ دونوں نہ جانا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ حلال کئے ہوئے جانور کے چمڑے سے تھے یا نہیں یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابو اسحاق جو راوی اس حدیث کا ہے شعبی سے وہ ابو اسحاق شیبانی ہے اور نام اُسکا سلیمان اور حسن بن عیاش ہے جو بھائی ابو بکر بن عیاش کا ہے

ع دحیہ کلبی صحابی جلیل القدر میں آپ بہت شکیل و خوبصورت تھے اور محبوب تھے چنانچہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا کہ حضرت جبریل علیہ السلام وحی لیکر اگر بصورت انسان تشریف لاتے تو انکی شکل مبارک میں تشریف لاتے۔ آپ کے فضائل بہت ہیں۔ معاویہ کی خلافت میں وفات پائی ۱۲

باب ما جاء فی شد الاسنان بالذهب **حدثنا** احمد بن منیع ثنا علی بن هاشم بن البرید وابو سعد الصنعانی عن ابی الاشهب عن عبد الرحمن بن طرفة عن عرفجة بن اسعد قال اصیب انفی یوم الکلاب فی الجاهلیة فاتخذت انفا من ورق فانتن علی فامرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اتخذ انفا من ذهب **حدثنا** علی بن حجر ثنا الربیع بن بدر و محمد بن یزید الواسطی عن ابی الاشهب نحوه هذا حدیث حسن انما نعرفه من حدیث عبد الرحمن بن طرفة وقد روی سلم بن زریر عن عبد الرحمن بن طرفة نحو حدیث ابی الاشهب عن عبد الرحمن بن طرفة وقال ابن مهدی سلم بن زرین وهو وهم وزریر اصح وقد روی عن غیر واحد من اهل العلم انهم شدوا اسنانهم بالذهب وفی هذا الحدیث حجة لهم **باب** ما جاء فی النهی عن جلود السباع **حدثنا** ابو کریب ثنا ابن المبارک و محمد بن بشر و عبد اللہ بن اسمعیل عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن ابی الملیح عن ابیه ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن جلود السباع ان تفترش **حدثنا** محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید ثنا سعید عن قتادة عن ابی الملیح عن ابیه ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن جلود السباع ولا نعلم احدا قال عن ابی الملیح عن ابیه غیر سعید بن ابی عروبة **حدثنا** محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر عن شعبة عن یزید الرشک عن ابی الملیح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه نهی عن جلود السباع وهذا اصح **باب** ما جاء فی نعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** اسحق بن منصور ثنا حبان بن هلال ثنا همام ثنا قتادة عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان نعلاه لهما قبالان هذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن ابن عباس وابی هریرة **حدثنا** محمد بن بشار ثنا ابو داؤد ثنا همام عن قتادة قال قلت لانس بن مالک کیف کان نعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لهما قبالان هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی کراهیة المشی فی النعل الواحد

باب سونے سے دانت باندھنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے احمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو علی بن ہاشم نے اور ابو سعد نے ابی اشہب سے اُسنے روایت کی عبد الرحمن سے اُسنے عرفجہ سے کہا کہ کاٹی گئی ناک میری دن کلاب کے کہ نام ہے ایک جگہ کا کہ اُسمیں لڑائی ہوئی تھی[1] سو میں نے چاندی سے ناک بنوائی پس بدبو دار ہوئی وہ ناک مجھ پر سو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو حکم کیا یہ کہ بنواؤں میں ناک سونے سے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ربیع اور محمد نے ابی اشہب سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث عبد الرحمن سے اور روایت کی سلمہ نے عبد الرحمن سے مانند حدیث ابی اشہب کے اور ابن مہدی نے کہا کہ سلم بن زرین وہم ہے اور زریر اصح ہے اور بہت اہل علم سے مروی ہے کہ اُنھوں نے اپنے دانتوں کو سونے سے باندھا اور اس حدیث میں دلیل ہے اُنکے مذہب کی **باب** درندے چارپایوں کی کھالوں پر بیٹھنا منع ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ابن مبارک اور محمد اور عبد اللہ نے سعید سے اُسنے روایت کی قتادہ سے اُسنے ابی ملیح سے اُسنے اپنے باپ سے کہ منع فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے درندوں کے چمڑے بچھانے سے **حدیث** کی ہمسے محمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو یحیی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو سعید نے قتادہ سے اُسنے ابی ملیح سے اُسنے اپنے باپ سے کہا منع فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے چمڑے درندوں کے سے یعنے اُسپر بیٹھنے سے یا زین پوش بنانے سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو محمد بن جعفر نے شعبہ سے اُسنے روایت کی یزید سے اُسنے ابی ملیح سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ منع فرمایا آپ نے درندوں کے چمڑوں سے **باب** نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جوتیکا بیان **حدیث** کی ہمسے اسحاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو حبان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ہمام نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو قتادہ نے انس سے کہا کہ نبی صلعم کے جوتے میں دو تسمے تھے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابن عباس اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ابو داؤد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ہمام نے قتادہ سے کہا کہ میں نے انس بن مالک سے کہا کہ نبی صلعم کے جوتے کسطرح کے تھے کہا کہ یہ دونوں کے دو تسمے تھے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** ایک جوتے میں چلنا مکروہ ہے

---

[1] اُس لڑائی میں اُسکی ناک کٹ گئی تھی علما کہتے ہیں کہ اس حدیث کی دلیل سے سونے کی ناک بنوانا درست ہے اور اسیطرح دانتوں کا باندھنا چاندی کے تاروں سے بھی درست ہے[2]

[2] خطابی نے کہا کہ منع اسواسطے ہے کہ اسمیں زینت اور تکبر ہے یادہ رنگے ہوئے نہیں تھے[1] اسلئے نبی صلعم کے جوتے میں دو تسمے تھے ایک تسمہ تو ہوتا تھا

حدثنا قتيبة عن مالك ح وثنا الانصاري ثنا معن ثنا مالك عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال لا يمشي احدكم في نعل واحدة لينعلهما جميعا او ليحفهما جميعا هذا حديث حسن صحيح و
في الباب عن جابر حدثنا ازهر بن مروان البصري اخبرنا الحارث بن نبهان عن معمر عن عمار بن ابي عمار عن
ابي هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ينتعل الرجل وهو قائم هذا حديث غريب وروى
عبيد الله بن عمرو الرقي هذا الحديث عن معمر عن قتادة عن انس وكلا الحديثين لا يصح عند اهل الحديث
والحارث بن نبهان ليس عندهم بالحافظ ولا نعرف لحديث قتادة عن انس اصلا حدثنا ابو جعفر السمناني
ثنا سليمان بن عبيد الله الرقي ثنا عبيد الله بن عمرو عن معمر عن قتادة عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
نهى ان ينتعل الرجل وهو قائم هذا حديث غريب قال محمد بن اسمعيل ولا يصح
هذا الحديث ولا حديث معمر عن عمار بن ابي عمار عن ابي هريرة **باب** ما جاء في الرخصة
في النعل الواحدة حدثنا القاسم بن دينار الكوفي ثنا اسحق بن منصور السلولي الكوفي ثنا هريم
وهو ابن سفيان البجلي عن ليث عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه عن عائشة قالت ربما مشى
النبي صلى الله عليه وسلم في نعل واحدة حدثنا احمد بن منيع ثنا سفيان بن عيينة
عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه عن عائشة انها مشت بنعل واحدة وهذا اصح هكذا روى
سفيان الثوري وغيره عن عبد الرحمن بن القاسم موقوفا وهذا اصح **باب** ما جاء باي رجل
يبدأ اذا انتعل حدثنا الانصاري ثنا معن ثنا مالك ح وثنا قتيبة عن مالك عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا انتعل احدكم فليبدأ باليمين واذا نزع فليبدأ بالشمال

حدیث کی ہم کو قتیبہ نے مالک سے ح اور حدیث کی ہم کو انصاری نے اُسنے کہا حدیث کی ہم کو معن نے مالک سے اُسنے ابی زناد سے اُسنے روایت
کی اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی آدمی ایک جوتے میں نہ چلے چاہیے کہ دونوں پانوں کو
ننگا کرے یا دونوں میں جوتے پہنے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے حدیث کی ہم کو ازہر بن مروان
نے اُسنے کہا خبر دی ہم کو حارث نے معمر سے اُسنے روایت کی عمار سے اُسنے روایت کی ابی ہریرہ سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے یہ کہ جوتے پہنے مرد اس حال میں کہ کھڑا ہو یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی عبید اللہ نے یہ حدیث معمر سے اُسنے قتادہ
سے اُسنے انس سے اور یہ دونوں حدیثیں اہل حدیث کے نزدیک صحیح نہیں اور حارث اُنکے نزدیک یاد رکھنے والا نہیں اور نہیں پہچانتے ہم
واسطے حدیث قتادہ کے انس سے کوئی اصل حدیث کی ہم کو ابو جعفر نے اُسنے کہا حدیث کی ہم کو سلیمان نے اُسنے کہا حدیث کی ہم کو
عبید اللہ نے معمر سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ جوتے پہنے آدمی کھڑے ہو کر یہ
حدیث غریب ہے اور امام بخاری نے کہا کہ یہ حدیث صحیح نہیں اور عمار کی حدیث بھی صحیح نہیں جو ابی ہریرہ سے مروی ہے **باب** ایک جوتے میں چلنا جائز ہے
حدیث کی ہمسے قاسم نے اُسنے کہا حدیث کی ہم کو اسحاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہم کو ہریم نے اور وہ سفیان بجلی کا بیٹا ہے اُسنے روایت
کی لیث سے اُسنے عبد الرحمن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے کہا کہ بعضے وقت نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک جوتے میں چلتے تھے
حدیث کی ہمسے احمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہم کو سفیان نے عبد الرحمن سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے
عائشہ سے کہ وہ چلیں ایک جوتے میں اور یہ زیادہ تر صحیح ہے اسیطرح روایت کی سفیان ثوری وغیرہ نے عبد الرحمن سے
موقوف اور یہ بہت صحیح ہے **باب** جب جوتے پہننے کا ارادہ کرے تو پہلے کس پانوں میں جوتے پہنے حدیث کی ہمسے انصاری
نے اُسنے کہا حدیث کی ہم کو معن نے اُسنے کہا حدیث کی ہم کو مالک نے ح اور حدیث کی ہم کو قتیبہ نے مالک سے اُسنے روایت کی ابی الزناد سے
اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جب کوئی جوتے پہننے کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ اول داہنی طرف سے شروع کرے یعنے پہلے داہنا
پانوں جوتے میں ڈالے اور جبکہ جوتا اُتارنے کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ اول بائیں طرف سے ابتدا کرے یعنے اول بایاں پانوں جوتے سے نکالے

فلیکن الیمین اولھما تنعل واخرھما تنزع ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی ترقیع الثوب **حدثنا** یحیی بن موسی ثنا سعید بن محمد الوراق وابو الیمین یحیی الحمانی قالا ثنا صالح بن حسان عن عروۃ عن عائشۃ قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اردت اللحوق بی فلیکفک من الدنیا کزاد الراکب وایاک ومجالسۃ الاغنیاء ولا تستخلقی ثوبا حتی ترقعیہ ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث صالح بن حسان سمعت محمدا یقول صالح بن حسان منکر الحدیث وصالح بن ابی حسان الذی روی عنہ ابن ابی ذئب ثقۃ ومعنی قولہ ایاک ومجالسۃ الاغنیاء ھو نحو ما روی عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من رای من فضل علیہ فی الخلق والرزق فلینظر الی من ھو اسفل منہ ممن ھو فضل علیہ فانہ اجدر ان لا یزدری نعمۃ اللہ ویروی عن عون بن عبد اللہ بن عتبۃ قال صحبت الاغنیاء فلم ار احدا اکثر ھما منی اری دابۃ خیرا من دابتی وثوبا خیرا من ثوبی وصحبت الفقراء فاسترحت **باب حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان بن عیینۃ عن ابن ابی نجیح عن مجاھد عن ام ھانی قالت قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی مکۃ ولہ اربع غدائر ھذا حدیث غریب **حدثنا** محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن بن مھدی ثنا ابراھیم بن نافع المکی عن ابن ابی نجیح عن مجاھد عن ام ھانی قالت قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ ولہ اربع ضفائر ھذا حدیث حسن وعبد اللہ بن ابی نجیح مکی وابو نجیح اسمہ یسار قال محمد لا اعرف لمجاھد سماعا عن ام ھانی

اور چاہیے کہ ہو داہنا پانوں پہلے پہننے میں اور بایاں ہو آتارنے میں یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** کپڑے میں پیوند لگانے کا بیان **حدیث** کی ہمسے یحیی بن موسی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو سعید اور ابو الیمین نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہمکو صالح بن حسان نے عروہ سے اُسنے روایت کی عائشہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ اگر تو میرے ساتھ ملنا چاہتی ہے یعنے دنیا اور آخرت میں تو چاہیے کہ کفایت کرے تجھکو دنیا سے مانند توشہ سوار[1] کے اور بچتی رہو دولت مندوں کی صحبت سے اور نہ پرانا گن کپڑے کو اور نہ پھینک دے اُسکو بسبب پرانے ہونے کے یہانتک کہ پیوند کرے تو اُسکو یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث صالح سے اور سنا میں نے بخاری سے کہتے تھے کہ صالح بن حسان منکر الحدیث ہے اور صالح بن ابی حسان ثقہ ہے اور معنی اس حدیث کے بچتی رہو مالداروں کی صحبت سے مانند اُسکے ہے جو روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ دیکھے صورت اور مال میں اپنے سے بہتر کو تو چاہیے کہ نظر[2] کرے اُنکو جو اُس سے کمتر ہیں اُن لوگوں میں سے کہ بزرگی دیا گیا ہے وہ اُنپر اسواسطے کہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے کہ نہ حقیر جانو خدا کی نعمت کو جو تمپر ہے اور روایت ہے عون بن عبد اللہ سے کہا کہ صحبت کی میں نے مالداروں سے سو نہ دیکھا میں نے کسی کو زیادہ تر از روے غم کے مجھسے دیکھتا تھا میں سواری بہتر سواری اپنے سے اور کپڑا بہتر کپڑے اپنے سے پھر صحبت کی میں نے فقیروں سے پس آرام پایا میں نے **باب حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو سفیان نے ابن ابی نجیح سے اُسنے روایت کی مجاہد سے اُسنے ام ہانی سے کہا کہ تشریف لائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یعنے مکہ میں اور آپ کے بالوں کے چار گیسو تھے گندھے ہوے یہ حدیث غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو عبد الرحمن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ابراہیم نے ابن ابی نجیح سے اُسنے روایت کی مجاہد سے اُسنے ام ہانی سے کہا کہ تشریف لائے نبی صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں اور آپ کے بال میں چوٹیاں تھیں گندھی ہوئیں یہ حدیث حسن ہے اور عبد اللہ بن ابی نجیح مکی ہے امام بخاری نے کہا کہ نہیں پہچانتا میں واسطے مجاہد کے سماع ام ہانی سے

[1] اور تخصیص سوار کی شاید اسواسطے ہے کہ وہ تیز چلتا ہے اور منزل پر جلد پہنچتا ہے پس اُسکو تھوڑا توشہ بھی کافی ہے اسیطرح دنیا میں تھوڑی چیز پر قناعت کرنی چاہیے

[2] جسپر مال اور خوبصورتی کو دیکھے تو لازم ہے کہ جو اپنے سے کمتر ہیں مال اور شکل میں اُنکو دیکھے تاکہ اُسکو حسرت اور ناشکری حاصل نہو اسواسطے کہ دنیا میں جو شخص ہے اُس سے ہزاروں بہتر بھی

باب حدثنا حميد بن مسعدة ثنا محمد بن حمران عن ابى سعيد وهو عبد الله بن بسر قال سمعت ابا كبشة الانمارى يقول كانت كمام اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم بطحا هذا حديث منكر وعبد الله بن بسر بصرى ضعيف عند اهل الحديث ضعفه يحيى بن سعيد وغيره بطح يعنى واسعة **باب حدثنا** قتيبة ثنا ابو الاحوص عن ابى اسحق عن مسلم بن نذير عن حذيفة قال اخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم بعضلة ساقى او ساقه وقال هذا موضع الازار فان ابيت فاسفل فان ابيت فلا حق للازار فى الكعبين هذا حديث حسن صحيح رواه شعبة والثورى عن ابى اسحق **باب حدثنا** قتيبة ثنا محمد بن ربيعة عن ابى الحسن العسقلانى عن ابى جعفر بن محمد بن ركانة عن ابيه ان ركانة صارع النبى صلى الله عليه وسلم فصرعه النبى صلى الله عليه وسلم قال ركانة سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان فرق ما بيننا وبين المشركين العمائم على القلانس هذا حديث غريب واسناده ليس بالقائم ولا نعرف ابا الحسن العسقلانى ولا ابن ركانة **باب حدثنا** محمد بن حميد ثنا زيد بن حباب وابو تميلة عن عبد الله بن مسلم عن عبد الله بن بريدة عن ابيه قال جاء رجل الى النبى صلى الله عليه وسلم وعليه خاتم من حديد فقال مالى ارى عليك حلية اهل النار ثم جاءه وعليه خاتم من صفر فقال مالى اجد منك ريح الاصنام ثم اتاه وعليه خاتم من ذهب فقال مالى ارى عليك حلية اهل الجنة قال من اى شئ اتخذه قال من ورق ولا تتمه مثقالا هذا حديث غريب وعبد الله بن مسلم يكنى ابا طيبة وهو مروزى

باب حدیث کی ہمسے حمید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو محمد نے ابی سعید سے اُسنے کہا سنا مین نے ابا کبشہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی ٹوپیان اُنکے سرون سے ملی ہوئی تھین اونچی نہین تھین یہ حدیث منکر ہی اور ابی سعید یعنے عبداللہ بن بسر ضعیف ہی نزدیک اہل حدیث کے ضعیف کیا ہی اُسکو یحیی بن سعید وغیرہ نے **باب حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ابوالاحوص نے ابی اسحاق سے اُسنے روایت کی مسلم سے اُسنے حذیفہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی پنڈلی کا گوشت پکڑا اور فرمایا یہ جگہ تہ بند کی ہی پس اگر انکار کرے تو پس نیچے کر پس اگر انکار کرے تو پس لاحق کرتہ بند کو ساتھ ٹخنون کے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور روایت کیا ہی اُسکو شعبہ اور ثوری نے ابی اسحاق سے **باب حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو محمد نے ابی الحسن عسقلانی سے اُسنے روایت کی ابی جعفر سے اُسنے اپنے باپ سے کہ تحقیق رکانہ نے کشتی کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پس گرادیا اُسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا رکانہ نے سنا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ فرق درمیان ہمارے اور مشرکین کے پگڑی باندھنی ہی ٹوپیون پر یہ حدیث غریب ہی اور اُسکی اسناد درست نہین اور نہین پہچانتا ہون مین ابوالحسن عسقلانی کو اور نہ ابن رکانہ کو **باب حدیث** کی ہمسے محمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو زید نے اور ابوتمیلہ نے عبداللہ بن مسلم سے اُسنے روایت کی عبداللہ بن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ ایک مرد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اُسکے ہاتھ مین لوہے کی انگوٹھی تھی سو فرمایا کیا ہی مجھکو کہ دیکھتا ہون مین تجھپر زیور دوزخیون کا پھر وہ شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اُسکے ہاتھ مین انگوٹھی پیتل کی تھی سو فرمایا کیا ہی مجھکو کہ پاتا ہون مین تجھسے بو بتون کی پھر آیا وہ شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ اُسکے ہاتھ مین سونے کی انگوٹھی تھی فرمایا کیا ہی مجھکو کہ دیکھتا ہون مین تجھپر زیور دوزخیون کا پھر عرض کی اُسنے کہ یا رسول اللہ کس چیز سے انگوٹھی بنواؤن مین فرمایا چاندی سے اور نہ پورا کر اُسکو مثقال بھر یہ حدیث غریب ہی اور عبداللہ بن مسلم کی کنیت ابوطیبہ ہی اور وہ مروزی ہے

باب حدثنا ابن ابی عمر ثنا سفیان عن عاصم بن کلیب عن ابن ابی موسیٰ قال سمعت علیاً یقول نہانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن القسی والمیثرة الحمراء وان البس خاتمی فی ھٰذہ وفی ھٰذہ واشار الی السبابة والوسطی ھٰذا حدیث حسن صحیح وابن ابی موسیٰ ھو ابو بردة بن ابی موسیٰ واسمہ عامر **باب حدثنا** محمد بن بشار ثنا معاذ بن ھشام ثنی ابی عن قتادة عن انس قال کان احب الثیاب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبسھا الحبرة ھٰذا حدیث حسن صحیح غریب

باب حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو سفیان نے عاصم سے اُسنے ابن ابی موسیٰ سے کہا سنا مین نے حضرت علی سے کہتے تھے کہ منع فرمایا مجھکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قسی[1] اور میاثر سرخ سے اور یہ کہ پہنون مین انگوٹھی اس انگلی مین اور اس انگلی مین اور اشارہ کیا طرف سبابہ اور وسطے کے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور ابن ابی موسیٰ وہی ابو بردہ بن ابی موسیٰ ہی اور نام اسکا عامر ہی **باب حدیث** کی ہمکو محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو معاذ نے اُسنے کہا حدیث کی مجھکو باپ میرے نے قتادہ سے اُسنے روایت کی انس سے کہا کہ محبوب ترین کپڑونکا طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ پہنتے اُسکو حبرہ[2] تھا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی

[1] قسی منسوب ہی طرف قس کے کہ ایک شہر ہی علاقہ مصر سے وہان کے کپڑے کو قسی کہتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ وہ ایک قسم کا کپڑا ہی کہ اُسمین خطوط ریشمی ہوتے ہین اور میاثر کہتے ہین زین پوش سرخ کو کہ وہ بھی اکثر ریشمی ہوتا ہی پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کپڑے کے استعمال سے منع فرمایا واللہ اعلم ۱۲ [2] یعنے بیچ کی اور شہادت کی انگلی جاننا چاہیے کہ انگوٹھے اور انگلی شہادت مین انگوٹھی کا پہننا ثابت نہین ہوا اور چھنگلیا یعنے نیچے کی انگلی مین انگوٹھی پہننا مستحب ہی اور یہی قول شافعیہ اور حنیفہ کا ہی ۱۲ [3] حبرہ ایک قسم افضل ہی یمن کی چادرون سے کہ اُسپر خطوط سرخ ہوتے ہین اور کبھی سبز اور سوت سے بنی جاتی ہی اور نبی صلعم نے اسکو اسلیے پسند فرمایا کہ وہ سبز ہوتی ہی اور سبز کپڑا اہل جنت کے کپڑون سے ہی اور رہا یہ کہ اُسمین خطوط سرخ ہوتے ہین اور میل خوردہ ہوتا ہی ۱۲ ع

خاتمة الطبع از نتائج افکار ابو الظفر محمد عمر غفر لہ اللہ متوطن اعظم گڈھ

بعد حمد و صلوة کے متبعان شریعت غرا پر پوشیدہ نہی کہ گوہر شب چراغ دین متین یعنے صحاح ستہ مروی از سید المرسلین۔ واسطے ہدایت مومنان و بصیرت ضلالت ظلمت طبعان مسلم الثبوت ہی۔ یہ وہ کتابین ہین کہ بعد کتاب اللہ کے علے التدریج انہین کا درجہ ہی۔ اگرچہ ظاہر مین کلام رسول ہی لیکن باطن مین من جانب اللہ مقبول ہی۔ منجملہ اُنکے بخاری و مسلم بعد قرآن شریف کے درجہ مین مشہور ہین۔ کہ جسکی صحت و برکت مین کسیکو کلام نہین اسکے ادراک تعریف سے طائر بلند پرواز اوہام بشریہ کوسون دور ہین۔ بلکہ عقول عشرہ تک مجبور ہین۔ علم فقہ کہ معظم ضروریات دین سے ہی۔ اسی علم حدیث سے تمسک مجتہدین ہی۔ کہان ہین شائقین نقد حدیث خیر المرسلین۔ بنظر توجہ ذرا ادھر ملاحظہ فرمائین۔ کہ اندنون علم حدیث مین منجملہ صحاح کے ایک کتاب لاجواب کہ جسکے ہر ہر نقطے قابل انتخاب ہین۔ ایک مدت سے محبان علم حدیث اُسکے مشتاق تھے۔ اور اوصاف اُسکے شہرہ آفاق یعنے کتاب مستطاب ترجمہ جامع ترمذی حامل المتن جلد اول حلیہ طبع سے مزین ہوکر پر سر جلوہ ہی اور نیز جلد دوم بھی زیر طبع ہی۔ اُسکے مترجم عالم متبحر فاضل لاثانی جناب مولوی فضل احمد صاحب انصاری دلاوری مصحح مطبع لاہور شاخ اودہ اخبار دام فیضہ العالی ہین بانی مبانی تحریک سلسلہ ترجمہ کتاب مسطور کے مولوی محبوب احمد صاحب ایجنٹ مطبع مذکور الصدر ہین۔ چونکہ اس زمانہ مین آجکل لوگ اپنی پست ہمتی سے علم عربی اکرام العلوم سے ناواقف ہوے جاتے ہین اور اردو زبان جو کہ فصاحت و بلاغت سے معمور ہی عموماً ہندوستان کے ہر حصہ مین اپنا ایسا قبضہ کیا کہ ہر کس و ناکس کے نزدیک یہی مرغوب و مشہور ہی۔ اسی لحاظ سے ایک زمانہ سے قدر دانان علم و فن و علماے دور اندیشان زمن کا یہ خیال تھا کہ اگر دینی کتابونکا ترجمہ اس زبان مین ہوئے تو ہر شخص بخوبی سمجھ سکے لہذا جناب فلک انتساب عالی ہمم کیوان حشم جناب منشی نولکشور صاحب دام اقبالہ۔ سی آئی۔ ای نے بصرف زر کثیر کتاب مذکور الصدر کا ترجمہ باہ ربیع الاول [illegible] مطابق اکتوبر [illegible] اپنے مطبع اودہ اخبار مقام لکھنؤ مین طبع کراکے شائع فرمایا ہی اور سوا اسکے اور بھی دینی کتابونکا ترجمہ اردو زبان عبارت سلیس مین مثل ترجمہ مشکوة۔ و ترجمہ عالمگیری۔ و ترجمہ درمختار۔ و ترجمہ احیاء العلوم بکمال صحت سے طبع ہوکر موجود ہین۔ ہم امید کرتے ہین کہ شائقین علوم ذوی الاقتدار و قدر شناسان ذوی الاقدار اس ترجمہ کی قدر فرماینگے اسکی خرید مین اگر نقد جان بھی صرف کرینگے تب بھی شعر بحمد اللہ عجب ارزان خریدم × بجائے چند دادم جان خریدم × پڑھینگے۔

تصوف

اردو اخلاق و تصوف

کلام عارف کامل حضرت شیخ فریدالدین قدس سرہٗ از
مولوی عبدالغفور خان بہادر۔
گلشن سروری۔ نظم مین تہذیب واخلاق کا بیان
مولفہ منشی غلام سرور لاہوری۔
تہذیب احسانی۔ مولفہ حکیم احسان علی۔
مجموعہ توحید۔ از شاہ عبدالصمد عرف رن مست خان
شامل چار رسالہ (۱) الف بے۔ وجھن۔ (۲)
بھجن (۳) مثنوی اللہ نام جپورے (۴) پریم نامہ
شاہ ولی۔
تحفۃ العاشقین۔ رموز تصوف از شاہ عبدالصمد
قدس سرہٗ۔
سرار الحروف ہندی۔ از فتح علیشاہ قادری
بطور تصوف۔
رہبر راہ حق۔ مجموعہ فراہم کردہ حاجی زردار خان
صاحب سیزدہ رسالہ (۱) رہبر راہ حق (۲) رسالہ
مرغوب القلوب از حضرت شمس تبریز (۳) مثنوی
شاہ بوعلی قلندر (۴) مثنوی بے سر نامہ عطار
(۵) مثنوی چشم بکشا (۶) پریم نامہ شاہ ولی (۷)
مثنوی اللہ نام (۸) بھجن از حضرت شاہ عبدالصمد
(۹) الف بے۔ وجھن (۱۰) تحفۃ العاشقین (۱۱)
مثنوی حضرت شیخ بہلول (۱۲) رموز الحقیقت
(۱۳) ترجیع بند عارف
اردو ترجمہ ریاض رضوان۔ شرح گلستان
فارسی بہ شرح مشہور ومعروف از تصنیفات
مولانا ریاض علی مروج درس وتدریس طلبا رکہ جسکا
ترجمہ مولانا ابوالحسن صاحب فریدآبادی نے
بعبارت فصیح فرمایا۔
پند نامہ وحید۔ مصنفہ منشی محمد واجد علی وحید
مجموعہ تصوف۔ تصنیف حقائق آگاہ شیخ برہان
صاحب۔
مخزن الانوار۔ ترجمہ گنج الاسرار از مولوی
محمد یوسف علی شاہ
طلسم اخلاق۔ مولفہ جناب پنڈت سری کرشن
صاحب والیس چیرمین وانریری مجسٹریٹ بہادر
وسکریٹری جلسۂ تہذیب لکھنؤ ووکیل اعلی عدالت
اودھ جسمین حضرت مصنف نے ہندو ومسلمان و
عیسائی مذہب کی کتب اخلاقی سے چیدہ چیدہ
اخلاقی مسائل منتخب کیے ہین۔
لال جیندر کار۔ مشتمل مضامین پند سودمند مولفہ
منشی لال سنگھ صاحب۔
منہاج السالکین۔ ترجمہ جوگ بشسٹ ترجمہ
مولانا ابوالحسن صاحب فریدآبادی۔
بودھ پرکاش۔ مصنفہ منشی شیودیال سنگھ۔
تنبیہات منظوم۔ عربی باترجمہ اردو نثر ونظم از
شیخ احمد بن علی۔
نصیحت نامہ ہندی۔ مصنفہ رائے کنہیا لال۔
گلشن فیض۔ ترجمہ جوج پرسند سار۔ تذکرہ راجہ
جھوج ونصائح مفید۔
گلدستۂ جنان۔ اردو شرح بسیط گلستان سعدی
از سید رزاق بخش۔
مثنوی سرحق۔ رموز تصوف از سید شاہ
عطا حسین۔
پند نامہ جبلی۔ نصائح واندرز از محمد حبیب علیخان

	تفسیر	

تفسیر قادری۔ ترجمہ اردو تفسیر حسینی ترجمہ
مولوی فخرالدین صاحب کامل دو جلدمین۔
تفسیر زاد الآخرت۔ نظم مین پوری تفسیر قرآن کی
کمال عمدگی سے کامل چار جلدمین از مولوی عبدالسلام
تفسیر سورۂ فاتحہ مسمی بہ تحفۃ الاسلام از مولوی کرام الدین
تفسیر سورۂ یوسف۔ مسمی بہ ... از مولوی اشرف علی
پنجسورہ مترجم۔ باترجمہ اردو۔

	فقہ مذہب اہل سنت	

غایۃ الاوطار۔ ترجمہ اردو درمختار ترجمہ مولوی
خرم علی ومولوی محمد احسن کامل چار جلدمین۔
راہ نجات۔ ضروری مسائل نماز روزہ وغیرہ
مفتاح الجنۃ۔ از مولوی کرامت علی جونپوری۔
حقیقۃ الصلوۃ۔ مع رسالۂ بے نمازان۔
کشف الحاجات۔ ترجمہ اردو مالا بد منہ
از مولوی محمد نورالدین۔
ہزار مسئلہ شامل ہفت رسالہ (۱) ہزار مسئلہ
(۲) مسائل ثمانیہ (۳) صد وسی مسئلہ (۴) مناجات
بدرگاہ باریتعالی (۵) حلیۂ شریف (۶) نور نامہ
(۷) چہل مسائل۔ مولفہ مولوی عبداللہ بن عبدالسلام
شرع محمدی منظوم۔ مسائل فقہیہ از محمد خان
قندھاری۔
تنبیہ الغافلین۔ مسائل دینیہ۔
حیرت الفقہ۔ مسائل مشکلۂ فقہ از مولوی
ابراہیم حسین منگلوری۔
جواب السائلین۔ بطور استفتا۔
کنز الدقائق۔ اردو ترجمہ از مولوی محمد سبحان
چہل مسائل فقہ۔ از مولوی ابراہیم حسین منگلوری
اشرف المسائل۔ از مولوی اشرف علی خان
رسالۂ تجویز وتکفین میت۔ از محمد عمر۔

	متفرقات دینیہ	

محامد النبی۔ مولفہ مولوی حامد علی صاحب
علامات القیامۃ۔ مصنفہ مولوی محمد خلیل الرحمن
کلمات قدسیہ الہامات غوثیہ۔ مصنفہ شیخ
فتح علی۔
فضائل الشہور والصیام۔ سال کے ہر ماہ
کے فضائل وعبادات بہ ثبوت احادیث وآیات
شمائل احمدی۔ سراپائے رسول مقبول کا بیان
از جمال الدین حسن خان۔
مثنوی زائر۔ دعوت کرنا اسلام کا قبائل قریش کو
از نواب شیر علی خان۔
اختر ایمان۔ مصنفہ مولوی حافظ محمد نور الحسن
اظہار الحقیقت۔ جسمین سوال وجواب فرقہ
وہابیہ کے ذکر ہین۔
دوازدہ مجلس مسمی بہ ریاض الازہار از مولوی
محمد قمرالدین گوپاموی